اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.zubinovelszone.in

https://www.znzlibrary.com/

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now

باکس میں موجود ناولز یا کیٹیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Famous Youtube Novels

Novel Name : Yaar E Sitamgar

Lams E Junoon By Zoya Ali Shah

Dedar E Yaar By Gumnam Larki

Shehr E Dil Novel By Kitab Chehra

Wajib E Ishq Novel By Gumnam Larki

Dastane Rooh E Basil By Saleha Iqbal

Yaar Yaaron Se Ho Na Juda Novel Season 3

Qarar E Mann Romantic Novel By Zara Hayat

Atish E Ishq An American Monster By Saleha Iqbal

Novels Categories

Web Special

Short Novels

Long Novels

Digest Novels

Romantic Novels

Facebook Novels

Ebook Novels PDF

Youtube Novels PDF

مکمل ناول

طول شب فراق

عروش خان

Zubi Novels Zone

وہ پچھلے تین گنٹے سے اس کلب میں موجود تھا۔آج اسکا سنگاپور میں آخری دن تھا۔دو گھنٹے کے بعد اسکی ایک میٹنگ تھی۔جسکے لئے وہ چار دن پہلے سنگاپور آیا تھا۔مگر ان چار دنوں میں اس نے ایک بار بھی میٹنگ کے متعلق نہ تو کوئی بات کی تھی نہ کوئی تیاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابھی بھی وہ کلب میں بیٹھا ہاتھ میں ڈرنک کا گلاس لئے ہوئے ہر چیز سے بے نیاز تھا۔اسکے

نزدیک اسکی زندگی کاایک المیہ تھاکہ اسے نشہ نہیں چڑھتا۔۔۔۔۔ابھی بھی اچھی حاضی شراب اپنے اندر انڈیلنے کے بعد بھی اسکے لہجے میں بس معمولی لڑکھڑاہٹ تھی۔وہ ایک بار نشے میں ڈوب کر سب بھولنا چاہتا تھا بس ایک بار۔۔۔۔۔۔۔۔ایک ایسی کیفیت جس میں وہ اپنے آپ سے بھی بے خبر ہو جائے۔

جبکے اسکے فون پر آنے والی کال اپنے اٹھائے نہ جانے پر بے بسی کا مسلسل اظہار کر رہی تھی۔جسے وہ پچھلے ایک گھنٹے سے نظر انداز کر رہا تھا۔فون پر بلنک کرتے نمبر کو دیکھ کو اسے عجیب کوفت ہو رہی تھی کیونکہ وہ اس وقت کسی قسم کا لیکچر سننے کے موڈ میں نہیں تھا۔

"اٹھالو یار کب سے بج بج کے سر کھا رہا ہے۔"

پاس کھڑے نشے میں دھت اسکے ایک مقامی دوست نے بے زاری کا اظہار کیا۔جو کہ ہندوستان سے تعلق رکھنے والا تھا مگر مزہبی رسومات سے اسکا کوئی لینا دینا نہیں تھا۔

فون کی بیل اسے مندر کی گھنٹی جیسی معلوم ہوئی تھی۔

.وہ ایک کڑی نظر اپنے دوست پر ڈالتا باہر کی طرف قدم بڑھا گیا

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ اس وقت اپنے لگژری آفس میں موجود تھا اور کب سے مسلسل اسے انسان کو فون کر رہا تھا جسے اس نے اپنی سب سے اہم میٹنگ اٹینڈ کرنے بھیجا تھا پر سامنے والے کی ثابت قدمی اسے زچ کر رہی تھی۔اسکے خوبصورت چہرے کے نقوش اس وقت بگڑے ہوئے تھے۔

وہ سامنے پڑے پیپر ویٹ کو مسلسل گھمائے جا رہا تھا۔وہ جسے اس وقت میٹنگ سے پہلے اپنی پریزینٹیشن کر اس چیک کرنی چاہیئے تھی وہ اس وقت ایک کلب میں موجود تھا۔سونے پے سہاگہ اس نے چار دن میں پریذینٹیشن کو ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا۔

وہ جو پاکستان میں اپنے آپ کو کنسٹرکشن کمپنیز کا بادشاہ مانتا تھا اس وقت اسے اپنا آپ نہایت بے وقوف لگا تھا۔ وہ کیسے اپنی اتنی بڑی ڈیل کو داو پے لگا کر ایک ایسے انسان پر بھروسہ کر بیٹھا تھا جسکا کوئی بھروسہ نہیں تھا۔ تبھی اسے اپنے پی اے کا میسج موصول ہوا۔ تو اس کے غصے کو مزید ہوا ملی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

باہر آتے ہی سمیع کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتا گاڑی کا بیک ڈور کھول کر بیٹھ گیا۔ سمیع نے اسکو دیکھتے شکر کا کلمہ پڑھتے فون پر کچھ ٹائپ کر کے سینڈ کرتے اس نے ڈرائونگ سیٹ سنبھال لی۔

کدھر جانا ہے سر؟" سمیع نے کن اکھیوں سے دیکھتے پوچھا۔"

دوذخ میں !راستہ پتہ ہے ؟"کھٹاک سے جواب آیا تھا۔اس نے بیک ویو"
مرر سے سمیع کو گھورتے ہوئے دیکھا جو اسکے پی اے کے فرائض نبھا رہا تھا
مگر اسکی اصل وفاداری پاکستان بیٹھے اپنے اصل مالک سے تھی اور اسی کے
کہنے پر وہ اس مصیبت سے پچھلے چار دن سے لڑ رہا تھا اور اپنے دل کی
بھڑاس نکالتے اسکے پل پل کی خبر پاکستان بھی پہنچا رہا تھا۔
وہاں تو بنا راستہ جانے بھی آپ پہنچ ہی جائیں گے۔"سمیع نے دل میں"
کھسیانی ہنسی ہنستے ہوئے سوچا۔
کیوں فون کیا تم نے پاکستان ؟"بیک ویو مرر میں نظریں گھاڑے اس نے"
اپنی مخصوص ٹون میں پوچھا تو اسی وقت سمیع کا فون بج اٹھا۔۔۔۔۔
اس نے پیچھے بیٹھے وجود کو دیکھتے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"Not now!"

اس نے سیٹ کی پشت سے سر ٹکراتے چڑ کر کہا۔

سوری سر مگر میری نوکری کا سوال ہے۔" سمیع نے بظاہر معذرت کی مگر "
دل ہی دل میں وہ پیچھے بیٹھے انسان کی کلاس لگتی دیکھنا چاہتا تھا۔

"Yeah whatever!"

اس نے ناراض ہوتے نظریں باہر گھمالی۔ سمیع نے فون اٹھاتے ہی سلام کیا۔

کہاں ہے وہ؟" فون کے دوسری طرف سے غصے سے لبریز آواز "
ابھری۔۔۔۔

یہی ہیں گاڑی میں !" سمیع نے بیک ویو مرر سے اپنے ناراض باس کو "
دیکھا۔

سپیکر آن کرو۔" دوسری طرف سے حکم آیا اور بروقت اسکی بجا آوری کی "
گئی مگر اسے اندازہ تھا کیا ہونے والا ہے۔

یہ کیا طریقہ تھا مسٹر ساحر آفندی؟؟؟فون کی دوسری طرف سے آواز ابھری۔جب کے جسے مخاطب کیا گیا تھا وہ پچھلی سیٹ پر بازو پھیلا کر بیٹھ گیا۔

کون سا طریقہ؟"اس نے آبرو آچکا کر جواباً سوال کیا۔"

تم کہاں تھے؟"پھر سخت لہجے میں سوال آیا۔"

تمھارے دو ٹانگوں اور لمبی سی زبان والے ٹریکر نے بتا تو دیا ہے جسے تم" نے میری زندگی عذاب بنانے کا کام سونپا ہوا ہے۔"اس نے سمیع کو آئینے سے گھورتے ہوے کہا۔

"ساحر تم جانتے تھے یہ میٹنگ کتنی حاض تھی؟"

تھی نہیں ہے سہیر۔۔۔"اس نے تبصرہ کیا اور فون سمیع سے لے لیا اور" اپنے بھائی سہیر آفندی کو مطمعین کرنا چاہا۔

اور اسی لئے حاض میٹنگ کی تیاری کر رہے تھے اس کلب میں بیٹھ" کر۔۔۔۔۔۔"سہیر نے طنزیا انداز میں کہا۔۔۔

"Come on bro u know that its my last day in Singapore..."

اتنا سا انجوائے کرنا تو بنتا ہے ناں!" ساحر نے لاپرواہی سے کہا۔"

اتنا سا؟ پچھلے چار دن سے تم آوارہ گردیاں کر رہے ہو ایک بار بھی تم نے" پریزنٹیشن دیکھی؟ میں ہی پاگل تھا جس نے تم کو بھیج دیا۔۔۔۔"سہیر کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ فون سے نکل کر اسکا سر پھاڑ دے۔

تم پاگل تھے نہیں پاگل ہو جو اتنی سی بات کی ٹینشن لے رہے ہو۔" ساخر" نے اپنے سابقہ انداز میں کہا۔

اتنی سی بات؟"سہیر نئے سرے سے تپا تھا۔یہ کڑوڑوں کی بات تھی" جسے اسکا بھائی ناک پے بیٹھی مکھی کی طرح اڑا رہا تھا۔

"سہیر کیا تم جانتے نہیں ہو مجھے میرے طریقے کو؟"

"You know me like the back of your hand.... Right ?"

اس بار وہ سنجیدہ ہوا تھا۔

میں یہاں وہ کانٹریکٹ لینے آیا ہوں تو لے کر ہی جاوں گا۔۔۔۔۔۔"

۔۔۔۔پھر ٹینشن کس بات کی ہے؟"and you know that

سہیر کچھ نا بولا وہ جانتا تھا کہ ساحر جو کہ رہا ہے وہ بس ہوائی بات نہیں ہے وہ جو کہتا ہے کر کے دیکھاتا ہے۔

ہاں یار میں بس ٹینشن میں تھا.....اگر کچھ گڑ بڑھ ہو گئی تو؟"سہیر کا غصہ " کچھ کم ہوا تو اس نے اپنا حدشہ بیان کیا۔

آج تک میں نے کوئی گڑ بڑھ ہونے دی ہے کیا؟"ساحر نے باہر دیکھتے " ہوئے لاپرواہی سے کہا تو جواباً سہیر نے کچھ نہیں کہا شاید وہ مطمین ہو گیا تھا۔

چل اب جان چھوڑ میری جان۔۔۔مجھے میٹنگ اٹینڈ کرنی ہے۔"ساحر " نے کہتے کال ڈسکنیکٹ کر دی اور فون سمیع کی طرف بڑھا دیا۔

"You will have to pay for this!"

اس نے براہ راست سمیع کی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔

سمیع کھسیانے لگا وہ ایسی دھمکیوں کا عادی تھا حاض کر ساخر کی طرف سے۔وہ جانتا تھا کہ ساخر جتنا بھی دھمکا لے وہ کچھ ایسا نہیں کرے گا جس سے سہیر خفا ہو جائے۔اس نے آفیس کی طرف گھاڑی گھمالی۔

کہاں جا رہے ہو؟"ساحر نے باہر دیکھتے لاپرواہی سے پوچھا۔"

"سر مسٹر ایڈرین جان کے آفس جانا ہے میٹنگ وہی ہے۔"

سمیع نے بتایا۔

تم کس نے کہا کہ ہم ایڈرین گروپ آف کمپنیز کے ہیڈ آفیس جا رہے ہیں۔"اس نے نااستھفامیہ آبرو اٹھائی۔

سر آپ نے ابھی کہا تھا نا سہیر سر سے کہ آپکو میٹنگ اٹینڈ کرنی ہے۔"سمیع نے جیسے اسکو یاد دلایا۔

ہاں اسے کہا تھا پر میں تو بہت کچھ کہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔اس سے کیا ہوتا"

ہے؟" وہ اپنی بات پر ہنسنے لگا۔

ابھی ہوٹل چلو۔"اس نے آرڈر جاری کیا۔"

"پر سر میٹنگ؟"

سمیع۔۔۔۔۔۔۔"اس نے اسے لاسٹ وارننگ دیتے ہوئے تنبیہی"

انداز میں کہا تو سمیع نے ہوٹل کی طرف گاڑی موڑ لی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

وہ آج اسلام آباد کے ایک مشہور مال میں اپنے بابا کے ساتھ ساتھ شاپنگ کرنے آئی تھی۔جب بابا کی کال آئی تو وہ اسے اشارہ کرتے باہر نکل گئے۔

وہ ایسے مالز میں سال میں چند ایک بار ہی آسکتی تھی۔اسکا تعلق ایک مڈل کلاس طبقے سے تھا۔جن کے پاس نہ تو پیسے کی ریل پیل تھی اور نہ تنگ دستی۔وہ اس وقت ایک بک کارنر پر تھی جہاں سے اس نے اپنی پسند کی انٹرنیشنل ناولسٹس کی چند کتابیں لی تھی۔جو کہ سائکو کریکٹر ز پر بیسڈ تھی۔ اسے سائکولوجی ہمیشہ سے پڑھنا چاہتی تھی پر پڑھ نا سکی لیکن اسے ایسے کریکٹر بہت فیسینیٹ کرتے تھے۔

وہ باہر آتے کتاب کی ورک گردانی کرتی کسی سے ٹکرائی تھی۔

"Are you blind ?"

سامنے ایک ماڈرن سی لڑکی کھڑی تھی جسکے چہرے کے ذاویے بگڑے ہوئے تھے۔اسکے شاپنگ بیگز اس تصادم کے نتیجے میں گر چکے تھے۔

"Oh i am sorry."

اس نے معذرت کی۔

"Any problem ladies ?"

تبھی اسکے پیچھے سے ایک آواز ابھری۔اس نے پلٹ کر دیکھا تو سامنے ایک خوبرو جوان کھڑا تھا۔وہ کن اکھیوں سے اسے دیکھنے لگی وہ کمال کی شخصیت کا مالک تھا۔جب کہ سامنے والا بڑے غور سے اسکو دیکھ رہا تھا۔

وہ لڑکی جو اپنے بیگز اٹھاتی اپنے ساتھ آئے اس آدمی کی محویت محسوس کر رہی تھی۔گلہ کنکھار کر اسے مخاطب کیا۔

"چلیں؟"

وہ ہوش میں آتا سر اثبات میں ہلاتا آگے بڑھا اور فرش پر پڑی کتاب آٹھا کر اس کتابوں کی دیوانی کی طرف بڑھادی۔

اس نے چونک کر دیکھا۔وہ تو اسے فراموش کر چکی تھی۔سامنے موجود شخص ان کتابوں کے ہیرو سے کئی گناہ زیادہ شاندار لگا تھا۔

اس نے ایک دلکش مسکراہٹ اسکی طرف اچھالی۔

وہ اس کے رویے اور اپنی حالت پے الجھتی وہاں سے باہر کی طرف چل دی جہاں بابا اسکا انتظار کر رہے تھے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ایڈرین جان ایک بہت بڑی ملٹی نیشنل کمپنی کا مالک تھا۔ان کی بہت سی ہاوسنگ سوسائٹیز دنیا کے بہت سے ملکوں میں تھی۔وہ اب پاکستان میں اپنی ایک ہاوسنگ سکیم سٹارٹ کرنے جارہا تھا اور اس سلسلے میں بڑی بڑی کنسٹرکشن کمپنیز اپنی اپنی پریزینٹیشن دینے کے لیے سنگاپور آئی تھی جن میں آفندی کنسٹرکشنز کے ساتھ ساتھ پاکستان کی کہی جانی مانی کنسٹرکشن کمپنیز کا نام شامل تھا۔

مقابلہ سخت تھا۔ہر کمپنی اس پروجیکٹ کو حاصل کرنا چاہتی تھی۔سہیر آفندی نے بھی اس سلسلے میں اپنی پریزینٹیشن تیار کی تھی مگر لاسٹ مومنٹ میں ان کے بزنس رائول کی وجہ سے وہ نا جاسکا تھا۔اس نے اپنی

جگہ اپنے بھائی ساخر آفندی کو بھیجا تھا کیونکہ اس میٹنگ میں کوئی سہیر کو پرسنلی نہیں جانتا تھا۔اور نا اس سے مل چکا تھا وجہ اسکا ہمیشہ انٹرنیشنل کنٹریکٹس لینا تھا اس لیے اس نے اپنی جگہ ساخر کو بھیج دیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ساخر جتنا لاپرواہ خود کو ظاہر کرتا تھا وہ ہے نہیں مگر سمیع جو اسے ساخر کے حوالے سے بتا رہا تھا وہ بھی پریشان کن تھا۔ساخر جتنا ان پرڈیکٹیبل کوئی نہیں تھا وہ کب کیا کرتا ہے کوئی نہیں جانتا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سلیمان صاحب اور ہاجرہ بیگم کی دو اولادیں تھی بڑا بیٹا موحد اور بیٹی مشعل جو کہ سلیمان صاحب کی لاڈلی تھی۔انکا تعلق ایک مڈل کلاس گھرانے سے تھا۔سلیمان صاحب ایک کنسٹرکشن کمپنی میں ملازم تھے جبکہ موحد کو حال

ہی میں ایک ملٹی نیشنل کمپنی میں اچھی جاب ملی تھی جس کے لئے اسے ملک سے باہر جانا تھا۔ مشعل ایم بی کر رہی تھی۔

وہ جب سے مال سے واپس آئی تھی اپنی ماں کے ساتھ گھر کے کاموں میں لگی تھی۔ ابھی بھی سلاد کاٹ رہی تھی اور ہاجرہ بیگم روٹیاں بنا رہی تھی۔ وہ بار بار بابا کو اشارے کر رہی تھی تاکہ وہ اسکی جان بخشی کروائیں مگر وہ سمجھ نہیں پا رہے تھے۔

اس نے ایک بار پھر اشارہ کیا۔

یہ کیا اشارے کنایے ہو رہے ہیں بابا کو؟" موحد نے سیڑھیاں اترتے کہا" تو مشعل کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔

ہاجرہ بیگم نے گھور کر اسے دیکھا تو وہ مذید سلاد کی پلیٹ پر جھک گئ۔ ہاجرہ بیگم اپنی بیٹی کی نس نس سے واقف تھی وہ جانتی تھی کے وہ اپنے لائے ہوئے ناولز پڑھنے کے لئے بے تاب ہو رہی ہے وہ ایسی ہی تھی جب کوئی ناول مل گیا تو وہ کھانا پینا بھول کر گھنٹوں بیٹھی رہتی تھی۔ مگر وہ نہیں چاہتی

تھی کہ وہ بس اپنے شوق کے ہاتھوں دیوانی ہوتی باقی چیزوں سے کنارہ اختیار کرلے وہ ہر کام وقت پر کرنے اور کروانے کی عادی تھی وہ چاہتی تھی کے انکی بیٹی ہر کام میں ماہر ہو جبکہ سلیمان صاحب اسکے بر عکس بہت نرم طبیعت کے مالک تھے۔

بس بھی کریں بیگم۔۔۔۔۔کیا نظروں سے کھا جانے کا ارادہ ہے ہماری" بیٹی کو؟" سلیمان صاحب نے اپنی بیوی کو ٹوکا۔

ارے ماما حرام نہیں کھاتی۔۔۔۔۔"موحد نے ہانک لگائی تو باپ کی" طرف سے گھوری جبکہ بہن کی طرف سے پڑنے والے ٹماٹر نے جو سیدھا اسکی کمر پر آکر لگا تھا، اسے وضاحت کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔

مم۔۔۔میرا مطلب ہے انسان کے لئے انسان حرام ہی ہوتا ہے۔۔۔۔" ہے نا ماما؟" اس نے بروقت ماں کی حمایت چاہی۔

چھوٹی بہن ہے تمھاری شرم کرلو کچھ۔" ہاجرہ بیگم نے اسے گھورتے" ہوئے کہا۔

یار چھوٹی کو پتہ ہے نا کہ اسکا بھائی ایسے ہی ہانکتا رہتا ہے۔ "اب وہ بہن کی" بال بگاڑتے ہوئے بولا۔

کھانے کے بعد اسے کمرے میں جانے کی اجازت ملی تو وہ فوراً بھاگ گئی۔

اب اسے وہ پورا ناول ایک بار میں ختم کرنا تھا۔

ہم سونے کا نوالا کھلانے والے تو نا بن سکے مگر ہاجرہ بیگم آپ شیر کی نگاہ" رکھنے والی صیح معنوں میں بن چکی ہیں۔ "اسکے وہاں سے جانے کے بعد سلیمان صاحب نے ہنستے ہوئے ہاجرہ سے کہا۔ جسکے جواب میں ہاجرہ بیگم کی جانب سے ایک جاندار گھوری آئی تھی۔

سمیع کب سے ہوٹل کی لابی میں بیٹھا اسکے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ میٹنگ میں بہت کم وقت بچا تھا وہ سخت پریشانی میں اپنے باس کو بھی اس سب کے بارے میں بتا چکا تھا اور وہ سر پیٹا رہ گیا اسے رہ رہ کر اپنے بھائی پر غصہ آ رہا تھا اسکا بھائی دنیا کا سب سے اَن پریڈیکٹیبل انسان تھا کچھ دیر پہلے اسکے مطمین کرنے پر وہ مطمین ہو گیا تھا اب پھر سے وہ اپنے آپکو ساخر کے ہاتھوں بے وقوف بننے پر کوفت کا شکار تھا۔

اس نے سمیع کو ساخر کے کمرے میں جانے کو کہا تو وہ سوچ میں پڑھ گیا سمیع کے لئے آگے کنوں پیچھے کھائی والی سیچویشن تھی پیچھے اگر سہیر نام کی کھائی تھی جس میں گر کر شاید وہ بچ تو جاتا مگر اگے جو ساحر نام ک اندھا کنواں تھا تنگ و تاریک کنوں اس سے بچنا اسے مشکل لگ رہا تھا۔ وہ چونکہ سہیر کا وفادار تھا تو انکار نہیں کر سکتا تھا پر وہ ساخر کے غصے سے خوف کھاتا تھا۔

وہ ہمت کرتا اسکے کمرے تک پہنچا جب کمرے سے روم سروس والا نکلتا ہوا دیکھائی دیا۔ سمیع کو حیرت ہوئی ساخر اپنی موجودگی میں کبھی کسی کو کمرے میں آنے نہیں دیتا تھا سوائے سہیر کے۔

اس نے روم سروس والے سے ساخر کے بارے میں پوچھا تو وہ اس نے بتایا کہ سر تو آدھا گھنٹہ پہلے چیک آوٹ کر گئے ہیں۔ سمیع سر پیٹ کے رہ گیا یہ سب اس نے سمیع سے پیچھا چڑانے کے لئے کیا تھا مطلب وہ میٹنگ کے لئے جا چکا تھا اور چاہتا تھا کہ سمیع میٹنگ میں نا ہو کیونکہ وہ ہر خبر پاکستان پہنچا رہا تھا۔۔۔۔۔

تو وہ میٹنگ میں کیا کرنے والا تھا؟" سمیع فوراً وہاں سے نکلا اسے جلد سے " جلد ایڈرین گروپ آف کمپنیز کے آفس پہنچنا تھا۔

میٹنگ روم میں سب موجود تھے اور سب اس وقت مسٹر آفندی کا ویٹ کر رہے تھے۔ میٹنگ کا ٹائم سٹارٹ ہونے میں پندرہ سیکنڈز رہتے تھے۔

ایڈرین جان جنون کی حد تک وقت کا پابند تھا اور یہ بات بزنس ولڈ میں سب ہی جانتے تھے۔

سب اس وقت گھڑی کی طرف متوجہ تھے چند سیکنڈز بعد اس دوڑ سے ایک بہت بڑا کمپیٹیٹر نکل جانا تھا بہت سے لوگ سہیر آفندی کے نا آنے کی دعا کر رہے تھے تو کوئی ایسا بھی تھا جسے یقین تھا کہ آج یہاں آفندیز کی پریزینٹیشن نہیں ہو گی۔

میٹنگ روم میں سیکنڈز کی سوئی جیسے ہی بارہ کے ہندسے پر پہنچی اسی وقت گلاس ڈور کھلا اور مسٹر آفندی اپنی تمام شان و شوکت سے میٹنگ روم میں داخل ہوا۔ وہ کمال کی پرسنیلیٹی رکھتا تھا وہ دوسروں کو تسخیر کر لینے کی صلاحیت کا مالک تھا۔

"Hello gentlemen!!!"

اس نے سب کو مشترکہ گریٹ کیا۔

"Well come Mr Affandi !!"

جواب آیا۔

مسٹر ایڈرین جان نے اس سے ہاتھ ملاتے کہا

"I thought you wouldn't be able to make it on time."

اس نے کچھ نا کہا بس ایک مسکراتی نگاہ سامنے بیٹھے انسان پر ڈالتا اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ مقابل نے پہلو بدلا اسکا یہاں ہونا غیر یقینی تھا۔

آفس پہنچتے ہی سمیع کو میٹنگ کافی دیر پہلے سٹارٹ ہونے کی خبر مل چکی تھی اور وہ اب میٹنگ روم میں نہیں جا سکتا تھا۔ سہیر کو وہ میٹنگ کے بارے میں بتانا چاہتا تھا مگر وہ فون نہیں اٹھا رہا تھا وہ اضطرابی کیفیت میں ادھر ادھر چکر کاٹ رہا تھا جب اسے میٹنگ ختم ہونے کی اطلاع موصول ہوئی۔

کچھ دیر بعد اسے ساخر میٹنگ روم سے عام سے انداز سے باہر نکلتا ہوا دیکھائی دیا وہ فوراً اسکی جانب لپکا

کیا ہوا؟" وہ اسکے عقب میں آتے باقی لوگوں کو دیکھ کر پوچھنے لگا مگر ساخر " نے کوئی جواب نا دیا اور کندھے اچکاتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔

مسٹر جان کے سیکٹری سے اسے کنٹریکٹ آفندی کنسٹرکشنز کو ملنے کا بتایا تو وہ حیران ہوا تھا ساحر واقع ان پریڈکٹیبل تھا۔ وہ بنا تیاری کے کیسے یہ ڈیل حاصل کر سکتا تھا یہ بات سمیع کی سمجھ سے بالاتر تھی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

سمیع جیسے ہی باہر آیا تو ساحر کو گاڑی کے بونٹ پر بیٹھے دیکھا وہ سگریٹ سلگائے دنیا سے بے نیاز بیٹھا تھا آتے جاتے لوگ اور خاص کر لڑکیاں اس ڈیشنگ مگر لاتعلق سے بیٹھے شخص کو نظر بھر کے دیکھتے تھے۔

سر یہ سب کیسے کیا؟" سمیع نے آتے ہی سوال داغ دیا۔"

کیا؟"اس نے سگریٹ کا دھواں اڑاتے سوال کیا تھا۔"

آپ نے یہ کانٹریکٹ کیسے حاصل کیا؟" وہ ابھی تک بے یقین تھا۔"

میں نے کچھ نہیں کیا انکو لگا ہو گا کہ یہ کنٹریکٹ آفندیز کو دینا چاہیے تو دے"

دیا اور کیوں دیا یہ تم مسٹر جان سے پوچھو مجھ سے نہیں۔"ساحر نے چڑ کر کہا۔

آپ نے چیک آؤٹ کیا اور مجھے بتائے بغیر آ گئے۔"اس بار سمیع نے"

شکایت کی۔

کیونکہ اگر میں تم کو بتا دیتا اور اپنے ساتھ لے جاتا تو تمہاری یہ روتی شکل "
دیکھ کر مسٹر جان کبھی بھی یہ ڈیل آفندیز کے ساتھ نا فائنل کرتے۔"
شان بے نیازی سے جواب دیا گیا۔
میری شکل کا ڈیل سے کیا تعلق ؟"اس نے باقائدہ لڑا کا عورتوں کی طرح "
ہاتھ ہلا ہلا کر پوچھا۔
تم ساتھ ہوتے تو سب کہتے جو اپنے پی اے کو خوش نہیں رکھ سکتا وہ یہ "
کروڑوں کا پروجیکٹ کیسے سنبھال سکتا ہے۔"اسکی اس بے سر و پیر کی
منطق سن کر سمیع تلملا اٹھا۔
کون کہ سکتا تھا کہ یہ آدمی ابھی ایک بہت بڑا انٹرنیشنل کنٹریکٹ حاصل "
"کر کے آیا ہے۔

آپکا بیٹا سپلٹ پرسنیلٹی یا کہیں ملٹیپل پرسنیلٹی ڈس آرڈر کا شکار ہے۔وہ کبھی ایک تو کبھی دوسری پرسنیلٹی بن جاتا ہے اس لیے اسکا رویہ آپکو عجیب لگتا ہے۔

اس نے فوراً کتاب بند کی اور فون اٹھا کر ملٹیپل پرسنیلٹی ڈس آرڈر سرچ کرنے لگی۔

"ملٹیپل پرسنیلٹی ڈس آرڈر یا ڈس ایسوسیٹو پرسنیلٹی ڈس آرڈر ایک ایسا ذہنی عارضہ ہے جس میں انسان ایک وقت میں ایک سے زیادہ شخصیات رکھتا ہے۔وہ اپنے اصل سے یکسر الگ شخصیت میں ڈل جاتا ہے اور وقت اور حالات کے ساتھ ان شخصیات میں سوئچ کرتا رہتا ہے۔"

وہ انٹرنیٹ پر اپنے ناول کے کریکٹر کی ذہنی بیماری کو سرچ کر رہی تھی۔اتنے مشکل ناموں میں سے اسے سپلٹ پرسنیلٹی ڈس آرڈر ہی آسان لگا۔

مشعل۔۔۔۔۔۔۔"اسی وقت موحد اسے آواز دیتا اسکے کمرے میں آ" گیا وہ جانتا تھا کہ وہ نیا ناول کے کر آئی ہے اور اب وہ اسے ستانے اور اسکی کہانی میں حلل ڈالنے پہنچ چکا تھا۔

کمرے میں آیا تو وہ غیر یقینی طور پر کتاب کے بجائے فون پر لگی ہوئی تھی۔اس نے اسکے ہاتھ سے فون چھین لیا اور سکرین پر کھلے پیج نے اسے حیران کیا تھا۔

مشعل تمہیں پتہ چل گیا؟"موحد نے پریشانی سے پوچھا۔"

کیا؟"مشعل نے فون کے لئے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے نا سمجھی سے" کہا۔

وہی بات جو میں ماما اور بابا آج تک تم سے اور سب سے چھپا کر رکھ رہے" تھے۔"موحد نے سنجیدہ تاثرات کے ساتھ کہا۔

کون سی بات؟؟"وہ فون اسکے ہاتھ سے چھینتی ہوئی چڑ کر بولی۔"

یہی کہ تم سپلٹ پر سنیلٹی کا شکار ہو!"اس نے ہستے ہوئے کہا۔ مشعل کا"
دل چاہا وہ اسکا سر پھوڑ دے۔
آپکو پتہ بھی ہے وہ کون لوگ ہوتے ہیں؟؟" مشعل نے پھر سرچ بار"
.میں کچھ لکھتے اسے جواب دیا
تم جیسے ہی ہوتے ہوں گے جو کتابیں اور فون ایک ساتھ استعمال کرتے"
ہیں۔"موحد نے اسکے سر پر کتاب مارتے ہوئے کہا۔
وہ تو میں سرچ کر رہی تھی میرے ناول کا ہیرو سپلٹ پر سنیلٹی کا شکار"
ہے۔"اس نے پھر سے کتاب کھول لی ساتھ ساتھ فون پے مطلوبہ پیج لوڈ
ہونے کا انتظار کرنے لگی۔
اچھا۔۔۔۔"موحد نے اچھا کو اچھا خاصا لمبا کر دیا۔"
ویسے اسے لوگ سچ میں ہوتے ہیں؟"اس نے موحد سے پوچھا۔"
ہاں ہوتے ہوں گے۔"وہ مشعل کا فون اٹھا کر پڑھنے لگا۔اسے بھی یہ"
سب دلچسپ لگا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سہیر آفندی کو جیسے ہی کنڑیکٹ ملنے کی اطلاع ملی وہ بہت خوش ہوااور ساحر کو فون ملانے لگااور ہمیشہ کی طرح اس نے فون نہیں اٹھایااس نے شان جو کہ ساحر کے ساتھ ہم وقت رہتا تھااسے ساحر کو فون کرنے کو کہاتواس نے بتایاکہ وہ سنگاپور سے دبئ چلا گیاہےاور کل واپس آجائے گا۔

سمیع اگلے دن کی فلائٹ سے واپس پاکستان آگیا تھاکیونکہ اسے اس میٹنگ کی وجہ سے ساحر کے ساتھ بیجا گیا تھا۔ جس تک ساحر نے اسے پہنچنے نہیں دیا تھا۔اب اس کا ساحر کے ساتھ ہونے کا جواز نہیں بنتا تھااور ویسے بھی وہ شان نہیں تھا جسے ساحر ہر جگہ اپنے ساتھ برداشت کرتا۔

سہیر نے اسے ساحر کے بغیر آنے پر اچھا بھلا ڈانٹ دیا تھا

سر انھوں نے کون سا مجھے اپنے ساتھ رہنے دیا تھا۔" سمیع نے شکایتی "

انداز میں کہا۔۔۔۔وہ ساری بات اسے پہلے ہی بتا چکا تھا۔

ہاں مگر پھر بھی میں اسے اکیلے چھوڑنا افورڈ نہیں کر سکتا ہو نو ڈیٹ۔"اس "

نے شان کو فون ملا کر اسے فوراً ساحر کے پاس دبئ جانے کو کہا تو جو بات

شان نے بتائی وہ کھول کر رہ گیا۔

ساحر دبئ نہیں گیا تھا اس نے شان سے جھوٹ بولا تھا تا کہ وہ لوگ اسکے

پیچھے نا جا سکیں۔ابھی دبئ ساحر کے پینٹ ہاؤس کے ایک سرونٹ سے

بات ہوئی تھی جس نے بتایا تھا کہ اسکا مالک تو وہاں نہیں آیا تھا۔

ڈفینس میں بنے اپنے بنگلے میں موجود چوہدری افتخار احمد اس وقت غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا۔

اتنا سب کچھ کرنے کے بعد بھی کیسے وہ سہیر آفندی وہ کنٹریکٹ حاصل کر سکتا ہے۔اس نے تو اپنے لوگوں کے ذریعے اس کی کمپنی پر جھوٹا الزام لگا کر پولیس انکوائری بٹھادی تھی اور سہیر کو مجبوراً وہیں رکنا پڑا تھا اس وجہ سے سہیر آفندی جو اس ریس کا سب سے مضبوط کھلاڑی تھا وہ ریس میں جانے سے پہلے گر گیا تھا۔

وہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا۔

میں نے تو کہا تھا ڈیڈ مجھے جانے دیں میٹنگ پر۔"افتخار احمد کا بیٹا چوہدری عاقل افتخار جو کب سے باپ کو چلاتے دیکھ رہا تھا بول پڑا۔

اور آپ وہاں جا کر کیا کر لیتے؟؟جب آپکا باپ کچھ نہیں کر سکا اس سہیر" آفندی کے تو رنگ ڈھنگ ہی بدلے ہوئے تھے۔اسکے بارے میں جو جو سن رکھا تھا وہ تو اسکے بلکل برعکس تھا۔میں نے سنا تھا کہ وہ بہت نرم مزاج کا

سادہ سا انسان تھا مگر سینگاپور۔ میں تو اسکا کوئی اور ہی روپ دیکھنے کو ملا تھا۔"

عاقل کو اس بات پر اچھنبا ہوا پر جو وہ سوچ رہا تھا وہ ممکن نہیں تھا۔

چوہدری افتخار ابراہیم آفندی کا سب سے بڑا بزنس رائول تھا۔ بات صرف بزنس کی نہیں تھی دونوں خاندان سالوں سے ایک دوسرے کے دشمن تھے اس دشمنی کی وجہ سالوں پرانی تھی جس سے نئ نسل شاید واقف بھی نا تھی مگر اپنے بڑوں کے نقشِ قدم پر چلتے وہ لوگ ایک دوسرے کو اپنا دشمن مانتے تھے اور آہستہ آہستہ یہ خاندانی دشمنی بزنس رائولری میں میں بدل گئ جب چوہدری افتخار نے بزنس میں قدم رکھا۔ اس سے پہلے انکا خاندان زمین داری کے پیشے سے منسلک تھا۔ اپنی اعلیٰ تعلیم کے باعث اس نے زمین داری کے بجائے بزنس کرنے کو ترجیح دی۔ پیسے کی کوئی کمی نا تھی مگر پھر بھی وہ ابراہیم آفندی کے مقابل نا آسکا۔ آفندی کنسٹرکشن کمپنی بہت عرصے سے بزنس ولڈ میں اپنا نام بنا چکی تھی۔ چوہدری افتخار نے پانی کی طرح پیسہ بہایا پر مگر سٹائل اور پرسنیلٹی وہ پیسے سے خرید نہیں سکتا تھا

اور یہ بات اس کے دل میں ابراہیم آفندی کے لئے نفرت پیدا کرنے کی وجہ بنی۔ جو خاندانی دشمنی بس ایک دوسرے کو دیکھ کر راستہ بدل لینے سے شروع ہوئی تھی وہ اب ایک دوسرے کا راستہ روکنے اور ایک دوسرے کے لئے مشکلات پیدا کرنے تک چلی گئی تھی۔ اس میں زیادہ ہاتھ افتخار چوہدری کا تھا کیونکہ وہ ان لوگوں میں سے تھا جو خود محنت کر کے آگے نہیں بڑھتے تھے بلکہ دوسروں کو گرا کر انکی جگہ لینا چاہتے تھے۔ اس نے اپنے بیٹے کی پرورش بھی اسی نہج پر کی تھی کہ اپنے سے آگے انسان کو گرا کر خود آگے بڑھ جاؤ صحیح غلط کا فرق وہ بہت پہلے ختم کو چکا تھا۔

ابراہیم آفندی کی قدرتی موت چوہدری افتخار احمد کے لیے خوش آئند بات تھی۔ مگر وہ سہیر آفندی کی برنس سینس سے ناواقف تھا جس نے باپ کی موت کے بعد چند سالوں میں کمپنی کو اس اونچائی تک لے گیا جہاں تک اسکا باپ اتنے سالوں میں نا لے جا سکا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سہیر آفندی اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ اپنے ایک دوست کے آفس پہنچا تھا جو بہت سے پروجیکٹس میں آفندی کنسٹرکشنز کے ساتھ کام کر رہا تھا۔ مشعل اپنے بابا کو لنچ دینے آج ان کے آفس آئی تھی موحد اسے ڈراپ کرتا خود کسی کام سے چلا گیا تھا۔ وہ کل سے فون پر پر سنیلٹی ڈس آرڈرز پر مکمل سرچ کر رہی تھی اور ساتھ ساتھ اپنے علم کو اپنے ارد گرد کے لوگوں پر استعمال کرتے ہوئے ان کے رویے پر غور کر کے ان کی ذہنی حالت کا اندازہ لگانے کی بھرپور کوشش بھی کر رہی تھی۔

وہ ابھی بھی فون پر جھکی ہاتھ میں کھانے کا ڈبہ لئے بابا کے کیبن کی طرف جا رہی تھی جب ایک زوردار تصادم نے جہاں اسے ہوش میں لایا وہاں اسکے ہاتھ سے فون دور جا گرا اور اسکی سکرین چکنا چور ہو گئی۔ وہ غصے سے خود

سے ٹکرانے والے انسان کو دیکھتی چونکی جب نظر اس انسان پر پڑی جسے وہ کچھ دن پہلے مال میں دیکھ چکی تھی۔

"I am extremely sorry miss !!!"

اس نے کہتے ہوئے جب اس لڑکی کی طرف دیکھا تو وہ بھی چونک گیا لبوں کی تراش میں خود بخود خم آگیا۔مال میں دیکھنے کے بعد وہ بار بار اسی لڑکی کو سوچ رہا تھا۔

تبھی اسکا دوست فواد جو اس کمپنی کا مالک تھا باہر آیا

ا"رے مس مشعل آپ؟"اس نے مشعل کو دیکھتے ہی مخاطب کیا۔وہ مشعل کو سلیمان صاحب کے حوالے سے جانتا تھا۔

جی وہ بابا کے لیے کھانا لائی تھی۔"وہ ابھی بھی سفید فرش پر اپنے ٹوٹے" فون پر نظریں گاڑے ہوئے تھی۔

..جاؤ سلیمان صاحب کو بلاؤ۔"فواد نے اپنے سیکرٹری سے کہا"

مشعل۔۔۔۔۔۔"سہیر نے زیرِلب اس پیاری سی لڑکی کا نام دہرایا جو"
ابھی بھی اپنے فون کے ٹوٹ جانے کے غم میں دنیا سے بے نیاز تھی۔
مس مشعل سہیر کی طرف سے میں معذرت کرتا ہوں۔"فواد نے کہا"
اور ایک نظر اپنی دوست کی جانب دیکھا جو دلچسپ نظروں سے اس لڑکی کو
دیکھ رہا تھا۔
کوئی بات نہیں۔"وہ آہستہ سے بولی۔کوئی اور ہوتا تو وہ اچھا خاصا ہنگامہ"
کرتی پر سہیر کو دوسری بار دیکھ کر وہ۔پھر سے چاروں خانے چت ہوئی
تھی۔
سلیمان صاحب بھی وہاں آ چکے تھے اور فواد اور مشعل کی گفتگو سن چکے
تھے۔
آئی ایم سوری یہ سب میری غلطی ہے۔"سہیر نے فرش سے فون"
اٹھاتے ہوئے سلیمان صاحب کو کہا۔

کوئی بات نہیں یہ بس ایک حادثہ تھا۔" سلیمان صاحب نے اس کی "
شرمندگی دور کرتے کہا۔
غلطی تو مجھ سے ہوئی ہے مس مشعل کا فون بھی میری جلد بازی کی وجہ "
"سے ٹوٹا ہے تو اب ان کو نیا فون۔۔۔۔۔۔
نیا نہیں مجھے یہی فون چاہیے۔" مشعل نے اسکی بات کاٹ کر جلدی سے "
کہا۔
"اوکے میں ایسا ہی فون آپکو لا دیتا ہوں۔"
ایسا نہیں یہی !" وہ بضد ہوئی۔ سہیر کو وہ لڑکی عجیب لگی لڑکیاں تو نئے "
فون ملنے پر خوش ہوتی اور ایک یہ لڑکی ہے جو پرانے فون کے لیے بضد
ہے۔

"Ok that's fine I will get it fixed"

سہیر نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا۔

نہیں مسٹر آفندی میں ٹھیک کروالوں گا۔" سلیمان صاحب ایک خوددار "
انسان تھے۔

بے شک سر مگر یہ میری غلطی ہے تو مجھے ہی سدھارنے دیجیے۔" وہ "
مشعل پر نظر ڈالتا وہاں سے چلا گیا۔

ادھر مشعل کو اپنی ریسرچ کے ادھورے رہ جانے پر دکھ ہوا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سہیر نے سمیع کو وہ فون ٹھیک کروانے کو دیا تھا جو وہ شام تک کروا کر لے آیا
تھا۔ سہیر خود وہ فون مشعل کو دینا چاہتا تھا مگر ضروری تو نہیں تھا وہ دوبارہ
فواد کے آفس آتی۔ انھی سوچوں میں مگن تھا جب اس کے فون پر ساحر کا
نمبر جگمگانے لگا

اس نے کال ریسیو کی تو کان میں لگی بلوٹوتھ ڈیوائس پر ساحر کی آہستہ آواز ابھری۔

"!! ہیلو "

ساحر تو ں ٹھیک تو ہے ؟؟" وہ فکر مند ہو کر پوچھنے لگا۔"

نہیں !!" دوسری جانب سے ڈوبتی ہوئی آواز میں جواب آیا"

کیا ہوا ہے ساحر ؟؟" وہ آگے کو ہوتا فون ہاتھ میں لئے پوچھنے لگا۔"

کہاں ہو تم میں نے منع کیا تھا ناں اکیلے جانے کے لئے۔ کہاں ہو مجھے بتاؤ"

مجھے ٹینشن ہو رہی ہے ساحر۔" وہ پریشانی میں بولتا گیا۔۔۔۔۔۔

میں خود کو سنبھالوں یا تمھیں۔۔۔۔۔۔" کوئی جواب نا پا کر وہ فکر مند"

ہوتا اپنے آفس سے باہر کی طرف دوڑا۔

اسکا سٹاف اسے ایسے دوڑتے دیکھ کر پریشان ہوا تھا وہ بنا روکے باہر کی جانب بڑھ گیا

پارکنگ میں اپنی گاڑی پر اس ایک بڑا سا پیپر دکھا جس پر بڑے بڑے لفظوں میں ایک تاریخ درج تھی۔اور آگے ایک اموجی بنا ہوا تھا

Ist April 😜

الو کا پٹھا!"سہیر نے بے ساختہ اپنے بھائی کو لقب سے نوازا۔"

ابراہیم آفندی ساحر کی شرارتوں پر اسے ایسے ہی القابات سے نوازتے تھے اور وہ آرام سے اوکے ڈیڈ کہہ کر انھیں لاجواب کر دیتا تھا۔

سہیر یہ یاد آنے پر ہنستا ہوا واپس اندر کی طرف بڑھ گیا۔

سٹاف کے لوگ اپنے باس کے رویے پر حیران تھے ابھی کچھ دیر پہلے وہ سخت پریشانی میں باہر بھاگا تھا اور ابھی بے فکر انداز میں واپس آگیا تھا۔

سب ٹھیک ہے سر؟"ایک ایمپلائی نے اس سے پوچھا تو وہ ہاں میں" جواب دیتا اپنے آفس کی طرف چلا گیا۔جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا اسے خیرت کا جھٹکا لگا۔

ساحر بے فکر انداز میں اسکی آفس چیر پر بیٹھا جھولے لے رہا تھا۔

یہ کیا طریقہ تھا ساحر؟" وہ کہتا اسکی طرف بڑھ گیا۔ "

کون سا؟" ہر بار کی طرح وہی جواب آیا تھا۔"

سہیر کے گلے ملتے وہ ہستے ہوئے کہنے لگا۔

"تم بہت بڑے۔۔۔۔۔"

الو کا پٹھا ہوں جانتا ہوں میرے بھائی۔۔" وہ اسکی بات کاٹتا "میرے "

بھائی" پر زور دیتا کہنے لگا۔ سہیر دوسری چیر پر بیٹھ گیا۔

ویسے بابا کی روح روز تم پے لعنت بھیجتی ہو گی۔" ساحر نے ہنستے ہوئے کہا"

اور اپنی سابقہ نشست پر بیٹھ گیا۔

اور تمہارے کارناموں پر تو وہ بہت خوش ہوتے ہوں گے ناجو تم کرتے "

پھرتے ہو۔" سہیر نے حساب برابر کیا۔

ویسے تم آئے کس راستے سے؟ کسی نے دیکھا نہیں۔" سہیر نے پوچھا۔ وہ"

اسے ہر بار کی طرح پھر چونکا گیا تھا۔ ساحر نے کوئی جواب نا دیا بس کندھے

آچکا دئے۔

مسٹر سہیر آفندی یہ پہیلی آپ خود ہی سلجھائیں۔"تمہاری تو ساری لائف "
ہی پہیلی ہے۔سہیر نے تبصرہ کرتے ہوئے انٹر کام پر کافی لانے کو کہا تھا۔
"میٹینگ میں کیا کر کے آئے ہو؟"
کنٹریکٹ لے کر آیا ہوں اور کیا"اس نے لاپرواہی سے کہتے سامنے پڑھے "
فون کو اٹھالیا۔
مجھے بھی تو پتہ چلے کہ مسٹر جان کو ایسا کیا کہا کہ وہ تو آفندیز کے فین ہی ہو "
"گئے ہیں۔ہر انٹرویو میں ہماری کمپنی کی تعریفیں کرتے نہیں تھکتے۔
میں نے کیا کیا ہے بس ان پر اپنا جادو چلایا ہے۔"وہ ہنستے ہوئے کہنے لگا۔"
توں واقع میں بہت بڑا ساحر ہے۔"سہیر نے کہا۔"
تجھ پر چلا گیا ہوں ناں۔"ساحر نے برجستہ جواب دیا۔"
کچھ زیادہ ہی!!"سہیر نے تبصرہ کیا۔"
کافی آچکی تھی وہ دونوں کافی پینے لگے جب ساحر نے اس فون کے بارے
میں پوچھا تو سہیر نے اسے ساری کہانی سنادی۔

ساحر نے مسکرا کر سہیر کو دیکھا۔

اچھی لگنے لگی ہے وہ تجھے ؟"ساحر نے پوچھا۔"

"ہاں یار پہلی بار اسے دیکھا تھا تب سے اسے ہی سوچ رہا ہوں۔"

تو سچ میں سیریس ہے ؟؟؟"ساحر نے پھر پوچھا۔"

" "Yes bro I am !!!

سہیر بہت سادہ شخصیت کا مالک تھا اسکی پسند ناپسند ساحر منٹوں میں بھانپ لیتا تھا۔اسکے برعکس ساحر بہت ان پریڈیکٹیبل اور پیچیدہ پرسنیلٹی رکھتا تھا۔ اسکے دل و دماغ میں کیا چل رہا ہوتا تھا کبھی کبھی وہ خود بھی نا سمجھ پاتا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ فون دینے خود فواد کے آفس گیا تھا کہ شاید وہ پھر اپنے باپ کے لئے کھانا لے آئے مگر اسے مایوسی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ وہ فون سلیمان صاحب کو دیتا وہاں سے چلا گیا۔ مگر جاتے جاتے وہ یہ فیصلہ کر گیا تھا کہ وہ سلیمان صاحب کے گھر جا کر ان سے انکی بیٹی کا ہاتھ مانگ لے گا۔ اس مشعل بہت اچھی لگی تھی۔ مشعل سے پہلے بھی وہ کسی کو پسند کرتا تھا مگر یہ پسند اتنی نا تھی کہ وہ فوراً اسکے ساتھ شادی کی پلینگ کر لیتا مگر مشعل سلیمان اسے فوراً اپنی زندگی میں چاہیے تھی۔

ZNZ Zubi Novels Zone

وہ آج موحد اور سلیمان صاحب کے ساتھ موحد کے آفس کی پارٹی میں آئی تھی۔ جہاں دیگر ایمپلائز کی فیملیز بھی موجود تھی۔ سلیمان صاحب اسے

بھی ایسی پارٹیز میں لے کر جاتے تاکہ کل کو وہ جب جاب کرے تو اسے آسانی ہو۔ بلیک کلر کے ڈریس میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

پارٹی میں کئی نظریں اسے ستائشی انداز میں دیکھ رہی تھی۔

وہ ایک کونے میں موحد کے ساتھ بیٹھ گئی جب سلیمان صاحب کو اپنا کوئی جاننے والا دکھ گیا تو وہ اس سے ملنے چلے گئے۔

اسکی نظر سامنے کھڑے ایک کپل پر پڑی وہ دونوں بھی بلیک ڈریس میں تھے۔ آنے جانے والے انھیں ستائشی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ وہ اپنے سامنے موجود ایک دوسرے کپل سے باتیں کر رہے تھے جب وہ لوگ مڑے تو مشعل نے دیکھا کی یہ وہی مرد تھا جسے بابا مسٹر آفندی کہہ رہے تھے اور جس نے اسکا فون توڑا تھا۔۔۔۔ "ہاں ٹھیک بھی کروا دیا تھا۔" اس نے اپنی سوچوں کی توصیح کی۔ اس کے ساتھ وہی سٹائلش سی لڑکی تھی جو اس دن مال میں تھی۔ مشعل کو نا جانے کیوں برا لگا۔ اسے اس شخص کا خود کو مسکرا کر دیکھنا یاد آیا۔

خیر ہے مشعل تیری لوسٹوری تو شروع ہوتے ہی ختم۔۔۔۔"وہ سوچ"
.رہی تھی جب سامنے سے آتا ایک ویٹر اس شخص سے ٹکرا گیا
اسکو سب سے ٹکرانے کا شوق ہے کیا؟؟"مشعل اسے دیکھتے زیر لب"
مسکرا کر سوچ رہی تھی جب اسکے اگلے ری ایکشن پر وہ چونک گئی۔
آر یو بلائنڈ؟؟دیکھ کے نہیں چل سکتے۔"وہ حلق کے بل چلایا تھا اور"
سامنے ویٹر سر جھکائے کھڑا تھا۔
اف خدایا کتنا دوغلا انسان ہے ناں خوبصورت لڑکی سے ٹکرا کر کتنا سویٹ"
"بن رہا تھا نا اور اس غریب ویٹر پر کیسے چلا رہا ہے۔
"It's ok! Calm down."
وہ لڑکی اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتی اسکے غصے کو ٹھنڈا کر رہی تھی۔
تم جاؤ یہاں سے۔"اس لڑکی نے ویٹر کو الجھے تاثرات کے ساتھ جانے کو"
کہا تو وہ چلا گیا۔ویٹر کے جاتے ہی اس نے مسٹر آفندی کو سمجھا بجھا کر پاس
پڑی کرسی پر بٹھایا اور خود اسکے ساتھ بیٹھ گئی۔جب پارٹی کا ہوسٹ اس سے

معذرت کرنے لگا اس لڑکی نے اٹس اوکے کہہ کر بات کو ختم کر دیا۔ مگر مسٹر آفندی نے اپنی زبان سے ایک لفظ نا نکالا تھا۔

تبھی سلیمان صاحب اس کے پاس سے گزرے انھوں نے سلام کے لئے ہاتھ بڑھایا

ہیلو مسٹر آفندی۔۔۔۔۔"اس نے انجان نظروں سے سلیمان صاحب کو" دیکھا اور ہاتھ ملایا۔

سلیمان صاحب کو بہت عجیب لگا وہ وہاں سے چلے آئے

مشعل کے پاس بیٹھتے ہوئے انھوں نے موحد کا پوچھا

مشعل نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا جہاں موحد اپنے باس کے ساتھ کھڑا کچھ لوگوں سے بات کر رہا تھا۔

مشعل کی نظریں بار بار ان دونوں لوگوں پر جا رہی تھی جہاں وہ شخص دنیا سے بے نیاز بیٹھا تھا اور وہ لڑکی وقتاً فوقتاً اس کوئی بات کر کے مخاطب کر رہی تھی۔

سلیمان صاحب نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا

مسٹر آفندی ہیں آج کوئی موڈ اچھا نہیں لگ رہا۔"انھوں نے کہا مشعل"

نے ان کی سمت دیکھا

کل فون لوٹانے آئے تھے تو اتنے اچھے انداز میں بات کر رہے تھے اور"

"آج ایسے دیکھ رہے تھے جیسے پہچانتے ہی نہیں۔

ہاں اس دن میں ٹکرا گئی تھی تو اتنے آرام سے معذرت کی تھی آج اس"

بیچارے ویٹر کو سب کے سامنے ڈانٹ دیا کوئی اتنا دوغلا بھی ہو سکتا ہے۔"

اس نے مایوسی سے کہا۔

پھر اچانک اس کے ذہن کے پردے پر اپنی کچھ دن پہلے والی ریسرچ گھوم گئی۔

سپلٹ پرسنیلٹی !اس نے زیرِلب دہرایا۔۔۔۔۔۔

کیا یہ شخص بھی سپلٹ پرسنیلٹی کا شکار ہے؟" مشعل نے سامنے بیٹھے "
اس خوبرو جوان کو دیکھتے سوچا۔
ہاں ہو سکتا ہے۔۔۔۔"اس نے خود کے سوال کا جواب دیتے کہا۔"
"تب ہی تو اس دن اور آج اس کے برتاؤ میں اتنا فرق ہے۔"
اس نے اس کو گھورتے ہوئے خود سے کہا۔
مگر مال میں اور بابا کے آفس میں تو وہ ایک جیسا برتاو کر رہ تھا۔"دماغ نے "
اپنے ہونے کا ثبوت دیا۔
شاید وہ اس وقت اپنی الٹر پرسنیلٹی میں نہیں تھا جیسے آج۔"وہ خود ہی "
سوال جواب کرتی اسکا مینٹل ہیلتھ سرٹیفیکیٹ بنا چکی تھی۔
مشعل چلو بھی!"موحد نے تیسری بار اسے آواز دے کر چلنے کو کہا تو وہ"
ہوش میں آئی اور وہ لوگ ڈنر کرنے چلے گئے۔کھانے سے فارغ ہو کر
مشعل ریسٹ روم کی طرف گئی۔جہاں مسٹر آفندی اسی لڑکی کے ساتھ
کھڑا بات کر رہا تھا۔

مشعل پر نظر پڑھتے ہی اسکی سمت آگیا۔

ارے مس مشعل آپ یہاں؟"اس نے کافی حیرت سے استفسار کیا۔"

جی وہ۔۔۔۔۔۔"مشعل کو سمجھ نہیں آئی کیا کہے اس لیے ارد گرد نظریں" دوڑانے لگی۔ایک نظر پیچھے کھڑی لڑکی کی طرف دیکھا جو ان کی جانب متوجہ نہیں تھی۔اور فون پر کسی سے بات کر رہی تھی۔

مجھے جانا ہے. "وہ وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی۔اسے عجیب سا محسوس" ہو رہا تھا۔

مگر آپ یہاں؟"اس نے پھر سوال کیا۔"

میرا بھائی اس کمپنی میں جاب کرتا ہے. "اتنا کہہ کر وہ جانے لگی جب اس" شخص نے اسے روک لیا۔۔۔۔

فون مل گیا آپکو؟"اس نے پوچھا۔"

مشعل نے سر اثبات میں ہلا دیا۔اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کیا کرے۔وہ بس یہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی۔اسے سہیر آفندی سے بے نام سا خوف محسوس ہو رہا تھا۔

جب سلیمان صاحب کی نظر اس پر پڑی تو وہ بھی ادھر ہی آ گئے

ارے سلیمان صاحب!"اس نے پر تپاک انداز میں سلیمان صاحب سے" ہاتھ ملایا تو انھیں اچھنبا ہوا ابھی کچھ دیر پہلے تو وہ انکو پہچاننے سے انکاری تھا۔

اب ہمیں چلنا چاہیے۔"سلیمان صاحب مشعل کو چلنے کا اشارہ کرنے لگے" وہ ان سے خدا حافظ کرتا مشعل کو نظر بھر کے دیکھتا واپس پلٹ گیا۔

بڑا عجیب آدمی ہے!"سلیمان صاحب نے تبصرہ کیا۔"

بابا وہ عجیب نہیں بیمار ہے۔"مشعل نے بہت عقلمندانہ انداز اپناتے" ہوئے کہا.

مطلب؟"سلیمان صاحب نے پوچھا۔"

بابا جو میں ناول پڑھ رہی ہوں نا اسکے ہیرو کی طرح مسٹر آفندی بھی" دوہری شخصیت رکھتے ہیں۔" وہ انھیں تفصیل بتاتی باہر کی طرف آرہی تھی۔

لیکن بیٹا وہ بہت بڑی کنسٹرکشن کمپنی کا مالک ہے۔۔۔۔کروڑوں کی ڈیلز" کرتا ہے۔۔۔۔۔ایسا کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔" انھوں نے اسے بتایا۔

تو اس نے آپکے ساتھ دو مواقعوں پر الگ برتاؤ کیوں کیا۔" مشعل نے" دونوں ہاتھ کمر پر باندھتے ہوئے پوچھا۔

ہو سکتا ہو اس وقت وہ غصے میں ہو اور بعد میں اسے اپنی غلطی کا احساس ہو" گیا ہو۔" سلیمان صاحب نے کہا اتنے میں موحد گاڑی لے آیا۔ واپسی کا پورا راستہ وہ سلیمان صاحب کو اپنی بات سمجھاتی رہی جسے وہ ٹالتے رہے۔

وہ پارٹی سے آکر اپنے کمرے میں بند ہو گیا تھا۔اسے بہت دنوں بعد اتنا غصہ آیا تھا کہ وہ کنڑول کھو گیا تھا

اگر انیتا اسکے ساتھ نا ہوتی تو شاید وہ خود کو نارمل نا رکھ پاتا۔انیتا اسکی بچپن کی دوست اور بزنس پارٹنر تھی۔وہ اسکو اچھے سے جانتی تھی۔وہ جانتا تھا کہ اگر انیتا اسے کنڑول نا کرتی تو کیا ہو جاتا یا وہ کیا کر بیٹھتا۔

اسکا بھائی مسلسل اسکا دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا اپنے بھائی کی یہ کنڈیشن اسکے لئے پریشان کن تھی۔

Zubi Novels Zone

وہ جب سے پارٹی سے لوٹی تھی وہ مسلسل سہیر آفندی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔اس نے تو ایسے کریکٹرز بس کہانیوں اور فلموں میں دیکھے تھے۔ ظاہری طور پر بھی وہ کمال کی پرسنیلٹی کا مالک تھا اور اب اسکی یہ پوشیدہ مینٹل کنڈیشن جسے وہ دنیا سے چھپا کر رکھنا چاہتا تھا اسے مشعل کی نظر میں اور دلچسپ بنا رہی تھی۔اس نے ایک بار پھر اس سے ملنے کی خواہش کی تھی جو جلد پوری ہونے والی تھی۔وہ اسکی الٹر پرسنیلٹی سے ملنا چاہتی تھی وہ اس وقت اپنے آپکو ایک بہت بڑا سائیکالوجسٹ سمجھ رہی تھی جس نے ایک کامیاب انسان کے ذہنی خلل کو جانچ لیا تھا۔جسے دنیا نا جان پائی تھی۔خود کو شاباشی دیتی وہ سونے کے لئے لیٹ گئی۔اور سہیر آفندی کو سوچتے سوچتے وہ کب سو گئی اسے پتہ نا چلا۔

کیا پارٹی میں کچھ ایسا ہوا جو اس نے ایسا ری ایکشن دیا۔ "وہ اس وقت انیتا سے فون پر بات کر رہا تھا۔

"کچھ نہیں بس وہ ویٹر اس سے ٹکرا گیا تھا۔"

"یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی وہ تو انسان کتنی بار ٹکرا جاتا ہے۔"

کیا کچھ اور ہوا تھا؟"اس نے پھر سوال کیا۔"

"I don't think so !!"

انیتا نے سوچتے ہوئے کہا۔

"U know it's not normal."

آج تو سب کنٹرول ہو گیا پر اگر ایسا بار بار ہوا تو ہم کنٹرول نہیں کر پائیں گے۔جب وہ اگریسیو ہو جاتا ہے تو وہ کتنا خطرناک ہو جاتا ہے اپنے لیے بھی اور دوسروں کے لیے بھی۔"

آئی نو تم فکر مت کرو ہم سب مل کر اسے سنبھال لیں گے۔"انیتا نے"
اسے ٹینشن مست نکالنے کی کوشش کی۔
فکر کیسے نہیں کروں انیتا۔بہت مشکل سے وہ اس بیماری سے باہر نکلا تھا"
اب میں پھر اسے وہیں اسی۔۔۔۔۔۔حالت میں نہیں دیکھ سکتا۔"وہ اپنے
بھائی کو لے کر حد درجہ پریشان تھا۔اسکا بھائی بچپن سے ہی بہت اگریسیو
طبیعت کا مالک تھا لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اس کا یہ اگریشن بڑھتا بڑھتا
ایک ذہنی بیماری بن چکا تھا۔کوئی بھی چھوٹی سے چھوٹی بات بھی اس کے
لیے ٹریگر کا کام کر دیتی تھی اور اس حالت میں اسے کنٹرول کرنا مشکل ہو
جاتا تھا۔کتنا عرصہ علاج کونسلنگ اور ادویات کے بعد وہ نارمل ہوا تھا اور
"اب ایک بار پھر وہ بیماری اپنا سر اٹھا رہی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

جب سے اس نے سہیر آفندی کا دوسرا روپ دیکھا تھا اسکا انٹرسٹ اپنے ناول میں کم اور سہیر آفندی میں ذیادہ ہو گیا تھا۔

اس نے ایمان کو فون کر کے اسکے ساتھ سب ڈسکس کرنے کا سوچا۔ گھر میں تو وہ ایسی ڈسکشن بابا اور موحد کے ساتھ کر سکتی تھی مگر بابا اسکی اس بات کو ماننے کے لئے تیار نا تھے اور موحد جو پہلے انٹرسٹ شو کر رہا تھا اب اپنے کام کو لے کر بہت مصروف ہو چکا تھا۔

ایمان اسکی بچپن کی دوست تھی وہ بھی ناولز کی دیوانی تھی مگر اسے سائکو تھرلز اور سسپنس ناولز کے بجائے رومینٹک اور ہیپی اینڈنگ ناولز پسند تھے۔ اسکا شمار نولز اور فلموں میں ہیروئین کے ساتھ رونے والی عوام میں ہوتا تھا۔

ایمان کو فون ملایا تو اس نے معذرت کے ساتھ تھوڑی دیر میں کال کرنے کا میسج کر دیا۔ یہ پہلی بار ہوا تھا کہ پورا ہفتہ انکی کوئی حاض بات نا ہوئی تھی۔

مشعل پہلے اپنے ناول اور پھر اس ناولز کے ہیرو جیسے انسان کے بارے میں سوچتے مصروف رہی تھی پر ایمان جب تک اسے اپنے کھانے پینے اور سونے کی کہانی ناسنا لیتی اسے چین نہیں آتا تھا۔ پھر ایسا کیا ہو گیا تھا؟

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

عاقل افتخار اپنے چند دوستوں کے ساتھ اسلام آباد کے ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھا تھا جب نظر سامنے سے آتی خوبصورت سی انیتا نواز پر پڑھی۔ بزنس ولڈ سے تعلق رکھنے والا ہر انسان اس کم عمر اور قابل لڑکی کو بہت اچھے سے جانتا تھا جو آفندیز کی بزنس پارٹنر ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی ہیڈ آرکیٹیکٹ بھی تھی۔

عاقل چوہدری بھی ہر دوسرے مرد کی طرح اسکے حسن وذہانت کا گرویدہ تھا۔وہ ایک سونے کی چڑیا تھی جس چیز کو چھوتی وہ سوناہو جاتی۔جو اس وقت آفندیز کی دسترس میں تھی اوران کو نوازرہی تھی ایسا عاقل افتخار اور اسکے باپ کا ماننا تھا کہ آفندیز کو ملنے والے آدھے سے زیادہ کنٹریکٹس انیتا نواز کی وجہ سے ہیں۔

انھیں وہ چڑیا اپنی مٹھی میں کرنی تھی تاکہ وہ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

انیتا اپنے کسی کلائنٹ کے ساتھ ڈنر کررہی تھی۔جب اسے اپنے اوپر کسی کی نگاہوں کا احساس ہوا ارد گرد دیکھنے پر نظر تین چار ٹیبل دور بیٹھے آدمی پر پڑی جو بڑی فرصت سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

نگاہیں ملنے پر عاقل نے ایک مسکراہٹ اسکی جانب اچھالی۔وہ ہاتھ سے اپنی تھوڑی مسلتا مسلسل اسے گھور رہا تھا۔

انیتا نے اسے اگنور کرتے ہوئے توجہ واپس اپنے کلائنٹ کی جانب مبذول کرلی۔وہ لوگوں کی نگاہوں کی عادی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ میٹنگ کے بعد باہر کی طرف بڑھ گئی۔عاقل افتخار جو کب سے بے مقصد وہاں بیٹھا تھا اسکے پیچھے دوڑا۔

"ہیلو انیتا جی!!"ڈرائیور نے اسکے لئے کار کا ڈور کھولا تھا جب پیچھے سے آواز آئی وہ مڑی تو سامنے وہی شخص کھڑا تھا جسکی نظریں وہ کب سے خود پر محسوس کر رہی تھی۔

"کیا میں آپکو جانتی ہوں؟"اس نے بے تاثر لہجے میں سوال کیا۔"

"میں چوہدری عاقل افتخار۔۔۔۔"اس نے تعارف کرواتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔انیتا نے ایک نظر اسکے ہاتھ کو دیکھا اور دلکش انداز میں مسکرا دی۔

عاقل کو اسکے مسکرانے کی وجہ کوئی حاض سمجھ نا آئی مگر وہ بھی اسکے ساتھ مسکرا دیا۔

"میں تو آپکا نام پہلی بار سن رہی ہوں اور ہاتھ میں صرف ڈیل فائنل ہونے کے بعد ملاتی ہوں۔" اس نے ایک ادا سے کہا اور عاقل کے ہونٹوں پے مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

"ارے پھر تو بڑا مسلہ ہو جائے گا کیونکہ ہم آفندیز کے ساتھ ڈیل نہیں کرتے اور آپ ان کے بغیر کچھ نہیں کرتی۔" اس نے ذو معنی انداز میں کہا تو انیتا نے آنکھوں پر گلاسس لگاتے ہوئے اس سے کہا۔

"اگر یہ جانتے ہی ہیں تو پھر اس سلام دعا کا مقصد؟"

"میں نے سوچا بزنس کے علاوہ آپ سے تھوڑی بات چیت ہو جائے۔"

اس نے ایک نظر ارد گرد ڈوراتے ہوئے کہا۔

"میں بزنس کے علاوہ انجان لوگوں سے رابطے نہیں بڑھاتی۔"

انیتا نے دوٹوک انداز میں کہا

"آپ مجھ سے دوستی کرلیں پھر ہم انجان نہیں رہیں گے۔"

دیکھیں مسٹر وٹ ایور آپ اپنا ٹائم اور میرا قیمتی وقت ضائع کر رہے ہے" ہیں۔"اس نے قیمتی وقت پر زور دیتے کہا۔

یہ تو ٹھیک کہا آپ نے آپ جیسے نایاب لوگوں کا وقت بھی بہت قیمتی ہوتا" ہے اور سچ پوچھیں تو عاقل افتخار کو سستی چیزیں پسند بھی نہیں ہیں۔"اس نے بڑی اکڑ سے کہا تو انیتا نے ہنس کر اسے سر سے پاوں تک دیکھا جسے اسکے مہنگی سستی پسند کا تعین کر رہی ہو۔

وہ گاڑی میں بیٹھ کر چلی گئی اور عاقل وہیں کھڑا اسکا غرور توڑنے کا پلان بناتا رہا۔

کافی انتظار کے بعد ایمان نے اسے فون کیا تھا۔وہ ایمان سے بہت خفا تھی پر ایمان نے اسے جو بتایا اسکی ناراضگی اڑن چھو ہو گئ

ایمان اپنی امی کے ہمراہ اپنے ماموں کے گھر لاہور گئ تھی۔وہاں جا کر امی نے اسے بتایا کہ اسکے نانا نے دنیا سے جانے سے پہلے اسکا رشتہ اپنے پوتے یعنی کے ایمان کے ماموں زاد عمار سے کر دیا تھا۔ایمان کو عمار بچپن سے اچھا لگتا تھا پر عمار اپنی کسی دوسری کزن کو پسند کرتا تھا مگر ماموں نے اسے مجبور کر کے اسکا رشتہ ایمان سے پکا کر دیا تھا اور اب وہ اپنی منگنی کی تیاریوں میں مصروف تھی اس لئے اس سے رابطہ نہیں کر پا رہی تھی۔ منگنی کا سن کر جہاں مشعل کو دکھ ہوا تھا کہ وہ اپنی بسٹ فرینڈ کی منگنی میں نہیں جا پائے گئ وہیں اس کی کہانی اسے ایمان کے پسندیدہ ناولز جیسی لگی تھی۔

وہ جو ایمان کو اپنی کہانی سنانے والی تھی وہ بھول کر اسکی کہانی میں کھو گئ

ایمان عمار تم سے شادی نہیں کرنا چاہتا؟"اس نے بہت سیریس ہو کر" ایمان کو کہا۔

یہی تو۔۔۔۔۔"اس نے پریشان ہونے کے بجائے ایکسائیٹڈ ہو کر کہا۔"

"میرے ناولز میں بھی تو ایسے ہی ہوتا ہے لڑکا کزن سے شادی نہیں کرنا چاہتا وہ اس پر ظلم کرتا ہے پر جب وہ دلہن بن کر اسکے سامنے آتی ہے تو وہ اسکے حسن کا شکار ہو کر اسکے عشق میں پڑھ جاتا ہے۔" مشعل کو اسکی ذہنی خالت پر شک ہوا۔

"ایسا ناولز میں اچھا لگتا ہے ایمان تم کیسے ایسے آدمی کی بیوی بنو گی جو کسی اور انسان سے محبت کرتا ہو؟" یہ کہتے ہوئے اسکے دماغ میں سہیر آفندی کا سراپا گھوم گیا۔

"اگر عمار نے سچ مچ تم پر ظلم کیا تو؟"اس نے اسے تصویر کا دوسرا رخ دیکھایا۔

"یار وہ مجھ پر ظلم تب کرئے گا نا جب میں اسکے راستے میں آوں گی اسکا رشتہ تو ماموں نے نا ہونے دیا اور میرے ساتھ اسکا رشتہ تو میرے نانا نے کیا تھا نا "اب عمار مجھ پر کیوں ظلم کرنے لگا؟

چلو میری کہانی چھوڑو تم بتاو تم کیا کہنا چاہتی تھی؟"ایمان کو بلآخر مشعل" کی کہانی کا خیال آ ہی گیا۔

مشعل نے اسے مال سے لے کر کل پارٹی تک سہیر آفندی سے ملاقات کی ساری کہانی سنادی۔

"ارے واہ تجھے بھی تیرے ناول کا ہیرو مل ہی گیا۔"

مجھے نہیں ملا یار اس کے ساتھ تو کوئی اور لڑکی گھوم رہی ہوتی ہے اور وہ اتنا" بڑا بزنس مین مجھ کو کیوں پسند کرنے لگا۔"اس نے حقیقت پسندی سے کہا۔

ارے جھلی امیر لڑکوں کو ہمیشہ مڈل کلاس اور غریب لڑکیاں ہی پسند آتی" ہیں۔ پھر تم اتنی خوبصورت ہو اور جیسے وہ تم کو دیکھتا ہے وہ یقیناً تمہارے عشق میں پڑھ گیا ہو گا۔"

بہن وہ امیر ہی نہیں نفسیاتی بھی ہے اور میں اپنی زندگی ایک ایسے انسان" کے ساتھ کیسے گزار سکتی ہوں جو کبھی ایک تو کبھی دوسری شخصیت میں ڈل جاتا ہو۔

جسے نکاح کرنے کے بعد یاد ہی نا رہے کیونکہ نکاح کے وقت وہ اپنی دوسری پرسنیلٹی میں تھا۔۔۔۔۔ناں باباناں!" وہ بولتی بولتی بہت آگے تک نکل گئی۔

میری راولپنڈی ایکسپریس زرا آہستہ ابھی توہیر وسامنے آیا ہے اور تم تو" ابھی سے نکاح تک پہنچ گئی ہو۔" ایمان نے اسکی چلتی زبان کو روکتے ہوئے کہا۔

ابھی توہیر وکا خاندان اسکی معشوقہ اور ولن نے آنا ہے تمھاری کہانی" میں۔" اس نے اسے اسکی کہانی میں آنے والے متوقع کرداروں سے روشناس کروایا۔

خاندان اور معشوقہ تو ٹھیک ہے پر ولن کہاں سے آئے گا یار میرا تو کوئی"
منگیتر نہیں نا کوئی سائکو عاشق۔" مشعل نے پر سوچ انداز میں کہا۔۔۔۔۔
ہوُسکتا ہے تیرا ہیرو ہی تیری کہانی کا ولن ہو. "ایمان نے اپنی رائے دی۔"
" ہاں سائکو تو وہ ہے ہی مطلب مینٹل ڈس آرڈر کا شکار۔۔۔۔۔۔"
تو مجھے لگتا ہے وہ تجھے پر پوز کرے گا جب تو انکار کر دے گی تو وہ تجھے اغواہ"
کر کے دور لے جائے گا اور خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دے
گا۔" ایمان نے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا
.ایسا میرے ناولز میں نہیں ہوتا یار...." مشعل نے پھر کہا"
تیرے ناول میں کیا ہوتا ہے سائکو کلرز، عورتوں کے ساتھ ذیادتی کر کے "
مارنے والے نفسیاتی مریض، خبط آمیز اجباری رد عمل والے لوگ،
روحوں سے بات کرنے والے، ٹیلی پیتھی اور ہپناٹزم پر عبور رکھنے والے،
غیر موجود چیزوں کو دیکھنے اور سننے والے شیزوفرینیا کے مریض یا انسانی

لاشوں کا گوشت کھانے والے آدم خور؟؟"ایمان نے اسکے سسپنس اور تھریلر ناولز کو اپنے علم کے مطابق بیان کیا۔

استغفار اللہ کیسی باتیں کر رہی ہو؟؟؟تم میری دوست ہو یا دشمن!!!!""

مشعل نے باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگا کر کہا تو ایمان کھسیانی ہنسی ہنسنے لگی۔اس نے دو دنوں تک واپس آنے کا کہہ کر فون بند کر دیا۔

اور مشعل نے ایمان کے کھینچے ہوئے نقشے کے بارے میں سوچ کر جھرجھری لی۔وہ فون رکھتی سونے کی تیاری کرنے لگی۔

Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ ایک انجان مگر شاندار گھر میں داخل ہوئی تھی جو بہت پراسرار تھا۔۔۔۔۔۔جہاں دیواروں ہر طرف عجیب نقش و نگار والی تصویریں لگی

تھی۔پورا گھر تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔وہاں فقط موم بتیاں جل رہی تھی جن کی لو دیتی آگ ہوا کے ساتھ پھڑ پھڑا رہی تھی مگر حیرت انگیز طور پر ابھی بھی بجھی نہیں تھی۔سفید پردے ہوا میں لہرا کر ایک عجیب خوفناک سا ماحول پیدا کر رہے تھے۔وہ آگے بڑھ رہی تھی اسکا تجسس اسے کھینچتا اندر لے آیا تھا۔گھر میں عجیب پراسرار سی دھن بج رہی تھی۔

اچانک ایک آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی مگر وہ اس کا ادراک نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔۔کچھ آگے جانے پر اسے احساس ہوا کوئی اسے پکار رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

مشعل۔۔۔۔۔۔۔۔مشعل۔۔۔۔۔۔"مسلسل کوئی اسکا نام پکار رہا" تھا۔اس کی بیک بون میں عجیب سنسناہٹ ہوئی۔

اچانک اسے اپنے عقب میں کسی کے قدموں کی آواز آئی تھی وہ مڑی پر وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔وہ پراسرار گھر کسی ہارر موووی کے سیٹ جیسا معلوم ہو رہا تھا۔جہاں تاریکی میں نا جانے کتنے ہی راز دفن ہوں۔

مجھے یہاں سے واپس جانا چاہیے۔"اس نے خود کو باور کروایا۔"

وہ واپس بیرونی دروازے کی طرف بڑھی تو دروازہ لاکڈ تھا۔اس نے بہت کوشش کی مگر وہ نا کھلا۔

تم آگئی میری جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں جانتا تھا تمھارا دل تم کو یہاں تک " لے کر آئے گا۔"اب کی بار اسے ایک جانے پہچانی آواز آئی۔اس آواز کو وہ پہلے بھی چند ایک بار سن چکی تھی مگر آج اس آواز میں ایک عجیب سا جنون تھا جس سے اسکے پورے جسم میں عجیب سنسناہٹ ہوئی۔

سہیر آفندی کی آواز!!!"دماغ نے آواز کا ادراک کیا۔"

وہ پلٹی تو سامنے کوئی نہیں تھا مگر کسی کی موجودگی وہ محسوس کر رہی تھی۔

سٹرانگ مردانا پرفیوم کی کی خوشبو اسکے نتھنوں سے ٹکرائی تھی۔

وہ میں۔۔۔۔۔۔دیکھو میں یہاں غلطی سے آگئی۔۔۔۔۔۔مجھے جانا" ہے۔۔۔۔پلیز ڈور کھول دو۔"وہ نیلم تاریکی میں نظریں ڈوراتی شدید گھبراہٹ کا شکار ہو رہی تھی۔

تم مجھ سے گھبرا کیوں رہی ہو؟"آواز پھر سے گھونجی تھی۔"

پلیز مجھے جانا ہے۔۔میں نہیں جانتی میں یہاں کیسے آگئی۔۔۔۔"کھڑکی"

سے آتی چاندنی اندر کے اندھیرے کو کم تو نہیں کر رہی تھی مگر ماحول میں

ایک پراسراریت پھیلا رہی تھی۔ تبھی اندھیرے سے ایک وجود نسبتاً

!!روشنی میں آتا دیکھائی دیا۔وہ سہیر آفندی تھا۔۔۔۔۔۔

تم میرے لئے تو آئی تھی پھر مجھے دیکھ کر اتنی گھبرا کیوں گئی۔"وہ عجیب"

لہجے میں کہتا وہ آہستہ آہستہ اسکی طرف بڑھ رہا تھا۔

نہیں میں نہیں جانتی میں یہاں کیسے آگئی؟"وہ بیرونی دروازے کے"

ساتھ کھڑی تھی اور اسکا ہاتھ ابھی بھی ڈورناب پر تھا۔وہ اس سے کافی

قریب آگیا۔

میرے پاس آؤ۔۔۔"اس نے مشعل کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔"

نفی میں سر ہلاتی وہ کچھ نا بولی۔۔۔۔خوف اسکی آنکھوں سے عیاں تھا۔

دیکھو تم اب یہاں سے جا نہیں سکتی۔۔۔۔۔تم خود چل کر مجھ تک آئی"
ہو۔اب کوئی طاقت تم کو مجھ سے دور نہیں لے جا سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
میرے پاس آجاؤ!!!"وہ عجیب جنونی سا لگ رہا تھا۔

تب ہی اسے پیچھے سے ایک اور انسان آتا دیکھائی دیا۔وہ ان دونوں کو عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

مشعل نے غور سے دیکھا تو وہ سہیر آفندی ہی تھا مگر اسکا حلیہ بکھرا بکھرا سا" تھا آنکھوں میں عجیب وحشت سی تھی۔" مشعل کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی وہ باری باری ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔بعد میں آنے والا سہیر بہت غصے میں تھا۔ تبھی اس نے کوئی تیز دار چیز ان دونوں کی طرف پھینکی۔

آ۔۔۔۔۔۔۔وہ چلائی۔۔۔۔اور دونوں ہاتھ اپنے چہرے کے سامنے رکھ کر خود کو بچانے کی کوشش کی۔

اچانک اسکی آنکھ کھل گئی۔اسکا سانس پھول رہا تھا۔ارد گرد نظر دوڑائی تو وہ سمجھ گئی کہ وہ کوئی خواب دیکھ رہی تھی۔

کیاہواہے میری بچی۔۔۔۔؟"ہاجرہ بیگم جواسے جگانے لے لئے آرہی تھی"
اسکی چینخ سن کراسکے پاس بیٹھ گئی۔

انھوں نے پانی کا گلاس اسکی طرف بڑھادیا۔اس نے دو گھونٹ بھر کراپنی سانس بحال کی۔

کتنا عجیب خواب تھا۔۔۔۔"اس نے سوچا۔"
کتنا کہتی ہوں کے سونے سے پہلے یہ فضول ناول ناپڑھا کرو مگر مجال ہے"
جو تم پر کوئی اثر ہو۔"وہ جو پہلے مشعل کے چلانے سے گھبرا گئی تھی اب اسکو دو چار سناتی باہر نکل گئی تھی۔

یاخدا یہ سب قصور اس ایمان کی بچی کا ہے جو اس نے رات کو میرے ناولز"
کا خوفناک نقشہ کھینچا تھا۔"اس نے ایمان کو کوستے ہوئے سوچا۔خواب میں آنے والا گھر بلکل اسکے ناول کے گھر جیسا تھا۔

وہ اٹھ کر ناشتے کے لئے چلی گئی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر آفندی آج اپنی روٹین کے بر عکس جلدی اٹھ گیا تھا۔اور ابھی ناشتے کی ٹیبل پر سہیر کا انتظار کر رہا تھا۔

سب کو حیرانی ہو رہی تھی آج اسکے اتنی صبح صبح اٹھ جانے پر وہ کبھی بھی وقت کا پابند نہیں تھا وہ ہر اس چیز سے خار کھاتا تھا جسے لوگ نارمل کہتے۔وہ لوگوں اور قوانین کو فالو کرنے والوں میں سے نا تھا وہ اپنے قوانین خود بناتا تھا۔وہ بھیڑ سے ہٹ کر چلتا تھا۔اسکے جاننے والے اسے ان پر ڈیکٹیبل کہتے تھے۔لوگوں کے اندازوں کو غلط ثابت کرنا ساحر آفندی کا سب سے پسندیدہ کام تھا۔اگر اسے ریبل کہا جائے تو غلط نا تھا۔سہیر زیادہ نرم مزاج صاف دل کا تھا ہر چیز بہت سوچ سمجھ کر کرنے والا اور ساحر بہت شارپ اور لوگوں کو اندر تک جانچ لینے کی صلاحیت رکھتا تھا۔مگر خود کو دوسروں

کے سامنے لاپرواہ ظاہر کرتا تھا وہ خود کو چھپا کر رکھنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا تھا۔

آج بھی گھر کے سارے سٹاف کو ڈھر کا لگا ہوا تھا کہ کیا ہونے والا ہے کیونکہ آج ساحر آفندی معمول سے ہٹ کر ہر کام کر رہا تھا۔

سہیر ناشتے کے ٹیبل پر آنے سے پہلے ہمیشہ ساحر کے کمرے میں جاتا تھا یہ اسکی روٹین تھی۔ اپنے باپ کے بعد وہ دونوں بھائی ایک دوسرے کا سہارہ تھے۔ ساحر کے کمرے میں داخل ہوتے ہی سگریٹ کی سمیل اسکے نتھنوں سے ٹکرائی۔ مطلب وہ رات بھر سگریٹ پھونکتا رہا تھا۔ ساحر چین سمو کر تھا یہ بات وہ جانتا تھا۔ مگر اسکے منع کرنے کے باوجود بھی ساحر باز نہیں آتا تھا۔ وہ ساحر کے ساتھ زبردستی نہیں کرتا تھا یا کر نہیں سکتا تھا۔

سہیر نیچے آیا تو ساحر پہلے ہی ناشتے کی ٹیبل پر اسکا انتظار کر رہا تھا۔

"What a pleasant surprise Mr Sahir Af-fandi !!!"

اس نے نارمل انداز میں کہا۔

وہ مسکرا کر اپنے لیے جوس ڈالنے لگا۔"سہیر بغور اسے دیکھتا ہوا سمجھنے کی" کوشش کرنے لگا کہ اسکے دماغ میں کیا چل رہا ہے جو وہ ہر حرکت معمول سے ہٹ کر کرنے لگا ہے۔

"Stop staring me man."

ساحر نے ناشتہ کرتے ہوئے کہا۔

تم ایسے بی ہیو کرو گے اور امید رکھو گے کہ میں تم کو گھوروں ناں۔۔۔""

.اس نے ہنوز اسے گھورتے ہوئے کہا

تم کو لگتا ہے ایسے گھور کر تم میرا مائنڈ ریڈ کر لو گے ؟"ساخر نے مسکرا کر" سوالیہ آبرو اچکائی۔

شاید!!"سہیر نے جوس کا سپ لیتے ہوئے کہا۔ نظریں اب بھی ساحر پر" تھی۔

"I think I should go back to sleep."

وہ ناشتہ ختم کرنے کے بعد اٹھا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔اور سہیر اپنا سر پیٹ کر رہ گیا۔

وہ آفس کے لئے نکلنے سے پہلے اپنے کمرے میں گیا اور اپنا سامان لیتا باہر آیا تو ساحر گاڑی میں اسکا انتظار کر رہا تھا۔

کیا مسلہ ہے ساحر؟"سہیر نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے پوچھا۔"

مجھے گھر پر نہیں رہنا۔"ساخر نے عام سے انداز میں کہا۔"

اوکے سہیر سمجھ گیا کہ وہ کل رات کی وجہ سے اسکے ساتھ رہنا چاہتا" ہے۔"وہ لب بھینچے گاڑی سٹارٹ کرنے لگا۔

آفندی کنسٹرکشن کا آفس ایک خوبصورت اور جدید طرز کی چار منزلہ عمارت پر مبنی تھا جو دور سے لوگوں کی نظروں کو کھینچنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔ ساخر بنا مقصد اپنے اور سہیر کے مشترکہ پر تعیش آفس کیبن میں بیٹھا ہوا تھا سہیر میٹنگ میں تھا اور بلاوجہ وہاں فائلز اُلٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا کبھی پیپر ویٹ گھمانے لگتا۔ شان کو اس نے اپنے اور سہیر کے لیے لنچ لانے بھیجا ہوا تھا۔ اس رات پارٹی میں جو ہوا وہ اسکی وجہ سے پریشان تھا اور اسکے بعد وہ سہیر کے آس پاس رہنا چاہتا تھا۔ اس لیے وہ رات بھر نہیں سو سکا اور ساری رات سگریٹ پھونکتا رہا

شان کمرے میں داخل ہوا۔

لنچ آگیا ہے سر میں نے رفیق کو بولا ہے جیسے ہی سہیر سر فری ہوتے ہیں وہ" "سرو کر دے گا۔

ہمم۔۔۔۔۔ "گہری سوچ میں کھوئے ہوئے کہا۔"

"ویسے سر آپ نے آفس آنے کا کیسے سوچا؟"

کیوں میں آفس نہیں آسکتا؟؟؟؟"اس نے ایک آبرو اٹھا کر اسکی طرف" دیکھا۔

"... آسکتے ہیں سر پر اتنی صبح اور آپ"

"It's not like you sir."

شان بہت عرصے سے ساحر کے ساتھ تھا اس لیے ساحر اسے مارجن دے دیتا تھا۔ ویسے بھی اسے شان کی عادت پسند تھی وہ ساحر کے ساتھ مخلص تھا۔ ساحر نا چاہے تو وہ کوئی بات سہیر تک کو نہیں بتاتا تھا وہ ساحر کے بہت سے رازوں کا امین تھا۔

"Sir you are worried about what hap-pened in the party, last night"

شان نے ہوا میں تیر چلایا. ساحر بنا کچھ بولے اسکی جانب دیکھنے لگا۔

"I knew it sir!!"

لنچ ایک بہانہ تھا آپ مجھے باہر بھیج کر اس بارے میں سوچنا چاہتے تھے"
؟اور آپ آفس بھی اسی ٹینشن میں آئے ہیں رائٹ؟؟"تم سہیر سے اس
بارے میں کچھ نہیں کہوں گے۔ساحر نے شان کی آنکھوں میں دیکھتے
ہوئے کہا۔

"!! ایک شرط پر سر"

Really shan !!

اس نے اپنے مخصوص اسٹائل میں کہا۔

"Yes sir!"

شان نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا۔

"Ok so what's your condition??"

ساحر نے بھی دلچسپی سے اسے دیکھا ہاتھ میں پکڑا پیپر ویٹ ابھی بھی
گھمائے جا رہا تھا۔

اوکے ! تو سر آپ کو مجھے بتانا ہو گا کہ آپ نے ایسا کیا کہا ہے کہ مسٹر "

"ایڈرین جان آپکے فین ہو گئے ہیں ؟

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔"ساحر ہنس دیا۔"

تم کو لگتا ہے شان جو بات میں نے سہیر تک کو نہیں بتائی وہ میں تم کو بتا"

دوں گا ؟ ہاہاہاہا....."وہ ایک بار پھر ہنسنے لگا۔

"Why everybody is so curious !!"

اس نے پھر کہا

سوچ لیں سر بتا دیں ورنہ۔۔۔۔"شان نے پھر کہا۔"

"Thank you Shan !!!"

". تم نے واقع میرا موڈ اچھا کر دیا"

"That's what I like most about you."

شان بس مسکرا دیا۔

ساحر کی گوڈ بکس میں آنا دنیا کا مشکل ترین کام تھا جو وہ کر چکا تھا۔"اس" نے واقع میں یہ سب اپنے باس کا موڈ بدلنے کے لیے کیا تھا اور وہ کسی حد تک کامیاب ہوا تھا۔

تبھی سہیر اور انیتا میٹنگ سے فارغ ہو کر آفس میں آئے تھے

"What a pleasant day it is !"

انیتا نے غالباً ساحر کے آفس آنے پر فقرا اچھالا تھا۔اور ایک ادا سے فائلز رکھتی فریش ہونے اسی آفس سے منسلک اپنے کیبن میں چلی گئی رفیق کھانا لے آیا تھا اور انھوں نے ساتھ کھانا کھایا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ایمان لاہور سے واپس آگئی تھی اور اب وہ بے چین تھی کہ کب وہ مشعل کے پاس پہنچے اور اسے اپنی منگنی اور عمار کے بارے میں سب بتا سکے۔

اگلی صبح وہ مشعل کے اٹھنے سے پہلے ہی اسکے گھر پہنچ چکی تھی۔

اسلام علیکم ہاجرہ آنٹی!" وہ آتے ہی ان کے گلے لگ گئی۔"

واعلیکم السلام آگئی ہماری یاد؟"انھوں نے مصنوعی ناراضگی سے کہا۔"

ارے آنٹی کیسی بات کرتی ہیں یاد تو بہت آئی آپ لوگوں کی وہ تو اماں نے"

"پھنسا دیا تھا اپنے بھانجے کے ساتھ۔۔۔

ایمان نے بھرپور ایکٹنگ کرتے کہا ورنہ اماں کے بھانجے کے ساتھ پھنس کر اسے خوب مزا آرہا تھا۔

جی جانتی ہوں آپکی سہیلی ساری کہانی سنا چکی ہے۔"انھوں نے ایمان کا"

کان کھینچتے کہا تھا۔وہ کھسیانی ہنسی ہسنے لگی۔

جاؤ اور اس جھلی کو جگاؤ جو رات بھر وہ بے کار ناولز پڑھتی رہتی ہے۔""

ہاجرہ بیگم نے ایمان سے کہا۔

ارے آنٹی بے کار نہیں ہیں وہ ناولز!"ایمان کے انھیں پتے کی بات"

بتائی۔

اچھا کیا ملے گا اسے ان کہانیوں سے؟"انھوں نے چیلنجنگ انداز میں"

ایمان سے پوچھا۔

آپکا داماد!"ایمان کی زبان سے پھسلا۔"

استغفار بیٹا کیسی باتیں کرتی ہو۔"ہاجرہ بیگم کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے"

کہنے لگی۔

****

وہ بھاگتی مشعل کے کمرے میں کی جانب گئی تھی۔اندر جانے پر مشعل کو گہری نیند میں دیکھا۔وہ جانتی تھی کہ مشعل کی نیند بہت گہری ہے تو اسکے دماغ میں آئیڈیا آیا تھا۔کونے میں پڑے ڈریسنگ ٹیبل کے دراز سے آئی شیڈو پیلٹ نکالتی بیڈ کے قریب گئی اور مشعل کے اوپر جھک گئی۔چہرے پر شریر مسکراہٹ لیے اپنا کام پورا کرتی وہ کمرے سے باہر نکلی تھی اور دروازہ بند کر کے زور زور سے کھٹکھٹانے لگی۔کافی دیر کے بعد مشعل کی نیند کھلی تھی۔

کون؟؟" مشعل کسلمندی سے آنکھیں ملتی پوچھنے لگی۔"

"مشی میں ہوں ایمان جلدی سے اٹھ کر نیچے آجاؤ۔"

اندر آجاؤ نامانی تم کو کس نے روکا ہے۔" وہ دونوں ایک دوسرے کو پیار"

سے مشی اور مانی کہتی تھیں۔ مشعل نیند سے بوجھل آواز میں بولتی واپس

تکیے پر ڈھے گئی۔

"مشعل تم نیچے آرہی ہو یا میں واپس لاہور چلی جاؤں۔"

اس نے مشعل کو دھمکاتے ہوئے کہا تو مشعل کی نیند غائب ہوئی اسے یاد آیا

کہ اسکی بیسٹ فرینڈ تازہ تازہ منگنی کروا کر لاہور سے لوٹی تھی۔

ارے مانی میں ابھی آئی۔" وہ کہتی بستر سے اٹھنے لگی۔"

مشعل کی آواز سن کر ایمان فوراً نیچے جا کر سیٹنگ ایریا میں بیٹھ گئی جہاں

ہاجرہ اور سلیمان صاحب بیٹھے تھے۔

وہ انھیں سلام کرتی وہیں بیٹھ گئی۔

ہاجرہ کو حیرت ہوئی کہ ایمان مشعل کے پاس ہونے کے بجائے یہاں بیٹھی تھی۔

"کیا ہوا مشعل نہیں جگی؟؟"

نہیں انٹی جگا آئی ہوں کہہ رہی تھی نیچے سب کے ساتھ چل کے بیٹھتے"

ہیں۔"اس نے معصومیت کے سارے ریکارڈز توڑتے کہا تھا۔

سلیمان صاحب نے حیرت سے ایمان کو دیکھا اور پھر ہاجرہ بیگم کی جانب

. سوالیہ نظروں سے دیکھا۔وہ اپنی اولاد سے اچھے سے واقف تھے

ایمان نے مشعل کو سیڑھیاں اترتے دیکھا تو اپنی ہنسی چھپاتے ہوئے

سر جھکا گی موحد جو ابھی اندر آیا تھا سیڑھیوں سے اترتی مشعل کو دیکھ کر بے

ساختہ ہنسنے لگا ہاجرہ بیگم اور سلمان صاحب نے بھی جب اس کی ہنسی کی وجہ

جاننے کے لئے مشعل کی جانب دیکھا تو وہ بھی بے ساختہ ہنسنے لگے۔

مشعل جو ابھی تک نیند میں تھی اور ایمان سے ملنے کی خوشی میں بنا منہ

دھوئے نیچے اتر آئی تھی سب کو ہنستا دیکھ کر حیرت سے پوچھنے لگی۔

کیاہو گیاہے ؟سب نے کوئی کارٹون دیکھ لیاہے جوایسے ہنسے جارہے "

"ہیں۔

کارٹون تونہیں مگر تمہیں دیکھ لیاہے۔"موحدنے ہانک لگائی۔حاجرابیگم "

ایمان کی سٹنگ روم میں ہونے کی وجہ اچھے سے جان گئی تھی کہ یہ ایمان

کی شرارت تھی۔

مشعل سب کودیکھ رہی تھی۔

مانی تجھے کیاہو گیاتو بھی بھائی کے ساتھ عجیب عجیب حرکتیں کررہی ہے"

"اور بابا آپ۔۔۔۔آپ کیوں ایسے ہنس رہے ہیں؟؟

صرف ہاجرہ بیگم تھی جنہوں نے اپنی ہنسی کو کنڑول کیاہواتھاورنہ ان کادل

بھی قہقہے لگانے کو کررہاتھاکیونکہ مشعل کی شکل کواس وقت دیکھ کر بڑے

سے بڑاسیریس انسان بھی کچھ پلوں کے لیے ضرورہنستا۔

کچھ نہیں بیٹاآپ بنامنہ دھوئے ہی آگئی نابس اس لیے"

سلیمان صاحب دوبارہ سامنے اخبار کی جانب متوجہ ہوتے کہنے لگے۔

"چہرے پر ہنوز مسکراہٹ تھی۔

میں تو اس مانی کی وجہ سے آئی تھی اور یہ میرا مزاق بنا رہی۔" مشعل میں "

منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے کہا۔

"ایمان بیٹا جاؤ اور اس جھلی کا منہ صاف کروا۔"

ارے ایسا کیا ہے میرے منہ پر؟" ایمان اٹھتی اس کے پاس آنے والی تھی "

جب مشعل کی نظر پاس لگے آئینے پر پڑی تو پہلے تو اپنا چہرہ دیکھ اسے حیرت ہوئی اور پھر اسے سمجھ آگئی کہ یہ سب اس ایمان کی بچی کی کارستانی ہے۔

تبھی وہ اتنی شرافت سے آکر اس کے ماں اور باپ کے درمیان بیٹھی تھی۔

مشعل نے خود کو دیکھا تو اسے انگلش مووی کا کریکٹر "The Mad Hatter" یاد آیا۔

مشعل کی آئی لیڈ پر براؤن رنگ لگایا گیا تھا اور اسی براؤن رنگ سے اسکے آبرو کو مزید موٹا بنایا گیا تھا۔ آنکھوں کے نیچے بھی اسی طرح آئی شیڈو لگایا گیا تھا جسکی وجہ سے ہیزل گرین آنکھیں عجیب سا منظر پیش کر رہی تھی۔ گالوں پر بھی ہلکا رنگ لگا تھا جیسے انھیں کنٹور کرنی کی کوشش کی گئی تھی اور ہونٹوں پر بھی سرخ آئی شیڈو سے ہلکا ہلکا رنگ لگایا تھا۔ سو کر اٹھنے کی وجہ سے اس کے بال بھی الجھے ہوئے تھے اور اوپر سے اس کے چہرے کے بگڑتے زاویے جو اسے کافی مزاحقہ خیز شکل دے رہے تھے۔

ایمان کی بچی میں تجھے نہیں چھوڑوں گی۔

ایمان جو پہلے ہی جانتی تھی کہ اسکی سہیلی کتنی خونخوار ہے وہ ہاجرہ بیگم کے پیچھے چھپ گئی۔

ماما چھوڑیں اسے آج میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گی۔۔۔۔۔اور آپ" ہنسنا بند کریں۔" وہ ایمان کو خونخوار نظروں سے دیکھتی موحد کے جانب مڑی تھی اور اس کے ہنسنے پر چلائی تھی۔

موحد نے منہ پر انگلی رکھ کر چپ ہونے کا ناٹک کیا۔ایمان بھی اپنی ہنسی نہیں روک پا رہی تھی اس لیے ہنستی جا رہی تھی۔

"نکلو میری ماں کے پہلو سے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

ارے مشعل کیوں مجھے مارنے کے درپے ہو۔۔۔میں مر گئی تو عمار"
بیچارے کا کیا ہو گا۔"ایمان کی اول فول باتیں بھی شروع ہو گئی تھی۔

"!اچھا ہے اسی بہانے اپنی پسند کی شادی تو کر سکے گا بیچارا"

اچھا مشعل اب چھوڑ دو مزاق کیا ہے بچی نے!"ہاجرہ نے مشعل کو"
گھورتے ہوئے کہا اگر وہ اب بھی مداخلت نا کرتی تو وہ دونوں پتہ نہیں بات
.کہاں کی کہاں لے جاتی

آپ تو مجھے اپنی اولاد ہی نہیں مانتی اس لیے یہی آپکی چہیتی ہے۔"اس نے"
روہانسا ہوتے ہوئے کہا۔

ارے میرا بچہ آپ اپنے بابا کے پاس آئیں۔"سلمان صاحب نے اس" ہاتھ پکڑ کر پاس بٹھایا اور اسے اپنے سینے سے لگا لیا وہ منہ بناتی ان دونوں لوگوں کو گھورے جا رہی تھی جو اسکا مزاق بنا رہے تھے۔

"ارے ہماری بیٹی تو بہت پیاری ہے۔۔۔۔"

کی طرح"موحد نے سلمان The Mad Hatter جی بابا بلکل" صاحب کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

موحد بس کر جاؤ تم۔"ہاجرہ نے بھی ہنستے ہوئے موحد کو ٹوکا۔"

بابا دیکھیں تو اسکی آنکھیں بلکل اسی کے جیسے لگ رہی ہیں نا بس ایک ہیٹ" کی کمی لگتی ہے مجھے تو۔۔۔۔۔ویسے واہ ایمان کیا کمال کی مہارت دیکھائی ہے تم نے مشعل کو مذید چار چاند لگا دیے تم نے۔"موحد اور ایمان ایک بار پھر ہنسے لگے۔

مر جاؤ تم دونوں!"مشعل وہاں سے اٹھتی اپنے کمرے میں چلی گئ۔واش" روم میں لگے آئینے میں اپنے آپکو دیکھا تو خود ہی ہنسنے لگی۔پھر بھاگ کر اپنا

فون اٹھاتی اپنی سیلفی لینے لگی۔ایمان بھی اسکے پیچھے ڈوری تھی اسے منانے کے لیے۔

ایمان کو آتا دیکھ فون سائڈ پر رکھا اور چہرہ کو اچھے سے دھونے کے بعد باہر آ گئی اور آتے ہی تولیہ ایمان کے منہ پر دے مارا۔

"یہ کیا گندی حرکت ہے؟"ایمان نے چڑ کر کہا اور تولیہ پاس پڑی کرسی پر رکھ دیا۔

"جو گندی حرکت تم نے کی اس سے زیادہ گندی تو نہیں ہے۔"ترکی باترکی جواب دیا گیا تھا۔

"اچھا مشعل اب گلے تو لگ جاؤ یار!"ایمان نے صلاح کرنے کی کوشش کی۔

"گلا دبا نا دوں میں تمھارا!"مشعل نے گھورتے ہوئے مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

گلاد بادیاتو میری منگنی کی تصویریں کون دیکھے گا۔"اس نے بیگ "مشعل
کے سامنے کرتے کہا تھا۔ مشعل ساری ناراضگی بھولتی اسکی جانب بڑھی
اور اسکے گلے لگ گئی۔

دیکھا جاتی رہی ناساری ناراضگی۔۔۔۔۔"ایمان نے کہاتو مشعل اس کے "
ہاتھ سے بیگ کھینچتی الگ ہو گئی۔

سوچ ہے تمھاری!" یہ کہتی وہ بیڈ پر بیٹھ گئی اور بیگ سے ایمان کی منگنی کی "
تصویریں نکال کر دیکھنے لگی۔

ارے واہ مانی لگ تو توں بڑی اچھی رہی ہے۔" مشعل نے تعریف کرتے "
ہوئے کہا۔

"اور عمار؟؟"

.وہ بھی ٹھیک ٹھاک لگ رہا ہے۔" مشعل نے سنجیدہ شکل بنا کر کہا"

یہ اتنا ہینڈسم بندہ تمھیں ٹھیک ٹھاک لگ رہا ہے۔"ایمان لڑاکا عورتوں" کی طرح کمر ہاتھ باندھ کر بولی تھی۔ تبھی وہاں ہاجرہ بیگم ان دونوں کے لیے ناشتہ لے کر آئی تھی۔

سدا سہاگن رہیں آنٹی سچ میں بہت بھوک لگ رہی تھی۔"ہاجرہ بیگم" ایمان کی دعا پر ہنس کے رہ گئی وہ ہمیشہ انھیں ایسے ہی کہا کرتی تھی۔

ایمان ہاجرہ سے ٹرے لیتی اپنے اور مشعل کے درمیان رکھ کر بیٹھ گئی۔اور ناشتے سے انصاف کرنے لگی۔ہاجرہ بیگم مسکراتے ہوئے وہاں سے جانے لگی اور مشعل ابھی تک تصویروں میں گم تھی۔

ہاجرہ کے جانے کے بعد وہ مشعل کی جانب متوجہ ہوئی۔"اچھا مشعل اسے "چھوڑنا اپنی کہانی سناناں۔

اس نے مشعل کے ہاتھ سے تصویریں لیتے ہوئے کہا۔

کون سی کہانی؟؟"مشعل نے شان بے نیازی سے بریڈ پر شہد لگاتے کہا۔"

"!وہی تیرے سائیکو آفندی والی"

وہ تو بس ایک دو بار ملاقات ہو گی تو مجھے اس کا رویہ تھوڑا عجیب سا لگا اس" لیے تجھ سے اس کے بارے میں بات کر دی اس سے زیادہ اور کچھ نہیں۔" مشعل نے سہیر آفندی کو سوچتے ہوئے کہا یوں جیسے ایمان سے زیادہ وہ خود کو یقین دلا رہی ہو۔

یار مشعل ایسے ہی تیری کہانی شروع ہو گی اور توں دیکھنا وہ بار بار تجھ سے" ٹکرائے گا ایسا ہی ہوتا ہے ناں کہانیوں میں۔" ایمان نے آگے کی کہانی خود سے سوچتے ہوئے کہا تھا۔

بہن یہ کہانی نہیں اصل زندگی ہے اور اصل زندگی میں ایسا نہیں" ہوتا۔" مشعل نے اسے حقیقت کا رخ دکھانے کی کوشش کی۔

اگر حقیقت میں تیرے مسٹر آفندی جیسے پاگل انسان ہوتے ہیں تو پھر ایسا" کیوں نہیں ہو سکتا جیسا کہانیوں میں ہوتا ہے۔" ایمان نے تنک کر پوچھا۔

پاگل نہیں ہے وہ یار۔۔۔۔بس ایک مینٹل ایل نیس کا شکار ہے جس میں" وہ ایک انسان دو الگ زندگیاں جی رہا ہے۔" مشعل نے ایک ماہر

سایکاٹرسٹ کی طرح ایمان کو سمجھانے کی کوشش کی جو سائیکالوجی کی اب بھی نہیں جانتی تھی۔اور پھر کتنے ہی دیر وہ لوگ پچھلے اتنے دنوں کی باتوں کا کوٹاپورا کرتی رہی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر آفندی اس وقت انیتا کے ساتھ ایک کافی شاپ میں موجود تھا۔جہاں وہ ایک کے بعد ایک بلیک کافی کے کپ اپنے اندر انڈیل رہا تھا۔انیتا اسکے اصطراب کو سمجھ سکتی تھی۔

ساحر ہیوسم!"وہ وافلز ساحر کی جانب بڑھاتی کہنے لگی جسے ساحر نے ہاتھ" کے اشارے اسے روک دیا۔اسکے ماتھے پر شکنیں پھیلی ہوئی تھی۔

"ساحر ریلیکس۔۔۔۔ہو جاتا ہے ایسا کبھی ایسے ٹینشن لینے سے کیا ہو گا؟"

وہ چھوڑو تم بتاؤ اس عاقل افتخار کے بارے میں کچھ کہہ رہی تھی تم؟""

اس نے موضوع گفتگو بدلنا چاہا۔

ہاں وہ ملا تھا مجھے جب میں مسٹر مرتضیٰ ملک کے ساتھ انکی فیکٹری کے بلو"

پرنٹس کے بارے میں بات کر رہی تھی۔"اس نے سرسری سا انداز اپنایا۔

تمھیں نہیں لگتا کہ وہ آفندی کنسٹرکشن میں کچھ زیادہ دلچسپی لے رہا ہے۔"

اور تم میں بھی!"ساحر نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاں مجھے بھی ایسا محسوس ہوا انفیکٹ میں نے سہیر کو بھی اس کے بارے"

میں بتانے کی کوشش کی مگر وہ تو کچھ سننے کو تیار نہیں اس بارے میں۔"انیتا

نے سہیر کے رویے کو لے کر پریشانی کا اظہار کیا۔

سہیر کو لگتا ہے ساری دنیا اسکی جیسے سمپل اور سٹریٹ فارورڈ"

ہے۔"ساحر نے کافی کے حالی مگ کے کنارے پر انگلی پھیرتے ایک غیر

مرئی نقطے کو گھورتے ہوئے کہا۔

تمھیں کس چیز نے عاقل افتخار کے بارے میں الرٹ کیا؟"انیتا نے"
گہری نظروں سے دیکھتے پوچھا۔
عاقل افتخار تو بس ایک نام ہے مجھے تو چوہدری افتخار احمد پر شک نہیں یقین"
ہے کہ سہیر کو اس دوڑ سے نکالنے کے لیے وہ جھوٹا الزام اور انکوائری بھی
اسی نے بٹھائی تھی۔"ساحر نے انیتا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔
"اور تم میٹنگ پر جانے سے پہلے جانتے تھے؟"
انیتا نے کھوجتے انداز سے دیکھتے ساحر سے پوچھا۔
ہاں اور اگر میں چاہتا تو سہیر کو میٹنگ کے لیے بھیج دیتا اور خود یہاں کا کام"
دیکھ لیتا مگر میں جانتا تھا سہیر اگر جاتا تو چوہدری افتخار کو وہ سب نہیں
برداشت کرنا پڑتا جو میں اسے کروا کر آیا۔"ساخر نے ایک پراسرار
مسکراہٹ سے کہا تھا۔

ایسا کیا کر کے آئے ہو تم ساحر!"انیتا نے بھی کتنے دونوں سے اپنے اندر" اٹھتا سوال پوچھ لیا یہ سوچتے کہ ساحر آفندی آج مہربان ہوا اس سے اپنے سیکریٹس شیئر کر رہا ہے۔

وہ گہری نظروں سے اسے دیکھتا مسکراتا رہا اسکی آنکھوں کے تاثر اور چہرے کی مسکراہٹ کے پیچھے کے مفہوم جاننے کی صلاحیت ابھی کسی میں پیدا نہیں ہوئی تھی۔

"Come on Sahir stop being so peculiar!"

انیتا نے اکتا کر کہا تھا۔

. تمھارا ہو گیا تو چلو۔۔۔"ساحر نے اسکی بات یکسر نظر انداز کرتے کہا"

بس تھوڑی دیر اور پلیز!"وہ ساحر کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہنے لگی جس پر" ساحر نے سر ہلا کر اپنی رضامندی ظاہر کی اور اپنے فون میں مصروف ہو گیا اور انیتا ابھی بھی اسکا ہاتھ تھامے اسکی دلکش شخصیت کے سحر میں کھو گئی۔

وہ شخص سچ میں ساحر تھا۔ورنہ انیتا نواز کی نظر کسی پر ٹھہرتی نہیں تھی مگر ساحر آفندی سے وہ نظریں ہٹا نہیں پاتی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سہیر اس وقت اپنے آفیس میں تھا جب انیتا ایک فائل لیے اندر آئی تھی۔

آل گوڈ؟"سہیر نے فائل لیتے پوچھا۔ "

"یس۔۔یک لفظی جواب دیتی وہ سامنے والی چیئر پر بیٹھ گئی۔"

کیا ہوا تم کہاں کھوئی ہو؟"۔۔۔وہ فائل کو کھولتا کہنے لگا۔"

"تم جانتے تھے کہ کمپنی پر وہ جھوٹا الزام لگانے والا چوہدری افتخار تھا؟"

نہیں پکا پتہ نہیں مگر شک تھا۔"وہ فائل کو دیکھتے کہنے لگا انداز سرسری"

تھا۔

اوکے !"وہ کچھ سوچ کے کہنے لگی۔"

ساحر نے ناصرف مسٹر جان کو اپنا گرویدہ بنالیا ہے بلکہ چوہدری افتخار کو"
بھی اچھا خاصہ تپا کر آیا ہے۔"انیتا نے اسکی معلومات میں اضافہ کیا۔

واٹ ؟ایسا کس نے کہا؟"سہیر نے فائل بند کرتے پوچھا۔"

اس کے خود کے علاوہ کون ہے جس پر وہ اپنا آپ ظاہر کرتا ہے۔ سمیع تک"
"کو اس نے میٹنگ میں جانے نہیں دیا۔

انیتا ساحر کی کسی کو کچھ نا بتانے والی اس عادت سے سخت تنگ تھی۔

عجیب ہے ویسے تمھارا بھائی۔۔۔بلکہ تم تو دونوں ہی عجیب ہو۔"

۔۔۔۔۔ایک بھائی ہے جو کسی کے خلاف کچھ کرتا ہی نہیں اور دوسرا ہے
جو ہر کسی سے الجھتا پھرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔جانتے ہو وہ افتخار کتنا خطرہ ناک
ہے ؟"انیتا نے سہیر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

تو تم ہی سمجھاؤ اسے میری تو وہ کم ہی سنتا ہے ؟"سہیر نے شکایت کی۔"

کم ہی سہی پر تمھاری ہی سنتا ہے۔ باقی تو جیسے پتھر سے سر پھوڑنے والی "
بات ہے۔"انیتا کہتی اپنے کیبن کی سمت چلی گئی۔
اور سہیر اپنی آفس چیئر پر پیچھے کو ہو کر بیٹھتا سوچنے لگا۔"انیتا کی بات نے "
اسے ایک نئی سمت میں سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔
سہیر کچھ دیر پیشانی مسلتا ساحر کو سوچنے لگا تھا۔مجھے خود اس پر نظر رکھنی ہو گی کہیں ساحر کی جلد بازی میں کیا گیا کوئی کام بعد میں ہمارے لیے مشکل نا پیدا کر دے۔ سہیر گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا کیونکہ کچھ دنوں سے سب پھر الجھتا جا رہا تھا۔۔۔۔پارٹی کی رات ہونے والا واقع ابھی بھی اسکے ذہن میں گھوم رہا ہے۔
مشعل اور ایمان نے کل مال جانے کا ارادہ کیا تھا جس کے لیے وہ دونوں ہی بہت اکسائیٹیڈ تھی۔ایمان مشعل کو اپنی منگنی کی ٹریٹ دینے والی تھی۔
اگلی صبح ایمان پھر صبح صبح مشعل کے سر پر پہنچ چکی تھی۔۔

جلدی اٹھو مشعل ہمیں مال جانا ہے۔" وہ مشعل کو جھنجھوڑ کر اٹھا رہی" تھی۔مال کی نام پر مشعل نے فٹ سے آنکھیں کھولیں اور تیزی سے اٹھتی فریش ہونے چلی گئی۔

ناشتے کے بعد دونوں ہاجرہ سے اجازت مانگ کر نکل گئی تھی ارادہ آج خوب انجوائے کرنے کا تھا۔ موحد آج گھر نہیں تھا اس لیے انھوں نے میں روڈ سے رکشا پکڑ لیا تھا۔رکشہ اپنی مخصوص آواز کے ساتھ تیزی سے آگے بڑھا جا رہا تھا اور مشعل کانوں پر ہاتھ رکھے اس آواز سے بچنے کی کوشش کر رہی تھی۔رکشے کی تیز رفتار کی وجہ سے وہ دونوں دائیں بائیں جھول رہی تھیں۔

ساحر رات بھر گھر نہیں لوٹا تھا اور یہ بات سہیر کو صبح اٹھ کر اپنے ملازموں سے پتہ چلی تھی۔ کیونکہ وہ رات کو آفس سے کافی لیٹ آیا تھا اور حسب عادت وہ ساحر کے کمرے میں گیا تھا جو وہاں نہیں تھا۔ ساخر کو جلد گھر لوٹنے کا میسج کرتا وہ اپنے کمرے میں آگیا تھا۔۔۔ کپڑے چینج کرنے کے بعد پھر فون دیکھا تو ساخر کا رپلائے آیا ہوا تھا جس میں اس نے جلد آجانے کا بتایا تھا تو وہ تھکاوٹ کے مارے فوراً سو گیا تھا۔ اور صبح اٹھ کر وہ سب سے پہلے ساحر کے ہی کمرے میں گیا تھا جو بلکل اسی حالت میں تھا جیسا رات کو تھا۔

سہیر نے انیتا کو کال کی تھی دوپہر کے بعد وہ انیتا کے ساتھ تھا۔

انیتا آخری بار تم ملی تھی نا اس سے کچھ بتایا اس نے کہیں جانے کا ذکر کیا"

"؟رات کہہ رہا تھا جلد لوٹ آئے گا اب وہ میرا فون تک نہیں اٹھا رہا۔

سہیر ہم کل ساتھ تھے کافی پی تھی مگر اسکے بعد اس نے مجھے آفس ڈراپ" کر دیا تھا اور کہا تھا کہ گھر ہی جائے گا۔ مجھے نہیں معلوم وہ کہاں ہے۔" انیتا

نے بے فکری میں کہا وہ بچپن سے ان دونوں کو جانتی تھی۔ ساحر پہلے بھی ایسے ہی بنا بتائے غائب ہو جاتا تھا اور پھر خود ہی لوٹ آتا تھا۔ کبھی کبھی تو وہ ہفتوں نہیں لوٹتا تھا دل جاہا تو شان کے ذریعے اطلاع بھیج دیتا ورنہ کسی کو بتانے کی زحمت بھی نا کرتا۔ ایسا ابراہیم آفندی کے زندگی میں بھی ہوتا رہا تھا مگر ان کے انتقال کے بعد سہیر کی وجہ سے ساحر نے بلاوجہ غائب رہنا چھوڑ دیا تھا۔ اور اگر غائب ہوتا بھی تو ایک دو دن بعد وہ لوٹ آتا تھا۔

مگر سہیر کو ساحر کی اتنی عادت ہو چکی تھی کہ ایک دن اسکا رابطہ نا ہو تو وہ پریشان ہو جاتا تھا۔ سہیر نے سمیع کو کال کر کے اپنی تمام میٹنگ کینسل کرنے کو کہا آفس جانے کا ارادہ ترک کرتے وہ ساحر کی تلاش میں شان کو فون کرنے لگا۔

ہیلو سہیر سر!" شان نے کال اٹھاتے ہی کہا۔"

شان کہاں ہو تم اور ساحر کہاں ہے؟" سہیر نے چھوٹتے ہی پوچھا تھا۔"

سر میں تو گھر پر ہوں اور ساحر سر تو رات گھر آنے کا کہہ رہے تھے۔""

شان نے بتایا۔

واٹ تم اسکے ساتھ نہیں ہو سہیر نے جیسے تصدیق چاہی"

سر رات تو تھا۔ پھر انھوں نے مجھے گھر ڈراپ کیا اور کہا کہ وہ بھی گھر جا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔ کیا وہ گھر نہیں پہنچے؟" شان نے سہیر کو رات کی بات بتائی اور ساتھ میں سوال کیا۔

کتنے بجے چھوڑا اس نے تم کو؟" سہیر نے الٹا سوال کیا۔"

تین بجے!" شان نے سوچتے ہوئے کہا۔"

تو وہ اب تک کہاں ہے؟" سہیر نے اپنے آپ سے سوال کیا۔"

سر آپ جانتے ہیں انکو آجائیں گے۔" شان نے سہیر کو تسلی دی۔"

"ٹھیک ہے تم کال کر کے پوچھ لینا کہاں ہے میری تو کال نہیں اٹھا رہا۔"

اوکے سر!!" شان نے کہا تو سہیر نے کال بند کر دی اب اسے شان کی" کال کا انتظار تھا۔

کچھ دیر بعد شان نے کال کر کے بتایا کہ ساحر شہر سے باہر تھا رات کو اور "
"دوپہر تک لوٹ آئے گا۔
اوکے شان تھینکس !"سہیر نے آفس جانے کا ارادہ ترک کیا اور بنا ناشتہ "
کئے باہر نکل گیا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ لوگ مال میں پہنچی اور روٹین چیکنگ کے بعد وہ مختلف برینڈز کی دکانوں میں گھومتی چیزوں پر تبصرے کرتی رہی کیونکہ ان دونوں میں سے کسی کا کچھ بھی خریدنے کا ارادہ نہیں تھا۔
ایمان کو اچانک ایک خیال آیا تو وہ مشعل کو لیے ایک گفٹ شاپ میں چلی گئی جہاں سے وہ عمار کے لیے گفٹ لینا چاہتی تھی جو وہ دو ہفتے بعد عمار کی

برتھ ڈے پر اسے بطور تحفہ دینے والی تھی۔اس نے عمار کے لیے ایک والٹ اور کی چین کا کسٹمائزڈ سیٹ آرڈر کیا جس پر اس نے عمار کا نام لکھوایا تھا۔اور وہ دو دن بعد ملنے والا تھا۔

وہ اب اوپر مال کے تھرڈ فلور کی جانب بڑھ رہی تھی۔جہاں بہت سے ریسٹورینٹ اور ٹیک وے کی شاپس بچوں کی تفریح کے لیے فن لینڈ اور موجودہ دور کی انٹرٹینمنٹ کے مطابق متعدد بار اور شیشہ کلب بھی موجود تھے۔

مشعل کو خاصی خوشی ہوئی کہ اسے اس مال میں دوبارہ آنے کا بہانہ مل گیا ہے۔جہاں وہ مہینوں کے بعد آیا کرتی تھی مگر اس مہینے یہ اسکا دوسرا چکر تھا اور دو دن بعد وہ پھر سے ایمان کے ساتھ آنے والی تھی۔

"مشعل نے پر جوش سا ایمان مانی مجھے لگتا ہے میرا وقت بدلنے والا ہے۔" سے کہا تھا یہ جانے بغیر کے قبولیت کے لمحات میں اسکے منہ سے نکلنے والی یہ بات آئیندہ دنوں میں سچ ہونے والی ہے۔

وقت تو ہر لمحے بدلتا ہے مشی جو ابھی ہے چند لمحوں کے بعد نہیں ہو" گا۔۔۔"گھڑی مشعل کے منہ کے سامنے کرتے ایمان نے اپنے طور پر ایک بڑی گہری بات کہی۔

مشعل کیا کھانا ہے تو نے؟"ایمان نے ایک بار پھر پوچھا مگر مشعل کا' دھیان اور نظریں کہیں اور جمی ہوئی تھی۔لوگوں کے ہجوم میں سے گزرتے ہوئے اسکی نظر ایک شیشہ بار میں پڑی تھی جہاں شیشیے کے پار نیم تاریکی میں وہ شخص شیشہ پائپ ہاتھ میں لیے دھویں کے مرغولے اڑاتا ہوا دنیا جہاں سے بے نیاز بیٹھا تھا۔وہ شخص سہیر آفندی ہی تھا اور پاس کھڑی ایک لڑکی بے باکی سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی اسے دیکھ رہی تھی۔ اسکا لباس بھی مشعل کو کافی نازیبا لگا تھا۔۔۔مگر وہ تو کسی جانب دیکھے بنا بس اپنی دنیا میں مگن تھا۔

"کیا ہو گیا ہے؟تم کیوں جم گئی ہو؟چلو یہاں سے۔"

ایمان نے مشعل کو جھنجھوڑا جب مشعل نے ہاتھ سے سہیر آفندی کی جانب اشارہ کیا۔ایمان نے اس گردن موڑ کر دیکھا جہاں مشعل اشارہ کر رہی تھی۔

استغفار مشعل توں کیسی چیزیں دیکھتی ہے چل یہاں سے۔۔۔۔پتہ نہیں ان لوگوں کو کیا مسلہ ہوتا ہے جو ایسے کپڑے پہن کر نکل آتی ہیں۔"

ایمان کو لگا کہ مشعل اس لڑکی کے لباس کو دیکھ کر حیران ہوئی ہے جبکہ حقیقت میں تو مشعل نے اس لڑکی کو سرسری سا ہی دیکھا تھا اسکا دھیان تو سارا سہیر آفندی کی جانب ہی تھا۔

"ایمان وہ شخص دیکھ رہی ہو۔۔۔۔۔وہی ہے۔"

کون وہی ہے؟"ایمان نے نا سمجھی سے شیشیہ بار کی جانب دیکھتے پوچھا۔"

سہیر آفندی!!"مشعل نے اسے ہی دیکھتے کہا جو ابھی بھی اپنی سابقہ پوزیشن میں بیٹھا مسلسل شیشہ پی رہا تھا۔

یہ!!"ایمان کو یقین نہیں آرہا تھا۔مشعل نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔"

دیکھنے میں تو کافی ہینڈسم لگ رہا ہے۔ مگر اس کی حرکت اور یہاں" موجودگی مجھے حیران کر رہی ہے۔ تم نے تو کہا کہ وہ بہت ڈیسینٹ اور "مہذب انسان ہے۔

میں نے یہ بھی تو کہا تھا کہ وہ سپلٹ پرسنیلٹی کا شکار ہے۔اور اس وقت وہ" "یقیناً اپنی دوسری پرسنیلٹی میں ہو گا۔

اچھا چل اس سے چل کے بات کرتے ہیں۔" ایمان نے تجسس سے کہا۔" تمھارا دماغ خراب ہے اب مشعل سلیمان ایک شیشیہ بار میں جائے گی" ؟؟"اس نے بے یقینی سے ایمان کی جانب دیکھا۔

ہاں یہ تو سہی بات ہے۔" ایمان نے اس سے اتفاق کیا۔"

"اچھا اسے باہر بلاتے ہیں تجھے دیکھ کر تو وہ ویسے بھی خوش ہو جاتا ہے۔"

وہ سہیر آفندی جب اپنی اصلی حالت میں ہوتا ہے تب کی بات ہے جب یہ" اپنی پرسنیلٹی چینج کرتا ہے تو ایک دم جنونی سا ہو جاتا ہے۔اس دن پارٹی

میں یوں لگ رہا تھا کسی کی جان تو لے ہی لے گا۔اسکی آنکھوں سے خوف آ رہا تھا مجھے۔۔۔۔" مشعل نے پارٹی کی رات کو سوچتے ہوئے کہا تھا۔

مشی اب کیا کرنا ہے؟ بات کرنی نہیں تو یہاں جم کہ کیوں کھڑی ہو؟""

ایمان کا بھوک سے برا حال ہو رہا تھا اس لیے پوچھنے لگی۔

ہم فوڈ لا کر یہیں سامنے والے ٹیبل پر بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔مجھے اسکی" حرکتیں نوٹ کرنی ہیں۔" مشعل نے اشتیاق سے کہا۔

اچھا چل پھر جلدی۔" وہ دونوں چلی گئی اور فوڈ آرڈر کر کے پھر وہیں آ کر" بیٹھ گئی جہاں اب وہ شیشہ بار سے باہر نکل رہا تھا۔

مشعل چل اسکے ساتھ بات کرتے ہیں۔" ایمان نے مشعل کو کہنی" مارتے ہوئے کہا۔

"تجھے مرنے کا دل ہے تو تو چلی جا مجھے نہیں جانا۔"

مشعل نے کہا. وہ شیشہ بار سے باہر نکلا ہی تھا جب ایک آدمی جو اپنے رنگ روپ اور حلیے سے فارنر لگتا تھا اس کے پاس جا کر اس سے بات چیت کرنے لگا۔

وہ اب دیادہ فاصلے پر نا تھا وہ لوگ اسکی آواز آسانی سے سن سکتی تھی۔

وہ آدمی اب مسٹر آفندی سے اسلام آباد کے سیاحتی مقامات کے بارے میں معلومات کے رہا تھا۔

وہ بولا تو مشعل اسکا لب ولہجہ سن کر چونکی وہ پراپر بریٹش لب ولہجے میں بات کر رہا تھا جسے وہاں کے مقامی لوگ بولتے تھے۔جب کہ پچھلی ساری ملاقاتوں میں اسکا لب ولہجہ اس سے کافی الگ تھا۔

یار مشی یہ بولتا کتنا اچھا ہے ناں۔"ایمان نے کہا۔"

یہ ایسے تو نہیں بولتا تھا۔"مشعل نے ماتھے پر بل ڈالے کہا۔"

"ارے یہ اپنی دوسری پرسنیلٹی میں ہے توں نے ہی تو کہا تھا۔"

ہاں چل ہمارا آرڈر تیار ہے۔۔۔"وہ ٹیک وے شاپ کے باہر لگی چھوٹی" سی سکرین پر اپنا آرڈر نمبر جلتا بجھتا دیکھ کر کہنے لگی اور ایمان بھی اس کے ساتھ چلی گئی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ کافی دیر سے اس شیشہ بار میں بے مقصد بیٹھا تھا۔ارد گرد کے لوگوں سے بے نیاز۔۔۔۔۔۔۔

قریب بیٹھی وہ لڑکی اسی توجہ حاصل کرنے کی کوشش میں تھی مگر اسے اس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔وہ لڑکی اسکے سر میں ہاتھ چلا رہی تھی جب اسے ایک عجیب سے احساس ہوا تھا۔وہ سر اٹھاتا ارد گرد دیکھنے لگا مگر نظر

ایسی کسی چیز پر نہیں ٹھہری جو اسے غیر متوقع لگے۔جو اسے اس عجیب احساس سے روشناس کروائے۔

وہ سر جھٹکتا شیشہ بار سے باہر کی جانب آگیا مگر باہر بھی وہ احساس اسکے ساتھ ہی تھا مگر اسے وہ سمجھ نہیں پا رہا ہے۔تب ایک ٹورسٹ اس کے پاس آیا تھا اور اس سے شہر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے لگا۔

اس برٹش ٹورسٹ کے جانے کے بعد اس نے ایک نگاہ ارد گرد گھمائی اب وہ احساس اسے اپنے ارد گرد محسوس نہیں ہوا اور باہر کی جانب قدم بڑھا دیے۔

Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ اپنا فوڈ لے کر واپس آئی تو وہاں کوئی نہیں تھا۔

یار مشی تیرا سہیر آفندی تو چلا گیا یہاں سے !"ایمان نے کہا تو مشعل"
مایوسی سے اپنا ٹرے ٹیبل پر رکھتی بیٹھ گئی۔
اب کیا ہو سکتا ہے ہر وقت وہ میری نظروں کے سامنے تو رہ نہیں سکتا۔""
مشعل نے چپس منہ میں ڈالتے کہا تھا۔
ایسا ہو تو سکتا ہے۔اگر تم اس سے شادی کر لو۔"ایمان نے کولڈ ڈرنک"
پیتے ہوئے کہا۔
معاف کر دو مجھے تم اور کھاؤ چپ کر کے۔۔۔۔"مشعل نے دونوں ہاتھ"
معافی کے انداز میں جوڑتے بات بدلنے کی نیت سے کہا تھا۔
کھانے کے بعد وہ لوگ کچھ دیر اور ونڈو شاپنگ کرتی رہیں اور پھر جب
تھک گئی تو مشعل نے موحد کو کال کی جو انھیں پک کرنے آنے والا تھا۔

موحد انھیں مال سے پک کر چکا تھا۔ابھی وہ تھکی ہاری گاڑی کی بیک سیٹ پر بیٹھی تھی۔موضع گفتگو ایمان کا منگیتر عمار تھا موحد انکی باتوں پر انھیں بیک ویو مرر سے بے ذار نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

کچھ آگے جا کر گاڑی کو بریک لگی تو وہ دونوں سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔

کیا ہوا موحد بھائی؟"ایمان نے پوچھا تھا۔"

شاید کوئی ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے روڈ بلاک ہے۔"موحد گاڑی کی کھڑکی سے باہر جھانکنے لگا۔مگر ٹریفک بلاک کی وجہ سمجھ نا آئی۔

بھائی صاحب کیا ہوا ہے اگے ؟"موحد نے قریب کھڑی ایک گاڑی کے ڈرائیور سے پوچھا۔

کوئی یونیورسٹی کے سٹوڈینٹس ہیں بھائی انھوں نے ہی روڈ بلاک کر رکھی ہے۔ہو گیا ہو گا کوئی مسلہ انکا پوری سڑک بلاک کر کے سب کو پریشان کر"

رہے ہیں۔"موحد کو کوفت ہوئی اب پتہ نہیں کتنی دیر ان دو پاگل لڑکیوں کی گفتگو جھیلنی پڑے گی۔

آج کا پورا دل لگتا ہے سڑکیں ناپتے گزرے گا؟"موحد نے سر سٹیر نگ " ویل پر ٹکاتے کہا تھا۔

کیوں بھائی؟آپ کیوں صبح سے سڑکیں ناپ رہے تھے؟"ایمان نے سر " کجھاتے ہوئے پوچھا۔

یہ دیکھنے کے لیے کہ مال سے گھر کا فاصلہ کتنا ہے کہ تم نواب زادیوں کو" چلتے ہوئے موت پڑھ رہی تھی۔"موحد نے کھری کھری سنائی تھی۔

ارے مانی بھائی نا بھیس بدل کر سڑکوں پر کٹورا لے کر گھوم رہے تھے تاکہ " ان کے ٹکٹ کے پیسے بن جائیں۔"مشعل نے اپنا کل کا بدلہ پورا کرتے کہا تھا۔

ہاہاہا بہت ہی فضول جوک تھا مشعل مجھے ٹکیٹ میری کمپنی دے رہی ہے۔"موحد نے کہہ کر نظر باہر پھیر لی۔۔۔۔۔۔ تبھی ان کے برابر ایک مہنگی ترین گاڑی ان رکی تھی

کتنی زبردست گاڑی۔۔۔۔۔۔۔۔"ایمان کے الفاظ منہ میں رہ گئے" جب نظر اس عالیشان گاڑی کے مالک پر پڑی تھی۔

مشعل یہ تو وہی سائیکو آفندی ہے ناں؟"ایمان نے کہا تو مشعل اور موحد" نے بے ساختہ اس گاڑی کے ڈرائیور کی جانب دیکھا۔

وہ واقع سہیر آفندی ہی تھا۔وہ گاڑی میں بیٹھا دونوں ہاتھ سٹیر نگ ویل ہر" رکھے انگلیاں گاڑی میں چلنے والے میوزک کی بیٹس ہر جلا رہا تھا۔وہ آج "دوسری بار اسے دیکھ رہی تھی مگر اب کی بار وہ کافی فریش لگ رہا تھا۔

موحد بھی دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا وہ بھی پارٹی میں اسکا دوسرا روپ دیکھ چکا تھا اس لیے اسے مشعل کی باتیں ٹھیک لگی تھی۔

ایمان تم نے کہاں دیکھا اسے؟"موحد کو سمجھ نہیں آئی تھی۔"

آج ہی مال میں دیکھا تھا چند گھنٹے پہلے۔۔۔۔ایک شیشہ بار میں۔"ایمان"
نے سرسری سا بتا کر پھر سے سہیر آفندی کو سکین کرنا شروع کیا۔
یار ویسے پرسنیلٹی بندے کی کمال کی ہے۔"ایمان نے مشعل کے کان"
میں کہا۔
تبھی سہیر کی نظر موحد کی گاڑی میں بیٹھی مشعل پر پڑی جو یک ٹک اسے"
دیکھے جا رہی تھی۔ نظریں ملنے ہر جہان مشعل نگاہیں جھکا گئی وہیں سہیر
آفندی کے عنابی لبوں ہر ایک دلکش مسکراہٹ ڈور گئی۔"وہ گاڑی سے
نکلتا انکی گاڑی کی جانب آگیا تھا۔
ہیلو مس مشعل۔۔۔آپ یقیناً سلیمان صاحب کے بیٹے ہوں گے؟"وہ"
عمل کو ہیلو کہتا موحد سے مخاطب ہوا کہنے لگا نظریں بار بار پچھلی سیٹ پر
بیٹھی مشعل پر بھٹک رہی تھی۔
جی! ہم لوگ بس گھر جا رہے تھے یہاں پھنس گئے۔"موحد نے"
سرسری سا جواب دیا۔

وہ ہم ابھی مال سے شاپنگ کر کے آرہے ہیں۔"ایمان نے فوراً شاپنگ بیگ اٹھا کر سامنے کرتے ہوئے کہا۔جسے عمل نے پکڑ کر نیچے کیا تھا۔

اوڈیٹس گڈ!"وہ لب دانتوں تلے دباتا اپنی بے ساختہ مسکراہٹ کو دبا" گیا۔

ارے آپ بھی تو اسی مال کے شیشہ بار میں تھے؟"ایمان کو کون چپ" کروانے والا پیدا ہوا تھا۔سہیر آفندی کے ماتھے پر پر سوچ شکنیں پیدا ہوئی تھیں۔

جی!"وہ مسکرانے کی کوشش کرتے کہنے لگا۔"

موحد گاڑی سے نکل کر سہیر آفندی کے ساتھ بات کرنے لگا کیونکہ کچھ دیر اور وہ گاڑی سے نا نکلتا تو ایمان کے سوال مسٹر آفندی کو پریشان کر دیتے۔

تیرے منہ کے اگے کوئی کھائی ہے کیامانی بلاوجہ اسے شرمندہ کر دیا؟اس بیچارے کو تو شاید اپنا شیشہ بار جانا بھی یاد نہیں ہو گا۔" مشعل نے ایمان کو ڈانٹے ہوئے کہا۔

ہاں یہ تو میں نے سوچا نہیں تھا۔" ایمان نے انگلی دانتوں میں دباتے ہوئے کہا۔

سوچا کرو کبھی کبھی پیسے نہیں لگتے۔" مشعل نے دانت پیستے ہوئے کہا" تھا۔

موحد اور سہیر قریب کھڑے چند دوسرے آدمیوں کی جانب بڑھ گئے کافی دیر بات چیت کے بعد وہ لوگ واپس آ گئے تھے۔جب ایک کانسٹیبل نے آکر انھیں سڑک کھلنے کی اطلاع دی تھی۔تو وہ دونوں ہاتھ ملاتے اپنی اپنی گاڑیوں کی جانب بڑھ گئے۔

سہیر گاڑی میں بیٹھتا مشعل کو نظر بھر کر دیکھ رہا تھا۔جب موحد نے گاڑی آگے بڑھادی تو وہ بھی اپنی گاڑی سٹارٹ کرنے لگا۔

یار ویسے بڑا دلچسپ انسان ہے یہ سہیر آفندی!۔۔۔۔۔۔۔اس دن پارٹی" میں اس کا کوئی اور ہی روپ تھا اور آج دیکھو تو لگتا ہے اس سے زیادہ سویٹ اور سیمپل انسان کوئی اور ہے ہی نہیں۔"موحد گاڑی رش سے نکال کر سہیر آفندی کے بارے میں کہنے لگا۔

ہاں ناں یہی تو میں کب سے سب کو بتا رہی ہوں پر میری بات پر تو کسی کو " یقین نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔"مشعل نے اپنی بات کے سچ ہو جانے پر جتاتے ہوئے کہا تھا۔

اور وہ جو شیشہ بار میں تھا بات کرنے کا انداز بھی بدل جاتا ہے اسکا جب" روپ بدلتا ہے۔"ایمان نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں ویسے اگر اسکا یہ مسلہ نا ہو تو باقی اچھا انسان ہے۔"

موحد نے سرسری سا کہا تھا تو ایمان نے مشعل کی جانب دیکھ کر ونک کیا تھا جس کے جواب میں مشعل نے اپنا پاؤں اسکے پاؤں پر دے مارا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر گھر پہنچا تو اپنی جیکٹ صوفے پر ڈالتا وہیں بیٹھ گیا۔ ملازموں سے اسے پتہ چلا تھا کہ سہیر اسکی تلاش میں صبح سے ہی باہر نکل گیا تھا اور میٹنگز بھی کینسل کروا چکا تھا۔

ساحر نے سہیر کو گھر آنے کا میسج کیا اور خود وہیں اسکے انتظار میں صوفے کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں موند لیں۔

رشید بابا آج ہی چھٹی سے واپس آئے تھے ساحر کو دیکھتے اسکی جانب آ گئے۔ جو اس گھر میں کیئر ٹیکر کی جاب کرتے تھے ساحر اور سہیر کی غیر موجودگی میں وہ ہر چیز کی حفاظت کرتے ملازمین بھی ان کے انڈر کام کرتے تھے۔ وہ اس گھر کے اور ابراہیم آفندی کے پرانے وفاداروں میں سے تھے۔

ساحر بیٹا کیسے ہو؟" وہ ساحر کے سر پر ہاتھ پھیرتے اس سے پوچھنے " لگے۔ ساحر نے آنکھیں کھول کر رشید بابا کی جانب دیکھا تھا۔

ٹھیک ہوں آپکی چھٹیاں ختم ہو گئی؟" وہ مصنوعی ناراضگی سے کہتا سیدھا" ہو کر بیٹھ گیا۔

ہاہاہا۔۔۔۔ کیا کروں بیٹا وہاں جاتا ہوں تو وہ لوگ طعنے دیتے ہیں کہ " ہماری یاد نہیں آتی تمھیں۔۔۔۔۔اور یہاں آتا ہوں تو آپ دونوں "ناراض ہو جاتے ہیں۔

انکاتو پتہ نہیں پر آپ جانتے ہیں کہ ساحر کو آپ کے ارد گرد ہونے کی" عادت ہے اور عادتیں بدلنا ناممکن ہے میرے لیے۔" ساحر نے کندھے اچکاتے کہا تھا۔

اور جو آپ ہفتوں بنا بتائے غائب رہتے ہیں اسکا کیا؟؟" رشید بابا نے" مسکراہٹ دباتے ساحر سے پوچھا تھا۔

وہ بھی عادت ہے میری اور جانتے تو ہیں کہ اپنی عادت کو بدل نہیں سکتا" میں۔ اور مجھ سے منسلک سب لوگوں میری اسی عادت کے ساتھ میرے اس نے "I can't help it مطابق ہی زندگی گزارنی پڑے گی مخصوص انداز میں کہا تھا جس میں سامنے والے کے لیے فیصلہ کرنے کی کوئی لچک ہی نا ہو۔ وہ ایسا ہی تھا کچھ معاملات میں سب کو خود سے باؤنڈ کر کے انکی زندگی کو اپنے مطابق چلانے والا تو کچھ معاملات میں سب کو کھلی چھوٹ دینے والا۔

رشید بابا اس کی اس عادت سے واقف تھے فقط ٹھنڈا سانس لے کر رہ گئے۔

کچھ لاؤں آپکے لیے؟؟"انھوں نے ساحر سے پوچھا۔"

نہیں بس سہیر کا انتظار کر رہا ہوں کل سے بہت پریشان کیا اسے۔۔۔اس" سے مل کر آرام کروں گا؟"اس نے خلاف توقع آج ان کے سوالوں کے تفصیلاً جواب دیے تھے ورنہ وہ جواب نہ دینے یا مختصر جواب دینے پر اکتفا کرتا تھا۔ساحر کی جانب سے یک لفظی جواب بھی سوال پوچھنے والے کے لیے غنیمت ہوا کرتا تھا۔

تبھی سہیر آفندی سیٹی پر کوئی دھن بجاتا بیرونی دروازے سے اندر داخل ہوا تھا۔ساحر نے گردن اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔جو باہر سے کافی خوش گوار موڈ میں آیا تھا۔

کیسے ہو سہیر موڈ کافی اچھا لگ رہا ہے تمہارا؟" وہ اٹھ کر سہیر کے گلے ملتے" ہوئے پوچھنے لگا۔

تھا تو نہیں مگر کسی کی وجہ سے اچھا ہو گیا ہے۔" کہتے ہوئے مشعل کا سراپا" اسکی نظروں میں گھوم گیا تھا۔

ویل! ایسا کون ہے سہیر جو تمھیں اپنے بھائی کو فراموش کروا گیا۔"ساحر" نے لبوں پر انگلی رکھے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔

وہ بھی بتادوں گا پہلے توں بتا یہ کیا کرتا پھر رہا ہے توں؟"اسے ساحر کی باز" پرس کا حیال آیا تو پوچھنے لگا۔

"Nothing! I just wanted to be alone for sometime."

سہیر خاموش نظروں سے اسے دیکھے گیا وہ جانتا تھا کہ اسکا بھائی پریشان ہے۔

ساحر آئی تھنک تمھیں آرام کرنا چاہیے۔"سہیر نے ساحر کی ہیزل گرین" آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا جو اس وقت تھکاوٹ کے باعث سرخ ہو رہی تھی۔

ہاں میں آرام کرنے جا رہا ہوں میک شیور کوئی مجھے ڈسٹرب نا کرے۔""

ساحر نے سہیر کے بال بگاڑتے ہوئے کہا تھا۔

بالوں کو مت ٹچ کیا کرو ساحر!"سہیر نے چڑ کر کہا تھا۔ "

میرا بھائی میری مرضی!"ساحر نے کندھے اچکاتے ہوئے اوپر جانے" لگا۔سہیر بھی اسکے پیچھے ہو لیا۔

وہ دونوں ہنستے مسکراتے سیڑھیاں چڑھتے اوپر چلے گئے۔

رشید بابا نے دونوں کو ایک ساتھ دیکھتے انکی سلامتی کی دعا کی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

چوہدری افتخار سینگاپور میں ہونے والی شکست سے بڑی مشکل سے سنبھالا تھا۔اس لیے اب اپنے خوبرو بیٹے کی مدد سے انیتا کو اپنے دام میں پھنسانے کے پلانز بنا رہا تھا۔جس میں ابھی تک کوئی کامیابی نہیں حاصل ہوئی تھی۔

ڈیڈ آپ نے کیوں بلایا مجھے صبح صبح؟"عاقل افتخار جو رات بھر دوستوں"
کے ساتھ عیاشی کرتا رہا تھا اسے صبح سویرے باپ کے بلاوے پر آفس آنا
پڑا تھا۔جو اسکی طبیعت پر گراں گزرا تھا۔
تاکہ تمھارا یہ منحوس چہرہ دیکھ سکوں اور اپنا دن برباد کر سکوں۔"انھوں"
نے چہرے کے زاویے بگاڑتے ہوئے کہا تھا۔
کیا ہے ڈیڈ کیوں اتنا بھڑک رہے ہیں؟"اس نے باپ کے سگریٹ کا"
کیس اٹھا کر ایک سگریٹ نکال کر ہونٹوں میں دباتے پوچھا۔جس پر
چوہدری افتخار اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔
ایک کام کہا تھا تم سے اس انیتا نواز کو اپنے قابو میں کرنے کے لیے وہ بھی"
نہیں کر سکے تم کیا فائدہ ہوا اس خوبصورت شکل کا اور اس پر سنیلٹی کا جس
پر تم میرے لاکھوں روپے لگا دیتے ہو۔"افتخار صاحب نے تپ کر کہا تھا۔
کوشش کر تو رہا ہوں ڈیڈ مگر اس عورت میں بہت غرور ہے اتنی آسانی"
"سے نہیں ٹوٹے گا۔

کیا کوشش کی ہے تم نے ؟ایک بار اتفاقی طور پر ریسٹورینٹ میں اس سے "
ملاقات کو تم کوشش کہتے ہو تم۔۔۔۔۔وہ بھی ایک ایسی ملاقات میں جس
"میں اس نے تم کو گھاس بھی نہیں ڈالی۔

چوہدری افتخار نے استہزائیہ انداز اپنایا۔جس پر عاقل نے چڑ کر اپنے باپ کو
دیکھا۔

اگلے روز شان صبح ہی آفندی ہاؤس میں حاضر ہو گیا تھا۔سہیر جو صبح صبح
اٹھنے کا عادی تھا نیچے آیا یا تو شان کو سٹنگ ایریا میں بیٹھے دیکھا۔

واہ شان آج تم بھی اپنے باس کی طرح عجیب عجیب حرکتیں کر رہے ہو۔۔۔۔تمہارا اتنے صبح اٹھنے سے کیا تعلق؟تم تو ساحر کی طرح دوپہر میں اٹھنے والی عوام ہو۔"

جی میں دوپہر میں تب ہی اٹھتا ہوں جب ساحر سر لیٹ اٹھیں آج صبح صبح" آنے کا آرڈر دیا تھا سر نے تو ہم حاضر ہیں۔"شان نے سہیر کو آگاہ کیا۔

شان کی بات سن کر سہیر کو حیرت ہوئی۔اگر ساحر نے شان کو اتنی جلدی بلایا ہے تو کوئی بات تو ہو گی۔

"اچھا اٹھایا تم نے ساحر کو؟"

اب ایسی گستاخی تو میں کرنے سے رہا یہ ہمت آپ ہی کر لیں تو بہتر ہو گا" ورنہ یہ ناچیز یہاں بیٹھا انتظار کرتا رہے گا۔چاہے شام تک یہیں بیٹھنا پڑے۔"شان نے ہنستے ہوئے کہا۔

کس ہمت کی بات ہو رہی ہے؟"ساحر اپنے مخصوص اسٹائل میں" سیڑھیاں اترتا آ رہا تھا۔

آپکو جگانے کی ہمت کی "شان نے سادگی سے کہا تھا۔"

کوشش کرلو کسی دن شان!" ساحر نے دلکش مسکراہٹ کے ساتھ کہا"

تھا۔اور ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھ گیا اور شان کو بھی اشارے سے بیٹھنے کو کہا۔

شان کو وہ دن یاد آیا جب اس نے نیا نیا ساحر کے لیے کام کرنا شروع کیا تھا

اور ایک دن وہ اسکے کمرے میں اسے جگانے چلا گیا تھا اور اس کے بعد ساحر

نے جو ہنگامہ کیا تھا وہ شان کو بھولتا نہیں تھا۔شان نے بہت کوششوں کے

بعد ساحر کا دل جیتا تھا اس کوشش میں شان نے کافی مشکل وقت بھی دیکھا

تھا۔شان سے پہلے وہ متعدد لوگوں کو بھگا چکا تھا۔اور اب ساحر آفندی شان

کا اتنا عادی ہو گیا تھا کہ اگر شان یہ کام چھوڑ کر جانا بھی چاہتا تو جا نہیں سکتا

تھا ساحر نے اسے اپنے ساتھ باؤنڈ کر لیا تھا۔اور پھر آفندیز کے ساتھ کام

کرنے کا یہ فایدہ تھا کہ وہ دونوں بھائی اپنے سے منسلک لوگوں پر پیسہ پانی کی

طرح بہاتے تھے۔شان کا پیکج بھی کافی اچھا تھا جو اسے بڑی سے بڑی جاب

پر بھی شاید نا ملتا۔اور مشکلات بھی کافی کم ہو گئ تھی کیونکہ وہ ساحر کا موڈ اور ٹمپرامنٹ سمجھ چکا تھا۔

کہاں گم ہو سب ؟؟"ساحر نے سہیر اور شان کو سوچتے دیکھا تو پوچھ " بیٹھا۔

" کہیں نہیں تم کہی جا رہے ہو اور شان کو اتنی صبح کیوں بلوایا؟"

نہیں کہیں نہیں میں تو گھر ہی ہوں اور شان کو بس ایسے ہی میں نے سوچا" آج جلدی اٹھ جاتے ہیں۔"ساحر کے فضول سے جواب نے سہیر کو بلکل مطمین نہیں کیا تھا۔وہ کل رات سے کسی گہری سوچ میں تھا۔

ساحر کیا مسلہ ہے تم رات کو ڈنر کے وقت بھی کچھ خاموش لگے مجھے اور" its not like you " اب بھی صبح صبح اٹھ گئے ہو۔۔۔۔

کچھ بھی نہیں ہے مائی ڈیئر برادر دن بھر سوتا رہا تھا اس لیے رات کو" خاموش تھا۔زیادہ مت سوچو!"سہیر کو مطمین کرتے ہوے اس نے

شان کو آنکھوں سے کوئی اشارہ کیا تھا جسے سمجھتے شان اثبات میں سر ہلا گیا تھا۔

یہ سب سہیر کی تیز نظروں سے چھپا نہیں رہ سکا مگر اس نے کچھ کہا نہیں۔

وہ جان گیا کہ ساحر کے دماغ میں کچھ چل رہا ہے جو وہ سہیر سے چھپا رہا ہے۔

ساحر سہیر کی جانب دیکھتا مسکرانے لگا۔

ساحر مجھے تجھ سے کوئی بات کرنی تھی۔"سہیر نے ساحر کو متوجہ دیکھا تو" کہنے لگا۔

"میں نے تجھ سے ایک لڑکی کی بات کی تھی رائٹ؟"

ہاں سہیر کی تھی آگے بولو!"ساحر نے ناشتہ کرتے سرسری انداز میں" کہا۔

میں اس کے گھر جانا چاہتا ہوں رشتہ لے کر!"سہیر نے اعلان کیا۔"

اوکے۔۔۔۔!"ساحر نے ہاتھ روک کر سہیر کی جانب دیکھا۔"

اچھی بات ہے۔تم نے لڑکی سے بات کر لی؟"ساحر نے پھر پوچھا۔"

نہیں اس کے فادر سے بات کروں گا پہلے جیسی فیملی سے وہ تعلق رکھتی"
"ہے شاید وہ برا مان جائے گی اور میں اسے ناراض کرنا افورڈ نہیں کر سکتا۔

"Are you serious bro ??"

تم لڑکی کو پسند کرتے ہو تو بات اسکے باپ سے کیوں کرو گے؟ وہ تو"
نیکسٹ اسٹیپ ہو گا ناں!" ساحر نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

ساحر یہ تمھارا یورپ نہیں ہے یہ پاکستان ہے اور میں نے سلیمان صاحب"
کی فیملی کے بارے میں پتہ کروایا ہے وہ ایک سادہ سی فیملی ہے انکا ماحول ایسا
"نہیں ہے۔

اچھا مطلب میرا بھائی پوری تیاری میں ہے؟؟" ساخر نے اپنی مخصوص"
قاتل مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔

"یس اور آپ تیاری پکڑیں میرے ساتھ ان کے گھر جانے کی۔"

"No way bro you are not going to make me do this."

"مجھے تمھارا باپ بن کے نہیں جانا وہاں

"I simply can't do this۔"

ساحر نے ہاتھ جھاڑتے صاف انکار کیا تھا۔

باپ نہیں بھائی بن کے جانا ہے!"سہیر نے اسے درست کیا۔"

اورا گر اسے تیرے بجائے میں پسند آگیا تو؟؟"ساحر نے مسکرا کر کہا تھا۔"

یووش!!تو ں کبھی میرے جتنا ہینڈسم نہیں ہو سکتا۔"سہیر نے اسے"

ٹھینگا دیکھاتے کہا۔

اینی وے!میں وہاں جا کر کیا کروں گا یونومی رائٹ؟تو تم رشید بابا اور انیتا "

.کو لے جاؤ ساتھ۔"اب کی بار وہ سیریس ہوتا کہنے لگا

پر میں چاہتا تھا کہ تم ساتھ چلتے۔"سہیر نے کہا۔"

رشتہ ہو گیا تو منگنی پر ہوں گا ناں ساتھ تمھارے اور کیا پتہ وہ تم کو جوتے"

مار کے گھر سے نکالیں اور مجھے جوتے نہیں کھانے۔۔۔۔"ساحر نے

شرارت سے کہا تو شان بھی اپنی ہنسی چھپا گیا۔

اس لیے جوتے کھانے کے لیے آپ مجھے بھیجنا چاہتے ہیں ساحر بیٹا؟""

رشید بابا جو پاس ہی تھے ہنس کر کہنے لگے۔

ایسا کچھ نہیں ہو گا ساحر!"سہیر نے رشید بابا کی جانب دیکھتے ساحر سے"

کہا۔

یہ پاکستان ہے سہیر اور یہاں جب رشتہ دینے کا ارادہ نہیں ہوتا تو لوگ"

ایسے ہی گھر سے مار کر نکالتے ہیں تم جیسے عاشقوں کو جو سیدھا شادی کے

خواب دیکھنے لگتے ہیں۔"ساحر نے ہنستے ہوئے کہا۔

میں ان کی بیٹی سے چکر نہیں چلا رہا سیدھا رشتہ مانگنے جاؤں گا۔"سہیر نے"

. برا مناتے ہوئے کہا

اور اگر انھوں نے انکار کر دیا تو؟"ساحر نے ٹوسٹ کا آخری ٹکرا منہ میں"

رکھتے ہوئے پوچھا۔

ایسا نہیں ہو گا۔"سہیر نے پر یقین لہجے میں کہا۔

"I hope so!"

.ساحر نے سچے دل سے کہا تھا

شان تم اوپر ٹیرس پے آجانا بریک فاسٹ کر کے۔"ساحر ٹیبل سے اٹھتا"

کہنے لگا اور اوپر کی جانب بڑھ گیا۔

.ساحر کے جانے کے بعد سہیر شان کی جانب متوجہ ہوا"

کیا چل رہا ہے تم دونوں میں۔"سہیر نے شان کو گھورتے ہوئے کہا۔"

"کچھ نہیں سر نے بتایا نا بس ایسے ہی بلا لیا انھوں نے۔"

شان نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

جیسے میں جانتا نہیں کہ کتنے سیدھے ہو تم اور تمھارا وہ سر!"سہیر نے"

طنزیہ انداز اپنایا تو شان وہاں سے کھسک گیا۔سہیر جانتا تھا کہ شان ساحر کی مرضی کے خلاف کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔اور اگر ساحر نے اسے منع کیا ہے تو وہ مرتے دم تک ساحر کا راز نہیں کھولے گا۔مگر سہیر آفندی بھی اسی ساحر کا بھائی تھا اس کے پاس بھی ہر کام کروانے کے لیے سمیع تھا جو معلومات نکالنے میں ماہر تھا۔

وہ تیار ہونے کے بعد آفس کے لیے نکل گیا تھا۔راستے میں سمیع کو کال کی تھی۔

یس سر میں بس آفس پہنچنے والا ہوں سر!" سمیع شاید جلدی میں تھا اس" لیے ہانپ رہا تھا۔

"!آفس آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے سمیع"

واٹ؟ وائے سر؟ کیا ہو گیا مجھ سے" سمیع تقریباً چلا کر بولا تھا۔"

جاب سے نہیں نکال رہا ایڈیٹ بس اتنا کہا ہے کہ ایک کام کرو میرا۔""" سہیر نے سمیع کے چلانے پر فون سکرین کو ایسے گھورا جیسے وہ سمیع تھا۔

"اوکے کیا کام سر؟"

پتہ کرو کہ یہ ساحر اور شان آج کل کن چکروں میں ہیں۔شان سے پوچھا' ہے وہ تو کچھ کہتا نہیں۔" سہیر نے گاڑی کا موڑ کاٹتے کہا تھا۔

سر کہہ کر اس نے اپنی موت کو دعوت دینی ہے کیا۔" سمیع نے تبصرہ کیا"

تبھی اسے فورس نہیں کر رہا مگر تم پتہ کرواور جلد سے جلد وہ انفارمیشن"
"میرے ٹیبل پر ہونی چاہیے۔
پر سر شان بھی ساحر سر کی طرح ہی بہت ڈھکے چھپے طریقے سے کام کرتا"
ہے۔مجھے تو لگتا ہے وہ بلکل ساحر سر کی طرح سوچنے لگا ہے۔" سمیع نے
سہیر کی بات کے جواب میں کہا۔
خیر ساحر کے جیسا تو اللہ نے ایک ہی پیس بنایا ہے۔بہر حال تم اپنے طور پر"
پتہ کرواور ایک بات یاد رکھنا اگر وہ ساحر آفندی کی طرح مخفی کام کرتا ہے تو
تم بھی سہیر آفندی کے خاص آدمی ہو خود کو اور مجھے انڈر ایسٹیمیٹ مت
کرو۔اور مجھے ایزی لینے کی کوشش مت کرنا سمیع میں اگر تمھیں مارجن
دیتا ہوں تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ میں تم سے جواب طلبی نہیں کروں گا۔"
سہیر کا انداز اچانک بدلا تھا۔
یس سر۔۔۔آئی مین اوکے سر!" سمیع گڑبڑا کر بولا۔۔۔سہیر کی ٹون"
اچانک سے بدلی تھی۔۔۔جس سے سمیع کی جان جاتی تھی۔

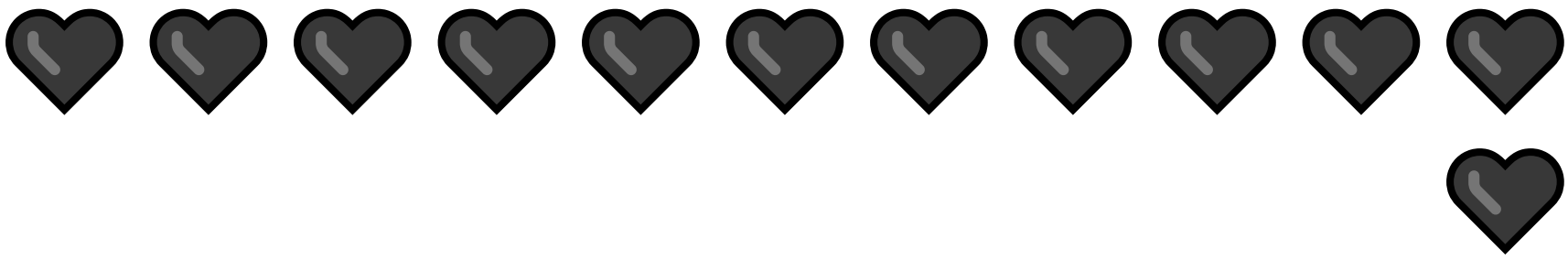

سہیر اور انیتا ایک ریسٹورینٹ میں لنچ کے لیے آئے تھے۔ وہ اپنی ایک آفیشل میٹینگ سے فارغ ہونے کے بعد قریبی ریسٹورنٹ لنچ کرنے کے لیے آئے تھے۔ یہ ایک 5 سٹار ہوٹل تھا۔ ٹیبل ریزرو کروانے کے بعد انیتا ریسٹ روم کی جانب بڑھ گئی جبکہ سہیر اندر میوزک اور شور ہونے کی وجہ سے سمیع کی کال لیتا باہر نکل گیا۔

انیتا فریش ہو کر اپنے ٹیبل پر آ گئی تھی جو کے ایک کارنر ٹیبل تھا اور گلاس وال سے باہر لان میں اچھلتے کودتے بچوں کو دیکھنے لگی۔ عموماً رات کے وقت وہاں لوگ اوپن ائر میں بھی ڈنر کرنا پسند کرتے تھے مگر دن ہونے

کی وجہ سے اندر کافی رش تھا۔وہ ارد گرد نظریں دوڑاتی سہیر کا انتظار کرنے لگی۔کچھ دیر بعد ہی سہیر اسے اپنی جانب آتا دیکھائی دیا تھا۔

کافی لمبی کال تھی۔"انیتا نے کھوجتے انداز میں سہیر سے پوچھا تھا۔"

ہاں سمیع کی کال تھی کچھ ضروری کام کرنے کو بولا ہے اسے۔"سہیر نے" ارد گرد دیکھتے سرسری سا جواب دیا۔

سہیر کچھ دن سے تم بدلے بدلے لگ رہے ہو۔"انیتا نے سابقہ انداز میں" سوال کیا۔

کم ان انیتا تم بچپن سے جانتی ہو مجھے۔۔۔اب کیا الگ اور بدلا ہوا الگ رہا' ہوں میں تم کو۔"سہیر نے مسکرا کر ویٹر کو اشارہ کر کے بلایا تھا۔انیتا کچھ کہتی آسے پہلے ہی سہیر نے اسے آرڈر کرنے کو کہا تھا۔

ویٹر آرڈر لیتا چلا گیا تو انیتا گہری نظروں سے سہیر کو دیکھنے لگی جیسے الفاظ ترتیب دے رہی ہو۔وہ جو فون پر انگلیاں چلا رہا تھا اور دوسرے ہاتھ کی

انگلیوں کو انگوٹھے کی مدد سے جھٹخار رہا تھا۔وہ انیتا کی خود پر جمی نظریں اچھے سے محسوس کر رہا تھا۔

سٹاپ اٹ انیتا اس وقت تم مجھے بکل ساحر کے جیسے دیکھ رہی ہو۔۔۔"""

سہیر نے اکتا کر فون ٹیبل پر رکھتے کہا۔

اور تم بھی بلکل ساحر کی طرح ہی خود کو چھپائے رکھنے کی کوشش کر رہے" ہو جب کہ تمھارے پردے میں سوراخ ہو گیا ہے۔"انیتا نے آخر میں شرارت سے مسکرا کر کہا۔

سہیر نے انیتا کی بات پر سر جھٹک کر باہر کی جانب نظر گھمائی تو وہ جم سا گیا۔سہیر کا وجود جیسے منوں مٹی تلے دب گیا تھا۔۔۔۔۔دل کو کسی نے تیز دار خنجر سے چھلنی کر دیا تھا۔اور اس سے بہنے والا خون اس وقت اسکی آنکھوں میں اتر آیا تھا۔

انیتا نے سہیر کی جانب نظر گھمائی تو اسکی لال انگارہ آنکھیں دیکھ کر فوراً اسکی نظروں کے مرکز کی جانب دیکھا تھا۔گلاس وال کے پردور کھڑی گاڑی

سے نکلنے والے چند افراد کو دیکھ کر انیتا بھی فریز ہو گئی تھی جب کانچ ٹوٹنے کی آواز پر وہ ہوش میں آئی تھی۔ سہیر نے اپنے اندر کے اشتعال پر کوئی پہرہ نہیں بیٹھایا تھا یا ایسا کرنا اسکے بس میں نا تھا۔

سہیر۔۔۔۔"انیتا نے سہیر کا ہاتھ تھام کر اسے روکنا چاہا جو ہاتھوں کو مٹھے" بنائے بار بار ٹیبل پر پٹخ رہا تھا۔ارد گرد کے لوگ اب انکی جانب متوجہ ہو چکے تھے۔

"Calm down please."

انیتا نے سہیر کو شانت کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔ویٹر کانچ ٹوٹنے کی آواز پر بھاگا چلا آیا تھا۔

"Is everything ok sir ?"

سہیر کا غصے سے کانپتا وجود دیکھ کر ویٹر نے پوچھا تھا۔

"Yes.....please leave us alone for some time."

انیتا نے فوراً ویٹر سے کہہ کر اسے بھیج دیا تھا تاکہ سہیر مذید کوئی رد عمل نا ظاہر کر سکے۔

سہیر ہمیں چلنا چاہیے۔۔۔۔"وہ ارد گرد کے لوگوں کی نظروں کو نظر" انداز کرتی اٹھ کر سہیر کے پاس آئی تھی اور اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"!سہیر۔۔۔ادھر دیکھو۔۔۔"

"Look at me please control your-self...we need to go."

انیتا نے پرس سے چند نوٹ نکال کر ٹیبل پر رکھے اور سہیر کا بازو پکڑ کر اسے اٹھانے لگی۔

سہیر چلو۔۔۔۔۔"سہیر کسی ٹرانس کی کیفیت میں اس کے ساتھ چلتا" باہر جانے لگا۔

انیتا سہیر کی کنڈیشن دیکھ کر صحیح معنوں میں پریشان ہوئی تھی۔وہ دونوں باہر نکل آئے تھے اور اندر کارنر ٹیبل پر بیٹھا عاقل افتخار بڑی گہری اور

دلچسپ نظروں سے سارا منظر دیکھ رہا تھا۔ سہیر کا یہ روپ اس کے لیے دلچسپ تھا اور اس روپ کی وجہ جاننا اسکا اگلا مقصد۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

آج وہ پھر صبح سویرے اپنا ناول کھولے بیٹھی تھی اور اپنی روکی ہوئی ری سرچ مکمل کر دینا چاہتی تھی۔ موحد اس کے پاس آکر بیٹھا اور اب اسے تنگ کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا مگر مشعل کوئی اثر نہیں لے رہی تھی۔

موحد نے اسکا فون اٹھایا جس پر مشعل نے پاسورڈ لگا تھا۔ مگر کیمرا فون ان لاک کئے بنا بھی ان ہو جاتا تھا موحد کیمرا ان کئے مشعل کی اور اپنی سیلفیز بنانے لگا مقصد مشعل کو تنگ کرنا تھا کیونکہ ابھی مشعل کی حالت ابتر تھی۔

بھائی پلیز مت کریں ناں۔۔۔" مشعل فون موحد کے ہاتھ سے لیتی کہنے " لگی۔ مشعل گیلری کھول کر دیکھنے لگی۔

اللہ بھائی آپ نے پندرہ فضول سی تصویریں بناڈالی ہیں۔" وہ سب " تصویریں ڈیلیٹ کرنے لگی۔

موحد کہنے کے بل پاس نیم دراز تھا۔جب نظر سکرین پر موجود ایک پکچر پر The Mad پڑی جو اس دن کی تھی جب ایمان آئی تھی۔اور مشعل کو والا لوک دیا تھا۔اس کے چہرے پر مسکراہٹ اور دماغ میں Hatter آئیڈیا آیا تو فوراً فون مشعل کے ہاتھ سے آچکا کر بھاگ کھڑا ہوا اور مشعل وہ تصویر موحد کے ہاتھ لگنے پر جھنجھلا گئی تھی۔

اب آگے آگے موحد تھا اور پیچھے مشعل۔ موحد بھاگتے ہوئے ساتھ ساتھ وہ تصویر اپنے نمبر پر بھیج چکا تھا۔

موحد بھائی پلیز میرا فون واپس کریں۔" مشعل چلا رہی تھی۔"

موحد آپ سلیمان صاحب کے پیچھے کھڑا تھا۔وہ آج فلو اور سر درد کی "
شکایت کی بناپر آفس نہیں گئے تھے۔
بابا بھائی کو بولیں میرا فون واپس کریں۔" مشعل نے روہانسا ہو کر کہا تھا۔"
موحد کیوں بہن کو ستا رہے ہو؟" ہاجرہ نے کچن سے آواز لگائی۔ سلیمان "
نے بھی موحد کو فون واپس کرنے کو بولا تھا۔
اچھا اب بابا کہہ رہے ہیں تو ٹھیک ہے۔" موحد معصومیت کا ناٹک کرتے "
فون مشعل کی جانب بڑھا گیا۔جب کہ وہ اپنا کام کر چکا تھا مشعل نے فوراً
چھین لینے کے انداز سے پکڑا
ویسے ایسا کیا تھا فون میں؟" سلیمان صاحب نے مشعل کا پھولا ہوا چہرہ "
دیکھ کر پوچھا۔
"The Mad Hatter !"
موحد نے ہنس کر کہا تو سلیمان صاحب سمجھتے ہوئے مسکراہٹ چھپانے
لگے۔

اللہ پوچھے گا آپ کو موحد بھائی خدا کرے آپکو بلکل ایسی ہی شکل کی لڑکی" ملے۔جو دوسروں کا مذاق اڑاتے ہیں نا اللہ انھیں اسی دنیا میں سزا دیتا ہے۔." مشعل نے موحد کو ڈرانے کے لیے کہا

میری چھوڑو مشعل تم اپنی فکر کرو اور یہ ناول چھوڑ کر کچھ کام کاج سیکھو" آگلے گھر جا کر ناک نا کٹوا دینا ماما بابا کی۔" موحد نے بھی حساب بے باک کیا۔

میرے اگلے گھر کی آپ فکر مت کریں بھائی دیکھنا جس گھر میں آپکی بہن" جائے گی وہاں نوکروں کی فوج ہو گی اور آپکی بہن مالکن بن کر ان سب پر راج کرے گی!"

مشعل نے اپنے خوبصورت مستقبل کو سوچتے ہوئے کہا یہ جانے بنا کہ اسکی یہ خواہش جلد پوری ہونے والی ہے۔

اس شکل کے ساتھ کون سا نوکروں کی فوج کا مالک تم کو لینے آئے گا۔" وہ" مشعل کو چڑاتے ہوئے کہنے لگے گا۔

آپ بس جل جل کے کوئلہ ناہو جانا!" وہ ایک ادا سے کہتی سب کو"
مسکرانے پر مجبور کرتی اپنے کمرے کی جانب چلی گئی۔
پیچھے موحد اپنے فون میں موجود مشعل کی تصویر کو دیکھتا مسکراتا اپنے
کمرے میں چلا گیا۔ تصویریں لیپ ٹاپ میں ٹرانسفر کرتا وہ پرنٹر کی مدد سے
انھیں پرنٹ آؤٹ کرنے لگا۔
اب دیکھنا مشعل میں تم کو کیسے کیسے بلیک میل کر کے اپنا کام نکلواتا"
"ہوں۔

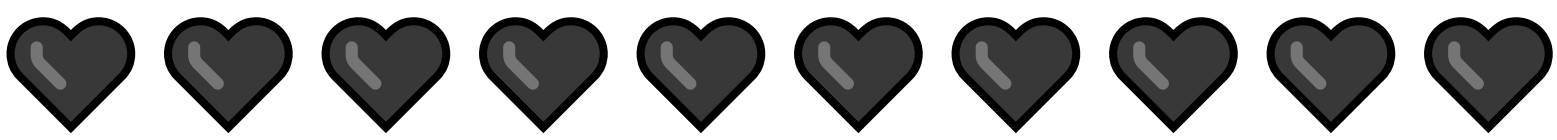

انیتا سہیر کو گھر لے کر آئی تھی اور رشید بابا سے اپنے اور سہیر کے لئے لنچ
بنوانے کو کہا تھا۔ خود سہیر کو کمرے تک چھوڑ کر آئی تھی اور اب لاونج میں

بیٹھی سہیر کا انتظار کرنے لگی تھی وہ جانتی تھی کہ وہ کچھ دیر تک خود کو نارمل کر کے نیچے ہی آتا ہو گا۔

صوفے پر آرام دے حالت میں بیٹھتے وہ آج ہوئے واقع کو سوچنے لگی تھی۔وہ سہیر کے ایسے رد عمل اور اسکی وجہ سے بھی واقف تھی۔

کیا کروں؟ کیا ساحر کو اس سب کے بارے میں بتاو؟"انیتا نے کنپٹی مسلتے" ہوئے سوچا تھا۔

نہیں نہیں۔۔۔وہ پہلے ہی اس پارٹی والی بات کو لے کر پریشان ہے میں" اسے مذید ڈسٹرب کبھی نہیں کروں گی۔"انیتا نے خود کو سمجھاتے کہا۔

مگر جو آج ہوا تھا وہ اب بار بار بھی ہو سکتا ہے۔۔۔"۔انیتا نے خود کلامی" کے انداز میں کہا تبھی سہیر سیڑھیاں اترتا دیکھائی دیا۔

"Are you ok ?"

انیتا نے سہیر کی جانب دیکھتے پوچھا۔ جسکے جواب میں سہیر نے فقط اثبات میں سر ہلا دیا۔

"سہیر نے انیتا سے آئی ہوپ اس بات کا ذکر تم ساحر سے نہیں کرو گی۔" کہا جس کے جواب میں وہ تذبذب کا شکار ہوئی اس کی جانب دیکھنے لگی۔

"مگر اب یہ سب بار بار ہو گا سہیر۔۔۔۔ہم کب تک اس کو ساحر اور دنیا سے چھپا کر رکھیں گے۔"

"جب تک رکھ سکے۔۔۔۔۔اگر ساحر جان گیا تو نا جانے کیا کر بیٹھے گا۔"

"I don't want to take any risk. "

سہیر نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا۔

انیتا نے اسے غور سے دیکھا تھا وہ کہیں سے پہلے والا خوش و حرم سہیر نہیں لگ رہا تھا۔ وہ تو کوئی اور ہی انسان لگ رہا تھا جسے انیتا نہیں پہچانتی تھی۔

وہ دونوں بھائیوں اور اس سچویشن میں الجھ کر رہ گئی تھی

آفندی ہاؤس اپنے مکینوں کی طرح ہی شاندار اور پر تعیش تھا۔ڈیفنس میں بنا وہ وسیع و عریض آفندی ہاؤس جتنا دور سے جاذب نظر تھا اس کے اندر اتنے ہی سناٹے تھے۔گھر میں رہائش پزیر 10 لوگوں میں سے دو اس گھر کے مالک تھے اور باقی سب ملازم۔اسی شاندار اور اداس گھر میں ساحر ٹیرس پر کھڑا سگریٹ پھونک رہا تھا اور اپنے گھر اور باقی حالات پر غور کر رہا تھا۔کیونکہ فلوقت اس کے پاس کوئی کام نہیں تھا اسکا ارادہ باہر جا کر اپنا کام کرنے کا تھا مگر وہ جانتا تھا کہ سہیر الرٹ ہے اور یقیناً اس پر نظر رکھوائے گا۔وہ خود کو چھپا تو سکتا تھا مگر وہ جانتا تھا سمیع کے اندر ایک پکا جاسوس چھپا ہوا ہے۔جو خبریں نکالنے میں ماہر ہے۔اسی لیے اس نے شان کو اپنا کام سمجھا دیا تھا اور اب شان اسکا کام کر رہا تھا اور وہ بلا مقصد گھر بیٹھا ہوا تھا۔

تبھی اسکے اور سہیر کا ایک کامن فرینڈ جو بحریہ ٹاؤن میں اپنا نیا ریسٹورنٹ سٹارٹ کرنے جا رہا تھا کی کال آنے لگی۔جو کہ انھیں اپنے ریسٹورینٹ کی

اوپننگ کے لیے انوایٹ کرنا چاہ رہا تھا۔وہ آنے کا کہہ کر فون بند کر چکا تھا مگر اسکا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔وہ سہیر کو وہاں بھیجنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

شان اسکا کام کرتا کافی دیر بعد لوٹا تھا۔ساحر کے چہرے پر کام مکمل ہونے کی خوشی تھی اور شان اپنے باس کو خوش دیکھ کر خوش ہوا تھا۔اگر یہ مشکل کام شان ناں کر پاتا تو یقیناً اسے ساحر کے غصے کو جھیلنا پڑتا جسکا وہ روادار نہیں تھا۔

اب آگے کا کیا ارادہ ہے سر؟؟"شان نے پوچھا۔"

اب کچھ نہیں بس دھیان رہے کہ سہیر کو کچھ پتہ نا چلے اور اس ٹریکر سمیع" سے بچ کر رہنا۔"ساحر نے شان کو سمیع سے محتاط رہنے کو کہا۔

آپ فکر مت کریں سر سمیع بھائی مجھ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔"ساحر" نے چڑ کر شان کی جانب دیکھا تھا۔اسکا شان کا سمیع کو بھائی کہنا ہمیشہ عجیب لگا تھا وہ تو سہیر کو بھی بھائی کہہ دیتا تھا مگر ساحر نے اسے خود کو بھائی کہنے سے منع کیا ہوا تھا اسے بلاوجہ کے رشتوں کی سمجھ نہیں آتی تھی۔ایسا نہیں

تھا کہ وہ اپنے سے بڑوں کو عزت نہیں دیتا تھا مگر وہ لوگوں کو رشتوں سے باؤنڈ نہیں کرتا تھا۔اس کے مطابق بس خون کے رشتے ہی اصل رشتے ہوتے ہیں۔اور کبھی کبھی خون کے رشتے بھی دغا دے جاتے ہیں۔اور یہ حقیقت اسکے اندر کی کڑواہٹ کو مزید بڑھا دیتی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

گزشتہ دن گھر گزارنے کے بعد اس نے خود کو کافی کمپوز کر لیا تھا اور اس سب میں مشعل سلیمان کی سوچوں نے اسے سہارا دیا تھا۔اب وہ جلدی آفس کا کام نبٹاتا فواد کے آفس گیا تھا اور اس سے سلیمان صاحب کے گھر کا ایڈریس مانگا تھا۔وہ فواد کو اپنی پسند پہلے بھی بتا چکا تھا۔سلیمان صاحب بھی آج طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے چھٹی پر تھے۔

فواد تم چلو میرے ساتھ یار ساحر کو تو جانتے ہو وہ ایسے ماحول کا عادی نہیں"
"ہے۔اس لیے نہیں لے کر جا رہا اسے اس نے خود بھی منع کر دیا ہے۔
اوکے چلتے ہیں۔آدھے گھنٹے تک!" وہ وہیں بیٹھا فواد کے فارغ ہونے کا"
انتظار کرنے لگا۔ تبھی سمیع کی کال آئی تھی۔

"!ہاں سمیع بولو"

سر زیادہ تو پتہ نہیں چلا بس اتنا پتہ چلا ہے ہے ایک دن پہلے ساحر سر رات"
کو لاہور تھے وہاں وہ ڈیفینس کی ایک پارٹی میں گئے تھے۔جہاں
پر۔۔۔۔۔۔۔۔" سمیع کچھ بولتا چپ ہو گیا۔
جہاں پر کیا سمیع؟" سہیر نے اسکا فقرا دھرایا تھا۔"
سر وہ پارٹی ڈیفینس میں رہنے والی ستارہ بائی کی پارٹی تھی جسکا تعلق ریڈ"
"لائٹ ایریا سے تھا۔

واٹ؟؟" سہیر کو اچھا خاصہ جھٹکا لگا تھا۔"

"سر ابھی بس اتنا پتہ چلا ہے باقی انفارمیشن میں پتہ کر کے بتاتا ہوں۔"

اوکے !" وہ بنا کچھ بولے فون بند کر گیا وہ تھا ہی اتنے شاک میں۔ وہ ساحر " سے کچھ بھی امید کر سکتا تھا مگر ایسی عورتوں سے میل ملاپ کی توقع نہیں کر سکتا تھا۔ ساحر تو کسی عورت کی جانب نظر بھر کر دیکھتا تک نہیں تھا اور پھر جب الیٹ کلاس کی ایک سے بڑھ کر ایک لڑکی اسکے پیچھے تھی تو وہ ایسی کسی عورت کے چکر میں کیوں تھا۔ وہ جو اپنے استعمال کے لیے مخصوص برینڈز کی چیزیں لیتا تھا وہ ایسی عورتوں کے پیچھے نہیں جا سکتا تھا۔

نہیں ایسا نہیں ہو گا ! آئی ایم شیور !۔۔۔۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ بس ایڈونچر " " کے لیے وہاں گیا ہو۔۔۔۔

مگر وہ اکثر ایسے ہی غائب ہو جاتا ہے شاید وہ انہی چکروں میں ہو۔ " دماغ " نے تاویل دی۔

" مگر نہیں میں سے جانتا ہوں وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ "

سہیر نے پھر سوچا۔

وہ ایک لمبا عرصہ یورپ میں گزار کر آیا ہے اور وہاں ایسے فعل عام بات "
ہے۔" دماغ نے پھر دلیل دی۔

کچھ بھی ہو ایسا نہیں ہے ساحر اسکا سٹینڈرڈ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔" سہیر "
جانتا تھا کہ ساحر بے انتہا سموکنگ کرتا ہے فرینڈز کے ساتھ جاتا ہے تو
ڈرنک بھی کرتا ہے مگر وہ اسکا ایڈیکٹ نہیں تھا۔اور یہ بھی کہ یورپ میں
قیام کے دوران وہ ایک دو ڈرگز بھی ٹرائی کر چکا ہے۔ایسا ساحر اسے خود بتا
چکا تھا۔وہ غلط سہی اپنی ہر عادت سہیر سے کہہ دیتا تھا۔وہ کسی نشے کا عادی
نہیں تھا۔اگر وہ ایسی کسی عادت کا شکار ہوتا تو وہ اب تک اپنے بھائی کو بتا چکا
"ہوتا۔

کہاں کھوئے ہو؟؟" فواد نے اس کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلاتے "
ہوئے کہا۔

کہیں نہیں!" وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلا۔"

چلیں؟" فواد نے پوچھا" .

ہاں چلو۔۔۔"سہیر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔وہ کافی الجھ گیا تھا۔وہ لوگ "
آگے پیچھے پارکنگ میں پہنچے تھے۔
وہ مشعل کے گھر جانے کے لیے جتنا ایکسائٹڈ تھا اب ساری ایکسائٹمنٹ "
"کئی دور جا سوئی تھی۔
کچھ ہوا ہے کیا؟؟"فواد نے گاڑی سٹارٹ کرتے پوچھا۔"
"نہیں نہیں بس ساحر کے بارے میں سوچ رہا تھا۔"
ارے ہاں یاد آیا ساحر آجکل افتخار چوہدری کی کمپنی کے بارے میں کیوں "
انفارمیشن لیتا پھر رہا ہے؟"فواد نے سہیر سے پوچھا۔
کیا؟ایسا کس نے کہا تم سے؟"سہیر نے حیران ہوتے پوچھا۔"
وہ پرسوں رات میں مرتضیٰ ملک کے ساتھ میٹنگ میں تھا ملک کا آفس "
اسی بلڈنگ میں ہے جہاں چوہدری افتخار کا ہے۔وہیں دیکھا تھا اسے۔میں
بزی تھا اس لیے پوچھ نہیں سکا اس سے۔۔۔۔۔۔۔مجھے لگا تم نے اسے بھیجا
ہے انفارمیشن نکلوانے۔"فواد نے گاڑی کی سپیڈ بڑھاتے کہا تھا۔

مجھے انفارمیشن نکلوانی ہوتی تو سمیع سے کہتا نا کہ ساحر سے۔"سہیر نے فواد" کو دیکھتے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔

پتہ نہیں یہ کیا کرتا پھر رہا ہے۔"وہ سوچ رہا تھا جب فواد نے گاڑی ایک" گھر کے سامنے روکی۔

پہنچ آئے اب چلو اور شکل درست کرو۔"فواد نے اسکے ماتھے کے بلوں " پر ہاتھ مارتے کہا تھا۔

ZNZ Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

موحد مشعل کی تصویریں پرنٹ آؤٹ کر کے اسے فولڈ کر کے ایک انوالپ میں ڈالتا اس پر مشعل کا نام لکھا اور باقی تصویریں اپنی دراز میں چھپاتا باہر آیا تھا اور نیچے کھڑے کھڑے مشعل کو آوازیں دینے لگا۔

"مشعل۔۔۔۔ مشعل۔۔۔۔۔"

"کیاہواہے بھائی؟" وہ جوناول کے انٹرسٹنگ موڑپر تھی اسے موحد کااسے ڈسٹرب کرناپسند نہیں آیا۔

"یہ پوسٹ مین دے کر گیاہے شاید کوئی خط ہے۔" موحد نے نظریں فون پر جماتے انوالپ والاہاتھ اٹھاکر کہاتھا۔انداز بہت نیچرل سا تھا۔ مشعل خط کے نام پر حیران ہوئی تھی آج کے دور میں کون کسی کو خط لکھتاہے۔وہ الجھتی نیچے آئی تھی اور موحد کے ہاتھ سے وہ براؤن رنگ کالفافہ لے کر کھولنے لگی تھی۔ موحد ابھی بھی وہیں کھڑا کن اکھیوں سے مشعل کا ردعمل دیکھنے کی کوشش کررہاتھا۔

"آپ کیوں یہاں ڈمی بن کر کھڑے ہوگئے ہیں۔بیٹھ جائیں ناں!"

مشعل نے حیرت سے بھائی کودیکھا۔وہ لفافے میں فولڈ ہواوہ بڑاسا پیپر نکال رہی تھی۔

"حفاظتی اقدامات!" موحد زیرلب بڑبڑایا۔

تبھی مشعل نے وہ پیپر کھول کر آنکھوں کے سامنے کیا تو اسے موحد کی " وہاں کھڑے ہونے کی وجہ سمجھ آگئی۔ "اسکے خوبصورت چہرے کے نقوش پل میں تنے تھے جسے دیکھتے موحد فوراً وہاں سے بھاگا تھا۔اور مشعل وہ پیپر ہاتھ میں لیے اسکے پیچھے بھاگی تھی۔اب سچویشن کچھ ایسی تھی کہ موحد آگے اور مشعل اسکے پیچھے بھاگ رہی تھی۔ موحد فوراً سیڑھیاں پھلانگتا اوپر بھاگ گیا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سہیر نے گاڑی سے اترتے ہوئے ایک نظر ارد گرد دوڑائی تھی۔یہ ایک بہت اچھا صاف ستھرا اور متوسط علاقہ تھا۔جہاں سڑک کی دونوں جانب ایک ہی طرز پر بنے بہت سے گھر تھے جن کے آگے چھوٹا سا گارڈن نما حصہ تھا۔ جس گھر کے سامنے وہ لوگ اترے تھے اس کے باہر سلیمان صاحب کے کام کی تختی لگی ہوئی تھی چھوٹا سا گیٹ جو اس وقت کھلا ہوا تھا

سے اندر جھانکا تو وہاں چھوٹے سے گارڈن میں ہر رنگ اور نسل کے پھول بہت اچھے طریقے سے ترتیب سے لگے تھے جو کہ ہاجرہ بیگم کا شوق تھا۔ فواد گیٹ پر لگی بیل بجا چکا تھا تبھی ٹیرس پر ایک لڑکا بھاگتا ہوا دیکھائی دیا تھا جسے سہیر پہچان چکا تھا۔ انھوں نے اندر جانے کے لیے قدم اٹھائے ہی تھے جب ایک تیز آواز نے ان کے قدم روک دیے۔

"مشعل ہاتھ میں پیپر رک جائیں وہیں پر ورنہ مجھ سے برا کوئی نا ہو گا۔" لیے بھاگتی ہوئی آئی تھی اور موحد کی طرح انکو دیکھے بنا وہ دوسری جانب بڑھ گئی تھی۔

فواد اور سہیر نے ایک دوسرے کی جانب دیکھ کر کندھے آچکا دیے تھے۔ تبھی سلیمان صاحب جو ڈور بیل کی آواز پر باہر آئے تھے وہ اپنے باس اور سہیر آفندی کو اپنے دروازے پر دیکھ کر چونکے تھے اور پھر اوپر سے آنے والی مشعل اور موحد کی آوازوں پر شرمندہ ہوتے اونچی آواز میں کہتے گیٹ کی جانب آئے۔

ارے سر آپ لوگ آئیں باہر کیوں کھڑے ہیں؟" مقصد اپنے بچوں کو" متوجہ کرنا تھا۔ سلیمان صاحب کی آواز پر وہ دونوں اپنا جھگڑا بول کر سلیمان صاحب کی آواز کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

مشعل نے نیچے دیکھا تو جو ہستی اس کے گھر کے مین گیٹ سے اندر آئی تھی اسے دیکھ کر مشعل کو شاک لگا تھا بھلا وہ انسان اس کے گھر کیا کرنے آیا تھا۔ سہیر آفندی مسلسل اسکی جانب دیکھتا اب اندر آچکا تھا۔ مشعل سے نظریں ملنے پر وہ مسکرا کر رہ گیا۔

موحد بیٹا نیچے آو!" سلیمان صاحب نے۔"

جی بابا موحد بھی شرمندہ ہوتا نیچے کی جانب چل پڑا یقیناً وہ لوگ وہ" القابات بھی سن چکے تھے جن سے مشعل اسے نواز رہی تھی۔" مشعل دونوں ہاتھ ریلنگ پر رکھے بے دھیانی سے نیچے دیکھ رہی تھی جب ریلنگ پر لگی ہوئی کوئی لوہے کی تار اسے کے ہاتھ میں لگی چھبن کی وجہ سے مشعل

نے فوراً ہاتھ ہٹایا مگر ہاتھ میں پکڑی وہ تصویر ہاتھ سے چھوٹتی اب ہوا میں ہلکورے لیتی نیچے کی جانب گرتی عین سہیر کے قدموں میں گری تھی۔

اللہ یہ بھی آج ہی ہونا تھا۔" وہ سر پیٹ کر رہ گئی اسے اس ایمان پر جی بھر" کر غصہ آیا جس نے اسے وہ لوک دیا تھا اور اس وقت پر غصہ آیا جب اس نے یہ تصویر بنائی تھی۔اور سب سے بڑھ کر موحد پر جس نے وہ تصویر پرنٹ آؤٹ کی تھی۔ مشعل نے سہیر آفندی کو وہ تصویر اٹھاتے دیکھا تھا۔ وہ نیچے کی جانب بھاگی تھی۔

Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سلیمان صاحب نے انھیں اندر آنے کو کہا تھا۔اسکی نظریں ابھی بھی ٹیرس پر کھڑی مشعل سلیمان پر ٹھہری تھی۔وہ لوگ آگے بڑھے تھے جب

موحد بھی سامنے آتا ان سے ہاتھ ملانے لگا۔۔۔سہیر کی نظریں بار بار اوپر کھڑی مشعل کی جانب جا رہی تھی جو حواس باختہ سی نیچے دیکھ رہی تھی سلیمان صاحب کے بلانے پر فواد اندر بڑھا تھا اور سہیر کا ہاتھ کھینچ کر اندر آنے کو کہا تھا جو کئی کھویا ہوا تھا وہ ہوش میں آیا تھا جب اوپر سے ایک پیپر اڑتا ہوا آیا جو عین سہیر کے سامنے آکر گرا۔۔۔۔۔ایک نظر واپس اوپر کی جانب اٹھائی تو مشعل کو وہاں سے ہٹتے دیکھا تھا وہ نا سمجھی سے جھکا اور وہ فولڈ ہوا پیپر اٹھایا اور اسے کھول کر اس پر موجود تصویر پر نظر دوڑائی تو بے ساختہ اسکے چہرے پر مسکراہٹ ڈور گئی۔موحد نے وہ پیپر گرتا اور سہیر کو اسے اٹھاتے دیکھ لیا تھا۔

وہ اسی کی وجہ سے وہ مجھے کاٹ کھانے کو دوڑ رہی تھی۔"موحد نے سر" کھجاتے ہوئے وضاحت دی تھی۔سہیر نے وہ تصویر موحد کی جانب بڑھا دی۔جسے لیتا وہ سہیر کو اندر لے آیا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مشعل بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں گئی تھی

اللہ جی یہ کیا ہوا وہ مسٹر آفندی کو بھی ابھی آنا تھا اور اس تصویر کو بھی ابھی" گرنا تھا؟" اس نے غصے سے فون اٹھا کر ایمان کو کال ملائی جسے اس نے پہلی رنگ پر اٹھا لیا۔ مشعل کی کہانی سن کر ایمان کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا تھا جب ایک حیال نے اسکی ہنسی کی گاڑی کو بریک لگائی تھی۔

مشی ایک منٹ یہ مسٹر آفندی اس وقت تیرے گھر پر کیوں آیا ہے؟" "

ایمان نے سوال کیا۔

میری عزت کا تماشا دیکھنے!" مشعل نے روہانسا ہو کر کہا۔"

عزت کا تماشا دیکھنے نہیں تجھے اپنی عزت بنانے پاگل لڑکی!" مشعل کے"

کان کھڑے ہوئے۔

اب ادھر رونے دھونے کے بجائے جا کر نیچے پتہ کر کہ ہو کیا رہا"
ہے؟"ایمان نے اسے عقلمندی کا مشورہ دیا تو وہ فون بند کرتی اپنا حلیہ
درست کرنے لگی تا کہ نیچے جا سکے۔

موحد نے ہاجرہ کو بابا کے باس اور سہیر آفندی کے آنے کا بتایا تھا۔ سہیر
آفندی کا ذکر وہ لاتعداد بار مشعل کے منہ سے سن چکی تھیں۔ مگر وہ انکی آمد
کی وجہ نہیں جان پائی تھی۔ اتنے بڑے لوگوں کا ان کے گھر کیا کام ہو سکتا
تھا؟ وہ موحد کے ساتھ ڈرائنگ روم کی جانب آئی تھیں جہاں وہ دو خوبرو
جوان بیٹھے تھے۔

اسلام علیکم!"ہاجرہ بیگم کو دیکھ کر انھوں نے اٹھ کر سلام کیا تھا۔"
واعلیکم سلام بیٹھیے پلیز!"ہاجرہ نے سلام کا جواب دیتے انھیں بیٹھنے کو کہا"
تھا۔ کچھ دیر خاموشی چھائی رہی جب سہیر نے نظروں سے فواد کو بات
شروع کرنے کو کہا تھا۔

سلیمان صاحب آئی تھنک اب ہمیں وہ بات شروع کرنی چاہیے جس کے " لیے ہم یہاں آئے ہیں۔ "سہیر کی جانب وہ دیکھتا سلیمان صاحب سے مخاطب ہوا تھا۔

جی سر کہیے ؟" سلیمان نے سنجیدگی سے کہا تھا وہ اپنے باس اور سہیر آفندی " کی نظروں کے مفہوم کچھ کچھ سمجھ گئے تھے۔

سلیمان صاحب آفس میں میں آپکا باس ہوں پر یہاں آپ میرے بڑے " ہیں اصل میں میں اور سہیر آپ کے پاس ایک درخواست لے کر آئے ہیں۔ "سلیمان صاحب نے ہاجرہ کی جانب دیکھا تھا جو نا سمجھی سے ان سب کو دیکھ رہی تھی۔ موحد بھی خاموشی سے باپ کے ساتھ بیٹھا تھا۔

مشعل آہستہ سے سیڑھیاں اترتی ڈرائنگ روم کی جانب آئی تھی جب کانوں میں فواد سر کی آواز پڑی تھی تو اسے جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔

سلیمان صاحب سہیر آپ سے آپکی بیٹی کا ہاتھ مانگنا چاہتا ہے۔وہ مس" مشعل کو پسند کرتا ہے اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔"فواد نے سلیمان اور ہاجرہ بیگم وہ دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ہاجرہ نے سہیر کی جانب دیکھا جو سنجیدگی سے بیٹھا فرش کو گھور رہا تھا۔ سلیمان صاحب نے کوئی جواب نہیں دیا وہ سب سہیر آفندی کو دیکھتے ہوئے کسی گہری سوچ میں کھوئے ہوئے تھے۔

آپ نے کوئی جواب نہیں دیا سلیمان صاحب؟"فواد نے پھر پوچھا اور" سہیر نے گھٹنے پر ہاتھ رکھ کر اسے متوجہ کیا۔

باہر کھڑی مشعل کے دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی۔اس نے تو ایسا کچھ ہو جانے کی توقع بھی نہیں کی تھی۔

سہیر نے گلا کھنکار کر بولنا شروع کیا تو مشعل کا دل زور سے دھڑکا تھا۔

مسٹر سلیمان! میں جانتا ہوں آپ لوگ مجھے ٹھیک سے نہیں جانتے اگر" آپ میرے بارے میں تحفظات کا شکار ہیں تو آپ لوگ حق پر ہوں گے۔

میرا کوئی لمبا چوڑا خاندان ہے نہیں بس میں اور میرا بھائی ہی پاکستان میں ہیں باقی جو چند ایک رشتے ہیں وہ باہر مقیم ہیں۔اگر کوئی ہوتا تو شاید یہ بات وہ کر رہا ہوتا۔میں بس اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ میں آپکی بیٹی کو پسند کرتا ہوں اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔اس لیے مشعل سے اپنی پسندیدگی کا اظہار کرنے کے بجائے میں سیدھا آپ کے پاس آیا ہوں۔میں ایک دو بار سے زیادہ مشعل سے نہیں ملا جب بھی سامنا ہوا تو وہ آپ لوگوں کے ساتھ ہی ہوتی تھی۔اس لیے ہماری کوئی انڈر سٹینڈنگ کوئی پلاننگ نہیں ہے! میں نہیں جانتا کہ مشعل کیا سوچتی ہوں گی اگر آپ لوگوں کو یہ رشتہ موزو لگے اور مشعل کی مرضی جان کر آپ مجھے جواب دیجیے گا۔"سہیر نے ان سب کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

مشعل کو سہیر کی باتیں بہت اچھی لگی تھی مگر ایمان نے جو نقشہ کھینچا تھا" "اس سے بلکل الگ طریقے سے سہیر نے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا تھا۔

دیکھیے مسٹر آفندی۔۔۔۔۔!" سلیمان صاحب نے بولنا شروع کیا جسے "
سہیر نے درمیان میں کاٹ دیا۔
آئی ایم سوری مجھے آپکی بات کاٹنی پڑی مگر جس ناتے میں یہاں موجود "
ہوں وہ فارمل نہیں ہے اس لیے مجھے اچھا لگے گا اگر آپ مجھے سہیر کہ کر
"پکاریں گے۔
اوکے سہیر! مجھے بڑا اچھا لگا کہ آپ نے میری بیٹی کو اپروچ کرنے سے "
پہلے مجھ سے بات کی۔ یہ آپکی نیت کی سچائی کا ثبوت ہے مگر کوئی بھی فیصلہ
"کرنے سے پہلے میں اپنی بیٹی سے پوچھنا پسند کروں گا۔
"That's fine!"
میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ آپ مشعل سے پوچھ لیں۔ میں کسی کو فورس "
کرنے کا قائل نہیں ہوں۔ اگر وہ نہیں چاہے گی تو میں اسے بلکل فورس
نہیں کروں گا۔"؛

مشعل جو باہر کھڑی سب سن رہی تھی اسے کچھ مایوسی ہوئی تھی اس نے سوچا تھا کہ سہیر آفندی اس سے اپنی جنونی محبت کا اظہار کرے گا اور وہ اس کے انکار کرنے کے باوجود بھی اسے فورس کرے گا ایسا ہی تو ہوتے ہیں سائیکولوگ۔۔۔۔"ہاجرہ کچھ چائے پانی کا انتظام کیجیے۔ سلیمان صاحب نے ہاجرہ سے کہا.

ارے نہیں اب ہمیں چلنا چاہیے۔"سہیر نے فوراً انھیں تکلف کرنے" سے روکا تھا۔

نہیں آپ لوگ پہلی بار ہمارے گھر آئے ہیں ایسے بنا کچھ کھائے پیے تو" "نہیں جا سکتے۔

موحد بیٹا تم آو میرے ساتھ زرا!" یہ کہتی ہاجرہ بیگم کچن کی جانب چلی" گئی۔

مشعل جو ماں کی آواز سن کر پہلے ہی وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی تھی اب اپنے کمرے میں چلی گئی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اب آگے کیا ہو گا۔

موحد ہاجرہ کے ساتھ کچن میں آیا تو انھوں نے اسے مشعل کو نیچے بلانے بھیجا اور خود کچن میں جا کر مہمانوں کے لیے چائے کا انتظام کرنے لگیں۔

موحد نے مشعل کے کمرے میں داخل ہوا تو وہ بیڈ پر بیٹھی بے مقصد کتاب کے صفے الٹ رہی تھی۔

"تم کیوں مراقبے میں پڑی ہو میڈم؟" موحد نے مشعل کو کھوئے ہوئے دیکھا تو پوچھنے لگا۔ موحد کی آواز پر عمل نے کاٹ کھانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔

"آپ جانتے ہیں آپکی وجہ سے مجھے کتنی شرمندگی ہوئی اس سائیکو کے سامنے۔"

وہ سائیکو اب سیاں بنے جا رہا ہے تمھارا!" موحد نے آہستہ آواز میں کہا" تھا جسے مشعل نے سن تو لیا تھا مگر انجان بنی رہی۔

کچھ کہا آپ نے؟" مشعل نے معصومیت کے سارے ریکارڈز توڑتے کہا" تھا۔

نہیں! نیچے آجاؤ ماما نے بلایا ہے کچن میں انکی ہیلپ کر دو۔" موحد کہتا ہوا" نیچے چلا گیا۔

وہ کچن میں آئی تو ماما کے انتظامات دیکھ کر اسے ایک ہی بات سمجھ آئی کہ وہ اس رشتے کو ہاں ہی کریں گی کیونکہ انھوں نے کئی طرح کے لوازمات نکال کر رکھے ہوئے تھے۔ چائے کے ساتھ سموسے کباب اور نا جانے کیا کیا تلا جا رہا تھا۔

ماما کون مہمان ہیں جن کے لیے اتنا انتظام ہو رہا ہے؟" مشعل اپنی" معصومیت کا ناٹک کرتی ماما سے پوچھنے لگی۔

بیٹا پاپا کے باس اور انکا دوست ساتھ آیا ہے۔"انھوں نے سرسری سا" جواب دیا۔

ماما چھپالیں آپ نہیں جانتی میں تو سب جان چکی ہوں۔"وہ دل میں " سوچتی مسکرانے لگی۔

ماما میں فواد سر کو سلام کر آؤں!"اس نے بھرپور ایکٹنگ کرتے کہا۔" کوئی ضرورت نہیں ہے۔یہاں آؤ اور الماری سے برتن نکال کر ٹی ٹرالی" میں لگاؤ۔"انھوں نے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

اور مشعل"جی ماما!"کرتی شرافت سے برتن ٹرالی میں لگانے لگی۔وہ ویسے بھی ابھی سہیر آفندی کے سامنے جانے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی خاص کر سہیر کے اس تصویر کو دیکھ لینے کے بعد۔

وہ سلیمان صاحب کے گھر سے واپسی کے بعد فواد کو چھوڑتا اب گھر کی طرف آرہا تھا۔وہ کافی خوش اور مطمین تھا۔ سلیمان صاحب کے رویے سے اسے یہی لگا تھا کہ انکو اس رشتے سے کوئی مسلہ نہیں ہو گا۔اور مشعل

"اگر اس نے انکار کر دیا تو؟" یہ وہ سوال تھا جسکا جواب اسے کنفیوز کر رہا تھا۔ایسا سچ تھا کہ اسے مشعل بہت پسند تھی مگر وہ اسکے ساتھ کوئی جنونی محبت میں گرفتار نہیں تھا مگر پھر بھی یہ خیال کے وہ کہیں انکار نا کر دے اسے بے چین کر رہا تھا۔ مشعل وہ پہلی لڑکی تھی جو مڈل کلاس کی ہو کر بھی سہیر آفندی کی نظروں میں آئی تھی ورنہ اس سے پہلے تو وہ دو اپر کلاس کی لڑکیوں میں انٹرسٹڈ تھا جن میں سے ایک شادی میں انٹرسٹڈ نہیں تھی جو کہ سہیر آفندی کو قبول نہیں تھا اور دوسری سہیر سے زیادہ اسکی پوزیشن اور سٹیٹس سے امپریس تھی۔اور ساحر نے اسکا اصل چہرہ بھی سہیر کے سامنے ہی تھا لوگوں کو اندر تک جانچ لینے والا۔ لایا تھا۔ساحر ایسا

وہ گھر آیا تھا تو ساحر جو لاؤنج میں ہی تھا اسے دیکھتے ہی سیٹی بجانے لگا۔

ہاں تو مسٹر سہیر آفندی ہاں ہوئی یا ناں؟"ساحر نے پوچھا۔"

تم کو کس نے بتایا کہ میں وہاں گیا تھا؟"سہیر نے پوچھا۔"

میری نظر تو ہر وقت تم پر ہے سہیر اب بتاؤ کیا جواب ملا۔"

اپنی بیٹی سے پوچھ کر جواب دیں گے وہ؟"سہیر نے بتایا"

تو تم کو پہلے بیٹی سے بات کر لینی چاہیے تھی ناں اب انکار ہوا تو تم کو"

شرمندگی ہو گی۔"ساحر نے عام سے لہجے میں کہا تھا۔

نہیں ساحر میں پہلے کوشش کر چکا ہوں دو بار اور نتیجہ کیا ہوا وہ تم جانتے"

ہو۔اس کے لیے میں مذید فیلنگ ڈیولپ کرنے سے پہلے میں چاہتا ہوں

کہ اس سے کوئی رشتہ بن جائے۔"سہیر نے سوچتے ہوئے کہا تھا۔

اوکے ویل اگر تم کو ایسا لگتا ہے تو ٹھیک ہے۔مگر میں نہیں چاہتا کسی بھی"

"وجہ سے تمھارا دل ٹوٹے۔

"You know that I can't take it."

ساحر نے فکر مندی سے اپنے بھائی کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"I know Sahir but she's different."

"وہ باقی سب سے الگ ہے جب تم ملو گے تو جان جاؤ گے۔"

تم ہر بار ایسا ہی کہتے ہو سہیر پتہ نہیں بار بار تم کو پیار کیسے ہو جاتا ہے؟""

ساحر نے اسے چڑاتے ہوئے کہا۔

تھی۔"سہیر infatuation وہ پیار نہیں تھا ساحر تم جانتے ہو۔وہ" نے صاف گوئی سے کہا۔

اور اب کی بار؟"ساحر نے اپنی مخصوص تیکھی مسکراہٹ سے پوچھا تھا۔"

"I don't know I just can't figure out my feeling for her but I think _____it's love."

سہیر نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"اور اگر اس نے انکار کر دیا تو؟"

تو میں اپنے دل کو سمجھالوں گا۔"سہیر نے پریکٹیکل جواب دیا۔"

....."تو پھر میرے نزدیک یہ پیار نہیں ہے سہیر"

پیار تو یہ ہے کہ کوئی اچانک سے آپکے دل میں آکر اپنی مہر لگادے اور پھر آپ چاہ کر بھی اسے مٹا نہیں پاؤ۔ کتنی کوشش کر لو کتنے بھی ہاتھ پیر مار لو اس سے چھٹکارا آپ کے نصیب میں نا ہو۔ دنیا کی کوئی دوا کوئی تعویز آپکو اس پیار کے سحر سے آزاد نا کروا پائے۔۔۔۔۔یا پھر پیار وہ ہے جو آپکو کسی آکٹوپس کی طرح جکڑ لے۔۔۔آپ برباد تو ہو جاؤ مگر اس پیار سے دامن نہیں بچا سکو۔ پیار وہ دلدل ہے جس سے بچ کر نکلنا ناممکن ہے۔۔۔۔پیار ایک نشہ ہے اور ہم جانتے ہیں کہ وہ ہماری جان لے لے گا مگر ہم اس نشے سے باز نا آئیں۔۔۔۔۔۔۔پیار وہ ہے جو آپکو سب بھلا دے۔ جسکا ساتھ آپکو ایک دوسری دنیا میں لے جائے۔۔۔۔جسکے ہونے سے دنیا رنگیں ہو اور نا ہونے سے ویران۔۔۔۔۔۔۔نا ہونے کا سوال ہی پیدا نا ہو۔۔۔۔۔کیونکہ جو آپکا پیار ہے اسے آپ کے ہی پاس ہونا

چاہیے۔۔۔۔پھر چاہے اسے دنیا سے چرا کیوں نا لیا جائے۔۔۔۔۔جو دور ہو تو زندگی عذاب لگنے لگے اور اگر وہ پاس ہو تو دنیا جنت۔۔۔۔

ساحر نے کسی غیر مرئی نقطے کو گھورتے ہوئے کہا تھا۔

یہ پیار نہیں جنون ہے مسٹر ساحر آفندی۔"سہیر نے ہنستے ہوئے کہا۔"

ہو گا۔۔۔"ساحر نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تھا۔"

مجھے لگتا ہے تمھیں کبھی ہوا تو ایسا ہی جنونی عشق ہو گا مائی ڈیئر!"سہیر نے"

ساحر کو چھیڑا جو لڑکیوں اور ریلیشنز سے بھاگتا تھا۔

مجھے اس سب میں نہیں پڑنا سہیر کیونکہ ابھی تک کوئی ایسی دنیا میں آئی"

نہیں جو مجھے ہٹ کر سکے۔ مگر یہ بھی سچ ہے کہ عشق میں جنون نہیں تو اس عشق کی کوئی اوقات نہیں۔"ساحر کہہ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا

یہ جانے بنا کہ اسکا خود پر یہ بھرم بہت جلد ہی ٹوٹنے والا ہے۔بہت جلد ہی اسکے دل کی دنیا تہ و بالا ہونے والی تھی۔

سہیر اپنے بھائی کی کی پشت کو گھورتے ہوئے دیکھنے لگا جس کے بارے میں سب جان کر بھی وہ انجان تھا۔اسکا بھائی اسکے وجود کا حصہ تھا مگر کبھی کبھی وہ اسکو بلکل انجان معلوم ہوتا تھا۔وہ دونوں بھائی ایک دوسرے سے یکسر جدا تھے۔ایک مشرق تھا تو دوسرا مغرب۔۔۔۔

سہیر نے گہرا سانس خارج کیا تھا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مہمانوں کے جانے کے بعد ہاجرہ بیگم سلیمان صاحب اور موحد سہیر آفندی کے بارے میں بات کر رہے تھے۔اور مشعل کان لگا کر سننے کی کوشش کر رہی تھی مگر اسے کوئی واضح آواز نہیں آ رہی تھی۔

ہاجرہ بیگم کو تو سہیر بہت پسند آیا تھا اور سلیمان کو بھی وہ اور اس کا طریقہ پسند آیا تھا مگر موحد کے دماغ میں مشعل کی ریسرچ گھوم رہی تھی۔

مگر بابا آپ نے تو سنانا مشعل اسکے بارے میں کیا کہتی ہے کہ وہ ذہنی"
بیماری کا شکار ہے۔"موحد نے کہا۔
ذہنی توازن تو تمھاری بہن کا خراب ہے وہ انسان آج گھنٹہ پورا یہاں بیٹھا"
رہا اس کی باتوں یا حرکتوں سے تم کو لگا کہ وہ کسی ذہنی بیماری کا شکار ہے۔"
ہاجرہ نے موحد سے کہا تو وہ سوچ میں پڑھ گیا۔
ہاں بیٹا بس ایک بات کو لے کر آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ذہنی مریض"
ہے۔ غصہ کسی کو بھی آسکتا ہے۔اس دن ہو گئی ہو گی کوئی بات اس لیے آ
گیا غصہ بات اتنی سے اور ہماری جھلی بیٹی نے اسے نا جانے کون سا روپ
دے دیا۔"سلیمان صاحب نے بھی ہاجرہ کی بات کی تائید کی۔
جاؤ بلاؤ اسے !"سلیمان صاحب نے موحد سے کہا تو وہ اسکے کمرے کی"
جانب چلا گیا جو سیڑھیوں سے اوپر کان لگائے کھڑی تھی فوراً کمرے کی
طرف بھاگی۔

واہ مشعل سلیمان اپنی شادی کی باتیں چوروں کی طرح سن رہی ہیں"

"آپ؟

مشعل نیچے او بابا بلا رہے ہیں۔"موحد نے کمرے کے دروازے سے"

جھانک کر کہا۔

آپکو آج ماما بابا نے کیوں رابطے والا کبوتر بنایا ہوا ہے؟"وہ استحزائیہ انداز"

میں کہنے لگی۔

نیچے آو لگ پتہ جائے گا۔"وہ کہتا نیچے کی جانب ڈورا۔"

مشعل اٹھتی ایک گہرا سانس لیتی خود کو کمپوز کرنے لگی ابھی تو نیچے جا کر اسے

حیران ہونے کا ناٹک بھی کرنا تھا۔

چل مشعل میری جان کریکٹر میں آجا!"وہ سٹائل سے کہتی سیڑھیاں"

اترتی نیچے آگئی۔

یہاں آئے ہمارا بچہ!"سلیمان صاحب نے اسے اپنے پہلو میں بیٹھایا تھا۔"

جی بابا آپ نے بلوایا؟"وہ آنکھیں میں سوال لیے باپ سے کہنے لگی۔"

ہاں بیٹا مجھے آپ سے آپکی رائے لینی تھی۔" سلیمان صاحب نے کہا۔"
کس سلسلے میں؟" وہ ہاجرہ کو دیکھتی کہنے لگی۔"

بیٹا وہ سہیر آفندی نے آپکا ہاتھ مانگا ہے۔" سلیمان صاحب نے بات کا"
آغاز کیا۔

کیوں اسکے پاس اپنے ہاتھ نہیں؟" بے ساختہ اسکے منہ سے نکلا تھا۔ تو"
ہاجرہ اپنا سر پیٹ کر رہ گئی

اس نے تمھارا رشتہ مانگا ہے عقل کی دشمن۔" ہاجرہ نے بتایا تو وہ پوری"
طرح حیرت ظاہر کر گئی۔ دل میں خود کو اپنی کمال اداکاری پر داد دینے لگی۔

"آپکا کیا خیال ہے بیٹا؟"

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا بابا وہ انسان۔۔۔۔۔"

بلکل ٹھیک ہے وہ کوئی ذہنی مسلہ نہیں ہے اسے۔۔!" ہاجرہ جو سمجھ گئی"
تھی کہ مشعل کیا کہنے لگی ہے اسکی بات کاٹتی بولی تھی۔

اگر پسند نہیں یا کوئی اور اعتراض کی وجہ ہے تو ٹھیک ہے مگر اس بات کو" جواز مت بنانا۔" انھوں نے سختی سے کہا تھا۔ مشعل منہ بنا کر رہ گئی۔

اگر بولنے نہیں دینا تو بلایا کیوں تھا۔" مشعل آہستہ آواز میں شکوہ کر گئی" جو سلیمان نے سن لیا۔

"بیٹا اگر وہ آپکو پسند نہیں ہے تو ہم آپکو فورس نہیں کریں گے۔"

نہیں بابا ایسا تو نہیں کہا۔" سلیمان صاحب نے کہا تو مشعل نے فوراً انکی" بات کا جواب دیا۔

اچھا آپ کچھ دن لے لیں اور آرام سے سوچیں!" انھوں نے اسکے سر پر" ہاتھ رکھتے کہا تھا۔

جی بابا!" وہ مطمین ہوتی کہنے لگی اور اپنے کمرے کی جانب چلی گئی۔"

".ان فضول ناولز کو چھوڑے گی تو ہی کچھ سوچے گی ناں"

ہاجرہ بیگم نے سر جھٹکتے کہا تھا۔ وہ اسکے ناولز سے سخت بے زار تھیں۔

سہیر فریش ہو کر ٹیرس پر آیا تھا جہاں اب سورج ڈھلنے والا تھا۔ وہ مشعل کے بارے میں سوچ رہا تھا اسے لے کر اپنی فیلنگز کو سوچ رہا تھا۔ ساحر نے کہا تھا کہ جو وہ مشعل کے لیے محسوس کرتا ہے وہ پیار نہیں ہے۔ وہ صرف اسے اچھی لگی ہے۔ مگر وہ اسے "صرف" اچھی نہیں لگی تھی۔ وہ اسے بہت اچھی لگی تھی۔ اتنی اچھی کہ وہ اسکے علاؤہ کچھ سوچ نہیں پاتا تھا۔ ایک چیز جو مشعل کو اسکے ذہن سے خارج کرتی تھی وہ اسکا بھائی اور اسکی حرکتیں ہی تھیں۔ وہ ایک بار پھر ساحر کو سوچنے لگا تھا۔ سمیع نے جو بتایا تھا وہ ناقابل یقین تھا اور فواد نے جو بتایا تھا وہ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔

ٹیرس پر کھڑا وہ سورج غروب ہونے کا منظر دیکھتے ہوئے ساحر کو کتنی ہی دیر سوچتا رہا تھا۔ ساحر بھی تو اسی سورج کی مانند ہی تھا کبھی غروب ہو کر

گہرے سیاہ اندھیرے جیسا تو کبھی طلوع ہو کر ہر سمت روشنی اور زندگی بکھیرنے والا جسے لوگ بس دور سے دیکھ ہی سکتے تھے اس تک رسائی کسی کو نہیں ملتی تھی اور جب اس کی روشنی پر زوال آتا ہے تو تاریک ہوتا دنیا کی نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے اور اپنے آپ تک پھر بھی کسی کو پہنچنے نہیں دیتا۔

تبھی اسکے فون پر ساحر کا میسج آیا تھا جو اسے رات ہونے والی ریسٹورینٹ اوپننگ کے انوایٹ کے بارے میں بتا رہا تھا اور ساتھ میں اپنے کسی کام سے باہر جانے کا کہہ رہا تھا۔

سہیر نے اپنے ذہن میں ابھرتی سوچوں کو شانت کرنے کے لیے اس تقریب میں جانے کا فیصلہ کیا تھا۔اور سمیع کو میسج کر کے ساحر کے پیچھے بھیج دیا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مشعل نے کمرے میں آتے ہی ایمان کو کال کی تھی جو بے صبری سے مشعل کی کال کا انتظار کر رہی تھی۔اور تب سے اب تک لاتعداد کالز کر چکی تھی جو مشعل نے جان بوجھ کر نہیں اٹھائی تھی کہ کہیں ایمان سہیر آفندی کے رشتے کا سن کا ٹپک ہی نا پڑے اور مشعل کو ماما بابا کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے کہ وہ انکی باتیں سن چکی ہے۔

ہیلو مشی کہاں غائب تھی یار کتنا انتظار کروایا؟"ایمان نے کال ریسیو کرتے ہی اپنی زبان کی بریکس فیل کر دی تھی۔

بس ماما کے ساتھ بزی تھی۔"مشعل نے جھوٹا بہانہ بنایا تھا۔"

اچھا بتاوہ سائیکو کیوں آیا تیرے گھر تجھے پرپوز کرنے کے لیے ناں؟""

ایمان نے ہر جوش ہو کر کہا تھا۔

ہاں!" مشعل کا یک لفظی جواب اس کے تجسس کو ہوا دینے لگا۔"

کیا ہاں؟ پوری بات بتاناں کہ کیا کہا اس نے؟ کیسے پروپوز کیا؟" ایمان"

نے اشتیاق سے پوچھا۔

بابا سے میرا ہاتھ مانگ کر اور یہ بھی کہا کہ مجھ تک اپروچ کرنے سے پہلے"

وہ بابا سے بات کرنا چاہتا تھا اور بابا نے بھی مجھ سے پوچھ کر جواب دینے کا

کہہ دیا۔" بڑا کڑوا منہ بنا کر مشعل نے ایمان کو بتایا۔

دھت تیرے کی! یہ کیا بات ہوئی؟" ایمان نے فوراً کہا جس پر مشعل نے"

مزید رونی شکل بنالی۔

مانی یار اتنا روکھا پھیکا رشتہ وہ بھی مشعل سلیمان کا۔۔۔۔مجھے لگا تھا وہ"

سائیکو مجھے کسی جنونی طریقے سے پرپوز کرے گا جیسے توں نے بتایا تھا مگر

میرے سارے خواب چکنا چور ہو گئے یار۔۔۔وہ تو بس مجھے دیکھ دیکھ کر

مسکرا تا رہتا ہے۔اسکی آنکھوں میں تو کوئی پیار والا جنون ہی نہیں جیسا میں

"سوچتی تھی جیسا مجھے چاہیے تھا۔

مشعل ہم کل ملتے ہیں پھر مل کے کوئی حل تلاش کر لیں گے یار تو فکر "
مت کر!" ایمان نے اسے تسلی بھرے انداز میں کہا تھا۔
اوکے اللہ حافظ!" وہ فون بند کر رہی تھی جب موحد اندر داخل ہوا۔ "
سنا دی ساری رپورٹ اپنی سہیلی کو!" موحد نے مشعل کی بیڈ پر گرنے "
کے سے انداز میں بیٹھتے ہوئے کہا۔
آپکو کیا؟" مشعل نے ناراضگی کا بھرپور اظہار کیا تھا۔ "
ارے پیاری بہنا ابھی تک خفا ہو۔۔۔۔اب تو پرائی ہونے جا رہی ہو۔" وہ "
مشعل کے پھولے ہوئے گال کھینچتا کہنے لگا۔
مت کریں آپکی وجہ سے مجھے کتنی شرمندگی ہوئی اس سائیکو کے "
"سامنے۔
ارے شرم کر جاؤ لڑکی تمھارے رشتے کی بات چل رہی ہے اس کے "
ساتھ اور پھر بھی تم اسکو ایسے القابات سے پکار رہی ہو۔" مشعل نے کوئی
.جواب نا دیا

اچھا بتاؤ کیسے دور ہو گی میری پیاری سی بہن کی ناراضگی؟"موحد نے اس سے پوچھا۔

مجھے نہیں دور کرنی ناراضگی آپ سے!"مشعل نے پھر سے رخ موڑ کر کہا۔

یار مشعل ناں کرو ناں کچھ دنوں بعد چلا جاؤں گا آسٹریلیا پھر کسے ستاؤ گا یار" اس لیے سوچا کہ جی بھر کر اپنی پیاری بہن کو تنگ کر لوں۔اور اب تو تم پرائی بھی ہونے جا رہی ہو۔"وہ مشعل کے بالوں کی پونی کو کھینچتا کہنے لگا۔ اور موحد کی اس بات پر مشعل کی آنکھیں نم ہونے لگی وہ بھی اپنے بھائی کو بہت مس کرنے والی تھی۔

موحد نے اسکا رخ اپنی جانب موڑا تو آنکھوں میں آنسو دیکھ کر حیران ہوا۔

ارے مشعل تم میرے جانے پر آنسو بہا رہی ہو یا اپنے پرائے ہونے پر۔""" وہ ناسمجھی سے پوچھنے لگا۔

کسی پر نہیں۔۔۔۔"وہ آنسو صاف کرتی بے رخی سے کہنے لگی۔موحد کچھ "
دیر سوچتا رہا اور پھر کہنے لگا
اچھا صلح کر لو یار اور بدلے میں میں تمکو ڈنر باہر کرواؤ گا شہر میں ایک نیا "
ریسٹورنٹ اوپن ہو رہا ہے آج۔"ڈنر کے نام پر مشعل کے کان کھڑے ہو
گئے۔مگر اس نے ظاہر نہیں کیا۔
بولو ناں مشعل صلح ہو جائے گی!"موحد نے پھر اسکے بال کھینچتے ہوئے "
پوچھا۔
ایک شرط پر؟"مشعل نے رخ موڑے موڑے کہا۔"
کیسی شرط؟"موحد کو مشعل کی ہر شرط منظور تھی وہ اسے زیادہ دیر خود "
سے خفا نہیں دیکھ سکتا تھا۔
ہم ایمان کو بھی ساتھ لے کر چلیں گے۔"مشعل نے آبرو آٹھا کر اور "
ہتھیلی پھیلا کر کہا تھا۔

یار مشعل اسکا ہر جگہ ساتھ ہونا ضروری ہے کیا۔ایسا کرو اسے سسرال " بھی ساتھ لے جانا ویسے بھی سہیر کا ایک بھائی بھی ہے۔"موحد نے چڑ کر کہا۔

کاش وہ عمار کو پسند نا کرتی ہوتی تو میں اسے اپنی بھابھی بنا لیتی. "مشعل نے " چہک کر کہا۔

لاحول ولا قوۃ!"موحد نے بے ساختہ کہا تو مشعل کا فلک شگاف قہقہ " گونجا جسکا مطلب تھا کہ اسکی ناراضگی ختم ہو چکی ہے۔

موحد پر سکون سانس لیتا وہاں سے چلا گیا۔

بھائی کے جانے کے بعد مشعل نے فوراً ایمان کو میسج کر کے ڈنر پر جانے کا پلان بتایا اور خود کپڑے ڈھونڈنے لگی جو وہ آج پہن کر جائے گی۔

وہ بلیک رنگ کی سٹائلش سی شرٹ اور ہم رنگ کیپری پہنے ہوئی تھی۔ پاوں میں بلیک کلر کا نازک سا سینڈل پہنے ہوئے تھے۔ جس میں وہ بہت آسانی سے چل پا رہی تھی لمبے سیدھے بال عادتاً کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔ آنکھوں میں جی بھر کر کاجل ڈالا گیا تھا اور گھنی خم دار پلکوں پر مسکارے کے کئی کوٹ کئے گئے تھے جوان کو مذید لمبا اور گھنا بنا رہا تھا۔ ہونٹوں پر نیچرل کلر کا لپ کلر لگائے ہوئے تھی۔ کانوں میں ٹاپس ایک ہاتھ میں نازک سا بریسلٹ اور دوسرے ہاتھ میں سٹائلش سی گھڑی تھی۔ گلے میں ہمیشہ سے موجود چین آج بھی اسکی گردن کا احاطہ کئے ہوئے تھا۔ وہ اپنے آپ کو آئینے میں دیکھتی باہر کی جانب ڈوری تھی جہاں موحد اسکا انتظار کر رہا تھا۔ فرنٹ سیٹ پر بیٹھتی وہ ایمان کو باہر آنے کا میسج کرنے لگی۔ جب وہ ایمان نے گھر پہنچے تو ایمان بھی گاڑی کی آواز سنتی باہر آگئی تھی۔ وہ بھی پلم کلر کر سادہ سے سوٹ میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔ بالوں کو کھلا

چھوڑا گیا تھا۔ڈھیر سارا کاجل، پنک بلش اور لپ کلر اس پر بہت اچھا لگ رہا تھا۔

"چلو جی لے لیا تمھاری ایمان کو بھی اب ناراضگی ختم؟"

موحد نے فوراً کہا تھا۔

مجھے اتنا چھنا کا کامت سمجھیں جب تک ڈنر کر کے واپس نہیں آجاتے کوئی" ناراضگی وراضگی ختم نہیں ہو گی۔۔۔یہاں میں ناراضگی ختم کہوں اور آپ واپس یوٹرن لے کر گھر پہنچادیں۔" مشعل کے تیز لہجے میں کہا تھا۔ایمان کھسیانی ہنسی ہنس کر رہ گئی۔

ارے اتنا کنجوس سمجھا ہوا ہے مجھے۔"موحد نے مصنوعی ناراضگی سے" کہا۔

اس سے بھی زیادہ۔۔۔۔۔"مشعل نے اثر نا لیتے ہوئے کہا تھا۔"

سہیر ریسٹورنٹ کی اوپننگ کے لیے جانے والا تھا اسکا کوئی ارادہ نہیں تھا مگر ساحر کی مصروفیت کے باعث اسے جانا پڑ رہا تھا۔ کیونکہ صہیب انکا کافی گہرا دوست تھا اور دونوں بھائیوں میں سے ایک کو اسکے انوائیٹ پر لازمی آنا تھا۔ اور ہر بار کی طرح ساحر پھر غائب تھا اور سہیر کو جانا پڑا تھا۔

وہ آئینے کے سامنے کھڑا خود پر بے دریغ سپرے کرتا باہر کی جانب بڑھا تھا جب سمیع کی کال آنے لگی تھی جسے اس نے اس وقت ساحر کے پیچھے لگایا ہوا تھا۔ سمیع اس سے کافی فاصلے پر تھا مگر پھر بھی اسے اندازہ تھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔

ہیلو سمیع بولو کچھ پتہ چلا؟"؛"

سر وہ ساحر سر آج پھر شہر سے باہر جا رہے ہیں وہ یقیناً اس ستارہ بائی کے " چکروں میں لاہور جا رہے ہونگے۔۔۔۔۔۔ویسے سر میں نے سنا ہے بہت خوبصورت ہے وہ۔" سمیع بولتا چلا گیا اور سہیر کا دماغ جیسے کہیں اٹک سا گیا

تھا۔۔۔۔لاہور اور ستارہ بائی ان لفظوں کو سوچتے سہیر نے ایک پلان بنایا اور سمیع کی کال کاٹ کر شان کو کال کرتا باہر نکل گیا۔

شان کا مسلسل فون بجا جا رہا تھا مگر وہ کال پک نہیں کر رہ تھا۔ یا شاید اسے کال پک کرنے کی اجازت نہیں تھی۔

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ساحر اسکے فون پر جلنے بجھنے والے نمبر کو دیکھتا مسکرانے لگا۔۔۔۔۔

میں نے کہا تھا تم سے شان۔۔۔۔ سمیع نے اپنا کام کر دیکھایا۔" ساحر نے" بیک ویو مرر سے نظر آتی سمیع کی گاڑی کو دیکھتا کہنے گا۔

تو اب کیا کریں گے سر؟" شان نے اپنے پر اسرار سر کی جانب دیکھا۔ جو" فون پر سہیر کے آنے والے میسج کو دیکھ کر مسکرانے لگا۔

پلان بی شان۔۔۔۔ساحر نے مسکرا کر کہا اور فون سوئچ آف کرتے گاڑی" کی رفتار بڑھا دی اور سمیع کی گاڑی بہت پیچھے رہ گئی تھی۔" سمیع جو ابھی بھی ساحر کا پیچھا کر رہا تھا سہیر کے آرڈر پر وہاں سے پلٹ آیا تھا۔ جبکہ ساحر کی گاڑی پوری رفتار سے اپنے راستے پر آگے بڑھتی اسکی آنکھوں سے اوجھل ہو گئی تھی۔

ریسٹورینٹ میں داخل ہوتے ہی مشعل اور ایمان نے اشتیاق سے ارد گرد دیکھا تھا۔ وہ ایک مہنگا ریسٹورنٹ تھا ایسی جگہوں پر زیادہ تر الیٹ کلاس کے لوگ آتے تھے مگر اوپننگ ڈسکاؤنٹ کی وجہ سے کافی سارے مڈل کلاس لوگ بھی آج یہاں موجود تھے۔ ریسٹورنٹ کا ماحول بہت خوبصورت اور فلمی تھا۔۔۔۔جہاں ایک کونے پر باربی کیو بن رہا تھا اور تکے کی اشتہا انگیز خوشبو پوری فضا میں پھیلی ہوئی تھی تو دوسری جانب بار کاؤنٹر کی طرز پر بنا

کا کٹیل کانر تھا۔بچوں کے لیے چاکلیٹ فاؤنٹین اور تقریباً ہر طرح کی کینڈیز بھی موجود تھیں۔جو بچوں کو فری میں دی جارہی تھیں۔عین درمیان میں ایک بہت بڑا فاؤنٹین لگا ہوا تھا جس میں خوبصورت روشنیوں اور قمقموں سے سجاوٹ کی گئی تھی جسکی وجہ سے پانی میں ان ایک رنگ نظر آرہے تھے۔۔۔۔۔گرتے پانی کا شور ایک خوبصورت احساس بخش رہا کو جھومنے پر مجبور کر تھا۔سپیکرز پر نصرت فتح علی خان کی قوالیاں سب رہی تھیں۔مشعل اور ایمان بھی پہلی بار ایسی کسی جگہ آئی تھیں۔موحدان سے چند قدم پیچھے ہی فون پر کسی سے محو گفتگو تھا۔

مانی میں نے تجھے بتایا تھا ناں میرا وقت بدل رہا ہے۔" مشعل نے نظریں ڈوراتے ہوئے ایمان سے کہا تھا۔

ہاں مشعل جب سے وہ مسٹر آفندی تیری زندگی میں آیا ہے تیرا وقت " واقعہ میں بدل گیا ہے۔۔۔۔۔اب دیکھ کون سوچ سکتا تھا کہ تم جیسی لڑکی

ایسی ٹاپ کلاس کی جگہ پر آئے گی جو خواب بھی بس خان تکہ شاپ تک کے دیکھتی تھی۔"ایمان بھی دلچسپی سے ارد گرد دیکھتی کہنے لگی۔

ایک منٹ! مجھ جیسی لڑکی سے کیا مراد ہے تیری؟"مشعل نے کمر پر" ہاتھ باندھے پوری طرح ایمان کی جانب گھومتے ہوئے استہفامیہ انداز اپنایا تھا۔

"وہ میرا مطلب تم۔۔۔۔۔۔مطلب ہم۔۔۔۔۔ہم۔۔۔"

ایمان نے مشعل کے تیور دیکھ کر بات بنانے کی کوشش کی تھی۔

میں اگر خان تکہ شاپ کے خواب دیکھتی ہوں تو میری جان آپ بھی" عمار کے ساتھ اسی تکہ شاپ میں ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے نان تکہ کھانے کے خواب دیکھتی رہی ہیں۔"مشعل نے نسبتاً اونچی آواز میں اس پر چڑ دوڑنے کے انداز میں کہا تھا۔

کیا ہو گیا ہے مشعل کیوں چلا رہی ہو۔۔۔۔۔؟"موحد کی آواز نے ان" دونوں کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔

کچھ تو لحاظ کرو تم لوگ یہاں سارے اپر کلاس لوگ موجود ہیں۔۔۔مجھے " تم چڑیلوں کو یہاں لانا ہی نہیں چاہیے تھا۔"موحد نے جھنجھلا کر ارد گرد دیکھا جہاں کوئی بھی انکی جانب متوجہ نہیں تھا۔

آپ بھی مجھے غریب ہونے کا طعنہ مار رہے ہیں۔دیکھنا آپ لوگ شادی" کے بعد میں ایسے بلکہ اس سے بھی اچھے اور ہائی فائی جگہوں پر آپ غریبوں کی دعوت بنایا کروں گی۔"! مشعل نے ایک ادا سے کہا جسکی بات پر ایمان اور موحد بے ساختہ مسکرا دیے۔

چلو خواب بعد میں دیکھ لینا ڈنر کے بعد واپس بھی جانا ہے مجھے۔"ایمان" مشعل کا بازو کھینچتی آگے بڑھ گئی۔اندر جانے کے بجائے ان لوگوں نے اوپن ایریا میں بیٹھنے کو ترجیح دی تھی۔اپنی پسند کی ڈیشیز آرڈر کرنے کے بعد وہ لوگ ارد گرد دیکھتی باتیں کر رہی تھیں جب موحد اپنے کسی جاننے والے کو دیکھتا اس کی جانب چلا گیا تھا۔

مشعل تم نے انکل آنٹی کو رشتے کے لیے ہاں بول دیا؟"ایمان کو مشعل" کے رشتے کی بات یاد آئی تو پوچھ بیٹھی۔

ہاں امی نے تو کہہ دیا کہ کوئی اور اعتراض ہے تو اٹھاؤ ورنہ یہ ذہنی بیماری کا" بہانا بناؤ۔۔۔۔"مشعل نے ماں کے انداز کی نکل اتارتے کہا تو ایمان ہنسنے لگی۔

اچھا تو پھر۔؟"ایمان نے مذید سوال کیا۔"

پھر کیا اعتراض ہوتا تو اٹھاتی ناں۔۔۔۔شکل اسکی اچھی ہے، کوئی کمی اس" میں نہیں، کوئی فائنینشل مسلہ نہیں تو کیا اعتراض اٹھاتی؟"مشعل سامنے پرے فش کریکرز کھاتے کہنے لگی۔

اس کی گرل فرینڈ تو ہے ناں۔۔۔؟"ایمان نے اسے کچھ یاد کروایا۔"

ہاں۔۔۔۔یہ تو میں نے سوچا نہیں۔۔۔۔!پر وہ کمبخت جب سامنے آتا" ہے تو کچھ سوچا ہی تو نہیں جاتا۔"مشعل نے پہلے سوچتے اور پھر اپنی بے بسی پر مسکرا کر کہا۔

ہاں اور پھر اعتراض اسکی گرل فرینڈ کو ہونا چاہیے ناں کہ اسکا بوائے"
فرینڈز دوسری لڑکیوں کو پرپوز کر رہا ہے۔۔۔۔۔ویسے یہ امیر مردوں کے
بھی اپنے چونچلے ہوتے ہیں۔۔۔بیوی گریلو اور سادہ چاہیے اور باہر گھمانے
کے لیے سٹائلش لڑکی۔۔۔۔۔"ایمان نے ہاتھ ہلا ہلا کر کہہ رہی تھی جب
نظریں ایک منظر پر جم گئی اور زبان کو بھی فوراً بریک لگا حیرت اور بے یقینی
سے منہ کھولے وہ سہیر آفندی کو سامنے کھڑے دیکھ رہی تھی۔
تم پر کیوں شادی مرگ۔۔۔۔۔۔۔؟"مشعل نے ایمان کی نظروں"
کے تعاقب میں دیکھا تو اسکی زبان پر بھی بریک لگی تھی۔سامنے سہیر
!آفندی تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھر سے۔۔۔۔۔۔۔
مشعل منہ حیرت سے واہ کئے اس کی جانب دیکھ رہی تھی اور سوچ رہی تھی
کہ پچھلے کچھ دنوں میں بار بار سہیر آفندی کا اسکے سامنے آنا کیا اتفاق تھا یا یہ
سب پری پلینڈ تھا۔مگر جو سچ تھا وہ مشعل کے وہم و گمان میں بھی نہیں
تھا۔مگر آج اسے دیکھ کر عمل کے دل میں عجیب بے چینی نے جنم لیا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ اپنی گاڑی سے نکلا تھا اور فون کان سے لگائے اپنی مخصوص مسحور کن پرسنیلٹی کے ساتھ ریسٹورنٹ میں آیا تو آتے ہی اسے اپنے ارد گرد ایک عجیب سا احساس ہوا تھا وہی احساس جو اس دن مال میں اس نے محسوس کیا تھا جسے وہ کوئی نام تو نہیں دے پا رہا تھا مگر یہ احساس بہت انوکھا بہت اچھا تھا۔ یوں جیسے وہ اس احساس میں ڈوب کر ساری زندگی گزار سکتا ہو۔ وہ ارد گرد نظریں دوڑاتا آگے بڑھا تھا جہاں سامنے ہی اسکا دوست ریحان کھڑا تھا جس نے ان دونوں بھائیوں کو اپنے ریسٹورنٹ کی اوپننگ میں خاص طور پر بلایا تھا۔ اس سے ملتا وہ ریسٹورینٹ کے اندر والے حصے کی جانب چلا گیا تھا کیونکہ باہر میوزک اور لوگوں کا کافی رش تھا اور وہ نسبتاً خاموشی چاہتا تھا اس لیے اندر کی جانب چلا گیا جبکہ ریحان وہاں باقی دوستوں سے ملنے لگا۔

اندر آنے کے بعد اسے وہ احساس نہیں ہوا تھا۔ مطلب اس احساس کی وجہ وقت ریسٹورنٹ کے باہر کے حصے میں تھی۔ وہ فوراً باہر جو بھی تھی وہ اس جا کر اس وجہ کو تلاش کرنا چاہتا تھا مگر اسکے سرکل کے کچھ لوگوں نے اسے باتوں میں لگا لیا تھا.

وہ ان لوگوں سے کافی مشکل سے جان چھڑواتا باہر کی جانب بڑھا تھا۔ اسے لوگوں کے سوالوں سے ہمیشہ ہی الجھن تھی مگر آج اسے وہ سوالات ذہر کے جیسے لگ رہے تھے۔ اور وہ لوگ ناقابل برداشت۔۔ وہ باہر کے شور ہنگامے سے بچ کر اندر آیا تھا مگر اب وہ جلد از جلد باہر جانا چاہتا تھا اپنے دل کی آواز پر عمل کرتا وہ جیسے ہی باہر نکلا تھا تو موسیقی کی آواز پر کافی بے زار ہوا۔ وہ انگلش اور روک میوزک کا شوقین کلاسیک اور قوالیوں سے ناواقف تھا۔

اسی بے زاری سے اس نے نظریں اٹھا کر ارد گرد دیکھا تو نظر سامنے ٹیبل پر بیٹھی اس سیاہ لباس والی لڑکی پر جم گئی تھیں۔ وہ نگاہیں پلٹنا جیسے بھول گیا۔

سیاہ رنگ کے سادہ سے سوٹ میں مشعل سلیمان اسے آسمان سے اتری کوئی پری ہی محسوس ہوئی تھی۔اس کے ساتھ ٹیبل پر دو لوگ اور موجود تھے۔۔۔۔۔جو کھانے کی جانب متوجہ تھے۔مگر اسکی نظریں اس اس لڑکی کے چہرے پر جم گئی تھیں اور اب انھیں جیسے دنیا کے کسی منظر سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔اسے وہ لڑکی بہت اچھی لگی تھی۔

بیک راؤنڈ میں چلنے والی قوالی کے الفاظ جیسے اچانک اسکے احساس کی ترجمانی کرنے لگے تھے۔۔۔۔۔اسے لگا کہ لکھنے والے نے یہ الفاظ سامنے بیٹھی اس لڑکی کو سوچ کر ہی لکھے تھے۔

چہرہ اک پھول کی طرح شاداب ہے۔۔۔۔ 🖤

چہرہ اسکا ہے یا کوئی مہتاب ہے

چہرہ جیسے غزل چہرہ جانِ غزل

چہرہ جیسے کلی چہرہ جیسے کنول

چہرہ جیسے تصور بھی تصویر بھی

چہرہ اک خواب بھی چہرہ تعبیر بھی

چہرہ کوئی الف لیلوی داستاں

چہرہ اک پل یقیں چہرہ اک پل گماں

چہرہ جیسا کہ چہرہ کہیں بھی نہیں

ماہ رو ماہ رو، مہ جبیں مہ جبیں

حسنِ جاناں کی تعریف ممکن نہیں

حسنِ جاناں کی تعریف ممکن نہیں

آفریں آفریں

آفریں آفریں

تو بھی دیکھے اگر تو کہے ہمنشیں

🖤 آفریں آفریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکا دل زور سے ڈھرکا تھا یا شاید آج اسے پہلی بار دل کے ہونے کا احساس ہوا تھا۔اسکی آنکھوں میں سامنے بیٹھی لڑکی کے لیے جنون اور پسندیدگی

کوئی بھی پرکھ سکتا تھا۔وہ اس وقت بے اختیاری کی ایسی کیفیت میں تھا جہاں اپنے احساسات وہ عیاں ہونے سے نہیں روک پارہا تھا۔ورنہ اس سے بہتر کوئی خود پر اپنے جذبات پر کنڑول کرنا نہیں جانتا تھا۔اچانک اس لڑکی کی نظریں اسکی جانب اٹھی تھی اور وہ ٹھٹک کر رک گئی۔۔۔منہ تک جاتا ہاتھ وہیں معلق رہ گیا۔۔۔وہ بھی اک ٹک اسکی جانب دیکھ رہی تھی۔مقابل کی حیران نظریں جب اسکی نظروں سے ٹکرائی تو ایسا لگا جیسے اسکی کھولتی انگارے جیسی آنکھوں کو کسی نے ٹھنڈک کا احساس بخشا تھا۔سامنے کا نظارہ ان دہکتی آنکھوں پر ٹھنڈی پھوار بن کر برسا تھا۔اسکی روح کو بے پناہ سکون ملا تھا ایک ایسا سکون جو اس نے آج تک محسوس نہیں کیا تھا۔وہ ہر آواز کو فراموش کرتا بس قوالی کے الفاظ پر غور کر رہا تھا ارد گرد سے سارے منظر جیسے غائب سے ہو گئے تھے اور سامنے بیٹھی وہ لڑکی ابھی بھی آنکھوں میں حیرت لیے کسی ٹرانس کی کیفیت میں کتنی ہی دیر اسے ہی دیکھ رہی تھی۔اور پھر گھبرا کر ارد گرد دیکھنے لگی تھی۔

سہیر آفندی کسی سے بات کرنے کے بعد اندر کی جانب بڑھ گیا تھا اور مشعل کی نظروں نے اسکا تب تک تعاقب کیا تھا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو گیا تھا۔تب تک موحد بھی واپس آ گیا تھا اور ویٹر بھی انکے لیے کھانا لا کر ٹیبل پر سرو کر رہا تھا۔

کہاں کھو گئی مشی۔۔۔۔جب کہا تھا کہ چل کر بات کرو تو وہ تم نے کی" نہیں اب کیا اسکا راستہ تک رہی ہو چپ چاپ کھاؤ سٹیک ٹھنڈا ہو رہا۔"

۔۔۔۔ایمان نے اسکی توجہ کھانے کی جانب مبذول کروائی۔

مشعل اسے آنکھیں دیکھا کر اپنے کھانے کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ موحد کو اسکی بے چینی کی وجہ سمجھ آئے۔وہ کم سے کم اپنے بھائی کے سامنے اپنی بے تابی کا ذکر نہیں کرنا چاہتی تھی اور پھر سہیر آفندی تو فلحال اس کے لیے ایک انٹرسٹنگ کیس تھا جسے وہ حل کر لینا چاہتی تھی۔ کھانا کھاتے اسکی نظریں بار بار اس دروازے کی جانب اٹھ رہی تھیں جہاں سے سہیر آفندی اندر گیا تھا۔ایمان اور موحد کھانے کے ساتھ ساتھ ارد گرد کی باتیں کر رہے تھے اور مشعل بھی ہوں ہاں میں جواب دے دیتی مگر اسکا دھیان کہیں اور ہی تھا۔وہ سافٹ ڈرنک کا گلاس منہ تک لے جا رہی تھی جب نگاہ بھٹک کر سامنے دو لال انگارہ آنکھوں سے ٹکرائی تو وہ ٹھٹک کر رک گئی۔وہ سب بلائے بت بنا اسے دیکھے جا رہا تھا۔ارد گرد سے بے نیاز۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

آنکھیں دیکھی تو میں دیکھتا رہ گیا 🖤

جام دو اور دونوں ہی دو آتشہ

آنکھیں یا میکدے کے یہ دو باب ہیں۔۔۔

آنکھیں ان کو کہوں یا کہوں خواب ہیں

آنکھیں نیچی ہوئی تو حیا بن گئ

آنکھیں اونچی ہوئی تو دعا بن گئ

آنکھیں اٹھ کر جھکی تو ادا بن گئ

آنکھیں جھک کر اٹھی تو سزا بن گئ

آنکھیں جن میں ہیں قید آسمان و زمین

نرگسی نرگسی، سرمئی سرمئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عمل کا دل چاہا وہ وہاں سے بھاگ جائے اسے اچانک سہیر آفندی کی آنکھوں سے اسکی ارد گرد سے بے خبری اور بے نیازی سے خوف آنے لگا تھا۔

مشعل۔۔۔۔۔"کسی نے اسے پکارا تھا۔۔۔۔کس نے وہ سمجھ نہیں پائی" یہ موسیقی کا شور تھا یا عمل کی ذہنی کیفیت کہ وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی بس اتنا جانتی تھی کہ اگر وہ یہاں کچھ دیر اور رہی تو کہیں سامنے کھڑا وہ جنونی شخص اسے اپنی لاوا اگلتی آنکھوں میں ڈوبو کے دنیا سے اوجھل نا کر دے۔

اچانک عمل کو کچھ دن پہلے والا خواب یاد آیا تھا اس میں عمل نے اسے ایسی روپ میں تو دیکھا تھا ایسا ہی جنونی انداز۔۔۔۔۔۔۔۔

مشعل۔۔۔۔"اب کی بار ایمان نے اسے کندھے سے پکڑ کر جھنجھوڑا تھا" جب ہاتھ میں پکڑا گلاس جھلک کر اسکے ڈریس پر گر گیا۔

اوونو۔۔۔۔" مشعل نے بے ساختہ اپنے لباس کی جانب دیکھا تھا۔"
کیاہو گیاہے۔۔۔"ایمان نے اس سمت دیکھا جہاں مشعل دیکھ رہی تھی"
تو وہاں بہت سے لوگ کھڑے نظر آئے وہ مشعل کی بے دھیانی کی وجہ کو
سمجھ نہیں پائی تھی۔ موحد بھی نا سمجھی سے کچھ فاصلے پر کھڑے لوگوں کی
جانب دیکھنے لگا۔

میں ڈریس صاف کر کے آتی ہوں۔۔۔ مشعل کہتی وہاں سے اٹھ کر چلی"
گئی۔۔۔بنا ارد گرد دیکھے۔۔۔۔وہ ابھی وہاں اس شخص کی نظروں سے دور
ہونا چاہتی تھی۔اسے اچانک بے نام سا خوف محسوس ہونے لگا تھا۔

وہ ابھی بھی اسی منظر میں کھویا تھا۔۔۔۔۔وہ لڑکی اب پلٹی تھی اور ہاتھ میں پکڑے گلاس سے ڈرنک جھلک کر اسکے لباس پر گرا تھا۔جب پیچھے سے آتے چند لوگوں نے اسے کندھے سے پکڑ کر اپنی جانب گھمایا تھا۔اس کا دل چاہا وہ ان سب کو کھڑے کھڑے زمین میں گاڑ دے مگر وہ ضبط کر گیا۔۔۔ناجانے کیسے؟شاید اس وقت اسکے پاس کسی کو غصہ دیکھانے تک کا وقت بھی نا تھا۔

کیا ہوا بر و کوئی بھوت دیکھ لیا کیا؟"ان میں سے ایک نے پوچھا تھا۔"

مجھے لگتا ہے کوئی پری چہرہ دیکھ لی ہے اپنے مسٹر آفندی کو۔۔۔۔ہاہاہاہا."""

انھی لوگوں کے ساتھ کھڑے کھڑے انکی باتیں اگنور کرتا وہ واپس مڑا تو وہ لڑکی وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔۔اسکے ساتھ بیٹھے دو لوگ وہیں موجود تھے مطلب وہ یہیں کہیں ہے۔

"I need to find her."

(مجھے اسے ڈھونڈنا ہو گا۔)وہ خود سے کہتا ایک کھا جانے والی نظر اپنے پاس کھڑے لوگوں پر ڈالتا وہاں سے ہٹ گیا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ پچھلے دس منٹوں سے اسے دیوانہ وار ڈھونڈ رہا تھا جو اسکا چین و سکون چند پلوں میں اڑا کر لے گئی تھی۔ مگر وہ تھی کہ کہیں نظر نہیں آ رہی تھی۔

"Where are u woman?"

بالوں میں انگلیاں چلاتا وہ ارد گرد دیکھ رہا تھا

"....کیا میں اسے امیجن کر رہا تھا۔۔۔۔۔نہیں نہیں"

" That is not possi-

ble.----------"

"تواب کہاں جاسکتی ہے۔۔۔۔۔"

خود ہی سوال اور خود ہی جواب وہ اس وقت نیم پاگل سا ہو رہا تھا۔۔۔۔ پھر ایک خیال آنے پر وہ ریسٹ روم کی جانب گیا تھا۔۔۔ وہ یقیناً وہیں ہو گی اپنا ڈریس صاف کر رہی ہو گی۔۔۔۔۔

شٹ میں نے پہلے کیوں نہیں سوچا؟" وہ بھاگنے کے انداز میں اندر کی " جانب گیا۔۔۔۔ راہداری میں پہنچا تو وہ سامنے سے آتی دیکھائی دی جو اپنے بالوں کو سمیٹتے ہوئے انھیں جوڑے کی شکل دے چکی تھی۔۔۔۔۔۔ وہ تیزی سے اسکی جانب بڑھا اور اسے بازو سے تھام کر اپنے ساتھ گھسیٹتا ایک اندھیرے کونے میں لے گیا۔

مشعل اس افتادہ پر بوکھلائی تھی اور اس سے پہلے وہ چلاتی مقابل کی ہتھیلی نے اسکی آواز کا گلہ گھونٹ دیا۔۔۔۔۔

اس نے مشعل کو دیوار کے ساتھ کھڑا کر دیا اور ایک ہاتھ اسکی بائیں جانب دیوار پر ٹکا کر اسکی جانب دیکھنے لگا۔دوسرا ہاتھ ہنوز مشعل کے لبوں پر تھا۔ مشعل کا سانس اٹکنے لگا تھا۔

کچھ نہیں کر رہا ریلیکس۔۔۔۔۔"مشعل کو دیکھتے اس نے نرم لہجے میں " کہا۔

" So don't scream.....میں ہاتھ ہٹانے لگا

"ہوں

گہری نظروں سے اسے دیکھتے اس نے مشعل کے لبوں سے اپنا ہاتھ ہٹایا تو مشعل نے گہرا سانس لے کر خود کو کمپوز کرنا چاہا۔

سانس اور ہوا س بحال ہوتے مشعل نے وہاں سے نکلنے کی کوشش کی جسے اس نے دوسرا ہاتھ مشعل کی دائیں جانب دیوار پر رکھ کر ناممکن بنایا اور فرار کی ساری راہیں مفقود کر دی۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔مجھے جانے دیں پلیز۔۔۔۔۔" مشعل نے "
گھبراہٹ اور ناگواری کی ملی جلی کیفیت میں کہا اسے لگا یہ سب اسکے
بھیانک خواب کی تعبیر ہے اور ابھی سہیر آفندی اس پر حملہ کر دے گا۔
مشعل کی آنکھوں میں خوف ابھرا تھا۔

"ڈرو مت کچھ نہیں کر رہا۔"

"i will not even touch you."

(میں تم کو چھووں گا بھی نہیں)

بس مجھے خود کو دیکھنے دو۔۔۔۔۔۔۔۔جی بھر کے۔۔۔۔"اس نے مشعل "
کے قریب ہوتے کہا تھا۔ مشعل نے فوراً نظریں جھکاتے لب کچلے تھے۔

"You are Beautiful!!"

کیا تم کو اندازہ ہے کہ تم کتنی خوبصورت ہو۔"الفاظ پر زور دیتا وہ مشعل کو ہی نظروں کے ذریعے دل میں اتار رہا تھا۔ مگر دل میں تو وہ پہلی نظر میں ہی اتر چکی تھی اب تو اسے وہاں قید کرنا باقی تھا۔۔۔تاکہ وہ کہیں جا نا سکے۔

اسکی نظریں مشعل کے چہرے کے ایک ایک نقش کو جیسے حفظ کر رہی تھیں۔

مشعل کو سہیر آفندی سے ایسی امید نا تھی آج تک وہ جب بھی ملا تھا اس نے ان دونوں کے درمیان کا فاصلہ کم نہیں کیا تھا مگر اب وہ اس کے بے انتہا قریب کھڑا اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

اچانک مشعل کو احساس ہوا کہ وہ سہیر آفندی نہیں تھا بلکہ وہ تو کوئی اور تھا اسکی آنکھوں میں جھلکنے والا تاثر۔۔۔اسکا لب ولہجہ۔۔۔۔اسکا یہ جنونی انداز۔۔۔۔سہیر تو بہت نرم طبیعت کا مالک اور خوش مزاج ہے۔

اوو تو یہ اس کی دوسری پرسنیلٹی ہے۔۔۔"مشعل نے اسکی آنکھوں میں" دیکھتے سوچا تھا۔اس نے سوچا نہیں تھا کہ سہیر آفندی کا دوسرا روپ اتنا

جان لیوا ہو گا۔۔۔۔جو سامنے والے کو چاروں خانے چت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو گا اور کسی کو اسکے سامنے سر نہیں اٹھانے دے گا۔اسکا لب ولہجہ بھی تو بدلا ہوا تھا۔اسکے لہجے میں برٹش ایکسینٹ کی آمیزش تھی۔

"دیکھیں آپ۔۔۔۔۔۔"

"Please ! stop calling me like this....."

مجھے اچھا لگے گا اگر تم مجھے تم کہہ کر پکارو گی۔۔۔۔۔مقابل نے آنکھیں میچ کر کہا تھا جیسے اندر سر اٹھاتی ناگواری کو سلانا چاہتا ہو۔

مشعل نے بس اثبات میں گردن ہلادی اسے سہیر آفندی کی الٹر پرسنیلٹی سے خوف آیا تھا۔وہ جنونی تھا اور جنونی کچھ بھی کر سکتے ہیں۔

مشعل کے دماغ نے اسے یہاں سے نکلنے کا مشورہ دیا تھا۔

"مشعل نے بہانہ مجھے جانا ہے میرا بھائی میرا انتظار کر رہا ہو گا۔۔۔۔۔۔" گھڑا تھا تاکہ وہ ابھی یہاں سے نکل سکے۔

اچھاہواوہ تمھارا that's pretty goodاووبھائی۔۔۔۔۔۔"

بھائی تھاورنہ بات بگڑ سکتی تھی ناں اور پھر تم کو بہت دکھ ہوتا؟"اس نے ہنوزاسکے چہرے پر نظریں جمائے عجیب انداز میں کہا تھا۔ مگر مشعل کو اسکی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔

کیا مطلب؟" مشعل نے نا سمجھی سے پوچھا۔"

آپ تو جانتے ہیں موحد بھائی کو۔۔۔" مشعل نے اسے یاد کروانے کی" کوشش کی مگر پھر حیال آیا کہ وہ کون سا سہیر آفندی کا اصلی روپ ہے جو موحد کو پہچان لے گا۔

اس نے مشعل کی بات کو یکسر نظرانداز کیا۔

احساس ہوتا ہے جیسے unique جب تم مجھے دیکھتی ہو تو مجھے بہت" اس دن مال میں....." وہ دلکش انداز میں مسکرایا تھا تو مشعل کو اس سچویشن میں بھی اسکی ہنسی بہت اچھی لگی تھی۔

وہ تم ہی تھی ناں۔۔۔تم مال میں تھی مجھے اس دن بھی ایسا ہی محسوس ہوا" "تھا جیسا آج۔۔۔کہو وہ تم ہی تھی؟

وہ سوچ سوچ کر بول رہا تھا۔آنکھوں میں انجانا سا تاثر تھا کہ کہیں اسکے سوال کا جواب نفی میں نا آجائے۔۔۔۔کہیں اسکا بنایا گیا مفروضہ غلط نا ہو۔۔۔۔اسکی آنکھوں میں استفامیہ بے چینی بہت واضح تھی۔

جی۔۔۔۔"مشعل نے مختصر جواب دیا تو وہ گہرا سانس لے کر مطمین ہوا" تھا۔

اسے اپنا آپ اس وقت یہاں اس اندھیرے کونے میں سہیر آفندی کے ساتھ کھڑا بہت عجیب لگا تھا۔اگر کوئی دیکھ لیتا تو اس سیچویشن کو کیا رنگ دیتا۔

مشعل کو پتہ نہیں تھا کہ سہیر آفندی کے دوسرے روپ کے ساتھ ملنے کا یہ شوق یوں پورا ہو گا۔۔۔۔اگر وہ اسکے جنون اور پاگل پن سے واقف

ہوتی تو وہ تو اس روپ سے کوسوں دور رہتی۔اور نا کبھی اسکو کھوجنے کی خواہش کرتی اور نا کوشش۔۔۔۔۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر مشعل کے بالوں کے جوڑے کو کھول دیا تھا۔۔۔۔۔ جس پر مشعل نے حیرت و بے یقینی سے آنکھیں واہ کئے اسے دیکھا تھا جو اباً وہ دلکشی سے مسکرا دیا تھا۔ مشعل کے دل کی رفتار میں بے پناہ اضافہ ہوا تھا۔

انھیں کھلے رہنے دیا کرو یہ بہت خوبصورت ہیں۔"اس نے اسکے بالوں کو" اپنی انگلیوں کی پوروں سے محسوس کرتے کہا تھا۔

مشعل نے ساختہ ہاتھ بڑھا کر اپنے بالوں کو اسکے ہاتھوں سے نکالا تھا جیسے اسے سہیر آفندی کا اسکے بالوں کو چھونا پسند نہیں آیا تھا۔ مشعل کی حرکت سے اسکے ماتھے پر بل نمودار ہوئے تھے۔

دیکھو ایسے اچھا نہیں لگتا میرا یہاں آپکے ساتھ۔۔۔۔۔مجھے"
جانے۔۔۔۔۔۔"مشعل کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اسکی بھاری
مردانہ انگلی اسکے ہونٹوں پر آ ٹھہری تھی۔۔

میرے لیے کوئی بات اسے بات سے اچھی نہیں کہ تم یہاں ہو میرے"
سامنے۔۔۔۔۔۔۔۔اور کوئی بات اس بات سے بری اور نا قابل برداشت
نہیں کہ تم خود کو مجھ سے دور کرنا چاہو۔۔۔۔۔۔کیونکہ ایسا میں ہونے
نہیں دوں گا۔"مشعل کی آنکھوں میں جھانکتے وہ اپنے الفاظ پر زور دینے
لگا۔

مشعل نے تھوک نگل کر اپنا خلق تر کیا تھا۔اسے بے انتہا رونا آیا تھا جو وہ
یہاں اس سائیکو کے ساتھ پھنس گئی تھی۔۔۔۔اور جو اسے فرار کی کوئی راہ
نہیں دے رہ تھا۔

"I never felt this way..... It's unique..."

(میں نے ایسا کبھی محسوس نہیں کیا۔۔۔۔۔۔یہ احساس منفرد ہے)

اور یقین جانو میں اسے رندگی کی آخری سانس تک محسوس کرنا چاہتا"

ہوں۔۔۔۔"

"I don't have words to explain this feel-

ing."

(میرے پاس اس احساس کو بیان کرنے کے لفظ نہیں ہیں)

اللہ میری مدد کریں پلیز۔۔۔۔" مشعل نے دل میں دعا مانگی تھی۔"

میں آج ہی گھر جا کر امی کو اس رشتے سے انکار کر دوں گی۔۔۔۔ میں اس"

نفسیاتی کے ساتھ نہیں رہ سکتی جو دیکھتا ہے تو لگتا ہے جلا کر راکھ کر ڈالے

گا۔" آنسو کو پیتی وہ دل میں عزم کر رہی تھی اور سامنے والا مسلسل اسے

دیکھے جا رہا تھا جسے اسکے سوا دنیا میں کوئی کام نہیں تھا۔

تبھی فون کی بیل نے اسکے ارتکاز کو توڑا تھا۔

" holy s***"

فون کی بیل سن کر اس نے بلند آواز میں اپنی جھنجھلاہٹ کا اظہار کیا تھا۔۔۔۔۔فون پاکٹ سے نکالنے کے لیے اس نے دیوار سے ہاتھ ہٹایا تھا یہی موقع تھا جب مشعل کی نظریں کچھ فاصلے پر کھڑی ایمان پر پڑی جو اسے جلدی وہاں سے بھاگنے کا اشارہ کر رہی تھی۔۔۔۔ مشعل نے موقع کو غنیمت جانتے سامنے کھڑے مسٹر آفندی کو پیچھے دھکیلا اور وہاں سے بھاگ گی۔۔۔۔۔اور فون کان سے لگائے وہ حیرت سے اس لڑکی کی حرکت پر لب بھینچ کر رہ گیا اور تیزی سے قدم باہر کی جانب بڑھا دیے۔

ایمان جو موحد کے کہنے پر مشعل کو لینے آئی تھی جیسے ہی راہداری میں داخل ہوئی اس نے سہیر آفندی کو مشعل کو پکڑ کر اپنے ساتھ اندھیرے

کونے میں لے جاتے دیکھا تھا۔ مشعل کا چھٹپٹانا اور سہیر کا اسے خاموش کروانا بھی اس سے چھپا نا رہا تھا۔ وہ دبے پاؤں آگے بڑھی تھی تاکہ سن سکے کہ وہ مشعل سے کیا کہنا چاہتا ہے۔

ایمان کو یہ سب بہت انٹر سٹنگ لگا تھا جہاں اسکی بیسٹ فرینڈ کا سائیکو عاشق اس سے اپنی محبت کا اظہا کرنے والا تھا مگر اگلے ہی کچھ لمحوں میں سہیر آفندی کی باتیں اور حرکتیں ایمان کو بھی گڑبڑانے پر مجبور کر گئی تھیں۔۔۔۔اس کا مشعل کو دیکھنا اس سے عجیب باتیں کرنا اور مشعل کا اسکی قید میں بے بسی اور مدد طلب نگاہوں سے ارد گرد دیکھنا۔ایمان کو اچانک ڈر لگنے لگا تھا۔وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس جنونی انسان کو دیکھ رہی تھی جسکی قید میں وہ معصوم چڑیا تھی اور وہ اسے پڑپڑانے تک کی اجازت نہیں دے رہا تھا۔ سہیر آفندی کا فون بجا تھا اور وہ مشعل سے کچھ فاصلے پر ہوا تو ایمان نے مشعل کو وہاں سے بھاگنے کا اشارہ کیا تھا اور مشعل ایک لمحہ ضائع کئے بنا وہاں سے بھاگ آئی تھی۔

وہ دونوں ہانپتی باہر آئی تھیں ایمان کے ہاتھ میں دھرا مشعل کا ہاتھ پسینے سے بھیگا ہوا تھا۔اسکی دل کی دھڑکن ایمان کو سنائی دے رہی تھی اور اسکی بے ربط سانسیں بہت تیزی سے چل رہی تھیں۔وہ جلد سے جلد وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی۔

مانی یار اتنا روکھا پھیکا رشتہ وہ بھی مشعل سلمان کا۔۔۔۔مجھے لگا تھا وہ" سائیکو مجھے کسی جنونی طریقے سے پرپوز کرے گا جیسے توں نے بتایا تھا مگر میرے سارے خواب چکنا چور ہو گئے یار۔۔۔وہ تو بس مجھے دیکھ دیکھ کر مسکراتا رہتا ہے۔اسکی آنکھوں میں تو کوئی پیار والا جنون ہی نہیں جیسا میں "سوچتی تھی جیسا مجھے چاہیے تھا۔

اچانک مشعل کے کانوں میں اپنے ہی کہے الفاظ کی بازگشت ہونے لگی شاید وہ قبولیت کی کوئی گھڑی تھی اور مشعل نے جو امید کی تھی اسکے عاشق نے تو اسے اس سے بھی بہتر انداز میں اپنے عشق کا احساس کروایا تھا۔

ایمان کا رنگ بھی آڑا ہوا تھا کہیں مشعل کا سائکو عاشق مشعل کو اسے سے دور کرنے پر ایمان کی جان کے درپے نا ہو جائے۔

یہ کس مصیبت میں پھنسا دیا مشی؟"ایمان باہر کی جانب تیزی سے قدم" اٹھاتی بڑبڑا رہی تھی۔وہ دونوں باہر آئیں تو موحد کہیں نظر نہیں آیا تھا۔

اچانک پیچھے سے کسی نے مشعل کے بالوں کو پکڑ کر تھوڑا سا کھینچا تھا تو وہ گھبرا کر پلٹی تھی مگر سامنے موحد کو دیکھ کر اسکا رکا ہوا سانس بحال ہوا۔

کیا ہوا رنگ کیوں اڑا ہوا ہے تمھارا؟"موحد نے اسے غور سے دیکھتے کہا" اور ایک نظر ایمان کی جانب دیکھا جو لب کچلتی ارد گرد دیکھ رہی تھی۔

اور تم کیوں مینا کماری مدھو بالا کی طرح بی ہیو کر رہی ہو۔"موحد نے" مسکرا کر ایمان کے سر پر چپت لگائی تھی۔

کچ۔۔۔۔کچھ نہیں موحد بھائی آپ نظر نہیں آئے تو ہم گھبرا گئے تھے" آخر کو پہلی بار ایسی کسی جگہ آئے ہیں۔"ایمان نے خود کو کافی حد تک کمپوز کر لیا تھا۔

اتنی تم دونوں معصوم اب چلو گھر چلیں۔"موحد کہہ کر باہر کی جانب" بڑھ گیا تو ایمان بھی مشعل کو گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ لے گئی۔جو ابھی بھی خود پر سہیر کی نگاہوں کی تپش محسوس کر رہی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

واپسی کے پورے رستے مشعل نے اس شخص کو سوچتی رہی۔۔۔۔اگر وہ اس وقت وہاں سے نا بھاگتی تو نا جانے وہ شخص اور کیا کیا کہتا۔۔۔۔جس کی باتیں اس کے لیے نا قابل برداشت تھی اسکا عشق اور جنون کوئی کیسے سہہ سکتا تھا۔۔۔۔مشعل کی پیشانی بار بار پسینے سے تر ہو رہی تھی اور ایمان کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھام رکھ تھا۔

کیاہو گیاہے تم دونوں اور اتنی خاموش؟"موحد نے بیک ویو مرر سے ان دونوں کو ایک نظر دیکھا اندھیرا ہونے کی وجہ سے وہ مشعل کے تاثرات نہیں جان پا رہا تھا۔

وہ بس کھا ذیادہ لیا ہم دونوں نے تو اب نیند آ رہی ہے۔۔۔۔ سستی کی وجہ سے۔۔۔۔"ایمان نے فوراً سے بات بنائی

سست اور کاہل تو تم لگ ویسے بھی ہو۔"موحد کندھے اچکاتے کہا تھا۔"

"مانی آج میرے ساتھ رک جا۔۔۔میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔"

گاڑی ایمان کے گھر کے پاس رکی تو مشعل نے ایمان سے کہا۔

مشعل میں نے امی سے اجازت بھی نہیں لی اور انکو اکیلا کیسے چھوڑ دوں بابا" بھی شہر سے باہر ہیں۔میں صبح صبح تمھارے پاس آ جاؤ گی آئی پرامس۔"

اس نے اپنی مجبوری بتاتے اگلے روز جلدی آنے کا وعدہ کیا تھا اور گاڑی رکنے پر مشعل کو گلے لگاتی نکل گئی۔

اللہ خافظ موحد بھائی اور ڈنر کے لیے شکریہ۔"ایمان کہتی اپنی اس موجود" چابی سے گیٹ کھولتی اندر چلی گئی اور اسکے اندر چلے جانے کے بعد موحد نے گاڑی آگے بڑھالی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ریستورانٹ سے آنے کے بعد وہ گھر جانے کے بجائے اپنے فارم ہاؤس پر چلا گیا تھا۔ جہاں انکا بہت کم آنا جانا ہوتا تھا۔اور جہاں وہ ہمیشہ اسی صورت میں جاتا تھا جب کوئی چیز اسے پریشان کرتی تھی اور اب بھی اسے وہ لڑکی پریشان کر رہی تھی۔ جسے دیکھ کر وہ سب فراموش کر بیٹھا تھا۔وہ اس احساس اس لمحے سے نکل نہیں پا رہا تھا۔ جس سے اس لڑکی نے اسے دوچار کیا تھا اور وہ اسی لیے اسکے پیچھے نہیں گیا تھا کیونکہ وہ اس احساس میں ڈوب

کر ہر چیز سے بے نیاز ہو جانا چاہتا تھا۔وہ بنا کسی سے ملے اور کچھ کہے ریستورانٹ سے نکل آیا تھا اور کسی سے بھی رابطے کا ہر ذریعہ وہ بند کر چکا تھا۔وہ صرف اس لڑکی کو سوچنا چاہتا تھا اور اس احساس کے لیے وہ اسکے تعقب میں نا گیا تھا ورنہ اسکے لیے اس کو ڈھونڈنا اتنا مشکل نا تھا۔۔۔۔

اندھیرے میں روکینگ چیر پر جھولتا وہ مسلسل چھت پر ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا جہاں اس لڑکی کا عکس ابھر آیا تھا۔وہ تھی ہی ایسی کے وہ اسے اپنے دل میں بیٹھا چکا تھا اور دماغ سے نکالنا نہیں چاہتا تھا۔اور اگر چاہتا بھی تو اب یہ اسکے اختیار میں نہیں تھا۔

شاید وہ عام لڑکی تھی پر اسکے لیے اسکے جیسا خاص کوئی نا تھا۔کیونکہ وہ پہلی لڑکی تھی جس نے اسے اس احساس سے دوچار کیا تھا جب تک وہ آس پاس تھی۔۔۔اسے کسی چیز کی خبر نا تھی اور اب وہ پاس نہیں تھی تو دل بس اسکی کی خبریں دماغ تک پہنچا رہا تھا۔رات بھر وہ ایسے ہی اسی احساس میں ڈوبا راکنگ چیئر پر جھولتا رہا اور کس گھڑی اسکی آنکھ لگ گئی اسے خبر نا ہوئی۔

وہ رات بھر سکون سے سو نہیں پائی تھی وہ لال انگارہ لا وہ اگلتی آنکھیں اسے سونے نہیں دیتی تھیں۔۔۔۔پہلے وہ خواب میں ڈر گئی تھی اور آج جاگتے ہوئے ہوئے بھی وہ اسی کے خیال سے ڈر رہی تھی۔رات بھر جاگنے کے بعد اگلی صبح وہ بہت جلدی اٹھ گئی تھی جب ہاجرہ بیگم سلیمان صاحب کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی۔ بالوں کا جوڑا بناتے وہ سیڑھیاں اتر رہی تھی جب کل رات اسکے کہے گئے الفاظ اسکے کانوں میں گونجے تو اسکے ہاتھ تھم گئے۔"انھیں کھلے رہنا دیا کرو یہ بہت خوبصورت ہیں۔"وہ سر جھٹکتی بالوں کو جوڑے میں مقید کرتی کچن میں آگئی۔۔۔

اسلام علیکم امی!"ماں کو سلام کرتی وہ فریج سے پانی نکالنے لگی۔"

اللہ خیر آج سورج کس سمت سے نکلا ہے؟"ہاجرہ بیگم نے کھڑکی سے باہر" جھانکتے طنز کیا تھا۔جسکا کوئی جواب نہیں آیا۔

کیا ہوا مشعل اپنا وہ نفسیاتی ناول نہیں پڑھا تم نے رات بھر جو اتنی صبح صبح" نیند پوری کر کے اٹھ گئی۔"انھوں نے آملیٹ الٹاتے مشعل سے پوچھا تھا۔ اب تو اصلی نفسیاتی مل گیا ہے کہانی میں کس کمبخت کو دلچسپی ہو گی۔"اسکی" بڑبڑاہٹ کافی واضح تھی جیسے اسکی ماں نے نظر انداز کیا تھا۔وہ پانی پیتے ماں کے جواب کا انتظار کر رہی تھی تاکہ وہ کوئی بات کہیں اور مشعل اس بات سے بات نکال کر سہیر کے موضوع پر آسکے۔مگر کوئی جواب نا پا کر وہ ماں کے پاس چلی گئ۔

امی وہ۔۔۔۔"مشعل نے لب کچلتے بولنا شروع کیا۔"

دیکھو مشعل تمہید مت باندھو سیدھے سیدھے بتاؤ مسلہ کیا"

ہے؟۔۔۔۔اتنا تو میں جانتی ہوں کہ یہ....وہ اسی لیے ہو رہا ہے کیونکہ تم

بات کرنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔تو بتاؤ کیا کہنا ہے؟"انھوں نے اسے سخت لہجے میں گھورتے ہوئے کہا۔

امی میں سہیر آفندی سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔"ماں کے طنزیہ لہجے" سے خائف ہوتی جھٹ سے بول پڑی۔

پھر کس سے کرنی ہے؟"انھوں نے عام سے انداز میں پوچھا تھا۔"

امی سہیر آفندی سے بہتر کوئی اور رشتہ مل جائے گا۔"مشعل نے سر" کھجاتے ہوئے کہا۔

ہاں ہاں آپکے لیے تو پرنس ولیم یا پرنس ہینری آئیں گے وہ نا سہی تو کوئی" قطری شہزادہ تو آپکے اس حسن سے گائل تو ہو ہی جائے گا تو پھر کیا ضرورت ہے سہیر آفندی جیسے عام انسان سے شادی کرنے کی؟"ہاجرہ نے طنزیہ انداز میں کہتے ناشتے کی ٹرے اٹھائی ڈائنگ ٹیبل تک لائی تھی۔

موحد نے ماں کی بات پر اور پیچھے کھڑی مشعل کی رونی صورت پر جاندار قہقہ لگایا اور باپ کو بلانے انکے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

امی۔۔۔۔!" مشعل بس کہتی رہ گئی اور ہاجرہ نے کڑی نظروں سے" اسے دیکھتے وارن کیا۔

کوئی اور تماشا نہیں مشعل! سہیر نے تمھارے بابا سے پہلے ہی کہہ دیا تھا" کہ اسے تمھارے کام کرنے سے یا مذید تعلیم حاصل کرنے سے کوئی مسلہ نہیں تو پھر تم کو اور کون سا مسلہ در پیش ہے؟ کیا وہ تمھارے قابل نہیں ہے؟ دولت خوبصورتی، سٹیٹس کس چیز سے مسلہ ہے؟" ہاجرہ نے مشعل کو گھورتے ہوئے کہا۔ اب وہ ماں کو کیا بتاتی کہ اسے تو اصل مسلہ ہی سہیر سے تھا باقی سب باتیں تو ثانوی حیثیت رکھتی تھیں۔

اور اب یہ رونی صورت مت بناؤ۔۔۔۔ اور اسکی ذہنی بیماری کا تو نام بھی" مت لینا بلکل ٹھیک ہے وہ کوئی مسلہ نہیں اسکے ساتھ اس لیے یہ پتہ مت کھیلو۔۔۔۔" وہ کہتی چائے کا تھرماس لیے باہر چلی گئی جہاں سلیمان اور موحد بھی آ چکے تھے۔

آ بھی جاؤاب اٹھ گئی ہو توسب کے ساتھ ناشتہ ہی کرلو۔۔۔"ہاجرہ کی" آواز پر وہ ناراض تاثرات کے ساتھ ٹیبل پر آئی تھی۔

آج تو ہماری بیٹی بڑی جلدی جگ گئی ماشاللہ۔"سلیمان نے اسکا گال" تھپتھپاتے کہا تھا۔

اگراس نفسیاتی سے رشتہ ناتوڑاتوہر روز آپکی بیٹی جلدی ہی جگے گی" بابا۔"وہ مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ باپ کودیکھنے لگی جوناشتے کی جانب متوجہ ہوچکے تھے۔

Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سہیر آفندی کل رات کا گیاب گھر لوٹا تھااور آتے ہی رشید بابا سے ساحر کا پوچھا تھا۔۔۔۔

بابا ساحر جاگ گیا؟" نہیں سہیر بیٹا وہ تو کل رات لوٹا ہی نہیں اور آپ بھی"
گھر نہیں تھے رات بھر مجھے لگا آپ دونوں ساتھ تھے۔
ساتھ تو نہیں تھے اور میں تو۔۔۔۔۔۔" وہ کچھ کہتے کہتے خاموش ہو گیا"
جیسے کسی گہری سوچ میں کھو گیا ہو۔
آپ کیا بیٹا؟" رشید بابا نے زور دے کر پوچھا جیسے کچھ کھوجنا چاہتے"
ہوں۔
جی؟۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ میں۔۔۔۔ ایک کپ کافی بھجوا"
دیں۔۔۔ میں انیکسی میں جا رہا ہوں۔ وہ الفاظ ڈھونڈ ڈھونڈ کر ادا کر رہا تھا
جیسے کہیں کھویا ہوا تھا۔
وہ انیکسی کی جانب بڑھ گیا جو تقریباً حالی تھی وہ آگے بڑھتے ایک کمرے
میں داخل ہوا تھا جو شاید سٹڈی روم تھا اور ایک کونے میں ایک سیاہ رنگ کا
خوبصورت بڑا سا پیانو پڑا ہوا تھا۔ باقی پورے کمرے میں لاتعداد کتابیں
موجود تھیں۔ وہ ابراہیم آفندی کی سٹڈی تھی انکے بعد یہاں سہیر یا ساحر

بہت کم آتے تھے مگر اس سٹڈی کی صفائی باقائدگی سے ہوتی تھی۔ کہیں گرد کا اک زرہ بھی نہیں ہوتا تھا۔ ہر چیز پرانی ترتیب سے پڑی تھی اس میں کوئی ردوبدل نہیں کیا گیا تھا کیونکہ چیزوں کی ترتیب کے معاملے میں وہ دونوں بھائی ایک سے بڑھ کر ایک جنونی تھا۔ سہیر پیانو کی سطح پر ہاتھ پھیرتا جیسے اس پیانو سے اپنے باپ کا لمس محسوس کر رہا تھا۔ یہ پیانو بھی اسکے باپ سے وابسطہ ایک خوبصورت یاد تھی۔ سہیر نے ایک انگلی سے پیانو کی پر دباؤ ڈالا تو ایک دلسوز سی آواز انیکسی میں گھونج گئی۔

رشید بابا جب انیکسی میں کافی لے کر آئے تو ایک جانی پہچانی دھن سنائی دی۔۔۔۔یہ وہی دھن تھی جو انکے مالک ابراہیم آفندی اکثر بجایا کرتے تھے یہ دھن وہ اپنی بیوی کے لیے بجایا کرتے تھے مگر پھر۔۔۔۔۔۔۔۔

رشید بابا سر جھٹکتے تیز قدم بڑھاتے سٹڈی میں داخل ہوئے تھے انھیں یہ دھن بند کروانی تھی۔۔۔۔وہ اندر بڑھے تو سہیر کسی غیر مرئی نقطے پر نظریں گاڑے انگلیاں پیانو کیز پر چلا رہا تھا۔ وہ غائب دماغی کی کیفیت میں

آج سالوں بعد پھر سے یہی دھن بجا رہا تھا جو دھن پچھلے 15 سالوں سے اس گھر میں نا بجی تھی۔اور اس دھن کو بجانا جیسے ممنوعہ قرار دیا گیا تھا۔

سہیر بیٹا۔۔۔۔۔"رشید بابا نے سہیر کو آواز دی تھی مگر وہ تو جیسے کسی" اور دنیا میں تھا۔۔۔

سہیر بیٹا ہوش میں آئیں۔۔۔۔۔" بابا نے اسکا کندھا زور سے ہلایا تھا تو" وہ ہوش میں آیا اور اچانک سٹڈی میں سناٹا چھا گیا۔کافی دیر حالی الذہنی کی کیفیت میں وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھتا رہا۔۔۔

آپ ٹھیک ہیں بیٹا۔۔۔" بابا رشید نے سہیر کے سر پر ہاتھ پھیرتے کہا۔"

ج۔۔۔جج۔۔۔۔۔۔۔۔۔جی۔۔۔۔آپ نے اچھا کیا مجھے روک دیا۔" وہ" گہرا سانس لے کر اٹھا اور باہر جانے کے لیے مڑا جب ساحر سٹڈی میں داخل ہوا تھا۔

انیتا سو کر اٹھیں تھی اور فریش ہوتی وہ نیچے لاونج میں آئی تھی جب میڈ اسکے لیے فریش جوس لے کر آئی تھی۔

عالیہ جی آپ کا بہت شکریہ اس کی شدید طلب ہو رہی تھی۔۔۔۔اب"

"پلیز اچھا سا ناشتہ کروادیں۔

جی میم میں ابھی تیار کرواتی ہوں تب تک آپ صوفیہ میم کو کال کر لیں وہ"

"صبح سے دو بار کال کر کے پوچھ چکی ہیں۔

اوہاں میں انھیں کال کرتی ہوں۔آج بہت دیر تک سوتی رہی۔"انیتا نے"

فون پر کوئی ضروری میل چیک کرتے کہا۔

عالیہ جو نواز ہاؤس میں کیر ٹیکر کی جاب کرتی تھی۔وہ چالیس بتالیس سالہ خاتون تھیں۔وہ اسی گھر کی انیکسی میں اپنی دو بیٹیوں کی ساتھ رہتی تھیں جن کی عمر بیس اور بائیس سال تھی اور وہ دونوں زیر تعلیم تھیں اور ساتھ میں جاب بھی کرتی تھیں۔وہ مسٹر نواز کی زندگی سے اس گھر میں جاب کر

رہیں تھیں شوہر سے علیحدگی کی وجہ سے اس پر دو بچیوں کی کفالت کی زمہ داری تھی اور نواز ہاؤس سے بہتر اور محفوظ ٹھکانا کوئی نہیں تھا۔

صوفیہ نواز کی غیر موجودگی میں انیتا سے لے کر گھر کی ہر چیز کی دیکھ بھال عالیہ کو کرنی ہوتی تھی اور صوفیہ کو عالیہ کے ہونے کا یہ فایدہ تھا کہ وہ اپنی شوشل لائف آرام سے انجوائے کر سکتی تھی۔۔۔۔انیتا ایک کیریئر اوریینٹیڈ لڑکی تھی جسکا زیادہ وقت آفس اور میٹنگز میں گزر جاتا تھا اور صوفیہ نے اکیلے پن کی وجہ سے اپنا سوشل سرکل بہت وسیع کر لیا تھا۔

انیتا نے ماں کا نمبر ڈائل کیا تھا جو دوسری بیل پر اٹھا لیا گیا تھا۔

" گڈ مارننگ مام انیتا نے خوشگوار انداز میں کہا تھا۔"

ہ"وگئی آپکی گڈ مارننگ؟"صوفیہ نے استہفامیہ انداز میں کہا۔

میری تو چھوڑیں آپکی تو گڈ مارننگ ہی ہے ناں؟اچھا بتائیں کیسا ہے آپکا" لندن اور لندن والے؟"انیتا نے بازو سٹریچ کر کے اپنے اندر کے تناؤ کو کم کرنے کی کوشش کی تھی۔

لندن تو بلکل ویسا ہی ہے البتہ لندن والے کافی بڑے اور میچیور ہو گئے "
ہیں اور کافی یاد کرتے ہیں تمکو۔ "صوفیہ بیگم نے خوشگوار انداز میں کہا تھا
جس پر انیتا نے برا سا منع بنایا۔
ان لندن والوں کو کہنا تھا کہ کیا ضرورت تھی اتنی جلدی بڑے اور "
میچیور ہونے کی۔۔۔۔۔کچھ دیر اور چھوٹے رہ لیتے۔۔۔ بڑے ہونے کو
ساری عمر پڑی ہے۔ "انیتا نے تپ کر کہا تھا۔
کم ان انیتا! کیوں چڑتی ہو تو فواد کے نام سے؟ "صوفیہ نے اپنے بھانجے کا "
نام لیا تھا۔ وہ اپنی بہن اور بھانجے کے پاس لندن گئیں ہوئی تھیں۔
آپ نے اسکا نام کب لیا ماما میں اسکے نام سے نہیں اس کے ذکر سے چڑ "
رہی ہوں جو آپ بلا مقصد میرے سامنے کرتی رہتی ہیں۔ "انیتا نے
آنکھیں گھما کر فوراً جواب دیا۔
"اچھا یہ بات ابھی چھوڑو۔۔۔۔۔"

ابھی نہیں ماما یہ بات آپ ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیں تو بہتر ہے! اچھا بتائیں"
"کب آ رہی ہیں واپس؟
ایک دو ویک تک فواد بھی آ رہا ہے میرے ساتھ۔"انھوں نے اسے"
اطلاع دی۔
اچھی بات ہے اس بار لا کر اسے اسکے ددیال بھیجیں جہاں اسکی دادی اپنی"
پوتی کے لیے اسکی راہ دیکھ رہی ہیں۔۔۔۔او کے اللہ خافظ ماما پھر بات ہو گی
جب فواد کا بھوت آپکے سر سے اترے گا۔"انیتا نے کہہ کر کال کاٹ دی۔
انیتا کی بات پر عالیہ جو کہ انیتا کے لیے ناشتہ لا رہی تھی مسکرا دی وہ جانتی
تھی کہ انیتا فواد کے نام سے کتنا چڑتی ہے اور صوفیہ کی یہی خواہش تھی کہ
انیتا اور فواد کی شادی کروا دیں جسے انیتا نے یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ اس
میں بچپنا بہت ہے اور انیتا کسی میچیور انسان کے ساتھ شادی کرنا چاہتی
ہے۔جبکہ عالیہ یہ بھی جانتی تھیں کہ انیتا کے اس انکار کی اصل وجہ ساحر
آفندی تھا۔

آپ صوفیہ میم سے کہہ کیوں نہیں دیتی ساحر کے بارے میں؟ مجھے امید" ہے انھیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔۔آفندیز کے ساتھ تو بہت پرانی "دوستی ہے آپکی فیملی کی۔

اب آئیں تو بات کروں گی اور مجھے لگتا ہے وہ جانتی بھی ہیں میری پسند کو" پھر بھی۔۔۔۔"انیتا نے فرنچ ٹوسٹ کا ٹکرا منہ میں ڈالتے سوچتے ہوئے کہا۔

وہ تو ساحر کی اچانک سے غائب ہو جانے کی عادت سے پریشان ہیں۔""" عالیہ نے مسکرا کر کہا۔

اس عادت سے تو سارے ہی پریشان ہیں۔"انیتا نے جواباً مسکرا کر کہا۔" ویسے انیتا میم ایک بات پوچھوں آپ تو سہیر آفندی کے ساتھ کام کرتی" ہیں اور پھر بھی سہیر کے بجائے ساحر کو کیوں پسند کیا؟"

ساحر کو دیکھ کر سہیر چونکا تھا۔ جیسے اپنی کوئی چوری پکڑائی جانے کا ڈر ہو۔ اس نے رشید بابا کی جانب دیکھ کر آنکھوں میں اشارہ کیا تھا جو ساحر کی آنکھوں سے ناچھپ سکا مگر اس نے ظاہر نہیں کیا تھا۔

آج یہاں آنے کا خیال کیوں آگیا سہیر؟"ساحر نے عام سے انداز میں" سوال کیا تھا۔

ہاں بس ایسے ہی دیکھنے آیا تھا کہ صفائی ٹھیک سے ہو رہی ہے یا نہیں۔""" سہیر نے بروقت بات بنائی تھی ساحر نے اسکے چہرے کے الجھے تاثرات نہیں دیکھے تھے کیونکہ اسکی نظریں پیانو پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ آگے بڑھا تھا اور پیانو پر ہاتھ چلانے لگا تو ایک بے ہنگم سا شور گونج گیا۔۔

میں آج تک یہ نہیں سیکھ سکا۔۔۔"ساحر نے تاسف سے سر نفی میں" ہلایا۔

اچھا ہے نہیں سیکھ سکے ورنہ ہم دونوں میں کمپیٹیشن ہو جاتا۔۔۔"سہیر" نے اپنا موڈ بحال کرتے کہا تھا۔ساحر نے الجھی ہوئی نظروں سے سہیر کو دیکھا تھا۔۔۔۔

شاید اسی لیے تم نے کبھی مجھے یہ سیکھنے نہیں دیا۔۔۔۔"ساحر نے سہیر" سے زیادہ شاید خود کو یقین دلایا تھا کہ یہی وجہ تھی کہ سہیر اسے پیانو نہیں بجانے دیتا تھا۔

خیر تم کیوں یہاں آ گئے ؟"سہیر جاننا چاہتا تھا کہ کہیں ساحر نے وہ دھن" تو نہیں سن لی۔

وہ سلیم نے بتایا کہ تم یہاں ہو تو میں بھی یہیں آ گیا۔"ساحر نے سہیر کے" لیے لایا ہوا کافی کا کپ اٹھا کر ایک گھونٹ بھرا۔۔۔۔۔

بابا آپ سے کہا ہے نا اس کو کم شوگر پلایا کریں۔"ساحر نے رشید بابا سے" شکایت کی۔

مجھ سے نہیں پی جاتی تمھاری طرح کڑوی کافی یا کڑوی چائے۔ تمھارا بس" چلے تو پانی بھی کڑوا کر کے پیو تم۔۔۔۔"سہیر نے فوراً کہا تھا جس پر ساحر نے کوئی توجہ نا دی۔

جی آگے سے دھیان رکھوں گا۔"رشید بابا کہہ کر کہ کپ لیتے باہر کی" جانب بڑھ گئے تھے اب وہاں انکی ضرورت نہیں تھی وہ دونوں بھائی ایک دوسرے کو سنبھالنے کے لیے تھے اور ساحر کے آنے سے سہیر کے موڈ میں واضح بدلاؤ آیا تھا۔

تم کہاں تھے رات بھر۔"بلآخر سہیر کو خیال آگیا تھا اور اب وقت تھا" ساحر آفندی کی بازپرس کا۔ساحر نے نا سمجھی سے سہیر کو دیکھا۔

سمیع تھا تو میرے پیچھے بتایا نہیں اس نے تمکو؟"ساحر نے کندھے" اچکاتے لاپرواہی سے جواب دیا اور بک شیلف کی جانب چلا گیا۔

میں جانتا ہوں ساحر کے تم سمیع کو دیکھ کر وہاں سے پلٹ آئے تھے اور" لاہور نہیں گئے اس لیے میں سمیع کو واپس بلا لیا تھا۔اب تم مجھے بتاؤ کے

کہاں تھے تم۔"ساحر بک شیلف سے کوئی بک نکالنے والا تھا جب سہیر نے بک پر ہاتھ رکھ کر اسے روک دیا۔ساحر نے بے تاثر نظروں سے سہیر کو دیکھا تھا۔

جب یہ جان گئے تھے کہ لوٹ آیا تو یہ بھی معلوم ہو گا کہ اسکے بعد میں کہا" تھا۔"ساحر نے الٹا سوال کیا۔

نہیں میں مصروف تھا نہیں پتہ لگا پایا اور سمیع کو بھی میں گھر بھیج دیا" تھا۔۔۔اسکی بہن کی برتھ ڈے تھی اس ہے وہ گاؤں چلا گیا۔"سہیر نے ساحر کی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔

اور تم خود کہاں کھو گئے تھے سہیر؟"ساحر کو سہیر معمول سے مختلف لگا" تھا اس لیے اپنی ہر بات فراموش کرتا وہ سہیر کے رویے کو جاننے کی کوشش کر رہا تھا۔

ہاں میں۔۔۔۔۔سہیر نے نا سمجھی سے ارد گرد دیکھا جیسے الفاظ تلاش کر" "رہا ہو۔

کیامسلہ ہے سہیر؟میں جانتاہوں کوئی بات تم کوپریشان کررہی ہے؟کیا"
ہے؟ٹیل می۔۔۔۔۔پلیز مجھے بتاؤ۔۔۔۔"ساحرنے اسے کندھوں سے
تھام کر کہا تھا۔

"I want to get married as soon as possi-
ble."

مجھے مشعل سلیمان پریشان کررہی ہے۔مجھے وہ چاہیے جلد سے جلد"
میرے پاس پھر ہی شاید میرا دماغ ٹھیک سے کام کرنے لگے میں
کنسنٹریٹ کر سکوں۔"سہیر نے ساحر کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تو ساحر
نے الجھن آمیز انداز میں اسکی جانب دیکھا تھا۔ساحر کو اپنے سوال کے ایسے
جواب کی توقع نہیں تھی وہ تو سہیر کی الجھن کی وجہ کچھ اور ہی سمجھ رہا
تھا۔۔۔۔اور سہیر نے جو وجہ بیان کی تھی جو ساحر کے نزدیک بہت
فضول تھی۔۔۔۔۔کیا اسے سمجھنے میں غلطی ہوئی تھی یا سہیر نے جان
بوجھ کر اسے غلط وجہ بتائی تھی۔مگر وہ اپنی بات جو وہ سہیر سے شئیر کرنا

چاہتا تھا بھول کر سہیر کی بات اور ویے پر غور کرنے لگا اب اسکا اگلا ٹارگٹ رشید بابا سے انویسٹیگیشن کرنا تھا۔

عالیہ کے سوال پر انیتا نے عجیب تاثرات کے ساتھ عالیہ کو دیکھا تھا جیسے عالیہ سے اس سوال کی توقع نا ہو۔

کیونکہ وہ ان پر ڈیکٹیبل ہے عالیہ اور مجھے ایسے ہی ان پر ڈیکٹیبل لوگ " اچھے لگتے ہیں۔۔۔۔اسکی شخصیت۔۔۔۔اسکی شخصیت مجھے ایک سحر میں جھکڑ لیتی ہے۔۔۔اور اٹر سٹنگ بات جانتی ہیں عالیہ کہ وہ اپنی اس خوبی سے بہت اچھے سے واقف ہے۔۔۔۔۔۔۔"وہ ساحر کو تصور کرتی کہنے لگی۔

سہیر بہت اچھا ہے مگر وہ صرف میرا اچھا دوست ہے جب بات شادی کی" ہو تو میں ساحر کے علاوہ کسی کو سوچ نہیں پاتی۔۔۔۔ہم دونوں نے لندن میں بہت وقت ساتھ گزارہ ہے ایک ساتھ ایم بی اے کیا تھا اور پھر بچپن سے ہی مجھے ساحر پسند ہے۔۔۔۔۔ کبھی بلکل بے ضرر تو کبھی بے انتہا "خطرناک۔۔۔۔۔وہ ساحر کو سوچتی ناشتہ بھلا چکی تھی۔۔۔۔۔

کیا ایسے انسان کے ساتھ زندگی آسان ہو سکتی ہے۔"عالیہ نے اسے گہری" نظروں سے دیکھا تھا۔

آسان ہونا ہو انٹر سٹنگ ضرور ہو گی۔۔۔وہ زندگی کو انجوائے کرنا جانتا" ہے۔۔۔۔ سہیر کے جیسے بس کام کے پیچھے نہیں پڑا رہتا اور اپنے سے جڑے رشتوں کو لے کر بہت حساس اور ذمہ دار بھی ہے بس خود کو لاپرواہ ظاہر کرنے کا بھوت سوار رہتا ہے۔ورنہ جیسے وہ سہیر کا خیال رکھتا ہے اسکی خوشی کا۔۔۔۔۔کوئی چیز جو سہیر کو دکھ یا تکلیف پہنچائے وہ ساحر کی ہیٹ لسٹ میں آجاتی ہے پھر چاہے کوئی انسان ہو یا کوئی بے جان چیز۔کہنے کو وہ

سہیر سے چھوٹا ہے مگر کبھی کبھی بڑے بھائی یا باپ کی طرح اسے بہت سی چیزوں سے محفوظ رکھتا ہے جن کا سہیر کو اندازہ بھی نہیں۔۔۔۔۔ کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کہ اگر سہیر کو ایک کانٹا بھی چھب جائے نا تو وہ اسے بیڈ سے اترنے نا دے۔ایسا انسان اپنی تمام تر حامیوں کے ساتھ بھی قابل "قبول ہوتا ہے جو خود سے جڑے رشتوں کی قدر کرنا جانتا ہو۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

مشعل نے ایمان کو فون کر کے بلایا تھا اور وہ کچھ دیر میں آنے کا کہا تھا۔وہ دونوں ایک بار پھر کل رات والے واقع کو ڈسکس کرنے لگی تھیں۔

مشعل میں تو سہی معنوں میں گھبرا گئی تھی یار وہ تیرا راستہ روکے کھڑا تھا"

اور مجھے اپنا آپ کسی دلدل میں دھنستا محسوس ہوا تھا تجھ پر کیا بیتی ہو

گی۔۔۔۔سچ ہی کہتے ہیں ایسی چیزیں صرف کہانیوں میں ہی مزا دیتی ہیں۔ حقیقت میں ایسا ہو تو جان پر بن آتی ہے۔" ایمان نے اس پل کو سوچتے ہوئے جھرجھری لی۔

"ایمان یار میں کیا کروں امی نہیں مان رہیں وہ کہتی ہیں کہ سہیر کا نہیں میرا ذہنی توازن خراب ہے جو اس کے جیسے پرفیکٹ انسان کو ریجیکٹ کر رہی ہوں اب میں انھیں کیا سمجھاؤں کہ کل رات مجھ پر کیا بیتی ہے۔" مشعل نے شدید قسم کی ایکٹنگ کرتے کہا تھا۔

"لاحول ولا قوۃ مشعل تو تو ایسے کہہ رہی ہے جیسے خدانا خواستہ کچھ غلط ہو گیا ہے۔۔۔۔۔اور اب کیا کیا جا سکتا ہے جب تیرا پورا خاندان ہی تجھے اس پاگل کے پاگل خانے بھجوا کر ہی دم لے گا۔ خیر میں آتی ہوں پھر بات کرتے ہیں۔" ایمان نے اسے تسلی دینے کی ناکام کوشش کی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

انیتا تیار ہو کر گھر سے نکلی تھی ارادہ آفندی ہاؤس جانے کا تھا۔آج سنڈے تھا تو وہ سب گھر پر ہی تھے۔وہ پورچ میں اپنی گاڑی کے پاس پہنچی تھی جب گارڈ ایک فریش ٹیولپس کا بکے اٹھائے دوڑتا ہوا اسکی جانب آیا۔

بی بی جی یہ باہر کوئی آدمی آیا تھا آپکے لیے دے کر گیا ہے۔"انیتا کی نظر" جیسے ہی ٹیولپس پر پڑی تو اسکے ہونٹ خود بخود مسکرا گئے۔سے ٹیولپس سے بے انتہا محبت تھی۔

واو! بیوٹیفل کون دے کر گیا ہے۔"انیتا نے ٹیولپس کا بکے ہاتھ میں لیتے" پوچھا۔اور انکی مہک کو اپنے اندر اتارا تھا۔

معلوم نہیں کہہ رہا تھا کہ آپ جانتی ہیں آپکا نیا دوست ہے۔"گارڈ سر" جھکائے بتانے لگا۔

میرا نیا دوست ؟"انیتا نے پر سوچ انداز میں بکے الٹ پلٹ کر دیکھا تو اس" پر کوئی نام نہیں تھا پر وہ جو کوئی بھی تھا انیتا کی پسند سے بخوبی واقف تھا۔

اچانک اسے کچھ دن پہلے کا واقع یاد آیا جب عاقل افتخار نے اس سے دوستی کی پیش کش کی تھی۔عاقل افتخار کا خیال آتے ہی اسکے چہرے کے زاویے بگڑ گئے تھے اسکا دل چاہا کہ یہ بکے اسکے منہ پر دے مارے مگر وہ چاہ کر بھی ٹیو لپس کو پھینک نہیں سکتی تھی۔اس کے ٹیو لپس کو پچھلی سیٹ پر رکھتی وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی اور گاڑی تیزی سے نواز ہاؤس سے نکل گئی۔

وہ دونوں سٹڈی سے نکل آئے تھے.

ساحر آئی تھنک تم کو بھی کچھ دیر آرام کرنا چاہیے۔"سہیر نے ساحر کی "
جانب دیکھا جسکے چہرے پر تھکن کے آثار نمایاں تھے۔
نہیں آئی ایم فائن انیتا کا میسج آیا ہے۔۔۔شی از کمنگ تو میں اسی کا انتظار کر "
"رہا ہوں۔

You go and have some rest۔"

اوکے !"سہیر کہتا اوپر کی جانب چلا گیا جبکہ ساحر وہیں صوفے کی پشت پر "
سر ٹکائے کچھ سوچتا رہا۔رشید بابا کچن سے نکل کر ساحر کے پاس آئے تھے۔
کیا بات پریشان کر رہی ہے آپکو بیٹا؟"ساحر کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ "
پھیرتے کہنے لگے۔
کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں سہیر کو کیا چیز پریشان کر رہی ہے۔وہ کچھ دنوں "
سے اپنے آپ میں نہیں ہے۔۔۔۔جو دھن وہ انیکسی میں بجا رہا تھا اسکی
وجہ جانتے ہیں ناں آپ اور یہ بھی کہ وہ وجہ میرے لیے نا قابل قبول
ہے۔۔۔کیا جو میں سوچ رہا ہوں وہ سچ ہے اور اگر سچ ہے تو اس وجہ کو مجھے

ہی ختم کرنا ہو گا پھر چاہے مجھے کسی بھی حد تک جانا ہو یا کچھ بھی کرنا ہو۔"
ساحر نے سخت لہجے میں کہا تھا۔اسکی آنکھوں میں بلا کی سختی تھی۔رشید بابا
کچھ بولتے اس سے پہلے ہی انیتا نے انکی بات کاٹ دی۔
کیا کرنے کی بات ہو رہی ہے۔۔۔۔۔"وہ ساحر کی بات سن چکی تھی اوہ"
نہیں چاہتی تھی کہ سہیر جو بات ساحر سے چھپا کر رکھنا چاہتے ہے ساحر وہ
.جان جائے
کچھ نہیں تم آؤ۔۔۔۔۔"ساحر نے سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا۔"
بابا پلیز ہم دونوں کے لیے کچھ اچھا سا فرائڈ سٹف بھجوا دیں۔۔۔۔ساخر"
چلو ٹیرس پر چلتے ہیں۔"انیتا نے رشید بابا سے کہا اور ساحر کا ہاتھ تھامتی اسے
ٹیرس پر لے جانے لگی۔

ساحر اور انیتا اس وقت آفندی ہاؤس کے ٹیرس پر موجود تھے۔آج موسم کافی خوشگوار تھا اور ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔۔۔۔۔۔وہ دونوں ریلنگ کے ساتھ کھڑے ارد گرد نظریں دوڑا رہے تھے۔آج موسم خوشگوار ہونے کی وجہ سے ارد گرد آتے جاتے کافی لوگ دیکھائی دے رہے تھے۔انیتا ساحر کے قریب کھڑی تھی اور اس کے لمبے بال ہوا کے ساتھ لہراتے ہوئے بار بار ساحر کے چہرے اور کندھے تک جا رہے تھے۔

انیتا پلیز انکو باندھ لو۔۔۔"ساحر نے انیتا کے بال اپنے چہرے سے " ہٹاتے کہا تھا۔

لیکن مجھے تو کھلے بال پسند ہیں۔"انیتا نے بالوں کو اپنے باہیں کندھے پر " آگے کی جانب کرتے کہا۔

ہمم پر ابھی بہت ہوا ہے او تمھارے بال مجھے پریشان کر رہے ہیں۔"وہ" گہری نظروں سے انیتا کو دیکھتا کہنے لگا۔

پریشان کر رہے ہیں یا ڈسٹریکٹ؟"انیتا نے دلکش انداز میں مسکراتے" ساحر سے پوچھا۔

پریشان!!"ساحر نے جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا نظریں" ہنوز انیتا پر جمی ہوئی تھیں۔

اور مجھے تم پریشان کر رہے ہو مسٹر ساحر جب تم مجھے اسے گھور گھور کر" دیکھتے ہو۔"انیتا نے چہرہ گھماتے ہوئے کہا تھا۔

دیکھنے سے مسلہ ہے یا گھور کر دیکھنے سے؟"ساحر نے نظریں پھیرتے کہا" تھا۔وہ کہیں کھویا ہوا تھا۔

مسلہ تو فلحال تمھارے ساتھ ہے جو تم مجھے بتا نہیں رہے۔"انیتا نے ساحر" کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔

مجھے لگتا ہے سہیر کچھ چھپا رہا ہے مجھ سے۔۔۔کوئی چیز اسے پریشان کر" "رہی ہے۔۔۔اور تم اس بات سے واقف ہو۔

وہ کچھ فاصلے پر بنے گھر کے لان میں بچوں کو کھیلتے دیکھ رہا تھا۔انھیں دیکھ کر اسے اپنا اور سہیر کا بچپن یاد آنے لگا۔

کیا پھر ایسا کچھ ہوا ہے انیتا جو نہیں ہونا چاہیے تھا یا جس سے ہم سب "بھاگتے آرہے ہیں؟

ن۔۔ نہیں ساحر ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔اور پھر تم نے پوچھا تو ہو گا ہی اس سے۔۔۔"انیتا نے نظریں چراتے کہا۔

ہاں پوچھا تھا کہتا ہے وہ لڑکی اسے پریشان کر رہی ہے جلد سے جلد شادی کرنا چاہتا ہے اس سے جب کہ مجھے لگتا ہے کہ صرف اس لڑکی کی بات نہیں ہے کوئی اور بات ہے۔"ساحر نے گہرا سانس لیتے نظریں انیتا کی جانب موڑیں تھی۔

یہی بات ہے تمھارے بھائی کو وہ لڑکی بہت بھا گئی ہے پہلے مال میں ٹکرائی تھی میرے ساتھ اور اس رات پارٹی میں بھی اسے دیکھ کر سہیر کا موڈ فٹ سے بدل گیا تھا۔"

پارٹی میں ؟اس رات وہ لڑکی بھی اس پارٹی میں تھی؟"ساحر نے حیرت"
سے پوچھا۔

ہاں اپنے باپ اور بھائی کے ساتھ آئی تھی۔ویسے کافی پیاری لگ رہی"
تھی۔۔۔۔۔دور سے ہی دیکھا تھا پر سہیر کے ساتھ اچھی لگے گی۔"انیتا نے
اپنا اور ساحر کا موڈ بدلنے کی غرض سے کہا تھا۔ تبھی رشید بابا ان کے لیے
لوازمات کی ٹرے اٹھا لائے تھے اور وہیں ٹیبل پر سجانے لگے۔

ہمممم مجھے لگا تمھیں وہ کچھ خاص پسند نہیں آئی اس دن مال میں بھی تم نے"
اس سے کافی خراب انداز میں بات کی تھی۔"ساحر نے وہیں کھڑے
کھڑے کہا جبکہ انیتا کھانے کے لوازمات سے انصاف کرنے لگی۔

سہیر بھی ایک ایک بات بتاتا ہے تم کو۔"انیتا نے سر جھٹک کر سوچا تھا۔"
سب چھوڑو مجھے کچھ کھا لینے دو۔"انیتا نے اسکے سوالوں سے دامن"
بچانے کو کہا۔

ویسے کوئی تمکو دیکھ کر اندازہ نہیں لگا سکتا کہ تم اتنی پیٹو ہو۔ناشتے کے بعد"
یہ سب فرائڈ چیزیں کون کھاتا ہے؟"ساحر نے ہنستے ہوئے ٹیبل پر پڑی
فرائڈ چیزوں کی جانب اشارہ کرتے کہا تھا۔
میں تو کبھی بھی کھا لیتی ہوں اینڈ تھینک گاڈ مجھے اپنے آپ کو مینٹین"
رکھنے کے لیے فاقے نہیں کاٹنے پڑتے۔اور نا تمھارا وہ گھاس پھوس کھانا
"پڑتا ہے۔
وہ سب،ہیلتھی فوڈ ہوتا ہے انیتا۔"ساحر نے آنکھیں گھما کر کہا تھا۔"
"Yeah what ever !"
انیتا کندھے اچکاتے کھانے لگی۔

بات بدلنا اچھے سے جان گئی ہو انیتا اور اگر تم یا سہیر مجھے نہیں بتاو گے تو تم"
لوگوں کو لگتا ہے میں بہل جاؤں گا یا سچ تک پہنچ نہیں پاؤں گا۔"کچھ دیر انیتا

کو گھورتے رہنے کے باوجود اس نے ساحر کی جانب توجہ نا دی تو وہ مجبوراً بول پڑا۔

ساحر ایسا کچھ نہیں ہے تم ضرورت سے زیادہ سوچ رہے ہو۔ایسا کچھ بھی" نہیں ہے۔"انیتا نے اپنی بات پر زور دے کر کہا۔

اور پلیز میں جب بھی آتی ہوں تم کوئی نا کوئی مسلہ لے کر کیوں بیٹھ " جاتے ہو۔ کیا ہم ہماری بات نہیں کر سکتے۔ کتنا اچھا وقت تھا جب ہم لندن میں تھے کتنا انجوائے کرتے تھے۔یونو مجھے لگتا ہے تم وہ ساحر ہو ہی نہیں اور وہ ساحر کہیں لندن میں ہی کھو گیا ہے۔"انیتا نے شکایتی انداز میں کہا۔

بلکل وہ ساحر لندن میں جولیہ کے ساتھ ڈیٹ مار رہا ہے۔"ساحر نے" ونک کر کے کہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ انیتا جولیہ کے نام پر کتنی چڑتی تھی۔۔۔۔۔ساحر کی بات کے جواب میں انیتا نے اسے منہ چڑایا اور پھر وہ دونوں مسکرا دیے اور پھر انیتا کی نا ختم ہونے والی لندن کی باتیں شروع ہو گئی جو نا جانے کب تک چلتی رہی۔

بجے کے قریب وہ مشعل کے پاس پہنچی تھی۔۔۔۔۔موحد ابھی کسی 12 کام سے باہر نکلا تھا اور گیٹ کھلا تھا۔ مشعل جو اس وقت اپنے چھوٹے سے لان کی کرسی پر دونوں پاوں اوپر کر کے چہرہ ہتھیلی پر ٹکائے ہوئے کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔خوبصورت بڑی بڑی آنکھیں رات جگے کی چغلی کھا رہیں تھیں۔

ایمان دبے پاؤں آگے بڑھتے ہوئے عین اسکے پیچھے گئی تھی اور اچانک سے اسے بالوں سے کیچر نکال دیا تو مشعل جھٹکا کھا کر اٹھی تھی۔

لعنت ہو تم پر مانی۔۔۔۔۔" مشعل اپنی اکھڑی سانسیں بحال کرتی کہنے لگی۔

انھیں کھلا رہنے دیا کروں یہ بہت خوبصورت ہیں۔"ایمان نے مسٹر "
آفندی کی نقل اتارتے وار فتگی سے مشعل کر دیکھتے کہا تھا۔کل والے
واقعے کا خوف اب زائل ہو چکا تھا اور ایمان اپنی جون میں واپس آچکی
تھی۔ مشعل نے اسکے ہاتھ سے کیچر چھپٹتے ہوئے کہا اور بالوں کو واپس بند
کرنے لگی۔

کیا مشی ابھی تک اسی بات کو پکڑے بیٹھی ہو؟"ایمان نے اپنا بیگ پاس "
پڑے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا اور خود کرسی مشعل کے پاس کرتی بیٹھ گئی۔
تو اور کیا کروں وہ بات بھولنے والی تھی؟ تیرے ساتھ کوئی ایسی باتیں "
کرتا تو توں بھول جاتی؟"مشعل نے اسے گھورتے ہوئے سوال کیا۔

یار وہ کوئی نہیں وہ تیرا ہونے والا منگیتر اور ہو چکا عاشق ہے۔"ایمان نے "
بات ہوا میں اڑائی تھی۔

اور پھر میری تو خواہش ہے کہ کبھی عمار بھی مجھے ویسی پیار بھری نظروں" سے دیکھے جیسے وہ سائیکو آفندی تجھے دیکھ رہا تھا۔" ایمان نے چہرہ مشعل کے قریب لاتے اسکی آنکھوں میں گھورتے ڈرامائی انداز میں کہا۔

وہ پیار بھری نہیں جنون بھری نظریں تھیں مانی اور مجھے ان سے خوف آیا تھا اتنا جنون کیسے ہو سکتا ہے کسی کی آنکھوں میں۔" مشعل نے ایک بار پھر ان دھکتے انگارے جیسی آنکھوں کو سوچتے ہوئے کہا تھا۔

تو پاگل وہ سارا جنون تیرے لیے تھا ناں۔۔۔۔۔تجھے خوش ہونا چاہیے" کہ کوئی جنون کی حد تک تجھے چاہتا ہے پیار کرتا ہے تجھ سے۔۔۔۔اور یقین کر کے جتنا اچھا سہیر آفندی کا اصل روپ ہے اتنا ہی اچھا اسکا دوسرا روپ بھی ہو گا وہ تو بس اسکے اظہار کا طریقہ تھا۔ اگر اسکا مقصد غلط ہوتا تو وہ وہاں تیرے ساتھ کچھ بھی کر سکتا تھا۔ مگر اسنے ایسا کچھ نہیں کیا۔" ایمان نے اسے سمجھاتے ہوئے اسکا ہاتھ تھام کر کہا۔

اسکا دوسرا روپ دیکھا تھا تو نے مال میں۔۔۔۔کیسی کیسی لڑکیوں سے ملتا"

"ہو گا وہ کیا کیا کرتا رہا ہو گا۔۔۔اور تو مجھے اسکے لیے راضی کر رہی ہے۔

ارے جھلی وہ لڑکی خود اس سے چپک رہی تھی تو نے دیکھا تو تھا وہ تو اسکی"

"جانب دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔

ایمان نے مشعل کا ایک اور اعتراض رد کیا تھا۔

اور وہ جو میم ہر جگہ اسکے ساتھ گھوم رہی ہوتی ہے وہ؟"مشعل نے ایک"

اور سوال اٹھایا۔

یار میں نے تو جتنی بار تیرے اس سائیکو آفندی کو دیکھا ہے وہ لڑکی تو"

دیکھی نہیں مجھے تیرے ہی سامنے ہوتی ہے وہ نا جانے کیوں؟"ایمان نے

مزاق اڑانے کے انداز میں کہا تھا۔

خیر ابھی چھوڑ چل مال چل کے عمار کا گفٹ پک کر لیتے ہیں۔"ایمان نے"

مشعل کا موڈ بحال کرنے کی غرض سے کہا۔

"نا بابا ناں میں نہیں جا رہی باہر کہیں وہ۔۔۔۔۔"

کہیں وہ تیرے گھر کے باہر تیری تاک میں نا بیٹھا ہو کہ کہیں اسکی پیاری" مشعل نے اپنے خوبصورت بالوں کو پھر سے اس منحوس جوڑے میں تو مقید نہیں کر دیا۔" ایمان نے مشعل کی بات کاٹتے ہوئے بھرپور ڈرامائی انداز میں کہا اور ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر مشعل کے بال ایک بار پھر سے کھول دیے۔

مر جا تو مانی!" مشعل نے چڑ کر کہا تھا۔"

اچھا اٹھ اب اپنا ناٹک بند کر اور مال چلتے ہیں اور وہ مسٹر آفندی اتنا فارغ" نہیں ہے کہ تیرے پیچھے خوار ہوتا رہے وہ تو بہت بڑا بزنس مین ہے کوئی گلی "کا عاشق نہیں۔

ایمان نے کہا اور مشعل کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھانے لگی۔۔۔۔۔ مشعل چینج کر کے ایمان کے ساتھ مال جانے کے لیے نکل گئی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ڈیڈ ٹرسٹ می میں نے خود دیکھا ہے اس سہیر آفندی کو ریسٹورانٹ میں۔"

وہاں تو اسکا کوئی اور ہی روپ تھا اور وہ انیتا نواز وہاں تھی اور اسے اپنے ساتھ لے گئی کافی پریشان ہو گئی تھی اسکو ویسے دیکھ کر۔۔۔۔۔۔آپ مانیں ڈیڈ یہ آفندیز کچھ تو چھپا رہے ہیں۔یہ سہیر آفندی جیسا دیکھتا ہے ویسا ہے نہیں۔۔۔"

ٹھیک کہہ رہے ہو اور جانتے ہو مجھے کل ہی پتہ چلا ہے کہ اس سہیر آفندی" کا لندن پلٹ بھائی ہمارے بارے میں کافی انفارمیشن نکلوا رہا ہے۔کہیں انھیں شک تو نہیں ہو گیا کہ انکی کمپنی پر جھوٹا الزام ہم نے لگوایا تھا۔" چوہدری افتخار نے سگار سلگاتے ہوئے کہا۔

الزام لگانے کا کیا فایدہ ہوا اس سال کا سب سے بڑا پروجیکٹ تو پھر بھی ان"
کو مل گیا اور آپکا جو نقصان ہوا وہ الگ۔۔۔۔۔"چوہدری افتخار نے سلگتی نگاہ
اپنے بیٹے پر ڈالی تھی جس نے اسکے اندر جلتی آگ پر جیسے تیل جھٹک دیا تھا۔
کبھی کبھی مجھے لگتا ہے تو میری اولاد نہیں ہے کیونکہ جتنا تو میرا خون جلاتا"
ہے نا اتنا کسی کی سوتیلی اولاد نہیں جلاتی ہو گی۔لعنت ہے مجھ پر جس نے تجھ
"جیسی بے کار اولاد کو پیدا کیا ہے۔
ڈیڈ آپ کبھی بھی ایک اچھے باپ کی طرح نارملی بات نہیں کر سکتے یہ"
"گالیاں اور طعنے دینا آپ پر فرض ہے کیا۔
عاقل نے شکایتی انداز میں کہا۔
یہ شکل ہے تیری نارملی بات کروں میں تجھ سے۔"چوہدری افتخار سر"
جھٹکتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے اور عاقل افتخار وہیں صوفے پر ڈھے
گیا۔اور ایک بار پھر سہیر آفندی کے بارے میں سوچنے لگا تھا۔جسے وہ ایک

عاد بار سے زیادہ نہیں ملا تھا مگر اب اسکی ذات کے اس نئے پہلو کو جاننا اس کے لیے ضروری ہو گیا تھا۔

انیتا دوپہر تین بجے تک ساحر کو لیے ٹیرس پر بیٹھی رہی تھی اور وہ رات بھر کا جاگا بنا شکایت کئے اسکے ساتھ بیٹھا رہا۔۔۔۔۔ سہیر تین گھنٹے سو کر اٹھنے کے بعد ٹیرس پر آیا تھا جہاں انیتا اور ساحر بیٹھے تھے۔ سہیر ساحر کو دیکھ کر حیران ہوا تھا جو کب سے انیتا کی فضول کی باتوں کے جواب دے رہا تھا مگر نا تو اپنی تھکاوٹ کی شکایت کی تھی اور نا ہی آرام کرنے کو کہا تھا۔

"تم دونوں کون سے قصے لے کر بیٹھے ہو پچھلے تین گھنٹے سے؟" سہیر نے آتے ہوئے سوال کیا تھا۔ جسکے جواب میں ساحر فقط مسکرا دیا۔

تمھارے آنے کا انتظار کر رہے تھے تا کہ ہم لوگ سب لنچ کرنے باہر جا"
سکیں۔"انیتا نے احسان جتانے والے انداز میں کہا تھا۔
اتنا سب کچھ کھا لینے کے بعد لنچ کی گنجائش ہے انیتا؟"ساحر کو سہی معنوں"
میں انیتا پر حیرت ہوتی تھی وہ سمارٹ سی لڑکی اس سے دگنا کھا لیتی تھی۔
کھانے کی گنجائش تو کبھی بھی نکل آتی ہے مائی ڈیئر۔"انیتا نے ہنستے ہوئے"
کہا تھا۔ساحر کے ایکسپریشن دیکھ کر اسے ہنسی آ رہی تھی۔ تبھی اسکا فون بجا
جو اسکی سیکٹری کا تھا۔
اوکے میں آتی ہوں۔"کچھ دیر مقابل کی بات سن لینے کے بعد اس نے"
کہا تھا۔

"What happened?"

سہیر نے فون بند ہوتے ہی پوچھا۔
ایک تو مسٹر ایڈرین کو بھی چھٹی والے دن آرام نہیں. مہوش کہہ رہی"
تھی کہ انکی میل آئی ہے اور انکو اپنے پروجیکٹ کے ڈیزائنز دیکھنے ہیں اور

کل والی ویڈیو میٹینگ وہ اپنی کسی پرسنل پرابلم کی وجہ سے نہیں کر پائیں گے اسی لیے ابھی گھنٹے بعد میٹینگ کے لیے ریکوئسٹ کی ہے۔"انیتا نے دونوں ہاتھ اٹھا کر کوفت زدہ لہجے میں کہا تھا۔

اووو۔۔۔۔اور ہمارا لنچ؟؟"سہیر نے سوال کیا۔"

وہ پھر کبھی کے لیے۔۔۔"انیتا کہتی باہر کی جانب چلی گئی اور سہیر گہری نظروں سے ساحر کو دیکھنے لگا۔

تمھیں آرام کرنا چاہیے۔"سہیر نے کہا۔"

ہاں کرنا تو چاہیے تھا پر میں سوچ رہا تھا کچھ۔۔۔۔"ساحر نے سہیر کی جانب دیکھتے کہا۔

کیا؟"سہیر نے گہری نظروں سے دیکھتے کہا تھا۔"

کچھ!!"ساحر ایک دل جلانے والی مسکراہٹ اچھالتا وہاں سے چلا گیا۔"

الو کا پٹھا!"سہیر نے زیر لب دوہرایا۔اور وہیں کھڑا گہرا سانس لے کر رہ گیا خیالوں کا سلسلہ بھٹک کر ایک بار پھر مشعل کی جانب چلا گیا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

اگلے تین دن ایسے ہی گزر گئے ساحر بھی مکمل طور پر گھر اور سہیر کے ساتھ آفس رہا تھا کہیں کچھ ایسا نہیں ہوا تھا جس پر ساحر سہیر کو لے کر پریشان ہوتا یا سہیر ساحر کے اچانک غائب ہو جانے پر کسی تشویش کا اظہار کرتا۔ سہیر کو سکون تھا کہ ساحر نا تو دوبارہ لاہور گیا تھا اور نا ہی اس ستارہ بائی نامی عورت میں دلچسپی دیکھائی تھی اگر ایسا ہوتا تو ساحر کسی بھی وجہ سے نا رکتا۔ البتہ شان مسلسل تین دن کہیں غائب رہا تھا اور ساحر کے مطابق وہ اپنی پرسنل مسلے میں الجھا ہوا تھا مگر ساحر سے مسلسل رابطے میں رہا تھا اور اس بات سے فقط سمیع آگاہ تھا مگر وہ ابھی تک جان نہیں پایا تھا کہ شان کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے۔ مشعل بھی گزرے تین دن گھر اور ایمان کے ساتھ ہی رہی تھی۔

اوراس تین دنوں میں وہ مسٹر آفندی کو نہیں بھولی تھی مگراس کا مسٹر آفندی سے دوبارہ سامنا بھی نہیں ہوا تھاجواس کے لیے کسی حد تک سکون کا باعث تھا۔

دوسری طرف ان تین دنوں میں عاقل افتخار نے سہیر آفندی کے بارے میں کافی کچھ پتہ کرنے کی کوشش کی تھی جوانفارمیشن اسے ملی تھی وہ بس سرسری معلومات پر ہی مشتمل تھیں اور جن سے بزنس ولڈ میں سب ہی واقف تھے۔شاید عاقل افتخار جانتا نہیں تھا کہ سہیر آفندی اسے کتناٹف ٹائم دینے والا ہے کیونکہ اسکے ساتھ سمیع تھاجو ہر خبر پر نظر رکھتا تھااور ساحر آفندی کا شارپ دماغ بھی تو تھاجو کب کیا سوچ لے کوئی نہیں جانتا تھا۔

انیتا کے بہت اسرار پر آج وہ تینوں ایک ساتھ لنچ کے لیے آئے تھے۔۔۔۔۔۔۔یہ ایک بہت بڑا فائیو سٹار ہوٹل ہے۔جہاں ذیادہ تر بزنس ولڈ سے منسلک لوگ موجود تھے۔کہیں آفیشل میٹنگز چل رہی تھیں تو کہیں بزنس ڈیلز ہو رہی تھیں مگر وہ تینوں خلاف معمول آج وہاں صرف لنچ اور کچھ اچھا وقت گزارنے آئے تھے۔پچھلے کچھ دنوں کی ٹینشن اس وقت ان میں سے کسی کے چہرے پر نہیں تھی۔ایک خوشگوار ماحول میں وہ لوگ کھانا کھا رہے تھے اور اپنے بچپن کی باتیں یاد کر رہے تھے۔

ایمان اور مشعل سر جوڑے لیپ ٹاپ سامنے کھولے بیٹھی تھیں اور ایمان مشعل کو مختلف برینڈز کے برائڈل ڈریسیز دیکھا رہی تھی جو ایمان کے مطابق مشعل کو اب سے ہی چن لینا چاہیے تھا۔اور مشعل بھی پر جوش انداز میں ان ڈریسسز پر اپنے تجزیئے پیش کر رہی تھی جن کو خریدنے کا اسکا کوئی بھی ارادہ نہیں تھا۔ تبھی مشعل کے فون پر موحد کی کال آنے لگی تھی۔

"جی موحد بھائی؟"

مشعل آئی نیڈ یور ہیلپ۔"موحد نے جلدی سے کہا۔"

"جی بھائی کہیں"

مشعل میں اس وقت ہوٹل میں اپنی میٹینگ میں ہوں میرے کمرے میں جاؤ اور وہاں میری سٹڈی ٹیبل پر ایک بلو کلر کی فائل پڑی ہے وہ فائلز لے کر جو لوکیشن میں سینڈ کروں اس لوکیشن پر پہنچا دو۔"

لیکن بھائی میں اکیلی کیسے ؟" مشعل نے کچھ کہنا چاہا جیسے موحد نے رد کر "

دیا۔

"تو ایمان کو لے آؤناں جانتا ہوں ابھی بھی تمھارے ساتھ ہی ہے وہ۔"

!اچھا بھائی میں آتی ہوں لوکیشن بھیج دیں۔اللہ خافظ "

ایمان اٹھو بھائی کو انکی فائلز دینے جانا ہے۔میں فائلز لے آؤں اور امی کو بتا دوں۔" وہ کہہ کر موحد کے کمرے کی جانب بڑھی تو ایمان بھی لیپ ٹاپ بند کرتی اٹھی تھی اور ایک نظر آئینے میں ڈالتی باہر نکل آئی تھی۔

Zubi Novels Zone

ویٹر انکا آرڈر کے کر آچکا تھا اور اب ان کے لیے سرو کر رہا تھا۔جب ساحر کا فون بج اٹھا تھا۔

ساحر نے فون ریسیو کر کے کان سے لگایا۔

بولو شان!" شان کی بات سن کر ساحر کے چہرے کے تاثرات پل میں "

بدلے تھے۔

"شان کوئی گھڑ بڑ ہوئی تو تم جانتے ہو مجھے۔"

"Ok ok fine ...I am coming asap!"

کیا ہوا ساحر؟" سہیر نے ساحر کو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے اٹھتے دیکا تو پوچھ "

بیٹھا۔

"بس یہ سمجھو کہ ایک تلاش مکمل ہوئی۔"

"I need to rush.."

میں واپس آ کر بات کرتا ہوں۔" ساحر نے فورا کہا۔"

مگر ہمارا لنچ۔" انیتا نے اعتراض اٹھانا چاہا۔"

تم لوگ بکٹینیو کرو میرا جانا بہت ضروری ہے۔میں شام میں ملتا ہو سہیر"
پھر خود تم کو ساری بات سمجھادوں گا اور پلیز اب کی بار سمیع کو میرے پیچھے
مت بھیج دینا۔"ساحر کہتے بنا کچھ سنے باہر کی جانب بھاگا تھا۔

یہ نہیں سدھرے گا۔"انیتا کا دل کھانے سے اچاٹ ہوا تھا۔"

سہیر نے فوراً سمیع کو اپنا آدمی ساحر کے پیچھے بھیجنے کو کہا تھا کیونکہ وہ نہیں
چاہتا تھا سمیع کو دیکھ کر وہ پھر اپنا پلان بدل دے اب کی بار تو وہ خود سہیر سے
یہ کہہ کر گیا تھا۔

جب وہ منع کر کے گیا ہے تو کیوں بھیج رہے ہو اسکے پیچھے آدمی جانتے تو ہو"
وہ اسے چکما دے جائے گا۔"انیتا نے چڑ کر کہا تھا۔

کبھی نا کبھی تو ہم سچ تک پہنچ جائیں گے۔"سہیر نے دور جاتے ساحر کی"
پشت کو دیکھتے ہوئے کہا جو کافی اجلت میں لگ رہا تھا۔

ایسا کیا ہو سکتا ہے جو ساحر سب چھوڑ چھاڑ کر چلا گیا۔سہیر کا دماغ بھی ساحر
پر اٹک گیا تھا۔

مشعل اور ایمان موحد کی بھیجی گئی لوکیشن جو کوئی بڑا فائیو سٹار ہوٹل تھا وہاں پہنچی تھی اور ہوٹل آنے کی وجہ سے انھوں نے رکشہ کے بجائے ٹیکسی کی تھی۔ جیسے ہی وہ دونوں بتائے گئی جگہ پر پہنچی ایمان اور مشعل کا منہ حیرت اور خوشی سے کھل گیا۔

یار مشی تو نے سہی کہا تھا تیرا وقت بدل گیا ہے بلکہ تیرے ساتھ ساتھ " میرا بھی۔۔۔۔۔دیکھ کیسی ہائی فائی جگہوں پر آنا جان شروع ہو گیا ہے۔"

ایمان ستائشی نظروں سے ارد گرد دیکھتے کہہ رہی تھی۔

ویسے اپنے موحد بھائی کی ٹھاٹ تو دیکھو ایسی جگہوں پر یہ ٹینگز کرنے لگے " ہیں۔"ایمان پرس میں منہ گھسائے کچھ تلاش کرتی کہہ رہی تھی۔وہ لوگ

آہستہ آہستہ قدم بڑھا رہی تھی فون نکال کر موحد کو اپنے آنے کا میسج کرنے کے بعد وہ دوبارہ پرس میں کچھ تلاش کر رہی تھی جب اندر سے تیزی سے آتے ایک وجود سے اسکی ٹکر ہوئی تھی اور تصادم کے چکر میں مشعل کا بیگ نیچے گر گیا اور اس میں پڑی چیزیں ارد گرد بکھر گئی۔ مشعل نے غصے سے اپنے سامنے کھڑے اسے خوبرو جوان کو دیکھا تھا۔ایمان جو ارد گرد دیکھتی مشعل سے چند قدم آگے تھی کچھ گرنے کی آواز پر پلٹی تھی۔اور عمل کے سامنے کھڑے اس ہینڈسم جوان کو سر سے پاؤں تک گہری نظروں سے دیکھا۔اپنے لباس اور سٹائل سے ہی الیٹ کلاس کا معلوم ہوتا تھا۔

"I am really sorry miss. I was in rush."

وہ نیچے بیٹھے مشعل کا بیگ اٹھانے لگا جو ابھی بھی کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

یہ آنکھیں اللہ نے صرف بریڈ چشمے لگا کے شو آف کرنے کو نہیں دیں"

"کبھی کبھار ارد گرد دیکھ بھی لینا چاہیے۔

دیکھیے مس واٹ ایور میں نے ایکسکیوز کر لیا ہے اور آپکا کوئی نقصان نہیں"

ہوا۔۔۔۔پھر بھی آپ چاہتی ہیں تو میں کمپنسیٹ کر دوں گا۔" وہ بیگ اسکی

جانب بڑھایا اور والٹ نکالنے لگا جب ایمان نے مداخلت کی۔

نہیں نہیں! اٹس اوکے یہ بس ایسے ہی غصے میں ہے تو ایسے بولے جا رہی"

ہے۔" ایمان نے مشعل کا ہاتھ دباتے اسے خاموش رہنے کو کہا۔

اوکے تھینک یو بیوٹیفل!" وہ ایمان کی جانب مسکراہٹ اچھالتا باہر کی"

جانب بڑھا تھا۔اور اسکی بات سے ایمان کے گال پل میں لال ہوئے تھے۔

توں کیوں شرما رہی ہے۔" مشعل نے گھور کر ایمان کو دیکھا۔"

اس نے مجھے بیوٹیفل کہا۔" ایمان نے شرماتے ہوئے کہا۔"

اسکی حالت دکھ کر نہیں لگ رہا ہے تھا وہ کوئی باہر کی پیداوار ہے جو آتے"

جاتے لڑکیوں کو بیوٹیفل، پریٹی، گارجیس وغیرہ کہتے ہیں سو انکی بات کو

زیادہ سر پر سوار نہیں کرنا چاہیے۔ چل یہاں سے!" مشعل کی تیوری ابھی بھی چڑھی ہوئی تھی۔

تجھے کیا ہو گیا ہے اتنے ہینڈسم آدمی سے کوئی اتنی بری طرح بات کرتا" ہے۔" ایمان نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا۔

اب ہینڈسم تھا تو کیا اسکے پاؤں دھو کے پیتی کہ جناب عزت مآب آپ نے" مجھ سے ٹکرا کر مجھے جو شرف بخشا ہے اسکے لیے میں آپ حضور پونور کی شکر گزار رہوں گی تاعمر۔" مشعل نے طنزیہ انداز میں کہا۔ جب سامنے سے موحد آتا دیکھائی دیا۔

تھینک یو لڑکیو! میری مشکل حل کر دی اسی خوشی میں تم دونوں کو ٹریٹ" "پکی۔

. یہاں؟" مشعل اور ایمان فوراً بول پڑی"

منہ دھو کر آئی ہو ناں؟" موحد ہنس کر کہتا واپس اندر بڑھ گیا او پیچھے وہ" دونوں اپنی عزت افزائی پر منہ بنا کر رہ گئی۔

چل یہاں سے۔" مشعل واپسی کے لیے پلٹی جب ایمان نے اسے روک "
لیا۔
رک تو اب آئے ہیں تو زرہ دیکھ لینے دو۔" ایمان نے کہا۔"
چھوڑ مانی یہ امیر لوگ اندھوں کی طرح ٹکریں مارتے پھرتے ہیں اور پھر "
ایک سوری کہہ کر فارغ ہو جاتے ہیں۔" مشعل کا موڈ ابھی بھی حراب
تھا۔
ہاں جیسے تیرا سہیر آفندی اس نے بھی تو ایسے ہی ٹکرا کر تیرا فون توڑا تھا۔"
اس بے چارے نے تو تیرا بیگ گرا کر معافی بھی مانگ لی۔" وہ دونوں
آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے باتیں کر رہی تھی۔
ہاں پر وہ میری غلطی تھی میں فون میں گھسی ہوئی تھی ناں۔" مشعل نے "
بات بنائی۔

آج بھی تیری غلطی تھی توں اپنی اس زنبیل میں گھسی ہوئی تھی۔""

ایمان نے مشعل کے بڑے سے بیگ کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا۔ جس میں مشعل دنیا جہاں کی چیزیں لے کر گھوم رہی ہوتی ہے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر باہر آتے ہی فوراً پارکنگ سے اپنی گاڑی لیتا وہاں سے نکل گیا تھا۔ اور گھر کال کر کے سہیر اور انیتا کے لیے دوسری گاڑی لانے کا کہہ دیا تھا۔ خود اسے جلد سے جلد شان کے بتائے پتے پر پہنچنا تھا۔ شان نے اس کے لیے اسکے کام کی انفارمیشن نکال لائی تھی وہ بھی چار دن کی کوشش کے بعد اور اب ساحر جلد سے جلد اس انفارمیشن تک پہنچ کر اپنا اگلا احقہ عمل طے کرنا

چاہتا تھا۔ سمیع نے اپنے ایک آدمی کو ساحر کے پیچھے جانے کو کہا تھا وہ خود جا کر اسے الرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ہیلو۔۔۔۔!" وہ دونوں آگے بڑھ رہی تھی جب ایک آواز نے انھیں "
پلٹنے پر مجبور کر دیا۔ وہ دونوں ایڑھی کے بل مڑی تو سامنے خود کو مخاطب کرنے والی ہستی کو دیکھا۔ وہ انیتا نواز تھی مشعل اسکے نام سے تو واقف نا تھی مگر اسے پہچان گئی تھی اور ایمان تو بس ستائشی نظروں سے اس سٹائلش سی لڑکی کو دیکھے جا رہی تھی۔

ہائے مشعل!" میں انیتا! مال میں ہم ملے تھے۔ انیتا نے خوش اخلاقی سے "
ہاتھ بڑھایا۔

ہائے!" مشعل نے جواباً مسکرا کر ہاتھ ملایا۔وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ " کیسے ریاکٹ کرے۔ایمان سمجھ گئی کہ یہ وہی سہیر آفندی کی گرل فرینڈ ہے جسکا مشعل نے ذکر کیا تھا۔

آپ یہاں اور یہ!" انیتا نے دوستانہ انداز میں مشعل سے سوال کیا۔"

جی یہ میری بیسٹ فرینڈ ہے ایمان!" ایمان مشعل نے ایمان کا تعارف " کروایا۔

ہائے! انیتا نے خوش اخلاقی سے ایمان سے ہاتھ ملایا جو اسے بڑی گہری" نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

" !اوکے آپ لوگ یہاں کسی کے ساتھ"

جی وہ میرا بھائی یہاں اپنی میٹینگ کے لیے آیا تھا اور اسکی کوئی فائل گھر رہ" گئی تھی بس وہی دینے آئی تھی۔" مشعل نے زبردستی مسکرا کر کہا تھا کیونکہ اسکا دل کہہ رہا تھا کہ اگر انیتا یہاں ہے تو سہیر آفندی بھی یہیں

ہونے والا ہے اور مشعل کو اس رات والی بات پھر یاد آنے لگی تھی جیسے وہ مشکل سے فراموش کر پائی تھی۔

آپ سہیر آفندی کی گرل فرینڈ ہیں۔"ایمان نے کھٹاک سے سوال کیا۔"

مشعل نے کہنی مار کر ایمان کو آنکھیں دیکھائی۔

ایمان کے سوال سے انیتا کچھ پل تو نا سمجھی سے اسے اور مشعل کو دیکھتی رہی اور پر دلکش انداز میں مسکرا دی۔۔۔

"! میں اور سہیر کی گرل فرینڈ ہاہاہاہا۔۔بلکل بھی نہیں"

انیتا نے ہنس کر ایمان کی غلط فہمی دور کی۔

وہ ایکچولی آپ انکے ساتھ تھی اس دن مال میں بھی اور پھر اس رات پارٹی" میں بھی۔۔۔۔"مشعل نے وضاحت دینے کی کوشش کی۔

ارے وہ تو میرا بیسٹ فرینڈ اور بزنس پارٹنر ہے اور پھر فیملی فرینڈز بھی۔" اس نے بتایا نہیں؟ دیکھیں مشعل آئی نو اس نے آپکے گھر پر پوزل بھیجوایا ہے مجھے لگا آپ سے بات ہوئی ہو گی اسکی۔"

نہیں میری کوئی بات نہیں ہوئی۔" مشعل نے نظریں چراتے کہا۔"

"Ok let's start over."

میں انیتا نواز ہوں۔ سہیر آفندی کی بیسٹ فرینڈ اینڈ بزنس پارٹنر۔اور اس" دن مال میں میں نے آپ کے ساتھ اچھے سے پیش نہیں آئی کیونکہ مجھے نہیں پتہ تھا کہ ہم دوبارہ ملیں گے اور سہیر کے حوالے سے ہمارا رابطہ ہو گا اٹس جسٹ کہ میں انجان لوگوں کے ساتھ سویٹ نہیں ہوتی۔اور اب آپ انجان نہیں رہیں۔" انیتا نے مسکرا کر اپنی بات مکمل کی۔

"All good ladies?"

سہیر کی آواز پر وہ تینوں اسکی جانب پلٹی تھیں۔ مشعل کا دل اچانک اسکی آمد پر حلق میں اٹک گیا تھا۔

"All good ladies? "

سہیر کی آواز پر وہ تینوں اسکی جانب پلٹی تھیں۔ مشعل کا دل اچانک اسکی آمد پر حلق میں اٹک گیا تھا۔اس رات کا منظر مشعل کی آنکھوں کے سامنے گھوم گیا تھا۔

آؤ سہیر دیکھو آج یہاں آنا کتنا لکی ثابت ہوا تمھارے لیے۔"انیتا نے مسکرا" کر کہا۔ سہیر دلچسپ نظروں سے مشعل کو دیکھتا آگے بڑھا تھا۔

اسلام علیکم !"سہیر نے پر شوق نظروں سے مشعل کو دیکھتے کہا تھا۔"

واعلیکم سلام !"مشعل نے لب کچلتے ہوئے جواب دیا۔"

مشعل کا بھائی یہاں میٹینگ کے لیے آیا تھا اور یہ اسکو کوئی فائل دینے آئی" تھی۔اب کوئی سوال نہیں اور مشعل آو ہم لوگوں کو جوائن کرو۔"انیتا نے سہیر کو پہلے ہی مشعل کے یہاں ہونے کی وجہ بتادی تھی اور مشعل کو اپنے ساتھ اندر لے جانے کو کہا۔

جی نہیں مجھے گھر جانا ہے پہلے ہی کافی لیٹ ہو گیا ہے۔" مشعل نے "
زبردستی مسکراتے ہوئے کہا۔
مشعل ریلیکس موحد اگر یہاں ہے تو جب تک وہ فارغ نہیں ہوتا آپ "
ہمارے ساتھ آئیں کچھ کھا پی لیتے ہیں۔آپ کا کیا حیال ہے؟"سہیر نے
اب کی بار ایمان کی جانب دیکھتے ہوئے سوال کیا جس کے جواب میں ایمان
نے اپنی بتیسی کی بھرپور نمائش کی۔
جی جی کیوں نہیں۔"ایمان نے مشعل کو دیکھتے کہا تھا۔"
نہیں امی انتظار کر رہی ہوں گی ہمیں چلنا چاہیے۔" مشعل نے ایمان کے "
حامی بھرنے اسے آنکھیں دیکھائی۔انیتا اور سہیر میں نظروں کا تبادلہ ہوا۔
اوکے سہیر تم موحد سے بات کر لو کہ مشعل ہم لوگوں کے ساتھ ہے"
جب وہ فری ہو گا تو ان دونوں کو لے جائے گا۔آئی ڈونٹ تھنک کوئی ایشو
بنے گا مشعل آپ ریلیکس رہیں۔"انیتا نے کہا تو مشعل نے بے بسی سے
ایمان کی جانب دیکھا جو آنکھوں سے اسے خاموش رہنے کو کہہ رہی تھی۔

بھائی کو میں خود کال کرتی ہوں۔"ایمان نے مشعل کے ہاتھ سے فون" لیتے موحد کا نمبر ڈائل کیا اور کچھ فاصلے پر چلی گئی۔

کیا بات ہے مشعل میٹینگ میں ہوں میں۔"موحد نے اعجلت بھرے" انداز میں کہا۔

"بھائی میں ایمان ہوں وہ اصل میں ایک مسلہ ہو گیا ہے۔"

کیا ہوا ہے ایمان؟"موحد نے اکتائے ہوئے لہجے میں سوال کیا۔"

بھائی ہم لوگ یہاں سے واپس جا رہے تھے تو سہیر آفندی اور انیتا جی نے" ہمیں روک لیا وہ لوگ چاہتے ہیں کہ مشعل کے ساتھ کچھ دیر یہاں کچھ کھا پی لیں۔ ہم نے بہت منع کیا پر وہ دونوں بہت اسرار کر رہے ہیں اب ایسے اچھے نہیں لگتا انکا پروپوزل آیا ہوا ہے مشعل کے لیے اب ایسے انکو منع کر دینے سے برا ایمپریشن پڑے گا۔آپ جب تک اپنی میٹینگ ختم کرتے ہیں ہم ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔"ایمان نے ایک ہی بار میں ساری بات کہہ ڈالی۔

مگر ایسے۔۔۔۔۔۔"موحد نے کچھ کہنا چاہا۔"

موحد بھائی آپ بھی تو یہیں ہیں جیسے ہی آپکی میٹینگ ختم ہوتی ہے آپ" بھی آجایئے گا ایسا سہیر آفندی نے ہی کہا ہے۔اب ہونے والے داماد کا اتنا مان تو رکھنا ہی چاہیے آئی ایم شیور انکل ہوتے تو آرام سے اجازت دے دیتے کون سا کئی ڈیٹ پے جانا ہے بس اتفاقیہ ملاقات ہے اور پھر بھائی کے ساتھ ہے مشعل کو ٹینشن ہونی نہیں چاہیے۔

اچھا میری ماں جب ارادہ بنا ہی لیا تھا تو فون کر کے میرا وقت کیوں ضائع" کیا۔جاؤ اور مشعل سے کہہ دو کہ میں نے اجازت دے دی ہے۔"موحد نے کہہ کر کال کاٹ دی اور ایمان خوشی خوشی ان لوگوں کی جانب آئی۔ بھائی نے کہا ہے کہ ٹھیک ہے ہم ان کے فارغ ہونے کا انتظار کریں۔""

ایمان نے خوشی سے مشعل کو بتایا۔

"Excellent ! Let's go."

سمیر نے پرجوش انداز میں کہا اور مشعل کو ساتھ چلنے کا اشارہ کیا۔ وہ انگلیاں چھٹخاتی اسکے ساتھ چلنے لگی ایمان اور انیتا بھی انکے پیچھے ہی تھے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سمیع مسلسل اپنے آدمی کے ساتھ رابطے میں تھا جو اس نے ساحر کے پیچھے بھیجا ہوا تھا۔

بتاؤ ساحر سر کہاں جا رہے ہیں؟" سمیع نے کافی انتظار کے بعد پھر سے " سوال دھرایا۔

سر وہ اس وقت ہوٹل سے پندرہ منٹ کی ڈرائیو پے موجود ایک دوسرے " ہوٹل کی جانب جا رہے ہیں۔" اچھا انکے پیچھے ہی رہنا اور دیکھنا کہ وہ وہاں کس سے مل رہے ہیں۔

جی سر۔"اس آدمی نے کہہ کر فون بند کر دیااور سمیع نے ساری رپورٹ " سہیر کو میسج کر دی۔

چلو سمیع تیری ساری زندگی تواس مسٹریس ساحر آفندی کے پزلز سالو " کرنے میں گزر جائے گی۔" تبھی سمیع کے فون پر شان کی کال آئی تھی۔ سمیع اچھے سے جانتا تھا کہ یہ کال ساحر کے کہنے پر کی جا رہی ہے۔

ہاں شان آج کیسے یاد آگئی میری اور کہاں ہو تم ؟" سمیع نے دانستہ " مصروف انداز اپنایا۔

ہاں میں تو آج لوٹ رہا ہوں گھر گیا تھا بتایا تو تھا ساحر سر نے آپکو۔آپ " کہاں ہیں اس وقت ؟" شان نے وضاحت کے ساتھ سوال کیا۔

ہاں میں۔۔۔بس سہیر سر کے کام میں لگا ہوا ہے۔خود وہ دونوں بھائی اور " انیتا میم لنچ کے لیے نکلے ہوئے ہیں۔" سمیع جانتا تھا کہ شان اس سے یہ

سوال ساحر کے کہنے پر ہی پوچھ رہا تھا۔ مگر وہ بھی سمیع تھا جو شان کے قابو میں نہیں آنے والا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مشعل اور ایمان سہیر اور انیتا کے ہمراہ ڈائنگ ہال کی جانب آئے تھے جہاں کھانے کی اشتہا انگیز خوشبو اٹھ رہی تھی۔ انیتا اور سہیر تو لنچ کر چکے تھے۔

سہیر نے مشعل کے لیے کرسی کھینچ کر اسے بیٹھنے کو کہا تھا۔ ایمان کو اسکا انداز بہت اچھا لگا تھا مگر مشعل سہیر کی نظروں سے سخت کنفیوز ہو رہی تھی جبکہ ان میں کہیں بھی گزشتہ ملاقات جیسا کوئی تاثر نہیں تھا۔

مشعل آپ ٹھیک ہیں۔"سہیر نے اسکے قریب جھک کر سوال کیا تھا جس" پر مشعل نے اثبات میں سر ہلا کر ارد گرد دیکھنے لگی تھی۔

تو آپ دونوں کیا کھانا پسند کریں گی؟"ایمان اور انیتا کے بیٹھنے کے بعد" سہیر نے ایمان اور مشعل کو مخاطب کیا تھا۔

جی کھانا تو ہم لوگ کھا کر آئے تھے۔"ایمان نے شرمندہ ہوتے ہوئے" کہا۔

او کے کھانا نہیں تو کوئی سنیک سہی یا پھر چائے کافی کوئی بھی چیز؟"سہیر" نے پھر آفر کی۔ مشعل ایک لفظ بھی نا بولی تھی وہ تو ایمان ہی سہیر اور انیتا کے سوالوں کے جواب دے رہی تھی۔

سہیر آئی تھنک کافی ٹھیک رہے گی ویسے بھی لنچ کے بعد مجھے کافی کی" عادت ہے یو نو ڈیٹ۔"انیتا نے فوراً سے مشورہ دیا وہ مشعل کی خاموشی اور سہیر کی مایوسی بھانپ گئی تھی۔

مشعل تو کافی نہیں پیتی یہ چائے لے گی۔"ایمان نے بھی فوراً کہا تھا۔"

جسکے جواب میں سہیر نے فوراً اشارہ کر کے ویٹر کو بلا لیا تھا۔ویٹر کے آنے پر سہیر نے انیتا اور ایمان کے لیے کافی اور مشعل اور اپنے لیے چائے آرڈر کی تھی اور ساتھ میں کچھ سنیکس۔

سہیر یہ تم نے کب سے چائے پینی شروع کر دی۔"انیتا نے ذو معنی انداز" میں معصومیت سے پوچھا۔

ہاں کبھی کبھی پی لیتا ہوں۔"سہیر نے آنکھیں دیکھاتے کہا تو وہ فقط مسکرا" دی ایمان نے بھی اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔اب ایمان اور انیتا آپس میں باتیں کر رہی تھی اور مشعل اپنے اوپر پڑنے والی سہیر کی نظروں سے پریشان ہو رہی تھی اور دعا کر رہی تھی کہ جلد سے جلد موحد آجائے اور اسے یہاں سے لے جائے۔

ویسے مشعل تم تھوڑی دیر پہلے آجاتی تو اپنے ہونے والے دیور سے بھی" مل لیتی۔ساحر بھی یہیں تھا ابھی کسی ضروری کام سے نکلا ہے۔"انیتا نے

ساحر کا نام لیا تو مشعل کو یاد آیا کہ بابا نے بتایا تھا کہ سہیر کی فیملی میں بس اسکا بھائی ہی تھا۔

سہیر گاہے بگاہے مشعل کو دیکھ رہا تھا جیسے مشعل اچھے سے محسوس بھی کر رہی تھی۔ سمیع کا میسج دیکھ کر اسے حیرت ہوئی کہ ساحر کیوں بیٹھے بیٹھے یہاں سے اٹھ کر کسی دوسرے ہوٹل کی جانب چلا گیا ہے۔ جب کہ سہیر کو خدشہ تھا کہ کہیں وہ پھر سے لاہور نا جا رہا ہو۔

اور مشعل کو اب اپنا یہاں آنا ایک بہت ہی غلط فیصلہ لگ رہا تھا۔ پہلے آتے ہی ایک انسان سے زوردار تصادم اور اب سہیر آفندی کی کھوجتی نگاہیں۔ یہ سچ تھا کہ ان آنکھوں میں گزشتہ ملاقات جیسا کوئی تاثر نہیں تھا مگر مشعل کی تمام تر سوچیں وہیں اٹک گئی تھیں۔

ساحر رش ڈرائیو کرتا شان کے بتائے گئے اڈریس پر پہنچا تھا۔آج وہ جس کی تلاش میں آیا تھا اسے امید تھی کہ وہ اس کو ڈھونڈ لے گا۔بحریہ ٹاؤن اسلام آباد کی ایک بلڈنگ کے سامنے گاڑی روک کر وہ باہر نکلا تھا جب قریب کی ایک کافی شاپ سے نکل کر شان اسکی جانب گیا تھا۔وہ دونوں اب بات کر رہے تھے اور ساحر بار بار گھڑی پر نظر ڈال رہا تھا۔

کچھ فاصلے پر گاڑی روکے سمیع کا آدمی شبیر یہ سارا منظر فون میں قید کر رہا تھا۔

اور کتنی دیر لگے گی شان؟"ساحر نے غصے سے شان کو گھورتے ہوئے" کہا۔

سر جس نے انفارمیشن نکالی تھی اس نے یہی ٹائم بتایا تھا سر۔"شان نے" فون پر انگلیاں چلاتے کہا اور پھر کوئی نمبر ڈائل کر کے فون کان سے لگا لیا۔

ہیلو شان بات کر رہا ہوں۔ تمھاری بتائی گئی جگہ پر آ گیا ہوں میں مگر وہ" ابھی تک نہیں پہنچی۔ تم نے جو انفارمیشن دی تھی اگر وہ غلط ہوئی تو تمھیں مجھ سے کوئی نہیں بچا سکے گا آئی سمجھ۔" شان نے غصے سے مقابل کو دھمکایا وہ جانتا تھا کہ ساحر نے جس چیز کے لیے چار دن سے انتظار کیا ہے اگر وہ چیز آج بھی اسکو نا ملی تو کسی نا کسی کی موت تو پکی ہے یا شان کی یا اس انفارمر کی۔

شان تم جانتے ہو آج تک۔۔۔۔۔۔۔آج تک مجھے۔۔۔۔۔۔ساحر " آفندی کو کسی چیز کے لیے اتنا انتظار نہیں کرنا پڑا جتنا اب کی بار اور یہ سب اس سمیع کی وجہ سے ہے یا تمھارے اس دو کوڑی کے انفارمر کی وجہ سے۔۔۔۔اگر وہ آج بھی مجھے نا ملی تو ان دونوں میں سے کسی ایک کا قتل میرے ہاتھوں ہونے سے میں بھی نہیں روک پاؤں گا۔" ساحر نے شرارے اگلتی آنکھوں کو میچ کر اپنا غصہ ضبط کرتے کہا تھا۔

سر میرے انفارمر نے بتایا ہے کہ گھر سے نکلتے وہ لوگ اسی ہوٹل کا نام" لے رہی تھیں۔" شان نے پیشانی مسلتے ڈرتے ڈرتے کہا تھا۔

دعا کرو شان کہ آج وہ مجھے مل جائے اسی میں تھاری سمیع اور اس انفارمر "
"کی عافیت ہے۔

مشعل اور ایمان پچھلے ایک گھنٹے سے سہیر اور انیتا کے ساتھ وہیں بیٹھی تھی۔اور مسلسل موحد کو میسجز کر رہی تھی۔ہاجرہ بیگم بھی اس دوران ایک بار کال کر کے پوچھ چکی تھیں جس پر اس نے بتا دیا کہ وہ موحد کے ساتھ ہی آئے گی اور سہیر کے وہاں ہونے کا بھی سرسری سا ذکر کر دی تھا۔اب وہ بس اسی انتظار میں تھی کہ موحد جلد سے جلد وہاں آئے اور وہ لوگ وہاں سے جا سکیں۔

مشی تم بیٹھو میں واش روم سے ہو کر آتی ہوں۔"ایمان نے انیتا کا اشارہ"
سمجھتے ہوئے مشعل کے کانوں میں کہا۔
میں ساتھ چلتی ہوں ایمان۔۔۔"مشعل نے وہاں سے اٹھنے کا بہانہ"
ڈھونڈا۔
نہیں مشعل تم کو کیا پتہ یہاں واش رومز کہاں ہیں۔"انیتا جی آپ مجھے"
بتائیں گی پلیز۔ایمان نے انیتا کی جانب دیکھتے کہا۔
ہاں کیوں نہیں آو۔۔۔۔۔سہیر تم دونوں بیٹھو ہم ابھی آتے ہیں۔"وہ"
سہیر کو ونک کرتی ایمان کے ساتھ وہاں سے چلی گئی۔
اور پیچھے مشعل کی ہتھیلیوں میں پسینہ پھوٹنے لگا۔
اہمممم۔۔۔۔"ان کے جانے کے بعد سہیر نے مشعل کو متوجہ کرنے"
کی کوشش کی جو سہیر کے علاؤہ باقی ہر چیز کو پوری توجہ سے دیکھ رہی تھی۔
مشعل کیا ہم تھوڑی دیر ہمارے بارے میں بات کر سکتے ہیں۔"سہیر"
نے کہنیوں کے بل آگے کو ہوتے کہا۔

جی!"سہیر کے نرم انداز میں کہنے پر مشعل کو بلآخر اس پر ترس آ ہی گیا جو" پچھلے ایک گھنٹے سے اسے اگنور کر رہی تھی۔

مشعل آپ سے پروپوزل کی بات تو آپکے فادر نے کی ہی ہو گی۔"سہیر" نے سوچ سوچ کر پہلا سوال کیا۔

جی!"یک لفظی جواب آیا۔"

تو آپ اس پروپوزل کی وجہ سے اچانک سے اتنا عجیب برتاؤ کر رہی ہیں؟ " کوئی مسلہ ہے تو آپ مجھے بتائیں مشعل میں آپکو پسند کرتا ہوں میں میں اور زبردستی کا قائل نہیں ہوں۔اگر آپ راضی نا ہوئی تو میں اس سلسلے کو آگے بڑھانے پر زور نہیں دوں گا۔آئی پرامس! مجھے بہت دکھ ہو گا مگر آپکی پسند اور رضامندی میرے لیے سب سے اہم ہے۔"مشعل کو سہیر کی بات پر حیرت ہوئی تھی کبھی بے انتہا جنون تو کبھی اتنا نرم مزاج۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔"میں بس نروس ہو رہی ہوں۔ مشعل کو سمجھ"
نہیں آ رہا تھا کہ کیا کہے وہ اسے یہ بتانا بھی چاہتی تھی کہ وہ اس سے گزشتہ
ملاقات کی وجہ سے پریشان ہے اور بتا بھی نہیں پا رہی تھی۔
کیا آپ کسی اور کو پسند کرتی ہیں؟"سہیر نے ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا کہ"
کہیں اس سوال کا جواب ہاں میں نا ہو۔
بلکل بھی نہیں۔"مشعل نے پہلی بار اپنی پرانی ٹون میں آ کر اسکی"
آنکھوں میں دیکھتے دو ٹوک انداز میں جواب دیا تھا۔ جس پر سہیر کے چہرے
پر دلکش مسکراہٹ پھیل گئی جسے دیکھ کر مشعل نے بے ساختہ نظریں ہٹا
لیں۔ سہیر کو یہ تسلی تو ہو گئی کہ وہ کم سے کم کسی اور میں انٹرسٹڈ نہیں ہے۔
موحد اپنی میٹینگ ختم کر کے آیا تو سامنے ہی ایمان کسی سٹائلش سی لڑکی کے
ساتھ کھڑی ملی۔
اسلام علیکم!"موحد نے گلا کھنکھار کر انکو متوجہ کیا۔"

وعلیکم اسلام بھائی آپ فارغ ہو گئے؟"ایمان نے موحد کو دیکھ کر فوراً" کہا۔

ہاں مشعل کہاں ہے۔"موحد نے ارد گرد نظریں دوڑاتے پوچھا۔"

جی وہ اندر ہے اصل میں مجھے ریسٹ روم جانا تھا تو انیتا مجھے یہاں لے "آئی۔

بائے داوے آپکو ان سے متعارف تو کروایا نہیں یہ انیتا نواز ہیں سہیر جی کی "بچپن کی دوست اور بزنس پارٹنر۔

ہائے!"انیتا نے دوستانہ انداز میں ہاتھ موحد کی جانب بڑھایا جس پر موحد کچھ دیر سوچتا رہا اور پھر انیتا سے ہاتھ ملا لیا۔

ان کے نام اور کام سے کون واقف نہیں۔"موحد نے خوش اخلاقی سے کہا جس پر انیتا دلکشی سے مسکرا دی۔وہ تینوں آگے پیچھے اندر کی جانب بڑھ گئے جہاں مشعل او سہیر بیٹھے تھے۔موحد کو دیکھتے ہی مشعل فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔

"چلیں بھائی؟ "

اتنی جلدی کیا ہے موحد کو کوئی چائے کافی تو پینے دیں۔"سہیر نے مشعل" کی جانب دیکھتے کہا۔

نہیں اٹس اوکے سہیر بھائی ابھی ہمیں چلنا چاہیے یہ دونوں کافی دیر سے "نکلی ہوئی ہیں امی پریشان ہو رہی ہوں گی۔

موحد کے سہیر کو بھائی کہنے پر سہیر مسکرادیا اور مشعل نے حیرت سے اپنے بھائی کو دیکھا جس نے بیٹھے بٹھائے سہیر آفندی کو بھائی بنالیا۔

"Ok see you soon !"

سہیر نے موحد سے ہاتھ ملاتے کہا جبکہ نظروں کا زاویہ مشعل پر فکس تھا۔ جسے مشعل نے بھی بہت شدت سے محسوس کیا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

موحدان دونوں کو لے کر گھر کے لیے نکل گیا تھا۔

مانی تجھے کیا ضرورت تھی ان کے ساتھ جانے کے لیے حامی بھرنے "

"کی۔

ہاں ضرورت تو تجھے تھی پر میں نے بھر دی حامی کیونکہ تیرا دماغ تو کام "

کرتا نہیں۔" ایمان نے قدرے بلند آواز میں کہا تھا جس پر موحد نے بیک

ویو سے ان دونوں کو دیکھا۔

"اور مشعل نے نظریں باہر گھمالی۔"

تیرا مسلہ کیا ہے مشی تجھے لگتا تھا کہ وہ لڑکی اسکی گرل فرینڈ ہے اب وہ "

مسلہ بھی حل ہو گیا اس نے خود تجھے سب کلئیر کیا ہے نا۔۔۔۔اور انفیکٹ

اسکی باتوں سے مجھے لگا کہ وہ سہیر آفندی کے بھائی ساحر آفندی میں

انٹرسٹیڈ ہے جتنی دیر ہم باتیں کرتے رہے وہ اسی کی باتیں کرتی رہی اور

یقین جان جتناوہ تعریف کر رہی تھی آئی وش میں جلدی سے ایک بار اس
"شخص سے مل لوں۔کافی انٹر سٹنگ پر سنیلٹی معلوم ہوتا ہے۔
ایمان تو بھول رہی ہے تجھے لاہور جانا ہے کل عمار کی برتھ ڈے کے لیے"
"اس لیے سہیر اور ساحر آفندی کو چھوڑ اور عمار ظفر پر دھیان دے۔
یاد ہے یار!اس کو کون بھول سکتا ہے۔"ایمان نے کندھے اچکاتے کہا"
تھا۔

ZNZ Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

انیتا کو ڈراپ کرتا سہیر گھر آیا تھا سمیع سے ملی معلومات کو سوچ رہا تھا کچھ دیر
بعد سمیع کی کال آئی تھی اور جو بات سمیع نے بتائی تھی سہیر کے لیے
ناقابل یقین تھا۔ایسا کچھ ہو سکتا تھا یہ اس نے سوچا بھی نا تھا اسکے وہم و گمان

میں بھی نا تھا کہ ساحر ایسا کچھ کر سکتا ہے۔اس نے پہلے اس سب کے بارے میں غور کیوں نہیں کیا تھا۔وہ فوراً ٹیبل سے گاڑی کی چابی اور والٹ اٹھاتا باہر نکلا تھا۔اسکا رخ بحریہ ٹاؤن کے اس اپارٹمنٹ کی طرف تھا جہاں سمیع کی اطلاع کے مطابق ساحر گیا تھا۔

بہت ہو گیا ساحر آج میں سچ تک پہنچ جاؤں گا۔"سہیر نے گاڑی کی رفتار" بڑھاتے کہا تھا اور ساتھ ہی سمیع کو بھی پہنچنے کا میسج کیا تھا۔سہیر جب سمیع کے بھیجے گئے ایڈریس پر پہنچا تو سمیع وہاں پہلے سے موجود تھا۔

تم یہیں تھے؟"سہیر نے سوال کیا۔"

"نہیں سر ابھی کچھ دیر پہلے آیا۔قریب ہی تھا اس لیے جلدی پہنچ گیا۔"

یو شیور انفارمیشن سہی ہے۔"سہیر نے پھر سوال کیا"

جی سر جانتا ہوں اگر انفارمیشن غلط ہوئی تو میری زندگی کی کوئی گارنٹی" نہیں آپ سے بچ بھی گیا تو اندر بیٹھا وہ راکشس مجھے نہیں چھوڑے گا۔" سمیع نے نظریں چراتے کہا تھا۔

انڈین ڈرامے کم دیکھا کرو راکشس ! سیریسلی ! !"سہیر نے حیرت سے"
کہتے قدم آگے بڑھائے تھے۔ سمیع بھی اسکے پیچھے لپکا تھا۔
اندر بیٹھی ہستی پر کوئی اور نام جچتا ہے ؟" سمیع زیر لب بڑبڑایا جو سہیر نے"
بھی سنا تھا اور سمیع کو گھوری سے نوازہ۔
سر شان وہاں کافی ہاؤس میں ہے۔" سمیع نے بات بدلتے اشارہ کیا۔"
تو لے کر آؤ اسے میرے پاس۔"سہیر نے آرڈر دیا تو سمیع کافی شاپ کی"
جانب چل گیا۔

Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

شان پچھلے آدھے گھنٹے سے کافی ہاؤس میں بیٹھا تھا اور ساحر کے کام ختم
ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔ جب اچانک کسی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

اپنے پیچھے موجود ہستی کو دیکھ کر وہ کچھ گڑ بڑایا تھا۔ مگر اسے کہیں نا کہیں اس بات کی امید بھی تھی کہ سمیع یہاں تک پہنچ جائے گا۔ مگر اب اس کے بعد جو ہونے والا تھا شان کو پریشان کر رہا تھا۔

آپ یہاں؟" شان نے اپنے تاثرات نارمل کیئے۔"

ہاں سوچا کافی پی لیتے ہیں۔" سمیع نے مبہم مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔"

صاف صاف بات کریں سمیع بھائی۔" شان نے گہرا سانس لے کر کہا" تھا۔

صاف بات یہ ہے کہ سہیر سر باہر تمھیں بلا رہے ہیں۔" سمیع نے" دوٹوک انداز میں کہا۔

وہ یہاں؟ خیر چلیں۔" شان نے حیرت سے استفسار کیا اور سمیع کے" ساتھ باہر آگیا۔ باہر سہیر کو کافی خراب موڈ کے ساتھ دیکھ کر شان نے نظریں ملانے سے گریز کیا تھا۔

" شان کیا چل رہا ہے؟"

"سروہ۔۔۔۔۔"

مجھے کوئی بکواس نہیں سننی ہے شان میں جانتا ہوں جو یہاں ہو رہا ہے" چپ چاپ بنا ہنگامہ کئے اپارٹمنٹ ان لاک کرو۔" سہیر نے اسے کچھ بھی کہنے نا دیا۔

پر سر میں ایسا نہیں کر سکتا آپ جانتے ہیں۔" شان نے بے بسی سے کہا" تھا۔ آج ساحر سے زیادہ خوف اسے سہیر کے تیور دیکھ کر آ رہا تھا۔

اور تم جانتے ہو شان مجھے بار بار بات دہرانے کی عادت نہیں ہے اور نا ہی" تم ساحر ہو جو میرے غصے سے بچ جاؤ گے یا تمکو دیکھ کر میرا غصہ پگل جائے "گا۔ کسی رعایت کی امید بھی مت رکھنا۔

"But sir....!"

"Open the door shaan !"

سہیر نے ایک بار پھر شان کی بات کاٹ کر بلند آواز میں کہا تھا۔شان مرتا کیانہ کرتا کی زندہ مثال بنا انھیں اپارٹمنٹ تک لے گیا اور ڈور کھولتا خود وہیں باہر کھڑا رہا۔

سہیر نے دھاڑ سے اپارٹمنٹ کا ڈور کھولا تو سامنے کا منظر غیر متوقع تھا۔سامنے ساحر لیپ ٹاپ کھولے آرام دے حالت میں ٹانگیں سینٹر ٹیبل پر رکھے بیٹھا تھا۔دروازہ کھلنے کی آواز پر چونک کر دروازے کی سمت دیکھا تھا۔

سہیر۔۔۔۔؟" وہ کچھ کہہ پاتا اس سے پہلے ہی سہیر آگے بڑھا اور لیپ " ٹاپ اسکی گود سے اٹھاتا ایک نظر سکرین پر ڈالی تھی جو کہ انکی کمپنی کے امپلائز کی لسٹ اور ڈیٹیل تھی۔

ساحر کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے۔"شان اور سمیع ابھی بھی باہر " کھڑے تھے۔اور اندر سے آنے والی آوازوں کر کان دھرے ہوئے تھے۔سہیر نے لیپ ٹاپ بند کر کے پٹخنے کے انداز میں صوفے پر رکھ تھا۔

کہاں ہے وہ؟"سہیر اندر کمروں کی جانب چلا گیا۔"

کون وہ؟"ساحر اسکے پیچھے گیا تھا۔"

"Who are u asking about ?"

ساحر نے قطعاً لاعلمی کا اظہار کیا۔

"Stop being so naive Sahir !"

سہیر نے جاتے جاتے پلٹ کر کہا اور اپارٹمنٹ میں موجود تینوں بیڈ رومز کو کھول کر دیکھ چکا تھا۔ مگر جسکی اسے انفارمیشن ملی تھی ویسا کچھ یہاں نہیں تھا۔

ساحر جس کے ساتھ یہاں آئے تھے کہاں ہے وہ؟"سہیر نے آنکھوں" میں حیرت اور غصہ سموئے ہوئے ساحر کو گھورتے ہوئے کہا تھا۔

شان؟ وہ تو باہر کھڑا ہے ڈر کے مارے اندر نہیں آرہا کیونکہ میری مرضی" کے بغیر تم کو یہاں آنے دیا اس نے۔"ساحر نے لاپرواہ انداز میں کہا اور

صوفے پر پھیل کر بیٹھ کر انگلیاں صوفے کی پست پر میوزک کی طرز پر بجانے لگا۔

"Sahir stop playing !"

سہیر نے زچ ہوتے ہوئے کہا تھا۔ کیونکہ جس خبر ہر وہ یہاں آیا تھا ویسا تو کچھ بھی یہاں دیکھائی نہیں دیا تھا۔

سہیر تمھارا مسلہ کیا ہے؟"ساحر نے سخت تاثرات کے ساتھ اسے دیکھا۔"

"Let's go home then we'll talk."

سہیر نے اپنے تاثرات بحال کرتے کہا۔

تم جاؤ سہیر میں کام مکمل کر کے آوں گا۔"ساحر نے واپس لیپ ٹاپ" اٹھاتے کہا تھا۔

کون سا کام؟"سہیر نے چیلنجنگ انداز میں کہا۔"

آج سے پہلے تو تم نے کبھی مجھ سے اتنی انویسٹیگیشن نہیں کی."ساحر نے" اسی کے انداز میں جواباً سوال کیا۔

آج سے پہلے تم ایسی حرکتیں کرتے بھی نہیں تھے۔"سہیر نے فوراً کہا۔"

سہیر میں کچھ نہیں کر رہا بس مجھے یہ کام نبھٹانا تھا اس لیے یہاں ہوں۔"

میں دیکھنا چاہتا تھا کہ کمپنی کے اکاؤنٹس میں کون گڑبڑھ کر دہا ہے۔

نتھنگ مچ! تم جاؤ میں کچھ دیر تک آجاؤں گا۔"ساحر نے سمجھانے کے انداز میں کہا۔

"یہ سب گھر بھی کر سکتے ہو تم پھر یہاں بلاوجہ آنے کا مقصد؟"

تم جانتے ہو وہ گھر مجھے ڈسٹریکٹ کرتا ہے۔"ساحر نے کندھے اچکاتے"

کہا اور سہیر نے لاجواب ہوتے پھر ایک نگاہ ارد گرد دوڑائی تھی تاکہ شاید کوئی ثبوت مل جائے جو اس خبر کی تصدیق کر دے جو سہیر کو ملی تھی۔

سہیر ایک تیز نظر اپنے بھائی پر ڈالتا وہاں سے نکل گیا باہر نکل کر شان اور سمیع کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتا باہر نکل گیا۔

جائیں سمیع بھائی!"شان نے سمیع کو تسلی دیتے کہا تھا۔کیونکہ سہیر کے"

تیور کسی خیر کی خبر نہیں دے رہے تھے۔

"Best of luck to you too Shan."

سمیع نے بھی آبرو سے اندر کی جانب اشارہ کرتے کہا تھا۔

شان بھی اللہ سے رحم کی دعا کرتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔

شان جل تو جلال تو کا ورد کرتا اندر آیا تھا۔ جہاں ساحر گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

"I am sorry sir!"

شان نے جاتے ساتھ کہا تھا۔

کوئی بات نہیں شان بیٹھو۔" ہاتھ سے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ساحر نے کہا"
تھا۔شان کے لیے ساحر کا ایسا ردعمل حیران کن تھا۔وہ واقع خود کو دیے
گئے "ان پرڈیکٹیبل" کے لقب کی زندہ مثال تھا۔
کیا یہ طوفان سے پہلے کا سناٹا ہے۔" شان نے ساحر کو گہری نظروں سے"
دیکھتے کہا تھا۔
شان گھورنا بند کرو مجھے اگر میں غصہ نہیں کر رہا تو اسکا ہر گز مطلب نہیں"
کے مجھے غصہ نہیں آرہا ابھی مجھے تم پر چلانے سے زیادہ اہم کام ہیں۔"
ساحر نے بے زار انداز میں کہا۔
جی سر آئی انڈر سٹینڈ!" شان نے گڑبڑا کر کہا تھا۔"
سر وہ کہاں ہے؟" شان نے نا سمجھی سے ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا۔کہیں"
ساحر پھر برہم نا ہو جائے۔
یہیں ہے اور زندہ بھی! ابھی تک ہوش نہیں آیا اسے تمھاری وجہ سے۔""
ساحر نے سر صوفے کی پست پر ٹکاتے کہا تھا۔

سر وہ شور بہت مچا رہی تھی اس لیے۔۔۔۔"آئی ایم سوری کوئی اور چارا" نہیں تھا میرے پاس ورنہ لوگ الرٹ ہو جاتے۔

اور باقی کے دو لوگ؟"ساحر نے گردن سہلاتے سوال کیا تھا۔"

سر ڈرا دھمکا کر گھر بھیج دیا ہے اور کہا ہے کہ کام ہوتے ہی اسے بھی گھر" چھوڑ دیں گے۔جو دھمکی دی ہے اسکے بعد وہ لوگ کوئی رد عمل ظاہر نہیں "کریں گے۔

اچھا گڈ صرف اس کی وجہ سے جانے دے رہا ہوں شان کیونکہ تم نے" میری اتنے دنوں کی تلاش مکمل کی ہے ورنہ سہیرا اگر اس تک پہنچ جاتا تو "میرا پلان بگڑ سکتا تھا۔

مگر سہیر سر کو وہ نظر کیوں نا آئی انھوں نے تو ہر طرف تلاشی لی تھی۔""" شان نے نا سمجھی سے اپنے اندر اٹھنے والا ایک اور سوال پوچھ لیا۔

تم جا کر دیکھو شاید تم کو نظر آجائے۔"ساحر نے اپنی مخصوص پر اسرار" مسکراہٹ کے ساتھ کہا تو شان اٹھ کر اندر کی جانب بڑھ گیا اور سارے

کمرے اور واش رومز چھان لینے کے بعد بھی اسے کوئی انسان وہاں نا ملا تھا جبکہ ساحر کا کہنا تھا کہ وہ یہیں ہے۔اگر ہے تو کہاں؟

شان الجھے تاثرات کے ساتھ سامنے بیٹھے اس جگسہ پزل جیسے انسان کو دیکھنے لگا۔

"Shan why don't you go and have some coffee..."

ساحر نے اٹھ کر شان کے سامنے آتے کہا۔

لیکن سر!"شان نے کچھ کہنا چاہا۔"

"Shan she is all fine!"

بس ہوش میں آنے کا انتظار ہے کیونکہ اسکا بے ہوش وجود میرے کسی کام" کا نہیں ہے۔جب تک میرا کام نہیں ہو جاتا تم جاؤ اور کافی انجوائے کرو اور اسکے بعد تم اسے وعدہ کے عین مطابق اسکے گھر چھوڑ آؤ گے۔"ساحر نے

اب کی بار حکمیہ انداز میں کہا تھا جسکے بعد مزید سوال جواب کی نوبت نہیں بچی تھی۔

جی سر یہ کہہ کر شان اپارٹمنٹ لاک کرتا نکل گیا اور ساحر نے کمرے کی جانب قدم بڑھا دیے جہاں وہ تھی جسکی تلاش ساحر کو کب سے تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

شان واپس اسی کافی شاپ میں آکر بیٹھ گیا۔۔۔اور مسلسل اس لڑکی کے بارے میں سوچنے لگا جسے وہ ساحر کے کہنے پر بے ہوش کر کے لایا تھا مگر اب ڈھونڈنے پر وہ کہیں نہیں ملی تھی جبکہ ساحر کا کہنا تھا کہ وہ وہیں ہے۔ابھی وہ انھیں سوچوں میں کھویا ہوا تھا جب سمیع کا فون آنے لگا۔ہیلو!

شان نے بے تاثر لہجے میں ہیلو کیا۔

کیاہوابچت ہوگئی؟" سمیع نے چھوٹتے ہی پوچھا۔"

ہاں انکے پاس ابھی مجھے جھاڑ پلانے کا بھی وقت نہیں ہے۔" شان نے "

کافی کا گھونٹ لیتے کہا۔

اچھی قسمت ہے تمھاری مجھے تو کافی کچھ سننے کو ملا ہے سہیر سر تو لاوہ بنے"

پھٹنے کو تیار ہیں۔" سمیع نے آہستہ آواز میں کہا تھا۔

کوئی نہیں سمیع بھائی ساحر سر آئیں گے تو یہ لاوہ برف کی طرح پل میں "

ٹھنڈا پڑ جائے گا۔۔۔۔۔ چل کریں۔" شان نے مسکرا کر سمیع کو حقیقت

سے آگاہ کیا۔

یہی تو میں نہیں چاہتا شان ساحر سر آکر اس لاوے کو تو ٹھنڈا کر دیں گے "

مگر مجھے جو وہ ٹھنڈک بخشیں گے اسکا کیا۔" سمیع نے جس انداز میں کہا اس

پر شان نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کی۔

اچھا ایک بات بتاؤ شان وہ وہیں تھی ناں۔۔۔۔ میری انفارمیشن غلط نہیں"

تھی ناں۔" سمیع نے بے چارگی سے استفسار کیا تو شان کچھ دیر چپ رہا۔

شان میں کسی سے نہیں کہوں گا اور نا ہی سہیر سر سے بس مجھے اس بات کا"
"جواب دے دو۔۔۔وہ وہیں تھی۔
تھی نہیں ہے سمیع بھائی پر کہاں ہے میں بھی نہیں جان پایا۔اور آپ"
جانتے ہیں ساحر آفندی کے دماغ کو کب کیا سوچ لے کوئی سوچ نہیں
"سکتا۔
تم نے انھیں آگاہ کیا تھا کہ سہیر سر وہاں آ چکے ہیں؟" سمیع نے اپنے ایک"
اور اندازے کی تصدیق چاہی۔
کوئی اور راستہ تھا میرے پاس! اگر آج زندہ ہوں تو آپ سے کی گئی انھیں"
غداریوں کی وجہ سے زندہ ہوں۔ کیونکہ انسان ایک وقت میں صرف ایک
ہی انسان کے ساتھ وفاداری نبھا سکتا ہے۔" شان نے صاف گوئی سے کہا
تھا اور سمیع کو بھی اس سے کوئی شکایت نہیں تھی۔ کیونکہ ایسا ہمیشہ سے ہوتا
آیا تھا۔ شان آگ میں کود جاتا مگر ساحر کے خلاف نہیں جاتا تھا بنا صحیح یا
غلط کا فرق کئے۔ اسے ڈر یا خوف کہا جائے یا وفاداری ایک ہی بات تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر ایک کمرے میں داخل ہوا تھا جو بلکل حالی تھا۔ جہاں کسی قسم کا کوئی سامان نہیں تھا بس فرش پر قالین بچھا ہو تھا۔ ایک فرنشڈ اپارٹمنٹ میں حالی کمرے کی وجہ ساحر کو بھی سمجھ نہیں آئی تھی مگر فلحال وہ حالی کمرہ ہی اسکے کام آیا تھا۔ وہ آگے بڑھا اور کمرے میں لگے واک ان کلوزیٹ کا سلائیڈ نگ ڈور دھکیلا تو سامنے ہی خالی کلوزیٹ میں ایک وجود بے جان سا پڑا ہوا تھا۔ وہ ابھی بھی بے ہوش تھی ساحر نے ایک بے زار نظر اس کے بے ہوش سراپے پر ڈالی اور شان کو دل میں چند القابات سے نوازہ جس نے اسے بے ہوش کرنے کے لیے کچھ دیادہ ہی سٹرانگ ڈرگ کا استعمال کیا تو جو وہ پچھلے 2 گھنٹے سے ہوش میں نہیں آرہی تھی اور ساحر کا وقت ضائع کر رہی تھی۔

وہ آگے بڑھا اور اسے اپنے مضبوط بازوں میں اٹھاتا کمرے سے نکل گیا اور سیٹینگ ایریا میں لا کر صوفے پر پٹخنے کے انداز میں لیٹایا۔

"Wake up woman you are wasting my time."

ساحر نے اسکا گال تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ پاس پڑے گلاس سے پانی لے کر اسکے چہرے پر چھینٹے مارے تو وہ آہستہ آہستہ ہوش میں آنے لگی۔

وہ سر تھام کر آہستہ سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی جب کہ ساحر اسے ہوش میں آتا دیکھ کر وہیں سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا اور دلچسپی سے اسکو دیکھنے لگا۔ دائیاں پاؤں سامنے پڑے ٹیبل پر ٹکائے اسے مسلسل ہلا رہا تھا جیسے وقت کے جلدی گزرے کا انتظار ہو۔ اب وہ لڑکی اپنی آنکھیں مل کر ارد گرد دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ بلاشبہ وہ کافی حیسن تھی مگر اس وقت بے ہوش ہونے اور بے ہوش ہونے سے پہلے کی مزاحمت نے اسکا

حلیہ کچھ بگاڑ دیا تھا۔وہ اب مکمل ہوش میں آگئی تھی اور ارد گرد گردن گھما رہی تھی جیسے جگہ کا ادراک کرنے کی کوشش میں ہو۔

اپنے گرد و نواح میں نظریں گھما کر جب اس نے اپنے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا تو اسے حیرت کا شدید ترین جھٹکا لگا تھا۔

تم؟؟" وہ بے یقینی سے سامنے بیٹھے پر سکون شخص کو دیکھے جا رہی تھی۔"

وہ سوچ نہیں سکتی تھی کہ یہ شخص اس حد تک چلا جائے گا۔

کیوں لائے ہو مجھے یہاں؟ جانے دو مجھے." وہ منت بھرے لہجے میں کہنے لگی مگر بھاگنے کی کوشش نہیں کر رہی تھی۔"

جانے دوں گا اتنی جلدی کیا ہے آخر کو اتنی جدوجہد کے بعد ملی ہو اینڈ ٹرسٹ می بہت خوار کیا ہے تم نے مجھے۔۔۔لیٹ می ٹیل یو تم وہ پہلی لڑکی ہو جسکے پیچھے ساحر آفندی چار دن سے خوار ہو رہا ہے۔۔۔اور اب تم کہتی ہو کہ میں تمکو اتنی آسانی سے جانے دوں۔کتنا انتظار کیا تمھارے ہوش میں آنے کا۔"ساحر نے سگریٹ سلگاتے دھویں کے مرغولے اڑاتے کہا تھا۔

آئی نو تم ناراض ہو شان بے ہوش کر کے لایا تھا ناں تم کو بٹ ڈونٹ وری" میں اسے بول دوں گا تم سے ایکسکیوز کر لے گا۔" ساحر نے احسان جتانے والے انداز میں اپنی سابقہ پوزیشن میں بیٹھے بیٹھے کہا تھا۔

کیا چاہتے ہو تم؟" مقابل نے گھبرا کر سوال کیا تھا۔"

ویسے نارملی اس سیچویشن میں جب میرے جیسا امیر لڑکا تمھارے جیسی" خوبصورت لڑکی کو بے ہوش کر کے اغواء کرواتا ہے تو اسے کیا چاہیے ہوتا ہے؟" اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکی جانب قدم بڑھاتے سوالیہ آبرو اٹھاتے اس نے سوچنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے سوال کیا۔ اور اپنے سامنے بیٹھی اس نازک سی لڑکی کے تاثرات سے لطف اندوز ہوتے مسکرا دیا۔

خیر ویسا مت سوچو! تمھیں یہاں صرف اس لیے لایا ہوں کہ تمکو میرا" ایک کام کرنا ہے۔" ساحر نے نفی میں سر ہلاتے کہا تھا۔

کیا کام؟"اب کی بار اس نے قدرے دلچسپی سے سوال کیا تھا۔کیونکہ "
سامنے کھڑا شخص اسے کچھ بھی لگا تھا مگر کوئی ہوس پرست انسان نہیں لگا
تھا۔

یہ ہے میرا شکار۔۔۔۔۔۔"ایک تصویر سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے اس "
نے سنجیدگی سے کہا تھا۔
مجھے تمھارے عاشق تک رسائی چاہیے۔۔۔۔اسے برباد کرنا چاہتا ہوں "
"اور اس میں تم میرا ساتھ دو گی بدلے میں جو تم چاہو۔
اسے برباد کر کے تمکو کیا ملے گا؟کیا بگاڑا ہے اس نے تمھارا؟"اب کی "
بار اسکی لڑکی کے سوال پر ساحر نے کوفت سے اسکی جانب دیکھا تھا۔اور
آگے بڑھ کر اسے سامنے جھک گیا تھا۔

جتنا میں بتاتا ہوں اتنا غنیمت جانو۔۔۔وقت سے پہلے اور ضرورت سے "
زیادہ آگاہی انسان کو برباد کر دیتی ہے۔اور پھر تمھارے لیے کیا یہ کافی

نہیں کہ ساحر آفندی خود چل کر تم تک آیا ہے۔"ساحر نے اسکی آنکھوں میں گھورتے ہوئے کہا۔

"اور آخری بات اگر تم کو لگتا ہے کہ تم دنیا کے کسی بھی کونے میں جا کر مجھ سے بچ سکتی ہو تو اس بھول کو وقت رہتے سدھار لو کیونکہ جو ایک بار میری نظروں میں آگیا اسے تو مجھ سے میں خود بھی نہیں بچا سکتا۔ پھر چاہے وہ نفرت ہو۔۔۔ جنون ہو۔۔۔بدلہ یا پھر محبت!!"اسکے ماتھے پر آتے بالوں کو پھونک مار کر وہ اس سے دور ہو گیا تھا۔ سامنے بیٹھی لڑکی اسکی حرکت سے عجیب تاثرات کا شکار ہوئی تھی۔ اسکی تمام حسیات جو سو چکی تھی آہستہ آہستہ جاگنے لگی تھیں اور سامنے موجود اس پراسرار انسان کی ذات سے اسے خوف آنے لگا۔

"کچھ کھالو پھر شان تم کو گھر چھوڑ آئے گا۔۔۔اور اگلی بار مجھے تمھیں ڈھونڈنا نا پڑے ایک کال میں تم میرے سامنے موجود ہو انڈر سٹینڈ!اس" آبرو اٹھا کر کہا تھا۔

جواباً اُس نے فقط اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تمھارے فون میں میرا نمبر first priority کے نام سے سیو کر سمجھو گی تو فایدے میں رہو گی first priority دیا ہے۔اب مجھے ورنہ مجھے تو دنیا پہلے ہی نیم پاگل کہتی ہے۔باقی تم کافی سمجھدار لگتی ہو دھیان رکھنا اپنا کیونکہ فلحال تم میرے لیے اہم ہو۔" ساحر کہہ کر بیرونی دروازے سے باہر نکل گیا پیچھے بیٹھی ہستی ابھی بھی اس ساری سچویشن کو سمجھنے میں لگی ہوئی تھی جب اسی دروازے سے شان اندر داخل ہوا تھا۔

"تم کچھ کھا پی لو پھر میں چھوڑ آتا ہوں تمھیں تمھارے گھر۔" شان نے نظریں چراتے کہا تھا کیونکہ سامنے بیٹھی لڑکی اب کھا جانے والی نظروں سے اسے گھور رہی تھی کیونکہ شان ہی وہ شخص تھا جو اسے یہاں بے ہوش کر کے لایا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سہیر تب سے اب تک نہایت خراب موڈ کے ساتھ چکر کاٹ رہا تھا۔ خورشید بابا نے بھی اسے شانت کرانے کی کوشش نہیں کی تھی کیونکہ سہیر کو کم ہی اتنا غصہ آتا تھا اور جب آتا تھا تو اسے فقط ساحر ہی ٹھنڈا کر سکتا تھا مگر آج اسے غصہ ہی ساحر پر تھا کیونکہ اسے لگ رہا تھا کہ ساحر کچھ غلط کر رہا ہے مگر جو ساحر کرنے جا رہا تھا وہ سہیر کے وہم و گمان میں بھی نا تھا اور ساحر کا وہ قدم کن کن مصیبتوں کو خوش آمدید کہنے والا تھا یہ تو آنے والا وقت ہی بتا سکتا تھا۔ وہ ویسے ہی غصے میں کھولتا ساحر کا نمبر ڈائل کر رہا تھا جب اسکے نمبر پر فواد کی کال آنے لگی تھی۔ کال ریسیو کرنے پر جو بات اسے پتہ چلی تھی اس نے اسکے غصے پر کچھ اثر تو کیا تھا۔ فواد نے اسے سلیمان صاحب کے گھر دعوت کا پیغام دیا تھا یقیناً وہ رشتے کا جواب دینا چاہتے ہیں

اور جواب یقیناً مثبت ہونے والا تھا کیونکہ منفی جواب یا انکار کی صورت میں لوگ دعوت پر نہیں بلاتے۔

فون بند کرتا وہ اپنی پیشانی مسلتا صوفے پر بیٹھ گیا تبھی ساحر بھی اندر داخل ہوا تھا جسے دیکھ کر سہیر ایک بار پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہیلو برادر!" ساحر لاپرواہی سے کہتا عادت کے برعکس کچن کی جانب بڑھ گیا تو سہیر فوراً اسکے پیچھے لپکا تھا۔

سمیت سبھی (cook) ساحر کچن کی جانب بڑھا تو رشید بابا اور سلیم حیران ہوئے تھے۔ کیونکہ ساحر آج سے پہلے کچن میں کبھی نہیں گیا تھا۔

"ارے واہ آفندی ہاؤس کا کچن کافی بدل گیا ہے۔" استخزائیہ انداز میں کہتا وہ اندر بڑھا تھا اور سلیم کو اشارے سے باہر جانے کو کہا تو رشید بابا بھی چپ چاپ باہر نکل گئے۔

سہیر ناسمجھی سے کچن کے دروازے پر کھڑا ساحر کو دیکھ رہا تھا۔ سلیم اور رشید بابا میں بھی نظروں کا تبادلہ ہوا جس پر انھوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

ساحر کچھ دیر ارد گرد دیکھتا رہا پھر مختلف کیبنٹس کھول کر کچھ تلاش کرنے لگا۔

کیا کر رہے ہو ساحر؟"سہیر نے نا سمجھی اور غصے کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ پوچھا تھا۔"

اپنے کھانے کا انتظام کیونکہ آپ جناب تو باہر سے کھا کر آئے ہیں اور میں صبح سے بھوکا ہوں۔"ساحر نے مصروف انداز میں کہا۔"

تو سلیم ہے نا تمھارے کھانے کا انتظام کرنے کے لیے باہر آؤ مجھے بات کرنی ہے۔"سہیر نے حکمیہ انداز میں کہا۔"

نہیں آج مجھے خود سے کچھ بنانے کا موڈ ہے۔"ساحر نے ہاتھ جھلا کر انکار کیا اور آگے کیبنٹ کھول کر پاستا کا پیکٹ نکالا جس پر سہیر کو کا ساحر کا دماغی توازن واقع خراب لگا تھا۔"

تم نے پاستا کھانا کب سے شروع کر دیا۔"سہیر نے دونوں ہاتھ کمر پر باندھتے ہوئے اندر آتے پوچھ تھا۔"

جب سے تم نے چائے پینا شروع کر دیا۔ "کھٹاک سے جواب آیا تھا۔"
اچھا تو انیتا سے بات ہوئی ہے تمھاری۔ "سہیر نے بھنویں کھجاتے کہا۔"
ہاں ایکسکیوز کرنے کے لیے کال کی تھی میرے لیے اس نے لنچ کا پلان"
بنایا اور مجھے ہی جانا پڑا۔ "ساحر نے مصروف سے انداز میں کہا اور پاستا کا
پیکٹ کاٹنے کی کوشش کرنے لگا اور اس کوشش کے نتیجے میں آدھے سے
زیادہ پاستا ساحر کے قدموں میں گر کر اپنی بے حرمتی پر شکوہ کناں تھا۔
ساحر نے ناسمجھی سے پاستا کے پیکٹ اپنے قدموں میں پڑے پاستا اور پھر
سہیر کی جانب دیکھا تھا جو اسے جتانے والے انداز میں دیکھ رہا تھا کہ یہ سب
تمھارے بس کی بات نہیں تھی۔

"Well ! that's fine i will open the other one."

ساحر نے کچھ توقف کے بعد کہتے ہوئے دوسرا پیکٹ نکال لیا۔

لاؤادھر ورنہ اسے بھی پتیلے کے بجائے زمین کی سیر کرواؤ گے کیا۔""

سہیر نے کہتے اسکے ہاتھ سے پیکٹ لے کیااور کونے میں بنے ٹیئر کے نشان کو پکڑ کر احتیاط سے کھولااور بنا گرائے پورا پاکٹ کھل چکا تھا۔

ساحر نے ایمپریس ہونے والے انداز میں اسے دیکھا تھا۔

"You are truly the Mr perfectionist!"

ساحر نے داد دینے کے انداز میں کہا۔

لاؤ مجھے دو۔"ساحر نے کہہ کر پاستا سہیر کے ہاتھ سے لے لیا۔"

سلیم اندر آؤ۔"سہیر نے باہر کھڑے سلیم کو آواز لگائی جو بوتل کے جن" کی طرح حاضر ہو گیا۔اگر کچھ دیر اور ساحر وہاں اکیلا رہتا تو کچن کا نقشہ ضرور بدل جاتا۔

اسکو کیوں بلالیا ہے۔"ساحر نے چڑ کر کہا۔"

تم کرو جو کرنا ہے یہ تمھارا ڈالا گیا گند سمیٹے گا۔"سہیر نے حکمیہ انداز میں" کہا۔

میں بور ہو چکا ہوں اسکے ہاتھ کا کھانا کھا کر اس لیے خود بنا رہا ہوں مگر اسکا" مطلب یہ نہیں کہ یہ میرے سر پر سوار ہو جائے۔" ساحر نے تنک کر کہا تھا۔ جبکہ سلیم اور سہیر کو حیرت ہوئی تھی کہ ساحر ہی سلیم کی کوکینگ کا فین تھا اور اسے یہاں سے کہیں جانے نہیں دیتا تھا اور آج وہ ہی کہہ رہا تھا کہ وہ تنگ آ چکا ہے۔

تو پھر بیٹا آپ شادی کر لو! بیوی ہو گی تو نت نئے کھانے بنا دیا کرے گی" آپکو۔" رشید بابا بھی سلیم کے پیچھے کچن میں آئے تھے۔ رشید بابا کی بات پر ساحر کے تاثرات پل میں بدلے تھے۔ آنکھوں میں ایک نرم اور مبہم سا تاثر ابھرا تھا۔

اب سوچ رہا ہوں کر ہی لوں شادی۔" ساحر نے بازو کہنیوں تک" موڑتے کہا تھا۔ مگر اسکی سوچ کہیں اور ہی گھوم رہی تھی جسکا اندازہ کسی کو نا ہو سکا۔

چلو سلیم بنادے گا پاستا تم آؤ میرے ساتھ۔"سہیر نے اسے کچن سے "
نکالنے کی ایک اور کوشش کی تھی۔اس سب میں سہیر اپنا غصہ بھول بیٹھا
تھا اور یہ بات رشید بابا اچھے سے سمجھ گئے تھے کہ یہ سب ساحر نے سہیر کی
توجہ بٹانے کے لیے کیا تھا۔

اوکے سلیم تم ایسا کرو میرے لیے چکن سیلیڈ بنادو یہ پاستا وغیرہ بنانا"
تمھارے بس کی بات نہیں۔"ساحر شان بے نیازی سے کہتا کچن سے باہر
نکل گیا اور سلیم منہ کھولے اپنی بے قدری پر اس حالی جگہ کو گھورتا رہا جہاں
کچھ دیر پہلے ساحر کھڑا تھا۔ سلیم جو کہ پہلے ٹاپ کلاس کے فائیو سٹار ہوٹل کا
ہیڈ شیف رہ چکا تھا ساحر کے مطابق پاستا بنانا اسکے بس کی بات نہیں تھی۔
ساحر کچن سے نکلتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا اور سہیر نا سمجھی سے
سیڑھیاں چڑھتے اپنے بھائی کو دیکھنے لگا جو اسکے غصے کو شانت کرنا تو دور الٹا
وہ اسے خاطر میں ہی نالایا تھا۔
باہر سے آتا سمیع اس نظارے کو دیکھتا کچھ مطمین تو کچھ پریشان ہوا تھا۔

ساحر اپنے کمرے میں آتے ہی فریش ہونے چلا گیا تھا۔۔کافی دیر خود کو ٹھنڈے پانی کے نیچے کھڑے رکھنے کے بعد اس کے اندر کی وہ بے چینی اور اضطراب جو وہ سب سے اور خود سے بھی چھپا رہا تھا کو کچھ حد تک کم ہوئے تھے مگر وہ جانتا تھا کہ یہ سب بھی وقتی ہے کیونکہ یہ اضطراب اور بے چینی اس ہستی تک پہنچ کر ہی ختم ہو گی جس تک فلوقت وہ رسائی حاصل نہیں کر پا رہا۔ جسکے فقط ہونے سے ہی اسے بے پناہ سکون ملتا تھا مگر فلوقت وہ سہیر اور چند دوسری وجوہات کی بنا پر اپنے اس سکون کی وجہ سے دور تھا مگر جلد سے جلد وہ اس سب کو نبھٹا کر اپنے بارے میں سوچنا چاہتا تھا۔اور اسکا انتظام آج وہ کر آیا تھا۔

فون کی بیل نے اسے اس سوچوں کے بھنور اور ان خوبصورت زلفوں کے جال سے آزاد کروایا تھا جو کچھ دنوں سے اسے پریشان کر رہی تھیں۔ مگر یہ

بات وہ سب سے حتیٰ کہ خود سے بھی پوشیدہ رکھے ہوئے تھا کیونکہ اسکے مطابق وقت سے پہلے راز کھل جائیں تو وہ اپنی اہمیت کھو دیتے ہیں۔اور اس راز کو بھی وہ اپنے دل کے گہرے کونے میں چھپا کر رکھنا چاہتا تھا جہاں تک فلوقت کسی کو رسائی حاصل نہیں تھی۔

شان کا نمبر اسکے فون کی سکرین پر جگمگا رہا تھا۔وہ بال خشک کرتا باہر نکلا تھا اور ڈریسنگ ٹیبل سے فون اٹھا کر کان سے لگایا تھا۔

"سر اسے صحیح سلامت اسکے گھر چھوڑ آیا ہوں۔" شان نے اسکے بولنے کا انتظار کئے بغیر کہا تھا۔

"ویل ڈان اب اسکے گھر پر بھی نظر رکھوانا میں نہیں چاہتا کہ اسکا وہ عاشق ضرورت سے زیادہ وہاں کے چکر لگائے۔کیونکہ ابھی وہ میری نظروں میں ہے اور وہ کب اور کس سے اور کہاں ملے گی اسکا فیصلہ بھی میں ہی کروں گا۔"

جی سر!"شان نے کہہ کر فون بند کر دیا۔ تبھی سہیر دروازہ نوک کئے بنا" اندر آیا تھا۔ساحر اپنے بال خشک کرتا اسکی جانب دیکھنے لگا۔اسکے کسرتی وجود پر پانی کی ننھی ننھی بوندیں ابھی بھی موجود تھیں۔

ایسے جوان لڑکے کے کمرے میں بنا اجازت کے اندر آنا کتنا خطرہ ناک ہو" سکتا ہے سہیر آفندی اسکا اندازہ نہیں ہے تم کو۔"ساحر کہتا ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گیا اور اپنی شرٹ نکال کر پہنتا واپس آیا تھا۔

ساحر کی بے پتی باتوں کے جواب میں سہیر نے اسے گھور کر ہی دیکھا تھا" کیونکہ اس فضول بات کا کوئی جواب تھا نہیں اسکے پاس۔

کیا ہوا ابھی تک غصہ کم نہیں ہوا تمھارا؟"ساحر نے بیڈ پر گرنے کے " انداز میں بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔

انیتا جو پہلے ساحر کی حرکت پر کافی برہم تھی مگر سہیر کے لیے خود کو نارمل کر لیا تھا اب ساحر کے کال کر کے ایکسکیوز کرنے پر کچھ پر سکون ہوئی تھی مگر اس نے ساحر سے فرمائش کر ڈالی تھی کہ اگر وہ سے منانا چاہتا ہے تو اسے فوراً اسکے پاس آنا ہو گا۔ وہ ابھی بھی ساحر کو سوچ رہی تھی جب ملازم نے کسی کے آنے کی اطلاع دی تھی۔ انیتا کو لگا ساحر ہو گا کیونکہ اسکی فرمائش تھی کہ ساحر آئے گا تو ہی وہ ناراضگی ختم کرے گی۔ وہ خوشی سے باہر آئی تھی مگر اپنے گھر کے پورچ میں جس شخص کو کھڑے دیکھا اسکا پارہ ہائی ہوا تھا اور اسے شدید کوفت بھی ہوئی۔

تم یہاں؟" انیتا نے ماتھے پر بل ڈالے کہا تھا۔"

ہاں پہلے ٹیو لپس بھیجے تھے اور ساتھ میں پیغام مگر کوئی جواب نہیں ملا تو" آج خود آ گیا آپکا جواب جاننے کے لیے۔" عاقل افتخار نے اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔

میرا جواب آپ اچھے سے جانتے ہیں مسٹر۔"انیتا نے خاصے تیکھے انداز" میں جواب دیا۔

جواب بدل بھی تو سکتا ہے اور یقین جانیں عاقل افتخار آپکا جواب بدل کر" ہی سکون سے بیٹھے گا۔"عاقل نے اسے کنوینس کرنے کے انداز میں کہا تھا۔

نہیں بدلے گا مسٹر جب مجھے آپ سے کوئی لینا دینا ہی نہیں ہے تو کسی بھی" قسم کے روابط بڑھانے کا مقصد۔اب اس سے پہلے میں کوئی سخت قدم اٹھاؤں آپ پلیز یہاں سے چلے جائیں۔"انیتا نے بیرونی دروازے کی جانب اشارہ کرتے کہا تھا۔اسکا موڈ بہت بری طرح خراب ہو چکا تھا۔ لیکن انیتا۔۔۔۔۔۔۔"عاقل نے کچھ کہنا چاہا تھا۔'

"I said just go."

انیتا نے غصے سے کہا تھا تو عاقل افتخار نے بھی وہاں سے جانے میں عنیمت سمجھی تھی کیونکہ وہ انیتا کو خود سے مذید بدظن نہیں کرنا چاہتا تھا۔

اوکے اوکے فائن میں چلا جاتا ہوں پر امید ہے کہ ایک دن آپکو میرے " جزبوں کی سچائی پر یقین آئے گا۔ میں سہی معنوں میں آپ سے دوستی کا خواہشمند تھا۔" یہ کہہ کر عاقل افتخار الٹے پاؤں واپس مڑ گیا۔

میری یہ آج کی بے عزتی میں کبھی فراموش نہیں کروں گا انیتا نواز اور تمکو" تو اپنے قدموں میں جھکاؤں گا تمھارا غرور پاش پاش کر کے مگر جسکی وجہ سے تم مجھے ٹھکرا رہی ہو اسے بھی اسکا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔" دل میں اپنی سبکی پر کھولتا وہ انیتا اور آفندیز کی بربادی کا منصوبہ بناتا باہر نکل گیا تھا اور انیتا فوراً اندر کی جانب چلی گئی اور اپنی گاڑی کی چابی نکالتی واپس آئی اور گاڑی سٹارٹ کرنے لگی۔ واچ مین نے گیٹ کھولا تو وہ گاڑی نکالتی آفندی ہاؤس کی جانب بڑھ گئی اور پیچھے گاڑی میں بیٹھا عاقل افتخار اسکی گاڑی کو دیکھتا اپنا اگلا پلان سوچنے لگا جو تھا انیتا کو اپنے آگے بے بس کرنا۔۔۔۔ مگر اسکے خود کے ساتھ کیا ہونے والا تھا وہ اس سے انجان تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر پلیز مجھے بتاؤ یہ کن کاموں میں پڑے ہوئے ہو تم؟"سہیر نے ایک" بار پھر پوچھنے کی کوشش کی تھی۔

"What exactly you want to listen Saheer ?"

.ساحر نے ویسے ہی لیٹے لیٹے سیلنگ کر گھورتے سوال کیا تھا

"Truth !"

سہیر کا برجستہ جواب آیا تھا۔

سچ وہی ہے جو میں اب تک تم سے کہتا آیا ہوں سہیر۔وہ میرا سچ ہے اب" میں نہیں جانتا کہ تمھارا کون سا سچ ہے جسے تم میری زبان سے سننا چاہتے ہو۔"ساحر نے کہنیوں کے بل اوپر اٹھتے ہوئے کہا تو سہیر کچھ لمحوں کے لیے اسے دیکھتا ہی رہا جو سیدھی بات کو بھی گھوما پھرا کر کر رہا تھا۔

ساحر وہ لڑکی کون تھی؟"سہیر نے چند قدم اٹھاتے بیڈ کے قریب آتے "

پوچھا۔

کون سی والی؟"ساحر نے نا سمجھی سے سوال کیا۔"

"جس کے ساتھ تم اپارٹمنٹ میں تھے؟"

تم کو دیکھی وہاں پر کوئی لڑکی؟"ساحر نے بے تاثر لہجے میں بنا غصہ کھائے "

سوال کیا۔

نہیں مگر تمھارے اس دماغ سے اچھے سے واقف ہوں میں۔"سہیر نے "

اس کے سر پر ہاتھ مارتے کہا۔

میرے دماغ سے آج تک میں واقف نہیں ہو سکا تو تم کیسے ہو گئے؟"

ویسے کمال ہے ناں!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اچھا چلو یہ تو بتاؤ میرا مسلہ کب حل

ہو گا؟"ساحر نے استہزائیہ انداز میں کہا۔

ساحر بات مت بدلو!"سہیر نے غصے سے کہا۔"

"فلحال تم جا کر کپڑے بدلو سہیر۔۔۔۔۔۔"

"You are smelling like a wolf."

ساحر نے سہیر کے سوالوں اور غصے کو خاطر میں نالاتے ہوئے کہا۔اور سہیر اچھا بھلا شرمندہ ہوا تھا اسکا دل چاہا اپنا یا ساحر کا سر پھوڑ ڈالے۔اس سے پہلے وہ کچھ کہتا لاونج سے آتی انیتا کی آواز نے ان دونوں کو اپنی جانب متوجہ کیا اور وہ دونوں فوراً باہر چلے گئے۔

"کیا ہوا انیتا؟" سہیر جو آگے تھا سیڑھیاں اترتا پوچھنے لگا۔ساحر بھی اسکے پیچھے تھا۔انیتا کافی خراب موڈ میں لگ رہی تھی۔اور ساحر کو گھورے جا رہی تھی۔

"What's up Anita ?"

ساحر نے بھی ایک نظر سہیر کو دیکھ کر انیتا سے سوال کیا۔

"سہیر پلیز ہیلپ می وہ افتخار کا بیٹا میرے گھر تک آگیا ہے۔کبھی خود آتا ہے کبھی پھول بھیج دیتا ہے۔میں تنگ آگئی ہوں اس سے۔"

"I know he's up to something."

انیتا نے ساحر کو اگنور کرتے سہیر سے کہا۔

کیا کہتا ہے وہ؟"ساحر نے انیتا کے سامنے جاتے ہوئے سخت تاثرات کے "

ساتھ کہا تھا۔

" سہیر۔۔۔۔۔۔۔۔"

میں بات کر رہا ہوں نا تم سے ڈیم اٹ !"انیتا نے ساحر کو اگنور کر کے "

سہیر کو پھر سے مخاطب کرنا چاہا جب ساحر نے اسکی بات غصے سے کاٹ

دی۔اور انیتا کو سختی سے بازوں سے پکڑ کر کہا۔

مجھے تم سے بات نہیں کرنی ساحر جاؤ اپنے ضروری کام نبٹاو میں اور میری"

".کوئی بھی بات تمھارے لیے اہم نہیں ہے

" That's fine ! Now leave me."

انیتا نے تنک کر جواب دیا تھا جس پر ساحر نے آنکھیں بند کرتے خود کو

پر سکون کرنا چاہا۔

سہیر نے آنکھوں سے انیتا کو ریلیکس رہنے کا اشارہ کیا تھا۔

"نبھٹاوں گا تو سہی۔۔۔۔۔ مگر اس افتخار کے بیٹے کو۔۔۔"

"And no one's going to stop me this time."

ساحر نے آنکھوں میں نفرت اور غصہ لیے کہا تھا۔

تم کچھ نہیں کرو گے میں خود بات کر لوں گا۔"سہیر نے ساحر کو وارن" کرتے کہا تھا اور اگلے ہی لمحے ساحر کی آنکھوں میں ابھرنے والے تاثر کو دیکھ کر سہیر نے بات بدلنے کا ارادہ کیا تھا۔ کیونکہ اگر بات بدلی نا جاتی تو بات بگڑ جاتی۔

ساحر وہ سب چھوڑو مجھے مشعل کے گھر سے کال آئی ہے تم اب کی بار تو" چلو گے ناں۔"سہیر نے انیتا کو خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ساحر سے کہا تھا جو نا جانے خالی دیوار پر کیا ڈھونڈ رہا تھا۔

ہاں ساحر اسی بہانے تم مشعل سے بھی مل لینا۔"انیتا نے بھی اپنا لہجہ" ہموار کرتے مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

ہاں؟ساحر نے نا سمجھی سے ان دونوں کی جانب دیکھا تھا وہ انکے بات بدل دینے پر الجھا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مشعل شام میں کافی لیٹ اٹھی تھی۔اسکا سر ابھی بھی بہت بھاری تھا۔ آنکھیں مسلتی وہ کچن میں گئی اور ہاجرہ بیگم کے تیور بگڑے ہوئے تھے۔

اٹھ گئیں محترمہ!"ہاجرہ بیگم نے طنزیہ انداز اپنایا۔"

امی سر بہت درد کر رہا تھا اور آپ کیا یہ ہر وقت کسی ظالم ساس کے انداز" "میں بات کرتی ہیں۔

اللہ کا شکر کرو لڑکی کہ جس گھر میں تم جا رہی ہو وہاں کوئی ساس نہیں ہے" ورنہ جو تمھارے کرتوت ہیں ناں اگلے ہفتے ہی تم واپس مہکے میں بیٹھی ہو۔" ہاجرہ نے ہانڈی میں چمچ چلاتے ہوئے کہا۔

"اچھی بات ہے آپ نے اگلے دن نہیں کہا اس لائق تو سمجھا اپنی بیٹی کو کہ ہفتہ وہاں گزار لیتی۔" مشعل نے اثر نا لیتے ہوئے کھسیانی ہنسی ہنستے کہا جس پر ہاجرہ نے ایک سلگتی نگاہ اس پر ڈالی تھی

"ایک تو تم اتنی دیر سے گھر لوٹی اور پھر آتے ہی کمرے میں گھس گئی یہ بھی حیال نہیں کیا کہ آج سہیر کی دعوت ہے اور ماں کا کچھ ہاتھ بٹا لینا چاہیے۔" ہاجرہ کی بات پر مشعل کی سستی پل میں ہوا ہوئی۔

"وہ کیوں آ رہا ہے؟ دن میں چائے پلائی اب کیا اتنی جلدی بدلہ پورا کرنے کھانے پر آ رہا ہے۔" مشعل نے آنکھیں پھاڑ کر ماں کو دیکھا اور ساتھ ہی ایک نظر ارد گرد دیکھا جہاں چولہے پر تین پتیلے چڑھے ہوئے تھے اور بورڈ پر سبزیاں کاٹی جا رہی تھیں۔

امی وہ گھاس پھوس کھانے والی عوام یہ آپکا دیسی کھانا نہیں کھائے گا۔"
مشعل نے قورمہ، کڑاھی اور بٹر چکن کے پیتلوں میں جھانک جھانک کر
"دیکھا تھا۔

"یہ ہی نہیں بیٹا آپکی والدہ نے تو کباب، روسٹ اور فرائیڈ فش بھی مصالحہ
لگا کر رکھی ہوئی ہے۔" سلیمان صاحب نے اندر آتے ہی مشعل سے کہا
تھا۔

"بابا وہ اتنا سب کچھ کیسے کھائے گا کیا آگے پورے ہفتے کا کھانا بھی ساتھ
بھجوانے کا ارادہ ہے۔" مشعل نے کمر پر ہاتھ باندھ کر باپ سے دریافت کیا
جسکے جواب میں انھوں نے کندھے آچکا دیے۔

"میں زرہ مغرب کی نماز پڑھ آؤں دھیان رکھنا موحد بھی نہیں ہے کوئی
دروازے پر آیا تو کھول دینا۔"

جی بابا۔" وہ کہہ کر واپس مڑی اور ہاجرہ بیگم سے کٹنگ بورڈ اور بھری لیتی"
سبزیاں کاٹنے لگی۔

امی مانی کو بلوالوں؟" مشعل نے ماں سے سوال کیا۔"

میں نے موحد سے پہلے ہی کہہ دیا ہے آتے ہوئے اسے لے آئے گا۔اور"
نائلہ (ایمان کی والدہ) کو بھی بول دیا ہے کہ ایمان رات یہیں رکے گی اب
"رات نا جانے کب وہ لوگ جائیں گے۔

اچھا!" وہ کہہ کر کسی گہری سوچ میں کھو گئی۔"

سہیر نے انیتا اور فواد کے ہمراہ مشعل کے گھر جانے کا پلان بنایا تھا اور ساحر
نے اپنی طبیعت ناٹھیک ہونے کا بہانہ کر دیا تھا جس پر سہیر نے بھی اسے

فورس نہیں کیا تھا کیونکہ اس سچویشن میں اسے فورس کرتا تو لینے کے دینے پڑھ سکتے تھے۔

ساحر کو اچھے سے سمجھا بجھا کر عاقل افتخار کے خلاف کچھ بھی کرنے سے روکا تھا اور ساحر نے بھی دیادہ بحث نہیں کی تھی۔ وہ اپنے کمرے میں لیٹا ہوا تھا جب سہیر کچن میں گیا تھا اور سلیم کو ساحر کے لیے بنائے گئے چکن سیلیڈ کو پلیٹ میں نکالنے کو بولا تھا۔ سہیر کے حکم پر عمل کرتے سلیم نے چکن سیلیڈ کی پلیٹ کاؤنٹر پر رکھی تھی جب سہیر نے جیب سے کوئی سفید رنگ کا پاوڈر نکال کر چکن سیلیڈ پر ڈال کر اسے اچھے سے مکس کیا تھا اور پھر پلیٹ لیتا کچن سے باہر کی جانب بڑھا تھا۔ کچھ آگے جانے کے بعد مر کر اپنے پیچھے خاموش کھڑے سلیم کی جانب دیکھ تھا۔ جو خاموش کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"کچھ دیر بعد ایک بار اسکے کمرے میں جا کر دیکھ لینا۔"

سلیم نے کچھ کہنا چاہا تھا جب سہیر نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا۔

اندر جانے کو نہیں کہہ رہا بس دروازے سے دیکھ لینا کہ اس نے یہ کھالیا یا" نہیں۔ سمجھ رہے ہو میری بات؟"سہیر نے استفسار کیا۔

جی سر جیسا آپکا حکم۔" سلیم نے سر جھکا کر کہا تھا۔البتہ وہ جانتا تھا کہ اگر" ساحر نے اسے ایسا کرتے دیکھ لیا تو وہ کہیں کا نہیں رہے گا۔رشید بابا جو ابھی اندر آئے تھے یہ سارہ منظر دیکھ چکے تھے۔اور ایک گہرا سانس لے کر رہ گئے۔

سہیر پلیٹ لیتا ساحر کے کمرے میں گیا تھا جو لیٹا پاؤں مسلسل ہلاتا چھت کو گھورے جا رہا تھا۔

کیا سوچ رہے ہو؟"سہیر نے سیلیڈ کی پلیٹ سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے" پوچھا۔

یہی کہ تم نے اور انیتا بہت اچھے سے سب سنبھال لیا؟"ساحر نے مبہم "
تاثرات کے ساتھ سہیر کو دیکھا۔
ذیادہ مت سوچا کرو ساحر یہ کھالو تم دن سے بھوکے ہو۔"سہیر نے ساحر "
کی بات کو نظر انداز کرتے کہا تھا۔
اچھا اچھا کھالوں گا بٹ آئی تھنک تم جان بوجھ کر مجھے اپنے ساتھ نہیں "
لے کر جانا چاہتے۔"ساحر نے تیکھی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔
بلکل جیسے تم جان بوجھ کر طبیعت خرابی کا ناٹک کر رہے ہو کیونکہ تم جانا"
نہیں چاہتے۔"سہیر نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔
ہمممم۔۔۔بات تو سچ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک ناٹک میں کر رہا ہوں اور "
ایک تم۔۔۔۔"ساحر نے سہیر کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گھاڑتے
ذو معنی انداز میں کہا جیسے سہیر یکسر نظر انداز کر گیا۔
میں کوئی ناٹک نہیں کر رہا ساحر۔۔۔۔۔۔کھالینا یہ اور میں جلد لوٹ "
آؤں گا۔"ساحر کے بال بگاڑتا وہ اٹھ کر وہاں سے چلا گیا اور باہر آ کر ایک

گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا۔"ناٹک تو واقع وہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔سب ٹھیک ہونے کا ناٹک۔ جبکہ کچھ ٹھیک نہیں تھا۔۔۔۔اور سب ٹھیک کرنے کے لیے اسے مشعل سلیمان چاہیے تھی کیونکہ وہ اس کے پاس ہو گی تب ہی سہیر کو سکون ملے گا۔"

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سہیر نے انیتا اور فواد کو پک کیا تھا اور وہ تینوں اب سلیمان صاحب کے گھر کے باہر پہنچے تھے جہاں پہلے ہی دروازے پر موحد اور ایمان موجود تھے۔ سمیع بھی انکے ساتھ تھا جو سہیر کے لائے گئے گفٹس پہنچانے آیا تھا۔ فواد سے سلیمان صاحب کی پہلے ہی رشتے پر آمادگی کے سلسلے میں بات ہو چکی

تھی جو وہ سہیر کو بتا چکا تھا۔ وہ تینوں اب گیٹ پر موجود ایمان اور موحد سے مل رہے تھے انیتا جو آج دوسری بار ایمان سے مل کر کافی خوش تھی۔

مشعل جو مانی کے میسج پر گیٹ کھولنے آئی تھی اچانک سے گیٹ کے سامنے کھڑے سمیع کو دیکھ کر ماتھے پر بل ڈالے اسے سر سے پیر تک دیکھنے لگی۔ سمیع کو مشعل کی نظروں سے الجھن ہوئی تھی۔

ارے واہ تو یہ ہیں دیور صاحب!! انیتا نے تو جتنی تعریفیں کیں تھیں وہ" بس ہوائی باتیں تھیں۔ نہیں مطلب ٹھیک ٹھاک ہے ڈریسنگ بھی اچھی۔۔۔۔ بلکہ مناسب ہے مگر کہیں سے بھی سہیر آفندی کا بھائی نہیں لگتا۔" سمیع کو دیکھتے مشعل خود سے اندازے لگا رہی تھی۔

بھابھی جی یہ آپکے لیے۔۔۔" سمیع نے نا سمجھی سے مشعل کی گھورتی" نظروں سے گھبرا کر قدرے اونچی آواز میں کہا تھا۔ جس پر مشعل سٹپٹا گئی اور اپنی حرکت پر کچھ شرمندہ بھی ہوئی تھی مگر ہنوز سمیع کو دیکھنے کا تاثر نہیں بدلہ تھا۔ ساحر آفندی کا جو نقشہ انیتا کی باتوں سے اس نے کھینچا تھا

سامنے کھڑا شخص اسکے آس پاس بھی نہیں تھا۔ساحر آفندی کو سہیر آفندی کے جیسا شاندار یا اس کے شایان شان تو ہونا ہی چاہیے تھا۔

ارے یہ مجھے دے دیجیے ہماری دھان پان سی مشعل یہ اتنا بھاری بکے" اٹھاتے کہیں اللہ کو پیاری نا ہو جائے۔"موحد نے مسکرا کر کہا اور آتے ہی سمیع سے بکے لیتا باقیوں کو اندر آنے کا کہنے لگا۔

سمیع گھر پر دھیان رکھنا۔"سہیر سمیع سے کہتا مشعل کی جانب مڑا تھا تو" مشعل کو اندازہ ہوا کہ وہ شخص سہیر آفندی کا پی اے ہے نا کہ بھائی۔

سہیر آج دوسری بار مشعل کو دیکھ کر کافی خوش ہوا تھا البتہ اب کی بار وہ ماں کے کہنے پر تھوڑی بہت تیار ضرور ہوئی تھی۔

وہ سب لوگ آگے پیچھے اندر بڑھ گئے تھے۔انیتا نے ایک تنقیدی نگاہ ارد گرد دوڑائی تو مشعل کا گھر چھوٹا مگر بہت اچھا لگا۔گھر کی ہر چیز سے گھر کی عورت کا سلیقہ جھلکتا تھا۔ہاجرہ بیگم بھی انیتا سے مل کر بہت خوش ہوئیں تھی مشعل انھیں انیتا کے بارے میں کافی کچھ بتا چکی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

آنٹی کھانا بہت اچھا ہے آئی مسٹ سے میرے جیسے فوڈی بندے کو نواز" ہاؤس میں نہیں بلکہ یہاں پیدا ہونا چاہیے تھا۔"انیتا نے کھانا کھاتے ہوئے اپنی کئی بار کہی گئی بات پھر دوہرائی۔

بہت شکریہ بیٹا آپ بھی میری بیٹی ہیں جب چاہیں جو چاہیں فرمائش کر سکتی" ہیں۔"ہاجرہ نے پر خلوص انداز میں کہا۔

آنٹی اب جب بات پکی ہو ہی گئی ہے تو ہم لوگوں کا آنا جانا لگا ہی رہے گا" حاض کر میرا۔۔۔سہیر آئے نا آئے میں تو آتی رہوں گی۔"انیتا نے مسکرا کر کہا تھا۔

اسکی باتیں مت سنیں آنٹی یہ بس کہتی ہے ورنہ بزنس کے علاوہ اسے کچھ " نظر نہیں آتا یہ چھٹی گزرنے دیں پھر دیکھئیے گا یہ آپکو ملے گی ہی نہیں۔"

فواد نے انیتا کے بزنس اور کام کو لے کر جنون کی بات کی تھی۔

کھانے کے آگے میں کچھ بھی چھوڑ سکتی ہوں فواد اور ساحر ہوتا تو کہتا کہ "

انیتا کھانے کے پیچھے ماؤنٹ ایورسٹ پر بھی پہنچ سکتی ہے۔"انیتا نے ساحر کی کئی بار کہی گئی بات دوہرائی۔

ارے ساحر بیٹے کو کیوں نہیں لائے آپ لوگ؟"سلیمان صاحب نے " گفتگو میں حصہ لیا۔

جی وہ اسکی کچھ طبیعت نہیں ٹھیک تھی۔"سہیر نے سلیمان صاحب کو" جواب دیا۔ مشعل اور ایمان میں نظروں کا تبادلہ ہوا اور ایمان کے اشارے پر مشعل نے اسے گھور کر دیکھا۔

چوہدری افتخار اور عاقل افتخار ایک بار پھر انیتا نواز کے موضوع پر آمنے سامنے تھے۔

ڈیڈ بہت اکڑ ہے اس لڑکی میں۔" عاقل نے چڑ کر کہا تھا۔"

اس میں آکڑ تو ہو گی مگر تیرے میں دماغ نہیں ہے آج کل کے زمانے میں" کون سی لڑکی پھول لے کر گھر پہنچ جانے والے لڑکے سے ایمپریس ہوتی ہے۔"

واہ ڈیڈ آپ کو بڑی انفارمیشن ہے آخر کو ساری عمر آپ نے بھی تو یہی کیا" ہے۔"عاقل نے مسکرا کر کہا تھا۔

تو کیا ساری عمر تمھاری ماں کو دیکھتا رہتا اور اپنی زندگی انجوائے نا کرتا؟""

چوہدری افتخار نے نخوت سے کہا۔

ویسے اتنی بری بھی نہیں تھی میری ماں۔"عاقل کو اچانک سے اپنی ماں" کے لیے تھوڑا برا لگا تھا۔

ہاں تھی بیچاری اچھی پر تجھ جیسی نالائق اولاد پیدا کر کے خود مر گئی۔""

چوہدری افتخار نے ہنوز اپنے سابقہ انداز میں کہا تھا جس میں ناتو اپنی مرحوم بیوی کے لیے دکھ تانا تاسف۔

آپ دیکھنا ڈیڈ آپکی یہی نالائق اولاد آپ کے لیے کچھ نا کچھ بڑا کام کرے' گی۔ایڈرین جان کا کانٹریکٹ تو آپ نے اپنے جزباتی پن میں کھو دیا تھا مگر " اب آپکو بہت بڑے بڑے کانٹریکٹس میں دلواوں گا۔

اسکی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔ پچھلے کچھ دنوں سے میرا ایک بزنس" پارٹنر کہیں غائب ہے وہ واپس آجائے تو ہم دونوں ایک بہت بڑا ہاتھ مارنے والے تھے اگلے چند ماہ میں پھر ایڈرین جان جیسے شریف لوگوں کی

کسے ضرورت۔"چوہدری افتخار نے گہری سوچ میں ڈوبے کہا تھا جب اسکے فون پر بیل بجنے لگی جیسے دیکھ کر اسکے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

میں پہنچ رہا ہوں تم انتظام کرواؤ۔"کہہ کر فون بند کر دیا۔"

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ڈنر کے بعد وہ سب ینگ لوگ باہر لان میں بیٹھے تھے موسم بدل رہا تھا اور تھوڑی تھوڑی ہنکی ماحول کو خوشگوار بنا رہی تھی۔سب ارد گرد کی باتوں میں مصروف تھے جبکہ سہیر کوئی چوتھی بار گھر کال کر کے ساحر کا پتہ کر چکا تھا جس پر سلیم سے اسے پتہ چلا تھا کہ سب ٹھیک ہے۔

انیتا نے سوالیہ نظروں سے سہیر کی جانب دیکھا تھا جس پر اس نے سب ٹھیک ہونے کا اشارہ کر دیا۔

مشعل ہنوز کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔اور انیتا اور ایمان ہی اسے باتوں میں لگائے ہوئے تھے۔

سہیر آئی تھنک ہم سب تمھیں اور مشعل کو کچھ دیر اکیلے چھوڑ دیتے ہیں تا" کہ آپ آرام سے بات کر سکیں۔"انیتا نے تائیدی انداز میں فواد کی جانب دیکھا۔

ہاں بلکل ویسے بھی اب جانے کا وقت ہو رہ ہے تم لوگ کچھ دیر بات کر لو" ہم لوگ تب تک اندر خدا حافظ بول کر آتے ہیں۔"فواد نے انیتا کی ہاں میں ہاں ملائی تھی اور وہ سب اٹھ کر اندر کی جانب چلے گئے۔

مشعل جو انگلیاں مڑورتی مسلسل ارد گرد دیکھ رہی تھی۔

مشعل مجھے ایسا کیوں لگتا ہے کہ کوئی بات ہے جو آپ ایسے عجیب سا برتاؤ" کرتی ہیں۔"سہیر نے کرسی مشعل کے قریب کھینچتے ہوئے کہا۔

"نہیں ایسا نہیں ہے وہ بس ایسے مناسب نہیں لگتا اکیلے بات کرنا۔"

مشعل ہماری بات پکی ہوئی ہے اور میں پہلے ہی آپکے فادر سے آپ سے " کچھ دیر بات کرنے کی اجازت لے چکا ہوں۔"اس لیے آپکو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

سہیر کی بات پر مشعل کچھ مطمین ہوئی تھی مگر فکر کی وجہ اپنی جگہ قائم و دائم تھی اور وہ چاہ کر بھی سہیر سے اس بارے میں بات نہیں کر پا رہی تھی۔

خیر وہ سب چھوڑیں کچھ دن بعد میں اپکی فیملی کی دعوت بنانا چاہتا ہوں اور " مجھے امید ہے آپ ضرور آئیں گی۔اسی بہانے آپ اپنا ہونے والا گھر دیکھ لیں گی اور جو تبدیلی آپ کرنا چاہیں وہ آپ کروا سکتی ہیں۔

سہیر کی بات نے مشعل کو مذید ریلیکس کر گئی تھی اسکی تو ہوا ہش ہی تھی " کہ کبھی وہ اپنا گھر اپنی مرضی سے سجا سکے۔" مشعل کی مسکراہٹ دیکھ کر سہیر مطمین ہوا اور ہاتھ جیب میں ڈالتا اپنا فون نکالنے لگا۔

اگر آپ کو مناسب لگے تو آپ اپنا نمبر مجھے دے دیں تاکہ میں جب "
"چاہوں آپ سے بات کر سکوں۔
جی۔۔۔۔۔" مشعل کچھ تذبذب کا شکار ہوتی اپنا نمبر لکھوانے لگی۔"
اب میں جاؤں؟" مشعل نے معصومیت سے پوچھا اور کھڑی ہو گئی۔"
نہیں!" سہیر نے بے تاثر چہرے سے کہتے مشعل کی جانب دیکھا جس پر "
مشعل کسی روبوٹ کی طرح واپس بیٹھ گئی۔ مشعل کی حرکت پر سہیر زید
لب مسکرا دیا۔
اچھا لگا یہ دیکھ کر کہ آپ فیوچر میں ایک فرمابردار بیوی ثابت ہونے والی"
ہیں۔پر یقین جانیں تھوڑی بہت بغاوت بھی کر لینی چاہیے۔" سہیر نے
اسکی آنکھوں میں دیکھتے کیا۔
کیسی بغاوت؟" مشعل نے نا سمجھی سے کہا۔"
یار میں آپ سے کچھ کہوں اور آپ اسکو نا مانیں اور پھر میں آپکے نا ماننے"
پر آپکو سزا دوں۔" سہیر نے مسکراہٹ دباتے کہا تھا۔

آپکو شرم نا آئے مجھ جیسی معصوم کو سزا دیتے۔" مشعل نے آنکھیں"
نکالتے اپنی مخصوص ٹون میں پوچھا تھا۔
نہیں وہ تو آپکو آئے گی ناں جب میں آپکو اپنے سٹائل میں سزا دوں گا۔""
سہیر کی ذو معنی بات پر مشعل ٹماٹر کی طرح لال ہوئی تھی اور رنگوں کا یہ
بدلاؤ سہیر کو بہت بھلا معلوم ہوا۔
مشعل کو حیرت ہوئی تھی اتنی ملاقاتوں میں یہ پہلی بار ہوا تھا کہ سہیر نے
کسی بے باکی کا مظاہرہ کیا تھا وہ بھی فقط زبانی بے باکی۔۔۔۔۔سوائے اس
رات ریسٹورینٹ اوپننگ کے۔۔۔۔۔۔وہ لوگ کچھ دیر مزید ارد گرد کی
باتیں کرتے رہے۔
ہو گئی تم لوگوں کی باتیں۔" فواد اور انیتا نے باہر آتے دور سے ہی بلند آواز"
میں کہا تھا۔تاکہ وہ دونوں سب کی آمد سے آگاہ ہو جائیں۔
ہو رہی تھیں۔۔۔۔"سہیر نے جتاتے ہوئے کہا۔ مشعل بھی فوراً اٹھ کر"
انیتا کی جانب بڑھ گئی تھی۔

ایک خوشگوار ڈنر کے بعد وہ سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے تھے۔ سہیر دن بھر کی تمام ٹینشن بھول کر مشعل کے ساتھ گزارے گئے وقت کو سوچتا رہا اور سلیمان صاحب اور ہاجرہ بھی سہیر کو لے کر مطمئن تھے۔

ایمان اور مشعل سر جوڑے سہیر اور آج دن بھر کے واقعات کو ڈسکس کر رہی تھیں۔

ZNZ Zubi Novels Zone

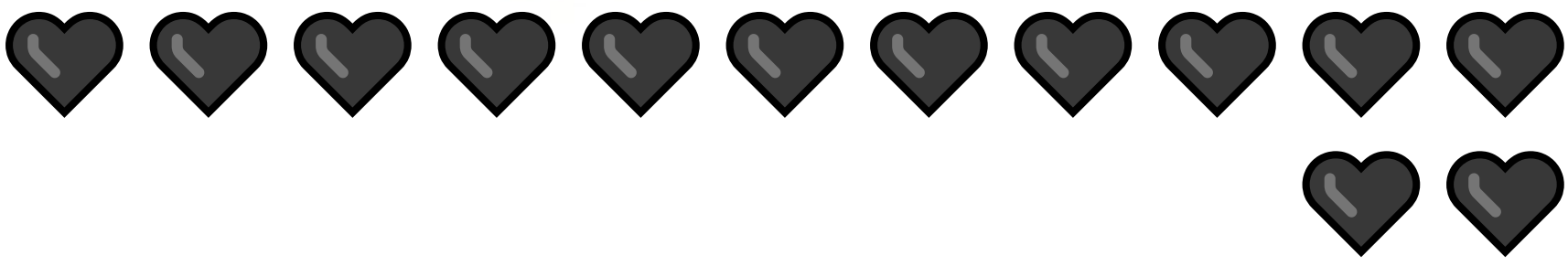

اگلی صبح ساحر کی آنکھ وقت سے پہلے کھل گئی تھی صبح سات بجے وہ اٹھا تو سہیر ابھی تک نہیں جاگا تھا جبکہ عام طور پر وہ آفس جانے کے لیے 7 بجے

تک جگ جاتا تھا اور پھر تیار ہو کر آٹھ بجے تک آفس کے لیے نکل جاتا تھا۔

کچھ سوچ کر وہ سہیر کے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

ساحر آہستہ سے سہیر کے کمرے کی جانب بڑھا تھا بنا آواز پیدا کئے دروازہ کھولتا وہ اندر داخل ہوا تھا۔ بھاری پردوں کی وجہ سے کمرے میں صبح کی روشنی نہیں آپا رہی تھی۔

وہ آہستہ سے بیڈ کی جانب بڑھا تھا اور کچھ دیر خاموشی سے سہیر کو سوتے دیکھتا رہا تھا۔ سہیر کی نیند شروع سے بہت گہری تھی ساحر نیم تاریکی میں سائڈ ٹیبل کی جانب بڑھا جہاں سہیر کا فون پڑا تھا۔ وہ آہستہ سے فون اٹھا کر دیکھنے لگا۔ وہ سہیر کا پاسورڈ جانتا تھا۔ فون بک سے نمبر نا ملنے پر اس نے میسج باکس کھولا تھا جہاں مطلوبہ نمبر موجود تھا۔ نمبر اپنے فون میں سیو کرتے اس نے فون کو واپس اسکی سابقہ پوزیشن میں رکھا جب نظر فون کے پاس پڑی ایک نازک سے ڈائمنڈ رنگ پر پڑی جو سہیر نے کچھ ہی دن پہلے اسے

دیکھائی تھی جو وہ منگنی پر مشعل کو دینے والا تھا۔چند پل رنگ کو دیکھتے رہنے کے بعد ساحر نے مبہم مسکراہٹ کے ساتھ سہیر کی جانب دیکھا۔

جو میں کرنا چاہتا ہوں وہ تم کبھی ہونے نہیں دو گے اس لیے میں تمھیں اسکی بھنک بھی نہیں لگنے دے سکتا اسی لیے تو یہ کام میں شان سے بھی چھپا کر کروں گا۔

سہیر کو دیکھتے اس نے دل میں سہیر کو مخاطب کیا تھا۔اور دبے پاؤں واپس پلٹ گیا۔

Zubi Novels Zone

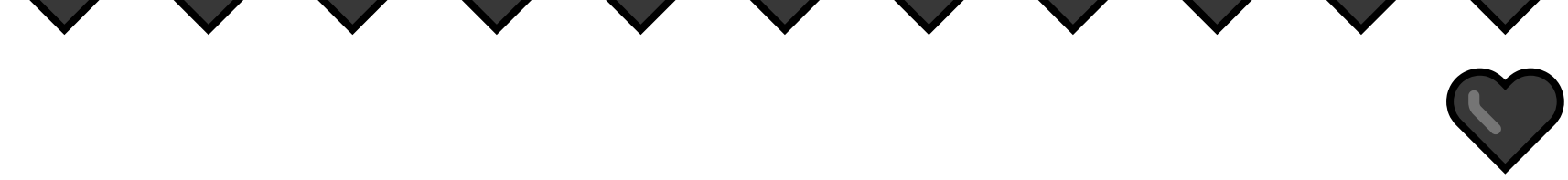

سہیر آفس کے لیے تیار ہوتا ساحر کے کمرے میں گیا تھا جہاں ساحر ابھی فریش ہو کر نکلا تھا۔

گڈ مارننگ کیسے ہو؟"سہیر نے گہری نظروں سے ساحر کو دیکھتے کہا تھا۔"

گڈ!"یک لفظی جواب پر سہیر اسے دیکھے گیا تھا۔"

آو ناشتہ ساتھ کر لیتے ہیں۔"سہیر نے کہا تو ساحر سر اثبات میں ہلاتا اسکے ساتھ چل دیا۔ بریک فاسٹ ٹیبل پر ساحر کچھ الجھا الجھا لگا تھا۔

آفس چلو گے میرے ساتھ؟"سہیر نے جوس کا گھونٹ لیتے ہوئے ساحر" سے پوچھا۔

نہیں میں گھر پر ہی ٹھیک ہوں۔"کہہ کر ساحر نے اپنا بجتا ہوا فون اٹھا لیا" جس پر شان کی کال آ رہی تھی۔

کہو شان؟"ساحر نے فون کان سے لگاتے پوچھا۔"

سر آپ نے اسکے گھر نظر رکھوانے کو بولا تھا میرے آدمی نے بتایا کہ کل" "رات آپکا شکار اسکے گھر پر موجود تھا۔

اور یہ بات تم اب مجھے بتا رہے ہو۔"ساحر نے سخت تاثرات کے ساتھ " سوال کیا۔

سر سہیر سر کی کال آئی تھی کہ آپ جلدی سو گئے ہیں اس لیے آپکو" ڈسٹرب نا کروں کسی بھی وجہ سے۔"شان نے بتایا تو ساحر نے بے ساختہ سہیر کی جانب دیکھا تھا جو ناشتے میں مصروف تھا۔بلا اسے کیسے معلوم تھا کہ ساحر جلدی سو گیا؟

"اوکے شان میں بعد میں بات کرتا ہوں۔"

اسکا مطلب سہیر نے چکن سیلیڈ میں کوئی دوا ملائی تھی تب ہی تو اسے اندازہ تھا کہ میں جلدی سو جاوں گا اور پھر بنا کسی وجہ کہ میں اتنی جلدی سو نہیں سکتا تھا سہیر کو گہری نظروں سے دیکھتے ساحر نے سوچا تھا مگر کچھ کہا نہیں۔

کیا دیکھ رہے ہو؟"سہیر نے مسکرا کر پوچھا تھا۔"

نہیں کچھ نہیں۔"ساحر نے اپنے تاثرات بحال کرتے کہا۔"

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

آفس میٹنگ سے فارغ ہو کر انیتا نے سہیر سے بات کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

"سہیر کیا ہم کچھ دیر بات کر سکتے ہیں؟"

ہاں کیوں نہیں؟ کم!" سہیر نے خوش اخلاقی سے کہا تھا۔"

انیتا سہیر کے سامنے جا کر بیٹھ گئی تھی۔

"Actually I .....! Look Saheer..... you know how I feel about Sahir!"

انیتا نے سوچ سوچ کر بات کا آغاز کیا۔

"Of course Anita !"

سہیر نے سمجھ گیا تھا کہ انیتا کیا کہنا چاہتی ہے۔

سہیر جو حالات چل رہے ہیں آئی تھنک اس میں مجھے ساحر کے ساتھ ہونا" چاہیے ہر وقت۔۔۔۔اینڈ فرینکلی نیکسٹ ویک میری ماں اور انکا وہ بھانجہ بھی آنے والے ہیں اس سے پہلے میں چاہتی ہوں میں ساحر سے بات کر کے ہم دونوں کے بارے میں کچھ فیصلہ کر لوں یو نو واٹ آئی مین؟" انیتا نے سوالیہ نظروں سے سہیر کو دیکھتے کہا تھا۔

پرفیکٹ! اور یقین جانو اس وقت یہی فیصلہ ٹھیک رہے گا انیتا۔ جانتا ہوں" تھوڑا مشکل ہے اسکے موڈ اور ٹمپرامنٹ کو سمجھنا مگر یہ مشکل کم سے کم "تمھارے لیے نہیں ہے۔

"You know him so well."

سہیر کو انیتا کی بات درست لگی تھی اور اس وقت اسے ساحر کے لیے یہی فیصلہ سب سے بہتر لگا تھا۔ اتنا تو وہ دونوں جانتے تھے کہ ساحر فلوقت یہ سٹیپ خود نہیں اٹھائے گا اس لیے انیتا ہی بات کا آغاز کرنے کا سوچ رہی تھی۔

چلو پھر آئی تھنک میں آج اسے باہر انوائیٹ کرتی ہوں جہاں میں پر سکون" طریقے سے اس سے بات کر سکوں گی۔"انیتا نے اپنا پلان بتایا تھا جس پر سہی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

صبح سے شام ہو گئی تھی اور ساحر ویسے ہی بے مقصد گھر بیٹھ رہا نا کسی بات میں دلچسپی نا کسی بات کی فکر بلا مقصد کبھی چینل سرچ کر رہا تھا تو کبھی ٹیرس پر جا کر بلا مقصد ارد گرد نظریں دوڑانے لگتا۔ کبھی سہیر کے فون سے حاصل کئے نمبر پر کال ڈائل کرنے کا ارادہ کرتا اور پھر خود ہی اپنا ارادہ بدل دیتا۔ وہ اس وقت جس مینٹل کنڈیشن میں تھا وہ خود سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔ اپنے اندر لاتعداد کافی انڈیلنے کے بعد اور سگریٹ

پھونک لینے کے بعد بھی وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اصل میں وہ چاہتا کیا ہے۔

انیتا کی کال نے اسے سوچوں کے بھنور سے نکالا تھا۔

"! ہیلو انیتا"

کیسے ہو ہینڈ سم ؟"انیتا نے خوشگوار داز میں کہا تھا۔"

ہینڈ سم ہوں !"ساحر نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔پورے دن میں یہ اسکی پہلی مسکراہٹ تھی۔

اچھا سنو کل بھی تمھارے ایکسکیوز کئے بنا میں نے تم کو معاف کر دیا تھا مگر" آج تم کو میری بات مان کر میری بتائی ہوئی جگہ پر پہنچنا ہو گا ورنہ مجھ سے معافی کی امید مت رکھنا۔"انیتا نے نروٹھے پن کے ساتھ کہا تھا۔

اوکے اوکے !آجاؤں گا۔کہاں آنا ہے ؟لوکیشن سینڈ کرو۔"ساحر نے ہار" مانتے کہا تھا۔

"I will be waiting !"

انیتا نے خوشگوار موڈ کے ساتھ کہہ کر فون بند کر دیا اور کچھ دیر بعد ساحر کو میسج موصول ہوا جس میں لوکیشن موجود تھی۔

ساحر انیتا کی دعوت پر جانے کو تیار تھا۔ سہیر اسے جاتا دیکھ کر مطمئین تھا۔ جبکہ ساحر نے سہیر سے کوئی بات نا کی تھی جسے سہیر نے محسوس کیا تھا مگر وہ شاید اس کی امید بھی کر رہا تھا۔

گاڑی تیزی سے مصروف سڑک پر ڈورتی جا رہی تھی۔ ساحر نے انیتا کی بھیجی ہوئی لوکیشن چیک کی تو جس ریسٹورینٹ کی وہ لوکیشن تھی اس نے ساحر کو کہیں بہت دور پہنچا دیا تھا۔ بہت کچھ یاد آیا تھا جس نے ساحر کے

سنجیدہ اور مبہم تاثرات میں تبدیلی لا کر انھیں خوشگوار تاثرات میں بدل دیا تھا۔ وہ اپنے ارد گرد سے بے نیاز ہو گیا تھا جب سامنے سے آتی گاڑی کی تیز ہیڈ لائٹس نے اسے ہوش کی دنیا میں لا پٹخا تھا اس سے پہلے گاڑی سامنے سے آتی گاڑی سے ٹکراتی ساحر نے برق رفتاری سے گاڑی موڑی تھی جو سڑک کی اطراف میں لگی لیمپ پوسٹ سے جا ٹکرائی تھی اور ساحر کا سر بے ساختہ سٹیرنگ ویل پر جا ٹکرایا تھا۔

ارد گرد کے شور اور گاڑیوں کے ہارن کے ساتھ اسکے فون کی بیل مل کر ایک بے ہنگم شور پیدا کر رہی تھی۔ قریب سے گزرتے سبھی لوگ گاڑیاں روکے ساحر کی گاڑی کی جانب بڑھے تھے۔ کچھ ہی دیر میں لوگوں کا جم غفیرا اکھٹا ہو چکا تھا اور سب اس بڑی سی گاڑی میں بیٹھے اس جوان کی جانب متوجہ تھے جسکے ماتھے سے خون کی لکیر اب اسکے گال تک پہنچ چکی تھی۔ وہ ہوش میں تھا۔ اللہ کا شکر زیادہ زخمی نہیں ہوا تھا مگر اسے فرسٹ ایڈ کی ضرورت تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

انیتا کافی دیر سے ساحر کا انتظار کر رہی تھی۔ مگر ساحر نے آنے کا وعدہ تو کیا تھا مگر وہ آیا نہیں تھا۔ وہ مسلسل ساحر کو فون کر رہی تھی مگر وہ اٹھا نہیں رہا تھا۔ انیتا نے سہیر سے ساحر کا پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ کافی دیر سے نکل چکا ہے۔ سہیر کے کافی کالز کرنے پر بھی ساحر نے کال نا اٹھائی تھی اور شان سے پتہ کرنے پر بھی شان نے ساحر سے لاعلمی کا اظہار کیا تھا۔ سہیر کو لگا کہ ساحر ایک بار پھر اسے چکما دے کر کہیں اور نکل گیا ہے۔

اب انیتا کا موڈ آہستہ آہستہ خراب ہو رہ تھا اور اپنی بے قدری پر دل خون کے آنسو رونے لگا تھا۔ اس نے آج ساحر کے لیے پورا ریسٹورنٹ بک کروایا تھا اور سب ساحر کی پسند کے مطابق سجایا تھا جہاں وہ ساحر سے اپنے

دل کی بات کر کے تاعمر اسکے ساتھ گزارنے کا وعدہ کرنے والی تھی۔ مگر ساحر حسب عادت اسے بھول کر اپنے کاموں میں لگا ہوا تھا۔

"اگر اسکا آنے کا ارادہ نہیں تھا تو اسے انکار کر دینا چاہیے تھا۔"

"How could he insult me like this ?"

انیتا نے اپنے بال نوچتے ہوئے کہا تھا۔ وہ اس وقت شدید قسم کی شرمندگی محسوس کر رہی تھی کیونکہ اسکے آرڈر کے مطابق ہوٹل کا عملہ ساحر کے استقبال میں کھڑا تھا۔

کافی دیر اسی شرمندگی کا شکار ہوئی وہ وہیں بیٹھی رہی تھی اور بار بار سہیر اور ساحر کو کال کر رہی تھی جب ہوٹل کا مینیجر اسکی جانب آیا تھا۔

آئی ایم سوری میم شاید مسٹر ساحر کسی کام میں پھنس گئے ہوں گے۔"""

مینیجر نے نظریں چراتے کہا تھا کیونکہ وہ انیتا کا خراب موڈ اور سبکی اچھے سے محسوس کر رہا تھا۔

انیتا نے جواباً کچھ نہیں کہا اور پیر پٹختی وہاں سے نکل گئی تھی۔اور آج کے بعد وہ ساحر کو اتنے آرام سے معاف کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔

ایکسیڈینٹ کے بعد وہاں موجود ایک اور گاڑی والا ساحر کر اپنی گاڑی میں ہسپتال لا یا تھا تاکہ اسکو فرسٹ ایڈ دی جا سکے۔بینڈ تج ہو جانے کے بعد ساحر کو انیتا کا حیال آیا تھا تو جیب میں ہاتھ مارا تا کہ اسے اپنے ایکسیڈینٹ کی اطلاع دے کر کچھ دیر بعد آنے کا بتا دے۔ مگر فون پاکٹ میں نہیں تھا۔ ساحر کی گاڑی وہیں تھی اور وہ شان کو مطلع بھی نہیں کر پایا تھا۔

"How are you feeling now?"

ساحر کو یہاں لانے والے شخص نے ساحر سے سوال کیا تھا۔

وہ تقریباً ساحر کی عمر کا ہی تھا۔

"I am good thanks ! And sorry for all the trouble."

ساحر نے مشکور انداز میں کہا تھا۔

"That's ok....."

"کافی جلدی میں معلوم ہو رہے تھے۔"

"ہاں بس میری بیسٹ فرینڈ خفا تھی مجھ سے بس اسی کو منانے کا رہا تھا بٹ سڈ نلی۔۔۔۔۔۔۔"ساحر کچھ کہتا کہتا چپ ہو گیا۔

"I can drop you off !!"

اس شخص نے آفر کی۔اب وہ دونوں چلتے ہوئے باہر آئے تھے جہاں وہ اس شخص کی گاڑی کھڑی تھی۔

"نہیں ! آئی تھنک اب میں گھر جاؤں گا۔اب تک تو وہ چلی گئی ہو گی اتنا انتظار وہ کسی کا نہیں کرتی۔۔۔۔"ساحر نے کندھے آچکا کر کہا۔

شاید تمھارا کرلے۔"اس شخص نے گاڑی میں بیٹھتے کچھ کھوجتے انداز" میں کہا تھا۔

"Just drop me to my car. Thanks!"

ساحر نے اسے گاڑی تک چھوڑنے کا کہا تھا اور ساتھ ہی شکریہ کہہ دیا تھا تا کہ مزید اس بارے میں کوئی بات نا ہو۔

وہ شخص کندھے اچکاتے واپس اسی جگہ کی طرف چل گا ڈی موڑلی جہاں ساحر کی گاڑی کھڑی تھی۔

ارد گرد نظریں دوڑاتے وہ لوگ سرسری انداز میں گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ وہ دونوں واپس اسی جگہ پر پہنچ گئے تھے۔

"Thankyou for your help by the way."

ساحر نے کہہ کر اس شخص سے ہاتھ ملایا تھا۔اور اسے اپنے گھر آنے کی دعوت دیتا وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔

عجیب انسان ہے اتنی دیر ساتھ گزارہ مگر اس نے مجھ سے میرا نام پوچھنا" بھی گوارہ نہیں کیا۔"گاڑی میں بیٹھے شخص نے ساحر کی جانب دیکھتے با آواز بلند تبصرہ کیا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مشعل صبح سے بور ہو رہی تھی اس لیے اپنا ناول کھولے بیٹھی تھی۔ایمان آج ہی عمار کی سالگرہ کی وجہ سے لاہور چلی گئی تھی اور ابھی اس نے عمار کے ہمراہ لوٹ کر آنے کا بتایا تھا۔

مشعل ایمان سے بات کرنا چاہتی تھی پر وہ عمار کے ساتھ مصروف تھی۔ اس لئے مشعل نے اپنا سارا دھیان ناول کی جانب مبذول کروا دیا۔

اس وقت آپکے بیٹے کا یہی علاج ہے کہ اسے آگ سے دور رکھا جائے۔" آگ اس کے لیے ٹریگر کا کام کرتی ہے۔وہ آگ کو دیکھ کر ہی اپنی دوسری

پر سنیلٹی میں شفٹ کر جاتا ہے۔ مطلب جو بھی وجہ ہے اس بیماری کی اسکا تعلق آگ سے ہے۔اس لیے فلوقت ہمیں اسے آگ سے دور رکھنا ہو گا۔ باقی جب تک ہم اس بیماری کی اصل وجہ اور جڑ نہیں پکڑ لیتے تب تک اسکا کوئی علاج نہیں ہے۔"

مشعل نے فوراً ناول واپس بند کر دیا اور سوچنے لگی کہ "سہیر آفندی کے لیے کیا چیز ٹریگر کا کام کرتی ہے۔وہ پارٹی میں تھا اور اچانک سے اگریسیو ہو گیا تھا کیونکہ وہ ویٹر اس سے ٹکرایا تھا۔"

کیا ویٹر سے لگنے والی ٹکر؟" مشعل نے دماغ میں فضول خیالات آ رہے تھے۔"

نہیں اگر ایسا ہوتا تو بابا کے آفس میں بھی وہ غصہ کرتا جب میں ٹکرائی تھی۔"

کیا میں اس سے پوچھوں کہ اسے کیا چیز بری لگتی ہے۔شاید میں اسکے ٹریگر تک پہنچ جاؤں۔"فیصلہ کرتے اس نے پھر ناول کھولا اور آگے پڑھنے لگی۔جب اسکے فون پر سہیر آفندی کا میسج آیا تھا۔

یہ سہیر آفندی کی جانب سے پہلا میسج تھا جس نے مشعل کے دل کو زوروں سے ڈھر کایا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سہیر نے کافی سوچ کر مشعل کو میسج کیا تھا اور تقریباً 15 منٹ گزر جانے کے بعد بھی اس نے کوئی جواب نا دیا تھا اور یہ بات سہیر کو مایوس کر رہی تھی تو دوسری جانب ناتوانیتا اور ناہی ساحر اسکا فون اٹھا رہے تھے۔

ساحر کی گاڑی جب پورچ میں رکی اس وقت 11 بجے کا وقت ہو رہا تھا۔

رشید بابا جو اسکے آنے کے بعد ہی اپنے کمرے میں جاتے تھے اس وقت باہر تھے اور گاڑی اور اس میں سے نکلتے ساحر کو دیکھتے پریشان ہو گئے جس کے سر پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔

کیا ہوا آپکو بیٹا؟" وہ فوراً ساحر سے پوچھنے لگے۔"

"کچھ نہیں بس چھوٹا سا ایکسیڈینٹ کو گیا۔"

سہیر جو گاڑی کی آواز پر باہر آیا تھا ایکسیڈینٹ کا نام سن کر صحیح معنوں میں پریشان ہو گیا اور بھاگتا باہر پہنچا تھا۔

ساحر تم ٹھیک ہو؟ کیسے ہوا یہ سب؟ بتانا چاہیے تھا ناں؟ تم تو اتنے" ایکسپرٹ ڈرائیور ہو؟" سہیر نے ایک ساتھ کہیں سوال پوچھ ڈالے۔

"I am fine Saheer just relax!"

ساحر نے مسکراتے ہوئے کہا اور سہیر کے ساتھ اندر کی جانب چلا گیا۔

تم کو ایٹ لیسٹ انیتا کو بتا دینا چاہیے تھا وہ بہت دیر انتظار کرتی رہی تھی۔""

ساری روداد سننے کے بعد سہیر نے کہا۔

فون گاڑی میں چھوڑ دیا تھا اس لیے جب فون کرنا چاہا نہیں کر پایا اور جب"

"کیا اس نے اٹھایا نہیں۔

ساحر نے لاپرواہی سے کہا تو سہیر کو ساحر کا اتنا نارمل انداز کچھ بھایا نہیں وہ تو مشعل کے ایک میسج کا جواب نا دینے پر مایوس تھا تو انیتا پر کیا بیت رہی ہو گی جو بار بار ساحر کی جانب سے بے پرواہی کو جھیلتی ہے۔

ساحر ابھی کوئی بات نہیں میرا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے آئی نیڈ ریسٹ"

سونا ہے مجھے آج پھر جلدی!!"ساحر کہتا سیڑھیاں چڑھتا جانے لگا۔اور سہیر سمجھ گیا کہ ساحر اسکے کھانے میں دعا ملانے والی بات سمجھ گیا ہے۔

ساحر کے چلے جانے کے بعد سہیر نے انیتا سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تا کہ اسے ساحر کے ایکسیڈنٹ کی خبر سنا سکے مگر انیتا کا فون آف آ رہا تھا۔لینڈ

لائن پر کال کرنے پر عالیہ نے بتایا کہ انیتا بہت خراب موڈ کے ساتھ اپنے کمرے میں گئی ہے اور منع کیا ہے کہ کوئی بھی اسے ڈسٹرب نہ کرے۔

سہیر جانتا تھا کہ اس وقت انیتا کو صرف ساحر ٹھنڈا کر سکتا تھا مگر وہ ناتواس حالت میں تھا اور نا ہی اسکا ایسا کوئی موڈ لگ رہا تھا۔اپنے فون پر نظریں ڈوراتا وہ ہارمان کر اوپر چلا گیا اور ساحر کو دیکھنے اسکے کمرے میں گیا تھا جو شاید ڈریسنگ روم میں تھا۔سائیڈ ٹیبل پر پین کلرز رکھ رہا تھا جب فون پر میسج کی بیپ بجی۔

فون کی سکرین کو دیکھا تو اسے خوشگوار حیرت ہوئی۔

مشعل کا میسج تھا جسکا مقصد تو وہ سمجھ نہیں سکا مگر اسکی جانب سے آنے والا ریپلائے اسے زندگی کی نوید لگا تھا۔

وہ ساری ٹینشن بھلاتا میسج کھولنے لگا۔

مشعل: "واعلیکم اسلام۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپکو سب سے زیادہ غصہ کس بات پر آتا ہے؟" میسج کو بار بار پڑھنے پر بھی سہیر کو سمجھ نہیں آئی وہ کیا پوچھنا چاہتی ہے۔

مجھے بہت غصہ آتا ہے جب کوئی میرے میسج کا اتنی دیر سے جواب " دے۔"لب دانتوں تلے دبائے خوشگوار مسکراہٹ کے ساتھ میسج ٹائپ کرنے کے بعد سینڈ کر دیا اگلے 5 منٹ کوئی جواب نا آیا تو وہ گہرا سانس لے کر رہ گیا۔

کیا بات ہے بروآج فون کے اندر کون سا خزانہ مل گیا ہے جسے دیکھ دیکھ " کر اتنا مسکرایا جا رہا ہے۔"ساحر کپڑے بدل کر اپنے اوپر بہت سی پرفیوم سپرے کرتا آیا تھا تاکہ ادویات کی بو سے چھٹکارہ مل سکے۔زخمی سر کے ساتھ وہ باتھ نہیں کر پا رہا تھا۔

کچھ نہیں مشعل کو آج پہلی بار میسج کیا ہے۔"سہیر نے پرجوش انداز میں " کہا۔

تو؟؟"ساحر کے پھیکے تو نے سہیر کی خوشی پر گھڑوں پانی پھیر دیا وہ پھیکے "

تاثرات کے ساتھ اپنے بھائی کو دیکھنے لگا۔

تم ایسے بات کر رہے ہو سہیر جیسے وہ پہلی لڑکی ہے جس سے تم نے میسج پر "

بات کی ہے۔ساحر نے سائڈ ٹیبل سے ہیں کلر لے کر کھاتے کہا۔

ہاں پر وہ ڈفرنٹ ہے ناں یونو آدھے گھنٹے کے بعد اس نے میرے میسج کا"

جواب دیا اور جانتے ہو کیا سوال پوچھا۔

کہ مجھے سب سے زیادہ غصہ کس بات پر آتا ہے۔ کین ہو بیلیواٹ ؟"سہیر

نے پر جوش انداز میں کہا۔

نہیں ہو. "ساحر نے اسکی first priority مطلب تم اسکی"

آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

مطلب؟"سہیر نے نا سمجھی سے سوال کیا۔"

مطلب تم سے اہم کوئی کام ہو گا اس لیے اس نے دیر سے جواب دیا۔""

ساحر اپنے بیڈ پر دراز ہوتا سہیر کا ہاتھ پکڑ کر اسے بیٹھانے لگا۔

بیٹھو یہاں ! سہیر جس لڑکی کو تم اپنی زندگی میں لانے والے ہو تم کو اسکے "
لیے سب سے اہم ہونا چاہیے جو سب چھوڑ چھاڑ کر بس تمھارے لیے "
آل ویز او یلیبل "ہونی چاہیے۔اسکے نزدیک دنیا کی کوئی چیز تمھارے سے
اہم نہیں ہونی چاہیے۔جو بس تم کو سنے۔۔۔۔۔۔۔ تمھاری پرواہ
"کرے۔۔۔۔۔

ہاں بلکل تم دن کو رات کہو تو وہ بھی ہاں میں ہاں ملائے ایسی لڑکیاں اب "
بس آرڈر پر ہی بن سکتی ہیں کیونکہ دنیا میں پائی نہیں جاتی۔"سہیر نے ساحر
کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

اور مجھے ایسی ڈمی اپنے لیے چاہیے بھی نہیں ساحر مجھے وہ چاہیے جو مجھ کو "
کسی بات کے لیے انکار کر سکے جو مجھ سے اپنی بات منوا سکے جس میں اتنے
گٹس ہوں کہ اپنی پسند ناپسند کا اظہار کر سکے۔"سہیر نے فون پر مشعل کے
نام پر انگلی پھیرتے کہا۔

جو تجھے ڈومینیٹ کر سکے ؟"ساحر نے ناسمجھی سے اپنے بھائی کو دیکھا۔"

"It's not about dominating Sahir it's about understanding each other."

خیر تو سوا بھی تو تیری چوٹ نے تجھے بچا لیا صبح ہم تفصیل سے بات کریں" گے۔"سہیر کہتا وہاں سے اٹھ گیا۔اور ساحر اپنے بھائی کی پشت کو نا سمجھی سے گھورتا رہا۔

کوئی اتنا بھی پیار میں دیوانہ نہیں ہونا چاہیے۔"ساحر بڑبڑایا تھا۔اس بات" کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ دیوانگی کی ساری حدیں تو وہ خود پار کرنے والا ہے۔یا پھر دیوانگی کی ہر حد ہی ساحر آفندی سے شروع ہوتی ہے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سہیر کے جواب نے مشعل کو عجیب کشمکش میں ڈال دیا تھا۔وہ یہ سمجھ نہیں پائی تھی کہ سہیر بس اس سے مزاق کر رہا تھا۔انھی سوچوں میں ڈوبے اس نے سہیر کو ریپلائے نہیں کیا تھا جو سہیر کا دماغ ساحر کی باتوں کی طرف لے جا رہا تھا کیا ساحر سچ کہ رہا تھا کہ سہیر مشعل کی first priority نہیں تھا۔کیا مشعل سہیر کو اس جگہ نہیں رکھتی تھی جس جگہ سہیر مشعل کو رکھتا تھا۔اتنا تو تہہ تھا کہ سہیر جو مشعل کے لیے محسوس کرتا ہے وہ بس پسندیدگی نہیں ہے بلکہ وہ اس سے کہیں آگے کی بات ہے مگر مشعل کا سہیر کو ویسی توجہ نا دینا جیسے وہ سوچتا تھا اسے پریشان کر رہا تھا۔اوپر سے ساحر کی باتیں اسے الجھا رہی تھیں۔مگر دل مشعل کے حق میں گواہ بنا بیٹھا تھا کہ یہ مشعل کی جھجھک ہے جو اسے سہیر کے ساتھ فری نہیں ہونے دے رہی اور حقیقی معنوں میں سہیر کو یہی جھجھک اور گریز ہی پسند آیا تھا۔دل نے دماغ کو کر دیا تھا وہ ساحر تھوڑی تھا جو دماغ میں بات پڑھ گئی بس پھر اسی شانت کے ہو کر رہ جانا چاہے دنیا یہاں سے وہاں ہو جائے اپنے دل کی طلب اور

دماغ کی سوچ سے ایک انچ پیچھے ناہٹنا۔اور ساحر کی یہ عادت آنے والے دنوں میں کس کس کی تباہی کا سبب بننے والی ہے اس سے سب ہی ناواقف تھے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

اگلی صبح مخصوص نظام کے تحت طلوع ہوئی تھی۔آج سنڈے تھا اس لیے سہیر کا آج آفس جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔وہ وقت گزرنے کا انتظار کر رہا تھا تاکہ ساحر سے بات کر سکے اور انیتا سے بھی بات کر کے اسکا غصہ شانت کر سکے۔

ساحر صبح ہی اٹھ گیا تھا مگر سہیر کے سوالوں سے بچنے کے لیے وہ بستر سے نا اٹھا تھا۔یہاں تک کہ جب سہیر اسکے کمرے میں آیا تھا تو ساحر سوتے ہونے کی ایکٹنگ کرنے لگا تھا۔

سمیع پچھلے کچھ دنوں سے آفندی ہاؤس سے باہر ہی رہا تھا تاکہ ساحر کے غصے سے بچا رہے اور حیرت انگیز طور پر ساحر نے بھی نا تو سمیع کی باز پرس کی تھی اور نا اسکی غیر موجودگی کی وجہ جاننا چاہی تھی۔ شان کو ساحر کے ایکسیڈینٹ کا پتہ چلا تھا تو فوراً ہی آفندی ہاؤس پہنچ گیا تھا۔

انیتا نے رات جاگتے ہوئے گزاری تھی اور صبح ہی صبح نہایت خراب موڈ کے ساتھ نیچے آئی تھی۔ عالیہ سے اسے پتہ چلا تھا کہ سمیر کی متعدد کالز آئیں ہیں اور وہ انیتا سے بات کرنا چاہتا ہے۔

"ساحر نے کوئی کال نہیں کی؟؟" انیتا نے پر امید لہجے میں عالیہ سے پوچھا۔

"ساحر کا تو رات ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا اور سمیر یہی بتانے کے لیے تو بار بار کالز کر رہا تھا۔"

"واٹ آپکو مجھے رات کو بتانا چاہیے تھا عالیہ!" عالیہ کے بتانے پر انیتا کو شاک لگا اور کچھ شرمندگی بھی ہوئی کیونکہ رات بھر وہ ساحر کو کوستی رہی تھی یہ جانے بنا کہ اسکا تو ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا۔

وہ فوراً کمرے کی جانب بھاگی تھی تاکہ چینج کر کے ساحر کے پاس جا سکے۔ کمرے میں آ کر فون ان کیا تو ساحر کی بہت سی کالز اور میسجز تھے جن میں اس نے اپنے ایکسیڈینٹ کا ذکر کیا تھا اور سہیر کی بھی کالز اور ایسے ہی میسجز موجود تھے۔

اوگاڈ انیتا کبھی کبھی تم بہت اوور ریاکٹ کر جاتی ہو۔"خود کی ملامت کرتی" وہ ڈریسنگ روم کی جانب چلی گئی۔

ZNZ Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

انیتا نے سہیر کو میسج پر ساحر کا پتہ لگنے اور جلد آفندی ہاؤس آنے کا کہا تھا۔ سہیر نے ساحر کو انیتا کے آنے سے پہلے سمجھانے اور بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور اسی لیے اسکے کمرے کی جانب گیا تھا جہاں شان اور سہیر کچھ بات کر رہے تھے دروازے کے پس پہنچ کر سہیر ٹھٹک کر رکا تھا۔

"Shan you know I can't take this any-more."

مجھے جلد سے جلد اس کام کو نبھٹانا ہے اور اسکا عاشق دوبارہ تو نہیں گیا"

وہاں؟" ساحر کے سوال پر باہر کھڑے سہیر کے کان کھڑے ہوئے تھے۔

نہیں سر بس اسی رات۔ آپکا کب ارادہ ہے اس سے ملنے کا؟" شان نے"

جواب کے بعد سوال کیا تھا۔

بہت جلد شان کوشش کروں گا آج شام ملاقات ہو جائے۔ تب تک تم"

"! نظر رکھو گے وہاں انڈر سٹینڈ

جی سر۔ اور سمیع بھائی بھی کافی خاموش ہیں۔" شان نے سرسری انداز"

میں تبصرہ کیا۔

اسکے بولنے کا ہی تو انتظار ہے مجھے کب وہ بولے اور۔۔۔۔۔۔۔" ساحر کو"

دروازے پر کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تھا تو وہ فوراً خاموش ہو گیا۔ سہیر

کو بھی اچانک ساحر کے خاموش ہو جانے کا احساس ہوا تو کمرے کا دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا تھا۔

شان تم جاؤ میرے کام مکمل کر کے فوراً واپس آؤ۔" ساحر نے شان کو"
جانے کو کہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اب سہیر اس سے باز پرس کرنے والا ہے۔

"ساحر تم نے انیتا کو کال کی تھی؟"

سہیر نے بات کا آغاز کیا۔

"I tried but she never replied."

ساحر نے کندھے اچکاتے لاپرواہی سے کہا تھا۔

"ساحر اتنی لاپرواہی اچھی نہیں ہے تم بار بار اسے ڈچ کر رہے ہو۔"
ڈچ کر رہا ہوں؟ سیریسلی میرا ایکسیڈینٹ ہوا تھا ڈیم اٹ۔ اور اسی کی"
دعوت پر جا رہا تھا نا۔۔۔اب نہیں جا سکا یا نہیں پہنچ پایا تو اتنا ایشو کیوں بنا
"رہے ہو تم دونوں۔

"It was just a diner !"

اپنی شادی سے نہیں بھاگ گیا جو ایک ناراض ہو کر بیٹھ گئی ہے اور دوسرا" آنکھیں بڑی کر کے مجھے گھور گھور کر سوال کر رہا ہے۔"ساحر نے کوفت سے سہیر کو دیکھتے کہا تھا۔

"It was not just a diner Sahir !"

سہیر نے ساحر کی غلط فہمی دور کرنا چاہی۔

تو؟"ساحر نے لاپرواہی سے فون دیکھتے کہا اور کمرے میں پڑی ریکلائنر پر" بیٹھ گیا۔

ساحر تمھیں نہیں لگتا تم کو شادی کر لی چاہیے۔"ساحر نہیں چاہتا تھا کہ" وہ انیتا کا سرپرائز خراب کرے اب جب کہ انیتا خود ساری ناراضگی بھلا کر یہاں آ رہی تھی۔

لگتا تو ہے اور سوچ بھی رہا ہو کہ کر لوں اب۔"ساحر نے فون سکرین کو" گھورتے کہا تھا۔

توانیتا سے بات کرو ناں اس سلسلے میں۔"سہیر نے پرجوش انداز میں"

جواب دیا۔

ہاں کہوں گا انیتا سے۔آفٹر ال وہ ایو ینٹس اچھے اور گنائز کر لیتی ہے۔""

ساحر نے ہنوز سابقہ انداز میں جواب دیا۔

تو کب پرپوز کرو گے انیتا کو۔۔۔۔۔۔۔میک شیور بہت گرینڈ طریقے"

سے تم اسے پرپوز کرو۔"اب کی بار ساحر نے فون سے نظریں ہٹا کر گہری

نظروں سے اپنے بھائی کو دیکھا۔

"میں انیتا کو کیوں پروپوز کروں گا؟"

"Are you out of your mind?"

ساحر نے استخزائیہ انداز میں کہتے سہیر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

"کیا مطلب؟جب انیتا کو پسند کرتے ہو تو اسے ہی پرپوز کرو گے ناں۔"

میں نے تم سے کب کہا میں انیتا کو اس طرح سے پسند کرتا ہوں جیسے تم"

سمجھ رہے ہو۔"ساحر نے بھنویں اچکا کر ناسمجھی سے سوال کیا۔

وہ اہم ہے تمھارے لیے۔۔۔۔۔۔اسکی پرواہ کرتے ہو۔۔۔۔۔"سہیر"
نے ساحر سے زیادہ خود کو سمجھانے کی کوشش کی۔
ہاں کیونکہ وہ بیسٹ فرینڈ ہے میری۔۔۔۔۔ سپیشل ہے میرے"
"لیے۔۔۔۔۔

"But you can't marry some one because that person is special for you."

لیکن ساحر تم دونوں میں بہت انڈرسٹینڈنگ ہے۔"سہیر نے ایک اور"
نقطہ اٹھایا۔
انڈرسٹینڈنگ تو تم دونوں میں بھی ہے۔"ساحر نے فوراً جواب دیا۔"
"ہاں مگر۔۔۔۔۔۔"
مگر کیا سہیر؟"ساحر نے چیلنجنگ انداز میں سہیر کی آنکھوں میں دیکھتے"
کہا۔

"I don't think of her that way!"

سہیر نے الجھے انداز میں کہا۔

"I don't think of her that way either."

ساحر نے بھی دوٹوک انداز میں کہا اور رخ موڑ گیا۔

"لیکن وہ۔۔۔۔۔اچانک سہیر کے دماغ میں ایک کوندا لپکا۔"

تم کسی اور میں انٹرسٹیڈ ہو؟"سہیر نے ساحر کو کندھے سے پکڑ کر اسکا"

.رخ اپنی جانب موڑا

"Yes !"

ساحر نے بلا حیل وحجت کے ہاں میں جواب دیا تو سہیر نا سمجھی سے فرش کو گھورنے لگا اب وہ انیتا سے کیا کہے گا اور اسے کیا سمجھائے گا۔

کون ہے وہ؟"سہیر نے ساحر کی گہری نظروں سے دیکھتے پوچھا۔"

ملواوں گا جلد۔۔۔!"ساحر نے لاپرواہی سے کہا تبھی باہر سے گاڑی کی"

آواز آئی تھی جسکا مطلب تھا کہ انیتا آگئی ہے۔

انیتا آئی ہے نیچے آجاؤ یا اسے یہیں لے آؤ؟"سہیر نے باہر کی جانب قدم بڑھاتے کہا۔

نہیں ضرورت نہیں میں آتا ہوں نیچے۔"ساحر نے جواباً کہا اور سہیر کو چلنے کا اشارہ کرنے لگا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر کے نیچے آتے ہی انیتا اسکی جانب بڑھی تھی۔

"Oh God Sahir look at you!"

کتنی چوٹ لگ گئی ہے۔مجھے بتا دینا چاہیے تھا کہ ایکسیڈینٹ ہو گیا"

تمھارا۔"وہ ساحر کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیے پریشانی سے اسکے ماتھے پر بندھی پٹی پر نظریں گھاڑے بولی تھی۔انیتا کی آواز میں

موجود فکر اور بے تابی پر ساحر اور سہیر کی نظریں بے ساختہ ملی تھیں اور ساحر نے فوراً نظریں چرائی تھیں۔

میں کچھ پوچھ رہی ہوں تم سے ؟؟۔۔۔او یہاں بیٹھو۔" ساحر کا ہاتھ پکڑ کر اسے صوفے پر بیٹھاتے وہ ساحر کے ساتھ بیٹھ گئی نظریں ہنوز اسکے چہرے اور ماتھے کے زخم پر جمی ہوئی تھیں۔

میں ٹھیک ہوں انیتا۔" ساحر کو اسکے انداز سے الجھن ہوئی تھی خاص کر سہیر کے سامنے اور اس گفتگو کے بعد جو وہ کچھ دیر پہلے کر رہے تھے۔

انیتا کا ہاتھ آہستہ سے اپنے سر سے ہٹایا تھا۔" جس پر انیتا کے ناراضگی سے ساحر کی جانب دیکھا۔

تم ہمیشہ مجھے خود سے دور کرتے ہو ساحر مگر اب نہیں۔۔۔۔۔اب چاہے تم کتنے ہی مصروف اور الجھے ہوئے کیوں نا ہو میں تمھارا پیچھا نہیں چھوڑنے والی۔" انیتا نے ساحر کی آنکھوں میں دیکھتے آہستہ آواز میں کہا تھا جو سہیر نے بھی باآسانی سنا تھا مگر کوئی تاثر نہیں دیا۔اسے انیتا کا دل اور

امیدیں ٹوٹنے کا دکھ تھا۔کیونکہ وہ ساحر کی فطرت سے واقف تھا۔وہ اپنی مرضی کے خلاف کسی کے لیے کچھ نا کرتا تھا۔اور جو وہ سوچ لیتا تھا اسے کوئی بدل نہیں سکتا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

کافی دیر انیتا کے ساتھ بیٹھے رہنے کے باوجود اسنے آرام کرنے کو نہیں کہا تھا یہاں تک کہ انیتا کو خود ہی احساس ہوا کہ ساحر کو چوٹ لگی ہے اور اسے آرام کرنا چاہیے۔

"ساحر تم اب کچھ دیر ریسٹ کرلو میں ابھی نکلتی ہوں شام میں پھر آؤں گی۔آج ایک فرینڈ کی طرف جانا ہے۔ "see you later."

Take care"

انیتا کہتی چلی گئی اور سہیر فواد کے بلاوے پر اسکے پاس چلا گیا تھا اور ساحر اب اپنے کمرے میں موجود بڑی سی کھڑکی میں کھڑا نیچے دیکھ رہا تھا جہاں سمیع کھڑا رشید بابا سے بات کر رہا تھا۔اور آج کافی دن بعد سمیع اسے اپنے نارمل انداز میں دیکھا تھا ورنہ کچھ دن پہلے تو وہ کافی ڈرا سہما ہوا تھا۔

ساحر تیکھی مسکراہٹ کے ساتھ نیچے کی جانب بڑھا تھا جہاں سمیع اس وقت رشید بابا کے ساتھ سہیر کی شادی کے بارے میں باتیں کر رہا تھا۔

ساحر نے باہر آتے ہی گلہ کھنکھار کر سمیع کو متوجہ کرنا چاہا۔ سمیع کا سانس اٹکنے لگا تھا مگر پھر یہ سوچ کہ اتنے دن خیر وعافیت سے گزرنے کے بعد اب ساحر سے کوئی خطرہ نہیں ہونا چاہیے اس نے خود کو کمپوز کیا۔

ہیلو سر کیسے ہیں آپ؟" سمیع نے تھوک نگل کر خلق تر کیا۔"

میں بلکل پہلے جیسا ہوں سمیع ایک انچ میرے پاگل پن میں کمی نہیں" آئی۔"ساحر نے تیکھی مسکراہٹ کے ساتھ سمیع کے تاثرات سے لطف اندوز ہوتے کہا تھا۔

مجھے پہلے ہی سمجھنا چاہیے تھا۔" سمیع نے دل میں کہا۔"

سمیع مجھے بینڈ تیج چینج کروانی ہے۔۔۔۔کیا تم مجھے لے کر چلو گے؟میری" گاڑی تو ورک شاپ پر ہے۔"ساحر نے عام سے لہجے میں سمیع سے سوال کیا جو کہ سمیع کو حیرت کے سمندر میں ڈبو گیا تھا۔وہ پوچھنے کا کب عادی تھا۔وہ تو آرڈرز کرتا تھا۔ساحر کچھ دیر اسکے بولنے کا انتظار کرتا رہا۔۔

مجھے انتظار کرنا پسند نہیں ہے سمیع اور بار بار تمھاری وجہ سے میرے کام" "لیٹ ہونا سمجھتے ہو کتنی خطرہ ناک بات ہے تمھارے لیے؟

جی سر چلیں۔" سمیع فوراً ہوش میں آیا تھا۔"

"Good !"

ساحر مسکرا کر گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔تبھی شان کی کال آنے لگی جسے ساحر نے بعد میں کال کرنے کا کہہ کر سمیع کی جانب متوجہ ہوا۔اور ساحر کا متوجہ ہونا سمیع کا خون خشک کر گیا تھا۔

گاڑی میں روڈ پر ڈالتے سمیع نے کن اکھیوں سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے جلاد کر دیکھا تھا۔

سڑک کی طرف دھیان دو سمیع ابھی تو پہلا زخم ہی ہرا ہے ارادہ اور زخمی"

"کرنے کا ہے کیا؟

"No sir !"

سمیع نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا اور فون اٹھا کر سہیر کو میسج کر کے مطلع کرنے کا سوچا تھا ابھی ہاتھ فون کی جانب بڑھایا ہی تھا جب ساحر نے پھر اسے ٹوک دیا۔

"It's not safe to use phone while you are driving."

سمیع نے حیرت سے ساحر کی جانب دیکھا۔

"I am serious."

"انفیکٹ رات کے ایکسیڈینٹ کے بعد ہی یہ ریلائز ہوا ہے مجھے۔"

"It's batter to be safe then sorry."

تو آپ اب کبھی ڈرائیونگ کے دوران فون یوز نہیں کریں گے؟" سمیع"
نے حیرت اور بے یقینی سے ساحر سے پوچھا۔

"Never !"

برجستہ جواب آیا تھا۔

حیرت ہے ویسے۔انڈیا اور پاکستان کی دوستی تو ہو سکتی ہے مگر یہ انسان"
نہیں سدھر سکتا۔" سمیع نے دل میں کہا تھا۔ساحر بے ساختہ مسکرا دیا تھا۔
گاڑی ٹریفک زیادہ ہونے کی وجہ سے رکی تھی جب ساحر کی نظر ایک منظر پر
ٹک گئی تھی۔وہ آج پھر اسکے سامنے تھی۔جو اسکو دنیا بھلانے کی سکت
رکھتی تھی۔

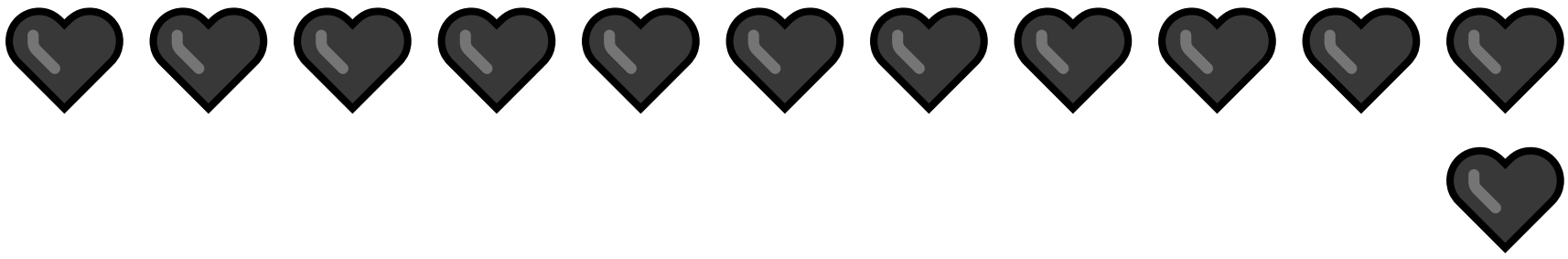

مشعل جو رات بھر سو نہیں پائی تھی کیونکہ سہیر کے میسج کرنے کے بعد سے اسکے دل کی حالت عجیب سی ہو رہی تھی۔رات بھر کروٹیں بدلتے رہنے کے بعد بھی وہ سو نہیں پائی تھی اور فجر کے بعد اسکو نیند آئی تھی۔ سہیر نے کہا تھا کہ اگر کوئی اسکے میسج کا جواب دیر سے دے تو اسے غصہ آتا ہے اور مشعل اپنی سوچوں میں ڈوبی اسکے ہر میسج کا جواب پانچ سے دس منٹ بعد دے رہی تھی۔ مگر سہیر کا جواب کچھ سیکنڈز میں آرہا تھا مطلب وہ اسکے میسج کے انتظار میں بیٹھا ہے۔یہ احساس مشعل کے دل کو عجیب خوش فہمی میں مبتلا کر دیا تھا جبکہ دوسری جانب سہیر کے دماغ میں ساحر کی باتوں کی بازگشت ہو رہی تھی۔

مشعل نے ایمان کے ساتھ شاپنگ کا پلان بنایا تھا جس پر ایمان نے بتایا کہ آج اسکی امی نے عمار کی ڈیوٹی لگائی تھی ان کو شاپنگ کروانے کی اور مشعل یہ سن کر بڑی پرجوش ہوئی تھی کیونکہ وہ عمار سے پہلی بار ملنے والی تھی۔

وہ جلدی سے تیار ہوئی اور ماں باپ سے اجازت مانگ کر وہ باہر آئی تھی جب سامنے ہی عمار کی شاندار سے گاڑی کھڑی تھی وہ سہیر آفندی کی گاڑی جیسے تو نہیں تھی مگر پھر بھی کافی اچھی تھی اور عمار کی معاشی خوشحالی کو اچھے سے ظاہر کر رہی تھی۔

اسلام علیکم !"گاڑی میں بیٹھتے مشعل نے کہا تھا۔"

واعلیکم السلام !"عمار اور ایمان نے ایک ساتھ جواب دیا تھا۔"

عمار یہ ہے میری سب سے اچھی اور پیاری بچپن والی سہیلی۔"ایمان جو" فرنٹ پر بیٹھی تھی اس وقت پوری مڑی ہوئی تھی اور مشعل کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔

عمار نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"اور یہ ہے عمار۔۔۔۔۔"

جس کے بارے میں مجھے اے ٹو زیڈ سب پتہ ہے۔۔۔" مشعل نے کہا تو"

عمار نے مسکرا کر ایک نظر ایمان کی جانب دیکھا تھا۔

ہاں تو میں اس سے سب شیئر کرتی ہوں۔" ایمان نے مشعل کو آنکھیں"

دیکھا کر عمار کو وضاحت کی۔

ہاں تو پھر مجھے بھی اصولاً اپنی بیسٹ فرینڈ کے بارے میں سب بتانا چاہیے"

تھا تمھیں۔" عمار نے گاڑی چلاتے شکوہ کیا۔

کیا بتاتی پہلے تو تم ناک منہ پھلائے رکھتے تھے یہ تو پتہ نہیں ماموں نے"

کون سے تعویذ گھول کر پلا دیا ہے جو تم تھوڑے اچھے ہو گئے ہو۔" ایمان

نے کھٹاک سے عمار کے منہ پر اسکے رشتے سے ناپسندیدگی کا طعنہ مارا تھا وہ

بھی مشعل کی موجودگی کی پرواہ کئے بنا جس پر عمار حاضرہ شرمندہ ہوا تھا اور

ایک شکایتی نظر ایمان پر ڈالی تھی اور وہ بے نیازی سے کندھے آچکا گئی۔

تعویز تمھارے ماموں نے نہیں تم نے ہی گھول کر پیلا دیا ہے۔جو"
تمھاری ساری فضولیات برداشت کر جاتا ہوں۔"عمار نے ماتھے پر بل لیے
دل میں بڑبڑایا تھا۔ مشعل کو اندازہ ہو گیا کہ ایمان کی بات عمار کو کچھ خاص
پسند نا آئی تھی۔

تو اس میں کیا ہے مانی پہلے تو میں بھی اپنے رشتے سے تھوڑی پریشان تھی"
ناں۔" مشعل نے ماحول بہتر بنانے کی ایک ادنٰی سی کوشش کی۔
تم تو ابھی بھی کنفیوز ہو مشی انفیکٹ تمھارا تو مسلہ ہی دوسرا ہے۔تم جانتے"
"ہو عمار۔۔۔۔

ایمان نے مشعل کو چھوڑ کر عمار کو مخاطب کیا اور سہیر آفندی کے بارے
میں آج تک جو جو آج تک ان دونوں نے کہانیاں بنا رکھی تھیں وہ عمار کو سنا
دی۔عمار کو کہانی میں خاصی دلچسپی ہوئی تھی۔لیکن آفندی کے نام پر عمار کو
حیرت ہوئی۔کیونکہ آفندی نام کے ہی ایک فرد کو تو کل رات وہ ہاسپٹل
لے کر گیا تھا۔

ایمان اپنی دھن میں بولے جا رہی تھی جب عمار نے آگے بڑھ کر ڈیش"
بورڈ میں موجود ہاسپیٹل کی سلپ نکال کر اس پر نظریں دوڑائی جہاں
پیشینٹ نیم ساحر آفندی لکھا تھا۔ عمار نے سلپ ایمان کی جانب بڑھادی۔
ساحر آفندی! یہ تو سہیر بھائی کا بھائی ہے۔"ایمان نے سلپ پر نظر"
دوڑاتے سوالیہ نظروں سے عمار کو دیکھا تھا تو عمار نے گزشتہ رات کی ساری
کہانی سنادی۔
اوواس بیچارے کا ایکسیڈینٹ ہو گیا؟"مشعل کے منہ سے بے ساختہ نکلا"
تھا۔
ہاں پر بیچارہ بلکل نہیں تھا غلطی سراسر اسی کی تھی ناجانے کن سوچوں"
میں گم گاڑی بھگا رہا تھا اور پھر بیچاری اسکی دوست جو اسکا انتظار کر رہی تھی
اس کے پاس جانے کے بجائے گھر چلا گیا۔"عمار نے ایکسیڈینٹ کا واقع یاد
کرتے کہا۔ وہ ایمان کو چھوڑ کر مارکیٹ کی جانب گیا تھا واپسی پر یہ واقع ہو گیا
تھا اور وہ ساحر کو ہاسپیٹل لے کر گیا۔

تواب زخمی سر کے ساتھ وہ کیاڈیٹ پر جاتا۔"ایمان نے بھی سرسری"
انداز میں کہا تھا۔

ہاں۔۔۔۔پر ویسے تھی تھوڑا عجیب مثلاًہم دونوں تقریباًدو گھنٹے ساتھ"
تھے۔ہاسپیٹل میں اور پھر میں نے اسے واپس اسکی گاڑی تک ڈراپ کیااور
اس سارے وقت میں اس نے ایک بار بھی مجھ سے میرا نام نہیں پوچھا۔
"مجھے اپنے گھر تک انوائیٹ کر لیا مگر نام پوچھنا گوارہ نہیں کیا۔
عمار نے پھر سے اپنی خیرت کا اظہار کیا۔

عمار یہ امیر لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں بے پرواہ بے نیاز ہر چیز"
سے۔"ایمان نے تبصرہ کیا۔

ہاں پر سہیر ایسے نہیں ہیں۔"مشعل نے باہر ڈورتے نظاروں پر نظر"
ڈالتے کہا تھا۔

اور تمھارے سہیر کیسے ہیں۔"ایمان نے مشعل کو چڑانے کے انداز میں"
کہا۔

اچھے!" مشعل نے یہ لفظی جواب دیا تھا۔"

ویسے عمار وہ دیکھنے میں کیسا تھا؟" ایمان کو پھر سے ساحر آفندی کی یاد گئی۔"

مطلب؟" عمار نے نا سمجھی سے ایمان کو گھورتے ہوئے استفسار کیا۔"

مطلب ہینڈسم تھا کیونکہ انیتا نواز نے جتنی اسکی تعریفیں کر رکھی ہیں نا کہ "

مجھے اسے دیکھنے کا بڑا اشتیاق ہے۔" عمار کو ایمان کا اشتیاق کچھ پسند نہیں آیا تھا۔

ہاں تھا تو۔۔۔ مطلب کافی ہینڈسم تھا پر سنیلٹی بھی کافی اچھی تھی ایک "

کلاس تھا اسکی پرسنیلٹی میں۔" عمار نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔

بس ایک بات مجھے عجیب لگی وہ کہیں کھویا کھویا تھا۔ اتنی چوٹ لگی تھی مگر "

اسکے ماتھے پر ایک سلوٹ نہیں تھی نا کسی اپنے کو بلانے کو کہا۔ جیسے درد سے بے نیاز تھا وہ۔ خیر تم لوگوں کی مارکیٹ آگئی تم لوگ جاؤ میں تب تک اپنا کوئی کام نبھٹا آؤں فارغ ہو گئی تو کال کر لینا۔" عمار کے کہنے پر وہ دونوں گاڑی سے نکل گئیں اور ہاتھ تھامتے مارکیٹ کی جانب چلی گئی۔

دونوں کے دماغ میں ہی عمار کے آخری الفاظ گھوم رہے تھے اور ساحر آفندی سے ملنے کا اشتیاق بڑھ رہا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر کی نظروں کے تعاقب میں سمیع نے دیکھا تو سامنے چند لڑکیاں جا رہی تھیں۔ ساحر کسی ٹرانس کی کیفیت میں اس جانب دیکھے جا رہا تھا۔ سمیع سمجھ نہیں پایا کہ ساحر کسے اک ٹک دیکھے جا رہا ہے۔ ان سب لڑکیوں کا رخ دوسری جانب تھا۔

سمیع چابی دو؟" ساحر نے اسی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔"

جی سر؟" سمیع نے نا سمجھی سے پوچھا وہ پیسنجر سیٹ پے بیٹھا گاڑی کی چابی" کیوں مانگ رہا تھا۔

سمیع آئی سیڈ مجھے چابی دو۔" سمیع نے گاڑی کی چابی ساحر کی جانب بڑھا" دی۔ گاڑی ایٹو میٹک تھی جسکو سٹارٹ کرنے کے لیے چابی کو اگنیشن میں لگانا نہیں پڑتا بس چابی کا گاڑی کے اندر ہونا ضروری ہوتا ہے۔

ساحر چابی لیتے گاڑی سے باہر نکل گیا اور سمیع سیکینڈ کے ہزاروں حصے میں سمجھ گیا کہ کیا ہونے والا ہے۔ وہ کچھ کر پاتا یا کہہ پاتا اس سے پہلے ہی ساحر نے باہر نکلتے ہی گاڑی کو ریموٹ کنڑول کی سے لاک کیا تھا اور خود اس جانب بڑھ گیا جس جانب وہ لڑکیاں گئی تھیں۔

سر یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟" ساحر نے گاڑی کا اس طرز سے لاک کیا تھا" کہ سمیع چاہ کر بھی اسے ان لاک نہیں کر سکتا تھا۔ وہ گاڑی کے اندر ایک طرح سے قید ہو گیا تھا۔ ساحر نے یہ سب اس لیے کیا تھا کہ سمیع اسکے پیچھے آ کر کچھ گڑ بڑ ھ نا کر دیتا۔

وہ دونوں ایک کے بعد دوسری دکان میں جا رہی تھیں۔ مشعل نے اپنے لیے چند ڈریسیز لئے تھے اور انکا ارادہ مشعل کی منگنی کا ڈریس لینے کا تھا کیونکہ کل ہی بابا نے اسے بتایا تھا کہ سہیر جلد ہی منگنی اور پھر شادی کا کہہ رہ ہے۔ مگر مشعل کو کوئی ڈریس پسند نہیں آ رہا تھا۔

عمار کافی دیر انتظار کے بعد خود ہی یہاں آ گیا تھا مگر ان دونوں لڑکیوں کی شاپنگ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی جو عمار کو شدید کوفت کا شکار کر رہی تھی۔

عمار گاڑی سائڈ پر پارک کئے گاڑی کے بونٹ پر بیٹھا فون میں مگن تھا جب اس نے ساحر آفندی کو تیزی سے اسی سمت آتے دیکھا اسکے سر پر پٹی ابھی بھی موجود تھی۔ وہ اسکی جانب بڑھا تھا.

ارے آپ اس وقت یہاں؟" ساحر عمار کی آواز پر پلٹا تھا۔"

"Hi."

ساحر نے جلدی سے ہائے کہا تھا مگر اسکی نظریں ابھی بھی سامنے موجود لیڈیز شاپس پر ڈور رہی تھیں جہاں اس نے اس لڑکی کو جاتے دیکھا تھا۔

آپ کسی کو ڈھونڈ رہے ہیں؟"عمار نے اسکی نظروں کے تعاقب میں" دیکھا تھا۔

ہاں۔۔۔ نہیں وہ۔۔۔۔"ساحر کے غیر واضح جواب پر عمار نے اسے" جانتی نظروں سے دیکھا تھا۔ عمار کی نظروں کے احساس ہوا تو ساحر نے خود کو کمپوز کیا تھا۔

آپ یہاں؟"ساحر نے مسکرا کر پوچھا تھا۔"

ہاں میں اپنی منگیتر کے ساتھ آیا تھا انفیکٹ آپکے بھائی کی منگیتر بھی" ہمارے ساتھ ہی ہیں۔ مشعل سلیمان۔"عمار کی بات پر ساحر نے چونک کر عمار کی جانب دیکھا تھا۔

آپ سہیر اور اسکی منگیتر کو کیسے جانتے ہیں؟"ساحر کو حیرت ہوئی۔"

آپکے بھائی کی منگیتر اور میری کزن پلس منگیتر بیسٹ فرینڈز ہیں۔"عمار" نے اسکی کنفیوژن کلئیر کرنا چاہی۔

اوکے ابھی میں چلتا ہوں پھر ملاقات ہوتی ہے آپ سے۔"ساحر کہتا" جلدی سے لیڈیز جیولری شاپ کی جانب بڑھا تھا۔عمار نا سمجھی سے اس عجیب انسان کو دیکھ رہا تھا۔جواب ایک جیولری شاپ کی جانب جا رہا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سمیع گاڑی کا شیشہ بجا بجا کر ساحر کو متوجہ کرنے کی کوشش کرتا رہا جب تک ساحر اسکی نظروں سے اوجھل نہیں ہوا تھا۔اب سچویشن کچھ اس طرح تھی کہ گاڑی سڑک کے بیچ میں کھڑی تھی اور سمیع اس میں بیٹھا ہوا تھا مگر بے بس۔پیچھے کھڑی گاڑیوں کے ڈرائیورز مسلسل ہارن بجاتے تھے اور پاس سے گزرتے لوگ عجیب نظروں سے سمیع کو دیکھ رہے تھے جو ڈرائیونگ سیٹ پر تو بیٹھا تھا مگر گاڑی چلانے کے بجائے ارد گرد بے بسی

سے دیکھ رہا تھا اور لوگوں کی باتوں اور سوالیہ نظروں کا جواب دینے کے قابل نہیں تھا۔

اسے ساحر کی وجہ سے شدید قسم کی شرمندگی سے دوچار ہونا پڑا تھا۔اس نے سہیر کو کال کی تھی جو کافی دیر بعد بالآخر اٹھالی گئی تھی۔ سمیع نے جی بھر کر ساحر کی شکایتیں اور برائی کی تھی جب کہ یہ سب سن کر سہیر اپنا سر پیٹ کے رہ گیا تھا۔وہ ساحر کو فون کر کے سمجھانا چاہتا تھا مگر وہ کال ریسیو نہیں کر رہا تھا۔

ساحر نے جیولری شاپ میں جا کر ایک نظر ارد گرد دیکھا تھا۔ وہ ایک آرٹیفیشل جیولری شاپ تھی ساحر کے اندر آتے ہی سب گردن موڑ موڑ کر اس شاندار شخص کو دیکھ رہے تھے جو شاید کسی کی تلاش میں تھا۔

آیئے سر۔۔۔۔"شاپ کیپر بھاگتا ہوا اسکی جانب آیا تھا۔"

ساحر بنا جواب دیئے وہاں سے پلٹ گیا۔ اور ارد گرد کی دکانوں پر نظریں دوڑائیں مگر کوئی کامیابی ہوتی نظر نہیں آئی تھی۔

خراب موڈ کے ساتھ وہ واپس لوٹا تو کافی سارے لوگ گاڑی کو گھیرے کھڑے تھے۔ ساحر کافی بے زار ہوا تھا ایک تو اسکی تلاش مکمل نہیں ہو پائی تھی اوپر سے اب اسے لوگوں کے سوالوں کے جواب اور اپنی حرکت کی وضاحت دینی پڑ رہی تھی۔ وہ آگے بڑھا تھا اور اسے دیکھتے ہی گاڑی کے ارد گرد کھڑے لوگ پیچھے ہوئے تھے۔ سمیع نے ساحر کو آتا دیکھا تو شکر ادا کیا تھا۔

"بھائی صاحب یہ آپکی گاڑی ہے؟"

"یہ گاڑی میں بیٹھا شخص اتنی عجیب حرکتیں کیوں کر رہا ہے؟"

"آپ ایسے سڑک کے بیچ گاڑی کیسے کھڑی کر سکتے ہیں؟"

کیا آپ اسکو گاڑی میں لاک کر کے گئے تھے؟"ہر طرف سے متعدد"

سوال آئے تھے جس پر ساحر نے ایک نظر سب کی جانب دیکھا تھا۔

کیا میں کچھ بول سکتا ہوں؟اگر آپ سب اپنی زبان کو آرام دیں اور"

کانوں کو کام کرنے کا موقع دیں تو۔"ساحر نے اپنے مخصوص طنزیہ انداز

میں کہا تھا۔جس پر سب لوگ ایک دم چپ ہو گئے تھے۔

یہ شخص جو گاڑی میں بیٹھا ہے میرا کزن ہے بلکل بھائی کے جیسا۔اسکا"

دماغی توازن خراب ہے اور چلتی گاڑیوں کے آگے کھڑے ہونا اسکا شوق

ہے بس اس لیے اسکو لاک کر کے جانا پڑا دیکھیں اسکی جانب کیا اسے دیکھ

کے لگتا نہیں کہ یہ شخص نارمل نہیں ہے۔"ساحر نے بھرپور اداکاری

کرتے ہوئے کہا تھا۔سب بے ساختہ سمیع کی جانب مڑے تھے جو ابھی

بھی گاڑی سے نکلنے کو بے تاب تھا۔

سب کو ایک ساتھ مڑتے اور انکی آنکھوں میں ابھرنے والے تاثر سے سمیع سمجھ گیا کہ ساحر نے سب کی طرح انھیں بھی اپنی باتوں کے جال میں پھنسا لیا ہے۔ وہ سب لوگ ساحر کی جانب مڑے تھے۔

صرف اس لیے کہ میں گاڑی روکوں اور یہ باہر نکل کر سڑک پر دوڑ سکے" اس نے چلتی گاڑی سے میرا والٹ باہر پھینک دیا تھا بس وہی اٹھانے کو گاڑی روکی تھی۔ ورنہ آپ سب کو تو اندازہ ہے کہ والٹ گرے تو سیکنڈز میں غائب ہوتا ہے۔" ساحر نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے کہا تھا۔ سمیع نا سمجھی سے سب کو دیکھ رہا تھا جو مطمئین تاثرات کے ساتھ اب اپنے اپنے راستے جا رہے تھے کچھ کی آنکھوں میں تو سمیع کے لیے ترحم بھرے تاثرات بھی تھے جس نے سمیع کو حیران کیا تھا ورنہ کچھ دیر پہلے وہ سب لوگ سمیع کو کاٹ کھانے والی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

ساحر گاڑی کی جانب آیا تھا اور جیسے ہی گاڑی ان لاک کی سمیع فورا نکل کر باہر آگیا تھا جب ساحر نے اسے بازو سے پکڑ کر روکا تھا۔ سمیع کی حرکت اور

ساحر کے اسے روکنے نے ساحر کی کہانی پر سچ کی مہر لگادی تھی ارد گرد کھڑے چند لوگوں کو یہ کہانی بلکل سچ لگی تھی۔

"سمیع یہاں تماشا مت لگانا کیونکہ جو میں نے کہا ہے اس کے بعد یہاں کے لوگ تم کو پکڑ کر سیدھا پاگل خانے ہی لے جائیں گے اس لیے اب چپ چاپ جا کر پیسنجر سیٹ پر بیٹھ جاؤ۔" ساحر کی بات پر سمیع نے کاٹ کھانے والی نظروں سے ارد گرد کھڑے لوگوں کو دیکھا تھا جو سمیع کو دلچسپ تاثرات کے ساتھ دیکھ رہے تھے۔

سمیع کچھ کہتا اس سے پہلے ہی ساحر نے اسے بازو سے پکڑ کر دوسری طرف لایا اور گاڑی کا ڈور کھولتا اسے بیٹھا دیا۔

"میں تمکو معاف کر رہا ہوں سمیع تو مجھے اکسا و مت یہاں سے لے جا کر میں وہ کروں جس کے لیے میں تمکو اپنے ساتھ لایا تھا۔ کسی کی وجہ سے آج تمھاری جان بخشی ہوئی ہے سمیع اس بات پر شکر ادا کرو اور اب تمھاری ایک آواز بھی مجھے نہیں آنی چاہیے۔" ساحر نے اس بات سخت تاثرات کے

ساتھ کہا تھا جس پر سمیع نے خاموش رہنے کو ہی ترجیح دی تھی۔ساحر چپ چاپ ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا وہاں سے گاڑی نکال کر لے گیا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

کافی دیر بعد وہ دونوں بہت سے شاپنگ بیگ لئے آئی تھیں اور انھیں دیکھ کر عمار نے شکر ادا کیا تھا۔

عمار آئیس کریم کھلا دو پلیز۔"ایمان نے فرمائش کی تھی۔"

ایمان آگے ہی تم دونوں کی وجہ سے میں لیٹ ہو گیا آئس کریم پھر کسی" دن وعدہ۔"عمار نے منت کرنے کے انداز میں کہا تھا۔ مشعل کو عمار کا ایمان کے ساتھ رویہ بہت اچھا لگ تھا ورنہ پہلے اسے لگا تھا کہ عمار کا ایمان کے ساتھ برتاؤ ٹھیک نہیں ہو گا۔

ویسے مشعل آپکا دیورا بھی یہیں گھوم رہا تھا۔"عمار نے مشعل کر مخاطب " کرتے کہا تھا جو بیک سیٹ کر سونے کے انداز میں آنکھیں موندے سر ٹکائے بیٹھی تھی۔

کون ساحر آفندی؟"مشعل کے بجائے ایمان نے چونک کر پوچھا تھا۔"

ہاں وہی پتہ نہیں جیولری شاپ کی جانب گیا تھا شاید کسی کی تلاش میں تھا"

میں نے پوچھا تو کوئی واضع جواب نہیں دیا اس نے۔"عمار نے گاڑی کا یو ٹرن لیتے کہا تھا۔

عمار پہلے بتاتے تو ہم لوگ بھی مل لیتے۔"ایمان نے کہا"

"تم لوگوں کی شاپنگ ختم ہوتی تو کچھ کرتے ناں۔"

عمار نے ہنس کر کہا تھا۔اور گاڑی کی سپیڈ بڑھادی مشعل کو گھر ڈراپ کر کے اسے ایمان کو لے کر گھر جانا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر گھر پہنچتے ہی نہایت خراب موڈ کے ساتھ گاڑی سے نکل کر اندر کی جانب بڑھا تھا۔

سمیع پورا رستہ اٹکے ہوئے سانس کے ساتھ بیٹھا رہا تھا کیونکہ ساحر کے تاثرات اسے پریشان کر رہے تھے۔اگر بات بگڑ جاتی تو پبلک پلیس پر جو تماشا ساحر لگاتا اسے سارا شہر دیکھتا۔

ساحر جیسے ہی اندر داخل ہوا سامنے سہیر سخت تاثرات کے ساتھ کھڑا تھا۔

"What you were up to Sahir ?"

ساحر کو آتا دیکھ کر سہیر پوچھ بیٹھا۔ سمیع جو پیچھے سے اندر آیا تھا اشارے سے سہیر کو سمجھانے چاہتا تھا کہ ابھی بات بگڑ جائے گی مگر سہیر نے اسکی جانب دھیان نہیں دیا۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے ساحر۔"

کچھ نہیں سہیر پلیز ابھی مجھے اکیلے چھوڑ دو۔"ساحر کہتا آگے بڑھا تھا۔"

تم ہر بار ایسے بات بدل کر نہیں جا سکتے ساحر."سہیر نے اسے کندھے"

سے پکڑ کر اسے روکا تھا۔

کون تھی وہ لڑکی جسکے لیے تم مین روڈ کے بیچ میں گاڑی روک کر پاگلوں"

"کی طرح سڑکوں میں بھاگ رہے تھے۔

ایک تو یہ سمیع میرے ہاتھوں مارا جائے گا ایک نا ایک دن۔"ساحر نے"

گیا سانس لے کر کہا تھا۔

کہانا ملوادوں گا ایک دن۔"ساحر نے خود کو کنٹرول کرتے کہا تھا۔"

کوئی ضرورت نہیں مجھے ایسی لڑکیوں سے ملوانے کی۔میں جانتا ہوں وہ"

کون ہے اور کہاں سے اسکا تعلق ہے۔"سہیر نے غصے سے دانت پیستے کہا

تھا۔

کیا جانتے ہو تم اسکے بارے میں؟"ساحر نے گہری نظروں سے سمیر اور "
پھر پیچھے کھڑے سمیع کو دیکھا تھا۔
سمیع نے دیکھا تھا اس لڑکی کو تمھارے ساتھ. "سمیر نے ساحر کی "
آنکھوں میں گھورتے ہوئے کہا۔
کہاں؟"ساحر نے سمیع کی آنکھوں میں اپنی لال انگارہ آنکھیں گاڑتے "
دیکھا۔
سمیع نے تھوک نگل کر اپنا خلق تر کیا تھا۔
میں نے پوچھا کہاں؟"ساحر نے لہجے سے غصہ ٹپک رہا تھا۔"
وہ۔۔۔۔اس دن اپارٹمنٹ میں شان لایا تھا اسے۔۔۔۔"سمیع نے "
ڈرتے ڈرتے کہا تھا۔
کسے؟"ایک اور سوال تھا۔تاثرات ہنوز ویسے ہی تھے۔"
ستارہ بھائی کو جسکو لاہور ریڈ لائٹ ایریا سے اٹھا کر لایا تھا وہ تمھارے کہنے "
پر۔"سمیر نے خلق کے بل چلا کر کہا تھا۔

اب تم اس حد تک گر جاؤ گے ساحر کہ ایسی عورتوں سے ملو" گے۔۔۔۔اسی کے چکر میں روز لاہور کے چکر کاٹتے ہو ناں تم۔اسی وجہ سے انیتا کو انکار کرنا چاہتے ہو ناں تم ساحر۔۔۔۔بٹ لیٹ می ٹیل یو میں ایسا ہونے نہیں دوں گا۔۔۔وہ لڑکی نا تو تمھارے قابل ہے اور نا ہی اعتبار کے۔۔۔آج پیسوں کے پیچھے وہ تمھارے ساتھ ہے کل کوئی اور پیسے پھینکے گا تو اس کے ساتھ ہو جائے گی۔اور مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ تمھارا "سٹینڈرڈ اتنا گر کیسے سکتا ہے۔

"Saheer you are simply out of your mind"

تمھیں کچھ پتہ نہیں ہے کہ تم کیا کہہ رہے ہو اور کیا سوچ رہے ہو۔۔۔"ساحر نے استخزائیہ انداز میں کہا تھا۔

مجھے سب پتہ ہے ساحر بچہ نہیں ہوں میں جو تمھاری باتوں میں آجاؤں" گا۔"سہیر نے جواباً غصے سے کہا۔

اوکے فائن جو سوچنا ہے سوچو لیٹ اٹ بی۔۔۔۔۔میرا دماغ مت خراب کروا بھی۔"ساحر نے سخت لہجے میں کہہ کر وہاں سے جانا چاہا۔

کیا بات ہے بیٹا آپ دونوں کیوں الجھ رہے ہیں۔"رشید بابا آج ان دونوں" کو الجھتے دیکھ کر پریشان ہو گئے تھے۔آج سے پہلے انھوں نے سہیر کو اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا اور نا ہی ساحر کو سہیر کو ایسے تلخ لہجے میں جواب دیتے دیکھا تھا۔

"Nothing and I don't want to discuss this again"

ڈسکشن تو آج ہو گی ساحر میں یہ سب مزید برداشت نہیں کروں گا۔" "تمھاری حرکتوں پر میں کچھ بولتا نہیں بٹ دس از آن بیئر ایبل۔

تومت کرو برداشت سہیر!"ساحر نے سہیر کو گھورتے ہوئے کہا تھا اور" اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ پیچھے سہیر نے غصے سے سامنے پڑے ٹیبل کو لات ماری تھی جس پر پڑا کرسٹل کا گلدان زمین بوس ہوا تھا۔

سہیر بیٹا کنٹرول کریں آپ جانتے ہیں ساحر کو آرام سے سمجھائیں گے تو" سمجھ جائے گا۔ایسے غصہ کرنے سے تو وہ اور اپنی ضد کر اڑ جائے گا۔"رشید بابا نے سہیر کا غصہ ٹھنڈا کرنا چاہا تھا۔

کیسے کنٹرول کروں جانتے ہیں وہ ایک طوائف کے چکروں میں پڑا ہوا" ہے۔"سہیر نے رشید بابا کو بتایا جس پر انھیں کافی حیرت ہوئی تھی۔

اچھا ہم اسے سمجھا لیں گے مگر آپ جانتے ہیں ناں اسے غصہ دلانے کا" مطلب؟سب جانتے بوجھتے آپ یہ غلطی کیسے کر سکتے ہیں سہیر بیٹا۔آپ سمجھدار ہیں۔جیسے آج تک سب سنبھال کر رکھا ہے آگے بھی آپکو سنبھالنا ہو گا۔" "

رشید بابا نے سہیر کو اسکی ذمہ داریوں کا احساس کروانا چاہا تھا۔

میں تھک گیا ہوں بابا جب لگتا ہے کہ اب سب سلجھ جائے گا کچھ نا کچھ الجھ" جاتا ہے۔آپ جانتے ہیں میں نے آج پھر اسے دیکھا۔۔۔۔اور اسکا سارا غصہ ساحر پر نکال دیا میں نے۔" یہ جانتے ہوئے بھی کہ جو میں کر رہا ہوں اسکا نتیجہ اچھا نہیں نکلے گا میں بے بس ہو گیا تھا۔سہیر نے بے بسی سے فرش پر بیٹھتے کہا تھا۔

ساحر تو ایسا ہی ہے آپ جانتے ہیں وہ کبھی آپکے خلاف نہیں جائے گا کوئی" بھی طاقت اسے آپکے خلاف نہیں کر سکتی پھر چاہے جو مرضی ہو۔" رشید بابا نے پر یقین لہجے میں سہیر کو یقین دہانی کروائی تھی۔مگر آنے والا وقت کیا کرنے والا تھا سب انجان تھے۔

مگر یہ سچ کبھی ساحر تک نہیں پہنچنے دوں گا۔" سہیر نے فیصلہ کن انداز" میں کہا تھا۔اور اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گی تھا۔

کمرے میں آکر اس نے ایک نمبر ملایا تھا۔آج بہت سال بعد وہ نمبر ملانے کی نوبت آئی تھی۔

اسلام علیکم ! کیا ہم مل سکتے ہیں؟ مجھے ساحر کے سلسلے میں بات کرنی"

"ہے۔

مقابل کا جواب سن کر اس نے بنا کچھ کہے فون بند کر دیا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر اپنے کمرے میں آیا تو سہیر کی باتوں میں سوچنے لگا۔ اگر سہیر یہ جان گیا تھا کہ وہ ستارہ بائی کے چکروں میں ہے تو وہ اس وجہ تک بھی پہنچ جائے گا۔

نہیں یہ نہیں ہو سکتا. اب کی بار میں اپنے کام میں رکاوٹ برداشت نہیں" کر سکتا۔" ساحر نے جنونی انداز میں اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔ تبھی

سہیر فرسٹ ایڈ کٹ لیتا کمرے میں آیا تھا۔ جیسے دیکھتا ساحر لب بھینچ گیا تھا۔

تمھاری بینڈ تج چینج کر دیتا ہوں۔"سہیر نے عام سے لہجے میں کہا تھا اور" ساحر بھی بنا کچھ بولے بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔ سہیر اسکے پاس آیا تھا اور احتیاط سے اسکے سر سے پٹی ہٹانے لگا۔ ساحر اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جس میں غصے کی وجہ وہ جان چکا تھا کیونکہ اس نے رشید بابا اور سہیر کی بات سن لی تھی۔ مگر اظہار نہیں کر رہا تھا۔ اسے اب سارے مسلے اپنے طور پر حل کرنے تھے۔

ناراض ہو؟"سہیر نے صلح جو انداز میں پوچھا۔"

ہو سکتا ہوں؟"ساحر نے استفسار کیا۔"

تم کچھ بھی کر سکتے ہو ساحر۔"سہیر نے اپنے بھائی کو دیکھتے بے یقینی کا" اظہار کیا تھا جس پر ساحر مسکرا دیا۔

اتنا بے اعتبار ہو چکا ہوں تمھارے لیے۔"ساحر نے حیرت سے سوال" کیا۔جسکا سہیر نے کوئی جواب نہیں دیا اور پرانی پٹی اتار کر بن میں پھینک دی اور اب کاٹن پر پویوڈین لگا کر زخم صاف کرنے لگا۔

درد کیوں نہیں ہوتا تھیں؟"سہیر نے ہاتھ روک کر ساحر سے پوچھا۔" ہوتا تھا اب نہیں ہوتا۔"ساحر نے کندھے اچکاتے لاپرواہی سے کہا تھا اور" اٹھ کر جانے لگا جب سہیر نے اسے کندھے پر دباؤ ڈال کر واپس بیٹھا دیا۔ پٹی باندھنے دو مجھے۔سہیر نے کہہ کر بینڈیج کا پاکٹ کھولا تھا اور بہت اختیاطی سے ساحر کے سر کے گرد پٹی باندھنے لگا۔

وہ لوٹ آئی ہے ناں؟"ساحر نے سہیر کی آنکھوں میں دیکھتے پوچھا تھا۔" وہ کون؟"سہیر نے لاعلمی کا اظہار کیا تھا۔"

جو تمھاری آنکھوں کی سرخی اور تمھارے غصے کا باعث ہے سہیر۔ہمیشہ" جسکی وجہ سے آفندی ہاؤس کے مکین ایک دوسرے سے الجھتے ہیں آج بھی اور ماضی میں بھی۔۔۔۔"ساحر نے بے تاثر چہرے سے کہا۔

میں نے کہا تھا مجھے اتنا انجان مت سمجھو سہیر مجھے جہاں پہنچنا ہو میں وہاں "
پہنچ ہی جاتا ہوں۔"ساحر نے سہیر کے ضبط سے لال ہوتی آنکھوں کو دیکھتے
کہا۔
تمھیں اسکی وجہ سے پریشان نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔میں نے چھوڑ دیا ہے "
اسکو سوچنا اسکی وجہ سے پریشان ہونا تم بھی چھوڑ دو اور اپنی شادی کی پلینگ
کرو اسے میں دیکھ لوں گا۔"ساحر نے سہیر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے تسلی
بخش انداز میں کہا تھا۔
تم کچھ نہیں کرو گے ساحر!"سہیر نے سخت لہجے میں کہا تھا۔"
جیسے میں تمھاری سن لوں گا۔۔۔۔اور بائے داوے میں ابھی ستارہ کے "
پاس جا رہا ہوں اب جب سچ جان گئے ہو تو چھپانے کا مقصد نہیں ہے
ناں۔"ساحر نے کسی بھی بات کا اثر نا لیتے ہوئے کہا تھا۔کچھ دیر پہلے والی
سنجیدگی کا شائبہ تک نا تھا۔
"!ساحر۔۔۔۔"

پلیز سہیر جسٹ سٹاپ ڈس اگرڈومینیٹ کرنا ہی ہے تو اپنی منگیتر کو کرو" جو ابھی اپنی بیسٹ فرینڈ کے فیانسی کے ساتھ شاپنگ کرتی پھر رہی ہے۔"

ساحر نے لاپرواہ انداز میں سہیر سے کہا تھا۔

بات مت بدلو!"سہیر نے بپھرے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔ساحر کی" حرکتیں اسے پھر سے تپش دلا رہی تھیں۔

بات بدلنی ہوتی تو بتاتا ہی نہیں۔اب بچوں کی طرح ایک ہی بات پکڑ کے" نہیں بیٹھ جاتے۔ایسا کرو مجھے ستارہ اور ہر ایرے غیرے کو چھوڑ کر اپنی منگنی اور شادی کی تیاری کرو۔دوسرے کے بارے میں زیادہ نہیں سوچتے ورنہ وہ سر پر سوار ہو جاتے ہیں اور جینا مشکل کر دیتے ہیں۔۔۔۔۔"ساحر نے کسی غیر مرئی نقطے کو گھورتے کہا تھا۔

"خیر تمھیں بس میری طرح اپنے دل کی کرنی چاہیئے۔"

کہہ کر ساحر باہر نکل گیا تھا اور سہیر نے فوراً سمیع کو طلب کیا تھا۔

" یس سر!"

"سمیع مجھے اس لڑکی کا ایڈریس چاہیے جلد سے جلد۔"

سرستارہ بائی کا؟" سمیع نے حیرت سے سہیر کی جانب دیکھا۔"

ہاں اگر ساحر سب اپنے طریقے سے کرتا ہے تو اب کی بار میں بھی سب "

"اپنے طریقے سے کروں گا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

یہ اسلام آباد میں واقع ایک عالی شان کوٹھی تھی۔جہاں ستارہ ساحر کے کہے مطابق رکی کوئی تھی اسکے ساتھ اسکی ماں موتی بائی اور انھی کے دھندے کی چند دوسری لڑکیاں موجود تھیں۔

وہ لوگ جب اکثر اسلام آباد میں ہونے والے فنگشن اٹینڈ کرتی تھیں تو یہیں رکتی تھیں۔اور اب ساحر کے آرڈرز کے مطابق وہ یہیں تھی۔

ستارہ اس وقت اپنی ماں کے ساتھ لان میں بیٹھی تھی۔وہ بلاشبہ بے حد حسین تھی۔انکے ہاں آنے والے کہیں مرد اسکے حسن کے اسیر تھے تو کتنے اسکی بے وفائی اور بے پرواہی پر دلگیر۔اسکا فون مسلسل بج رہا تھا مگر اسے اٹھانے کی اجازت نہیں تھی۔

اٹھالو ستارہ کب سے بج بج کر سر پھاڑ رہا ہے۔"ستارہ کی ماں نے پان" کھاتے منہ کے زاویے بگاڑ کر کہا تھا۔

آپ چاہتی ہیں کہ فون اٹھالوں تاکہ اگلے ہی لمحے وہ ساحر آفندی آ کے" پستول میرے سر پر تان لے۔"ستارہ نے چڑ کر کہا تھا۔

وہ کون سا اس وقت دیکھ رہا ہے تجھے اٹھا لے فون بڑے لوگوں کو ناراض" نہیں کرتے اس دیوانے کا کیا ہے وہ تو تیری اود یکھتا تک نہیں جب تک اسکا کام ہے ہمارا منہ پیسوں سے بھرتا رہے گا ایک بار اسکا کام ہوا تو وہ دیکھے گا بھی نہیں ہم جیسوں کی طرف۔ہمارا دھندہ تو اس جیسے بڑے لوگ ہی

چلاتے ہیں۔"فون پر جلتے بجھتے نام کی جانب اشارہ کرتے ستارہ کی ماں موتی بائی نے کہا تھا۔

اچھا اٹھا لیتی ہوں۔"ستارہ فون اٹھاتی ایک ادا سے مسکرا کر ہیلو کہتی اندر کی جانب گئی تھی۔

مقابل کو اپنی باتوں سے رام کرتی وہ سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے تک گئی تھی جب کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ کر فون اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین بوس ہوا تھا اور ستارہ نے بے یقینی سے سامنے بیٹھی ہستی کو دیکھا تھا۔

سامنے ہی ساحر آفندی ستارہ کے کمرے کے بڑے سے صوفے پر ریلیکس انداز میں براجمان تھا۔

تم یہاں؟"ستارہ نے گھبرا کر سوال کیا اور دروازے پر ہی جمی کھڑی رہی۔

ہاں اور اب میں چاہتا ہوں کہ تم خود چل کر مجھ تک آو۔" ہاتھ ستارہ کی "
جانب بڑھاتے ساحر نے مبہم تاثرات کے ساتھ کہا تھا۔
کیا؟" ستارہ کو سامنے بیٹھے شخص کی سمجھ نہیں آئی تھی۔ جو نا جانے کب "
اور کس طرح اسکے کمرے تک آگیا تھا۔

"I said come here."

ساحر نے اپنے قریب صوفے کی جانب اشارہ کرتے کہا تھا۔
ستارہ لب کچلتی آگے بڑھی تھی۔
جب کسی اور کے پاس جاتے نہیں گھبراتی تو مجھ سے کیوں گھبرا رہی ہو۔"
یقین جانو تم سے پچھلی ملاقات کے بعد سے میں تمھیں اپنے دماغ سے نہیں
نکال پا رہا۔" ساحر نے اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیتے کہا تھا۔
ستارہ کو ساحر کی بات پر یقین نہیں آرہا تھا پچھلی ملاقات میں تو اس نے ایسا
کوئی اظہار نہیں کیا تھا۔

ایسے مت دیکھو۔۔۔جانتا ہوں دیر سے احساس ہوا مگر اب احساس ہو" گیا ناں۔۔۔۔"ساحر نے ہنوز اسے گہری نظروں سے دیکھتا کہا تھا جب ستارہ آہستہ آہستہ چلتی اسکے پاس ہی صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

لیکن کیا تمھیں احساس ہے کہ کہ تم نے کیا کیا؟"ساحر فرش پر پڑے" اسکے فون کو دیکھتا پوچھنے لگا۔

ستارہ کے خلق میں کانٹے اگنے لگے تھے۔اس نے تھوک نگل کر اپنا خلق تر کیا۔

"وہ بار بار کال کر رہا تھا اور موتی بائی نے۔۔۔۔۔۔۔۔"

"It's fine !"

ساحر نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا تھا۔

کوئی بات نہیں۔۔۔میرا دل کہتا ہے کہ تم کو ایک اور موقع دوں جانتی" ہو کہ تم میرے لیے اہم ہو گئی ہو۔"ساحر نے صوفے کی پشت سے ٹیک

لگاتے اسے گہری نظروں سے دیکھتے کہا تھا۔جواباً ستارہ نا سمجھی سے مسکرا دی۔

"کل میرے ساتھ ڈنر ڈیٹ پر چلنا ہو گا تم کو۔تیار رہنا میں پک کر لوں گا۔" اور کل تک تم کو نیا فون بھی مل جائے گا۔باقی اپنا اور میری مرضی کا حیال رکھا کرو تو سب ٹھیک رہے گا۔"ساحر نے مسکرا کر کہا تھا اور اس مسکراہٹ کے پیچھے کا مفہوم ستارہ اچھے سے سمجھ گئی تھی۔

ZNZ Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر نے شان کو کال کر کے کل ڈنر کی بات بتائی تھی اور شان کو سب تیاری کرنے کا کہا تھا۔سہیر اس بات سے یکسر انجان تھا۔مشعل کو میسج کر کے اس نے منگنی کا ڈریس لینے سے منع کر دیا تھا بس مشعل کی پسند جان کر

وہ خود ڈیزائنر کی بوتیک پر پہنچ چکا تھا۔ سمیع نے اسے تسلی دلائی تھی کہ وہ سب سنبھال لے گا بس اور سہیر نے بھی کچھ دن ساحر کو اسکے حال پر چھوڑنے کا فیصلہ کیا تھا۔ کیونکہ ساحر کا شمار ان لوگوں میں ہوتا تھا جن کو جتنا روکا جاتا ہے وہ اتنی بغاوت کرتے ہیں۔ اس لیے سب پریشانیوں کو پس پست ڈالتا وہ ساحر کے کہے مطابق اپنی منگنی کے لیے مشعل کا جوڑا لینے آیا تھا۔ ایک مشعل ہی تھی جو اسکی سوچوں کا رخ کچھ پل کے لیے ہی سہی بدل سکتی تھی۔

دوسری جانب مشعل بھی سہیر کے اسکی پسند کو ترجیح دینے پر بے انتہا خوش تھی مگر آنے والے طوفان سے مشعل سہیر اور ساحر تینوں ہی انجان تھے۔۔۔ ایک ایسا طوفان جو کسی کے احساسات بدلنے والا تھا تو کسی کی قسمت۔۔۔ اور اس سب میں ایک انسان ایسا تھا جسکی دنیا بدلنے والی تھی۔ کسی کو آنے والا وقت پچھتانے کا موقع بھی نہیں دینے والا تھا تو کسی کو ماضی کی پرچھائی مذید اندھیرے میں دھکیلنے والی تھی۔

آنے والا وقت بہت کچھ بدلنے والا تھا۔۔۔اور جیسے روکنے کا اختیار خود وقت کے پاس بھی نہیں تھا۔

عشا کی نماز سے فارغ ہو کر مشعل سب گھر والوں کے ساتھ بیٹھی تھی اور ایمان سے میسجز پر بات کر رہی تھی۔اور اسے سہیر سے ہونے والی بات اور شاپنگ کے متعلق بھی بتا چکی تھی۔ بیل کی آواز پر موحد باہر گیا تھا۔گیٹ کھولنے پر سامنے سہیر کو دیکھ کر اسے خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔

ارے سہیر بھائی آپ آئیں ناں۔"موحد نے خوش اخلاقی سے کہہ کر" سہیر کو اندر بلایا تھا۔

ہاں وہ اصل میں یہ ڈریس لیا تھا سوچا ڈراپ کر جاؤں تاکہ مشعل اسکو" ٹرائی کر سکے۔اور اگر کوئی مسلہ ہو تو وقت رہتے چینج کر سکیں۔"سہیر نے ڈریس موحد کی جانب بڑھاتے کہا۔

ارے ایسے نہیں آپ آئیں اندر۔"موحد کہتا اسے اندر لے آیا۔"

سہیر نے انکار کرنا چاہا مگر کہیں دل میں مشعل کو دیکھنے کی خواہش بھی تھی اس لیے مان گیا تھا۔

وہ دونوں آگے پیچھے اندر آئے تھے جہاں مشعل سہیر کو دیکھ کر خاصی شرمندہ ہوئی تھی کیونکہ اس وقت وہ بلکل گھریلو حلیے میں تھی اور بالوں کو بھی بے ڈھنگے سے جوڑے میں باندھ رکھا تھا اور چند الجھی ہوئی لٹیں جوڑے سے نکل رہی تھیں۔

سہیر نے چند لمحے مشعل کو غور سے دیکھا تھا۔۔۔"ان کو کھلا رہنے دیا کرو!"کچھ دن پہلے کے الفاظ مشعل کے کانوں میں گونجے تو ہاتھ بے ساختہ اپنے بالوں پر گئے تھے جب اس نے بالوں میں لگا کیچر اتار دیا تو

سارے بال کندھے پر پھیل گئے ارادہ بالوں کو ٹھیک کرنے کا تھا مگر مشعل کی حرکت سہیر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔ہاجرہ بیٹی کی حرکت اور سہیر کی محویت نوٹ کر چکی تھیں۔

آؤ بیٹا!"انھوں نے سہیر کو مخاطب کیا اور مشعل کو موقع دی کہ وہ آرام" سے اپنے بال درست کر سکے۔

اسلام علیکم!"سہیر نے سلیمان صاحب سے ہاتھ ملاتے دونوں کو" مشترکہ سلام کیا تھا۔

واعلیکم السلام!"دونوں نے ایک ساتھ جواب دیا۔"

وہ اصل میں یہ ڈریس لایا تھا میں مشعل کے لیے میں چاہتا تھا کہ مشعل" ایک بار ٹرائی کر لیں اگر کوئی پرابلم ہو تو فکس ہو جائے کیونکہ زیادہ وقت تو بچا نہیں ہے منگنی کے فنکشن میں۔"سہیر نے سوچ سوچ کر اپنے آنے کی وجہ بیان کی جس پر ہاجرہ اور سلیمان صاحب نے بے ساختہ اپنی ہنسی چھپائی تھی۔انھیں سہیر کا چھوٹی چھوٹی بات کا دھیان رکھنا پسند آیا تھا۔

بہت اچھا سوچا آپ نے بیٹا اور آپکا مشعل کی پسند کو ترجیح دینا بھی بہت" قابل تحسین ہے۔ورنہ آج کل لوگ تو بس اپنی ہی مرضی تھوپتے ہیں۔"ہاجرہ بیگم نے مسکرا کر کہا تو مشعل کو بے ساختہ ریسٹورینٹ میں ہونے والی سہیر سے ملاقات یاد آئی تھی جب مشعل نے سہیر کا دوسرا روپ دیکھا تھا۔ مشعل کے چہرے پر آتے جاتے رنگ سہیر نے باخوبی نوٹ کئے تھے۔اور انکی وجہ جاننے کا عزم بھی کیا۔

انٹی میرا خیال ہے کہ کسی بھی رشتے میں دو لوگوں کو اپنی پسند ناپسند کی" آزادی دینا بے حد ضروری ہے۔جب دو لوگ ایک دوسرے کی پسند کا خیال رکھتے ہیں تو خود بخود ہی ایک دوسرے کی پسند کے مطابق ڈھل جاتے ہیں۔"

بہت اچھی سوچ ہے آپکی بیٹا۔"سلیمان صاحب نے بھی سہیر کو سراہتے" کہا تھا۔

چلیں پھر اب میں چلتا ہوں۔"ایک نظر مشعل کو دیکھ کر وہ واپسی کی لیے" پلٹا تھا۔سب کو خدا حافظ کہتا وہ باہر آیا تھا اور اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا۔ مشعل کا وہ گھریلو حلیہ اسے بے حد پسند آیا تھا۔بے ساختہ مشعل کا اسے دیکھ کر گھبرا جانا اسے مسکرانے پر مجبور کر رہا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

عاقل افتخار آفندیز کے بارے میں کافی انفارمیشن نکلوا چکا تھا جسکے مطابق آجکل اسکے رشتے کی بات چل رہی ہے۔۔۔۔اور جلد اسکی شادی ہونے والی ہے۔۔۔۔انیتا کا کسی کے لیے ریسٹورینٹ بک کروانا اور اسے پرپوز کرنے کا ارادہ رکھنا۔۔۔۔۔جو عاقل کے لیے ناقابل قبول بات تھی۔انیتا کا ہمہ وقت آفندیز کے ساتھ ہونا اور عاقل کو یکسر نظر انداز کرنا۔۔۔۔۔

مسٹر ایڈرین جان کا پروجیکٹ بھی سٹارٹ ہونے والا تھا جو کہ عاقل کے لیے ایک ناکامی تھی کیونکہ وہ ابھی تک اسی کوشش میں تھا کہ کچھ ایسا کر لے جو سہیر آفندی کو مسٹر ایڈرین جان کی نظر میں مشکوک کر دے اور وہ پروجیکٹ اس سے لے لیں مگر کافی کوششیں کرنے کے بعد بھی وہ کوئی لوپ ہول تلاش نہیں کر پایا تھا۔ مگر آنے والا وقت اس کے لیے ایسے بہت سے مواقع لانے والا تھا۔ وہ مسلسل انیتا پر نظر رکھے ہوئے تھا۔

Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مشعل کو سہیر کا لایا ہوا ڈریس بہت پسند آیا تھا کیونکہ سہیر اس سے اسکی پسند پوچھ چکا تھا اور یہ ڈریس بلکل اسکے ٹیسٹ کے عین مطابق تھا۔ غرارہ اور شاٹ شرٹ مشعل کا فیورٹ لباس تھا۔ مشعل نے ڈریس ٹرائی کر کے

اسکی پکچر لے کر ایمان کو بھی بھیجی تھی جسکی فوراً کال آئی تھی۔اور ڈریس اور سہیر کی پسند کی تعریف میں زمین آسمان ایک کر رہی تھی۔

یار سہیر کی پسند واقعی کمال کی ہے۔"ایمان نے کوئی دس بار یہ بات" دہرائی تھی۔

ہاں بابا اب اسکی پسند میں ہوں تو کمال کی ہی ہوں گی ناں۔"مشعل نے" چہک کر کہا تھا۔

مشعل تم نے فائنلی یہ تسلیم کر یا ہے ناں کہ سہیر ہی تمھارے لئے" پرفیکٹ ہے اسکی سپلٹ پرسنیلٹی کو لے کر پریشان نہیں ہو تم۔"ایمان نے استہفامیہ انداز میں کہا۔

وہ تو ہوں مانی پر یہ بھی دیکھ ناں کہ وہ کتنا اچھا ہے کتنا کیئر نگ ہے اور کون" سا وہ بار بار اپنی دوسری پرسنیلٹی میں سوئچ کرتا ہے اور پھر میں کوشش کر رہی ہوں اسکی بیماری کی وجہ جاننے کی ایک بار مجھے پتہ چل جائے تو میں اس

وجہ کو ختم کرنے اور اسے اس بیماری سے نکلنے میں مدد کروں گی۔" مشعل نے سمجھداری کا ریکارڈ قائم کرتے کہا تھا۔

مشی تجھے اس سے محبت ہو گئی ہے۔" ایمان نے رازدارانا انداز میں پوچھا" یوں جیسے کوئی انکی بات نا سن لے۔

پتہ نہیں یار مگر اسکا میری چھوٹی چھوٹی خواہشوں کا احترام کرنا اچھا لگتا ہے" مجھے۔" مشعل نے اعتراف کیا تھا۔

میں بہت خوش ہوں تیرے لیے مانی اور اب تو تم لوگوں کی منگنی بھی" "ہونے والی ہے اور امی میرے بھی نکاح کا سوچ رہی ہیں۔

سچ؟" مشعل نے پرجوش انداز میں کہا۔"

ہاں۔۔۔۔" ایمان نے جواب دیا۔"

ویسے مانی عمار کا رویہ بہت اچھا ہے ورنہ مجھے تو لگا تھا وہ تجھے منہ بھی نہیں" "لگائے گا۔

ایسا ہو سکتا ہے کہ ایمان کسی کو اپنا گرویدہ نا بنا لے۔"ایمان نے اترا کر کہا" تھا جس پر مشعل مسکرا دی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر نے آج کا پورا دن کمرے میں بے مقصد گزار دیا تھا۔ سہیر آج دن بھر میٹینگز میں بزی تھا۔انیتا جلدی فارغ ہو کر گھر چلی گئی تھی آج اسکی ماں صوفیہ نواز اور کزن فواد نے لندن سے آنا تھا۔

صوفیہ نواز اور فواد 11 بجے کے قریب نواز ہاؤس پہنچے تھے۔انیتا انھیں خود لینے ائیر پورٹ جانا چاہتی تھی مگر صبح ایک امپورٹنٹ میٹینگ کی وجہ سے وہ جا نہیں پائی تھی۔اب وہ سب لوگ لاونج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

فواد انیتا سے مل کر بہت خوش ہوا تھا وہ اسے پہلے سے بھی زیادہ حسین اور

جازب نظر لگی تھی اور انیتا بھی اسکی خود پر پڑنے والی نظریں مسلسل محسوس کر رہی تھی مگر مروت کے مارے کچھ کہہ نہیں رہی تھی آج فواد اتنے سالوں بعد پاکستان آیا تھا اور پھر وہ بھی نواز ہاؤس میں مہمان بن کر۔ فواد ایک ہینڈسم اور خوش اخلاق نوجوان تھا جیسے انگلینڈ یا کسی بھی مغربی ملک میں رہنے والے ایشیائی نوجوان ہوتے ہیں۔ لوگوں سے گھلنا ملنا شوشلائز کرنا اسکا پسندیدہ مشغلہ تھا وہ کبھی بھی کہیں بھی کسی کو بھی دوست بنالیتا تھا یہ بات انیتا کو بلکل پسند نہ تھی اسے تو ساحر جیسے ریزروڈ لوگ اچھے لگتے تھے یا پھر اسے ساحر کے علاوہ کوئی اچھا نہیں لگتا تھا یا لگ نہیں سکتا تھا۔ ساحر اپنی تمام تر غلطیوں اور برائیوں کے باوجود بھی اسی پسند تھا اور فواد اپنی تمام تر خوبیوں اور اچھائیوں کے باوجود اسکے لیے بس ایک کزن ہی تھا۔ کیونکہ اسکا دل بس ساحر کے حق میں فیصلہ سنا چکا تھا۔ اور دل اپنے فیصلے دماغ سے پوچھ کر نہیں کرتا تھا۔

ساحر شام کو تیار ہوتا باہر نکلا تھا اور اسکا رخ اپنی گاڑی کی جانب تھا جو کچھ دیر پہلے ہی ورک شاپ سے واپس آئی تھی۔

"شان سب تیار ہے۔"

جی سر سب تیار ہے۔" شان نے جواباً کہا تھا۔"

اوکے !اور سمیع؟" ساحر نے پوچھا۔"

سر اس دن اپنے جو کیا اسکے بعد تو سمیع بھائی سدھر گئے ہیں۔" شان نے" ہنستے ہوئے کہا۔

اسے اور سہیر کو اتنا سیدھا مت جانو شان۔ دونوں جتنے معصوم اور سیدھے" لگتے ہیں اتنے ہیں نہیں۔" ساحر کہتا گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔ اسکے ماتھے پر بینڈیج کی جگہ اب پلاسٹر لگا ہوا تھا۔

وہ گھر سے نکل کر ستارہ کے گھر تھا اور باہر پہنچ کر اس نے ستارہ کے نمبر پر "
کال ملائی تھی۔ "فون اس نے آج ہی اسکے لیے بھجوایا تھا۔

ستارہ اپنے کمرے میں آئینے کے سامنے کھڑی خود کی تیاری پر آخری نظر
ڈال رہی تھی جب اسکا نیا فون جو ساحر نے دیا تھا بج اٹھا اور سکرین پر جلتا
بجھتا first priority اسے یہ بتا رہا تھا کہ ساحر آفندی اسے پک
کرنے آ چکا تھا۔

ماشاءاللہ! ہماری ستارہ تو آج ستاروں کو بھی ماند کر رہی ہے ویسے میں نے "
سوچا نہیں تھا کہ اس دیوانے کے لیے اتنا سجو سنورو گی۔ "موتی بائی نے اپنی
انگلی سے اپنی کاجل سے بھری آنکھوں کو چھو کر ستارہ کو کالا ٹیکا لگایا تھا جو
آج اس ریڈ کلر کے انگلش سٹائل ڈریس میں بے انتہا خوبصورت لگ رہی
تھی۔

اس نے خود مجھ سے فرمائش کی ہے اور یہ ڈریس بھی اسی نے بھیجا ہے اور "
آپ جانتی ہیں کل اس نے کہا کہ وہ مجھے اپنے دماغ سے نکال نہیں پا

رہا۔۔۔اب آپ بتائیں اس جیسا شاندار انسان اگر آپکے پاس بیٹھ کر آپکی آنکھوں میں دیکھتے اپنے دل کی کیفیات کا اظہار کرے تو آپ کیا کریں گی۔

"ستارہ ساحر کی کل کی باتوں کو لے کر ضرورت سے زیادہ خوش ہو رہی تھی یا پھر خوش فہم۔۔۔۔۔موتی بائی سوچنے لگی۔

مجھے انتظار کرنا پسند نہیں۔"فون پر اب کی بار میسج آیا تھا۔"

میں چلتی ہوں اس سے پہلے کہ اسکا موڈ بدل جائے۔"وہ کہہ کر باہر کی" جانب دوڑی تھی۔

باہر پہنچ کر اس نے فرنٹ سیٹ کا ڈور کھولا اور بیٹھ گئی تھی۔۔۔ساحر نے ایک گہری نظر اسکی تیاری پر ڈالی تھی۔

"Wonderful!"

ساحر کے کمپلیمینٹ نے ستارہ کو بے انتہا خوشی سے دوچار کیا تھا۔

ہم کہاں جا رہے ہیں۔"ستارہ نے چہک کر پوچھا۔"

ڈیٹ پر۔"ساحر نے مسکرا کر جواب دیا اور دھیان شان کے آنے والے"
میسج کی جانب مبذول ہو گیا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

دن بھر فواد اور صوفیہ کے ساتھ گزارنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آئی تھی تاکہ کچھ پل سکون سے گزار سکے اور ساحر سے بات کر سکے مگر ساحر نے فون نہیں اٹھایا تھا اور فواد اسکا ضبط آزمانے اسکے کمرے تک پہنچ چکا تھا۔

ارے کزن کیا ہائبر نیشن پر بیٹھی ہو باہر نکلو۔"انیتا کے کمرے کے"
دروازے سے جھانک کر اس نے کہا تھا۔

فواد مجھے کچھ دیر آرام کرنا ہے تم بھی تھوڑا ریسٹ کر لو ناں پلیز۔"انیتا"
نے منت بھرے لہجے میں کہا تھا۔

"That's not happening madam !"

"ناتو میں آرام کروں گا اور ناتم۔۔۔۔۔۔چلو مجھے ڈنر کرواؤ کسی اچھے سے ریسٹورنٹ میں۔"

"Something that I never tried before."

فواد اور انیتا میں بس ایک چیز کامن تھی وہ تھی کھانے سے دونوں کا لگاو اور محبت۔

"فواد آج ہی تو آئے ہو آتے ہی باہر کا کھانا تمھارے لیے اچھا نہیں ہے۔""

انیتا نے بروقت اور صحیح بہانا گھڑا تھا مگر سامنے والا بھی عظیم ترین ثابت قدم لوگوں میں سے تھا۔

"میں نے ساری دنیا کے فلیورز ٹرائی کئے ہیں اس لئے یہ بہانہ میرے ساتھ نہیں چلے گا۔میں کہیں سے بھی کچھ بھی کھا سکتا ہوں کوئی مسلہ نہیں ہو گا۔"فواد نے کندھے اچکاتے کہا تھا۔جب صوفیہ بھی وہاں آچکی تھیں۔

لے جاؤناں انیتا ایک دن تو ہوسٹ ہونے کے فرائض اور ذمہ داریاں نبھا"
لو۔"صوفیہ نے بھانجے کے حق میں آواز اٹھائی تھی اور آنکھوں ہی
آنکھوں میں انیتا کو تنبیہی اشارہ بھی کی تھا جس پر انیتا چار و ناچار تیار ہو گئی
تھی۔

آج میں مان رہی ہوں مگر کل آپ دونوں میں سے کوئی مجھ سے کوئی امید"
نہیں لگائے گا اور نا مجھے ڈسٹرب کرے گا۔"انیتا سے فواد کی جانب دیکھتے
جتائے بغیر نا رہا گیا اور فواد کو لیے قریبی ریستورنٹ کی جانب چلی گئی۔
سارے راستے فواد کے فضول سوال اور جانچتی نظریں اسے پریشان کر
رہیں تھیں۔

عاقل کی گاڑی نواز ہاؤس سے انکے تعاقب میں تھی اور ان سے کچھ گز کے
فاصلے پر تھی۔انیتا نے اپنی الجھن میں اس بات پر غور نہیں کیا تھا اور عاقل
انیتا کے ساتھ ایک نئے انسان کو دیکھ کر مزید بدمزا ہوا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر ستارہ کے ساتھ ریسٹورنٹ پہنچا تھا۔وہ دونوں ایک ساتھ کافی اچھے لگ رہے تھے۔ساحر ستارہ کے ساتھ اپنے بک کئے گئے ٹیبل پر بیٹھ چکا تھا اور شان کے میسج نے اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھیر دی تھی کیونکہ جو وہ یہاں آکر کرنا چاہتا تھا وہ خود بخود ہو رہا تھا مگر ساتھ کچھ ایسا ہونے والا تھا جسکا اسے گمان تک نہیں تھا۔

ساحر نے مینیو بک ستارہ کی جانب بڑھائی تھی جسے ستارہ نے پکڑ کر ایک سائیڈ پر کر دیا تھا۔

"جب آج سب آپکی پسند سے ہے یہاں تک کہ میں بھی تو کھانا بھی آپکی پسند کا ہی ہونا چاہیے۔۔۔۔۔"ستارہ نے گلاس کے کنارے پر انگلی پھیرتے اپنے مخصوص بناوٹی انداز میں کہا تھا جس کا ایک زمانہ عاشق تھا۔

ویل اوکے !"ساحر نے کندھے اچکاتے کہا اور مینیو دیکھنے لگا اور ستارہ ارد" گرد بیٹھے لوگوں کی ستائشی نظریں انجوائے کرنے لگی۔ جبکہ ساحر ہر بات سے بے نیاز بیٹھا آنے والے وقت کا انتظار کر رہا تھا جہاں ایک طرف اسکا پلان تھا تو دوسری طرف اسکا ایک راز کھلنے والا تھا جو وہ ابھی چاہتا نہیں تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

انیتا فواد کے ساتھ ریسٹورینٹ کے پارکنگ میں موجود تھی جب فواد نے انیتا کا ہاتھ تھام کر اسے روک دیا۔انیتا یار پلیز اب لے آئی ہو تو یہ تو مت جتاو کہ میں تمھارے سر پر مسلط ہوا ہوں۔ فواد نے شکایتی انداز میں کہا تھا تو انیتا کو اپنے رویے پر شرمندگی ہوئی۔

ایسا نہیں ہے فواد میں بس بہت تھکی ہوئی ہوں ورنہ تم جانتے ہو میں کتنی "
بڑی فوڈی ہوں۔"انیتا نے مسکرا کر کہا۔
اگر زیادہ تھک گئی ہو تو واپس چلو بلکہ تمکو مجھے آنے سے پہلے منع کر دینا"
چاہیے تھے۔"اب کی بار فواد کے تاثرات بدلے تھے وہ کافی سیریس لگا
تھا۔
نہیں فوادا تنی بھی نہیں تھکی آؤاب۔اور یہ بھاؤ کھانا بند کرو۔"انیتا نے "
مسکرا کر کہااور فواد کو بازو سے تھام کر چلنے کو کہا۔انیتا کے انداز پر فواد کو بے
انتہا خوشی ملی تو وہ دونوں ہنستے مسکراتے اندر بڑھے تھے اور ایک ٹیبل بک
کر کے وہ دونوں ہی بیٹھ چکے تھے۔کچھ دیر بعد دونوں نے اپنی اپنی پسند کا
کھانا آرڈر کیا تھااور کھانا آنے کے انتظار میں ارد گرد کی باتیں کرنے لگے۔

انیتا کے تعاقب میں آیا عاقل افتخار یہ نہیں جانتا تھا کہ یہاں خود ایک شاک اسکے انتظار میں تھا۔ وہ فواد اور انیتا کے اندر جانے کے چند منٹ بعد اندر گیا تھا۔ کونے میں ایک ٹیبل بک کروا کر وہ انکو دیکھ رہا تھا جب نظر اچانک ایک دوسرے ٹیبل پر بیٹھی ایک لال ڈریس میں بیٹھی ستارہ پر جا ٹکی تھیں۔ اس کے اندر غصے کی ایک شدید لہر دوڑی تھی وہ جو اتنے دنوں سے اسکو کالز کر رہا تھا انھیں وہ اگنور کر رہی تھی اور کل سے تو اسکا فون آف تھا اور یہاں یہ کسی اور امیر زادے کے ساتھ ڈنر ڈیٹ پر آئی تھی۔ انیتا کو بھولتا وہ ستارہ کی جانب لال آنکھوں سے دیکھے جا رہا تھا۔

دوسری جانب ساحر عاقل کی یہاں موجودگی کی وجہ سے تو ناواقف تھا مگر یہاں اسکے موجود ہونے کی اطلاع اسے مل چکی تھی۔ وہ یہی اسکا پلان تھا عاقل افتخار کو کسی طرح یہاں لانا اس کے لیے ستارہ کے یہاں ہونے کی اطلاع بھجوانے کا کام شان اپنے کسی آدمی سے کروانے والا تھا مگر وہ خود

یہاں پہنچ گیا تھا۔ساحر کا مقصد اس پر یہ طاہر کرنا تھا کہ جس عورت کے پیچھے وہ پاگل ہوا پھر رہا ہے وہ اس وقت اسے چھوڑ کر کسی اور کے ساتھ ہے تاکہ وہ کچھ ایسا کرے کہ ساحر اسے مزید نیچا دیکھا سکے اور سہیر کی کمپنی پر لگائے چھوٹے الزام کا کچھ خمیازہ تو وہ بھگت سکے اور پھر ساحر کا اصل شکار تو ستارہ کا بڑا عاشق چوہدری افتخار تھا جس پر ہاتھ ڈالنے کے لیے ہی ساحر نے ستارہ بائی تک رسائی حاصل کی تھی۔ مگر وہ عاقل کے دماغ اور آفندیز سے جیلسی میں عاقل کتنا آگے تھا اسکا اندازہ ابھی ساحر کو ہوا نہیں تھا۔

فواد تم بیٹھو میں ذرہ فریش ہو کر آجاؤں۔"انیتا کہتی واش رومز کی جانب" چلی گئی اور فواد وہیں فون پر مصروف ہو گیا۔انیتا فریش ہو کر جیسے واپس آئی

نظر کچھ ٹیبل چھوڑ کر ساحر اور اسکے ساتھ موجود اس لال لباس والی لڑکی جم گئی تھیں۔انیتا کے لیے یہ سب نا قابل یقین تھا۔ساحر اسکے ساتھ ڈنر پر نہیں آسکتا تھا مگر کسی اور لڑکی کے ساتھ وہ اس وقت ڈنر کر رہا تھا۔

وہ غصے سے کھولتی آگے بڑھی تھی۔

تو یہ ہے تمھاری مصروفیت مسٹر آفندی۔"انیتا انکے قریب جا کر کہنے" لگی۔انیتا کی آواز پر ساحر چونک کر پلٹا تھا اور تب دور بیٹھا عاقل افتخار بھی انکی جانب متوجہ ہوا وہ انکی آواز نہیں سن پایا تھا مگر انیتا کے چہرے کے تاثرات اور مقابل کر چونک کر پلٹنا وہ نوٹ کر چکا تھا۔آفندیز کا ستارہ بائی کے ساتھ انوالو ہونا اسکے لیے جہاں شاک تھا وہاں انکو نیچا گرانے کا ایک اور موقع مل گیا تھا۔مگر وہ انیتا کا رد عمل کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔کچھ کنفیوژن تھی جو ابھی کلیئر نہیں ہوئی تھی۔

انیتا تم یہاں؟"ساحر نے نا سمجھے ارد گرد دیکھا تھا۔ستارہ بائی بھی دلچسپی" سے انیتا کو دیکھ رہی تھی جو بلاشبہ بلا کی حسین تھی۔

انیتا تم ابھی جاؤ میں بعد میں بات کرتا ہوں۔"ساحر نے عاقل کو انکی"

جانب متوجہ دیکھ لیا تھا۔

نہیں ساحر مجھے جواب چاہیے ڈیم اٹ."انیتا نے اپنا غصہ ضبط کرنے کی"

کوئی کوشش ناکی تھی۔

"Anita just go and don't create a scene here."

ساحر نے کنٹرول کرتے کہا تھا۔

فواد بھی تب تک وہاں آچکا تھا اور ساحر کو دیکھ کر اسے خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔

ہائے ساحر!"فواد نے ہینڈ شیک کیا تھا وہ لندن کے ٹائم سے ساحر کو جانتا"

تھا۔ساحر نے بس ہاتھ ملایا تھا مگر کچھ کہا نہیں۔

انیتا کا موڈ اور ساحر کے تاثرات سے فواد کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ دونوں ایک

دوسرے کی یہاں موجودگی پر کچھ خوش نہیں ہیں۔

انیتا آئی تھنک ابھی چلنا چاہیے ہمیں یہاں سے۔"فواد نے دونوں پر" نظریں ڈوراتے کہا تھا۔

انیتا ایک کھولتی ہوئی نظر ساحر اور اسکے ساتھ آئی لا تعلقی سے بیٹھی اس لڑکی پر ڈال کر جا چکی تھی۔ساحر گہرا سانس لے کر بیٹھ گیا تھا۔

تمھاری منگیتر ہے؟"ستارہ نے مسکرا کر کہا تھا۔جس پر ساحر نے ایک کھا" جانے والی نظر سے ستارہ کو گھورا تھا تو وہ نظریں پھیر گئی۔

عاقل نے قریب سے گزرتے ایک ویٹر کو بلایا تھا اور اسے اچھی خاصی موٹی رقم کے ساتھ ٹیبل پر بیٹھے دونوں افراد کی تصویر اتارنے کو کہا تھا۔ویٹر کچھ گھبرایا تھا مگر اتنے نوٹ دیکھ کر وہ راضی ہو گیا تھا۔اور ایک کونے میں کھڑے ہوتے اس نے ساحر اور ستارہ بائی کی تصویر اس طرز کر کھینچی تھی کہ ان دونوں کے چہرے تصویر میں بہت واضح تھے۔تصویر کھینچ کر فون

واپس عاقل کو دیتا وہ ویٹر وہاں سے جا چکا تھا اور عاقل بھی اپنے راستے چلا گیا۔

"اب آئے گا مزا۔۔۔۔"

تصویر پر نظر ڈالتے اس نے کہا۔اس بات سے انجان کہ خود اسے کتنا مزا آنے والا تھا۔

انیتا تن فن کرتی ریسٹورنٹ سے باہر نکل گئی تھی۔غصہ سے اسکی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔پیچھے فواد ٹیبل پر سے اپنا اور انیتا کا فون اٹھاتا اور کچھ

کرنسی نوٹ چھوڑتا باہر نکل آیا تھا جہاں پارکنگ میں انیتا گاڑی کے پاس غصے سے کھڑی تھی۔

"کیا ہوا ہے انیتا؟ اتنا ریاکیکٹ کیوں کر رہی ہو؟"

کچھ نہیں پلیز اور ابھی مجھ سے کوئی بات مت کرو بس مجھے گھر لے چلو۔"""

انیتا نے ہاتھ جوڑنے کے انداز میں کہا تھا تو فواد بھی معاملے کی نوعیت کو سمجھ گیا اور سنجیدگی سے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ انیتا پورے راستے اس سے ایک بات نہیں کی تھی۔ وہ انیتا کے ساتھ ایک خوشگوار شام گزارنے آیا تھا اور ساحر کی وجہ سے وہ برباد ہو گئی تھی۔ اسے ایک بار پھر ساحر سے جلن ہوئی تھی۔

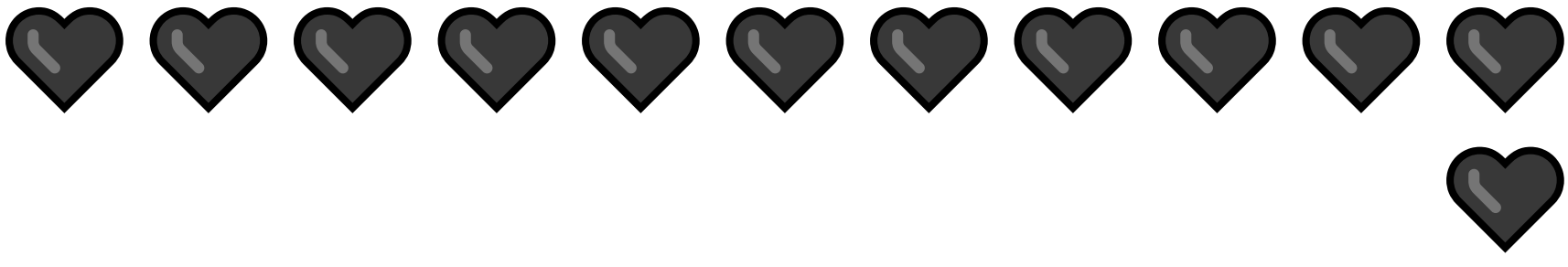

سہیر صوفیہ نواز اور فواد سے ملنے انکے گھر آیا تھا۔انیتا اور فواد کی غیر موجودگی کی وجہ سے وہ صوفیہ کے ساتھ بیٹھا تھا جب انیتا غصے سے اندر آئی تھی اور بنا کسی سے بات کئے یا کسی کو نظر ڈالے بھاگتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ سہیر اور صوفیہ نواز حیرت سے فواد کی جانب دیکھنے لگے جو نہایت سنجیدہ تاثرات کے ساتھ انیتا کو سیڑھیاں چڑھتے دیکھ رہا تھا اور سہیر اور صوفیہ کی آنکھوں کے سوال بھی اچھے سے سمجھ رہا تھا۔

"کیا ہوا فواد جھگڑا ہو گیا ہے تم دونوں کا؟" صوفیہ نے سیڑھیاں چڑھتی اپنی بیٹی کی جانب دیکھا تھا جو غصے کی بے انتہا تیز تھی۔

"نہیں آنی وہ۔۔۔" فواد نے ایک نظر سہیر کی جانب دیکھا جسے سوچ رہا ہو کہ بات کہنی چاہیے یا نہیں۔

"فواد بول بھی دو کیا ہوا ہے کیوں اتنی بھڑکی ہوئی ہے؟"

وہ آنی ریسٹورینٹ میں ساحر تھا کسی اور لڑکی کے ساتھ۔۔۔۔انیتا کی باتوں" سے مجھے اندازہ ہوا کہ وہ لڑکی کوئی فیمس ڈانسر ہے۔۔۔۔۔اسی کی وجہ سے انیتا کا موڈ خراب ہو گیا ہے۔"فواد کے لہجے میں ایک انچ تھی جیسے سہیر نے اچھے سے محسوس کیا۔

تو؟اس میں غصہ کرنے کی کیا بات تھی۔اب بیسٹ فرینڈ ہے تو کیا اسکے" علاوہ سانس نہیں لے سکتا۔"صوفیہ نے انیتا کے اتنے شدید ریاکشن کی وجہ جانتے ہوئے بھی بات ہوا میں اڑائی۔وہ انیتا کی ساحر کے لیے پسندیدگی سے واقف تھیں۔

آنٹی کیا میں انیتا سے بات کر سکتا ہوں۔"سہیر نے کچھ سوچ کر کہا تھا۔" آئی ایم سوری سہیر آئی تھنک ابھی اسے اکیلا چھوڑ دینا چاہیے میں سارے" راستے کوشش کرتا رہا ہوں کوئی فایدہ نہیں ہوا۔"فواد نے اپنی رائے دی۔

اوکے ! آئی تھنک اب مجھے گھر جانا چاہیے۔" سہیر کو وہاں اچانک بہت "
عجیب لگا تھا۔ ساحر کی حرکت نے اسکو پلوں میں اسے شرمندگی کے گہرے
سمندر میں ڈبو دیا تھا۔

"اٹس اوکے سہیر تم کو ایمبیرس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔"

"Anita is just being silly."

صوفیہ نے سہیر کی شرمندگی کو محسوس کرتے کہا۔

سہیر نے جواباً سر ہلانے پر اکتفا کیا اور باہر نکل آیا۔

ساحر نے اسے صوفیہ اور فواد کے سامنے خاصہ شرمندہ کر دیا تھا۔

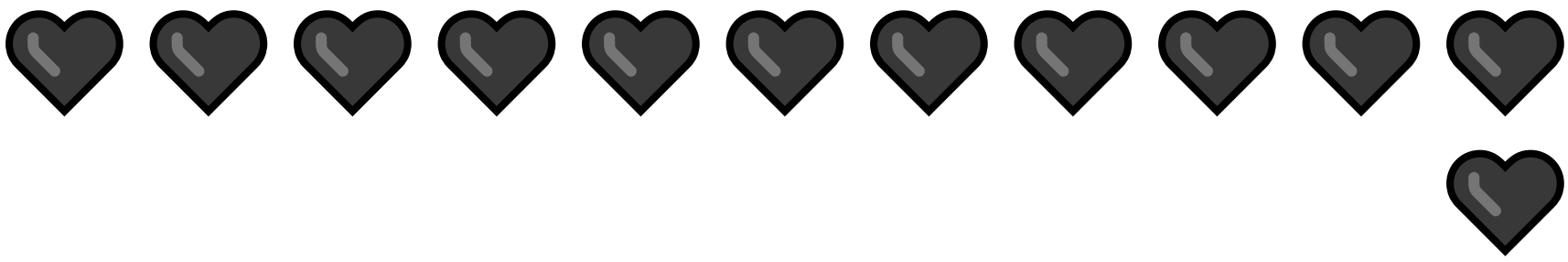

عاقل اپنے باپ سے ملنے اپنے فارم ہاؤس میں آیا تھا جہاں چوہدری افتخار اور اس جیسے چند دوسرے لوگ اس وقت شراب وشباب کی محفل سجائے بیٹھے تھے۔

ڈیڈ یہاں آئیں مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔"عاقل نے بے انتہا خراب موڈ کے ساتھ نشے میں دھت اپنے باپ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

کیا مصیبت پڑھ گئی ہے تجھے۔۔۔۔۔"چوہدری افتخار نے وہیں بیٹھے بیٹھے ہاتھ جھلا کر کہا تھا۔

ڈیڈ آپ آتے ہیں یا میں آپکا نشہ اتارنے کا بندوبست کروں۔"عاقل نے بلند آواز میں کہا۔

کیا ہے؟۔۔۔دیکھ اب کی بار مجھ سے امید مت رکھنا پہلے ہی وہ سالی ستارہ "ناجانے کہاں غائب ہے۔۔۔۔۔میرا دماغ گھما دیا ہے اس نے۔"

آپکا وہ ستارہ آج کل آفندیز کے فلک پر چمک رہا ہے۔"فون باپ کے " سامنے کرتے عاقل نے کہا۔چوہدری افتخار نے آنکھیں چھوٹی کر کے فون سکرین کو غور سے دیکھا تھا۔

سامنے ستارہ کو دیکھتے ہی چوہدری افتخار نے مغالطات بکی تھیں جو اس کا نا تو فون اٹھا رہی تھی اور نا ہی آجکل اسکی پارٹیز میں آ رہی تھی۔یہاں تک کہ اسکے گھر جا کر چوہدری افتخار نے گزارش بھی کی تھی مگر ستارہ نے طبیعت ٹھیک نا ہونے کا بہانہ گھڑ دیا تھا۔

ڈیڈ اب آپ دیکھنا میں ان آفندیز کے ساتھ کرتا کیا ہوں۔۔۔۔۔۔کل " کے اخبار میں پہلے یہ خبر آئے گی اور جب وہ آفندیز اپنی عزت بچانے کی کوشش کریں گے تب یہ تصویریں منظر عام پر آئیں گی۔"عاقل نے اپنا ارادہ باپ کو بتایا تو وہ حباثت سے مسکرا دیا۔

"شاباش آج پہلی بار تجھ پر فخر سا محسوس ہو رہا ہے۔"

ڈیڈاب آپکوایسے بہت سے موقع دینے والا ہوں۔ارے ہاں ایک اور" اچھی بات تو میں بتانا ہی بھول گیا کہ وہ انیتا نواز بھی وہاں تھی اور کافی خراب موڈ کے ساتھ وہاں سے گئی ہے۔ جس پر اسے بڑا مان تھا آج اسے ستارہ بائی کے ساتھ دیکھ کر انیتا کا غرور ٹوٹتا دیکھا اور یقین جانیں مجھے بہت سکون ملا ہے۔"

سہیر گھر پہنچا تو سب سے پہلے ساحر کے کمرے کی جانب گیا تھا جو بلکل حالی تھا۔ساحر کا فون بھی آف تھا شاید وہ جانتا تھا کہ بات سہیر تک پہنچ ہی جائے گی اور وہ اس کو فون بھی لازمی کرے گا۔ سہیر کو بار بار ساحر کو چھوٹ دینے

پر بے انتہا غصہ آیا تھا۔ مگر اسکے پاس جیسے کوئی اور چارہ بھی نہیں تھا۔ بے بسی کی انتہا پر بیٹھا شان سے بھی رابطہ کر چکا تھا جسکا فون بھی آف رہا تھا۔ سمیع کے پاس بھی کوئی خبر نہیں تھی۔ رات سہیر نے جاگ کر ساحر کے انتظار میں گزاری تھی مگر ساحر لوٹ کر نہیں آیا تھا۔ اگلی صبح اس کے لیے کیا کیا دھماکے کرنے والی تھی اسکا اندازہ سہیر کو نہیں تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

انیتا کو رات کو ایک انجان نمبر سے میسج موصول ہوا تھا۔

جس کے لیے تم نے میری دوستی کی قدر نہیں کی اس نے تمھارے احساسات کی کوئی قدر نہیں کی اور ایک طوائف کو تم پر فوقیت دی۔

دو تین سطروں پر مبنی یہ پیغام انیتا کے دل کو چھلنی کر گیا تھا۔یہ احساس کہ ساحر نے ایک طوائف کو اس پر فوقیت دی انیتا کے اندر آگ بھڑکانے کا کام باخوبی کر رہا تھا۔

مگر یہ باعاقل افتخار تک کیسے پہنچی تھی یہ بات انیتا کی سمجھ میں نہیں آئی تھی مگر اس وقت انیتا کچھ بھی سوچنے اور سمجھنے کی کنڈیشن میں نہیں تھی۔

گزشتہ شب اور آنے والے دن میں ہونے والے سارے فساد کی جڑ ساحر آفندی اس وقت اپنے فارم ہاؤس میں موجود تھا۔جہاں وہ کبھی کبھی دنیا سے غائب ہونے کے لیے چلا جاتا تھا۔آج بھی وہ وہاں تھا کیونکہ جانتا تھا کہ سہیر اسکو ڈھونڈے گا۔فارم ہاؤس کا ملازم ساحر کے غصے سے بے انتہا خائف تھا اس لیے کبھی بھی اسکی یہاں موجودگی کا کسی کو نا بتاتا تھا۔

اندھیرے گوشے میں بیٹھا وہ فون سکرین پر موجود اس نمبر کو دیکھ رہا تھا جسے اس نے سہیر کے فون سے چرایا تھا۔دل ہمک ہمک کر وہ نمبر ملانے کو

چاہ رہا تھا۔ کچھ یاد آنے پر اس نے اپنے احساسات پر قابو رکھتے ہوئے فون کی سکرین آف کر دی تھی۔

"شاید ابھی یہ نمبر ملانے کا وقت نہیں آیا۔"

خود کلامی کے انداز میں کہتا وہ آنکھیں موندے پھر سے کسی خوبصورت چہرے کے حیالوں میں کھو گیا۔۔۔اس خوبصورت لمحات کے حصار میں کھویا وہ پل یاد کرنے لگا جب وہ اسکے پاس تھی۔۔۔۔۔جو صرف اسکی تھی۔۔۔۔۔جسکا کسی اور کی جانب دیکھنا بھی وہ گوارہ نہیں کرے گا۔۔۔۔۔جسکو وہ اپنی پسند کے ڈھانچے میں ڈھال کر دنیا سے چھپا لینا چاہتا ہے۔۔۔۔بلکہ وہ تو پوری کی پوری اسکی پسند تھی اسکے بارے میں کوئی بات ایسی نا تھی جو ساحر آفندی کو پسند نا آئی ہو یا جیسے وہ بدلنا چاہتا ہو۔۔۔۔۔جس نے ساحر آفندی کے دل کو دھڑکنا سکھایا تھا۔۔۔۔۔جیسے وہ پل پل ہر پل سوچتا تھا، اور سوچتے رہنا چاہتا تھا۔

جواسکی اور اس سے منسلک لوگوں کی زندگی بدلنے والی تھی یا پھر وہ ساحر آفندی کا جنون تھا جو بہت کچھ بدلنے والا تھا۔ مگر وجہ وہی لڑکی بننے والی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سلیمان صاحب اور ہاجرہ بیگم اپنے کسی عزیز کی عیادت کے لیے شہر سے باہر گئے تھے۔ اور کچھ دو دن وہیں رکنے والے تھے۔ موحد اپنی کوئی پریزینٹیشن دیکھ رہا تھا اور مشعل ابھی اٹھی تھی اور اپنے لیے ناشتہ بناتی ڈائنگ ٹیبل پر آئی تھی۔ سلیمان صاحب کی غیر موجودگی میں وہ ہمیشہ انھی کی کرسی پر بیٹھا کرتی تھی۔ باپ کی کرسی پر براجمان ہوتے اس نے سامنے پڑا نیوز پیپر اٹھا لیا تھا۔ چائے کا گھونٹ بھرتے اس نے اخبار پر نظر دوڑائی تو

پیج کے درمیان میں موجود ایک خبر پر اسکی نگاہ ٹک گئی تھی۔جو آفندیز کے مشہور ڈانسر ستارہ بائی کے سے تعلقات کی تھی۔جسکا تعلق ریڈ لائٹ ایریا سے تھا۔ مشعل حیرت اور بے یقینی کے سمندر میں ڈوبی اخبار پر سے نظریں ہٹا نہیں پا رہی تھی۔

مشعل کو شدید حیرت ہوئی تھی۔ سہیر سے وہ ایسی کسی بات کی امید نہیں رکھتی تھی۔ موحد جو اسی وقت باہر آیا تھا مشعل کو ہونقوں کی طرح اخبار کو گھورتا دیکھ کر اسکی جانب آیا تھا۔

"کیا ہو گیا ہے؟" مشعل کے ہاتھ سے اخبار لیتا جب اس نے خبر پڑھی تھی تو اسکے تاثرات بھی لگ بھگ مشعل کے جیسے ہی تھے۔اگلے پل مشعل کے فون پر ڈھیر سارے میسجز آئے تھے جو ایمان نے کئے تھے اس نے بھی شاید وہ خبر پڑھ لی تھی۔۔۔۔

مشعل نے غائب دماغی سے ایمان کے مسیجز پڑھے تھے۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔سہیر بھائی یا انکی فیملی ایسی چیزوں میں کیسے انوالو " ہو سکتی ہے؟"موحد نے تبصرہ کیا تھا یا سوال مشعل سمجھ نہیں پائی۔

امی اور بابا کو جب پتہ لگے گا تو؟" مشعل نے نا سمجھی سے موحد کی جانب " دیکھا۔

مجھے لگتا ہے کوئی غلط فہمی ہے مجھے سہیر بھائی سے بات کرنی ہو گی۔"""

موحد نے فیصلہ کرتے کہا۔

میں سہیر بھائی سے ملنے جا رہا ہوں۔تم ایمان کو بلا لو اور میرے آنے تک " دروازہ مت کھولنا۔ایسے کسی بھی نتیجے پر پہنچنے سے پہلے مجھے سہیر بھائی سے خود بات کرنی ہے۔"موحد کہتا گاڑی کی چابی نکالتا باہر کی جانب دوڑا تھا اور مشعل غائب دماغی سے گیٹ لاک کرتی اندر لوٹ آئی تھی۔اس کے دماغ میں وہ سارے واقعات ایک فلم کی صورت میں گھوم رہے تھے جب اس نے سہیر آفندی کا دوسرا روپ دیکھا تھا اسکا شیشہ کلب میں کسی لڑکی کے ساتھ ہونا اور ریسٹورینٹ میں اسکا مشعل کے قریب آنا۔

یاخدا ایک طرف سے دماغ کو سکون ملتا ہے تو وہ سائیکو آفندی مجھے پھر الجھا دیتا ہے۔ مشعل نے ایمان کا نمبر ڈائل کیا تھا۔

مانی اب میں کیا کروں؟" مشعل نے چھوٹتے ہی کہا تھا۔"

کیا کرنا ہے مشی ہو سکتا ہے جھوٹی خبر ہو۔" ایمان نے اسے تسلی دیتے"

کہا۔

مشی اسکی ذہنی بیماری تو قابل قبول تھی مگر اسکے کردار کا یہ تاریک پہلو"

میں کسی صورت برداشت نہیں کروں گی۔" مشعل نے روہانسا ہو کر کہا

تھا۔

مشی میری جان پہلے کنفرم ہو جانے دے پھر ایسے سوچنا۔ مجھے امید ہے"

سہیر بھائی ایسی کوئی بھی حرکت نہیں کر سکتے۔ یقیناً جیسا لگ رہا ہے ویسا ہو گا

نہیں۔ اس لیے تو تسلی رکھ میں کچھ دیر میں آتی ہوں۔" ایمان نے اسے

تسلی دی اور فون رکھ دیا مشعل کو تسلی ہوئی تو نا تھی مگر اپنے دل کی بات

ایمان سے کہہ کر اچھا محسوس کر رہی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سہیر رات بھر ساحر سے رابطے کی کوشش میں ناکام ہوا تھا۔ ساحر اپنا سابقہ ریکارڈ برقرار رکھتے پھر غائب ہو چکا تھا اور سوائے شان کے کوئی اس سے واقف نہیں تھا مگر جو آج کل سہیر اور خاص کر ساحر کا موڈ چل رہا تھا اسکے پیش نظر شان نے بھی خود کو غائب کر لیا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ سہیر اس سے بات نکلوالے اور یہ بات ساحر کی جانب سے کسی بھی رد عمل کا باعث بن سکتی تھی۔ سہیر شدید قسم کی الجھن کا شکار تھا۔ انیتا کو بھی ان گنت کالز کر چکا تھا مگر وہ جواب نہیں دے رہی تھی اسکی سیکرٹری سے پتہ چلا تھا کہ وہ کسی میٹنگ لے لیے کراچی چلی گئی ہے۔ سلیم سہیر کے لیے ناشتہ لگا رہا تھا جب سمیع ہانپتا ہوا اندر آیا۔

سہیر نے سوالیہ نظروں سے سمیع کو دیکھا تھا۔

سر آپ نے نیوز پیپر دیکھا؟" سمیع نے سانس بحال کرتے پوچھا تھا۔"

سہیر نے بنا کوئی جواب دیے یا سوال کئے سمیع کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا تاکہ نیوز پیپر لے سکے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ سمیع نے آ گر یہ سوال کیا ہے تو کوئی نا کوئی وجہ تو ضرور ہو گی اور نیوز پیپر پر نظر پڑھتے ہی اسکو وہ وجہ سمجھ آ گئی جو اخبار پر پوری آب و تاب سے جگمگا رہی تھی۔ سہیر نے ضبط سے مٹھیاں بھینچے ہوئے سلیم سے ناشتہ اٹھا لینے کو کہا تھا۔

تبھی باہر سے ایک اور ملازم آیا تھا اور سہیر کے سامنے جا کر مؤدب انداز میں کھڑا ہو گیا۔

بولو!" سہیر کے بجائے سمیع نے کہا تھا۔"

سر وہ باہر کوئی ملاقات آئی ہے۔۔۔اپنا نام موحد بتا رہا ہے۔ کہتا ہے سہیر" سر سے ملنا ہے۔" باوردی ملازم نے پر فیشنل انداز میں کہا۔ موحد کا نام سن کر سہیر چونکا۔

اسے عزت کے ساتھ اندر لے کر آؤ۔"سہیر نے کہا اسکے ماتھے پر سوچ" کی گہری پرچھائی تھی۔

موحد جو ہی اندر پہنچا تو سہیر نے کھڑے ہو کر اسکا استقبال کیا۔اور اپنے تاثرات بحال کرتے اسے بیٹھنے کی دعوت دی۔موحد نے ایک نظر اس عالیشان سے آفندی ہاؤس کو دیکھا تھا۔

ویلکم موحد آج تم پہلی بار میرے گھر آئے ہو۔یقین جانو مجھے خاصی" شرمندگی ہو رہی ہے کہ میں تو آپ سب کو انوائیٹ کرنے والا تھا اور اپنے کاموں میں الجھا رہا اور اب انکل آنٹی شہر سے باہر چلے گئے۔"سہیر نے مسکرا کر کہا تھا۔

اٹس اوکے سہیر بھائی وہ اصل میں۔۔۔۔"موحد نے بھی ناول تاثرات" کے ساتھ بات شروع کی۔سمیع کے ہاتھ میں اخبار وہ دیکھ چکا تھا جسکا مطلب تھا کہ وہ لوگ بھی خبر دیکھ چکے ہیں۔

تمھیں جو کہنا ہے کھل کر کہہ سکتے ہو موحد۔"سہیر نے متوازن لہجے"
میں کہا۔
میں جو کہنا چاہتا ہوں وہ شاید آپ لوگ جانتے ہیں۔"موحد نے سمیع کی"
جانب دیکھتے کہا۔
اگر تمھارا مطلب اخبار میں آئی خبر ہے تو ہاں میں نے بھی ابھی ہی یہ خبر"
پڑھی ہے۔"سہیر نے نارمل لہجے میں کہا تھا۔
اور خبر کی صداقت کے بارے میں کیا کہیں گے ؟آپکا ایسے لوگوں سے"
تعلق کوئی قابل ستائش بات نہیں ہے۔"موحد نے سہیر کی آنکھوں میں
دیکھتے کہا۔
کیا خبر میں کہیں میرا نام لکھا ہے موحد؟"سہیر نے دوٹوک لہجے میں کہا۔"
نہیں مگر آپکے خاندان کا نام تو آیا ہے اور آپ اس خاندان کے سربراہ"
"ہیں۔

موحد میں نہیں جانتا کہ یہ خبر کس نے اور کیوں پھیلائی ہے بس اتنا کہہ سکتا ہوں کہ جس نے پھیلائی ہے وہ میرا دشمن ہی ہے اور جو انسان اس لڑکی کے ساتھ ریسٹورینٹ میں تھا وہ میں نہیں میرا بھائی ساحر تھا اور وہ وہاں کیوں تھا اسکا جواب فلحال میرے پاس نہیں ہے۔"سہیر نے صاف گوئی سے کہا۔

"دیکھیں سہیر بھائی یہ بات میری بہن کے مستقبل کی ہے آپ ہوں یا آپکا بھائی۔۔۔نام آپکے خاندان کا آیا ہے پھر ایسے لوگوں سے تعلقات کوئی بھی برداشت نہیں کر سکتا۔"

"ساحر سر کسی کام کے سلسلے میں اسکے ساتھ تھے۔جیسا آپ لوگ سمجھ رہے ہیں ویسا ہے نہیں۔"اس بار سمیع نے وضاحت دی تھی کیونکہ گزشتہ دن ساحر کو کسی لڑکی کے پیچھے جاتا دیکھ کر وہ یہ تو سمجھ ہی گیا تھا کہ ستارہ سے ساحر کا ایسا کوئی تعلق نہیں ہے۔

اور انشاللہ ہم جلد اس خبر کو جھوٹا ثابت کر دیں گے۔" سمیع نے پورے یقین کے ساتھ کہا تھا۔

مجھے امید ہے ایسا نا ہو۔اور یہ خبر جھوٹی ہو۔وہ تو مشعل نے اخبار دیکھ لیا" تھا اور وہ گھبرا گئی تھی وہ پہلے بھی اس رشتے کو لے کر کچھ کنفیوز تھی۔"

کیسی کنفیوژن ہے مشعل کو میں نے بھی نوٹ کیا ہے کوئی بات اسے" پریشان کر رہی ہے۔۔۔۔۔ موحد کیا تم مجھے بتا سکتے ہو؟ میں مشعل کی پریشانی اور کنفیوژن کلئیر کرنا چاہتا ہوں۔" سہیر نے موحد سے پوچھا۔

وہ سہیر بھائی۔۔۔۔۔ موحد کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیسے سہیر سے اسکی ذہنی" بیماری کا ذکر کرے۔"

اچھا۔۔۔اوکے دیکھو موحد اگر تم کو برا نا لگے تو کیا میں خود مشعل سے" ایک بار اس سب کے بارے میں بات کر لوں۔اکیلے میں ! پلیز مجھے غلط مت سمجھنا مگر میں کسی بھی غلط فہمی کی وجہ سے مشعل کو کھونا نہیں چاہتا اس لیے اس وقت تم مشعل کے ولی ہو اسکے بڑے ہو اس لیے تم سے

اجازت مانگ رہا ہوں ورنہ تمھارے فارد کے آنے تک انتظار کر لوں گا مگر یہ نا ہو کہ تب تک بد گمانیاں مزید بڑھ جائیں۔"صرف یہ بات کہ مشعل اس سب سے بد گمان ہے سہیر کو پریشان کر رہی تھی۔اور سہیر کی پریشانی اور لہجے کی صداقت نے موحد کو قائل کر لیا تھا۔

اوکے سہیر بھائی آپ میرے ساتھ چل کر اس سے بات کر لیں۔مجھے تو" پہلے بھی لگتا تھا کہ کوئی غلط فہمی ہی ہو گی اسی لیے کسی نتیجے پر پہنچنے سے پہلے میں خود یہاں اپکے پس آیا تھا۔"موحد نے پر یقین لہجے میں کہا جس نے سہیر کو اندر تک مطمین کیا تھا۔

موحد میں چاہتا ہوں جب میں مشعل سے بات کروں تو وہ تمھارے پر" یقین ہونے پر مطمین نا ہو بلکہ اپنے دل و دماغ سے سوچے اور نتیجہ اخذ کرے۔کیا تم کو اپنی بہن کو لے کر مجھ پر بھروسہ ہے؟چاہو تو اپنے بابا سے اجازت لے لو یا میری بات کروا دو۔"سہیر نے موحد کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا۔

اوکے سہیر بھائی مشعل اس وقت گھر پے ہی ہے ایمان کے ساتھ۔آپ "
اس سے بات کر لیں مجھے امید ہے کہ آپ اسکی پریشانی اور کنفیوژن کلئیر کر
لیں گے۔اور بابا کو میں بتادوں گا کہ آپ اس سے بات کرنا چاہتے ہیں
کیونکہ مشعل کی کنفیوژن کیا ہے بابا بھی واقف ہیں۔اور رہی بات آج کے
"معاملے کی تو مجھے لگتا ہے مجھے انھیں پریشان نہیں کرنا چاہیے۔
تھینک یو موحد! پھر چلیں۔"سہیر خوش ہوتا اٹھ کھڑا ہوا۔"
ابھی آپ نے کہا کہ آپ اس سے اکیلے میں بات کرنا چاہتے ہیں۔"موحد"
نے مسکرا کر سہیر کی یاد کروایا۔
ہاں۔۔۔اوکے اوکے میں اس سے بات کر کے آتا ہوں تم تب تک ناشتہ "
کرو۔"سہیر نے موحد سے کہا۔
نہیں میں نکلتا ہوں۔"موحد بھی اٹھ کھڑا ہوا۔"
ایسے کیسے پہلی بار آئے ہو۔کچھ کھا پی کر جانا۔"سہیر نے کہا اور سمیع کو"
اشارے کیا۔

ارے نہیں سہیر بھائی میں تھوڑا کام نبھٹالوں تب تک آپ مشعل سے" بات کرلیں۔" کہہ کر موحد بھی اپنے کام کے سلسلے میں نکل گیا اور سہیر مشعل سے ملنے اسکے گھر کی طرف بڑھ گیا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مشعل اور ایمان سر جوڑے بیٹھی تھیں اور آج کی خبر کے بارے میں ہی بات کر رہی تھیں۔ جب مشعل کے فون پر موحد کی کال آئی تھی۔ مشعل نے فون اٹھا کر سپیکر پر ڈالا تھا۔

ہیلو مشعل وہ سہیر بھائی سے میری بات ہو گئی ہے وہ گھر آ رہے ہیں تم سے" بات کرنا چاہتے ہیں۔ جب آ جائیں تو ڈور کھول لینا۔ اور جو بھی سوال ہیں

تمھارے دماغ میں وہ کلئیر کر لینا۔"موحد نے مشعل کو ساری بات بتانے کے بعد کہا۔

اور آپ بھائی؟"مشعل نے فوراً پوچھا۔"

میں کچھ دیر تک آجاتا ہوں۔ایمان ہے نا تمھارے ساتھ گھبرانے کی بات" نہیں اور پھر سہیر بھائی چاہتے ہیں کہ وہ خود تم سے بات کریں اور تم بھی اپنے دل اور دماغ سے سب سوچو اور سمجھو۔اب جزباتی پن کا مظاہرہ نہیں "کرنا اور آرام سے بات سن لینا انکی اور کوئی بے وقوفی مت کرنا۔

جی بھائی۔"مشعل نے ماتھا پونچھتے کہا ورنہ اسے تو سہیر سے اکیلے ملنے پر" ہی ٹھنڈے پسینے آنے لگے تھے۔

امی اور بابا سے میں بات کر لیتا ہوں۔"موحد نے کہہ کر کال کاٹ دی۔"

مانی!"مشعل نے روہانسا ہو کر ایمان کو دیکھا۔"

کچھ نہیں ہوتا بات کرنے تو آرہا ہے بے کر لے کیا مسلہ ہے اور گھبرا" مت۔جب موحد بھائی مطمین ہیں تو سب ٹھیک ہی ہو گا۔فکر مت کرو

مشی۔"ایمان نے اسے مطمئین کرنے کے لیے بار بار کہی بات دہرائی تھی۔

اب اٹھ کر اپنا حلیہ درست کرو اور بال کھول لینا تمھارے عاشق کو کھلے " بال پسند ہیں ناں۔"ایمان نے آخر میں ماحول کی کثافت مٹانے کو کہا تھا۔ دفع ہو جامانی کی بچی۔" مشعل کہتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔"

سہیر رش ڈرائیو کرتا مشعل سے ملنے کے لیے آرہا تھا۔ مشعل کے بدگمان ہونے کی بات نے اسے سب بھلا دیا تھا نا اس نے ساحر کو تلاش کرنے کی کوشش کی نا انیتا کو منانے کی سعی۔۔۔۔بس وہ جلد سے جلد مشعل کے

پاس پہنچنا چاہتے تھا۔دس منٹ کا راستہ ساڑھے پانچ منٹ میں طے کرتا وہ سلیمان صاحب کے گھر کے باہر پہنچا تھا اور ڈور بیل پر ہاتھ رکھ دیا۔

کون؟"اندر سے ایمان کی آواز ابھری تھی۔"

جی میں سہیر۔"سہیر نے تعارف کروایا تھا اور فوراً سے دروازہ کھل گیا" تھا۔

آئیں سہیر بھائی!"ایمان نے اسے اندر آنے کو کہا تھا ابھی وہ لوگ آگے" ہی بڑھنے والے تھے جب مین ڈور سے مشعل باہر آتی دیکھائی دی۔سہیر خاموشی سے اسے دیکھے گیا۔

آپ لوگ اندر چل کے بات کرلیں۔"ایمان نے دونوں پر نظریں" دوڑاتے کہا تھا جو خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھے جا رہے تھے۔

نہیں آئی تھنک ہم اوپن ائیر میں ہی بات کریں گے۔"سہیر نے جواب" دیا۔

"اوکے آپ لوگ بات کریں میں آپکے لیے کافی بناتی ہوں۔"

نہیں اسکی ضرورت نہیں ہے میں بس تھوڑی دیر مشعل سے بات کرنا"

"چاہتاہوں۔

اوکے۔۔۔۔"ایمان کہہ کر اندر چلی گئی تھی۔"

اسلام علیکم!"سہیر نے مشعل کی جانب قدم بڑھاتے کہا تھا۔"

واعلیکم السلام!"مشعل نے انگلیاں مڑورتے جواب دیا تھا۔سہیر اسکی"

نروسنیس اچھے سے سمجھ گیا تھا۔

مشعل میں چاہتاہوں جو بھی بات ہے وہ آپ کھل کر مجھ سے کریں!"

آنے والے دنوں میں ہم جس رشتے میں بندھنے جارہے ہیں اس میں پیار

اعتماداور بھروسے کے ساتھ آزادی رائے اور فرینکنیس بھی بے حد

"ضروری ہے۔

جی وہ۔۔۔۔۔۔۔۔"مشعل ارد گرد نظریں ڈوراتی الفاظ ڈھونڈرہی تھی"

جن سے وہ اپنے خدشات کا اظہار کرسکے۔ایمان نے جو سوالنامہ اسے کچھ

دیر پہلے بنا کر دیا تھا وہ اسکے ذہن کے پردے سے پلوں میں مٹ گیا تھا۔

مشعل سب سے پہلے جو کچھ آج اخبار میں آیا ہے وہ مکمل سچ نہیں"
ہے۔۔۔۔میرا اس سب سے کوئی تعلق نہیں ہے اور جس انسان کے ساتھ
ستارہ کو دیکھا گیا ہے وہ بھی میں نہیں بلکہ ساحر ہے اور وہ بھی کسی وجہ
سے۔۔۔۔۔جو میں بھی ابھی تک نہیں جان پایا بہر حال یہاں بات ہماری
ہو رہی ہے تو میں کہوں گا کہ میری جانب سے آپکو کم سے کم اس معاملے
میں کوئی حد شہ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔اور باقی جو خدشات ہیں وہ بھی میں
دور کرنا چاہتا ہوں۔"سہیر نے بہت واضح انداز میں بات کی تھی۔ مشعل
کی زبان کو جیسے دھیمک کھا گئی تھی۔اس نے ایک لفظ تک ادا نہیں ہو پا رہا
تھا۔

مشعل پلیز کچھ بولیں، کوئی سوال کریں۔۔۔۔۔آپکو جو مسلہ یا کنفیوژن"
ہے وہ پوچھیں مجھ سے۔"سہیر نے منت بھرے لہجے میں کہا تھا۔اب کی
بار مشعل نے نگاہیں اٹھا کر سہیر کی جانب دیکھا تھا جہاں اسے سچائی اور
خلوص تو نظر آیا مگر جنون اور دیوانگی نہیں۔

وہ۔۔۔۔۔۔۔"مشعل لب کچلتی ایک بار پھر الفاظ ڈھونڈنے لگی۔"

میں دیکھ رہا ہوں کوئی بات ہے جو آپ ایسے میرے سامنے گھبرا جاتی"

ہیں۔ ہماری پہلی دو ملاقاتوں میں ایسا نہیں تھا مگر اسکے بعد سے آپ کا ایسے

عجیب سا برتاو مجھے پریشان کر رہا ہے۔ پہلے میں اسے آپکی جھجک سمجھتا رہا

مگر مجھے احساس ہوا ہے کہ کہیں کوئی اور بات ہے جو آپکو پریشان کر

رہی۔۔۔۔۔ کیا مجھے لے کر کوئی غلط فہمی ہے یا کوئی ایسی بات جو آپکی الجھن

کا باعث ہے جبکہ آپکو اس رشتے سے بھی اعتراض نہیں ہے تو آپکے چہرے

پر وہ خوشی نہیں ہے جو کسی بھی انسان کے چہرے پر ہونی چاہیے جب وہ اپنی

زندگی کا نیا سفر اپنی دلی خوشی اور رضامندی سے کر رہا ہو۔" کچھ دیر مشعل

کے بولنے کا انتظار کرنے کے بعد سہیر نے چند قدم مشعل کی جانب لیے

تھے۔

مشعل میں آج یہاں آپکے سامنے سے تب تک نہیں ہٹوں گا جب تک "
آپ اپنی ساری الجھنوں کا اظہار نہیں کر لیتی اس لیے پلیز ریلیکس ہو کر جو
"کہنا ہے کہ ڈالیں اٹس آر یکوئسٹ۔ کیا چیز آپکو پریشان کر رہی ہے؟

"Please tell me."

سہیر مسلسل مشعل کی منت کر رہا تھا جس سے مشعل کا دل پسیج گیا۔
وہ آپ۔۔۔۔۔آپکی۔۔۔۔۔"مشعل سوچ سوچ کر بول رہی تھی۔"
میری کیا مشعل؟؟"سہیر کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا تھا۔"
آپکی عجیب حرکتیں۔۔۔۔پہلے اس رات پارٹی میں پھر اس دن مال میں"
اور کچھ دن پہلے ریسٹورینٹ اوپننگ والے دن۔۔۔۔۔"مشعل الفاظ سوچ
سوچ کر کہہ رہی تھی مگر اس رات سہیر کی باتیں اور حرکتیں بیان کرنے
کی ہمت ابھی بھی نہیں تھی اس میں۔ جبکہ سہیر کے ماتھے پر بل بہت
گہرے ہو گئے تھے۔

سہیر کو یاد آیا کہ پارٹی والی رات بھی وہ مشعل سے ملا تھا اور اس دن روڈ پر بھی جب وہ مال سے شاپنگ کر کے آئی تھی اور ایمان نے اس سے کہا تھا کہ وہ بھی وہاں شیشہ بار میں تھا۔ وہ کیا کہہ رہی تھی یا سمجھ رہی تھی۔ اب سہیر کو سمجھ آ رہا تھا۔ بس ریسٹورینٹ اوپننگ والی رات کی بات وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔"

ریسٹورینٹ اوپننگ والے دن کیا مشعل؟" سہیر نے بھنویں کھجاتے پھر" پوچھا تھا۔

دیکھیں سہیر میں جانتی ہوں کہ آپ۔۔۔۔۔ آپ سپلٹ پرسنیلٹی کا" شکار ہیں۔" مشعل نے ہمت کر کے کہہ تو دیا مگر سہیر کے چہرے کے تاثرات ناقابل فہم تھے۔

سہیر کا حال بھی کچھ دیر پہلے مشعل کے جیسا ہو گیا تھا کیونکہ اسکے پاس کہنے کو کچھ تھا نہیں یا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ مشعل کو کیا وضاحت دے۔۔۔۔۔

آپکااچانک سے ہائپر اور جنونی ہو جانا۔۔۔۔۔الگ مواقع پر الگ طرح"
سے برتاؤ کرنا۔۔۔۔۔۔شیشہ بار میں ہونااور آپکے بات کرنے کا طریقہ
بھی بدل جانا، آپکے دیکھنے کا انداز۔۔۔۔۔۔ایوری تھنگ اباوٹ
یو۔۔۔۔۔ایسا توتب ہی ہوتا ہے ناں جب کوئی دوہری شخصیت رکھتا ہو۔"
اس بار مشعل نے سہیر کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا۔سب کہہ دینے کے
بعد اس کا تھوڑا اعتماد بحال ہونے لگا تھا۔سہیر جو کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا
تھا فون کی رنگ ٹون پر ہوش میں آیا تھا جہاں ساحر کی کال آرہی تھی
مطلب اسے واپس آنے کا خیال گیا تھا۔مگر اس وقت جو سچویشن تھی وہ
ساحر کی بازپرس سے زیادہ اہم تھی وہ سہیر کی زندگی کی بات تھی اس لیے
اس نے کال ڈسکونیکٹ کر کے مشعل کی جانب دیکھا تھا۔

ساحر گھر آیا تو سہیر گھر پر نہیں تھا اور نا ہی اسکا فون پک کر رہا تھا۔ رشید بابا نے سہیر کی ناراضگی اور غصے کے بارے میں تو بتایا مگر نیوز پیپر میں آنے والی خبر کے بارے میں نہیں بتا پائے تھے۔ وہ چاہتے تھے جو بات بھی ہو وہ سہیر کی موجودگی میں ہو۔

"اچھا تو سہیر اپنے سسرال چلا گیا ہے انٹرسٹنگ!" ساحر تبصرہ کرتا اپنے کمرے کی جانب چلا گیا۔

"سلیم ناشتہ میرے کمرے میں دے جاؤ۔" سیڑھیاں چڑھتے اس نے آواز لگائی اور فون نکال کر شان کا نمبر ڈائل کرنے لگا اور فون اٹھا کر جو بات شان نے اسے بتائی تھی اس نے ساحر کے اچھے بھلے موڈ کا ستیاناس کر دیا تھا۔

"اب کیا کرنا ہے شان؟" ساحر نے شان سے پوچھا تو شان کو حیرت ہوئی وہ جو آج تک اسے آرڈرز دیتا تھا آج اس سے پوچھ رہا تھا کہ اب آگے کیا کرنا ہے۔

"سر میں کیا کہوں یہ تو آپ ڈیسائیڈ کریں گے۔"

ہمممم۔۔۔۔"ساحر نے کمرے میں جاتے ہنکار بھرا۔"

تو جو میں کروں گا وہ میں کسی کو بتانے کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔۔۔تم"

ایسا کرو بس نظر رکھو کہ کچھ مذید مسلہ پیدا نا ہو جائے اور مسلہ پیدا ہونے سے روکنا ہے کیونکہ اگر مزید مسائل بڑھے تو تمھاری لائف لائن گھٹ جائے گی.... انڈر سٹینڈ!"ساحر نے لاپرواہی اور بے فکری سے کہہ کر فون بند کرتے بیڈ پر اچھالا اور خود بھی گرنے کے انداز میں بیڈ پر لیٹ گیا اور سیلنگ پر نظریں گھاڑے اپنا آگے کا پلان تشکیل دینے لگا۔ پھر انیتا کا خیال آیا تو فوراً انیتا سے ملنے نکل پڑا تھا۔

سلیم جو ناشتے کی ٹرے اٹھائے اسکے کمرے کی جانب آیا تھا ساحر کو باہر جاتا دیکھ کر نا سمجھی سے ادھر ہی کھڑا رہا۔اور سوچنے لگا کہ اسے اس ناشتے کا کیا کرنا چاہیے پہلے سہیر بنا ناشتہ کئے نکل گیا اور اب ساحر۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ایمان جواندر بیٹھی مشعل کی بات کے ختم ہونے کا انتظار کر رہی تھی تجسس کے ہاتھوں مجبور ہوتی کچن کی کھڑکی تک آئی تھی مگر سامنے کا منظر غیر یقینی تھا۔ سہیر خاموش الجھا ہوا کھڑا تھا اور مشعل اسکے سامنے کافی مطمئین انداز میں کھڑی تھی۔

مشعل نے سہیر کو اتنا خاموش پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

سہیر کافی دیر خاموشی سے چھوٹے سے لان میں لگی سبز گھاس کو دیکھتا رہا اور پھر نفی میں گردن ہلاتا مشعل کی جانب متوجہ ہوا۔

مشعل آئی تھنک یہ سارا میس۔۔۔آپکی یہ ساری الجھن اور"

پریشانی۔۔۔آپکے ہر سوال کا جواب میرے پاس ہے مگر اسکے لیے آپکو

میرے ساتھ چلنا ہو گا۔"سہیر کافی دیر بعد بولا تو کافی مستحکم لہجے میں بولا تھا۔

کہاں؟"مشعل نے نا سمجھی سے سوال کیا۔"

مشعل آئی نو میں کچھ بھی کہوں گا تو آپ مزید کنفیوز ہوں گی اس لیے میں" آپکو وہاں لے جانا چاہتا ہوں جہاں آپکے ہر سوال کا جواب ہے۔۔۔ہر الجھن کا حل۔آپکو میرے ساتھ میرے گھر چلنا ہو گا۔"سہیر نے مشعل کی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔

نہیں میں نہیں جا سکتی آپکے ساتھ۔"مشعل نے فوراً نفی میں سر ہلایا اور" چند قدم پیچھے ہوئی۔

مشعل آپ چاہیں تو ایمان کو لا سکتی ہیں ساتھ پلیز ایک بار بس آخری بار" مجھ پر بھروسہ کر لیں یا کہوں گا پہلی بار۔۔۔اس سے پہلے میں نے آپ سے کبھی کچھ نہیں مانگا اپنی کوئی بات ایمپوز نہیں کی بس یہ بات مان لیں اور میرے ساتھ چلیں۔۔۔اپ چاہیں گی تو آپکے فارد سے بات بھی کر لوں گا

بس آدھا گھنٹے کی بات ہے۔"سہیر نے پہلی بار کسی بات کر اتنا زور دیا تھا ورنہ آج تک تو وہ مشعل کی پسند ناپسند رضامندی کو ترجیح دیتا آیا تھا۔ لیکن۔۔۔۔۔"مشعل ایک بار پھر کنفیوز ہو گی تھی۔اسکا دن کچھ غلط" ہونے کی اطلاع دینے لگا تھا۔سہیر نے فون نکال کر موحد کا نمبر ڈائل کیا تھا۔موحد نے جیسے ہی کال ریسیو کی۔۔۔۔سہیر نے فون سپیکر پر ڈال کر بنا دعا سلام کے تکلف کے اپنی بات شروع کر دی۔

موحد مجھے مشعل کو تھوڑی دیر کے لیے اپنے گھر لے کر جانا ہے۔۔۔۔تم' چاہو تو تم بھی آجاؤ وہیں ورنہ میں خود مشعل کی الجھن سلجھا کر اسے واپس "گھر چھوڑ دوں گا۔

لیکن سہیر بھائی ایسے۔۔۔۔"موحد نے کچھ کہنا چاہا مگر سمجھ نہیں پایا کہ " کن الفاظ میں اعتراض اٹھائے۔

موحد تم نے جیسے اب تک بھروسہ کیا ہے آگے بھی کر لو پلیز۔ تمھارے "
گھر میں کھڑا ہوں تمھاری بہن کے ساتھ اور تم سے اجازت مانگ رہا
ہوں۔"

اوکے سہیر بھائی آپ مشعل کو لے جائیں میں بھی تھوڑی دیر تک وہیں آ"
جاتا ہوں۔" موحد نے کہہ کر کال کاٹ دی۔

ایمان اندر سے یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی اور سہیر کا مشعل کو اپنے ساتھ
لے جانے پر اتنا زور دینا اسے کچھ عجیب لگا تھا۔

اب تو آپ چل سکتی ہیں ناں۔۔۔" اب کی بار سہیر نے مسکرا کر مشعل "
کی جانب دیکھا تھا۔ جواباً مشعل نے اثبات میں سر ہلا دیا مگر اسکے چہرے پر
الجھن اور پریشانی بہت واضح تھی۔ تبھی ایمان بھی باہر نکل ائی۔۔۔۔۔

مشی وہ عمار کی کال آئی ہے اسے مجھے شاپنگ پر لے کر جانا ہے اگر تم کہو تو"
میں اسے انکار کر دوں۔" ایمان نے آہستہ آواز میں مشعل کے قریب
جاتے کہا۔

نہیں مانی تم جاؤ میں سہیر کے ساتھ جا رہی ہوں اور موحد بھائی بھی وہیں" آنے والے ہیں۔" مشعل نے ایمان کے ہاتھ تھامتے کہا تھا۔ مشعل کے ہاتھوں میں ٹھنڈے پسینے چھوٹ رہے تھے۔

مشی پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا اور پھر آج ساری الجھن سلجھ" جاتی ہے تو تیرے لیے ہی آسانی ہو گی۔" وہ مشعل سے مل کر نکل گئی تھی باہر عمار اسکا انتظار کر رہا تھا۔

میں گھر لاک کر لوں۔" مشعل کہہ کر اندر کی جانب چلی گئی اور سہیر" اسے اندر جاتا دیکھنے لگا

پاگل لڑکی!" سہیر نے زیر لب تبصرہ کیا۔"

ساحر نواز ہاؤس آیا تھا جہاں صوفیہ نواز لاونج میں بیٹھی اپنے ناخن تراش رہی تھیں۔

ہیلو آنٹی!"ساحر نے اندر آتے ہی صوفیہ نواز کو گریٹ کیا۔"

ہیلو ہینڈسم! کیسے ہو؟"صوفیہ نواز اٹھ کر ساحر سے گلے ملتے پوچھنے لگی۔"

جیسا پہلے تھا آنٹی ویسا ہی ہوں!"ساحر نے ہر بار والا جواب دیا۔"

اور کیا کرتے پھر رہے ہو؟"صوفیہ کا اشارہ کل کے واقع کی جانب تھا۔"

ویل وہ بھی آپ جان جائیں گی۔۔۔خوبصورت لوگوں کو ساحر زیادہ دیر"

بے خبری میں نہیں رہنے دیتا۔۔۔"ساحر نے اپنے مخصوص چارمنگ انداز

میں کہا تھا جس پر صوفیہ نواز ایک ادا سے مسکرادی۔اسی وقت فواد اپنے

کمرے سے نکلا اور ساحر کو صوفیہ نواز کے ساتھ بیٹھے دیکھتا انکی جانب آیا تھا۔

"You're such a charmer Sahir۔"

"اسی لیے تو لڑکیاں تمھارے پیچھے پاگل ہو جاتی ہیں۔"

صوفیہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ پاگل ہیں آنٹی جو مجھ جیسے پاگل کے پیچھے پاگل ہو رہی ہیں۔ خیر یہ بتائیں آپکی پاگل بیٹی کہاں ہے اسے منانا بھی تو ہے۔"

"وہ تو صبح ہی میٹینگ کے سلسلے میں کراچی نکل گئی۔۔۔۔"

"She will be back in two days. Why don't u call her?"

صوفیہ نے سہیر کو انیتا کے غیر موجود ہونے کا بتایا اور ساتھ اسے انیتا کو کال کرنے کا مشورہ بھی دیا۔

"میں نے کال کی تھی مگر وہ پک نہیں کر رہی۔" ساحر نے گہرا سانس لے کر کہا۔ فواد کو سمجھ نہیں آئی ایک جانب اسکی آنی اسکے اور انیتا کے بارے میں سوچ رہی تھیں تو دوسری جانب ساحر کو انیتا کو منانے اور کال کرنے کو کہہ رہی تھیں۔

تم کیوں جم گئے ہو۔"صوفیہ نے فواد کو دیکھا جو کسی گہری سوچ میں ڈوبا" اس پر نظریں گھاڑے کھڑا تھا۔

جی کچھ نہیں۔"فواد نے ہوش میں آتے کہا تھا۔"

ہیلو فواد کیسے ہو؟"ساحر نے خوشگوار انداز میں کہا۔"

"Good !"

یک لفظی جواب ساحر کو بہت کچھ سمجھا گیا تھا ورنہ فواد ہمیشہ سے ہی ساحر کے ساتھ بہت خوش اخلاقی سے ملا تھا انفیکٹ وہ تو ہمیشہ ساحر کی گڈ بکس میں آنے کا خواہش مند تھا۔ مگر آج اسکے لہجے کی آنچ ساحر کو بہت کچھ سمجھا چکی تھی۔

صوفیہ نواز کا فون بجا تو وہ کال لیتی اندر چلی گئیں۔

"Ok I should go now."

ساحر کہتا باہر کی جانب بڑھا تھا جب فواد کی بات نے اسے روک لیا۔

تم نے اسکو پہلے ہی کافی ہرٹ کیا ہے ایک ڈانسر کی وجہ سے اب جب وہ" اس سب سے نکلنا چاہتی ہے تو اسکو پھر سے منانے چلے آئے ہو تاکہ پھر ہرٹ کر سکو۔ ویسے تمھارا اسٹینڈرڈ کافی لو ہو گیا ہے۔۔۔ میں نے سوچا نہیں تھا۔" فواد کا لہجہ کافی طنزیہ اور ستخزائیہ تھا۔ جس پر ساحر کے چہرے کے تاثرات کچھ پل کے لیے بگڑے تھے مگر اگلے ہی لمحے وہ مسکرا کر فواد کے قریب گیا تھا۔

تم انیتا کو اتنا نہیں جانتے جتنا میں جانتا ہوں اور مجھے تو سرے سے جانتے" ہی نہیں ہو ناں فواد۔۔۔۔۔ تو مجھ سے الجھنے کی کوشش مت کرنا اور۔۔۔۔۔۔۔۔ اس ٹون میں بات تو میں اپنے باپ کی برداشت نہیں کرتا تھا تم تو خیر میرے نزدیک کچھ ہو ہی نہیں۔۔۔۔ اس لیے بہتر ہے کہ مجھ سے مخاطب ہوتے وقت اپنے الفاظ اور لہجے پر دھیان دینا۔۔۔۔۔ بیکاز یو نو اگر میرا دماغ گھوم گیا تو تمھاری دنیا گھوم جائے گی۔۔۔۔" فواد کا گال تھپتھپاتے وہ واپسی کے لیے پلٹا تھا۔

اینڈ ون لاسٹ تھنگ۔۔۔۔۔تم آنٹی اور انیتا کے لیے اہم ہو اور انیتا میرے لیے اہم ہے اس لیے جانے دے رہا ہوں۔اور اسے تمھاری پہلی غلطی سمجھ کر چھوڑ رہا ہوں۔کیونکہ اگر میرا سٹینڈرڈ میں نے دیکھا دیا تو تم کچھ دیکھنے اور کچھ بھی سمجھنے کی پوزیشن میں نہیں رہو گے۔"ساحر بنا پلٹے کہتا باہر نکل گیا تھا اور پیچھے کھڑا فواد کچھ کہنے لائق نہیں رہا تھا۔آج اسے سمجھ آیا تھا کہ یونیورسٹی میں جب ساحر بولتا تھا تو لوگوں کی بولتی کیوں بند ہو جاتی تھی کیونکہ وہ بولتا نہیں انگارے اگلتا تھا۔

Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤،

سہیر مشعل کو لئے آفندی ہاؤس کی جانب جا رہا تھا۔سہیر کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی مشعل کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔گاڑی ڈیفینس میں داخل ہوئی تھی مشعل کا دل مزید رفتار پکڑ رہا تھا۔لب کچلتی انگلیاں

مڑورتی وہ گاڑی کے باہر بھاگتے دوڑتے نظاروں کو دیکھ رہی تھی مگر اسکا دماغ معاوف تھا۔ سہیر نے ایک دو بار اسے مخاطب کیا تھا مگر کوئی جواب نا پا کر وہ خاموش ہو گیا۔ مشعل کی غائب دماغی وہ نوٹ کر چکا تھا۔۔۔۔ مگر جو ہونے والا تھا وہ کرنا بھی بے حد ضروری تھا۔

تین منٹ کی مذید ڈرائیو کے بعد گاڑی کے وسیع و عریض احاطے میں داخل ہوئی تھی۔ بڑا سا لان اور ڈرائیو وے اور سامنے عالیشان اور بڑا سا آفندی ہاؤس تھا۔ اسے دیکھ کر ہی اسکی مالیت کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔ وہ آفندی کنسٹرکشن کے مالک کا گھر تھا اسے شاندار تو ہونا ہی تھا۔ مشعل کی نگاہیں ہر چیز پر بھٹک رہی تھیں۔ آفندی ہاؤس اس طرز پر بنا تھا کہ ایک جانب وسیع و عریض لان تھا تو ایک طرف بڑا سا جدید طرز کا پول تھا جسکی صفائی کی جا رہی تھی۔ جیسے ہی سہیر گاڑی سے نکلا پول کے پاس کھڑے ایک بڑی عمر کا آدمی انکی جانب آیا تھا۔

سہیر نے مشعل کی سائڈ کا ڈور کھولا اور مشعل کو باہر آنے کی دعوت دی۔

آئیں مشعل۔۔۔۔یہ ہے ہمارا گھر۔۔۔۔۔۔اور رشید بابا یہ مشعل ہے" اس گھر کی ہونے والی مالکن اور مشعل یہ رشید بابا ہیں اس گھر کے کئیر ٹیکر۔۔۔۔۔ان کے بغیر ہمارا ایک دن بھی مشکل سے کٹتا ہے۔"

اسلام علیکم بیٹا!" رشید بابا نے سلام کیا جسکا مشعل نے سر ہلا کر جواب دیا۔"

باقی باتیں بعد میں مشعل آئیں!" وہ دونوں گارڈن اور پول کے درمیان" میں بنے راستے پر چلتے آفندی ہاؤس کے مین ڈور تک جا رہے تھے۔ہر بڑھتا قدم مشعل کو کس مشکل سے دوچار کرنے والا تھا مشعل ناواقف تھی۔

یہاں آنے کا فیصلہ صحیح تھا یا غلط مگر یہاں آنے کا نتیجہ بلاشبہ غلط نکلنے والا تھا۔آج کچھ ایسا ہونے والا تھا جسکا اندازہ مشعل کو نہیں تھا۔اسکا دل مسلسل سینے سے سر پٹخ رہا تھا۔کچھ غلط ہونے کا خیال مشعل کے قدموں کو روکنے کا باعث بنا تھا۔

کیا ہو؟۔۔۔کم!" سہیر نے مڑ کر آبرو اٹھاتے مشعل کو دیکھا۔"

مشعل گھبرائے ہوئے تاثرات کے ساتھ آگے بڑھ رہی تھی۔کچھ عرصہ پہلے کا خواب مشعل کے ذہن میں پھر تازہ ہو گیا تھا۔وہ بھی تو ایسا ہی عالیشان گھر تھا۔۔۔۔بظاہر مشعل کے خواب میں آنے والا گھر مختلف تھا مگر یہ عالیشان آفندی ہاؤس سامنے چلتا سہیر آفندی اور مشعل کے دل کی کیفیت اسے یہی احساس دلا رہی تھی کہ یہ سب اسکے خواب کے جیسا ہے۔

مشعل جیسے ہی مین ڈور سے اندر داخل ہوئی تو ایک لمحہ ہر چیز بھلا کر آفندی ہاؤس کے انٹیریئر سے متاثر ہوئے بغیر نا رہ سکی۔

اتنا شاندار گھر اسکا ہونے والا تھا مگر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا سوچ رہی ہیں مشعل؟آپکو گھر پسند نہیں آیا؟"سہیر نے نا سمجھی سے" پوچھا۔

نہیں بہت اچھا ہے۔"اس سارے وقت میں وہ پہلی بار بولی تھی۔"

اوکے آپ پہلے گھر دیکھ لیں پھر ہم بات کرتے ہیں۔"سہیر نے کہا۔"

مشعل اشتیاق سے ارد گرد دیکھ رہی تھی۔

مشعل آپ دیکھیں میں ابھی آیا۔"سہیر کہہ کر اوپر کی جانب چلا گیا جب" مشعل وہیں کھڑی ارد گرد نظریں دوڑانے لگی۔آتے وقت جو خوف اسکے دل ودماغ میں تھا وہ آفندی ہاؤس کو دیکھ کر اب زائل ہو رہا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

موحد کو سلیمان صاحب کی کال آئی تھی انھوں نے بھی اخبار میں آفندیز کے بارے میں وہ خبر پڑھ لی تھی اور اس خبر کی تصدیق کے لیے موحد کو کال کی تھی۔موحد نے انھیں مطمین کر دیا تھا کہ سہیر سے اس سلسلے میں بات ہوئی ہے اور وہ اس بات کو لے کر پر امید ہے کہ خبر جلد جھوٹی ثابت ہو گی۔

موحد نے باپ کو مشعل کی غلط فہمی اور سہیر سے ملاقات کا بھی بتا دیا تھا۔ وہ کچھ بھی اپنے پیرنٹس سے چھپاتا نہیں تھا۔

یہ بات کہ مشعل اس وقت سہیر آفندی کے ساتھ اسکے گھر ہے سلیمان صاحب کو مناسب نا لگی تھی۔

موحد یہ کیا کیا تم نے اسے اکیلے بھیج دیا؟" سلیمان صاحب نے اعتراض" اٹھایا تھا۔

بابا سہیر بھائی پر بھروسہ ہے مجھے۔" موحد نے پر یقین لہجے میں کہا۔" بیٹا میں بھروسے کی بات نہیں کر رہا۔۔۔ مگر اسے اکیلے وہاں بھیجنا" مناسب نہیں تھا۔ وہ گھر مردوں سے بھرا پڑا ہے کوئی خاتون نہیں ہے اس گھر میں ایسے کیسے تم نے اپنی بہن کو اکیلے جانے دیا۔" سلیمان صاحب نے اس بار برہمی سے کہا۔

بابا میں بھی وہیں جا رہا ہوں. ابھی تو وہ پہنچی بھی نا ہو گی۔" موحد جز بز" ہوا۔

موحد تم ساتھ ہوتے تو کوئی مسلہ نہیں تھا مگر تم خود نا جانے کہاں ہو اب" فوراً سے پہلے وہاں پہنچو۔۔۔۔میں اسی لیے مشعل کو تمھارے سہارے "چھوڑ کر گیا تھا کہ تم اتنی لاپرواہی کا مظاہرہ کرو گے۔

جی بابا!"موحد نے کہہ کر فون کاٹ دیا اور اپنا کام سمیٹتا آفندی ہاؤس" جانے کی تیاری کرنے لگا۔

موحد آفندی ہاؤس پہنچا ہی تھا جب سامنے سے مشعل دیوانہ وار بھاگی آ رہی تھی۔ مشعل کو اس حال میں دیکھ کر موحد کو حیرت و بے یقینی کے گھیر لیا تھا۔وہ فوراً گاڑی روکتا باہر نکلا تھا۔

کیاہوا مشعل۔۔۔"مشعل کو تھام کر روکتے اس نے مشعل کو پکارا تھاتو"
وہ چونک کر موحد کی جانب دیکھنے لگی تھی۔
مشعل کی آنکھوں سے آنسو بہے جارہے تھے۔وہ گہرے سانس لیتی بس اپنے بھائی کو دیکھے جارہی تھی۔وہ کچھ کہنے کی حالت میں نہیں تھی۔ مشعل کی حالت نے موحد کو بے انتہا پریشان کیا تھا کہ اچانک اسے اپنا مشعل کو یہاں بھیجنے کا فیصلہ غلط لگا تھا۔آفندی ہاؤس کی کھڑکی سے کوئی یہ منظر گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

مشعل کیاہواہے کچھ بولو گی۔۔۔۔کسی نے کچھ کہاہے؟سہیر نے"
کچھ۔۔۔۔۔"موحد کی بات اسکے منہ میں تھی جب مین ڈور سے سہیر نکلتا دیکھائی دیا۔ مشعل نے موحد کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تھا۔

بھائی مجھے پلیز یہاں سے لے چلیں۔" مشعل نے پھولے ہوئے سانس "
کے ساتھ کہا تھا۔آنسو ہنوز بہے جا رہے تھے۔
لیکن بتاؤ تو سہی کیا ہوا ہے؟" مشعل کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے "
میں لیتے موحد نے کہا تھا۔
کچھ نہیں۔۔مجھے کوئی بات نہیں کرنی بس یہاں سے جانا"
ہے۔۔۔۔۔۔پلیز جلدی چلیں۔" مشعل بار بار پیچھے دیکھتے کہہ رہی تھی۔
مشعل کیا ہو گیا ہے مجھ سے بات تو کریں....." سہیر نے کہنے کی "
کوشش کی تو مشعل اسکی جانب بنا دیکھے فورا گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔موحد
ماتھے پر بل لئے سخت تاثرات کے ساتھ سہیر کے سامنے آیا تھا۔
دیکھو موحد مجھے نہیں پتہ یہ ایسا کیوں ریاکٹ کر رہی ہے۔میں نے کچھ "
نہیں کہا نا کچھ کیا ہے ٹرسٹ می۔" سہیر نے موحد کو دیکھتے کہا تھا۔
بھائی چلیں یہاں سے پلیز!" مشعل نے چلا کر بھائی سے کہا تھا۔"

آئی ہوپ جیسا آپ کہہ رہے ہیں وہ سچ ہو اور میرا مشعل کو یہاں بھیجنے کا" فیصلہ اور آپ پر کیا گیا اعتبار غلط ثابت نا ہو۔" سہیر کی آنکھوں میں دیکھتے موحد نے کہا اور گاڑی میں بیٹھتا وہاں سے گاڑی نکال کر لے گیا۔ پیچھے کھڑا سہیر اپنے ہاتھ میں بال جھکڑتا بے بسی سے موحد کی گاڑی کو نظروں سے اوجھل ہوتا دیکھتا رہا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

"مشعل میری گڑیا کچھ تو بتاؤ کیا ہوا ہے؟ کیا سہیر نے کچھ غلط۔۔۔۔۔؟" موحد کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ مشعل سے کن الفاظ میں پوچھے۔

"خدا کے لیے مجھ سے کچھ مت پوچھیں بھائی میں اس وقت کچھ کہنے اور سمجھنے کی حالت میں نہیں ہوں۔

مشعل نے ہاتھ جوڑتے ہوئے بھائی سے کہا تھا۔

میری غلطی ہے۔۔۔۔۔۔۔سب میری غلطی ہے مجھے سہیر پر بھروسہ "
ہی نہیں کرنا چاہیے تھا۔یہاں تم کو اکیلے بھیجنے کا فیصلہ ہی درست نہیں
تھا۔۔۔۔۔۔ناجانے کیا۔۔۔۔"موحد کی بات درمیان میں تھی جب
مشعل نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا۔۔۔

مشعل۔۔۔۔۔"موحد بے بسی سے بہن کو دیکھ رہا تھا۔اسکو سمجھ نہیں آ"
رہی تھی۔ مشعل کا حلیہ یا سہیر کاری ایکشن کچھ غلط ہونے کا پتہ تو نہیں
دے رہے تھے مگر مشعل کا یوں رونا اور کوئی بات نا بتانا اسے اندر تک ہلا گیا
تھا۔کافی سوچ بچار کے بعد جب مشعل کی حالت میں کوئی تبدیلی نا آئی تو
اس نے ایمان کو فون مل دیا۔

دوسری بیل پر ایمان نے فون اٹھایا۔۔۔

سہیر بھائی مشعل کہاں ہے؟"ایمان نے فوراً پوچھا تھا۔"

یہیں ہے میرے ساتھ۔۔۔۔بہت رو رہی ہے معلوم نہیں کیا ہوا ہے" کچھ بتا نہیں رہی تم پلیز جلدی سے گھر آجاؤ۔میری تو کسی بات کا جواب نہیں دے رہی ایمان میرا دل بیٹھا جا رہا ہے پلیز جلدی آجاؤ میں بھی گھر "پہنچنے والا ہوں۔

جی بھائی آپ پریشان نا ہوں میں آتی ہوں۔"موحد کے برعکس ایمان" اتنی پریشان نہیں ہوئی تھی جبکہ مشعل کا رونا وہ بھی سن چکی تھی۔عمار کے ساتھ وہ پہلے ہی مشعل کے گھر کی جانب جا رہی تھی۔

Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

موحد نے جیسے ہی گاڑی روکی تھی مشعل بھاگ کر اندر کی جانب گئی تھی تب تک ایمان بھی وہاں آچکی تھی اور مشعل کے پیچھے لپکی تھی۔

مشعل۔۔۔۔"ایمان نے مشعل کو پکارا تھا جو کانپتے ہاتھوں سے ڈوران" لاک کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ مشعل فوراً ایمان کی جانب بڑھ گئی تھی اور اسے کے گلے لگ کر رونے لگی تھی۔

مانی وہ۔۔۔۔۔۔۔۔"مشعل کچھ کہنا چاہ رہی تھی مگر آنسو اسکی راہ میں" رکاوٹ کا رہے تھے۔

"!مشعل مجھے سب پتہ چل گیا ہے ریلیکس کچھ نہیں ہوتا گھبراؤ نہیں " میں کیا کروں گی مانی۔۔۔۔"وہ کہہ کر پھر رونے لگی جب ایمان نے" اسے ساتھ لگائے ڈوران لاک کیا اور اسے اندر لے گئی۔پندرہ منٹ مذید مشعل اسی حالت میں رہی تھی۔"مشی پلیز سنبھالو خود کو۔۔۔کیوں موحد بھائی کو پریشان کر رہی ہو۔۔۔۔اب مجھے شروع سے بتاؤ وہاں ہوا "کیا۔۔۔۔جو تم ایسے روئے جا رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر ❤❤❤❤❤

❤❤❤❤پہلے----------

سہیر مشعل کو لاونج میں چھوڑتا اوپر آیا تھا۔ساحر کے کمرے کا دروازہ کھولا تو وہ وہاں نہیں تھا۔مطلب وہ پھر کہیں چلا گیا تھا۔۔۔سہیر نفی میں گردن ہلاتا واپس نیچے کی جانب آیا تھا۔چند سیڑھیاں ہی اترا تھا جب مین ڈور کھلا تھا اور ساحر آفندی اندر داخل ہوا تھا۔اور سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ کر ٹھٹک کر رکا تھا جسکی ساحر کی جانب پیٹھ تھی۔

ساحر جوانیتا کے گھر سے خاصے خراب موڈ کے ساتھ آیا۔۔۔باہر سہیر کی گاڑی دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ اسکی بازپرس کا وقت آگیا ہے۔۔۔۔۔۔مگر قسمت کو آج کچھ اور ہی کھیل کھیلنا تھا۔وہ جیسے ہی اندر بڑھا سامنے لاونج میں کوئی لڑکی کھڑی تھی اور سہیر سامنے سے سیڑھیاں اتر رہا تھا۔اس سے

پہلے ساحر کچھ پوچھتا وہ لڑکی پلٹی تھی اور ساحر کی دنیا تھم گئی تھی۔۔۔۔۔اسے لگا وہ سانس نہیں لے پائے گا۔۔۔اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔۔۔۔ جس لڑکی کو وہ کب سے تلاش کرنا چاہتا تھا جو اسکے سارے بھرم توڑ کر اسکے دل کی دنیا بدل چکی تھی وہ لڑکی اسکے گھر میں کھڑی تھی۔ مگر اسکا یہاں ہونا عجیب بھی تھا اور غیر یقینی بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مشعل وہیں کھڑی سہیر کے آنے کا انتظار کر رہی تھی جب سہیر سیڑھیاں اترتا دیکھائی دیا اور پھر اچانک مین ڈور کھلنے کی آواز آئی تھی مشعل کھٹکے کی آواز اور سہیر کی محویت دیکھ کر پلٹی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور جو نظارہ مشعل نے دیکھا اسے لگا وہ سانس نہیں لے پائے گی۔۔۔۔۔سامنے کھڑا شخص وہی تھا جو مشعل کے پیچھے سیڑھیوں سے اتر رہا تھا۔ مشعل نے حیرت و بے یقینی سے پلٹ کر سہیر کی جانب دیکھا تھا جو نرم مسکراہٹ کے ساتھ

مشعل کی جانب آیا تھا۔اسکے بر عکس مین ڈور کے پاس کھڑا آدمی بت بنا مشعل کو دیکھ رہا تھا۔ مشعل کی طرح وہ بھی کسی شاک کی کیفیت میں تھا۔ مشعل بار بار بے یقینی اور نا سمجھی سے ان دونوں آدمیوں کی جانب دیکھ رہی تھی جو خو بخو ایک سے تھے۔ان میں کہیں کوئی فرق نہیں تھا۔اگر کچھ الگ تھا تو چہرے کے تاثرات اور آنکھوں میں جھلکتے جزبات۔۔۔ مشعل کو یہ سب اپنے بھیانک خواب کی تعبیر لگا تھا مگر حقیقت میں یہ سب خواب سے زیادہ مشعل کر خوف زدہ کر رہا تھا۔وہ نفی میں سر ہلاتی اپنے سامنے موجود پہیلی کو سلجھانے کے لائق بھی نا تھی۔

مشعل یہ رہا آپکی ہر الجھن کا جواب۔۔۔۔میرا جڑواں بھائی ساحر آفندی ۔۔۔۔۔۔سہیر نے ساحر کی جانب اشارہ کرتے کہا تھا۔جبکہ مشعل اور ساحر دونوں زلزلوں کی زد میں آگئے تھے۔ مشعل ساحر کا سچ جان کر اور ساحر سامنے کھڑی لڑکی کا نام سن کر۔۔۔۔ مشعل سلمان یعنی کہ سہیر کی

منگیتر۔۔۔۔۔ساحر کی ہونے والی بھابھی۔۔۔۔اس سے آگے ساحر سے کچھ سوچا نہیں گیا۔

جبکہ مشعل ابھی بھی اس شاک سے نکل نہیں پائی تھی۔

مشعل مجھے تو یہ سمجھ نہیں آئی کہ آپکو یہ غلط فہمی ہوئی کیسے جب کہ میں پہلی ملاقات میں آپکی فیملی کو اپنے ٹوین برادر کے بارے میں بتا چکا تھا۔

ساحر تو ں جانتا ہے مشعل کو لگا کہ تم اور میں ایک ہی انسان کی دو الگ پرسنیلٹیز ہیں۔ سہیر نے اس بار ساحر کے قریب آتے کہا تھا جو بت بنا مشعل کو دیکھے جا رہا تھا۔

ساحر کو مشعل کا اسے موحد کو جاننے کا حوالہ دینا یاد آیا۔ مگر اس وقت وہ ساحر خود اس لڑکی کے سحر میں جھکڑا کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھا۔

اس رات انیتا کے ساتھ اس نے تجھے پارٹی میں دیکھا اور پھر مال کے شیشہ بار میں۔۔۔۔اور دونوں بار اتفاق سے میں بھی اس سے ملا اور اسے لگا کہ میں سپلٹ پرسنیلٹی کا شکار ہوں۔۔۔۔ سہیر نے ہنس کر کہا مگر ساحر اور مشعل

کے تاثرات نے اسکی ہنسی کو بریک لگادی۔وہ دونوں ہی اس وقت ریسٹورینٹ کی رات کو یاد کر رہے تھے۔

کم ان تم دونوں کیوں بت بنے ہوئے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ مشعل اب تو حل ہو گئی آپکی الجھن۔۔۔۔آئی ہوپ اب کوئی مسلہ ہمارے بیچ نہیں آئے گا۔

سہیر نے مشعل کے قریب جاتے کہا جب ساحر نے چونک کر سہیر کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

مشعل کیا ہو گیا ہے مجھے لگا تھا آپ ریلیکس ہوں گی ساحر کو دیکھ کر مگر آپ نے تو لگتا ہے کوئی بھوت دیکھ لیا ہے۔۔۔۔

سہیر نے مشعل کے کندھے کو ہلا کر اسے ہوش میں لایا۔

"You are beautiful ..."

سخت کھردری اور جنون سے بھری آواز مشعل کے کانوں میں گونجی تھی۔۔۔۔۔۔

"احساس ہوتا ہے۔ unique جب تم مجھے دیکھتی ہو تو مجھے بہت"

ایک ایک کر کے ساحر کے الفاظ مشعل کے کانوں میں گونج رہے تھے جسے وہ سہیر کا دوسرا روپ سمجھتی رہی وہ ساحر تھا۔۔۔۔۔

مشعل کے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔اسے ساحر سے ایک بار پھر بے انتہا خوف آنے لگا تھا۔اسکی لال انگارہ لاوہ اگلتی آنکھیں آج بھی ویسی ہی تھیں۔

"کیا تم کو اندازہ ہے کہ تم کتنی خوبصورت ہو۔"

"بس مجھے خود کو دیکھنے دو۔۔۔۔۔۔۔۔جی بھر کے۔۔۔۔

میں کیسے سمجھ نہیں پائی اس بات کو۔۔۔۔او میرے خدا اب کیا ہو گا میں کیسے سہیر سے سب کہوں گی۔۔۔اور اس شخص کے سامنے۔۔۔۔۔"

مشعل کے دماغ میں سوچیں اور باتیں گڈ مڈ ہو رہی تھی۔

میرے لیے کوئی بات اسے بات سے اچھی نہیں کہ تم یہاں ہو میرے سامنے۔۔۔۔۔۔۔اور کوئی بات اس بات سے بری اور نا قابل برداشت

نہیں کہ تم خود کو مجھ سے دور کرنا چاہو۔۔۔۔۔کیونکہ ایسا میں ہونے نہیں دوں گا۔" مشعل نے گھبرا کر ایک نظر سہیر کی جانب دیکھا تھا اور باہر کی جانب دوڑنے لگی تھی۔

کیا ہو گیا ہے یار؟"سہیر نے الجھن آمیز تاثرات کے ساتھ ساحر کو دیکھا" تھا۔۔۔مشعل تب تک نکل چکی تھی۔

مشعل۔۔۔۔۔مشعل لسن ٹو می۔۔۔۔"وہ مشعل کے پیچھے گیا تھا۔"

ساحر ابھی بھی بت بنا وہیں کھڑا تھا۔آج تک کسی بات نہیں سہیر آفندی کو وہ شاک نہیں دیا تھا جو شاک اسے آج ملا تھا۔وہ ایسے ہی بنا تاثر دیے کسی ٹرانس کی کیفیت میں چلتا اپنے کمرے کی جانب چلا گیا۔

ساحر کے لفظوں کی بازگشت ابھی بھی مشعل کے کانوں میں ہو رہی تھی۔ وہ پھولی سانس اور سینے سے سر پٹختے دل کے ساتھ باہر تک آئی تھی جب موحد نے اسے بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑا تھا تو وہ ہوش میں ائی تھی۔

دوسری جانب ایمان جو عمار کے ساتھ شاپنگ کر کے آئس کریم کھانے بیٹھی تھی اپنے فون میں موجود مشعل اور سہیر کی تصویر جو اس نے آج ہی کچن کی کھڑکی سے چھپ کر کھینچی تھی عمار کو دیکھانے لگی۔

یہ دیکھو سہیر بھائی۔۔۔۔اچھے ہیں ناں۔"مشعل نے مسکرا کر عمار کو" پکچر دیکھائی تھی جو حیرت سے تصویر کو زوم کر کے دیکھ رہا تھا۔

آر یو شیور یہ سہیر ہے؟"عمار نے نا سمجھی سے دیکھتے پوچھا تھا۔"

کیا بول رہے ہو عمار دماغ میں گرمی چڑھ گئی ہے؟"ایمان نے عمار کے" ماتھے کو چھوتے اس کے ہاتھ سے فون لیتے کہا تھا۔

کیونکہ اس انسان کو تو اس دن میں نے بینڈیج کروائی تھی یہ ساحر ہے" ۔۔ساحر آفندی۔۔۔۔"عمار نے کہا۔

عمار کیا بولے جا رہے ہو۔۔۔۔"ایمان نے کہا جب ایک سوچ بجلی کی" تیزی سے اسکے دماغ میں آئی تھی۔۔۔

جیسے وہ اب تک سپلٹ پرسنیلٹی سمجھتی رہیں تھیں وہ حقیقت میں دو الگ "

"لوگ تھے نا کہ دو الگ پرسنیلٹیز۔

اسکا مطلب یہ دونوں ہمشکل ہیں۔۔۔"ایمان نے سر پکڑتے کہا تھا۔"

اور تم لوگوں کو لگا کہ وہ ذہنی بیماری کا شکار ہے تم ناولز کی دیوانیوں کا بھی"

کوئی حال نہیں ہے۔"عمار نے نفی میں گردن ہلاتا کہا تھا۔

اچانک ایمان کو ریسٹورینٹ والا واقع یاد آیا مطلب وہ انسان جیسے ہم سہیر کا

دوسرا روپ سمجھ رہے تھے وہ ساحر تھا مشعل کا سائیکو

عاشق۔۔۔۔ایمان زیر لب بڑبڑائی۔۔۔

اومائی گاڈ!"عمار نے خود کلامی کرتی ایمان کو عجیب نظروں سے دیکھا۔"

عمار مجھے مشعل کے گھر لے چلو۔۔۔اسے جب یہ سب پتہ چلے گا تو وہ کیسا"

ری ایکٹ کرے گی؟"ایمان نے پریشانی سے کہا۔

کیا کرے گی تھوڑی بہت شرمندگی ہو گی اور کیا۔"عمار جو ساری بات"

نہیں جانتا تھا کندھے آچکا کر کہنے لگا۔

اب تم کو کیا بتاؤں کہ مجھے کیا بات پریشان کر رہی ہے۔"ایمان نے عمار" کو دیکھتے سوچا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ایمان کو ساری بات بتانے کے بعد مشعل نے سامنے پڑے گلاس سے چند گھونٹ خلق میں اتارے۔

مشی ریلیکس ہو جا ایسے ٹینشن لینے سے کیا ہو گا؟"دیکھ تو کچھ دیر آرام کر" دماغ کو سکون دے پھر ہم بات کریں گے اور ابھی سہیر یا ساحر کسی کے بارے میں مت سوچ اور اپنے دماغ کو آرام دے میں موحد بھائی کو مطمین کر آؤں وہ نا جانے سہیر کو لے کر کیا کیا اندیشے پال چکے ہیں۔"ایمان کہتی

باہر آئی تھی جہاں موحد ہاتھ میں فون تھامے کھڑا تھا جس پر سہیر کی لاتعداد کالز آچکی تھیں۔

ایمان مشعل۔۔۔۔۔موحد ایمان کی جانب بڑھا تھا۔"

بلکل ٹھیک ہے وہ بھائی کچھ ایسا ویسا مت سوچیں اور نا ہی سہیر کو بھائی کو" لے کر کچھ اندیشے پالیں۔"ایمان نے اسے سمجھایا۔

تو وہ ایسے رو کیوں رہی تھی۔"موحد کو تسلی نہیں ہوئی تھی۔"

کیونکہ اپنی آنکھوں سے سہیر آفندی کے دوسرے روپ یعنی ساحر" آفندی کو دیکھ کر آرہی ہے۔"ایمان نے بتایا۔

واٹ؟"موحد نے تقریباً چلا کر کہا تھا۔"

جی وہ ساحر سہیر بھائی کا جڑواں ہے۔۔۔۔انکا ہمشکل !ان دونوں میں" زرہ برابر بھی فرق نہیں ہے۔اس لیے وہ بس سہیر کے سامنے شرمندہ ہو گئی ہے۔کیونکہ اس نے سہی بھائی سے کہہ دیا تھا کہ وہ سپلٹ پرسنیلٹی کا شکار ہیں۔"

شرمندگی میں کوئی ایسے پھوٹ پھوٹ کر روتا ہے جانتی ہو میں نے سہیر" کو لے کر کیا کیا سوچ لیا تھا اچھا ہوا وہاں میں نے کچھ کہہ نہیں دیا۔۔۔۔مجھے تو ابھی سے شرمندگی ہو رہی ہے کہ سہیر بھائی سے بات کیسے کروں گا وہ بے چارہ تو کہہ رہا تھا کہ اس نے کچھ نہیں کیا اور میں کب سے انکی کالز اگنور کر رہا ہوں۔"موحد کو اپنے سہیر سے رویے پر ندامت ہوئی تھی۔

مگر صرف ایمان تھی جو مشعل کی پریشانی اور رونے کی اصل وجہ سے واقف تھی۔

Zubi Novels Zone

مشعل اور موحد کے جانے کے بعد سہیر پریشانی سے اندر آیا تھا جہاں سے ساحر جا چکا تھا۔اسے مشعل کا رویہ سمجھ نہیں آیا تھا۔اس نے تو نا اسے ایسا کچھ کہا تھا کہ وہ شرمندہ ہوتی پھر اتنا شدید ری ایکشن۔۔۔۔اور ساحر بھی تو اتنا عجیب برتاؤ کر رہا تھا۔۔۔۔

خیر وہ تو ہے ہی عجیب۔۔۔۔"خود کالامی کرتا وہ سیڑھیاں چڑھتا اوپر" ساحر کے کمرے کی جانب چلا گیا تھا۔جسکے کمرے کا دروازہ بند تھا۔

"Sahir open the door."

سہیر نے دروازہ بجاتے کہا تھا مگر کوئی جواب نہیں آیا تھا۔کافی دیر وہ ایسے ہی دروازہ بجاتا رہا مگر کوئی کامیابی ہوتی نظر نہیں آئی۔

ہو کیا گیا ہے آج سب کو؟"سہیر نے چڑ کر کہا۔"

آج عجیب برتاؤ کرنے کا عالمی دن ہے جو ہر کوئی ایسی حرکتیں کر رہا"

ہے۔۔۔۔تم تو تھے ہی عجیب وہ مشعل کو نا جانے کیا ہو گیا ہے وہ بھی ایسی

غیر معقول حرکات کر رہی ہے۔"دروازے کے پاس کھڑے وہ ساحر سے مخاطب تھا۔

اندر ساحر بند ہوتی پلکوں کے ساتھ سہیر کے الفاظ کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا مگر انھیں کوئی نام نہیں دے پایا تھا۔ساری بات میں بس ایک نام وہ سمجھ پایا تھا۔

"مشعل۔۔۔۔۔۔۔"

ZNZ Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سہیر سخت الجھن کا شکار تھا۔شام ہونے کو تھی مگر ساحر کمرے سے باہر نہیں آیا تھا۔موحد کو بھی سہیر نے دوبارہ کال نہیں کی تھی۔کیونکہ وہ پہلے

ہی متعدد بار اسے کالز کر چکا تھا۔البتہ مشعل سے بات کرنے کی وہ کافی بر کوشش کر چکا تھا۔ مگر اس نے فون نہیں اٹھایا تھا۔ سہیر سخت الجھن کا شکار ساری دنیا سے لاتعلق سا بیٹھا تھا۔ تبھی شان نے کال کی تھی۔

"! کہو شان"

کیسے ہیں سر؟" شان نے پوچھا تھا۔"

"ٹھیک ہوں ! تم کہو۔"

"سر ساحر سر کال نہیں اٹھا رہے کب سے کال کر رہا ہوں۔"

شان نے بتایا۔

پتہ نہیں کمرے میں بند ہے کافی دیر سے مجھ سے بھی بات نہیں کر رہا" جانتا ہے نا جو حرکت اس نے کی ہے اس کے لیے جوابدہ ہونا پڑے گا مگر اب کی بار اتنی آسانی سے اسے جانے نہیں دوں گا۔اسکی وجہ سے مجھے کتنی شرمندگی ہوئی ہے اسکا اندازہ نہیں ہے اسے۔۔۔۔اور اس شرمندگی

میں تم برابر کے شریک ہو شان۔ "سہیر کو پھر سے اخبار میں آئی خبر یاد آ گئی تھی اور وہ نئے سرے سے غصہ ہوا تھا۔

جی سر۔۔۔۔۔۔۔ "شان نے فقط اتنا کہا تھا اور کال کاٹ دی تھی سہیر جو " کہہ رہا تھا وہ سچ تھا مگر شان کے پاس کیا کوئی اور چارہ تھا۔ ایسا سہیر بھی جانتا تھا۔

سہیر اٹھ کر ساحر کے کمرے کی جانب گیا جانے لگا تھا جب موحد کی کال آنے لگی۔۔۔۔ سہیر کچھ دیر سوچتا کال ریسیو کر کے وہیں بیٹھ گیا۔

ہیلو۔۔۔۔! "سہیر نے مستحکم لہجے میں کہا۔"

ہیلو سہیر بھائی آئی ایم سوری آپکی کال نہیں لے سکا. "موحد نے اپنا لہجہ " ہموار کرتے کہا۔

"اٹس اوکے موحد۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔ مش۔۔۔۔"

مشعل ٹھیک ہے سہیر بھائی۔۔۔ "موحد نے سہیر کا سوال سمجھتے ہوئے " کہا تھا۔ سہیر گہرا سانس لے کر رہ گیا۔

وہ شاید آپکے بھائی کو دیکھ کر شرمندہ ہو گئی تھی۔وہ کیا سمجھتی رہی اور سچ" کچھ اور نکلا۔بس اسی وجہ سے وہ کافی شرمندگی محسوس کر رہی تھی۔کچھ اور نہیں۔"موحد نے سہیر کو وضاحت دیتے کہا۔

ہاں شاید مگر مجھے امید یا اندازہ نہیں تھا کہ لڑکیاں شرمندگی میں روتی" ہیں۔"سہیر نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا. مشعل کے رد عمل نے صحیح معنوں میں اسکی سانس روک دی تھی۔

سہیر بھائی آئی ایم سوری میں بھی پتا نہیں کیا سوچتا رہا۔"موحد نے بھی" شرمندگی کا اظہار کیا۔

اٹس اوکے موحد تمھاری جگہ کوئی بھی بھائی ہوتا تو ایسا ہی رد عمل دیتا سو" ڈونٹ بی سوری۔"سہیر نے فراخ دلی کا مظاہرہ کیا تھا۔

اوکے سہیر بھائی جلد ملتے ہیں۔خدا حافظ اینڈ تھینک یو۔۔۔"موحد نے" کہہ کر کال بند کر دی۔ مشعل کی جانب سے سب ٹھیک ہونے کا سن کر سہیر مطمئین ہوا تھا۔اور وہ مشعل سے دوبارہ ملنے کا خواہش مند تھا مگر وہ

لڑکی بنا بات کے رد عمل دینے میں ماہر تھی ایسا سہیر کا خیال تھا کیونکہ اصل بات اور مشعل کی فکر سے وہ بھی ناواقف تھا۔اس لیے سلیمان صاحب کے آنے کے بعد ہی وہ مشعل سے ملے گا۔۔۔اس نے فیصلہ کیا تھا۔البتہ فون پر بات ہو سکتی تھی۔

اس الجھن کے حل ہوتے ہی سہیر کو ساحر اور انیتا کے مسلے کا خیال آیا تھا اسے جلد سے جلد یہ الجھن بھی سلجھانی تھی۔

جبکہ موحد نے کال کر کے باپ سے ساری بات کلئیر کر دی تھی اور ساحر آفندی کے بارے میں بتا دیا تھا جسکے متعلق انکا کہنا تھا کہ سہیر انھیں پہلے ہی اپنے بھائی کے بارے میں بتا چکا تھا۔بس مشعل کے رونے اور موحد کے سہیر کو لے کر غلط فہمی کا شکار ہونے کی بات وہ گول کر گیا تھا۔

عاقل افتخار کی پھیلائی خبر ہر طرف گردش کر رہی تھی جبکہ آفندیز اس خبر کو جھٹلا رہے تھے۔

عاقل اور چوہدری افتخار اپنے آفس میں بیٹھے اس خبر کو سن کر بے انتہا خوش تھے کیونکہ عاقل افتخار پر آج پہلی بار اسکے باپ کو فخر ہوا تھا۔

"ڈیڈ اب مجھے لگتا ہے جس خبر کو سہیر آفندی جھٹلا رہا ہے اسے سچ ثابت کرنے کے لیے یہ ثبوت میڈیا تھا تو پہنچ جانا چاہیے۔" اپنے فون پر ستارہ اور ساحر کے فوٹو کو دیکھتا عاقل کہنے لگا جو اسکے نزدیک سہیر آفندی تھا کیونکہ ساحر سے تو ناوہ کبھی ملا تھا اور نا اسے جانتا تھا۔ اگر جانتا ہوتا تو شاید ایسا کرتا ہی ناں۔

دوسری جانب ستارہ سر ہاتھوں میں گرائے ساحر کے غصے کے ڈر سے سخت پریشان تھی۔۔۔۔ خبر پھیلانے والے سے وہ اچھی طرح واقف تھی۔ مگر ساحر آفندی تو کہیں غائب ہی ہو گیا تھا۔ جیسے دنیا سے اوجھل تھا۔

شان نے ساحر کے آرڈرز پر عمل شروع کر دیا تھا اور عاقل کی ہر حرکت پر نظر رکھ رہ تھا۔ سمیع نے بھی شان سے مل کر معاملہ نبھٹانے کی کوشش کی تھی اور جو اس معاملے کی وجہ تھا سب سے لاتعلق سا بنا بیٹھا تھا۔ سہیر وقتاً فوقتاً شان اور سمیع سے رابطے میں تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مشعل سو کر اٹھی تھی تو اسکا دماغ کچھ شانت ہوا تھا۔ مگر ساحر کو سوچ کر اسکو پھر سے فکر لاحق ہو گئی تھی۔ وہ تب ساحر کو سوچے جا رہی تھی۔ اسے ساحر سے بے انتہا خوف آیا تھا اسکی باتیں اسکے دیکھنے کا انداز مشعل کی یاد کے پردے پر سب تازہ ہو گیا تھا۔ مشعل کا دماغ بہت سی سوچوں کی آماجگاہ بن چکا تھا۔

"کیا ساحر نے وہ سب جان بوجھ کہ کیا تھا؟"

"کیا وہ جانتا تھا مشعل ہی وہ لڑکی ہے جیسے اسکا بھائی پسند کرتا ہے؟ "

"کیا اسکا مشعل کے نزدیک آنا ایک دانستہ فعل تھا؟ "

"اگر ایسا تھا تو کل وہ اسے اپنے گھر میں دیکھ کر حیران کیوں ہو گیا تھا؟ "

اور کیا آنے والے وقت میں وہ مشعل کے لیے کوئی مسلہ نہیں پیدا کے "

"گا؟

سوال بہت سے تھے اور جواب صرف ساحر آفندی کے پاس تھا جس سے پوچھنے کی ہمت مشعل میں نا تھی۔اس کے اندر تو کبھی اسکا سامنا کرنے کی بھی ہمت نہیں تھی کجا کے اس سے سوال کرنا یا اسکی بھابھی بن کر ایک ہی گھر میں رہنا۔

ایمان اندر آئی تو مشعل ہونقوں کی طرح بیڈ پر بیٹھی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔

جاگ گئی تم؟"ایمان اسکے قریب آتی کہنے لگی جواباً مشعل بے تاثر"
نظروں سے ایمان کو دیکھنے لگی۔

مشی اتنا گھبرا کیوں رہی ہے؟"ایمان نے اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں"
لیتے ہوئے کہا۔

تو کیا نہیں گھبرانا چاہیے؟اس دن جو اس شخص نے کہا اور کیا؟اور یہ"
جاننے کے بعد کے وہ شخص میرے ہونے والا منگیتر نہیں بلکہ اسی کا جڑواں
بھائی ہے کیا مجھے گھبرانا نہیں چاہیے؟اس شخص کا جنون دیکھ کر مجھے پریشان
نہیں ہونا چاہیے۔وہ کہتا تھا کہ مجھے خود سے دور نہیں ہونے دے گا تو کیا وہ
مجھے سہیر کے ساتھ جانے دے گا؟"مشعل نے ایمان کی آنکھوں میں
دیکھتے پوچھا تھا۔مشعل کے سوالات اور فکر ایمان کو بھی جائز لگی تھی مگر
ابھی اسے مشعل کا دھیان ہٹانا تھا۔

ہاں مشی تو ٹھیک کہہ رہی ہے پر اسکے بعد اس نے تجھے ڈھونڈنے کی"
کوشش بھی نہیں کی وہ تیرے سامنے تک نہیں آیا۔۔۔ہو سکتا ہے وہ

سب اس نے مزاق میں کہا ہو؟ وہ کافی وقت یورپ میں گزار کر آیا ہے ہو سکتا ہے اس نے بس ایسے ہی کہہ دیا ہو اور جب وہ تیرا سچ جان گیا ہے تو خود ہی پیچھے ہٹ جائے۔" ایمان نے ایک اور نقطہ اٹھایا۔

"مزاق تو نہیں تھا وہ ایمان۔۔۔اسکا وہ جنون، وہ بے اختیاری، ارد گرد سے بے نیازی۔۔۔اگر مزاق ہوتا تو اس میں اتنی شدت تو نا ہوتی۔اسکی وہ لال انگارہ آنکھیں وہ سامنے والے کو جلا کر خاک کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔۔۔مجھے یہ خیال ہی خوف میں مبتلا کر رہا ہے مانی کے اگر سہیر کو یہ سب پتہ چل گیا تو۔۔۔۔مگر ساحر نے سہیر سے اس بارے میں بات کر دی تو؟"

"کچھ نہیں ہوتا مشعل سہیر جانتا ہے کہ تم غلط فہمی کا شکار تھی اور اگر ساحر نے سہیر سے کچھ کہا بھی تو کم سے کم وہ تمھیں جج نہیں کرے گا نا کسی شک کا شکار ہو گا اس لیے پریشان مت ہو۔۔۔ویسے جتنا میں نے انیتا سے ساحر کے لیے سنا ہے وہ تو سہیر پر جان چھڑکتا ہے یقیناً وہ بنا کچھ کہے چپ چاپ

پیچھے ہٹ جائے گا۔" ایمان نے اپنا تجزیہ پیش کیا مگر مشعل گہری سوچ میں ڈوبی نا جانے سوچوں کے ساتھ بہتی کہاں سے کہاں جا چکی تھی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

انیتا جو کراچی آئی ہوئی تھی اس وقت سی ویو پر اپنی ایک دوست کے ساتھ بیٹھی تھی۔ وہ میٹینگ کے نام پر اس جگہ ان لوگوں سے جھٹکارہ حاصل کر کے آئی تھی وہ کچھ دیر تنہا رہنا چاہتی تھی۔ میٹینگ تو بس ایک بہانہ تھی حقیقتاً وہ فواد کے سامنے بہت شرمندگی محسوس کر رہی تھی کیونکہ اس نے ہمیشہ ساحر کو لے کر جو خوش فہمی پال رکھی تھی اس میں فواد کو بھی وہ کافی بار جتا چکی تھی کہ ساحر کے لیے وہ کتنی اہم ہے اور ساحر آفندی اس کے لیے کیا کیا کر چکا ہے اور کیا کر سکتا ہے۔۔۔۔ یہ سچ بھی تھا ساحر آفندی خود

سے منسلک رشتوں اور دوستوں خاص کر انیتا کے لیے جان دے سکتا تھا اور لے بھی سکتا تھا۔انکی خوشی کے لیے کچھ بھی کر گزرتا تھا۔۔۔۔مگر اب ساحر ہی نے ایک طوائف ایک ڈانسر کے سامنے انیتا کو ڈی گریڈ کیا تھا یہ شرمندگی وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔سونے پر سہاگہ آج صبح سے گردش کرنے والی خبر انیتا تک بھی پہنچ گئی تھی۔حقیقت سے وہ واقف نہیں تھی اور اسکی غلط فہمی کا لوگ فایدہ اٹھانے والے تھے۔

"Stop thinking Anita !"

اسکی کزن پلس دوست عنایہ جو کچھ وقت پہلے ہی شادی کر کے کراچی آئی تھی جب سے اسے خاموش دیکھ کر اب اکتا چکی تھی۔وہ انیتا کی ساحر کی پسندیدگی سے واقف تھی۔

"I simply can't get this out of my mind..."

میرا اپنے دل ودماغ پر کنٹرول نہیں رہا عنایہ میں کیا کروں۔"انیتا نے بے"
بسی سے کہا۔

انیتا ایک بار اسکا فون سن لو وہ تم کو کب سے فون کر رہا تھا۔"عنایہ نے"
اسے سمجھانا چاہا۔

اس نے تو نہیں کیا وہ تو سہیر ہے جو اپنے بھائی کی غلطیوں پر پردہ ڈالتا رہتا"
ہے۔"انیتا نے چڑ کر کہا تھا۔

تم جانتی ہو عنایہ اگر وہ اتنا ہی معصوم تھا اور تمھاری بات مان بھی لوں کہ"
کسی اور وجہ سے وہاں تھا تو کم سے کم وہ مجھے وہاں اس لڑکی کے سامنے
جسٹیفیکیشن تو دے سکتا تھا۔آرام سے سمجھا سکتا تھا۔اسے تو میرا وہاں ہونا
ہی اچھا نہیں لگا تھا۔آئی نو وہ پہلے بھی میرا لنچ چھوڑ کر اسی کے پاس گیا تھا
اور۔۔۔۔۔۔"

اور تمھاری دعوت بھی اٹینڈ نا کرنے کے لیے اس نے جان بوجھ کر اپنی گاڑی لیمپ پوسٹ پر ٹھوک دی ہو گی رائیٹ۔" عنایہ نے اس بار اپنی ہنسی ضبط کرتے کہا تھا جس پر انیتا بس اسے گھورے گئی تھی۔

دیکھو عنایہ اسکی وکالت مت کرو۔" انیتا نے اس ہنوز گھورتے کہا تھا۔"

اوکے نہیں کر رہے ابھی پلیز کچھ دیر اپنا موڈ ٹھیک کر لو۔" عنایہ نے بات" بدلتے دور کھڑے چند لوگوں کی جانب اشارہ کیا تھا۔

انیتا نے بھی مسکرا کر اسکی بات کا جواب دیا تھا۔ جب اسکے فون پر اسی انجان نمبر سے میسج موصول ہوا تھا۔

کسی سچویشن سے ایسکیپ کرنے سے کچھ نہیں ہوتا مس انیتا آپکو ہر سچوئشن" کو فیس کرنا چاہیے۔" میسج پڑھ کر انیتا کے ماتھے پر بل پڑھ گئے تھے۔ وہ انجان نمبر جس کا تھا وہ انیتا کے لیے اب انجان نہیں رہا تھا۔

چاہتا کیا ہے یہ انسان۔" انیتا نے فون بیگ میں ڈالتے کہا تھا۔"

جس کو کرنا چاہیے وہ رابطہ کر نہیں رہا اور یہ انسان نا جانے کیوں میرے" پیچھے پڑھا ہوا ہے۔"انیتا کا دماغ الجھا ہوا تھا۔

مشعل ایمان کے کہنے پر کمرے سے باہر آئی تھی جہاں موحد پہلے سے ہی موجود تھا۔ایمان کچن میں سب کے لیے چائے بنا رہی تھی۔

کیسی ہو مشعل؟"موحد نے اسے دیکھتے پوچھا۔"

ٹھیک ہوں بھائی۔"مشعل نے زبردستی مسکرا کر کہا تھا۔"

تم نے تو ڈرا دیا تھا مجھے۔جانتی ہو تمھاری حرکت سے میرے دماغ میں کیا" کیا وسوسے پیدا ہو رہے تھے۔"موحد نے مشعل کو دیکھتے کہا۔

گھبرا گئی تھی بھائی۔۔۔بلکہ شرمندہ ہو گئی تھی۔"مشعل نے وضاحت" دیتے کچن سے برآمد ہوتی ایمان کو دیکھا تھا جو ٹرے میں چائے کے کپ اور ٹی پاٹ رکھے باہر آئی تھی۔

عمار کیوں نہیں آیا ابھی تک؟"موحد نے پوچھا تھا۔"

جی بس آرہا ہو گا۔ابھی میسج آیا ہے۔"ایمان نے بتایا تبھی ڈور بیل ہوئی تو" موحد باہر چلا گیا عمار کو ریسیو کرنے جو ایمان کو پک کرنے آنے والا تھا اور موحد کے کہنے پر چائے ان کے ساتھ پینے کا وعدہ کیا تھا۔

تم جا رہی ہو مانی۔"مشعل نے ایمان کی جانب دیکھا تھا۔"

ہاں آج پورا دن یہیں گزار دیا اور کل ماموں ممانی بھی آرہے ہیں تو انکے" آنے کی تیاری کرنی ہے۔نکاح کی ڈیٹ فائنل کرنے ماموں تو چاہتے ہیں جلد سے جلد نکاح کر دیں اور پھر کچھ ماہ تک رخصتی۔"ایمان نے مشعل کا دھیان بھٹکانے کے لیے اپنے نکاح کا ذکر چھیڑ دیا۔

اسلام علیکم!"عمار موحد کے ساتھ اندر آیا تھا۔"

واعلیکم السلام!" مشعل اور ایمان نے ایک ساتھ جواب دیا۔ عمار نے "
نظروں میں ایمان سے مشعل کی جانب اشارہ کر کے پوچھا کیونکہ ایمان
اسے مشعل کی حالت کے بارے میں بتا چکی تھی۔
ایمان نے آنکھوں ہی آنکھوں میں سب ٹھیک ہونے کا اشارہ کیا تھا اور "
سب کے لیے چائے کپوں میں نکالنے لگی۔
ارد گرد کی باتیں کرتے وہ سب لوگ خوشگوار ماحول میں چائے پی رہے
تھے۔ سب نے مشعل کی سنجیدگی کو نوٹ کیا تھا۔
مشعل منہ ٹھیک کر لو یار کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہوئی۔" موحد نے "
سب کی نگاہوں کے مفہوم پڑھ کر کہا تھا۔
ہاں مشعل انفیکٹ جب میں نے سہیر کی تصویر دیکھی تو میں بھی شاک ہو "
گیا تھا۔ وہ دونوں بلکل ایک سے ہیں تو آپکا غلط فہمی کا شکار ہونا فطری بات
تھی۔" عمار نے اپنی رائے دی۔

مگران دونوں میں فرق تھا۔۔۔انکی آنکھوں کا تاثر۔۔۔بولنے کا"
انداز۔۔۔۔انکی باڈی لینگوئج۔۔۔ایک مشرق تو دوسرا
مغرب۔۔۔وہ دونوں ایک سے ہو کر بھی جدا تھے اور یہ بات مجھ سے
بہتر اب کوئی نہیں سمجھ سکتا۔کیونکہ میں ان دونوں سے مل چکی ہوں۔"
مشعل نے چائے کے کپ سے اوڑتی بھاپ کو دیکھتے کہا تھا۔جو عجیب
شکلیں بناتی ہوا میں غائب ہو رہی تھی۔
ملی کب؟اسے تو تم نے بس دیکھا تھا۔"موحد نے بتایا جیسے مشعل کو یاد"
کروانا چاہا ہو۔
ہاں اور پہلی بار کوئی بھی غلط فہمی کا شکار ہو سکتا ہے ناں۔چھوڑ اس بات"
کو۔۔۔خیر آپ یہ بتائیں موحد بھائی آپ نے کب جانا ہے آسٹریلیا؟"
ایمان نے بات بدلتے کہا۔

بس یار اسی مہینے کے آخر میں پھر سوچا کہ اس جھلی کی شادی کے بعد ہی چلا" جاؤں ابھی کچھ مہینوں کا وقت ہے میرے پاس اور پھر سہیر بھائی کو بھی "بڑی جلدی ہے شادی کی تو اس کے بعد ہی جاؤں گا۔

"بات گھوم پھر کر پھر سے سہیر اور شادی تک آگئی تھی۔"

بھائی مجھے نہیں کرنی اس سے شادی۔" مشعل نے فورا کہا تھا جس پر ایمان" اپنا سر پیٹ کر رہ گئی

مشعل تم تو چپ ہی رہو۔ کوئی فایدہ نہیں ہے تم کو سمجھانے کا۔ تمھیں" امی خود سیٹ کریں گی۔" موحد نے بھی چڑ کر کہا تھا اور عمار کی جانب متوجہ ہو گیا۔

ایمان بھی نفی میں سر ہلاتی اپنی دوست کو دیکھنے لگی۔۔۔ان سب کو یہ بات اتنی بڑی نہیں لگ رہی تھی جتنی مشعل کو۔۔۔اور ایمان کا خیال تھا کہ مشعل نے بات کو بلاوجہ سر پر سوار کر لیا ہے۔

سہیر لیپ ٹاپ سامنے رکھے کب سے آفس کا کام نبھٹا رہا تھا۔آج اس سب میس کی وجہ سے آفس نہیں گیا تھا اور اب اپنے لینڈ نگ کام دیکھ رہا تھا۔گھڑی پر نظر ڈالی تو شام کے سات بج رہے تھے اور ساحر تب کا اب تک کمرے سے باہر نہیں نکلا تھا۔سہیر لیپ ٹاپ رکھتا ساحر کے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔دروازہ ناک کرنے کے بعد بھی کوئی آواز نا آئی تھی جیسے اندر کوئی تھا ہی نہیں جبکہ کمرہ اندر سے بند تھا۔

ڈپلیکیٹ کی سے دروازہ کھول کر سہیر اندر داخل ہوا تو ساحر بیڈ پر جوتوں سمیت اوندھے منہ لیٹا ہوا تھا۔

سہیر نے نانام سمجھی سے ساحر کو دیکھا تھا۔وہ تو اپنے کمرے کو لے کر کافی نفاست پسند تھا پھر جوتوں سمیت بیڈ پر لیٹنا۔۔۔۔۔

ساحر اٹھو!"اسکے قریب جانتے ہوئے سہیر نے اسکا کندھا ہلایا تھا۔ مگر" کوئی رد عمل ظاہر نہیں ہوا تھا۔ سہیر نے آگے بڑھ کر بیڈ سائڈ لیمپ ان کئے تھے نظر بیڈ پر پڑی دوائی کی شیشی پر پڑی تھی جو کہ ٹرینکولائزرز تھی جو ساحر اکثر سونے کے لیے لیتا تھا۔۔۔۔ مگر بہت وقت پہلے۔۔۔۔۔ مگر اس وقت وہ شیشی حالی تھی۔۔۔۔۔ سہیر نے ساحر کے ماتھے کو چھو کر دیکھا تھا کہ کہیں اسے بخار تو نہیں۔

ساحر۔۔۔۔۔اٹھ جاؤ اب شام ہو رہی ہے۔"سہیر نے پھر سے ساحر کو" پکارا تھا جو دواؤں کے زیر اثر گہری نیند میں تھا۔

کیا مسلہ ہے ساحر۔۔۔۔اس وقت کون نیند کی گولیاں لے کر سوتا" "ہے؟

سہیر چڑ کر کہتا ساحر کے جوتے اتار کر واپس پلٹ گیا تھا۔۔۔ پیچھے ساحر کا وجود بے حسی و حرکت ویسے ہی پڑا رہا۔

ساحر کا دماغ بہت الجھ چکا تھا اور دماغ کو شانت کرنے کے لیے اس کے پاس دو ہی حربے تھے ایک شراب اور دوسرا ٹرینکوائزرز۔ اور اس وقت ساحر کے پاس دوسرا طریقہ موجود تھا کیونکہ نا تو ساحر کوئی عادی شرابی تھا اور نا ہی آفندی ہاؤس میں کبھی شراب ہوا کرتی تھی۔ ساحر کبھی کبھار دوستوں کے ساتھ یہ حرکت بھی کر لیتا تھا مگر وہ نا تو اسکا عادی تھا اور نا ہی سہیر ایسی کسی چیز کی اجازت آفندی ہاؤس میں دیتا تھا۔ اس لیے اس نے نیند کی گولیاں لے کر خود کر پر سکون کرنا چاہا تھا۔۔۔ مگر۔۔۔۔۔۔

سہیر صبح سے اس سے بات کرنا چاہتا تھا مگر ساحر کوئی نا کوئی وجہ ڈھونڈ لیتا ہے اپنی کلاس لگنے سے بچانے کے لیے۔ "ایسا سہیر کا خیال تھا۔۔۔۔ ساحر کی ذہنی کنڈیشن سے بے خبر وہ اپنے پاس سے ساحر کے اس وقت سونے کو کوئی اور رنگ دے رہا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سہیر رات ڈنر کے ٹائم پھر ساحر کو اٹھانے گیا تھا جو صبح سے بھوکا پیاسا سویا ہوا تھا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی کمرے کو خالی دیکھ کر سہیر نا سمجھی سے ڈریسنگ روم اور واش رومز بھی چیک کر چکا تھا مگر ساحر نہیں تھا۔۔۔یعنی وہ اٹھ کر جا چکا تھا مگر کہاں۔

سہیر ساحر کی حرکتوں سے حد درجہ اکتا چکا تھا۔

سلیم۔۔۔رشید بابا۔۔۔۔ منصور۔۔۔۔ساحر کو کسی نے باہر جاتے دیکھا؟" وہ سیڑھیاں اترتے اپنے ملازمین سے ساحر کے بارے میں پوچھ رہا تھا جب سمیع باہر سے اندر آیا تھا۔

کی ہوا سر؟ سمیع نے سہیر کے چہرے کے زاویے بگڑے ہوئے دیکھے تو پوچھ بیٹھا۔

وہ الو کا پٹھا۔۔۔بنا بتائے نکل گیا ہے کہیں۔۔۔ صبح سے میں اس سے " بات کرنے کی کوشش کر رہا ہوں مگر اس پر کسی بات کسی چیز کا اثر نہیں ہوتا۔۔۔ایک طرف مشعل کی ٹینشن تھی جو حل ہو گئی مگر یہ انسان کبھی نہیں سدھر سکتا۔"سہیر غصے میں بولتا چلا گیا۔

سر انھیں تو گھنٹہ پہلے میں نے گھر سے بنا گاڑی کے نکلتے دیکھا ہے؟" سمیع " نے بتایا۔

کس وقت ؟"سہیر نے ماتھے پر ل ڈالے پوچھا۔"

تقریبا سوا سات بجے۔" سمیع نے گھڑی دیکھتے کہا۔ "

مگر سات بجے تو میں اسکے کمرے میں گیا تھا اور وہ بے سدھ سو رہا تھا نیند " کی گولیاں کھا کر۔"سہیر نے پیشانی مسلتے کہا۔

دن میں نیند کی گولی۔۔۔" سمیع نے کندھے اچکاتے تبصرہ کیا۔"

میں کہتا ہوں نا سمیع وہ انسان کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔ کبھی بھی کچھ " بھی۔۔۔۔۔۔پتہ کرو کہاں ہے وہ۔۔۔۔کچھ تو ایسا ہے سمیع جو سمجھ نہیں آ

رہا۔"سہیر کو صبح کا ساحر کا رویہ یاد آیا جب اس نے مشعل کو دیکھ کر کوئی تاثر نہیں دیا تھا۔

ساحر جو صبح مشعل کو اپنے گھر سہیر کے حوالے سے دیکھ کر حیران ہوا تھا اپنے دماغ کو شانت کرنا چاہتا تھا جس کے لیے اس نے ٹرینکولائزرز کا سہارا لیا تھا۔ مگر اس سے بھی کچھ دیر کو ہی وہ نیند میں ڈوب کر سب بھول پایا تھا۔ سہیر جب اسکے کمرے میں گیا وہ جاگ گیا تھا مگر اس وقت وہ نا اسکا سامنا کرنا چاہتا تھا اور نا ہی اسکے سوالوں اور باز پرس کو اپنے کے موڈ میں تھا اس لیے وہ سوتا بنا رہا اور سہیر کے کمرے سے چلے جانے کے بعد اس نے فٹ سے آنکھیں کھولیں تھی۔ مشعل کی یاد پہلے سے زیادہ اسکے ذہن کے

دریچے پر شدت سے سر پٹخ رہی تھی۔ جسے وہ کچھ وقت کے لیے ہی سہی فراموش کر دینا چاہتا تھا مگر وہ ناکام ہو رہا تھا۔ ادویات کے سہارے کچھ گھنٹے سو کر وہ یادیں وہ لمحات جن کا تعلق مشعل سے تھا جیسے تازہ ہو گئے تھے ذہنی تھکاوٹ سے نجات ملی تھی مگر دل پر اثر انداز ہوتے وہ لمحے وہ یادیں ابھی بھی ویسے ہی تھیں۔

مزید دس منٹ ویسے ہی گزرنے کے بعد وہ کمرے سے نکلا تھا اور گھر کے بیک ڈور سے نکلتا چلا گیا تھا۔ گاڑی نہیں نکالی تھی کہ سہیر یا کوئی اور الرٹ نا ہو جائے۔

اسے آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا بلا مقصد سوچوں میں ڈوبے سگریٹ سلگاتے چلے جا رہا تھا۔ ارد گرد سے بے نیاز اپنے آپ سے بے نیاز وہ کس راستے پر چل رہا تھا اسے کوئی ہوش نہیں تھا۔

"I want to get married as soon as possi-ble."

مجھے مشعل سلیمان پریشان کر رہی ہے۔مجھے وہ چاہیے جلد سے جلد"
میرے پاس پھر ہی شاید میرا دماغ ٹھیک سے کام کرنے لگے میں
کنسنٹریٹ کر سکوں۔"سہیر کے الفاظ اسے ذہن میں گونج تھے۔اسے
لگا یہ الفاظ اس کے ذہن پر ہتھوڑے کی ماند پڑھ رہے تھے۔

"I don't know I just can't figure out my feeling for her but I think _____it's love."

"تم اس سے ملو گے تو پتہ چلے گا۔۔۔۔"

"She's different!"

ساحر جتنا اس سب سے جان چھڑوانا چاہتا تھا سب اسکو مزید الجھارہ تھا۔
نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میں کیسے اس لڑکی کے بارے میں سوچ سکتا ہوں"
جو سہیر کی پسند ہے۔۔۔۔۔میرے دل میں وہ کیسے آسکتی ہے؟"ساحر نے
اپنے دل کو کوسا تھا۔

مگر وہ میرے جینے کی وجہ بن گئی تھی۔۔۔۔اس سے ایک ملاقات مجھے " زندگی کی خوبصورتی کا احساس کروا گئی تھی۔میں اسے نہیں بھول سکتا۔۔۔۔۔" دماغ نے بھی اپنی بے بسی کا اظہار کیا تھا۔

ایسا ساحر آفندی کی زندگی میں پہلی بار ہوا تھا کہ سہیر اور ساحر کی پسند ایک ہوئی تھی اگر وہ کوئی چیز ہوتی تو شاید وہ سہیر کے ساتھ بانٹ بھی لیتا مگر وہ لڑکی کوئی چیز نا تھی وہ تو ان دونوں بھائیوں کے جینے کی وجہ تھی۔۔۔۔اور اب صورت حال ایسی تھی کہ ساحر نا تو اسے اپنا سمجھ پا رہا تھا اور نا سہیر کا قبول کر پا رہا تھا۔وہ شدید الجھن کا شکار چلتا جا رہا تھا نا جانے کن راستوں پر اسے کسی چیز کا احساس نہیں تھا۔اسکا فون مسلسل بجا جا رہا تھا جیسے اگنور کرتا وہ واپس نا پلٹنے کے لیے چلتا جا رہا تھا۔اسے سمت اور راستے کا کوئی ادراک نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

وہ شدید الجھن کا شکار چلتا جا رہا تھا نا جانے کن راستوں پر اسے کسی چیز کا احساس نہیں تھا۔اسکا فون مسلسل بجا جا رہا تھا جیسے اگنور کرتا وہ واپس نا پلٹنے کے لیے چلتا جا رہا تھا۔اسے سمت اور راستے کا کوئی ادراک نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

بس آگے چلے جانا تھا۔۔۔شاید ایسے پیچھے رہ جانے والی باتوں سے چھٹکارہ مل جائے مگر وہ بات اتنی معمولی نا تھی جس سے وہ چھٹکارہ پا سکے۔۔۔۔۔ آج اسے سب فراموش ہو گیا تھا نا تو اپنا بھائی یاد تھا اور نا ہی وہ نمبر جیسے وہ سہیر کے فون سے نکال کر رابطہ کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔نا ہی جلد سے جلد نبھٹانے والے کام جن کو وہ ختم کرنا چاہتا تھا۔۔۔اور نا ہی ستارہ جسکے ساتھ مل کر وہ اپنے دشمن اور آفندی کنسٹرکشن کا نام خراب کرنے والے کو سزا دینا چاہتا تھا۔ہر بات سے انجان اور بے نیاز وہ بس مشعل کے بارے میں سوچے جا رہا تھا۔

مشعل وہ پہلی لڑکی جس نے اسے اپنی جانب کھینچا تھا وہ پہلی لڑکی جو اسکے حواسوں پر سوال ہو کر اسے دنیا بھلا گئی تھی۔زندگی کا ایک بڑا حصہ یورپ میں گزار کر جہاں ہر کماش ہر رنگ و نسل دنیا کے ہر خطے کی لڑکی اسکے ارد گرد موجود تھی جو اسکے ایک اشارے یا اسکی رضامندی پر خود کو خوش قسمت سمجھنے کو تیار بیٹھی تھیں۔۔۔۔۔ایسا نہیں تھا کہ مشعل سلیمان کوئی آفاقی حسن رکھتی تھی ناجانے کیا تھا جو وہ اسکے دل تک پہنچ گئی تھی بس پہلی ہی نظر میں۔۔۔ مشعل سے خوبصورت لڑکیاں ساحر کے ارد گرد تتلیوں کی طرح منڈلاتی رہی تھیں۔۔۔۔۔۔مگر شاید قسمت کو یوں ہی منظور تھا کہ ساحر کے دل میں وہی لڑکی آئی جو پہلے ہی اسکے جان سے پیارے بھائی کے دل پے قابض تھی۔۔۔۔یہ اتفاق تھا یا آنے والا بہت بڑا امتحان تھا۔۔۔اس سب سے انجان سہیر مشعل کی غلط فہمی دور ہو جانے پر خوش کیونکہ اب جو ہونے والا تھا تھا مگر ساحر اس سب سے حد درجہ پریشان تھا وہ شاہد ساحر کے کنڑول میں بھی نا تھا۔وہ اس سب سے نکلنا چاہتا تھا مگر

مشعل کو بھول جانا اسے اپنے دل سے نکالنا اتنا آسان نہیں تھا۔ سہیر کا حیال آتے اگر وہ یہ فیصلہ کر بھی لیتا مگر اسکا دماغ اسے بار بار یہ باور کروا رہا تھا کہ مشعل کے بغیر اسکا گزارہ مشکل ہے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر کو گھر نکلے کتنے ہی گھنٹے گزر چکے تھے مگر اسکا کوئی اتا پتہ نہیں تھا نا ہی شان اس سے رابطہ کر پایا تھا۔ شان اور سمیع کو لگ رہا تھا کہ وہ اپنی عادت کے عین مطابق کہیں چلا ہی ہے اور جب دل چاہے گا لوٹ آئے گا۔۔۔ مگر سہیر کو عجیب سی بے چینی نے گھیرے رکھا تھا۔

کچھ دنوں سے اسکے دل میں عجیب وسوسے جنم لے رہے تھے۔

اپنی دماغ اور سوچوں کو شانت کرنے کے لیے اس نے مشعل کو کال کی تھی جو کہ اٹھائی نہیں گئی۔وہ مشعل کو میسج کرنے لگا جو دن بھر آن لائن نہیں آئی تھی۔

جب کسی کو اگنور کر کے سزا دی جائے تو ایٹ لیسٹ اسے اسکا قصور بتا دینا" چاہیے۔" میسج سینڈ کرنے کے بعد وہ سکرین کر گھورتا اسکے جواب کا انتظار کرتا رہا۔۔۔دل سے اس نے مشعل کے آنلائن آنے کی دعا کی تھی جو قبول ہو گئی اور مشعل کے نام کے نیچے ٹائپنگ لکھا آنے لگا۔۔۔۔سہیر کا دل زور سے دھڑکا تھا۔

مشعل جو بے چینی سے بستر پر کروٹیں بدل رہی تھی اور آج دن بھر کے واقعات کو سوچ رہی تھی نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔رہ رہ کر لال انگارہ آنکھیں اسکی سوچوں کے دروازے کو چیرتی دماغ میں گھسی جا رہی تھی۔دو لوگ بلکل ایک سے کیسے ہو سکتے تھے اور پھر ایک سے ہو کر یکسر

مختلف بھی تو تھے۔انھی سوچوں میں مگن تھی جب سہیر کی کال نے اسے سوچوں کی اتھاہ گہرائیوں سے نکال کر ہوش کی دنیا میں لا کھڑا کیا تھا۔اس میں سہیر سے بات کرنے کی ہمت نا تھی اس لیے کال ریسیو نا کی تھی۔پھر اچانک واٹس ایپ پر سہیر کا میسج موصول ہوا تھا اور سہیر کا پیغام پڑھ کر اسکے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔سچ ہی تو کہہ رہا تھا جو بھی ہوا تھا اس میں سہیر کا کیا قصور تھا۔۔۔قصور تو شاید ساحر کا بھی نہیں تھا مگر یہ ساری سچویشن اچھی خاصی الجھ گئی تھی۔

اس نے سہیر کو جواب دینے کا فیصلہ کیا تھا۔جو سہیر کے لیے خوشی کا باعث بنا تھا۔

"آئی ایم سوری! میں آپکے بھائی کو دیکھ کر گھبرا گئی تھی میں نے سوچا نہیں تھا کہ وہ اور آپ اس حد تک ملتے ہوں گے۔میں شرمندہ تھی۔"سہیر کو مشعل کا پیغام ملا تو وہ پڑھ کر مسکرا دیا۔

شرمندگی میں آپکا یوں رونا مجھے سہی معنوں میں پریشان کر گیا تھا۔امید"

"کرتا ہوں آپکو پھر ایسی شرمندگی کا سامنا نہیں کرنا پڑے۔

میرے رونے اور گھبرانے کی وجہ کاش میں آپکو بتا سکوں۔

سہیر کا میسج پڑھ کر مشعل سوچ کر رہ گئی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

فجر سے کچھ دیر پہلے رات کی گہری تاریکی میں۔۔۔جب ہر طرف ہو کا عالم تھا۔وہ فرسٹ فلور پر بنے اپنے کمرے میں گہری نیند میں سوئی ہوئی تھی۔ سہیر سے میسجز پر بات کرتے وہ کب نیند میں ڈوب گئی تھی اسے پتہ بھی نا چلا تھا اور اب وہ دنیا جہاں سے بے خبر گہری نیند میں کھوئی ہوئی تھی۔

گرمیوں کا موسم ہونے کی وجہ سے کمرے کی بڑی سی کھڑکی کھلی چھوڑ دی گئی تھی۔۔۔۔۔۔جہاں سے تازہ ہوا اندر آ رہی تھی اسی تازہ ہوا کے ہمراہ ایک طوفان اس کھڑکی سے مشعل سلیمان کی زندگی میں ساحر آفندی کے روپ میں آنے کو تیار بیٹھا تھا۔ساحر آفندی بڑے آرام اور بے فکری سے اندر داخل ہوا تھا اور سیدھا جا کر پہلے کمرے کے دروازے کو اندر سے لاک کیا تھا۔اور اوپر سے چٹکی بھی چڑھا دی تھی کہ باہر سے کوئی چابی کی مدد سے بھی ڈوران لاک نا کر سکے۔وہ بہت سوچ سمجھ کر اپنا پلان تشکیل دے کر کہیں جلد بازی نہیں تھا نا ہی کوئی ایسا تاثر کہ آیا تھا اسے انداز و اطوار میں اسے کسی کے یہاں آ جانے کا ڈر تھا وہ ہر فکر سے بے نیاز بیڈ کے قریب آیا تھا جہاں مشعل سلیمان گہری نیند میں ڈوبی اپنے سامنے موجود خطرے سے انجان تھی۔۔۔۔۔۔بیڈ کے قریب جا کر اس نے سائڈ لیمپ ان کیا تھا تو اسکا چہرہ واضح ہوا۔۔اسکا اجڑا اجڑا حلیہ کہیں سے بھی اسے ساحر آفندی

ہونے کی خبر نہیں دیتا تھا۔آنکھوں میں ویسی ہی وحشت اور جنون تھا جو مشعل کی ریڈھ کی ہڈی میں سنسناہٹ پیدا کرنے کی اہلیت رکھتی تھا۔

تم جانتی ہو تم نے خود کو اور مجھے کس مشکل میں ڈال دیا ہے۔"بیڈ پر" بیٹھتے وہ اسکے اوپر جھکا اسکے معصوم خوابیدہ حسن سے اپنی انکھوں کی تپش کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہ تھا۔

اور اس مشکل کا حل جانتی ہو کیا ہے؟"وہ دونوں ہاتھ اسکے دائیں بائیں" ٹکائے اسکے چہرے پر نظریں دوڑاتا اس سے محو گفتگو تھا جو ابھی بھی اسکی موجودگی سے ناواقف تھی۔

اس مشکل کا ایک ہی حل ہے کہ ہم دونوں یہاں سے بہت دور چلے" جائیں۔جہاں ہمیں کوئی ڈھونڈ نا سکے۔۔۔۔نا تمھاری فیملی اور نا میرا وہ بھائی۔۔۔۔جواب میرے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ بن گیا "ہے۔

مشعل کے ماتھے پر سے بال ہٹاتا وہ خود ہی اپنے سوالوں کا جواب دیتا کہنے لگا۔

مشعل کو نیند میں ہی اپنے چہرے پر کسی کی نظروں کی تپش اور ماتھے پر کسی کی انگلیوں کا دہکتا ہوا لمس محسوس ہوا تھا۔ وہ کروٹ بدلنا چاہتی تھی جب ہاتھ کسی کے برہنہ بازو سے ٹکرایا تھا تو مشعل نے گھبرا کر آنکھیں کھولیں تھی تو اپنے عین سامنے اس جنونی ساحر آفندی کو دیکھ کر مشعل کی روح فنا ہوئی تھی۔ وہ چلانا چاہتی تھی موحد کو مدد کے لیے پکارنا چاہتی تھی مگر اسکی آواز نے اسکا ساتھ نہیں دیا تھا۔ وہ اسکے چہرے کے دائیں بائیں جانب ہتھیلیاں ٹکائے مشعل کے لیے فرار کی سب راہیں مفقود کرتا اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ساحر کو مشعل کا ڈرہ سہما روپ بہت بھلا معلوم ہو رہا تھا۔

اتنا ڈرتی کیوں ہو مجھ سے؟؟" ساحر نے ویسے ہی کچھ فاصلے سے اسکی" آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑے نرم مسکراہٹ اور اپنی گھمبیر آواز میں کہا

تھا۔ مشعل کے پاس کوئی جواب نہیں تھا یا جواب دینے کی ہمت وہ اپنے اندر نہیں رکھتی تھی۔

تم جانتی ہو میں یہاں کیوں آیا ہوں؟" ایک اور مشکل سوال ہوا تھا۔"

تاکہ تمکو دیکھ سکوں جی بھر کر۔۔۔بہت پاس سے۔۔۔مگر اب تم کو دیکھ "

"کر میرا ارادہ بدل سا گیا ہے۔۔۔۔

اب کی بار وہ پیچھے ہوتا اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ مشعل کو اسکی باتیں اور ارادے پریشان کرنے لگے تھے۔ خوبصورت آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب سا امڈ آیا تھا۔

رونا بند۔۔۔بلکل بند۔۔۔!" وہ ماتھے پر بل ڈالے سخت لہجے میں کہتا "

دوبارہ مشعل کے قریب بیٹھا اسے بازوں سے تھام کر اپنے مقابل بیٹھا چکا تھا۔ مشعل میں اتنی ہمت بھی نا تھی کہ وہ اپنے وجود کو ہلا سکتی۔ کیونکہ سامنے موجود شخص اسے ڈرا رہا تھا اسکا جنون اسکی دیوانگی دیکھ کر مشعل کا

دل لرز رہا تھا۔رات کے اس پہر وہ اس جنونی کے ساتھ اکیلی تھی۔۔۔یہ خیال ہی اسکی سانسیں روکنے کو کافی تھا۔

"اب ہم دونوں یہاں سے بہت دور چلے جائیں گے جہاں کوئی ہمیں الگ نہیں کرے گا۔۔۔کوئی غم ہمارے پاس تک نہیں آئے گا۔۔۔۔۔کچھ پریشان نہیں کرے گا میری مشعل کو۔۔۔" مشعل کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیتے وہ مشعل کے آنسوں صاف کرتا کہنے لگا۔

"نہیں!" مشعل نے کہنا چاہا مگر اسکی آواز کھو گئی تھی وہ فقط نفی میں سر ہلا رہی تھی جو ساحر کے غصے کو ہوا دینے کو کافی تھا۔

"نہیں! تم میرے ساتھ نہیں آو گی۔۔۔؟" ساحر نے کھولتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھتے پوچھا تھا۔ مشعل کے رونے میں شدت آئی تھی وہ زور زور سے نفی میں سر ہلاتی انکار کرنا چاہتی تھی جب اچانک اسے ساحر کے ہاتھ اسکے چہرے سے گردن تک کا سفر کرتے محسوس ہوئے اس سے پہلے وہ کچھ سمجھ پاتی ساحر نے اس کے گلے پر دباؤ بڑھا دیا تھا۔۔۔۔۔اسکا سانس

اٹکنے لگا تھا وہ اسے واپس تکیے پر گرا چکا تھا۔ مشعل بار بار نفی میں سر ہلاتی خود کو ساحر کی بے رحمی گرفت سے آزاد کرنا چاہ رہی تھی جس کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا اور چہرے پر سفاک ہنسی۔۔۔۔

"ہاہاہا تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ مجھے انکار کرو گی اور زندہ رہ پاؤ گی وہ بھی سہیر کے ساتھ۔۔۔۔۔؟؟ اگر تم میری نہیں تو کسی کی نہیں ہو سکتی ۔۔۔۔۔! تم مجھے نہیں ملی تو میں مر جاؤں گا مگر تمھیں کسی اور کے لیے چھوڑ کر ہر گز نہیں جاؤں گا۔۔۔۔۔۔" مشعل ساحر کے ہاتھ اپنی گردن سے ہٹانے کی مسلسل کوشش کر رہی تھی آنسو آنکھوں سے بہہ کر تکیے میں جذب ہو رہے تھے۔ مشعل کی گھٹی گھٹی آوازیں سن کر کوئی کمرے کا دروازہ کھولنے کی کوشش کرنے لگا تھا۔

"نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ چلا کر اٹھی تھی۔۔۔ گہرے سانس لیتی اس نے دیوانہ وار ارد گرد دیکھا تھا تو کمرے میں کوئی نہیں تھا۔ مشعل نے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر چند گھونٹ لیے تھے۔

اومیرے خدا۔۔۔۔کتنا بھیانک خواب تھا۔"مشعل کے دل ودماغ"
میں ساحر آفندی کا ایسا خوف رچ بس گیا تھا کہ وہ سوتے جاگتے اسے ہی
سوچ رہی تھی۔ کہیں نا کہیں اسے یقین تھا کہ ساحر اس تک رسائی حاصل
کرے گا اور مشعل کو سہیر سے چھین لے گا۔۔۔اور اپنے مقصد کو پانے
کے لیے وہ سہیر کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔۔۔ایسا مشعل کا حیال تھا جو کتنا
درست تھا یہ آنے والا وقت بتائے گا۔

ZNZ Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤
🖤

سہیر ساحر کا انتظار کرتا کرتا اور مشعل سے بات کرتا نا جانے کس گھڑی اپنے
کمرے میں موجود ریکلائنر پر بیٹھا بیٹھا سو گیا تھا۔اسکی آنکھ فون کی رنگ

ٹون پر کھلی تھی۔۔۔۔ہوش کی دنیا میں آتا وہ آنکھیں مسلتا انجان نمبر سے آنے والی کال کو دیکھ کر چونکا تھا۔

گھڑی جو صبح کے چھ بجا رہی تھی پر نظر ڈالتے سہیر نے فون کان سے لگایا تھا۔

ہیلو! "سہیر نے اپنی خمار آلود آواز میں کہا تھا جواباً جو کہا گیا اس نے سہیر" کی ساری نیند اڑا دی تھی۔ وہ رات کو بنا چینج کئے بیٹھے بیٹھے ہی سو گیا تھا اور اب منہ پر پانی کے چھینٹے مارتا اسی حال میں باہر کی جانب لپکا تھا۔ گاڑی میں بیٹھتا وہ باہر نکلا تھا اور گارڈ اسے اس وقت تیزی سے باہر آتا دیکھ چونکا تھا اور فوراً سے گیٹ واہ کر دیا تھا۔ سہیر بنا کچھ کہے گاڑی تیزی سے بھگا کر لے گیا تھا پیچھے گارڈ نے اپنے کیبن میں لگے وائرلیس سے رشید بابا کے کمرے میں کال کی تھی اور انھیں سہیر کے اس وقت اچانک جانے کے بارے میں آگاہ کیا تھا جو رشید بابا کے لیے بھی حیرانگی کی بات تھی۔

سہیر جیسے ہی بتائے گئے ہاسپیٹل پہنچا تھا تو ایمر جنسی وارڈ کی جانب دوڑا تھا۔۔۔ریسیپشن سے انفارمیشن لیتا وہ بتائے گئے کمرے کی جانب گیا تھا جہاں ساحر کا بے ہوش وجود ہاسپیٹل کے بیڈ پر پڑا ہوا تھا۔ سہیر فوراً اسکی جانب بڑھا تھا۔ پاس کھڑا ڈاکٹر اسکی جانب متوجہ ہو چکا تھا۔

"آیئے میسٹر آفندی۔۔۔۔آپکے بھائی کی کنڈیشن اب سٹیبل ہے".

"nothing to worry!"

"سہیر نے نا سمجھی اور فکر مندی سے ڈاکٹر کی جانب مگر اسے ہوا کیا ہے؟" دیکھا۔

"ہی از فائن بس بی پی کافی لو تھا اور شاید ویکنیس کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا ہے۔۔۔باقی بظاہر سب نارمل ہے۔آپکا بھائی سڑک کنارے بے ہوش ہو گیا تھا۔کسی راہ چلتے مسافر نے اسے دیکھا اور ہاسپیٹل کال کر دی اور یوں آپکا بھائی یہاں آ گیا۔" سہیر ڈاکٹر کی بات سنتا پریشان ہوا تھا۔

مسٹر آفندی! کیا آپکے بھائی کے ساتھ کوئی مسلہ ہے؟میرا مطلب آپ"
جیسے بڑے لوگوں کا سڑک کنارے بے ہوش پڑے ملنا عام بات نہیں ہے
"؟کوئی ٹینشن کوئی پریشانی؟

ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں پوچھا تو سہیر گہری سوچ میں ڈوب گیا۔

تھینک یو ڈاکٹر کیا میں اپنے بھائی کو گھر لے جا سکتا ہوں؟"سہیر نے ڈاکٹر"
کا سوال یکسر نظر انداز کرتے کہا۔

جی انھیں ہوش آجائے تو آپ لے جائیں۔"ڈاکٹر نے سہیر کا بات بدلنا"
نوٹ کیا تھا۔

آدھا گھنٹہ سہیر نے ساحر کے ہوش میں آنے کے انتظار میں ہاسپٹل کے
کاریڈور میں گزارہ تھا اور اس دوران رشید بابا کو ساحر کی طبیعت کا بتا چکا تھا۔

جب آدھے گھنٹے کے بعد اسے اندر سے کوئی آواز آئی تو وہ اندر گیا جہاں
ساحر ہوش میں آنے کے بعد اب ہاتھ میں لگی گلوکوز کی ڈرپ کھینچ کر نکال
چکا تھا۔بے تاثر چہرہ لیے باہر سے آتے سہیر کو دیکھا۔

ساحر کیا کر رہا ہے؟"سہیر نے اسکے قریب جاتے اسکے ہاتھ کو تھامتے" ہوئے کہا جہاں سے کینولا نکالنے کی وجہ سے خون بہہ رہا تھا سہیر نے پاس پڑے باکس سے ٹشو لے کر ساحر کے ہاتھ پر رکھا تھا۔ساحر نے کوئی جواب نا دیا تھا بس سرد نگاہوں سے ارد گرد دیکھنے لگا تھا۔سہیر کو ساحر کی انکھیں اتنی سرد اور بے تاثر کبھی نہیں لگی تھیں۔وہ کسی روبوٹ کی آنکھیں لگتی تھیں۔جو حرکت تو کر رہی تھیں مگر بنا کوئی تاثر کے۔

اچھا چل گھر چلتے ہیں۔"سہیر نے اسکا گال سہلاتے کہا تھا۔ساحر نے کوئی" جواب نا دیا۔سہیر نے سمیع کو بلوا لیا تھا جو ساحر کے ڈس چارج فارمیلیٹیز پوری کر چکا تھا۔سہیر ساحر کا ہاتھ تھامے اسے گاڑی تک لایا تھا جہاں ساحر نے فرنٹ کے بجائے بیک سیٹ پر بیٹھ گیا تھا سہیر جو ڈرائیو کرنے والا تھا نے ناسمجھی سے اپنے بھائی کو دیکھا۔

سمیع گاڑی تم چلاؤ۔" چابی سمیع کی طرف بڑھاتا وہ خود ساحر کے ساتھ "
بیک سیٹ پر بیٹھ گیا اور گہری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔ اسکے برعکس ساحر
نے ناتو اسکی جانب دیکھا اور ناہی اسکی طرف متوجہ ہوا۔
ایسے ہی آنکھیں موندے سیٹ سے سر ٹکائے وہ گھر پہنچے اور ساحر بنا کوئی
بات کئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ سمیر نے بھی اسے مخاطب نہیں
کیا وہ سمجھ گیا تھا کہ ساحر بے حد ڈسٹربڈ ہے ورنہ دنیا میں ایسی کوئی وجہ نہیں
تھی جس کے چلتے ساحر سمیر کو یوں مسلسل نظر انداز کرتا۔
رشید بابا نے بھی ساحر کو مخاطب کرنا چاہا مگر اس نے کسی کی بات کا کوئی
جواب دینا تو دور انکی طرف دیکھا تک نا تھا۔
سر کیا کوئی بات ہوئی ہے۔" سمیع نے فکر مندی سے ساحر کو اپنے کمرے "
میں جاتے دیکھا۔
پتہ نہیں سمیع مگر ابھی اسے اکیلا چھوڑ دینا ہی بہتر ہے۔"

سر اگر وہ کچھ الٹا سیدھا کر بیٹھے تو؟" سمیع نے پھر سے سوال کیا جسکا جواب سہیر کے پاس نہیں تھا۔وہ کچھ دیر سوچتا رہا اور پھر فون نکال کر وہ پھر وہی نمبر ملانے لگا جس سے کل رات اس نے ساحر کے بارے میں ڈیٹیل میں بات کی تھی۔

"When will you be arriving?"

سہیر نے کسی سے پوچھا تھا۔

مقابل کا جواب سنتا وہ سر ہلاتا سامنے پڑے کیبنٹ کی جانب گیا تھا اور کاغذ" اور قلم نکالتا کچھ لکھنے لگا۔" سمیع گہری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

اوکے !"سہیر نے کال بند کرتے وہ کاغذ سمیع کی جانب بڑھا دیا جیسے وہ" ایک نظر دیکھ کر سمجھتا باہر کی جانب چلا گیا۔اور گاڑی میں بیٹھتے اس نے شان کو کال کر کے آنے کا کہہ دیا تھا اور ساری ڈیٹیلز بھی بتا دی۔

پیچھے سہیر کچھ دیر سوچتا رہا اور پھر کچھ دیر بعد شان کو آتا دیکھ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

اچھاہوا شان تم آگئے۔۔۔مجھے ایک اہم میٹینگ کے لیے آفس جان ہے" کوشش کروں گا جلد آجاؤں۔۔۔انیتا بھی نہیں ہے اس لیے جانا بے حد ضروری ہے ورنہ ساحر کو اس حال میں چھوڑ کر نہیں جاتا۔تم ساحر سے بات کرنے کی کوشش کرنا نا جانے کیا ہو گیا ہے ایک لفظ جو اسکے منہ سے نکلا ہو۔مجھے بہت ٹینشن ہو رہی ہے شان۔"سہیر شان سے کہتا اوپر چلا گیا۔

آپ فکر مت کریں سر!"شان گہرا سانس لے کر کہتا سہیر کے پیچھے اوپر" چلا گیا۔کمرے کے دروازے تک گیا اور پھر وہاں سے پلٹ کر سامنے رکھے صوفے پر بیٹھ گیا۔اور دروازہ کھلنے کا انتظار کرنے لگا تھا۔

مشعل کواس خواب نے بے حد ڈسٹرب کیا تھا جسکی سزا ایمان کو صبح چھ بجے اٹھا کر مشعل سے بات کر سہنی پڑی تھی۔

مشعل خواب تھانا پہلے بھی آیا تھا کیا ہوا؟" ایمان نے اپنی جمائی روکتے " کہا۔

سارہ نہیں تو کسی حد تک تو سچ ہوا نا مانی اور تو دیکھنا یہ والا بھی سچ ہو " گا۔" مشعل سخت گھبرائی ہوئی تھی۔

مشعل اتنی کوئی پہنچی ہوئی ہستی نہیں ہو تم جو سچے خواب آنے لگیں گے " تم کو اور نا ہی تمھارے اعمال اتنے اچھے ہیں کہ اللہ تم کو الہام و وجدان سے نواز دیں گے اس لیے اپنی اوقات میں رہو اور ریلیکس ہو جاؤ۔" ایمان نے مشعل کو دھیان بھٹکانے کو اپنی ٹون بدلی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ اگر مشعل و تسلی دینے کی کوشش کی تو ایسے اسکا دھیان نہیں بٹے گا۔ اس لیے اس نے طنزیہ انداز اپنایا تھا جو کچھ حد تک اثر کر گیا تھا۔ پنتالیس منٹس مشعل کے

ساتھ بات کر کے ایمان کی نیند تقریباً اڑ چکی تھی مگر وہ ڈھیٹ بنتے فون بند کر کے پھر کمفرٹر تان کر سو گئی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سہیر آفیس کا کام جلد سے جلد نبٹا رہ تھا۔ سمیع اس دوران گھر کے دو تین چکر لگا چکا تھا اور سہیر بھی کال کر کے ساحر کے بارے میں پوچھ چکا تھا جو پچھلے تین گھنٹے سے کمرے سے نہیں نکلا تھا اور کمرے میں جانے کی کسی کی ہمت نا تھی سوائے سہیر کے اس لیے اب سہیر کو ہی جانا تھا اپنے سر پھرے بھائی کے پاس۔

تقریباً وہ ساڑھے آٹھ بجے آفس آیا تھا اور تین گھنٹے گزارنے کے بعد ساڑھے گیارہ ہو چکے تھے مگر ساحر نا تو کمرے سے باہر نکلا تھا اور نا ہی اس

نے کچھ کھایا تھا۔۔۔۔سہیر اپنی پی اے کو سب سمجھاتا گھر چلا گیا تھا اور گھر آکر اس نے سب سے پہلا کام سلیم کو ساحر کے لیے سوپ بنانے کو بولا تھا۔اور خود سیڑھیاں چڑھتا اوپر چلا گیا تھا جہاں شان ساحر کے کمرے کے سامنے ابھی بھی بیٹھا تھا۔

سر انھیں کال بھی کی تھی کہ اپنے آنے کی اطلاع دے سکوں مگر انھوں" نے اٹھائی ہی نہیں۔"شان نے سہیر کی نظروں کے سوال پڑھتے ہی جواب دیا تھا جو سوالیہ نظروں سے شان اور ساحر کے کمرے کے دروازے کو دیکھ رہا تھا۔

میں خود دیکھتا ہوں۔"سہیر کہتا ساحر کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔باہر" جہاں سورج اپنی پوری آب وتاب سے جگمگا رہا تھا تو اندر ساحر آفندی کے کمرے میں نیم تاریکی سی تھی۔کھڑکیوں پر بھاری پردے باہر کی روشنی کو اندر آنے سے روک رہے تھے۔آفندی ہاؤس کی باقی کھڑکیوں کے برعکس ساحر کے کمرے کی کھڑکیاں ٹینٹیڈ اور لائٹ پروف تھی جن سے روشنی

اندر نہیں آسکتی تھی۔"خود اندھیرے میں رہنا اور دوسروں کو اندھیرے میں رکھنا دونوں ہی اسکے پسندیدہ کام تھے۔" وہ نیم تاریکی میں چھت کو گھور رہا تھا۔جون کا مہینہ اپنے اختتام کی طرف گامزن تھا باہر شدید قسم کی گرمی تھی مگر ساحر آفندی نے کمرے میں اے سی تک نا لگایا ہوا تھا۔نا جانے وہ کس دینی کیفیت سے گزر رہا تھا۔۔۔۔۔جس میں اسے کچھ محسوس نہیں ہو رہا تھا جبکہ کمرے میں کافی گرمی اور حبس ہو رہا تھا۔سہیر سوچتا ہوا اندر آیا اور کمرے کی لائٹ جلادی جس پر ساحر نے آنکھوں پر بازو رکھ کر انھیں تیز روشنی سے بچایا۔اس نے سہیر کی طرف دیکھنے کی زحمت تک نا کی تھی جانتا تھا اس دنیا میں سہیر ہی ہے جو ساحر کے کمرے میں ایسے آنے کی ہمت یا گستاخی کر سکتا تھا۔

ساحر میں جانتا ہوں تم جاگ رہے ہو۔"سہیر نے اے سی چلانے کے" بعد ساحر کے قریب جاتے کہا۔

بازو ہٹاؤ اپنی آنکھوں سے۔"سہیر نے پھر کہا تھا مگر کوئی جواب نہیں آیا۔"

وہ آگے بڑھا اور ساحر کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کرنے لگا۔

لائٹ آف کر دو سہیر پلیز اینڈ لیو می آلون!"ساحر نے سرد مہری سے"

کہا۔

کیا ہوا ہے تم کو؟"سہیر نے پھر سوال کیا۔"

پھر کوئی جواب نا آیا تھا تو سہیر نے مجبوراً لائٹ آف کر دی تھی وہ جانتا تھا کہ ساحر کے سامنے وہ اپنی من مانی یا ضد نہیں چلا سکتا تھا۔لائٹ آف کرتے وہ پھر ساحر تک آیا تھا اور اسکے قریب بیڈ پر بیٹھ گیا۔

ساحر پلیز مجھے بتا کیا مسلہ ہے؟"سہیر نے ساحر کے بالوں میں ہاتھ"

چلاتے کہا تھا جنھیں ساحر چاہتے ہوئے بھی جھٹک نہیں پایا تھا۔

تم!"ساحر نے کھٹاک سے جواب دیا تھا اور ساحر کے جواب نے سہیر کو"

لاجواب کر دیا تھا۔

یہ مسلہ تو نہیں حل ہو سکتا اسکے علاوہ کیا مسلہ ہے؟""کوئی نہیں!"
تمھارے علاوہ فلحال میری زندگی کی کوئی الجھن نہیں ہے۔"ساحر نے بے تاثر لہجے میں کہا۔

یہ الجھن تو لائف ٹائم ہے میرے مرنے کے بعد ہی حل ہو گی۔"سہیر" نے ساحر کا موڈ بدلنے کی غرض سے کہا تھا۔ جس پر ساحر کی نگاہوں میں ایک تاثر ابھرا کر معدوم ہو تھا۔ عجیب ہی سہی ساحر نے بات تو کی تھی اور سہیر جانتا تھا کیسے ساحر کو بولنے پر اکسانا ہے۔

پھر بھی نہیں ہو گا۔۔۔۔تم دل سے تو نہیں نکلو گے۔"ساحر نے اب کی" بار سہیر کو دیکھتے کہا تھا جواباً سہیر نے نا سمجھی سے ساحر کو دیکھا تھا۔

تم کوشش کر نا دل سے بھی نکل جاوں گا۔"سہیر نے مسکرا کر کہا۔"
اور دماغ کا کیا سہیر۔۔۔۔۔۔یہاں تو جو ایک بار گھس گیا وہ نکلتا ہی نہیں" ہے ناں۔"ساحر نے اپنی شہادت کی انگلی سے اپنی کنپٹی کو چھوتے کہا تھا۔

پھر تو کوئی حل نہیں ہے ناں میرے بھائی اور جن چیزوں کا حل نہیں" انھیں چھوڑ دینا چاہیے زیادہ سوچنا نہیں چاہیے۔"سہیر نے ساحر کی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔

ایک حل ہے!"اس بار ساحر نے گہری نظروں سے ساحر کو دیکھا تھا۔" نظروں میں ایک مبہم سا تاثر پھر سے ابھرا تھا جسے سہیر کوئی نام نہیں دے پایا تھا۔

"میری موت! شاید ایسے ہر مسلہ حل ہو جائے۔۔"

"Enough Sahir ! "

بہت ہو گئی بکواس۔۔۔۔میں مزاق کر رہا ہوں تو اسکا ہر گز مطلب نہیں" ہے کہ تم فضول بولے جاؤ۔"سہیر کو اس بار واقع میں غصہ آیا تھا۔

مگر میں مزاق نہیں کر رہا۔"ساحر نے نظریں واپس پھیرتے چھت کو" گھورتے کہا۔

ساحر تو کچھ دیر میرے ساتھ مزاق کر لو۔۔۔کیونکہ تمھاری یہ سیریس" باتیں انتہائی فضول ہیں اور میرا دماغ خراب کرنے کا کام بہت اچھے سے کر رہی ہیں۔"سہیر نے اس بار ذچ ہو کر کہا تھا۔وہ ساحر کا موڈ بدلنا چاہتا تھا اور ساحر تھا جو نا تو موڈ ٹھیک کر رہا تھا نا ہی موڈ خرابی کی وجہ کا کوئی سرا سہیر کے ہاتھ لگنے دے رہا تھا۔

ساحرا گر تم کو لگتا ہے کہ ایسا بی ہیو کر کے تم اس سب میس سے نکل جاؤ" گے جو ستارہ کے چکر میں تم نے کریٹ کیا ہے تو یہ تمھاری غلطی ہے۔۔۔تم جانتے ہو آفندیز کا نام اور امیج میرے لیے کتنا اہم ہے۔اور میں کسی طور پر ایسی فضولیات برداشت نہیں کروں گا۔"سہیر نے اس بار پینترہ بدل کر ساحر کو بولنے پر اکسایا تھا مگر وہاں تو جیسے کوئی پتھر تھا جس پر کسی بات کا کوئی اثر نا ہو رہا تھا اور یہ بات سہیر کی پریشانی کو بڑھا رہی تھی۔اسے ڈر تھا کہ اتنی خاموشی کا انجام کوئی بہت بڑا طوفان نا ہو۔۔۔سہیر کا یہ

خدشہ کسی حد تک درست ثابت ہونے والا تھا۔ طوفاں تو آنے والا تھا مگر کس کی زندگی میں یہ وقت بتانے والا تھا۔

دروازے پر دستک ہوئی اور سلیم نے ساحر کے لیے سوپ لانے کا بتایا تھا۔ سہیر دروازہ کھولتا سلیم سے سوپ لیتا واپس آیا تھا۔

مسٹر سہیر آفندی اب مجھے آپکا کوئی نخرہ کوئی ٹینٹرم نہیں دیکھنا۔اب " شرافت سے اٹھو اور یہ سوپ پی لو۔ "سہیر نے پھر سے لائٹ آن کر دی۔ جس پر ساحر نے بے زاری کا اظہار کیا تھا۔

ایسا ہے تو ایسا ہی سہی ساحر۔اٹھو اب۔ "ساحر کے قریب جاتا اسے بازو " سے پکڑ کر کھینچ کر اٹھایا تھا جس پر ساحر چار و ناچار اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔

روشنی میں سہیر نے ساحر کی آنکھوں کو دیکھا تو اسے حیرت ہوئی تھی اتنی سرخی اور پھر بھی بے تاثر آنکھیں۔۔۔۔۔بنا کچھ بولے بھی وہ آنکھیں اپنے اندر اٹھنے والے طوفان کا پتہ دے رہی تھی۔وجہ سے ناواقف سہیر

اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ ساحر اس وقت ضبط کے کن مراحل سے گزر رہا ہے

اسے ساحر کو اس کنڈیشن سے نکالنا تھا۔

سہیر نے سوپ کا باؤل ساحر کی جانب بڑھایا تھا۔

نہیں چاہیے کہتے ساحر نے منہ موڑ لیا تھا۔

سہیر نے کچھ دیر سوچا اور اب کی بار سوپ کا چمچہ ساحر کی جانب بڑھایا تھا۔

میری خاطر پلیز! "سہیر نے منت کرتے لہجے میں کہا تھا تو ساحر بنا تردد"

سوپ پینے لگا۔ وہ اپنے بھائی کی خاطر کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔۔۔ کچھ

بھی۔۔۔۔۔ اسکا بھائی اسکا اکلوتا سہارا تھا۔۔۔۔۔ جیسے وہ دل و جان سے

چاہتا تھا۔۔۔۔ وہ چاہ کر بھی اپنے بھائی کو انکار نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔ وجہ

چاہیے کوئی بھی ہو۔ سہیر کو دیکھتے ساحر نے سوچا تھا۔

سلیمان صاحب اور ہاجرہ لوٹ کر آ چکے تھے۔ماں باپ کے لوٹ آنے سے مشعل کا دل بہل گیا تھا وہ کافی حد تک پر سکون ہو گئی تھی۔ سلیمان صاحب اور موحد اس وقت ساحر آفندی کو ڈسکس کر رہے تھے۔ موحد پہلے ہی مشعل کا سہیر سے بات کرنا اور ساحر کو دیکھ کر شرمندہ ہونے کا واقع سرسری سا بتا چکا تھا مشعل کے رونے کی بات البتہ وہ گول کر گیا تھا۔

"ارے بیٹا اس نے بتایا تو تھا کہ اسکا جڑواں بھائی ہے۔" ہاجرہ نے مشعل کو دیکھتے کہا تھا جو ماں باپ کے سامنے اس وقت کافی شرمندہ تھی اور آج ہوا اس بحال ہونے پر اسے اپنے اندازے غلط ہونے پر دکھ بھی تھا کہاں وہ اپنے آپ کو ایک سائیکالوجسٹ سمجھ بیٹھی تھی جس نے سہیر آفندی کی بیماری پکڑ لی تھی اور کہاں اسکا دماغ اپنے ہی بنائے گئے مفروضوں پر قہقہے لگا کر اسے شرمندہ کر رہا تھا۔

ماما آپ نے مجھے تو نہیں بتایا نا اور پھر دنیا میں بہت سے جڑواں لوگ" ہوتے ہیں۔ مگر اتنی مماثلت پہلے کبھی نہیں دیکھی۔" مشعل نے اپنا تجزیہ پیش کیا تھا۔

یار مجھے بھی اسے دیکھنے کا شوق ہو رہا ہے۔۔۔۔۔اور ہاں سہیر بھائی آپکے" آنے پر سب کو اپنے گھر انوائیٹ کرنے کا سوچ رہے تھے۔" موحد کو یاد آیا تھا۔ مشعل کو آفندی ہاؤس کے نام سے گھبراہٹ ہونے لگی تھی جہاں وہ شخص موجود تھا جو مشعل کی پریشانی کی وجہ بن چکا تھا۔ کل تک جس گھر کو دیکھنے اور جسے دیکھنے کے بعد وہ بے حد خوش ہوئی تھی آج اسے اسی گھر جانے کی بات سے ڈر لگ رہا تھا۔

مشعل نے کچھ کہنا چاہا جب موحد کی تنبیہی نگاہوں سے اسے گھورا تھا جسکی وجہ سے مشعل کر مجبوراً خاموشی اختیار کرنی پڑی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سوپ پی ینے کے بعد ساحر نے مذید کوئی بات نا کی تھی۔ سہیر نے اسے کمرے سے نکلنے کو کہا تھا جسکا اس نے صاف انکار کر دیا تھا۔ شام میں سہیر پھر اسکے کمرے میں آیا تھا۔

کب تک ایسے کمرے میں گھسے بیٹھے رہو گے ؟"سہیر نے تنگ آکر کہا تھا" مگر کوئی جواب نا پاکر وہ جھنجھلا کر رہ گیا تھا۔

تم سے بات کرنا بے کار ہے ساحر۔"سہیر ذچ ہوتا کہنے لگا مگر مقابل کی" طرف سے کوئی ریسپانس نہیں آیا تھا۔ تبھی انیتا کی کال اسکے فون پر آنے لگی تھی جو سہیر کے لیے ایک خوش آئند بات تھی کیونکہ وہ کب سے انیتا سے بات کرنا چاہتا تھا۔

ہیلو کیسی ہو انیتا؟"سہیر نے فون سپیکر پر ڈالتے کہا تھا تاکہ ساحر بھی انیتا" کی ناراضگی جان سکے۔

"I am fine. How are you?"

انیتا نے عام سے لہجے میں کہا تھا۔ساحر نے کوئی تاثر نہیں دیا تھا۔

میں تو ٹھیک ہوں انیتا۔۔۔۔ساحر کا نہیں پوچھو گی؟"سہیر نے پوچھا۔"

نہیں میں نے کال کسی کا پوچھنے کے لیے نہیں کی مجھے کانٹریکٹ کی کاپی" چاہیے تھی تم پلیز میل کر دو۔"انیتا نے لگی لپٹی کے بغیر کہا تھا۔سہیر نے ساحر کی جانب دیکھا تھا جیسے کوئی فرق پڑتا نظر نہیں آیا تھا۔

"لیکن انیتا میری۔۔۔۔۔۔"

سہیر اگر تم نے اپنے بھائی کی وکالت کرنی ہے تو فون بند کر دیتی ہوں" میں۔مجھے اس وقت کسی بارے میں بات نہیں کرنی ہے۔"انیتا نے تلخ لہجے میں سہیر کی بات کاٹتے کہا تھا۔سہیر نے جتاتی نظروں سے اپنے بھائی کو دیکھا تھا جو سہیر کی نظروں کو اگنور کرتا باہر چلا گیا تھا۔

"Ok it's not finished yet. We will talk about it later. I will send you the re-quired email. Take care."

سہیر کہتا فون بند کر گیا اور ساحر کے پیچھے لپکا تھا۔

کہاں جا رہے ہو؟" سہیر نے پھر پوچھا تھا۔"

جہاں مجھے سکون ملے۔" ساحر کا لہجہ ہنوز بے تاثر ہی تھا۔"

اور سکون کہاں ملے گا؟" اب کی بار سہیر کو ساحر کی ہر بات سے لاپرواہی"

اور لاتعلقی پر غصہ آیا تھا۔

یہاں سے دور کہیں بھی۔۔۔۔۔" ساحر نے گہرا سانس لے کر کہا۔"

تمھیں زرہ فرق نہیں پڑتا کہ انیتا پر کیا بیت رہی ہے؟ ساحر آر یو آیون"

ہیو من؟ تم کتنے آرام سے کسی دوسرے کو تکلیف دے رہے ہو۔" سہیر

نے اسے کندھے سے پکڑ کر اپنی جانب موڑا تھا۔

انیتا پر جو بھی بیت رہی ہے ایٹ لیسٹ میں ذمہ دار نہیں ہوں ناں۔۔میں" نے اسے کوئی پرامس نہیں کیا تھا نا اسے مجھ سے امیدیں لگانے کو کہا تھا۔ اٹس ہر ہیڈ ئیک!"ساحر نے اس بار ضبط کرتے کہا تھا۔

ساحر یہ سب اس بازاری عورت کی وجہ سے کر رہے ہو ناں۔۔۔۔یو" ویل ریگریٹ ڈیٹ!"سہیر ساحر کی حالت کو نظر انداز کرتا کہنے لگا۔ تبھی وہاں شان اور سمیع بھی سہیر کی بلند آواز سن کر آ چکے تھے اور رشید بابا بھی وہاں گھبرا کر آئے تھے۔

تم کچھ بھی کر لو ساحر میں اس لڑکی کو تمھاری زندگی میں نہیں آنے دوں" گا۔آئی بی سمجھ؟"سہیر نے کڑے تیوروں سے ساحر کو گھورتے کہا۔ جس پر ساحر کے ماتھے کے بل گہرے ہوئے تھے۔

بیٹا کیا کر رہے ہیں۔یہ باتیں بعد میں بھی ہو سکتی ہیں۔"رشید بابا نے سہیر" کو شانت کرنے کو کہا تھا۔

اسے پرواہ ہے کسی چیز کی؟ناکچھ بتاتا ہے ناسوچتا ہے بس جو دماغ میں آجاتا" ہے وہی کرتا ہے۔۔۔یہ سوچے بنا کہ اسکا کیا نتیجہ نکلے گا۔۔۔اپ بتائیں ناں میں کب تک اسکا پاگل پن سنبھالوں گا۔؟"سہیر جو ساحر کے برتاؤ اور انیتا کے لیے اسکی لاپرواہی پر ہائپر ہوا تھا اس وقت جو منہ میں آیا کہتا چلا گیا تھا۔ سمیع اور شان کو حالات خراب ہونے کا اندازہ ہو گیا تھا۔

سر ہم بعد میں بات کر لیں گے ابھی آپ پر سکون ہو جائیں۔" سمیع سہیر" کی جانب گیا تھا اور شان خاموش نظروں سے ساحر کو دیکھ رہا تھا۔جو آہستہ آہستہ گہرے سانس لے رہا تھا۔غصے سے اسکی آنکھیں شرارے اگل رہی تھیں۔

سہیر میں نے جو بگاڑا ہے اسے سمیٹ بھی لوں گا۔۔۔انیتا سے معافی بھی" مانگ لوں گا مگر مجھے وہ کرنے کو مت کہو جسکی میں نے کبھی نیت بھی نہیں کی۔۔۔میں انیتا سے شادی کبھی نہیں کروں گا۔۔۔اس بات کو خود بھی

سمجھواور انیتا کو بھی سمجھادو۔"ساحر نے بنامڑے کہا تھا مگر اسکے الفاظ کی سختی کا اندازہ کوئی بھی لگا سکتا تھا۔

اور آخری بات تم یا کوئی بھی میرا پاگل پن مت سنبھالو سہیر۔۔۔۔جاو" اپنی زندگی جیو۔۔۔۔میرے براستے ں مین آنے کی غلطی مت کرنا۔۔۔۔کیونکہ میرا پاگل پن میرا ہے۔۔۔اسکی وجہ سے اب تمھیں مسلہ نہیں ہو گا۔۔۔۔لیکن اگر کوئی بھی میرے راستے میں آئے گا تو انجام " کا ذمے دار وہ خود ہو گا۔

ساحر کی بات پر سہیر کو اپنے سخت رویے کا تو اندازہ ہو گیا مگر بہت دیر ہو چکی تھی۔

ساحر میرا وہ مطلب نہیں تھا۔"سہیر نے رشید بابا کی جانب دیکھتے کہا تھا۔" لاونج میں کھڑے سبھی لوگوں میں نظروں کا تبادلہ ہوا تھا۔

جو بھی مطلب تھا لیٹ اٹ بی۔۔۔۔میرے پیچھے کوئی بھی نہیں آئے" گا۔"ساحر نے باہر جانا چاہا جب سہیر اسکی راہ میں حائل ہوا تھا۔

ساحر تیری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ابھی باہر مت جاؤ۔"سہیر نے اسے" کندھے سے تھامتے سنبھلتے سنبھلتے کہا تھا۔

لیومی آلون سہیر۔۔۔۔"ساحر نے پوری قوت سے سہیر کو خود سے دور" دھکیلا تھا جسے سمیع نے گرنے سے بچایا تھا۔

ساحر بیٹا۔۔۔۔۔"رشید بابا نے کچھ کہنا چاہا تھا جب ساحر نے نظریں گھما" کر انکی جانب دیکھا تھا۔ساحر کی آنکھوں میں دیکھ کر انکی زبان پر تالا لگ گیا تھا۔

سہیر نے سمیع کو کوئی اشارہ کیا تھا اور ساحر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

مجھ سے دور رہو سہیر۔۔۔۔۔"ساحر نے ارد گرد نظریں ڈوراتے کہا" تھا۔

"Sahir calm down please."

سہیر نے اسکے پاس جاتے کہا تھا جس پر ساحر نے پھر اسے خود سے دور دھکیلا تھا۔

میں نے کہاناں مجھ سے دور رہو۔۔۔کوئی میرے پاس نہیں آئے گا"
ورنہ۔۔۔۔"ساحر گہرے گہرے سانس لیتاخود پر سے کنڑول کھوتاجارہا تھا۔غصے کی اتنی شدید لہر اسکے اندر اٹھی تھی کہ وہ ہر چیز سے بے خبر ہورہا تھا۔

سہیر اور شان جلدی سے ساحر کی جانب بڑھے تھے اور اسے قابو میں کرنے کی کوشش کرنے لگے۔۔۔۔

لیومی۔۔۔۔وہ بار بار چلاتاخود کو چھڑوانا چاہ رہا تھا۔وہ پوری طرح ہائپر ہو" چکا تھا کوئی بھی اسے اس حالت دیکھ کر پریشان ہو جاتا مگر وہاں موجود سبھی لوگ اس سب سے واقف تھا۔جس کنڈیشن سے وہ لوگ تب سے نظریں چراتے رہے تھے ساحر پر وہ کنڈیشن پر طاری ہو چکی تھی۔تبھی سمیع نے انجیکشن سہیر کی جانب بڑھایا تھا۔جسے سہیر نے ساحر کے چلانے کی پرواہ کئے بنا جلدی سے ساحر کے بازو میں لگایا تھا۔اگلے کچھ پلوں میں وہ ساحر

ہوش وہواس سے بیگانہ ہو چکا تھا جیسے سمیع اور شان نے تھام لیا تھا اور اسے پاس پڑے صوفے پر ڈال دیا تھا۔۔۔۔۔۔

سہیر شدید پریشانی کے عالم صوفے پر پڑے ساحر کے بے ہوش وجود کو دیکھنے لگا تھا۔

اچھا ہوا سر آپ نے ڈاکٹر نبیل سے ساحر سر کے لیے دوا لکھوالی تھی۔""" شان نے سہیر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔

سہیر شدید پریشانی کے عالم صوفے پر پڑے ساحر کے بے ہوش وجود کو دیکھنے لگا تھا۔

اچھا ہوا سر آپ نے ڈاکٹر نبیل سے ساحر سر کے لیے دوا لکھوالی تھی۔""" شان نے سہیر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔

مجھے اسی دن اندازہ ہو گیا تھا جب انیتا نے عاقل افتخار کی شکایت کی"
تھی۔۔۔۔۔ساحر کی آنکھوں کے بدلتے تاثرات میں جان گیا
تھا۔۔۔۔۔مجھے تو اب یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ میں اسے سنبھالوں گا یا باقی
مسائل۔۔۔۔سب کو لگتا تھا کہ پارٹی میں ساحر کا اگریسیو ہو جانا بس ایک
اتفاق تھا مگر میں جانتا تھا کہ یہ سب بار بار ہو گا اور اتنا کہ اسے کنٹرول کرنا ہم
سب کے ہاتھ میں نہیں رہے گا۔"سہیر انھی سوچوں میں گم بیٹھا تھا جب
موحد کے نمبر سے کال آئی تھی۔
شان سمیع ساحر کو کمرے میں لے جاؤ پلیز۔۔۔"سہیر کہہ کر کال ریسیو"
کرتا سائڈ پر ہو گیا۔
اسلام علیکم موحد کیسے ہو؟"سہیر نے خود کو کمپوز کرتے کہا تھا۔"
میں ٹھیک ہوں آپ سنائیں۔سب ٹھیک ہے؟"موحد نے سرسری سے"
انداز میں پوچھا۔

یس سب ٹھیک ہے۔انکل آنٹی لوٹ کے آئے؟"سہیر نے سلیمان"

صاحب کے بارے میں پوچھا تھا۔

جی آج ہی لوٹے ہیں انفیکٹ بابا آپ سے بات کرنا چاہتے تھے آفس سے"

"کوئی کال آگئی ادھر بات کر رہے ہیں۔

اچھا چلو پھر ملاقات ہو گی انشاللہ۔۔انفیکٹ میں تھوڑا الجھا ہوا تھا پر اب"

میں آپ سب کو انوائیٹ کرنے کا سوچ رہا ہوں۔۔۔اسکے لیے انکل کو

"آفیشلی میں خود کال کروں گا۔

اوکے فائن سہیر بھائی۔ بابا خود بھی فارغ ہو کر کال کر لیں گے۔"سہیر"

اس سے خفا نہیں تھا اس بت پر موحد مطمئین تھا۔

خدا حافظ موحد۔۔۔"سہیر نے کہہ کر کال کاٹ دی تھی۔"

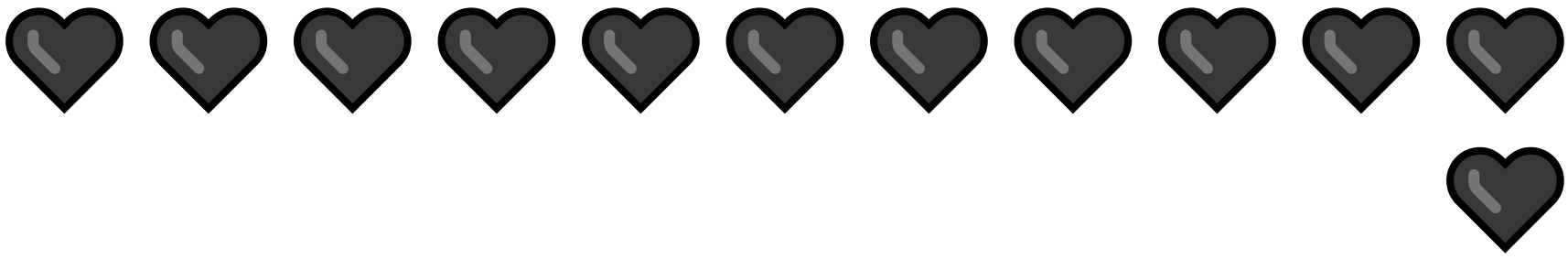

عاقل اس وقت ستارہ کے پاس آیا تھا جو ساحر کے ڈر سے اسے مکمل اگنور کر رہی تھی مگر موتی بائی کو لالچ دے کر عاقل اندر آ چکا تھا۔

تم کیا چاہتے ہو؟ کیوں ہمارے پیچھے پڑے ہو۔" ستارہ نے غصے سے کہا" تھا۔

ارے واہ تم تو اپنے نئے عاشق کے ساتھ رنگ رلیاں منا رہی ہو اور ہم جو" پرانے قدر دان تھے وہ اب ستانے لگے آپ کو واہ ستارہ بائی واہ۔" عاقل نے اسے سر سے پیر للچاتی نظروں سے دیکھتے کہا تھا۔

دیکھو کچھ دن کی بات ہے اسکا شوق پورا ہو گیا تو وہ میرا پیچھا چھوڑ دے گا" مگر تب تک تم مجھے مت پریشان کرو وہ انسان بہت جنونی ہے کچھ بھی کر

سکتا ہے۔"ستارہ نے عاقل کو یہ نہیں بتایا کہ ساحرا سکی اور اسکے باپ کی تباہی کا انتظام کرنے ہی تو ستارہ کے ساتھ مل رہا تھا۔

ایسا کیا ہے جو تم اتنا ڈرتی ہو اس پپو سے۔"عاقل نے غرور سے کہا تھا۔"

جس دن تم سے ملاقات ہو گئی اس دن پوچھوں گی تم سے۔"ستارہ نے"

طنزیہ ہنسی کے ساتھ کہا۔

"ابھی کون سا یہاں ہے وہ۔۔۔۔اج کی رات۔۔۔۔۔۔"

دیکھو کیوں اپنے اور میرے دشمن بنے ہوئے ہو جاؤ۔جب تک اسکی دی"

گئی رقم ختم نہیں ہوتی میں تم سے تو کیا کسی سے نہیں مل سکتی یہ بات سمجھ

لو۔۔۔اور میرے اور اپنے لیے مشکلات پیدا مت کرو۔۔۔"ستارہ نے

منت کرنے کے انداز میں کہا۔

ہاہاہاہا۔۔۔مشکلات۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔مشکلات تو ان آفندیز کے لیے پیدا"

ہونے والی ہیں۔یقین جانو کل جو میں کرنے والا ہوں ناں وہ کسی کو منہ

دیکھانے لائق نہیں رہیں گے۔خیر کل تک تم آزاد گھوم لو ستارہ

بائی۔۔۔ان آفندیز کو بدنام کرنے کے بعد میں تم سے مجھے اگنور کرنے کا بدلہ لینے والا ہوں۔۔۔اور میرا باپ بھی شدید غصے میں ہے۔۔۔۔"عاقل کہتا باہر نکل گیا تھا جہاں دروازے کے پاس کھڑی موتی بائی انکی باتیں سن رہی تھی۔

کیا چھوٹے چوہدری جی آپ کیوں اس دیوانے کی وجہ سے ستارہ سے غصہ ہوتے ہو۔"موتی بائی نے اپنے مخصوض انداز سے عاقل کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔

اس دیوانے کی دیوانگی کو اتارنے کے بعد ہی ملوں گا آپ سے۔۔۔۔پھر" ایسی ادائیں دیکھانا۔"عاقل نے غصے سے اسکا ہاتھ جھٹکتے کہا تھا۔

آپ چاہیں تو مونا کو پیش کر دیتی ہوں آپکی خدمت میں"

آج۔۔۔۔۔ستارہ کے بعد پورے دھندے میں سب سے پیاری ہے ہماری مونا۔۔۔"موتی بائی نے نیچے صوفے پر بیٹھی مونا کی جانب دیکھتے

کہا تھا جو اپنے ناخنوں پر نیل پینٹ لگا رہی تھی اور مخصوص طرز کے بناؤ سنگھار کے ساتھ کافی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

ٹھیک ہے بھجوادو۔۔۔"عاقل نے کمینی مسکراہٹ کے ساتھ مونا کو" گھورتے کہا تھا۔اور موتی بائی قہقہ لگاتی نیچے کی جانب چلی گئی تاکہ مونا کو تیار ہونے کا کہہ سکے۔

فواد سہیر سے ملنے آیا تھا۔ گزشتہ دن وہ شہر سے باہر تھا اور اب سہیر کے پاس آیا تھا اور تمام واقعات پر تفصیلی گفتگو کر رہا تھا۔ سہیر نے اسے ستارہ بائی کا سارا واقعہ بتا دیا یہاں تک کہ انیتا کا معاملہ بھی ڈسکس کر چکے تھا۔

اور سلیمان صاحب کی فیملی؟"فواد نے فوراً پوچھا تھا۔سلیمان صاحب"
سے سہیر کو انٹروڈیوز کروانے والا فواد تھا اور اسے خدشہ تھا کہ کہیں ساحر
کی وجہ سے اسے سلیمان صاحب کے سامنے شرمندہ نا ہونا پڑے۔
"ان سے بات ہو گئی ہے اور میں نے بتا دیا ہے کہ وہ ساحر تھا میں نہیں۔"
اچھا! اور مشعل؟"فواد نے پھر پوچھا۔"
اسکا تو پوچھ مت۔۔۔۔اس نے ایک دو بار ساحر کو دیکھا اور اسے لگا کہ "
میں ملٹیپل پرسنیلٹی ڈس آرڈر کا شکار ہوں۔۔۔۔کین یو بیلیو ڈیٹ
فواد!"سہیر نے اس سب الجھن کے بعد پہلی بار ہنس کر اسے مشعل کی غلط
فہمی کے بارے میں سب بتایا تھا۔فواد کو حیرت ہوئی جبکہ کہ سہیر نے اسکے
سامنے ہی اپنے بھائی کو ذکر کیا تھا پھر مشعل اس غلط فہمی کا شکار کیوں ہوئی
تھی۔
یار ایکچولی اسکے فادر سے میں نے سنا ہے کہ وہ سائکولوجیکل تھریلرز کی"
بہت شوقین ہے اور وہ اکثر اس کے لیے بکس خریدتے رہتے ہیں اور پھر

اچانک سے تم سے ملاقات اور تمھارا اس میں انٹرسٹ شو کرنا اور اسکا ساحر کو دیکھنا۔۔۔۔شاید وہ اس سب کو بھی کوئی کہانی ہی سمجھ بیٹھی ہو گی۔"فواد نے سوچتے ہوئے کہا۔

ہاں انفیکٹ ہماری پہلی ملاقات بھی ایک بک شاپ کے پاس ہی ہوئی" تھی۔"سہیر کچھ دیر کے لیے اپنی ساری فکریں بھولتا مشعل کی ساتھ اپنی پہلی ملاقات یاد کرنے لگا۔۔۔۔

اور ساحر؟"فواد نے کچھ دیر بعد سوال کیا۔"

اسکی وجہ سے پریشان ہوں یار ایک طرف اسکی عجیب حرکتیں۔۔۔ناکچھ " بتاتا ہے پہلے ستارہ کے چکر میں انیتا کو ناراض کر دیا اب یہ

سب۔۔۔۔۔۔کچھ بتاتا نہیں ایسے ہی منہ اٹھائے جہاں دل چاہتا ہے چل پڑتا ہے۔۔۔۔۔۔ صبح سڑک کنارے بے ہوش ملا ہے وہ۔۔۔۔اور اب تب سے اب تک ٹھیک سے بات بھی نہیں کر رہا۔۔۔۔اور جب ذبردستی

کرنے کی کوشش کی تو وہ پھر سے اگریسیو ہونے لگا۔۔۔میں سخت پریشان ہوں فواد۔۔۔جانتے ہو کتنی مشکل سے وہ نارمل ہوا تھا۔۔۔۔۔خود سے اس سب دور بھیجا تھا تو وہ ٹھیک ہوا تھا اب اسے خود سے دور نہیں کر سکتا میں۔۔۔۔۔ایسے اتنے سالوں بعد اسکی وہی کنڈیشن وہ بیماری کا واپس آنا وہ بھی تب جب میں اپنی نئے زندگی شروع کرنے جا رہا تھا۔"سہیر سخت پریشان تھا۔

تم فکر مت کرو سہیر۔۔۔تم نے ساحر کے ڈاکٹر سے بات کی؟"فواد نے" پوچھا۔

وہ خود تو نہیں آ سکتے اپنے ایک دوست ڈاکٹر نبیل کے ساتھ انھوں نے" ساحر کا کیس ڈسکس کیا ہے انفیکٹ ڈاکٹر نبیل نے ہی مجھے وہ میڈیسنز سجیسٹ کی تھی ساحر کو پر سکون اور شانت کرنے کے لیے۔۔۔۔۔۔اور وہ خود بھی کل تک آ جائیں گے۔"سہیر نے اپنی کنپٹی مسلتے فواد کو سب کچھ بتایا تھا۔

سہیر کیا کوئی خاص وجہ ہے ساحر کے ایسے رر عمل کی۔"فواد نے پوچھا۔"

کیا خاص وجہ ہو سکتی ہے فواد۔۔۔وہ بچپن سے ایسا تھا اور اس واقع کے بعد" اسکی کنڈیشن زیادہ زور پکڑ گئی تھی۔۔۔بابا اور میں نے بہت مشکل سے سنبھالا تھا اسے اور اب اتنے سال بعد میں اکیلا اسے کیسے سنبھالوں گا۔۔۔"سہیر ماضی میں کھویا بہت دلبر داشتہ ہو گیا تھا۔ساحر میں اسکی جان بستی تھی اور اسکی ایسی حالت جس میں وہ اپنے اور دوسروں کے لیے بے انتہا خطرناک ثابت ہو سکتا تھا سہیر کو پریشان کر رہی تھی۔

سہیر کہیں یہ سب اس لیے تو نہیں کہ تمھاری زندگی میں کوئی آنے والا" ہے۔۔۔اور ساحر اپنی چیزوں میں شرکت برداشت نہیں کرتا۔اور تم پر تو وہ اپنا غاصبانہ قبضہ سمجھتا ہے۔"فواد نے اپنا تجزیہ پیش کیا اور ساتھ میں سہیر کے لیے ساحر کا لگاؤ بھی بیان کیا۔

نہیں آئی ڈونٹ تھنک سو کیونکہ اس دن پارٹی میں بھی ساحرا گریسیو ہو" گیا تھا تب تو مشعل کا کوئی ذکر بھی نہیں تھا۔کم سے کم اسکی اس بیماری کا

تعلق مشعل سے نہیں ہے۔"سہیر نے پر یقین لہجے میں کہا تھا۔جو سچ بھی تھا۔

اوکے تم گھبراؤمت ہم سب ہیں تمھارے ساتھ۔۔۔"فواد نے سہیر کو" شانت کرتے کہا تھا۔

چائے پلاؤ دو سر درد کر رہا ہے۔"فواد نے سہیر سے کہا جس نے فوراً سلیم" کو فواد کے لیے چائے کا آرڈر دیا تھا۔

تو بیٹھ میں ساحر کو دیکھ آؤں۔"سہیر کہتا سیڑھیاں چڑھتا اوپر چلا گیا۔اور" پیچھے بیٹھا فواد اپنے دوست کی پشت پر نظریں گھاڑے دیکھتا رہا جو اس وقت اپنے بھائی کی وجہ سے بہت پریشان تھا۔اسکا بھائی جس میں اسکی جان بستی تھی۔

عنایہ کے ساتھ وقت گزار کر انیتا کا دماغ کچھ شانت ہوا تھا۔اور کل اسے کراچی سے واپس اسلام آباد جانا تھا اور اس وقت وہ ایک مشہور مال میں شاپنگ کر رہی تھی جب اسکے فون پر فواد کی کال آئی تھی۔

"Hello Fawad what a pleasant surprise!"

انیتا نے خوش اخلاقی سے کہا تھا۔

"How are u Anita !"

فواد نے کچھ سوچ کر پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں تم سناؤ وہاں سب ٹھیک ہے؟"انیتا نے چند ڈریسس پیک کرنے کے لیے دیتے ہوئے کہا۔

ہممم کچھ ٹھیک ہے اور کچھ نہیں۔"فواد نے گہرا سانس لے کر کہا۔"

"Like ?"

انیتا نے دلچسپی سے پوچھا تھا۔

ساحر! ساحر ٹھیک نہیں ہے۔"فواد کے جواب پر انیتا نے ہاتھ میں"

پکڑے ڈریسس واپس سٹینڈ پر لگا دیا تھا۔

کیا مطلب؟"انیتا نے پوچھا۔"

آج پھر بگڑ گئی ہے اسکی طبیعت۔۔۔ابھی بھی سہیر نے انجیکشن دے کر"

اسے کنڑول کیا تھا۔وہ ٹوٹلی آؤٹ آف کنڑول ہو گیا تھا۔"فواد نے انیتا کو

ساری ڈیٹیلز بتائی تھیں۔

اچھا۔۔۔!"انیتا کافی پریشان ہو گئی تھی۔"

انیتا تم واپس آجاؤ تم جانتی ہو ساحر تمھارے کتنا کلوز ہے شاید وہ اپنی"

الجھن تم سے کہہ دے۔"فواد سہیر کی پریشانی سے حقیقتاً پریشان تھا تبھی

اس نے انیتا کو کال کر کے واپس آنے کو کہا تھا۔وہ جانتا تھا کہ انیتا غصے کی کتنی

تیز ہے اور سہیر کی کال پے وہ آئے گی نہیں اور ساحر اسے کال کرے گا نہیں۔

تم کو لگتا ہے کہ ساحر مجھ سے کلوز ہے۔۔۔اب اسکے کلوز کوئی اور آ گیا" ہے۔"انیتا نے اپنا کارڈ کاؤنٹر پر دیتے کہا تھا۔

اس لڑکی سے ساحر کا ایسا کوئی تعلق نہیں تھا انیتا اتنا تو تم بھی جانتی ہو ساحر" ہے اور particular کو۔۔۔۔وہ اپنی استعمال کی چیزوں کے لیے کتنا ایک ایسی لڑکی جو اس سے پہلے کئی لوگوں کے ساتھ رہ چکی ہے ساحر اسے اپنے لیے پسند کرے گا؟"فواد نے انیتا کو سمجھانے کی کوشش کی تب تک سہیر بھی وہاں آ چکا تھا اور فواد کی بات سہیر کو بھی ٹھیک لگی تھی۔

انیتا جواباً کچھ نہیں بولی تھی مگر ساحر کا سن کر وہ بے چین ضرور ہو گئی تھی۔

سمیع یہ شان کہاں غائب ہو گیا؟"سہیر نے سمیع سے پوچھا تھا۔"

سر میرے ساتھ تھا پھر اچانک کوئی کال لیتا نکل گیا۔جب پوچھا تو کہنے لگا"

ساحر سر کا کوئی ضروری کام ہے وہ نہیں چاہتا جب وہ ہوش میں آئیں تو انکا

موڈ اسکی وجہ سے بگڑ جائے۔"سمیع نے تفصیلات سے آگاہ کیا۔

اچھا ایسا کیا کام ہو گا پتہ تو لگاؤ۔"سہیر نے بھنویں کھجاتے کہا تھا۔"

سر ساحر سر کا سیکریٹ کام ہے تو شان بھی پتہ نہیں لگنے دے گا خاص کر"

ساحر سر کی اس کنڈیشن میں۔"سمیع نے کہا۔

ہاں ٹھیک کہتے ہو۔بس دعا کرو جب اٹھے تو ٹھیک ہو۔"سہیر نے فون پر"

نظریں ڈوراتے کہا تھا۔

انشااللہ سر۔"سمیع نے صدق دل سے کہا تھا۔"

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤,

سہیر فواد کے جانے کے بعد سے ساحر کے کمرے میں اسکے پاس بیٹھا تھا۔ جو دواؤں کے زیر اثر گہری نیند میں تھا۔ سہیر پاس بیٹھا اپنے بھائی کو دیکھے جا رہا تھا بچپن کی یادیں اسکے دماغ میں چل رہی تھیں جب ساحر ایسے ہی اگریسیو ہو جاتا تھا اتنا کہ وہ اپنے ارد گرد موجود لوگوں کو نقصان پہنچانے لگتا تھا۔

ماضی۔۔۔۔۔۔

سہیر اور ساحر فورتھ کلاس میں تھے۔۔۔۔۔ساحر کچھ عرصہ لندن گزار کر آیا تھا جسکا واضح اثر اسکی زبان میں جھلکتا تھا۔ وہ دونوں ایک مہنگے پرائیویٹ سکول میں جاتے تھے۔ سہیر کے بہت سے دوست تھے جبکہ ساحر کو ہمیشہ سہیر اپنے پاس اپنے ارد گرد چاہیے ہوتا تھا۔ اسکا باقی لوگوں

کے ساتھ گھلنا ملنا ساحر کو پسند نہیں تھا اور آئے دن وہ سہیر سے ناراض رہتا تھا۔ ابراہیم آفندی نے اسے بہت بار سمجھایا تھا کہ جیسے لندن میں اسکے اور دوست تھے ویسے ہی یہاں سہیر کے بھی دوست ہیں اور سہیر نے بھی کہا تھا کہ اگر وہ چاہے تو وہ اپنے دوستوں کو ساحر سے دوستی کرنے کو بھی کہے گا مگر ساحر آفندی کے مزاج نہیں ملتے تھے۔

سہیر کا ایک دوست عثمان تھا جو پوری کلاس میں سب سے زیادہ شرارتی مانا جاتا تھا مگر سہیر کے ساتھ اسکی بے انتہا بنتی تھی وہ اکثر سہیر کو لے کر باقی گروپ سے الگ ہو جاتا اور یہی بات ساحر کے لیے نا قابل برداشت تھی۔ ساحر چوں کہ سب سے زیادہ گھلتا ملتا نہیں تھا اس لیے وہ زیادہ تر وقت اکیلے ہی بیٹھ رہتا تھا۔

عثمان نے ایک دن شرارت میں ساحر کے پاؤں کے پاس پٹاخہ چھوڑ دیا تھا جسکی وجہ سے ساحر کے پاؤں میں چوٹ تو لگی تھی مگر اپنے پاؤں کی چوٹ کو بھولتے اس نے اپنے پاس موجود میٹل کی واٹر بوتل عثمان کے سر پر دے

ماری تھی جس سے عثمان زخمی ہو گیا تھا اور سکول انتظامیہ نے ابراہیم آفندی کو طلب کر لیا تھا۔ عثمان کی شرارت سے ساحر کو بھی چوٹ آئی تھی اس لیے بات کو دونوں کے پیرنٹس نے رفع دفع کر دیا تھا مگر اسکے بعد عثمان نے کبھی ساحر سے الجھنے کی کوشش نہیں کی تھی مگر اسکے دل میں ساحر کو لے کر میل آ گیا تھا۔ ایسے ہی چند دوسرے واقعات سے سب سٹوڈنٹس پر ساحر کا غصہ عیاں ہو گیا تھا اور کوئی اس سے الجھتا نہیں تھا۔ کیونکہ جب وہ غصے میں آ جاتا تھا تو نہیں دکھتا تھا کہ اسکے سامنے کھڑے ہونے والا انسان کوئی سٹوڈینٹ ہے یا کوئی ٹیچر یا سکول انتظامیہ کا کوئی فرد۔۔۔۔۔ وقت اور حالات نے ساحر کی اس کنڈیشن کو بڑھا کر ایک بیماری کی شکل دے دیا تھا۔ جہاں ساحر آفندی کبھی کبھی اپنے اور دوسروں کے لیے جان کا خطرہ ثابت ہوتا تھا۔

رات ویسے ہی ساحر کے سرہانے گزارنے کے بعد سحیر کی جب صبح آنکھ کھلی تو ساحر ویسے ہی بے سدھ سو رہا تھا۔ البتہ پاس پڑی نیند کی گولیاں اس

بات کی گواہ تھیں کہ رات کے کسی پہر ساحر اٹھا تھا اور واپس سونے کے لیے اس نے ان ادویات کا سہارا لیا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

انیتا اگلی صبح کی فلائیٹ سے اسلام آباد لوٹی تھی۔ جواد اسے دیکھتا بہت خوش ہوا تھا۔

"So good to see you back !"

جواد نے خوشگوار انداز میں کہا تھا جواباً انیتا مسکرا کر ماں سے ملنے لگی۔

کیسی ہے میری جان؟" صوفیہ نواز نے پیار سے پوچھا۔"

ٹھیک ہوں مام آپ کیسی ہیں؟"انیتا نے کھڑے کھڑے ماں سے پوچھا" تھا۔وہ کافی عجلت میں لگ رہی تھی۔

ٹھیک ہوں! تم بیٹھ تو جاؤ۔"صوفیہ نے صوفے کی جانب اشارہ کرتے کہا" تھا۔

مام واپس آکر بیٹھوں گی ابھی مجھے ساحر کو دیکھنے جانا ہے اسکی طبیعت ٹھیک" نہیں ہے۔"انیتا نے فوراً کہا اور اپنا ہینڈ بیگ اٹھاتی اوپر اپنے کمرے کی جانب چلی گئی۔صوفیہ گہرا سانس لیتی جواد کی جانب متوجہ ہوئی۔

انیتا بنا کسی کا جواب جانے جا چکی تھی مگر جواد کو انیتا کا ساحر کے لیے پریشان ہونا بلکل پسند نہیں آیا خاص کر جو ہو چکا تھا اسکے بعد بھی۔

اب تم کیوں کھڑے ہو؟ بیٹھو۔"صوفیہ نے نے جواد کو بت بنا دیکھا تو" پوچھ بیٹھی۔

"آنی آپ کرنا کیا چاہتی ہیں؟"

"I don't understand!"

جواد نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔

"کیا کرنا چاہ رہی ہوں میں ؟۔۔تم کہنا کیا چاہتے ہو جواد ؟"

"Aunty You know what I mean."

آپ جانتی ہیں میری فیلنگش انیتا کو لے کر اور آپ بھی ایسا ہی چاہتی ہیں۔۔۔۔رائٹ ؟ پھر اس سب کا کیا مطلب ہے ؟ آپ نے اسے منع کیوں نہیں کیا ساحر کے پاس جانے سے۔۔۔جبکہ آپ جانتی ہیں وہ انیتا کو کتنا ہرٹ کر چکا ہے۔"جواد نے اپنی الجھن اپنی خالہ سے کہی تھی۔

میں منع کروں گی اور وہ ہو جائے گی۔۔۔ڈیٹس واٹ یو تھنک "

جواد۔۔۔وہ اپنے باپ پر گئی ہے جس سے منع کروں گی وہی کرے گی۔۔۔اور پھر ساحر اسکا بیسٹ فرینڈ ہے۔۔۔اور بیسٹ فرینڈ کی پریشانی میں اس کے ساتھ کھڑے ہونا ہی دوستی ہے۔تم فکر مت کرو انیتا پر جو حق تمھارا ہے وہ کسی اور کا نہیں ہو گا جسٹ ریلیکس۔"صوفیہ نے جواد کو انیتا کی ضدی فطرت کے بارے میں بتایا تھا۔

"I can't relax!"

"آپ جانتی ہیں انیتا ساحر کے رہتے کبھی مجھے پریفر نہیں کرے گی۔"

" You know how she feels about him."

"اور آپ بھاگ بھاگ کر اسے ساحر کے پاس بھیج رہی ہیں اور کبھی ساحر کو انیتا کو منانے کے مشورے دیتی ہیں۔" جواد شدید قسم کی انسیکیورٹی کا شکار ہوا تھا۔

"جواد یہی تو۔۔۔۔۔۔ تمھاری جو یہ انسیکیورٹیز ہیں یہی چیزیں انیتا کو اٹریکٹ نہیں کرتی اسے ساحر جیسے بے نیاز بے پرواہ لوگ بھاتے ہیں ورنہ سہیر اور ساحر میں کیا فرق تھا کہ وہ سہیر کو چھوڑے ساحر کے پیچھے پاگل ہو رہی ہے۔"

"I am sorry aunty but I am very posses-sive about Anita....."

اور انیتا ہی نہیں میں خود سے منسلک ہر چیز کو لے کر پوزیسیو ہوں۔"

جواد نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔" That is how I am

اوکے فائن تم فکر مت کرو میں جانتی ہوں یہ بس انیتا کی سوچ"

ہے۔۔۔۔۔۔۔ساحر کے دل میں انیتا کے لیے ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔"

صوفیہ نے پر یقین لہجے میں کہا۔

"What makes you say this?"

جواد نے انکے سامنے بیٹھتے قدرے پر سکون انداز میں کہا تھا۔ صرف یہ

خیال ہی اسکی ٹینشن بھگانے کے لیے کافی تھا۔

میں نے ساحر کی آنکھوں میں کبھی وہ سپارک نہیں دیکھا جو انیتا کی"

آنکھوں میں ساحر کے لیے ہے۔اس لیے مجھے ساحر کی جانب سے کوئی

خطرہ نہیں ہے۔۔۔۔اور انیتا بھی جلد یہ سمجھ جائے گی سو مائی ڈیئر جواد تم

فکر مت کرو۔"صوفیہ نے جواد کو مطمئن کرنے کو کہا تھا۔ مگر کہیں نا کہیں

جواد کے دل میں یہ بات بھی آئی تھی کہ اگر انیتا نے خود ساحر کے اس میں

دلچسپی نا لینے کی بات کو سمجھ کر جواد کا ہاتھ تھام بھی لیا تو وہ کبھی جواد کو اپنے دل میں وہ مقام نہیں دے پائے گی۔۔۔ جبکہ ساحر سے خفا یا بدظن ہو کر اگر وہ جواد کا ہاتھ تھامتی ہے تو اسکے دل میں جواد کے لیے پیدا ہونے والے جزبات مختلف ہوں گے۔۔۔۔۔ایسا جواد کا خیال تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سہیر صبح ہی آفس چلا گیا تھا کچھ پینڈنگز اٹینڈ کرتا وہ گیارہ بجے کے قریب گھر آیا تھا۔ سمیع کو اس نے گھر ساحر کے ساتھ چھوڑا تھا جو ابھی تک نہیں اٹھا تھا۔ سہیر اسے اٹھانا چاہتا تھا مگر اس کی ذہنی حالت کے پیش نظر اس نے اسے اٹھایا نہیں تھا۔

ابھی وہ سمیع کے ساتھ لاونج میں بیٹھا تھا جب انیتا اندر داخل ہوئی تھی۔سہیر فوراً اٹھ کر اسی جانب بڑھا۔

کیسی ہو انیتا؟"سہیر نے انیتا کے پاس جاتے پوچھا تھا۔"

"I am fine. Where is Sahir ?"

انیتا نے فوراً ساحر کے بارے میں پوچھا جس پر سہیر کو انیتا کی بے قراری دیکھ کر دکھ ہوا تھا۔

وہ سو رہا ہے۔۔۔۔"سہیر بس اتنا ہی کہہ سکا۔"

ہوا کیا تھا؟"انیتا جو فواد سے سرسری سی پوری کہانی سن چکی تھی سہیر سے" پوچھنے لگی۔

سہیر نے اسے ساری کہانی بتادی۔۔۔۔اور ستارہ کا کسی وجہ سے ساحر" "کے ساتھ ہونے کا ذکر بھی کیا تھا۔

اوکے۔۔۔۔"انیتا کچھ سوچتی کہنے لگی۔اسکے بعد وہ لوگ آفس کی باتیں" کر رہے تھے جب ساحر اپنے کمرے سے نکل کر سیڑھیاں اترتا دیکھائی دیا

تھا۔وہ دونوں ساحر کی جانب متوجہ تھے دم سادھے وہ ساحر کی جانب سے کسی رد عمل کا انتظار کر رہے تھے جو بے ترتیب سے حلیے میں سیڑھیاں اترتا انکی جانب آیا تھا۔

کیا ہوا تم لوگ ایسے کیوں گھور رہے ہو مجھے۔۔۔۔ابھی پوری طرح" پاگل نہیں ہوا میں؟" بے زار سے انداز میں پوچھتا وہ ساحر کے پاس صوفے پر ڈے گیا تھا۔

کیسے ہو تم؟" سہیر نے اسکی بات نظر انداز کرتے فکر مندی سے پوچھا تھا" جبکہ انیتا دو دن میں اس میں آنے والی تبدیلی کو حیرت سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ٹھیک ہوں سر درد کھ رہا ہے وچ از کوئٹ نارمل۔۔۔باقی آئی ایم فائن۔...." تم تو ٹھیک ہو چوٹ تو نہیں لگی تمھیں؟" ساحر نے صوفے کی پست سے سر ٹکائے اپنے بارے میں بتاتے آخر میں سہیر سے اسکی خیریت کا پوچھا تھا۔

اسے اچھے سے اندازہ تھا کہ اس نے غصے میں سہیر کو خود سے دور دھکیلا تھا جس کے نتیجے میں اسے چوٹ بھی لگ سکتی تھی۔

"ٹھیک ہوں میں ساحر بس پریشان کر دیتے ہو تم۔" سہیر نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے کسی بڑے بھائی کے انداز میں کہا جو چھوٹے بھائی کی شرارتوں اور نادانیوں سے پریشان ہو۔

انیتا جو چپ چاپ بیٹھی ان دونوں بھائیوں کا ایک دوسرے کے لیے پیار دیکھ کر مسکرا رہی تھی مگر ساحر کے مخاطب نا کرنے پر وہ اداس بھی تھی۔

"ہنسی تو پھنسی!" ساحر نے اچانک بند آنکھوں کے ساتھ کہا تھا جس پر سہیر نے مسکرا کر انیتا کی جانب دیکھا تھا اور انیتا بے یقینی سے سر نفی میں ہلا کر رہ گئی۔

"سوچ ہے تمھاری مسٹر ساحر آفندی۔۔۔۔ یہاں بس اپنی دوستی کے چلتے آئی ہوں سہیر پریشان تھا بس اس لیے زیادہ خوش فہمیاں پالنے کی ضرورت نہیں ہے۔" انیتا نے مصنوعی ناراضگی کے ساتھ کہا تھا۔ سہیر کی زبانی یہ

بات کہ ستارہ کے ساتھ وہ کسی کام کے سلسلے میں تھا انیتا کو ریلیکس کر گیا تھا۔

سہیر جسکی وجہ سے پریشان تھا اسکی پرواہ نہیں ہے آپکو؟"ساحر نے اب" کی بار انیتا کو دیکھتے کہا تھا۔

مجھے کیوں ہونے لگی اس انسان کی پرواہ جیسے اپنے سمیت کسی کی پرواہ" نہیں۔"انیتا نے اسکی آنکھوں میں گھورتے کہا تھا جسکے جواب میں ساحر نے نفی میں گردن ہلاتے سر واپس صوفے پر ٹیک لیا۔

سہیر ڈاکٹر کب آئے گا؟"ساحر نے پھر سے سہیر کو مخاطب کیا تھا۔"

ک۔۔کون سا ڈاکٹر؟"سہیر کو ساحر سے اس سوال کی توقع نہیں تھی وہ تو" ہمیشہ سے ڈاکٹرز سے دور بھاگتا تھا اور سہیر کا خیال تھا کہ اب کی بار بھی ڈاکٹر کے آنے پر وہ کافی ہنگامہ کرے گا۔

سہیر تم جانتے ہو میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔۔۔میں نے پہلے بھی کہا تھا تم" سے اٹس ناٹ نارمل۔۔۔۔اور بنا ڈاکٹر کے ناتو میں کچھ کنڑول کر پاؤں گا نا

تم۔۔۔۔میں اب وہ چھوٹا سا بچہ نہیں ہو سہیر جو سمجھ نہیں رہا کہ اسکے ساتھ کیا مسلہ ہے۔۔۔میں اپنے پاگل پن سے بہت اچھے سے واقف ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ یہ سب اتنی جلدی نہیں تھمے گا۔۔۔۔اس لیے وقت رہتے ہی کوئی سٹیپ لینا پڑے گا۔"آنکھیں موندے وہ بظاہر عام سے انداز میں کہہ رہا تھا مگر اسکی اندرونی کیفیات کا کسی کو اندازہ نہیں تھا۔۔۔ایک تو اسکی یہ بیماری اوپر سے مشعل سلیمان اسکے جنون کے لیے ایندھن کا کام کرتی تھی۔۔۔اس لیے اس سے پہلے کہ وہ خود کو یا سہیر کو کوئی نقصان پہنچا بیٹھے اسے کوئی حل تلاش کرنا تھا اپنے پاگل پن کا۔۔۔اپنے جنون کا۔۔۔اور اپنے دل کی خواہش اور دماغ کے فتور کا۔۔۔۔۔

انیتا کو ساحر کے لیے بہت برا لگا تھا جب وہ اٹھ کر اسکے پاس آگئی اور صوفے پر پڑے اسکے ہاتھ کر تھام لیا۔

"ساحر تم بلکل ٹھیک ہو۔۔۔"

"Nothing is wrong with you."

یہ سب بھی گزر جائے گا سوریلیکس۔"انیتا نے نرم لہجے میں کہا تھا۔"

آئی ایم سوری انیتا اس دن ریستورینٹ میں تم اچانک سے آگئی تھی اور"

میں بھی کسی خاص وجہ سے تم سے ٹھیک سے بات نہیں کر سکا اس پھر تم خفا

" ہو کر چلی گئی۔۔۔۔

ساحر نے انیتا کی جانب دیکھتے کہا۔

کونسی وجہ۔۔۔۔"انیتا سے رہا نہیں گیا تو پوچھ بیٹھی۔"

جواباً ساحر نے اپنی آبرو اٹھاتے تیکھی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا تھا

جسکا مطلب تھا کہ وہ اس بات کا جواب نہیں دے گا۔جس پر انیتا نفی میں

سر ہلا کر رہ گئی۔

ساحر کبھی تو شیئر کر لیا کرو۔۔۔۔ہر بات چھپا کر رکھنے کا کیا شوق ہے تم"

کو؟"انیتا نے منت بھرے لہجے میں کہا تھا۔

میں کچھ نہیں چھپا رہا۔ تم زیادہ مت سوچو۔" ساحر نے لاپرواہی سے کہا"
تھا۔

اوکے گائیز یہ سب چھوڑو مجھے کچھ ڈسکس کرنا ہے تم لوگوں سے۔" سہیر"
نے موضوع گفتگو بدلنا چاہا۔

کہو. "انیتا نے فوراً جواب دیا تھا۔"

میں مشعل کی فیملی کو اپنے گھر انوائیٹ کرنا چاہتا ہوں۔" مشعل کے نام پر"
ساحر نے فٹ سے آنکھیں کھولیں تھی۔ جن کی سرخی ابھی بھی ویسی ہی
تھی۔

ڈیٹ از گوڈ اینڈ تم کو نہیں لگتا کہ تم نے ایسا کرنے میں کافی دیر لگادی"
ہے۔" انیتا نے پرجوش انداز میں کہا تھا۔

ہاں سو تو ہے بس تھوڑا الجھا ہوا تھا بٹ اب سب ٹھیک ہے تو مجھے لگتا ہے"
مجھے انھیں انوائیٹ کر لینا چاہیے۔ کل بزی دن ہے پرسوں تم بھی فری رہنا

پرسوں میں ان لوگوں کو انوائیٹ کر لیتا ہوں۔"سہیر نے پلان بناتے کہا تھا کل اسکی کچھ یہ ٹینگز تھی اور ڈاکٹر نبیل نے بھی آنا تھا۔

اوکے کوئی پرابلم نہیں۔"انیتا نے منظوری دیتے کہا۔"

ویسے بھی ماحول بدلنے سے ساحر بھی ریلیکس ہو جائے گا کیوں"

ساحر؟"سہیر نے ساحر سے پوچھا تھا جس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔وہ اپنی آنکھیں سختی سے میچے ہوئے تھا تاکہ ان میں ابھرتا طوفان کوئی دیکھ نا سکے۔

اس کے بعد سہیر پرجوش انداز میں انیتا کو مشعل کی غلط فہمی کے بارے میں بتانے لگا تھا جس پر انیتا کو کافی حیرت ہوئی۔جبکہ ساحر مٹھیاں بھینچے اپنے اوپر ضبط کئے انکھیں موندے وہیں بیٹھا رہا۔

مجھے پہلے ہی سمجھ جانا چاہیے تھا سہیر مشعل از ایکسیپشنل کیس۔"انیتا نے" مسکرا کر تبصرہ کیا تھا۔

ویسے کہاں ملی وہ تمھیں ساحر؟"اب کی بار انیتا نے ساحر کو مخاطب کیا" تھا۔

ملی تو یہیں تھی۔۔۔۔اسی گھر کے لاونج میں۔۔۔"ساحر نے بظاہر نارمل" لہجے میں کہا تھا مگر اسکی باتوں کا مطلب کوئی سمجھ نہیں سکا تھا۔انیتا اور سہیر میں نظروں کا تبادلہ ہوا مگر اسکی ذہنی حالت کے پیش نظر انھوں نے اس بات پر زیادہ توجہ نا دی تھی۔

ایک بار پہلے دیکھا تھا۔۔۔۔ریحان کی پارٹی میں۔۔۔۔شاید اپنے بھائی" کے ساتھ آئی تھی۔"ساحر نے سرسری سے انداز میں جواب دیا۔

ریحان کی پارٹی میں۔۔۔ہاں مشعل نے بھی ذکر کیا تھا کہ اس نے مجھے" وہاں دیکھا تھا۔ملاقات ہوئی تھی تمھاری؟"سہیر نے عام سے لہجے میں سوال کیا۔

مجھے چھوڑو۔۔۔۔۔۔تم آتے تو تمھاری ملاقات ہو جاتی سہیر اور وہ کسی" غلط فہمی کا شکار نا ہوتی۔"ساحر نے اسکے سوال کا جواب نا دیا تھا اور بات پلٹ دی۔

ہاں میں جا رہا تھا مگر۔۔۔۔۔۔۔۔"سہیر سوچ میں پڑھ گیا کہ اسے آگے" کچھ کہنا چاہیے یا نہیں۔

جسکی وجہ سے تم نے وہ پارٹی مس کی کیا وہ اس قابل تھی؟"ساحر نے" اب کی بار دو ٹوک انداز میں سہیر سے پوچھا تھا۔

نہیں! خیر مجھے اسے ڈسکس نہیں کرنا میری زندگی میں اسکی وجہ سے ہی" سارے مسلے پیدا ہوتے آئے ہیں پہلے بھی اور اب بھی۔"سہیر نے فرش پر نظریں گھاڑتے کہا تھا۔

نہیں یہ مسلہ تو میرے ریحان کی پارٹی میں جانے ل سے پیدا ہوا" تھا۔۔۔نا تم سمیع کو میرے پیچھے بھیجتے اور نا میں راستے سے پلٹ کر

ریحان کی پارٹی میں جاتا۔۔۔۔"ساحر کی بڑبڑاہٹ کافی واضح تھی جسے سہیر نا تو سمجھ سکا اور نا ہی معنی دے سکا۔

اگر ساحر پلٹ آیا تھے تو لاہور یقیناً اس نے شان کو بھیجا تھا۔ سہیر کے دماغ نے اسے جواب دیا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

انیتارات ڈنر کے بعد آفندی ہاؤس سے لوٹی تھی جہاں جواد باہر لان میں بیٹھا کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

کہاں گم ہو ڈیئر کزن؟"انیتا نے خوشگوار موڈ میں جواد کے پاس آتے کہا" تھا۔جواد کو انیتا کا موڈ دیکھ کر حیرت ہوئی تھی جہاں اس دن والے موڈ کا کوئی شائبہ تک نہیں تھا۔

کہیں نہیں تم بتاؤ ناراضگی ختم ہو گئی تمھاری ساحر سے؟"جواد نے اسے" خفا خفا انداز میں دیکھتے کہا تھا۔

اور اس بات پر تم ناراض ہو کہ میری اور ساحر کی ناراضگی ختم ہو گی۔""" انیتا نے کھٹاک سے بات اسکے منہ پر ماری تھی جس پر جواد کچھ شرمندہ تو ہوا مگر اپنی شرمندگی کو رخ پھیر کر چھپا گیا۔

میں کیوں ناراض ہونے لگا۔"جواد نے لاپرواہی کا مظاہرہ کرتے کہا تھا۔" پھر تو اچھی بات ہے۔۔۔اصل میں وہ ڈسٹربڈ ہے تھوڑا۔۔۔۔اور" "۔۔

اور اس وجہ سے وہ اس ڈانسر کے ساتھ ڈنر ڈیٹ پر تھا۔"جواد نے انیتا کی" بات کاٹ کر جانتے بوجھتے طنز کیا تھا۔

وہ اسکے ساتھ کیوں تھا یہ تو میں بھی نہیں جانتی مگر اتنا پتہ چل گیا ہے کہ "
کسی کام کی وجہ سے ہے۔۔۔"انیتا نے کندھے اچکاتے کہا تھا۔
اور پھر تم میں اور ہر کوئی جانتا ہے ساحر کی پسند اتنی معمولی نہیں ہو"
سکتی۔۔۔۔خیر چلو اندر! یارات بھر تارے گننے کا ارادہ ہے۔"انیتا نے آخر
میں شرارت سے کہا اور جواد کا ہاتھ تھامے اسے اندر لے گئی جو مسکراتا اسکے
ساتھ اندر چلا گیا تھا۔

ZNZ Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر اور سہیر اس وقت سہیر کے سٹڈی میں بیٹھے تھے جہاں سہیر اور ساحر
آفس کا کام کرتے تھے۔ سہیر وہاں کل کی پریزینٹیشن کی تیاری کر رہا تھا اور
ساحر کو بھی اپنے ساتھ زبردستی بٹھا رکھا تھا۔ وہ اسے اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا

تھا۔ساحر اس وقت فون تھامے شان کے میسیجز چیک کر رہا تھا۔جب کہ سہیر اپنے سامنے لیپ ٹاپ کھولے کی بورڈ پر انگلیاں چلا رہا تھا۔

سہیر کیا میں جا سکتا ہوں؟"ساحر نے اکتائے ہوئے لہجے میں پوچھا تھا۔"

نہیں!"سہیر نے مسکرا کر ختمی جواب دیا تھا جس کے بعد مذید سوالات"

کی گنجائش نا ہو۔ساحر نے چڑ کر نظریں گھمائی تھیں۔

ساحر اور سہیر کے درمیان پڑی بڑی سے ٹیبل پر پڑے سہیر کے فون پر وہی نمبر جلنے بجھنے لگ تھا جو ان دنوں دونوں بھائیوں کی ٹینشن کی وجہ بنا ہوا تھا۔ساحر اور سہیر میں نظروں کا تبادلہ ہوا تھا۔سہیر نے فورا کال ڈسکونیکٹ کی تھی سہیر کے انداز سے صاف ظاہر تھا کہ وہ ساحر کے سامنے اس ہستی کا ذکر یا نام بھی نہیں آنے دینا چاہتا تھا۔جب کہ ساحر کا چہرہ بلکل بے تاثر تھا جبکہ سہیر کے خوبصورت چہرے کے تاثرات بدل چکے تھے۔

اسکا چہرہ غصہ ضبط کرتے کرتے لال ہو رہا تھا۔جب وہی نمبر دوبارہ بجنے لگا تھا۔

جان چھوڑ کیوں نہیں دیتی یہ ہماری۔"اور سہیر نے غصے کے مارے فون" اٹھا کر سامنے والی دیوار پر دے مارا تھا۔جبکہ ساحر خاموشی سے سہیر کا غصے سے بھرپور انداز دیکھ رہا تھا۔

سہیر گہرے سانس لیتا خود کو کمپوز کرنے لگا جبکہ ساحر کی خاموش مگر بے تاثر نظریں فرش پر پڑے جدید ماڈل کے اس فون پر ٹکی تھیں جو اب چکنا چور ہو چکا تھا۔

ساحر اٹھ کر جانے لگا تھا جب سہیر اٹھ کر اسکے پاس آیا تھا۔

ساحر کہاں جا رہے ہو؟"سہیر نے اپنے تاثرات نارمل کرتے کہا مگر ساحر" کی جانب سے کوئی جواب نہیں آیا۔

اوکے او تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے تم دوا لے کر آرام کرو۔"سہیر" نے ساحر کو پر سکون رکھنے کے لیے کہا تھا اور اسے لیے اسکے کمرے کی جانب چلا گیا تھا۔

اگلی صبح مقرر کردہ نظام کے تحت طلوع ہوئی تھی۔ سہیر آفس جانے سے پہلے حسب عادت ساحر کے پاس آیا تھا جو اسے اس وقت بلکل نارمل لگا تھا۔ پچھلے چند دنوں کی نسبت وہ پر سکون بھی تھا اور نارمل انداز میں سہیر کے سوالوں کا جواب بھی دے رہا تھا۔

سہیر پر سکون ہوتا آفس گیا تھا مگر شان کو ساحر کا دھیان رکھنے کو کہا تھا کیونکہ ساحر کا نارمل ہونا بھی کبھی کبھی نارمل نہیں ہوتا تھا۔ سمیع سہیر کے لیے نیا فون لے آیا تھا۔ سہیر کا ارادہ ستارہ بائی سے مل کر ساحر کے اس سے ملنے کی وجہ دریافت کرنا تھا اس لیے اس نے سمیع کو اسکا ایڈریس لانے کو کہا تھا۔ وہ اپنی انگیجمینٹ سے پہلے مشعل اور اسکی فیملی کو اس جانب سے

مطمین کرنا چاہتا تھا کہ اس کے خاندان کے کسی فرد کا بھی ستارہ بائی نامی عورت سے ایسا کوئی تعلق نہیں جو آفندیز کے لیے شرم کا باعث ہو۔

وہ اپنی آفس چیر پر جھولتا پر سکون انداز میں اپنا لاحقہ عمل طے کر رہا تھا جب اسے سمیع کی کال آئی تھی اور جو بات سمیع نے اسے بتائی تھی اس نے ایک پل میں سہیر کا سکون غارت کیا تھا۔ وہ بھاگتا ہوا گھر کی جانب دوڑا تھا مگر ساحر گھر سے جا چکا تھا۔ رشید بابا سے اسے پتہ چلا تھی کہ ساحر کافی غصے میں تھا جب انھوں نے اور سلیم نے اسے روکنے کی کوشش کی تو وہ انھیں دھمکاتا گاڑی لے کر نکل گیا ہے۔۔۔۔۔

اوگاڈ شان تمھارا دھیان کہاں تھا؟"سہیر نے بال نوچتے کہا تھا۔"

سر وہ۔۔۔۔۔"شان گھبرا رہا تھا کیونکہ جو ہوا تھا اس میں کچھ شان کی" غلطی بھی تھی اور جو ہونے والا تھا اسکے بارے میں شان بھی شیور نہیں تھا۔

شان کچھ بولو گے ؟"سہیر نے چلا کر کہا تھا۔"

سر مجھے اندازہ نہیں تھا کہ ساحر سر کا موڈ بحال کرنے کو جو میں کہوں گا" اسکا یہ نتیجہ نکلے گا۔" شان نے تھوک نگلتے کہا تھا۔

کیا کہا تھا؟" سہیر نے اسکی آنکھوں میں گھورتے کہا۔"

سر ساحر سر نے مجھے عاقل افتخار پر نظر رکھنے کو کہا تھا کیونکہ وہ جانتے تھے" کہ نیوز پیپر میں وہ خبر اسی نے چھپوائی تھی اور ابھی میں نے انکو خوش کرنے کے لیے یہ بتا دیا تھا کہ وہ ساحر سر اور ستارہ کی تصویر چھپوانا چاہتا تھا جسے میں نے اپنے ذرائع استعمال کرتے رکوا دیا تھا۔اور یہ کہ کل رات وہ ستارہ سے ملنے گیا تھا جبکہ ساحر سر نے ستارہ کو اس سے ی چوہدری افتخار کو ملنے سے روکا ہوا تھا۔۔۔۔۔بس اتنی سی بات پر وہ غصہ ہو گئے اور فون کاٹ دیا۔۔۔۔مجھے اندازہ نہیں تھا کہ جب تک میں آتا ہوں وہ وہاں سے نکل چکے ہوں گے۔" شان نے گھبرا کر کہا تھا۔

ستارہ کا عاقل اور چوہدری افتخار سے کیا لینا دینا؟" سہیر نے کچھ سوچتے" ہوئے پوچھا۔

سر چوہدری افتخار ستارہ بائی کا بہت بڑا مداح ہے اور اسکی ہر پارٹی ہر "
تقریب میں ستارہ کو انوائیٹ کرتا تھا۔ """اسی لیے ساحر سر ستارہ کے پاس
جاتا تھا تاکہ اسے عاقل اور چوہدری سے دور کر کے انھیں چھٹپٹانے پر
" مجبور کر سکے ؟"سہیر نے باقی کی بات خود سمجھتے ہوئے پوری کی۔
اس لڑکے کا کوئی کوئی حال نہیں ہے۔ "سہیر نے تبصرہ کیا۔ "
سر سر سہیر سر ستارہ بائی کے گھر گئے ہیں۔ " سمیع جیسے سہیر نے ساحر کے "
پیچھے بھیجا تھا بھاگتا ہوا آیا تھا۔
کہیں وہ اسے کوئی نقصان نا پہنچا دے۔۔۔۔ کیونکہ اس نے ساحر کی حکم "
عدولی کی ہے۔ "رشید بابا نے خدشہ ظاہر کیا تھا۔
سر میں جاتا ہوں انکی تلاش میں۔ "شان کہتا باہر کی جانب دوڑا تو سہیر "
پیشانی مسلتا سمیع کی جاب متوجہ ہوا۔
"ستارہ کا ایڈریس بتاؤ مجھے وہاں جانا ہے۔ "
سر آپ وہاں ؟" سمیع نے نا سمجھی سے پوچھا۔ "

ہاں چلو۔۔۔۔۔۔مجھے ستارہ کے گھر جانا ہے سمیع۔"سہیر کہہ کر باہر کی "

جانب دوڑا تھا۔۔۔۔۔۔

"ستارہ کا ایڈریس بتاؤ مجھے وہاں جانا ہے۔

سر آپ وہاں؟" سمیع نے نا سمجھی سے پوچھا۔"

ہاں چلو۔۔۔۔۔۔مجھے ستارہ کے گھر جانا ہے سمیع۔"سہیر کہہ کر باہر کی "

جانب دوڑا تھا۔۔۔۔۔۔

سہیر اور سمیع آگے پیچھے گاڑی کی جانب دوڑے۔۔۔۔۔۔

ٹریفک بلاک کی وجہ سے انھیں ستارہ بائی کی رہائش گاہ تک پہنچنے میں 15 منٹ لگے تھے۔

ساحر سر کی گاڑی تو نہیں ہے یہاں۔"ستارہ کی عالیشان کوٹھی کے سامنے " پہنچتے ہی ارد گرد نظر دوڑاتے سمیع کہنے لگا۔

اندر چل کر پتہ کرتے ہیں۔"سہیر کہہ کر اندر کی جانب بڑھا تھا جہاں کا" سیکیورٹی گارڈ سہیر کو دیکھ کر ٹھٹک گیا جیسے سمیع اور سہیر نے نوٹ کیا۔ سیکورٹی گارڈ نے مستعدی سے دروازہ کھولا اور خود ایک سائیڈ پر کھڑا ہو گیا تھا۔

ستارہ جو ابھی اپنے گھر کے لاونج میں انگلیاں مروڈتی چکر کاٹتی کافی پریشان تھی۔وہ اس وقت گھر پر اکیلی تھی اور سیکیورٹی گارڈ کو کسی کو بھی اندر بھیجنے سے منع کر کیا ہوا تھا گیٹ کھلنے کی آواز پر چونکی تھی۔

گارڈ نے سہیر کو ساحر سمجھا تھا اس لیے اسے بنا روکے اندر بھیج دیا تھا۔ سہیر کے لیے ایسی جگہ پر آنا نا قابل قبول بات تھی مگر ساحر نے اسے آج بیٹھے بیٹھائے ایک طوائف کے گھر آنے پر مجبور کر دیا تھا۔وہ عجیب تاثرات کے ساتھ اندر داخل ہوا تھا۔ستارہ سہیر کو دیکھ کر اپنی جگہ جم سی گئی تھی۔۔۔۔اس نے سہیر آفندی کے بارے میں سن رکھا تھا مگر پہلی بار اسے اپنے سامنے دیکھ کر اسے حیرت ہوئی تھی۔وہ جانتی تھی جلد یا بدیر

سہیر آفندی اسکے در پر ضرور آئے گا اور ایسا ہی ہوا تھا۔اور اب وہ ساحر آفندی کے اس ہمشکل کو دیکھ کر انجان احساسات کا شکار ہوئی تھی۔

سہیر ستارہ کو ناپسندیدہ نظروں سے دیکھتا آگے بڑھا تھا۔

تو تم ہو ستارہ؟"سہیر نے ماتھے پر بل ڈالے کہا تھا۔اسکے چہرے پر" ناپسندیدگی رقم تھی۔جس نے ستارہ کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ بکھیر دی۔

میں ہی ہوں وہ خوش قسمت ستارہ جسکی تلاش میں مسٹر آفندی مارے" مارے پھر رہے ہیں۔"ستارہ نے جتاتی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔

ساحر کہاں ہے؟"سہیر نے اسکا طنز نظر انداز کرتے پھر پوچھا تھا۔" کون ساحر۔۔۔۔؟"ستارہ نے تاثرات نارمل رکھتے ہوئے لاعلمی کا" اظہار کیا تھا۔کیونکہ ساحر کہاں تھا یہ بتانے کی اجازت ستارہ کو نہیں تھی۔

میرا بھائی!جسکے ساتھ تم اس دن ریسٹورینٹ میں تھی۔"سہیر کا پارہ" ستارہ کے انداز ہائی ہائی ہو رہا تھا۔

ارے مجھے تو لگا تھا کہ وہ آپ تھے۔"ستارہ کو سہیر کا تپا تپا انداز مزہ دے رہا تھا۔۔۔کہاں ساحر آفندی تھا جس سے سوال پوچھتے اسکی جان جاتی تھی اور کہاں سہیر آفندی تھا جسے ذچ کر کے وہ اپنے طور پر ساحر کے کئے کا بدلہ پورا کر رہی تھی۔ مگر وہ سہیر آفندی سے بھی واقف نا تھی۔"سہیر نے انکھیں موندے گہرا سانس لیا اور اپنے تاثرات بحال کرتا ستارہ کی جانب بڑھا۔

مجھے لگتا ہے کہ مجھے لے کر تم کوئی شدید قسم کی غلط فہمی کا شکار ہو رہی ہو" ستارہ۔"اب کی بار سہیر نے مسکرا کر ستارہ کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا جواباً ستارہ اسکی مسکراہٹ کی وجہ سمجھ نہیں پائی تھی۔

ساحر تمھیں برداشت کر رہا تھا کیونکہ اسکے پاس وجہ تھی۔۔۔۔بٹ" ٹرسٹ می میرے پاس نا تو کوئی وجہ ہے اور نا ہی کوئی مجبوری جو میں تم کو اپنے سر پر سوار کروں۔۔۔۔اس لیے اس سے پہلے کہ میرا ارادہ بدل جائے اور میں کچھ ایسا ویسا کر بیٹھوں جس سے تم۔۔۔ تمھارا یہ دھندہ سب

چوپٹ ہو جائے بہتر ہے آرام سکون سے میرے سوال کا جواب دے دو۔۔۔۔ورنہ مجھ سے اچھائی کی کوئی بھی توقع مت رکھنا۔"سہیر کی باتوں اور انداز سے پہلی بار ستارہ کو لگا تھا کہ یہ سچ میں اسی ساحر آفندی کا بھائی ہے۔اسی وقت ستارہ کی نگاہ مین ڈور سے اندر آتی موتی بائی اور مونا پر پڑی تھی۔

زہے نصیب! آج تو بڑی بڑی ہستیاں یہاں آئی ہیں۔"موتی بائی نے" سہیر کو ساحر ہی سمجھا تھا یہ جانے بنا کہ ساحر نامی طوفان تو آدھا گھنٹہ پہلے یہاں سے ہو کر گزر گیا تھا۔

ستارہ نے آنکھوں سے موتی بائی کو خاموش رہنے کو کہا تھا اور وہ سمجھتے ہوئے ستارہ کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔

دیکھو ستارہ جس ساحر کے خوف سے کچھ کہہ نہیں رہی تم اسی ساحر کا بھائی" ہوں میں۔۔۔۔اسکے جنون سے واقف ہو مجھ سے اور میرے غصے سے انجان ہو۔۔۔آخری بار آرام سے پوچھ رہا ہوں ساحر کہاں ہے؟ میں

جانتا ہوں کہ وہ یہاں آیا تھا مگر تم نہیں جانتی کہ اس وقت وہ کس ذہنی کیفیت میں ہے۔۔۔"سہیر نے اپنے الفاظ پر زور دیتے کہا تھا۔

سمجھاؤ اپنی اس بے وقوف لڑکی کو۔۔۔۔۔"اس بار سہیر نے موتی بائی کی" جانب مڑ کر کہا تھا۔

کسی بھی انسان کی جان لے سکتا ہے وہ اور اگر اس نے ایسا کچھ کر دیا تو" الزام میں تم لوگوں پر لگاؤں گا کہ تم لوگ اپنے لالچ میں اسے ادویات دے کر پاگل کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔اور یہ ثابت کرنا میرے جیسے "انسان کے لیے مشکل نہیں ہو گا۔پھر تم اور تمھارا یہ دھندہ۔۔۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔۔۔ایسا مت کرنا یہ بتا دے گی۔۔۔۔۔"سہیر کی بات" کاٹ کا موتی بائی چلا کر کہنے لگی۔۔۔اسے اپنا دھندہ اپنی بقا خطرے میں لگی تھی۔

جلدی۔۔۔!"سہیر نے ستارہ کو گھورتے کہا تھا جو اب کافی پریشان لگ" رہی تھی کیونکہ کچھ دیر پہلے ساحر یہاں آیا تھا اور جو کہہ کر اور ستارہ سے

کروا کر گیا تھا اگر کوئی اونچ نیچ ہو گئی تو نام بے شک ستارہ کا ہی آئے گا۔ستارہ کے چہرے کا رنگ تک اڑ چکا تھا وہ سوچ نہیں سکتی تھی کہ ساحر آفندی کی جلد بازی آنکھوں کی سرخی اور اسے دھمکانا بلا وجہ نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

کچھ بولو گی ساحر کہاں ہے اور یہاں آکر اس نے کیا کیا؟"سہیر اب کی بار" پاس پڑی ٹیبل کو ٹھوکر مارتا ستارہ کے سامنے آیا تھا۔

وہ آیا تھا یہاں۔۔۔بہت غصے میں تھا اور مجھ سے کہنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔" "ستارہ الفاظ ڈھونڈ رہی تھی۔

جلدی بول نا ستارہ کیوں پہلیلیاں بجا رہی ہے۔"موتی بائی سے صبر نہیں" ہو رہا تھا۔اسے سہیر کے غصے سے خوف آیا تھا۔

وہ یہاں آیا اور اس نے کہا کہ اگر میں نے اسکی بات نا مانی تو وہ مجھ سمیت" اس گھر کو آگ لگا دے گا۔"ستارہ نے گھبراتے ہوئے سہیر کو دیکھا۔

کون سی بات؟ کیا کروانا چاہتا تھا وہ تم سے۔۔۔۔"سہیر نے دائیں ہاتھ سے اپنی گردن سہلاتے کہا تھا جس میں شدید قسم کے درد کی لہر دوڑی تھی۔

ستارہ نے گھبرا کر موتی بائی کی جانب دیکھا تھا جو سمجھ گئی تھی کہ ساحر آفندی نے ستارہ سے ضرور کچھ ایسا کروایا ہے جس سے ستارہ پھنس سکتی ہے اسی لیے ستارہ اتنا گھبرا رہی تھی۔

ایسا کیا کہا تھا ساحر آفندی نے تم سے جو تمھاری زبان کو دھیمک لگ گئی" ہے۔"اب کی بار سمیع جھنجھلا کر بولا تھا جو ستارہ کے سنسنی پھیلانے سے تنگ پڑھ چکا تھا۔

وہ عاقل افتخار سے اکیلے میں ملنا چاہتا تھا اس لیے اس نے مجھے کہا تھا کہ" میں کال کر کے اسے ملنے بلاؤں کیونکہ کسی اور کے بلانے پر وہ نہیں آئے گا۔"ستارہ نے بالآخر بتا دیا۔

اوو گاڈ! کہاں بلایا ہے ساحر نے اسے؟"سہیر نے فوراً پوچھا۔"

معلوم نہیں لوکیشن میسج پر بھیجی تھی اور پھر میسج اس نے خود ہی ڈیلیٹ کر "

دیا۔ "ستارہ نے انگلیاں مڑورتے کہا تھا۔

فون دو اپنا۔ "سمیع نے جلدی سے کہا تھا۔"

سر شاید آؤٹ باکس میں میسج موجود ہو۔ "سہیر کی سوالیہ نظروں کے "

جواب میں اس نے بتایا تھا۔

ستارہ نے فوراً فون دیا تھا مگر اسکے فون سے کوئی انفارمیشن نا مل سکی۔

سر ہمیں جلد انکی تلاش میں جانا ہو گا۔ اگر کچھ گڑ بڑھ ہو گئی تو۔۔۔۔ "!!!

سمیع نے سہیر سے کہا جو مسلسل فون پر شان کا نمبر ملا رہا تھا اور ساتھ میں ستارہ کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔ دوسری جانب ستارہ اور موتی بائی کو اپنے کسی مشکل میں پھنس جانے کا خطرہ تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤،

مشعل ناشتہ کر رہی تھی مگر اسکا دھیان ناشتے پر نہیں تھا۔ موحد اپنے کچھ پیپرز لیے ڈائنگ ٹیبل پر ہی بیٹھ گیا اور ہاجرہ بیگم کچن میں گھسی نا جانے کون سے صفائیاں کر رہیں تھیں۔

ویسے ماما صاف چیزوں کو صاف کر کے کیا ملتا ہے آپکو؟" مطلب کبھی انکا" ماحول بھی بدلنے دیا کریں تھوڑی گرد غبار پڑے تو ان بچاروں کو بھی سمجھ آئے کہ یہ گرد و غبار بھی اللہ کی بنائی ہوئی چیزیں ہیں۔" موحد نے کاغذ پلٹتے ہنستے ہوئے ماں سے کہا تھا۔

" بلکل جیسے بھائی کی ہر چیر گرد و غبار کے معنی سے بہت اچھے سے واقف ہے۔۔۔انفیکٹ گرد و غبار تو اب بھائی کی زندگی کا جزاول بن چکا ہے۔" مشعل نے بھائی کو چڑانے کو کہا۔

" ہاں تم جیسی بہنیں ہوں تو بھائیوں کے ساتھ ایسا ہی ہو گا۔۔۔جو کبھی اپنے ناولز میں گھسی رہیں، کبھی نارمل انسانوں کو پاگل سمجھتی رہیں تو کبھی اپنے ناول کے ہیرو جیسے منگیتر کو دیکھ کر گھبرا جائیں ان بہنوں کے بھائی

بیچارے ایسی ہی زندگی گزارتے ہیں۔"موحد نے بھرپور ڈرامائی انداز میں کہا تھا جس پر مشعل کا منہ بن گیا اور ہاجرہ ہنستے ہوئے بیٹے کی جانب آئی تھیں۔

تو بیٹا کیوں نا مشعل کے ساتھ ساتھ تمھاری شادی بھی ہو جائے؟ کوئی" لڑکی ہے نظر میں۔۔۔؟"ہاجرہ نے موحد کے سر پر ہاتھ پھیرتے پوچھا۔ جس پر موحد ماں کو دیکھے گیا۔

مجھے معاف کریں ابھی امی۔۔۔ابھی تو مجھے کام کرنا ہے اپنا کریئر بنانا ہے" پھر جا کر شادی کے بارے میں سوچوں گا۔"موحد نے اپنے ارادوں سے ماں کو آگاہ کیا۔

ویسے ماما یہ آپ زیادتی کرتی ہیں۔میری باری میں آپ فیصلہ سناتی ہیں" اور موحد بھائی سے انکی پسند پوچھتی ہیں۔"مشعل نے اس امتیازی سلوک پر منہ بناتے شکوہ کیا۔

اچھاتوبتادو کیاہے تمھاری پسند؟"ہاجرہ ملنے کھٹاک سے سوال پوچھا تھا"

جس پر مشعل کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

ایک ایسا انسان جو اچھا ہو۔۔۔۔جس کے ساتھ میں اچھی بھرپور زندگی "

گزار سکوں۔۔۔جو مجھے جنون کی حد تک چاہے۔۔۔۔۔جسے میرے

سامنے کوئی نظر نا آئے جو اگر میں دن کو رات کہوں تو بنا کوئی بحس کئے مان

جائے۔جب میں خفا ہوں تو اسکی دنیا اداس ہو جائے۔میں نظروں سے

اوجھل ہوں تو وہ تڑپ جائے۔"کالج میں بیٹھے اس نے ایک بار اپنی پسند کا

اظہار اپنی سہیلیوں سے کیا تھا اور آج وہی جملے اسکے کانوں میں گونج رہے

تھے۔

مگر سہیر آفندی اور ساحر آفندی کے اسکی زندگی میں آنے کے بعد وہ اتنا تو

سمجھ گئی تھی کہ جنون کی حد تک چاہنے والے۔۔۔۔دیکھ کر دنیا بھول

جانے والے شدت پسند لوگ بس کہانیوں میں ہی اچھے لگتے ہیں۔ حقیقی

زندگی میں ایسے انسانوں کو سہنا یا انکے ساتھ زندگی گزارنا ہر گز آسان نہیں ہوتا۔

کہاں کھو گئی چھوٹی!"موحد نے ٹیبل پر ہاتھ مارتے اسے حال میں لا پٹخا" تھا۔

امی میں نے بھائی کے لیے دو لڑکیاں پسند کی تھیں پر دونوں ہی کسی اور" کے نام ہو گئی۔" مشعل نے خود کو کمپوز کرتے کہا۔

ایک تو تھی ایمان اور اللہ کا شکر ہے کہ وہ منگنی شدہ ہے دوسری کون" تھی؟"ابکی بار موحد نے دلچسپی سے پوچھا تھا۔

انیتا نواز! مجھے وہ بہت اچھی لگی۔۔۔بھائی کے ساتھ بہت پیاری لگتی" "مگر۔۔۔۔۔ مشعل کچھ سوچنے لگی۔

مگر؟"موحد نے تجسس سے پوچھا۔"

مگر وہ ساحر آفندی کو پسند کرتی ہے اس لیے آپکا کوئی چانس نہیں۔""

مشعل نے آخر میں بھائی کو زبان دیکھاتے کہا اور برتن اٹھا کر کچن کی جانب چلی گئی۔

میں تو جیسے چانس ڈھونڈ رہا تھا اس کے ساتھ۔"موحد نے سر جھٹک کر کہا" تھا۔اور اپنے کام کی جانب متوجہ ہو گیا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

کچھ دیر پہلے------

ساحر جو غصے میں گھر سے نکلا تھا ستارہ سے کال کروا کر عاقل کو ملنے بلوالیا تھا مگر لوکیشن اس نے میسج پر بھیجنے کو کہا تھا اور ستارہ کے فون سے عاقل کو لوکیشن بھیجی تھی اور میسج ڈیلیٹ کرتا فون اسے واپس کر چکا تھا اور جاتے

ہوئے اپنے پیچھے آنے والے کسی انسان کو اپنی لوکیشن بتانے سے منع کر کے گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اسکے گھر سے نکلنے کی خبر اب تک سہیر تک پہنچ چکی ہو گی۔ مگر اس سے پہلے اسے اپنا کام مکمل کرنا تھا۔۔۔۔۔۔

عاقل افتخار کو ستارہ کی کال پر حیرت ہوئی تھی وہ کو کل تک اس سے ملنا نہیں چاہتی تھی آج اس سے ملنے کا کہہ رہ تھی مگر ستارہ نے اسے باتوں سے رام کر لیا تھا۔ اور اب عاقل افتخار ستارہ کی جانب سے آئے پتے پر پہنچا تھا۔ وہ شہر سے الگ تھلگ ایک پرانا سا فارم ہاؤس تھا۔ عاقل کو وہاں آکر کچھ عجیب لگا تھا مگر جیسے ہی وہ گاڑی سے نکلا تھا اندر سے آتا ایک ملازم اسکی جانب بڑھا تھا. عاقل کا ارادہ اس سے اس جگہ کے بارے میں پوچھنے کا تھا۔

"وہ آدمی جلدی سے کہتا خود مین گیٹ میڈم اندر آپکا انتظار کر رہی ہیں۔ سے باہر نکل گیا تھا جیسے عاقل نے بہت حیرت سے دیکھا تھا۔

"وہ مضبوط قدم اٹھاتا اندر کی جانب گیا تھا جہاں اسکے مطابق ستارہ بائی اسکے انتظار میں بیٹھی ہو گی۔"

ساحر اندر کھڑکی سے یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا جیسے ہی عاقل مین ڈور سے اندر داخل ہوا اچانک روشنی میں نہایا ہوا فارم ہاؤس تاریکی میں ڈوب گیا۔

اب یہ کون سا طریقہ ہے سرپرائز دینے کا؟" عاقل کا دماغ اسے مسلسل "

کچھ غلط ہونے کا اشارہ کر رہا تھا جیسے وہ اگنور کرتا وہ فون کی لائٹ پر آگے

بڑھنے لگا۔

ستارہ۔۔۔۔۔۔ستارہ۔۔۔" وہ آوازیں دیتا اس حال نما کے وسط میں کھڑا "

تھا جس میں سبھی کمروں کے دروازے کھلتے تھے۔عاقل کو کسی کے مردانہ قدموں کی چاپ سنائی تھی تھی۔

ستارہ اس سے بری جگہ نہیں ملی تجھے مجھے سرپرائز دینے کی؟" عاقل نے "

اندھیرے میں نظریں ڈوراتے کہا تھا۔وہ فون کی لائٹ ارد گرد گھما رہا تھا

مگر کوئی نظر نہیں آیا۔اچانک اپنے عین پیچھے اسے کسی کی موجودگی کا

احساس ہوا تھا وہ پلٹا تھا اور اسی وقت فارم ہاؤس کی بجلی واپس آئی تھی اور ہر

طرف روشنی ہی روشنی پھیل گئی تھی۔ تیز روشنی میں آنکھیں چندیانے لگی

تھی اور نظروں کو جس چہرے کا دیدار کیا تھا اور دماغ نے جس کا ادراک وہ عاقل افتخار کے لئے حیران کن تھا۔

تم یہاں؟" عاقل نے فوراً پوچھا۔"

ہاں میں سنا ہے کافی شوق تھا تمھیں سہیر آفندی سے ملنے کا تو سوچا تمھارا"
"شوق پورا کر دیا جائے۔

ہائے آئی ایم سہیر آفندی!" ساحر نے ہاتھ آگے بڑھانے کے ساتھ کہا تھا"
جس پر عاقل نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔

کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔" ساحر نے بڑی فرصت سے پوچھا۔"
ستارہ کہاں ہے۔۔۔اور تم یہاں میرا تم سے ملنے کے شوق پورا کرنے تو"
ہر گز نہیں آئے ہو گے۔" عاقل نے ارد گرد ایک نظر دیکھتے کہا تھا۔

ایکسیلینٹ! تم کافی شارپ ہو اپنے باپ کے جیسے نہیں ہو۔۔۔آئی لائق"
ڈیٹ۔" اب کی بار ساحر نے چند الٹے قدم لیتے اسے گہری نظروں سے سر
سے پیر تک دیکھتے کہا تھا۔

"میرے سوال۔۔۔۔"

جواب دیتا ہوں اتنی جلدی کیا ہے؟"ساحر نے عاقل کی بات کاٹ کر" گھڑی پر نظر ڈالتے کہا۔

اوکے سو پہلا سوال ستارہ کہاں ہے؟اسکا جواب ہے اوپر!"ساحر نے اوپر" کی جانب اشارہ کرتے کہا۔عاقل فوراً سیڑھیوں کی جانب بڑھا تھا جب ساحر کے ماتھے پر بل پڑھ گئے۔اس نے ساحر کی بات مکمل نا ہونے دی تھی۔

اوپر موجود دو کمرے دیکھ لینے کے بعد بھی کوئی نا ملا تھا جب عاقل ٹیرس پر نکل آیا تھا۔

ملی ستارہ؟"ساحر نے اسکے پیچھے ٹیرس پر آتے کہا.عاقل نے گھبرا کر ارد" گرد دیکھا تھا۔

اوپر دیکھو....!اب کی بار ساحر نے آسمان کی جانب اشارہ کیا۔ غور سے "
دیکھو وہ رہا ستارہ۔۔۔۔ساحر نے اسے چڑانے کے انداز میں کہا تھا۔دن کے
روشن آسمان میں ستارے ؟یہی سوچ رہے ہو ناں ؟یار ستارے تو وہیں ہیں
بس ذرہ چھپ ہے ہیں جیسے ہی روشنی چھٹے گی وہ سامنے آنے لگیں
گے۔۔۔۔۔۔بلکل اس ستارہ بائی کی طرح جو دن میں تو چھپ کر اپنے گھر
میں بیٹھتی ہے اور رات میں چمکتی ہے اور اپنی چمک سے تم جیسوں کی
آنکھوں کو منور کرتی ہے۔"ساحر نے عاقل کو گھورتے کہا۔
ویسے ایک بات کہوں وہاں تو ایک نہیں بہت سے ستارے ہیں اچھا ہے "
اسی بہانے تم ایک ہی ستارہ سے بور نہیں ہو گے ."ساحر نے کچھ سوچتے
ہوئے کہا۔
ہو گئی تمھاری بکواس تو ہٹو میرے سامنے سے مجھے جانا ہے۔"عاقل نے "
نیچے کی جانب قدم بڑھائے جب ساحر اسکے راستے میں حائل ہوا تھا۔

دوسرے سوال کا جواب نہیں لینا؟"ساحر نے اپنی مخصوص قاتل"
مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔وہ عاقل کی جانب قدم بڑھا رہا تھا اور عاقل نا
سمجھی سے قدم پیچھے کی جانب لے رہا تھا۔اسے اپنے سامنے موجود انسان
سے انجانا سا خوف آیا تھا۔اس نے سہیر آفندی کے بارے میں جو بھی سن
رکھا تھا یہ تو اسکے برعکس تھا۔
اچانک عاقل کے ذہن کے پردے پر وہ منزل جھلملانے لگی جب اس نے
سہیر آفندی کو ریسٹورینٹ میں غصے سے کھولتے دیکھا تھا۔
" اس سہیر آفندی کے تو رنگ ڈھنگ ہی بدلے ہوئے تھے۔"
سنگاپور سے آنے کے بعد اسکے باپ نے کہا تھا۔
" جاگ جاؤ مسٹر عاقل۔۔۔میرے پاس تمھارے اوپر ضائع کرنے کے
لیے اتنا بھی وقت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔خیر تم نے سہی سوچا تھا میں یہاں
تمھارا سہیر آفندی سے ملنے کا شوق پورا کرنے نہیں آیا کیونکہ تمھارا یہ
شوق تو ساری زندگی شوق ہی رہے گا میرا مطلب تمھارے مرنے تک

۔۔۔۔کیونکہ زندگی تو کافی کم بچی ہے تمھارے پاس یا کہو کہ بچی ہی نہیں۔"

کیا مطلب ہے اس بکواس کا؟"اب کی بار عاقل نے اپنے حواس بحال کرتے غصے سے پوچھا تھا۔

مطلب کہ تم کو یہاں جانتے ہو کون لے کر آیا ہے؟"ساحر نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے استفسار کیا۔

میں؟"عاقل کی آنکھوں میں دیکھتے اپنے ہی سوال کے جواب میں نفی میں سر ہلا دیا۔"

ستارہ؟"ایک اور سوال کیا۔"

بلکل بھی نہیں!"خود ہی سوال جواب کرتا وہ دلچسپی سے عاقل کے چہرے پر چھائی الجھن سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

تمھیں یہاں لائی ہے تمھاری موت!"ساحر نے سنجیدہ تاثرات کے "
ساتھ عاقل کو دیکھا تھا مگر جواباً عاقل بلاساختہ ہنسنے لگا اور ہنستا ہی چلا گیا جیسے
ساحر بڑی دلچسپ نظروں سے دیکھنے لگے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سہیر اور سمیع ستارہ کے گھر سے نکل کر ساحر کی تلاش میں نکل آئے تھے۔
سہیر کا فکر اور پریشانی سے برا حال تھا۔اگر آج ساحر عاقل افتخار کے ساتھ
کچھ الٹا سیدھا کر گیا تو یہ بزنس رائولری خاندانی دشمنی میں بدل جائے گی۔
ناجانے کیا بنے گا اس عاقل افتخار کا؟" سمیع بھی ہزار بار کہی بات پھر دہرا"
رہا تھا جو سہیر کی ٹینشن کم کرنے کے بجائے بڑھا رہا تھا۔سہیر ہر جگہ پتہ
کروا چکا تھا جہاں ساحر ہو سکتا تھا مگر وہ چھلاوا اسے کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔

شان کا نمبر اسکے فون کی سکرین پر جلنے بجھنے لگا جو سہیر کے کیے امید کی وجہ تھا۔

کہو شان!"سہیر نے جلدی سے کہا۔"

سر انکا پتہ چل گیا ہے۔عاقل کو علاقے سے باہر ایک پرانے فارم ہاؤس پر" بلوایا ہے۔۔۔لوکیشن میں بھیج رہا ہوں آپ پلیز جلدی پہنچیں۔اس سے پہلے دیر ہو جائے۔"شان نے عجلت میں کہا اور فون بند کر دیا۔

کچھ ہی لمحوں میں سہیر کو وہ لوکیشن موصول ہو گئی تھی جو شان نے بھیجی" تھی۔ سمیع نے گاڑی کی رفتار بڑھا دی تھی۔انھیں جلد سے جلد وہاں پہنچنا تھا۔ تقریباً پندرہ منٹ کی ڈرائیو کے بعد وہ لوگ مطلوبہ فارم ہاؤس پہنچے تھے سمیع نے گاڑی کو چلایا کم اور اڑایا زیادہ تھا۔اسی وقت شان بھی وہاں پہنچا۔آگے پیچھے ڈورتے وہ لوگ اندر کی جانب بڑھے تھے جب فضا میں گولی کی آواز گونجی تھی۔وہ سب حیرت اور خوف کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ رک کر آواز کس سمت سے آئی ہے اس بات پر غور کرنے لگے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

اچھی بات ہے بہادر ہوتے ہیں وہ لوگ جو موت کو سامنے دیکھ کر بھی"
مسکراتے ہوئے اسے گلے لگاتے ہیں۔"ساحر نے نارمل انداز میں کہا تھا۔
تم کو لگتا ہے تم میری موت بن کر آئے ہو۔۔۔ہاہاہا تم کو اندازہ نہیں ہے"
آفندی کہ عاقل افتخار ہے کیا۔"عاقل نے پچکارنے کے انداز میں ساحر کو
دیکھا تھا جس پر ساحر کھلے دل سے مسکرا دیا۔
تو آج دیکھا ہی دو کہ عاقل افتخار آخر میں ہے کیا چیز۔"ساحر نے دونوں"
بازو سینے پر باندھتے پر سکون انداز میں کہا تھا۔
دیکھو بھلائی اسی میں ہے کہ مجھے یہاں سے جانے دو۔"عاقل نے اب کی"
بار اکتائے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔

میں بھلائی چاہتا ہی کہاں ہوں آج تم دیکھادو مجھے کہ کتنی برائی ہے تم"
میں۔"ساحر نے لطف لیتے ہوئے کہا تھا۔
تم ایسے نہیں مانو گے۔"عاقل نے اپنی پست میں چھپی گن نکال کر ساحر"
کی جانب تان لی تھی جسے دیکھ کر ساحر دلچسپی سے مسکرادیا۔
چلانی آتی ہے؟"ساحر کے عام سے لہجے میں پوچھے گئے سوال نے عاقل"
کوآگ لگادی تھی۔
یو!"عاقل نے ٹریگر ہے دباؤ بڑھایا تھا مگر اگلے ہی پل ساحر نے پستول کی"
پر جمے عاقل کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا اور ٹریگر پر دباؤ بڑھادیا۔
شوٹ!"ساحر نے مسکرا کر کہا تھا اور پہلی بار عاقل کے چہرے کے"
تاثرات بگڑے تھے۔گن ساحر کے ماتھے کے پاس تھی۔
"کیا ہوا گن نکالی ہے تو چلاؤ بھی یا بس شو آف کرنا آتا ہے۔"
"Come on shoot !"
ساحر اسے مسلسل اکسائے جارہا تھا۔

چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔۔۔پاگل ہو گئے ہو کیا۔"عاقل نے اپنے ہاتھ سے "
ساحر کا ہاتھ ہٹانا چاہا تھا۔
آئی سیڈ شوٹ!"ساحر نے اب کی بار بلند آواز میں کہا تھا اور ٹریگر پر رکھی "
عاقل کی انگلی پر دباؤ بڑھایا تھا۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

عاقل نے اپنی پشت میں چھپی گن نکالی تھی اسے لگا تھا کہ ایسے وہ اپنے سامنے کھڑے سہیر آفندی کو خوفزدہ کر سکتا ہے۔مگر سامنے والے کا ردعمل اسے حیران کر گیا تھا۔اس نے عاقل کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھے ٹریگر پر دباؤ بڑھا دیا تھا بندوق کی نال اس وقت مقابل کی کنپٹی سے چند انچ کے فاصلے پر تھی۔عاقل کو لگا کہ یہ سب اسے پھنسانے کا کوئی جال ہے۔اس

نے اپنا ہاتھ مقابل کی مضبوط گرفت سے آزاد کروانا چاہا تھا مگر سامنے والا اس حق میں نہیں تھا۔

عاقل کو اپنے سامنے کھڑا انسان اس پل ایک بزنس ٹائیکون سے زیادہ ایک جنونی اور پاگل لگا تھا جو بنا ڈرے بنا گھبرائے خود گن اپنے ماتھے کے قریب لے جا کر اسے شوٹ کرنے پر اکسائے جا رہا تھا۔

چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔" عاقل نے ایک اور کوشش کی تھی اور اسی کوشش" میں ٹریگر پر دباؤ بڑھا تھا اور گولی کی آواز فضا میں گونجی تھی۔ کچھ لمحوں کے لیے عاقل افتخار کا ذہن معاوف ہوا تھا مگر اگلے ہی پل اسنے گن خود سے دور پھینک دی تھی اور ایک نظر سامنے کھڑے انسان ہر ڈالی تھی جو ہنوز مسکراتا اسے دیکھ رہا تھا۔

تم پاگل ہو کیا؟" عاقل نے پریشانی سے ماتھے پر آیا پسینہ اپنی آستین سے" پونچھتے کہا تھا۔

یہ بات ابھی تک تم سمجھ نہیں پائے؟"ساحر نے اثر نا لیتے ہوئے تبصرہ کیا"
اور کچھ قدم آگے بڑھاتا اسکے قریب آگیا۔ تبھی نگاہ نیچے گاڑی کے پاس
کھڑے سہیر اور سمیع پر پڑی تھی۔

ویسے جانے سے پہلے کچھ دیکھا دیتا ہوں تمھیں۔ایک نظر نیچے دیکھو"
تمھیں مجھ سے بچانے کے لیے لوگ آئے ہیں۔"عاقل نے اسکی نظروں
کے تعاقب میں نیچے دیکھا تھا جہاں گاڑی کے پاس کھڑے شخص کو دیکھ کر
عاقل کے پیروں سے زمین کھسک گئی تھی۔اسے اپنی آنکھوں پر یقین
نہیں آیا تھا یا پھر یوں کہنا بہتر ہے کہ عاقل افتخار کو اپنی عقل پر شک ہوا تھا۔
وہ انسان اب اندر کی جانب دوڑا تھا۔

میرا جڑواں بھائی ہے سہیر آفندی! اور میں ہوں ساحر آفندی۔۔۔۔"اپنا"
تعارف کروانے کے بعد ساحر نے عاقل کو کچھ بھی کہنے یا کرنے کا موقع
دیے بغیر گردن سے پکڑ کر اس پر دباؤ بڑھا دیا تھا۔عاقل نے خود کو

چھڑوانے کی کوشش کرنے لگا اپنی گردن پر ساحر کی گرفت ڈھیلی کرنے کی کوشش میں وہ بلکل ریکنگ کے ساتھ کھڑا ہو گیا تھا۔

آرام سے کہیں خود کو چھڑوانے کی کوشش میں تو یہاں سے نیچے نا گر جاؤ۔ ساحر نے اسکی حالت سے لطف اندوز ہوتے کہا تھا۔یقین جانو یہ گرل اتنی بھی مضبوط نہیں ہے کہ تم کو گرنے سے بچا سکے۔اس لیے احتیاط سے !" ساحر نے اسے کچھ اس انداز میں دبوچا تھا کہ وہ چاہ کر بھی خود کو چھڑوا نہیں پا رہا تھا۔

چ۔۔۔۔چھ۔۔۔چھوڑ۔۔۔۔۔۔چھوڑو مجھے۔۔۔۔"اٹکتے سانس کے ساتھ عاقل نے کہنے کی کوشش کی تھی۔جب سہیر کی آواز نے ساحر کو گردن گھما کر دیکھنے پر مجبور کر دیا۔

وہ تینوں گولی چلنے کی آواز پر رکے تھے اور پھر شان کے کہنے پر کہ گولی کی آواز اوپر سے آئی ہے وہ تینوں اوپر کی جانب ڈورے تھے۔ سہیر جیسے ہی ٹیرس پر پہنچا تھا سامنے ساحر عاقل افتخار کی گردن دبوچے اسے ٹیرس پر لگی ریلنگ کے ساتھ لئے اس انداز سے کھڑا تھا کہ اگر وہ تھوڑا سا بھی پیچھے جاتا ہے تو نیچے گر جائے گا اور نیچے دیوار پر لگی خاردار گرل اسکے جسم میں پیوست ہو جائے گی اور اگر وہی کھڑے رہتا ہے ساحر اسکا گلا دبا کر اسکی سانسیں روک دے گا۔ سمیع اور شان بھی یہ منظر دیکھ کر پریشان ہو گئے تھے۔

ساحر سٹاپ!" سہیر نے چلا کر کہا تھا۔"

ساحر نے گردن گھما کر سہیر کو دیکھا تھا اسکے تاثرات ایسے تھے جیسے کوئی اسکے پسندیدہ کام میں خلل ڈال رہا ہو اور ایک کھولتی ہوئی نگاہ پیچھے کھڑے سمیع اور شان ہر ڈالنا نہیں بھولا تھا۔ جس پر وہ دونوں نظریں چرا گئے تھے۔

تم باز کیوں نہیں آتے سہیر !اوران دونوں کو بھی دیکھ لوں گا میں۔""

ساحر نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا مگر عاقل کی گردن پر اپنی گرفت ہنوز بنائے رکھی۔

ساحر پلیز اسے چھوڑ دو وہ مر جائے گا۔"سہیر نے بھائی کی منت کرتے کہا"

تھا۔

تو؟"ساحر نے لاپرواہی سے جواب دیا تھا اور واپس عاقل کی جانب مڑ گیا"

تھا۔

ساحر میں۔۔۔۔۔۔۔"سہیر نے کچھ کہنا چاہا تھا اور ساتھ میں چند قدم"

آگے بڑھائے تھے جب ساحر نے ایک جھٹکا دے کر عاقل کو واپس کھینچ لیا تھا جس پر عاقل کی گھٹی گھٹی چیخ برآمد ہوئی تھی۔اور سہیر کی زبان اور قدموں کو بریک لگی تھی۔شان اور سمیع نے بھی بے یقینی سے ساحر کی جانب دیکھا تھا۔

سہیر تم آگے آئے تو یہ نیچے جائے گا۔۔۔ نہیں میرا مطلب اوپر!"ساحر" نے مزہ لیتے کہا تھا۔

ساحر میرے بھائی یہ کوئی طریقہ نہیں ہے پلیز اسے چھوڑ دو اور گھر چلو" تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"سہیر نے ساحر کو سمجھانے کی ایک اور کوشش کی۔

اور جو یہ باپ بیٹا کر رہے ہیں وہ کون سا طریقہ ہے۔۔۔ بزنس رائیولری" کو بزنس تک ہی رہنا چاہیے ناں پرسنل اٹیک کیوں کر رہے ہیں؟اس سے پہلے اس کے باپ نے تم پر جھوٹی انکوائری بیٹھائی جس کا اچھا خاصہ جواب میں نے اسے سنگاپور میں دیے کر آیا تھا اور اب یہ آفندیز کی عزت کو خراب کرنے چلا ہے۔۔۔اب اتنی جرات کی ہے تو سزا تو ملے گی۔"ساحر کی بات پر عاقل نے اپنی گردن کو دائیں بائیں ہلانے کی کوشش کی۔اور کچھ کہنا چاہا تھا مگر اس کی آواز اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔

ششش۔۔۔۔دیکھ نہیں رہے میں اپنے بھائی سے بات کر رہا ہوں سو"
چپ چاپ یہیں کھڑے رہو۔۔۔۔مجھے ڈسٹرب کرنے کی کوشش اور
ڈسٹریکٹ کرنے غلطی مت کرنا ورنہ۔۔۔۔"ساحر نے عاقل کو گھورتے
آخر میں ورنہ کے ساتھ نیچے کی جانب اشارہ کیا تھا۔جس پر عاقل کی
آنکھوں میں خوف کی پرچھائی مذید گہری ہوئی تھی۔
ساحر۔۔۔۔"سہیر کچھ کہتا اس سے پہلے ساحر نے اسکے منہ سے الفاظ"
آچک لئے۔
سہیر پلیز۔۔تم کو کیا لگ رہا ہے کہ مجھ پر پھر سے اٹیک ہوا ہے۔۔۔آئی"
ایم پرفیکٹلی فائن۔۔اسی لیے تو یہ ابھی تک زندہ۔۔۔میں بلکل ٹھیک ہوں نا
"! ہی میں اپنے آپے سے باہر ہوں اور نا ہی اپنا کنٹرول کھویا ہے سوریلیکس
ساحر کی بات پر سہیر کو کچھ سکون ہوا تھا مگر عاقل افتخار کی حالت دیکھ کر
اسے فکر ہو رہی تھی۔

م۔۔مم۔۔۔۔۔۔معا۔۔۔۔معاف۔۔۔۔"عاقل نے شاید رکتے" سانس کے ساتھ معافی مانگنے کی کوشش کی تھی۔جس پر ساحر نے ماتھے پر بل لئے اس کے قریب ہوتے ہوئے اسکی آنکھوں میں گھورا تھا۔اور گردن پر گرفت تھوڑی ڈھیلی کی تھی تاکہ وہ کچھ آسانی سے سانس لے سکے۔ارادہ فقط اسے ڈرانے کا تھا۔وہ اپنے پورے خوش و حواس میں تھا۔

"دنیا کا سب سے فضول کام جانتے ہو کیا ہے؟اس انسان سے معافی مانگنا جس سے آپ بے انتہا نفرت کرتے ہیں۔۔۔۔اور اس سے بھی فضول کام جانتے ہو کیا ہے؟ساحر نے عاقل کی آنکھوں میں دیکھتے استفسار کیا جواباً عاقل نے ناسمجھی سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"اس انسان کو معاف کر دینا جو آپ سے سب سے زیادہ نفرت کرتا ہو اور جس سے آپ بھی برابر نفرت کرتے ہوں۔اور میں ایسا کوئی بھی فضول کام کرنے کے موڈ میں ہرگز نہیں ہوں۔"ساحر نے آخر میں ہاتھ اٹھا کر صاف انکار کرنے کے انداز میں کہا تھا۔

ساحر کی باتوں سے سہیر کو اتنا اندازہ تو ہو گیا تھا کہ وہ یہ سب صرف عاقل کر خوفزدہ کرنے کے لیے کر رہا ہے مگر ساحر کو لے کر وہ مطمین ہر گز نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ وہ ساحر تھا جیسے لوگ "ان پرڈیکٹیبل" کہتے تھے۔

ساحر بہت ہو گیا۔۔۔۔اب چھوڑ دو اسے۔"سہیر نے پھر سے پریشانی" کے عالم میں کہا تھا۔

سہیر تم کیوں چاہیے ہو کہ یہ میرے ہاتھ سے مارا جائے۔"ساحر نے" آبرو اچکاتے بھائی سے سوال کیا تھا جواباً سہیر بنا جواب دیے اپنے عجیب بھائی کو بس دیکھے ہی گیا۔

اوکے فائن! تم لوگ چاہتے ہو کہ میں اسے زندہ چھوڑ دوں ٹھیک ہے مگر" مجھے اسکا وڈیو کنفیشن چاہیے جس میں یہ اپنے اور اپنے باپ کے ستارہ کے ساتھ تعلق کا اقرار کرے گا اور یہ کہے گا کہ اس نے آفندیز پر الزام اپنے باپ کے کہنے پر لگایا ہے اور آفندیز سے پبلکلی معافی بھی مانگے گا۔"ساحر نے عاقل کی جانب دیکھتے کہا تھا جبکہ باقی تینوں لوگوں میں نظروں کا تبادلہ

ہوا تھا۔کیونکہ عاقل افتخار اپنے منہ سے ایسا اعتراف کیوں کرے گا لیکن زندگی پیاری ہے تو اتنا تو کرنا ہی پڑے گا اسے۔

جلدی بولو میرا ہاتھ تھک چکا ہے کہیں میں اسے گرا نا دوں۔ہری اپ!""" ساحر نے گھڑی دیکھتے کہا۔

تم چاروں فیصلہ کر لو کہ اگر میں اسے ابھی چھوڑ دیتے ہوں تو کیا کل تک " اسکا ویڈیو کنفیشن ہر جگہ پہنچ جائے گا؟"ساحر نے احسان کرنے والے انداز میں کہا تھا۔

ہو جائے گا سر آپ اسے چھوڑ دیں۔"اس بار شان نے آگے آتے کہا تھا۔" تم جانتے ہو اسے شان یہ عاقل ہے عاقل افتخار اپنے باپ کی طرح شاطر " "یہاں سے زندہ بچ گیا تو۔۔۔۔۔

میں وع۔۔۔۔۔وعدہ۔۔۔معا۔۔۔۔فی۔۔۔مان۔۔۔مانگ۔۔۔""" عاقل نے پھر سے کہنا چاہا تھا۔

کتنی بار سمجھاؤں میری بات مت کاٹا کرو۔۔۔۔"ساحر نے اسے پیچھے کی" جانب ایک جھٹک دیا تھا۔

سر یہ ہمارا کام ہے آپ ابھی کے لیے اسے چھوڑ کر ہمارے حوالے کر" دیں۔۔۔۔ہم اپنا کام جانتے ہیں۔اسکا کنفیشن کل تک پبلک کے سامنے ہو گا۔" سمیع نے بھی حالات بہتر دیکھے تو کہنے لگا۔

"Ok there you go!"

ساحر نے کہہ کر عاقل کو گردن سے پکڑے پکڑے آگے کی جانب دھکیلا تھا تو وہ آگے جاتا سہیر کے قدموں کے پاس گر گیا۔

سہیر نے اسے اٹھنے میں مدر کی جو مسلسل کھانس کھانس کر نڈھال ہو رہا تھا۔ساحر وہیں اپنے سابقہ انداز میں کھڑا سب دیکھ رہا تھا۔

کام ہو جانا چاہیے۔" سمیع اور شان کو ایک نظر دیکھتا ساحر شان بے نیازی" سے نیچے کی جانب چلا گیا جیسے اس سب سے اسکا لینا دینا ہی نا ہو۔

سہیر ساحر کے پیچھے دوڑا تھا جبکہ شان اور سمیع عاقل کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

انیتا پھر آفندی ہاؤس آئی تھی مگر وہاں آکر جو اسے پتہ چلا تھا اس کے ہاتھ پیر پھول گئے تھے۔رشید بابا بھی سخت ٹینشن میں تھے۔وہ سہیر کو متعدد کالز کر چکی تھی جسکا کوئی جواب نہیں آیا تھا۔وہ آہیں بیٹھی کا خبر کا انتظار کرنے لگی تھی۔سہیر اپنے کاموں میں الجھ کر یہ بھی بھول گیا تھا کہ اسے آج مشعل کی فیملی کو انوائیٹ کرنا تھا۔انیتا انہی باتوں پر بیٹھی غور کر رہی تھی جب اسے سہیر کا میسج ملا تھا جس میں اس نے سب ٹھیک ہونے اور ساحر کے ساتھ گھر لوٹنے کا ذکر کیا تھا۔تو انیتا نے شکر ادا کیا کہ بات بگڑی

نہیں تھی۔ مگر ساحر جو آج کر آیا تھا اس سے بہت سی باتیں بگڑنے والی تھیں۔

کافی انتظار کے بعد سہیر اور ساحر گھر لوٹے تھے۔ توقع کے بر عکس ساحر بلکل نارمل تھا نا ہی وہ غصے میں لگ رہا تھا اور نا ہی پریشان جبکہ سہیر غصے میں بھی تھا اور الجھن بھری نظروں سے اپنے بھائی کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا ہوا؟" انیتا نے نا قابل یقین منظر کو دیکھ کر سوال کیا تھا۔ ساحر کندھے اچکاتا بنا کچھ بولے اوپر کی جانب چلا گیا تھا اور سہیر نفی میں سر ہلاتا انیتا کی جانب متوجہ ہوا۔

"ہوا تو کچھ نہیں ہوتے ہوتے بچا ہے۔" سہیر نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا اور انیتا کے بیٹھنے کے بعد ساری کہانی سنا ڈالی تھی۔

اوگاڈا سے عاقل کو ایسے ہراس نہیں کرنا چاہیے تھا۔ وہ لوگ بہت خطرناک ہیں۔

یہی تو میں اسے سمجھاتا آیا ہوں پورا راستہ مگر مجال ہے جو اسکے منہ سے ایک لفظ نکلا ہو۔۔۔۔اپنے اندر کی ساری آگ عاقل افتخار پر اگل کر اب خود تو پر سکون ہو گیا ہے مگر میرا چین و سکون غارت کر چکا ہے یہ لڑکا۔

اوکے سہیر کالم ڈاؤن ! ابھی اسے سمجھانا مشکل ہے۔اسکا ڈاکٹر رہا تھا نا آج؟ انیتا نے بات بدلنے کی کوشش کی۔

رات میں پہنچے گا اور یہاں تو شاید کل ہی آئے۔سہیر نے پاس سے گزرتے سلیم کو پانی لانے کا اشارہ کرتے کہا۔

فائن ! ویسے تم کچھ اور بھی بھول رہے ہو سہیر۔انیتا نے اسے کچھ یاد کروانے کے انداز میں کہا۔

نہیں بھولا یار ! واپس آتے ہوئے بات ہوئی ہے میری سلیمان انکل سے آج رات میں وہ لوگ آرہے ہیں۔بس ساحر کے چکر میں تمھیں بتانا بھول گیا۔میک شیور تم اور فواد پہنچ آؤ !"

اوکے ڈیٹ از پرفیکٹ !"انیتا نے پر جوش انداز میں کہا تھا۔"

تم کچھ دیر ریسٹ کر لو اور خود کو پر سکون رکھو۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔""
انیتا سہیر کو تسلی دیتی وہاں سے نکل آئی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤
🖤

سلیمان صاحب نے آفس سے ہی کال کر کے ہاجرہ کو سہیر کی دعوت کے بارے میں بتا دیا تھا۔اور مشعل کو وہاں جانے کے حیال سے ہی ٹھنڈے پسینے آنا شروع ہو گئے تھے۔

اب سلیمان صاحب آفس سے لوٹے تھے تو انھیں پتہ چلا تھا کہ سہیر نے ایمان کو بھی انوائیٹ کیا تھا۔ایمان کے اس کے ساتھ وہاں ہونے کی بات سے مشعل کی ڈھارس بندھ گئی۔

کتنے بجے چلنا ہے؟"ہاجرہ نے سلیمان صاحب کو پانی دیتے پوچھا تھا۔"

ڈنر پر بلایا ہے جانا تو آٹھ بجے چاہیے تھا مگر سہیر نے بہت زور دے کر کہا" ہے کہ ہم لوگ کچھ جلدی آجائیں تاکہ سب کچھ وقت ایک ساتھ گزار سکیں۔" سلیمان صاحب نے بتایا۔

ویسے ماشاللہ بہت سمجھدار ہے سہیر!" ہاجرہ نے تبصرہ کیا۔"

ہاں مجھے بھی جو خدشہ تھا اسے سہیر نے بنا جھجھکتے بہت صاف گوئی سے" دور کیا ہے۔" اشارہ نیوز میں آئی بات کی جانب تھا۔

چلیں پھر موحد کے ساتھ جا کر کچھ گفٹس وغیرہ لے آتی ہوں۔ایسے پہلی" بار حالی ہاتھ جانا اچھا نہیں لگتا۔" ہاجرہ بیگم نے پانی کا گلاس لیتے اپنا ارادہ بتایا۔

ہاں یہ بہتر رہے گا۔" سلیمان صاحب کو بیوی کا خیال درست لگا تھا۔"

مشعل نے ایمان کو کال کر کے اپنے ساتھ دعوت کے انوائیٹ کا بتایا تھا جس پر ایمان بہت ایکسائیٹیڈ تھی۔ وہ پہلی بار آفندی ہاؤس جانے والی تھی جہاں جانے کا اسے بہت شوق تھا جبکہ مشعل کے تو سارے شوق ہی پچھلی بار یہاں آکر پورے ہو گئے تھے۔ وہ ساحر کے سامنے جانے سے گھبرا رہی تھی مگر ایمان کی یہ بات کہ ساحر نے کوئی پیش رفت نہیں کی تھی جس کا ایک ہی مطلب تھا کہ مشعل جیسا سوچ رہی تھی وہ بس اس کے دماغ کی حرافات تھی۔ جو ہو گیا وہ بس ایک اتفاق تھا۔ مشعل کا سچ جان کر ساحر آفندی خود ہی پیچھے ہٹ گیا ہو گا ورنہ اس کے لیے مشعل کے گھر تک آنا یا اس سے رابطہ کرنا کون سا مشکل کام تھا۔

دماغ کو ایمان کے حیالات سے سمجھا بجھا کر خاموش تو کروا دیا تھا مگر دل وہاں جانے کی بات سے ہی کانوں میں ڈھر کنے لگا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ساحر جو بلا مقصد ہی اپنے بیڈ پر لیٹا چھت کو گھورے جا رہا تھا۔ وہ مشعل کی فیملی کے یہاں آنے اور باہر زور و شور سے چلتی تیاریوں سے بھی واقف تھا۔ وہ وہاں سے کہیں بھاگ جانا چاہتا تھا مگر آجکل جو اسکی حالت تھی اس کے پیش نظر وہ سہیر سے دور نہیں جانا چاہتا تھا کیونکہ سہیر ہی دنیا میں وہ واحد انسان تھا جو اس حالت میں ساحر کو کنڑول کر سکتا تھا۔۔۔ کسی حد تک۔۔۔۔

سہیر نے بتایا تھا کہ وہ لوگ سات بجے تک آنے والے ہیں ابھی ساڑھے چھ بجے تھے اور ساحر کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔ گزشتہ دنوں نے اسے کسی حد تک مشعل سلیمان کو بھلا دیا تھا مگر آج وہ پھر آ رہی تھی اور ظلم تو یہ تھا کہ ساحر کہیں جا نہیں سکتا تھا اور سہیر نے بھی اسے اپنی قسم دے کر گھر سے کسی بھی حال میں نکلنے سے منع کیا تھا۔ کیونکہ وہ مشعل اور اس کی فیملی کے ساتھ بھرپور وقت گزارنا چاہتا تھا۔ ساحر بے بسی سے اپنے کمرے میں تو بیٹھا رہ سکتا تھا مگر یہ بات اس کی الجھن اور پریشانی کو مزید بڑھا رہی تھی۔ مشعل سلیمان کے ساتھ گزارے وہ چند پل جو پہلے اس کے اندر دھکتی آگ کو ٹھنڈا کر دیتے تھے اب وہی چند پل اس آگ کر بھڑکانے کا کام کر رہے تھے۔ اس کے نا سمجھ تاثرات، وہ گھبرایا روپ ایک ایک چیز اپنی تمام تر جزئیات کے ساتھ ساحر کی یاد میں ہر پل تازہ رہتی تھی۔

اسے کبھی اپنے آپ پر بے حد غصہ آتا تھا کہ اس بات کو جان لینے کے بعد کہ وہ لڑکی اس کے بھائی کی پسند ہے وہ اسے سوچنا چھوڑ نہیں سکتا تھا۔ یہ

اس کی مجبوری ہی تھی۔اپنے اندر کے اشتعال اور دھکتی آگ کو کنڑول کرنے کے لیے وہ تیزی سے اٹھا تھا اور باہر کی جانب چلا گیا تھا جہاں سے شان اور سمیع آتے دیکھائی دیے تھے۔

"سر آپ کا کام ہو گیا ہے کنفیشن کل کے نیوز پیپر میں بھی آجائے گا اور ویڈیو بھی کل صبح ہر طرف پبلک ہو جائے گی۔" سمیع نے ساحر کو دیکھتے کہا تھا۔

"یک لفظی جواب کے بعد وہ باہر چلا گیا۔ سمیع نے شان کو اسکے گوڈ! پیچھے جانے کا اشارہ کیا تھا۔

"شان نے پیچھے آتے پوچھا۔ سر کہاں جا رہے ہیں۔

"ساحر نے کڑھے تیور لیے سوئمنگ کرنا چاہتا ہوں! کوئی مسلہ ہے؟" شان کو گھورا تھا۔

"شان نے نظریں جھکاتے کہا تھا۔ نہیں سر! ناٹ ایٹ آل!

شان مجھے کیوں لگ رہا ہے کہ آج کل تم مجھ سے زیادہ میرے ہی بھائی اور "
سمیع کے وفادار ہو چکے ہو۔"ساحر نے شان کی جانب مڑتے کہا تھا جو اس
سے چند قدم پیچھے تھا۔ساحر کی بات پر وہ گھڑ بڑا گیا۔

"Correct me if I am wrong."

ساحر نے پھر کہا۔

سر بس پریشان ہو گیا تھا آپ کے لیے اس لیے سہیر سر کو آپ تک پہنچا"
دیا۔میری تمام تر وفاداری صرف اور صرف آپ کے لیے ہے۔"شان
نے مضبوط لہجے میں کہا تھا۔

اسی لیے ہر بار بچ جاتے ہو مجھ سے۔۔۔خیر ابھی یہاں سے غائب ہو"
"جاؤ۔

"I want to be alone."

ساحر نے ہاتھ سے اسے ڈس مس ہونے کا اشارہ کیا۔

"Fine sir !"

شان کہتا سمیع کی جانب بڑھ گیا تھا۔

اس وقت سویمنگ ! عجیب بات ہے ویسے۔" سمیع نے گھڑی پر نظر" ڈالتے تبصرہ کیا تھا۔

جہاں ساحر ہو وہاں عجیب کو عجیب لگنا نہیں چاہیے۔"سہیر نے مین ڈور" سے نکلتے تبصرہ کیا تھا جو اپنے بھائی کو پول کی جانب جاتا دیکھ چکا تھا۔ سمیع اور شان نے اسکی بات پر مسکرا کر ساحر کی جانب دیکھا تھا۔

Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر پچھلے آدھے گھنٹے سے سوئمنگ پول میں تھا۔ایک کنارے پر ٹرے میں جوس کا گلاس رکھا ہوا تھا۔ساتھ ہی ساحر کا فون۔۔۔سگریٹ باکس ایش ٹرے اور لائٹر بھی پڑا تھا۔

ساحر جب سوئمنگ کرتے کرتے تھک جاتا تو کبھی جوس کے چند گھونٹ لیتا تو کبھی سگریٹ سلگاتا اور پھر سے سوئمنگ کرنے لگتا۔

سہیر کو مسلسل مشعل کے آنے کا انتظار تھا جہاں منٹس کی سوئی سات تیس ہونے کا پتہ دے رہی تھی۔

سہیر کے لیے انتظار مشکل ہو رہا تھا۔اتنے دنوں بعد مشعل کو اپنے سامنے دیکھنے والا تھا تو دوسری جانب ساحر دعا گو تھا کہ مشعل یہاں نا آئے یا کچھ ایسا ہو جائے کہ وہ نا آپائے مگر ساحر کی یہ دعا پوری نا ہوئی تھی اور آفندی ہاؤس کے مین گیٹ سے گاڑی اندر داخل ہوئی تھی۔سہیر خوشی سے آگے بڑھا تھا جبکہ ساحر جو ابھی بھی سوئمنگ پول میں تھا وہ اچانک سے رک کر گاڑی کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

وہ آہستہ سے پول کے کنارے تک آیا تھا اور وہاں پڑے جوس کے گلاس سے چند گھونٹ اپنے اندر انڈیلے تھے۔ نظریں مسلسل گاڑی پر ٹکی ہوئی تھیں جس سے پہلے وہی لڑکی باہر نکلی تھی جو اس دن مشعل کے ساتھ ریسٹورینٹ میں تھی اور اس سے اگلے ہی پل مشعل سلیمان گاڑی سے باہر آئی تھی۔ ساحر ایک بار پھر سب فراموش کرتا اسے ہی دیکھنے لگا تھا۔ اپنے ارد گرد اور اپنی پوزیشن سے بے خبر وہ دم سادھے اس لڑکی کو دیکھے جا رہا تھا۔ جو نیوی بلو کلر کے خوبصورت سے لباس میں بہت جچ رہی تھی مگر ساحر کو اسکے چہرے کے علاوہ اس دنیا میں جیسے کسی چیز سے سروکار ہی نہیں تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مشعل اپنی فیملی کے ساتھ ایمان کو لیتے آفندی ہاؤس کی طرف جا رہی تھی۔ ہر گزرتا پل کے ساتھ جہاں اس کا آفندی ہاؤس سے فاصلہ گھٹ رہا

تھااور وہیں اسکے دل کی رفتار بڑھ رہی تھی۔وہ ایمان کا ہاتھ تھامے ہوئی تھی جو اسکی کنفیوژن سے اچھے سے واقف تھی اور سارہ راستہ اسے تسلی دیتی آئی تھی۔آفندی ہاؤس میں داخل ہوتے ہی ایمان جہاں آفندی ہاؤس کی خوبصورتی اور شان وشوکت کی جانب متوجہ تھی تو مشعل کو گاڑی سے نکلتے ہی اپنے اوپر ان دھکتی ہوئی نگاہوں کی تپش محسوس ہوئی تھی۔

مشعل نے خود کو کمپوز کرتے سہیر کی جانب دیکھا جو مسکرا کر اسے دیکھتا اب اسکی فیملی سے مل رہا تھا۔اچانک مشعل کی نگاہ آفندی ہاؤس کے پول ایریا کی جانب گئی تھی جہاں پر وہ دو آنکھیں ہمیشہ کی طرح دنیا سے بے خبر بس اسے ہی دیکھے جا رہی تھی۔پول کے کنارے کھڑا وہ شخص اپنی حالت سے بے نیاز اسے ہی دیکھے جا رہا تھا۔دونوں ہاتھ پول کے کنارے پر ٹکائے ہوئے تھے۔کندھوں تک اسکا وجود پانی سے باہر تھا جس پر پانی کے قطرے پول کے سائڈ پر لگی تیز روشنیوں میں چمک رہے تھے۔مشعل نے گہرا سانس لے کر نظریں پھیر لی تھیں۔

باقی سب لوگ بھی آفندی ہاؤس کی خوبصورتی کو دیکھ رہے تھے اور سہیر مشعل کو۔

سہیر بیٹا اپنے مہمانوں کو اندر لے کر آیئے۔"رشید بابا کی آواز نے سب کو" انکی جانب متوجہ کیا تھا۔ سہیر نے رشید بابا کا تعارف سب سے کروایا تھا۔

آیئے!"رشید بابا نے سب کو اندر چلنے کا اشارہ کیا تھا۔ سب آگے پیچھے" چلتے اندر کی جانب بڑھ رہے تھے جب سہیر نے ساحر کو آواز دے کر جلد اندر آنے کو کہا تھا۔

یہ تمھارا ہونے والا دیور پاگل ہے کیا جو اس وقت سوئمنگ کر رہا ہے؟"" موحد نے مشعل کے کان میں کہا تھا۔

مشعل کی نظریں ساحر پر پڑی تو تو ہمیشہ ہونے والا احساس پر اپنی پوری شدت سے محسوس ہوا تھا۔ مشعل کے نگاہیں پھیرنے کے بعد ساحر کو اپنی پوزیشن کا احساس ہوا تھا اور وہ پلٹ کر واپس گہرے پانی میں چلا گیا تھا۔

سہیر نے جاتے ہوئے اسے جلد اندر آنے کو کہا تھا جبکہ ساحر کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ آدھا گھنٹہ مزید پول میں گزارنے کے بعد وہ پول سے نکلا تھا اور پاس پڑا سوئمنگ گاؤن پہنتا اور سر تولیے سے خشک کرتا انیکسی کے راستے اندر گیا تھا۔

ارادہ وہاں سے اپنے کمرے میں جانے کا تھا جب انیکسی کے راستے وہ لاونج میں داخل ہوا تھا تو نظر لاونج کے دوسرے سرے پر کھڑے لوگوں پر پڑی تھی جہاں سہیر کے ہمراہ مشعل ایمان اور موحد کھڑے تھے۔

ساحر انھیں دیکھ کر ٹھٹک کر رکا تھا۔ جب مشعل نامحسوس طور پر ایمان کے پیچھے چھپی تھی جو ساحر کو اس حال میں دیکھ کر نظریں پھیر گئی تھی۔

جبکہ موحد ساحر کو دیکھ کر چونکا تھا اسے واقع مشعل کی غلط فہمی معقول لگی تھی۔ ساحر فوراً اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا اور موحد سہیر کی جانب متوجہ ہو گیا تھا جبکہ ایمان مشعل کی جانب مڑی تھی۔

یار ویسے انیتا جو کہتی تھی ٹھیک ہی کہتی تھی اس ساحر کو تو دیکھ کر بندہ اسکا فین ہو جائے۔۔۔وہ ہر کسی سے کتنا الگ ہے ناں۔۔۔۔۔دنیا سے ہٹ کر چلنے والا۔۔۔۔"ایمان نے مشعل کو دیکھتے ہوئے کہا جو نا جانے کہاں کھوئی ہوئی تھی۔اسی وقت انیتا اور فواد بھی لاونج میں داخل ہوئے تھے اور وہ سب انکی جانب بڑھ گئے۔

ساحر کا ارادہ اپنے کمرے میں ہی رکنے کا تھا مگر موحد سے سامنا ہونے کے بعد اسے سہیر کا میسج موصول ہوا تھا جسکے مطابق اسے ابھی سب سے ملنا تھا۔خود کو اچھی طرح سمجھا کر اپنے اوپر لاپرواہی کا خول چڑھا کر اور خود کو

پوری طرح کمپوز کرنے کے بعد وہ جلدی سے چینج کرتا نیچے آیا تھا۔ جہاں سب ایک بار پھر ڈرائنگ روم میں براجمان تھے اور ملازم ڈائنگ روم میں کھانا لگانے کا انتظام کر رہے تھے۔

اپنے مخصوص لاپرواہ سے حلیے میں وہ جیسے ہی بڑے سے ڈرائیونگ روم میں داخل ہوا تھا سب کی نظریں اس پر جم گئی تھیں۔

ہاجرہ بیگم اور سلیمان صاحب اس کی سہیر سے مماثلت کو لے کر حیران تھے تو انیتا موحد اور ایمان ایک بار پھر اس کی شخصیت سے متاثر ہوئی تھیں۔ سہیر اپنے بھائی کے نارمل انداز میں اس کے ہونے والے سسرالیوں سے ملنے پر خوش تھا جو آج پہلی بار اس کی فیملی کی حیثیت سے ان سے مل رہا تھا اور فواد اپنے دوست کو مطمین دیکھ کر مطمین تھا۔ صرف مشعل تھی جو کن اکھیوں سے اسے دیکھ کر پریشان تھی مگر ساحر نے اس کی جانب دیکھا تک نا تھا۔ اس کی آنکھوں میں کہیں بھی اس جنونی

ساحر آفندی کا عکس بھی نہیں تھا جس سے مشعل ریسٹورینٹ میں متعارف ہوئی تھی۔

اسلام علیکم! کیسے ہیں آپ مسٹر سلیمان؟" سلیمان صاحب سے ملنے کے " بعد باقی سب سے ہاتھ ملاتا ساحر پر سکون انداز میں سہیر اور فواد کے پاس ہی سنگل سیٹر پر بیٹھ گیا۔اپنی مضبوط بازو صوفے کے آرم ریسٹ پر ٹکائے وہ ہمیشہ کی طرح پر وقار لگ رہا تھا۔

آئی مسٹ سے آپ دونوں بھائیوں کو کوئی بھی پہلی بار دیکھے تو فرق نہیں " کر سکتا۔" سلیمان صاحب نے ساحر اور سہیر کو دیکھتے اپنی حیرت کا اظہار کیا تھا۔ جس پر سہیر مسکرا دیا مگر ساحر نے کوئی تاثر نہیں دیا تھا۔

جیسے اس رات پارٹی میں آپ نے مجھے سہیر سمجھا تھا جبکہ میں آپ سے " کبھی ملا تک نہیں تھا۔" ساحر نے نارمل سے لہجے میں کہا تھا۔اس کے لہجے کا فرق ان لوگوں نے بہت آسانی سے نوٹ کر لیا تھا۔ سہیر اور ساحر میں شاید یہی چیز الگ تھی۔

بلکل ایسا ہی تھا!" سلیمان صاحب نے ساحر کے ساتھ اتفاق کیا تھا۔"
ویسے ساحر بیٹا مجھے اچھا لگے گا اگر آپ بھی مجھے سہیر کی طرح انکل کہیں"
گے۔" سلیمان صاحب نے نرم لہجے میں کہا تھا جس پر ساحر نے آبرو
اٹھاتے سہیر اور فواد کی جانب دیکھا تھا۔ وہ دونوں ہی جانتے تھے کہ ساحر
لوگوں کو بلاوجہ کے رشتوں میں باندھنا پسند نہیں کرتا۔
میں نے کچھ غلط کہہ دیا؟" سلیمان صاحب نے مسکرا کر سہیر اور ساحر کی"
جانب دیکھا تھا۔
ناٹ ایٹ آل! آپ سہیر کے لیے اہم ہیں اور اس ناطے میرے لیے"
قابل عزت۔۔۔ رہی بات رشتہ بنانے کی تو اب میں بھی جب آپ کو جان
جاؤں گا تو رشتہ بھی خود ہی بن جائے گا۔" ساحر نے جواباً اپنی عادت کے
برعکس سادہ سے انداز میں کہا تھا۔ ناں تو ان کی بات کا انکار کیا تھا اور نا ہی
اقرار۔

ایمان کو ساحر کا نارمل انداز تھوڑا عجیب لگا تھا جبکہ مشعل کو کچھ اور ہی کہہ رہی تھی مگر یہاں ساحر تو مشعل کے سامنے ہوتے ہوئے بھی بلکل نارمل بی ہیو کر رہا تھا۔

مشعل ایمان آؤ جب تک کھانا لگتا ہے ہم لوگ باہر چلتے ہیں۔" انیتا نے "

مشعل کو کنفیوز سا دیکھا تو کہنے لگی۔

جی!" مشعل بجلی کی تیزی سے اٹھی تھی تاکہ جلد سے جلدی یہاں سے "

جاسکے۔ مشعل کی حرکت پر سہیر مسکرانے لگا تھا اور ساحر سامنے رکھے

فون کی جانب ہی متوجہ تھا۔

مشعل ایمان اور انیتا کے ساتھ باہر کی جانب چلی گئی تب پہلی بار ساحر نے "

نظریں اٹھا کر اسے کمرے سے باہر نکلتے دیکھا تھا۔

وہ تینوں اس وقت لان میں رکھی آرام دے کرسیوں پر بیٹھی تھیں۔

اس موسم میں باہر بیٹھنا کتنا اچھا لگتا ہے ناں؟"انیتا نے بات کا آغاز کیا۔"

بلکل جب لان آفندی ہاوس جیسا شاندار ہو تو۔"ایمان نے جھٹ سے"

جواب دیا جس پر انیتا مسکرادی اور مشعل بس پول کی جانب دیکھتی رہی

جہاں کچھ دیر پہلے ساحر آفندی کا جنونی روپ دیکھ چکی تھی جو اندر بیٹھے

لاتعلق اور بے ضرر سے ساحر سے یکسر الگ تھا۔

انیتا کا فون بج اٹھا تو وہ کال لیتی کچھ فاصلے پر چلی گئی۔

مشی اب کیوں پریشان ہے؟اب تو ناوہ ساحر آفندی کچھ کہہ رہا ہے تو پھر"

تیرے چہرے پر بارہ کیوں بجے ہوئے ہیں؟"ایمان نے مشعل کو بازو سے

جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

مشی وہ اتنا کیسے بدل سکتا ہے؟"مشعل نے ناسمجھی سے پول کی جانب"

دیکھتے کہا۔

تواس کے بدلنے سے مسلہ ہے؟"ایمان کودل چاہاوہ مشعل کا سر پھوڑ" ڈالے۔

نہیں مانی وہاں وہ پول میں تھاجب ہم آئے تھے وہ ویسے ہی مجھے اپنی" دھکتی ہوئی آنکھوں سے گھور رہا تھا۔یوں جیسے مجھے جلادینا چاہتا تھااور پھر اچانک وہاں اندر اس کا یہ بدلا ہوا روپ جیسے میرے ہونے ناہونے سے اسے کوئی فرق نہیں پڑ رہ تھا۔" مشعل کھوئے کھوئے انداز میں کہا تھا۔ تو کیا تو چاہتی ہے کہ اسے تیرے ہونے ناہونے سے فرق پڑے؟ میں" " سمجھ نہیں پارہی مشی کہ تجھے اس کی توجہ چاہیے یا۔۔۔

نہیں مانی مجھے لگتا ہے وہ انسان دھوکہ دے رہا ہے خود کو اپنے بھائی کو" ۔۔۔ہم سب کو۔۔۔۔وہ جیسا ظاہر کر رہا ہے وہ ویسا ہے نہیں۔" مشعل نے ایمان کی بات کاٹتے اس کے ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

تم بلاوجہ سوچ رہی ہو مشعل۔۔۔بات صرف اتنی ہے کہ تمھارا سچ" جاننے کے بعد وہ پیچھے ہٹ گیا ہے یا پھر ایسا بھی ممکن ہے کہ وہ سب جو اس

نے تم سے کہا تھا وہ سب اس نے مزاق میں کہا ہو۔جو کہ اس جیسے امیر لڑکوں کے لیے کوئی بڑی بات نہیں خاص کر وہ جنھوں نے اپنی عمر کا ایک حصہ لندن جیسے شہر میں گزارہ ہو۔"ایمان نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

کیا ڈسکشن ہو رہی ہے؟"انیتا واپس آتے ہوئے کہنے لگی۔

نہیں کچھ نہیں۔"ایمان نے مسکرا کر جواب دیا۔"

اچھا یہ بتاؤ میر اساحر کیسا لگا تم لوگوں کو؟آج پہلی بار ملی نا تم لوگ اس" سے۔"انیتا نے پر جوش انداز میں پوچھا تھا۔انیتا کے سوال پر مشعل اور ایمان میں نظروں کا تبادلہ ہوا۔

مجھے تو بہت اچھا لگا مطلب آپ کے ساتھ پرفیکٹ۔"ایمان نے مسکرا کر" کہا تھا۔

اور مشعل کو؟اور یہ اتنی پریشان کیوں ہے؟کہیں یہ تو نہیں سوچ رہی کہ" شادی کے بعد ساحر اور سہیر میں فرق کیسے کرے گی۔"انیتا نے مزاق میں کہا تھا جس پر ایمان مسکرا دی مگر مشعل کو یہ سوچ کر ہی جھرجھری لی تھی۔

وہ یہ بس یہاں آکر نروس ہے اور ساحر کو اس نے کون سا پہلی بار دیکھا" تھا۔"ایمان نے انیتا کو بتایا۔

اچھا کب ہوئی ملاقات؟"انیتا کے سوال پر مشعل کی یاد کے پردے پر" ساحر آفندی سے ہوئی ملاقات اپنی تمام تر جزئیات کے ساتھ تازہ ہو گئی تھی۔

ارے ہاں میں بھول گئی سہیر نے بتایا تھا مجھے تمھاری مس انڈر سٹینڈ نگ کے بارے میں بٹ ٹرسٹ می تمھاری جگہ کوئی بھی ہو ان دونوں میں فرق مشکل ہے۔۔۔ہاں یہ سپلٹ پرسنیلٹی والا ٹویسٹ انٹر سٹنگ تھا۔"انیتا نے آخر میں مسکرا کر کہا تو مشعل چھینپ گئی۔

تبھی رشید بابا ان کو کھانے کی دعوت دینے کے لیے باہر آئے تھے اور وہ" "تینوں اندر کی جانب بڑھ گئی تھیں۔

کھانے کی میز پر بھی مشعل کی حالت ویسی ہی تھی۔ جبکہ باقی سب نے خوشگوار حالات میں کھانا کھایا تھا۔ ساحر کا لیا دیا انداز ہنوز برقرار تھا جیسے سب نے محسوس کیا تھا مگر سہیر سے وہ یہ بھی جان چکے تھے کہ یہ ساحر کی شخصیت کا حصہ ہے۔ وہ ایسا ہی ہے لوگوں سے جلد گھلنا ملنا اسے پسند نہیں البتہ انیتا اور فواد سے وہ بلکل ٹھیک سے بات کر رہا تھا۔

ساحر پچھلے دو گھنٹوں سے مشعل کو اپنے سامنے دیکھ رہا تھا بظاہر اسے اگنور کر رہا تھا مگر اسکے سامنے ہوتے اپنی نظروں کو اسکے چہرے سے ہٹانا کسی دو دھاری تلوار پر چلنے سے زیادہ مشکل ثابت ہو رہا تھا مگر وہ اپنے اوپر ضبط کے کڑھے پہرے بیٹھا چکا تھا۔

کھانے کی میز پر بھی وہ اسکے ساتھ ہی کچھ فاصلے پر موجود تھی۔ سہیر کی خوشی اور نظروں کو وہ اچھے سے محسوس کر رہا تھا اس صرف اسی خوشی کی خاطر وہ یہ سب برداشت کر رہا تھا مگر اسکا ضبط کسی بھی وقت جواب دے سکتا تھا۔ کھانا ختم کرتا وہ ایکسکیوز کرتا جلدی وہاں سے اٹھ گیا تھا۔

"وہ ایکچولی ساحر کو کھانے کے بعد سموکنگ کی بری عادت ہے اس لیے شاید ایسے۔۔۔۔" سہیر نے اس کے ایسے اٹھ کر جانے پر وضاحت دینے کی کوشش کی۔

"ہاں کب سے ہمارے ساتھ بیٹھا ہے۔۔۔۔" سلیمان صاحب نے بھی سمجھتے ہوئے کہا۔

کھانے کے بعد چائے کافی کا دور چلا تھا مگر ساحر مسلسل غائب تھا۔ سہیر کے ڈھونڈنے پر سمیع نے بتایا تھا کہ وہ گھر میں ہی ہے تو سہیر نے بھی زیادہ زور نہیں دیا۔ ساحر کا اس کے مہمانوں کو اتنا وقت اور ایمپارٹینس دے دینا ہی کافی تھا۔ جس پر سہیر خوش تھا۔

موحد ایمان اور مشعل باہر نکل آئے تھے جہاں لان میں سمیع اور شان کچھ باتیں ڈسکس کر رہے تھے۔

مہمانوں کو اپنی جانب آتا دیکھ کر وہ دونوں خاموش ہو گئے تھے۔ موحد سمیع کو تو جانتا تھا اس لیے شان کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔

یہ شان ہے ساحر سر کا سب سے خاص آدمی۔ سہیر سر کے بعد انکا سب" سے قریبی بندہ یوں کہو دنیا کا وہ خوش قسمت ترین انسان جیسے ساحر آفندی تک کچھ رسائی حاصل ہے۔" شان کے اس دلچسپ تعارف پر ایمان اور مشعل نے بھی سمیع کی جانب دیکھا تھا جو سمیع کی بات پر فقط مسکرا دیا تھا۔

ویسے آپ دونوں کے سر آپس میں مکس نہیں ہو جاتے؟"ایمان اپنے" اندر کب سے اٹھنے والا سوال پوچھ بیٹھی۔

ہاہاہاایسا نہیں ہے ابھی آپ لوگ جانتے نہیں ہیں ساحر سر کو اس لیے ایسا" کہہ رہے ہیں۔ایک بار جان جائیں گے تو سمجھ جائیں گے کہ وہ سہیر سر کے جیسے ہو کر بھی بلکل جدا ہیں۔" سمیع نے ایمان کے سوال سے لطف اندوز ہوتے کہا تھا۔

جانتے تو تم بھی مجھے کچھ خاص نہیں ہو سمیع! جو یہاں کھڑے ہو کر مجھے " ڈسکس کر رہے ہو۔" ساحر کی بات پر سمیع کے چہرے کا رنگ اڑا تھا جسے سب نے محسوس کیا تھا۔ مشعل نے ایمان کا ہاتھ تھام لیا تھا اور ایمان دلچسپی سے ساحر کو دیکھ رہی تھی۔وہ ابھی گھر کے پچھلے حصے سے نکل کر لان میں آیا تھا جب کانوں میں ان سب کی باتیں پڑی تھیں تو نا چاہتے ہوئے بھی ان کی جانب قدم بڑھا دیے۔

ساحر آپ برا نہیں مانیں گے اگر ہم آپکو بھائی کہیں تو! جیسے سہیر بھائی کو" ہم بھائی کہتے ہیں۔"موحد نے خوش اخلاقی سے ساحر کو آتا دیکھ کر اس سے سوال کیا تھا۔ جس پر ساحر نے کوئی رد عمل نہیں دیا تھا۔ شان اور سمیع میں نظروں کا تبادلہ ہوا تھا۔

میری اور تمھاری عمر میں کچھ خاص فرق نہیں ویسے۔۔۔اینڈ سہیر سے تو" تمھارا رشتہ بننے جا رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔پھر سہیر تو خیر ساری دنیا کا بھائی ہے نا جانے کیا شوق ہے اسے بھائی بننے کا بہر حال مجھے ایسا کوئی شوق نہیں یہاں موجود سبھی لوگوں کا بھائی بننے کا۔"ساحر مشعل کو مکمل طور پر نظر انداز کرتے کہا تھا۔ موحد کو ساحر کے جواب پر شرمندگی ہوئی تھی مگر اگلے ہی پل ساحر نے اس شرمندگی کو زائل کر دیا تھا۔

پر چونکہ سہیر کے لیے تم اہم ہو تو تم مجھے بھائی کہہ سکتے ہو۔۔۔سہیر کی" خوشی میرے لیے بہت اہم ہے اور اس خوشی کے لیے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔۔"سہیر نے اپنے الفاظ پر زور دیتے کہا۔

اچھالگا یہ دیکھ کر کہ آپ اپنے بھائی کی اتنی پرواہ کرتے ہیں۔"ایمان نے" پہلی بار ساحر کو مخاطب کیا تھا جس نے مبہم تاثرات کے ساتھ ایمان کو دیکھا تھا۔

جو چیز سہیر کو پسند آجائے اسے میں ہر حال میں سہیر تک پہنچانا چاہتا ہوں" پھر چاہے مجھے اس چیز کو دنیا سے چرانا ہی کیوں نا پڑے۔"اس بار مشعل کی جانب دیکھتے اس نے ایمان کو جواب دیا تھا۔ایمان کو ساحر کی بات کی کچھ کچھ سمجھ آگئی تھی۔ جبکہ مشعل اس بات پر عجیب احساسات کا شکار ہوئی تھی۔

"Anyway it was nice meeting you guys!"

ساحر نے موحد کی جانب دیکھتے کہا اور اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔

ایک خوبصورت شام اختتام پزیر ہوئی تھی۔ مشعل اپنی فیملی کے ساتھ واپس چلی گئی تھی اور فواد اور انیتا بھی گھروں کو لوٹ گئے تھے۔ سہیر کو

مشعل سے اکیلے بات کرنے کا موقع تو نہیں ملا تھا مگر وہ وہاں تھی یہی بات سہیر کے لیے کافی تھی۔آج کی یہ تقریب سب کے لیے مختلف نتائج کے کر آئی تھی۔سب سے پہلے سلیمان صاحب اور ہاجرہ بیگم سہیر کے گھر اور اس کے بھائی سے مل کر اپنی بیٹی کے فیوچر کو لے کر مطمین ہو گئے تھے۔

ایمان ساحر کی باتوں سے یہ اخذ کر پائی تھی کہ سہیر کی خوشی ساحر کے لئے اہم ہے اور سہیر کی خوشی مشعل تھی اس لیے وہ کچھ ایسا نہیں کرے گا کہ سہیر کو دکھ پہنچے۔

سہیر ساحر کے نارمل انداز اور رویے کو لے کر پر سکون تھا تو مشعل آج کے بعد مذید الجھ گئی تھی وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ ساحر آفندی کی شخصیت کے کس پہلو کو سچ سمجھے جو اس نے وہاں جاتے ہی پول میں دیکھا تھا یا جو باقی کی پوری رات میں اس کے سامنے تھا۔

اور ساحر کچھ سوچنے سمجھنے کی کوشش کئے بنا اپنے کمرے میں آتے ہی ٹرینکولائزرز کی ہیوی ڈوز لیتا ہر چیز سے بے خبر نیند کی چادر اوڑھ چکا تھا۔

شاید اپنے دل اور دماغ کی جنگ سے فرار کا اس سے بہتر کوئی راستہ اس کے پاس نہیں تھا۔

سہیر فارغ ہوتا اوپر آیا تھا جہاں ساحر سے مشعل کے بارے میں بات کر سکے مگر ساحر بیڈ پر جوتوں سمیت اوندھے منہ لیٹا دنیا سے بے خبر گہری نیند میں تھا۔

سہیر نے اس کے پاؤں جوتوں کی قید سے آزاد کروائے تھے اے سی سلو کرتا کمفرٹر اس پر ڈالتا واپس چلا گیا تھا۔ آج کی ساری رات آنکھوں میں کٹنے والی تھی۔

Zubi Novels Zone

مشعل اور سہیر دونوں کی رات آنکھوں میں کٹی تھی اور رات بھر وہ دونوں میسج کے ذریعے بات کرتے رہے تھے۔ مشعل نے نوٹ کیا تھا کہ سہیر کی ہر بات گھوم پھر کر ساحر ہر آجاتی تھی۔ وہ دونوں بھائی ایک دوسرے کے لیے بیک بون تھے جس کے بنا دوسرا بے کار اور مفلوج ہو جاتا ہے۔ جہاں ساحر اپنے بھائی کی خوشی کے لیے کچھ بھی اور اب کچھ کر گزرنے کو تیار تھا وہیں سہیر بھی ساحر کے لیے اپنا آپ قربان کرنے کو تیار تھا۔

اگلی صبح وہ ناشتے کی ٹیبل پر سر پکڑے کسی گہری سوچ میں گم تھی جب موحد وہاں آیا تھا۔

"کیا سوچے جا رہی ہو مشعل؟" موحد نے اپنے لیے چائے کہ میں انڈیلتے کہا تھا۔

"بے ساختہ مشعل کے منہ سے نکلا تھا۔ ساحر کے بارے میں!"

"ساحر کے بارے میں کیا؟ موحد نے نا سمجھی سے ہاتھ روک کر مشعل کو دیکھا تھا تو وہ ہوش میں آئی۔

وہ۔۔وہ میرا مطلب سے میں سوچ رہی تھی کہ سہیر اس کی کتنی پرواہ کرتا ہے ناں۔" مشعل نے بات بنائی۔

"مگر مجھے انیتا شان اور سمیع کی باتوں سے یہ لگا ہے کہ ساحر سہیر کی زیادہ پرواہ کرتا ہے۔اس کی خوشی کی اس کے فایدے نقصان کی۔۔۔۔وہ بہت شارپ بہت ویٹی ہے۔ سہیر جتنا صاف دل کا ہے اندر باہر ایک سا ساحر اتنا ہی زمانہ شناس ہے مگر پراسرار ہے۔ کوئی بات ہے اس میں جو اسے اٹریکٹیو بناتی ہے جو دوسروں کو اس کے بارے میں سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔"

موحد نے ساحر کو سوچتے کہا تھا۔

"لگتا ہے موحد پر اس ساحر کا سحر طاری ہو گیا ہے۔" سلیمان صاحب نے شرارت سے کہا جو ساحر کو لے کر بیٹے کے خیالات سن چکے تھے۔ مشعل موحد کی باتوں کو سوچنے لگی۔

"آپکو نہیں لگتا بابا آپ تو ایکسپیرینسڈ ہیں لوگوں کو پرکھنا آپ جانتے ہیں کیا ساحر کو دیکھ کر آپ کو ایسا نہیں لگا۔" موحد نے باپ سے پوچھا۔

اسے دیکھ کر مجھے ایسا لگا کہ اس کے اندر کچھ ایسا ہے جو وہ سب پر تو کیا شاید" اپنے آپ پر بھی ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔وہ جتنی دیر سب کے ساتھ بیٹھ رہا میں بس یہی نوٹ کرتا رہا کہ کچھ تو ہے جو اسے پریشان کر رہا تھا۔کچھ تھا " جیسے وہ سب سے چھپا رہا تھا۔اس کی ذات کا کوئی ایسا پہلو۔۔۔۔۔

چھوڑ دیں اس بیچارے کا پیچھا۔پہلی بار اتنے انجان لوگوں سے ملا تھا اس" لیے خاموش تھا۔"ہاجرہ بیگم نے شوہر کے خیالات کی گاڑی پر بریک لگاتے کہا تھا۔وہ سہیر کے جیسا بس دکھتا ہے سہیر کی طرح سوشل نہیں لندن میں رہا ہے اس کا سرکل ہم جیسے لوگ نہیں ہیں بس اتنا ہے۔زیادہ سوچ کے گھوڑے دوڑانے کی ضرورت نہیں ہے اور تم موحد تھوڑی دیر پہلے تو تم نے جانے کی جلدی مچائی ہوئی تھی۔"ہاجرہ نے موحد کو یاد کروایا۔

ارے ہاں!"موحد سر پیٹتے کہنے لگا۔اسے اپنے ضروری کام سے جلد نکلنا" تھا۔

ساحر جو رات سلیپنگ پلز کی ہائی ڈوز لے کر سویا تھا اس وقت نہایت خراب موڈ کے ساتھ نیچے آیا تھا جب گھڑی 12 بجے کا وقت بتا رہی تھی۔ سہیر کا پوچھنے پر پتہ چلا کہ وہ آفس جا چکا ہے۔

ناشتہ لاؤں سر؟" سلیم نے ڈرتے ڈرتے ساحر سے پوچھا تھا کیونکہ اس" کے تیور اس کے خراب موڈ کی خبر دے رہے تھے۔ جواباً ساحر نے فقط سر اثبات میں ہلا دیا۔ وہ لاونج میں صوفے پر بیٹھا تھا اور نظریں اس جگہ گھاڑ رکھی تھیں جہاں کل وہ کھڑی تھی اور دانستہ اس سے چھپنے کی کوشش کر رہی تھی۔

سلیم کے ناشتہ رکھنے پر وہ ہوش میں آیا تھا اسے اندازہ نہیں ہو سکا کہ وہ کتنے پل بت بنا بس اس جگہ کو گھورتا رہا تھا۔

سر عاقل افتخار کا کنفیشن ٹی وی، نیوز، انٹرنیٹ پر جگہ آچکا ہے۔"شان" جلدی سے اندر آتے کہا تھا اور فون ساحر کے سامنے کر دیا جہاں ویڈیو چل رہا تھا۔

تو اتنی خوشی کس بات کی ہے؟"ساحر نے نامعلوم تاثرات سے شان کو" دیکھتے پوچھا۔

سر جو آپ اتنے دنوں سے کرنا چاہتے تھے وہ فائنلی ہو گیا۔"شان نے" اپنے خوش ہونے کی وجہ بتائی۔

ہوں۔۔۔یہ تو ہے بہت دن ذائع کر دیے اور سہیر کو بھی پریشان کیا مجھے" سیدھے سیدھے ایک گولی اس عاقل کے سینے میں مارنی چاہیے تھی اور کنفیشن اس کے باپ سے لینا چاہیے تھا۔"ساحر نے سر جھٹکتے کہا تھا۔

سر ڈونٹ ٹیل می کہ آپ اب چوہدری افتخار سے کنفیشن کروانے کا سوچ" رہے ہیں۔"شان نے حیرت سے ساحر کو دیکھا تھا۔

"Not a bad idea ! Is it ?"

ساحر نے اب کی بار لاپرواہی سے ناشتے کا آخری نوالہ لیتے کہا۔

"سر آپ ایسا کچھ مت سوچیں۔"

کیا یہ ایک مشورہ ہے شان؟"ساحر نے دائیاں آبرو اٹھاتے سوال کیا۔"

نو سر! ریکوئسٹ ہے!"شان نے نظریں چراتے کہا۔"

کیا باتیں ہو رہی ہیں ڈئیر برادر؟"سہیر مین ڈور سے اندر آتا کہنا لگا۔"

کچھ نہیں سر وہ عاقل کے کنفیشن کی نیوز کا بتا رہا تھا۔آپ نے بھی" دیکھی؟"شان نے سہیر سے پوچھا۔

ہاں پر بہت زیادتی کر دی اس بیچارے کے ساتھ خیر چلو جو بھی ہے میری" ٹینشن تو فلحال ختم ہوئی سلیمان انکل سے ابھی میری بات ہوئی وہ لوگ نیوز کو لے کر کافی سیٹیسفائڈ ہیں۔"سہیر کہتے ہوئے ساحر کے ساتھ بیٹھ گیا

تھا۔جو ہاتھ میں فوک پکڑے حالی پلیٹ میں چلا رہا تھا جیسے کوئی ڈرائینگ بنا رہا تھا۔

تم سناؤ ہاؤ آر یو! رات جلدی سو گئے تھے؟ سب ٹھیک تھا؟"ساحر کی" پشت پر ہاتھ رکھتے سہیر نے پوچھا۔

ہمم۔۔۔ٹھیک تھا۔"سرسری سے جواب نے سہیر کو شان سے نظروں" کا تبادلہ کرنے پر مجبور کیا تھا۔

میں رات آیا تھا اور تم جلدی سو گئے او صبح آفس جانے سے پہلے بھی دیکھ" تم سو رہے تھے تم سے بات نہیں کر سکا تو تمھارے لیے جلدی آیا ہوں سب انیتا کے سر پر ڈال کر تا کہ تم سے بات کر سکوں۔۔۔۔اچھا بتاؤ مشعل اور اس کی فیملی کیسی لگی؟"سہیر نے تمہید باندھتے ہوئے سوال کیا۔ مشعل کے نام پر ساحر کی گرفت ہاتھ میں پکڑے کانٹے پر مذید سخت ہوئی تھی۔

بولو بھی!"کوئی جواب نا پا کر سہیر نے اسے بولنے پر اکسایا۔"

اچھی تھی۔"ساحر نے ضبط کرتے جواب دیا۔صرف سہیر ہی تھا جس"
کے لیے ساحر خود ہر ضبط کے کڑھے پہرے بیٹھائے ہوئے تھا ورنہ جو اس
کی حالت تھی اب تک وہ سامنے والے کے سینے میں وہ وہ فورک گھونپ چکا
ہوتا۔

بس اچھی؟ساحر تم کیوں اتنے کنجوس ہو لفظوں کو لے کر۔۔۔۔میرا بس"
چلے تو مشعل کی تعریف میں دیوان لکھ دوں تم سمجھ بھی سکتے ہو کہ وہ
میرے لیے کیا ہے؟"سہیر نے اب کی بار ساحر کی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔
میں سمجھنا ہی نہیں چاہتا سہیر اور نا ہی اس سلسلے میں بات کرنا چاہتا"
ہوں۔"ساحر نے سخت تاثرات کے ساتھ کہا تھا۔

"لیکن مشعل۔۔۔۔۔۔"

ٹو ہیل ودھ مشعل۔۔۔۔۔"سہیر کی بات کاٹتے ساحر نے غصے سے چلا"
کر کہا تھا اور ہاتھ میں پکڑا کانٹا پلیٹ میں پٹخ دیا۔جس پر سہیر کھلے منہ کے
ساتھ بھائی کی حرکت نوٹ کرنے لگا۔

آئی ایم سوری سہیر مجھے ابھی کسی بھی سلسلے میں۔۔۔کسی سے بھی بات " نہیں کرنی ہے پلیز!"ساحر نے آنکھیں بند کرتے ضبط سے کہا۔تبھی باہر سے سمیع ڈاکٹر نبیل کے ہمراہ اندر آیا تھا۔

ایک تو اسے بھی ابھی ہی آنا تھا۔"ساحر کی بڑبڑاہٹ کافی واضح تھی۔"

کچھ دن پہلے تم تو خود ڈاکٹر کو بلانے کا کہا تھا ساحر۔"سہیر نے آہستہ آواز " میں ساحر کو یاد کروانا چاہا۔

وہ تب تھا کم سے کم آج میں کسی سے نہیں ملنا چاہتا تھا۔"ساحر نے بے " زاری سے کہا۔

سر یہ ڈاکٹر نبیل باہر تھے میں انھیں اندر لے آیا۔"سمیع نے انکے پاس " آتے ہی اپنا کارنامہ بتایا تھا جس پر سہیر آگے بڑھ کر ڈاکٹر نبیل سے ملنے لگا جب کہ ساحر نے کھولتی ہوئی نگاہوں سے سمیع کو دیکھا تھا۔ساحر کی نگاہوں نے سمیع کو سٹپٹانے پر مجبور کیا۔

نائس ٹو میٹ یو!" ڈاکٹر نبیل نے سہیر سے ہاتھ ملاتے ساحر کی جانب" دیکھا تھا۔اس کے چہرے پر پھیلا تناؤ اور تنے ہوئے اعصاب دیکھ اسے اچھے سے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہی ساحر ہے جس کے لیے سے یہاں بھیجا گیا ہے۔

ڈاکٹر نبیل The incredible twins " سو آپ دونوں ہیں" نے ساحر کی جانب ہاتھ بڑھاتے انھیں ایک دلچسپ نام دیتے کہا تھا۔وہ جانچتی نظروں سے ساحر کو دیکھ رہا تھا۔

Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

چوہدری افتخار اس وقت اپنے آفس میں موجود تھا جب عاقل کا ویڈیو کنفیشن ہر طرف پھیل گیا تھا۔اس کے فون پر متعدد لوگوں نے وہ کلپ

اور ویڈیو لنکس بھیجے ہوئے تھے۔ویڈیو دیکھ کر چوہدری افتخار اپنے آپے سے باہر ہو گیا تھا جس میں اس کے بیٹے نے خود یہ اعتراف کیا تھا کہ سہیر آفندی پر لگایا جانے ہر الزام بے بنیاد تھا اور وہ سب اس کے باپ نے اپنی حسد اور بزنس رائولری کے چلتے کیا تھا۔ مگر اب اسے اپنے کئے پر شرمندہ ہے اور اپنے باپ کی جانب سے آفندیز اور آفندی انڈسٹری پر لگائے گے ہر الزام کی معافی چاہتا ہے۔ بار بار آنے والی فون کالز اور میسجز نے چوہدری افتخار کے ضبط کی ساری حدیں توڑ دیں تھیں۔وہ ہر چیز اپنے پاوں تلے کچل دینا چاہتا تھا جن میں آفندی انڈسٹری اور خود اسکا بیٹا تھا جس نے نا جانے کیا سوچ کر یہ حرکت کی تھی۔چوہدری افتخار کے سیکٹری کا حیال تھا کہ یہ سب عاقل نے مجبوری میں کہا ہے اسے پریشرائیز کیا گیا ہے۔کیونکہ وہ کل سے غائب ہے اس سے رابطہ نہیں ہو پا رہا۔۔۔اور اسے پریشرائیز آفندیز کے سوا اور کون کر سکتا ہے؟اپنے بیٹے سے کافی بار رابطہ کرنے کی کوشش کے

باوجود رابطہ نہیں کر پایا تھا۔اپنے کئی لوگ اس نے عاقل کی تلاش میں لگا دیے تھے۔

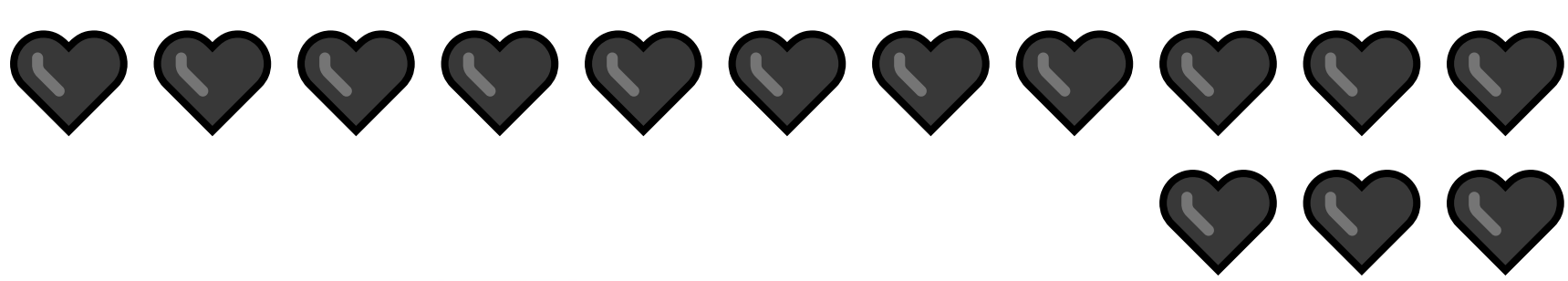

شان اس عاقل کو کب چھوڑنا ہے۔اب تو کام بھی ہو گیا ہے؟" سمیع نے شان سے پوچھا تھا جنھوں نے ابھی تک عاقل کو اپنے پاس رکھا ہوا تھا۔

ساحر سر اجازت دیں تو ہی۔۔۔۔ کہیں بنا پوچھے چھوڑ دیا اور وہ اس بات پر بگڑ گئے تو؟" شان نے حدشہ ظاہر کیا۔

وہ تو بات بھی تو نہیں کر رہے اس بارے میں میں نے بھی کوشش کی ہے"
وہ اس طرف جاتے ہی نہیں۔بس بات ٹال دیتے ہیں۔اب اس پتھر سے
کون اپنا سر پھوڑتے۔" سمیع نے تلملا کر کہا تھا۔

جب سے ڈاکٹر نبیل آیا ہے سر کا موڈ مزید خراب ہو گیا ہے۔" شان نے"
اپنا تجزیہ پیش کیا۔

ان کا موڈ کسی کے آنے جانے سے ٹھیک یا خراب نہیں ہوتا۔۔۔۔۔وہ"
بس اپنی مرضی سے کھاتے پیتے سوتے کبھی بھی خراب ہو جاتا ہے۔" سمیع
نے چڑ کر کہا تھا جس پر شان اپنی ہنسی ضبط کر گیا۔

دھیان سے کہیں یہ باتیں ان تک پہنچ گئی تو مشکل میں پڑ جائیں گے"
آپ۔" شان نے تیکھی مسکراہٹ سے سمیع کو دیکھا تھا۔

کبھی جو تم ان سے وفاداری کے ثبوت دینا چھوڑ دو۔" سمیع نے شان کو"
دیکھتے کہا تھا وہ جانتا تھا کہ شان صرف مزاق کر رہا ہے مگر ساتھ وہ یہ بھی
جانتا تھا کہ ساحر آفندی لوگوں کے منہ سے باتیں نکلوانے میں ماہر ہے۔

میری مجبوری تو آپ سے بہتر کون سمجھتا ہے۔"شان نے کندھے اچکاتے کہا تھا۔

سو تو ہے۔"سمیع نے اس کی بات سے اتفاق کیا تھا۔"

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مشعل جو اس وقت ایمان کے گھر بیٹھی تھی کل رات سے وہ جس کشمکش کا شکار تھی اس کا اظہار صرف ایمان سے ہی کر سکتی تھی۔ابھی ابھی باقی دنیا کی طرح عاقل افتخار کا ویڈیو کنفیشن ان دونوں نے بھی دیکھا تھا اور ابھی اسی بات کو ڈسکس کر رہی تھیں۔

شکر ہے یہ مسلہ تو حل ہوا تھا میں جانتی تھی ساحر آفندی ایسا ہو ہی نہیں " سکتا اس کا ایسے لوگوں سے تعلق نہیں ہے سکتا۔" ایمان نے فون سائیڈ پر رکھتے کہا۔

اور تمھیں ایسا کیوں لگا تھا؟" مشعل کو ایمان کے ساحر پر اتنا بھروسہ " کرنے سے مسلہ تھا۔

یار بس لگتا ہے تو لگتا ہے۔" ایمان کندھے اچکاتے کچن کی جانب چلی گئی " جہاں ایمان کی ماں شاذیہ اس وقت ان دونوں کے لیے بریانی بنا رہی تھیں۔

اسلام علیکم کیسی ہیں مشعل؟" عمار جو بھی مین ڈور سے داخل ہوا تھا اسے " دیکھتا کہنے لگا۔

واعلیکم السلام! میں ٹھیک ہوں۔آپ تو سسرال کے ہی ہو کر رہ گئے؟""" مشعل نے شرارت سے کہا تھا ایمان کچن سے کریکرز کی پلیٹ اٹھائے باہر آئی تھی اور عمار کو سلام کرتی مشعل کے پاس بیٹھ گئی۔

ہاں وہ دادا کی وجہ سے ہم لوگ لاہور تھے کیونکہ وہ لاہور چھوڑنا نہیں" چاہتے تھے مگر اب میں اپنی یہاں جاب کرنا چاہتا ہوں اور کچھ دنوں تک میری فیملی بھی سب وائنڈ آپ کر کے اسلام آباد آجائے گی۔"عمار نے ایمان کی پلیٹ سے ایک کریکر اٹھاتے کہا تھا اور کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا۔

یہ تو اچھی بات ہے شادی کے بعد بھی مانی اسلام آباد میں ہی رہے گی۔""" مشعل نے پر جوش انداز میں کہا تھا۔

شازیہ بھی بھتیجے کی آواز سنتی باہر آئیں تھی۔

عمار تم سہیر بھائی کی کمپنی میں کیوں نہیں ٹرائی کرتے؟ مجھے امید ہے" تمھیں جاب مل جائے گی۔"ایمان کسی خیال کے تحت بول پڑی۔

آئیڈیا اچھا ہے مگر میں نہیں چاہتا کہ کوئی مجھے جان پہچان کی بنا پر فیور" کرے۔"عمار نے جواباً کچھ سوچتے کہا تھا۔

فیور کیسا آپ کو آپ کی قابلیت کی بناپر جاب مل جائے گی انشاللہ ! ایمان "
مجھے بتاچکی ہے کہ آپ کی پرویس جاب اور کامیابیاں۔" مشعل نے بھی
دل سے کہا تھا۔

چلو آجاؤ تم لوگوں کی بریانی تیار ہے عمار تم بھی آجاؤ۔" شازیہ بیگم نے "
ٹیبل پر کھانا لگاتے کہا تھا۔

ویسے آج کی نیوز دیکھی تم دونوں نے ؟" عمار نے کھانا کھاتے پوچھا تھا۔ "
ہمم۔۔۔۔۔" ایمان نے سر ہلاتے جواب دیا۔ "

کچھ عجیب بات نہیں ہے پہلے بیٹھے بیٹھائے الزام لگادیا اور اب سارا الزام "
اپنے اوپر اور اپنے کئے ہے ندامت۔ بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی ویسے۔ "
عمار نے کھانے سے ہاتھ روک کر کہا جس پر مشعل اور ایمان کے ماتھے پر
بھی پر سوچ لکیریں ابھر آئیں۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ڈاکٹر نبیل سے معمولی سلام دعا کے بعد ساحر نے طبیعت ٹھیک ناہونے کا بہانہ کرتااوپر آگیا تھا۔وہ آج کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا کجا کہ کسی کو خود کو کھوجنے کا موقع دیتا۔

سہیر نے ڈاکٹر سے معذرت کی تھی ڈاکٹر نبیل نے سمجھتے ہوئے اس کی معذرت قبول کی تھی۔وہ ساحر کی حالت سمجھ رہا تھا لنچ کرنے کے بعد وہ چلا گیا تھا اور ساحر اپنے کمرے کی کھڑکی سے اسے جاتا دیکھ کر کچھ پر سکون ہوا تھا۔سہیر ایک طرف سے مطمئین ہوا تھا مگر ساحر کو لے کر وہ ابھی بھی الجھا ہوا تھا۔

گزشتہ شب سب نے مل کر منگنی کی جو تاریخ مقرر کی تھی اس میں بھی چند دن ہی بچے تھے۔مگر اس سے پہلے

ایک اور امتحان آفندی ہاؤس کی جانب چل پڑا تھا۔

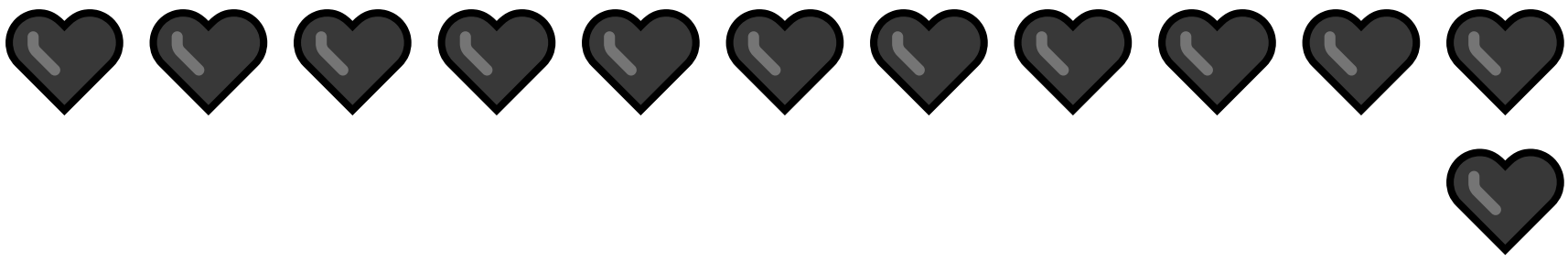

ساحر اندر بیٹھ بیٹھ کر تنگ آ چکا تھا۔اس لیے گاڑی لیتا پھر مال کی جانب چلا گیا تھا۔شیشہ بار میں کچھ وقت گزارنے کے بعد بھی کوئی افاقہ نا ہوا۔بے چینی ہر گزرتے پل کے ساتھ بڑھ رہی تھی۔وہ گاڑی لیئے کتنی ہی دیر سڑکوں پر بلا مقصد دوڑاتا رہا تھا اور اس کے دماغ میں بھی سوچوں کی آمد و رفت پوری رفتار سے جاری و ساری تھی۔وہ بلا مقصد اسی روڈ پر تیسری بار آیا تھا جب نظر اس ویران سڑک کے کنارے پر کھڑی گاڑی اور اس کے پاس کھڑی لڑکی پر اس کی نظر پڑی تھی۔وہ مشعل ہی تھی جس کی

سوچوں سے وہ بھاگتا تھا وہ مجسم اس کے سامنے کھڑی تھی۔ ساحر کی گاڑی ایک پل کو لڑکھڑائی تھی مگر اگلے پل خود پر قابو پاتے اس نے بریک لگادی تھی۔

عمار جو مشعل اور ایمان کو آئس کریم کھلانے کے لیے باہر آیا تھا۔ میں روڈ پر رش کی وجہ سے عمار نے لنک روڈ سے جانے کا سوچا تھا مگر تھوڑا آگے جاتے ہی گاڑی چند جھٹکے کھا کر رک گئی تھی اور وہ سب پریشانی کے عالم میں سڑک کنارے کھڑے تھے جبکہ عمار گاڑی کا بونٹ کھولے خرابی کا پتہ لگانے کی کوشش کر رہا تھا۔ جب ایک تیز رفتار گاڑی ان سے کچھ آگے جا کر اچانک بریک لگا کر رکی تھی۔ تو وہ تینوں اس کی جانب متوجہ ہو گئے تھے۔ گاڑی کا شیشہ نیچے اترا تو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے شخص کو دیکھ کر سب چونکے تھے۔

یہ سہیر بھائی ہیں یا ساحر۔۔۔۔"ایمان نے بے ساختہ کہا تھا مگر اگلے ہی" پل اس کے تاثرات نے دونوں کا فرق بیان کر دیا تھا۔عمار گاڑی کی جانب بڑھا تھا جبکہ مشعل اور ایمان وہیں کھڑی رہی تھیں۔

ہائے ساحر؟"عمار نے سوالیہ انداز میں ہاتھ ملایا تھا جس کے جواب میں" ساحر نے اثبات میں سر ہلاتے ایک نظر گھما کر پیچھے کھڑی لڑکیوں کو دیکھا تھا۔

وہ اصل میں ان دونوں کو آئس کریم کھانی تھی۔اور پھر لانگ" ڈرائیو۔۔۔۔مین روڈ پر رش کی وجہ سے لنک روڈ پر آیا تھا اور گاڑی بند ہو گئی کافی دیر سے کوشش کر رہا ہوں نا تو نیٹ ورک کام کر رہا ہے اور نا کوئی مدد کے لیے رکا۔۔۔اب تو مجھے لگتا ہے خدا نے آپ کو ہمارے لئے لکی چارم بنا کر بھیجا ہے۔ورنہ یہ دونوں تو یہاں کھڑے کھڑے گھبرا گئی تھیں۔اف یو ڈونٹ مائنڈ آپ ان دونوں کو گھر تک ڈراپ کر دیں میں جب تک گاڑی ٹھیک کرواتا ہوں بہت دیر ہو جائے گی اور ایسے ان دونوں

کا باہر سڑک پر کھڑے رہنا ٹھیک نہیں ہے۔"عمار نے تمہید باندھتے ساری سچویشن ساحر سے ڈسکس کی تھی جو سٹئیرنگ پر ہاتھ جمائے ونڈ سکرین سے باہر نا جانے کیا دیکھے جا رہا تھا۔

اوکے !"یک لفظی جواب پر عمار نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔"

ان دونوں کو بھیج دو میں ڈراپ کر دوں گا۔"ضبط سے لال ہوتی "

آنکھوں کو عمار کی آنکھوں میں گھاڑتے ساحر نے کہا تھا۔

Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤
🖤

نہیں نہیں ہم اس کے ساتھ کیسے ؟"عمار کی بات سن کر مشعل نے سب "
سے پہلے اعتراض اٹھایا تھا جو گاڑی کے سائڈ ویو مرر سے ساحر آفندی نے با
خوبی نوٹ کیا تھا۔

"کیوں اس کے ساتھ کیا مسلہ ہے ؟آپ کا ہونے والا دیور ہے۔"

"He is family."

عمار کو مشعل کے اعتراض کی وجہ سمجھ نہیں آئی تھی۔ایمان بھی کچھ
گھبرائی تھی۔

کیارات بھر یہاں کھڑے رہنا ہے تم دونوں نے ؟"عمار نے قدرے "
سخت لہجے میں کہا تھا۔

اسے بول دو کوئی مکینک لادے۔"ایمان نے مشعل کی حواس باختگی کو "
دیکھتے رائے دی تھی۔ تبھی گاڑی کے ہارن کی زوردار آواز پر وہ دونوں
چونکی تھیں۔

چلو اب ایسے انکا کرنا اچھا نہیں لگتا اور ابھی میں تم دونوں کو سڑک پر" کھڑے رکھنے کے حق میں بلکل نہیں ہوں۔"عمار کہتا ساحر کی گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔

مانی۔۔۔۔!"مشعل روہانسی ہو گئی۔"

کچھ نہیں ہوتا پہلے تیرا گھر آئے گا تو تجھے پہلے ڈراپ کرے گا۔ڈر مت!""" ایمان خود بھی کچھ گھبرائی تھی مگر مشعل کو تسلی دیتے کہنے لگی اور ہاتھ تھامے گاڑی کی جانب بڑھ گئی۔وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ ساحر سے گھبرانا چاہیے یا گزشتہ رات کے رویہ کی بدولت پر سکون رہنا چاہیے۔

عمار نے ان دونوں کے لئے گاڑی کا بیک ڈور کھولا تھا اور وہ دونوں ڈرتی ڈرتی گاڑی میں بیٹھ گئی تھیں۔ مشعل کو پھر سے اپنے اوپر ساحر کی دھکتی نگاہیں محسوس ہوئی تھی مگر نظریں اٹھا کر بیک ویو مرر میں دیکھا تو ساحر کا دھیان اس پر نہیں تھا۔ایمان عمار سے کوئی بات کرتے جیسے ہی گاڑی کا ڈور بند کیا تھا اور ساحر نے بنا کچھ کہے یا عمار کی کچھ بھی کہنے سے پہلے گاڑی ذن

سے آگے بڑھالی اور عمار جو کچھ کہنا چاہتا تھا گاڑی کو منہ کھولے نظروں سے دور جاتا دیکھتا رہا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ساحر گاڑی جہاز کی رفتار سے انجان راستوں پر دوڑا رہا تھا۔ پیچھے بیٹھی مشعل اور ایمان کا تو خوف کے مارے خلق سوکھ چکا تھا اور دل زوروں سے ڈھرک رہا تھا مگر کچھ کہنے کی ہمت تو ان میں بچی ہی نا تھی۔ ایمان جیسی منہ پھٹ اور آؤٹ سپوکن لڑکی کی زبان پر بھی زنگ لگ چکا تھا اور ساحر نے بھی نا ان سے کوئی بات کی تھی اور نا ہی ان کی جانب دیکھا تھا۔ گاڑی انجان راستوں پر آگے ہی آگے بھاگی جا رہی تھی جس نے مشعل کی دھڑکنوں کو

منتشر کر رکھا تھا۔کافی دیر کے بعد جب گاڑی جانے پہچانے علاقے کی جانب مڑی تھی تو دونوں کو ایک گونہ اطمینان ہوا تھا مگر وہ دونوں شاید بھول چکی تھیں کہ وہ ساحر آفندی کے ساتھ ہیں لوگوں کو حیران اور پریشان کرنا جس کا شوق ہی نہیں عادت بلکہ مشغلہ تھا۔

گاڑی مشعل کے گھر کے راستے پر تھی اور مشعل دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کر رہی تھی مگر اگلے ہی پل گاڑی گیٹ پر رکنے کے بجائے آگے بڑھ گئی تھی۔ مشعل نے فوراً ایمان کی جانب دیکھا تھا۔دونوں کی نظریں ملیں تھی۔ مشعل کی گھبراہٹ بہت واضح تھی۔

ساحر بھائی مشعل کا گھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔"کچھ سوچ کر ایمان نے کہنا چاہا" جب گاڑی کی اچانک بریک لگی تھی اور وہ دونوں ایک جھٹکے کے ساتھ اگلی سیٹ سے جا لگی تھیں۔

مشعل نے نظریں باہر ڈورائی تھی تو گاڑی ایمان کے گھر کے باہر رکی تھی۔

مشعل نے گھبرا کر ایمان کا ہاتھ تھاما تھا۔

مگر۔۔۔۔"ایمان نے کچھ کہنا چاہا۔"

مجھے دیر ہو رہی ہے کافی اندھیرا بھی ہو چکا ہے سو پلیز میک اٹ کوئیک!""

ساحر نے باہر دیکھتے کہا تھا۔

جی۔۔۔۔چلو مشعل!"ایمان نے اپنا سانس بحال کرتے کہا تھا جو ساحر"

کے ساتھ ڈرائیو کے بعد اتھل پتھل ہو چکا تھا۔

مشعل نہیں صرف آپ!"ساحر کے الفاظ نے مشعل کی روح فنا کی تھی"

تو ایمان نے نا سمجھی سے ساحر کی جانب دیکھا تھا۔

مشعل کیوں نہیں؟میں مشعل کو ساتھ لائی تھی اسے گھر بھی بھیج دوں"

گی۔"ایمان نے کچھ نارمل ہوتے کہا تھا۔جبکہ مشعل کے تو ہوا اس پہلے ہی

معاوف ہو چکے تھے۔ایمان کا انداز ساحر کو بلکل نہیں بھایا تھا۔

اپنے فیانسی کے ساتھ؟جس کی گاڑی خراب ہو چکی ہے۔"ساحر نے"

طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔جس پر ایمان نے ایک نظر مشعل کو

دیکھا تھا اور گاڑی سے اتر گئی تھی۔

موحد بھائی لے جائیں گے مشعل کو۔آپ کو دیر ہو رہی ہے آپ" جائیں۔"ایمان نے فیصلہ کن انداز میں کہا تھا جو ساحر آفندی کو بلکل پسند نہیں آیا تھا۔

میں نے کہا میں اسے چھوڑ دوں گا۔یو ڈونٹ ہیو ٹو وری اباوٹ ہر۔وہ" آپکے فیانسی سے زیادہ میرے بھائی کی ذمہ داری ہے۔"ساحر کا ضبط اب ختم ہو رہا تھا۔اتنے سوال جواب تو وہ کسی کے برداشت نہیں کرتا تھا۔

"لیکن۔۔۔۔"

جسٹ گو ان سائیڈ!"ساحر کی دھاڑ نے مشعل کو اچھلنے پر مجبور کیا تھا تو" ایمان بھی گھبرا کر پیچھے ہوئی تھی ایک تو پورے راستے انکا دل زوروں سے دھڑکتا رہا تھا اور اب مشعل کی حالت ایمان کو شدید پریشان کر رہی تھی۔

تبھی ایمان کے والد منصور جو ابھی باہر آئے تھے اور اسے ایک انجان گاڑی کے پاس کھڑے دیکھ کر اسکی جانب بڑھ گئے تھے۔ایمان نے گھبرا کر گاڑی کا ڈور بند کیا تھا اور ساحر گاڑی فوراً آگے بڑھا گیا تھا۔

یہ لڑکا مشعل کا منگیتر تھا"اور عمار کہاں رہ گیا ہے؟"انھوں نے ایمان سے سوال کیا۔ منصور صاحب نے مشعل اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے انسان کو بھی دیکھا تھا اور اسے سہیر سمجھ بیٹھے تھے۔

ایمان مشعل کو لے کر پریشان تھی مگر باپ کے سامنے کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی اس لیے گاڑی خراب ہونے کی بات بتاتی ان کے ساتھ اندر چلی گئی تھی۔

ZNZ Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر کے گاڑی بڑھاتے ہی مشعل نے خود کو گہرے دلدل میں دھنستا محسوس کیا تھا۔اسکی تمام تر سوچیں جو گاڑی میں بیٹھتے ہی منجمد ہو چکی

تھیں اب آہستہ آہستہ ان پر جمی برف پگھلنے لگی تھی۔ گھبراہٹ سے اس کے ہواس بحال ہوئے تھے گاڑی ایک بار پھر اسکے علاقے سے باہر نکل رہی تھی۔۔۔۔۔ مگر اس میں ابھی بھی اتنی ہمت نا تھی کہ وہ ساحر آفندی سے کچھ پوچھ سکے۔۔۔اور ساحر نے بھی اس سے کچھ نہیں کہا تھا مگر اسکے ارادے مشعل کو ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔۔۔ساحر کا جنون ایک بار پھر مشعل کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگا تھا۔۔۔۔وہ ایک بہت بڑی مشکل میں پڑھ چکی تھی جسکا اندازہ اسے ہو گیا تھا مگر اس مشکل سے وہ کیسے نکلے گی اس بات کا اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ وہ اس وقت کو کوسنے لگی تھی جب اس نے ایمان کو آئیس کریم کے لیے ہاں کہا تھا۔

مشعل کے گاڑی میں بیٹھتے ہی ساحر نے اس کے ڈرے سہمے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھا تھا۔ مگر اگلے ہی پل مشعل نے پلکوں کی جھالر اٹھا کر بیک ویو مرر میں دیکھا تھا اور ساحر نے نظریں پھیر لی تھیں۔ اپنے

احساسات پر قابو کرتا وہ گاڑی تیز رفتاری سے ایمان کے گھر کی جانب بڑھا رہا تھا۔ جس کا ایڈریس عمار نے اسے بتایا تھا۔

ایمان کے گھر پہنچتے ہی مشعل کے تاثرات اس نے باخوبی نوٹ کئے تھے۔

ایمان نے جب مشعل کو ساتھ لے جانا چاہا تھا اس پر ساحر کا غصہ اپنی حد کو چھوا تھا۔ اسے غصے سے اندر جانے کو کہا تھا اسی وقت ایمان کے گھر سے کوئی مرد نکلا جس کے آتے ہی ایمان اسکی جانب متوجہ ہوئی تھی اور ساحر فوراً گاڑی آگے بڑھا لے گیا۔

وہ وقتاً فوقتاً مشعل کے تاثرات نوٹ کر رہا تھا۔ گاڑی جوں جوں اس کے علاقے سے باہر جا رہی تھی مشعل کی آنکھوں میں خوف بڑھتا جا رہا تھا۔ مگر ساحر جو کرنے والا تھا وہ کرنا بھی ضروری تھا۔۔۔ ایسا کوئی ارادہ وہ رکھتا تو نہیں تھا مگر آج مشعل کو دیکھ کر یہ کرنا بہت ضروری ہو چکا تھا۔

"کہاں لے کر جا رہے ہو مجھے؟" مشعل نے گھبرا کر ساحر سے پوچھا تھا۔ وہ جب سے گاڑی میں بیٹھی تھی خاموش تھی پچھلے بیس منٹ میں اس نے

پہلی بار مشعل کی آواز سنی تھی۔اور یہ شاید پہلی بار تھا جب مشعل نے اسے خود سے مخاطب کیا تھا۔کچھ الگ حالات ہوتے تو شاید یہ بات اسے خوشی دیتی مگر جو حالات چل رہے تھے اور جس کیفیت سے وہ مشعل کو سہیر کی نسبت سے مل کر گزر رہا تھا ایسے میں یہ سوال فقط اسے غصہ ہی دلا رہا تھا۔

میں نے پوچھا کہاں لے کر جا رہے ہو مجھے ؟"اب کی بار مشعل کی آواز" بلند تھی کیونکہ شام ڈھل چکی تھی اندھیرے نے اپنے پر ہر سمت پھیلا دیئے تھے ایسے میں وہ ایک نہایت ہی ناقابل اعتبار انسان کے ساتھ اکیلی ایک ویران علاقے میں تھی جو اس کی کسی بات کا جواب نہیں دے رہا تھا مگر وقتاً فوقتاً خود پر پڑتی اس کی گہری جنونی نگاہوں کو وہ اچھے سے محسوس کر رہی تھی۔

تم سن رہے ہو میری بات ؟"اب کی بار مشعل نے خوف اور بے چینی" سے بے بس ہوتے آگے بڑھتے ہوئے اس کے کندھے کو ہلاتے پوچھا تھا جو ساحر کے لیے آخری حد ثابت ہوا تھا بے ساختہ اسنے پاؤں بریک پر رکھا

تھااور مشعل زور سے ڈرائیونگ سیٹ سے جالگی تھی۔ مشعل کادل اس کے کانوں میں دھڑکنے لگا تھا۔

ساحر فوراً ہینڈ بریک لگاتاغصے میں کھولتا باہر نکلا تھااور بیک ڈور کھول کر مشعل کو کھاجانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔اس کے ہر انداز سے اس کے اندر کا جنون عیاں ہو رہا تھا۔

باہر آؤ!"الفاظ تھے یاموت کافرمان مشعل کو پوراوجود خوف سے کانپا" تھا۔ مشعل نے فقط نفی میں سر ہلایا۔

میں نے کہا باہر آؤ۔"ساحر کی دھاڑاس ویران علاقے میں بازگشت " کرتی مشعل کومزید خوفزدہ کر گئی تھی۔

ساحر کچھ دیر ضبط کرتااس کے باہر آنے کاانتظار کرتا رہاجواندر بیٹھی کانپتے ہوئے اپنے اطراف میں دیکھ رہی تھی جہاں ارد گرد کوئی انسان تو کیا کسی جانور کے ہونے کا بھی اندیشہ نہیں تھا۔وہ دونوں وہاں بلکل تنہا تھے۔ مشعل کافون اچانک بج اٹھا جس پر ایمان کانام جگمگانے لگاجو مشعل

کے لیے بے انتہا پریشان تھی۔ مشعل نے فوراً فون ریسیو کرنا چاہا تھا جب ساحر نے اس کے ہاتھ سے فون چھپٹتے ہوئے سیٹ پھر پٹخا تھا اور خود مشعل کو بازو سے تھام کر گاڑی سے نکالا تھا۔

تمھیں ایک بار میں بات سمجھ نہیں آتی؟"اسے گاڑی کے ساتھ کھڑا" کرتے ساحر نے کھا جانے والی نظروں سے گھورا تھا جس نے خوف سے کانپتے ہوئے دل کے ساتھ سامنے کھڑے شخص کو دیکھا تھا جو مشعل سے چند انچ کے فاصلے پر کھڑا تھا اور مشعل ڈر کے مارے گاڑی سے چپکی کھڑی تھی۔

مجھے جانا ہے۔۔۔۔۔مجھے جانے دو پلیز۔"وہ سائڈ سے نکل کر بھاگنا چاہتی" تھی جب ساحر نے غصے سے گاڑی کا ڈور بند کیا تھا اور اپنا بائیاں ہاتھ مکے کے انداز میں مشعل کے دائیں طرف اسکے چہرے کے قریب گاڑی پر دے مارا تھا۔ جس نے مشعل کی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کی رفتار کو بڑھا دیا تھا۔ خوف کی شدت سے اسکا پورا وجود لرز رہا تھا۔

کہاں جانا ہے؟"ساحر نے اب کی بار سادہ لفظوں میں پوچھا تھا لہجہ ہنوز سخت تھا۔

"گ۔۔۔۔گھ۔۔۔۔گھر۔۔۔۔بہت اند۔۔۔اندھیر۔۔۔۔اندھیرہ ہو گیا ہے۔۔۔۔۔م۔۔مجھے۔۔۔۔۔مجھے گھر جانا ہے۔"مشعل پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں کہنے لگی۔

"رئیلی !اس عمار کے ساتھ نکلتے ہوئے نہیں سوچا کہ اندھیرا بھی ہو سکتا ہے اور پھر اس کے ساتھ وہاں گاڑی ٹھیک ہونے کا انتظار کرتے ہوئے بھی مسلہ نہیں ہو رہا تھا تو اب اچانک سے یہ نیک حیال کیوں آگیا کہ کافی اندھیرا ہو چکا ہے اور تم کسی غیر انسان کے ساتھ ایک ویران علاقے میں ہو۔۔۔اور بلکل اکیلی بھی تو ہو۔۔۔۔اور وہ انسان جو پہلے ہی پاگل ہے اور تمھارے ساتھ کچھ بھی اور سب کچھ کر سکتا ہے جیسے روکنے کی ہمت بھی تم میں نہیں ہو گی۔"ساحر نے الفاظ چبا چبا کر ادا کرتے مشعل کے چہرے پر نظریں دوڑاتے اسے دانستہ طور پر ڈرانے کی نیت سے کہا تھا۔

مجھے کچھ نہیں پتہ مجھے بس گھر جانا ہے۔" مشعل دونوں ہاتھوں سے چہرہ" چھپائے نفی میں گردن ہلاتے ضدی انداز میں کہنے لگی۔

ہاتھ ہٹاؤ چہرے سے۔۔۔۔۔"ساحر نے مشعل کی حرکت کو ماتھے پر بل" ڈالے دیکھا تھا۔

میں نے کہا ہاتھ ہٹاؤ یا یہ نیک کام بھی میں ہی کروں۔"ساحر کی بات سنتے" مشعل نے فٹ سے ہاتھ چہرے سے ہٹائے تھے کہ کہیں وہ جنونی انسان اپنے الفاظ کو عملی جامہ نا پہنا دے۔

مشعل نے تڑپ کر ساحر کی جانب دیکھا تھا اور وہ ایک لمحہ۔۔۔۔۔ساحر کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا تھا۔کچھ فاصلے پر سڑک کے کنارے لگی لیمپ پوسٹس کی لائٹس میں ڈری سہمی آنسوؤں سے لبریز آنکھیں اور بھیگی ہوئی پلکوں کا رقص نہایت ہی دلکش منظر پیش کر رہا تھا۔کپکپاتے ہونٹ اور چہرے پر پھیلا خوف۔۔۔۔۔ساحر کے دل کو کچھ ہوا تھا۔وہ عجیب تاثرات کا شکار ہوتا ایک قدم مشعل کی جانب بڑھا تھا ساحر کی آنکھوں میں

ابھرنے والے تاثر سے مشعل خوف کے مارے اپنے آپ میں سمٹی تھی کیونکہ اس سے پیچھے جانے کی گنجائش نا تھی۔اسکا دل چاہا کہ وہ اس گہری رات کے اندھیرے میں گم ہو جائے جہاں سے کوئی بھی کبھی بھی اسے ڈھونڈ نا پائے۔۔۔۔بس اس انسان سے دور ہو جائے،ان نظروں سے دور جو کسی کو بھی جلا کر خاکستر کرنے کی صلاحیت رکھتی تھیں۔ مشعل کو ایسا محسوس ہوا کسی نے اسے دھکتی آگ میں پھینک دیا ہو۔

یہ بال۔۔۔۔۔۔ منع کیا تھا نا انھیں بندمت کیا کرو۔" بے اختیاری میں " ساحر نے مشعل کے بالوں کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔

تم سمجھ بھی سکتے ہو کہ وہ میرے لیے کیا ہے؟"سہیر کے الفاظ کی" بازگشت نے اسے کوئی بھی حرکت کرنے سے باز رکھا تھا۔ مشعل کی جانب بڑھتا ہاتھ وہیں رک گیا وہ فوراً نظریں پھیر تا گہرے سانس لینے لگا۔ مگر فاصلہ ابھی بھی کم نہیں کیا تھا۔

وہ مشعل کے کافی قریب کھڑا تھا۔اسکے لباس سے اٹھنے والی مہک مشعل کی گھبراہٹ کو بڑھا رہی تھی۔

چند قدم پیچھے لیتے اس نے قابو کرنا چاہا۔خود پر ضبط جو وہ اتنے دنوں سے بٹھائے ہوئے تھا صرف ایک لمحہ لگا تھا اسے ضبط کا دامن چھوٹتے۔ایک لمحے کے لئے ہی مشعل کو جس نگاہ سے اس نے دیکھا تھا اسے خود پر اپنے دل و دماغ پر بے انتہا غصہ آنے لگا تھا۔وہ ایسا نہیں سوچ سکتا تھا۔۔۔اسے ایسا سوچنے کا حق نہیں تھا۔۔۔۔مشعل سہیر کی تھی۔۔۔سہیر کی امانت۔۔۔

تم کیوں لائے ہو مجھے یہاں۔۔۔۔۔جانتے بھی ہو میں تمھارے بھائی" کی۔۔۔۔۔۔" مشعل نے کچھ کہنا چاہا تھا جیسے ساحر نے درمیان میں اچک لیا تھا۔یوں جیسے وہ الفاظ اسے آئینہ دیکھا رہے تھے۔

سچ میں اتنی انجان ہو یا ناٹک کرتی ہو؟"ساحر نے اپنی دھکتی ہوئی آنکھوں سے مشعل کو سر سے پیر تک دیکھا تھا جو اس ویرانے میں اس کے سامنے کھڑی کانپ رہی تھی جیسے سامنے موت کھڑی ہو۔

مجھے اچھے سے معلوم ہے کہ تم میرے بھائی کی امانت ہو۔۔۔مگر" تمھیں بھی اس بات پر تھوڑا دھیان دینا چاہیے کہ تم میرے اس بھائی کی امانت ہو جسکی خوشی کے لیے میں کچھ بھی اور سب کچھ کر سکتا ہوں۔اور رہی بات امانت کی تو امانت میں خیانت کرنے کا ارادہ تو فلحال نہیں ہے اس لیے بہتر ہے خود کو صرف اور صرف میرے بھائی تک محدود رکھو۔۔۔کیونکہ اس کے سوا میں تمھیں کسی کے ساتھ نہیں دیکھنا چاہتا اس لیے آج کے بعد اگر تم مجھے اپنے باپ، بھائی یا سہیر کے علاوہ کسی اور مرد کے ساتھ باہر گھومتی نظر آئی تو مجھ سے کوئی شکایت کرنے کی پوزیشن میں نہیں رہو گی۔"ساحر نے سخت لہجے میں اسے دھمکایا تھا اور اسے اچھے سے باور کروا دیا تھا کہ وہ دوبارہ کسی اور کے ساتھ نظر نہیں آئے۔

تم کون ہوتے ہو مجھ پر پابندی لگانے والے؟"پہلی بار مشعل نے اپنی" ٹون میں آتے سوال کیا تھا کیونکہ ساحر کی بات نے ہی اسے تسلی دی تھی کہ وہ اپنے بھائی کی امانت میں خیانت نہیں کرے گا۔

ویری انٹرسٹنگ!"ساحر نے اپنی تیکھی مسکراہٹ کے ساتھ مشعل کو" دیکھا تھا۔

بس اتنی جلدی۔۔۔۔صرف چند ایموشنل باتیں اینڈ لک ایٹ یو!" صرف چند ایموشنل باتیں تم عورتوں کو کسی بھی مرد پر بھروسہ کرنا کیسے سیکھا دیتی ہیں۔۔۔جیسے ابھی میں نے کہا کہ میں اپنے بھائی کے ساتھ "خیانت نہیں کروں گا۔۔۔۔

"What makes you believe in me?"

یا پھر اس عمار پر جو کہتا ہو گا کہ وہ تمھیں اپنی بہن سمجھتا ہے۔۔۔واٹ کا" جوک!۔۔۔بہن سمجھنے سے کوئی بہن بن نہیں جاتی۔۔۔۔اینڈ میک ایٹ ویری کلئیر کہ کسی بھی مرد پر کبھی بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔۔۔۔اور ساحر

آفندی پر تو بلکل بھی نہیں۔"ساحر کی بات نے مشعل کو پھر سے حیران کیا تھا شاید وہ پہلا مرد تھا جو اسے خود پر بھروسہ نا کرنے کی تلقین کر رہا تھا۔

مجھے گھر چھوڑ دو خدا کے لیے۔"مشعل نے پھر منت بھرے لہجے میں کہا" تھا۔

فائن ویسے بھی اغواہ کرنے کا ارادہ تو میرا ابھی نہیں۔۔۔کیونکہ ساحر کسی" سے نہیں ڈرتا۔۔۔ تمھیں اگر دنیا سے چرانا ہی ہوتا تو سب کے سامنے تمھارے گھر سے تمھارے ہی باپ اور بھائی کی موجودگی میں چراتا اور کوئی بھی میرا کچھ بگاڑ نہیں سکتا تھا۔یہ بات اپنے دماغ میں بٹھالو۔۔۔"ساحر کی بات نے مشعل کو ہولا کر رکھ دیا تھا۔

بیٹھو گاڑی میں اور جو سمجھایا ہے اسے اچھے سے دماغ میں فیڈ کر لو اگلی بار" میں کسی بات کا لحاظ نہیں کروں گا ناہی اندھیرے کا اور ناہی اپنے بھائی کی امانت کا۔"کہہ کر ساحر ڈرائیونگ سیٹ کی جانب بڑھا تھا اس اب جلد سے جلد مشعل کو خود سے دور کرنا تھا اس کے گھر چھوڑنا تھا کیونکہ غصے میں

اسے یہاں لے تو آیا تھا مگر اب مشعل سے زیادہ خود اس کے لیے مشکل بڑھ گئی تھی۔اپنے آپ پر سے اختیار اٹھتا محسوس ہونے لگا تھا۔ مشعل ابھی بھی اپنی جگہ پر بت بنی کھڑی تھی۔

اب کیا اٹھا کر گاڑی میں بٹھاوں۔"ساحر نے ایک اور تیر چھوڑا تھا جو" مشعل کے دماغ پر لگتا اسے ہوش کی دنیا میں لے آیا تھا۔ مشعل فورا گاڑی میں بیٹھ گئی تھی کیونکہ اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔باقی کا پورا راستہ دونوں نے خاموشی سے گزارہ تھا۔ساحر جلد سے جلد راستہ ختم ہونے کا انتظار تھا اور اتنے دور نکل آنے پر غصہ بھی جبکہ مشعل پیچھے ڈور کے ساتھ چپکی بیٹھی قرآنی آیات کا ورد کرتی اپنی مشکل جلد ٹل جانے کی دعا کر رہی تھی۔ مگر وقت تھا کہ گزر ہی نہیں رہا تھا۔فاصلہ کم ہو رہا تھا مگر وقت کے گزرنے کا احساس نہیں ہو رہا تھا۔ مشعل کا فون بجا جا رہا تھا مگر اس میں اٹھانے کی ہمت نا تھی کہ کہیں ساحر پھر نا بگڑ جائے۔گاڑی میں بیٹھے

دونوں نفوس پر یہ لمحے عذاب بن رہے تھے۔ مگر دونوں کی وجوہات الگ تھی۔

ایمان جو سخت پریشان تھی اور مشعل کا فون بار بار ٹرائی کر رہی تھی مگر مشعل اٹھا نہیں رہی تھی۔ پریشانی میں ماں کو مشعل کے ساحر کے ساتھ جانے کا بتا دیا تھا۔

"تو گھبرانے کی کیا بات ہے؟ وہ اس کا ہونے والا دیور ہے۔"

شازیہ نے کہا تھا۔

یہی تو گھبرانے والی بات ہے؟" ایمان نے خود کلامی کی تھی۔"

وہ تو ٹھیک ہے امی پر انکل آنٹی کو شاید یہ پسند نا آئے آپ ایک بار اس کے گھر کال کر کے پوچھیں کہ وہ آئی یا نہیں۔" مشعل نے بات بناتے کہا۔

اور میں کیا کہوں گی کہ میں کیوں پوچھ رہی ہوں؟" شازیہ نے سوال کیا۔" کہہ دیجئیے گا کہ ایمان بھی نہیں لوٹی۔" ایمان نہیں چاہتی تھی کہ مشعل" کے گھر والے کسی وجہ سے الرٹ ہوں۔

شازیہ نے کال کی اور موحد سے اسے پتہ چلا تھا کہ مشعل ابھی نہیں لوٹی۔ ایمان کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے۔اسے گھر آئے پنتالیس منٹ گزر گئے تھے اور مشعل پچھلے پنتالیس منٹ سے ساحر کے ساتھ تھی۔

اور میرے خدا کہیں مشعل کا اس دن والا خدشہ درست تو نہیں تھا کیا" ساحر آفندی اس دن سب کے سامنے ناٹک کر رہا تھا؟" وہ گہری سوچ میں ڈوب چکی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

گاڑی مشعل کے گھر کے باہر رکی تھی۔ مگر اس کا دماغ شاید ٹھیک سے کام نہیں کر رہا تھا۔اس لیے وہ ابھی بھی گاڑی میں ہی بیٹھی تھی۔

گھر آگیا ہے تمھارا۔" ساحر کی آواز ہے اسے ہوش آیا تھا اور وہ بجلی کی سی " تیزی سے باہر نکلنے لگی تھی جب ساحر کے الفاظ نے اسے رکنے پر مجبور کیا۔

گھر جا کر یہی بتاؤ گئی کہ تمھاری بیسٹ فرینڈ کے اس منگیتر کی گاڑی" خراب ہو گئی تھی اس لیے دیر لگ گئی۔ آئی بات سمجھ؟ اور سہیر سے اس سب کے بارے میں کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں۔ پہلے کی طرح سہیر کچھ نا ہی جانے تو اچھا ہے۔ کیونکہ بے خبری بہت بڑی نعمت ہوتی ہے اس کا اندازہ تمھیں اس دن اپنے گھر میں دیکھ کر ہوا تھا۔اب جاؤ!" ساحر نے بنا مشعل کی جانب دیکھے فرمان جاری کر دیا۔اور وہ بجلی کی سی تیزی سے نکل

کر اندر کی جانب دوڑی تھی۔ مشعل کے اندر جاتے ہی ساحر نے گاڑی آگے بڑھادی تھی اور گھر کی جانب چلا گیا تھا۔

مشعل اندر جاتے ہی گیٹ بند کرتی گہری سانس لینے لگی تھی وہ کسی بڑی مشکل میں پڑتی پڑتی بچی تھی اس لیے خدا کا شکر ادا کیا تھا۔اس کا خیال تھا کہ ایمان اب تک اس کے گھر والوں کو سب بتا چکی ہو گی،اور خود کر کمپوز کرتی اندر کی جانب گئی تھی جہاں اسے اپنی ماں کے بہت سے سوالوں کے جواب دینے تھے۔

Zubi Novels Zone

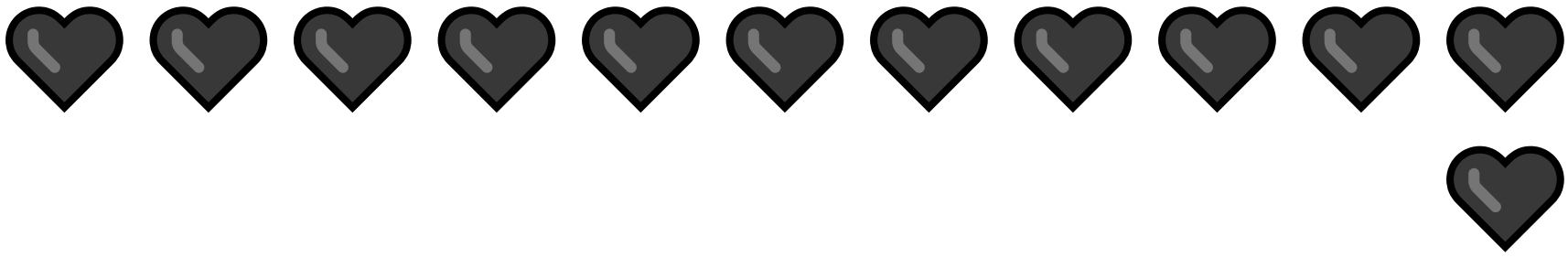

سہیر کب سے ساحر کے لوٹ آنے کا انتظار کر رہا تھا وہ باہر لان میں بیٹھا ہوا تھا جب ساحر کی گاڑی اندر داخل ہوئی تھی۔ ساحر کچھ دیر وہیں بیٹھے اپنے آپ کو پر سکون کرتا رہا تھا۔ گاڑی سے اترنے سے پہلے ایک بار مڑ کر اس سیٹ کی جانب دیکھا تھا جہاں وہ وجود کچھ دیر پہلے بیٹھا تھا جس کا فقط خیال ساحر کو ہر فکر سے آزاد کر دیتا تھا اور اب وہی وجود اس کی تمام تر پریشانیوں کی وجہ تھا۔ ساحر کی نظر بیک سیٹ پر پڑے مشعل کے فون پر پڑی تھی اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے اٹھا لیا تھا۔ جہاں سکرین پر مشعل کا زندگی سے بھرپور چہرہ جگمگا رہا تھا۔ اس میں اور ساحر کے سامنے کھڑی ڈری سہمی مشعل میں کافی فرق تھا۔ کتنے لمحے وہ اس تصویر پر نظریں گاڑے بیٹھا رہا تھا۔

سہیر کچھ فاصلے پر لان کی آرام دہ کرسی پر بیٹھا اس کے باہر آنے کا انتظار کرنے کے بعد اب اٹھ کر گاڑی کی جانب آیا تھا۔ اور گاڑی کا ڈور کھولتا ساحر کو ہوش کی دنیا میں پلٹنے پر مجبور کر گیا تھا۔ ساحر فوراً گاڑی سے نکلا اور سہیر سے نظریں چراتا آگے بڑھ گیا۔

سہیر کی نظر ساحر کے ہاتھ میں پکڑے فون پر پڑی تو وہ اس فون کو بہت اچھے سے پہچان گیا۔ مگر اس فون کا ساحر کے پاس ہونا اسے سمجھ نہیں آیا تھا۔

یہ فون؟"سہیر کے الفاظ نے ساحر کو پلٹنے پر مجبور کیا تھا۔"

تمھاری منگیتر کا ہی ہے۔"ساحر نے دانستہ مشعل کا نام لینے کے بجائے" تمھاری منگیتر کہا تھا۔لاشعوری طور پر خود کو یہ باور کروانے کی کوشش تھی کہ مشعل اس کے بھائی کی ہے۔

مشعل کا؟"سہیر نے نا سمجھی سے کہا۔"

گاڑی میں چھوڑ گئی تھی۔۔۔۔جب ملی تو لوٹا دینا۔"ساحر نے فون سہیر" کی جانب بڑھاتے سرسری سا جواب دیا تھا۔سہیر نے فون پکڑتے استہفامیہ نظروں سے ساحر کو اور ہاتھ میں پکڑے فون کو دیکھا تھا۔

لفٹ دی ہے اسے اور اس کی اس دوست کو۔۔۔۔جس کا فیانسی ساری" دنیا چھوڑ چھاڑ کر اپنی اور تمھاری منگیتر کو لئے گھوماتا رہتا ہے۔گاڑی خراب

ہو گئی تھی ویران سڑک پر تو گھر چھوڑ کر آیا ہوں ابھی۔"ساحر نے روکھے لہجے میں کہا تھا۔

اوواو کے !"سہیر نے سمجھتے ہوئے کہا مگر ساحر اس کی بات پر پلٹا تھا۔"

تمھیں اتنا سا فرق بھی نہیں پڑا سہیر ؟"ساحر نے ہاتھ کی انگلی سے اتنا سا کا" اشارہ کرتے نا سمجھی سے بھائی کو دیکھا تھا۔

کس بات کا فرق ؟"سہیر نے مسکراتے ہوئے لاپرواہی سے کہا۔"

اس بات کا فرق کہ تمھاری منگیتر اپنی بیسٹ فرینڈ کے منگیتر کے ساتھ" گھومتی پھرتی ہے۔"ساحر نے سخت لہجے میں کہا۔

اوو کم ان ساحر تم کب سے اتنے کنزرویٹو ہو گئے ہو۔لندن میں رہتے" تمھاری بھی لڑکیوں سے دوستیاں تھی ان کے ساتھ گھومتے پھرتے تھے تم دوستی میں جینڈرڈ سکریمینیشن پر یقین نہیں رکھتے تھے اور نا ہی تب تم ان لڑکیوں کو جج نہیں کرتے تھے تو آج کیا ہوا؟اور پھر مشعل عمار کے ساتھ نہیں ایمان کے ساتھ جاتی ہے۔"ساحر کو حیرت ہوئی اسے خود یقین نہیں

آرہا تھا کہ وہ ایسا کیوں سوچ یا محسوس کر رہا ہے۔ لیکن جب بات مشعل کی آتی تھی تو ساحر کی سمجھ بوجھ ایسے ہی کھو جاتی تھی۔

"دوستیوں اور محبت میں فرق ہوتا ہے سہیر! تم شادی کرنا چاہتے ہو نا اس سے؟؟ گرل فرینڈ نہیں بنا رہے نا ہی ٹائم پاس کر رہے ہو تو پھر تمھیں اسے "خود سے باونڈ کرنا ہو گا۔

ساحر نے اپنے مخصوص جنونی انداز میں کہا۔

"مجھے مشعل پر ٹرسٹ ہے اور اس کے کریکٹر پر بھی۔" سہیر نے ناراض لہجے میں کہا۔

"اٹس ناٹ اباوٹ کریکٹر ڈیم اٹ! میں اس کے کریکٹر پر انگلی نہیں اٹھا رہا۔" ساحر نے اپنی صفائی میں کہا۔

"پھر مسلہ نہیں ہونا چاہیئے نا ساحر میں شادی کرنا چاہتا ہوں اسے قید نہیں کرنا چاہتا نا ہی اس کے شوشل سرکل سے کاٹ کر اسے صرف خود تک محدود رکھنا چاہتا ہوں۔"

سہیر نے ساحر کو سمجھانے کے انداز میں کہا تھا۔

"تم محبت نہیں کرتے اس سے وہ صرف پسند ہے تمھیں؟" ساحر نے جیسے سہیر سے سوال نہیں پوچھا تھا خود کو سمجھایا تھا۔

"ساحر محبوب کو قید کر لینا محبت نہیں ہے۔اسے آزاد رہنے دینا محبت ہے تا کہ آزادی سے سانس لے اور پھر بھی لوٹ کر آپ کی جانب ہی آئے۔"

سہیر نے درست بات کہی تھی۔

"جو کچھ ہماری زندگیوں ہو چکا ہے اس کے بعد بھی تم یہی کہتے ہو کہ جس سے پیار کیا جائے اسے آزاد چھوڑ دینا چاہیے۔وہ عورت جو ہمارے ساتھ کر کے گئی ہے اس کے بعد بھی؟" ساحر نے استخزائیہ انداز میں کہا۔

"مشعل ایسی نہیں ہے۔" سہیر نے پر یقین لہجے میں کہا۔

"آئی ہوپ سو!" ساحر کہتا اندر کی جانب چلا گیا اور سہیر پیچھے کھڑا ساحر کی باتوں کو سوچنے لگا۔غصے کی ایک اور لہر اس کے اندر دوڑی تھی۔

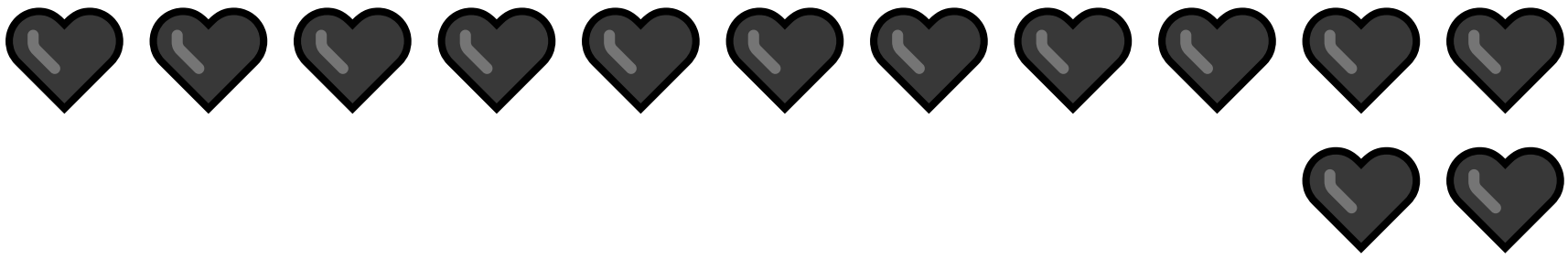

گزشتہ شب مشعل ساحر اور سہیر تینوں نے ہی جاگتے گزاری تھی۔ شاید کچھ دنوں سے یہ ان تینوں کا ہی معمول بن چکا تھا۔ سہیر موحد کو فون کر کے مشعل کے فون کا ساحر کی گاڑی میں رہ جانے کی بات بتا چکا تھا جس پر مشعل کو حیرت ہوئی تھی کہ ساحر نے اسے سہیر سے کچھ بھی نا کہنے کو کہا تھا اور خود سہیر سے نا جانے کیا کیا کہتا رہا ہو گا۔

کچھ دیر بعد سمیع مشعل کا فون دے گیا تھا جس پر ایمان کی متعدد کالز اور میسجز تھے۔

مشعل نے سب سے پہلے ایمان کو کال کی تھی جیسے رات سہیر نے مشعل کا فون اس کے پاس ہونے کا بتایا تھا جسکا یہی مطلب تھا کہ ساحر مشعل کو گھر چھوڑ گیا تھا اور سہیر کو بھی سب معلوم تھا۔

مشعل وہ تجھے کہاں لے کر گیا تھا؟" ایمان نے مشعل سے پوچھا تھا۔"

ایک ویران علاقے میں۔" مشعل نے سوچتے ہوئے بتایا نظروں کے سامنے وہی منظر بار بار دوڑ رہا تھا۔"

کیا کیا اس نے؟" ایمان نے پوچھا۔"

کچھ نہیں بس بات کر کے مجھے گھر چھوڑ گیا۔" مشعل کی سوچیں پھر بھٹکی تھیں۔"

کیا کہہ رہا تھا؟" ایمان نے ایک اور سوال کیا اور مشعل کے جواب نے اسے سر سے پاؤں تک جلا کر رکھ دیا۔"

ایسا کیسے کہہ سکتا ہے وہ؟" ایمان نے بے یقینی سے کہا تھا۔"

ایسا ہی کہا ہے اس نے۔" مشعل نے گہرا سانس لے کر کہا۔"

جب سہیر بھائی کو اعتراض نہیں تو وہ کون ہے تم پر پابندیاں لگانے والا وہ "بھی عمار کو لے کر۔۔۔۔وہ بہن کہتا ہے تمھیں۔

ہمم۔۔۔۔۔۔"مشعل کے پاس کوئی جواب نا تھا۔"

کچھ دیر مذید اس موضوع پر بات ہوتی رہی تھی مگر مشعل کے پاس ایمان کے اٹھائے جانے والے کسی اعتراض کا جواب نا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر آج سہیر کے ساتھ کافی دن بعد آفس آیا تھا۔ہمیشہ کی طرح لال انگارہ آنکھوں کی سرخی ہنوز برقرار تھی۔سہیر اپنے مینیجر کے ساتھ کچھ نئے ایمپلائز کو اپائینٹ کرنے اور انٹرویوز کے سلسلے میں بات کر رہا تھا جبکہ ساحر اس کی کرسی پر جھولتا پھر سے انھی خیالوں میں ڈوبا ہوا تھا جو رات بھر

اسے ستاتے رہے تھے۔وہ ایک لمحہ جو آکر تھم گیا ساحر اس ایک لمحے کے سحر سے خود کو آزاد نہیں کروا پارہ تھا۔

انیتا اپنے کام نبٹاتی اپنے کیبن سے نکلی تھی۔

ہیلو مسٹر کہا گم ہو؟"ساحر کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی تھی۔"

کہیں نہیں تم بتاؤ۔"ساحر نے انیتا سے پوچھا تھا جو ابا انیتا نے کندھے اچک "

دیے۔

کزن کہاں غائب ہے تمھارا؟"سہیر نے انیتا کے ساتھ والی کرسی پر "

بیٹھتے پوچھا تھا۔

اپنے ددیال گیا ہے آئی ہوپ اس بار اس کی دادی اس کی شادی یا منگنی پکی"

کرکے ہی بھیجیں۔"انیتا نے مسکراتے کہا تھا۔

وہ تم میں انٹرسٹیڈ ہے انیتا۔"ساحر نے انیتا کو دیکھتے کہا تھا جس پر انیتا اور "

سہیر کی نظریں ملی تھیں۔

تو؟"انیتا نے سوالیہ انداز میں ساحر کو دیکھا۔"

تمھیں یہ آپشن کنسیڈر کرنا چاہیے۔"ساحر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔"

فلحال تم دونوں میری منگنی کو کنسیڈر کرو جس میں چند دن ہی بچے"

ہیں۔"سہیر نے ماحول بگڑنے سے پہلے ہی موضوع بدل دیا۔جس پر ساحر

نے سمجھتے نفی میں سر ہلایا تھا جبکہ انیتا کچھ ناخوش لگی تھی۔

خیر سہیر کل سنڈے ہے تمھاری منگنی کی شاپنگ کے لیے چلیں۔"انیتا"

نے سوال کیا۔

ہاں ضرور۔۔۔"سہیر نے ہامی بھر لی۔ان دونوں نے بیٹھے بیٹھے شاپنگ "

کا پلان بنالیا تھا اور ساحر کو شدید کوفت ہوئی تھی۔

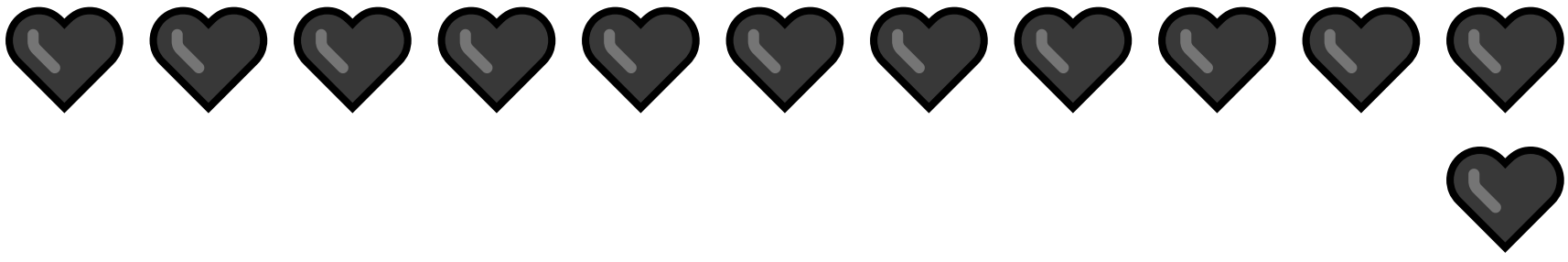

دوپہر میں ڈاکٹر نبیل ساحر سے ملنے آیا تھا شان کے بتانے پر وہ نیچے آیا تھا اور ڈاکٹر سے ہاتھ ملاتا بیٹھ گیا۔

کیسے ہو ساحر؟"ڈاکٹر نبیل نے بنا تکلف کے پوچھا تھا۔"

یہ تو آپکو پتہ لگانا ہے ڈاکٹر!"ساحر نے کندھے اچکاتے لاپرواہی سے کہا۔"

مجھے بتایا گیا تھا تم خود مجھ سے ملنا چاہتے تھے۔"ڈاکٹر نبیل نے گہری" نظروں سے ساحر کو دیکھتے کہا تھا۔

اچھا مجھے اندازہ نہیں وہ کیا ہے نا کہ آج کل میں ٹرینکولائزرز لے رہا ہوں" اور نیند بے خوشگی یا پھر غصے میں ایسی باتیں کر دیتا ہوں۔ڈونٹ ٹیک اٹ سیریسلی!"ساحر نے خود پر ہنستے ہوئے بنا ڈاکٹر نبیل پر توجہ دیے کہا تھا۔وہ مسلسل فون پر انگلیاں چلا رہا تھا جیسے کوئی کھیل کھیل رہا ہو۔

تو کیا تم نہیں چاہتے کہ تمھارے بھائی کی شادی سے پہلے تم نارمل ہو" جاو۔۔۔۔تاکہ وہ اپنی میریڈ لائف اپنا ہنی مون پیریڈ اچھے سے انجوائے

کر سکے۔"ڈاکٹر نبیل گہری نظروں سے ساحر کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہا تھا۔

ڈاکٹر نبیل کی بات سن کر سکرین پر چلتی ساحر کی انگلیاں ایک دم تھم گئ" تھیں اور آنکھوں میں ایک سایہ آکر گزرا تھا۔ سیکنڈز میں ساحر نے خود کو "نارمل کرتے واپس اپنا مشغلہ جاری رکھا تھا۔

آئی ایم پرفیکٹلی نارمل ڈاکٹر!"ساحر نے ڈاکٹر کی آنکھوں میں دیکھتے جیسے " اسے باور کروایا تھا۔

اس کا ایک ہی مطلب ہے تم اپنے بھائی کی خوشی نہیں چاہتے۔۔۔تم نہیں" چاہتے کہ وہ اپنی نئے زندگی پر سکون طریقے سے گزارے۔۔۔اپنی زندگی کے اس سفر پر چلتے ہوئے وہ بار بار پلٹ کر تمھاری جانب لوٹ کر آئے۔۔۔کہیں یہ سب اس لیے تو نہیں کہ تم سہیر کی زندگی میں کسی اور کو برداشت نہیں کر سکتے جیسے بچپن میں۔"ڈاکٹر نبیل جان بوجھ کر ساحر کو اکسا رہا تھا۔وہ چاہتا تھا کہ ساحر بولے تاکہ وہ کسی نتیجے تک پہنچ سکے۔

کہانیاں اچھی بنا لیتے ہیں آپ کو تو سائکیٹرسٹ نہیں رائیٹر ہونا چاہیے"
تھا۔"ساحر کا انداز کافی استخزائیہ تھا۔
تو کیا ایسا نہیں ہے؟"ڈاکٹر نبیل نے پھر پوچھا تھا۔"
سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔سہیر میرے لیے اس دنیا میں سب سے اہم"
ہے یہاں تک کہ میری اپنے آپ سے بھی۔آپ کو لگتا ہے کہ میں اس کی
خوشی سے جیلس ہو رہا ہوں؟"اب کی بار ساحر نے ماتھے پر بل ڈالے کہا
تھا۔اس کا یہ انداز بھی مقابل نے گہری نظروں سے نوٹ کیا تھا۔
یہ تو تم بتاؤ کیا ایسا نہیں ہے کہ تم اس کی زندگی میں کسی اور کی ایمپارٹینس"
برداشت نہیں کر سکتے۔۔۔۔شادی کر لے گا تو اس کی زندگی پر کسی اور کا
حق ہو جائے گا۔۔۔شاید تم سے بھی زیادہ۔۔جو سہیر کی زندگی کو
ڈومینیٹ کرے گی۔۔جیسے سہیر کا وقت درکار ہو گا۔۔۔وہ وقت جو وہ
پہلے تمھیں دیتا تھا۔"ڈاکٹر نبیل نے سہیر کی آنے والی زندگی کا ایک نقشہ
کھینچا تھا۔

اور میں سہیر کی اٹینشن حاصل کرنے کے کیے اس کی بیوی سے جیلس "
ہوں گا کیونکہ میرا بھائی صرف میرا نہیں رہا۔۔۔۔۔پھر اس کے بچے ہوں
گے میں انھیں بھی ناپسند کروں گا؟رائٹ؟کہانی نے آگے یہ موڑ بھی لینا
ہے یا سہیر شادی اور میری جیلسی پر ہی دی اینڈ ہو جائے گا۔"اس بار ساحر
نے باقاعدہ داد دینے والے انداز میں کہا۔
تم بھی شادی کر لو ساحر۔"ڈاکٹر نبیل نے اچانک سے ساحر کو شادی کا "
مشورہ دے دیا۔
آئی تھنک یو نیڈ آ ڈرنک !آ جائیں کچن میں ہی۔"ساحر ہنستے ہوئے کچن کی "
جانب بڑھ گیا تھا۔ڈاکٹر نبیل کچھ سوچتا ساحر کے پیچھے گیا۔
تم بات بدل رہے ہو ساحر۔"ڈاکٹر نبیل نے اس کے ساتھ کچن میں آتے "
کہا تھا جہاں ساحر کے کہنے پر سلیم ان کے لیے فریش جوس بنانے لگا تھا۔وہ
دونوں کچن کاؤنٹر کے ساتھ رکھے ریوالونگ سٹولز پر بیٹھ گئے تھے۔

یونو سہیر گھر میں ڈرنک نہیں لانے دیتا۔۔۔بٹ اف یو وانٹ وی کین گو" ٹو آبار۔۔۔اب تو پاکستان میں بھی سب بہت اوپنلی۔۔یونو واٹ آئی مین۔"ساحر نے اسکی بات ہوا میں اڑاتے آخر میں ہاتھ سے ڈرنک کا اشارہ کرتے کہا تھا۔

آئی ڈونٹ ڈرنک !"ڈاکٹر نبیل نے نارمل لہجے میں کہا تھا۔"

ڈرنک ناہو کر ایسی کہانیاں بنا لیتے ہیں ایمیجن آف یور ڈرنک ؟"ساحر" اس کے ساتھ ایسے بات کر رہا تھا جیسے کوئی اپنے قریبی دوست سے کر رہا ہو۔یہ بات باہر سے آتے سہیر نے بھی نوٹ کی تھی اور یہ بات اس کے لیے تھوڑی غیر متوقع بھی تھی۔

سلیم نے ان کے سامنے فریش اورینج جوس رکھا تھا جیسے ساحر نے ایک ہی سانس میں پی لیا تھا۔جبکہ مقابل اسکی حرکتوں کو ہی دیکھے جا رہا تھا۔یہ شخص اس کے کیریئر کا سب سے انٹرسٹنگ کیس ہونے والا تھا۔ساحر کی نظر سہیر پر پڑی تھی۔

ہائے برو! آؤ تم بھی جوس پیو اور ڈاکٹر نبیل کی یونیک اور انٹرسٹنگ "
"کہانیاں سنو۔۔۔

"Ok doc I will take your leave. By the way you are a very interesting man but a very bad psychiatrist ! "

ساحر کی بات پر ڈاکٹر نبیل مسکرا دیا اور اپنی جانب آتے سہیر کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

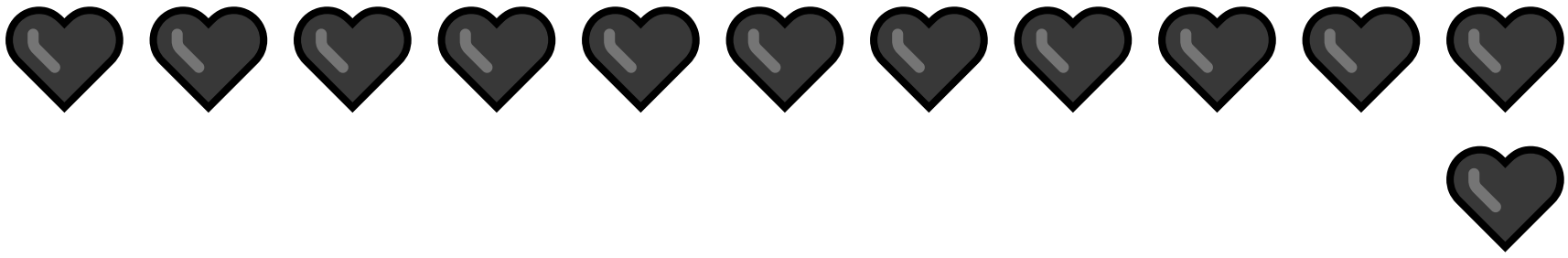

ہاجرہ آج مشعل اور ایمان کو لیے شاپنگ کے لیے نکلی ہوئی تھیں۔ سلیمان صاحب کے بار بار منع کرنے کے باوجود سہیر نے مشعل کے لیے مال کے کچھ واؤچرز لا کر دیے تھے تاکہ وہ اپنی مرضی کی شاپنگ کر سکے اس کا کہنا تھا کہ اس کے گھر میں کوئی عورت ہوتی تو یقیناً یہ کام وہ کرتی۔

مشعل ماں اور ہاجرہ کے ساتھ مختلف برینڈز کی شاپس پر گھوم رہی تھی۔ انیتا اور سہیر بھی ساحر کو اپنے ساتھ گھسیٹتا ہوا مال لے کر آئے تھے۔ جہاں آفندیز کے ڈیزائنر کا بوتیک تھا جو کسی بھی موقع پر ان کے لیے لباس تیار کرتا تھا۔ انیتا اور سہیر، سہیر کے لیے منگنی کا ڈریس فائنل کر رہے تھے اور ساحر بلا مقصد بیٹھا ارد گرد جاتے لوگوں پر نظریں دوڑاتا نہایت بے زار لگ رہا تھا۔ وہ اٹھ کر بوتیک سے باہر نکل آیا تھا۔

ایمان اور مشعل سامنے کی ایک دکان سے نکلی تھی جب نظر انیتا اور سہیر پر پڑی تھی جو مختلف ڈریسیز اٹھا اٹھا کر چیک کر رہے تھے۔ سامنے کھڑا عجیب و غریب حلیے کا شخص شاید ان کا ڈیزائنر تھا۔

آؤ سہیر بھائی سے مل لیتے ہیں۔"ایمان مشعل کو پکڑے اس جانب چلی" گئی۔

لیکن امی۔۔۔۔"مشعل نے بہانہ بنانا چاہا۔"

آنٹی اندر اپنے لیے ڈریس دیکھ رہی ہیں انھیں دیکھنے دو۔"ایمان جلدی" سے اس کا اعتراض رد کرتی اس بوتیک میں چلی گئی۔

سہیر کی نظر باہر سے آتی ایمان اور اس کے ساتھ کھینچی چلی آتی مشعل پر" پڑی تھی جو بار بار پلٹ کر پیچھے دیکھ رہی تھی۔اسے مشعل کو دیکھ کر بہت اچھا لگ تھا اور ساتھ میں ہنسی بھی آئی تھی۔۔۔ مشعل کی حرکتوں کی کبھی کبھی اسے سمجھ نہیں آتی تھی۔وہ باقی لڑکیوں سے الگ تھی۔یا سہیر کو لگتی" تھی۔

ویلکم ویلکم !لک ہواز ہیئر !"انیتا نے بھی خوشدلی سے کہا تھا۔"

ویسے سہیر اب بھی کہو کہ آج کا میرا شاپنگ کا پلان برا تھا۔"انیتا نے سہیر" کو جتاتی نظروں سے دیکھا تھا۔

اس سے پہلے تک تو شک تھا مگر اب یقین ہو گیا ہے کہ یہ پلان پرفیکٹ " تھا۔"سہیر نے مشعل کو گہری نظروں سے دیکھتے کہا تھا کہ پر مشعل جز بز ہوئی تھی۔

دور کھڑا ساحر بھی اس منظر کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ مشعل کو ایمان کے ساتھ گھومتا دیکھ اسے غصہ آیا تھا کہ وہ پھر سے اپنے گھر والوں کے بغیر نکل آئی تھی۔ سہیر کا مشعل کو دیکھ کر خوش ہونا بھی اس نے نوٹ کیا تھا۔انیتا ایمان سے کوئی بات کرتی ایک سائیڈ پر ہوئی تھی سہیر نے مشعل سے بات کرتے سرگوشی کے انداز میں کچھ کہا تھا جس پر مشعل سیکنڈز میں لال ہوئی تھی۔

سر آپ بھی دیکھیں اپنے لیے کچھ۔" پیچھے سے سیلز گرل کی آواز نے " اسے نظریں پھیرنے پر مجبور کیا تھا۔جو ساحر کی پرسنیلٹی سے کافی ایمپریس لگ رہی تھی۔ساحر نظر انداز کرتا وہاں سے ہٹ گیا تھا۔

سہیر کو سمیع کی کال آئی تھی جب وہ ایکسکیوز کرتا ایک طرف گیا تھا۔انیتا اور ایمان بوتیک کے دوسرے سرے میں کھڑی تھیں اور مشعل کو جانا پہچانا احساس پھر سے ہوا تھا اس سے پہلے وہ اسے کوئی نام دیتی یا کچھ کر پاتی بازو پر کسی کی فولادی گرفت نے اسے پلٹنے پر مجبور کیا تھا جو سیکینڈز میں اسے اپنے ساتھ گھسیٹتا بوتیک سے باہر لے گیا تھا اور نسبتاً کم رش والے حصے میں لے آیا تھا۔

مشعل سے خوف کے مارے کچھ کہا بھی نہیں گیا تھا۔سانسیں ایک بار پھر اتھل پتھل ہو گئی تھیں۔

"تم پھر سے اپنی اس سہیلی اور اسکے منگیتر کے ساتھ نکل ائی؟ مجھے لگتا ہے میری کل والی بات کا ٹھیک سے اثر نہیں ہوا۔" ساحر نے انگارے اگلتے ہوئے انداز میں کہا تھا۔

"وہ۔۔۔وہ۔۔۔"

کیاوہ وہ لگا کر رکھی ہے؟میرے سامنے تمھاری زبان کو زنگ کیوں لگ" جاتاہے۔"ساحر نے نااسکی بات کاٹتے سابقہ انداز میں کہا تھا۔

امی۔۔۔امی کے ساتھ آئی ہوں۔۔۔موحد بھائی چھوڑ گئے ہیں۔""" مشعل نے ناجانے کیوں وضاحت دی تھی۔

اووو تو بتانا چاہیے تھاناں۔۔۔۔۔۔اینی وے زیادہ لگی تو نہیں۔"ساحر" نے نارمل ہوتے ہوئے کہا تھا نظریں مشعل کے ہاتھ پر گئیں تھیں جو اپنا بازو سہلا رہی تھی جہاں ساحر کی مضبوط گرفت سے تکلیف ہوئی تھی۔

نہیں۔"مشعل نے فوراً نفی میں سر ہلاتے ارد گرد دیکھا تھا۔"

ٹھیک ہے جاؤ۔"ساحر نے سگریٹ سلگاتے حکم دیا تھا اور خود وہاں سے" پلٹ گیا تھا۔مشعل فوراً اندر کی جانب ڈوری تھی جہاں سے سہیر اسے گھبراہٹ میں آتے دیکھ رہا تھا۔

کیاہوا مشعل آپ ٹھیک ہیں؟"سہیر نے مشعل کو دیکھ کر فکر سے پوچھا۔" جی۔۔۔۔!"مشعل نے سانس بحال کرتے کہا تھا۔"

اچھا بتائیں منگنی کے لیے ایکسائیٹیڈ ہیں؟" سہیر نے مسکراتے ہوئے"
مشعل سے پوچھا تھا جواباً وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔ جبکہ ساحر کی وجہ سے وہ
ان موومینٹس کو ناتوانجوائے کر پا رہی تھی اور نا ہی پلین !
مشعل میں نے آج تک آپ سے کہا نہیں کہ آپ میرے لیے کیا ہیں"
کیونکہ مجھے لگا کہ ہر بات کا صحیح وقت ہونا چاہیے۔ مگر منگنی کے بعد میں
امید کروں گا کہ آپ اور میں ایک دوسرے سے کم سے کم اپنے دل کی
بات کھل کر کہہ سکیں۔ آپکی یہ جھجک یہ گریز سر آنکھوں پر لیکن اپنے دل
کی بات تو آپ مجھ سے کہہ ہی سکتی ہیں۔" آج بہت وقت بعد اسے نارمل
حالات میں مشعل اکیلی ملی تھی اس لیے اس نے دل کی بات کہہ ڈالی۔
سہیر کی بات پر مشعل نے نظریں اٹھا کر سہیر کی جانب دیکھا تھا۔ بلاشبہ وہ
شخص سامنے والے کو مطمئین کرنے کا ہر ہنر جانتا تھا۔ وہ اچھا بزنس مین ہی
نہیں ایک بہت اچھا انسان بھی تھا۔ مشعل کی ساری فکریں اسے دیکھ کر دور
جا سوئی تھیں۔ مگر پیچھے سے آتی ساحر نامی فکر کو وہ کیسے بھول گئی تھی۔

کوئی پریشانی ہے تو کہہ سکتی ہیں۔"سہیر نے ایک بار پھر نرم انداز میں کہا" تھا جو مشعل کو کافی حد تک نارمل کر گیا تھا۔ مشعل کا ایک پل کے لیے دل چاہا کہ وہ ساحر کی بات سہیر سے کہہ ڈالے مگر اگلے ہی لمحے باہر سے آتے ساحر کو دیکھ کر اسکا ارادہ کمزور پڑ گیا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

"کہاں گھوم رہے ہو ساحر؟"

"Get yourself some nice clothes."

سہیر نے ساحر کو آتے دیکھ کر کہا تھا۔اور مشعل ایمان اور انیتا کی جانب بڑھ گئی۔

مجھے نہیں چاہیے یہ سب جنھیں پہن کر بندہ انسان کم اور کوئی رکشہ یا ٹرک دیادہ لگتا ہے۔" انیتا کے ہمراہ آتی مشعل اور ایمان نے بھی ساحر کی بات سنی تھی۔

"I will go with my regular style."

اور پھر منگنی تمھاری ہے۔۔۔ میری ہوتی تو سوچا جا سکتا تھا۔" مشعل کو" دیکھتا ساحر کہنے لگے۔ ایمان سمجھ نہیں پائی کہ اس نے کس کے اپنا ہونے کی بات کی ہے۔۔۔ منگنی کے یا مشعل کے؟

تو تم بھی کروالو؟" انیتا نے ذو معنی انداز میں کہا۔"

تم لوگوں کا ہو گیا ہو تو چلو یہاں سے۔" ساحر نے آخر میں ہر چیز کو نظر" انداز کرتے کہا تھا۔

ساحر کا رویہ اور اس کی موجودگی میں مشعل کا انداز سہیر نے نوٹ کیا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

عاقل افتخار کو سہیر کے کہنے پر ہی شان نے آزاد کر دیا تھا۔ ساحر سے پوچھنے پر اس نے اس بات سے لاتعلقی کا اظہار کیا تھا۔ شان نے اسے اپنے ایک فلیٹ میں بند کر رکھا تھا۔ جہاں وہ جو چاہے کر سکتا تھا بس نا تو باہر جا سکتا تھا اور نا باہر کی دنیا سے رابطہ کر سکتا تھا اور اسے چھوڑتے وقت شان نے اسے اس کا فون بھی واپس کر دیا تھا۔ شان خود وہاں موجود نہیں تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی بدمزگی ہو اس لیے اپنے ایک آدمی کے ذریعے اس نے یہ کام کروایا تھا۔ اور عاقل افتخار کی گاڑی بھی اس وقت باہر ہی موجود تھی وہ فوراً وہاں سے نکلتا اپنے گھر کی جانب گیا تھا۔

چوہدری افتخار ابھی بھی غصے سے کھول رہ تھا جو کافی کوشش کے بعد بھی عاقل کو ڈھونڈ نہیں پایا تھا اور اس کے ویڈیو کنفیشن نے جہاں اس کی ساکھ کو نقصان پہنچایا تھا وہیں اس کے کافی سارے کنٹریکٹس بھی کھو گئے تھے۔

عاقل کو اجڑی حالت میں اندر آتا دیکھ اسکا باپ اس کی جانب بڑھا تھا۔

کہاں رہ گئے تھے اور یہ کیا حرکت کر کے آئے ہو؟" عاقل کے چہرے" کے تاثرات نے اس کے باپ کا غصہ تو کم کیا تھا وہ سمجھ گیا تھا کہ عاقل کو وہ سب کرنے کے لیے فورس کیا گیا ہے۔

پانی پی کر سانس بحال کرنے کے بعد عاقل نے باپ کو اپنے ساتھ پیش آیا سارا واقع تفصیلاً بتایا تھا ساحر اور سہیر کا جڑواں ہونا، ساحر آفندی کا جنون اور سہیر کا اسے ساحر سے بچانا اس نے سب بیان کر دیا تھا مگر چوہدری افتخار کا دھیان بس جڑواں ہونے پر ٹک گیا تھا۔اس کے ذہن کے پردے پر سنگاپور میں میٹینگ کے دوران سہیر آفندی کا بدلا ہوا روپ آیا تھا۔

اس کا مطلب ہے وہ سہیر نہیں ساحر تھا جو سہیر بن کر وہ کنٹریکٹ حاصل کر کے آیا تھا۔" چوہدری افتخار نے غصہ ہونے کے بجائے مبہم مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔ عاقل کو باپ کے رد عمل پر حیرت ہوئی تھی۔ شاید وہ اپنا غصہ پہلے ہی کافی کچھ توڑ پھوڑ کر نکال چکا تھا۔

اب دیکھ میں کرتا کیا ہوں۔" چوہدری افتخار نے خود کلامی کے انداز میں کہا تھا۔

مگر سنگاپور میں اس نے کیا کیا تھا؟" عاقل نے باپ سے سوال پوچھا تھا" جس پر اس کے باپ کے ماتھے پر ایک بار پھر بل آئے تھے۔

جاؤ جا کر اپنی شکل درست کرو۔ ستارہ سے ملنے گیا تھا۔" چوہدری نے طنز" کرتے کہا تھا اور نخوت سے اپنے بیٹے کو دیکھا تھا۔

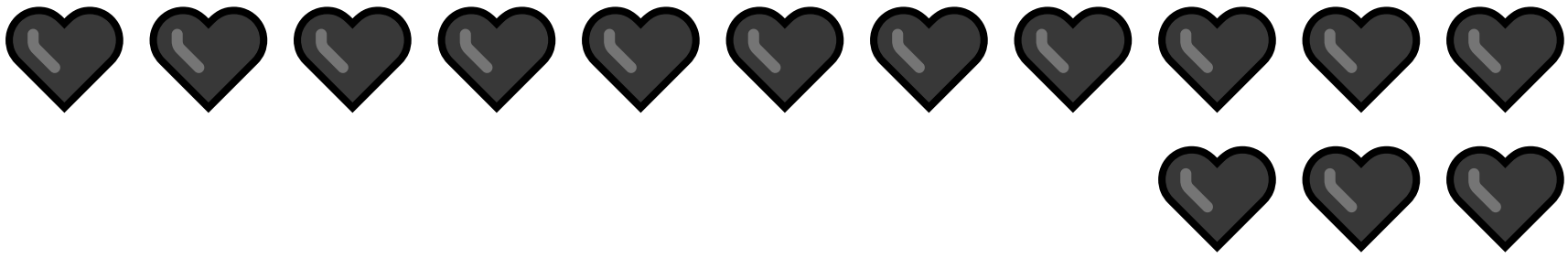

شاپنگ مکمل ہوتے ہی مشعل اور ایمان ہاجرہ کے ساتھ گھر لوٹ آئیں تھیں۔ ساحر سے ہونے والا ٹکراؤ مشعل نے ایمان سے بھی نہیں کہا تھا۔ جہاں ایک طرف وہ ساحر کی وجہ سے پریشان تھی تو سہیر کا رویہ بھی اسے نارمل کر دیتا تھا۔ سہیر آفندی میں کچھ تو ایسا تھا جو اتنی ٹینشن میں بھی مشعل کا موڈ بحال کر لیتا تھا۔

دوسری جانب انیتا کی شاپنگ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی اور ساحر شدید قسم کی کوفت کا شکار تھا جسکا انیتا نے کوئی اثر نہیں لیا تھا اور نا ہی ان دونوں کو جانے دیا تھا۔ مذید کتنے گھنٹے گزرنے کے بعد بلآخر انیتا کو ان پر ترس آیا تھا اور ایک اٹالین ریستورانٹ میں لنچ کے بعد اس نے ان دونوں

کو چھوڑا تھا۔انیتا کے ساتھ ہی وہ لوگ گھر آئے تھے۔اور آتے ہی ساحر اور سہیر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔جب کہ انیتا فریش ہونے کے لیے گیسٹ روم میں چلی گئی تھی۔اس کے بعد ان کا ارادہ تھا منگنی کو لے کر اپنے پلینز ڈسکس کرنے تھے۔

آدھے گھنٹے بعد آفندی ہاؤس کے وسیع گیٹ سے ایک جدید ماڈل کی گاڑی اندر داخل ہوئی تھی۔جو کہ کوئی بڑی بات تو نا تھی مگر گاڑی کی بیک ڈور سے نکلنے والی ہستی کو دیکھ کر باہر موجود سبھی ملازمین میں نظروں کا تبادلہ ہوا تھا۔

گاڑی سے نکل کر اس نے ایک نظر آفندی ہاؤس کے ایکسٹیریئر کو دیکھا تھا۔ جو کافی بدل چکا تھا۔مگر مین بلڈنگ وہی تھی۔آفندی برادرز کی رہائش گاہ جو انکے جیسا ہی وقار اور کلاس اپنے اندر رکھتی تھی۔اس کی نظریں اس عمارت کے اوپر کی منزل پر بنے کمرے کی جانب اٹھی تھیں جہاں کسی زمانے میں وہ رہا کرتی تھیں۔گہرا سانس لیتے ہوئے چند قدم آفندی ہاؤس

کے مین ڈور کی جانب بڑھائے تھے۔جب رشید بابا ڈورتے ہوئے اس کی جانب آئے تھے۔

آئی ایم سوری بیٹی آپ اندر نہیں جاسکتی۔"رشید بابا نے سر جھکائے" جھکائے کہا تھا۔

اوکم ان رشید بابا اب آپ مجھے اس گھر میں جانے سے روکیں" گے۔۔۔۔بھول رہے ہیں کہ میں اس گھر کی مالکن رہ چکی ہوں۔اینڈ یو! آپ جو اس گھر کے ایک معمولی سے ملازم ہیں وہ مجھے روکیں گے اندر جانے سے۔"مقابل نے حقارت سے کہا تھا۔

آپ مالکن رہ چکی ہیں مگر اب سہیر بابا نے آپ کے یہاں آنے پر پابندی" لگائی ہوئی ہے۔"رشید بابا نے سابقہ انداز میں کہا تھا۔

ہاہاہا سہیر نے۔۔۔۔۔۔۔وہ کبھی نہیں سدھر سکتا اینی وے میں آگئی" ہوں اسے بھی سمجھالوں گی اور مجھے ساحر سے ملنا ہے سہیر سے نہیں سو یو ڈونٹ وری۔"مقابل نے کھل کر ہنستے کہا تھا۔

رشید بابا نے کچھ کہنا چاہا تھا جب انھیں بات کرنے سے پہلے ہی ٹوک دیا گیا۔

" پلیز مجھے فورس مت کریں کہ میں آپ کو کچھ ایسا ویسا کہہ دوں کیونکہ آپ کو اس گھر کے لوگ سر پر بیٹھا سکتے ہیں میں نہیں۔اس لیے میرے راستے میں مت آئیں۔ عجیب ڈرامہ ہے گھر کے ملازموں سے اجازت مانگوں گی میں اب۔" وہ آج بھی پہلے کی طرح بدلحاظ تھی۔رشید بابا نے دیکھتے سوچا تھا جبکہ وہ اپنی ساڑھی کا پلو سنبھالتی پنسل ہیل پر سہج سہج کر چلتی اندر کی جانب بڑھ گئی۔

Zubi Novels Zone

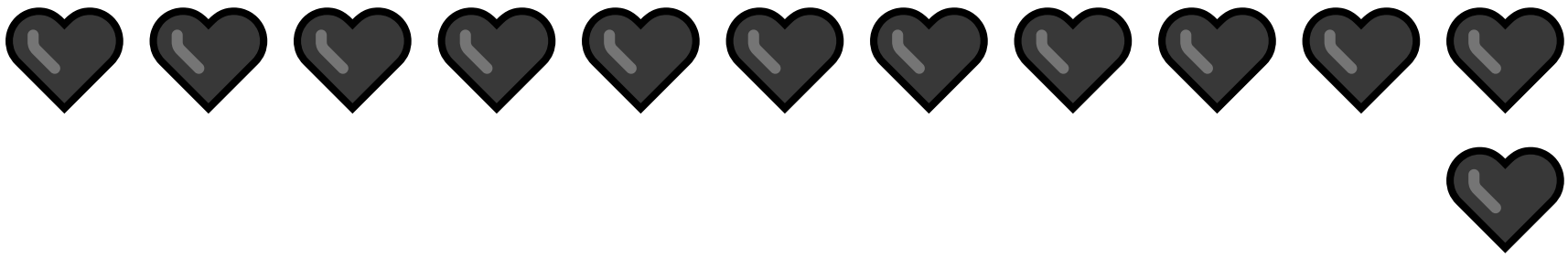

انیتا جو ابھی فریش ہو کر لاونج میں واپس آئی تھی اب اس کا رخ اوپر کی جانب تھا وہ سیڑھیوں کے پاس پہنچی ہی تھی جب مین ڈور کے پاس پر فرش پر ہیلز کی آواز نے اسے پلٹنے پر مجبور کیا تھا۔ آفندی ہاؤس میں کسی عورت کے قدموں کی چاپ سن کر رہ ٹھٹک کر رکی تھی اور دماغ میں جو پہلا خیال آیا تھا دروازے سے اندر آتی ہستی نے اس خیال کے درست ہونے کا پیغام دیا تھا۔

انیتا نے ماتھے پر بل ڈالے اندر آتی ہستی کو دیکھا تھا اور پھر فکر مندی سے سیڑھیوں سے اوپر ایک نظر دیکھا تھا۔

پہلے بھی اسے ریسٹورینٹ کے باہر دیکھ کر سہیر کا موڈ بگڑ گیا تھا اگر ساحر نے اسے یہاں دیکھ لیا تو جو طوفان آئے گا اسے کوئی روک نہیں پائے گا۔

وہ آگے بڑھ رہی تھی اور ماضی ایک بار پھر اس کے ساتھ قدم سے قدم ملاتا الٹے پاؤں آفندی ہاؤس میں واپس آ رہا تھا۔

اوپر اپنے کمرے میں موجود دونوں افراد ہی اس ہستی کے یہاں آنے سے نا واقف تھے مگر کب تک؟؟

"ہیلو انیتا کیسی ہو ڈارلنگ؟"

"I must say u have changed alot ! Look at you...."

اس نے انیتا کو دیکھتے ہی اس کی جانب قدم بڑھائے تھے اور پاس آتے انیتا کے کندھے پر ہاتھ رکھتے خوش مزاجی سے کہا تھا مگر انیتا نے جواباً کسی خوش مزاجی کا مظاہرہ نہیں کیا تھا.

"یہاں آنے کی کوئی خاص وجہ؟" انیتا نے تیکھے چتون کے ساتھ سینے پر بازو باندھتے سرد لہجے میں پوچھا تھا۔ مقابل کو انیتا کا یہ انداز بلکل پسند نہیں

آیا تھا اس لیے طنزیہ ہنسی کے ساتھ آبرو اچکاتے انیتا کو ایک نظر سر سے پیر تک دیکھا تھا۔

"میرے پاس تو وجہ ہے؟ مے آئی نو کہ تم ہر وقت کس وجہ سے یہاں پائی جاتی ہو۔" مقابل نے سارے لحاظ مروت کو پوٹلی میں باندھ کر ایک طرف رکھتے ہوئے طنزیا انداز میں کہا تھا۔

"لیٹ می گیس! ابھی بھی ساحر پر اپنی قسمت آزما رہی ہو؟ آہ۔۔۔۔بٹ ٹرسٹ می اسے تم میں انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔ مطلب ہو نہیں سکتا۔۔۔ آئی نو تم بہت اچھی ہو ویل اسٹیبلشڈ، گرومڈ مگر اس کی پسند تھوڑی الگ ہے۔ آئی نو ہم ویل۔۔۔۔ شاید مجھ سے بہتر کوئی اسے جان نہیں سکتا۔"

مقابل نے تفاخر سے کہا تھا۔

"If that's what makes you happy."

انیتا نے کندھے اچکاتے بظاہر خود کو لاپرواہ ظاہر کرتے کہا تھا مگر سامنے کھڑی ہستی کے الفاظ نے اسے اندر تک چھلنی کیا تھا۔انیتا سوچ نہیں سکتی تھی کہ وہ آج بھی ہمیشہ کی طرح بدلحاظی اور بے مروتی میں اپنا ثانی نہیں رکھتی تھی۔

"See I know I am harsh!"

بٹ اگر ساحر کو تم میں انٹرسٹ ہوتا تو اس کی تصویریں اس ستارہ کے "
ساتھ پبلک نا ہوتیں۔۔۔۔۔اب یہ مت کہنا کہ وہ سہیر تھا کیونکہ ان دونوں کا فرق میں ایک نظر میں جانچ لیتی ہوں۔"اس نے کندھے اچکاتے کانفیڈینس سے سیڑھیوں کی طرف بڑھتے کہا تھا۔

وہ جھوٹی تصویریں تھیں۔اس کے بعد کا ویڈیو کنفیشن بھی سنا ہی ہو گا۔"
انیتا کی بلند آواز نے اس کے قدم روکے تھے۔

"اور جیسے میں نہیں جانتی کہ وہ کنفیشن کیسے اور کس کی وجہ سے ہوا ہے؟"

"Don't take me so lightly darling."

مجھے سب پتہ ہوتا ہے۔ناؤ پلیز ایکسکیوز می!" وہ ایک ادا سے کہتی اوپر "
جانے لگی ابھی دوسری سیڑھی پر ہی پہنچی تھی جب اوپر سے آتے سہیر کو
دیکھ کر اس نے پیر واپس کھینچ لیا۔جس کے تیور کافی بگڑے ہوئے تھے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سہیر اپنے کمرے میں تھا۔چینج کر کے ایزی ہوتا وہ جیسے ہی ڈریسنگ روم
سے نکلا تھا۔نیچے سے آتی آوازیں اس اپنی جانب متوجہ کر چکی تھیں۔آواز
وہ پہچان چکا تھا اور اسکا موڈ بری طرح خراب ہوا تھا ورنہ آج مشعل سے
بات کر کے وہ بہت خوشگوار موڈ میں تھا مگر وہ عورت ایک بار پھر اس کی
خوشیوں کی دشمن بن گئی تھی۔

وہ جیسے ہی سیڑھیوں تک پہنچا تھا سامنے ہی وہ اسے سیڑھیاں چڑھتی دیکھائی دی تھی مگر سہیر کو دیکھتے اس نے اپنے قدم پیچھے کے جانب لیے تھے شاید سہیر کے نیچے آنے کا انتظار تھا۔

وہ انیتا کو دیکھتا نیچے آیا تھا جو لب کچلتی اوپر ساحر کے کمرے کی جانب دیکھ رہی تھی۔

کیسے ہو سہیر؟" مسکرا کر سوال کیا گیا۔"

میرا نہیں خیال کہ ہمارے بیچ ایسا کوئی رشتہ بچا ہے جو اس بات سے آپکو" مطلب ہو یا اس سوال کی نوبت آئے۔" سہیر نے تلخ لہجے میں جواب دیا۔

"کیسے مطلب نہیں ہونا چاہیے؟ یہ گھر میرا ہے۔۔ تم میرے۔۔۔۔۔" نہیں ہے نا یہ گھر نا میں اس گھر سے یا یہاں کے کسی فرد سے کوئی تعلق " نہیں ہے آپ کا یا میں یاد دلواوں کہ یہ تعلق اپنی مرضی اور خوشی سے توڑ کر یہاں سے باہر نکلی تھی آپ۔" سہیر نے ماتھے پر بل ڈالے اسے گھور کر دیکھتے کہا تھا۔

گزری باتیں بھول جاؤ۔۔۔"اس نے اکتا کر کہا تھا۔جواباً سہیر نے چند"
قدم اس کی جانب بڑھائے تھے۔
تو اس گھر اور یہاں کے لوگوں کو بھی گزری بات سمجھ کر بھول کیوں"
نہیں جاتی آپ؟"اب کی بار سہیر نے بآواز بلند کہا تھا۔
سہیر کنڑول ساحر نے سن لیا تو۔"انیتا نے اسے کنڑول کرتے کہا۔"
کہاں ہے ساحر بلاؤ اسے مجھے ساحر سے ملنا ہے۔"مقابل نے بے صبری"
سے کہا تھا۔
کوئی ضرورت نہیں ہے اس سے ملنے کی پہلے ہی اس کی زندگی برباد کر"
دینے کے بعد یہ ناٹک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔آئی بات
"سمجھ۔
میں نے؟میں نے اس کی زندگی برباد کی ہے رئیلی؟اور میں نے ایسا کیسے"
کیا یہ بھی بتادو!"اب کی بار اس نے برابر غصے سے سہیر کی آنکھوں میں
گھورتے کہا تھا۔

جان کیوں نہیں چھوڑ دیتی ہماری؟"سہیر نے نظریں چراتے کہا تھا۔"

ساحر کو بلاؤ اس سے ملنا ہے مجھے۔"اس نے اپنے الفاظ پر زور دیتے کہا"

تھا۔

ساحر نہیں ملنا چاہتا آپ پلیز جائیں یہاں سے۔"انیتا نے مداخلت کی"

تھی۔

کیا ہو رہا ہے کیوں شور مچا ہوا ہے یہاں۔"ساحر نے سیڑھیوں کے اوپر"

سے جھانک کر کہا تھا اور نظر جس ہستی پر پڑی تھی وہ کچھ دیر کو ٹھٹکا

تھا۔نیچے موجود تینوں نفوس ساحر کو دیکھ رہے تھے۔انیتا اور سہیر پریشانی

سے جب کہ اس سب میلوڈرامہ کی وجہ مسکرا کر اس کی جانب دیکھنے لگی۔

"Ohh wao look at this !"

آج تو بڑے لوگ آئے ہیں آفندی ہاؤس ماشاللہ!"ساحر پرجوش انداز"

میں کہتے سیڑھیاں اترنے لگا۔

سہیر اور انیتا کو اس سے ایسے رد عمل کی توقع تو نا تھی۔

"So good to see you back ! By the way why are u standing ? Please have a seat."

ساحر نے آگے بڑھتے اس کے ہاتھ تھامتے اپنی خوشی کا اظہار کیا تھا اور اسے لیے صوفے پر بیٹھا دیا۔

"so good to see you too darling."

اس نے ساحر کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لینے کو ہاتھ بڑھائے

جب ساحر نے اپنا چہرہ پیچھے کرتے اس کو حیران کیا تھا۔

اب یہ سب سوٹ نہیں کرتا۔۔۔اینی وے یو ٹیل می کب آنا ہوا؟"

انفیکٹ میں تو فون کرنے کا سوچ رہا تھا بٹ کر نہیں سکا کچھ بزی تھا۔" ساحر کی بات پر سہیر نے سوالیہ نظروں سے ساحر کو دیکھا۔

تمھارے فون سے نمبر نکالا تھا۔" ساحر نے کندھے اچکاتے"

جسٹیفیکیشن دی اور واپس اپنے سامنے بیٹھی ہستی کی جانب متوجہ ہوا۔

کسی نے چائے پانی کا پوچھا یا بس سوالوں سے ہی پیٹ بھر دیا۔"سہیر کی" جانب دیکھتے ساحر نے سوال کیا۔

نہیں مجھے کچھ نہیں کھانا بس تم سے ملنا چاہتی تھی۔"سہیر کے سامنے جو" اس کا انداز تھا ساحر کے سامنے وہ بدل چکا تھا شاید ساحر کا رویہ اسے بھی عجیب لگا تھا۔

ساحر جانے دو کوئی ضرورت نہیں کسی مہمان نوازی کی"

شی ڈونٹ ڈیزرو!"سہیر نے نفرت اور بدلحاظی سے کہا تھا۔

ڈیٹس ویری بیڈ سہیر۔۔۔۔ماں ہیں وہ تمھاری ایسے بات کرتے ہیں؟""" ساحر نے تمھاری پر زور دیتے ناراضگی سے سہیر کو دیکھا تھا اور سلیم کو آواز دینے لگا۔

یہ انداز یہ بدلحاظی بھی انھی سے لی ہے میں نے وراثت میں۔"سہیر نے" طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔

جی سر؟"سلیم نے سر جھکائے سوال کیا تھا۔"

سلیم میڈم کے لیے کچھ کھانے پینے کا انتظام کرو پسند وغیرہ تو پتہ ہی ہو گی"
یہیں رہ کر گئی ہیں میڈم! سلیم نے حیرت سے سہیر کی جانب دیکھا تھا جو
ساحر کے رویے کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔"آنے والی ہستی کو ساحر سے
ایسی پر جوش ملاقات کی توقع نہیں تھی اس لیے بے اس کے چہرے پر
خوشی دیدنی تھی ورنہ ساحر سے آخری ملاقات کچھ خوشگوار نہیں تھی۔
ایسے منہ کھول کے کیا کھڑے ہو جلدی جاؤ اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔"
نام کیا تھا آپ کا؟؟؟"ساحر نے سر کھجاتے پوچھا تو مقابل کے چہرے کی ہنسی
ہوا ہوئی تھی اور سہیر اور انیتا میں نظروں کا تبادلہ ہوا تھا۔
ارے ہاں مسسیز مریم آفندی! رائٹ؟ ساحر نے ذہن پر زور دیتے"
کہا۔۔۔چیچ۔۔۔۔۔۔لیٹ می کوریکٹ مائی سیلف ایکس مسسیز مریم آفندی
!"وہ ایکچولی نام کافی بار بدلا ہے ناں آپ کا۔ساحر نے لاپرواہی سے مریم کو
بہت کچھ جتا کر واپس سلیم کی جانب متوجہ ہوا۔

ہاں تو سلیم جاؤان کے کھانے پینے کا اچھا سا فار مل سا انتظام کروا نھیں "
بلکل یہی لگنا چاہیے کہ یہ یہاں مہمان ہیں۔"ساحر نے بے تاثر چہرے سے
کہا تھا۔

سہیر نے بھی اس عورت کے چہرے کی لو کو پل میں بجھتے دیکھا تھا جس کے
چہرے پر کچھ دیر پہلے ساحر کے پر جوش انداز سے خوشی ناچ رہی تھی اب
وہی ساحر اس کا نام تک بھول گیا تھا یا پھر وہ ناٹک کر رہا تھا۔ شاید یہ اس کا
انداز تھا مقابل کو اس کی جگہ دیکھانے کا کہ وہ اسے پہچان تو گیا تھا مگر اس کا
نام تک یاد رکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی۔

کیا ہوا آپ کو یہاں آکر خوشی نہیں ہوئی؟"ساحر نے اس کے تاثرات کو "
یکسر نظر انداز صوفے پر اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھتے کہا تھا۔ سہیر کو اس کا
بات کو طول دینا پسند نہیں آیا تھا۔ وہ اس عورت کو یہاں برداشت نہیں
کرنا چاہتا تھا۔

خوش ہوں میں بیٹا۔"مریم نے ساحر کو دیکھتے پھیکی ہنسی ہنستے کہا تھا۔"

بیٹا نا بولا کریں یار۔۔۔۔ساحر کہنا زیادہ اچھا لگتا ہے۔"ساحر نے ہاتھ صوفے کی بیک پر ٹکاتے کہا تھا اس کا رخ مریم کی جانب تھا۔

بیٹے کو بیٹا نا کہوں؟"مریم نے نا سمجھی سے سوال کیا۔"

بیٹا سمجھا کب تھا؟اور جب پہلے نہیں سمجھا تھا تو اب کیوں سمجھ رہی ہیں۔۔۔چل کریں ناں۔۔۔۔ناتو ٹینشن لیں اور نا دیں۔۔۔اینی وے اب آئی ہیں کھا پی کر جایئے گا آفندیز مہمانوں کو حالی منہ واپس بھجوانا نہیں پسند کرتے۔۔۔۔۔۔یاد ہے یا باقی باتوں کی طرح یہ بھی بھول گئی۔"ساحر کا انداز ہنوز نارمل تھا مگر الفاظ میں چھپے طنز سبھی محسوس کر رہے تھے۔وہ گہری نظروں سے سامنے بیٹھی ہستی کے چہرے کے بدلے تاثرات کو پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

ویسے آپ کے ریسینٹ شوہر مسٹر مرتضیٰ لغاری اور بچے وغیرہ نہیں"آئے؟انھیں بھی لاتیں یہاں وہ بھی آپ کے ماضی کی ان غلطیوں سے مل

لیتے۔اپنے اور سہیر کی جانب اشارہ کرتے ماضی میں کہی مریم کی بات خوبصورتی سے اسکے منہ پر دے ماری۔

سہیر کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ ابھری تھی اور انیتا کو پہلی بار مریم لغاری کے لیے تھوڑا برا لگا تھا۔ مگر یہ فصل بھی ان کی اپنی بوئی ہوئی تھی۔ ساحر ہنوز مسکراتے ہوئے ماں کو دیکھ رہا تھا۔ وہ مسکرا کر سامنے والے کو جلا کر راکھ کرنے کے ہنر سے واقفیت رکھتا تھا۔

کمال ہے ماں کا نام بھول گئے اور اس کے شوہر کا نام یاد ہے۔ "انھوں نے" جواباً طنزیہ انداز میں کہا۔ جس پر ساحر مسکرا دیا اور کچھ دیر ماں کو دیکھتا سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

جن سے نفرت ہو انھیں بھولنا نہیں چاہیے۔ "ساحر نے کندھے" اچکائے۔۔۔۔۔۔

اور مجھے مرتضیٰ لغاری سے بلاوجہ کی نفرت ہے۔۔بے انتہا۔۔۔شدید " نفرت۔۔۔۔حالانکہ قصور اس کا نہیں تھا۔۔۔بٹ ڈونٹ اوور

تھنک۔۔۔ نفرت والوں کو ساحر یاد رکھتا ہے بھولتا صرف ان کو ہے جو میٹر ہی نہیں کرتے۔ جن کا ہونا نا ہونا برابر۔۔۔۔۔ خیر ابھی میں چلتا ہوں۔۔۔۔ کافی تھک چکا ہوں آپ بیٹھیں کھائیں پیئیں اور سہیر کی منگنی ہے دو دن بعد ضرور آیئے گا اپنی ریسینٹ فیملی کے ساتھ۔" ساحر ماں کے پھیکے چہرے کی جانب مسکراہٹ اچھالتا واپس چلا گیا تھا اور پیچھے مریم لغاری بت بنی اسے اوپر جاتے دیکھتی رہیں۔ وہ تو ان سے نفرت کا رشتہ بھی نہیں رکھتا تھا۔ وہ پچھلی ملاقات کی نسبت بہت بدل گیا تھا مگر اس کا ماں کے ساتھ رویہ نہیں بدلا تھا۔ پچھلی بار وہ چلایا تھا اس نے چیزیں توڑ کر اس کے ساتھ اپنے رشتے کو جھٹلایا تھا۔ مگر اب کی بار مسکرا کر پھر سے اپنی زندگی میں اس کی اہمیت بتا گیا تھا۔

آپ کی ملاقات ہو چکی ہے تو جا سکتی ہیں۔" سہیر نے ہنوز سابقہ انداز میں" کہا تھا۔ وہ بنا کسی کی جانب دیکھتی وہاں سے نکل گئی تھیں۔ انیتا گہرا سانس لے کر ساحر کے کمرے کی جانب گئی تھی۔

اسے اکیلا چھوڑ دو انیتا۔ابھی بات کی تو بات بگڑ سکتی ہے۔"سہیر کہتا وہیں" بیٹھ گیا تھا۔

ساحر اپنے کمرے میں آتے ہی کھڑکی کھول کر کھڑا ہو گیا تھا۔جہاں سے باہر وہ اس عورت کو جاتا دیکھنے لگا تھا جو اس کی ماں تھی۔۔۔۔۔وہ گاڑی تک گئی تھی اور پھر پلٹ کر اوپر کی منزل پر بنے کمروں میں سے ایک کمرے کی جانب دیکھنے لگی۔

ایک تلخ مسکراہٹ کے ساتھ ساحر نے اس کے پلٹنے سے پہلے ہی پردہ گرادیا تھا۔ماضی کی ساری بری یادیں پھر سے اس کے دماغ میں گڈ مڈ ہو رہی تھیں۔

ماضی۔۔۔۔۔۔۔

مریم ابراہیم آفندی کی ماموں زاد تھی۔جو بچپن سے بیرون ملک مقیم تھی جس کا اندازہ اس کے اطوار اور بول چال سے باخوبی لگایا جاسکتا تھا۔وہ کافی آزاد خیال تھی اور اپنے ایک کلاس فیلو سے شادی کی خواہش مند بھی جو کرسچن تھا۔ماں باپ کو جب یہ بات پتہ چلی تو انھیں اس سے کافی اختلاف ہوا اور مریم کو زبردستی پاکستان لے آئے جہاں ان کا رشتہ سب کی رضامندی سے ابراہیم آفندی سے طے پایا گیا تھا۔وہ تب بائیس سال کی تھیں اور ابراہیم آفندی جو تیس برس کے تھے ان دنوں اپنے عروج پر تھے دولت، شہرت اور خوبصورتی ہر چیز کی فراوانی تھی۔مریم کو پہلے اعتراض

ہوا تھا مگر ابراہیم آفندی کی پرسنیلٹی کے سحر میں جھکڑ کر شادی کے لیے ہاں کر دی۔

ابراہیم افندی جو شروع سے ہی مریم کے حسن کے عاشق تھے مریم جیسی حسین بیوی کو پا کر بے انتہا خوش تھے۔ابتدائی زندگی نہایت خوش اسلوبی سے گزری تھی۔ابراہیم مریم کی ہر بات آنکھیں بند کر کے مانتے تھے۔ مریم فطری طور پر ہی زبان کی تیز اور بدلحاظ تھیں۔کچھ عرصہ بعد ہی انھیں ابراہیم آفندی سے شکایت ہونے لگی تھی کہ وہ باقی کپلز کی طرح لوگوں کے سامنے اس سے اپنی محبت کا اظہار نہیں کرتا اس کے ساتھ ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے بازاروں اور مالز میں نہیں گھومتا۔کچھ عمر کا تقاضہ تھا اور کچھ ماحول کا۔مریم نے ابراہیم آفندی کو ویسا نہیں پایا تھا جیسا ہم سفر وہ چاہتی تھیں۔ساس سے بھی اس کے تعلقات کچھ اچھے نہیں تھے۔اسے بلاوجہ کی پابندیاں پسند نہیں تھیں۔

ابراہیم آفندی بہت میچیور طبیعت کے مالک تھے اور اپنی بیوی سے بے انتہا محبت کرنے والے اور اس محبت کا اظہار بھی وہ وقتاً فوقتاً کرتے رہتے تھے۔ ماں کے سمجھانے پر مریم سمجھ گئیں تھی اور وقت کے ساتھ ساتھ اس کے رویے میں کچھ تبدیلی بھی آئی تھی۔ پھر پچیس برس کی عمر میں ان کی زندگی میں نئی خوشی نے اولاد کی شکل میں دستک دی تھی۔ مریم جو ابھی اپنی زندگی انجوائے کرنا، گھوم پھرنا چاہتی تھی ایسے میں ابھی اولاد اسے اپنے پاؤں کی زنجیر لگی تھی مگر ابرہیم آفندی نے اسے پیار سے سمجھایا تھا کہ وہ کبھی بچوں یا گھر کی وجہ سے اس کے سوشل سرکل اگنور کرنے کا نہیں کہے گا۔ بچے کی پیدائش کے بعد اس پر کوئی ذمہ داری نہیں ہو گی۔ وہ پہلے کی طرح اپنی زندگی انجوائے کر سکے گی۔ کافی سمجھانے کے بعد وہ مان گئی تھی مگر اس خبر سے کہ ان کے ہاں جڑواں بچوں کی پیدائش ہونے والی ہے جھکڑ لیا تھا۔ جبکہ ابراہیم آفندی یہ خبر سن کر مریم کو مزید اندیشوں نے ہواؤں میں اڑنے لگے تھے۔ وقت ایسے ہی پر لگا کر گزر گیا اور ساحر اور

سہیر کی پیدائش کے وقت مریم کو کافی کمپلیکیشنز کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ بچوں کو دیکھ کر اس کے اندر کی مامتا جاگ اٹھی تھی اور ساری تکلیف بھولتی وہ اپنے بچوں میں کھو گئی۔ دونوں بچے جہاں دیکھنے میں بلکل ایک سے تھے فطرتاً دونوں بلکل الگ تھے۔ سہیر کی عادت اپنے باپ پر گئی تھی نا تو وہ ضدی اور خود سر تھا اور نا ہی ساحر کے جیسا گستاخ۔ بہت کم عمر میں ہی ساحر کی نیچر سب پر عیاں ہونے لگی تھی جو کسی حد تک اس نے ماں سے لی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ مریم بھی ساحر پر سہیر سے زیادہ توجہ دیتی تھیں اور ساحر کی غلطیوں پر بھی سہیر کو ڈانٹتی تھی جبکہ ساحر کسی کو خاطر میں نہیں لاتا تھا۔ اپنی مرضی کا مالک جو دل میں آتا وہی کرتا ماں باپ کی بھی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ مریم کافی حد تک بچوں میں مصروف ہو گئی تھی۔ کچھ عرصے بعد اپنی فرینڈز کے ساتھ وہ لندن گئی تھی اور بچوں کو آیا کے پاس چھوڑ دیا تھا کیونکہ ابراہیم آفندی کی والدہ کا بھی انتقال ہو چکا تھا۔ مریم لندن جا کر واپس آنا جیسے بھول گئی تھی ایک ہفتے کا ٹور تین ہفتوں تک چلا گیا تھا۔ اپنی پرانی

زندگی جیتی وہ اپنے شوہر اور بچوں کو جیسے فراموش کر گئی تھی۔اس دوران سہیر نے ساحر کا بے حد حیال رکھا تھا اور یہی وقت تھا جب ساحر اور سہیر ایک دوسرے سے کافی اٹیچ ہو گئے تھے اتنا کہ سہیر کو ڈانٹنے پر وہ سب سے الجھ پڑتا تھا سہیر کو کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا تھا کیونکہ ساحر ایسا ہونے نہیں دیتا تھا اور کبھی کبھی تو اسی غصے میں وہ خود کو بھی نقصان پہنچا دیتا تھا۔ مریم واپس اپنے سوشل سرکل میں مصروف ہو چکی تھی اور بچے آیا کے رحم و کرم پر چھوڑ دیے تھے۔ایسا کچھ عرصہ چلتا رہا تھا۔ابراہیم کو مزید اولاد کی خواہش اور مریم نے اس بات سے صاف انکار کر دیا تھا کہ پہلے ہی وہ ساحر کی وجہ سے کافی پریشان رہنے لگی تھی کیونکہ آئے دن لڑائی جھگڑے اور دوسرے بچوں کو مارنا پانچ سال کی عمر سے ہی وہ دوسروں کے لیے انتہائی خطرناک ثابت ہوا تھا۔

ابراہیم آفندی نے ماہر نفسیات سے رابطہ کیا تھا اور ساحر کے کچھ سیشنز کے بعد ہی وہ اس نتیجے پر پہنچ تھا کہ ساحر کچھ وجوہات کی بنا پر اگریسیو ہو جاتا ہے

کوئی بڑی بات نہیں ہے اسے مکمل توجہ خاص کر ماں کی توجہ کی ضرورت ہے۔ کسی طور پر اسے نگلیکٹ نا کیا جائے۔ مریم نے کچھ عرصہ تو ہر وقت ساحر کے ساتھ گزارہ تھا اور اس سے فرق بھی پڑا تھا مگر مریم ایک مستقل مزاج عورت نا تھی کچھ عرصہ گھر میں رہ کر وہ اکتا گئی تھی ہر جگہ ساحر کو اپنے ساتھ بھی نہیں رکھ سکتی تھی۔۔۔وہ اب آٹھ برس کا ہو چکا تھا اور اس کا غصہ بھی بڑھتا جا رہا تھا۔ ابراہیم آفندی بھی بزنس ایکسپینڈ کر رہے تھے اس لیے اکثر ملک سے باہر رہتے تھے اور ایسے میں مریم کو اپنا آپ کسی قید میں لگا تھا۔

وہ ڈاکٹر کے مشورے پر ساحر کو لے کر لندن چلی گئی تھی تا کہ ماحول تبدیل ہونے سے اس کے مزاج پر فرق پڑے اور اگلے چند سال ساحر نے لندن میں ہی گزارے تھے سہیر اور ابراہیم آفندی بھی چھٹیوں میں آ جاتے تھے اور مریم ایک بار پھر اپنی پرانی جان پہچان کے لوگوں سے ملنے جلنے لگی تھی۔ ملاقات ایک بار پھر اپنے اسی کلاس فیلو جیک سے ہوئی تھی جس سے

مریم شادی کی خواہش مند تھی۔مریم کی کہانی اور ساحر کے بارے میں سن کر اس نے اپنے بھرپور تعاون کی یقین دھیانی کروائی تھی۔

ساحر جو کافی شارپ ذہن رکھتا تھا وہ جیک کا وقت بے وقت اس کی ماں سے ملنے آنا اس کے ساتھ باہر گھومنا پھرنا اور ساحر کو نظر انداز کرنا برداشت نہیں کر سکتا تھا۔اگرچہ مریم کے دل میں ایسی کوئی بات نا تھی مگر جیک کی آنکھوں میں جھلکنے والا تاثر لندن میں رہنے والے ایک نو دس سالہ بچے کے لیے سمجھنا مشکل نا تھا۔اس لیے اس نے اپنے غصے کا بھرپور اظہار کرتے جیک کے سر میں بیٹ مار کر اسے اچھا خاصہ زخمی کر دیا تھا اور وہ پہلی بار تھا جب مریم نے ساحر پر ہاتھ اٹھایا تھا اس کے بعد تو ساحر کو جیسے ماں سے کوئی شدید قسم کا بیر ہو چکا تھا۔ابراہیم آفندی جب لندن آئے تھے تو مریم کی شکایتوں پر ساحر کی باز پرس کرنے کا سوچا تھا جو ابا جو ساحر نے بتایا تھا وہ سہیر تو نا سمجھ پایا تھا مگر ابراہیم آفندی بہت اچھے سے سمجھ گئے تھے۔اس دن پہلی بار ابراہیم آفندی اور مریم کی دھواں دار لڑائی ہوئی تھی ابراہیم آفندی

نے ساحر کی حالت کی ساری ذمہ داری مریم پر ڈال دی تھی اور ساحر اور مریم کو لے کر واپس جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ مریم کو اپنا آپ ایک بار پھر قید میں محسوس ہوا تھا۔ ڈاکٹر نے انھیں اپنی ساری سرگرمیاں چھوڑ کر ساحر کے ساتھ رہنے اسے بھرپور توجہ دینے کو کہا تھا۔ ساحر نے سہیر کے دوست سے لڑ کر اس کا سر پھاڑ دیا تھا یہی وقت تھا جب مریم کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا اور اس نے اس رشتے اس گھر اور بچوں سے بیزاری کا بھرپور اظہار کیا تھا۔ اسے یہ بچے خاص کر ساحر ایک غلطی سے زیادہ کچھ نہیں لگا تھا۔

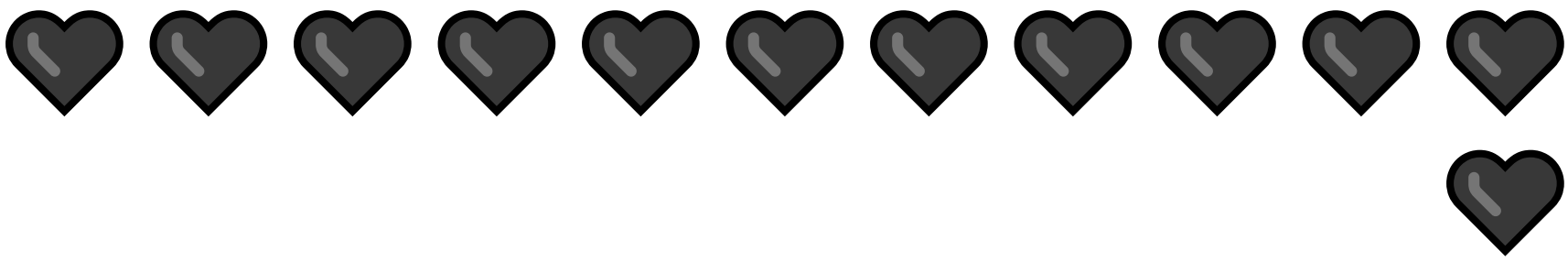

ابراہیم تم سمجھ نہیں رہے وہ بچہ نہیں ہے وہ پورا جنونی ہے اور یقین جانو" ایسے ہی رہا تو آگے جا کر وہ کوئی عادی مجرم یا قاتل بن جائے گا۔"اس دن مریم نے ضبط کھوتے چلا چلا کر کہا تھا جو گھر کے ملازمین کے ساتھ ساتھ ساحر اور سہیر نے بھی سنا تھا۔

"تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے مریم۔۔۔۔میری نرمی کا ناجائز فایدہ مت اٹھاؤ کیسی ماں ہو تم جس کے لیے اپنا بیٹا سنبھالنا مشکل ہو گیا ہے۔اور تم اسے مینٹل ہاسپیٹل بھیجنا چاہتی ہو۔"ابراہیم آفندی نے مریم کو بھسم کر دینے والے انداز میں کہا تھا۔

"سنبھال ہی تو رہی ہوں ابراہیم !12 سال ہو گئے اس کا جنون اور پاگل پن سنبھالتے۔۔تم چاہتے ہو باقی کی زندگی بھی اسی سولی پر لٹکے گزار دوں جہاں میں آزادی سے سانس لے سکتی ہوں نا اپنی لائف انجوائے کر سکتی ہوں جہاں ہر وقت یہ خوف لگا رہتا ہے کہ میرا پاگل بیٹا کب کیا کر گزرے۔۔۔۔میں باقیوں کی طرح ان کو اپنے ساتھ لے کر نہیں جا سکتی

ابراہیم۔۔۔ایک تو جنونی ہے دوسرا بھی بس بھائی سے چپکا رہتا ہے۔۔۔مجھے کتنی شرمندگی ہوتی ہے اپنے سرکل میں ان دونوں کو انٹروڈیوز کرتے۔۔۔۔۔مریم نے نخوت سے سر جھٹکتے کہا تھا۔

"وہ بیٹا ہے تمھارا کچرے کے ڈھیر سے اٹھا کر نہیں لائی تھی جواب ایسے بے زار ہو رہی ہوں۔"ابراہیم آفندی کو مریم کا انداز اور لہجہ پسند نہیں آیا تھا۔

"بیٹا تو میرا ہی ہے ابراہیم مگر پاگل ہے جنونی ہے۔۔۔بڑے بڑے آدمی اب اس سے خوف کھانے لگے ہیں۔تم سمجھ رہے ہو کہ وہ کتنا خطرناک ہو گیا ہے۔تم کہتے ہو کہ میری لاپرواہی ہے؟وہی لاپرواہی تو میں نے سہیر کے ساتھ بھرتی ہے ناں یہ تو ایسا نہیں ہوا ساحر تو پھر چار سال سے میرے ساتھ لندن میں تھا۔"

مریم نے ابراہیم آفندی کو لاجواب کر دیا تھا۔

جو بھی ہے مریم ہمیں اس سب سے نکالنا ہے اپنے بیٹے کو۔ مینٹل "
کنڈیشن ہے تو کیا ہوا انسان ہی شکار ہوتے ہیں ایسی بیماریوں کا۔ "اس بار
ابراہیم نے پھر نرم لہجے میں کہا تھا۔
مریم تو پر سکون ہو گئی تھی مگر ساحر کے دل میں ماں کو لے کر مزید غصہ
بڑھ گیا تھا۔
مسلسل کانسلنگ اور ادویات جو ساحر کے دماغ کو پر سکون رکھتی تھیں کے
استعمال سے وہ کچھ ٹھیک ہوا تھا۔۔۔۔اس نے لوگوں سے ملنا جلنا ترک کر
دیا تھا۔نا کسی سے دوستی نا کسی سے بات اور نا ہی موڈ پر کوئی اثر یہ ساحر کی
پالیسی بن گئی تھی بس صرف انیتا سے اس کی کسی حد تک دوستی تھی اور
سہیر اس کی زندگی کا محور بن گیا تھا۔ جس کی زرہ برابر لاپرواہی ساحر
برداشت نہیں کرتا تھا۔اور سہیر نے بھی سمجھتے ہوئے ساحر کا پورا خیال
رکھا تھا۔وہ بھی ماں کے رویے پر نالاں تھا مریم کا ابراہیم آفندی کی جانب
سے دل اٹھ چکا تھا جو کہ ساحر کی وجہ سے اکثر پریشان ہی رہتے تھے۔

انھی دنوں میں مریم کی ملاقات مصطفٰی لغاری سے ہوئی تھی جس کی بیوی کم عمری میں ہی انتقال کر گئی تھی اور اپنے پیچھے تین چھوٹے بچے چھوڑ کر گئی تھی۔ مصطفٰی عادتاً خوش مزاج اور فطرت عیاش آدمی تھا۔ وہ مریم کے حسن سے کافی متاثر تھا۔ اور مریم اور ابراہیم آفندی کی ناچاکی سے بھی کسی حد تک واقف تھا۔ موقع سے فایدہ اٹھاتے اس نے مریم پر اپنے آپ کو ویسے ظاہر کرنا شروع کر دیا جیسا مریم نے ہمیشہ ابراہیم آفندی کو بنانا چاہا تھا۔ ابراہیم آفندی برنس کے سلسلے میں اکثر باہر ہوتے تھے اور ماں کی مصطفٰی لغاری کے ساتھ بڑھتی بے تکلفی سہیر اور ساحر دونوں نے ہی نوٹ کی تھی وہ دونوں چودہ برس کے ہو چکے تھے۔ ساحر کے اعتراض اٹھانے پر مریم نے کافی ہنگامہ کیا تھا اور اس سے اور اس گھر سے بے زاری کا اظہار کیا تھا۔ مذید کچھ عرصہ ایسے ہی گزرہ تھا۔ ابراہیم آفندی نے بھی مریم سے دیا اور مریم بھی ابراہیم کے ہونے نا ہونے سے غافل کوئی امید رکھنا چھوڑ اپنی زندگی میں مگن تھی اور پھر وہ دن آیا جب مریم نے ابراہیم آفندی سے

علیحدگی کا مطالبہ کر دیا اور بچوں کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتی تھی مگر بچوں نے باپ کے ساتھ رہنے کو ترجیح دی تھی انکا خیال تھا کہ جو عورت اپنے شوہر کی نا رہ سکی وہ بچوں کی کیسے ہو سکتی ہے۔ مصطفیٰ بھی یہی چاہتا تھا کہ بچے مریم کے ساتھ نا آئے۔ابراہیم آفندی نے چپ چاپ ان کی خواہش پوری کر دی مگر اندر سے وہ ٹوٹ گئے تھے۔ جس بیوی کو دل و جان سے چاہا تھا سترہ سال کی شادی شدہ زندگی میں مریم نے انھیں کوئی خاص اہمیت بھی نا دی تھی مگر ابراہیم آفندی کے لیے مریم سے دستبرداری آسان نہیں تھی۔ مگر وقت کا کام ہے گزر جانا اور وہ گزر گیا تھا۔۔۔۔۔۔ ساحر ماں کے جانے کے بعد پھر سے اسی حالت میں لوٹ گیا تھا بات بات پر غصہ چیخنا لیے ابراہیم آفندی نے دونوں چلانا خود کو اور لوگوں کو نقصان پہنچانا اس بچوں کو لندن بھیج دیا تھا۔تاکہ ماحول بدل جائے مگر سہیر باپ کی تنہائی کی وجہ سے ایک سال بعد لوٹ آیا تھا جبکہ ساحر نے لوٹ کر آنے سے انکار کر دیا تھا۔وہ اس گھر میں واپس نہیں جانا چاہتا تھا جہاں اس نے اپنے باپ کو

ماں کے جانے کے بعد پھوٹ پھوٹ کر روتے دیکھا تھا۔ جہاں اس کا بھائی ہمیشہ ماں کے رویے پر ناشاد ہی رہا تھا۔ جہاں اسکی اپنی ماں کو لے کر ایک بھی خوشگوار یاد نا تھی۔ وہ وقتاً فوقتاً باپ اور بھائی سے ملنے آتا رہا تھا۔ دن بھر سہیر سے باتیں کرتے رہتا تھا۔ مگر واپس لوٹنا نہیں چاہتا تھا اور نا ہی ماں کا ذکر وہ خود کرتا تھا اور نا کسی کو اجازت دیتا تھا۔ لندن میں اپنے ڈاکٹر اور ادویات کی مدد سے اس نے خود پر کنٹرول کر لیا تھا۔ غصے کا وہ اب بھی تیز تھا مگر اب وہ خود پر سے کنٹرول نہیں کھوتا تھا۔ پھر ابراہیم آفندی کی طبیعت بگڑ آیا تھا۔ اور ان کی ہارٹ فیلیئر سے موت کے بعد اس جانے پر وہ لوٹ کر نے کسی بڑے کی طرح سہیر کو سنبھالا تھا۔ سہیر کی ایک ہی ضد تھی کہ وہ اس گھر سے جانا نہیں چاہتا اور سہیر کے لیے ساحر نے خود پر جبر کر کے سہیر کے ساتھ اسی گھر میں رہنے کا فیصلہ کیا تھا۔ سہیر بہت ڈسٹرب رہنے لگا تھا اور ساحر نے اسے خود میں مصروف رکھا وہ جان بوجھ کر کوئی نا کوئی ایسی حرکت کرتا کہ سہیر اس میں الجھا رہے۔ وہ دونوں بھائی ایک دوسرے کے

لیے سب کچھ تھے جہاں کبھی ایک تو کبھی دوسرا اپنے بھائی کو سنبھال لیتا تھا۔ باپ کا بزنس بھی ان دونوں نے بہت اچھے سے سنبھال لیا تھا مگر سہیر کا بزنس سینس اپنے باپ پر تھا جبکہ ساحر نے باپ سے وراثت میں زمانہ شناسی لی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سہیر اور ساحر نے باقی کا سارا وقت اپنے اپنے کمروں میں ہی گزارہ تھا۔ ماضی کو سوچتے ایک دوسرے سے نظریں چراتے۔ ڈنر کے وقت ساحر سہیر کے کمرے میں آیا تھا جو بے مقصد ہی لیپ ٹاپ کھولے بیٹھا تھا مگر اس کا دھیان کسی اور جانب تھا۔

آجاؤڈنر کر لیتے ہیں۔"ساحر نے سہیر کا لیپ ٹاپ بند کرتے کہا تھا۔"

تم ٹھیک ہو ساحر؟"سہیر نے ساحر کو ہاتھ تھام کر روکا تھا جو واپس جانے" کے لیے پلٹ گیا تھا۔

مجھے کیا ہونا ہے؟"ساحر نے استفامیہ نظروں سے سہیر کو دیکھا۔"

کچھ نہیں چلو۔"سہیر نے بات بدلنا چاہی۔"

بات بدلنے یا نظریں چرانے کی ضرورت نہیں ہے۔جو سچ ہے وہ سچ ہے" آج بھی اسے دیکھ کر ماضی ہمیں پریشان کرتا ہے۔مگر اس بات کو کوئی حل نہیں ہے۔"ساحر نے کندھے اچکاتے کہا اور سہیر کو باہر آنے کا اشارہ کرتا کمرے سے نکل گیا۔

سہیر بنا کچھ کہے اس کے پیچھے باہر آگیا تھا کھانا کھانے کے بعد وہ دونوں ہی کتنی دیر باہر لان میں بیٹھے رہے تھے۔بن کچھ کہے گہری سوچوں میں ڈوبے۔

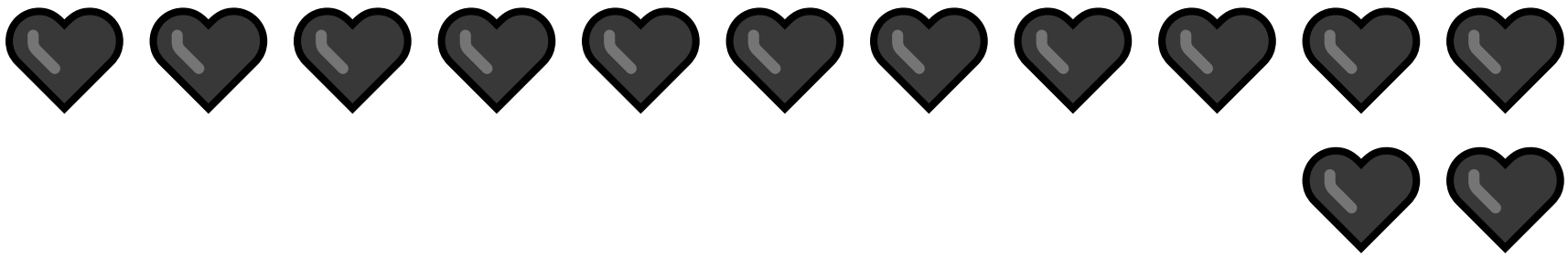

ایمان آج مشعل کے گھر ہی رکی تھی اور ابھی وہ مشعل اور ہاجرہ مشعل کی جیولری کپڑے اور ایکسیسریز کھول کھول کر دیکھ رہے تھے۔ ساتھ ہی ایمان لیپ ٹاپ پر مشعل کے لیے انگیجمینٹ لوک تلاش کر رہی تھی۔ کل کا دن تھا اور پرسوں مشعل کی انگیجمینٹ تھی۔ جس کے لیے مشعل ایکسائیٹڈ ہوتی تو ساحر آفندی کی سوچیں اور باتیں اس کو پریشان کر دیتی تھیں۔

مشعل پارلر کی بکنگ کروالی تھی ناں تم نے؟" ہاجرہ نے مشعل کا ڈریس" واپس پیک کرتے پوچھا۔

جی امی کروالی تھی۔" مشعل نے لیپ ٹاپ کی سکرین کو دیکھتے کہا۔"

ارے پارلر کی کیا ضرورت ہے؟"موحد نے کمرے میں آتے کمر پر ہاتھ "
باندھتے کہا۔

اس بات کا کیا مطلب ہے موحد۔"ہاجرہ نے بیٹے کی جانب مڑتے "
استفامیہ انداز میں کہا تھا۔

ارے امی یہ اپنی ایمان ہے نا بڑا زبردست میک اپ کرواتی ہے جیسے "
"والا لوک دیا تھا۔ The mad hatter مشعل کو
موحد نے شرارت سے کہا تھا۔ جس پر ایمان اور ہاجرہ مسکرا دیں جبکہ
مشعل نے بھائی کو گھور کر دیکھا تھا۔

ویسے موحد بھائی کیا یاد کروا دیا اور وہ پکچرز بھی ہوں گی ناں آپ کے پاس"
میں سوچ رہی تھی مشی کو شادی پر وہی فریم کروا کر گفٹ دوں۔"ایمان
نے موحد کا بھرپور ساتھ دیا تھا جس پر مشعل نے اسے گھورتے اس کی بازو
پر جٹکی کاٹی تھی۔

ہاں گوڈ آئیڈیا میں تو کہتا ہوں اس کو شادی پر بھی ویسا ہی کوئی ڈزنی لوک" دیتے ہیں۔ سہیر بھائی کو کافی اچھا لگا تھا وہ لوک۔ کیوں مشی؟" موحد نے بھی اپنا مشورہ دیا تھا۔

بس کر جاؤ تم دونوں مت پریشان کرو میری بچی کو۔" ہاجرہ نے پیار بھری" نظروں سے مشعل کو دیکھا تھا جو خفا خفا سی بھائی اور اپنی سہیلی کو ترچھی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

اگلی صبح سہیر ساحر سے ملنے کے بعد جلد ہی اپنے آفس کے لیے نکل گیا تھا۔ ساحر رات بھر کا جاگا ابھی سر پکڑے اپنے بیڈ کے ساتھ فرش پر بیٹھا تھا جس سے درد کی ٹھیسیں اٹھ رہی تھیں۔ مگر اس کا دماغ پر سکون نہیں کو پا

رہا تھا سوچوں کا رخ بار بار بھٹک رہا تھا جو پہلے ماں کے رویے سے ماں اور باپ کے رشتے تک گیا تھا وہ گھوم پھر کر ایک بار پھر سے اپنے مشعل اور سہیر پر چلا گیا تھا۔

سہیر مشعل کو بے انتہا چاہتا ہے۔"گہرا سانس لے کر ساحر نے کہا تھا۔" جیسے میرا باپ میری ماں کو چاہتا تھا مگر وہ اسے چھوڑ کر چلی گئی۔"دماغ" سے سوچ ابھری تھی۔

مشعل سہیر کو چھوڑ کر کہیں نہیں جائے گی۔وہ بہت اچھی ہے۔"اس" نے دماغ کو جواب دینا ضروری سمجھا تھا۔

اچھی تو وہ مجھے بھی لگی تھی پہلی نظر میں۔"دماغ نے پھر سے اس جانب" توجہ مبذول کروائی تھی جو ساحر بھول جانا چاہتا تھا۔

وہ سہیر کی ہے۔۔۔مجھ سے پہلے سہیر کو وہ اچھی لگی تھی۔"اپنی سوچوں" کی نفی کی تھی۔

سہیر کو وہ اچھی لگی تھی وہ سہیر کو نا ملی تو وہ دکھی ہو گا مگر بھول جائے گا"

۔۔۔۔کیا میں اسے بھول سکتا ہوں؟"دور کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھتے

ساحر نے بآواز بلند اپنے دماغ کی سوچ کو لفظوں میں ادا کیا تھا۔

مجھے اسے بھولنا ہو گا۔۔۔۔مجھے اس کے ہونے نا ہونے سے فرق نہیں"

پڑے گا۔۔۔۔ہاں میں یہ کر سکتا ہوں۔"اپنی جگہ سے اٹھتے اس نے بالوں

میں ہاتھ چلاتے پختہ ارادہ کرتے کہا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ کمر پر رکھا وہ کافی

پریشان لگ رہا تھا۔

ساحر کو لگا کہ اس کا دماغ اسکے دل کی حالت پر قہقہ لگا رہا ہے۔

مجھے اکسانا بند کر دو۔"کمرے میں پڑے واٹر جگ کو زوردار انداز میں"

زمین بوس کرتے اس نے چلا کر اپنے آپ سے کہا تھا۔

اسے اکسانا نہیں سمجھانا کہتے ہیں۔تم سمجھ نہیں رہے مگر تم مشعل کے"

بغیر نہیں رہ سکتے اسے اس گھر میں سہیر کے ساتھ اس کے لائف پارٹنر کے

روپ میں دیکھنا۔۔۔۔نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔تم ایسا نہیں ہونے

دے سکتے۔ تم کو اسے سہیر سے چھیننا ہو گا۔۔۔۔ تمھیں اسے اپنا بنانا ہو گا۔" سامنے لگے دیوار گیر آئینے میں ابھرنے والا عکس اسے خود سے ہم کلام لگا تھا۔اس کا دماغ ایک جانب اپنے بھائی کی خوشی میں خوش تھا تو اسی دماغ کا ایک حصہ اسے اکسا رہا تھا۔جو بچپن سے اب تک اسے ایسے ہی اکساتا تھا اسے چیخنے چلانے اور دوسروں کو نقصان پہنچانے پر آمادہ کرتا تھا اور پھر ایسا ہو جانے کے بعد وہ خاموشی سے کہیں چھپ کر بیٹھ جاتا تھا۔

"میں خود سے کنٹرول نہیں کھو سکتا۔میں تمھیں اب خود پر حاوی نہیں ہونے دوں گا۔" گہرا سانس لیتا وہ کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

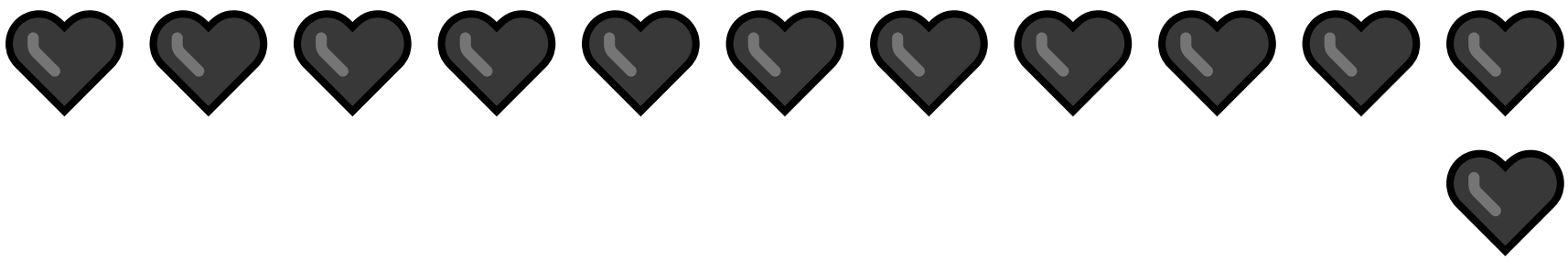

سہیر اپنے آفس چیئر پر بیٹھا ہاتھ میں پکڑے فون پر نظریں جمائے ہوئے تھا مگر اس کی ذہنی رو بھٹکی ہوئی تھی۔ میسج ٹون پر وہ چونک کر فون کی جانب متوجہ ہوا تھا جہاں سمیع نے وینیو کی بکنگ کی کنفرمیشن کا بتایا تھا۔ سہیر نے نظریں ایک بار پھر گھڑی پر ڈالی تھیں جیسے کسی کی آمد کا منتظر تھا۔ کچھ دیر بعد ڈاکٹر نبیل اس کے آفس داخل ہوا تھا۔ سہیر نے اٹھ کر اس سے ہاتھ ملایا تھا اور اسے بیٹھنے کو کہا۔

"کوٹ" آئی ایم سوری مجھے آپ کو یہاں آنے کی زحمت دینی پڑی۔۔۔۔۔

کے بٹن کھول کر بیٹھتے نبیل کو دیکھتا سہیر کہنے لگا۔

"ڈاکٹر نبیل نے اپنی" نوڈیٹ از فائن۔۔۔۔ میں خود تم سے ملنا چاہتا تھا۔

گلاسس درست کرتے سنجیدگی سے کہا تھا۔

"سہیر انٹر کام کی" اوکے سب سے پہلے یہ بتائیں چائے لیں گے یا کافی؟

جانب ہاتھ بڑھاتے پوچھا تھا۔

"ڈاکٹر نبیل نے جواباً کہا۔" کافی!

اوکے توبتائیں کیا کہنا چاہتے تھے آپ؟"سہیر نے رفیق کو کافی کا کہہ کر "
ڈاکٹر کی جانب متوجہ ہوا۔
میرے پیشے کا اصول ہے کہ پہلے سامنے والے کو بولنے کا موقع دیا"
جائے۔"ڈاکٹر نبیل نے مسکرا کر کہا۔
ویل۔۔۔یہ اصول تو آپ کے پیسنٹس کے لیے ہے ناں۔"سہیر نے "
سادہ لہجے میں پوچھا۔
پیشیٹس اور ان کی فیملی سب کے لیے تم بتاؤ کیا بات تھی جو تم کہنا چاہتے "
ہو؟"ہاتھ میں پکڑے فون اور کیز کو سامنے رکھتے اس نے کہا تھا۔
ساحر کے رویے کے بارے میں۔۔۔۔وہ ہر چیز معمول سے ہٹ کر کر "
رہا ہے۔لفظ نارمل سے تو اس کا پرانا بیر ہے مگر کل ہماری ماں کے لوٹ کے
آنے پر اس کا اتنا معمولی سا رویہ۔۔۔پہلے جس کے آنے پر وہ گھر سر پر اٹھا
لیتا تھا بابا سے مجھ سے سب سے الجھ پڑتا تھا کل اس کے آنے پر خوشی کا اظہار
کر رہا تھا۔۔۔۔یہ سب میں سمجھ نہیں پا رہا۔اور پھر خود سے ڈاکٹر کو بلانے

کی بات۔۔۔اسے ڈاکٹرز اور خاص کر آپ کے پیشے کے لوگوں سے "شدید نفرت ہے۔

ہمم۔۔۔۔"ڈاکٹر نبیل نے بھنویں سکوڑتے ہنکار بھرا۔ تبھی انیتا اپنے" کیبن سے نکل کر سہیر کے کیبن میں آئی تھی۔ڈاکٹر نبیل جو کچھ کہنے والا تھا انیتا کو دیکھ کر رک گیا۔

آپ جاری رکھیں ڈاکٹر یہ انیتا ہے ساحر کی بیسٹ فرینڈ! شی نوز ایوری" تھنگ انفیکٹ ساحر کے بارے میں یہ بھی آپ کی ہیلپ کر سکتی ہے۔" سہیر نے انیتا کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ڈاکٹر نبیل سے کہا تھا۔ڈاکٹر نبیل نے سر کے اشارے سے انیتا کو گریٹ کیا تھا۔

اوکے۔۔۔تو میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ میرا اندازہ تھا یا پھر کہہ سکتے ہو کہ " ساحر کی کیس ہسٹری جاننے کے بعد مجھے لگا تھا کہ اس کے اس طرح اچانک سے اگریسیو ہو جانے کی وجہ تم ہو! مطلب تمھاری زندگی میں کسی کا آنا

ہے تمھاری منگنی ہونے جارہی ہے اور یہ بات اسے پریشان کررہی ہے مگر

" اس سے بات کر کے مجھے ایسا لگا کہ یہ وجہ نہیں ہے۔

جی میں جانتا ہوں وہ بچپن تھا اب ایسا کچھ نہیں ہے۔"سہیر نے نبیل کی "

بات سننے کے بعد کہا۔

سہیر کیا اس کی زندگی میں کوئی لڑکی ہے؟"ڈاکٹر نبیل کے ڈائریکٹ "

سوال پر سہیر نے پہلو بدلا تھا اور کن اکھیوں سے انیتا کی جانب دیکھا تھا۔

کیونکہ ساحر اسے بتا چکا تھا کہ وہ کسی اور میں انٹرسٹیڈ ہے اور جلد اسے سہیر

سے ملوانے گا مگر پھر وہ اور ہی الجھنوں میں الجھا رہا۔

ساحر کا پہلو بدلنا ڈاکٹر نے نوٹ کیا تھا۔

کوئی ہے اس کی زندگی میں یا کوئی ایسی جیسے وہ پسند کرتا ہو۔"ڈاکٹر نبیل "

نے سوال دہرایا تھا اور انیتا نے گہری نظروں سے سہیر کو دیکھا تھا۔

آ۔۔۔۔آئی ڈونٹ نو۔۔۔آئی ایم ناٹ کنفرمڈ۔۔۔"سہیر کے انداز" سے ڈاکٹر نبیل کو اندازہ ہو گیا کہ وہ انیتا کی وجہ سے اس معاملے میں کچھ کہہ نہیں پا رہا۔

"سی سہیر میں نے کل اس سے تمھاری شادی کو لے کر اس کی انسیکیورٹی کو لے کر بات کی تو وہ تقریباً ٹھیک طریقے سے جواب دے رہا تھا مگر جب میں نے اسے شادی کو کہا تو وہ بات کو یکسر نظر انداز کر کے اور بات کرنے لگا۔دس میک میں تھنک کہ کوئی بات ہے۔۔۔۔یہ انسانی سائیکی ہے کہ جس چیز کو وہ سب کے سامنے لانا نہیں چاہتا جیسے وہ چھپا کر رکھنا چاہتا ہے وہ اس بات کو ٹال دیتا ہے۔ساحر نے بھی ایسا کیا وہ شادی کی بات کو ٹال گیا۔۔۔اگر کوئی ایسی بات نہیں ہوتی تو شاید وہ باقی باتوں کی طرح اس بات کا بھی جواب دیتا۔"ڈاکٹر نبیل نے کہنیوں آرم ریسٹ پر ٹکاتے ہوئے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں پھنساتے کہا تھا۔

"تو آگے کیا۔۔۔۔۔۔"

سہیر کی بات منہ میں رہ گئی جب ٹیبل پر پڑے ڈاکٹر نبیل کے فون پر ساحر کا نام اور نمبر جگمگانے لگے۔جو کہ غیر یقینی بات تھی۔ان تینوں میں نظروں کا تبادلہ ہوا تھا اور ڈاکٹر نے ان دونوں کو خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے ساحر کا فون ریسیو کر کے سپیکر ان کر دیا تھا۔

ہیلو!"ڈاکٹر نبیل نے اپنی حیرت ظاہر نہیں کی تھی۔"

آئی وانٹ ٹو میٹ یو ڈاکٹر۔"ساحر کی آواز ریسیور سے ابھری تھی جس" سے تینوں میں ایک بار پھر نظروں کا تبادلہ ہوا تھا۔

اوکے !کب ملنا چاہتے ہو؟"ڈاکٹر نبیل نے فوراً پوچھا۔"

آ"ج ہی میں چاہتا ہوں کہ ساحر کی شادی سے پہلے آپ میرا مسلہ حل کر سکیں!"سہیر نے فون کی جانب نا سمجھی سے دیکھا تھا جیسے وہ ساحر تھا۔

اوکے انشااللہ آئی ویل ٹرائی مائی بیسٹ۔"ڈاکٹر نبیل نے کوئی سوال نہیں" کیا تھا۔

میں بہت الجھن میں ہوں ڈاکٹر میرا دماغ مجھے عجیب عجیب چیزیں کرنے" کو کہتا ہے میں نہیں چاہتا اس سب کے چلتے سہیر کی لائف میں کوئی مسلہ ہو۔"ساحر کی بات پر سہیر ٹیک چھوڑتا آگے کو بڑھا تھا تو چیئر کی آواز بہت واضح تھی جیسے ساحر نے بھی محسوس کیا تھا۔

آپ کہاں ہیں؟"ساحر نے فوراً پوچھا تھا۔"

ہاں میں۔۔۔میں اپنے آفس میں۔"ڈاکٹر نبیل نے جواب دیا تھا۔"

اوکے ہم مل کر بات کریں گے۔"ساحر جو کچھ دیر پہلے اپنے دل کی بات" شئیر کر رہا تھا ایک بار پھر اپنے حول میں چھپ گیا تھا۔

میں ابھی آتا ہوں تمھارے گھر۔"ڈاکٹر نبیل نے پیشکس کی تھی۔"

نہیں کہیں باہر۔۔۔میں لوکیشن بھیج دوں گا۔"ساحر نے کہہ کر فون" کاٹ دیا۔اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہاں میرے علاوہ بھی کوئی ہے۔ڈاکٹر نبیل کا اندازہ درست تھا۔

رفیق کافی لے آیا تھا اور اب وہ تینوں کافی پی رہے تھے اور سوچوں کا محور ساحر تھا۔

پر اس نے ایسا کیوں کہا کہ اس کی وجہ سے سہیر کی لائف میں مسلہ ہو سکتا" ہے۔"انیتا نے سوال کیا۔

جس کے جواب میں سہیر نے کندھے اچکاتے لاعلمی کا اظہار کیا اور ڈاکٹر نبیل کچھ سوچتا کافی سے اڑتی بھاپ کو دیکھے جا رہا تھا۔

وہ اس وقت ایک پبلک پارک میں کھڑا تھا جہاں لوگوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ شام کا وقت ہو چکا تھا۔ سورج اپنی آب و تاب کھوتا اپنی منزل کی جانب گامزن تھا جہاں وہ نظروں سے اوجھل ہو کر کہیں دنیا کے کسی اور کونے میں اپنی روشنی بکھیرنے کو تیار تھا۔ سورج کی نارنجی روشنی افق پر پھیلی ہوئی تھی جہاں پرندوں کے چھنڈ اپنے اپنے گھروں کی جانب محو پرواز

تھے۔تو درخت اور پودے بھی اپنی سبز چادر اتار کر سیاہ پوشاک پہننے کو تیار تھے۔ٹھنڈی ہوا کے جھونکے جسم کو چھو رہے تھے۔

پارک میں کہیں کھیلتے کودتے بچے تھے تو کہیں جگہ جگہ ٹولیوں کی شکل میں بیٹھے نوجوان لوگ تھے۔ہر کوئی اپنی زندگی میں مصروف اس بات سے انجان تھا کہ ان میں ایک ایسا شخص بھی موجود ہے جو اپنی بھٹکی ہوئی سوچوں سے نجات پانے کو وہاں ان کے درمیان موجود تھا۔

وہ کب سے بے مقصد وہاں کھڑا ارد گرد نظریں دوڑا رہا تھا۔تاکہ دماغ کو پر سکون کر سکے۔بار بار گھڑی پر نظریں ڈالتا ڈاکٹر نبیل کے انتظار میں تھا۔ کیسے ہو ساحر اور یہاں کیوں بلایا؟"ڈاکٹر نبیل نے آتے ہی سوال کیا تھا" جو کافی دیر سے اسے پارک کے مختلف حصوں میں ڈھونڈ رہا تھا۔

ٹھیک نہیں ہوں اور یہاں اس لیے بلایا تاکہ اپنی دماغ کو مصروف رکھ" سکوں جو مجھے اکسانے کا کام پورے جوش و خروش سے کر رہا ہے۔"ساحر نے دور کھیلتے کودتے بچوں کو دیکھتے کہا تھا۔

کیا کہتا ہے تمھارا دماغ؟"ڈاکٹر نبیل نے کھوجتے ہوئے لہجے میں پوچھ "
تھا۔

کہتا ہے خود غرض ہو جاؤ اپنے بارے میں سوچو!"ساحر نے صاف گوئی کا"
مظاہرہ کیا تھا۔

تو ایسا کر لو۔۔۔ہو جاؤ خود غرض۔۔۔شاید پر سکون ہو جاؤ۔"ڈاکٹر نے"
مشورہ دیا نظریں ابھی بھی اس کے چہرے پر تھیں۔
نہیں میں ایسا نہیں کر سکتا۔"ساحر نے ناگواری سے سر نفی میں ہلایا تھا۔"
فلحال میں کچھ نہیں کرنا چاہتا بس سہیر کی شادی تک مجھے خود کو سنبھالنا"
ہے۔کل سہیر کی منگنی ہے میں نہیں چاہتا کہ وہ میرے وجہ سے اپنے فنکشنز
انجوائے نا کر سکے۔اپنی آنے والی زندگی کی طرف بڑھتے اسے بار بار پلٹ
کر میری جانب دیکھنا پڑے۔"ساحر نے گہرا سانس خارج کرتے کہا۔
ایسا کیا ہے ساحر جس سے سہیر کی زندگی کو مسلہ ہو سکتا ہے؟"ڈاکٹر نبیل"
نے کھوجتے لہجے میں سوال کیا۔

کچھ بھی نہیں اور نا میں ایسا کچھ کبھی ہونے دوں گا۔اپنی جان دے سکتا"
ہوں مگر سہیر کو کوئی دکھ پہنچے میں ہونے نہیں دوں گا۔"ساحر نے الفاظ پر
زور دیتے کہا تھا۔

تم کسی لڑکی میں انٹرسٹیڈ ہو ساحر؟"ڈاکٹر نبیل نے فوراً پوچھا تھا۔ "

ہاں!"ساحر نے کندھے اچکاتے سچائی کا مظاہرہ کیا تھا۔"

کون ہے وہ لڑکی؟تم کیوں اسے سب سے چھپا کر رکھنا چاہتے ہو۔"ڈاکٹر"
نبیل نے پھر پوچھا تھا

"باقی باتیں چھوڑیں آپ بتائیں آپ میرے لیے کیا کر سکتے ہیں؟ "

میں سائکیٹریٹ ہوں ٹیلی پیتھی نہیں جانتا ناہی تمھارے دماغ میں گھس"
سکتا ہوں ہاں دماغ پڑھ سکتا ہوں چہرے پڑھ سکتا ہوں لیکن وہ تب جب
سامنے والا مجھے خود کو کھوجنے کا موقع دے۔"ڈاکٹر نبیل نے اپنے سامنے
کھڑی اس پہیلی کو دیکھتے کہا تھا۔

ابھی کے لیے جسٹ ہیلپ می۔۔۔۔کوئی میڈیسن کوئی ایسی چیز جو" میرے دماغ کو کنڑول کر سکے صرف سہیر کی شادی تک بعد میں آپ کے سارے سوالوں کے جواب دوں گا۔"ساحر نے ڈاکٹر نبیل کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا۔ڈاکٹر نبیل کو اس کی آنکھوں میں سچائی نظر تھی۔

اوکے فائن میں میڈیسن تمھارے گھر بھجوادوں گا مگر اس کے بعد تمھیں" مجھے سب سچ سچ بتانا ہو گا۔"ڈاکٹر نبیل کا لہجہ حکمیہ تھا۔

اوکے!"ساحر نے نظریں پھیرتے حامی بھری تھی۔"

اس کے بعد کافی دیر تک ڈاکٹر نبیل اور ساحر پارک میں بیٹھے ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے تھے تاکہ اس کا موڈ بدل جائے جو کافی حد تک ہو بھی چکا تھا۔

ساحر کے جانے کے بعد ڈاکٹر نبیل نے سہیر کو کال کر کے ساری بات من و عن سنادی تھی۔

وہ اپنے عالیشان گھر کے کمرے میں کھڑکی سے لگی کھڑی تھی۔ سوچوں کا سلسلہ بھٹک کر اس کے ماضی میں چلا گیا تھا جسے وہ بہت پیچھے چھوڑ آئی تھی۔ اس کے بیٹے جنھیں وہ چھوڑ آئی تھی تاکہ اپنی زندگی اپنی مرضی اور آزادی سے گزار سکے۔ اس نے خود غرضی کا مظاہرہ کیا تھا اور اپنی خوشیوں کے لیے انھیں چھوڑ آئی تھی۔ مرتضٰی لغاری اس کے لیے ایک بہترین شوہر ثابت ہوا تھا۔ اس کے ساتھ مریم کی زندگی پارٹیز، شاپنگ، ولڈ ٹورز پر مبنی تھی ہر چیز ویسی ہی تھی جیسی وہ چاہتی تھی بس ایک چیز کی کمی تھی اولاد کی۔ کافی کوششوں اور علاج کے بعد بھی اسے کامیابی حاصل نہیں ہوئی تھی۔ مرتضٰی نے مریم سے اس سلسلے میں کبھی کوئی فرمائش نہیں کی

تھی اور نا ہی کوئی طعنہ دیا تھا۔اس کے پاس اپنی تین اولادیں موجود تھیں۔ جن کا رویہ مریم کے ساتھ کافی اچھا تھا مگر وقتاً فوقتاً وہ مریم کو اس بات کا مریم ان کی سگی ماں نا تھی۔ احساس کروادیتے تھے کہ

کھٹکے کی آواز پر وہ اپنی سوچوں کے بھنور سے نکلی تھی مگر اپنی جگہ سے ہلی تک نا تھی وہ جانتی تھی کہ اس وقت اس کے کمرے میں آنے والا کون ہو سکتا ہے۔ مرتضٰی لغاری اپنی تمام تر پرسنیلٹی کے ساتھ اندر داخل ہوا تھا۔"

کیسی ہو سویٹ ہارٹ ؟"ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا اپنا آفس بیگ بیڈ پر پھینکتے " پوچھا تھا مگر مریم نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

مل آئی اپنے بیٹوں سے ؟"مرتضٰی کے سرسری انداز میں کئے گئے سوال " پر مریم نے تلخ نظروں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔وہ ہمیشہ ایسے ہی تو کہتا تھا۔ تمھارے بچے یا پھر اس کے بچے۔

اب پلیز یہ میرے بچے اور تمھارے بچوں والی بات پھر دوبارہ سٹارٹ" نہیں کر دینا۔ جو چیز ہمارے نصیب میں نہیں تھی اسے لے کر پریشان ہونے کا کیا فایدہ۔ اب اپنا موڈ ٹھیک کرو۔" کہتا وہ ڈریسینگ روم کی جانب چلا گیا۔ اور مریم وہیں بت بنی کھڑی رہی تھی۔ وہ چینج کر کے لوٹا تو وہ ویسے ہی اپنی جگہ سے ہلی تک نا تھی۔

"تم ایسا کہہ سکتے ہو کیونکہ تمھارے پاس تمھارے بچے ہیں۔ جن کو میں نے جنم نہیں دیا۔" مریم نے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"تو اسی لیے کہا تھا کہ اپنے بچوں کے ساتھ تعلقات بحال کرو جن کو تم نے جنم دیا ہے۔" وہ اس کے قریب آتا اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے کہنے لگا۔ مریم نے طنزیہ ہنسی ہنس کر اپنا رخ موڑ لیا۔

"ہوا کیا ہے وہاں؟" پھر تمھارے اس سر پھرے بیٹے نے انسلٹ کی ہے" تمھاری؟" مصطفیٰ نے اکتائے ہوئے لہجے میں استفسار کیا۔

انسلٹ ! اسے میرا نام تک بھول گیا تھا۔اس سے بڑی انسلٹ ایک ماں کے لیے کچھ اور ہو سکتی ہے کہ اس کی اولاد اس کا نام بھول جائے۔" مریم نے تیز لہجے میں کہا تھا۔

بس اتنی سی بات ہے کیوں بھڑک رہی ہو۔تم بھی تو بچپن میں ان کو ایسے ہی چھوڑ آئی تھی ناں اب اتنا تو وہ بھی ریاکٹ کریں گے۔" مصطفیٰ نے کندھے اچکاتے کہا تھا اور مریم کو اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا۔

یہ تم کہہ رہے ہو جس نے مجھے سب چھوڑ کر آنے کا مشورہ دیا تھا تم ہی تھے جو نہیں چاہتے تھے کہ وہ یہاں آئیں اور تمھارے بچوں کو مسلہ ہو۔" مریم نے اس بار اس کے ہاتھ جھٹکتے کہا تھا۔

ہاں اور وہ سب تب ضروری بھی تھا تمھارا وہ پاگل بیٹا آجاتا تمھارے ساتھ تو وہ میرے بچوں کا کیا حال کرتا اور پھر ہم اپنی لائف کیسے انجوائے کرتے۔" مصطفیٰ لغاری نے اثر نا لیتے کہا تھا جبکہ مریم اس کے سرسری انداز پر ہی لاجواب ہوتی باہر دیکھنے لگی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سہیر کے جانے کے بعد انیتا ابھی آفس میں ہی تھی کچھ ضروری فائلز چیک کرتی وہ ارد گرد سے بے خبر تھی جب اس کے کیبن کا دروازہ کھولتا کوئی اندر داخل ہوا تھا انیتا نے فائلز سے سر اٹھا کر دیکھا تو سامنے جواد اپنی تمام تر پرسنیلٹی کے ساتھ کھڑا اسے دیکھتا مسکرا رہا تھا۔

ہائے کزن کیسی ہو؟"جواد نے مسکرا کر دیکھتے کہا اور بے تکلفی سے اس" کے سامنے والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

ہائے تم کب لوٹے اور یوں اچانک آفس میں۔۔۔؟"انیتا کو اس کے" آفس آنے پر حیرت ہوئی تھی۔

ہاں تمھارا یہی سرپرائزڈ ایکسپریشن دیکھنے کے لیے ہی تو آیا ہوں۔"جواد" ٹیبل پر آگے کو جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھتا کہنے لگا جس پر انیتا نے اپنی توجہ واپس سامنے کھلی فائلز کی جانب مبذول کر دی۔

تمھیں میرا یہاں آنا اچھا نہیں لگا؟"جواد پیچھے ہو کر بیٹھتا پوچھنے لگا۔"

نہیں ایسا نہیں ہے مجھے بس یہ کام مکمل کرنا ہے۔"انیتا نے نفی میں سر" ہلاتے اسے یقین دلانا چاہا تھا جبکہ حقیقتاً جواد کا اتنا جلدی واپس آجانا اور اس کے آفس آنا اسے کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا۔

"That's great ! Now finish your work quickly and after that u will be taking me out for dinner. "

جواد نے پرجوش انداز میں انیتا کو اپنا پلان بتایا تھا۔

"Not today my dear cousin...we'll go some other day because I am going to

Sahir's place after finishing my work....u know it's Saheer's engagement tomorrow and I promised to help him out."

انیتا نے اپنا پلان بتاتے ختمی انداز میں جواد سے معذرت کی تھی۔ جس پر جواد کا جوش جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔

"Why don't you join us?"

سہیر کو بہت اچھا لگے گا۔ "انیتا کو جواد کی اتری شکل دیکھ کر کچھ افسوس ہوا" اس لیے اس نے جھٹ سے اسے ساتھ آنے کو کہہ دیا۔

سہیر کو اچھا لگے گا بٹ آئی تھنگ ساحر کو میرا آنا برا لگے۔ "جواد نے ساحر" کے ساتھ گزشتہ ملاقات یاد کرتے کہا۔

"Don't over think cousin !"

انیتا نے فائل کی جانب متوجہ ہوتے کہا تھا۔

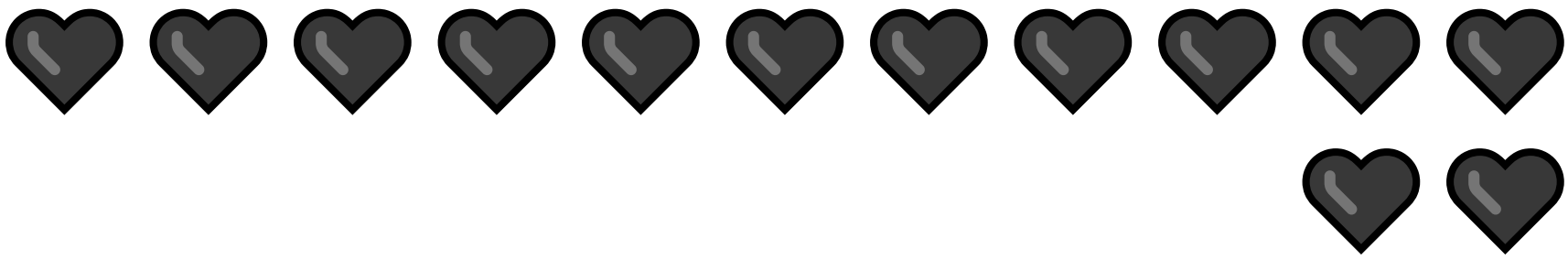

ڈاکٹر نبیل سے بات کے بعد سہیر گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا۔ جہاں وہ اپنی نئی زندگی کی خوشی میں مگن تھا وہیں اس کا جان سے پیارا بھائی کسی بات کو لے کر الجھا ہوا تھا۔ سہیر نے ساحر سے بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ مگر اس کے لیے ساحر کا گھر لوٹ کر آنا ضروری تھی۔ ڈاکٹر نبیل کے مطابق وہ گھنٹہ پہلے سے وہاں سے آگیا تھا مگر ابھی تک گھر نہیں آیا تھا۔ شان کو سمیع نے اپنے ساتھ مصروف کیا ہوا تھا جو انگیجمینٹ کی تیاری میں لگا ہوا تھا۔ انتظار طویل تھا مگر بلآخر ختم ہوا اور ساحر کافی خوشگوار موڈ کے ساتھ گھر لوٹا تھا۔

کہاں تھے اب تک ؟"سہیر نے بات کا آغاز کیا۔"

جانتے ہو تو پوچھتے کیوں ہو۔۔۔وہ ڈاکٹر اگر جھینک بھی مارے گا تو تم کو" بتائے گا میرے وہاں سے نکلتے ہی اس نے پہلی کال تم کو کی ہو گی۔"ساحر نے سہیر کو کندھے پر ہاتھ رکھتے اپنے ساتھ اوپر چلنے کو کہا تھا۔

تو وہاں کیوں بلایا تھا اسے۔"سہیر نے ایک اور سوال کیا۔"

وہ بھی جانتے ہو تم تمھارے ساتھ ہی تھا جب میں نے اسے کال کی تھی"

اب معصوم اور انجان مت بنو میری جان۔"سہیر کے گلے پر دباؤ بڑھاتا وہ اسے اپنے قریب کرتا بولا۔وہ دونوں ساتھ ساتھ چلتے اوپر آ گئے تھے۔جیسے ہی ساحر کے کمرے میں داخل ہوئے ہی تھے جب فرش پر جا بجا کانچ کے ٹکرے ابھی تک پڑے ہوئے تھے۔ساحر نے سہیر کی جانب دیکھ کر کندھے اچکائے تھے۔

میرے کمرے میں چلو۔"سہیر کہتا واپس پلٹا تھا اور رشید بابا کو آواز دینے" لگا۔

جی بیٹا!"رشید بابا اپنے کمرے سے نکلتے آئے تھے۔"

"بابا کسی سے کہہ کر ساحر کا کمرہ صاف کروادیں۔"

جی ٹھیک ہے۔"رشید بابا کہتے باہر کی جانب چلے گئے اور وہ دونوں سہیر" کے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔

ساحر وہ لڑکی کون ہے؟"سہیر نے اندر آتے ہی پوچھا تھا جبکہ ساحر بے" مقصد سہیر کے کمرے کی چیزوں کو اٹھا اٹھ کر دیکھ رہا تھا۔

سہیر تم کو نہیں لگتا کہ تمھیں اپنے کمرے کا انٹیریئر چینج کرنے کی" ضرورت ہے۔اٹس ٹو بیسیک!"ساحر نے سہیر کی جانب مڑ کر دیکھتے کہا تھا جس پر سہیر نے اسے گہری نظروں سے دیکھا۔

اوکے کردوں گا اب میری بات کا جواب دو۔"سہیر نے فوراً کہا۔"

ایسا کرنا اپنی منگیتر سے پوچھ لینا۔۔۔اب اسے رہنا ہے یہاں تو سب اس" کی پسند سے ہونا چاہیے۔اور یہ تمھارا واک ان کلوزیٹ کافی چھوٹا ہے۔

تمھیں نہیں لگتا کہ لڑکیوں کے لیے اس سے بڑا کلوزیٹ چاہیے ہوتا ہے۔"ساحر اپنی دھن میں بولے جا رہا تھا۔

.اوکے اس سے بھی پوچھ لوں گا۔"سہیر نے ضبط کا گھونٹ پیتے کہا"

"اینڈ۔۔۔۔۔"

ساحر کچھ کہنے والا تھا جب سہیر نے آگے بڑھ کر اسے کندھے سے پکڑ کر اپنی طرف موڑا تھا۔

ساحر مجھے کوئی ناٹک نہیں دیکھنا۔۔۔بہت ڈرامے باز ہو گئے ہو۔۔اب" جو جو پوچھ رہا ہوں چپ چاپ سچ سچ بتاؤ مجھے۔"سہیر نے ساحر کی آنکھوں میں آنکھیں گھاڑتے کہا تھا۔ساحر کو اندازہ تھا کہ وہ کیا کہنے والا ہے۔

اوکے پوچھو۔۔۔"تین منٹ ہیں پھر مجھے اپنا فیورٹ شو دیکھنا ہے۔۔سو" میک اٹ کوئیک!"ساحر نے شان بے نیازی سے کہا۔

کون ہے وہ لڑکی؟"سہیر نے سوال کیا تھا جب ساحر آنکھیں گھما کر رہ" گیا۔

سہیر مائی بوائے تم مجھ سے ہر وقت لڑکیوں کے بارے میں کیوں پوچھتے "
ہو۔۔۔یو نو آئی ایم ناٹ آ ویمنائزر!" ساحر نے ہنستے ہوئے کہا۔
اٹس ناٹ فنی ایٹ آل ڈیم اٹ! وہ کون سی لڑکی تھی جس کے بارے میں "
تم نے ڈاکٹر نبیل کے سامنے کنفیس کیا تھا کہ تم اسے پسند کرتے ہو۔تم نے
مجھے بتایا تھا کہ تم اس سے ملواو گے مجھے۔" سہیر نے کچھ یاد کرتے کہا تھا۔
کوئی نہیں بس ایسے ہی مزاق کر دیا۔۔۔وہ ڈاکٹر بہت اریٹیٹنگ تھا بس "
اسے الجھانے کے لیے کہا۔" ساحر نے بات ہوا میں اڑانے کی کوشش کی
تھی۔
مجھے جاننا ہے ساحر وہ کون ہے جس کی وجہ سے تم انیتا کو اوائیڈ کر رہے "
ہو۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ تمھیں پسند کرتی ہے۔" سہیر نے اس کی
بات کو خاطر میں نالاتے ہوئے کہا۔
یار پھر سے انیتا۔۔۔شی از مائی بیسٹ فرینڈ آئی کانٹ میری ہر۔۔۔""
ساحر نے ذچ ہوتے کہا تھا۔

"Then Who do Wana get married to?"

سہیر نے پھر سوال کیا۔

"No one! actually I have changed my mind."

ساحر نے پھر سے لاپرواہی سے کہا۔

"Why?!"

سہیر نے فوراً سوال کیا تھا۔

"یار تم کہتے تھے ناوہ ستارہ اچھی لڑکی نہیں ہے سو آئی ڈیسائڈیڈ کے مجھے اس سے نہیں ملنا چاہیے۔وہ اچھی لڑکی نہیں ہے۔۔۔۔خوبصورت ہے پر ٹرسٹ ور تھی نہیں سو آئی کوئیٹ!"ساحر نے بروقت بات بنائی تھی۔سہیر کھولتی ہوئی آنکھوں سے ساحر کو دیکھ رہا تھا۔ساحر نے سہیر کی جانب دیکھا تو فوراً نظریں پھیر گیا۔

آئی نو تم ستارہ میں انٹر سٹیڈ نہیں ہو ناؤ کم ٹو دا پوئینٹ ساحر۔"سہیر نے" دانت پیستے ہوئے کہا۔اسے اپنے بھائی کی ثابت قدمی پر غصہ آیا تھا۔

ہاں وہ بس مجھے لگا تھا کہ میں اس میں انٹر سٹیڈ ہوں۔"ساحر نے اپنی" سوچوں پر افسوس کرنے کے انداز میں کہا۔

ساحر اگر تم سچ میں ستارہ میں انٹر سٹیڈ ہو تو میں اسے ایکسیپٹ کر لوں گا" صرف تمھارے لیے۔"اب کی بار سہیر نے پینترہ بدلا تھا وہ بھی ساحر کا بھائی تھا کبھی کبھی ساحر کو دام میں پھنسانا جانتا تھا۔سہیر کی بات پر ساحر گڑ بڑایا تھا۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں۔"ساحر کہتا سہیر کے بیڈ پر گرنے کے انداز" میں لیٹا تھا۔جب دروازہ نوک کرتا سمیع اندر آیا تھا۔اور ساحر کی جان بخشی ہوئی تھی۔یہ پہلی بار تھا کہ ساحر کو سمیع پر تھوڑا بہت پیار آیا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

باقی کی رات ایسے ہی پر لگا کر گزر گئی تھی انیتا سہیر کے ساتھ بیٹھی ایوینٹ پلانر سے فون پر باتیں ڈسکس کر رہی تھی۔ ساحر بے زار سا پاس بیٹھا فون پر انگلیاں چلا رہا تھا۔ جواد نے ساحر کی وجہ سے آنے سے انکار کر دیا تھا مگر کل منگنی کے فنگشن میں سہیر نے خود اسے پرسنلی انوائیٹ کیا تھا۔

"سہیر ایمان کی فیملی کو بھی تم نے پرسنلی انوائیٹ کیا ہے ناں؟ آئی نو وہ مشعل کی فیملی کے ساتھ آئیں گے مگر تمھاری جانب سے بھی انوائیٹ جانا چاہیے۔" انیتا نے سہیر کی جانب دیکھتے سوال کیا تھا۔

"ہاں میں نے اس کے فیانسی عمار اور اس کے فادر سے بات کی تھی وہ خود تو آؤٹ آف ٹاؤن تھے مگر عمار کے ساتھ باقیوں کے آنے کی بات کر رہے تھے۔" سہیر نے لیپ ٹاپ پر نظریں گاڑے کہا تھا۔

اس عمار کو بلانے کی کیا ضرورت ہے؟"عمار نے نام پر ساحر کو پتنگے لگنے " لگے۔

اور اب تمھیں عمار سے کیا مسلہ ہو گیا ہے اف آئی ایم ناٹ میسٹیکن تو" جب تمھارا ایکسیڈینٹ ہوا تھا تو اسی نے تمھاری ہیلپ کی تھی۔"سہیر نے بھائی کو گھور کر دیتے ہوئے سوال کیا اور ساتھ میں پچھلی بات یاد کروائی جو وہ فراموش کر بیٹھ تھا۔

آئی نو میں احسان فراموش نہیں ہوں اسی لیے تو وہ ابھی تک اپنی ٹانگوں پر " کھڑا ہے۔"آخری بات ساحر نے دل میں کہی تھی۔

ہاں اور ایمان مشعل کی بیسٹ فرینڈ ہے اس کی فیملی کا ہونا تو ضروری" ہے۔"انیتا نے بھی ساحر کو دیکھتے فیصلہ کن انداز میں کہا تھا۔

پھر تو تم بھی جواد کو اپنے ساتھ ضرور لانا۔"ساحر سے رہا نہیں گیا تو کہہ دیا" جس پر انیتا نے اسے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔

تم میں اور جواد میں کوئی ایشو چل رہا ہے؟اسے ساتھ آنے کو کہا تھا تو" تمھارا نام لے کر انکار کر دیا اس نے۔" انیتا نے گود میں پڑا نوٹ پیڈ ٹیبل پر رکھتے سوال کیا۔ سہیر نے دلچسپی سے ان دونوں کے درمیان نظریں دوڑائی تھیں۔

ایشو تم ہو انیتا! تم اب بھی یہ سمجھ نہیں پا رہی یا پھر جان بوجھ کر انجان بن" رہی ہو۔" ساحر نے دوٹوک انداز میں کہا تھا جس پر انیتا نظریں چرا گئی۔

جس دن تم ریسٹورینٹ میں مجھے ستارہ کے ساتھ دیکھ کر خفا ہوئی تھی میں" آیا تھا تمھارے گھر تم کو منانے تم سے بات کرنے اور جواد کے پوچھنے پر بس اسے اپنا سٹینڈرڈ سمجھایا تھا کچھ زیادہ نہیں۔" ساحر نے کندھے اچکاتے عام سے انداز میں کہا تو سہیر کا دل چاہا وہ اپنا ماتھا پیٹ دے اور انیتا بھی اب جواد کے ساحر کو لے کر رویے کی وجہ سمجھ پائی تھی۔

وہ دونوں ہی جانتے تھے کہ ساحر ایسے معاملات میں لوگوں کو کیسے جواب دیتا تھا یا لاجواب کرتا تھا۔اس کا انداز اگلے کر سٹپٹانے پر مجبور کرنے والا ہی ہوتا تھا۔

"I didn't even touch him."

سہیر کی ملامتی نظروں کے جواب میں ساحر نے کہا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ایک خوبصورت نئی صبح اپنے ساتھ بہت سے خوشگوار اور دلچسپ واقعات کے کر طلوع ہوئی تھی۔جہاں کوئی نئی شروعات کے خواب بھن رہا تھا تو

کوئی ماضی کی غلطیوں پر پشیمان تھا۔کسی کی الجھن اور بے چینی سوا ہو رہی تھی تو کوئی خود کے الجھن سے رہائی کا خواہش مند تھا۔

کوئی نئے پلانز بنا کر اپنے دشمن کو زیر کرنے کے منصوبے میں چند قدم آگے بڑھا تھا تو کوئی بس اپنی ہی زندگی میں مگن تھا۔زندگی کی اس کہانی کا ہر کردار الگ احساسات کا شکار تھا جن کی زندگیاں اور کہانیاں جو کسی حد تک الگ ہو کر بھی ایک دوسری سے جڑی ہوئی تھیں۔

آج سبھی نے آفس سے چھٹی لی ہوئی تھی۔انیتا صبح ہی آفندی ہاؤس چلی گئی تھی جہاں سہیر لیپ ٹاپ کھولے بیٹھا تھا اور ساحرا بھی اپنے کمرے سے نا نکلا تھا۔

"اپنی منگنی کے دن کون آفس ورک کرتا ہے؟"انیتا نے سر پیٹتے کہا تھا۔"منگنی شام میں ہے مائی فرینڈ تم ایسا کرو چند بلو پرنٹس دیکھ لو۔"سہیر نے" اثر نا لیتے ہوئے انیتا کو مشورہ دیا تھا۔

نووے! میں تو آج اپنی چھٹی انجوائے کرنے والی ہوں۔دوپہر میں سپاء" اینڈ پارلر کی بکنگ ہے۔اس لیے کچھ کام ہے تو ابھی بول دو۔بعد میں امید مت رکھنا میں پارلر سے سیدھا وینیو پر آؤں گی جوادمام کو لے آئے گا۔"انیتا نے صوفے پر بیٹھتے اسے اپنا آج کا سارہ پلان بتایا تھا۔

ایمان بھی صبح ہی صبح مشعل کے سر پر پہنچ چکی تھی اور آتے ہی اسے کچھ " دن بعد ہونے والے نکاح کی خبر بھی سنادی تھی۔اور منگنی کے بعد نکاح کی شاپنگ کا بھی پورا پلان بن چکا تھا۔اب دوپہر کو وہ دونوں پارلر جانے والی تھیں۔موحد اور سلیمان صاحب بے فکر بیٹھے تھے کیونکہ سارے انتظامات شان اور سمیع دیکھ رہے تھے۔ہر کوئی شام کو ہونے والے فنگشن کو لے کر ایکسائیٹیڈ تھا۔

ساحر بے مقصد اپنے کمرے میں لیٹا چھت کو گھور رہا تھا۔ڈاکٹر نبیل کی دی گئی میڈیسنز نے اسے کافی پر سکون کر رکھا تھا۔مگر وہ اس فنگشن میں نہیں جانا چاہتا تھا۔بیسیوں پلانز بنا کر وہ ان کو بدل چکا تھا۔ہر پلان کا لوپ ہول

بھی وہ خود ہی تلاش کر لیتا تھا کیونکہ اپنے بنائے گئے بہانوں پر سہیر کے اٹھائے جانے والے سوالوں سے بھی واقف تھا۔

قریب پڑا فون بجنے لگا تھا۔ میسیر لغاری کا ناسکرین پر جلنے بجھنے لگا تھا مگر ساحر نے فون اٹھانے کی زحمت نا کی تھی مگر بار بار آنے والی کالز اسے اریٹیٹ کرنے کا فریضہ باخوبی انجام دے رہیں تھیں۔ لیکن وہ بھی بلا کا ثابت قدم واقع ہوا تھا۔

مریم تک بھی سہیر آفندی کی انگیجمینٹ کی خبر پہنچ چکی تھی۔ مصطفیٰ لغاری نے اسے انگیجمینٹ میں جانے پر خوب زور دیا تھا مگر وہ عجیب احساسات کا شکار تھی جو بیٹا اپنے گھر میں اس پر پابندی لگا سکتا تھا وہ اپنی انگیجمینٹ پر اسے کیسے آنے دے گا مگر اس کے شوہر کا خیال تھا کہ وہ ماں تھی اور اسے اپنے بیٹے کے اس نئے سفر میں ضرور جانا چاہیے باوجود اس کے کہ اس نے ماں انوائیٹ تک نہیں کیا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سہیر آفندی کے منگنی کے وینیو کے لیے ایک فائیو سٹار ہوٹل کے پارٹی اور فنگشن حال کا انتخاب کیا تھا۔ وسیع و عریض حال ایوینٹ پلانر کی تخلیقی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ حال کے بڑے سے داخلی دروازے پر سفید گلابوں کی آرچ بنی ہوئی تھی پورے حال میں خوبصورت تازہ اور مصنوعی پھولوں سے سجاوٹ کی گئی تھی۔

حال کے ایک سرے پر بڑا سا ریفریشمنٹ کارنر تھا جس میں ٹیبل پر پیسٹریز، کیکس، کینڈیز، چاکلیٹس، فروٹ کا کٹیلز، جوس اور ان گنت سنیکس رکھے گئے تھے۔

مہمانوں کے بیٹھنے کے لیے لگائے گئے ٹیبلز کے درمیان ہی خوبصورت گلدانوں میں تازہ پھول رکھے گئے تھے۔ کراکری اور کٹلری سے لے کر ٹیبل کلاتھ تک ٹیبل پر موجود ہر چیز اپنی قیمت کا منہ بولتا ثبوت تھی۔

سٹیج گول چبوترے کی شکل میں تھا۔ سٹیج کے عین اوپر گول رنگ کی شکل میں پھول لگے ہوئے تھے اور رنگ کے درمیان جالی کا کپڑہ لگ تھا جس سے پھولوں کی لڑیاں اور فیری لائٹس لٹک رہیں تھی۔ دو خوبصورت لگژری چیئرز اور ارد گرد پڑے ڈیکوریٹیو سٹینڈز جن پر پھول گلوبز اور لائٹس وغیرہ ایک خوبصورت ماحول بنا رہا تھا۔ یہ سب سہیر نے مشعل کی پسند کو مدنظر رکھتے ہوئے کروایا تھا۔

شان اور سمیع سمیت رشید بابا بھی وہاں موجود تھے۔ سہیر بھی کچھ دیر تک پہنچنے والا تھا۔ مشعل کی فیملی اور ایمان کی والدہ شازیہ بھی عمار کے ساتھ آ چکی تھی۔ سلیمان صاحب بھی مہمانوں سے مل رہے تھے۔ فنگشن میں

سلیمان صاحب کے چند قریبی دوست اور اکا دکا رشتہ دار شامل تھے جبکہ سہیر کی جانب سے فواد انیتا کی فیملی اور باقی اس کے فرینڈز اور بزنس ولڈ کے کچھ اہم نام شامل تھے۔ موحد جو ہاجرہ بیگم کے کہنے پر ایمان کو لے آیا تھا تاکہ مشعل کے آنے سے پہلے وہ ساری تیاری دیکھ لے۔

ایمان جیسے ہی حال میں داخل ہوئی اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

اتنی شاندار سجاوٹ؟ یہ سب کتنا خوبصورت ہے؟"ایمان نے خود کلامی" کے انداز میں کہا تھا۔

تم سے زیادہ تو نہیں۔"عمار کی آواز ایمان کے کانوں میں گونجی تھی تو وہ" کرنٹ کھا کر پلٹی تھی جو آج اس کے کافی قریب کھڑا اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

پستہ کلر کے فلیئر اور شاٹ شرٹ جس پر نفیس کام ہوا تھا میں وہ خوبصورت میک اپ اور سٹریٹ لمبے بالوں کو کھلا چھوڑے وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔ جو آج خاص طور پر پارلر سے تیار ہوئی تھی۔

ایمان کا دل اس کے کانوں میں دھڑکنے لگا تھا۔ عمار نے اس سے پہلے ایسی حرکت کبھی نہیں کی تھی۔

کیا ہو گیا ہے ایمان؟"عمار نے اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی" تھی۔

کچ۔۔۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔"ایمان نے بے قابو دل کو قابو کرنے کی" کوشش کی تھی۔ وہ تو ہمیشہ سے عمار کو پسند کرتی تھی اور عمار نے یہ رشتہ گھر والوں کے کہنے پر کیا تھا اس لیے اس نے عمار سے ایسی کوئی امید کبھی نہیں رکھی تھی۔

ایمان نے ایک گہری نظر سے عمار کو دیکھا جو بلو کلر کے ڈنر سوٹ میں ملبوس کافی ہینڈسم لگ رہا تھا۔ چند پل لگے تھے ایمان کو اپنی ٹون میں واپس آتے مگر عمار کی نظروں کا تاثر نہیں بدلا تھا جو ایمان کو کنفیوز کر رہا تھا۔

وہ سفید رنگ کے فرشی غرارے اور شرٹ میں ملبوس تھی جس پر گولڈن کام اور اس میں کہیں کہیں لگے سرخ نگینے اس کو بہت خوبصورت لک دے رہے تھے۔ گولڈن کلر کی جیولری اور اس میں لگے سرخ و سفید موتی اسے مذید خوبصورت بنا رہے تھے۔ پارٹی میک اپ اور جدید ہیئر سٹائل کے ساتھ وہ بہت خوبصورت آسمان سے اتری کوئی پری لگ رہی تھی۔ ہاتھوں پر لگی مہندی روایاتی طرز کی تھی۔

بڑا سا ٹکا کشادہ پیشانی پر سورج کی ماند چمک رہا تھا۔ کانوں میں لگے بھاری آویزے اور ان کے ساتھ لگے بناوٹی سہارے ہر قدم کے ساتھ ہلکورے لیتے دو دلوں پر وار کر رہے تھے۔ سہیر دور کھڑا ہر چیز سے بے نیاز نظروں

سے فدا ہوتا مشعل کو دیکھ رہا تھا۔اور ساحر نے خود پر جبر کرتے اپنی نظروں کو پل میں پھیر لیا تھا۔

مشعل ایمان کے ساتھ سہج سہج کر چل رہی تھی اور عمار جو آج ایمان کے ارد گرد ہی چکر کاٹ رہا تھا اس وقت مسکرا مسکرا کر مشعل اور ایمان سے خوش گپیوں میں مشغول تھا جیسے ساحر نے ناپسندیدہ نظروں سے دیکھا تھا۔

ایمان مشعل کو اندر لے جاؤ جب تک باقی مہمان نہیں آجاتے۔۔۔۔"" سلیمان صاحب نے ایمان سے کہا تھا۔

کون رہتا ہے؟"ہاجرہ بیگم نے سرسری سے انداز میں سوال کیا تھا۔" وہ انیتا اور اس کی فیملی نہیں آئی وہ لوگ جائیں اور فواد سر پھر منگنی کی رسم " ادا کریں گے۔"سلیمان صاحب کہہ کر مڑے تھے جب فواد ایک لڑکی کے ہمراہ آتا دیکھائی دیا۔ مشعل اور ایمان کمرے کی جانب بڑھ گئی تھیں۔

اسلام علیکم سر آج تو آپ بھی ڈبل ہو کر آئے ہیں۔"موحد جس کی فواد" کے ساتھ کافی بے تکلفی تھی اور فواد کی منگیتر سے پہلے مل چکا تھا کہنے لگا۔

جواباً فواد نے مسکرا کر سہیر کو اپنی جانب آتے دیکھا۔

ہیلو فواد ہیلو بھابھی کیسی ہیں آپ؟" سہیر نے آتے ہی فواد کو گلے لگایا اور "

فواد کی کزن اور منگیتر سویرا کو گریٹ کرنے لگا۔

آئی ایم پرفیکٹلی فائن۔" سویرا نے خوا اعتمادی سے کہا۔"

آپ کو بہت بہت مبارک ہو منگنی کی"۔ سویرا نے سہیر کو مبارک دی۔"

پہلے ہو تو لینے دو منگنی۔" فواد نے مسکرا کر کہا تھا۔"

ساحر کہاں ہے؟" فواد نے ارد گرد نظریں گھمائی۔"

وہ تو ابھی شان کے ساتھ تھا لو آ گیا۔ سہیر نے بیرونی دروازے سے آتے ساحر کو دیکھتے کہا۔ وہ سب لوگ بہت خوشگوار ماحول میں ایک دوسرے سے مل رہے تھے۔

ایمان مشعل کو کمرے میں لے آئی تھی اور اسے آرام دے صوفیہ پر بیٹھاتی باہر کی جانب بڑھی تھی۔

کہاں جارہی ہے مانی!" مشعل نے اس کا ہاتھ تھام کر روکتے کہا۔"

باہر کیونکہ زیادہ دیر تیرے سامنے رہی تو تیرے اس حسن دو آتشہ سے" عشق ہو جائے گا اور بے چارہ عمار جو آج میرے حسن کا اسیر ہوا پھر رہا ہے وہ کہیں کا نہیں رہے گا۔" ایمان نے بھرپور ڈرامائی انداز میں کہا تھا جس پر وہ دونوں کھلکھلا کر ہنس دی۔

عمار کے سامنے تو تیری آواز نہیں نکل رہی تھی۔" مشعل نے آبرو" اچکاتے کہا۔

ہاں تو ایسی نظروں کے سامنے کس بے شرم کی آواز نکلے۔" ایمان نے" فوراً کہا تھا مشعل کر چھن سے ساحر کی بے باک نظریں یاد آئی تو وہ فوراً اپنا سر نفی میں ہلا کر اس حیال کر جھٹک گئی۔

اب تم اتنی بھی پیاری نہیں لگ رہی مشعل کہ میں یہاں تمھارے "
چرنوں میں بیٹھ کر باہر کی اتنی شاندار سجاوٹ اور ریفریشمنٹ کو بھول جاؤ۔
مجھے ہر چیز کی تصویریں بنانی ہیں۔ یار اس سے پہلے تو کبھی اتنی شاندار جگہ پر
کبھی گئے نہیں اب موقع ملا ہے تو فایدہ تو اٹھائیں گے ناں۔" ایمان فورا
بولتے دروازے تک گئی تھی جب کچھ یاد آنے پر ماتھا پیٹتی واپس آئی۔
مشی سیلفی تو لی نہیں۔" وہ مشعل کے پاس بیٹھتی ہاتھ بڑھا کر اپنی اور "
مشعل کی سیلفی لینے لگی۔
چلو تم بیٹھو میں واپس آتی ہوں۔" وہ باہر کی جانب چلی گی تھی اور مشعل "
نے اپنے کلچر سے فون نکالا تھا جس پر سہیر کا میسج دیکھ کر وہ ٹماٹر کے جیسے
لال ہوئی تھی۔
میں سوچتا تھا کہ آپ بس سادگی میں ہی کمال لگتی ہیں مگر آج اندازہ ہوا کہ "
آپ کا ہر روپ قاتل ہے۔ سوچ رہا ہوں منگنی کے بجائے آپ سے نکاح

نامے پر دستخط لے لوں کیونکہ آج دل بغاوت پر اتر رہا ہے۔" مشعل نے فوراً اپنی بے ترتیب ہوتی سانسوں کو کنڑول کیا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤،

سہیر کے میسیج سے مشعل بے چین ہو گئی تھی اور سہیر کے سامنے جانے کے خوف سے اسے پسینے چھوٹنے لگے تھے۔

وہ بے چینی سے اٹھ کر کمرے میں چکر کاٹنے لگی تھی ایمان کو کال کر رہی تھی مگر وہ باہر جا کر اسے فراموش کر بیٹھی تھی جہاں اس کے سٹیٹس پر پورے حال کی ایک ایک چیز اپ ڈیٹ ہو رہی تھی۔

سہیر کی جانب سے ایک اور میسج موصول ہوا تھا جس میں اس نے مشعل کے جواب کے انتظار کا ذکر کیا تھا اور جلد سے جلد اس سے ملنا چاہتا تھا۔

مشعل نے پھر کوئی جواب نا دیا تھا۔ دوسری جانب مشعل کو آن لائن دیکھ

کر سہیر کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ نروس ہو رہی ہے۔ سہیر کو اپنی بے اختیاری پر بھی حیرت ہوئی تھی جو اس نے مشعل سے اپنی بے تابیوں کا برملا اظہار کر دیا تھا۔ وہ ویسے ہی کمرے میں بے چینی سے چکر کاٹ رہی تھی۔ کبھی آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر خود کو دیکھتی تو سہیر کے الفاظ ذہن کے پردے پر جھلملانے لگتے اور خود سے ہی نظریں چرا کر ارد گرد دیکھنے لگی۔ کبھی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگتی۔ اسے رہ رہ کر ایمان اور اپنے گھر والوں پر غصہ آ رہا تھا جو اسے یہاں کمرے میں بیٹھا کر خود باہر انجوائے کر رہے تھے۔

اچانک کھٹکے کی آواز پر مشعل کا دھیان ایمان کی جانب گیا تھا شاید وہ اسے باہر لے جانے کو آئی تھی۔

دروازہ کھول کے جو ہستی سامنے آئی تھی مشعل کا دل ڈوب کر کر ابھرا تھا۔

"کیا ہم بات کر سکتے ہیں؟" مشعل اس کے الفاظ کو کوئی معنی نہیں دے پا رہی تھی۔

مشعل ! آپ ٹھیک ہیں ؟ مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔" "مشعل کو"
ہونقوں کی طرح اپنی جانب دیکھتے وہ دل میں ہنسا تھا۔
سہیر آپ یہاں ؟" "ہوش کی دنیا میں آکر مشعل کو اب حیرت نے گھیر لیا"
تھا۔یوں سہیر کا یہاں آنا بلکل بھی مناسب نہیں لگا تھا۔
جی ایکچولی میں آپ سے بات کرنا چاہتا تھا۔" "مشعل کو گہری نظروں سے"
دیکھتا وہ اندر آیا تھا اور اپنے پیچھے دروازہ بند کر دیا۔ مشعل کو اس کی حرکت
کچھ مناسب نہیں لگی تھی۔
ابھی ؟ میرا مطلب اس وقت آپ کا یہاں ہونا۔۔کچھ عجیب"
سا۔۔۔۔۔۔" "مشعل الفاظ ترتیب دے رہی تھی جب کلک کی آواز پر
چونک کر دیکھا تھا مقابل کی دلکش مسکراہٹ مشعل کو مذید کنفیوز کر رہی
تھی۔

"You are looking beautiful !"

اس نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تھا جب مشعل گھبرا کر چند قدم پیچھے ہوئی تھی۔

کیا ہو گیا ہے مشعل ریلیکس کریں یار گھبرا کیوں رہی ہیں؟" وہ مسکراہٹ" ضبط کرتا کہنے لگا۔

سہیر آپ ابھی جائیں یہاں سے۔" مشعل نے فوراً دروازے کی جانب جا" کر ان لاک کرتے کہا تھا۔

اوکے اوکے میں چلا جاتا ہوں ریلیکس بس ایک بار میری بات تو سن لیتی" آپ۔" مشعل کی ہوا اس باختگی کو انجوائے کرتا وہ دروازے کی جانب آیا تھا اور مشعل کو دیکھے ڈورناب کی جانب بڑھا تھا جب دروازہ بجنے کی آواز آئی تھیں تو مشعل کا دل اچھل کر حلق کے راستے باہر آنے کو تیار تھا۔

روم سروس والے ہوں گے۔" وہ کہہ کر فوراً ڈور کھولتا باہر دیکھنے لگا۔" اس کے اس طرح فوراً سے دروازہ کھولنے پر مشعل حیران تھی اگر گھر

والوں میں سے کوئی ہوا تو وہ کیا جواب دے گی آنکھیں بند کئے وہ دل میں ہونے والی شرمندگی سے بچنے کی دعا کرنے لگی تھی۔

"کچھ دیر بعد آنا ابھی ہم بزی ہیں!" ڈور کھلتے ہی سامنے کھڑے روم سروس والے کو دیکھتے اس نے اپنے مخصوص انداز میں کہا تھا۔

"جی سر!" روم سروس والا ویسے ہی سر جھکائے واپس چلا گیا تھا اور مشعل کو اس کے انداز پھر حیران کر رہا تھا۔

"چلا گیا وہ اب نہیں آئے گا میں نے اس اچھے سے سمجھا دیا ہے کہ ہم مصروف ہیں۔" سہیر نے سینے پر ہاتھ باندھے بائیاں کندھے کے سہارے ٹیک لگائے دلچسپ نظروں سے مشعل کو دیکھتے اپنے لفظوں پر زور دیتے کہا تھا۔

"مصروف؟ ایسا کچھ نہیں ہے آپ پلیز جائیں کوئی آجائے گا۔" مشعل نے قدرے سخت لہجے میں کہا تھا۔

تو آنے دیں ڈرنے کی کیا بات ہے مشعل؟"اس نے لاپرواہی کا مظاہرہ" کرتے کہا۔

آپ کیوں ایسی باتیں کر رہے ہیں۔آپ جانتے ہیں یہ سب ٹھیک نہیں" ہے کسی نے دیکھ لیا تو بنا بات بلاوجہ کے بکھیڑا کھڑا ہو جائے گا۔" مشعل نے ناراض لہجے میں کہا۔تو وہ زیر لب مسکرا گیا۔

تو ایسا کرتے ہیں کہ بکھیڑا کھڑا کرنے کی کوئی وجہ دے دیتے ہیں سب" کو۔" مسکرا کر کہتا وہ مشعل کی جانب چند قدم بڑھا تھا۔لاپرواہی اور بے نیازی ہنوز عروج پر تھی۔

مشعل مسلسل اسے کھوجتی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ایسی کوئی امید اسے سہیر سے نا تھی پہلے اس کے میسیجز اور اب اس کا یہاں آنا اور یہ انداز اسے حیران کر رہا تھا۔

ایمان مشعل کو کمرے میں چھوڑتی باہر آئی تھی اور فون ہاتھ میں لئے وہاں موجود ہر ایک چیز کی تصویریں اپنے سٹیٹس پر لگا رہی تھی۔ وہ کافی ایکسائیٹیڈ تھی اس نے اتنا ہائی فائی ایوینٹ کبھی نہیں دیکھا تھا اور اپنی کزنز اور دوستوں کو جلانے کا بہترین موقع تھا۔ اس لیے وہ ایک ایک چیز کی تصویریں کھینچتی سب فراموش کرتی اپنی دھن میں لگی ہوئی تھی۔ دور کھڑا عمار دلچسپی سے اس کی حرکتیں نوٹ کر رہا تھا۔ وہ دنیا کو فراموش کرتی اپنی دھن میں الٹے قدم بڑھی چلی جا رہی تھی جب ایک چٹان جیسے وجود سے ٹکرائی تھی۔

پلٹ کر دیکھا تو دو انگارہ اگلتی آنکھیں اسے اندر تک جھلسانے کی صلاحیت رکھتی تھیں۔

آپ؟" ایمان نے تھوک نگل کر خلق تر کیا۔"

سوری میں دیکھا نہیں۔" ایمان نے خود ہی ساحر کی نظروں سے گھبراتے" معافی مانگی تھی۔

دیکھنا شروع کر دو اور سب سے پہلے اپنے اس منگیتر کو دیکھو جیسے تم سے" زیادہ انٹرسٹ تمھاری سہیلی میں ہے۔" ساحر نے لفظ چبا چبا کر کہے تھے اس کا انداز ایمان کو سخت برا لگا تھا جس پر اس کے ماتھے پر بل پڑھ گئے تھے۔

غصہ آ رہا ہے؟" دل چاہ رہا ہو گا کہ میرا منہ توڑ دو۔ آئی لائک ڈیٹ! اور" میں چاہتا بھی ہوں کہ تم کو غصہ آئے اور تم سمجھو کہ جب کسی پر بے انتہا غصہ آئے تو کیسا محسوس ہوتا ہے۔" ساحر نے جیب میں ہاتھ ڈالے جلا دینے والی مسکان سے کہا تھا۔

مسلہ کیا ہے آپ کو عمار سے؟" ایمان نے کڑھے تیوروں کے ساتھ پوچھا" تھا اس کے انداز پر ساحر نے آبرو آچکا کر ایمپریس ہونے والے انداز میں اسے دیکھا تھا۔

ابھی مجھے تو مسلہ نہیں پر ایسے ہی چلتا رہا تو مجھے بھی مسلہ ہو گا اور تمھیں" بھی۔ اس لیے کہہ رہا ہوں کہ اس کو سمجھاؤ۔" ساحر نے کندھے اچکاتے

کہا تھا اور وہاں سے چلا گیا اور ایمان اس عجیب انسان کی پشت کو جلا دینے والی نظروں سے دیکھنے لگی جب پیچھے سے آتے عمار نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر متوجہ کیا۔

"کیا ہوا ہے ایسے سٹیچو آف لیبرٹی بنی حال کے درمیان میں کیوں کھڑی ہو؟" عمار نے ایمان کا رخ اپنی جانب موڑتے ہوئے کہا تھا۔

کچھ نہیں۔ ایمان نے سر جھٹکتے کہا تھا۔

"ساحر کیا کہہ رہا تھا؟" عمار نے عام سے لہجے میں استفسار کیا۔

"نہیں کچھ نہیں بس منگنی کی رسم کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔" ایمان نے چھوٹا بہانہ گڑا تھا تاکہ ساحر کی باتیں سن کر عمار اپنا دل خراب نا کرے۔

اسی وقت انیتا اسے حال میں داخل ہوتی دیکھائی دی تھی تو وہ اس کی جانب بڑھ گئی۔

تو ایسا کرتے ہیں کہ بکھیڑا کھڑا کرنے کی کوئی وجہ دے دیتے ہیں سب "
کو۔" مسکرا کر کہتا وہ مشعل کی جانب چند قدم بڑھا تھا۔لاپرواہی اور بے
نیازی ہنوز عروج پر تھی۔
مشعل مسلسل اسے کھوجتی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ایسی کوئی امید اسے
سہیر سے نا تھی پہلے اس کے میسیجز اور اب اس کا یہاں آنا اور یہ انداز اسے
حیران کر رہا تھا۔
ک۔۔۔۔۔کی۔۔۔کیسی وجہ ؟" مشعل نے ہڑبڑا کر ٹوٹے پھوٹے الفاظ "
میں پوچھا تو جواباً وہ ہنستے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگا۔
لائک سر ئیسلی مشعل آپ کو اپنے سہیر پر بھروسہ نہیں ہے ؟" بات "
کے اختتام پر پر وہ سیریس ہوتے استفسار کرنے لگا۔
نہیں۔۔۔مہرا مطلب بھروسہ ہے۔۔۔مگر۔۔۔۔ایسے اکیلے ملنا"
مناسب نہیں لگتا۔" مشعل نے آہستہ آہستہ اپنے دل کی بات کہہ دی۔
ہمم۔۔۔۔"اس نے کچھ سوچتے ہوئے ہنکارہ بھرا۔"

یہ "اگر" اور "مگر" اگر رشتوں میں نا ہی آئے تو اچھا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔"
اینی وے! ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔جسٹ آسنگل کو نسچن۔"اب کی بار وہ سنجیدہ تاثرات کی ساتھ مشعل کو دیکھتا اس کی جانب بڑھا تھا۔

اس ایمان کے منگیتر کے ساتھ باہر جاتے یا ملتے وقت یہ مناسب اور نا" مناسب کی فارمیلٹی کیوں بھول جاتی ہے آپ کو؟" سرسری لہجے میں کیا گیا سوال اسے پریشان کر گیا تھا۔کیا سہیر کو بھی اس کا ایمان کے ساتھ جانا پسند نہیں تھا۔اچانک کچھ دن پہلے کا واقع اس کے دماغ کے پوشیدہ خانے سے نکل کر سوچوں میں آن دھمکا تھا۔

تم۔۔۔تم سہیر نہیں ہو۔۔۔۔۔۔تم ساحر آفندی ہو۔" مشعل نے" کھوجتی نظروں سے سامنے کھڑے انسان کو دیکھتے کہا تھا۔جواباوہ تیکھی مسکراہٹ کے ساتھ ہنسا تھا۔

انیتا جیسے ہی حال میں داخل ہوئی تھی کہیں نظریں اس کی جانب اٹھیں تھی۔اپنے یونیک سٹائل کے ساتھ وہ ہمیشہ کی طرح بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی۔

ایمان اس کی جانب آئی تو انیتا بھی خوشدلی سے اس سے ملی۔

"You are looking so pretty."

انیتا نے ایمان کو دیکھتے کہا تھا۔

آپ سے زیادہ تو نہیں۔"ایمان نے مسکرا کر صاف گوئی سے کہا تھا۔جواد" جو ابھی صوفیہ نواز کے ساتھ اندر داخل ہوا تھا انیتا کو دیکھتا میسمرائز ہوا جو اپنی دھن میں ایمان کے ساتھ باتوں میں لگی ہوئی تھی۔

ہائے سہیر ! سم ون از لو کینگ ہینڈ سم !" سامنے کھڑے سہیر آفندی کو" دیکھتے وہ دونوں اس کی جانب بڑھی تھیں جو انیتا کے چوز کئے وائٹ کرتے اور لائٹ گولڈن ویسٹ کورٹ میں کافی شاندار لگ رہا تھا۔

تھینک یو ! آپ دونوں بھی بہت خوبصورت لگ رہی ہیں۔" سہیر نے" مسکرا کر کہا تھا۔

"Thankyou by the way where is your terrible twin ?"

انیتا نے ارد گرد نظریں دوڑاتے پوچھا تھا۔

ہاں یہیں تھا کچھ دیر پہلے اینی وے آؤ سب سے مل لو۔" سہیر کہتا اس" جانب بڑھ گیا جہاں انیتا کی والدہ اور جواد چند لوگوں سے مل رہے تھے۔

ہائے ہنڈسم !" صوفیہ نواز نے سہیر سے ملتے کہا تھا۔"

ہائے بیوٹیفل !" سہیر نے بھی انھی کے انداز میں مسکرا کر کہا تھا۔"

گارجیس!"اپنی بیٹی کو نظر بھر کر دیکھتے صوفیہ نواز نے اس کو ساتھ لگاتے" کہا تھا۔

اس کے بعد ان سب کا تعارف مشعل اور ایمان کی فیملی سے کروایا گیا اور اس دوران انیتا کی نظریں ساحر کو ڈھونڈتی رہی تھیں۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سنا ہے آج سہیر آفندی کی منگنی ہو رہی ہے۔چوہدری افتخار عاقل کے کمرے میں داخل ہوتے کہنے لگا تھا۔جو ساحر سے ملاقات کے بعد سے جھاگ کے جیسے بیٹھ گیا تھا۔ابھی بھی باپ کی بات نظر انداز کرتا فون کی جانب متوجہ تھا۔

ابے نالائق تجھ سے بات کر رہا ہوں میں۔"چوہدری افتخار کو اپنا آپ" اگنور ہونا پسند نہیں آیا تھا۔

سن لیا ہے ڈیڈ۔"عاقل نے بے زاری سے کہا۔"

سننا نہیں کر کرنا ہے کچھ کرو اس سہیر آفندی کی زندگی کا سکون غارت"

کرنا ہے مجھے۔"چوہدری افتخار نے نفرت آمیز لہجے میں کہا تھا۔

ویسے کوئی بات تو ہے سہیر آفندی کے اس بھائی میں جو تیرا سارا جوش تو"

ایک ملاقات میں اللہ کو پیارا ہو گیا اور وہ سالی ستارہ بھی نا جانے کہاں غائب

ہو گئی ہے اس دن کے بعد سے کہی دیکھی نہیں۔۔۔۔۔لگتا ہے تیری

طرح چھپ کر کہیں بیٹھی ہو گی۔"چوہدری افتخار نے طنزیہ انداز میں کہا۔

چھپ کر نہیں بیٹھا ہوں میں ڈیڈ۔"عاقل سے باپ کا طنزیہ انداز"

برداشت نہیں ہوا تو تنک کر بولا تھا۔

اب سہی وقت پر وار کروں گا۔۔۔۔آپ ان کو پروفیشنلی نقصان پہنچانا"

اور میں ان دونوں بھائیوں کی پرسنل لائف تباہ کر دوں گا۔ساحر آفندی

سے اس کی انیتا چھین کر اور سہیر آفندی کی وہ منگیتر وہ جو کوئی بھی ہوئی کچھ

دنوں کے لیے ہی سہی میری مہمان تو وہ بھی بنے گی بس زرہ وہ اپنی زندگی

میں مشغول ہو جائیں۔اور پھر میں اپنا اٹیک کروں گا۔"عاقل نے آنکھوں میں آفندیز کی نفرت کی جوت جلاتے کہا تھا اور چوہدری افتخار کو اس کا آئیڈیا بہت پسند آیا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ویل ڈیٹ از پریٹی گوڈ کہ تم نے مجھے پہچان لیا مگر کچھ دیر"
سے۔۔۔۔۔۔!"استخزائیہ انداز میں کہتا ساحر مشعل کے تاثرات پر غور کرنے لگا جہاں گھبراہٹ کی جگہ خوف اور ناگواری آگئی تھی۔

حیرت ہوئی نا مجھے سہیر کے جیسے بات کرتے دیکھ کر۔۔۔بٹ اٹس کوئٹ"
نارمل میں تو بہت بار سہیر بن کر اس کی یہ ٹینگز پارٹیز اٹینڈ کر چکا

ہوں۔۔۔۔ کبھی کوئی بھی پہچان نہیں پایا مگر ایٹ لیسٹ تمھیں پہچان جانا چاہیے تھا۔۔۔۔۔ فوراً سے!" ساحر کا انداز جتانے والا تھا۔

تم اتنا گر سکتے ہو میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔" مشعل نے نفی میں سر" ہلاتے کہا تھا۔

میں کیا کیا کر سکتا ہوں یا کر چکا ہوں اس کا اندازہ تو خود مجھے بھی نہیں ہے" اس لیے میرے بارے میں کم سے کم کوئی رائے بنانا تو چھوڑ ہی دو۔" ساحر نے خود پر ہنستے کہا تھا۔

کیوں آئے ہو یہاں؟ جاؤ یہاں سے؟" مشعل نے اب کی بار غصے سے کہا" تھا۔

کیا لگتا ہے تمھیں کہ اتنی خوبصورت لگ رہی ہو کہ کوئی ریزیسٹ نہیں" کر پائے گا؟ سوچ ہے ویسے تمھاری۔" آبرو اچکاتے بے نیاز سے لہجے میں کہتا وہ ہنوز اپنی جگہ پر کھڑا تھا مشعل سے چند قدم دور۔ آنکھیں کسی طور پر لہجے کا ساتھ نہیں دی رہیں تھی جو بار بار سامنے کھڑی اس سجی سنوری لڑکی

کے علاوہ کچھ دیکھنا نہیں چاہتی تھیں جو وہاں سے بھاگ جانے کو پر تول رہی تھی۔

کیوں پیچھے پڑھ گئے ہو میرے؟ کیا چاہتے ہو؟" مشعل نے سخت لہجے" میں سوال کیا اس کے انداز میں اکتاہٹ کا واضح عکس تھا۔

پیچھے نہیں پڑا ٹرسٹ می۔۔۔ بلکل بھی پیچھے نہیں پڑا کیونکہ جن کے پیچھے" ساحر پڑ جاتا ہے ان کے آگے پیچھے کی کسی کو خبر نہیں ملتی۔" شان بے نیازی سے جواب آیا۔

دیکھو میں کہہ رہی ہوں یہاں سے جاؤ ورنہ میں شور مچا کر سب بلا لوں گی" اور تم بچاتے پھرنا اپنی نام نہاد عزت۔۔۔۔ اپنے بھائی کے سامنے جو ناٹک تم کر رہے ہو ناں اچھا ہے وہ بھی تمھارا سچ جان لے گا۔" مشعل کا انداز دھمکی آمیز تھا مگر دل اندر ہی اندر بہت خوف زدہ تھا۔

ہاہاہا ایکسیلینٹ! تقریر کافی اچھی تھی پر تم دو باتیں اپنے دماغ میں اچھے" سے بٹھا لو سب سے پہلے تو یہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے یہاں سے تمھاری کوئی

بھی آواز باہر نہیں جائے گی۔اینڈ دوسری بات میرا بھائی میرا ہر سچ جانتا ہے سو یوڈونٹ ہیوٹو وری اباوٹ دیٹ۔"ساحر نے ہنوز مزہ لیتے انداز میں کہا تھا۔مشعل کا تپا تپا انداز اسے کافی مزہ دے رہا تھا۔اچھا ہے جو لڑکی بات بات پر اسے غصہ دلاتی تھی تھوڑا غصہ تو اسے بھی آنا چاہیے تھا۔

تم ایسا کرو بیٹھے رہو یہیں میں ہی چلی جاتی ہوں۔"مشعل نے دل کڑا کر" کے بظاہر مضبوط لہجے میں کہا تھا ورنہ ساحر کے تیور اور انداز اسے اندر ہی اندر ہولا رہے تھے۔وہ جب بھی ملا تھا غصے اور جنونی انداز سے ملا تھا مگر آج تو لاپرواہی اور بے فکری عروج پر تھی یوں جیسے نا اپنی اور نا ہی کسی کی پرواہ۔ مشعل دروازے کی جانب جلدی سے بڑھی تھی جب ساحر نے بڑے پرسکون انداز میں پیچھے سے آتے ہوئے دروازے پر دباؤ بڑھا دیا جو مشعل کے کھولنے سے تھوڑا کھلا تھا ڈھار سے واپس بند ہو گیا۔

مشعل کے اندر خوف کی ایک لہر ڈوری تھی جو اسے اپنے پیچھے چند قدم کے فاصلے پر کھڑے اس شخص سے آیا تھا۔ جبکہ ساحر نے اتنے پاس سے مشعل کے پرفیوم کی خوشبو کو بہت شدت سے محسوس کیا تھا۔

مجھے جانے دو پلیز!" مشعل نے دروازے کی جانب رخ کئے ہوئے" التجائیہ انداز میں کہا تھا۔

جانے تو دیا۔۔۔۔۔" ساحر نے الفاظ پر زور دیتے کہا۔"

تو کیوں بار بار مجھے پریشان کرنے میرے راستے میں آجاتے ہو۔" مشعل" نے روہانسا لہجے میں کہا تھا۔

وجہ تم اچھے سے جانتی ہو اور اب یہ رونے دھونے کا ناٹک بلکل نہیں" کیونکہ میرا ایسا کوئی موڈ یا ارادہ نہیں کہ تم کو یہاں سے روتے ہوئے باہر جانا پڑے۔" ساحر نے دروازے پر سے ہاتھ ہٹاتے مشعل چند قدم دور جاتے دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔

مشعل نے ترچھی نگاہوں سے ساحر کی جانب دیکھا تھا۔ جس پر ساحر ان نظروں کی تاب نالاتے نظریں پھیر گیا۔

مشعل کی آنکھوں میں آنسو امڑ آئے تھے۔ وہ کیسے باہر سب سے نظریں ملا پائے گی اگر بات سب تک پہنچ گئی تو وہ اپنے بابا اور سہیر سے کیسے نظریں ملائے گی۔ شاید ساحر نے یہ سب جان بوجھ کر کیا تھا تاکہ وہ اسے سہیر کی نظروں سے گرا سکے اور ایسے حالات پیدا کر سکے کہ مشعل کو سب اپنی خوشی سے مشعل کی مرضی کے بغیر ساحر کے ساتھ باندھ دیں۔

مشعل نے نفرت اور حقارت بھری نظروں سے ساحر کو دیکھا تھا۔

"تمھیں لگ رہا ہو گا کہ میں یہاں اس لیے ہوں تاکہ کوئی سین کریٹ کر کے تمھیں مجھ سے شادی کرنے پر مجبور کر سکوں؟ ابھی کچھ دیر بعد کوئی نا کوئی آئے گا اور مجھے تمھارے ساتھ دیکھ کر نا جانے کیا کیا سوچے گا۔۔۔۔۔۔۔ چچ چچ۔۔۔۔ چچ۔ ایسا ہی لگ رہا ہے نا تم کو؟" ساحر نے

کھوجتی نظروں سے مشعل کو دیکھتے سوال کیا تھا۔ جس کا مشعل نے کوئی جواب نا دیا۔

اسی وقت کسی نے باہر سے ڈور کھولنے کی کوشش کی اور مشعل کا دل زور زور سے ڈھر کنے لگا جبکہ ساحر نے دلچسپ مسکراہٹ کے ساتھ مشعل کا گھبرایا ہوا انداز دیکھا۔

"ایمان بیٹا سب آچکے ہیں۔ جاؤ مشعل کو لے آؤ تاکہ رسم ادا کی جاسکے۔""

ہاجرہ جو صوفیہ نواز اور شازیہ کے ساتھ باتوں میں مشغول تھی ایمان کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

آئیں انیتا مشعل کرلے آتے ہیں۔"انیتا کی جانب دیکھتے بڑھتے ایمان نے" کہاتووہ دونوں مشعل کے کمرے کی جانب بڑھ گئیں تاکہ اسے باہر لا سکیں۔کمرے کے باہر پہنچ کرایمان نے ڈورناب پرہاتھ رکھ کر گھمایاتوڈور لاک دیکھ کراس حیرت ہوئی۔

اسے کیاہو گیاہے؟"ایمان نے ایک بار پھرڈورناب گھماتے کہا۔" مشی۔۔۔مشی ڈور کھولو میں اورانیتا تمھیں باہر لے جانے کے لیے آیئے" ہیں۔"ایمان کی آوازپر مشعل نے گھبراکرساحر کی جانب دیکھاجو مسکراتا ہوااپنی کنپٹی کھجارہاتھا۔

گواوپن داڈور!"ساحرنے چڑانے والے انداز میں کہاجب مشعل نے" فقط نفی میں سرہلایا۔

ایسے تومت کرو کہیں تمھاری بات سے میں شدید قسم کی خوش فہمی یاغلط" فہمی کا شکارناہو جاؤں کہ تم یہاں اس کمرے سے نکل کر مجھ سے دور نہیں

جاناچاہتی۔" پاکٹ میں ہاتھ ڈالے ساحر نے مشعل کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گھاڑتے جلادینے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔

مشعل کہاں ہو ڈور کھولو۔۔۔۔۔۔"ایمان نے ایک بار پھر دروازہ بجایا" تھااور مشعل کی آنکھوں سے دو موتی گرے تھے۔ جس پر ساحر جو کچھ کہنے والا تھاخاموش ہو گیا۔اور مشعل کی جانب بڑھا تھاجو گھبرا کر پیچھے ہوتی دیوار سے جالگی تھی۔

ابھی یہاں سے تم باہر جاؤ گی بلکل ویسے ہی جیسے یہاں آئی تھی کوئی سوال" نہیں اٹھایا جائے گاناہی تمھیں کسی کے سامنے ایمبیرس ہوناپڑے گا مگر اس "سے پہلے میری ایک بات یادرکھنا۔آخری بار کہہ رہاہوں۔۔۔۔۔۔۔

مشی کھول بھی چکو کہاں ہو؟"ایمان مسلسل دروازہ بجاتے کہہ رہی" تھی۔ مشعل نے باہر جاناچاہاتھاجب ساحر نے اپنا بازو دیوار کر ٹکا کر اس کا راستہ روکا۔

میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی۔"ساحر نے غصے سے کہا تھا جس پر"
مشعل سہم کر وہیں کھڑی ہو گئی۔

عمار سمیت ہر مرد سے تم دور رہو گی۔۔۔مجھے وہ تمھارے ارد گرد نظر آیا"
تو وہ تو جان سے جائے گا ہی تمھاری سلامتی کی بھی کوئی گارنٹی نہیں ہو گی۔
رہی بات میری تو میں تھیں پریشان نہیں کروں گا اگر اس ایک بات کو اپنے
دماغ میں بٹھالو گی تو میں نا تو تمھارے راستے میں آؤں گا اور نا ہی تمھیں
مجھے لے کر کوئی خدشہ اپنے دل و دماغ میں پالنا پڑے گا۔۔۔۔۔۔۔۔اب
جاؤ ڈور کھولو اور ان دونوں کے ساتھ بنا کچھ کہے نیچے چلی جاؤ جہاں تمھاری
منگنی کی رسم ادا کرنے کا وقت ہو چکا ہے۔"ساحر نے آہستہ آواز اور نرم
لہجے میں کہہ کر مشعل کو کندھے سے پکڑ کر اس کا رخ ڈور کی جانب کیا تھا
جہاں ابھی بھی ایمان کی آواز آ رہی تھی۔ مشعل نے ہوا اس باختگی میں فوراً
ڈور کھولا تھا۔انیتا اور ایمان نے حیرت سے مشعل کی جانب دیکھا جو کافی
گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔انیتا اور ایمان میں نظروں کا تبادلہ ہوا۔

کیاہوا مشعل؟تم ٹھیک ہو؟"انیتا نے اس کے گال پر ہاتھ رکھتے کہا۔جب "
کہ ایمان کو اس کا انداز کافی عجیب لگا۔
ہاں۔۔۔۔ہاں۔۔میں واش روم میں تھی۔"مشعل نے پیچھے دیکھا اور "
واش روم کی جانب اشارہ کرتے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا تھا۔ساحر
کمرے میں نہیں تھا۔
اوکے تو اتنا گھبرا کیوں رہی تھی۔"ایمان نے اس کا بازو سہلاتے پوچھا۔"
آجاو لڑکیو کہاں گم ہو؟"موحد جوان کے تعاقب میں کمرے تک آیا تھا"
انھیں باتوں میں مشغول دیکھ کر کہنے لگا۔
ہاں بس آگئے موحد بھائی۔"ایمان نے کہا اور مشعل کا ہاتھ تھام کر اسے "
اپنے ساتھ لیے حال میں آگئی جہاں مشعل کو سٹیج پر بیٹھا دیا گیا تھا۔وہ ابھی
تک اپنے ہواس بحال نہیں کر پائی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سہیر جو کافی دیر سے ساحر کو تلاش کر رہا تھا جب حال کی جانب آیا تو سامنے ہی مشعل انیتا اور ایمان کے ہمراہ سٹیج کی جانب بڑھ رہی تھی۔ وہ اس منظر کو دیکھتا کھو گیا تھا۔۔۔۔دل عجیب طرز پر ڈھر کنا شروع ہو چکا تھا جب صوفیہ نواز نے اس کے پاس جاتے اسے سٹیج پر جانے کو کہا تو وہ فوراً سب فراموش کرتا سٹیج کی جانب بڑھ گیا۔ جہاں مشعل اس وقت تنہا بیٹھی اپنے ہاتھوں کو گھور رہی تھی مگر سہیر کا سارا دھیان مشعل کے تاثرات کے بجائے اس کے سجے سنورے روپ کی جانب تھا جو آج آفیشلی سہیر کی ہونے جا رہی تھی۔ سہیر بے انتہا خوش تھا جیسے کوئی اپنی زندگی کی سب سے بڑی خوشی کو پا کر ہوتا تھا۔

اسلام علیکم !" گلا کھنکھارنے کے بعد مشعل کو سلام کرتا اپنی جانب متوجہ "
کر گیا تھا۔

مشعل جو اپنی سوچوں میں مگن تھی اور ساحر کو سوچے جا رہی تھی سہیر کے مخاطب کرنے پر چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگی تھی جو منگی کی مناسبت سے تیار ہوا کسی سلطنت کے شہزادے سا شاندار لگ رہا تھا۔

کیا ہوا آپ کو یہ ساری ارینجمینٹس پسند نہیں آئیں۔" سہیر کی بات پر "
مشعل نے ارد گرد نگاہ دوڑائی تھی جہاں ہر چیز اپنی شان کا قصہ سنا رہی تھی۔ سب پرفیکٹ تھا ویسا ہی جیسا اس نے کبھی سوچا تھا یا جیسا وہ چاہتی تھی۔

جی بہت اچھا ہے سب۔" گہرا سانس ہوا کو سونپتی وہ خود پر قابو پانے کی "
سعی کر رہی تھی۔

آپ سے زیادہ تو نہیں۔" سہیر نے جزبے لٹاتی نظروں سے مشعل کو "
دیکھا تو پل میں لال ہوتی نگاہیں پھیر گئی جو سہیر کو مسکرانے پر مجبور کر گیا۔

واعلیکم السلام!" کچھ دیر بعد مشعل کی آواز آئی تو سہیر نے نا سمجھی سے" مشعل کی جانب دیکھا تھا۔

وہ آپ نے سلام کیا تھا میں جواب دینا بھول گئی۔" مشعل نے کہا تو سہیر" مسکرا دیا۔

سب ارد گرد موجود تھے اور ان دونوں کو ایک ساتھ بیٹھے دیکھ کر دل ہی دل میں ان کی دائمی خوشیوں کے لیے دعا گو تھے۔ سلیمان صاحب موحد اور ہاجرہ بھی سہیر کے مشعل کی ہر ہر خواہش کو مان دینے پر بے انتہا خوش تھے۔

سب پرفیکٹ تھا۔ ساحر بھی ابھی باہر سے آیا تھا خود پر لاپرواہی کا خول چڑھائے وہ وہی بے پرواہ سا ساحر بن گیا تھا جس کے لیے مشعل سلمیان کا ہونا نا ہونا برابر تھا۔ سہیر نے دور سے ساحر کو اشارہ کر کے بلایا تھا جس نے اپنے وہیں ٹھیک ہونے کا اشارہ کر دیا تھا۔

ارے ساحر بھائی کہاں تھے آپ؟"موحد ساحر کے پاس آتا پوچھنے لگا۔"

ایک اہم کال کر رہا تھا۔"ساحر نے خوش مزاجی سے جواب دیا تھا۔"

آئی مسٹ سے یو آر لو کنگ ڈیشینگ !"موحد نے ساحر کے ڈارک"

گرے ڈنر سوٹ کو دیکھتے کہا تھا۔

آئی ہوپ تم ٹاونٹ نہیں کر رہے کہ میں اپنے بھائی کی منگنی پر اس کے"

جیسے فارمل پارٹی ویئر میں نہیں آیا۔"ساحر نے ہنستے ہوئے کہا۔

نہیں نہیں ساحر بھائی ایسا نہیں ہے انفیکٹ آپ کا یہی انوکھا انداز آپ کو"

سب سے منفرد کرتا ہے۔"موحد ساحر سے کافی ایمپریس تھا۔

ہیلو مسٹر کہاں غائب ہو؟"انیتا اسے آتا دیکھ کر اس کی جانب چلی آئی"

تھی۔

یہیں ہوں میں نے کہاں جانا ہے؟"ساحر نے انیتا کو دیکھتے کہا۔"

کیسی لگ رہی ہوں میں۔"انیتا نے کمر پر ہاتھ رکھتے پوز کرتے پوچھا تھا اس"

کی اس حرکت پر ساحر مسکرا دیا۔

بیوٹیفل ایز آل ویز!"ساحر نے ستائشی نظروں سے دیکھتے کہا تھا۔"

سب کتنا پرفیکٹ ہے نا ساحر یہ ارینجمینٹس، میوزک، سہیر اور مشعل ہر " چیز اپنی سہی جگہ پر ہے۔۔۔۔ہے ناں؟" ساحر کے بازو کو اپنی گرفت میں لیتے وہ اس کے ساتھ قدم اٹھاتے اسے گہری نظروں سے دیکھتے کہنے لگی۔ کیونکہ وہ خود کو بھی بلکل ٹھیک جگہ پر محسوس کر رہی تھی ساحر آفندی کے پہلو میں ! دور کھڑے جواد کو یہ سب بلکل نہیں بھایا تھا۔اور اگلے ہی لمحے اس پرفیکٹ ماحول کو خراب کرتے ہوئے وہ ہستی حال میں داخل ہوئی تھی۔۔اور اس کے پیچھے اسے روکنے کی کوشش کرتے سمیع اور شان اندر آئے تھے۔

اچانک شور کی وجہ سے سب کی توجہ ان تینوں کی جانب مبذول ہوئی تھی۔
سٹیج پر بیٹھا سہیر جو مشعل کو اپنے پہلو میں دیکھتے خوشی سے نہال ہو رہا تھا
اچانک ہی اپنی ماں کی آمد پر اس کا موڈ بری طرح غارت ہوا تھا۔ وہ فوراً اٹھا
تھا اور فواد بھی اپنی جگہ سے اٹھتا اسے روکنے کے لیے اس کی جانب بڑھ گیا
تھا۔ ایمان فوراً مشعل کی جانب بڑھ گئی تھی۔ ساحر نے بھی بے تاثر چہرے
سے شان اور سمیع کی جانب دیکھا تھا جنھیں اپنی شامت بنتی نظر آ رہی تھی
اور انیتا نے اس کی بازو پر اپنی گرفت مضبوط کر دی تھی تاکہ وہ کچھ ریاکٹ نا
کر دے۔ مریم بھی آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی تھیں۔
سب حیرت اور بے یقینی سے آنے والی ہستی اور سہیر نے کے غصے سے
بھرے انداز کو دیکھ رہے تھے۔
یہ کون ہیں؟"سب سے پہلے ہاجرہ بیگم بولی تھیں۔"
وہ مریم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"صوفیہ نواز مریم کا انٹروڈکشن کروانے والی"
تھیں جب ساحر نے انھیں ٹوک دیا۔

انٹروڈکشن بعد میں ہو جائے گا آنٹی پہلے منگنی کی رسم ادا ہونے دی"
جئیے۔"ساحر کہتا سہیر کی جانب گیا تھا اور اسے پر سکون رہنے کو کہا تھا جس
کا خون کھول رہا تھا۔
ریلیکس سہیر! ابھی کوئی سین کریٹ مت کرو۔۔۔پہلے رنگ سر منی ہو"
جانے دو پلیز!"ساحر نے پر سکون انداز میں سہیر کو سمجھانا چاہا تھا۔
کیوں آئی ہیں وہ یہاں؟"سہیر نے غصے سے کہا تھا۔"
منگنی کی اطلاع مل گئی ہو گی۔"ساحر نے عام سے لہجے میں کہا۔"
تم اتنے پر سکون کیسے رہ سکتے ہو ساحر؟"سہیر نے نا سمجھی سے ساحر کو"
دیکھتے کہا تھا۔
جب نہیں رہتا تو بھی تمھیں مسلہ ہوتا ہے۔ابھی چپ چاپ جو کہہ رہا"
ہوں وہ کرو۔"ساحر نے کہا تو فواد بھی ان کی جانب بڑھ آیا۔"ساحر ٹھیک
"کہہ رہا ہے۔

پیچھے کھڑی مشعل سب بہت غور سے دیکھ رہی تھی۔اسے ساحر کی سمجھ نہیں آرہی تھی۔اس کے لیے وہ انسان ایک پہیلی بلکہ ایک ایسا پزل بن گیا تھا جس کے کچھ ٹکرے میسنگ تھے اور ان ٹکروں کو ڈھونڈے بنا اس پزل کو سالو کرنا ناممکن تھا۔

یہ عورت کون ہو سکتی ہے؟"ایمان کی بات نے مشعل کا دھیان ساحر" سے ہٹا کر آنے والی ہستی کی جانب مبذول کروایا تھا۔

انیتا کے کہنے پر ایک شخص ٹرالی گھسیٹتا سٹیج تک لایا تھا جن پر دونوں انگوٹھیاں خوبصورت سجاوٹ کے بیچ پڑی ہوئی تھیں۔

آنٹی انکل آئی تھنک منگنی کی رسم ادا کر دینی چاہیے۔"انیتا حیران پریشان" کھڑے سلیمان صاحب اور ہاجرہ بیگم کی جانب بڑھی تھی۔

ہاں مگر یہ خاتون؟"ہاجرہ بیگم نے پھر سوال کیا تھا۔"

جی وہ سہیر اور ساحر کی مدر ہیں۔"انیتا نے سرسری انداز میں کہا"

تھا۔سلیمان صاحب اور ہاجرہ میں نظروں کا تبادلہ ہوا تھا۔سہیر انھیں اپنی

ماں کے بچپن میں دوسری شادی کرنے کا بتا چکا تھا مگر زیادہ تفصیلات سے وہ لوگ واقف نا تھے۔اس لئے سہیر کا غصہ ان کی سمجھ میں نہیں آیا تھا۔

سہیر کو سمجھا کر سٹیج پر بھیج دی گیا تھا اور مشعل اور سہیر ایک دوسرے کے پہلو میں کھڑے بہت نچ رہے تھے۔ مشعل کنفیوز سی ساری سچویشن کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ سہیر خود کو کمپوز کرتا بلکل سنجیدگی سے کھڑا تھا۔ایک بار پھر اس کی ماں نے اس کی خوشی برباد کر دی تھی۔وہ جس مومینٹ کو انجوائے کرنا چاہتا تھا وہ مومینٹ اس کی ماں نے آکر سپوئل کر دیا تھا۔

انیتا کے اشارہ کرنے پر سہیر نے ٹرالی پر سے رنگ اٹھا کر دوسرا ہاتھ مشعل کی جانب بڑھایا تھا۔ مشعل نے کھوئے کھوئے انداز میں اپنا بائیاں ہاتھ سہیر کے ہاتھ میں دیا تھا۔ کچھ فاصلے پر کھڑا ساحر بنا کوئی تاثر دیے سہیر اور مشعل کو دیکھ رہا تھا اور ڈاکٹر نبیل جو اس وقت وہیں موجود تھا مسلسل ساحر کو دیکھ رہا تھا۔

سہیر نے آہستہ سے رنگ مشعل کی رنگ فنگر میں پہنا دی اور اس کے ساتھ ہی سٹیج کے ارد گرد لگے فائر ورکس جل اٹھے تھے اور اسی دوران مشعل نے بھی انگوٹھی سہیر کو پہنا دی تھی اور سب نے تالیاں بجا کر ان کی رسم پوری ہونے پر خوشی کا اظہار کیا تھا۔

سہیر نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ مشعل کو دیکھا تھا۔ اس نے اس پل کے لیے کیا کیا نہیں سوچ کر رکھا تھا مگر۔۔۔۔۔۔

ساحر آگے بڑھ کر سہیر کے پاس گیا تھا اور اس کے گلے لگ کر اسے مبارک دی تھی جب مشعل نے گھبرا کر ساحر کو دیکھا تھا۔جو اسے یکسر نظر انداز کر رہا تھا۔

سب انھیں منگنی کی مبارک اور ان کے لائے گئے گفٹس دے رہے تھے۔

اس کے بعد سب مہمانوں کو کھانا سرو کر دیا گیا تھا جب کہ مریم نواز کونے میں کھڑی سارے منظر کو چپ چاپ دیکھ رہی تھی۔کچھ دیر بعد وہ کچھ سوچتی سٹیج کی جانب آئی تھیں جب ساحر نے ان کے راستے میں حائل ہوتے اس کے بڑھتے قدموں کو روک دیا تھا۔

"ساحر ہٹو میرے سامنے سے مجھے سہیر کو منگنی کی مبارک دینی ہے۔"

مریم نے مسکرا کر ایک نظر حال میں دوڑاتے کہا تھا۔

"آپ مبارک دیں گی تو منگنی مبارک رہے گی نہیں۔اس لیے بہتر ہے یہ فارمیلٹی بھی رہنے ہی دیں۔"ساحر نے دوٹوک لہجے میں کہا تھا۔

بیٹا ہے وہ میرا اسے اور اپنی ہونے والی بہو کو بھی ملنا تو بنتا ہے ناں۔" مریم" نے اثر نا لیتے ہوئے کہا تھا۔

یاد ہے آپ کو کہ وہ آپ کا بیٹا ہے سٹرینج! مجھے لگا تھا نئی اولاد نے یہ کمی" بھی پوری کر دی ہو گی۔" ساحر نے حیرت کا بھرپور اظہار کرتے مریم کی کمزوری پر چوٹ کی تھی۔ جس پر مریم اسے اگنور کرتی سہیر کی جانب بڑھ گئی تھی جو اسے اپنی جانب آتا دیکھتا کر مزید بھڑک اٹھا تھا۔

ہو گیا تماشا اب جائیں یہاں سے۔" سہیر نے بظاہر خود کو نارمل رکھتے کہا" تھا۔

بہت مبارک ہو میری جان! بہو سے بھی ملنے دو۔" مریم نے کہہ کر" مشعل کی جانب بڑھ گئی تھی جو اس سٹائلش سی خاتون کو اپنی جانب آتا دیکھ کر کافی حیران ہوئی۔

آئی مسٹ سے میرے بیٹے کی جوائس بہت شاندار ہے۔" مشعل کے" گلے ملتے مریم نے مسکرا کر کہا تھا۔ یہ جان کر کہ وہ عورت ساحر اور سہیر کی

والدہ ہے جیسے دیکھ کر انھوں نے کسی خوشی کا اظہار نہیں کیا تھا مشعل کو کافی حیرت ہوئی تھی مگر وہ مروتاً مسکرادی۔

جب ساحر اور سہیر کڑھے تیوروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔

ملنا ملانا ہو گیا ہو تو کھانا کھاتے جایئے گا۔" ساحر نے آگے بڑھتے مریم کی جانب دیکھتے کہا تھا۔

"شان ہمارے بن بلائے مہمان کی خاطر مدارت میں کوئی کسر باقی نہیں رہنی چاہیے۔" شان سے کہتا ساحر وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ مشعل کو ان دونوں بھائیوں کا ماں سے رویہ سمجھ نہیں آیا تھا۔

مریم پھیکی ہنسی ہنستی بنا کسی پر نظر ڈالے وہاں سے چلی گئی تھی جبکہ مشعل کا ایک ماں کا ایسے چلا جانا بلکل اچھا نہیں لگا تھا۔

"مشعل نے سہیر کی آپ کے بھائی نے ان کے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کیا." آنکھوں میں دیکھتے کہا۔

وہ اتنے اچھے کی بھی حقدار نہیں ہیں۔اینی وے میں مزید موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا آجائیں کچھ کھا لیتے ہیں۔" وہ مشعل کی جانب ہاتھ بڑھاتا اسے سٹیج سے اترنے میں مدد کرنے لگا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مہمانوں کے جانے کے بعد بس صرف انیتا مشعل اور ایمان کی فیملیز ہی وہاں بچی تھیں۔جو سب ایک بڑی میز پر بیٹھے خوش گپیوں میں مشغول تھے۔سہیر کا موڈ کسی حد تک بحال ہو چکا تھا مگر سہیر ساحر کو لے کر ابھی بھی پریشان تھا جو بنا کچھ کھائے پیئے نا جانے کہاں تھا۔

شان ساحر کہاں ہے؟"سہیر نے شان کو دیکھتے ہی پوچھا تھا۔"

سر باہر لان میں ہیں تب سے۔"شان نے بتایا۔"

اوکے اسے کہو میں نے بلایا ہے۔"سہیر نے حکمیہ انداز میں کہا۔انیتا شان"
کی بات سنتی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

شان رکو!"انیتا نے شان کو آواز دی۔"

جی میم؟"شان نے سوالیہ انداز میں انیتا کی جانب دیکھا۔"

میں ساحر کے پاس جا رہی ہوں اسے لے آؤں گی۔"انیتا نے بتاتے"
ہوئے باہر کی جانب قدم بڑھ دیے۔

جی بہتر!"شان نے سر جھکائے کہا تھا۔وہ انیتا کی ساحر کو لے کر دلچسپی"
سے واقف تھا۔

سہیر ابھی بھی مشعل کی فیملی کے ساتھ وہیں بیٹھا تھا۔جو لوگ ارد گرد کی
باتیں کر رہے تھے۔

اب چلنا چاہیے۔"سلیمان صاحب نے ہاجرہ بیگم کی جانب دیکھتے کہا تھا"
جواباً انھوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

انیتا باہر آئی تھی رات کے بارہ بجے چکے تھے مگر لوگوں کی بڑی تعداد ارد گرد موجود تھی۔ ساحر ہوٹل کے لان میں بیٹھا سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہا تھا۔ انیتا اس کی ذہنی حالت کا اندازہ لگا سکتی تھی مگر اس ذہنی کیفیت کی وجہ سے ناواقف تھی۔ اسے ساحر کے رویے کی وجہ مریم لغاری کی آمد لگی تھی مگر حقیقتاً اس رویے کی وجہ صرف اور صرف مشعل سلیمان تھی جو جلد مشعل آفندی بننے جا رہی تھی۔

انیتا چپ چاپ ساحر کے ساتھ ہی لکڑی کے بینچ پر بیٹھ گئی تھی۔ ساحر نے گردن موڑ کر انیتا کو دیکھا تھا مگر بنا کچھ کہے واپس گردن موڑ لی تھی۔

پریشان ہو؟" انیتا نے سوال کیا۔"

نہیں. "یک لفظی جواب آیا تھا۔"

مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے۔"انیتا نے مسکرا کر کہا تھا۔"

یہ تو تم جانتی ہو گی۔"ہنوز سابقہ انداز میں جواب آیا تھا۔"

ساحر!"انیتا نے اس کا نام پکارا تھا۔"

ہمم۔۔۔۔"جواباً ساحر نے ہنکار بھرا تھا۔"

ویل یو میری می؟"انیتا کی بات پر ساحر نے گردن موڑ کا نا سمجھی سے انیتا" کو دیکھا تھا۔

اگر یہ مزاق ہے تو بلکل بھی اچھا نہیں ہے۔"ساحر نے گہرا سانس لے کر" کہا وہ جانتا تھا کہ یہ مزاق نہیں ہے مگر پھر بھی بات بدلنے کی غرض سے کہا تھا۔اور واپس اندھیرے میں نا جانے کیا کھوجنے لگا تھا۔

"Sahir I am serious ! You know how I feel about you."

انیتا نے اس کا رخ اپنی جانب موڑتے کہا تھا۔ساحر کچھ دیر لب کچلتے اسے دیکھتا رہا مگر کچھ کہا نہیں۔

"Say some thing please !"

انیتا نے منت کرتے کہا تھا۔

انیتا سی اٹس لائک !"ساحر سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اسے کیسے اور کیا کہنا" چاہیے۔

انیتا میں جو کہوں گا اسے تم پلیز دھیان سے سنو گی۔"ساحر نے سنجیدہ" تاثرات کے ساتھ کہا اور انیتا نے اسے گہری نظروں سے دیکھتے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

یو آر مائی بیسٹ فرینڈ انیتا میں جانتا ہوں کہ تم ایک بہترین دوست ہو مگر" "میں اس دوستی کو کھونا نہیں چاہتا۔۔۔۔۔۔۔۔

بلکل اسی لیے میں چاہتی ہوں ساحر کہ ہم اپنی اس دوستی کو ایک مضبوط" "رشتے میں باندھ کر مذید اسے۔۔۔۔۔

تم سمجھ نہیں رہی انیتا۔۔۔۔"ساحر نے نفی میں سر ہلاتے ایک بار پھر" انیتا کی بات کاٹی تھی۔

دیکھو انیتا میں ویسا انسان یا ویسا لائف پارٹنر نہیں ثابت ہو سکتا جیسا تم" سوچ رہی ہو۔اس لیے شادی کر کر تمھیں خود سے باونڈ کر کے میں تمھاری زندگی تباہ نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔۔۔"انیتا نے سمجھی سے ساحر کو دیکھ رہی تھی۔

میں نہیں چاہتا انیتا کہ ہم شادی کر لیں اور میں تمھاری ایکسپیکٹیشنز پر پورا" نہیں اتر پاؤں۔۔۔تب تمھیں یہ فیصلہ غلط لگے گا تم مجھ سے الگ ہو جانا چاہو گی انیتا اور شاید میری شکل دیکھنا بھی پسند نہیں کرو گی۔میں ایک اچھے دوست کو کھونا نہیں چاہتا۔"ساحر کی بات پر انیتا نے کوئی اور روپ دیا تھا۔

ایسا کبھی نہیں ہو سکتا ساحر! میں تمھارے بارے میں سب جانتی ہوں" اور سب جانتے ہوئے میں نے یہ فیصلہ لیا ہے ناں تو پھر کیسا پچھتاوا؟"انیتا نے مسکرا کر ساحر سے پوچھا۔

انیتا تم نہیں سب جانتی!"ساحر نے شکستہ لہجے میں کہا تھا۔"

صرف اتنی سی بات ہے انیتا کے میں تم سے شادی کر کے اپنے اور"

تمھارے بیچ کی اس دوستی کو کھونا نہیں چاہتا۔۔۔میں جانتا ہوں میرے

منع کرنے پر بھی تم مجھ سے خفا ہو گی شاید میری شکل نا دیکھو مگر پھر تم سمجھ

جاؤ گی کہ یہی ٹھیک تھا انیتا۔۔۔اگر میں تم سے شادی کر کے بھی تم کو وہ

ایمپارٹینس نا دے سکوں جو ایک وائف ڈیزرو کرتی ہے تو تم کو مجھ سے

نفرت ہو جائے گی انیتا۔اور پھر میں نہیں چاہتا کہ میں اس پیاری سی انیتا کو

مریم لغاری جیسا بننے پر مجبور کر دوں یا پھر ایک اور ساحر کو اس دنیا میں

لانے کا سبب بنوں۔آئی ایم سوری انیتا۔"ساحر نے کہہ کر نظریں پھیر لیں

تھیں اور انیتا کچھ دیر بنا کچھ کہے بت بنی ساحر کو دیکھتی رہی تھی۔سہیر

مشعل اور ایمان جو ابھی وہاں آئے تھے انیتا وہ ساحر کی بات سن چکے تھے۔

تم کسی اور لڑکی میں انٹرسٹیڈ ہو؟"انیتا نے ویسے ہی بت بنے بیٹھے ہوئے"

ساحر کو اپنی نظروں کے حصار میں لیتے کہا تھا۔

انیتا کی بات پر جہاں مشعل اور ایمان میں نظروں کا تبادلہ ہوا تھا وہیں ساحر بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر چند قدم آگے بڑھ گیا تھا یوں جیسے وہیں رہا تو انیتا اس کے دل میں چھپی اس لڑکی کو کھوج نکالے گی۔

مجھے پہلے ہی سمجھنا چاہیے تھا۔ جب ڈاکٹر نبیل نے سہیر سے پوچھا تھا تو" سہیر کا بات بدل جانا میں نے نوٹ کیا تھا۔ سہیر جانتا تھا کہ تم کسی اور میں انٹرسٹیڈ ہو۔"

انیتا نے بے یقینی سے ساحر کو دیکھا تھا۔ آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو باہر آنے سے روکنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔ پیچھے کھڑے تینوں افراد انیتا کی حالت سمجھ رہے تھے مگر ساحر کی حالت ان کی سمجھ سے باہر تھی۔ وہ انیتا کا دل نہیں توڑنا چاہتا تھا مگر وہ بے بس تھا۔

انیتا اگر میرے اختیار میں ہوتا تو یہ سب میں کبھی نہیں ہونے دیتا۔۔۔۔" وہ انیتا کی جانب مڑا تھا اور اسے بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا

تھا۔جواس سے نظریں نہیں ملاناچاہ رہی تھی تاکہ ساحراس کی آنکھوں میں ابھرنے والے غم کی پرچھائی کونادیکھ سکے۔

لوک ایٹ می انیتا!"انیتا کے چہرے کواپنی جانب موڑتاوہ کہنے لگا۔"

میں ایک الجھاہوانامکمل انسان ہوں انیتاجب کہ تم ایک مکمل اور سلجھاہوا" انسان ڈیزرو کرتی ہو۔"انیتانے شکوہ کناں نظر سے ساحر کودیکھا تھاجواپنی بیسٹ فرینڈ کوہرٹ کرنے پر کافی دکھی ہورہاتھا۔

کون ہے وہ؟"انیتانے آنسوپیتے ساحر کی جانب دیکھتے کہا تھاجواباًساحر" نظریں چراگیا تھا۔

کوئی بھی نہیں!آؤتمھیں گھرتک چھوڑدوں۔"ساحرنے بات بدلنے کی" غرض سے کہا تھا۔

چھوڑتودیاہے ساحر۔۔۔۔۔آگے کاسفر میں اکیلے ہی طے کروں گی۔"""

انیتانے ایک زخمی مسکراہٹ کے ساتھ آنسوؤں کارخ موڈدیا تھاآنکھ سے ٹپکنے کے بجائے وہ دل پر گررہے تھے۔اوردرد بڑھتاجارہاتھا۔

ساحر سر جھکائے وہاں سے چلا گیا تھا اور انیتا گرنے کے انداز میں بینچ پر بیٹھ گئی تھی۔ سہیر فوراً انیتا کی جانب بڑھا تھا۔ اور ایمان اور مشعل کو انیتا کی حالت دیکھ کر بہت برا لگا تھا۔

انیتا! وہ ساحر کچھ ڈسٹربڈ ہے۔ میں بات کروں گا۔" انیتا کا شکستہ انداز "
سہیر سے دیکھا نہیں گیا تھا۔

تم جانتے تھے سہیر؟ تم سب پہلے سے جانتے تھے تب بھی جب میں نے "
اسے ڈنر پر انوائیٹ کیا تھا جہاں میں اسے پرپوز کرنے والی تھی۔ تم شروع سے سب جانتے تھے۔" انیتا نے شکوہ کیا تھا۔ اس کے لفظوں سے اس کے دل کے درد کا اندازہ ہو رہا تھا۔ مشعل اور ایمان نے کبھی انیتا کا ایسا روپ نہیں دیکھا تھا انھوں نے تو ہمیشہ کانفیڈینٹ خوش اور پرجوش انیتا کو دیکھا تھا۔ سامنے کھڑی لڑکی کی بس شکل انیتا کی تھی اس کا کوئی انداز اس کے انیتا ہونے کی خبر نہیں دیتا تھا۔ سہیر بھی لاجواب سا سر جھکائے وہیں کھڑا تھا۔ کچھ فاصلے پر کھڑا ڈاکٹر نبیل یہ سارا منظر کافی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سب ایک اپنے اپنے گھروں کی جانب بڑھ گئے تھے کوئی نہیں جانتا تھا کہ جس صبح کا آغاز ایکسائیٹمینٹ کے ساتھ ہوا تھا وہ صبح اتنے واقعات اپنے ساتھ لے کر آئی ہے اور اس کا اختتام ایسا ہو گا۔" ہر انسان اپنی جگہ الگ سوچوں میں الجھا ہوا تھا۔ ایمان اپنی والدہ اور عمار کے ساتھ گھر آ گئی تھی اور انیتا کے لیے پریشان تھی۔ اسے وہ زندگی سے بھرپور انیتا ہی اچھی لگتی تھی وہ انیتا نہیں جیسے آنے سے پہلے وہ دیکھ آئی تھی۔

سلیمان صاحب موحد اور ہاجرہ جہاں مشعل اور سہیر کو لے کر مطمئین تھے وہیں سہیر اور ساحر کے ماں کو لے کر رویے نے کچھ سوال کھڑے کر دیے تھے جن کا سرسری سا جواب فواد نے دیا تھا۔

صوفیہ نواز اور عمار بھی انیتا کی حالت سے ناواقف تھے۔البتہ عمار کی آنکھوں سے وہ منظر نہیں ہٹ رہا تھا جب اس نے انیتا کو ساحر کے پہلو میں دیکھا تھا۔وہ کافی ڈسٹربڈ تھا۔

مریم لغاری گھر آکر بھی سٹڈی میں بیٹھی سہیر اور ساحر کے بارے میں ہی سوچتی رہی تھیں جبکہ اس کا شوہر اور اس کے بچے اپنے اپنے کمروں میں اس سے بے خبر تھے۔

انیتا اس وقت دکھ اور اذیت کی انتہا پر تھی وہ کتنی ہی دیر وہیں باہر لان میں بیٹھی رہی تھی۔ سہیر نے اس کے ساتھ رکنے کا کہا تھا مگر اس نے انکار کر دیا تھا۔کافی دیر وہاں بیٹھے رہنے کے بعد وہ دیر رات گھر لوٹی تھی جہاں جواد ابھی بھی اس کے واپس آنے کے انتظار میں تھا مگر انیتا اس سے بعد میں بات کرنے کا کہہ کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔جواد کو انیتا غائب دماغ لگی تھی۔

مشعل بھی عجیب احساسات کی شکار وہاں سے لوٹی تھی۔پہلے ساحر کا عجیب برتاؤ اسے الجھا رہا تھا پھر ساحر اور سہیر کا اپنی ماں کے ساتھ رویہ اور پھر انیتا اور ساحر کے درمیان ہونے والی بات مشعل کو الجھا گئی تھی۔اسے رہ رہ کر یہی خیال آ رہا تھا کہ ساحر کے انیتا کو انکار کرنے کی وجہ وہ ہے۔ مگر ساحر نے اس سے یہ بھی تو کہا تھا کہ وہ اس کے راستے میں نہیں آئے گا۔اور جیسے وہ سہیر کو لے کر پوزیسیو تھا ایسے میں وہ اپنے بھائی کے ساتھ خیانت نہیں کر سکتا تھا۔

سہیر جو آج کے دن کے لیے بے انتہا ایکسائیٹیڈ تھا اپنی ماں کی اچانک آمد پر اس کا موڈ بری طرح خراب ہوا تھا اور پھر انیتا کو لے کر پریشان تھا۔وہ ساحر کی کنڈیشن سے بھی واقف تھا وہ جانتا تھا کہ ساحر انیتا کو ہرٹ نہیں کرنا چاہتا مگر کوئی چیز ایسی تھی جو اسے بے انتہا ڈسٹرب کر رہی تھی اور وہ بات کسی سے کہہ بھی نہیں رہا تھا۔

ساحر وہاں سے آنے کے بعد سے غائب تھا۔کسی کو اس کے بارے میں کوئی خبر نا تھی صرف شان کو اندازہ تھا کہ وہ کہاں ہے مگر شان کو کہنے کی اجازت نا تھی۔

وہ اگلی صبح گھر لوٹا تھا مگر انداز بلکل نارمل تھا۔جیسے کچھ ہوا ہی نا تھا۔سہیر نے بات کرنا چاہی تھی جیسے اس نے فلوقت کے لیے ٹال دیا تھا یہ کہہ کر کہ وہ اسے کچھ دن دے تاکہ وہ کچھ سوچ سکے۔

ZNZ Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

اگلا پورا ہفتہ ایسے ہی گزر گیا تھا۔کچھ لوگوں کی الجھن بڑھی تھی تو کچھ سب فراموش کئے اپنی زندگیوں میں مگن ہو چکے تھے۔انیتا سہیر کو انفارم کر کے دبئ چلی گئ تھی تاکہ اپنے دماغ کو کچھ پر سکون کر سکے۔جواد اس سے بات کا

انتظار ہی کرتا رہا تھا مگر انیتا نے اس سے ٹھیک سے بات نہیں کی تھی۔ایمان اور عمار اپنے نکاح کی تیاریوں میں مگن تھے۔ایمان مشعل کو بھی ساتھ لے جانا چاہتی تھی مگر مشعل ساحر کی باتوں کے پیش نظر اکیلے اس کے اور عمار کے ساتھ جانے سے کترا رہی تھی اور ایمان کو اس بات کا اندازہ ہو گیا تھا۔ مگر فلحال وہ اس بات کو لے کر کچھ کر نہیں سکتی تھی۔دوسری جانب مشعل بھی ساحر کی جانب سے بھی مطمین ہو گئی تھی کیونکہ منگنی کے بعد سے وہ اسے دوبارہ نہیں نظر آیا تھا البتہ سہیر اس کے گھر ایک دو چکر لگا چکا تھا۔ سہیر سے اسے ساحر کے بارے میں پتہ چلتا رہا تھا۔

موحد اپنے کام کے سلسلے میں لاہور گیا ہوا تھا۔اپنی کمپنی سے اس نے کچھ مزید مہلت مانگ لی تھی وہ مشعل کی شادی کے بعد جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ سہیر بھی اپنے کام میں مگن تھا اور مریم لغاری بھی دوبارہ ان کے سامنے نہیں آئی تھیں۔

ساحر بھی ان دنوں کچھ ایسا نہیں کر رہا تھا کہ سہیر اس کے رویے سے الجھ کر اسے سوال کرے۔ خود کو زیادہ تر سہیر کے ساتھ آفس میں مصروف رکھتا تھا اور ڈاکٹر نبیل کی ادویات بھی باقاعدگی سے لے رہا تھا۔ شان اور سمیع بھی ہمیشہ کی طرح ان دونوں بھائیوں کے ساتھ ہی مصروف تھے۔

عاقل افتخار البتہ آج کل آفندیز کی سرگرمیوں پر بڑی گہری نظر رکھے ہوئے تھا۔ اور انیتا کے دبئی جانے سے بھی واقف تھا اس لیے موقع سے فایدہ اٹھاے وہ انیتا کے پیچھے دبئی چلا گیا تھا۔ جبکہ اس کا باپ سہیر آفندی کو نیچا دیکھانے کا ایک اور منصوبہ بنا چکا تھا۔

سب پر سکون انداز میں ہو رہا تھا یہ جانے بنا کہ آنے والے دن بہت کچھ بدلنے والے ہیں۔

مشعل ابھی اپنے لان کی کرسی پر بیٹھی سہیر سے بات کر رہی تھی جو اس وقت بھی آفس میں تھا۔ شام چھ بجنے والے تھے مشعل کو محسوس ہوا جیسے گھر کی دیوار کے پاس کوئی موجود ہے۔ ایسا وہ پچھلے چند دنوں سے محسوس کر رہی تھی مگر وجہ وہ جان نہیں پائی تھی۔ اس بات کا ذکر اس نے موحد سے بھی کیا تھا جس نے مشعل کی بات کو مزاق میں اڑا دی تھا کہ اس نے پھر سے اپنے ناولز پڑھنا شروع کر دیے ہیں اس لیے اسے ایسا محسوس ہو رہا ہے۔ کیونکہ ایک دو بار دیکھنے پر موحد کو کوئی نظر نہیں آیا تھا۔

آج پھر اسے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی دیوار کے دوسری جانب سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ آہستہ قدم اٹھاتی دیوار تک گئی تھی اور پاس پڑی گملے پر پاؤں

رکھتی باہر جھانک کر دیکھنے لگی تھی مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔ محلے میں کھیلتے بچے ویسے ہی کریکٹ کھیلنے میں مشغول تھے۔ مشعل کچھ سوچتی باہر نکلی تھی اور کچھ فاصلے پر کھیلتے ایک عثمان نامی بچے کو بلانے لگی۔ جو اس کے پڑوس میں بھی چند گھر چھوڑ کر رہتا تھا۔

جی باجی؟" وہ بچہ دوڑتا ہوا آیا تھا۔"

عثمان تم روز یہاں کھیلتے ہو ناں؟" مشعل نے ارد گرد دیکھتے پوچھا۔"

جی باجی!" بچے نے پرجوش انداز میں کہا تھا۔"

ابھی کچھ دیر پہلے یہاں دیوار کے پاس کوئی تھی یا شاید تم لوگوں میں سے" کوئی ہو؟" مشعل نے اپنے گھر کی بیرونی دیوار کی جانب اشارہ کرتے استفسار کیا۔

نہیں باجی وہ ہم نہیں تھے وہ تو ایک انکل تھے جو کچھ دنوں سے روز یہاں اس وقت آتے ہیں ہمارا میچ دیکھنے۔ اور یہیں آپ کی دیوار کے ساتھ ہی

بیٹھے رہتے ہیں۔ بارہ سالہ عثمان نے پرجوش انداز میں مشعل کو بتایا تو مشعل کو حیرت ہوئی۔

میچ دیکھنے وہ یہاں کیوں بیٹھتا ہے؟" مشعل نے خود کلامی کے انداز میں " کہا۔

یہ تو پتہ نہیں پر روز اس ٹائم ہی آتے ہیں۔اور پھر کچھ دیر بیٹھ کر چلے " جاتے ہیں۔اب میں جاوں۔" عثمان نے کندھے آچکا کر بتاتے آخر میں اپنے جانے کی اجازت مانگی تھی۔

اچھا ٹھیک ہے جاؤ۔" مشعل نے اسے جانے کا کہہ کر اس حصے کی جانب " دیکھا جہاں عثمان کے مطابق وہ شخص بیٹھتا تھا۔

شاید یہ سچ میں میرا وہم ہی ہو۔پر کون ہو سکتا ہے جو میچ دیکھنے کے لیے " یہاں اتنے دور بیٹھتا ہے؟" مشعل خود سے سوال کرتی ڈور بند کر کے جا چکی تھی۔

انیتا دبئ کے ایک فائیو سٹار ہوٹل میں قیام پذیر تھی اور عاقل افتخار بھی ساری انفارمیشن حاصل کرتا وہیں آیا تھا۔ پچھلے تین دن سے وہ اس پر نظر رکھے ہوئے تھا اور اسے انیتا کا انداز اور رویہ ہمیشہ سے الگ لگا تھا۔ آج بھی وہ ہوٹل کے پول سائیڈ ایریا میں تھی مگر اس کا دھیان بٹکا ہوا ہی تھا۔ وہ کہیں کھوئی ہوئی تھی۔

اب وقت آگیا ہے میری سونے کی چڑیا سے ملاقات کا۔" عاقل افتخار کہتا" انیتا کی جانب بڑھا تھا مگر اسے ایسا ظاہر کرنا تھا کہ انیتا سے اس کی ملاقات اتفاقیہ تھی۔ وہ ابھی کچھ قدم آگے ہی بڑھا تھا جب انیتا کا فون بج اٹھا تھا۔

ہیلو مام!"انیتا نے فون کان سے لگاتے کہا تھا۔"

کیسی ہو میری جان؟"صوفیہ نے جواباً کہا تھا۔"

میں ٹھیک ہوں مام!"انیتا نے روکھے لہجے میں کہا تھا۔"

مائینڈڈائیورٹ ہو گیا ہے تو اب لوٹ آؤ۔"صوفیہ کی بات پر انیتا نے الجھ" کر فون سکرین کو دیکھا تھا۔

کیا مطلب؟"انیتا نے سوال کیا۔"

تم جانتی ہو میرا مطلب ڈارلنگ کسی کے انکار سے دنیا رک نہیں جاتی۔""" صوفیہ کی بات پر انیتا لب کچل کر رہ گئی۔

آپ کو کس نے بتایا؟"انیتا نے آہستہ سے استفسار کیا۔"

وہی جس سے خفا ہو کر بیٹھی ہو۔وہ آیا تھا میرے پاس یہ بتانے کے لیے" کہ اس کی وجہ سے تم ہرٹ ہو اور اس لیے سب چھوڑ چھاڑ کر دبئ چلی گئ ہو۔وہ چاہتا تھا کہ میں تمھارا پتہ کروں کیونکہ اس سے بات تو تم کرو گی نہیں۔"صوفیہ کے جواب نے انیتا کو حیران کیا تھا۔

ساحر کا مسلہ کیا ہے؟جب اس نے مجھے انکار کر دیا ہے تو میں جو مرضی" کروں اسے کیا مسلہ؟"انیتا نے بھڑک کر کہا تھا اور پیچھے کھڑے عاقل کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ رینگ گئ تھی۔

مطلب ساحر آفندی نے انیتا نواز کو ٹھکرا دیا۔" وہ زیر لب بڑبڑایا۔"

اس بے وقوف انسان سے اور امید بھی کیا کی جا سکتی تھی۔"اپنے"

اندازے کی درستگی پر اسے کافی خوشی ہوئی تھی۔یعنی اب وہ اپنے سونے کی

چڑیا کو حاصل کر سکتا ہے بنا کسی رکاوٹ کے۔دل ہی دل میں خوش ہوتا وہ

آگے بڑھا تھا انیتا بھی کال ڈسکونیکٹ کر چکی تھی۔

وہ بے نیازی کی کمال کی ایکٹنگ کرتا انیتا سے کچھ فاصلے پر بنی ریلیکسنگ چیئر

پر بیٹھ گیا تھا۔دھوپ کی وجہ سے سیاہ چشمے آنکھوں پر لگا رکھے تھے اور چشمے

کے پیچھے سے نگاہیں انیتا پر ہی جمی ہوئی تھیں۔اس کا خیال تھا کہ انیتا اسے

آتے ہوئے دیکھے گی اور اس کے متوجہ ہونے پر کی وہ اسے مخاطب کرے گا

مگر ایسا کچھ نا ہوا تھا۔انیتا کافی دیر اس کی جانب سے بے خبر ہی رہی تھی جب

اپنا پلان کام کرتا نا دیکھائی دیا تو اس نے خود سے انیتا کو مخاطب کرنے کا فیصلہ

کیا اور آنکھوں سے چشمے ہٹاتا انیتا کی جانب بڑھا تھا۔انداز ایسا تھا جیسے انیتا کا

یہاں ہونا اس کے لیے حیران کن بات تھی۔

ہائے انیتا جی واٹ آپلیزینٹ سرپرائز!" عاقل نے انیتا کی جانب جاتے ہی" کہا تھا۔انیتا جو ابھی بھی ساحر کو ہی سوچ رہی تھی چونک کر عاقل کی جانب متوجہ ہوئی تھی اور اگلے ہی لمحے اپنے اندر امڑ آنے والی ناگواری کو چھپا گئی۔

ہائے!" نارمل انداز میں جواب دیا۔"

آپ یہاں؟" کسی کے ساتھ آئی ہیں یا اکیلی ہیں۔عاقل نے بے تکلفی کا" مظاہرہ کرتے ہوئے وہیں پاس ہی بیٹھ گیا تھا۔

فلوقت میں اپنے آپ کے ساتھ ہوں اور اس کے علاوہ مجھے کسی کے" ساتھ کی ضرورت نہیں۔" انیتا نے اپنے مخصوص انداز میں کہا تھا۔

آپ کی باتوں سے نا جانے کیوں لگتا ہے کہ آپ تنہا ہیں۔" عاقل نے" مسکرا کر انیتا کی جانب دیکھتے کہا تھا جب کہ انیتا نگاہیں پھیر گئی تھی۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئی اسی کی آنکھوں کا کرب پڑھ سکے۔

آپ کا اندازہ ہمیشہ کی طرح غلط ہے۔"انیتا نے بظاہر ترش لہجے میں کہا تھا" جس کا مطلب یہی تھا کہ عاقل نے وہیں وار کیا ہے جہاں انیتا کو درد ہو رہا تھا۔

چلیں یہ تو اور اچھی بات ہے آپ جیسے خوبصورت لوگوں پر تنہائی اور" اداسی جچتی نہیں۔آپ تو کوئی ایسا انسان ڈیزرو کرتی ہیں جو آپ کو آپ کی اصل اہمیت بتا سکے آپ کو بتا سکے کہ آپ کتنی انمول ہیں۔۔۔۔۔۔آپ کو بہت سنبھال کر دل کے پاس.....بہت پاس رکھ سکے۔"عاقل کی بات پر انیتا نے گہری نظروں سے عاقل کو دیکھا تھا جتنا بھی ناپسندیدہ سہی پر اس وقت وہ مرد وہ بات کر رہا تھا جو کوئی بھی عورت دل ٹوٹنے کے بعد سننا چاہتی ہو یا پھر کم سے کم ایسی بات اس کے دل پر لگے تازہ زخموں پر مرہم کا کام تو کر ہی رہی تھی۔انیتا نے نظریں چرائی تھیں۔

ایکسکیوزمی! مجھے جانا ہے۔"انیتا کہہ کر اٹھنے لگی تھی جب عاقل اس کے" راستے میں حائل ہو گیا۔

میں جانتا ہوں آپ تنہا ہیں۔۔۔۔۔میرا مطلب اس وقت اور میں بھی تو" دو تنہا لوگوں کو ایک دوسرے کی تنہائی دور کر دینی چاہیے۔" عاقل نے اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا تھا۔

مطلب!" انیتا نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔"

میرا مطلب ہے ہم کچھ دیر یہاں بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔" عاقل نے" پیش کش کی تھی۔

میں فورس نہیں کروں گا بس ایسے ہی کہہ دیا ایکچولی آفس کے کام کے" سلسلے میں آیا تھا یہاں زیادہ لوگوں کو جانتا نہیں تو بس اس لیے کہہ دیا تھا۔" عاقل کی مایوسی کی کمال کی ایکٹنگ نے انیتا کا دل پسیج دیا تھا۔

اٹس اوکے آپ بیٹھ جائیں۔" انیتا نہیں جانتی تھی کہ اس نے ایسا کیوں" کہا۔ شاید یہ عاقل کے الفاظ تھے یا پھر وہ بھی اپنی سوچوں سے فرار پانے کے لیے کسی سے گفتگو کی خواہش مند تھی۔

عاقل خوشی سے فوراً وہیں بیٹھ گیا کیونکہ اسے یہ اپنی پہلی کامیابی لگی تھی۔

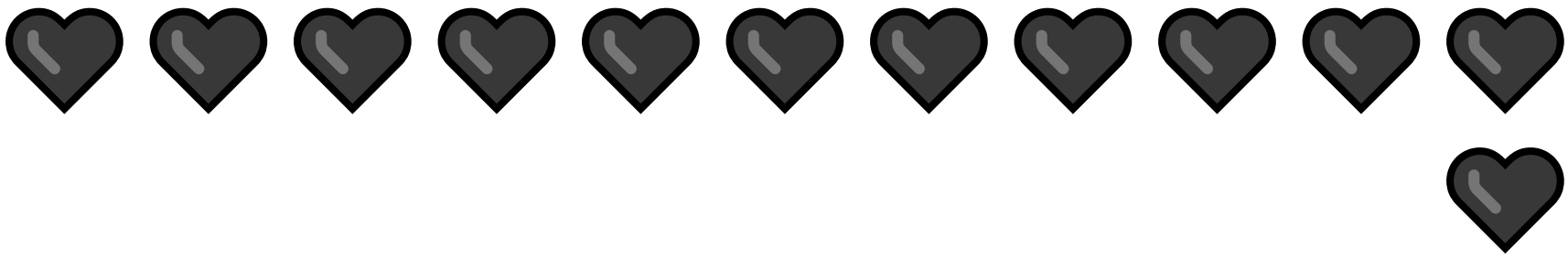

مصطفیٰ لغاری آج آفس سے کافی پریشان حالت میں لوٹا تھا اور آتے ہی اپنے عالیشان گھر کے لاونج میں صوفے پر ڈھے گیا تھا۔اپنی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے وہ صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر اس نے آنکھیں موند دی تھی۔ماتھا پر سوچ لکیروں سے بھرا ہوا تھا۔

ہائے ڈیڈ!"مصطفیٰ لغاری کے بیس سالہ بیٹی ایمن ابھی سیڑھیاں اترتی" باپ کے پاس آکر کہنے لگی۔

مام کہاں ہیں؟"اس نے بند آنکھوں سے پوچھا تھا۔"

میری مام تو اوپر۔۔۔۔" وہ آسمان کی جانب اشارہ کرتے ہنس کر کہنے لگی"
جو اوپر سے آتی مریم نے سن لیا تھا۔
اوو آپ مریم ماما کی بات کر رہے ہیں لیں آ گئی۔" مریم کو آتا دیکھ کر وہ"
کہتی واپس اپنے فون میں مصروف ہوتی وہاں سے چلی گئی۔

کیا ہوا پریشان لگ رہے ہو۔" مریم نے شوہر کے پاس بیٹھتے کہا تھا۔"
وجہ سے واقف ہو پھر بھی انجان بن رہی ہو۔" مصطفیٰ لغاری نے ترچھی"
نگاہوں سے مریم کو دیکھا تھا جو نگاہیں چرا گئی تھی۔
تم فریش ہو جاؤ میں ڈنر لگواتی ہوں۔" مریم نے وہاں سے چلی گئی جب"
کہ مرتضیٰ لغاری نے کھولتی نگاہوں سے اس پشت کو دیکھا تھا۔

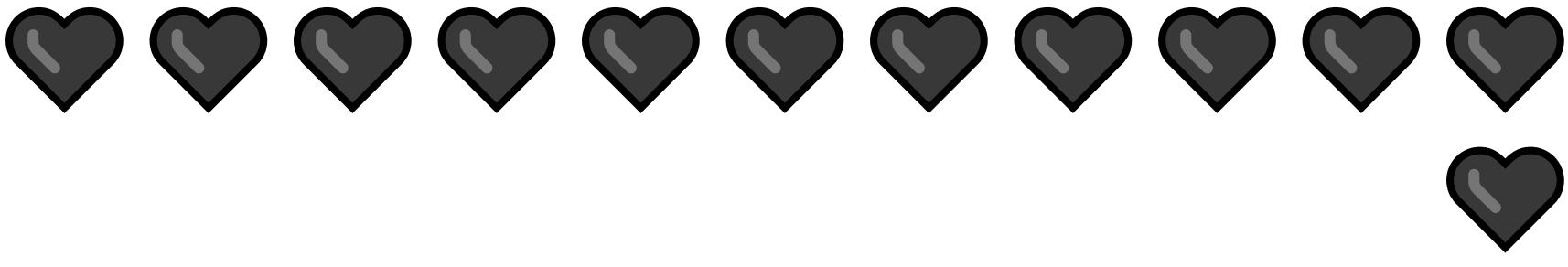

ہفتہ بھر دبئی رہنے کے بعد انیتا کو سہیر کے بلانے پر واپس آنا پڑا تھا۔ مسٹر ایڈرین جان کچھ عرصے تک پاکستان رہے تھے اور ان کے آنے سے پہلے سہیر پر جیکٹ کے پلین سکیچیز اور بلو پرینٹس وغیرہ سب تیار کرنا چاہتا تھا۔ ٹیم کو بھی سہیر کی جانب سے الٹی میٹم دے دیا گیا تھا۔ انیتا اپنے کام کو لے کر کافی سیریس تھی اس لیے اپنی پرسنل پرابلمز کو پس پشت ڈالتے اس نے لوٹ آنے کا فیصلہ کیا تھا۔ ساتھ ہی انھیں کچھ نئے سٹاف کی ضرورت تھی جس کے لیے عمار نے بھی اپلائی کیا تھا۔ اور ابھی انٹرویو دے کر نکلا تھا جب ساحر جو ابھی آفس سے نکلا تھا سامنے سے آتے عمار کو دیکھ کر چونکا تھا۔

"سنو!" ساحر نے پاس سے گزرے ایک ایمپلائی کو بلایا تھا جو ساحر کے مخاطب کرنے پر ہی حیران تھا۔

"وہ شخص یہاں کیا کر رہا ہے؟" عمار نے جانب آبرو سے اشارہ کرتے پوچھا تھا۔

سر وہ انٹرویو کے لیے یہاں آیا ہے۔"ایمپلائی نے عمار کی جانب دیکھ کر" کہا تھا۔

اوکے اسے میرے آفس میں بھیج دو۔"ساحر کہتا اپنے اور سہیر کے" مشترکہ آفس میں واپس چلا گیا تھا۔ایمپلائی کے بتانے پر عمار ساحر کے آفس میں آیا تھا۔ڈور نوک کرتا وہ اندر داخل ہوا تھا۔

ہیلو سر!"عمار نے خوش اخلاقی سے ساحر کو دیکھتے کہا تھا۔"

ڈونٹ بی فارمل عمار آؤ بیٹھو!"ساحر نے بھی جواباً خوش اخلاقی سے کہا" تھا۔عمار ساحر کے سامنے بیٹھ گیا۔

تم نے کس ڈیپارٹمنٹ کے لیے اپلائی کیا ہے؟"ساحر نے سرسری سے" لہجے میں پوچھا۔

فائیر نیسنس ڈیپارٹمنٹ کے لیے۔"عمار نے پراعتماد لہجے میں جواب دیا۔"

اوکے!"ساحر نے آفس چیئر پر جھولتے پر سوچ نظروں سے عمار کو دیکھتے" کہا۔

تم اچھے انسان ہو عمار!" ساحر نے عمار کو دیکھتے تبصرہ کیا تھا۔یوں جیسے " عمار سے زیادہ وہ خود کو یقین دلانا چاہتا تھا۔ مگر مشعل کے ارد گرد تو شاید وہ کسی کو بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

تھینک یو!" عمار نے نا سمجھی ساحر کو دیکھتے کہا تھا۔"

اینی وے چائے لو گے یا کافی؟" ساحر نے انٹر کام کی جانب ہاتھ بڑھاتے " پوچھا تھا۔

نو نتھنگ شکریہ!" میں اب چلوں گا۔اینڈ ویک اینڈ پے میرا نکاح ہے " آپ ضرور آیئے گا۔ میں آفیشلی بھی انوائیٹ کروں گا۔" ساحر سے ہاتھ ملاتا عمار چلا گیا تھا۔اور پیچھے ساحر عمار کو گلاس ڈور کے پار تب تک دیکھتا رہا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو گیا۔

انیتا ائیر پورٹ سے گھر آئی تھی اور سیدھا ماں سے ملنے اس کے کمرے کی جانب بڑھی تھی اور ساتھ میں عالیہ کو کھانے کا بھی کہہ آئی تھی کیونکہ کھانے کے بعد اسے آفس جانا تھا۔

ہیلو مام!"صوفیہ جو ابھی ڈریسنگ روم سے نکلی تھی شاید کہیں جانے کی" تیاری میں تھی۔

ہیلو بچہ کیسی ہے میری جان!"پیار سے انیتا سے گلے ملتے وہ کہنے لگی۔"

آئی ایم فائن!"انیتا نے کافی فریش موڈ میں کہا تھا۔"

موڈ ٹھیک ہو گیا؟"صوفیہ نے گال سہلاتے پوچھا تھا۔"

مام پلیز مجھے اس سلسلے میں کوئی بات نہیں کرنی میں جتنا اس سب کو اوائڈ" کرنے کی کوشش کرتی ہوں آپ اتنا مجھے یاد دلا رہی ہیں۔"انیتا نے روکھے لہجے میں کہا تھا۔

میری جان میں تو بس یہ کہہ رہی تھی کہ ساحر کو سمجھو۔۔ایسے خفا ہو"
"کر۔۔۔۔

مام پلیز یہ میرا اور ساحر کا مسلہ ہے۔"انیتا نے ماں کی بات کاٹتے ہوئے"
کہا۔

اوکے فائن !"صوفیہ نواز نے ہار مانتے ہوئے کہا۔"
میں لنچ کے بعد آفس جا رہی ہوں۔آپ چاہیں تو ہم ساتھ لنچ کر سکتے"
ہیں۔"انیتا نے ماں کی تیاری پر نظر ڈالتے کہا تھا۔
آئی ایم سوری ڈارلنگ میں تو میسیر فاروقی کے ساتھ لنچ پر جا رہی تھی۔تم"
جواد کے ساتھ لنچ کر لو۔"صوفیہ واپس آئینے کی جانب متوجہ ہوتے کہنے
لگی۔

اوکے۔۔۔"انیتا کہتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی اسی وقت باہر کھڑا"
جواد جو انیتا کی آمد کی خبر سن کر چلا آیا تھا انیتا اور صوفیہ نواز کی باتیں سن کر
وہیں رک گیا تھا اور انیتا کے واپس جاتے وقت وہ وہاں سے ہٹ گیا تھا مگر

انیتا کے اپنے کمرے میں چلے جانے کے بعد وہ دروازہ نوک کرتا صوفیہ کے کمرے میں آیا تھا۔

"آؤ جواد میں تمھیں ہی ڈھونڈ رہی تھی۔انیتا آگئی ہے لنچ اس کے ساتھ کرنا اور پلیز اسے چیئر اپ کرنے کی کوشش کرنا کچھ بھی ایسا مت کرنا کہ اس کا موڈ بگڑ جائے۔"جواد کو دیکھتے ہی صوفیہ نے اسے سمجھانا شروع کر دیا۔

"اوکے آنی پر یہ ساحر کے ساتھ کیوں خفا ہے آپ کی لاڈلی اس دن منگنی پر" تو اس کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے گھوم رہی تھی۔"جواد نے نا سمجھی سے کہا تھا۔

"تم بہت ہی بے وقوف ہو جواد میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ساحر انیتا کو بس اپنا بیسٹ فرینڈ مانتا ہے اور دیکھو انیتا نے اسے پرو پوز کیا اور ویسا ہی ہوا۔اب یہی موقع ہے تمھارے پاس انیتا کے ساتھ وقت سپینڈ کرو اپنی یہ سلی باتیں چھوڑو اور ساحر کے جیسے بنو انیتا کو اس جیسے مرد اٹریکٹ کرتے ہیں۔"صوفیہ نواز نے بھانجے کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

غلط آپ کی لاڈلی کو ساحر جیسے مرد نہیں صرف اور صرف ساحر ہی"
اٹریکٹ کرتا ہے ورنہ لندن بھرا پڑا تھا ساحر سے زیادہ ڈیشنگ اور ہینڈسم
لوگوں سے۔"جواد نے استخزائیہ انداز میں کہا۔
ہو گا اور ایسا کسی نے نہیں کہا کہ ساحر کوئی گریک گارڈز کے جیسا حیسن"
"ہے بیٹا۔۔۔۔اٹس جسٹ ہیز پرسنیلٹی ہیز چارم۔۔۔۔۔۔
اوکے اوکے فائن کبھی کبھی تو انیتا سے زیادہ آپ مجھے ساحر آفندی کی"
دیوانی لگتی ہیں۔"جواد نفی میں سر ہلاتا باہر چلا گیا اور صوفیہ نواز اس کی بات
پر کھلے دل سے ہنس دی۔

Zubi Novels Zone

مشعل آج کافی دن بعد موحد کے ساتھ ایمان کے گھر آئی تھی۔ایمان نے نکاح کو دو ہی دن بچے تھے۔عمار کی فیملی جن میں عمار کی دادی،ماں باپ اور اس کے بڑے بھائی ستار اور ان کی بیوی سمیرا اور دو بچے بھی پہنچ چکے تھے۔

عمار نے قریب ہی کے ایریا میں رینٹ پر فرنشڈ گھر لے لیا تھا جب تک وہ اپنے ذاتی گھر کا انتظام نہیں کر لیتا۔فلحال صرف نکاح ہو رہا تھا کیونکہ عمار کے والدیں پر عمار کے ننھیال کی جانب سے رشتے کو لے کر کافی دباؤ تھا اس لیے وہ جلدی نکاح کروا کر سب کے منہ بند کر دینا چاہتے تھے۔رخصتی عمار کے کام اور گھر کا مسلہ حل ہونے کے بعد ہونا طے پائی تھی۔

ایمان سے ساری تفصیلات جاننے کے بعد مشعل اس کی شاپنگ دیکھنے لگی تھی جب عمار اپنی ماں اور بھابھی کے ساتھ اندر آیا تھا۔ایمان اٹھ کر ان سے ملنے لگی اور اس کے بعد ایمان کا تعارف بھی کروایا۔سمیرا اور عمار کی والدہ عابدہ بیگم بھی مشعل کو بہت اچھے لگے تھے۔

شازیہ دونوں خواتین کے ساتھ اندر نکاح کے سلسلے میں بات کر رہی تھیں جب مشعل اور ایمان باہر بیٹھی ہوئی تھیں اور عمار بھی ان کے پاس بیٹھ گیا تھا۔

کیا ہو رہا ہے؟"عمار نے آتے ہی پوچھا۔"

فلحال تو آپ لوگوں کا نکاح ہی ہو رہا ہے۔"مشعل نے مسکرا کر جواب" دیا۔

تم سناؤ آج ممانی اور بھابھی کس مشن پر ہیں۔"ایمان نے رازداری کے" انداز میں عمار سے پوچھنے لگی۔

شاید کوئی جہیز وغیرہ کی لسٹ لکھوا رہی ہیں۔"عمار نے شرارت سے کہا۔"

منہ دھو کے رکھنا تم۔"ایمان نے اپنی ٹون میں آتے کہا۔ "

ہاہاہا ضرورت بھی نہیں ہے تمھارے سے کسی جہیز لینے کی مابدولت اب" جاب شدہ ہو گئے ہیں۔"عمار نے فرضی کالر چڑھائے تھے۔

مطلب جاب مل گئی؟"ایمان نے خیرت انگیز خوشی سے سوال کیا۔"

ہاں!"عمار نے پر جوش انداز میں جواب دیا۔"

اسے آنے سے پہلے ہی کال آئی تھی جس میں آفندی کنسٹرکشنز میں اسے اس کے پریویس ریکارڈ اور ایکسپیرینس کی بنا پر جونیئر فائننس آفیسر کی جاب مل گئی تھی۔

ونڈرفل اس کا مطلب مشی تمھاری مالکن بن گئی ہے۔"ایمان نے مسکرا" کر کہا تھا تو عمار نے کیا بات ہے جیسے تاثرات سے مشعل کو دیکھا تھا تو چھینپ گئی۔

آج ہی انٹرویو دے کر آیا تھا یار امید نہیں تھی اتنی جلدی جواب مل" جائے گا خاص کر تب جب مسٹر ساحر آفندی نے خود مجھے اپنے سامنے پیش ہونے کو کہا۔"عمار نے اپنی حیرت کا اظہار کرتے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

کیا مطلب؟"ساحر کے نام پر ایمان بھی ٹھٹکی تھی۔"

اپنے آفس میں بلایا اس نے مجھے جب میں سر کہا تو کہنے لگا فارمل مت ہو" چائے کافی کا پوچھا اور ساتھ میں مجھے یہ بھی کہا کہ میں ایک اچھا انسان

ہوں۔"عمار نے اپنی حیرت کا بھرپور اظہار کیا تو مشعل اور ایمان میں بھی نظروں کا تبادلہ ہوا۔

ویسے مشعل آپ کا یہ دیور بڑی کوئی عجیب شے ہے کبھی تو ایسے دیکھ" کر اگنور کر دیتا ہے جیسے جانتا ہی نہیں اور کبھی اتنے اچھے سے ملتا ہے۔ کبھی دیکھتا ہے تو لگتا ہے کہ نظروں سے بھسم کر دے گا تو کبھی بے انتہا نرم "تاثر۔

کبھی جو تم لوگ سہیر بھائی کی تعریف کر دیا کرو۔"ایمان نے عمار کی " بات کاٹتے کہا تھا اس کو ساحر کی باتوں سے چڑ ہونے لگی تھی خاص کر تب سے جب سے ساحر نے مشعل کو ایمان اور عمار کے ساتھ جانے سے روکا تھا۔

سہیر تو ہے ہی کمال کا بندہ اتنا سافٹ سپوکن، صاف دل کا، بے ضرر سا" انسان ہر ایک کی پرواہ کرنے والا انفیکٹ مجھے اس کی کمپنی میں اپلائی کرنے

کا بھی سہیر نے ہی کہا تھا۔"عمار کی بات پر مشعل کے دل میں سہیر کی عزت مزید بڑھ گئی تھی۔

بلکل وہ ہیں ہی اتنے اچھے۔"خدا انھیں اور مشی کو ہمیشہ خوش رکھے۔"

آمین!"مشعل اور عمار نے یک زبان کہا تھا۔"

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

انیتا جواد کے ساتھ لنچ کر کے آفس آگئی تھی جہاں سہیر اسے واپس دیکھ کر کافی خوش تھا مگر ساحر کو آفس نا پا کر انیتا کافی پر سکون ہو گئی تھی۔اس کے فون پر مسلسل عاقل کی کالز آرہیں تھیں جو وہ مسلسل اگنور کر رہی تھی۔

دبئ میں دو بار اس سے بات چیت کر کے وہ تو انیتا کے گلے ہی پڑھ گیا تھا۔

انیتا نے اسے آفیس میں ہونے کا میسج کر کے اس کا نمبر دو ناٹ ڈسٹرب میں ڈال دیا تھا۔عاقل کی کالز جواد نے بھی نوٹ کیا تھا مگر جواد کو وہ ٹال گئی تھی مگر سہیر سے وہ کیا کہتی کہ اپنے غم میں وہ اس انسان کو دوست بنا بیٹھی تھی جوان کا سب سے بڑا دشمن تھا۔

دوست نہیں بنایا بس ہیلو ہائے ہی ہے۔"اپنے دل کو سمجھاتے وہ واپس" سامنے پڑی فائلز کی جانب متوجہ ہو گئی تھی۔

چوہدری افتخار اپنے بیٹے کی پہلی کامیابی پر بہت خوش تھا جس میں اس نے انیتا نواز تک رسائی حاصل کر لی تھی۔جب کہ وہ خود بھی اپنی پہلی چال چلنے والا تھا۔

سہیر آفندی سے نفرت کی وجوہات میں ایک وجہ سہیر آفندی کے بھائی کی وجہ سے ستارہ بائی کا اس کی دسترس سے باہر ہو جانا بھی تھا جو اس کی ہر محفل کی رونق ہوا کرتی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر اس وقت آفندی ہاؤس کے لان میں بیٹھا تھا سامنے ہی شان بیٹھا تھا جو آج کل ساحر کے حد درجہ پر سکون ہونے سے پریشان تھا۔ مگر سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ آخر ایسا کیا ہے کہ ساحر آفندی اپنی تمام تر ایکٹیویٹیز چھوڑ چھاڑ کر بیٹھ گیا ہے نا ہی باہر جاتا ہے اور نا ہی کچھ ایسا کہ سہیر پریشان ہو سکے۔ سارا وقت بس سہیر کے ساتھ آفیس میں یا گھر کی انیکسی میں گزار دیتا تھا۔ آج بھی وہ آفس سے آکر انیکسی میں موجود پیانو پر بے ہنگم دھن بجاتا رہا تھا اور اب تنگ پڑ کر باہر لان میں آ بیٹھا تھا۔

سر آپ کے اس ابنارمل رویے کی وجہ کیا ہے؟" شان نے ساحر سے" پوچھا تھا۔

کیا گھر رہنا اور آوارہ گردی نا کرنا ابنارمل رویہ ہے۔"ساحر نے دلچسپی"
سے شان کو دیکھا۔
باقیوں کے لیے نہیں مگر آپ کے لیے بلاشبہ یہ ابنارمل ہی ہے۔"شان"
نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔ایسی صاف گوئی کی اجازت سہیر کے علاوہ
بس شان کو ہی تھی۔
میں تو اپنے طور پر نارمل ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔"ساحر نے کندھے"
اچکاتے کہا تھا۔
مگر یہ دنیا مجھے نارمل رہنے دے تب ناں۔"گیٹ سے اندر آتی مریم"
لغاری کی گاڑی کو دیکھتا کوفت زدہ انداز میں کہنے لگا۔
سر میں جاؤں؟"شان نے پوچھا۔"
کیوں؟"ساحر نے بے تاثر انداز میں پوچھا۔"
وہ آپ سے بات کرنا چاہتی ہوں گی سرونٹس کا بیچ میں انٹرفئیر کرنا انھیں"
پسند نہیں۔"شان نے کہا۔

اچھا یہ بات ہے؟!"ساحر نے سوچتے ہوئے کہا۔"

اچھا تم ایسا کرو یہاں بیٹھو۔"ساحر نے اپنے ساتھ والی اکلوتی کرسی کی" جانب اشارہ کرتے کہا تب تک مریم گاڑی سے نکل کر ان کی جانب بڑھ آئی تھی۔

لیکن سر!"شان نے کچھ کہنا چاہا مگر ساحر کی گھوری سے اس کی زبان کو" بریک لگی اور وہ چپ چاپ ساحر کے پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گیا تھا جیسے ساحر گھسیٹ کر اور اپنے قریب کر چکا تھا۔

ہیلو ساحر کیسے ہو؟"مریم ساحر کے قریب آتی کہنے لگی جو اسے مکمل طور" پر اگنور کئے اپنے فون پر مصروف تھا۔شان کن اکھیوں سے ساحر اور مریم کے درمیان نظریں گھما رہا تھا۔

ارے آپ پھر آگئی؟"ساحر نے ایک نظر اس کی جانب دیکھ کر واپس" نظریں سکرین پر مزکور کر لیں تھیں۔

مجھے سہیر سے ملنا ہے۔"مریم کو ساحر کا انداز اچھا نہیں لگا مگر اب وہ عادی ہونے لگی تھی۔

ابھی لوٹا نہیں آپ ایسا کریں ویٹ کر لیں۔چاہیں تو اندر لاونج میں بیٹھ جائیں یا پھر گاڑی میں ہی انتظار کر لیں۔۔۔۔۔! شان تم یہ دیکھو۔۔۔۔" سرسری انداز میں کہتا وہ شان کی جانب متوجہ ہوا جو کنفیوز سا مریم کے چہرے کے بگڑے زاویے دیکھ رہا تھا۔

مجھے یہاں تمھارے ساتھ بیٹھنا ہے۔سنو لڑکے اٹھو وہاں سے۔"مریم" نے شان کو دیکھتے ہاتھ سے اٹھنے کا اشارہ کیا تھا جو شان کو تو نہیں مگر ساحر کو تپش دلا گیا تھا۔

ایکس کیوزمی ! آپ دیکھ نہیں رہی ہم کوئی اہم بات کر رہے ہیں اور آپ ہمیں ڈسٹرب کر رہی ہیں۔"ساحر نے سرد لہجے میں کہا تھا۔شان نے اٹھنے کی کوشش کی تھی جیسے ساحر نے ہاتھ تھام کر روک دیا تھا اور وہ شان ہی کیا جو ساحر کے حکم کی نفی کرتا۔

تم ایک معمولی سرونٹ کی وجہ سے مجھ سے ایسے بات کر رہے ہو۔""

مریم نے ساحر کو گھورتے دیکھا۔

میں تو بنا وجہ بھی آپ سے ایسے ہی بات کروں گا شکر کریں کہ کوئی وجہ" ہے اور آپ کی ایگوزرہ کم ہرٹ ہو گی۔۔۔۔۔ویسے بھی شان تو پھر کوئی معمولی سرونٹ نہیں ہے۔۔اگر ہوتا تو بھی میں اسے ہی پریفر کرتا۔"ساحر نے تمسخرانہ انداز میں کہا تھا۔

کیا ہوا؟آج پھر سے ناٹک شروع ہے۔"پیچھے سے آتا سہیر ان کی بات" سن چکا تھا۔سہیر کو آتا دیکھ کر شان اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

کیسے ہو سہیر میں تم سے ہی ملنے آئی تھی۔"مریم نے سہیر کو دیکھتے مسکرا" کر کہا تھا۔

جب ساحر آتا ہے تو آپ سہیر سے ملنے کا کہتی ہیں جب سہیر سامنے آتا" ہے تو ساحر کی یاد ستانے لگتی ہے۔میں سمجھ نہیں پارہا آپ چاہتی کیا ہیں؟" سہیر نے پیشانی مسلتے پوچھا تھا۔

کیا چاہتی ہوں؟ماں ہوں تم دونوں کی یہ تو کبھی ٹھیک سے بات کرتا نہیں" اس لیے تم سے ملنے کا کہا۔" مریم نے صاف گوئی سے کہا۔

مطلب آج بھی آپ کو مجھ میں کچھ خاص انٹرسٹ نہیں ہے۔" سہیر نے" سنجیدہ مگر بے پرواہ انداز میں کہا۔اس کے لہجے میں ایک انچ تھی جیسے ساحر نے باخوبی نوٹ کیا۔

چلیں میں ہی ٹھیک سے بات کر لیتا ہوں۔۔۔ کہیں کیوں آنا ہوا اس" پریزن میں جہاں آپ کو اپنی زندگی کسی ٹورچر سے کم نہیں لگتی تھی۔"

ساحر نے اٹھ کر سہیر کے ساتھ کھڑے ہوتے کہا تھا۔

ایک ہی سوال پر بار ملنے آتی ہوں تم دونوں سے اولاد ہو میری۔۔۔مانا کہ" غلطی ہوئی مجھ سے پر کیا مجھے اپنی زندگی کو خوشی سے گزارنے کا حق نہیں تھا۔میں نے اپنی خوشی چن لی تو کیا میں اپنی اولاد کی نفرت کی حقدار ہو گئی۔ناجانے ابراہیم نے مرنے سے پہلے کیا بھر دیا ہے تمھارے دماغوں

میں۔"مریم نے ہمیشہ کی طرح اپنے مخصوص سٹائل میں خود کو مارجن دیتے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔

میرے باپ کو بیچ میں مت لائیں۔مر گیا ہے وہ اب تو اسے برا بھلا کہنا" چھوڑ دیں۔"سہیر نے تیش میں آتے کہا تھا۔وہ باپ کے بہت قریب تھا اور اسی نے باپ کو آخری وقت میں روتے تڑپتے دیکھا تھا۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا۔"مریم نے سہیر کے غصے سے حائف ہوتے سٹپٹا کر کہا تھا۔

آپ کا جو بھی مطلب ہے یا مقصد ہے وہ بھی جلد ہی کھل جائے گا۔۔۔یا" میں کہوں کہ کھل چکا ہے میسیر.لغاری۔آپ کو نہیں لگتا کہ آج کل آپ کو اپنے گم گشتہ رشتوں سے تعلقات بڑھانے کی کافی موٹیویشن مل رہی ہے۔"ساحر نے جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ ماں کی جانب دیکھا تھا تو وہ اسے دیکھتی رہ گئی آج اسے ساحر میں ابراہیم آفندی کا عکس نظر آیا تھا۔

وہ اتنا بے خبر بھی نہیں تھا جتنا وہ ظاہر کر رہا تھا۔

سہیر میں تمھاری دلہن کے لیے شاپنگ کرنا چاہتی ہوں؟"مریم نے فوراً" موضوع بدل دیا جس پر سہیر نے حیرت سے اسے دیکھا تو ساحر نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔

ضرورت نہیں ہے اس کی۔"سہیر نے بے تاثر انداز میں کہا۔"

آپ کو شاپنگ کل کرنی ہے نا میں کل آپ کو سہیر سے پوچھا کر ڈیٹیلز بتا" دوں گا۔اور تم سہیر جسٹ ریلیکس ماں ہیں تمھاری اگر اتنا کرنا چاہتی ہیں تو کرنے دو۔"ساحر کے پینترہ بدلنے پر سہیر شان اور مریم تینوں کو حیرت ہوئی تھی۔

اوکے اب آپ جائیں آپ کے شوہر اور بچے آپ کا انتظار کر رہے ہوں" گے۔کل ملاقات ہو گی مجھے اور سہیر کو آج ڈنر باہر کرنا ہے اس لیے ہم جا رہے ہیں۔آپ کو مزید وقت نہیں دے سکتے۔"ساحر کہتا سہیر کو بازو سے تھامتے اپنے ساتھ گاڑی کی جانب لے آیا۔

یہ پلان کب بنا؟"سہیر نے نا سمجھی سے پوچھا۔"

ابھی کھڑے کھڑے۔"ساحر نے سرسری انداز میں جواب دیا اور گاڑی"

میں بیٹھ گیا اور سہیر کو جلدی بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگا۔

لیکن ساحر؟"سہیر نے کچھ کہنا چاہا۔"

سہیر بیٹھو گاڑی میں۔"ساحر نے قدرے بلند آواز میں کہا تھا۔سہیر کے"

بیٹھتے ہی وہ گاڑی بھگا لے گیا اور مریم پیچھے نا سمجھی سے ساحر کی گاڑی کو باہر جاتے دیکھتی رہی۔

Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ دونوں ایک ریستورانٹ میں بیٹھے تھے ساحر نے اپنے اور سہیر کے لیے آرڈر دے دیا تھا اور سہیر غصے بھری نگاہوں سے ساحر کو دیکھ رہا تھا جو اپنے

فون میں مصروف تھااور سہیر کو جلد بازی میں گاڑی سے فون نکالنے بھی نہیں دی تھا۔

اوکے میں بند کر رہاہوں فون۔"سہیر کے بگڑے تیور دیکھ کر ساحر نے" صلہ جوانداز میں کہا۔

تم کبھی نہیں سدھر سکتے جب جب مجھے غلط فہمی ہوتی ہے کہ ساحر آفندی" اب اپنی عجیب حرکتیں چھوڑ دے گاتب تب تم کچھ نا کچھ ایسا کر دیتے ہوں کہ میں تمھارے بارے میں سوچنے پر مجبور ہو جاتاہوں۔"سہیر نے نفی میں سر ہلاتے کہا۔

اب ایسا کیا کیا؟ تم کو یہاں ڈنر کے لیے لے آیا یہ عجیب ہے؟"ساحر نے" ہنستے ہوئے پوچھا۔

نہیں ان کو مشعل کے لیے شاپنگ کا کیوں کہا تم نے؟اور آج کل سارا" وقت انیکسی میں کیوں گزارتے ہو تم؟"سہیر نے کب سے اپنے دل میں اٹھنے والا سوال پوچھا تھا۔

وہ کون سا سچ میں تمھاری منگیتر کے لیے شاپنگ کرنا چاہتی ہیں اور انیکسی" میں آج کل پیانو سیکھ رہا ہوں۔" ویٹر کو سوپ رکھنے کا اشارہ کرتے ساحر نے کہا۔

مطلب؟"سہیر نے استفامیہ انداز میں ساحر کو دیکھا۔"

سب چھوڑو ٹرائی دیس سوپ اٹس امیزنگ۔"ساحر نے سامنے پڑے" سوپ میں بلیک پیپر ڈالتے کہا تھا۔سہیر کچھ سوچتا چپ ہو گیا۔۔۔۔۔۔

"یہی سوچ رہے ہو ناں کے وہ بلاوجہ لوٹ کر نہیں آئی؟"

بلکل ایسا ہی ہے۔اینی وے ان کے بارے میں بات نہیں کرنی ہے" مجھے۔۔۔۔"

"Specially while having this wonderful soup۔"

اچھا تو انیتا کے بارے میں بات کرتے ہیں۔"سہیر نے سوپ پیتے غور " سے ساحر کو دیکھا تھا۔

اس کے بارے میں کیا؟"ساحر نے رک کر سہیر کو دیکھا تھا۔"

وہ دبئی سے لوٹ آئی ہے۔"سہیر نے اطلاع دی۔"

آئی ہوپ اسے سمجھ گئی ہو گی کہ یہی فیصلہ اس کے لیے درست"

ہے۔"ساحر نے نظریں سوپ کے باؤل پر مرکوز کرتے کہا تھا۔

"سہیر نے کچھ کہنا چاہا جب ساحر نے اس کی بات کاٹ دی۔"

وہ عمار ہے ناوہ آیا تھا آفس انٹرویو کے لیے۔۔۔۔میں نے اس کی سی وی"

اور ریکارڈز دیکھ کر اسے اپائنٹ کر لیا ہے۔انفیکٹ اسے کال کر کے انفارم

بھی کروا دیا ہے۔"ساحر نے بات کا رخ بدلنا چاہا۔تب تک باقی آرڈر بھی آ

چکا تھا۔

ابھی تو ڈیسائیڈ نہیں ہوا تھا۔"سہیر نے سامنے پڑے کھانے پر نظر ڈالتے"

کہا۔

میں نے ڈیسائیڈ کر دیا ناں تمھیں اعتراض ہے اس بات سے؟"ساحر نے"

بھی کھانے کی جانب دیکھتے ہی سوال کیا۔

نہیں بس حیرت ہے پہلے تمھیں عمار سے مسلہ تھا اور اب"

اچانک۔۔۔۔۔"سہیر نے بات اُدھوری چھوڑ کر ساحر کو دیکھا۔

اٹس نتھنگ! مجھے اس سے کوئی مسلہ نہیں تھا۔۔۔۔باقی اس کو اپاینٹ"

اس کی قابلیت پر کیا ہے اس کا پریویس ریکارڈ کافی اچھا تھا بلکہ سب ہی کافی امپریس تھے اس سے۔"سٹیک اپنے سامنے کرتے ساحر نے مصروف سے انداز میں کہا۔

اس کے بعد ساحر کے کہنے پر کھانے کے دوران وہ دونوں اپنی باتیں کرتے رہے تھے۔ہنسی مزاق میں وقت گزرنے کا پتہ نہیں چلا کھانے کے بعد وہ لوگ کافی پینے کے بعد دیر رات گھر لوٹے تھے۔

مشعل کو آج پھر ایمان سے ملنے جانا تھا اگلے روز نکاح تھا۔ سلیمان صاحب آفس میں تھے اور موحد بھی صبح کا نکلا لوٹ کر نہیں آیا تھا۔ مشعل کافی دیر سے اسے کالز کر رہی تھی اور وہ جلد آنے کا کہہ دیتا مگر اب دو گھنٹے ہونے والے تھے۔ ایمان نے اسے پک کر لینے کی آفر کی تھی جیسے مشعل نے فوراً رد کر دیا۔ اور کافی انتظار کے بعد خود ہی ایمان کے گھر جانے کا فیصلہ کیا جو کچھ ہی فاصلے پر تھا۔

وہ چادر لیتی گھر سے نکلی تھی ارد گرد بہت سے لوگ آ جا رہے تھے اسے تنہائی کا احساس نہیں ہوا۔ وہ تیز قدم اٹھاتی ایمان کے گھر کی جانب جانے لگی تھی جب اسے ایک انجانا سا احساس ہوا یوں جیسے کوئی اس کا تعاقب کر رہا ہے۔ ایمان نے اچانک سے مڑ کر دیکھا تو وہاں کوئی نا تھا۔

مجھے کیا ہو گیا ہے؟" خود سے سوال کرتی وہ گہرا سانس لیتی آگے بڑھ گئی۔"

کچھ آگے جا کر جب وہ موڑ مڑی تھی تو دو قدم دیوار کی اوٹ سے نکل کر پھر سے اس کے تعاقب میں چل پڑے تھے۔ مشعل نے اپنی رفتار بڑھا دی

تھی وہ جیسے ہی پیچھے مرٹی وہاں کوئی ناہوتا۔ مشعل کا دل لرزنے لگا تھا۔ پچھلے کچھ دنوں سے اسے یہی محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی اس پر نظر رکھ رہا ہے۔

مشعل جلد سے جلد پہنچنا چاہتی تھی۔ آگے کا راستہ تھوڑا ویران مگر چھوٹا تھا۔ مین روڈ سے جاتی تو دیر لگ جاتی اور وہ جلد سے جلد پہنچنا چاہتی تھی۔ مشعل جیسے ہی لنک روڈ پر پہنچی اسے کسی کی جھلک دیکھائی دی تھی۔۔۔۔۔ کوئی سایہ دیوار کی اوٹ میں ہوتا نظر آیا تھا۔ مشعل کے اندر خوف کی ایک لہر ڈوری تھی وہ دیوانہ وار بھاگتی آگے بڑھے جا رہی تھی جب ایک گاڑی اس کے پاس رکی تھی۔

مشعل!" کسی نے اسے آواز دی تھی۔ مگر مشعل اسے نظر انداز کرتی" آگے بھاگی جا رہی تھی۔

گاڑی کا ڈور کھولتے ایک وجود کو نکلتے دیکھ کر وہ سایہ رک گیا تھا اور ایک سخت نظر اس گاڑی سے نکلنے والی ہستی پر ڈالتا وہ وہاں سے چلا گیا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ آج ناکام ہوا تھا۔

"مشعل! "وہ مشعل کے پیچھے بھاگا تھا اور اسے کلائی سے تھام کر روکا تھا۔ مشعل نے گھبرا کر پیچھے دیکھا تو سہیر اسے پریشان نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"آپ؟ نہیں یہ آپ نہیں! آپ کیسے؟ مشعل کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ سہیر یہاں کیسے ہو سکتا ہے؟"

"کیا ہوا ہے مشعل؟ ایسے اکیلے کہاں جا رہی تھی آپ اور ایسے گھبرا کر کیوں بھاگ رہی تھی۔" مشعل کے ہاتھ تھامتے سہیر نے پوچھا تھا۔

"آپ سہیر؟" مشعل نے اس کی جانب غور سے دیکھتے پوچھا تھا۔ سہیر کو وہ غائب دماغ لگی۔

مشعل آئیں گاڑی میں بیٹھیں!"اسے ہاتھ تھام کر گاڑی میں بیٹھاتا وہ اس"
کے قریب ہی جھک کر بیٹھ گیا تھا۔
کہاں جارہی تھی آپ اکیلی؟"ڈیش بورڈ سے پانی کی بوتل نکالتا مشعل کی"
جانب دیکھتا وہ پوچھنے لگا۔
ایمان کے گھر موحد بھائی کا بہت انتظار کیا۔۔۔مجھے دیر ہورہی تھی۔""
ایمان نے مختصراً بتایا۔
موحد مصروف تھا تو مجھے کہہ دیا ہوتا میں آجاتا یا سمیع کو بھیج دیتا۔اینی وے"
اسے گھبرا کر کیوں بھاگ رہی تھی آپ۔"سہیر نے ایک اور سوال کیا اسکا
لہجہ کچھ کھوجتا ہوا تھا۔
وہ وہ۔۔۔"مشعل نے ایک نظر ارد گرد دیکھا تھا۔"
مجھے لگا کوئی میرا پیچھا کر رہا ہے۔"مشعل کی بات پر سہیر کو حیرت ہوئی۔"
اچھا؟"سہیر نے ارد گرد دیکھا تو اس ویران سڑک پر کسی کے ہونے کا"
گمان بھی نہیں تھا۔

شاید آپ کا وہم ہو گا بہر حال اختیاط اچھی چیز ہوتی ہے۔۔۔۔ چلیں میں " آپ کو ایمان کی جانب چھوڑ دیتا ہوں۔ واپسی پر آپ موحد کے ساتھ ہی آیئے گا یا مجھے کال کر دیں گی ٹھیک ہے ؟"سہیر نے اسے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیتے اسے پر سکون کرنا چاہا تھا۔

مشعل کے حواس بحال ہوئے تو سہیر کو اپنے سامنے گھٹنے کے بل بیٹھے دیکھا جب کہ وہ خود گاڑی کی پیسنجر سیٹ پر کچھ اس طرز پر بیٹھی تھی کہ اس کے دونوں پاؤں گاڑی سے باہر تھے اور ان کے قریب ہی سہیر اپنا گھنٹہ ٹیکے بیٹھا تھا۔

مشعل کو بے ساختہ خود پر رشک ہوا تھا وہ اتنا شاندار شخص اس وقت سڑک کے بیچ گھٹنے کے بل اس کے سامنے بیٹھا تھا۔ وہ بت بنی اسے دیکھتی رہی۔

کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں ؟"سہیر نے شرارت سے مشعل کا ہاتھ " اپنی جانب کھینچ کر اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی۔

جی؟نہیں کچھ نہیں!" مشعل گھبرا کر دونوں ٹانگیں اٹھا کر گاڑی کے اندر" رکھ لیں۔اپنی بے اختیاری پر اس کے گال لال ہو گئے تھے جن کو سہیر نے خوب انجوائے کیا تھا۔

ویسے میرا یہاں آنا میرے لیے لکی ثابت ہوا میں تو آپ کی طرف ہی" آنے والا تھا مگر یہاں راستے میں آپ سے ملاقات زیادہ دلچسپ رہی ورنہ گھر میں تو آپ میری جانب دیکھتی بھی نہیں۔"سہیر گاڑی میں بیٹھتا مشعل کی حالت سے لطف اندوز ہوتا کہنے لگا تھا۔

آپ کا یہاں آنا میرے لیے کسی نعمت سے کم نہیں تھا۔" مشعل نے" سہیر کی جانب دیکھتے کہا۔

اگر آپ کو یہ حدشہ نا ہوتا کہ کوئی آپ کا پیچھا کر رہا ہے تو بھی میرا آنا آپ" کے لیے نعمت ہوتا؟"سہیر کے سوال پر مشعل نے نظریں موڑ لیں۔

کبھی تو اس معصوم دل کا حیال کر لیا کریں میڈم بہت ظالم ہیں"

آپ۔۔۔مگر اس ظلم کا بدلہ میں بہت سخت لوں گا آپ سے ویسے سوچ رہا

ہوں جلد ہی شادی کی ڈیٹ رکھوالوں۔۔۔۔اب انتظار مشکل لگ رہا ہے۔"سہیر نے گاڑی موڑتے کہا تھااور مشعل سہیر کی باتوں پر لال پیلی ہوتی اپنی مسکراہٹ دبا گئی تھی۔

ایمان کے گھر کے باہر پہنچتے ہی مشعل نے سہیر کا شکریہ ادا کیا تھااور سہیر نے بھی نظر بھر کر مشعل کو دیکھا تھا۔

میری بات یاد رکھیئے گا۔ایک کال اور بندہ حاضر ہو گا۔"سہیر نے سینے پر" ہاتھ رکھتے جھکنے کے انداز میں کہا تھا۔

مشعل اثبات میں سر ہلاتی اندر چلی گئی جہاں ایمان پہلے ہی ڈور کھول چکی تھی۔

مصطفیٰ لغاری آج آفس نہیں گئے تھے۔آج سب کا ارادہ ایک ساتھ لنچ کرنے کا تھا۔ مصطفیٰ لغاری اس وقت لمبے سے ڈائنگ ٹیبل کی ہیڈ آف دی فیملی پر بیٹھے تھے اور ان کی بائیں جانب انکا اٹھارہ سالہ بیٹا امن بیٹھا تھا۔ باقی بائیس سالہ ثمن اور بیس سالہ ایمن ابھی کھانے کے لیے پہنچی نہیں تھیں۔

ماما۔۔۔۔۔"امن نے مریم کو آواز لگائی تھی۔سب بچوں میں امن تھا" جو مریم کے کافی قریب تھا کیونکہ وہ کافی چھوٹا تھا جب مریم مصطفیٰ لغاری شادی کر کے اس گھر میں آئی تھیں۔

آگئی تمھاری ماما بھی۔۔۔۔۔"ثمن نے سیڑھیاں اترتے کہا تھا۔اس کے" پیچھے ہی ایمن اور مریم بھی نیچے آرہی تھیں۔ایمن مریم کے ساتھ جب کہ ثمن اپنے بھائی امن کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔ملازمین کھانا لگا چکے تھے ایک پر سکون ماحول میں کھانا شروع ہونے والا تھا جب ڈھار کی آواز سے بیرونی دروازہ کھلا تھا اور ساحر آفندی بڑے پر سکون انداز میں خاموش طوفان بنا لغاری ہاؤس کے سیٹینگ ایریا میں داخل ہوا تھا۔

ساحر پر نظر پڑتے ہی مریم سب سے پہلے اس کی جانب بڑھی تھی۔ پیچھے بیٹھے سبھی لوگوں میں نظروں کا تبادلہ ہوا تھا۔

ساحر!" مریم ساحر کو دیکھتی اس کی جانب آئی تھی۔اسے نارمل انداز میں اپنے گھر میں دیکھ کر مریم کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔

کیا ہوا میرا آنا آپ کو اچھا نہیں لگا؟" ساحر نے گہری نظروں سے مریم کو دیکھتے سوال کیا تھا۔اس کے انداز سے اس کے موڈ اور یہاں آنے کے مقصد کا اندازہ لگانا مشکل تھا۔

نہیں! میرا مطلب ہے مجھے کیوں برا لگے گا۔آؤ! مجھے تو تمھیں دیکھ کر" بے انتہا خوشی ہوئی ہے۔" مریم نے اس کندھے سے تھامتے پیار سے دیکھا تھا۔وہ جانتی تھی کہ ساحر سے کچھ بھی امید کی جا سکتی ہے۔۔۔وہ کچھ بھی کر سکتا ہے من چاہا تو اسے گلے لگا کے گا اور من چاہا تو اسے دھکیل کر خود سے دور کر دے گا۔

اپنے شوہر سے پوچھ لیجیئے گا۔میری ذات سے شاید انھیں پہلے کافی مسلہ "
تھا۔" پیچھے بیٹھے مصطفیٰ لغاری کی جانب دیکھتے ساحر نے کہا تھا۔
ارے مجھے کیوں برا لگے گا تم بلکہ تم دونوں جب چاہو اپنی ماں سے مل "
سکتے ہو ان فیکٹ اسے اپنے پاس ملنے کے لیے بھی بلا سکتے ہو۔" مصطفیٰ
لغاری ٹیبل سے اٹھتے ان کی جانب آتے ہوئے بھرپور خوشآمدی انداز اور
میٹھے لہجے میں کہنے لگا۔
اس کے انداز پر ساحر نے ایسے تاثرات سے اس کی جانب دیکھا تھا جیسے اس
سے ایسی بات کی امید نا تھی۔
مسٹر لغاری! آئی تھنک آپ نے اپنی میڈیسنز ٹھیک سے لی نہیں یا اوور "
"ڈوز ہو گئی ہے جو آپ مجھ پر اتنے مہربان ہو رہے ہیں۔
ساحر نے ہمیشہ کی طرح طنزیہ انداز میں بات منہ پر ماری تھی۔
بیٹا گزری باتیں بھول جاؤ میں جانتا ہوں ہم سب سے غلطی ہوئی ہے اور "
"پھر میں تمھارے ڈیڈ کے جیسا ہوں۔۔۔۔۔۔

ڈیڈ کے جیسے تو آپ بلکل نہیں ہیں ہاں ان کی زندگی میں آپ نے میرے" ڈیڈ کی جگہ لے لی ہے یہ الگ بات ہے۔ مصطفیٰ کی بات کاٹتے ہوئے اس نے مریم کی جانب اشارہ کرتے اپنے مخصوص منہ پھٹ انداز میں کہا تھا۔

ساحر یہ کیا طریقہ ہے؟" مریم نے سخت لہجے میں پوچھا۔ ٹیبل پر بیٹھے" باقی تینوں افراد بھی ان کی جانب آ گئے تھے۔

میرا تو یہی طریقہ ہے اب آپ سوچ لیں میسٹر لغاری کے آپ کو اس" بگڑے ہوئے، بد دماغ اور بد مزاج آفندی کا ساتھ چاہیے۔" ساحر کی بات پر مرتضیٰ لغاری نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

کیا ہوا یقین نہیں آ رہا؟ حیرت ہو رہی ہے کہ میں یہ بات کیسے جانتا ہوں؟" مجھے انجان سمجھنے کی غلطی نہیں کرنا مسٹر لغاری۔۔ میں سہیر کے جیسا معصوم بلکل بھی نہیں ہوں۔ میں اچھے سے جانتا ہوں کہ آپ کس وجہ سے اپنی وائف کو لے کر واپس اسلام آباد آئے ہیں اور کیوں انھیں اپنی ماضی کی غلطیوں سے دوبارہ روابط استوار کرنے کو کہہ رہے ہیں۔ مگر یہ بھی

یادرکھیے گا کہ ایسا میں ہونے نہیں دوں گا۔"ساحر نے شعلے اگلتی آنکھوں سے مسٹر لغاری کی آنکھوں کو جھلساتے ہوئے کہا تھا۔ مسٹر لغاری نظریں چرا گئے تھے۔

اور آپ! مائی ڈیئر مام آپ کو کیوں لگا کہ میں سہیر یا خود کو ایک آپشن کی طرح استعمال ہونے دوں گا؟"

ساحر نے معصوم شکل بنا کر ماں کے سامنے اس کے قد کے برابر جھکتے ہوئے کہا تھا۔

اتنا معصوم میں تب نہیں تھا جب میری معصومیت کی عمر تھی۔"ساحر" نے استخزائیہ انداز میں کہا تھا مگر اس کی آنکھوں میں بلا کی سختی تھی۔

خیر آئی ہوپ میں نے آپ کا لنچ کافی اچھے سے سپوئل کر دیا ہے بلکل" ویسے ہی جیسے آپ نے سہیر کی انگیجمینٹ سپوئل کی تھی۔"مریم کی جانب دیکھتا وہ کہنے لگا۔

تم کچھ بھی کہہ لو ساحر مگر مجھے تم خود سے یا سہیر سے ملنے سے نہیں روک "
سکتے ماں ہوں میں تم دونوں کی۔" مریم نے تلملا کر کہا تھا۔

اتنی تڑپ تب دیکھانی چاہیے تھی میسیر لغاری جب دو چھوٹے بچوں کو "
آپ کی ضرورت تھی۔۔۔۔۔آپ تو آج بھی اتنی ہی خود غرض اور خود
پسند ہیں! اب وہ دو بچے آپ کے بغیر جینا سیکھ چکے ہیں تو یہ بات آپ ہضم
نہیں کر پا رہی یا پھر کہیں آپ بھی چاہتی ہیں کہ آفندیز آپ کے شوہر کے
ڈوبتے ہوئے بزنس کو فیسیلیٹیٹ کریں؟" ساحر نے جلا دینے والی
مسکراہٹ سے مسٹر لغاری کی جانب دیکھا تھا۔جو بنا کچھ بولے نا سمجھی سے
ساحر کو دیکھے جا رہے تھے۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔" مریم نے نظریں چراتے کہا تھا۔"

ڈیٹ ایز پریٹی گوڈ! ایسا ہونا بھی نہیں چاہیے یہ بات آپ بھی اچھے سے "
" سمجھ لیں اور اپنے شوہر کو بھی سمجھا لیں۔

ڈیڈ آپ کیوں چپ چاپ اس کی باتیں سن رہے ہیں؟" ثمن نے باپ کی جانب دیکھتے سخت لہجے میں پوچھا تھا۔

"کیونکہ آپ کے ڈیڈ کے پاس کہنے کو کچھ ہے نہیں اور جن کی پاس کہنے کو کچھ نا ہو وہ ایسے ہی دوسروں کی باتیں چپ چاپ سنتا رہتا ہے۔" ساحر نے کندھے اچکاتے جواب دیا۔

"خیر چلتا ہوں! بس یہی بتانے آیا تھا کہ کم سے کم ایسی امید مت رکھئے گا۔" ساحر کہہ کر شان بے نیازی سے مضبوط قدم اٹھاتا واپس چلا گیا تھا اور پیچھے کھڑے سبھی لوگ ایک دوسرے سے بس نظریں ملا کر رہ گئے۔

سہیر مشعل کو چھوڑتا کسی کام سے گھر آیا تھا۔سٹڈی سے فائلز تلاش کرتا وہ باہر کی جانب گیا تھا پہلے ہی کافی وقت صرف ہو گیا تھا فائل کو تلاش کرتے۔وہ باہر پہنچا ہی تھا جب ساحر اسے انتہائی خراب موڈ کے ساتھ اندر آتا دیکھائی دیا تھا۔

کیا ہوا ہے کیوں آگ بگولہ ہو رہے ہو؟"سہیر نے ہنس کر پوچھ تھا۔"

نتھنگ !تم جاؤ۔"ساحر نے خشک لہجے میں کہا۔"

اب کیا ہوا؟"سہیر نے ساحر کو ہاتھ تھام کر روکا تھا۔"

کچھ نہیں ہوا سہیر جسٹ لیو می آلون !"ساحر غصے سے کہہ کر اندر کی جانب بڑھ گیا۔پیچھے ہی شان گاڑی سے نکلتا آیا تھا۔

کیا ہوا ہے اسے ؟"سہیر نے شان سے پوچھا۔"

ذیادہ اندازہ تو نہیں ہے پر کہہ رہے ہیں اپنے کسی کام کے قریب پہنچ چکے تھے اور وہ کسی کی وجہ سے نہیں ہو سکا اس لیے موڈ خراب ہے اور پھر ابھی لغاری ہاؤس کا چکر لگا کر آئے ہیں۔"

اور وہاں کیوں گیا تھا؟"سہیر نے نا سمجھی سے پوچھا۔"

یہ آپ انھی سے پوچھ لیں وہ کون سا سب کو سچ بتاتے ہیں۔"شان نے لا"
علمی کا اظہار کیا۔

ہاں یہ تو سچ ہے۔ چلو میں تھوڑا کام نبھٹا لوں تب تک ان جناب کا موڈ"
بھی کچھ بحال ہو گا۔"سہیر کہتا ایک نظر اندر کی جانب ڈالتا چلا گیا۔اور شان
نے بھی قدم اندر کی جانب بڑھا لئے۔

وہ انیکسی میں آیا تھا اور دھاڑ سے دروازہ بند کر دیا۔ پیچھے آتا شان وہیں گہرا
سانس لیتا رک گیا تھا۔دروازہ بند کرنے کا مطلب اس کا باس اب اس سے
بھی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

کیا ہوا شان بیٹا یہ ساحر بابا اتنے غصے میں کیوں ہیں؟"رشید بابا نے شان"
سے ساحر کے بارے میں پوچھا تھا جیسے وہ اندر آتا دیکھ چکے تھے۔

آپ تو جانتے ہیں بابا کہاں بتاتے ہیں وہ ہر بات! لوگوں کو لگتا ہے کہ "
شان سب جانتا ہے جب کہ شان پر تو وہ اپنا بس بیس فیصد ظاہر کرتے ہیں۔
باقی کا اسی فیصد تو شاید سہیر سر بھی نہیں جانتے۔" شان نے بن دروازے
کو دیکھتے کہا تھا۔

ٹھیک کہتے ہو ساحر بیٹا تو بچپن سے ایسا ہے۔ جانتے ہو جب ابراہیم سر "
مریم میڈم کے جانے کے بعد بہت دکھی ہوتے تھے تو اسی انیکسی میں زیادہ
وقت گزارتے تھے اور سہیر ان سے اپنے دل کی ہر بات کہہ دیتا تھا۔ باپ
کا دکھ بانٹتا تھا مگر ساحر وہ بس ایک کونے میں کھڑے چپ چاپ سب دیکھتے
اپنے ذہن کے پردے پر ان تلخ یادوں کے نقش کھینچتا رہتا تھا۔ کبھی کسی دکھ
کا اظہار نہیں کرتا تھا۔ ابراہیم سر بہت کوشش کرتے تھے کہ سہیر کے
جیسے ساحر بھی اپنے دل کی بات ان سے کہہ ڈالے مگر ساحر تو ان کے
سامنے پتھر کے جیسے بے تاثر ہو جاتا تھا۔ جس کو کسی بات سے کوئی فرق
نہیں پڑتا تھا۔ مگر میں جانتا ہوں وہ وقت ان تینوں پر بہت بھاری رہا

تھا۔لوگ کہتے ہیں کہ گھر عورت کے بغیر ویران ہو جاتا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ مرد اپنی عورت کے بغیر برباد ہو جاتا ہے ذرہ ذرہ ہو کر بکھر جاتا ہے اور میں نے ایسا ہوتے دیکھا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مریم بی بی جب تک اس گھر میں تھیں ناں یہ گھر مکمل تھا بے شک وہ کسی چیز پر توجہ نہیں دیتی تھیں۔ مگر ان کے وجود سے یہ گھر مکمل لگتا تھا اور ان کے جانے کے بعد یہ گھر کبھی مکمل نہیں ہوا مگر میں امید کرتا ہوں کہ سہیر بیٹے کی شادی اس گھر کو ایک بار پھر آباد کر دے گی۔سب ایک بار پھر مکمل ہو جائے گا۔آفندی ہاؤس پھر سے مکمل ہو جائے گا۔" رشید بابا نے یادوں کی کتاب کے کچھ پنوں میں چھپی کہانی شان کو سنائی تھی اور آخر میں آنے والے اچھے وقت کو یاد کیا تھا۔اور اس وقت کی آمد کے لیے دعا گو تھے۔

آمین!" شان نے بھی صدق دل سے کہا تھا۔ مگر کوئی نہیں جانتا تھا کہ " آنے والا وقت اپنے ساتھ کیا طوفان لے کر آنے والا ہے۔ جنون، نفرت

، محبت، بدلہ، لالچ اور مطلب پرستی اس کہانی کو کون سا رخ دینے والے ہیں۔

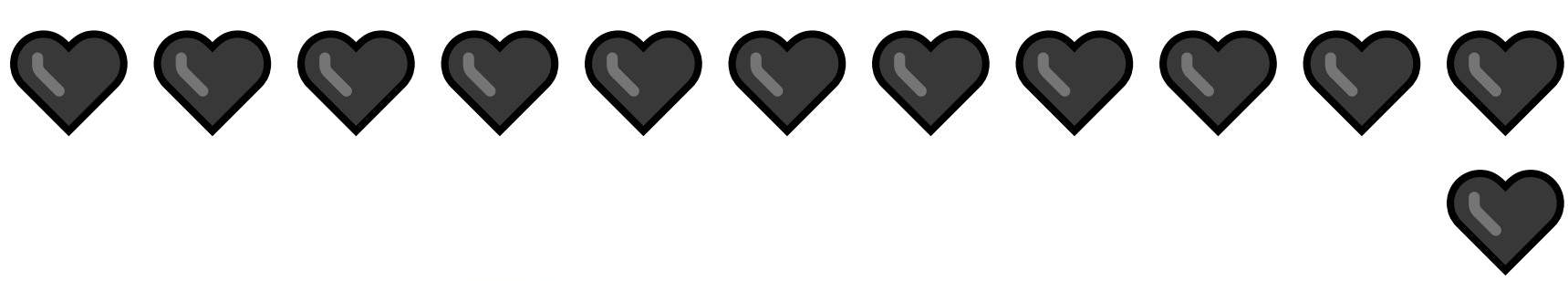

مشعل نے ایمان کو ساری بات بتادی تھی۔ جبکہ ایمان کا خیال تھا کہ یہ صرف مشعل کا وہم ہی ہو گا۔ مگر مشعل کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی تھی ہفتہ بھر سے جو وہ محسوس کر رہی تھی تو بلاوجہ نہیں تھا۔

خیر سب باتیں چھوڑ مشی میں انیتا کو کال کرنے والی ہوں۔ بابا سے کہہ کر " میں نے انوائٹس تو بھجوا دیے تھے مگر انیتا کو ایک بار خود کال کر لیتی ہوں۔" ایمان نے اپنا ارادہ بتایا۔

ہاں ٹھیک ہے تو کر لے کال۔" مشعل نے اپنے فون کی جانب دیکھتے کہا"

ایمان کو اس کا انداز عجیب سا لگا تھا۔

کیا ہوا؟" ایمان نے مشعل کا کندھا ہلا کر پوچھا۔"

مانی مجھے نا اپنا آپ انیتا کا مجرم لگتا ہے۔مجھے لگتا ہے کہ ساحر نے اسے"

"میری وجہ سے۔۔۔۔۔

مشی تو بے کار کی باتیں سوچ رہی ہے۔" ایمان نے مشعل کی بات کاٹتے"

کہا۔

ایک بات بتا ساحر دوبارہ تیرے راستے میں آیا؟" ایمان کے سوال پر"

مشعل نظریں چرا گئی۔

بتا جواب دے کیا اس نے تجھ سے کچھ ایسا کہا کہ تجھے لگے کہ وہ تجھے لے"

کر ابھی بھی ویسے ہی سوچتا ہے۔مانا پہلے اس نے تجھے دیکھا تو اں اچھی لگی

اسے مگر سچ جان کر وہ پیچھے ہو گیا ناں؟ پھر کیسی ٹینشن کو پال رہی ہے اپنے

دل میں۔" ایمان نے اپنے طور پر مشعل کو سمجھانے کی کوشش کی۔

معلوم نہیں پیچھے ہو گیا ہے یا پیچھے پڑ گیا ہے؟" مشعل نے سوچا مگر کہا"
نہیں۔

پیچھے نہیں پڑا ٹرسٹ می۔۔۔ بلکل بھی پیچھے نہیں پڑا کیونکہ جن کے پیچھے "
ساحر پڑ جاتا ہے ان کے آگے پیچھے کی کسی کو خبر نہیں ملتی۔" ساحر کے الفاظ
اس کے کانوں میں گونجنے لگے اور وہ سرد آواز آج بھی اسے ایک بار کانپنے
پر مجبور کر گئی تھی۔

کہیں تم کو ایسا تو نہیں لگ رہا کہ وہ سائیکو آفندی تمھارا پیچھا کر رہا تھا؟""
ایمان نے کمر پر ہاتھ رکھتے پر سوچ انداز میں کہا۔

ویسے ہو سکتا ہے ناں مشی!" ایمان کی شرارت کی رگ پھڑکی تھی اور "
اس نے مشعل کو ستانے کی غرض سے کہا تھا۔

نہیں نہیں! وہ کیسے؟ وہ چھپ چھپ کر دیکھنے اور پیچھا کرنے والوں میں "
سے نہیں۔ وہ تو بے پرواہ سا انسان ہے اسے آنا ہو تو سیدھا میرے گھر میں
گھس آئے۔" مشعل نے ساحر کو لے کر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

یہی تواور انیتا کو اس نے انکار تیری وجہ سے نہیں کیا مشی۔۔۔۔۔یہ بات "
اپنے دماغ سے نکال دے۔"ایمان نے سیریس ہوتے کہا۔
تو پھر پہلے اس کو شادی کے خواب دیکھانے کی کیا ضرورت تھی۔""
مشعل نے سخت لہجے میں کہا تو ایمان نے اپنا ماتھا پیٹ لیا۔
تجھے انیتا نے بتایا کہ اس نے انیتا کو شادی کے خواب دیکھائے؟ نہیں ناں!"
تو خود سے اندازے لگانا بند کر دے مجھے تو لگتا ہے وہ انیتا کو اپنی بیسٹ فرینڈ
ہی مانتا تھا شروع سے اگر اس کے دل میں کوئی بات ہوتی تو اب وہ انیتا کو
انکار نہیں کرتا جب تیری اسی کے بھائی سے منگنی ہو چکی ہے جہاں وہ خود
موجود تھا۔"ایمان نے پر یقین لہجے میں کہا اور فون اٹھا کر انیتا کا نمبر ڈائل
کرنے لگی۔جب کہ مشعل گہری سوچ میں ڈوبی رہی۔

مصطفیٰ لغاری مسلسل روکینگ چیئر پر جھولتا ساحر کے بارے میں سوچ رہا تھا۔وہ کیسے جان سکتا تھا کہ لغاری انڈسٹریز آج کل گھاٹے میں چل رہی ہیں۔جب کہ یہ بات اس نے اپنے سرکل میں کسی تک نہیں پہنچنے دی تھی۔اسے لگا تھا مریم کے ذریعے وہ سہیر آفندی کو ایموشنلی میںنیپولیٹ کرواکر ان کے ساتھ اپنا بزنس کو لیبریٹ کرلے گا اور اس اشتراک سے اس کے بزنس کو بھی فایدہ ہوگا کیونکہ آفندی کنسٹرکشنز اس وقت ٹاپ پر چل رہی تھی اور مسٹر ایڈرین جان کے ساتھ کنٹریکٹ فائنلائز کرنے کے بعد آفندی انڈسٹریز کی ویلیو مزید بلندیوں کو چھونے لگی تھی۔

مریم کا کہنا تھا کہ سہیر صاف دل کا ہے تھوڑا ناراضگی دیکھائے گا مگر مریم اسے منالے گی مگر ساحر کو تو وہ پیدا کرنے کے باوجود نا تو سمجھ پائی تھی اور نا ہی جان پائی تھی۔وہ آج بھی ویسی ہی غیر متوقع پرسنیلٹی کا مالک تھا جیسا بچپن میں ہوا کرتا تھا مگر وقت کے ساتھ ساتھ یہ صفت بڑھی ہی تھی۔

مریم کمرے میں کافی کا مگ اٹھائے داخل ہوئی۔

یہ لو تمھاری کافی۔"مریم نے کافی مصطفیٰ لغاری کی جانب بڑھائی تھی۔"

نہیں چاہیے!"روکھے انداز میں جواب آیا تھا۔"

"What's wrong with you Mustafa ?"

جس چیز میں میرا قصور نہیں اس پر مجھ سے روٹھ کر کیوں بیٹھے ہو میں"

نہیں جانتی ساحر کو کیسے یہ سب پتہ چلا۔"مریم نے کافی ٹیبل پر پٹخنے کے انداز میں رکھتے غصے سے کہا۔

میں نے کبھی یہ کام نہیں کئے تھے مگر تمھارے لیے میں یہ سب کر رہی"

ہوں اینڈ تم بلاوجہ مجھ سے خفا ہو کر بیٹھے ہو۔"مریم نے جتانے والے انداز میں کافی کی جانب اشارہ کرتے کہا۔

تو میں کیا کروں مجھے یہ بتادو تم! مجھے لگا تھا اگر تمھارے بیٹے تمھاری محبت"

میں آکر مان جاتے ہیں تو میرے بزنس کو سپورٹ مل جائے گی میں کون سا

یہ امید لگائے بیٹھا تھا کہ وہ اپنا سب کچھ مجھے سونپ دیں مگر تمھارے اس

پاگل بیٹے کا غرور ہی نہیں ٹوٹتا۔منہ کی کھائے گا وہ دیکھنا تم۔۔۔۔یہ جو اس کی عادت ہے ناجو غرور اس نے اپنے باپ سے لیا ہے کہیں کا نہیں چھوڑے گا اسے۔"مسٹر لغاری غصے میں ناجانے کیا کیا بولے جا رہے تھے۔

"فائن مجھے تو طعنے دینا بند کرو میں نے ان پر تمھیں فوقیت دی تھی اور تم ایسے مجھ سے الجھ رہے ہو جیسے میں تمھیں چھوڑ کر ان کے پاس چلی گئی ہوں اور وہ آگے سے میری بے قدری کر رہے ہیں۔"مریم نے جتلاتے انداز میں کہا تھا۔

"اگر سب ایسا چلتا رہا نا مریم تو کہیں نا کہیں یہ نوبت بھی آ ہی جائے گی جب تمھیں اپنا ہائی لائف سٹائل مینٹین کرنے کے لیے واپس ان کے پاس ہی جانا پڑے گا۔"مسٹر لغاری نے مستقبل کی تصویر کھینچی تو مریم کی پیشانی پر پر سوچ لکیریں بھر آئیں۔

مصطفیٰ کوئی اور راستہ نہیں؟تم کسی اور سے کولیبریٹ کرلو کسی اور کے "
ساتھ بزنس مرج کرلو۔"مریم نے فکر مند انداز میں اس کے قریب آتے
کہا تھا۔

کون ہے مریم جو یہ رسک لے گا۔تم نہیں جانتی میری کمپنی کی ریپوٹیشن "
بہت خراب ہو رہی ہے ابھی تو صرف چند افراد جانتے ہیں آہستہ آہستہ سب
جان جائیں گے۔پھر کون کرے گا میری مدد؟"مسٹر لغاری نے شکستہ لہجے
میں کہا۔

میں کہتی تھی تم سے کہ ہر وقت پارٹیز انجوائے مینٹ ولڈ ٹورز کے ساتھ "
ساتھ اپنے کام پر بھی توجہ دو مگر تم نے میری ایک نہیں مانی۔"مریم نے
ملامتی نظروں سے شوہر کو دیکھا۔

پہلے تو تمھیں یہی سب چاہیے ہوتا تھا۔"ترش لہجے میں جواب آیا۔"
ہاں مگر اپنے کام کو نگلیکٹ کرنے کو کبھی نہیں کہا تھا۔نا تم اتنے بے فکر "
ہوتے اور نا آج یہ دن دیکھنا پڑتا۔"مریم نے نفی میں سر ہلاتے کہا۔

اچھا اب یہ لیکچر مت دو۔"کافی کا گھونٹ بھرتے مصطفٰی نے ایک سخت" نظر مریم پر ڈالی تھی۔

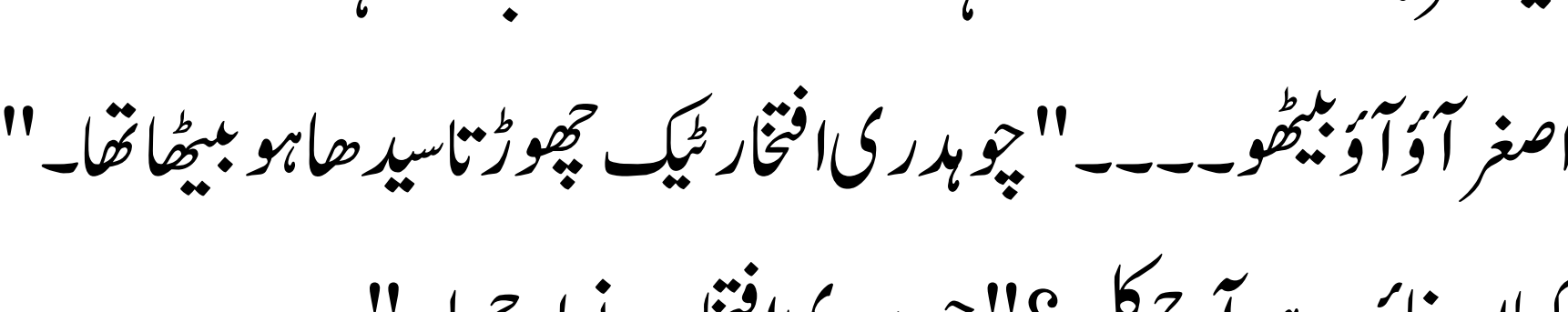

رات کے نو بجے چوہدری افتخار اپنے آفس چیئر پر جھولتا کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔جب اس کے ایک حاض آدمی آفس میں داخل ہوا تھا۔

ہیلو سر!"آنے والے نے ہاتھ ماتھے تک لے جاتے کہا تھا۔"

اصغر آؤ آؤ بیٹھو۔۔۔"چوہدری افتخار ٹیک چھوڑتا سیدھا ہو بیٹھا تھا۔"

کہاں غائب ہو آج کل؟"چوہدری افتخار نے پوچھا۔"

چوہدری صاحب آپ کے کام کے سلسلے میں ہی آج کل نرگھس میڈم" کے ارد گرد گھوم رہا ہوں ویسے بڑی سخت جان خاتون ہیں قابو ہی نہیں آ رہی۔"اصغر نامی شخص نے کمینی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"جانتا تھا وہ قابو نہیں آئے گی کچھ زیادہ ہی اصول پرست ہے وہ اس لیے اب اپنے جیسے بے اصولی لوگوں کو پکڑنے کا سوچا ہے۔اس کا پیچھا چھوڑ دو۔"چوہدری نے سامنے پڑے ولڈ گلوب کو گھماتے کہا تھا۔مگر نظروں کا ارتکاز بتا رہا تھا کہ اس کے دماغ میں کچھ اور چل رہا ہے۔

"سر اسی سلسلے میں تو آیا ہوں آپ کی خدمت میں۔ایک نئی خبر کے ساتھ۔یقین جانیں بڑی خوشی ہو گی آپ کو جان کر۔"اصغر نے سنسنی پھیلانے کے انداز میں کہا تھا۔

"کیا ہوا سہیر آفندی کی بربادی کی خبر لے کر آئے ہو کیا؟"

چوہدری افتخار کے ہواسوں پر پر وقت سہیر آفندی ہی چھایا رہتا تھا۔

نہیں سر پر اس بربادی تک پہنچنے کا ایک ذریعہ یا کہیں کہ اپنے دشمن کو زیر" کرنے کے لیے ایک مہرہ۔"اصغر کی مسکراہٹ اس بات کا ثبوت تھی کہ وہ بات چوہدری کے لیے بہت اہم ہے۔

تو جلدی بولو ناں۔"چوہدری افتخار نے بے چینی سے آگے ہوتے ہوئے" کہا اور دونوں کہنیاں ٹیبل پر ٹکائے انگلیوں کو باہم پیوست کر لیا۔

"بولتے ہیں اتنی جلدی کیا ہے چوہدری صاحب زرہ۔۔۔۔"

منہ مانگی قیمت دوں گا اب بکو۔"چوہدری افتخار اس کی فطرت سے واقف" تھا اس لیے فوراً سمجھ گیا۔

اچھا تو سنیں۔۔۔آج کل بزنس سرکل میں ایک نئی خبر گردش کر رہی" ہے وہ ہے مصطفٰی لغاری کا ڈوبتا ہوا بزنس اور اس وجہ سے بہت سے فائنینسرز نے اس کے سر پر سے ہاتھ ہٹا لیا ہے۔"اصغر نے خبر سنا کر چوہدری کے چہرے کو پڑھنے کی کوشش کی۔

اچھااوراس سے میرا کیا مطلب؟"چوہدری افتخار نے ماتھے پر بل ڈالے" پر سوچ انداز میں پوچھا۔اتنا تو وہ جانتا تھا کہ اصغر بلاوجہ بات کو طول نہیں دے رہا۔

اس سے تو آپ کو مطلب نہیں ہے مگر اس کی بیوی سے تو مطلب ہو سکتا" ہے ناں۔" کمینگی سے مسکراتے اصغر نے چوہدری کو دیکھا جو اس کی بات پر مسکرا دیا۔

کیا اصغر تم بھی۔۔۔۔ابھی مجھے عیاشی کی نہیں اپنے دشمن کی بربادی کا" "سوچنا ہے۔

سر عیاشی کی نہیں دشمن کی بربادی کی ہی بات ہے۔آپ جانتے ہیں اس" لغاری کی بیوی ہے کون؟"اصغر کے سوال پر چوہدری کے بھنوؤں کے درمیان کا فاصلہ سمٹا۔

سہیر آفندی کی ماں! ابراہیم آفندی کی بیوی جس نے ابراہیم آفندی سے" طلاق لے کر لغاری سے شادی کر لی تھی۔اور اس بات کو بہت کم لوگ جانتے ہیں۔"اصغر کی بات پر چوہدری افتخار کا فلک شگاف قہقہہ گونجا تھا۔ کمال کر دیا تم نے اصغر ہاہاہاہاہاہا بہت ہی عمدہ خبر سنائی ہے۔واہ خوش کر" دیا تم نے اصغر دل چاہتا ہے تمھارا منہ چوم لوں۔"چوہدری افتخار کی خوشی دیکھ کر اصغر بھی خوش ہو گیا کیونکہ جتنا چوہدری خوش ہو گا اصغر کو ملنے والی رقم اتنی ہی زیادہ ہو گی۔

سر آپ سمجھ رہے ہیں کہ آگے کیا کرنا ہے؟"اصغر نے مسکرا کر پوچھا۔" ہاں ہاں اب اس لغاری سے ملاقات کرنی ہے اور اس کی ڈولتی ناؤ کر سہارا" دینا ہے اور اس کے بعد۔۔۔۔۔۔"چوہدری افتخار ذو معنی انداز میں کہتا بات اُدھوری چھوڑ گیا۔

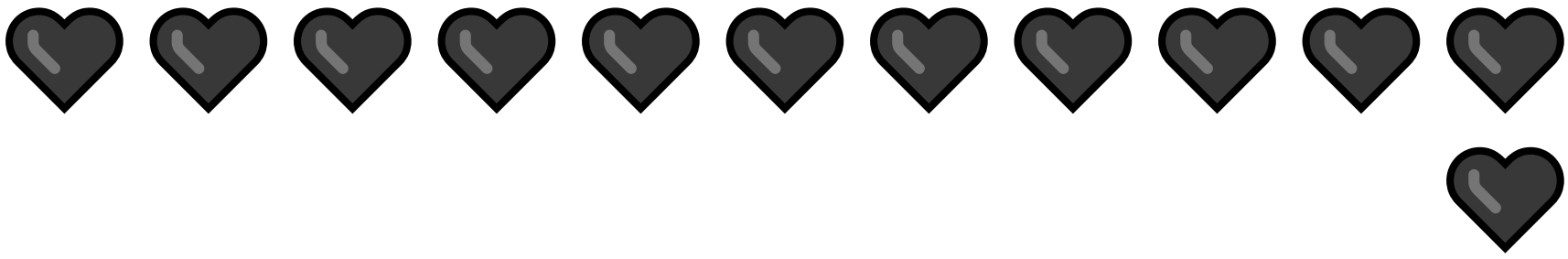

سہیر آفس سے لوٹا تو سیدھا انیکسی کی جانب چلا گیا کیونکہ انیکسی سے آنے والی بے ہنگم آوازیں اس بات کا ثبوت تھیں کہ ساحر آفندی ابھی تک انیکسی میں ہی ہے۔

سہیر جوں ہی اندر داخل ہوا تو ساحر نے پیانو کیز پر سے ہاتھ ہٹا لیا۔ مگر وہیں سٹول پر بیٹھا رہا۔

آج کیا ڈسٹرب کر رہا ہے تمھیں؟" سہیر نے ساحر کے سر پر ہاتھ پھیرتے پوچھا تھا بلکل جیسے کوئی بڑا کسی بچے کو پریشان دیکھ کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے اسے اپنے ہونے کا احساس دلاتا اس سے اس کی پریشانی کا پوچھتا ہے۔

کبھی کبھی مجھے میرا اپنا وجود بے انتہا ڈسٹرب کرنے لگتا ہے جی چاہتا ہے"
خود کو ختم کر ڈالوں!"ساحر نے پیانو پر نظریں جمائے کہا۔
تم نے میڈیسنز لینا چھوڑ دی ہیں؟"سہیر نے اس کا چہرہ اپنی جانب"
موڑتے پوچھا تھا۔
نہیں لے رہا ہوں مگر میڈیسن لے کر ہم اپنے ماضی سے جان نہیں چھڑوا"
سکتے نا سہیر۔۔۔۔کوئی میڈیسن ایسی ہے جو میری یاد کے پردے سے
میرے باپ کی سسکیاں مٹا سکے۔جو مجھے ہر وہ اذیت بھر المحہ بھلا سکے جو
میرے باپ نے یہاں جھیلا تھا۔۔۔۔۔۔وہ تکلیف جو تم نے
سہی۔۔۔۔۔یا وہ جو میں نے محسوس کیا۔۔۔"ساحر نے نظریں سہیر کی
نظروں میں گھاڑی تو ایک لمحے کو سہیر بھی پریشان ہو رہا تھا۔ساحر کی
آنکھوں میں مانو خون اترا ہوا تھا۔
کیوں آتے ہو انیکسی میں ساحر یہ خود اذیتی کا کون سا طریقہ ہے؟"سہیر"
نے افسردہ لہجے میں ساحر کو دیکھا۔

تواور کیا کروں سہیر میں جانتا ہوں تو آج بھی ان کی کمی کو محسوس کرتا" ہے۔کل رات بھی تم روئے تھے سہیر اور یہ سب میری وجہ سے ہوا میرے جنون میرے پاگل پن کی وجہ سے وہ تمھیں اور بابا کو چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔۔۔"ساحر نے شکستہ لہجے میں کہا۔

ایسا کچھ بھی نہیں ہے ساحر نا میں اس عورت کے لیے رویا تھا۔بس بابا یاد آ" گئے تھے۔۔۔اور دوسری بات ان کے جانے کی وجہ تم نہیں بلکہ تمھاری حالت کی وجہ وہ عورت ہے اس لیے ان چیزوں کو سر پر سوار مت کرو۔" سہیر نے ساحر کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے کہا۔

وجہ میں ہوں سہیر اور وہ اب بھی تم سے مل کر سب پہلے کے جیسے ٹھیک" کرنے کا بول رہی تھی مگر یہاں بھی میں ہوں سہیر اور میں کبھی بھی ان لوگوں کو تمھیں کسی آپشن کی طرح یوز نہیں کرنے دوں گا۔"ساحر نے مضبوط لہجے میں کہا تھا۔

مطلب؟کیا کہا ہے انھوں نے اب؟"سہیر نے سوال کیا جواباً ساحر نے "
اسے مسٹر لغاری کے بزنس کی حالت بتادی تھی۔
اوو میں بھی کہوں یہ ممتا کیوں جاگ اٹھی۔خیر وہ سب چھوڑو ساحر مجھے "
تم سے کچھ کہنا ہے پر مجھ سے وعدہ کرو کہ ناتو بات چھوڑ کر جاؤ گے اور ناہی
غصہ کرو گے۔"سہیر نے پہلے ہی تسلی چاہی تھی کیونکہ جو وہ کہنے جارہا تھا
اس پر ساحر کا ریاکشن لازمی بات تھی۔ڈاکٹر نبیل سے وہ آنے سے پہلے
بات کر کے آیا تھا اور اسی نے ہی سہیر کو یہ مشورہ دیا تھا۔
بات چھوڑ کر نہیں جاوں گا غصے کی کوئی گارنٹی نہیں۔"ساحر نے کندھے "
اچکاتے اپنی مجبوری بتائی۔
ساحر تم شادی کر لو ج۔۔۔۔۔"سہیر کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی "
ساحر نے سوال داغ دیا۔
کس سے کروں؟"ساحر سہیر کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔"

جو بھی پسند ہے اس سے کر لو مجھے بتاؤ میں خود اس کی فیملی سے بات کروں" گا۔"سہیر نے پر جوش انداز میں کہا کہ آج ساحر بات کا جواب دے رہا تھا۔

جو پسند ہے اسے میں پسند نہیں۔"ساحر نے سہیر کو دیکھتے کہا۔"

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ تم جیسا گڈ لو کینگ انسان اسے کیسے پسند نہیں۔""" سہیر نے ساحر کی بات پر نا سمجھی بھری حیرت سے اسے دیکھا۔

میرے جیسا پسند ہے مگر میں نہیں۔"ساحر نے منہ میں بڑبڑایا۔"

کیا کہا؟"سہیر نے استفامیہ نظریں ساحر کے چہرے پر گھاڑتے کہا۔"

سہیر تم میری آڑ میں خود کو گڈ لو کینگ کہہ رہے ہو؟"ساحر نے تیکھی" مسکراہٹ کے ساتھ سہیر کو دیکھتے کہا۔

بات نہیں بدل سکتے تم نے وعدہ کیا تھا۔"سہیر نے ماتھے پر بل ڈالے" کہا۔

سہیر اس بات کو بھول جاؤ یار وہ لڑکی بس اچھی لگی تھی بٹ آئی تھنک وہ" میرے ساتھ کمپیٹیبل نہیں۔"ساحر نے گہرا سانس لیتے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا۔

تو جو کمپیٹیبل ہے اس کو تم نے خود منع کر دیا۔"سہیر نے پھر سے اسی" ٹاپک پر آتے کہا جس کی جانب ساحر جانا نہیں چاہتا تھا۔ساحر نے کوئی جواب نا دیا تھا۔

اچھا کل نکاح پے چل رہے ہو تم میرے ساتھ عمار نے سپیشلی انوائیٹ" کیا ہے۔"سہیر نے موضوع گفتگو بدلنا چاہا۔

مجھ سے نہیں ہوتا یہ سب تم چلے جانا ویسے ضرورت تو نہیں ہے مگر" تمھاری مرضی۔"ساحر نے لاپرواہی سے کندھے اچکاتے کہا تھا جیسے کوئی انتہائی غیر ضروری بات ہو۔

ساحر اس نے اسپیشلی بلایا ہے اور پھر مشعل نے بھی کہا تھا مجھے آنے" کو۔"سہیر نے مشعل کا حوالہ دیا۔

گڈ پھر تو تمھیں ضرور جانا چاہیے اور ہو سکے تو اپنی منگیتر کے ساتھ ہی رہنا" اور واپس اس کے وہاں سے آنے کے بعد ہی آنا۔" ساحر نے واپس پیانو کی پر ہاتھ رکھتے کہا تھا جب ایک بے ہنگم آواز پر سہیر نے کان پر ہاتھ رکھتے دوسرے ہاتھ سے ساحر کا ہاتھ تھام کر اسے روکا تھا۔

عجیب انسان ہو تم ساحر۔" سہیر نے نفی میں سر ہلاتے کہا۔"

"شکریہ! جو سب کہتے ہیں وہ تم بھی کہہ دو کوئی مسلہ نہیں۔"

تم چاہتے کیا ہو میرے بھائی؟" سہیر نا سمجھی سے ہنس دیا۔"

میں صرف اور صرف تمھاری خوشی سہیر۔ میں نہیں چاہتا جو بابا پر بیتی وہ" کبھی تمھارے ساتھ ہو بس اس لیے مجھے تمھاری منگیتر کا اس آدمی کے ارد گرد ہونا پسند نہیں۔" ساحر نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔

ہر عورت شک کرنے کے لیے نہیں ہوتی ساحر!" سہیر نے پاس پڑی" چیئر کھینچ کر ساحر کے پاس بیٹھتے کہا۔

جب دھوکہ ایک ماں سے ملے تو دنیا کی کسی عورت پر یقین کرنے کا دل" چاہے گا۔" ساحر نے ایک تاویل دی مگر حقیقتاً اُسے مشعل سے ایسا کوئی خطرہ نہیں تھا۔ سچ تو یہ تھا کہ وہ مشعل کے ارد گرد کسی کو دیکھ ہی نہیں سکتا تھا۔ سہیر کو مار جن دے دیتا تھا کیونکہ وہ اس کے لیے اس دنیا میں سب سے زیادہ اہم تھا۔ سہیر لاجواب سا ساحر کو دیکھتا رہا۔

گھورو مت مجھے پیانو سیکھا دو۔" ساحر نے سہیر کے بال بگاڑتے ہوئے" کہا۔

کبھی بھی نہیں!" سہیر نے ہنس کر کہا۔"

میں جا رہا ہوں چینج کرنے پانچ منٹ ہیں تم بھی پہنچو کچھ ضروری ڈیٹیلز" ڈسکس کرنی ہیں۔ اور یہ پیانو تمھارے بس کا روگ نہیں ہے سو سٹاپ ٹرائینگ!" سہیر کہہ کر باہر نکلا تھا ابھی چند قدم چلا تھا جب بے یقینی سے پلٹا تھا اور ساحر کو نا سمجھی سے دیکھنے لگا۔

ساحر آنکھیں بند کئے پیانو پر وہی دھن بہت مہارت سے بجا رہا تھا جو اس کا باپ بجایا کرتا تھا۔ بند آنکھوں سے اس کی انگلیاں جس تیزی اور مہارت سے پیانو پر چل رہیں تھی اس سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ اس کام میں ماہر ہے۔

دھن ختم ہونے پر ساحر نے پلٹ کر سہیر کی جانب دیکھا۔

ایک چھوٹی سی کوشش !" ساحر کہتا انیکسی سے باہر چلا گیا اور سہیر بس نا" سمجھی سے تین لفظ ہی کہہ پایا۔

" ! الو کا پٹھا"

سمیع سہیر کی فائل لے کر آیا تھا سہیر جو کسی ویڈیو کانفرنس میں مصروف تھا اور سمیع اس کے انتظار میں بیٹھا تھا جب ساحر سگریٹ سلگاتا گہری نظروں سے سمیع کو دیکھ رہا تھا۔ جس پر سمیع تھوڑا گڑبڑایا تھا مگر ظاہر نہیں کیا۔

سمیع!"ساحر نے ویسے ہی گھورتے اسے پکارا۔"

جی سر!"سمیع نے بظاہر کانفیڈینٹ لہجے میں کہا مگر ساحر کا ایسے دیکھنا اسے پریشان کرنے کے ہی کافی تھا۔

سمیع مجھے لغاری کی انفارمیشن چاہیے وہ کیا کرتا کس سے ملتا ہے سب کچھ اور یہ کام تم کروگے۔"ساحر نے سمیع کا اپنے نظروں کا مرکز بنائے کہا۔

میں کیوں سر! میرا مطلب شان آپ کے کام۔۔۔۔۔۔"سمیع کی بات پر ساحر نے دائیاں آبرو اٹھا کر اسے دیکھا تو سمیع میں بات مکمل کرنے کی ہمت نا رہی تھی۔

اب تم کروگے میرا یہ کام۔"ساحر نے زیر لب مسکراتے کہا تھا۔"

تاکہ غلطی ہو تو چھری میری گردن پر پڑے۔۔۔۔۔شان کے بھی بڑے"
عیش ہیں۔" سمیع نے دل میں سوچا۔

شان میرے دوسرے کام میں مصروف ہے اس لیے یہ کام تو تم کو ہی"
کرنا پڑے گا۔۔۔۔مجھے لغاری کی پل پل کی رپورٹ چاہیے اور ویسے بھی تم
تو آج کل فارغ ہی ہو۔" ساحر نے شان کی مصروفیت کا بتاتے آخر میں
سمیع کی حالت سے لطف اندوز ہوتے کہا۔

میں بھی بزی ہوں سر!" سمیع منمنایا۔"

سیر ئیسلی سمیع؟ ایک بات بتاؤ تمھاری مصروفیت ہی کیا ہے سمیع سوائے"
میری زندگی عذاب بنانے کے اور میری جاسوسی کرنے کے۔۔۔۔اور اس
کی نوبت بھی زرہ کم ہی آئے گی بی کاز ٹرسٹ می میں کافی سدھر گیا
ہوں۔" ساحر نے ہنس کر کہا تھا۔

آپ کا یہ سدھرنا ہی تو سمجھ سے باہر ہے سر!" سمیع نے ہمت کر کے کہہ "
دیا مگر ساحر کے چہرے کے زاویے دیکھ کر فوراً وہاں سے رفو چکر ہونے کا
سوچا۔
میں دیکھوں سہیر سر فارغ ہو گئے ہوں گے۔" سمیع کے جانے کے بعد
سہیر نے اس کو اندر جانے تک گھورتے ہوئے دیکھا تھا۔
ایڈیٹ!" سر جھٹکتا ساحر واپس اپنے کام میں بزی ہو گیا۔"

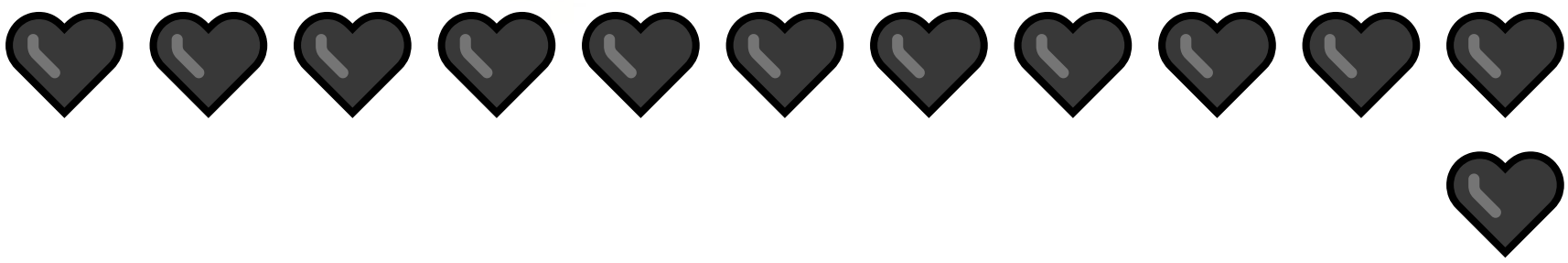

اگلی صبح سورج اپنے مخصوص نظام کے تحت بہت سے نئے واقعات کے
ساتھ طلوع ہوتا ہر سو اپنی روشنی بکھیر چکا تھا۔ ہر زی روح اپنے اپنے

معمولات زندگی میں مصروف تھا۔ مشعل بھی جلدی سے تیار ہوتی موحد کے ساتھ مشعل کے گھر چلی گئی تھی جہاں سے وہ مشعل کے ساتھ پارلر جانے والی تھی۔۔۔۔۔۔رات بھی سہیر نے کال کر کے اسے پک کرنے کا پوچھا تھا مگر اس نے موحد کے ساتھ آنے کا کہا تھا اور ابھی بھی موحد اسے ایمان کے گھر چھوڑ آیا تھا۔ جہاں ایمان تیاریوں میں مصروف تھی اور اس کے ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے۔ مشعل ایمان کی حالت سے کافی لطف اندوز ورہی تھی۔

"کیا ہوا مانی آج اتنی کنفیوز کیوں ہے؟ پہلے تو بری دبھنگ بنی پرتی تھی اب کیا ہوا؟" مشعل نے ہنس کر پوچھا تھا۔

"یار مشی مجھے یقین نہیں آرہا کہ میرا نکاح ہونے جارہا ہے وہ بھی اس عمار کے بچے سے۔۔۔۔۔" ایمان نے کمرے میں چکر کاٹتے کہا۔

"اب منگنی اس سے ہوئی ہے تو نکاح بھی تو اسی سے ہو گا ناں پاگل اور پھر تیری تو یہ بچپن کی خواہش تھی ناں۔" مشعل نے اسے یاد دلایا تھا۔

چپ مشی عمار کے سامنے یہ مت بول دینا اسے کبھی نہیں بتاؤں گی کہ "
میری اس پر بچپن سے نظر تھی۔"ایمان نے عاشق مراج لوگوں کے انداز
میں کہا تھا۔

پر یار مشی جیسے وہ آج کل مجھے دیکھتا ہے ناں مجھے لگتا ہے اسے پتہ چل گیا"
ہے کہ یہ میری ہی دعائیں تھیں جو نور کے ساتھ اس کا رشتہ نا ہو سکا اور اب
وہ پہلے مجھے اپنے پیار میں پھنسائے گا اور پھر مجھ سے بدلہ لے گا۔"ایمان
کے ناولز کا کیڑا بڑے دنوں بعد جاگا تھا اور اب اپنی پوری رفتار سے اس کے
دماغ میں ایسے آئیڈیاز اور باتیں ڈال رہا تھا۔

اللہ کی پناہ مانی کیسی باتیں کر رہی ہے۔" مشعل نے ایمان کا ماتھا پیٹا تھا۔"
یہ کون سا طریقہ تھا ماتھا پھلا پیٹنے کا؟"ایمان نے ماتھے پر بل ڈالے کہا۔"
اب ایسی باتیں تیرے دماغ میں آئیں گی تو تیرا سر ہی پیٹوں گی ناں۔""
مشعل نے ایک ادا سے کہا تھا۔

مشی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے یار!"ایمان روہانسی ہو گئی۔"

اب اپنا ٹوپی ڈرامہ بند کر اور مجھے اچھی سے چائے پلا!" مشعل نے اسے" بازو سے پکڑ کر اٹھاتے کہا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مسٹر لغاری سگار کا کش لگاتے ریسٹورینٹ میں داخل ہوے تھے ایک نظر پورے حال میں دیکھا اور ریسیپشن سے کچھ انفارمیشن لیتے مطلوبہ ٹیبل کی جانب بڑھے تھے جہاں کوئی ان کے انتظار میں بیٹھا تھا۔

ہیلو!" مصطفٰی لغاری اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے اپنا انٹروڈکشن کروایا تھا۔" آیئے مسٹر لغاری آپ کو کون نہیں جانتا۔" مقابل نے ذو معنی" مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔

جانتے تو آپ کو بھی سب ہی ہیں مسٹر افتخار۔۔۔۔۔"مسٹر لغاری نے"
بھی انہی کے انداز میں کہا۔

ہاہاہا۔۔۔آئی لائک اٹ میرا دل کہہ رہا ہے آپ سے ملاقات اچھی رہے"
گی۔"چوہدری نے ویٹر کو اشارہ کرتے اپنی جانب بلاتے کہا تھا۔

یس سر!"ویٹر نے اپنے مخصوص پر فیشنل انداز میں آتے ہی پوچھا۔آرڈر"
کے بعد مسٹر لغاری نے بات کا آغاز کیا۔

"کیا میں جان سکتا ہوں کہ آپ نے مجھے یہاں کیوں بلایا؟"
مسٹر لغاری نے اپنے محصوض سٹائل میں کہا تھا۔

آپ کے فایدے کے لیے لغاری صاحب۔"چوہدری نے مبہم"
مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔

بچہ تو ہوں نہیں چوہدری صاحب جو سمجھ نا سکوں کے میرے فایدے"
کے پیچھے آپ کا بھی فایدہ چھپا ہے۔"مسٹر لغاری نے پیچھے ہوتے آرام
دے حالت میں بیٹھتے کہا تھا۔انگوٹھا ٹھوڑی کے نیچے ٹکائے دو انگلیوں کو

گال پر رکھے وہ سامنے بیٹھے انسان کے بارے میں جاننے کی کوشش کر رہا تھا جس کے بارے میں وہ اچھے سے جانتا تھا کہ بنا مطلب وہ اپنی اولاد پر مہربان نہیں ہوتا۔

میرا فایدہ ہو گا یا نہیں وہ آپ کے فیصلے پر منحصر ہے لغاری صاحب۔""

چوہدری افتخار نے موضوع کی جانب آتے کہا۔

مطلب؟"افتخار نے نا سمجھی سے کہا۔"

تمھاری طرح میں بھی آفندیز سے سب چھین لینا چاہتا ہوں۔جب دشمن" ایک ہو تو دوستی کر لینی چاہیے۔"چوہدری افتخار نے اپنا مقصد بیان کیا۔

آپ کو کسی نے غلط انفارمیشن دی ہے کہ مجھے آفندیز سے کوئی مسلہ یا" دشمنی ہے یا پھر میں ان سے سب چھیننا چاہتا ہوں۔"مسٹر لغاری نے کندھے اچکاتے کہا۔

ہاہاہا اچھا ہے مسٹر لغاری سب چھین تو لیا ہے آپ نے ان سے ابراہیم" آفندی سے اس کی سب سے قیمتی چیز اس کی بیوی اور اس کے بچوں کی ماں

کو چھین لیااور کہتے ہیں کہ کچھ چھیننا نہیں چاہتے۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔"

چوہدری کی بات پر مسٹر لغاری کے چہرے کے زاویے بگڑے تھے۔

وہ اپنی مرضی سے میرے پاس آئی تھی اس میں اور ابراہیم آفندی میں "

پہلے سے پرابلمز چل رہی تھیں۔"مسٹر لغاری نے ناجانے کیوں مگر

جسٹیفیکیشن دیناضروری سمجھا۔ویٹران کا آرڈر لا چکا تھا۔جیسے چوہدری

افتخار نے اشارہ کر کے سرو کرنے کو کہا تھا۔

وہی تو اب جب تم اسے وہ سب نہیں دے پاؤ گے تو شاید وہ کسی اور کے "

پاس۔۔۔۔۔"چوہدری افتخار نے پل میں آپ سے تم پر آتے مسٹر

لغاری کی کمزور نس دبائی تھی تو وہ خاموش ہو گیا۔

میں جانتا ہوں تمھارا بزنس گھاٹے میں چل رہا ہے فائنیسرز نے ہاتھ اٹھ "

لیے ہیں تمھارے سر سے تمھیں بس میرے ساتھ ہاتھ ملانا ہو گا میں

تمھیں فائنیس بھی دوں گا اور سپورٹ بھی کروں گا تمھاری ڈوبتی کشتی کو

میں سہارا دوں گا اور میرے ساتھی بھی۔۔۔۔۔بس تمھیں ہر طرف یہ

خبر پھیلانی ہے کہ تم نے ہماری کمپنی کے ساتھ اشتراک کر لیا ہے۔"

چوہدری افتخار نے کافی میں شوگر ملاتے کہا تھا۔

اس سے کیا ہو گا؟" فوراً آنے والے سوال نے چوہدری افتخار کو مسکرانے "

پر مجبور کر دیا۔

کچھ زیادہ تو نہیں مگر بس سہیر آفندی کو یہ بتانا ہے کہ اس کی پیاری ماں" نے اس کے سب سے بڑے دشمن سے ہاتھ ملا لیا ہے۔اس سے اسے کافی زیادہ دکھ ہو گا۔" چوہدری نے عام سے انداز میں کہا۔

صرف اسے دکھ پہنچانے کے لیے تم اتنا کچھ کرنا چاہتے ہو۔" لغاری نے " مسکراتی نظروں سے چوہدری افتخار کی جانب دیکھا تھا۔

دشمنی میں سب جائز ہوتا ہے اور پھر سہیر آفندی کو ہر جانب سے چوٹ " پہنچانا چاہتا ہوں۔ایموشنلی، پروفیشنلی اور پرسنلی ہر جانب سے اسے ایسی چوٹ پہنچاؤ گا کہ وہ کچھ کرنے لائق نہیں رہے گا۔اس کے بھائی کی وجہ سے جو مجھے اور میرے بیٹے کو برداشت کرنا پڑا ہے اس کی سزا ان دونوں

بھائیوں کو ضرور ملے گی۔" چوہدری افتخار نے اپنا ہر سچ لغاری کے سامنے بیان کر دیا۔

اور اگر میں یہ سب جا کر ان دونوں سے کہہ دوں تو؟" مصطفٰی لغاری نے" ترچھی مسکراہٹ کے ساتھ چوہدری کی آنکھوں میں آنکھیں گھاڑ کر سوال پوچھا۔

پھر مجھے تو نقصان ہو گا ہی پر تمھارا بھی کوئی فایدہ نہیں ہو گا۔" دوٹوک" جواب نے مسٹر لغاری کو سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔

ویسے سنا ہے یہ کوشش بھی کر چکے ہو تم!" چوہدری نے جلا دینے والی" مسکراہٹ سے کہا تھا۔ جس پر مسٹر لغاری پہلو بدل کر رہ گئے۔

کچھ دن لے لو اور اچھے سے سوچ لو امید کرتا ہوں کہ اپنی بھلائی ہی دیکھو" گے۔"

چوہدری افتخار نے ٹیبل سے اپنا والٹ فون اور باقی چیزیں اٹھاتے چند نوٹ کپ کے نیچے رکھے اور باہر کی جانب قدم بڑھا گیا جبکہ مسٹر لغاری وہیں پر سوچ انداز میں بیٹھے رہے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مشعل اور ایمان ابھی پارلر سے تیار ہو کر نکلی تھیں۔ وہ دونوں آسمان سے اتری پریاں لگ رہیں تھی۔ ایمان نے سکن کلر کی میکسی کے ساتھ میرون کلر کا ڈوپٹہ لے رکھا تھا خوبصورت نقوش پر بیوٹیشن کی مہارت اور جدید ہیر سٹائل سے وہ بہت شاندار لگ رہی تھی۔ ہاتھوں پر مہندی اور خوبصورت جیولری اس پر جی بھر کے روپ آیا تھا۔

مشعل فان کلر کے ٹراؤزر اور شرٹ کے ساتھ لائیٹ میک اپ کے ساتھ بہت پیاری لگ رہی تھی۔ بالوں کو کرل کر کے حسب عادت کھلا چھوڑ دیا تھا جی بھر کے کاجل اور مسکارے نے اس کی آنکھوں کو مزید تیر تلوار سے لیس کر دیا تھا۔

ایمان کے والد آفتاب صاحب کے کہنے پر موحد ہی ان دونوں کو پک کر کے حال تک لا رہ تھا۔

"یہ کیا بن گئی ہو تم دونوں؟" موحد نے بیک ویو مرر سے ان دونوں کو دیکھتے شرارت سے کہا تھا۔

"کیوں اچھی نہیں لگ رہی؟" ایمان نے پریشان ہو کر پوچھا تھا۔

"مشی نے تو کہا تھا میں بہت اچھی لگ رہی ہوں۔" مشعل جانتی تھی کہ موحد بس ان دونوں کو ستانے کے لیے کہہ رہ ہے۔

یار اس سے اچھا میک اپ تو تم نے اپنی مشعل کا کیا تھا۔" موحد کی بات پر" مشعل نے سر نفی میں ہلا کر بھائی کو دیکھا تھا اور ایمان بھی سمجھتی مسکرانے لگی۔

ٹھیک ہے موحد بھائی آپ کی شادی پر ہم آپ کی دلہن کو کوئی ڈزنی لوک" دیں گے کیوں مشی؟" ایمان نے چہک کر ایمان سے اس کی رائے مانگی۔

ہاں موحد بھائی کی دلہن کو ہم میلیفیسینٹ والا لوک دین گے بھائی کو" انجلینا جولی بہت پسند ہے ناں۔" مشعل نے بھی اپنے پرانے بدلے چکاتے ہوئے کہا۔

ان سب کے قہقہے گاڑی میں گھونجنے لگے جو اپنی منزل کی جانب گامزن تھی۔

نکاح میں سہیر اور انیتا نے شرکت کی تھی۔ ساحر نے پہلے ہی آنے سے انکار کر دیا تھا۔ انیتا بھی ساحر کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی اور مشعل بھی اس کے نا آنے پر کافی مطمین تھی۔

عمار سادہ سے سوٹ پر ویسٹ کورٹ پہنے بہت اچھا لگ رہا تھا۔ نکاح کی ارینجمینٹس کافی اچھی تھیں۔ مشعل کسی کام سے باہر آئی تھی جہاں سے سہیر اور انیتا اندر آ رہے تھے سہیر مشعل کو فدا ہونے والی نظروں سے دیکھتا اس کی جانب آیا تھا جب کہ مشعل کا سارا دھیان انیتا پر تھا جو اسے آج بھی پہلے کے جیسے شاندار لگی تھی مگر اس کے اندر کا سپارک کہیں گم ہو گیا تھا۔

لو کنگ بیوٹیفل !" سہیر کی آواز پر مشعل نے چونک کر سہیر کی جانب " دیکھا تھا۔

تھینک یو!"سہیر کی نظروں سے کنفیوز ہوتی مشعل کہہ کر انیتا کی طرف" مڑ گئی۔

کیسی ہیں آپ؟"مشعل انیتا سے گلے ملتے پوچھنے لگی۔"

بلکل ٹھیک تم بتاؤ۔ بائے داوے یو آر لوکنگ لولی!"انیتا نے خوشدلی سے" جواب دیا تھا۔

میں بھی ٹھیک ہوں۔ آپ بھی ہمیشہ کے جیسے بہت پیاری لگ رہی ہیں" آئیں ایمان کے پاس چلتے ہیں۔"مشعل نے اس کا ہاتھ تھامتے کہا۔

مشعل کو یہاں سے بھاگنے کی کچھ زیادہ ہی جلدی ہے۔"سہیر نے ہنس کر" کہا۔

اب ایسے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھو گے تو وہ بیچاری کیا کرے۔"انیتا نے" مشعل کی طرف دیکھ کر کہا تو سہیر مسکرا دیا اور مشعل مذید لال ہو گئی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

نکاح کی رسم کے بعد ایمان کو باہر لایا گیا تھا جہاں عمار ایمان کا روپ دیکھ کر سہی معنوں میں گھائل ہوا تھا۔ایمان کو عمار کے پہلو میں بٹھا دیا گیا تھا اور ایمان نے ہاتھوں کر سختی سے پکڑ کر اپنی کنفیوژن کو مٹانے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی جو عمار بہت اچھے سے نوٹ کر رہا تھا اور بجلی کی رفتار سے چلتی ایمان کی زبان کو آج بند دیکھ کر عمار اس کی حالت سے لطف اندوز ہو رہا تھا دوسری جانب اسے اپنے دل کی حالت پر بھی حیرت ہو رہی تھی جو نکاح کے دو بول کے بعد سے عجیب طرز سے ڈھرک رہا تھا۔ایمان خود پر عمار کی نظریں اور محویت محسوس کر رہی تھی اور وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی۔ مشعل بھی ایمان کو ایسے گھبراتے دیکھ کر دل ہی دل میں ہنسے جا رہی تھی اور اسے ستانے کے لیے بار بار اسے عمار کے قریب ہو کر مسکرانے کو کہہ

رہی تھی اور عجیب طرز کے پوز بنانے کو کہہ کر ایمان کا ضبط آزما رہی تھی جو دل ہی دل میں مشعل کو کہیں سلواتیں سناتی اس سے بھرپور بدلہ لینے کا پلان بنا چکی تھی۔

سمیر بھی مشعل کی شرارتوں کو کچھ فاصلے پر بیٹھا اچھے سے انجوائے کر رہا تھا۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد سب اپنے اپنے گھر جانے کو تیار تھے جب عمار نے اپنی بھابھی سمیرا سے ریکوئسٹ کی تھی کہ وہ ایمان سے کچھ وقت اکیلے میں بات کرنا چاہتا تھا کیونکہ آج جو ایمان کی حالت تھی عمار کو اچھے سے اندازہ تھا کہ اگلے کئی دن وہ عمار کے سامنے نہیں آنے والی۔

سمیرا ایمان کو لے کر بات کرنے کے لیے برائڈل روم میں آئی تھی جہاں عمار اس کا انتظار کر رہا تھا۔

اندر آتے ہی ایمان کو حیرت ہوئی تھی اسے سمیرا بھابھی سے ایسی امید نا تھی۔ مگر عمار کی بات پر ایمان کی رہی سہی ہمت بھی جواب دے گئی تھی۔

تھینک یو بھابھی!"عمار نے بھابھی کا شکریہ ادا کیا تو ایمان نے وہاں سے "
بھاگ جانا چاہا۔
بات کر لو اپنی بیگم سے مگر پانچ منٹ ہیں میں باہر ویٹ کرتی ہوں۔زیادہ"
ٹائم مت لگانا۔"سمیرا مسکرا کر کہتی باہر چلی گی اور ایمان تو پتھر کی مورت
بنی وہیں کونے میں کھڑی رہی تھی۔
مرحبا!"عمار نے مسکراہٹ دباتے ایمان کے قریب آتے کہا۔"
ایمان نے نا سمجھی سے عمار کو دیکھا۔
یار ایسے ہی تو وہ تمھارے ناولز والے لڑکے کہتے ہیں ناں۔میں نے کل"
پوری ریسرچ کی تھی کہ ناول کی دیوانی لڑکیوں کو سلام کیسے کرنا ہے،
"انھیں خوش کیسے کرنا ہے پیار کا اظہار کیسے۔۔۔۔۔
پیار کہاں سے آگیا؟"عمار کی بات کاٹتے ایمان نے تنک کر پوچھا تھا تو عمار"
کی شوخی کو کچھ بریک لگی۔

اب ناولز میں نکاح کے بعد تو ایسے ہی اچانک سے لڑکی دلہن بن کر " سامنے آتی ہے تو لڑکا اپنا دل ہار دیتا ہے۔"عمار نے ایمان کو اپنی پر تپش نگاہوں کے حصار میں لیتے کہا تھا۔عمار کی بات پر ایمان کو منگنی کے بعد فون پر مشعل سے کہے گے الفاظ یاد آئے تھے۔

میرے ناولز میں بھی تو ایسے ہی ہوتا ہے لڑکا کزن سے شادی نہیں کرنا" چاہتا وہ اس پر ظلم کرتا ہے پر جب وہ دلہن بن کر اس کے سامنے آتی ہے تو وہ "اس کے حسن کا شکار ہو کر اس کے عشق میں پڑھ جاتا ہے۔

ایسا بس ناولز میں نہیں کبھی کبھی حقیقت میں بھی ہو جاتا ہے ایمان۔""" عمار نے آگے بڑھ کر ایمان کا ہاتھ تھامتے کہا تھا جس پر ایمان گھبرا کر پیچھے ہٹی تھی۔جس پر عمار مسکرا دیا۔

کیا ہے یار پہلے تو اتنے آرام سے بات ہو جاتی تھی اب بیوی بن کے بھاؤ" کیوں کھا رہی ہو؟"عمار نے مسکرا کر پھر سے ایمان کا ہاتھ تھاما تھا۔نظریں ابھی بھی اس کے سراپے پر محو سفر تھیں۔

وہ۔۔۔وہ۔۔۔"ایمان کہنے کے لیے الفاظ ڈھونڈنے لگی۔"

ویسے اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تمھاری اس بھاگتی دوڑتی زبان کر کنٹرول کرنے" کا حل نکاح ہے تو یقین جانو بہت پہلے ہی نکاح کر لیتا۔"عمار نے ایمان کی آنکھوں میں جھانکتے کہا تھا۔

جی بلکل جب آپ یہ رشتہ بھی نہیں کرنا چاہتے تھے اور اپنی اس کزن نور" میں انٹرسٹیڈ تھے۔۔۔۔۔مجھے انجان سمجھنے کی غلطی مت کرنا مسٹر۔"

ایمان نے اپنی ٹون میں واپس آتے انگلی دیکھاتے عمار کو لاجواب کیا تھا۔

انٹرسٹیڈ نہیں تھا یار بس اچھی لگتی تھی وہ مگر یہ بھی سچ ہے کہ وہ قسمت" میں نہیں تھی کیونکہ میری قسمت میں تو کوئی اور لکھا گیا تھا جو بچپن سے مجھ پر نظریں گھاڑے بیٹھی تھی۔"عمار نے شرارت سے کہا تھا جس پر ایمان کو حیرت اور شرمندگی ایک ساتھ ہوئی تھی اس نے تو یہ راز کبھی نا کھولنے کا فیصلہ کیا تھا جب کہ عمار یہ بات جانتا تھا۔

آپ بھی مجھے انجان سمجھے کی غلطی مت کرنا بیگم ! "شہادت کی انگلی"
ایمان کی ٹھوڑی تلے ٹکائے اس کا رخ اپنی جانب موڑا تھا۔ایمان شرمندگی
سے نظریں نہیں اٹھا پائی اور عمار اس کی اداؤں پر نثار ہو رہا تھا۔
شرمندہ کیوں ہوتی ہو یار اس میں شرمندگی کی کیا بات تم نے کون سا"
سب سے لڑ جھگڑ کر یا میرا رشتہ تڑوا کر مجھ سے منگنی کی تھی جو میں تم پر ظلم
کرتا اور بعد میں تم کو دلہن کے روپ میں دیکھ کر تمھارے عشق میں پڑ
جاتا۔ "عمار نے مسکراہٹ دباتے معصومیت سے ایمان کے الفاظ اسے
لوٹائے تھے۔
تم نے میری باتیں سنی ہیں ناں۔ "ایمان نے روہانسا ہو کر کہا ایمان کو"
انداز ہو گیا تھا کیونکہ یہ بات اس نے صرف مشعل سے کہی تھی اور وہ عمار
کو بتانے سے رہی۔
ہاں اس دن تم سے بات کرنے تمھارے کمرے میں آ رہا تھا جب تم مجھ"
سے محبت کی داستان اپنی سہیلی کو سنا رہی تھی۔ "عمار نے اس کے دونوں

ہاتھ تھامتے اپنے قریب کرتے کہا تھا۔ایمان کی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا۔

تمھیں پہلے بتانا چاہیے تھا عمار نا جانے کیا سوچتے ہو گے تم میرے بارے میں۔۔۔میری وجہ سے تمھارا۔۔۔۔"عمار نے ایمان کی بات درمیان میں کاٹ دی۔

شش۔۔۔۔۔پاگل لڑکی کچھ بھی تمھاری وجہ سے نہیں ہوا۔۔۔۔میں کوئی انٹر سٹیڈ نہیں تھا اس میں نا ہی کوئی انڈر سٹینڈ نگ تھی بس اچھی لگی تھی وہ مگر ابا کے کہنے پر تم سے منگنی کر لی اور پورے دل سے قبول کیا تھا۔ کیونکہ میں نے سنا ہے کہ اپنی زندگی میں اسے لانا چاہیے جو ہم سے محبت کرتا ہو تو میں بس اسی فارمولے پر عمل کر رہا ہوں۔"عمار کے لہجے کی سچائی پر ایمان کی ڈھارس بندھ گئی تھی۔

ہاں مگر مجھے پہلے بتا دیتے کہ تم میری بات سن چکے ہو۔"ایمان کی سوئی ابھی بھی وہیں اٹکی تھی۔

پہلے بتاتا تو اتنے پاس سے تمھارے چہرے کے بدلتے رنگ کیسے انجوائے" کرتا۔" وہ ایمان کو اپنے قریب کرتا بولا تو وہ سر مذید جھکا گئی۔

عمار نے کوئی جسارت کرنے کا سوچا ہی تھا جس پر دروازے پر ہوتی دستک نے اس کے ارمانوں پر پانی پھیرا اور خواہشات پر بندھ باندھا۔

ایمان کے ہاتھ کی پشت پر اپنے حق کی پہلی مہر ثبت کرتے وہ پیچھے ہوا تھا اور دروازے کھول دیا۔ ایمان ابھی بھی نا سمجھی سے بت بنی اپنے ہاتھ کو دیکھے جا رہی تھی۔

جاگ جائیں بیگم آپ کو گھر بھی جانا ہے۔" عمار نے مسکرا کر کہا تو ایمان" ہوش میں آتی فوراً باہر نکل آئی جہاں سمیرا اس کا انتظار کر رہی تھی اور ایمان کا گھبرایا ہوا روپ اسے مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا۔

چلو دیورانی جی آپ کو آپ کے گھر والوں کے حوالے کر آؤں۔" سمیرا" نے اسے تھامتے ہوئے کہا تھا۔

ایمان عمار کی جانب دیکھتی نرم مسکراہٹ کے ساتھ سمیرا کے ہمراہ چل دی تھی۔آج اسے ایک الگ انقشاف ہوا تھا کہ محبت کے رشتے کی اصل خوبصورتی نکاح کے بندھن میں بندھ کر ہی محسوس کی جاسکتی ہے۔

سہیر نے سلیمان صاحب سے اجازت لیتے مشعل کو گھر تک ڈراپ کرنے کی بات کی تھی جو سلیمان صاحب نے خوش دلی سے مان لیا تھا۔وہ سہیر کے ساتھ گاڑی میں سوار تھی جو موحد کی گاڑی کے پیچھے پیچھے ہی تھی۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہیں آپ۔"سہیر نے بات کا آغاز کیا۔

"آپ پہلے بھی کہہ چکے ہیں۔"مشعل نے اسے یاد کروانا چاہا۔

"میں تو ساری زندگی کہتا رہوں گا۔اپنی آخری سانس تک۔"سہیر نے ہنس کر مشعل کو دیکھتے کہا تھا۔

جب خوبصورت نہیں لگوں گی تب بھی؟" مشعل نے مسکرا کر سوال کیا۔

میری نظروں میں آپ ہمیشہ اتنی ہی خوبصورت رہیں گی۔" سہیر نے جذبات سے لبریز لہجے میں کہا۔

یہ جب بھی کوئی فنگشن ہوتا ہے آپ مردوں کے اندر کا عاشق مزاج کیڑا" کیوں جگ جاتا ہے۔" مشعل نے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے پوچھا تھا تو سہیر اس ہنسی کی جلترنگ میں کچھ دیر کو جیسے کھو گیا۔ مشعل پہلی بار اس کے سامنے ایسے کھل کر مسکرائی تھی۔

تو آپ چاہتی ہیں کہ میں بنا کسی فنگشن کے بھی عاشق مزاجوں کے جیسے بی" ہیو کروں۔" سہیر نے شرارت سے کہا تو مشعل کی مسکراہٹ سمٹی۔

ایسا تو نہیں کہا میں نے۔" مشعل نے نظریں پھیرتے کہا۔"

کاش آپ ایسا کہہ دیں۔" سہیر نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔"

چلیں جی جائیں ایک تو یہ آپ کا گھر فوراً سے آجاتا ہے۔" کچھ دیر بعد سہیر"
نے مایوسی سے نفی میں سر ہلاتے موحد کی گاڑی کے پیچھے گاڑی روکی تھی
جس سے ابھی موحد، سلیمان صاحب اور ہاجرہ بیگم اتر کر اندر گئے تھے۔
خدا حافظ!" مشعل کہتی اترنے لگی تھی جب سہیر نے اسے ہاتھ تھام کر"
روک لیا۔
آپ کو سیلفی وغیرہ لینے کا شوق نہیں ہے۔" سہیر نے مسکرا کر اپنے فون"
کا کیمرہ ان کر کے مشعل کی جانب بڑھایا مشعل نے جھجکتے ہوئے فون تھام
لیا۔
سہیر مشعل سے تھوڑا قریب ہوا اور مشعل نے ان دونوں کا فوٹو کھینچ کر
فون سہیر کی جانب بڑھا دیا اور خود فوراً گاڑی سے اترتی اندر کی جانب بڑھ
گئی۔
سہیر مشعل کو دیکھ کر مسکرایا تھا جب کہ مشعل گیٹ کے قریب پہنچتی
ایک پل کر ٹھٹک کر رکی تھی۔ مشعل کو ایک بار پھر احساس ہوا کہ کچھ

فاصلے پر درخت کی اوٹ میں کوئی ہے جو اسے دیکھ کر چھپ گیا تھا۔ مشعل بنا مڑے فوراً گیٹ بند کرتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

درخت کی اوٹ میں کھڑا وہ سیاہ پوش اس بڑی سے گاڑی کو مڑتے دیکھ رہا تھا جو واپسی کے راستے پر چل پڑی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

انیتا کی گاڑی تیز رفتاری سے گھر کی جانب گامزن تھی جب ایک ویران راستے پر ایک گاڑی اس کی گاڑی کو تیزی سے اوورٹیک کرتی عین اس کی گاڑی کے سامنے رک گئی انیتا نے گھبرا کر فوراً بریک لگائی تو گاڑی اگلی گاڑی سے ٹکراتی ٹکراتی بچی تھی۔ رات کے اس پہر ایسے گاڑی کے رکنے پر اس کا دل ایک لمحے کے لیے لرزا تھا مگر اگلے ہی پل گاڑی سے نکلنے والی ہستی کو

دیکھتے ہوئے اس کے ماتھے پر بل گہرے ہو گئے تھے اور وہ فوراً گاڑی سے نکلی تھی۔

یہ کیا طریقہ ہے؟"انیتا نے غصے سے گاڑی کا دروازہ پٹختے کہا تھا۔"

یہ تو آپ تم مجھے بتاؤ گی انیتا وائے آر یو اگنورنگ مائی کالز؟"عاقل نے انیتا" کے سامنے آتے اس کی آنکھوں میں جھانکتے پوچھا تھا۔

میں نے تمھیں بتایا تھا ڈیم اٹ کہ میں بزی ہوں بچی نہیں ہوں جو پورا" دن فون پر تمھارے فضول کے میسجز کا جواب دوں گی۔۔۔۔اتنا فالتو سمجھ رکھا ہے مجھے۔"انیتا نے اپنی ٹون میں واپس آتے اپنے ازلی سرد لہجے میں کہا تھا۔

آئی نو انیتا کل تم بزی تھی پر آج اپنے اس بزنس پارٹنر کے ساتھ شادی" اٹینڈ کر رہی تھی ایٹ لیسٹ میری کوئی کال تو اٹینڈ کر سکتی تھی۔"عاقل نے اس کے غصے کو خاطر میں نالاتے کہا تھا۔

تم فالو کر رہے تھے مجھے؟"انیتا نے حیرانگی سے پوچھا۔"

نہیں بس اپنے دوستوں کے بارے میں آگاہ رہنا پسند کرتا ہوں میں۔""

عاقل نے بنا اثر لیتے کہا۔انیتا نے نفی میں سر ہلاتے عاقل کو دیکھا تھا۔

اور کوئی میری زندگی میں ضرورت سے زیادہ مداخلت کرے یہ میں پسند" نہیں کرتی۔۔۔۔اس بات کو اچھے سے سمجھ لو۔۔۔تم سے دو گھڑی بات کر لی اس کا ہر گز مطلب نہیں ہے کہ تمھارے مطابق میرا ٹائم ٹیبل چلے گا۔"انیتا نے تنفر سے ایک نظر عاقل افتخار کو دیکھتے کہا تھا۔

انیتا میرا وہ مطلب نہیں تھا۔مجھے لگا ہم دوست ہیں اور۔۔۔۔۔"عاقل کو" انیتا کا لہجہ بلکل پسند نہیں آیا تھا مگر ضبط کر گیا۔

اور اس کا ہر گز مطلب نہیں ہے عاقل کہ میں اپنی ہر ایکٹیویٹی چھوڑ چھاڑ" کر تمھارے ساتھ دوستی کو پروان چڑھاوں گی۔"انیتا نے تلخ لہجے میں عاقل کی بات کاٹی تھی۔

میرے لیے میرا کام اور آفندی انڈسٹری ہر چیز سے اوپر ہے اور فلوقت " میرا سارا وقت اور توجہ میرے کام کو درکار ہے سو آئی ہوپ تم مجھے

ڈسٹرب نہیں کروگے۔"انیتا نے دوٹوک انداز میں کہااور گاڑی میں بیٹھ گئی تھی اور عاقل مایوس ہوتا اپنی گاڑی کی جانب بڑھا تھااور گاڑی انیتا کے رستے سے ہٹادی تھی۔

کس مصیبت کو گلے ڈال لیا ہے۔"انیتا منہ میں بڑبڑائی اور سر جھٹک کر" گاڑی سٹارٹ کرنے لگی۔

انیتا کی گاڑی تیزی سے اپنی منزل کی جانب بڑھ گئی تھی اور عاقل سٹیرنگ پر ہاتھ جمائے اسے دور جاتا دیکھتا رہا۔

ایک وقت آئے گا انیتا نواز جب تمھارا یہ غرور میں مٹی میں ملادوں گا۔اس ساحر آفندی کے ٹھکرانے کے باوجود بھی تمھاری اکڑ کم نہیں ہوئی۔بس ایک بار اس ساحر اور سہیر آفندی کا پتہ صاف کردوں پھر دیکھتا ہوں کیسے تم میرے سامنے تنک کر کھڑی ہوتی ہو۔

سٹیر نگ پر اپنی گرفت سخت کرتا انیتا سے خیالوں میں مخاطب ہوتا وہ اپنا آگے کا لاحقہ عمل طے کرنے لگا تھا۔ کچھ دیر اندھیرے میں دیکھتے رہنے کے بعد وہ اپنی گاڑی سٹارٹ کرتا اپنے فارم ہاؤس کی جانب بڑھ گیا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

انیتا خراب موڈ کے ساتھ گھر پہنچی تھی۔ جہاں جواد اس کے انتظار میں لاونج میں ہی بیٹھا تھا۔

ہائے جواد تم ابھی تک یہیں بیٹھے ہو؟" انیتا نے جواد کو دیکھتے کہا تھا۔"

ہاں آنی اپنی کسی فرینڈ کے ساتھ لاہور گئی تھی اینڈ شی اسکڈ می ٹو ویٹ فار" یو۔" جواد نے بتایا۔

کب لوٹ کے آئیں گی وہ؟"گھڑی پر نظر ڈالتے انیتا نے کہا۔"

"May be in few days."

جواد کے بتانے پر انیتا کے چہرے پر مایوسی چھائی تھی۔

"What happened Anita ?"

جواد نے آگے آتے ہوئے سوال کیا۔

نہیں کچھ نہیں۔ تم کیوں جاگ رہے تھے اب تک تم بھی سو جاتے جب" میری ماں کو میری نہیں پڑی تو تم بلاوجہ کیوں اپنے سر ٹینشن لیتے ہو۔

جسٹ ڈونٹ بادھر !"انیتا کے اچانک سرد رویے کی جواد کو کوئی وجہ سمجھ نہیں آئی۔

کیا ہو گیا ہے انیتا آنی کون سا پہلی بار ایسے گئی ہیں؟"جواد نے نا سمجھی سے" انیتا کے بدلے موڈ کو دیکھا۔

پہلے کبھی میری۔۔۔۔۔۔اینی وے جسٹ لیواٹ !"انیتا اوپر جانے لگی" جب اچانک مین ڈور سے شان اندر داخل ہوا جسے اس وقت آتا دیکھ کر جواد

کو کچھ سمجھ نہیں آئی مگر انیتا کچھ سمجھ گئی تھی مگر وہ کم سے کم شان کو ایکسپیکٹ نہیں کر رہی تھی۔

ہیپی برتھ ڈے انیتا میم۔۔۔۔۔یہ آپ کے لیے ساحر سر کی جانب" سے۔"شان نے آگے بڑھ کر ایک فلاور بکے اور ایک بڑا سا گفٹ باکس انیتا کے سامنے ٹیبل پر رکھا تھا جس پر انیتا بے تاثر چہرے سے دیکھ رہا تھا۔

او مائی گڈ نیس انیتا ہیپی برتھ ڈے آئی ڈونٹ نو میں کیسے بھول گیا۔""" جواد نے سر کو چھوتے کہا تھا۔جواد کو اب انیتا کے رویے کی وجہ سمجھ آگئی تھی۔

میں چلتا ہوں میم۔"شان اجلت میں لگ رہا تھا۔"

وہ خود نہیں آسکتا تھا؟"انیتا نے ناچاہیے ہوئے بھی شان سے پوچھا تھا۔"

جی وہ آرہے تھے مگر۔۔۔۔۔!"شان کچھ کہتے ہوئے چپ ہو گیا۔"

مگر کیا؟"انیتا نے کھوجتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔"

عاقل غصے سے کھولتا اپنے فارم ہاؤس پہنچا تھا اس وقت وہ اس وقت کھلے آسمان تلے بیٹھا تھا ہاتھ میں سگریٹ پکڑے اور پاؤں سامنے ٹیبل پر ٹکائے ہوئے تھے جہاں حرام مشروب کی بوتل سگریٹ کا ڈبہ فون کی رنگ پڑے ہوئے تھے۔عاقل کے چار آدمی اسے کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے۔وہ آنکھیں موندے انیتا کے الفاظ کو اپنے کانوں میں گونجتے سن رہا تھا جب شور کی آواز پر آنکھیں کھولیں تو سامنے سے ساحر آفندی طوفان بنا اپنی جانب آتا دیکھائی دیا تھا۔

ت۔۔تم یہاں؟"ساحر کو دیکھتے وہ گڑبڑا گیا تھا۔"

ہاں مجھے لگا تم ہماری پرانی ملاقات بھول چکے ہو اس لیے ایک اور ملاقات" تو بنتی تھی۔" ساحر نے بظاہر نارمل انداز میں کہا تھا مگر آنکھوں کی سختی کوئی بھی جانچ سکتا تھا۔

تم اندر کیسے آئے؟" عاقل نے ماتھے پر بل ڈالے غصے سے پوچھا۔"

اپنے گارڈ کی حالت دیکھو سمجھ آجائے گا۔" ساحر نے تمسخرانہ انداز میں" کہا تھا۔ عاقل نے اپنے آدمی کو اشارہ کیا تھا جو گارڈ کو دیکھنے گیا تھا اور کچھ دیر بعد گارڈ کے غائب ہونے کی خبر کے ساتھ واپس آیا تھا۔ ساحر نے مسکرا کر دیکھا۔

مل گیا جواب؟ بہت ہی بزدل گارڈ تھا! خیر ویسے مجھے سوال جواب " کرنے والے لوگ کچھ خاص پسند نہیں ہیں پر آج نا جانے کیوں تمھیں جواب دینے کا دل آگیا۔ کیونکہ اس کے بعد تم سوال پوچھنے کی کنڈیشن میں "رہو گے نہیں۔

ساحر نے لاپرواہی سے کہا۔

تم یہاں میرے فارم ہاؤس پر میرے آدمیوں کے بیچ کھڑے ہو کر مجھے "
دھمکا رہے ہو۔"عاقل نے تنک کہا تھا۔اپنے چار عدد آدمیوں کی موجودگی
میں وہ شیر ہوا تھا۔

"Exactly !"

میں ایسا ہی کر رہا ہوں تمھارے ان چار عدد لوگوں کی موجودگی میں "
تمھارے فارم ہاؤس میں زبردستی آیا ہوں اور اب میں تم کو دھمکا رہا ہوں۔
یہ سب تو میں کر رہا ہوں۔بٹ داکوئسچن از کہ اب تم کیا کرو گے ؟"ساحر
کا انداز جتلاتا تھا۔

تم لوگ میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو باہر پھینکو اس کو۔"عاقل نے غصے سے "
اپنے آدمیوں کو دیکھ کر کہا تھا جو چاروں ہی ایک ساتھ ساحر کی جانب
بڑھے تھے۔

سوچ سمجھ کے آگے بڑھنا تم لوگ اور اس سے پہلے زرہ ایک بار اپنے اس "
باس سے پوچھ لینا کہ یہ خود آگے کیوں نہیں آرہا؟"بھنویں کھجاتے ساحر

نے پر سوچ انداز میں ان چاروں کو ایک ساتھ مخاطب کیا تو ان چاروں کی آپس میں نظریں ملی۔عاقل نے کھا جانے والی نظروں سے ساحر کو دیکھا۔

میں بتاؤں؟"اس نے ایک نظر ان سب کی جانب دیکھا۔"

وہ کیا ہے نا تمھارا یہ برین لیس باس پچھلی بار مرتے مرتے بچا ہے"

۔۔۔۔موت کو چھو کر واپس آیا ہے وہ بھی صرف اس لیے کہ میں نے اس پر رحم کھا لیا۔ورنہ تم چاروں ہی اس کی لاش کو کندھا دیتے۔۔۔۔خیر اب تم میں سے کوئی ایک قدم بھی آگے بڑھا تو پلیز اس سے پہلے اپنا ایک کنفیشن نوٹ چھوڑ کے جانا کہ تم لوگوں کی موت سراسر تمھاری اپنی غلطی کی وجہ سے ہوئی ہے۔کیوں کہ میں تو سمجھا چکا ہوں تم لوگوں کو۔"سامنے رکھی چیئر پر بڑے سٹائل سے بیٹھتے ساحر نے بڑے مزے لے لے کر انھیں اپنے ہاتھوں عاقل کی حالت کا قصہ سنایا تھا۔ساحر کی بات پر وہ سب رک گئے تھے اور عاقل کی جانب دیکھنے لگے۔جو دھمکی آمیز نظروں سے اپنے آدمیوں کو گھورے جا رہا تھا۔

ارے ان کو کیوں گھور رہے ہو؟ ٹاک ٹومی؟ وہ بیچارے تو مجھ جیسے پاگل" سے دور رہ کر عقل مندی کا ثبوت دے رہے ہیں۔اب اگر تم کو یہ سب سہی نہیں لگتا تو خود آجاؤ میرے پاس۔" ساحر نے استخزائیہ انداز میں کہا تو عاقل کے تن بدن میں آگ لگ گئی اگلے ہی پل اس نے اپنی کمر میں چھپی گن نکال کر ساحر کی جانب تان لی تو ساحر خاموش نظروں سے عاقل کی جانب دیکھنے لگا۔

کیا ہوا زبان بند ہو گئی؟" اب کی بار عاقل نے استخزائیہ انداز میں ساحر کو" دیکھا تھا۔

نہیں وہ ایکچولی میں سوچ رہا تھا کہ میں نے سہیر کو وعدہ دیا تھا کہ اس کی" شادی تک اس کے لیے کوئی مسلہ کھڑا نہیں کروں گا مگر اب تو کافی بڑا مسلہ کھڑا ہو گیا۔" وہ بیٹھا ایسے سوچ بچار کر رہا تھا جیسے اپنے گھر کے لاونج میں بیٹھا تھا۔سب نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

نہیں سمجھے چچ۔۔۔۔۔لیٹ می ایکسپلین !اب تم نے مجھ پر گن تان لی" اور میں ہوں حالی ہاتھ۔ہم لڑیں گے تم مجھ پر گولی چلاؤ گے میں مر ور گیا تو سہیر رپورٹ کروائے گا اور تم خود کو بچانے کی کوشش کرو گے۔۔۔۔وچ از کوائٹ آبوئیس !تو بات کافی لمبی ہو جائے گی۔۔۔رائٹ؟سو ایسا کرتے ہیں کہ میں بھی ایک نوٹ چھوڑ جاتا ہوں تاکہ میرے قتل کا فیصلہ جلد سے جلد ہو جائے۔بلکہ ایسا کرتا ہوں کہ کمیشنر کو کال ہی کر لیتا ہوں۔"ساحر بے فکری کی حدیں پار کرتا اپنا لاحقہ عمل عاقل کو بتا رہا تھا۔ساحر کی آنکھوں میں غصے اور استخزاہ کی عجیب ملاوٹ عاقل کو گڑ بڑانے پر مجبور کر گئی تھی۔باقی چار لوگوں کو بھی اس عجیب انسان کی کوئی سمجھ نہیں آئی تھی۔

دیکھو یہ ڈرامہ بند کرو اور نکلو یہاں سے۔اس سے پہلے میں کچھ کر گزروں۔"عاقل نے گن ہلا کر ساحر کو نکلنے کو کہا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ ایکچولی وہ خود آرہے تھے مگر راستے میں انھوں نے عاقل افتخار کو آپ کا"
راستے روکے دیکھا تو انھیں بہت غصہ آیا اینڈ ہی اسکڈمی کہ یہ ٹھیک بارہ
بجے تک آپ کو پہنچاؤں ورنہ ان کو آتے دیر لگ جائے گی۔"شان نے
نظریں چراتے کہا۔
اور وہ خود؟"انیتا نے بے یقینی سے شان سے پوچھا تھا۔"
جی وہ عاقل کے پیچھے گئے ہیں۔اور مجھے اب جلد سے جلد وہاں پہنچنا"
.ہے۔"شان نے بتایا
تم کیوں اسے چھوڑ کر آ گئے شان؟"انیتا نے گھبرا کر کہا۔"
ان کا آرڈر تھا یہ سب پہنچانا۔۔۔۔انکار کرنے کی گنجائش ہی کہاں ہوتی"
ہے۔"شان کہہ کر واپس پلٹ آیا اور انیتا نے گھبرا کر فون اٹھایا تھا تاکہ

سہیر کو انفارم کر سکے مگر اس کا فون بزی جا رہا تھا۔ اگر ساحر عاقل کی جانب گیا ہے تو بلاوجہ تو نہیں گیا ہو گا۔ کہیں کچھ گڑ بڑھ نا کر بیٹھے۔

اوگاڈ ساحر تم کیوں ناخود سکون سے رہتے ہو نا کسی کو سکون سے رہنے دیتے ہو۔" انیتا نے نفی میں سر ہلاتے سامنے پڑے گفٹ باکس کی جانب دیکھا تھا۔ جواد کو انیتا کی ساحر کے لیے پریشانی اچھی نا لگی تھی۔

سیر ئیسلی انیتا؟ تمھیں ابھی بھی اس انسان کی پرواہ ہے جس نے تم کو ڈچ" کیا ہے۔" جواد نے بے یقین ہنسی کے ساتھ کہا۔

ڈونٹ سٹارٹ اگین جواد پلیز!" انیتا نے ہاتھ سے جواد کو منع کرتے کہا" تھا۔

آئی ویل انیتا تم کو نظر کیوں نہیں آتا کہ اس انسان کو تمھاری پرواہ نہیں" ہے۔"

اور کیسے ہے میری پرواہ تمھیں؟ یا میری ماں کو جو یہ بھول کر کہ آج میرا" کتنا سپیشل ڈے ہے وہ اپنی فرینڈز کے ساتھ گھوم رہی ہیں۔ ساحر کے علاوہ

کسی کو میرا برتھ ڈے تک یاد نہیں تھا۔ ہمارے بیچ جو بھی ایشوز ہیں وہ ہمارا پرسنل مسلہ ہے۔ میرا بیسٹ فرینڈ ہے وہ سو پلیز ایٹ لیسٹ تم مجھے سے اس کے خلاف باتیں کرنا بند کر دوں اٹس آر یکوئسٹ۔" انیتا نے تلخ انداز میں کہا تھا جس پر جواد لاجواب ہوتا نظریں چرا گیا۔ تھا تو سچ ہی وہ انیتا کی برتھڈے بھول گیا تھا یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ اپنے سپیشل ڈے کو لے کر کتنی ایموشنل تھی۔

انیتا نے مجبوراً کافی دیر بعد ساحر کا نمبر ڈائل کیا تھا جو دوسری بیل پر اٹھا لیا گیا تھا مگر جو آگے سے اسے سننے کو ملا تھا اس نے بے یقینی سے فون کی سکرین کو دیکھا۔

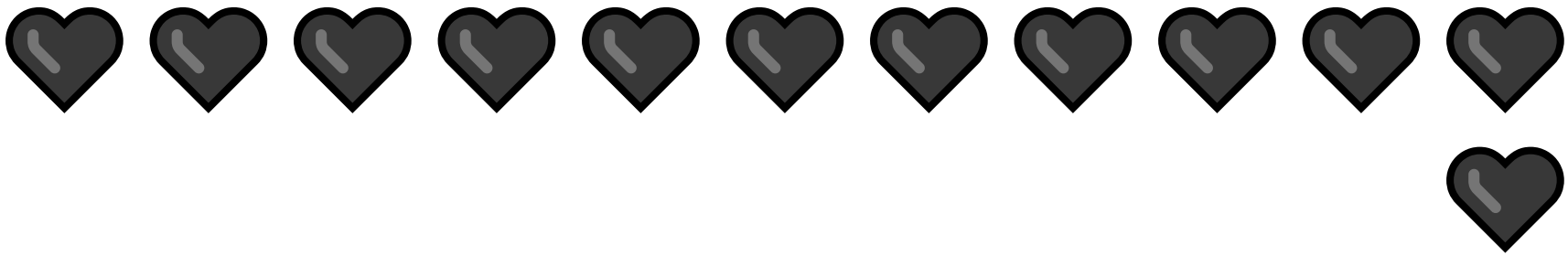

ساحر مزے سے بیٹھا فون پر چند بٹن دبا رہا تھا جب اس کا فون بج اٹھا۔انیتا کا نمبر اس کی سکرین پر جگمگانے لگا۔

لو میں کمیشنر صاحب کو کال کر رہا تھا اینڈ ہی کالڈ می بیک۔"ساحر نے" مسکراہٹ دباتے فون ریسیو کرتے فون کان سے لگا۔

"کمیشنر صاحب کیسے ہیں آپ؟"

واٹ؟"انیتا نے نا سمجھی سے کہا۔"

ایکچولی میں نے کال کی تھی یہ بتانے کے لیے کہ میں ہوں چوہدری عاقل" افتخار کے فارم ہاؤس پر ہماری تھوڑی ان بن ہو گئی ہے اور مسٹر عاقل اس وقت گن نکال چکے ہیں اور فرینکلی سپیکینگ میں کافی ہوپ فل ہوں کہ وہ گولی ضرور چلائیں گے۔اگر میرے مرنے کی خبر یا میرے قتل کا کیس آپ تک آتا ہے تو انویسٹیگیشن میں زیادہ ٹائم مت لگانا کیونکہ میرا ہونے والا قاتل اس وقت میرے سامنے کھڑا ہے۔اور کافی غصے اور نفرت بھری

نظروں سے مجھے دیکھ رہا ہے۔" ساحر کے انداز پر جہاں انیتا حیران ہوئی تھی وہیں عاقل افتخار نے تلملا کر اس پاگل انسان کو دیکھا تھا۔اس کے خاص آدمی نے اسے گن نیچے رکھنے کا اشارہ کیا تھا۔

"By the way Happy birthday and what's that saying?"

ہاں یاد آیا آئی ہوپ کہ "آپ کا جنم دن میرا مرن دن نہیں بن جائے گا۔" " ! سی یو سون

ساحر نے کہہ کر کال کاٹ دی تھی جب کہ انیتا کا دل اس کے بے پرواہ انداز میں کہی گئی بات پر لرزا تھا۔فون بند کرنے کے بعد وہ اٹھا تھا اور عاقل کی جانب متوجہ ہوتے اس کی جانب بڑھا۔

ارادہ بدل دیا؟" ساحر نے اس کے ہاتھ کی جانب دیکھا جو کچھ دیر پہلے " ساحر کی جانب تنا ہوا تھا۔

چلے جاؤ یہاں سے۔" عاقل نے دانت پیستے کہا۔"

ویسے کوئی شوق بھی نہیں ہے مجھے تمھاری شکل دیکھنے کا بس ایک بات" سمجھانے آیا ہوں اور آخری بار سمجھا رہا ہوں۔ بزنس رائولری کو بزنس تک ہی رکھو تو بہتر ہے اور انیتا سے تم دور رہو گے۔۔۔۔۔۔آئی سمجھ جیسے آج اس کا راستہ روکا تھا اگر آئندہ اس کے راستے میں آئے تو تم اپنی آخری منزل پر پہنچ جاؤ گے۔ گاٹ اٹ؟" ساحر نے عاقل کی آنکھوں میں اپنی لال انگارہ آنکھیں گھاڑتے کہا۔

"آؤ تو وہ تم تھے مجھے لگا تھا کوئی ہمیں دیکھ رہا تھا۔ خیر تم انیتا کی بات کر رہے تھے تو دوست ہے وہ میری اور اپنے دوستوں کے ساتھ کیسے رہنا ہے یہ تم مجھے نہیں سیکھاو گے۔" عاقل کو جان کر حیرت ہوئی تھی کہ ساحر عاقل کے انیتا سے ملنے پر چڑتا ہے اس لیے عاقل نے موقع کا بھرپور فایدہ اٹھایا۔

"رئیلی انیتا اور تمھاری دوست ہاہاہاہا اچھا مزاق ہے۔" ساحر کو عاقل کی بات ایک فضول مزاق سے زیادہ نہیں لگی تھی۔

یقین نہیں ہے توانیتا سے پوچھ لو تمھارے ٹھکرانے کے بعد جب وہ دبئی" میں تھی تو مجھ سے ہی اپنے دل کے دکھ درد شئیر کرتی رہی۔۔۔کافی دوستی ہو گئی ہے ہماری۔۔۔اف یو ڈونٹ بلیو اس کے ہوٹل کا نام بھی بتا سکتا ہوں اور باقی ڈیٹیلز بھی۔۔۔بٹ اچھا رہے گا کہ تم خود انیتا سے پوچھ لو تاکہ آئیندہ تمھیں اس کا گارڈین اینجل بننے کی ضرورت نا پڑے وہ چھوٹی بچی نہیں ہے جو کسی سے مل نہیں سکتی یا دوستی نہیں کر سکتی۔" دیر سے ہی سہی مگر عاقل ساحر کو غصہ دلانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔کیونکہ ساحر اور انیتا کے بیچ کا معاملہ اگر عاقل جانتا ہے تو اس کا مطلب اس کی بات کسی حد تک درست ہے۔

تمھیں تو میں بعد میں دیکھوں گا۔اگر اپنی جان پیاری ہے تو میرے یہاں" سے نکلنے سے پہلے مجھے گولی ضرور مار دینا کیونکہ ہماری اگلی ملاقات میں تم کم سے کم اپنے پاؤں پر کھڑے نہیں ہو گے۔" ساحر غصے سے پاس پڑی کرسی کو ٹھوکر مارتا وہاں سے باہر گاڑی کی جانب گیا تھا اور گاڑی کا بوٹ کھول کر

اس میں بند عاقل کے فارم ہاؤس کے سیکیورٹی گارڈ کو کھینچنے کے انداز میں نکالا تھا جو اپنی جان بچ جانے پر شکر کرتا اندر کی جانب دوڑا تھا۔

ساحر کو یقین نہیں آرہا تھا کہ انیتا اور عاقل میں دوستی ہو سکتی ہے لیکن اگر وہ اتنی بڑی بات کہہ رہا ہے تو ساحر کو سچ کا پتہ لگانا ہو گا اور ابھی لگانا ہو گا۔ایک نظر گاڑی میں لگی ڈیجیٹل کلاک پر ڈالی جہاں رات کے ساڑھے بارہ بج رہے تھے۔ساحر کی گاڑی تیزی سے نواز ہاؤس کی جانب بڑھی تھی۔

شان جب وہاں پہنچا اس نے ساحر کو وہاں سے جاتے دیکھا تو انیتا کو کال کر کے ساحر کے ٹھیک ہونے کا انفارم کر کے خود اندر فارم ہاؤس کے حالات

کو دیکھنے کے لیے گیا تھا تاکہ جان سکے کہ ساحر اندر کیا کر کے آیا ہے۔وہ جیسے ہی چھپتا چھپاتا اندر پہنچا اسے گولیاں چلنے کی آواز آئی تھی۔پودوں کی اوٹ میں چھپ کر اس نے آواز کی سمت میں دیکھا جہاں عاقل افتخار اپنے آدمیوں پر برس رہا تھا۔

"حرام خورو میں اس لیے تم سب کو پال رکھا ہے کہ ایک پاگل آدمی کے سامنے تم لوگ مجھے قربان ہونے کو چھوڑ دو۔دل تو چاہتا ہے کہ یہیں تم سب کی قبر کھودوں۔۔۔۔۔"

اپنے آدمیوں کے پاؤں کے قریب فائر کرتا عاقل غصے میں چلا رہا تھا اور وہ سب اچھل اچھل کر خود کو بچانے کی کوشش کر رہے تھے۔

"سالو تم لوگوں سے اچھا تھا میرے پاس پتھر ہوتے کم سے کم اپنے دشمن کو مار کر اسے تکلیف تو پہنچا سکتا۔"عاقل نے ایک بار پھر بلند آواز میں ان پر ان کی نااہلی ظاہر کی۔

سر وہ۔۔۔۔۔"ان میں سے ایک نے کچھ کہنا چاہا جیسے عاقل نے درمیان" یں کی اچک لیا۔

"کیا وہ وہ لگا رکھی ہے۔۔۔ شکل گم کرو تم سب اپنی۔۔۔۔"

شان انھیں ویسے ہی جلتا کڑھتا چھوڑ کر واپس آ گیا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

جواد نے بہت مشکل سے انیتا کو منایا تھا اور شان کی جانب سے آنے والی ساحر کی خیریت کی خبر نے اسے کچھ پر سکون کیا تھا۔اس لیے وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔ساحر کا بھیجا گیا تحفہ ابھی بھی وہیں ٹیبل پر پڑا تھا۔اس کا ایک بار دل چاہا تھا کہ اسے کھول کر دیکھے مگر پھر کچھ سوچتی اسے وہیں چھوڑ کر اوپر جا چکی تھی۔

کچھ ہی دیر بعد اسے اپنے گھر کے باہر گاڑی رکنے کی آواز آئی تھی وہ اپنے کمرے کی ونڈو میں آئی تھی جب پورچ میں ساحر کی سیاہ رینج روور دیکھ کر اسے حیرت ہوئی تھی اگلے ہی پل گھر کا مین ڈور زور سے بجا تھا۔

انیتا فوراً سے نیچے آئی تھی اور جواد بھی اپنے کمرے سے نکلا تھا۔ دروازہ ان لاک ہوتے ہی ساحر دھاڑ سے دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا تھا۔

س۔۔۔ساحر۔۔"انیتا نے خلق تر کرتے کہا تھا۔ ساحر کا انداز بتا رہا تھا کہ " اس کا موڈ کافی حد تک بگڑا ہوا ہے۔ ساحر کی نظر انجانے میں ٹیبل پر پڑے گفٹ باکس پر پڑی تھی جو جوں کا توں پڑا تھا۔

کیا میں جان سکتا ہوں کہ تمھارے اور عاقل کے بیچ کیا چل رہا ہے؟""" ساحر نے لفظ چبا چبا کر ادا کئے تھے۔

ک۔۔کچ۔۔۔۔کچھ بھی نہیں۔"انیتا نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا۔"

سچ چاہیے مجھے ڈیم اٹ ٹیل می داٹ روتھ۔"ساحر غصے سے غرایا تھا۔"

یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا۔"جواد نے سیڑھیاں اترتے کہا تھا۔اسے "
ساحر کا انیتا پر چلانا پسند نہیں آیا تھا۔
"Stay out of it !"
ساحر نے کھولتی ہوئی نگاہ جواد پر ڈالی تھی اور واپس انیتا کی جانب متوجہ ہوا۔
اگر کچھ نہیں ہے تو اسے ہمارے درمیان ہوا معاملہ کیسے معلوم؟"ساحر "
ضبط کرتے کہہ رہ تھا جب کہ انیتا سہی معنوں میں گھبرا رہی تھی کیونکہ
ساحر نے اس سے پہلے کبھی انیتا پر اتنا غصہ نہیں کیا تھا۔
میں نہیں جانتی جب وہ دبئی میں ملا تھا وہ پہلے سے یہ سب جانتا تھا۔آئی "
ہئیو نو آئیڈیا اسے یہ انفامیشن کہاں سے ملی۔"انیتا نے سچ ہی کہا۔
جہاں سے بھی ملی ہو انیتا اس انفارمیشن کی ویری فیکیشن تو تم نے ہی کی "
ہے ناں۔سنا ہے کافی دکھ درد بانٹے جا رہے ہیں۔نئی نئی دوستی کو ڈیولپ
کرنے کی کوشش دونوں جانب سے ہو رہی ہے۔"ساحر کا انداز تلخ اور لہجہ

کی کڑواہٹ کوئی بھی محسوس کر سکتا تھا۔انیتا کو یقین نہیں آیا کہ ساحر کیسے اس سے بات کر رہا تھا۔

تمھیں کیا مسلہ ہے ساحر؟ میں جس سے ملوں جس سے دوستی کروں اٹس" مائی پرسنل لائف۔"انیتا نے بازو سینے پر باندھتے ہوئے آبرو اٹھا کر استفسار کرتے ساحر کے لہجے کا بدلہ لیا تھا۔

سیریسلی انیتا؟ یہ تم پوچھ رہی ہو۔مجھے لگا ہم بیسٹ فرینڈ ہیں اور جو بھی" "ایشوز ہیں وی ول سورٹ دیم آؤٹ۔

ساحر نے بے یقینی سے انیتا کی آنکھوں میں دیکھتے پوچھا تھا۔

"ہم دوست ہیں ساحر پر تم نے ہی مجھے خود سے دور کر دیا۔۔۔۔۔" اس لیے تم نے اس انسان کو اپنے پاس آنے دیا جو ہم سب کا سب سے بڑا" دشمن ہے؟ وہ کیسا انسان ہے جانتی ہو نا تم؟ ہاؤ کڈ یو انیتا تم لڑکیوں کے ساتھ مسلہ کیا ہے کسی نے آپ کا پرپوزل ایکسیپٹ نہیں کیا تو اپنے دکھ میں صحیح غلط کیوں بھول جاتا ہے تم لوگوں کو؟"ساحر شدید بے یقینی کا شکار

ہو رہا تھا اسے انیتا سے ایسی حرکت کی امید نا تھی تو جواد کو بھی ساحر کی بات ٹھیک لگی تھی۔عاقل کے بارے میں وہ بھی کافی کچھ جانتا تھا۔

انیتا کیا یہ سب سچ ہے؟"جواد سے رہا نہیں گیا تو بول پڑا۔"

سچ ہی ہے اسی لیے تو جب رات گئے اس عاقل نے اس کا راستہ روکا تھا شی" ڈیڈ ناٹ سلیپ ہیم۔"ساحر نے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔

"I didn't expect that Anita."

جواد نے بھی حیرت کا اظہار کیا۔

"What ever !"

مجھے تم دونوں کا لیکچر نہیں سننا۔"انیتا نے ان دونوں کو اک جانب ہوتا" دیکھ کر کہا تھا۔

میں لیکچر دینے نہیں سمجھانے آیا ہوں آج کے بعد تم اس عاقل سے" نہیں ملو گی انڈر سٹینڈ؟"ساحر نے گھورتے ہوئے انیتا سے سوال کیا تھا۔

تم مجھے ڈومینیٹ نہیں کر سکتے ؟"انیتا نے بھی اس کی آنکھوں میں "
گھورتے کہا۔
میں کیا کر سکتا ہوں اس کا اندازہ اچھے سے ہے تم کو اب وہ تمھارے آس "
پاس آیاناں تو زندہ نہیں بچے گا اور اس کی موت کی ذمہ دار ہو گی تم۔یہ بات
اچھے سے جان لو۔اس کے علاوہ تم جو چاہے وہ کرنے کے لیے آزاد ہو۔"
ساحر نے اسے اپنا ارادہ بتایا۔
واٹ میکس یو تھنک کہ میں تمھارے بنائے گئے رولز فالو کروں گی؟""
انیتا نے جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔ساحر نفی میں سر ہلاتا غصے
سے کھولتا وہاں سے نکل آیا تھا۔

"Anita that is unbelievable! That Aqil guy ?"

جواد بھی حیرت سے انیتا کو دیکھ رہا تھا۔

اٹس ناٹ لائق ڈیٹ ! کیا ہم صبح بات کر سکتے ہیں۔"انیتا نے اکتائے" ہوئے لہجے میں کہا اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔

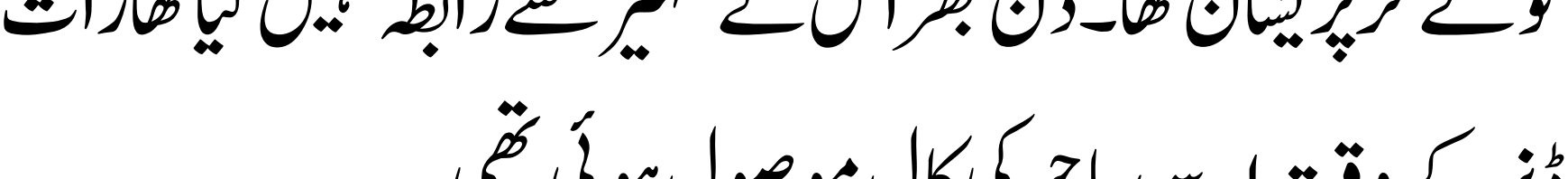

ساحر گزشتہ رات کے بعد سے غائب تھا۔ سہیر کو سارے معاملے کا صبح پتہ چلا تھا تو وہ کافی پریشان ہو گیا تھا۔انیتا کی عاقل کے ساتھ دوستی بھی حیران کن بات تھی اس نے انیتا سے بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا مگر فلوقت وہ ساحر کو لے کر پریشان تھا۔دن بھر اس نے سہیر سے رابطہ نہیں کیا تھا رات کو ڈنر کے وقت اسے ساحر کی کال موصول ہوئی تھی۔

ساحر وئیر آر یو؟"سہیر نے فون اٹھاتے ہی پوچھا۔"

تم ٹھیک ہو سہیر؟"ساحر نے سوال اگنور کیا۔"

ساحر میں نے کچھ پوچھا ہے؟"سہیر نے غصے سے کہا۔"

دبئی ہوں کچھ دن تک لوٹ آؤں گا۔"ساحر نے بتایا۔"

"واٹ؟لیکن کیوں؟ساحر پلیز واپس آجاؤ۔"

سہیر آئی نیڈ سم ٹائم آلون اگر وہاں رہا تو انیتا عاقل یا اپنے آپ کو کچھ کر" دوں گا اس لیے بہتر ہے میں کچھ دن اس سب سے دور رہوں۔"ساحر نے گہرا سانس لیتے کہا۔

ساحر میں بات کرتا ہوں انیتا سے۔تم سے خفا تھی اس لیے وہ سب کہہ" گئی۔"سہیر نے ہمیشہ کی طرح اپنے صلح جو انداز میں کہا۔

جواد نے بتایا ہے تمھیں؟"ساحر نے پوچھا۔"

" ہاں وہ کافی پریشان تھا مجھے انیتا سے بات کرنے کو کہا ہے۔"

اوکے تم دھیان رکھنا آئی ویل بی بیک سون۔"ساحر نے کہہ کر فون کاٹ" دیا۔سہیر ساحر کو لے کر مذید پریشان ہو گیا۔وہ دبئی میں اکیلا تھا اور اس کا اکیلا رہنا اس کے لیے اور باقیوں کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔

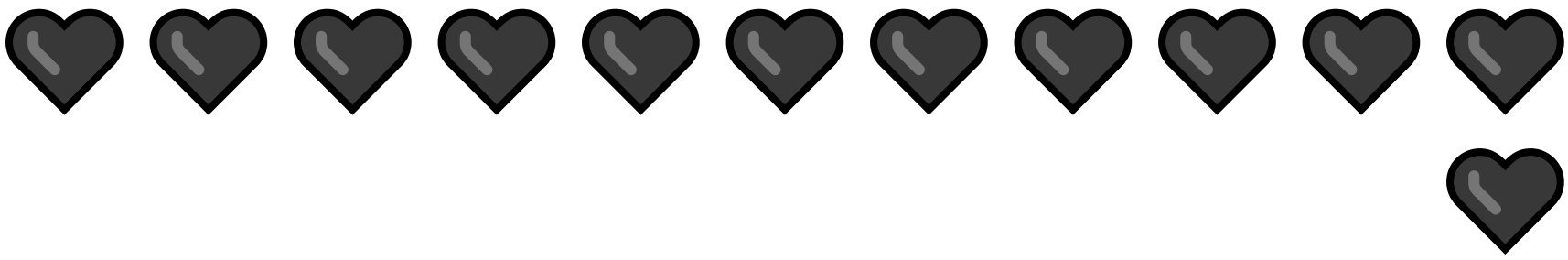

صوفیہ نواز سے ساری بات کرنے اور اچھی خاصی ڈانٹ کھا لینے کے بعد جواد نے انیتا کو منانے کے لیے اسے ڈنر پر لے جانے کا پلان بنایا تھا۔ کافی پس و پیش کے بعد انیتا مان گئی تھی۔ وہ خود اپنا مائنڈ ڈائورٹ کرنا چاہتی تھی مگر اس شرط پر کہ جواد عاقل یا ساحر کے بارے میں کوئی بات نہیں کرے گا۔

وہ دونوں ایک اوپن ائیر ریسٹورینٹ میں بیٹھے تھے جہاں ڈنر کے بعد جواد نے انیتا کے لیے کیک منگوایا تھا۔

عاقل اپنے چند دوستوں کے ساتھ ریسٹورینٹ آیا تھا اور انیتا کے ساتھ اس کے کزن کو دیکھ کر کافی بدمزہ ہوا تھا اور آگے ہی پل ویٹر کو ایک بڑا سا کیک اٹھائے انیتا کی جانب جاتے دیکھا تھا۔ کافی فاصلے پر ہونے کی وجہ سے وہ معاملے کی طے تک نہیں پہنچ سکا تھا جب اسی ویٹر کو اشارہ کرتے بلایا تھا۔

"یہ کیک کس خوشی میں؟" عاقل نے چند نوٹ اس کے سامنے کرتے کہا تھا۔

"جی سر میڈم کی برتھ ڈے ہے۔" ویٹر پیسے لیتا وہاں سے چلا گیا تھا اور عاقل کو ساحر کا فون پر کمشنر کو پپی برتھ سے کہنا اب سمجھ آیا تھا۔ وہ عاقل کو بے وقوف بنا گیا تھا۔ ساحر کا کمشنر انیتا تھی۔ اتنا سب ہونے کے باوجود انیتا ساحر سے رابطے میں تھی یہ بات عاقل سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔ اور سونے پے سہاگہ جواد کے ساتھ انیتا کی موجودگی اسے مزید تپش دلا رہی تھی۔

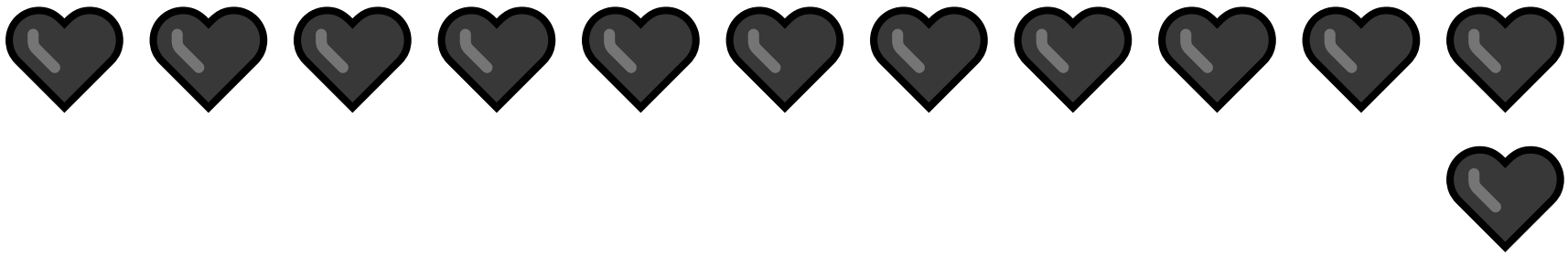

سہیر میٹینگ سے فارغ ہوتا انیتا کے کیبن میں آیا تھا۔

آؤ سہیر انیتا نے فائلز سے سر اٹھا کر سہیر کو دیکھا تھا۔

سہیر آگے بڑھتا انیتا کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

جھگڑا ہوا ہے تمھارا اور ساحر کا کل رات؟" سہیر نے بات کا آغاز کیا۔"

"نہیں وہ عاقل کی وجہ سے۔۔۔۔"

عاقل کہاں سے آگیا اس سب میں انیتا؟ مسلہ تمھارے اور ساحر میں تھا"

عاقل کا تو پہلے بھی کوئی وجود نہیں تھا تو اب اس سب میں وہ کیوں آگیا؟"

سہیر نے انیتا کی بات کاٹی۔

تم لوگ مجھے ایکسپین کرنے دو گے تو میں اصل بات بتاؤں گی ناں۔""

انیتا نے ناراض انداز میں کہا۔

اوکے گو آہیڈ۔"سہیر نے سمجھتے ہوئے کہا۔"

دبئ میں میری ملاقات ہوئی تھی اس سے۔۔۔۔وہ ویسا نہیں تھا جیسا ہم" نے سوچا تھا۔وہ اپنے باپ کے جیسا نہیں ہے جتنی دیر ہم نے بات کی اس نے تمھارے یا ساحر کے خلاف ایک بات نہیں کی۔دس میڈ می تھنک کہ وہ ڈفرنٹ ہے۔اور پھر میری کون سا اس سے پکی دوستی ہو گئی ہے سہیر جو سب مجھ سے ایسے کوئسچنز کر رہے ہو۔"انیتا نے سہیر کو ساری بات بتاتے کہا۔

تو رات اس نے تمھارا راستہ کیوں روکا تھا؟"سہیر کی جانب سے ایک اور" سوال۔

اس کا جواب بھی مانگ لو اپنے بھائی سے جس نے ساری ڈیٹیلز دی" ہیں۔"انیتا نے ناراضگی سے گردن موڈ کر کہا۔

انیتا تم جانتی ہو سا حر کو نا جانے غصے میں کیا کہہ گیا ہو گا بٹ یہ بھی جانتی ہو "
نا کہ وہ چوہدریز ٹرسٹ کے لائک نہیں ہیں۔اور پہلے تم ہی تھی نا جو عاقل
"کے پھول بیچھنے پر غصہ ہو جاتی تھی اور اب۔۔۔۔
اب کیا سہیر؟"انیتا نے تنگ کر سہیر کی بات کاٹی۔"
نتھنگ!"سہیر نے بات ختم کرنے کے انداز میں کہا۔"
سہیر میری کوئی گہری دوستی نہیں ہوئی ہے اس سے کہ میں سب چھوڑ "
چھاڑ کر بس اس کے ساتھ ہی دوستی بڑھاتی رہوں گی۔مجھے پتہ ہے اسے
"کیسے ہینڈل کرنا ہے۔
انیتا نے آخر میں اپنا لہجہ نرم کرتے پر سکون انداز میں سہیر کو سمجھانا چاہا۔

چوہدری افتخار کو مصطفٰی لغاری کے جواب کا شدت سے انتظار تھا جو اس سے ملاقات کے بعد سے جیسے غائب ہو گیا تھا۔دوسری جانب مسٹر لغاری نے اس سب کے بارے میں مریم سے کوئی بات نہیں کی تھی اور خود بھی کسی فیصلے تک نہیں پہنچا تھا۔

مریم کچھ دنوں سے اپنی سوشل لائف میں مصروف تھی۔اور نا تو اس نے ساحر یا سہیر سے ملنے کی کوشش کی اور نا ہی مصطفٰی کے بزنس کے سلسلے میں کچھ پوچھا۔

عاقل کی زبانی ساحر سے ہونے والی ملاقات کی کہانی سن کر وہ نئے سرے سے تلملا اٹھا تھا۔اور عاقل کی بزدلی پر بھی اسے شدید غصہ تھا۔

عاقل بھی موقع کی تلاش میں تھا کہ کوئی ایسا موقع ملے جس میں وہ آفندیز کو چوٹ پہنچا سکے۔مگر اگلے چند دن وہ کچھ نہیں کر سکا تھا۔

سہیر آج کل زیادہ وقت آفس میں ہی رہتا تھا۔عمار نے بھی آفس جوائن کر لیا تھا اور جاتے ہی اس نے اپنے کام سے سہیر کو کافی متاثر کی تھا۔سہیر اپنے

کاموں میں مگن تھااور ساحر سے بھی مسلسل رابطے میں تھاجوابھی تک لوٹ کے نا آیا تھا۔ مگر شان کے ذریعے وہ ہر خبر پر نظر رکھے ہوئے تھا۔اور ہر بات سے باخبر تھا۔اور گزشتہ شب جو خبر شان نے اس تک پہنچائی تھی اس کے تن بدن میں آگ لگا گئی تھی اوراب یہ آگ کسے کسے جلانے والی تھی کوئی نہیں جانتا تھا۔

ساحر نے اپنے ٹریول ایجنٹ کو کال کر کے اپنے واپسی کا ٹیکٹ بک کروالیا تھا۔

Zubi Novels Zone

اگلے کچھ دن بہت سکون سے گزرے تھے۔ایمان مشعل کو لے کر شاپنگ پر جاناچاہتی تھی۔ نکاح کے بعد سے وہ دونوں کہیں نہیں گئی تھی۔

اور مشعل بھی ساحر کی دھمکی کے پیش نظر گھر ہی رہی تھی مگر سہیر سے وہ یہ بھی جان چکی تھی کہ ساحر پچھلے تین دن سے ملک سے باہر تھا۔ سہیر بھی اپنے کاموں میں مصروف تھا اور مشعل بھی تین دنوں سے گھر ہی قید تھی۔۔۔ان تین دنوں میں وہ کافی پر سکون رہی تھی۔۔۔۔۔ایسے میں اس کا دل بھی ایمان کے ساتھ باہر جانے کو چاہنے لگا۔ سہیر نے اسے یقین دھانی کروائی تھی کہ اسے مشعل کے ایمان کے ساتھ باہر جانے سے کوئی مسلہ نہیں ہے۔ وہ دونوں پلان بنا چکی تھیں اور اگلے روز دوپہر میں ایمان مشعل کو پک کرنے والی تھی۔ اور شام ہونے سے پہلے ان دونوں کو لوٹنا تھا یہ ان کی ماؤں کا حکم تھا۔

مشعل آئینے کے سامنے کھڑی اپنے حلیے پر آخری نظر ڈال رہی تھی جب ایمان کی کال اس کے فون پر آنے لگی تھی جس کا مطلب تھا کہ وہ مشعل کو لینے آچکی تھی۔

مشعل ماں کو خدا حافظ بولتی باہر آئی تھی جہاں گیٹ پر ایمان کو دیکھ کر مشعل اس سے ملے بنا ارد گرد نظریں ڈوراتے لگی۔

کیا ڈھونڈ رہی ہے؟" ایمان آگے بڑھتی مشعل کے گلے لگ کر پوچھنے لگی۔

گاڑی کہاں ہے؟" مشعل نے ایمان کو دیکھتے پوچھا۔"

کس کی گاڑی؟ کون سی گاڑی۔" ایمان نے کندھے اچکاتے کہا۔"

تو نے کہا تھا تم مجھے پک کرو گی۔" مشعل نے اسے یاد دلایا۔"

ہاں کہا تھا اور بابا کسی کام سے چلے گئے اس لیے مجھے پیدل آنا پڑا۔ چل اب" دیر ہو رہی ہے۔" ایمان نے اس کا ہاتھ کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ چلنے پر مجبور کیا۔

پیدل کیسے یار مجھے پتہ ہوتا تو سہیر سے کہہ کر ڈرائیور بلوا لیتی؟" مشعل" نے گھبرا کر ارد گرد دیکھا تھا۔

مانا کہ تو مسیز آفندی بننے جا رہی ہے پر ابھی تو تھوڑی دیر مشعل سلیمان" بن کہ رہ لے پلیز!" ایمان نے ہاتھ جوڑتے کہا۔

عمار کو بلا لیتی ناں مانی۔" مشعل نے ڈرتے ہوئے ارد گرد دیکھا اور کہنے" لگی۔

ناں بابا ناں اس کی تو نظریں ہی بدل گئی ہیں۔ میں نہیں لے رہی اس سے" لفٹ۔" ایمان نے نکاح کے دن عمار کی حرکتیں اور ذو معنی باتیں سوچتے ہوئے کہا۔

"لیکن۔۔۔۔"

لیکن ویکن کچھ نہیں مشی پہلے کی طرح انجوائے کر ناں دیکھ ابھی نا تو وہ" ساحر آفندی ہے اور نا ہی عمار ہے یہاں پر کیا مسلہ ہے تجھے؟" ایمان نے موڈ بگاڑتے کہا۔

اچھا ٹھیک ہے چل جلدی مین روڈ سے رکشہ لے لیں گے۔" مشعل نے" ایمان کی ناراضگی کے ڈر سے حامی بھری تھی اور تیزی سے قدم بڑھاتے

کہا تھا۔یہ جانے بنا کہ گزشتہ کچھ دنوں سے جو سکون آیا تھا وہ تو کہیں دور جا کر سونے والا ہے۔ایک طوفان اس کے پیچھے دبے قدموں چلتا آرہا تھا۔ آج ایمان کے ساتھ نکلنا مشعل کو کس مصیبت میں ڈالنے والا تھا وہ نہیں جانتی تھی۔

وہ دونوں ایسے ہی جارہی تھی جب ایمان کو محسوس ہوا کہ کوئی گاڑی ان کے تعاقب میں ہے کیونکہ گاڑی کافی آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔جبکہ مشعل تو تھی ہی غائب دماغ کیونکہ اسے پھر سے عجیب سا احساس ہونے لگا تھا۔

ایمان نے مسکرا کر مشعل کی جانب دیکھا تھا جو اس کا ہاتھ تھامے جلدی جلدی چلی جارہی تھی۔۔۔۔۔وہ اسے پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی کن اکھیوں سے پیچھے دیکھا تو وہ گاڑی موڑ مڑتی کسی دوسری سڑک پر چل پڑی تھی۔

ایمان کو کچھ سکون ہوا تھا۔

وہ اپنی گاڑی میں ایمان اور مشعل کے پیچھے پیچھے ہی تھا وہ دونوں تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھ رہی تھیں۔ وہ بہت غور سے سب نوٹ کر رہا تھا۔ مشعل کا منع کرنا اور ایمان کا اسے زبردستی اپنے ساتھ لے جانا بھی اس نے نوٹ کیا تھا۔

کچھ آگے جا کر اسے احساس ہوا کہ ایمان بار بار پیچھے کی جانب دیکھ رہی ہے۔ اگر وہ اسے دیکھ لیتی یا پہچان جاتی تو معاملہ گڑبڑ ہو سکتا تھا اس لیے اس نے گاڑی ایک دوسری سڑک کی جانب موڑ دی اور کچھ آگے جا کر ایک ایسی سڑک پر رک گیا جو اس سڑک سے آن ملتی تھی جس پر وہ دونوں

لڑکیاں تھی۔اسے اب کافی فاصلے پر احتیاط سے اپنا کام کرنا تھا کیونکہ اگر ایمان الرٹ ہو سکتی ہے تو کوئی اور بھی الرٹ ہو سکتا تھا۔

اس کے فون پر کال آئی تھی۔ جس نے بہت بے چینی سے اس سے ساری ڈیٹیلز پوچھی تھی۔ساری تفصیل بتانے کے بعد اس نے کال بند کر دی تھی۔ مگر اسے اپنے مالک کی بے چینی تھوڑی عجیب لگی تھی۔اس کے مطابق تو وہ یہ کام جس وجہ سے کر رہا تھا اس میں غصہ ہونا تو سمجھ میں آتا تھا مگر یہ بے چینی کی وجہ کیا تھی؟

انھی سوچوں میں ڈوبا تھا جب اسے وہ دونوں آتی دیکھائی دی تھی۔ مین ڈور سے رکشہ لیتی وہ دونوں مال میں چلی گئی تھی اور وہ بھی ان کے پیچھے ہی کچھ فاصلے سے ان پر نظر رکھے ہوئے تھا ساتھ ہی وہ اطلاعات بھی فون کے ذریعے اپنے مالک تک پہنچا رہا تھا۔

دو گھنٹے سے ان کا پیچھا کرتے وہ کافی ذچ ہو گیا تھا۔وہ جتنا جلدی یہ سب نبٹانا چاہتا تھا وہ لڑکیاں اتنی ہی دیر لگا رہی تھیں۔ تھک کر وہ کافی پینے چلا گیا تھا۔

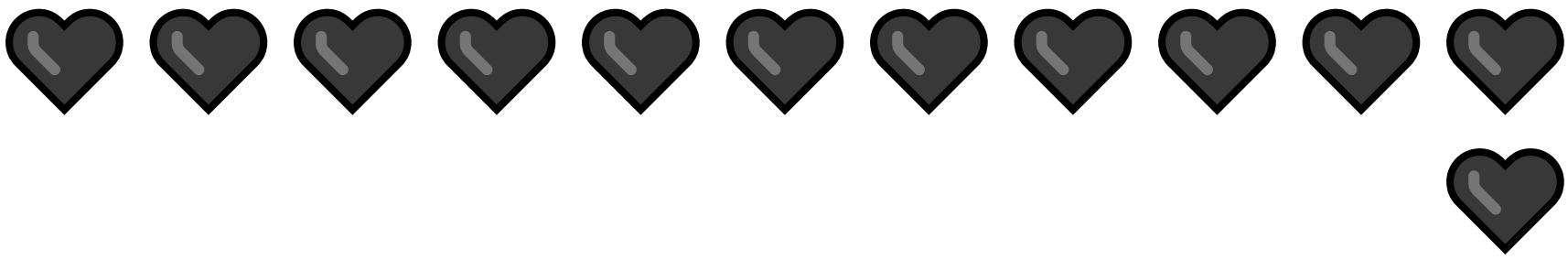

وہ دونوں دو گھنٹے سے مال میں گھوم پھر رہی تھیں۔ مشعل نے سہیر کے لیے گفٹ لیا تھا تو ایمان نے بھی اپنے اور عمار کے نکاح کی فوٹو کا کسٹمائزڈ مگ بنوایا تھا۔ وہ دونوں مطمئین تھے گھر سے نکلتے جو ڈر مشعل کو محسوس ہوا تھا اس کا دور دور تک کوئی شائبہ تک نا تھا اور ایمان کو بھی جو محسوس ہوا تھا اسے اپنا وہم سمجھا۔ یہ جانے بنا کہ کوئی ہر دم ان کو اپنی نظروں میں رکھے ہوئے ہے۔ اپنی مستی میں مگن اپنے اوپر منڈلانے والے اس خطرے سے انجان وہ دونوں کھانے پینے سے فارغ ہو کر واپسی کی راہ پر چل پڑی تھیں۔ ایگزیٹ پر کافی رش تھا اس لیے وہ دونوں لفٹ کے ذریعے بیسمینٹ میں

چلی گئیں جہاں سے مال کی پچھلی جانب کی ایگزیٹ اور انڈر گراونڈ پارکنگ تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ کافی پی کر جب واپس لوٹا تھا تو وہ دونوں لڑکیاں اسے کہیں نظر نا آئیں تھی۔

شٹ کہاں چلی گئی یہ دونوں؟" وہ ان کی تلاش میں ایگزیٹ کی جانب گیا" تھا جہاں کافی رش تھا اچانک اس کی نظر لفٹ میں داخل ہوتی ایمان پر پڑی تھی۔ مشعل شاید پہلے ہی لفٹ میں جا چکی تھی۔ وہ فوراً اس جانب بھاگا تھا مگر لفٹ بند ہو کر جا چکی تھی۔ ویسے بھی وہ ان کے سامنے آنے کی حماقت نہیں کر سکتا تھا۔ وہ مسلسل لفٹ کے بٹن دبا رہا تھا۔ جب اس کے فون پر کال آنے لگی تھی۔

یس سر!" وہ گھبرا رہ تھا۔"

کہاں ہیں وہ دونوں؟" غصے سے کھولتی آواز سپیکر سے ابھری تھی۔"

سر یہیں ہیں ابھی مال سے نکل رہی ہیں۔ میں انہی کے پیچھے ہوں۔ آپ"
فکر مت کریں میں لے کر آتا ہوں۔ کچھ گڑ بڑھ نہیں ہو گی۔" اس نے
گھبرا کر جواب دیا تھا جب کہ وہ تو یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ دونوں گئی کہاں
ہیں۔ مگر یہ اچھے سے جانتا تھا کہ اگر وہ دونوں اس کے ہاتھ سے نکل گئی تو
اس کی موت یقینی ہے۔ اپنے مالک کے جنون سے وہ واقف تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤،

وہ دونوں اس ویران پارکنگ میں پہنچی تھیں جب ایمان کی پھر سے اپنے
پیچھے کسی کے قدموں کی دھیمی دھیمی چاپ سنائی دی تھی۔ مشعل کے دل
میں بھی خوف پیدا ہوا تھا مگر کچھ آگے جا کر آتی جاتی گاڑیوں کو دیکھ کر وہ

دونوں پر سکون ہوئی تھیں۔جب کسی کو اپنے عین پیچھے پایا وہ دونوں پلٹی تھیں جب اس انسان نے برق رفتاری سے ایمان کو بے ہوش کر دیا تھا اور مشعل آنکھیں پھاڑے اس سارے منظر کو دیکھ رہی تھی اس میں اتنی ہمت نا تھی کہ چلا سکتی یا کسی کو مدد کے لیے بلاتی۔

وہ آدمی برق رفتاری سے ایمان کو وہیں پھینکتا مشعل کے منہ پر سختی سے ہاتھ رکھتے اسے اپنے ساتھ ایک قریبی گاڑی کی جانب لے گیا تھا۔وہ ہاتھ پاوں مارتی خود کو چھڑوانے کی کوشش میں نڈھال ہو رہی تھی۔اس کی گھٹی گھٹی چینخیں انڈر گراؤنڈ پارکنگ کی نیم تاریکی میں دب سی گئیں تھیں۔

اگر اپنی زندگی پیاری ہے تو چپ چاپ چلو۔۔۔"وہ آدمی اس کے کان" کے پاس غرایا تھا اور اپنے ساتھ گھسیٹتا اسے ایک گاڑی میں کی جانب لے گیا۔گاڑی کا پیسنجر ڈور کھول کر جو شخص مشعل نے دیکھا تھا اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہوا تھا۔

ویلکم سویٹ ہارٹ !" وہ دلکش انداز میں مسکرایا تھا۔"

مجھے جانے دو پلیز کیوں لائے ہو مجھے یہاں۔۔۔میری دوست ؟" مشعل"

نے فوراپلٹ کر گاڑی سے نکلنا چاہا جب وہ شخص آگے بڑھا تھا اور مشعل کو

کلائی سے تھام کر اپنی جانب کھینچا تھا۔

بہت انتظار کیا اس موقع کا اور تم ہو کہ مجھ سے دور بھاگ رہی ہو۔ویسے"

جانتی تو ہو گی ہی کہ کتنی خوبصورت ہو سچ میں سہیر بلاوجہ نہیں پاگل

تمھارے حسن کے پیچھے اور میں ہاہاہاہا۔۔۔۔۔میں تو پہلی نظر میں ہی

گائل ہو گیا تھا سچی۔" مشعل کے سراپے کو گہری نظروں سے دیکھتے وہ شہ

رگ کو چھو کر کہنے لگا۔ مشعل کو اس سے پہلے کبھی کسی کی آنکھوں سے اتنی گھن نہیں آئی تھی۔

مجھے جانے دو پلیز!" مشعل کا دل چاہا تھا کہ وہ خود کو کہیں چھپا لے جہاں "
سے اس شخص کی غلیظ نظریں اسے دیکھ نا سکیں۔

وہ مشعل کی جانب جھکا تھا۔

دور رہو مجھ سے۔" مشعل بدک کر پیچھے ہوئی تھی۔"

ناب اور دوری نہیں اب تو میں تمھارے بہت قریب آوں گا مگر پہلے "
تمھیں یہاں سے بہت دور لے کر جانا ہے جہاں کوئی تمھیں ناڈھونڈ
" سکے۔

مشعل ہولا کر پیچھے ہوئی تھی جب وہ شخص گاڑی تیزی سے آگے بڑھا کر لے گیا اور مشعل نے پیچھے کسی شخص کو ایمان کا بے ہوش وجود اٹھاتے کر گاڑی میں ڈالتے دیکھا تھا۔

ایمان کے بے ہوش وجود کو گاڑی میں ڈالتا وہ دوسری گاڑی کے پیچھے نکلا تھا جس میں وہ شخص مشعل کو لے کر گیا تھا۔ وہ اس گاڑی اور اس کے مالک کو پہچان گیا تھا۔ جو آج کل اس کے مالک کا سب سے بڑا دشمن اور اس کی ہیٹ لسٹ میں سب سے اوپر تھا اور اب وہی انسان اس لڑکی کو لے گیا تھا جو اس کے مالک کو چاہیے تھی۔

سارا پلان فیل ہو گیا تھا۔ اسے ایمان کو نہیں مشعل کو وہاں سے لانے کا آرڈر ملا تھا۔ مگر وہ ایمان کو ایسے چھوڑ کر بھی نہیں جا سکتا تھا۔ اسے اپنے موت یقینی لگی تھی۔ آنے والا وقت اسے آنے سے پہلے ہی پریشان کر رہا تھا جب وہ وقت آئے گا نا جانے کیا طوفان اپنے ساتھ لائے گا۔ وہ تیزی سے اس گاڑی کے تعاقب میں گیا تھا جس میں مشعل تھی.

وہ مشعل کو کلائی سے تھامے دوسرے ہاتھ سے سٹیر نگ ویل تھامے بے فکری سے گاڑی چلا رہا تھا۔ چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ اور نظروں میں عجیب سا تاثر لئے وہ اس پیاری سی لڑکی کو چھٹپٹاتا دیکھ کر کھلے دل سے مسکرا رہا تھا۔

"مشعل خلق کے بل چلا رہی تھی اور ۔۔۔۔۔چھوڑو مجھے گھٹیا انسان"

اپنی کلائی اس کی اپنی گرفت سے چھڑوانے کی کوشش میں نڈھال ہو رہی تھی جس کا مقابل پر کوئی اثر ہوتا نظر نہیں آ رہا تھا۔ اسے ساتھ ہی ساتھ ایمان کی فکر ستائے جا رہی تھی نا جانے وہ کون انسان تھا جو اسے اٹھائے لے گیا تھا۔

کیوں اتنا چینخ چلا رہی ہو سویٹ ہارٹ اب تو میں تمھیں اتنی آسانی سے "
نہیں چھوڑوں گا۔" وہ تھوڑا سا اس کی جانب جھکا تھا جب مشعل پیچھے ہوتی
گاڑی کے ڈور سے جا لگی تھی۔

ہاہاہاہا کب تک بچو گی پیاری لڑکی ؟" وہ مسکرا کر واپس سڑک کی جانب "
متوجہ ہوا تھا۔

کیا بگاڑا ہے میں نے تمھارا؟ کیوں مجھے لے کر جا رہے ہو۔۔ پلیز مجھے "
جانے دو تمھیں اللہ کا واسطہ۔" مشعل نے آنسوؤں کے ساتھ منت
بھرے لہجے میں کہا تھا۔

جانے دوں ؟ تو اس دل کو کیسے سمجھاؤں سویٹ ہارٹ ! !" وہ بہکے بہکے "
انداز میں مشعل کو دیکھتا کہنے لگا۔

آخر کیوں ؟ کب اور کہاں اس کا جواب بعد میں ابھی مجھے سڑک پر دھیان
دینے دو تمھاری طرف بھی توجہ دوں گا مگر فرصت سے۔" وہ کہتا گاڑی
میں میوزک پلئیر ان کر چکا تھا جہاں سکرین پر نہایت ہی بے خودہ قسم کا گانا

چل رہا تھا۔وہ گانے کے ساتھ ساتھ گنگنا تا ذو معنی انداز میں مشعل کو دیکھے جا رہا تھا۔ مشعل کا دل چاہا وہ اس کی آنکھیں نوچ ڈالے۔

یا خدا میری مدد کر! مجھے اس گھٹیا شخص سے نجات دلا۔"دل میں اپنے" رب سے دعا گو تھی۔گاڑی تیزی سے ویران راستوں پر بڑھی جا رہی تھی۔ایسے راستے جن کی منزل وسے وہ ناواقف تھی مگر ساتھ بیٹھے شخص کو دیکھ کر وہ یہ اندازہ لگا سکتی تھی کہ اس سفر کی منزل اسے ذلت ور سوائی کے نئے سفر پر روانہ کر دے گی۔وہ اللہ سے اپنی خفاطت کے لیے دعائیں مانگ رہی تھی مگر وہ جانتی نہیں تھی اس کی دعا اتنی جلد قبول ہو جائے گی وہ اس انسان کے چنگل سے تو بچ جائے گی مگر اس کے بعد جس مصیبت سے اس کا سامنا ہونے والا ہے وہ اتنی آسانی سے نہیں ٹلے گی۔

اچانک ایک گاڑی برک رفتاری سے انھیں اوور ٹیک کرتی ان کی گاڑی کے سامنے رکی تھی۔اس اچانک افتادہ پر مشعل کی کلائی پر سے اس کی گرفت چھوٹی تھی اور سٹیر نگ کر کنڑول کرتا وہ گاڑی کو بچانے لگا تھا۔

مشعل کا سر ڈیش بورڈ سے جا کر ٹکرایا تھا۔درد فراموش کرتی وہ فوراً سیدھی ہوئی تھی اور اگلے ہی لمحے اس نے سامنے دیکھا تو سامنے گاڑی سے نکلنے والا شخص اسے اپنا مسیحا لگا تھا۔یہ جانے بنا کہ وہ شخص اس کے ساتھ کیا سلوک روا رکھنے والا ہے۔اسے زندگی میں پہلی بار ساحر آفندی کا وجود کسی نعمت سے کم نا لگا تھا۔

عاقل افتخار کی گاڑی کے سامنے کھڑی گاڑی سے ساحر نکل کر عاقل کی گاڑی کی جانب بڑھا تھا۔پیسنجر سیٹ پر بیٹھی مشعل کو بھی وہ دیکھ چکا تھا۔ایک کھولتی ہوئی نگاہ اس پر ڈالتا وہ عاقل کی جانب بڑھا تھا جو ابھی بھی ٹھیک سے سنبھل نہیں پایا تھا یا سمجھ نہیں پایا تھا کہ جس انسان کے دبئ ہونے کی خبر سے فایدہ اٹھا کر اس نے سہیر آفندی کو چوٹ پہنچانے کے لیے اس کی منگیتر پر ہاتھ ڈالا تھا وہ انسان اس وقت اس کے سامنے موجود تھا۔عاقل گڑبڑایا مگر اگلے ہی لمحے ساحر اس کی سائڈ کا ڈور کھول چکا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر کو جیسے ہی پتہ چلا تھا کہ عاقل مشعل کو لے جانے میں کامیاب ہو گیا ہے اس کے اندر لاوہ ابلنے لگا تھا۔

وہ تیزی سے گاڑی بھگا رہا تھا جب مطلوبہ گاڑی اس کی نظروں میں آئی تھی اور وہ فوراً سے اسے اوور ٹیک کرتا اس کو رکنے پر مجبور کر گیا تھا۔

ساحر نے ایک جھٹکے سے گاڑی روکی تھی اور نکل کر ایک سلگتی نگاہ مشعل پر ڈالی تھی جس سے وہ بعد میں نبھٹنے والا تھا۔ فلحال اسے عاقل افتخار کو سبق سکھانا تھا۔ وہ عاقل کی جانب بڑھا تھا جس کا رنگ ساحر کو سامنے دیکھ کر فق ہوا تھا۔

ساحر نے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا تھا اور عاقل کو کالر سے پکڑ کر کھینچتا باہر نکالا تھا۔

عاقل میں کچھ کہنے کی ہمت بھی نا بچی تھی۔اسے ساحر کی آنکھوں سے اس کے چہرے کے تنے اعصاب سے خوف آیا تھا۔

ہمت کیسے ہوئی تیری؟سوچ بھی کیسے لیا؟"ساحر کے الفاظ نہیں" انگارے تھے جن کی تپش مشعل نے اچھے سے محسوس کی تھی۔مگر اپنی جگہ سے ہلنے کی ہمت تو اس میں بھی نہیں تھی۔عاقل کچھ کر پاتا یا کہتا اس سے پہلے ہی ساحر کی نگاہ قریب ہی ایک فالودے اور جوس کا سٹال پر پڑی تھی جس پر رنگ برنگی مشروب کی بوتلیں پڑی تھی۔اگلے ہی لمحے ساحر نے عاقل کو گھسیٹے ہوئے وہاں تک لایا تھا اور شیشے کی ایک بوتل اٹھائی تھی اور اسے عاقل کے سر پر پھوڑ دیا تھا۔عاقل اپنا سر تھامتا کراہتے ہوئے وہیں ڈھیر ہوا تھا۔خون پوری شدت سے اس کے سر سے بہنے لگا تھا اور چند سیکینڈز میں اس کی سفید شرٹ خون سے لال ہوئی تھی۔عاقل کو ایک زوردار لات رسید کرتا وہ مشعل کی جانب بڑھ تھا جو اس کو دیکھ کر ڈر کے

مارے بے ہوش ہونے کو تھی۔وہ جلد سے جلد مشعل سے نھبٹا چاہتا تھا ورنہ عاقل کے سانس رکنے تک اس کا وہاں سے جانے کا ارادہ نہیں تھا۔ سٹال کا مالک منہ کھولے ساحر کے رد عمل کو دیکھ رہا تھا مگر عاقل کے بے ہوش ہونے کے بعد وہ خوف زدہ ہوتا وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا تھا۔

مشعل عاقل کی گاڑی میں بیٹھی تھر تھر کانپ رہی تھی۔ساحر نے گاڑی کا ڈور کھولتے اسے تقریباً گھسیٹے ہوئے اپنی گاڑی کی جانب بڑھا تھا۔

"مشعل اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش میں" چھوڑو مجھے درد ہو رہا ہے۔

منمنائی تھی۔اسے ساحر سے بے انتہا خوف آیا تھا۔

"وہ بجلی کی تیزی سے پلٹا تھا اور اپنے ایک" شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔

ایک لفظ پر زور دیتے کہا تھا۔

"ایک لفظ تمھارے منہ سے اور نکلا تو یہیں تمھاری بھی قبر کھود دوں" گا۔آئی بات سمجھ؟اب ایک لفظ تمھارے منہ سے نہیں نکلنا چاہیے۔"

ڈھار کر کہتا اسے گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر پٹخنے کے انداز میں بیٹھا کر اس نے پوری شدت سے ڈور بند کیا تھا۔

ساحر کی دھاڑ سے مشعل کی رہی سہی جان بھی ہوا ہوئی تھی۔اسے لگا تھا کہ وہ شخص اسے بچانے نہیں بلکہ اس کی موت کا انتظام کرنے آیا تھا۔

مشعل کو عاقل سے گھن آئی تھی مگر ساحر سے خوف محسوس ہوا تھا۔ مگر نا دانستگی میں اس نے ساحر کے اندر بجتے شعلے کو ہوا دے دی تھی جو ایک بار پھر بھڑک اٹھا تھا اور اب اس شعلے کی آنچ کہاں تک جانے والی تھی اس سے مشعل اور ساحر دونوں ہی ناواقف تھے۔

!! فلیش بیک

ساحر دبئی میں تھا جب کہ شان کو اس نے عاقل پر نظر رکھنے کو کہا ہوا تھا۔ جب شان کو پتہ چلا کہ عاقل افتخار کا آدمی مشعل کے گھر پر نظر رکھے ہوئے ہے تو اس نے ساحر کو بتایا تھا تو ساحر نے فوراً واپس آنے کا فیصلہ لیا تھا۔ مگر

اس سے پہلے ہی عاقل افتخار نے ساحر کی غیر موجودگی کا سن کر مشعل کو اغواء کرنے کا پلان بنالیا تھا۔ ساحر یہ خبر سنتا فوراً واپس آنے کا فیصلہ کیا تھا۔ وہ ایسا کچھ ہونے سے پہلے ہی عاقل کو سبق سکھانا چاہتا تھا۔ جلدی میں اسے دبئی سے لاہور کی فلائٹ ملی تھی۔ وہ لینڈ ہوا ہی تھا جب شان سے اس نے اپ ڈیٹ مانگی تھی اور اسے پتہ چلا تھا کہ مشعل اور ایمان اکیلے شاپنگ پر جا رہی ہیں۔ ساحر کی بے چینی بڑھنے لگی تھی۔ شان کو مسلسل ان کے پیچھے رہنے کو کہا تھا اور خود جلد سے جلد پہنچنا چاہتا تھا۔ مگر راستے میں ہونے والے کسی سیاسی جلسے کی وجہ سے اسے کافی دیر ہو گئی تھی۔

کافی دیر سے ساحر کے آرڈرز کو فالو کرتا شان ان دونوں کے پیچھے خوار ہو رہا تھا۔ مشعل کے گھر سے اب تک اس نے آج پل بھی ان پر سے نظر نہیں ہٹائی تھی مگر چند لمحے وہ غافل ہوا تھا اور وہ لڑکیاں غائب ہو گئی تھیں۔ جو شان کے ہے اچھی خبر نا تھی۔

اللہ اللہ کر کے لفٹ آئی تھی۔وہ لفٹ میں بیٹھا تھا اس پارکنگ میں جانا تھا مگر لفٹ وہاں تک پہنچتے پہنچتے دو تین بار رکی تھی اور کہیں لوگ نکلے تھے اور کئیں لفٹ میں آئے تھے۔وہ ماتھے پر بل ڈالے بیسمینٹ میں پہنچنے کا انتظار کر رہا تھا۔اسے اپنی سختی آتی نظر آ رہی تھی۔اگر آج وہ اس کے ہاتھ سے نکل گئی تو ساحر اسے زندہ در گور کرنے سے بھی باز نہیں آئے گا۔

وہ جیسے ہی پارکنگ میں پہنچا تھا اسے وہ دونوں کہیں نظر نہیں آئیں تھیں۔وہ فوراً اپنی گاڑی کی تلاش میں آگے بڑھا تھا جب ایک اندھیرے کونے میں ایک بے ہوش وجود اسے پڑا ہوا ملا تھا۔وہ دور سے ہی ایمان کو پہچان گیا تھا۔

اومائی گاڈ وہ فوراً آگے بڑھا تھا۔

ایمان کا گال تھپتھپاتے ہوئے اسے اٹھانا چاہا مگر وہ ہلی تک نا مگر اسے ایمان سے زیادہ مشعل کی فکر تھی جو وہاں نہیں تھی۔مطلب وہ اس کے ہاتھ سے نکل گئی تھی۔وہ ایمان کو اٹھاتا اپنی گاڑی میں ڈال رہا تھا اسی وقت اسے ایک

گاڑی پارکنگ سے باہر نکلتی دیکھائی دی تھی اور اس گاڑی میں پیسیجر سیٹ پر بیٹھا چھٹپٹاتا وجود بھی وہ دیکھ چکا تھا۔ وہ مشعل تھی اور گاڑی عاقل افتخار کی تھی۔ مطلب وہ مشعل کو لے کر فرار ہو چکا تھا۔ جس مقصد کے لیے وہ صبح سے خوار ہو رہا تھا وہ اسے نا پا سکا تھا۔

مجبوراً اس نے ساحر کو کال کر کے انفارم کر دیا تھا۔ جس نے بنا کچھ کہے فون کاٹ دیا تھا۔

شان ایمان کو لے کر وہاں سے عاقل کی گاڑی کے تعاقب میں نکل چکا تھا ساتھ ہی اس نے سمیع کو کال کر کے سارے معاملے کے بارے میں بتا دیا تھا۔ کیونکہ ساحر کے متوقع رد عمل کا اسے اندازہ تھا اس لیے وہ اکیلے سب نہیں سنبھال سکتا تھا۔

سمیع شان کی کال سنتا بتائی گئی لوکیشن کی جانب بھاگا تھا۔۔۔۔سہیر میٹینگ میں مصروف تھا اس لیے اسے کچھ بھی بتائے بغیر وہ نکل آیا تھا۔فلحال مشعل کو بچانا زیادہ ضروری تھا اور اگر ساحر عاقل تک پہنچ جاتا ہے تو عاقل کو بھی تو بچانا ہو گا۔وہ سوچتا گاڑی فل سپیڈ میں بھگا رہا تھا جب اس نے ساحر کو مشعل کو اپنی گاڑی میں بیٹھاتے دیکھا تھا۔کچھ فاصلے پر عاقل کی گاڑی بھی کھڑی تھی۔ سمیع عاقل کی گاڑی کے پاس پہنچا ہی تھا جب اس نے عاقل کو خون میں نہائے بے ہوش دیکھا تھا۔ سمیع کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے۔وہ فوراً آگے بڑھا تھا۔عاقل کا وجود ٹھنڈا پڑھ رہا تھا۔ سمیع کو سمجھ نہیں آئی کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔یہ آبادی سے زرہ ہٹ کر سڑک تھی اس

لیے زیادہ ٹریفک نہیں تھی۔وہ شل ہوتے اعصاب کے ساتھ شان کو کال کرنے لگا تھا جو ایمان کو لئے اسی جانب آرہا تھا۔اور کافی پریشان بھی تھا۔ کے ساتھ ہونا ان دونوں کے لیے خوشی کی بات تھی مگر جو مشعل کا ساحر ساحر عاقل کے ساتھ کر کے گیا تھا یہ بات ان کے ہاتھ پاؤں پھولانے کو کافی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر آگ کا گولا بنا گاڑی تقریباً اڑاتا لے جا رہا تھا۔ایک دو بار سامنے سے آتی گاڑیوں سے ٹکراتے ہوئے بھی بچا تھا۔ مشعل مسلسل آنسو بہا رہی تھی جسے اگنور کرنے کی پوری کوشش کے باوجود وہ آنسو اسے مذید تپش دلا رہے تھے۔

ساحر نے گاڑی فوراً سے روکی تھی اور مشعل ایک بار پھر ڈیش بورڈ سے جا ٹکرائی تھی۔ڈر اور خوف سے اس کے رونے میں شدت آئی تھی۔

واٹ از یور پرابلم؟"ساحر نے اسے دونوں بازو سے سختی سے تھامتے "

پوچھا تھا۔

مشعل متوحش سی بس نفی میں سر ہلا کر رہ گئی۔اس کے آنسوؤں میں ہر گزرتے پل کے ساتھ شدت آ رہی تھی۔پہلے وہ عاقل کی وجہ سے پریشان تھی اوپر سے ساحر اسے بچانے کے بعد بجائے اسے تسلی دینے کے الٹا اسے مذید خوفزدہ کر رہا تھا۔

بند کرو یہ آنسوؤں کا ڈرامہ؟"ساحر کا پہلے ہی اپنے اوپر کنٹرول نہیں تھا" اوپر سے مشعل کے آنسو اس کے ضبط کا امتحان لے رہے تھے۔روتے روتے مشعل کی ہچکی بندھ گئی تھی۔

میں کچھ کہہ رہا ہوں ناں تم سے۔۔۔۔۔۔بات سمجھ میں نہیں آتی۔""" ساحر غصے سے غرایا تو مشعل خوف سے ایک پل کو کانپ گئی تھی۔

کیاہے اتناڈر کیوں رہی ہو؟ کیا لگتا ہے کیا کرنے والا ہوں میں تمھارے" ساتھ؟"ساحر نے اس کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گھاڑتے دیکھا۔اسے مشعل کے خوفزدہ ہونے پر مذید غصہ آیا تھا اتنی خوفزدہ تو وہ عاقل سے نہیں تھی۔

دل تو کرتا ہے کہ یہیں مار کر تمھیں کہیں ویرانے میں گھاڑ" دوں۔۔۔۔مگر وہ میرا پاگل بھائی۔"ساحر نے اپنے بال مٹھیوں میں چکڑتے کہا تھا۔ مشعل کے رونے میں کوئی کمی نہیں آئی تھی یہ بات ساحر کا پارہ مذید بڑھا رہی تھی۔

کیوں اتنا رونا دھونا مچا رکھا ہے؟ جانور لگتا ہوں میں تمھیں ایک خونی" درندہ؟ہاں؟ بتاؤ مجھے کیوں مجھے دیکھ کر تمھاری آنکھوں میں خوف آجاتا ہے۔۔۔اس عمار سے ملتے تو ایسا نہیں ہوتا؟ نا گھر سے اکیلے نکلتے خوف آتا ہے اور نا اس عاقل کی گاڑی میں بیٹھے تم یوں تھر تھر کانپ رہی تھی۔"

ساحر کا غصہ اس وقت سوا نیزے پر تھا۔

مجھے معاف کر دو۔۔۔جانے دو مجھے پلیز!" مشعل نے روتے ہوئے"
اس کے سامنے ہاتھ جوڑے تھے۔
ہاہاہاہا تمھیں لگتا ہے یہ ناٹک اثر کرے گا مجھ پر؟" ساحر نے تلخ مسکراہٹ"
کے ساتھ کہا تھا۔ مشعل کی آنکھیں مسلسل رونے کی وجہ سے سوج گئی۔
ساحر نے ایک دہکتی نگاہ اس پر ڈالی تھی اور کچھ آگے بڑھ کر ڈیش بورڈ کھول
دیا تھا۔اندر پڑی چیز کو دیکھ کر مشعل اندر تک کانپی تھی۔
جانتی ہو ناں یہ کیا ہے؟" ساحر نے گن نکال کر مشعل کی جانب تان لی"
تھی۔ مشعل بت بنی بے یقینی سے ساحر کے ہاتھ میں پکڑی اس گن کو دیکھ
رہی تھی جو اس کے ماتھے سے چند انچ ہی دور تھی۔اس کے آنسو خود بخود
! بند ہو گئے تھے اور پتلیاں ساکت
ایکسیلینٹ! اب ان آنکھوں سے ایک آنسو بھی ٹپکا تو میں تمھیں ٹپکا دوں"
گا۔آئی سمجھ اور کسی خوش فہمی میں جینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔اب
مجھے آواز نہیں آئے تمھاری۔" ساحر نے گن ہینڈ بریک کے ساتھ رکھتے

گاڑی واپس چلائی تھی۔جب مشعل پتھرائی ہوئی آنکھوں سے گن کو دیکھے جارہی تھی۔البتہ اب اس کے رونے کی شدت میں کمی آگئی تھی مگر آنسوؤں ایک بار پھر پہلی رفتار سے بہہ رہے تھے۔وہ بنا آواز رو رہی تھی۔ اسے کبھی پہلے ساحر سے اس حد تک خوف نہیں آیا تھا۔وہ اتنی خوفزدہ تھی کہ اسے اندازہ نہیں ہو پارہا تھا کہ ساحر کن راستوں پر گاڑی بڑھ رہا ہے۔ اس کے ہواس آہستہ آہستہ جیسے کام کرنا بند کر رہے تھے۔

ZNZ Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مصطفٰی لغاری چوہدری افتخار سے ملنے اس کے آفس آیا تھا۔اس نے چوہدری افتخار کی آفر قبول کرلی تھی۔مریم کو اس نے فلحال اس معاملے

سے دور رکھا تھا۔ نا اسے کچھ بتایا تھا اور نا کچھ پوچھا۔ وہ دونوں بے انتہا خوش تھے۔ مسٹر لغاری کو اپنا فایدہ تو چوہدری افتخار جو اپنا بدلا نظر آرہا تھا۔

چوہدری افتخار نے گزشتہ دنوں میں دانستہ کچھ چیزیں ایسی کی تھیں جنھوں نے مسٹر لغاری کو فیصلہ ان کے حق میں کرنے میں مدد دی تھی۔

ساحر آفندی کے ہاتھوں اپنے بیٹے کی حالت سے بے خبر وہ اپنے پلانز بنا رہا تھا۔ یہ جانے بنا کہ اس کا اکلوتا بیٹا اس وقت کس حال میں ہے۔

وہ اپنے پلانز بنانے میں مصروف یہ نہیں جانتے تھے کہ جو ہونے جا رہا تھا وہ تو ان میں سے کسی نے سوچ نہیں تھا۔ وقت کیا کروٹ لینے والا تھا اور ان سب سے کیا کروانے والا تھا۔ وہ سب وقت کے ہاتھوں کی کٹ پتلیاں بننے والے تھے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سہیر انیتا کے ساتھ اپنے کیبن سے نکل کر میٹینگ روم میں آیا تھا۔ جہاں تمام اتچ اوڈیز کی میٹینگ تھی اور اس میٹینگ میں عمار بھی شامل تھا کیونکہ ان کے سینئر فائننس مینجر چھٹی پر تھے اس لیے فائننس ڈیپارٹمنٹ کا ہیڈ فلوقت عمار تھا۔ میٹینگ روم میں اس وقت تقریباً 13 لوگ تھے۔

وہ لوگ اس وقت آنے والے پروجیکٹ کے سلسلے میں اپنا اپنا لاحقہ عمل بیان کر رہے تھے۔ جب میٹینگ روم کا دروازہ دھاڑ سے کھلا تھا اور ساحر طوفان بنا اپنے ساتھ مشعل کو تقریباً گھسیٹتا ہوا اندر داخل ہوا تھا۔

سب نے نا سمجھی سے ساحر کو دیکھا تھا۔ کمرہ چونکہ نیم تاریک تھا اور پروجیکٹر کی روشنی میں مشعل کو کچھ پل سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ کہاں ہے اور کن

لوگوں کے سامنے ہے۔اچانک میٹینگ روم کی لائٹس ان ہوئی تھیں اور کمرہ روشنی میں نہا گیا تھا۔سب بے یقینی سے ساحر کا جارخانہ انداز دیکھ رہے تھے انیتا اور عمار بھی بے یقینی سے اپنی جگہوں سے اٹھے تھے جب کہ سہیر مشعل کی جانب بڑھا تھا جب ساحر نے مشعل کو سہیر کی جانب دھکیلا تھا۔

وہ اپنا توازن برقرار نا رکھ پاتی اگر سہیر آگے بڑھ کر اسے تھام نا لیتا۔

"سنبھالو اپنی منگیتر کو سہیر اور اگر سنبھالی نہیں جاتی تو اس ناٹک کو یہیں بند کر دو۔" ساحر نے تلخ انداز میں کہا تھا۔سہیر تو بے یقینی سے روتی ہوئی مشعل اور شعلہ جوالا بنے اپنے بھائی کو دیکھ رہا تھا۔

مشعل سہیر کو سامنے دیکھ کر ہوش میں آئی تھی اور اس کے رونے میں پھر شدت آئی۔وہ سہیر کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی جب ساحر کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

میٹینگ روم کے باہر سے لوگ جھانک جھانک کر اندر دیکھ رہے تھے تو اندر موجود لوگ بھی بت بنے اس معاملے کو سمجھنے کی کوشش میں پتھر کے ہو گئے تھے۔

انیتا آگے بڑھی تھی اور مشعل کو تھامتے ہوئے اسے پانی پلانے لگی۔ سہیر نے گہری نظروں سے مشعل کو دیکھا تھا تو اسے کچھ سمجھ نہیں آئی مشعل کا حلیہ بگڑا ہوا تھا۔ بکھرے بال سوجھی آنکھیں وہ اتنی شدت سے رو رہی تھی کہ اس کے لیے سانس لینا بھی مشکل ہو گیا تھا۔

سہیر نے نا سمجھی اور غصے کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ ساحر کو دیکھتا اس کی جانب بڑھا تھا جو اب جلا کر راکھ کرنے والی جانے والی نظروں سے باہر کھڑے لوگوں کو دیکھ رہا تھا۔ سہیر کو ساحر کی آنکھوں سے خوف آیا تھا۔

تماشا ہو رہا ہے یہاں؟" ساحر کی ڈھار پر وہ سب ایک دوسرے سے"

ٹکراتے اپنی اپنی سیٹس پر واپس گئے تھے۔۔۔۔ وہ لوگ ایسے رفو چکر

ہوئے تھے جیسے کسی نے ان کی موت کا فرمان جاری کیا ہو اور وہ اپنی جان بچا کر بھاگے ہوں۔ مگر ان کا سارا دھیان ابھی بھی یہیں تھا۔

اور آپ لوگ اپنی ٹانگوں پر چل کر جانا پسند کریں گے یا اس سلسلے میں" میری مدد درکار ہے۔ گیٹ آؤٹ!" اب اس کے تیش کا نشانہ میٹینگ روم کے اندر کے لوگ تھے۔ وہ سب ساحر کے موڈ اور غصے سے واقف تھے مگر آج ساحر کا انداز انھیں بھی گھبرانے پر مجبور کر رہا تھا۔ وہ سب فوراً باہر کی جانب بھاگے تھے۔ جب کہ عمار وہیں کھڑا رہا تھا۔

تم باہر جانے کا کیا لو گے عمار؟" ساحر نے عمار کو تلخ نظروں سے دیکھتے کہا" تھا۔ عمار نے باہر کی جانب قدم بڑھائے تھے جب سہیر نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا تھا۔

یہ سب کیا ہے ساحر؟ کیا طریقہ ہے یہ کسی کے ساتھ پیش آنے کا۔"" سہیر نے بلا آخر سوال کر دیا تھا۔ اس کا خود کا موڈ بگڑا ہوا تھا مگر جتنا بھی بگڑ جائے ساحر کے سامنے اس کی نہیں چلنی تھی۔

شکر کرو سہیر یہ لڑکی زندہ تمھارے سامنے آئی ہے ورنہ ابھی تم اس کی" موت کا ماتم منا رہے ہوتے۔"سہیر کو ساحر سے اتنے سخت رویے کی توقع نہیں تھی۔ مشعل ساحر کی بات پر ایک بار پھر رونے لگی تھی۔انیتا مسلسل اسے خاموش کروانے کی کوشش میں تھی۔

بولو گے کچھ کہ اس سب رویے کی وجہ کیا ہے؟ کیوں تم سب تمیز لحاظ" بھول گئے اور یہ بھی بھول رہے ہو کہ وہ میری فیانسی ہے۔"اب کی بار سہیر کی آواز بھی کافی بلند تھی۔

یاد ہے سہیر مجھے اچھے سے یاد ہے کہ وہ تمھاری فیانسی ہے مگر شاید تم اپنے" کام اور بزنس کے چکروں میں سب فراموش کئے بیٹھے ہو اور یہ بھی کہ تمھارے دشمن تمھیں چوٹ پہنچانے کے لیے اس کو استعمال کر سکتے ہیں۔"ساحر کی بات پر سہیر نے مشعل کی جانب دیکھا تھا۔

کیا کہنا چاہتے ہو؟"سہیر نے سخت تاثرات کے ساتھ مشعل کو دیکھتے" ساحر سے پوچھا۔

یہی کہ اگر اس کی ذمہ داری لینے کا سوچا ہی ہے تو کم سے کم اس رشتے سے" جڑی اپنی ریسپانسبیلٹی کو نبھاؤ۔" ساحر نے طنز کیا تھا جیسے سب نے محسوس کیا۔

میں اپنی ریسپانسبیلٹی جانتا ہوں ساحر۔" سہیر کو ساحر کا رویہ اچھا نہیں لگا" تھا۔

اوور ئیلی؟ پھر تو آپ یہ بھی جانتے ہوں گے کہ وہ عاقل افتخار آپ کی" فیانسی کے گھر پچھلے کتنے دونوں سے نظر رکھوا رہا تھا اور آج اسے کیڈنیپ کر کے اپنے ساتھ لے جا رہا تھا۔" ساحر نے طنزیہ انداز میں الفاظ چبا چبا کر ادا کئے۔

ساحر کی بات پر جہاں سہیر پر حیرت کا پہاڑ ٹوٹا وہیں انیتا اور عمار بی اپنی جگہ حیران ہوئے تھے۔

واٹ!" انیتا بس اتنا کہہ سکی۔"

اوواس نے بتایا نہیں اپنی نئی دوست کو اپنا پلان۔ "ساحر سے رہا نہیں گیا تو" انیتا پر طنز کر گیا انیتا نے نفی میں سر ہلاتے ساحر کو دیکھا تھا۔ یہ وقت نہیں تھا ساحر سے الجھنے کا جبکہ سہیر تو جیسے پریشانی سے سر ہاتھوں میں تھام کر رہ گیا تھا. سہیر مشعل کی جانب بڑھا تھا۔

مشعل؟ آپ ٹھیک ہیں۔ "سہیر نے لب کچلتے مشعل سے پوچھا تھا۔ جو" اپنے دوپٹے سے اپنے آنسو پونچھ رہی تھی۔

مشعل لوک ایٹ می! "میری بات کا جواب دیں مشعل۔ سہیر نے" مشعل کو پکارا تو وہ ایک بار پھر آنسو بہانے کو پر تولنے لگی۔

یہ کیا جواب دے گی۔۔۔۔ جیسے کسی انسان کی ایک بار کی کہی بات سمجھ" میں نہیں آتی۔ "ساحر نے ایک بار پھر شعلے برساتی نظروں سے مشعل کو دیکھا تھا۔

ساحر یہ کیا طریقہ ہے؟ "انیتا سے رہا نہیں گیا تو بھول پڑی تھی سے ساحر کا" رویہ بلکل پسند نہیں آیا تھا۔

"You have no right to dictate me Anita."

ساحر نے انیتا کے انداز میں ہی اسے کہا تھا تو وہ بے یقینی سے ساحر کو دیکھے گئی تھی۔

مشعل کیا یہ سچ ہے کہ عاقل نے؟"سہیر نے آدھا ادھورا سوال کیا تھا" جس پر مشعل نے آنسو پونچھتے اثبات میں سر ہلایا تھا۔تو سہیر کو بے انتہا غصہ آیا۔اور انیتا بھی پریشان سی مشعل کو دیکھنے لگی تھی۔اسے عاقل سے ایسی امید نا تھی۔اسی وقت سمیع بھاگتا اندر داخل ہوا تھا۔اور اندر کا ماحول دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ وہاں کیا موضوع چل رہا تھا۔

تم کہاں تھے سمیع؟"سہیر سمیع کو دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ معاملے سے" واقف تھا۔

سر وہ۔۔۔۔وہ عاقل۔۔۔۔۔"سمیع نے ساحر کو دیکھتے ڈرتے ڈرتے کہنا" چاہا تھا۔

عاقل کیا؟"سہیر نے بے چینی سے پوچھا تھا اور ساحر نے بھی گہری" نظروں سے سمیع کو دیکھا۔

اسے ایک پرائیویٹ کلینک چھوڑ کر آیا ہوں۔" سمیع نے تھوک نگل کر" خلق تر کرتے کہا۔

بچ گیا؟"ساحر نے تیش سے سمیع کو دیکھتے کہا تھا جو گھبرا کر نظریں چرا" گیا۔

کیا مطلب بچ گیا؟ کیا کیا ہے تم نے ساحر؟"سہیر نے نا سمجھی سے پوچھا۔" کاش کچھ کر دیتا ساحر غصے سے کھولتا باہر نکلا تھا اور میٹینگ روم کا گلاس" ڈور ڈھار سے کھولا تھا جو باہر پڑے ایک گملے سے ٹکرا کر چکنا چور ہوا تھا۔ ساحر ایک کھولتی ہوئی نگاہ سب پر ڈالتا باہر چلا گیا تھا جو ساحر کو دیکھتے ہی نظریں چرانے لگے تھے۔اس کے جانے کے بعد آفس میں سبھی لوگ سرگوشیوں میں مصروف ہو گئے.

شان کے آنے پر سمیع عاقل کو ہاسپٹل لے جانا چاہتا تھا مگر شان کے مشورے پر وہ دونوں اسے ایک پرائیویٹ کلینک لے گئے تھے۔اس کی حالت کافی خراب تھی کلینک والے اسے رکھنا نہیں چاہتے تھے کیونکہ اگر اسے کچھ ہو جاتا تو مسلہ بن سکتا تھا۔یہ پولیس کیس تھا مگر سمیع اور شان نے ڈرا دھمکا کر عاقل کو وہاں ٹریٹمنٹ دلوایا تھا۔وہ بچ تو گیا تھا اور ابھی بے ہوش تھا۔شان ایمان کو بھی وہیں لایا تھا اور وہ کچھ دیر میں خوش میں آگئی تھی اور شان اور سمیع نے اسے مطمین کر کے گھر بھیج دیا تھا۔شان ابھی وہیں رکا ہوا تھا جب کہ سمیع اسے چھوڑتا آفس سہیر کے پاس آیا تھا تاکہ اسے معاملے سے آگاہ کر سکے۔

سہیر کو شروع سے لے کر اب تک ساری کہانی بتادی تھی۔یہ جان کر کہ عاقل کے آدمیوں نے ایمان کو بے ہوش کر دیا تھا اور شان نے اسے بچایا تھا مشعل مطمین ہوئی تھی تو عمار فکر مند ہوتا وہاں سے ایمان کے گھر کی جانب دوڑا تھا۔

مشعل اپنے ڈر اور خوف میں یہ فراموش کر بیٹھی تھی کہ اس نے کسی کو ایمان کو اٹھاتے دیکھا تھا۔ساحر کے جانے کے بعد اس کے ہوا اس بحال ہوئے تھے تو وہ بھی سہیر کے سوالوں کے جواب دینے لگی تھی۔اور اسے ساری بات بتادی جو وہ کچھ دونوں سے محسوس کر رہی تھی۔

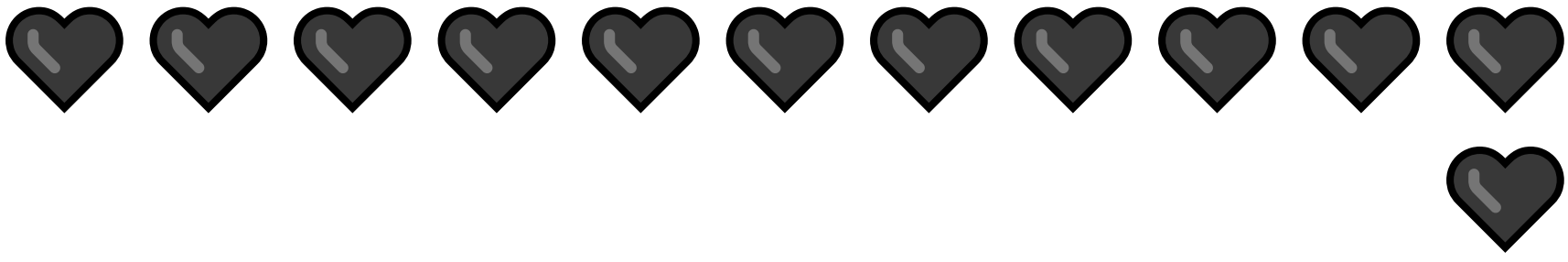

مریم لغاری شاپنگ کر کے لوٹ رہی تھی جب اس کی نظر ساحر پر پڑی تھی جو غصے میں گاڑی سے نکلا تھا اور ایک شخص کو زخمی کرتا کسی لڑکی کو لے کر اپنی گاڑی میں لے گیا تھا۔ اسے اچانک اس معاملے میں تجسس ہوا تھا۔ وہ ساحر کے پیچھے گئی تھی جب اس نے راستے میں ساحر کو گاڑی روکتے دیکھا تھا۔ وہ کافی غصے میں لگ رہا تھا اور وہ لڑکی مسلسل رو رہی تھی۔ غور کرنے پر اسے پتہ چلا تھا کہ وہ مشعل ہے سہیر کی منگیتر۔ مگر ساحر کے رویے سے جو وہ سمجھ پا رہی تھی وہ ناقابل یقین تھا۔ بات کی تہہ تک پہنچنے کے لیے اس نے ساحر کا پیچھا کیا تھا جو مشعل کو اپنے ساتھ تقریباً گھسیٹتا ہوا لے کر آفندیز کے آفس کی جانب جا رہا تھا۔ وہ وہیں پر کچھ فاصلے پر گاڑی میں بیٹھی رہی تھی۔ اور کافی دیر بعد اسے ساحر اپنے سابقہ انداز میں باہر آتا دیکھائی دیا تھا اور وہ گاڑی ذن سے بھگا لے گیا اور مریم اس معاملے کی طے تک پہنچنے کا ارادہ کرتی وہاں سے چلی گئی۔

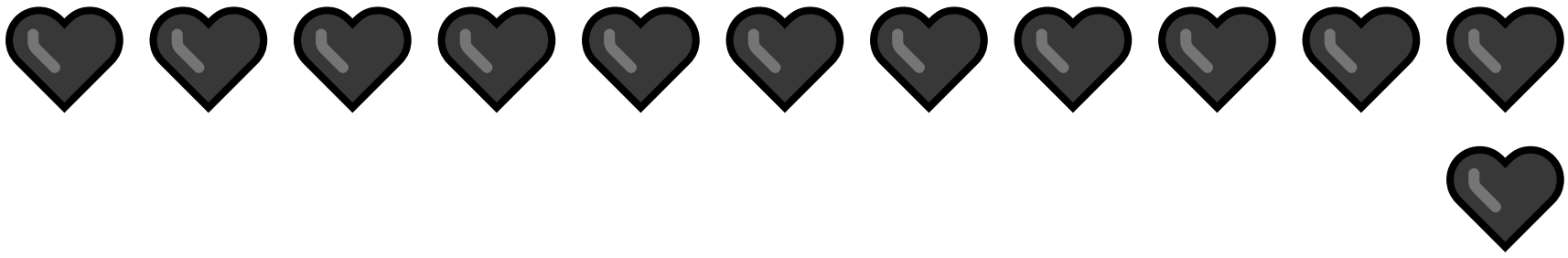

سہیر نے بہت مشکل سے مشعل کو سمجھا بجھا کر پر سکون کیا تھا۔ وہ ساحر کے رویے پر خائف تھا مگر یہ جاننے کے بعد کہ عاقل نے کیا حرکت کی ہے اسے ساحر سے کوئی شکایت نہیں تھی اور عاقل کی حالت بھی اس کے لیے غیر متوقع نہیں تھی۔ بات اس حد تک بڑھی تھی اس میں کسی حد تک سہیر کی لاپرواہی بھی شامل تھی۔

سمیع کو اطلاع ملی تھی کہ چوہدری افتخار کو عاقل کی حالت کی اطلاع مل چکی ہے اس کے آدمی جو اس کھیل میں اس کے ساتھ تھانے سڑک پر عاقل کی گاڑی دیکھی تھی مگر عاقل وہاں نہیں تھا۔ آس پاس پتہ کرنے پر اسے خبر ملی تھی کہ کچھ وقت پہلے یہاں کوئی جھگڑا ہوا تھا اور یہاں سے ایک زخمی

شخص کو کچھ لوگ اٹھا کر لے گئے تھے۔اور یہ بات چوہدری افتخار تک پہنچ گئی تھی اس لیے یقیناً وہ سمجھ گیا ہو گا کہ مشعل کو بچاتے ہوئے یہ کام آفندیز کا ہی ہو گا۔ سمیع کے مشورے پر ہی سہیر مشعل کو اپنے گھر لے گیا تھا تاکہ پولیس کو مشعل کا بیان دلوا کر وہ پہلے ہی یہ بات ثابت کر سکیں کہ عاقل نے مشعل کو اغواء کرنے کی کوشش کی ہے اور ساحر سے جو ہوا وہ مشعل کو بچاتے ہوئے غیر ارادی فیل تھا۔

سلیمان صاحب جو سارے معاملے کی اطلاع دے دی تھی اور انھیں بھی وہیں آنے کو کہا تھا۔انیتا بھی مشعل کے ساتھ ہی تھی اور سہیر مسلسل فون پر لگا ہوا تھا اور شان سے عاقل کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔

عمار ایمان سے ملنے پہنچا تھا۔وہ ایمان کو لے کر بہت پریشان تھا۔شازیہ نے اسے ایمان کے کمرے میں بھیج دیا تھا جو تب سے کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی۔

عمار دستک دیتا اندر داخل ہوا تو ایمان فوراً اٹھ کر عمار کی جانب آئی تھی۔

ایمان تم ٹھیک ہو؟"عمار نے بے ساختہ اس کے چہرے کو ہاتھوں کے " پیالے میں لے کر پوچھا تھا۔

ہاں میں ٹھیک ہوں۔"ایمان نے سنجیدگی سے کہا تھا۔"

تمھیں کس نے بتایا؟"ایمان کے سوال پوچھنے پر عمار نے اسے ساری" بات بتادی تو ایمان کو کافی حیرت ہوئی تھی۔

اس کا مطلب مشعل کا شک ٹھیک تھا۔وہ عاقل مشعل پر نظر رکھوا رہا" تھا۔وہ مجھے بہت بار کہہ رہی تھی مگر میں نے ہی اس کی بات کو مزاق میں ٹال دیا۔"ایمان نے بیڈ پر بیٹھتے کہا تھا۔

تم دونوں کو اکیلے جانے کی ضرورت کیا تھی؟ مجھے بلا لیا ہوتا۔"عمار نے" ناراضگی سے کہا۔

ہاں مشی بھی کہہ رہی تھی مگر میں نے ہی منع کر دیا۔۔۔۔"ایمان نے" فوراً کہا۔

کیوں منع کر دیا؟ پہلے تو سہی اپنے پیچھے لگایا ہوا تھا اب جب بیوی بن گئی ہو" تو منع کر دیا۔"عمار نے کمر پر ہاتھ باندھتے مصنوعی ناراضگی سے پوچھا۔

وہ تم نکاح کے بعد عجیب سے ہو گئے ہو ناں۔ایمان نے منہ بناتے کہا تو" عمار اس کی بات سمجھتا مسکرا دیا۔ عجیب ہونے کا دل تو ابھی بھی ہے پر پھوپھو کبھی بھی اپنی اینٹری مار دیں گی اس لیے زرہ حد میں ہی رہتے ہیں۔" عمار نے ایمان کو ستاتے ہوئے کہا۔

عمار!"ایمان نے گھورتے ہوئے کہا۔"

یار میں ڈر گیا تھا آفس میں جب پتہ چلا تو میں گھبرا گیا تھا۔ وہ تو سمیع نے "
بتایا کہ شان تمھیں ٹھیک ٹھاک گھر چھوڑ آیا ہے تو سکون ہوا۔ "عمار نے
سنجیدہ ہوتے کہا۔
مشعل ٹھیک تھی؟ "ایمان کو پھر مشعل کا خیال آیا۔ "
ہاں تھی تو ٹھیک پر کافی ڈر گئی تھی ساحر کا تو پتہ ہے عاقل کو تقریباً مار ہی "
ڈالا تھا اس نے ایسے میں کوئی بھی لڑکی ڈر جاتی سونے پے سہاگہ ساحر کافی
برا پیش آیا اس کے ساتھ۔ "عمار نے سامنے چیئر پر بیٹھتے کہا۔
ساحر کو مشعل کے ساتھ ایسے پیش آنے کا کوئی حق نہیں تھا۔ "ایمان نے
ساحر کے رویے کو غلط کہا۔
طریقہ غلط تھا مگر اس کی بات غلط نہیں تھی ایمان جانتی ہو اگر وہ عاقل "
مشعل کو لے جاتا یا پھر ساحر کو وقت پے سچ پتہ نا چلتا تو کیا ہو سکتا تھا۔ "عمار
کو مشعل کے لیے برا تو لگا تھا مگر ساحر کا غصہ بھی جسٹیفائیڈ لگا۔
اچھا چھوڑو اسے۔۔۔۔۔ "ایمان نے چڑ کر کہا۔ "

تمھیں پکڑوں؟"عمار نے ذو معنی انداز میں کہا۔"

مجھے مشی سے بات کرنی ہے۔"ایمان نے عمار کو خاطر میں نالاتے ہوئے" کہا۔

ابھی رہنے دو سہیر کے ساتھ ہے وہ۔بعد میں کر لینا۔"عمار نے اسے با" رکھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سب کاموں سے نبھٹا تا شان ساحر کے پیچھے اس کے فارم ہاؤس آیا تھا جہاں ساحر اکثر سب سے چھپ کر یاکٹ کر رہتا تھا۔شان کو آج جو محسوس ہوا تھا وہ غیر یقینی تھا مگر وہ ساحر کو اچھے سے جان گیا تھا اور جو روپ اس نے ساحر کا آج دیکھا تھا وہ اس کے کچھ دنوں کے اندازے کی تصدیق کے لیے کافی تھا۔

ساحر اس اندھیرے گوشے میں پول کے کنارے بیٹھا تھا۔ وہاں کی سب لائٹس آف تھیں۔ وہ آہستہ آہستہ بڑھتا ساحر کی جانب آیا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کہے۔ ساحر کو مشعل کے لیے بے چین دیکھ کر اسے اپنے اندازے پر پہلے تو یقین نہیں آیا تھا مگر چیزوں پر غور کرنے کے بعد وہ جس نتیجے پر پہنچا تھا وہ غیر یقینی تھی۔

سر یہ سب۔۔۔۔۔۔ سر آپ پہلے کہہ دیتے تو کچھ ہو جاتا اب۔۔۔۔"

"شان کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کہے۔

کیا کہتا میں شان؟" ساحر نے کچھ محفی رکھنے کی کوشش نا کی تھی۔"

پہلے سہیر سے کہتا کہ اس کی منگیتر مجھے پسند ہے اس لیے وہ اس کے سلسلے"

میں ناسوچے۔ میں اتنا خود غرض نہیں ہو سکتا شان پہلے بھی میری وجہ سے اس نے بہت کچھ کھویا ہے۔۔۔۔ پہلے ماں، اپنا بچپن، اپنی آزادی، میرے ساتھ بندھا ہوا ہے بچپن سے اور اب جب پہلی بار مجھ سے ہٹ کر اس نے کچھ سوچا ہے تو میں اسے بھی اس سے دور کر دوں۔۔۔۔۔ وہ لڑکی اس کی

زندگی کی پہلی خواہش ہے شان جیسے اس نے خود کے لیے چنا ہے۔۔۔۔ پہلی بار مجھے چھوڑ کر اس نے خود کو کسی میں الجھایا ہے۔میں اس سے یہ خوشی کیسے چھین لوں شان؟"ساحر نے اندھیرے میں گھورتے ہوئے کہا۔

تو پھر آپ شادی کر لیں سر!"شان نے دکھ اور حیرت کی ملی جلی کیفیت میں کہا تھا۔ساحر نے اپنی لال آنکھوں سے پیچھے کھڑے شان کو ایک نظر دیکھا تھا۔وہ شان کا مطلب سمجھ گیا تھا۔

اور اس سے کیا ہو گا شان؟"ساحر نے پھیکی ہنسی ہنس کر شان سے پوچھا" تھا۔

آپ کا دل بہل جائے گا۔"شان نے جواباً کہا۔"

یہ دل تھوڑی ہے یہ تو پتھر ہے شان!"ساحر نے زخمی ہنسی ہنس کر کہا" تھا۔

پتھر نہیں آپ کا دل تو شیشے جیسا نازک ہے سر!" شان کو ساحر کے لیے "
بہت دکھ ہوا تھا وہ جانتا تھا کہ ساحر کو آج تک کبھی کوئی نہیں بھایا تھا اور
اب۔۔۔۔۔
شیشہ ہو یا پتھر دونوں صورتوں میں جب ڈراڑ پڑھ جائے تو وہ کبھی ٹھیک "
ہو کر اپنی پہلی حالت میں نہیں آتا شان۔" ساحر نے ویسے ہی بے تاثر لہجے
میں کہا تھا۔
لیکن سر!" شان نے کچھ کہنا چاہا۔"
اس بات کو خود تک ہی محدود رکھنا اب مجھے اکیلا چھوڑ دو شان۔" ساحر "
نے آنکھیں موند دیں تھی جس کا مطب تھا کہ وہ مذید بات نہیں کرنا
چاہتا۔ شان نے افسوس کے ساتھ ساحر کو دیکھا اور وہاں سے ہٹ گیا۔

سمیع نے پولیس کو آفندی ہاؤس بلایا تھا اور چوہدری افتخار کے کوئی بھی سٹیپ لینے سے پہلے ہی چوہدری افتخار اور عاقل کے نام مشعل کی جانب سے شکایت درج کروادی تھی۔ سہیر نے کچھ اپنی پوزیشن کا فایدہ اٹھاتے سخت کاروائی کا حکم دیا تھا۔ پولیس کے جانے کے بعد مشعل وہیں بیٹھی اپنی انگلیاں مڑوڑ رہی تھی۔ سہیر نے اسے گیسٹ روم میں جا کر فریش ہونے کو کہا تھا جس کا اس نے انکار کر دیا تھا۔ سہیر کا ارادہ سلیمان صاحب کے آنے کے بعد ان کو ڈنر کروا کر بھیجنے کا تھا۔

مشعل مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے۔" سہیر کچھ دیر بعد مشعل کے پاس آیا" تھا جہاں مشعل اور انیتا بیٹھی ہوئی تھیں۔

مشعل ساحر کی جانب سے میں معافی مانگتا ہوں۔ اس کا انداز ضرور غلط تھا" مگر اس کا مقصد غلط نہیں تھا۔ وہ میرے معاملے میں اتنا ہی پوزیسیو ہے۔"

سہیر نے ساحر کی جانب سے مشعل کا دل صاف کرنے کی کوشش کی تھی جو ساحر کی وجہ سے گھر بھی آنے سے کترا رہی تھی۔

آپ کے لیے پوزیسیو ہونے کا مطلب نہیں ہے کہ وہ مجھ پر اپنا حکم" چلائے۔" مشعل نے بلآخر شکایت کر دی اس کا انداز کافی برہمی لئے ہوئے تھا۔

وہ حکم نہیں چلا رہا تھا۔" سہیر نے توصیع کی کوشش کی۔"

سہیر صرف آج نہیں پہلے بھی۔۔۔۔" مشعل کچھ کہتے کہتے رک گئی۔"

پہلے بھی کیا؟" سہیر نے ناسمجھی سے پوچھا اور انیتا بھی غور سے اس کی" جانب دیکھنے لگی۔

وہ پہلے بھی مجھ سے ایسے پیش آیا تھا۔ جب میں ایمان اور عمار کے ساتھ" باہر گئی تھی۔۔۔ وہ مجھے عمار کے ساتھ باہر جانے سے منع کر رہا تھا۔۔۔۔۔ میں نے اسی لیے آپ سے پوچھا تھا کہ آپ کو کوئی مسلہ نہیں ہے میرا ایمان یا عمار کے ساتھ باہر جانے سے۔ یور برا تھراز ٹرائینگ ٹو ڈو مینیٹ می۔"

مشعل نے بلآخر سہیر سے وہ بات کہہ ڈالی تھی جو وہ کب سے اپنے اندر رکھے ہوئے تھی۔ سہیر کو حیرت ہوئی کہ جو بات ساحر اس سے کہتا آیا تھا وہ بات اس نے مشعل سے بھی کہی تھی۔

جب عمار کی گاڑی خراب ہوئی تھی ساحر نے مجھے اور ایمان کو گھر چھوڑا تھا۔" مشعل نے کچھ سوچتے ہوئے بولا انیتا پر سوچ انداز میں اس کی باتیں سن رہی تھی۔

ہاں ساحر نے بتایا تھا مجھے اور یہ بھی کہ اسے تمھارا عمار کے ساتھ ہونا پسند نہیں ہے مگر میں نے اس کو بتا دیا تھا کہ مجھے ایسا کوئی مسلہ نہیں ہے۔" سہیر نے مشعل کو یقین دہانی کروائی تھی۔ جب کہ انیتا کے لیے ساحر کا ایسا کنزرویٹیو رویہ ناقابل یقین تھا۔

جب آپ کو مسلہ نہیں ہے تو پھر آپ کے بھائی کو بھی مسلہ نہیں ہونا چاہیے سہیر۔" انیتا نے مضبوط لہجے میں کہا۔

ہممم۔۔۔میں بات کروں گا ساحر سے۔"سہیر نے الجھن آمیز لہجے میں" کہا۔آج بھی ساحر کا جارخانہ انداز اسے سمجھ نہیں آیا تھا۔اتنا شدید ریایکشن وہ بھی تب جب وہ اپنی میڈیسنز باقاعدگی سے لے رہا تھا۔انیتا سہیر کو الجھا ہوا دیکھ کر مشعل کی جانب متوجہ ہوتی کہنے لگی۔

مشعل اصل میں ساحر بہت اگریسیو نیچر کا اب سے نہیں بچپن" سے۔۔۔۔۔بچپن سے یہ مسلہ ہے کہ وہ اپنا غصہ کنٹرول نہیں کر سکتا اور وقت کے ساتھ ساتھ یہ مسلہ ایک بیماری کی شکل اختیار کر چکا ہے۔"انیتا نے مشعل کو بتایا تو مشعل کو بے ساختہ پارٹی والی رات کا وہ واقع یاد آیا تھا جب ساحر نے اچانک غصے میں آتے ویٹر کو جھڑک دیا تھا۔

پھر سہیر نے مشعل کو ساحر کے اور اپنے بچپن سے لے کر اب تک ہر بات بتاڈالی۔۔۔۔۔ساحر کا غصہ اور پوزیسیوبی ہیوئیر،ان کی ماں کا رویہ اپنی اولاد سے بے زاری اور انھیں چھوڑ جانا،ساحر اور سہیر کا ریلیشن شپ،ان کے باپ کی حالت،ساحر کا سب سے الگ تھلگ ہو جانا اور باپ کی موت

کے بعد سہیر کا بے انتہا حیال رکھنا۔ سہیر نے مشعل سے کچھ نہیں چھپایا تھا۔ مشعل کو سب سن کر بہت افسوس ہوا تھا۔ ساحر سے آنے والا خوف جو اب غصے کی شکل اختیار کر چکا تھا ساحر کی کہانی سن کر اچانک سے ہمدردی میں بدل گیا تھا۔ اسے ان دونوں بھائیوں سے ہمدردی ہوئی تھی جیسے وہ بچپن سے اب تک ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے۔ ایک دوسرے کا حیال رکھنے والے۔ مشعل کو ان کا اپنی ماں سے رویہ بھی سمجھ آنے لگا تھا۔ اس کا دل ان دونوں بھائیوں کا ایک دوسرے کے لیے پیار دیکھ نرم اور ساحر کا سہیر کو ہر پڑھ گیا تھا۔ سہیر کا ساحر کی غلطیوں پر پردہ ڈالنا مصیبت سے بچانا۔ سہیر جیسے سٹریٹ فارورڈ بندے کو ساحر جیسا ٹیڑھا انسان ہی ہر مشکل سے بچا سکتا تھا جو وہ باخوبی کرتا آیا تھا۔

آئی ایم سوری آپ دونوں نے واقع بہت ٹف ٹائم دیکھا ہے۔ "ساری" کہانی سننے کے بعد وہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔

وہ وقت تھا گزر گیا مشعل۔۔۔۔۔۔یہ وقت بھی گزر جائے گا میں بس یہ " چاہتا ہوں کہ آپ ساحر کے رویے کو در گزر کر دیں اور اس کی غلطیوں کو معاف کر دیں اب بھی اور آنے والے وقت میں بھی۔ ہم سب کوشش کر رہے ہیں اس کو اس کنڈیشن سے نکالنے کی کیا آپ اس میں میرا ساتھ دیں گی؟ میری ہم سفر بن کر؟"سہیر نے اپنی مضبوط چوڑی ہتھیلی مشعل کے سامنے پھیلا دی تھی یہ جانے بنا کہ جس کا ساتھ وہ ساحر کو نارمل کرنے کو مانگ رہا ہے وہ اس وقت ساحر کے غصے کے لیے ایندھن کا کام کر رہی ہے۔ وہ ساحر کو اس مشکل سے نکالنے کے لیے اسی مشکل کی وجہ وہ ساحر کے سامنے ہر دم رکھنے کا سوچ رہا ہے۔

مشعل کچھ دیر نا سمجھی سے سہیر کو دیکھتی رہی تھی اور ساحر کی باتیں اس کے کانوں میں گھونجنے لگی تھیں اور اس کے انداز اس کی آنکھوں کے سامنے کسی فلم کی طرح چلنے لگے تھے۔

مشعل!"سہیر نے اسے پکارا۔"

جی میں ہوں آپ کے ساتھ ہمیشہ۔" مشعل نے خود کو کمپوز کرتے مسکرا" کر کہا تھا پر کہیں اس کا دل پر سکون نہیں تھا۔ شاید یہ فیصلہ ٹھیک نہیں تھا۔ کہتے ہیں ناجب فیصلہ درست ہو تو دل پر سکون ہو جاتا ہے اور جب بے چینی بڑھنے لگے تو یہ جان لینا چاہیے کہ کہیں کچھ غلط ہے یا ہونے والا ہے۔

آج کی رات سب نے سوچوں میں غرق ہی گزاری تھی۔ مشعل سہیر کے گھر سے سلمان صاحب کے ساتھ ڈنر کے بعد لوٹ آئی تھی اور مسلسل ساحر اور سہیر کی باتوں اور ساحر کے رویے کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ سہیر کی باتیں ہر بار اسے یہ بھروسہ دلا دیتی تھی کہ ساحر کم سے کم اس کے اور سہیر کے درمیان نہیں آئے گا۔۔۔۔۔۔ناہی اسے سہیر سے چھیننا چاہے گا۔یہ بات مشعل کر مطمین کر دیتی تھی مگر اگلے ہی لمحے ساحر کی

باتیں اور رویہ اس کا مشعل پر حکم چلانا اسے پریشان کر رہا تھا۔ وہ رات بھر ساحر نامی پہیلی کو ہی سلجھاتی رہی تھی۔ ایمان سے بات کر کے اپنی حیرت بتا دی تھی مگر اتنی الجھی ہوئی تھی کہ تفصیلی گفتگو نہیں کر پائی تھی۔

سہیر رات بھر بے چینی سے سو نہیں پایا تھا۔ اسے عاقل پر بے انتہا غصہ تھا اور اب ان باپ بیٹے کے خلاف کوئی ختمی قدم اٹھانے کا سوچ چکا تھا۔ یہ خیال کے وہ مشعل کو اپنے ساتھ غلط نیت سے لے جا رہا تھا ساحر کو اندر تک جھلنی کر رہا تھا۔ اگر ساحر اس معاملے پر نظر نا رکھتا اور وقت پر دبئی سے نا آتا یا مشعل کو وقت پر نا بچا پاتا تو کیا ہوتا۔ ساتھ ہی ساتھ وہ ساحر کے رویے کے بارے میں بھی سوچ رہا تھا۔ آج تک اس کے غصے کو سہیر نے جھیلا تھا مگر آج مشعل اس کے غصے کو دیکھ کر گھبرا گئی تھی۔ اس سے پہلے تو ساحر نے کبھی کسی کے سامنے اتنا غصہ نہیں دیکھایا تھا کیا ڈاکٹر نبیل کی بات درست تھی کہ وہ ساحر سہیر کی زندگی میں کسی کو شامل ہوتا دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔ کہیں نا کہیں وہ بچپن کا احساس ملکیت آج بھی تھا جس میں ساحر

سہیر کو اپنی ملکیت سمجھتا تھا۔اور مشعل کی بات کہ ساحر نے اس کو عمار کے ساتھ باہر جانے سے روکا تھا۔اور وہ مشعل کو ڈومینیٹ کرنا چاہتا تھا۔ سہیر کے لیے یہ سب باتیں الجھن آمیز تھیں۔وہ اصل بات جانتا نہیں تھا اس لیے کسی فیصلے پر پہنچ نہیں پا رہا تھا۔

سمیع عاقل کے بچ جانے اور معاملہ بگڑنے سے بچ جانے پر مطمین تھا مگر ساحر کا رویہ جو وہ مشعل کے ساتھ روا رکھ چکا تھا سمیع نے سہیر سے کہہ ڈالا تھا اور دونوں ہی اپنی اپنی جگہ مختلف مفروضے بناتے اور انھیں رد کرتے رہے تھے۔

شان ساحر کو لے کر بے انتہا دکھی اور پریشان تھا۔شان نے ساحر کو ہمیشہ لاپرواہ دیکھا تھا کوئی بات دل پر نا لینے والا کسی کی پرواہ نا کرنے والا اپنے دل کی سننے والا۔مگر زندگی اور دل کے اتنے بڑے فیصلے پر اس نے اپنے دل پر جو جبر کر دیا تھا وہ شان کو دکھی کر رہا تھا۔اس نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ ساحر آفندی جیسا سخت دل کا مالک ایک لڑکی کے عشق میں پڑھ کر یوں خود کو

تکلیف پہنچائے گا اور لڑکی بھی وہ جو ہمیشہ اس کے پاس تو ہو گی مگر اس کی نہیں اس کی بھائی کی ملکیت ہو گی۔

انیتا کو جہاں عاقل پر غصہ تھا وہیں ساحر کا مشعل کو لے کر اتنا پوزیسیو ہونا اسے عجیب لگا تھا۔ مشعل پر حکم چلانا اسے ڈومینیٹ کرنا یا اس کے لیے اتنا کنزرویٹو ہونا انیتا کو سمجھ نہیں آیا۔ وہ بچپن سے انیتا کو جانتا تھا اسے انیتا کے کسی سے ملنے پر کبھی اعتراض نہیں ہوا تھا اس کی کسی کے ساتھ دوستی دیر رات پارٹیز اٹینڈ کرنا۔۔۔ساحر نے کبھی اسے جج نہیں کیا تھا تو مشعل کو لے کر ایسا کیوں تھا۔ اپنی الجھن کا اظہار اس نے اپنی ماں سے بھی کیا تھا جن کا خیال تھا کہ ساحر ایسا صرف اس لیے کر رہا ہے کیونکہ وہ سہیر کے لیے پوزیسیو ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ سہیر کے ساتھ وہ ہو جو ابراہیم آفندی کے ساتھ ہوا تھا۔ انیتا کو ماں کی بات ٹھیک لگی تھی پر وہ مطمین نہیں ہو سکی تھی۔

چوہدری افتخار کو ابھی تک عاقل نہیں ملا تھا وہ اب ہاسپیٹلز میں پتہ کروا چکا تھا مگر عاقل کا کوئی اتا پتہ نہیں تھا جو کہ ایک چھوٹے سے پرائیویٹ کلینک پر پڑا ہوا تھا۔ شان اور سمیع نے یہی سوچ کر یہ فیصلہ لیا تھا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اطلاع ملنے پر وہ عاقل کو کسی بھی ہاسپیٹل سے ڈھونڈ نکالے گا اس لیے اسے کلینک لے گئے تھے تاکہ چوہدری افتخار کو اتنی جلدی کچھ کرنے کا موقع نا مل سکے۔ اور جب چوہدری افتخار نے پولیس سے رابطہ کیا تو اسے پتہ چلا کہ مشعل سلیمان کی جانب سے عاقل افتخار کے خلاف پرچہ کٹایا گیا ہے اس طرح چوہدری افتخار کچھ کرنے کی پوزیشن میں نہیں رہا تھا کیونکہ ابھی تک وہ عاقل کو ڈھونڈ نہیں پایا تھا۔

مصطفیٰ اپنی آنے والی کامیابی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ مریم اسے غائب دماغ لگی مگر اس نے وجہ پوچھنے کی طرف دھیان نہیں دیا تھا جبکہ مریم مسلسل مشعل اور ساحر کے بارے میں سوچے جا رہی تھی اور اپنا اگلا قدم اٹھانے کا فیصلہ بھی کر لیا تھا۔

ساحر نے رات بھر کھلے آسمان تلے سوئمنگ پول کے کنارے گزاری تھی۔ سوچوں میں ڈوبا وہ مسلسل بس یہی سوچے جا رہا تھا کہ عاقل نے مشعل کے ساتھ کوئی بدتمیزی تو نہیں کی تھی؟ کہیں اس نے مشعل کو چھونے کی کوشش تو نہیں کی تھی؟ وہ اگر مشعل کو لے جاتا تو کیا ہوتا؟ یہ سوال ساحر کی روح بے چین کرنے کے لیے کافی تھے۔ اپنے غصے میں اس نے مشعل سے کچھ پوچھا بھی نہیں تھا اور جو کچھ وہ کہہ چکا تھا اس کے بعد کم سے کم مشعل اس کے سامنے نہیں آنے والی تھی۔

"مجھے اس سے پوچھنا چاہیے تھا۔ وہ گھبرائی ہوئی تھی رو رہی تھی اور میں نے کیا کیا؟ اس پر اور چلایا اسے اور ڈرا دیا۔ میں نے غلط کیا۔" دماغ کے ایک کونے سے صدا آئی تھی۔

"نہیں میں نے ٹھیک کیا جب منع کیا تھا تو سمجھنا چاہیے تھا نا جب اسے کہا تھا کہ بلاوجہ اکیلی گھر سے مت نکلو تو سننا چاہیے تھا ناں۔" دماغ کے دوسرے حصے نے اپنی رائے دی۔

" مگر میرا رویہ بہت تلخ تھا۔مجھے معافی۔۔۔۔۔"

میرا رویہ بلکل ٹھیک تھاوہ اس سے بھی سخت رویہ ڈیزرو کرتی ہے۔اسے " خود کو سہیر تک محدود رکھنا چاہیے۔"دماغ کے دوسرے حصے نے اس کے خیالات کی نفی کرتے پھر سے اس کو اس کے رویے کے درست ہونے کی اطلاع دی تھی جس کے غلط ہونے کا احساس اس کے دماغ کا ایک حصہ دلا رہا تھااور دل وہ تو جیسے بے بس سا کسی کونے میں بیٹھا تھا اپنی تمام تر صلاحیتوں سے ہاتھ دھو کر وہ تو کسی لائق ہی نا رہا تھا۔کسی دیوانے کے جیسے جو بس ایک ہی صدا لگاتا ہے ایک ہی نام کی رٹ۔۔۔۔۔یہ جانے اور سوچے بنا کہ جس کی صدا وہ لگا رہا جو نام وہ اپنی ہر دھڑکن ہر حرکت کے ساتھ پکارتا ہے وہ اس کے نصیب میں ہے ہی نہیں۔

دماغ میں دو الگ طرز کی سوچوں کی جنگ چڑھ چکی تھی اور جیت کس کی ہونی ہے یہ وقت بتائے گا۔

ہاجرہ بیگم کو سلیمان صاحب نے رات ساری بات بتادی تھی اور عاقل کی حرکت کا سن کر ان کا کلیجہ کانپ اٹھا تھا مگر ساحر نے مشعل کو بچالیا تھا یہ جان کر انھیں تسلی ہوئی تھی اور وہ خود ساحر کا شکریہ ادا کرنا چاہتی تھی۔ سلیمان صاحب نے مشعل کو کہیں بھی تنہا بھیجنے سے منع کر دیا تھا۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ عاقل اور اس کا باپ سہیر سے بدلہ لینے کو کچھ نا کچھ ضرور کریں گے۔ ہاجرہ کافی پریشان ہو گئی تھیں۔ مگر شاید وہ جانتی نہیں تھی کہ یہ تو بس پریشانی کی ابتداء ہے۔

اگلی صبح مشعل کو جگانے کو آئی تھیں تو مشعل بیڈ پر لیٹی پنکھے کو گھورے جا رہی تھی۔ رات بھر جاگنے کے باعث اس کی آنکھیں سوج گئی تھیں۔

کیاہوامیری جان تم رات بھر سوئی نہیں؟" مشعل کے بالوں میں ہاتھ " چلاتے پوچھا۔

نہیں امی بس اپنا ناول پڑھتی رہی؟" مشعل نے مصنوعی مسکراہٹ کے " ساتھ کہاتو ہاجرہ کو ایک لمحے کو افسوس ہوا کہ جس ناول کے لیے وہ مشعل کو ہمیشہ ڈانٹی رہتی تھیں وہ تو مشعل آج کل پڑھنا ہی فراموش کر چکی تھی۔

میری بچی پریشان ہے؟" ہاجرہ نے اسے اٹھا کر بیٹھایا تھا۔ "

امی اگر وہ گھٹیا شخص مجھے لے جانے میں کامیاب ہو جاتا؟ اگر ساحر وقت " پر نا پہنچتا تو میں کیا کرتی؟" مشعل نے آنسوؤں سے تر آنکھیں ماں کے آنکھوں سے ملائی تھیں۔ تو ہاجرہ بیگم اس حیال سے ہی اندر تک لرز گئیں تھیں۔

ایسے نہیں سوچتے میری جان اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ کچھ غلط نہیں ہوا" خدا نے تمھاری حفاظت کی۔۔۔خدا ایسے ہی ہر بیٹی کی حفاظت کرے۔

جیسے تمھارے لیے ساحر بیٹے کو مسیحا بنا کر بھیجا ویسے ہی ہر بیٹی کی حفاظت کے لیے کوئی نا کوئی مسیحا بھیج دے۔"انھوں نے صدق دل سے دعا کی۔

آمین!" مشعل ماں کے گرد اپنے بازو پھیلاتے ہوئے کہنے لگی۔"

رات بھر سوئی نہیں اب تھوڑی دیر سو جاؤ۔"ہاجرہ نے اس اپنے سامنے" کرتے اس کا سر اپنی گود میں رکھا۔

امی آپ جانتی ہیں سہیر اور ساحر کی ماں ان کو بچپن میں اکیلا چھوڑ کر چلی" گئی تھیں۔وہ دونوں بھائی ایسے ہی ایک دوسرے کے مشکل وقت میں ایک دوسرے کی گود میں سر رکھ کر سوتے تھے۔سہیر کی باتیں یاد کر کے مشعل کی آنکھوں میں ایک بار پھر آنسوؤں آنے لگے۔

بس بیٹا ہر انسان کی زندگی میں بہت سے امتحان ہوتے ہیں اللہ اپنے" بندوں کو آزماتا ہے کسی سے لے کر تو کسی کو عطا کر کے۔۔۔۔۔ہم سب اپنے اپنے حصے کے امتحان سے ہی تو گزر رہے ہیں۔"انھوں نے نرم انداز میں مشعل سے کہا تھا۔

امی معصوم بچوں سے کیسا امتحان کہ ان کو بن ماں کے جینا پڑے ؟""

مشعل نے گہری نظروں سے ماں کو دیکھتے پوچھا۔

یہ شاید ان بچوں کا نہیں ان سے منسلک لوگوں کا امتحان تھا میری"

جان۔۔۔۔شاید یہ مریم لغاری کا امتحان تھا کہ آیا وہ اپنی اولاد جو کہ اللہ کی نعمت ہے کو چنتی ہے یا اپنی آزادی دیکھتی ہے اور جانتی ہو اس کے امتحان کا نتیجہ اب نکلا ہے اب جب وہ اپنے بچوں سے ملنا چاہتی ہے مگر وہ بچے اس "سے بدظن ہو چکے ہیں۔اور خدا نے اسے مزید اولاد سے بھی نہیں نوازہ۔ ہمممم۔۔۔"امی آپ جانتی ہیں سہیر نے بتایا کہ کیسے وہ ساحر کو بیماری کی" حالت میں چھوڑ گئی جب اسے اپنی ماں کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔ کیسے وہ دنیا سے کٹ گیا۔۔۔۔پھر سہیر نے اسے سنبھالا ایک ماں کی طرح۔"مشعل نے ساحر کو سوچتے کہا تھا۔

ہاں شاید اس کے تلخ رویے اور لوگوں پر اعتبار نا کرنے کی وجہ یہی ہے وہ" اسی لیے لوگوں سے گھلتا ملتا نہیں۔"ہاجرہ نے تبصرہ کیا۔

خیر باقی باتیں بعد میں تم سو جاؤ کچھ دیر مجھے بھی کچھ کام نبھٹانے ہیں۔""
ہاجرہ کہتی وہاں سے اٹھ گئیں اور مشعل انھی سب باتوں کو۔سوچتی آنکھیں موند کر لیٹی رہی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤،

سہیر نے اگلے دن آفس ناجانے کا فیصلہ کیا تھا۔وہ اٹھ کر مسلسل ساحر سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ کامیاب نہیں ہوا تھا۔وہ جانتا تھا کہ ساحر فارم ہاؤس ہو گا اور یہ بھی جانتا تھا کہ اگر وہ وہاں اس سے ملنے گیا تو وہ وہاں سے بھی چلا جائے گا اور کہاں جائے گا کوئی جان نہیں پائے گا ایسا کافی بار ہو چکا تھا اس لیے سہیر کو ہار مانتے اس کے خود سے لوٹ آنے کا انتظار

کرنا تھا۔ کیونکہ ساحر کا اس وقت ملک سے باہر یا خود سے دور جانا وہ افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔ اسے ایک بار پھر ڈاکٹر نبیل سے رابطہ کرنے کی ضرورت پڑ گئی تھی جو آج کل نارتھرن ائیریاز کی جانب گیا ہوا تھا کیونکہ ساحر نے وعدہ کیا تھا کہ وہ سہیر کی شادی کے بعد ہی اسے اپنا علاج کرنے دے گا۔

اس نے مشعل کو کال کرنے کا سوچا تھا مگر اسے اندازہ تھا کہ مشعل دیر رات جاگتی رہی ہے اس لیے اس نے موحد کو کال کر کے پوچھا تھا جس نے اتنا ہی بتایا تھا کہ مشعل کمرے سے نہیں نکلی اس کا مطلب وہ ابھی سو رہی ہو گی۔

کچھ سوچتا وہ ساحر کے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔ اور بے مقصد ہی چیزیں الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا تھا کہ شاید کوئی چیز اس پر ساحر کے دل کا حال بیان کر دے اور پھر ناکام واپس لوٹ آیا تھا اتنا تو وہ بھی جانتا تھا کہ ساحر آفندی اپنے دل کا حال خود سے بھی بیان کرنے سے کتراتا ہے تو پھر وہ اس سے متعلق کوئی چیز یا ثبوت چھوڑ دے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

سہیر کو بس یہی بات پریشان کر رہی تھی کہ ساحر کی حالت کی وجہ کہیں سچ مچ اس کی زندگی میں کسی تیسرے کی آمد تو نہیں۔

شان ساحر کے لیے بریک فاسٹ لیتا فارم ہاؤس آیا تھا جہاں باہر کھڑی گاڑی دیکھ کر اس کو حیرت ہوئی تھی۔

یہ یہاں؟"خود کلامی کے انداز میں کہتا وہ آگے بڑھا تھا جہاں گاڑی میں " مریم آفندی بیٹھی تھی۔

آپ یہاں کیوں آئی ہیں؟"شان نے سادہ لہجے میں پوچھا۔"

اس کا جواب ایٹ لیسٹ میں ایک ملازم کو دینے کے موڈ میں نہیں نہیں"
ہوں۔ڈور کھلواو مجھے ساحر سے ملنا ہے۔"مریم نے تنفر آمیز لہجے میں کہا
تو شان لب بھینچ گیا۔

وہ یہاں نہیں ہیں۔"شان نے نظریں چراتے کہا۔"

تم میرا صبر مت آزماؤ لڑکے جسٹ اوپن داڈیم ڈور۔"مریم کا انداز ہنوز"
برقرار تھا۔وہ گاڑی سے نکل آئی تھی۔

میم پلیز آپ جائیں یہاں سے۔سر کسی سے نہیں ملنا چاہتے۔"شان پہلے"
ہی ساحر کے خراب موڈ کی وجہ سے پریشان تھا اوپر سے یہاں کسی کا آنا وہ
بھی مریم لغاری کا ساحر گوارہ نہیں کرے گا۔اسی وقت ساحر باہر کی جانب
آتا دیکھائی دیا تھا اور مریم کو دیکھ کر اس کے چہرے کے زاویے پل میں
بگڑے تھے۔

ساحر کے اشارہ کرنے پر شان فوراً وہاں سے ہٹ گیا تھا شاید وہ شان اور
مریم کی گفتگو سن چکا تھا۔

جب ایک بار آپ کو صاف صاف لفظوں میں بتا چکا ہوں کہ نہیں ملنا نا ہی" کوئی رشتہ رکھنا ہے نا ہی آپ کے شوہر کے بزنس کو فیسیلیٹیٹ کرنا ہے تو اس طرح بار بار سامنے آکر خود کو میری نظروں میں مذید کیوں گرا رہی ہیں آپ؟" ساحر کا لہجہ خود بخود تلخ ہوا تھا۔

نہیں ملنا ٹھیک ہے! مت کرو میرے شوہر کی ہیلپ یہ بھی ٹھیک ہے فئیر" اننف۔۔۔۔ مگر رشتہ تو نہیں توڑ سکتے میری جان۔۔۔۔۔ماں ہوں تمھاری نو مہینے اپنی کوکھ میں پالا ہے تم کو۔" مریم نے اس کے قریب جاتے کہا تھا۔

ڈائیلاگ اچھا ہے! پر ٹائمنگ خراب ہے اور کریکٹر پر بھی سوٹ نہیں" کرتا۔۔۔۔۔۔۔" ساحر نے بھنویں کھجاتے کہا تھا۔

یو نو واٹ! آپ کا کریکٹر ایک ایسی ماں کا ہے جو سیلفیش ہے۔۔۔۔ماں" کہلانے لائق نہیں۔ تو یہ اچھی بچوں پر جان لٹانے والی ماؤں جیسی ایکٹنگ بلکہ اوور ایکٹنگ کرنا بند کر دیں اور جائیں جہاں سے آئی ہیں۔" ساحر نے

کافی روڈانداز میں بیرونی گیٹ کی جانب اشارہ کرتے کہا تھااور واپسی کے لیے پلٹا۔الفاظ میں طنز کی آمیزش کافی زیادہ تھی۔اس کی ہیزل گرین آنکھیں پہلے ہی شب بیداری کی وجہ سے عجیب لال ہو رہی تھیں اوپر سے مریم لغاری کے لیے چھلکنے والا سرد تاثر کسی انسان کو بھی ٹھٹکنے پر مجبور کر سکتا ہے۔

"میں چلی گئی تو تم اپنے دل کا درد کس سے شئیر کرو گے ساحر جو تم سہیر سے بھی نہیں کر سکتے۔" مریم نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا تو ساحر چونکا تھا۔ وہ بے یقینی سے مریم کی جانب پلٹا تھا ایسا ممکن نہیں تھا وہ یہ سب کیسے جان سکتی تھی؟ شاید وہ کچھ اور کہنا چاہتی ہیں۔ساحر نے خود کو کمپوز کرتے سوچا تھا۔

"مجھے آپ کی مدد کی کوئی ضرورت نہیں ہے سو پلیز گو۔" ساحر نے رخ پھیرتے کہا۔

مجھے لگتا ہے تم کو میری مدد کی ضرورت ہے مائی چائلڈ!" وہ آگے بڑھی" تھی اور ساحر کے کندھے پر ہاتھ رکھتی کہنے لگی۔

ساحر میری جان جو تم مجھ سے چھپانے کی کوشش کر رہے ہو میں جانتی" ہوں۔۔۔ماں ہوں تمھاری جانتی ہوں دور رہی تم سے مگر 9 سال پالا ہے میں نے تمھیں۔۔۔۔۔ تمھارے انداز سمجھتی ہوں۔جو سہیر بھی سمجھ نہیں پایا۔" مریم کی بات پر ساحر کا سانس سینے میں اٹکنے لگا تھا۔ جس بات کو وہ خود سے چھپا کر رکھنا چاہتا تھا وہ آہستہ آہستہ سب پر آشکار ہو رہی تھی۔ کیا اس کا رویہ اس کے اندر کا سچ بیان کرنے لگا تھا۔ کیا وہ اتنا پرڈیکٹیبل ہوتا جا رہا ہے؟ ساحر سوچنے لگا۔

دیکھا تھا میں نے تم کو جیسے تم اس لڑکی پر چلا رہے تھے اپنا حق جتا رہے" تھے ساحر ایسا تو تم نے کبھی مجھ پر نہیں جتایا البتہ سہیر پر جتاتے تھے۔۔۔ایسا حق تم صرف ان لوگوں پر جتاتے ہو جنھیں تم اپنا مانتے ہو جو

تمھارے نزدیک صرف اور صرف تمھارے ہوتے ہیں۔"مریم کی آنکھوں میں "آئی نوایوری تھنگ" والی چمک تھی۔

مریم کے درست تجزیے پر ساحر لاجواب ہوا تھا۔شاید پہلی بار ساحر آفندی مریم لغاری کے سامنے لاجواب ہوا تھا۔مگر وہ ابھی بھی اس کے سامنے یہ کنفیس نہیں کرنا چاہتا تھا۔

مجھ نہیں پتہ آپ کیا کہہ رہی ہیں یا کہنا چاہتی ہیں۔آپ جائیں یہاں" سے۔۔۔۔۔"وہ کہہ کر واپس اندر کی جانب بڑھا تھا چند قدم اٹھانے کے بعد رکا تھا اور پلٹ کر مریم کی جانب دیکھتا کہنے لگا۔

اگر آپ کو یاد ہو تو یہ وہی فارم ہاؤس ہے جہاں آکر میرے باپ کو اس کی" زندگی کا سب سے برا سرپرائز دیا تھا۔"ساحر مریم کو دیکھ کر تلخ مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہنے لگا۔

جہاں اس سے طلاق کی صورت میں آزادی مانگی تھی اور یہ دہلیز کبھی پار نا" کرنے کی قسم کھائی تھی۔آئی ہوپ آپ اپنی قسم پر قائم رہیں گی۔"ساحر

بات مکمل کر کے اندر کی جانب بڑھ گیا تھا اور اس بار مریم کو لاجواب کر کے گہری سوچ میں ڈوبا چھوڑ گیا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

انیتا آفس میں موجود تھی جہاں آج بھی ایمپلائز کی چہ مگوئیاں اس تک پہنچ رہی تھیں جو گزشتہ روز والے قصے پر دبے الفاظ میں اپنی اپنی رائے کا اظہار کر رہے تھے۔ آفس آ کر وہ ایک بار پھر سب کے بارے میں سوچنے لگی تھی اور عاقل کا کیا حال تھا اسے تجسس ہوا تھا جس کے لیے اس نے سمیع سے رابطہ کیا تھا جس نے اسے بتایا تھا کہ عاقل ابھی ٹھیک ہے مگر اسے دانستہ بے ہوش رکھا گیا ہے تاکہ کچھ دیر وہ آرام دے حالت میں رہے۔

اور ساحر کے بارے میں پوچھنے پر اسے پتہ چلا تھا کہ وہ حسب توقع موقع سے غائب ہے اور ابھی تک گھر نہیں لوٹا۔ وہ لیپ ٹاپ کھولے سبھی واقعات کو سوچ رہی تھی۔ ساحر کا کچھ عرصے سے عجیب برتاؤ انیتا اور ساحر کے بیچ آئی دوری۔۔۔ ساحر کا ایک بار پھر الجھ جانا۔۔۔۔ وہ ساحر جو انیتا کا سب سے گہرا دوست تھا جو انیتا سے اپنی اکثر باتیں شئیر کر لیتا تھا۔ انیتا نے اپنی اور ساحر کی دوستی کو دوبارہ بحال کرنے کا فیصلہ کیا تھا وہ پھر ساحر کی بیسٹ فرینڈ بن کر اسے اس الجھن سے نکالنے کی کوشش کرے گی بنا کسی غرض کے۔ بنا کسی امید کے۔ خود سے وعدہ کرتے اس نے اس معاملے پر عمل کرنے کے بارے میں سوچا تھا یہ جانے بنا کہ قسمت اسے یہ موقع نہیں دینے والی تھی۔

ساحر فارم ہاؤس کے لاونج میں تھا۔اسے امید تھی کہ مریم وہیں سے پلٹ جائے گی کیونکہ وہ کبھی اس دہلیز کا پار نہیں کرے گی۔ مگر ساحر کی یہ امید بھی غلط ثابت ہوئی تھی جب مریم کے چوتوں کی ٹک ٹک کے ساتھ اس کے الفاظ ساحر کی سماعتوں میں اترے تھے۔

میں نے یہاں نا آنے کی قسم کھائی تھی اپنی خوشی حاصل کرنے کے لیے" اور آج یہ قسم توڑ رہی ہوں تمھاری خوشی تمھیں دلانے کے لیے۔" وہ کہتی اپنی ساڑھی کا پلو درست کرتی اندر آئی تھیں۔ نظریں ساحر کے بجائے فارم ہاؤس کی در و دیوار پر تھیں جن سے اس کے ماضی کی یادیں وابستہ تھی

یہاں گزارے گئے چند اچھے اور اکثر تلخ لمحات جیسے اس کی آنکھوں کے سامنے ناچنے لگے۔

میری خوشی اور میری زندگی سے آپ کا تعلق بہت سال پہلے ٹوٹ چکا تھا۔آج یہ دیکھ کر رہی سہی کسر بھی پوری ہو گئی کہ آپ کو یہاں آکر کوئی دکھ کوئی پچھتاوا بھی نہیں۔۔۔۔باقی وعدے قسمیں اور دل توڑنا تو آپ کی پرانی عادت ہے۔"ساحر عادتاً تلخ لہجے میں گویا ہوا تھا۔

تم جو کہہ رہے ہو سہی ہے۔۔۔میں جانتی ہو مجھ سے غلطی ہوئی ہے تم' دونوں کے حق میں اور کسی حد تک ابراہیم کے حق میں بھی مگر میں سب سے بڑی تمھاری مجرم ہوں ساحر میں تھیں تب چھوڑ گئی تھی جب تمھیں میری سب سے زیادہ ضرورت تھی اس لیے اب میں اپنی اس غلطی کو سدھارنا چاہتی ہوں۔"مریم نے اپنی بات پر زور دیتے کہا۔

اور اس غلطی کو سدھارنے کے لیے کونسی غلطی کرنے کا ارادہ ہے۔""" ساحر نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

ساحر میں سہیر سے بات کروں گی میں اسے بتاؤں گی کہ تم اس لڑکی کو"
"پسند کرتے ہو۔۔۔۔

واٹ ربش!"ساحر نے ناپسندیدگی سے اس کی بات کاٹ دی۔"

ساحر پلیز ایموشنل مت ہو میں جانتی ہوں تمھیں۔۔۔ تمھیں جو چاہیے"
ہوتا تھا اگر نا ملے تو تم اسے چھین لیتے تھے خود کو اور مقابل کو نقصان پہنچا کر
میں نہیں چاہتی بیٹا کہ تم خود کو یا سہیر کو نقصان پہنچاؤ۔"مریم نے فکر
مندی سے کہا۔

آپ کو میرے یا سہیر کے بارے میں فکر مند نہیں ہونا چاہیے۔سہیر از"
مائی لائف لائن اسے میں کبھی کچھ نہیں کہہ سکتا آپ کو یہ ابھی تک سمجھ
کیوں نہیں آیا۔"ساحر نے کھولتی نظروں سے ماں کو دیکھا تھا۔

کیسے فکر مند نا ہوں ساحر۔۔۔۔تم اس لڑکی کے بغیر نہیں جی سکتے اور یہ"
تم بھی جانتے ہو۔مجھے سہیر سے بات کر لینے دو وہ سمجھ جائے گا تمھاری

خوشی کے لیے وہ مان جائے گا۔وہ بہت پیار کرتا ہے تم سے۔"مریم نے اسی ضدی انداز میں کہا۔

"کیسی ماں ہیں آپ؟اپنے بیٹے سے اس کے جینے کی وجہ چھین لینا چاہتی ہیں؟ پالا نہیں مگر آپ کے مطابق پیدا تو آپ نے ہی کیا تھا اسے بھی۔"

ساحر نے خود کو سخت الفاظ استعمال کرنے سے باز رکھا تھا۔

"تمھیں بھی پیدا کیا تھا ساحر تمھارے حق میں بہت غلط کیا بس اس غلطی کو سدھارنا ہے ساحر۔"مریم گہری نظروں سے ساحر کے الجھے ہوئے تاثرات دیکھ رہی تھی۔جو دل اور دماغ کے مابین چھڑی جنگ میں پس رہا تھا۔

"آپ آج بھی اتنی ہی خود غرض ہیں۔مگر میں آپ کی طرح خود غرض نہیں بن سکتا۔۔۔۔اس لیے پلیز میرے معاملات میں دخل مت دیں۔"ساحر کا موڈ بگڑنے لگا تھا۔

ساحر خود غرض مت بنو میری جان بٹ تم جانتے ہو اٹس سو مچ ہارڈ جب" وہ لڑکی تمھاری آنکھوں کے سامنے تمھارے بھائی کی بیوی بن کر رہے گی کیسے برداشت کرو گے؟" مریم نے ساحر کا رخ اپنی جانب موڑا۔

یہ آپ کا مسلہ نہیں ہے۔$ ساحر نے اس کے ہاتھ جھٹکتے کہا تھا۔"

لیکن ساحر مجھے ایک بار بات تو کرنے دو سہیر سے وہ پریکٹیکل ہے سمجھ" جائے گا۔ وہ اپنے دل و دماغ کو سمجھا لے گا اور پھر تمھارے لیے تو وہ تھوڑا دکھ جھیل لے گا۔" مریم نے اس کا ذہن بدلنے کی بھرپور کوشش کی۔

یہی بات۔۔۔۔۔یہی بات آپ کی مجھے آپ سے اور خود سے نفرت" کرنے پر مجبور کرتی ہے۔۔۔۔ہر بار میری وجہ سے آپ اسے نگلیکٹ کرتی ہیں۔" ساحر نے تاسف سے سر ہلاتے کہا تھا۔

ساحر ڈونٹ بی امیو شنل! تم بھی جانتے ہو کہ سہیر اس لڑکی کے لیے اتنا" ایسیسڈ نہیں ہے جتنا تم ہو۔" مریم ابھی بھی اپنی بات پر قائم تھی۔

ساحر کی سماعتوں میں سہیر کی اور اپنی کچھ دن پہلے کے الفاظ گونجے تھے۔

اورا گراس نے انکار کر دیاتو؟"اس نے سہیر سے پوچھا تھا۔"

تو میں اپنے دل کو سمجھالوں گا۔"سہیر نے جواباً کہا تھا۔"

نہیں یہ میں کیا سوچ رہا ہوں؟ یہ سب ان کی وجہ سے ہو رہا ہے۔"ساحر"
نے دہکتی ہوئی نگاہ مریم کی جانب ڈالی تھی۔

"Would you like to leave me alone."

ساحر نے غصے سے کہا تھا۔مریم اس کی آنکھوں کی سرخی سے گھبرانے لگی
تھی۔کافی سالوں بعد یہ سرخی دیکھ کر مریم پھر گھبرائی تھیں۔

اوکے ساحر ریلیکس ہم اس سب پر بعد میں بات کریں گے۔"مریم نے"
نظریں چراتے کہا۔

نا ابھی نا ہی کبھی۔۔۔۔۔۔جسٹ گو فرام ہئیر۔"ساحر نے مٹھیاں سختی"
سے بھینچتے کہا۔وہ باہر جانے کے لیے پلٹی تھی۔

آخری بات اگر کبھی زندگی میں ایک لمحے کے لیے بھی آپ کو اپنی اولاد"
سے زرہ برابر بھی محبت ہوئی تو اس کے لیے یہ بات آپ سہیر سے کبھی

نہیں کریں گی کیونکہ اگر آپ نے ایسا کچھ کرنے کی کوشش کی تو میں اپنی جان لے لوں گا ائیڈ آئی مین اٹ۔۔۔۔!" ساحر نے بنا اس کی جانب دیکھتے کہا تھا۔ مریم بنا کچھ کہے وہاں سے نکل آئی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

عاقل کو پورے 24 گھنٹے بعد ہوش آیا تھا۔ اپنے گرد و نواح میں دیکھتے ہوئے اسے سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ کہاں اور کیوں ہے۔ اٹھ کر بیٹھنا چاہا تو سر میں درد کی ایک شدید لہر اٹھی تھی۔ ہاتھ سے اپنے سر کو چھوا تو سر پٹیوں میں جکڑا ہوا پایا تھا۔ اچانک ایک جھٹکے سے اسے سب کچھ یاد آ گیا تھا اور اپنی اس حالت کی وجہ بھی۔

وہ اٹھنا چاہتا تھا جب اسے چکر آیا تھا اور اس سے پہلے وہ گرتا قریب سے ایک میل نرس بھاگتا ہوا اس کی جانب آیا تھا۔

"سر آپ بیٹھ جائیں آپ کو ابھی کافی ویکنیس ہے۔بلڈ لوس کی وجہ سے آپ کافی کمزور ہیں۔پلیز ریلیکس یور سیلف۔"

"مجھے گھر جانا ہے۔" عاقل نے تنفر سے اس کا ہاتھ جھٹکتے کہا تھا۔

"آئی ایم سوری سر آپ ایسے نہیں جا سکتے آپ پلیز بیٹھیں ہم ان سے رابطہ کرتے ہیں جو آپ کو یہاں لائے تھے۔" وہ کہہ کر باہر چلا گیا اور عاقل سوچتا رہا کہ وہ کون ہو سکتا ہے۔کیونکہ ڈوبتے ہوئے ذہن کے ساتھ جو آخری بات اس نے دیکھی تھی وہ ساحر کا اسے لات مار کر وہاں سے چلے جانا تھا۔جزئیات وہ سمجھ نہیں پایا تھا۔

کچھ دیر بعد شان کو اندر آتا دیکھ کر عاقل کو شدید غصہ آیا تھا۔

"تم تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" عاقل نے لیٹے لیٹے کہا۔

"سر یہی آپ کو یہاں لائے تھے۔" میل نرس نے بتایا۔

واہ کمال ہے مالک تمھاری میری موت کا پورا انتظام کر کے گیا تھا اور تم" نے مجھے بچا لیا۔۔۔۔کیا کھیل کھیلا جا رہا ہے؟" عاقل نے زہر ہندہ لہجے میں کہا تھا۔نرس نے غور سے عاقل اور شان کے درمیان نظریں دوڑائی۔

تم جاؤ یہاں سے ان کو ڈسچارج کرنے کا انتظام کرواؤ۔" شان"

کے اشارے کرنے پر وہ وہاں سے چلا گیا۔

سر نے جو کیا وہ تمھارے ایکشن کا ری ایکشن تھا۔جو گھٹیا حرکت کی تھی" تم نے اس کے بعد اس لائق تو نہیں تھے تم کہ تمھیں بچایا جاتا مگر سہیر سر کے لیے کوئی مسلہ نا بنے بس اس لیے تم کو بچا لیا۔باقی جو غلطی تم نے سہیر سر کی عزت ہر ہاتھ ڈال کر کی ہے اس کا خمیازہ تو بھگتنا پڑے گا۔ساحر سر " سے معافی اور فراموشی کی توقع رکھنا بے کار ہے۔

شان کہہ کر بنا عاقل کی بات سنے باہر نکل آیا۔پیچھے عاقل نخوت بھرے انداز میں شان کو باہر جاتا دیکھنے لگا۔

عاقل کی کہانی سن کر چوہدری افتخار غصے سے کھول رہا تھا۔اسے عاقل کی بے دھیانی پر بے انتہا تپ چڑھی تھی۔

بے وقوف انسان پبلک پلیس سے لڑکی کو اٹھائے گا اور سوچتا ہے کہ کوئی" دیکھ نہیں پائے گا۔"چوہدری افتخار اس کے زخمی سر کو نظر انداز کرتا اس پر چلایا تھا۔

تو مجھے کیا پتہ تھا کہ وہ پاگل ساحر بوتل کے جن کی طرح ٹپک پڑے گا۔" اتنے دن سے اس لڑکی کے گھر نظر رکھوائی ہوئی تھی کسی کو خبر نہیں ہوئی وہ سہیر آفندی بھی کچھ نہیں جان پایا تھا۔شاید آپ بھول رہے ہیں لیکن آپ کا ہی مشورہ تھا کہ ساحر آفندی کی غیر موجودگی میں کر لوں جو کرنا

چاہتاہوں۔"عاقل نے اپنے دکھتے سر کو تھامتے برابر غصے سے جواب دیا تھا۔

ہاں میں نے کہا تھا کہ اسے مال سے اٹھالو؟"چوہدری افتخار نے تنک کر" پوچھا۔

تو کیا اس کے گھر سے اٹھاتا۔"عاقل نے بھی اسی کے انداز میں جواباً سوال" کیا تھا۔

تم سے بات کرنا ہی بے کار ہے تم کسی لائق نہیں ہو۔اب میں خود ہی" کروں گا کچھ۔۔۔۔۔تم بیٹھے رہو اپنا سر پکڑ کر اس ساحر آفندی کے سامنے اتنی سی اوقات نہیں ہے تمھاری پہلے وہ تمھیں باہر بلوا کر دھمکاتا ہے پھر تمھارے ہی فارم ہاؤس میں آکر تمھارے آدمیوں کی موجودگی میں تمھاری عزت دو کوڑی کی کر کے چلا جاتا ہے اور پھر سڑک کے بیچوں بیچ تمھیں زخمی کر کے چلا جاتا ہے اور تم اور تمھارے وہ چار پالتو کتے اس لائق

بھی نہیں کہ اسے جواب دے سکیں۔"چوہدری افتخار کا غصہ آج قابو میں نہیں آرہا تھا جو باہر سے آتے عاقل کے خاص آدمی نے بھی سنا تھا۔

عاقل درد کی شدت اور باپ کے غصے کے آگے خاموش ہو گیا تھا۔

"اب آگر تم نے کچھ کیا تو میں خود تمھارے سر میں گولی ماروں گا ایسی بے کار اولاد خدا کسی دشمن کو بھی نا دے۔"چوہدری افتخار نے سر نفی میں ہلاتے کہا۔

"ڈیڈ کتنے خود غرض ہیں آپ۔۔۔۔اپنا مقصد اپنا بدلا میری حالت نہیں دیکھ رہے آپ؟ مر تا مر تا بچا ہوں میں اور آپ ابھی بھی مجھے باتیں سنا رہے ہیں۔بجائے اس کے کہ اس انسان کے خلاف رپورٹ کر کے اسے سلاخوں کے پیچھے بھجوانے کا سوچیں آپ مجھے باتیں سنا رہے ہیں۔اگر میں کسی لائق نہیں ہوں تو آپ نے کیا کیا اب تک؟"عاقل نے بھی اپنا سارا غصہ اور فرسٹریشن نکالتے کہا۔

کس کے خلاف ایف آئی آر کرواتا؟ان کے خلاف جو پہلے ہی تیرے نام" کی ایف آئی آر کٹوا چکے ہیں۔اس لڑکی کی جانب سے تمھارے اوپر اغوا کی کوشش کی رپورٹ درج ہوئی ہے۔اور میں نے اپنے آدمی سے پتہ کروایا ہے مال کی پارکنگ کے کیمرہ مین بھی تیری گاڑی صاف صاف دیکھائی دے رہی ہے۔پولیس ابھی تک تیرے پیچھے نہیں آئی وہ بھی اس لیے کہ خود سہیر آفندی کے بھائی نے تجھے زخمی کر دیا ہے اب اگر ہم کچھ کرتے ہیں تو وہ بہت آرام سے ایسے سیلف ڈیفنس میں کیا جانے والا فعل قرار دے دیں گے اور الٹا تو جیل میں پہنچ جائے گا۔بہت تیز دماغ کے ان لوگوں کا۔ وہ دونوں بہت شاطر دماغ رکھتے ہیں۔ان کو اگر جوٹ پہنچانی ہے تو انھیں الگ کرنا ہو گا۔" چوہدری افتخار نے آخر میں خود کلامی کے انداز میں کہا تھا جو عاقل نہیں سن پایا۔

جاؤ اپنے کمرے میں تمھارا یہ زخمی سر میرے غصے کو"

مزید ہوا دے رہا ہے۔" سر جھٹکتے اسے ہاتھ سے اندر جانے کو کہتا وہ سگار سلگانے لگا۔جب اس کے سیکٹری نے اگلے روز مصطفیٰ لغاری کے بزنس کو اپنے ساتھ مرج کرنے کی خبر کے بارے میں ڈیٹیلز ڈسکس کرنے کے لیے کال کی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

اگلے دو روز پر سکون ہی گزرے تھے۔سہیر نے ساحر کو کئی بار گھر آنے کو کہا تھا مگر وہ بات ٹالتا رہا تھا۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ جو چیز اس کی ماں اور شان نے محسوس کی تھی وہ سہیر کبھی جان بھی پائے۔وہ اسے ٹالتا رہا تھا۔وہ فارم

ہاؤس میں جیسے قید ہو کر رہ گیا تھا نا کہیں باہر جاتا تھا نا کسی سے بات کرتا بس وقتاً فوقتاً سہیر کال کر لیتا تھا۔

تیسرے روز شام ہونے کو تھی جب فارم ہاؤس کے نمبر پر رشید بابا کی کال آئی تھی۔ جو کافی پریشان لگ رہے تھے اور ساحر کے پوچھنے پر بتانے لگے کہ سہیر کی طبیعت اچانک بگڑ گئی ہے پچھلے دو دن سے پریشانی میں وہ ٹھیک سے کھا پی نہیں رہا تھا اور ابھی اچانک وہ بے ہوش ہو گیا ہے۔ ساحر یہ سنتے ہی فوراً گھر کی جانب بھاگا تھا۔ پریشانی کے عالم میں وہ گاڑی تقریباً اڑاتا ہوا پندرہ منٹ کا فاصلہ آٹھ منٹوں میں طے کرتا آفندی ہاؤس میں پہنچا تھا اور گاڑی سے نکل کر فوراً اندر کی جانب بھاگا تھا۔ مگر لاونج میں پہنچ کر ہی اس کے قدموں کو بریک لگی تھی اور چہرے کا فکر اور اضطراب پل میں غصے میں بدلا تھا جہاں سہیر آفندی بلکل ٹھیک ٹھاک صوفے پر بیٹھا چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ سجائے اپنے بھائی کو دیکھ رہا تھا جو اس کی فکر میں بھاگتا دوڑتا گھر آیا تھا۔

کچھ فاصلے پر کھڑے رشید بابا نظریں چرا رہے تھے کیونکہ ساحر کی کھولتی نگاہوں کی تاب لانا کہاں ان کے بس میں تھا۔

"سٹاپ سٹیرنگ ہیم! میں نے ایسا ذبردستی کروایا تھا ان سے۔" سہیر نے ساحر کی نگاہوں کا زاویہ دیکھتے لاپرواہی سے کہا۔

"It wasn't funny mr Saheer Affandi."

"میری جان نکل گئی تھی۔" ساحر نے شکوہ کیا تھا۔

"اور جو تین دن سے میری جان سولی پر لٹکی ہے اس کا کیا؟" سہیر نے جواباً شکوہ کیا۔

"میں نے کہا تھا لوٹ آؤں گا۔۔۔۔۔ کیا ضرورت تھی اس ناٹک کی اور آپ رشید بابا۔۔۔۔" ساحر نے توپوں کا رخ ایک بار پھر رشید بابا کی جانب کیا تھا۔

"ساحر اگر تم سب سے اپنی مرضی کا کام کروا سکتے ہو تو یہ مت بھولو کہ میں تمھارا ہی بھائی ہوں۔ صرف چہرہ ہی نہیں اور بھی بہت سی چیزیں ہم میں

ایک سی ہیں۔۔۔۔اپنی بات نکلوانے کے لیے میں بھی اتنے ہی طریقے استعمال کر سکتا ہوں جتنے کہ تم۔"سہیر دلکش مسکراہٹ کے ساتھ کہتا ساحر کی جانب بڑھا تھا۔

ناؤ گو اینڈ گیٹ فریش پھر مجھے بات کرنی ہے تم سے۔۔۔۔اور کوئی بہانہ " نہیں۔اگلے پندرہ منٹ میں تم واپس میرے سامنے ہونے چاہیے ہو مسٹر ساحر آفندی۔اینڈ ٹیک اٹ ایز آ آرڈر۔"سہیر نے بے لچک لہجے میں کہا تھا۔ساحر جانتا تھا کہ اب سہیر اپنی بات منوا کے ہی دم لے گا۔وہ بہت کم اس ٹون میں آتا تھا جب آتا تھا جو ساحر کو سہیر میں اپنا عکس نظر آتا تھا جو دوسروں سے اپنی بات ہر صورت منوانا چاہتا تھا۔وہ کچھ سوچتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔

صرف پندرہ منٹ ہیں تمھارے پاس سولویں منٹ میں اگر تم باہر نہیں " آئے تو سترھویں مٹ میں تمھارے کمرے میں ہوں گا۔"سہیر نے پیچھے سے بلند آواز میں کہا تھا جس کے جواب میں ساحر بس کندھے آچکا کر رہ

گیا۔ساحر کے جاتے ہی رشید بابا سہیر کی جانب آئے تھے اور گہری نظروں سے سہیر کو دیکھتے کہنے لگے۔

"آج تو آپ بلکل ساحر بابا کے جیسے بات کر رہے ہیں۔"رشید بابا کی بات پر سہیر نے گردن موڑ کر ان کی جانب دیکھا اور مسکراہٹ دبا گیا۔

"آپ کو کیا لگتا ہے صرف وہ میرے جیسے بات کر سکتا ہے اور لوگوں کو پاگل بنا سکتا ہے۔"سہیر نے فون پر نظریں مبذول کرتے کہا۔

"ہاں اس کے جیسا جنون نہیں ہے مجھ میں اور نا ہی ویسا پاگل پن ہے۔"

سہیر نے دل میں اعتراف کیا۔

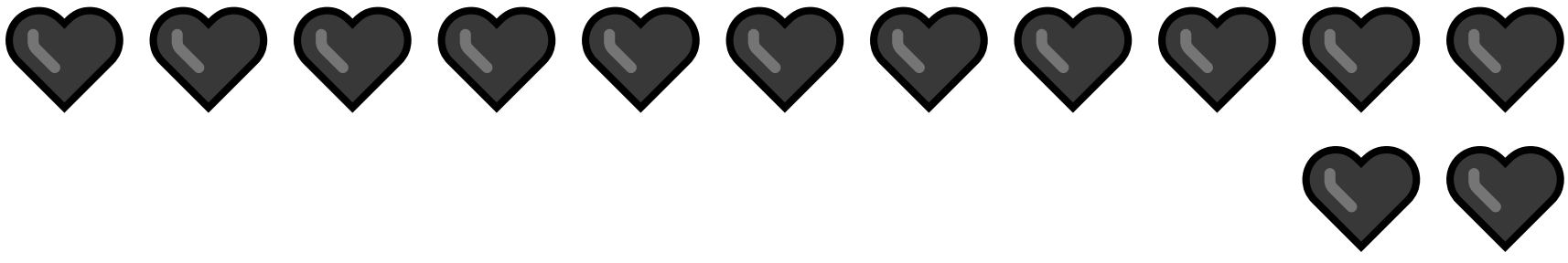

سہیر کے کہے مطابق اگلے پندرہ منٹوں میں وہ سہیر کے سامنے موجود تھا۔ وہ دونوں اس وقت ٹیرس پر موجود تھے۔ ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں شام کی سرخی رات کی تاریکی میں بدل رہی تھی۔ وہ ریلنگ کے پاس کھڑا وسیع و عریض رقبے پر پھیلے اپنے گھر بیرونی حصے کو دیکھ رہا تھا۔ جہاں لان کی جانب ملازمین اس وقت ایک گروپ کی شکل میں بیٹھے خوش گپیوں میں مگن تھے۔

ساحر جانتا تھا کہ سہیر کس سلسلے میں بات کرے گا اس ہے اس نے خود کو کافی حد تک مینٹلی پریپیئر کر لیا تھا۔ وہ اس وقت سہیر کے علاؤہ دنیا کی کسی بھی چیز کر دیکھ سکتا تھا مگر سہیر کی آنکھوں میں دیکھنے کا روادار نہیں تھا۔ سہیر کافی دیر اس کو خاموشی سے دیکھتا گیا۔

بلآخر اس نے بات کا آغاز کرنے کا سوچا۔

"سہیر نے اس کو دیکھتے سوال کیا جو اس کی مشعل سے کیا مسلہ ہے تم کو؟" جانب پیٹھ کئے کھڑا تھا۔ سہیر کا پہلا سوال ہی ساحر کو پریشان کر گیا تھا اگر

پہلا سوال یہ تھا تو باقی سوال کس نوعیت کے ہونے والے تھے۔۔۔۔اور اس سوال کے جواب میں وہ اسے کیا بتاتا کہ اصل مسلہ ہی وہ لڑکی خود ہے۔

مسٹر ساحر آفندی میرا حیال ہے میں آپ سے بات کر رہا ہوں۔"سہیر" نے ساحر کا رخ موڑتے کہا تھا۔

ہاں! کیا؟ وہ ایکچولی میں نا جانے کیا سوچ رہا تھا۔"ساحر نے بات بنالی۔"

میں نے پوچھا تمھیں مشعل سے کیا مسلہ ہے؟"سہیر نے سوال دہرایا۔"

مجھے کیا مسلہ ہو گا تمھاری منگیتر سے۔"ساحر نے لفظ تمھاری پر زور دے" کر کہا اور توجہ واپس نیچے لان کی جانب مبذول کروالی۔

میری منگیتر کو چھوڑو مشعل سلیمان سے کیا مسلہ ہے تم کو؟"سہیر نے" ماتھے پر بل ڈالے سوال دہرایا تھا مگر اس کی نظریں بڑی فرصت سے ساحر کی آنکھوں کی جنبش سے لے کر ہاتھوں کی حرکت تک ہر ڈیٹیل کو جانچ رہی تھیں۔اسے ساحر کا نظریں چرانا پریشان کر رہا تھا ورنہ ساحر تو آنکھوں میں دیکھ کر بات کرنے کا عادی تھا۔

مجھے کیا مسلہ ہو سکتا ہے؟"ساحر نے ریکنگ کو ناختوں سے کھرچتے جواب" دیا تھا جب کہ اس کی آنکھوں کی پتلیاں مسلسل حرکت کر رہی تھیں جو اس کے اندر کی الجھن کو باخوبی بیان کر رہا تھا۔

یہ تو تم بتاؤ گے کہ اس سے کیا مسلہ ہے۔ کبھی تم اس پر پابندیاں لگاتے ہو" کبھی اسے عمار سے ملنے سے منع۔۔۔۔۔

یہ سب شکایتیں اس نے لگائی ہیں تو وجہ بھی بتائی ہو گی ناں؟"ساحر نے تنک کر اس کا سوال کاٹا تھا۔عمار کے نام پر اسے پتنگے لگنے لگے تھے۔

تم بتادو وجہ؟ویسے بھی مشعل کو لگتا ہے کہ تم اسے ڈومینیٹ کرنا چاہتے" ہو۔۔۔۔۔۔۔۔وائے از ڈیٹ؟"سہیر نے جواباً سوال کیا تھا۔

مجھے اس کا عمار سے ملنا پسند نہیں ڈیٹس اٹ۔"ساحر نے کندھے اچکاتے" مختصراً کہا۔

مگر مجھے تو ایسا کوئی مسلہ نہیں ہے۔"سہیر نے کھوجتے لہجے میں کہا۔"

ٹھیک ہے پھر مجھے بھی نہیں ہونا چاہیے۔"ساحر نے سہیر سے زیادہ خود"
کو باور کروایا تھا۔
آج کے بعد تمھاری منگیتر کو چاہے جو مرضی اٹھا کر لے جائے آئی وانٹ"
گیو آڈیم! کیونکہ جو اس کی عادت ہے نا گھر وہ ٹک کر بیٹھ نہیں سکتی اور باہر
جائے گی تو تمھارے دشمن اسے نقصان پہنچانے سے باز نہیں آئیں گے۔"
ساحر نے خبر سنانے والے انداز میں سہیر کو دیکھتے کہا تھا۔
مجھے اسے قید نہیں کر کے رکھنا۔میں چاہتا ہوں کہ وہ اپنی آزادی اپنی"
زندگی انجوائے کر سکے۔"سہیر کی بات پر ساحر کی طنزیہ ہنسی امڑ آئی تھی۔
"You are acting like dad...."
وہ بھی ایسے ہی آزادی دینا چاہتے تھے ماں کو۔"ساحر نے سر جھٹک کر"
کہا۔
ہر عورت مریم نہیں ہوتی ساحر۔"سہیر نے اپنے لفظوں پر زور دیتے کہا"
تھا۔اسے یہ موازنہ بلکل پسند نہیں آیا تھا۔

اوکے!"ساحر نے بات ختم کرتے کہا۔"

تم جانتے ہو تم کتنی بری طرح پیش آئے تھے وہ کتنا ڈر گئی تھی"

ساحر۔۔۔۔۔۔۔ تمھیں نہیں لگتا تم ضرورت سے زیادہ روڈ ہو گئے

"تھے۔

غصے میں تھا بس اس لیے۔"ساحر نے سرسری سا جواب دیا۔"

غصے کی وجہ عاقل تھا تو مشعل پر غصہ کیوں نکالا؟"سہیر نے پھر کھوجتے"

لہجے میں سوال کیا۔

بس ہو گیا۔لیواٹ۔"ساحر نے جواب کے ساتھ بات ٹالنے کی کوشش"

کی۔

ایسا کیسے چلے گا ساحر جب وہ اس گھر میں رہے گی تو کیا تم ہر وقت اس پر"

پابندیاں لگاؤ گے۔"سہیر نے پھر سے سوال کیا۔

نہیں میں کیوں کروں گا۔۔۔۔جب تم کو مسلہ نہیں ہے تو مجھے اس پر "
غصہ کرنے کا کیا حق۔"ساحر نے مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔انداز
لاپرواہ سا تھا۔

ساحر کہیں اس غصے کی وجہ کا تعلق مشعل سے تو نہیں؟"سہیر نے کب "
سے اپنے دماغ میں کھلبلانے والا سوال پوچھ لیا تو ساحر نے ایک پل کو
سٹپٹانے کے بعد خود پر پوری طرح ہول چڑھاتا سہیر کی جانب مڑا تھا۔

"What made you say that ? "

ساحر نے ماتھے پر بل ڈالے کہا۔

"Your agression !"

تم نے کبھی کسی عورت کے ساتھ ایسے برتاؤ نہیں کیا۔۔۔۔کیا اس کا"
"میری زندگی میں آنا تمھیں پریشان کر رہا ہے؟

تمھیں بھی لگتا ہے میں تمھاری خوشی سے ناخوش ہوں؟"اب کی بار" ساحر نے بے یقینی سے سہیر کو دیکھتے پوچھا تھا۔اس کے لہجے اور آنکھوں میں غصے کی پرچھائی بہت واضح تھی۔

میں نے ایسا نہیں کہا ساحر آئی مینٹ ٹو سے جیسے بچپن میں میرے ساتھ" کسی کا اٹیچ ہونا برداشت نہیں تھا شاید اب بھی۔۔۔"سہیر نے سوچ سوچ کر سوال مکمل کیا۔

اگر میں کہوں ایسا ہی ہے تو کیا کروگے سہیر؟" ساحر نے نا جانے کیوں" کچھ کھوجتے لہجے میں پوچھا تو سہیر لاجواب سا نیچے لان میں دیکھنے لگا۔

آ گر میں کہوں کہ مشعل کو بھول جاؤ اسے چھوڑ دو کیا تم ایسا کروگے سہیر" میرے لئے؟"نا جانے کس احساس کے تحت ساحر نے یہ سوال سہیر سے پوچھا تھا۔سہیر ہونق بنا کوئی جواب نہیں تراش پا رہا تھا۔

آئی وش تم انکار کر دو سہیر۔"ساحر نے سہیر کے چہرے کے اتار چڑھاؤ" کو دیکھتے دل میں اسے مخاطب کیا تھا۔

ساحر آئی نو ایسا نہیں ہے۔آج نہیں تو کل تم بھی کسی کو اپنی زندگی میں "
شامل کرو گے۔۔۔۔رائٹ۔"سہیر کے جواب نے ساحر کو بے چین کیا تھا
اسے سہیر سے ایسے جواب کی امید نا تھی۔وہ چاہتا تھا کہ سہیر دوٹوک انداز
مین کہہ دے کہ وہ مشعل سے بے انتہا محبت کرتا ہے سو اس کے بغیر رہنے
کا سوچ بھی نہیں سکتا مگر سہیر کے جواب نے ساحر کو مایوس کیا تھا۔
تم بھی جانتے ہو کہ سہیر اس لڑکی کے لیے اتنا ابسیسڈ نہیں ہے جتنا تم "
ہو۔"اچانک مریم کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجے تھے۔ساحر نے
آنکھیں میچتے اس حیال کی نفی کرنے کی کوشش کی تھی۔
جب کہ سہیر ساحر کی بات کے جواب میں کہنا چاہتا تھا کہ وہ مشعل کے "
بغیر نہیں رہ سکتا وہ اس کے لیے بہت اہم ہے وہ ساحر کے لیے اگر اسے
چھوڑ بھی دیتا ہے تو جی نہیں سکے گا۔وہ اس کی دھڑکنوں میں دھڑکنے لگی
ہے۔مگر صرف ساحر کے موڈ کے بگڑنے کے ڈر سے اس نے بات بدل

ڈالی تھی مگر یہ بات ساحر کے دماغ میں کیا اثر کر رہی تھی سہیر کو اندازہ نہیں تھا۔

ساحر سے بات کرنے کے بعد سہیر کافی الجھ گیا تھا۔اسی روز اسے کسی ارجینٹ میٹینگ کے لیے انیتا کے ہمراہ کراچی جانا پڑا تھا جہاں اس کے دو تین روز لگنے والے تھے۔جانے سے پہلے اس نے مشعل سے بات کر کے اسے گھر سے نا نکلنے کی تلقین کی تھی۔اور شان اور سمیع کو ساحر اور مشعل کا دھیان رکھنے کی خاص تلقین کی تھی۔ تین دن وہ مسلسل شان، سمیع ، مشعل اور ساحر سے رابطے میں رہنے والا تھا۔جاتے ہوئے بھی اس کا دل عجیب کشمکش کا شکار تھا جیسے کچھ غلط ہونے والا تھا مگر جانا بھی ضروری تھا۔

مشعل نے بھی ایمان کو گھر بلا لیا تھا۔اور اس کو ساری کہانی من و عن سنا دی تھی جسے سن کر ایمان ساحر کو لے کر عجیب تاثرات کا شکار کو گئی تھی۔اس

اس شخص پر غصہ بھی تھا اور اس کی شکر گزار بھی تھی۔۔۔۔۔اس شخص کے ماضی کو جان کر بھی اس شخص کو سمجھ نہیں پا رہی تھی۔ کبھی اس کا غصہ اس کی باتیں ٹھیک لگتی تو کبھی غلط۔۔۔۔جتنا وہ شخص خود الجھا ہوا تھا خود کو سوچنے والوں کو بھی اتنا ہی الجھائے رکھتا تھا۔ایمان کو بھی اس شخص سے ڈر خوف غصہ کوفت ہر جزبہ محسوس ہوا تھا بس نفرت نہیں۔۔۔۔۔وہ شخص اسے کبھی قابل نفرت نہیں لگا تھا۔

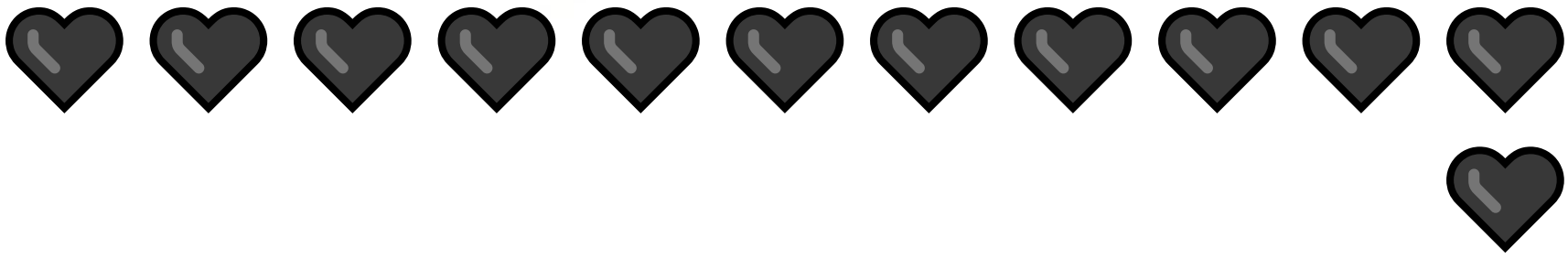

ساحر نے یہ تین دل عجیب الجھن اور پریشانی میں گزارے تھے۔سہیر کے جواب نے اسے پریشان کر دیا تھا اور مریم کی باتیں اسے مزید الجھا رہی

تھیں۔ کہیں نا کہیں اس کا دل اس بات کا بھی گواہ تھا کہ سہیر نے شاید وہ جواب ساحر کا دل رکھنے کو کہا تھا مگر اس کا دماغ الگ الگ مفروضے بناتا اس کی الجھن کو بڑھا رہا تھا۔ان دنوں وہ اس ذہنی کیفیت سے دوچار تھا کہ کھانا پینا اور ادویات سب فراموش کئے بیٹھا تھا اور اس کا کیا انجام نکلنے والا تھا وہ اس بات کر بھی فراموش کئے ہوئے تھا۔

شام میں شان کی جانب سے سنائی جانے والی خبر نے اسے مزید تپش دلایا تھا جو کہ مصطفٰی لغاری کی چوہدری افتخار کے ساتھ ہاتھ ملانے کی خبر تھی۔اس کے دو ناپسندیدہ ترین بندے ایک ہونے جا رہے تھے۔۔۔۔ سہیر کو بھی جب یہ خبر پتہ چلی تھی تو اس نے ساحر کے سامنے پرواہ نا کرنے کا تاثر دیا تھا مگر اپنی ماں کی جانب سے وہ دونوں ہی مایوس ہو گئے تھے۔امید تو پہلے بھی نہیں تھی پہلے وہ انھیں چھوڑ کر گئی تھی اور اب ان کے سب سے بڑے دشمن کے ساتھ مل گئی تھی۔

لعنت ہے مجھ پر جو ایک پل کے لیے مجھے لگا کہ شاید وہ ہمارے لیے واپس" آئی ہیں۔"سہیر سے رہا نہیں گیا تو کہہ پڑا۔

امیدیں چوٹ پہنچاتی ہیں سہیر اسی لیے کبھی کسی سے امید نہیں باندھنی" چاہیے۔"ساحر نے اپنے محصوض زمانے سے بے زار انداز میں کہا۔

ناجانے کیوں میں باندھ لیتا ہوں اور پھر چوٹ کھاتا ہوں۔"سہیر نے" مایوسی سے کہا۔

خیر چھوڑو تم ٹھیک ہو؟"سہیر نے بات بدلتے کہا۔"

ہاں ٹھیک ہوں تم کب لوٹ رہے ہو؟"ساحر نے کچھ سوچتے ہوئے" پوچھا۔

پرسوں تک لوٹ آؤں گا۔"سہیر نے جواباً کہا۔"

اوکے!"ساحر کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔"

کیا سوچ رہے ہو؟"سہیر نے اسے الجھا ہوا پایا تو پوچھ بیٹھا۔"

کچھ نہیں۔۔۔اوکے بائے پھر بات ہو گی۔"ساحر نے کہہ کر فوراً فون"
کاٹ دیااور سہیر بس نا سمجھی سے فون کو دیکھتا ہی رہا جیسے وہ فون نہیں خود
ساحر ہو۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

مریم تن فن کرتی مصطفٰی لغاری کے آفس میں آئی تھی جہاں وہ اپنے لگژری
آفس کی چیئر پر جھولتا ہاتھ میں سگار تھامے چہرے پر بڑی فاتحانہ
مسکراہٹ سجائے شاید اپنے آنے والی کامیابی کو سوچ رہا تھا۔مریم کی آمد پر
چونک کر سیدھا ہوا تھا۔

ہائے سویٹ ہارٹ !۔۔۔۔آؤ"وہ مسکرا کر مریم کو دیکھتا کہنے لگا۔"

یہ سب کیا ہے؟"مریم نے اپنے بڑے سے ہینڈ بیگ سے نکال کر نیوز پیپر شوہر کے سامنے ٹیبل پر غصے سے پٹخا تھا۔

میرا اگلا سٹیپ۔۔۔۔کامیابی کی جانب ایک قدم۔"مصطفٰی لغاری نے" بڑے سٹائلش انداز میں سگار سامنے پڑے ایش ٹرے میں رکھا تھا اور اٹھ کر مریم کی جانب بڑھ گیا۔

دیکھو مریم اٹس جسٹ ون سمپل سٹیپ ٹوورڈ اوور سکسیس۔"اس نے" مریم کو کندھوں تھامتے کہا تھا۔

کامیابی کے لیے تمھیں اس افتخار کے علاوہ کوئی نہیں ملا تھا تم جانتے ہو وہ" کیسا انسان ہے۔۔۔۔کیسے کیسے لوگوں سے اس کے روابط ہیں۔جائز ناجائز وہ کچھ نہیں دیکھتا بس اسے کامیابی چاہیے۔"مریم نے غصے سے شوہر کے ہاتھ جھٹکتے کہا تھا۔

ملا تھا تمھارا وہ پاگل جنونی بیٹا سب سے اچھا آپشن تھا مگر اس نے تمھارے" منہ پر انکار کیا تھا اور چوہدری سے بھی تم کو اس لیے اعتراض ہے نا کہ وہ

تمھارے بیٹوں کا سب سے بڑا دشمن ہے۔" مصطفٰی لغاری نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔

ایسا نہیں ہے تم جانتے ہو مصطفٰی میں خود غرض ہوں اپنے فایدے کے " آگے میں نے اپنی اولاد کی بھی پرواہ نہیں کی۔۔۔۔" مریم نے شاید پہلی بار اقرار کیا تھا۔

مگر میں نے کبھی بھی تمھیں کچھ بھی غلط یا ایلیگل کرنے کو نہیں " کہا۔۔۔اور تم نے بھی۔۔۔۔ جیسے بھی ہو کبھی تم نے ایسا کام نہیں کیا کہ تمھارا نام قانون کی نظروں میں مشکوک ہو۔۔۔۔۔اور وہ چوہدری افتخار۔۔۔۔ تم جانتے ہو وہ قانون کی نظر میں کتنا کھٹک رہا ہے۔ کیسے لوگوں سے اس کے روابط ہیں۔" مریم نے بلند آواز میں چلا کر کہا تھا۔

اہم۔۔۔۔" تبھی دروازہ کھلا تھا اور چوہدری افتخار جلاد ینے والی" مسکراہٹ کے ساتھ اندر داخل ہوا تھا۔

لگتا ہے آپ مجھے ہی یاد کر رہی تھیں۔" چوہدری افتخار نے گہری نظروں سے مریم کو دیکھتے کہا تھا۔ مریم کو اس کے انداز اور نظروں سے کوفت ہوئی تھی۔

میں چلتی ہوں۔" مریم نے شوہر کی جانب ایک سخت نگاہ ڈال کر کہا تھا" اور واپسی کے لیے پلٹی تھی۔

سنیں مریم جی!" چوہدری فتخار مصطفٰی لغاری کو فراموش کئے مریم کی جانب ہی متوجہ تھا جو مصطفٰی کو کچھ خاص پسند نہیں آیا۔

میسیر لغاری! میں پسند کروں گی کہ آپ یا کوئی بھی مجھے میرے شوہر کے" نام سے مخاطب کرے۔" مریم نے اپنے ازلی دوٹوک انداز میں کہا۔

شوہر کے نام کا کیا ہے وہ تو بدل جاتا ہے۔" چوہدری افتخار نے کمینگی سے" مسکرا کر مریم پر چوٹ کی تھی۔ جس پر مریم اس کے منہ پھٹ انداز پر نفی میں سر ہلا گئی۔

اینی وے میں کہنا چاہتا تھا کہ آج رات میں نے اپنی اور آپ کی کولیبریشن" کی خوشی میں پارٹی رکھی ہے۔آپ آیئے گا ضرور۔"مریم ایک نگاہ اسے سر سے پیر تک دیکھتی وہ وہاں سے نکل گئی تھی اور چوہدری افتخار دلچسپ نظروں سے اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔

مصطفٰی لغاری کو اس کی محویت کچھ اچھی نہیں لگی تھی اس لیے گلا کھنکھار کر اسے اپنی موجودگی کا احساس دلانے لگا۔

ارے مسٹر لغاری! آئی ایم سوری۔۔۔۔۔۔۔آپ کے پرائیویٹ" "موومینٹس میں دخل اندازی کے لیے معذرت خواہ ہوں۔

آپ اچانک یہاں؟"مصطفٰی نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا تھا۔"

ہاں یہاں سے گزر رہا تھا سوچا پارٹی کے لیے خود سے بتا دوں۔"چوہدری" افتخار نے بیٹھتے کہا۔

اوکے میں آجاؤں گا۔"مصطفٰی نے اپنی نشست پر بیٹھتے کہا۔"

صرف آپ نے نہیں آنا اپنی وائف کو بھی ضرور لائیے گا۔ ہماری پارٹی کی رونق بڑھانے۔" چوہدری نے مریم کے سراپے کو ذہن کے پردے پر لاتے کہا تھا۔

"وہ مصروف ہے میں آجاؤں گا۔" مصطفٰی نے سرسری سے انداز میں کہا تھا اور سگار باکس کھول کر چوہدری کے سامنے کیا تھا جو اس نے ہاتھ کے اشارے سے منع کر دیا تھا۔

"مجھے کسی کی مصروفیت سے کوئی لینا دینا نہیں ہے مسٹر لغاری آپ شاہد میری اور اپنی ڈیل بھول رہے ہیں تو یاد کرواتا چلوں کہ ہر پارٹی میں آپ اپنی وائف کو ساتھ لائیں گے۔ ہماری یہی ڈیل ہوئی تھی۔" چوہدری نے سخت لہجے میں یاد دہانی کروائی تھی۔ اور مصطفٰی سوچ میں پڑھ گیا کہ مریم کو کیسے منائے گا۔

دوسری بات میرے جن بھی لوگوں سے تعلقات ہیں ان سے تمھیں یا" تمھاری بیوی کو مسلہ نہیں ہونا چاہیے۔ تم لوگ میرے ساتھ اپنے فایدے کے لیے جڑے ہو۔ انڈر سٹینڈ!" چوہدری افتخار کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔

آئی نو میں سمجھا دوں گا اسے۔ اگلی بار ایسی کوئی بات نہیں ہو گی۔" مصطفٰی" نے سمجھتے ہوئے کہا تھا۔

تمھارے لئے یہی بہتر ہو گا۔" وہ کہتا وہاں سے چلا گیا تھا اور پیچھے مصطفٰی نا" پسندیدہ نظروں سے اسے جاتا دیکھتا رہا۔

ویسے جیسا سنا تھا اور سوچا تھا یہ مریم تو اس سے کئی گناہ زیادہ حسین ہے۔" اس عمریں بھی۔" چوہدری باہر کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے مریم کو سوچتے کہنے لگا۔

سہیر کے کہنے پر ساحر نا چاہتے ہوئے بھی آفس گیا تھا۔کچھ ضروری پیپرز سائن کرنے تھے اور کچھ کلائنٹس سے ملنا تھا۔ساحر اس وقت جس ذہنی کیفیت میں تھا ایسا کچھ کرنا نہیں چاہتا تھا مگر سہیر پر اسے یہ ظاہر بھی کرنا تھا کہ سب ٹھیک ہے۔شان بھی ہمہ وقت ساحر کے ساتھ ہی رہا تھا۔ساحر کو آفس کے لیے تیار ہوتا دیکھ کر اسے سکون ہوا تھا کہ شاید آفس جا کر ہی اس کا دماغ کچھ دیر ڈائیورٹ ہو سکے گا۔

آفس میں جیسے ہی یہ خبر پہنچی تھی کہ ساحر آفندی آج آفس آرہا ہے سب ورکرز چوکنا ہو گئے تھے۔سہیر آفندی کی موجودگی میں جو ریلیکس ماحول آفس میں بن رہتا تھا وہ پل میں ہوا ہو گیا تھا۔ساحر کب کیا آرڈر کر دے کب کس کو پکڑ لے کوئی نہیں جانتا تھا سب ورکرز کو اپنی فکر لاحق ہو گئی اور انھوں نے اپنی ڈریسنگ سے لے کر اپنے ڈیسکس تک سب ایک بار چیک کر کے تسلی کر لی تھی۔اور پھر ساحر کے آنے پر وہی ہوا جس کی سب کو امید

تھی ساحر آفندی نے آتے ہی سب اپچ اوڈیز کو طلب کیا تھا۔۔۔۔۔کچھ ورکرز کو جھاڑ پلائی تھی اور کچھ کو ڈیڈ لائنز دے کر جلد کام مکمل کرنے کا کہا تھا۔

میٹینگ میں بھی اپنے مخصوص انداز سے کلائنٹس کو اپنے آئیڈیاز پر کنوینس کر لیا تھا جو ساحر آفندی کے لیے عام بات تھی۔سب کاموں سے فارغ ہوتا وہ کیبن سے باہر نکلا تھا جب سامنے سے عمار کے ہمراہ آتی لڑکی کو دیکھ کر ٹھٹک کر رک گیا۔ایمان عمار سے ملنے آئی تھی اور ابھی عمار اسے باہر تک چھوڑنے آیا تھا۔

اسلام علیکم!"ساحر کو اپنی جانب متوجہ دیکھ کر ایمان پہلے کچھ گھبرا گئی" تھی کہ وہ شخص کبھی بھی کچھ بھی کہہ سکتا ہے کہیں اسے آفس میں آنے پر ہی ناسنا دے۔

واعلیکم اسلام!"ساحر نے سرسری انداز میں جواب دیا۔"

وہ ایکچولی سر ایمان یہاں لنچ دینے آئی تھی۔"عمار نے ایمان کو دیکھتے" ساحر کو اس کے آنے کی وجہ بتائی۔

تمھاری بیوی ہے یہ بناوجہ بھی آسکتی ہے۔"ساحر کے جواب نے عمار اور" ایمان کو حیران کیا تھا۔

اپنے کام کے علاوہ تم کسی بھی چیز کی جسٹیفیکیشن دینے کے مجاز نہیں ہو" سور یلیکس۔"ساحر نے ایک اور بات کہہ کر عمار کو حیران کیا تھا۔

وہ مجھے آپ کا شکریہ ادا کرنا تھا اس دن آپ وقت پر نا پہنچتے تو نا جانے" مشعل اور میرے ساتھ کیا ہو جاتا؟"ایمان نے ساحر کے پلٹنے سے پہلے کہہ کر اس کے ارادے کو ناکام بنایا تھا۔

آپ کے ساتھ تو شاید کچھ نہیں ہوتا مگر آپ کی اس دوست کے ساتھ" بہت کچھ ہو سکتا تھا جو اسے سمجھ میں نہیں آرہا۔"ساحر سے رہا نہیں گیا تو طنز کر دیا۔

وہ سمجھ گئی ہے۔"ایمان مشعل کے حق میں بولی تھی۔"

گڈ فار ہر۔۔۔بائے داوے آپ دونوں کو نکاح کی مبارک شاید میں دے" نہیں سکا۔

"Wishing your a very happy married life ahead."

ساحر نے عمار کی جانب ہاتھ بڑھاتے کہا تھا اور عمار اور ایمان نے نا سمجھی سے نظریں ملائی۔

"اتنا حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔مجھے تم سے بلکہ تم دونوں سے ہی کوئی ذاتی مسلہ نہیں ہے۔بس جب میں غصے میں ہوتا ہوں تو مجھے سمجھ نہیں آتی میں کس سے کیا کہہ رہا ہوں۔اس دن میرا رویہ تمھارے ساتھ کافی برا تھا۔" ساحر نے صاف گوئی سے عمار کو دیکھتے کہا۔

"نو ڈیٹس فائن!" عمار نے خوش دلی کے ساتھ کہا تھا۔ساحر وہاں سے پلٹ کر اپنے آفس میں چلا گیا تھا جب کہ ایمان اور عمار نے ایک دوسرے کی جانب دیکھ کر بے یقینی سے ہنس دیے تھے۔

یار مجھے تو کوئی سمجھ نہیں آتی اس انسان کی۔"عمار نے تبصرہ کیا۔"

مجھے بھی!"ایمان نے کندھے اچکاتے کہا۔"

اتنے روپ ہیں اس شخص کے کس کو سچ مانوں۔"ایمان نے دل میں سوچا"

تھا۔وہ جب بھی ساحر سے ملی تھی ایک الگ ہی انکشاف ہوا تھا۔پہلے اس کی دیوانگی اور جنون پھر اس کا اپنے بھائی سے پیار اور باقی سب سے لاتعلقی پھر غصہ اور بدلحاظی پھر اس کا اپنے فیصلے لوگوں پر تھوپنا اور آج اس کا ایک نیا "بے ضرر سا روپ اس کے سامنے آیا تھا۔

Zubi Novels Zone

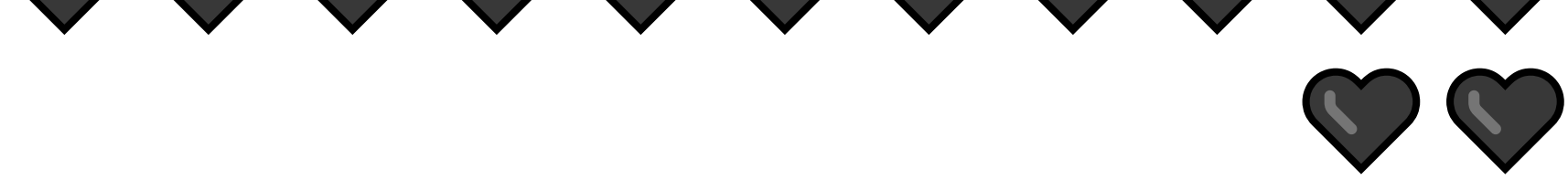

جواد صوفیہ نواز سے مشورہ کرتا انیتا کے پیچھے ہی کراچی چلا گیا تھا۔ جہاں وہ اسے پرپوز کرنے والا تھا۔ صوفیہ کا خیال تھا کہ انیتا کو عاقل کے بچانے کے لیے یہ ضروری تھا کہ وہ اپنی زندگی میں کسی اور کو وہ مقام دے دے جو پہلے وہ ساحر کو دیتی تھی۔

انیتا یہ ٹینگز سے فارغ ہوئی تھی جب جواد کو اپنے سامنے دیکھ کر وہ چونکی تھی مگر سہیر کو جواد کی ایکسائٹمینٹ سے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کس سلسلے میں آیا ہے۔ انیتا کو لیتا وہ کلفٹن بیچ پر آیا تھا۔

"جواد اب بول بھی دو یہاں کیوں لائے ہو مجھے۔" انیتا نے جواد سے بار بار پوچھا جانے والا سوال پھر پوچھا تھا۔

"کزن چلو تو سہی۔" وہ انیتا کا ہاتھ تھامے آگے بڑھتا گیا تھا۔

"کافی آگے جا کر وہ انیتا کی جانب مڑا تھا ہاتھ ہنوز انیتا کے ہاتھ کو تھامے ہوئے تھا۔"

انیتا آئی نو یہ طریقہ وقت اور جگہ اپروپریئٹ نہیں ہے فار واٹ آئی وانٹیڈ"
"ٹو سے۔۔۔۔۔

"But i wanted to be alone with you..."

جواد نے ارد گرد دیکھتے بات شروع کی تو انیتا کو اندر ہی اندر اندازہ ہو گیا کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے۔

"Jawad I am not liking this place can we go somewhere else."

انیتا نے بات بدلنا چاہی تھی۔

"Anita just listen to me once please!"

جواد نے منت بھرے لہجے میں کہا تھا تو مجبوراً انیتا کو اس کی بات سننا پڑی۔

"Anita will you marry me !"

کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے ہمت کر کے اپنا ہاتھ انیتا کے سامنے پھیلاتے انیتا کی جانب دیکھتے امید بھرے لہجے میں پوچھا تھا۔اس کی

انکھوں میں امید کے لاتعداد جگنوں چمکنے لگے تھے۔جن کی روشنی کا عکس اس کے چہرے پر بھی پڑ رہا تھا۔

سی آئی نو جو بھی وجہ ہے تمھاری پریشانی کی۔۔۔"

تمھارے اور ساحر کے بیچ جو بھی مسلہ ہے آئی نو ایوری تھنگ انیتا اور اس اب کے باوجود میں اپنے آپ کو اور تمھیں چانس دینا چاہتا ہوں۔کیا تم مجھے ایک چانس دو گی۔۔۔۔۔ایک کوشش کرنے کی اجازت تمھاری زندگی کا ہر دکھ مٹانے کی کوشش۔۔۔تمھیں خوش رکھنے کی کوشش۔۔۔۔انیتا "ٹرائی می وانس میں ایک اچھا ساتھی ثابت ہوں گا۔

جواد نے اسے یقین دلانے کی کوشش کی تھی۔جب کہ انیتا نا سمجھی سے جواد کے جزبات سے بھرپور لہجے کو دیکھ رہی تھی۔

"Will you allow me to be with you in good times as well as bad times. I will always be there to cheer you up and to

hold your hands and say I know how you feel and I care for you. "

جواد کے لہجے کی سچائی اس کی آنکھوں سے جھلک رہی تھی اور انیتا اس سچائی کو جانتے ہوئے بھی اسے قبول نہیں کر پا رہی تھی مگر اس کا دل اسے کہہ رہا تھا کہ اسے جواد کا دل ویسے نہیں توڑنا چاہیے جیسے ساحر نے اس کا دل توڑا تھا۔

"See Jawad it's like..... I am not.....I don't know what to say Jawad! actu-ally..... I need time.....time to for-get....and to think....to get myself out of this mess ...you know what I mean don't you ?"

انیتا سوچ سوچ الفاظ ڈھونڈ ڈھونڈ کر کہنے لگی جس سے وہ فلحال اس بات کو ٹال سکے اور جواد کا دل بھی نا ٹوٹے۔ وہ اسے کسی جھوٹی امید سے نہیں باندھنا چاہتی تھی مگر اس کا دل کسی کو بھی قبول نہیں کر رہا تھا۔

"I know!"

جواد کو قدرے مایوسی ہوئی تھی مگر کہیں اس کا دل جانتا تھا کہ انیتا نواز شاہد اتنی جلدی اس کے مقدر میں نہیں لکھ دی جائے گی۔ ابھی کچھ اور کوشش باقی تھی پھر شاید وہ یہ مراد بھی پا سکے گا۔۔۔۔ یا پھر کبھی نہیں وہ خود نہیں جانتا تھا اور نا ہی پر یقین تھا۔ مگر وہ ہار بھی نہیں ماننا چاہتا تھا۔

"But promice me you will think about it."

تم میرے اور اس پرپوزل کو لے کر ایٹ لیسٹ ایک بار ضرور سوچو" گی۔۔۔ پھر تمھارا جو بھی فیصلہ ہو گا۔" جواد نے ایک بار پھر پر امید انداز میں کہا۔

اوکے آئی پرامس میں اس بارے میں سوچوں گی۔"انیتا نے گہری سوچ" میں کھوئے ہوئے کہا تھا۔

گوڈ تو چلو لیٹس ہیو سم تھنگ ٹو ایٹ۔"جواد نے خوشی سے کہا اور انیتا" کو لے کر چل پڑا۔

کچھ دیر وہاں وقت گزارنے کے بعد وہ لوگ واپس آ گئے تھے۔۔۔۔۔انیتا مسلسل چپ اور الجھی ہوئی ہی تھی مگر جواد نے اسے باتوں میں لگائے رکھا تھا۔

Zubi Novels Zone

وہ دونوں چوہدری افتخار کی پارٹی اٹینڈ کر کے لوٹے تھے اور مریم انتہائی خراب موڈ کے ساتھ کمرے میں آتے ہی اپنا کلچ بیڈ پر پٹخا تھا۔

"کیا ہوا ہے کیوں اتنا اوورری ایکٹ کر رہی ہو۔" مصطفٰی نے غصے سے پوچھا تھا۔

"تمھیں نہیں پتہ کیا ہے؟ وہ چوہدری اور اس کے وہ ڈاؤن مارکیٹ دوست کن نظروں سے مجھے دیکھ رہے تھے۔ڈو یو ہیو این آئیڈیا یا آنے والی دولت کی چمک میں تمھارے اندر کی خودداری اور شرم ماند پڑھ گئی ہے۔" مریم نے طنز کا نشتر چھوڑا تھا جو مصطفٰی کے دل کے آر پار ہوا تھا۔

"واٹ ربش مریم آج کل یہ ماحول عام ہے اور تم جیسی ماڈرن عورت جس نے اپنی جوانی مغرب میں گزاری ہو اسے باتوں سے مسلہ نہیں ہونا چاہیے۔" مصطفٰی کو مریم کا غصہ بے وجہ لگا تھا۔

"اور تم کو مسلہ نہیں تھا کہ وہ تمھاری وائف کو کیسے دیکھ رہے تھے۔" مریم نے دونوں بازو سینے پر باندھتے طنزیہ انداز میں پوچھا۔

مریم یو آر بیوٹی فل اور خوبصورت عورتوں کو لوگ ایسے ہی دیکھتے ہیں" خاص کر اس کو جوان کی دسترس سے باہر ہو۔۔۔کچھ اور ڈیمانڈ تو نہیں کر رہے تھے نا۔۔۔صرف دیکھ رہے تھے جیسے پہلے میں تمھیں دیکھتا تھا جب تم میسیسز آفندی تھی تب تو تمھیں مسلہ نہیں ہوا تھا۔" مصطفٰی کی بات پر مریم کو لگا مصطفٰی نے اس کے منہ پر تماچہ مارا ہو۔

سیدھے سیدھے کیوں نہیں کہتے مصطفٰی کہ تم میری خوبصورتی کو کیش" کروانا چاہتے ہو اپنے امیر بزنس پارٹنر کے سامنے؟ مجھے اپنی عزت دے کر دولت نہیں چاہیے مسٹر لغاری اگر دولت ہی میرے نزدیک سب ہوتی تو میں ابراہیم کو چھوڑ کر کبھی نا آتی جو تب بھی ٹاپ پر تھا۔اور تمھارا اسٹیٹس اس کے برابر کبھی نہیں تھا۔" مریم نے بات مصطفٰی کے منہ پر دے ماری تھی۔

عزت تو تب بھی تم نے گنوائی تھی نا مریم اپنی اولاد کو بے یار و مددگار" چھوڑ کر آئی تھی تم اپنے بیٹے کو جو تمھاری توجہ نا ملنے پر ذہنی طور پر بیمار ہو گیا

تھا۔ایک بات یادرکھنا مریم جو عورتیں اپنی اولاد کو اپنی خوشی اور آزادی کی راہ میں رکاوٹ سمجھیں اور انھیں چھوڑ کر آگے بڑھ جائیں۔ عزت تو ان کی بھی کوئی نہیں کرتا مریم! جو اپنے وجود کے حصے کو کاٹ کر پھینک دیتا ہے وہ کبھی مکمل نہیں ہو سکتا۔" مصطفیٰ نے تلخ لہجے میں کہا تھا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔ پیچھے مریم بت بنی مصطفیٰ کے لفظوں کو سوچتی کب مٹی کا ڈھیر بنی وہیں ڈھے گئی تھی اسے خود بھی اندازہ نہیں ہوا تھا۔ جس انسان کی محبت میں وہ سب چھوڑ کر آئی تھی آج وہ اسے باتیں سنا کر چلا گیا تھا۔

نہیں تم مصطفیٰ کی محبت میں نہیں اپنی محبت میں آئی تھی۔۔۔۔اپنی" آزادی کے لیے جہاں تمھیں ساحر کا پاگل پن نا جھیلنا پڑے۔۔۔ جہاں ابراہیم کا بزنس کو لے کر جنون نہیں ہو۔۔۔ جہاں تم مصطفیٰ لغاری جیسے آؤٹ گوئنگ انسان کے ساتھ اپنی زندگی کو انجوائے کر سکو۔ ہر ذمہ داری سے آزاد۔" دماغ نے اسے سچ سے آگاہ کیا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ آج پھر نا جانے کتنی دیر سے سوئمنگ پول میں تھا۔شام ہو چکی تھی اور وہ مسلسل پانی میں تیرتا اپنے اندر کی آگ کو بجانے کی کوشش کر رہا تھا۔شان پچھلے ایک گھنٹے سے اس کے انتظار میں لان میں رکھی کرسی پر بیٹھا تھا۔اسے جلد سہیر کے لوٹنے کا انتظار تھا جو آج لوٹنے والا تھا اور سہیر کے آنے سے ہی ساحر کا موڈ بحال ہو سکتا تھا۔سہیر ہی تھا جو اس سے اپنی بات کسی حد تک منوا سکتا تھا۔شان نے فون پر سمیع سے سہیر کی آمد کا کنفرم کرنا چاہا تھا جب ایک بار پھر مریم لغاری کی گاڑی کو آفندی ہاؤس میں آتا دیکھ کر اس کو مریم پر غصہ آیا تھا۔

مریم گاڑی سے نکلتی ہی ساحر کو پول میں دیکھ چکی تھی۔اس لیے وہ پول ایریا کی جانب بڑھی تھی۔

میم اپ پلیز اندر ویٹ کریں ساحر سر کو بلکل پسند نہیں ہے کہ جب وہ" پول میں ہوں کوئی ان کی پرائیویسی انویڈ کرے۔" شان نے ناچاہتے ہوئے بھی مریم کو ٹوکا تھا جس پر مریم نے پلٹ کر ایک کھولتی ہوئی نگاہ شان پر ڈالی تھی۔پہلے ہی مصطفٰی کی باتوں سے وہ کافی تپی ہوئی تھیں۔کچھ لمحے چپ چاپ اسے گھورنے کے بعد ایک قدم اس کی جانب لیا۔

وہ بیٹا ہے میرا۔" مریم نے کھولتے ہوئے لہجے میں کہا۔"

یہ بار بار آپ شان کو بتاتی ہیں یا خود کو یاد کرواتی ہیں کہ میں آپ کا بیٹا" ہوں۔" ساحر کی سرد مہر آواز پیچھے سے آئی تھی جو سوئمنگ گاؤن پہنے بال تولیے سے سکھاتا ان کی جانب آیا تھا اور لاتعلق نظروں سے ماں کو دیکھ رہا تھا۔

ساحر اندر چلو مجھے بات کرنی ہے تم سے۔" ساحر کے بازو تھامتے مریم" نے حق جتانے والے انداز میں کہا تھا۔

ایک منٹ۔۔۔۔۔میسیز لغاری اس چیز کا حق نہیں دیا میں نے آپ"
کو۔۔۔۔"ساحر نے مریم کا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹاتے کہا تھا۔
مجھے ناتو اندر جانا ہے اور ناہی کوئی بات کرنی ہے۔اور آپ کو واپس جانے"
کا کہوں گا نہیں کیوں کہ آپ نے کرنی تو اپنی مرضی ہی ہے۔۔۔۔سو کم
سے کم مجھ پر اپنی مرضی مت تو پیں۔"ساحر نے تلخ انداز میں کہا تھا اور
قدم بڑھاتا انیکسی کی جانب چلا گیا تھا۔مریم بھی اس کے پیچھے انیکسی میں
چلی آئی تھی۔جہاں آتے ہی یادوں نے پھر سے اس کے دماغ میں جا بجا
حملہ کر دیا تھا۔
ساحر واش روم سے چینج کر کے نکلا تھا جب مریم کو اس پیانو کے سامنے
کھڑے دیکھا۔
مریم گہری نظروں سے آج سالوں بعد اس پیانو کو دیکھے جا رہی تھی جو کبھی
اس کی خوشی اور پسند میں آفندی ہاؤس کا حصہ بنا تھا۔مریم نے ہاتھ بڑھا کر
پیانو کو چھونا چاہا تھا جب ساحر نے سرعت سے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔

یہ میرے باپ کی نشانی ہے میں نہیں چاہتا آپ میرے باپ کی کسی چیز کو" چھوئیں بھی۔" ساحر نے اشتعال انگیز نظروں سے ماں کو دیکھا تھا اور اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

اوکے میں تمھارے باپ کی کسی چیز کو نہیں چھوتی مگر جو میرا ہے میرے" وجود کا حصہ ہے اس سے بات کرنے اسے چھونے کا حق تو کوئی مجھ سے چھین نہیں سکتا۔" ساحر کو کندھوں سے تھامتے مریم نے استحقاق سے بھرپور لہجے میں کہا تھا۔ چہرے پر ساحر کو لاجواب کرنے والی مسکراہٹ تھی۔ ساحر بے تاثر نظروں سے ماں کی جانب دیکھا تھا۔

کیا چاہتی ہیں آپ؟ کیوں ہماری زندگی کا سکون چھین کر ہمیں پھر سے" بے سکون کرنا چاہتی ہیں۔" ساحر نے توقف کے بعد بے بسی سے سوال کیا تھا۔

میں سکون دلانا چاہتی ہوں تمھیں۔۔۔۔ تمھاری زندگی میں وہ ٹھہراؤ لانا" چاہتی ہوں ساحر جو پہلے نہیں تھا۔ وہ لڑکی تم کو مل جائے گی تو پر سکون ہو

جاؤگے تم ساحر اور یہ بات جانتے ہو تم۔"مریم نے اپنی بات پر زور دیتے کہا تھا۔

مت کریں جو بھی کرنا چاہتی ہیں پلیز مت کریں۔"ساحر نے ضبط کرتے" ہوئے کہا تھا۔

ساحر تم ضد چھوڑ دو اپنی سہیر سے بات کرو وہ سمجھ لے گا تمھاری" بات۔"مریم نے پھر کہا۔

میں سمجھانا نہیں چاہتا کسی کو یہ بات آپ بھی نا جانے کیا سمجھ بیٹھی" ہیں۔۔۔۔پلیز اس موضوع اس بات کو چھوڑ دیں۔"ساحر نے اس بار اکتائے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔

ساحر تم لوگوں کے رویے کو خود پر اثر انداز مت ہونے دو اپنی خوشی" دیکھو۔"مریم نے اسے ایک بار بھر سمجھانا چاہا۔

ویسا ہی کر رہا ہوں آپ کے رویے اور مشوروں کو اپنے اوپر اثر بلکل بھی" نہیں کرنے دوں گا۔اب اپنا وقت اور میرا دماغ خراب کرنے کی کوشش

مت کریں۔"ساحر کہہ کر پلٹا تھا جب سامنے سہیر کو دیکھ کر ساحر کے پیروں تلے سے ایک پل کو زمین نکلی تھی۔مریم نے بھی گھبرا کر ساحر کی جانب دیکھا تھا۔جس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے وارن کیا تھا۔

کیا بات ہو رہی ہے یہاں؟"سہیر نے مریم کو دیکھتے پوچھا تھا۔"

سہیر میری جان کیسے ہو؟"مریم نے اس کے سوال کو اگنور کرتے سہیر" کی جانب بڑھتے کہا تھا۔ہاتھ سہیر کے چہرے کی جانب بڑھا تھا جس نے رخ موڈ کر اس کی کوشش ناکام بنادی۔ساحر کی طنزیہ مسکراہٹ پل میں ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

کیسے ہو ساحر؟"سہیر بھائی کی جانب بڑھا تھا اور اس کے سینے سے لگ گیا" تھا۔

ٹھیک ہوں میں مگر یہاں کچھ لوگ ہیں جو شاید مجھے پر سکون دیکھنا نہیں" چاہتے مجھے پریشان کر کے اکسا کے انھیں سکون ملتا ہے۔"ساحر نے شکوہ کناہ نظروں سے مریم کی جانب دیکھا۔

تم پرواہ مت کرو ساحر۔۔۔تم اپنے کمرے میں جاؤ۔۔۔"سہیر نے ہمیشہ "
کی طرح اس کی گردن سہلاتے کہا۔
نہیں جب تک یہ یہاں ہیں میں کہیں نہیں جاؤں گا۔ان کو یہاں سے "
بھیج دو۔"ساحر نے صدی انداز میں کہا۔
بھیج دوں گا پہلے مجھے جاننا ہے کہ یہ مجھ سے ایسی کون سی بات کرنا چاہتی "
ہیں جس سے تمھیں سکون مل سکتا ہے؟"سہیر نے کھوجتی نظروں سے
ماں کی جانب دیکھا جو نظریں چراتے ساحر کو دیکھنے لگی۔
سہیر لیواٹ یہ بس ایسے ہی کچھ بھی کہہ دیتی ہیں۔"ساحر نے بات ہوا"
میں اڑانے کی کوشش کی تھی۔
کیا آپ جانتی ہیں وہ لڑکی کون ہے؟جس کو ساحر مجھ سے بھی چھپا کر رکھ "
رہا ہے۔"سہیر نے مریم کی طرف متوجہ ہوتے کہا۔
ن۔۔۔نہ۔۔۔۔نہیں میں نہیں جانتی میں بس اتنا جان پائی ہوں کہ کوئی "
لڑکی ہے مگر ساحر اس سے خود کو دور رکھ کر خود کو تکلیف دے رہا

ہے۔اسے لگتا ہے وہ لڑکی ساحر سے بہتر ڈیزرو کرتی ہے۔"مریم نے ساحر کی کھولتی ہوئی نگاہوں اور تنبیہی انداز سے ڈرتے ہوئے بات بنائی تھی۔

ساحر نے اپنا رکا ہوا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا۔

اوکے پر شاید آپ یہ نہیں جانتی کہ ساحر کے پاس آنے کی کوشش میں" آپ اسے کتنی تکلیف سے دوچار کر رہی ہیں۔"سہیر کی بات پر مریم نے بے یقینی سے ان دونوں کو دیکھا تھا۔

میں بس تم دونوں کی زندگی میں سب ٹھیک کرنا چاہتی ہوں۔"مریم نے" روہانسا لہجے میں کہا تھا۔

آگ لگانے والے کبھی آگ بجایا نہیں کرتے میسیر لغاری۔ہماری زندگی" میں آگ لگا کر اب آپ خود کو اور اپنے فیصلے کو جسٹیفائی کرنا چاہتی ہیں۔"سہیر نے تلخ انداز میں قدرے بلند آواز میں کہا تھا۔سہیر کی بات نے مریم کی بولتی بند کی تھی۔

میں چلتی ہوں۔۔۔۔"مریم ایک بار پھر مایو سی سے وہاں سے لوٹ آئی"
تھی۔

اگلی صبح ساحر جلدی گھر سے نکل آیا تھا۔سہیر ناشتے کے لیے آنے سے پہلے ساحر کے کمرے میں گیا تھا جو وہاں نہیں تھا۔

رشید بابا ساحر کہاں ہے؟"سہیر نے استفسار کیا۔"

وہ تو بیٹا صبح ہی نکل گئے تھے۔"رشید بابا نے بتایا۔"

ایک تواس لڑکے کی سمجھ نہیں آتی مجھے۔"سہیر نے ناشتے کے لیے بیٹھتے کہا تھا جب سلیم نے اس کے لیے ناشتہ سرو کیا تھا۔وہ ساحر کی کرسی کو دیکھتے جا رہا تھا۔

کیا الجھن ہے جو تم مجھ سے بھی نہیں کہہ رہے۔"سہیر نے دل میں ساحر کو مخاطب کیا تھا۔

"سہیر بیٹا وہ ساحر بیٹا رات سے کچھ پریشان لگ رہا تھا رات بھر بھی باہر لان میں گزاری۔۔۔"

واٹ ؟آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔"سہیر نے ان کی بات کاٹتے کہا۔"میں نے پوچھا تو ٹال دیا۔۔۔میں نے زیادہ زور نہیں دیا ورنہ اس کا غصہ تو آپ جانتے ہیں اور آپ کو بتانے سے بھی منع کر دیا تھا کہ آپ کو پریشان ناکروں۔آج کل تو مجھے لگتا ہے اپنی ادویات بھی نہیں لے رہے۔"رشید بابا کی بات پر سہیر کا ناشتے کی طرف بڑھتا ہاتھ رک گیا تھا۔

آپ ناشتہ تو کر لیں بیٹا جی۔"رشید بابا نے سہیر کر اٹھتے دیکھا تو کہنے لگے۔"

اس کے بغیر نہیں کھایا جائے گا مجھ سے بھی۔"سہیر کہہ کر باہر نکل گیا۔"

سمیع شان اور ساحر کا کچھ پتہ ہے؟"سمیع کو کال ملاتے سہیر نے پوچھا"

تھا۔

نہیں سر میں کچھ دیر میں پتہ کرواتا ہوں۔"سمیع نے کہہ کر کال کاٹ"

دی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر سڑک کنارے گاڑی روکے سگریٹ پے سگریٹ پھونک رہا تھا۔

نظریں بار بار گھڑی کی جانب جا رہی تھی جیسے کسی چیز کا شدت سے انتظار

ہو۔اندر کی بے چینی اس کی آنکھوں سے عیاں تھی مگر دل کی حالت کا

عکس وہ چہرے پر نہیں آنے دے رہا تھا۔کچھ دیر مزید صبر آمیز انتظار کے

بعد ایک ٹیکسی اس کی گاڑی کے قریب رکی تھی جس سے شان نکلا تھا اور ٹیکسی والے کو قیمت ادا کرتا ساحر کی جانب بڑھا۔

"سوری سر گاڑی خراب ہو گئی تھی۔" شان نے آتے ہی جسٹیفیکیشن دی تھی وہ جانتا تھا ساحر انتظار کرنا پسند نہیں کرتا۔

"تم بتاؤ میرا کام کیا؟" ساحر نے استفسار کیا۔

"یس سر اس فائل میں افتخار کی ساری ریسینٹ ایکٹیویٹیز کی ڈیٹیلز ہیں وہ کچھ بڑا پلان کر رہا ہے۔" ساحر کی گھورتی نظروں کو نظر انداز کرتا شان کہنے لگا۔

"شان!" ساحر نے تنبیہی انداز میں پکارا تھا۔

"آئی ایم سوری سر پر کیا یہ کرنا ضروری ہے۔" شان نے احتجاج کرنا چاہا۔

"ہاں!" یک لفظی جواب آیا تھا چہرے پر گہرا اطمینان تھا مگر نظروں کا اضطراب بہت واضح تھا جو صرف وہی پرکھ سکتا تھا جو ساحر آفندی کی

آنکھوں میں جھانکنے کی گستاخی کر سکتا تھا یا ان کو پڑھنے کی اہلیت رکھتا ہو کیونکہ ساحر وہاں تک کسی کسی کو ہی جانے دیتا تھا۔

سر میں نے آج تک آپ کا ہر حکم آنکھ بند کر کے فالو کیا ہے پر یہ مت" کروائیں مجھ سے۔" شان نے منت آمیز لہجے میں کہا۔

یہ کر دو شان اس کے بعد مجھے سکون مل جائے گا۔۔۔اور میں پر سکون ہوا" تو ساری دنیا پر سکون ہو جائے گی اور اگر مجھے سکون نہیں ملا شان تو میں اپنے ساتھ آدھی دنیا کو جلا کر راکھ کر دوں گا۔" ساحر نے خطرناک تیور لئے کہا۔

سر آپ غلطی کر رہے ہیں۔"! شان نے وارن کرنا چاہا۔"

غلطی ہے تو غلطی ہی سہی۔" ساحر نے کندھے اچکائے۔"

سہیر سر!" شان کچھ کہتے کہتا چپ ہوا۔ "

سہیر کچھ نہیں کرے گا۔۔۔۔ایک بار یہ ہو گیا تو سہیر بھی جھاگ کی" طرح بیٹھ جائے گا۔ابھی میرا سر مت کھاؤ اور جو کہا ہے انتظام کر کے

سلیمان انکل کے گھر پہنچو میں وہیں جارہاہوں۔۔۔۔۔تم بیٹھو گاڑی میں مجھے وہاں چھوڑ کر میری گاڑی کے جانا تم۔"ساحر نے سرسری انداز میں کہا۔

فلحال سہیر سا سمیع کو اس خبر کی بھنک نہیں لگنی چاہیے۔"گاڑی میں" پیسنجر سیٹ پر بیٹھتے ساحر نے کہا اور شان گاڑی سٹارٹ کرتا اپنے نیم پاگل مالک کو دیکھتا رہا تھا جس کا موڈ اور ارادہ پل پل بدلتا تھا اور جو وہ اب کرنے جا رہا تھا وہ اس مشکل کو سلجھانے کے بجائے بڑھا دینے والا تھا۔۔۔ایسا شان کا خیال تھا پر حقیقتاً ان سب کی زندگی میں جو طوفان آنے والا تھا اس سے کوئی واقف نا تھا۔

وہ سلیمان صاحب کے گھر کے باہر موجود تھا۔آج وہ پہلی بار وہاں اکیلا آیا تھا۔ارد گرد دیکھے بنا اس نے بیل بجادی تھی۔اگلے کچھ ہی پلوں میں اندر سے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی تھی۔

گیٹ کھلنے پر موحد کا خوش شکل چہرہ اس کے سامنے آیا تھا جو سامنے والے کو دیکھ کر کچھ پل کو ٹھٹکا تھا۔

آپ؟"موحد نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔"

"Can I ?"

ساحر نے آبرو اٹھاتے استفسار کیا۔

جی جی ضرور!"موحد کہہ کر ایک طرف ہو گیا۔"

پہلے مجھے لگا سہیر بھائی ہیں۔بٹ اب آپ میں اور سہیر بھائی میں فرق کرنا" آگیا ہے مجھے۔"موحد نے مسکرا کر کہا تھا۔

اچھا؟کیسے؟"ساحر نے دلچسپی سے پوچھا۔"

سہیر بھائی کے چہرے پر ہمیشہ سمائل ہوتی ہے اور ان کی آنکھوں میں نرمی" جبکہ آپ زیادہ تر سنجیدہ رہتے ہیں اور آپ کی آنکھیں۔۔۔دئیر از آن تھنگ اباوٹ یور آئیز! جو دیکھنے والے کو ٹھٹکنے پر مجبور کرتی ہیں۔"موحد نے ساحر کی جانب دیکھتے اشتیاق سے کہا تھا۔

کیا میں اسے کمپلیمینٹ سمجھو؟"ساحر نے اس بار مسکرا کر کہا تھا۔"

یس ڈیفینیٹلی! آئیں اندر۔"موحد نے اسے اندر آنے کی دعوت دی" تھی۔وہ موحد کے ساتھ لاونج میں ہی آگیا تھا جہاں اس وقت سلیمان صاحب اور مشعل بیٹھے تھے۔مشعل حسب عادت اپنا ناول لیے سلیمان صاحب کے پہلو میں بیٹھی تھی۔سر باپ کے کندھے پر ٹکائے وہ ناول پڑھنے میں اتنی مشغول تھی کہ موحد کے ساتھ اندر آتے انسان کو بھی نا دیکھ سکی۔

دیکھیں بابا کون آیا ہے؟"موحد نے اندر آتے کہا تھا۔"

ساحر کو وہاں آکر کافی اکورڈ لگا تھا مگر اس وقت اس کا یہاں آنا ضروری تھی۔

"آؤ آؤ ساحر بیٹا کیسے ہو؟" سلیمان صاحب نے اٹھ کر کھڑے ہوتے کہا۔"

ساحر کے نام پر مشعل کو کرنٹ لگ تھا اور وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی اس کے برعکس ساحر نے مشعل کی جانب نہیں دیکھا تھا۔

"I am fine. Thankyou!"

ساحر نے ایک سرسری نظر ارد گرد ڈالتے کہا تھا۔

"آؤ ساحر بیٹا تم تو محسن ہو ہمارے۔ بہت شکریہ اس سب کے لیے جو تم نے ہماری بیٹی کے لیے کیا۔" ہاجرہ ساحر کی مشکور تھیں مگر ان کو بھی ساحر کو گھر دیکھ کر کچھ حیرت ہوئی تھی یوا چانک آنے کی وجہ وہ سمجھ نہیں پائی تھی مگر وجہ جان کر وہ مزید کشمکش کا شکار ہونے والی تھی۔

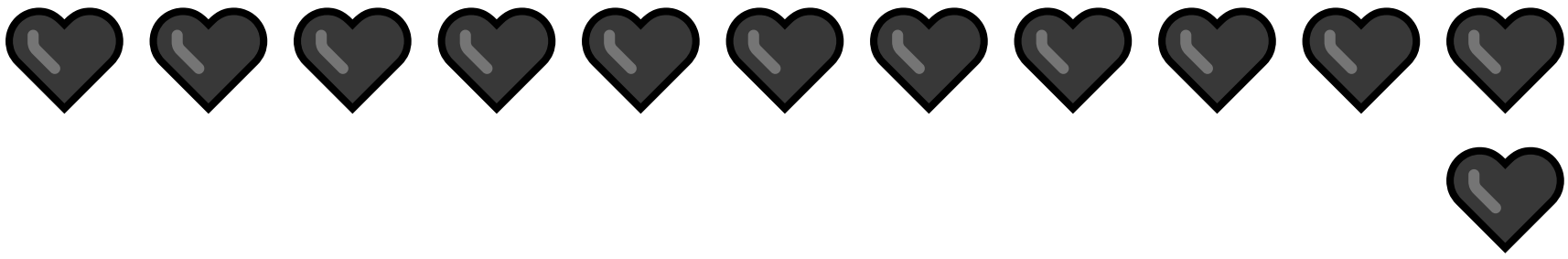

سہیر آفس میں تھا اور جو بات سمیع نے اسے بتائی تو اس نے سہیر کو حیرت کے بلند مینار پر پہنچا دیا تھا۔ ساحر کے بارے میں اور اس کے ارادے کے بارے میں جو بات اسے پتہ چلی تھی وہ سہیر کی عقل اور سمجھ سے بالا تر تھی۔ وہ فوراً سلیمان صاحب کے گھر کی جانب دوڑا تھا۔ اسے سمیع کی بات کی نا تو سمجھ آئی تھی اور نا اس پر بھروسہ ہوا تھا اور سمیع ے بھی پوری بات تھوڑی بتائی تھی۔ سرسری سی بات کہہ کر کال کاٹ ڈالی تھی اور سہیر کو الجھا کر رکھ دیا تھا۔

میرے خدا مجھے لگتا ہے یہ سب لوگ مل کر مجھے پاگل بنا دیں"

گے۔۔۔۔ساحر کیا کرتے پھر رہے ہو تم۔ جب جب میں پر سکون ہوتا

ہوں تو تم میرا سکون غارت کر دیتے ہو۔ کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کہ مجھے کسی دشمن کی ضرورت ہے ہی نہیں کیونکہ تم ہی مجھے پریشان کئے رکھتے ہو۔"

سہیر جلدی جلدی باہر کی جانب بھاگا تھا۔ سہیر کے ور کرزا سے خود کامی کرتا باہر کی جانب تیزی سے جاتا دیکھ کر حیران ہو رہے تھے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ ایکچولی مجھے آپ لوگوں سے کچھ کہنا تھا۔" ساحر نے ان سب کی جانب" نظر ڈالتے کہا تھا۔ مشعل وہاں نہیں تھی مگر وہ اپنے کمرے کے دروازے سے کان لگائے نیچے ہونے والی گفتگو آسانی سے سن پا رہی تھی۔

"ہاں بیٹا کہو۔ تمھیں اجازت مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

ہاجرہ نے خوشدلی سے کہا تھا۔

جو میں کہنا اور کرنا چاہتا ہوں شاید اسے سن کر آپ لوگ اتنے خوش نہیں" ہوں گے مگر یہ ضروری ہے۔سب کی زندگی اور بھلائی کے لیے۔"ساحر نے عادت کے بر خلاف تمہید باندھی تھی۔

کیا ضروری ہے؟"سلیمان صاحب نے ہاجرہ اور موحد کی جانب دیکھتے" سوال کیا تھا۔

جواباً جو بات ساحر نے کہی تھی سب کو بے انتہا حیرت ہوئی تھی۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟تم نے سوچ بھی کیسے لیا اور سہیر؟"ہاجرہ بیگم نے" تڑپ کر سوال کیا تھا۔ساحر کو ان کا رد عمل نارمل لگا تھا۔وہ جانتا تھا ایسا ہی کچھ ہونے والا ہے۔

یہ تو ہو گا آنٹی اور آج ہر قیمت پر۔سہیر بھی جان جائے گا جب اس کے" جاننے کا وقت ہو گا۔۔۔۔مگر یہ فیصلہ نہیں بدل سکتا کیونکہ یہ ہوئے بنا میں نہیں ٹلنے والا۔"ساحر نے اپنے ازلی ضدی انداز میں کہا تھا۔

یہ باتیں زور زبردستی سے نہیں کی جاتی ساحر۔" سلیمان صاحب نے بھی" جواباً غصے سے اٹھ کھڑے ہوتے کہا تھا۔ کچھ دیر پہلے والی خوش اخلاقی کہیں نظر نہیں آرہی تھی۔ موحد فون پر سہیر کا نمبر ڈائل کرتا آہستہ سے باہر نکل گیا تھا۔

یہ زور زبردستی نہیں ہے ہوتی تو میں گن پوائنٹ پر یہ سب کروا رہا ہوتا۔" آرام سے آپ سے بات کر رہا ہوں ناں۔ اور یہی بہتر ہے سب کی بھلائی کے لیے۔" ساحر نے اپنے آپ کو کنٹرول کرتے ہوئے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا تھا۔ اوپر اپنے کمرے کے دروازے سے کان لگائی مشعل تو جیسے دروازے کے ساتھ کھڑی منجمد ہو گئی تھی۔ اگست کے مہینے کی گرمی میں بھی اس پر کپکپی طاری ہو گئی تھی۔ اسے ساحر کے الفاظ پر یقین نہیں آرہا تھا اور نا ہی اس کے ارادے کی سمجھ مگر جو وہ کہہ رہا تھا اسے سنتے ہی مشعل کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں مفقود ہو چکی تھیں۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سہیر گاڑی فل سپیڈ میں دوڑاتا مشعل کے گھر کے پاس پہنچا تھا جب موحد کی کال آنے لگی تھی۔

موحد ساحر ہے وہاں؟"اس نے فون اٹھاتے ہی پوچھا تھا۔"

"جی سہیر بھائی اور وہ۔۔۔۔۔۔"

موحد ڈور کھولو میں پہنچ آیا ہوں جلدی!"سہیر نے موحد کی بات کاٹی" تھی۔

لیکن سہیر بھائی۔"موحد نے کچھ کہنا چاہا تھا جس پر گیٹ پر ہوئے کھٹکے" نے بریک لگائی تھی اور وہ گیٹ کی جانب بڑھا تھا۔

گیٹ کھلتے ہی سہیر بھاگتا ہوا اندر داخل ہوا تھا اور موحد بھی اس کے پیچھے نا سمجھی سے اندر آیا تھا۔

سہیر جیسے ہی اندر داخل ہوا تھا اندر کا ماحول اسے غیر یقینی لگا تھا۔ ساحر پر سکون سا اس کی اطلاع کے بر عکس سلیمان صاحب کے سامنے صوفے پر بیٹھا تھا اور ہاجرہ بیگم بھی نا سمجھی والے تاثرات کے ساتھ ان سب کو دیکھ رہی تھیں۔

"ساحر یہ سب کیا ہے؟" سہیر نے ساحر سے آگے بڑھتے پوچھا تھا۔ جب شان کے ساتھ چند لوگوں کی آواز نے سب کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

"شان آگیا ہے۔ موحد پلیز تم ان لوگوں کو بیٹھاو۔" ساحر نے موحد کو حکمیہ انداز میں کہا تو وہ نا چاہتے ہوئے بھی اس کے حکم پر عمل پیرا ہوا تھا۔

"یہ سب ہو کیا رہا ہے؟" سہیر نے پھر سے سوال کیا تھا۔ جب سمیع اور شان بھی سر جھکائے اندر آئے۔

نکاح کی تیاری۔۔۔۔شان نکاح خواہ اور گواہوں کو لے کر آچکا ہے دلہا" بھی ہے دلہن کو نیچے لانا ہے بس۔"ساحر نے کندھے اچکاتے ایسے کہا تھا جیسے کسی گیم کے رولز سے آگاہ کر رہا ہو۔

کس کا نکاح؟اور کیوں؟"سہیر نے نا سمجھی سے اپنے بھائی کو دیکھا تھا۔"

تمھارا اور ان کی بیٹی کا نکاح سہیر!"ساحر نے اعلان کرنے والے انداز" میں کہا تھا۔

ایک منٹ سمیع نے تو کچھ اور کہا تھا۔"سہیر نے نظروں کا زاویہ سمیع کی" جانب موڑا جو نظریں چرا گیا۔

آئی ایم سوری سر مجھے ساحر سر نے آرڈر کیا تھا کہ آپ کو بنا کچھ بتائے" یہاں لاؤں اگر یہاں آنے کو کہتا تو آپ سو طرح کے سوال کرتے اور وقت زیادہ لگتا بس اس لیے کہہ دیا کہ ساحر سر غصے میں گن لیے یہاں آئے ہیں۔ سمیع کی بات پر ساحر نے نفی یں سر ہلاتے ایک تیز نظر سمیع کی

جانب ڈالی تھی اب اسے سہیر کا حواس باختگی کے ساتھ اندر آنا سمجھ میں آیا تھا۔

اینی وے جو بھی کہا جو بھی کیا دا پوائنٹ از کہ آج تمھارا نکاح ہے سو یہ شکل درست کرو اینڈ آنٹی آپ اپنی بیٹی کو نیچے لے ائیں۔"ساحر نے کسی کی پرواہ کئے بغیر اپنی بات پھر سے کہی تھی۔

مگر بیٹا ایسے اچانک نکاح؟اور کیوں؟"ہاجرہ نے پھر احتجاج کیا تھا۔"

وجہ آپ سب لوگ ٹھیک کچھ دیر میں جان جائیں گے بس اس سے پہلے"

"یہ نکاح ہو جانا چاہیے۔

ساحر آر یو آؤٹ آف یور مائنڈ؟"سہیر کو بھی ساحر کی بات سے اعتراض"

ہوا تھا۔

" نو آئی ایم پرفیکٹلی فائن۔"

ساحر پلیز! چیزیں ایسے تمھارے انداز میں نہیں ہو سکتی وہ بیٹی ہے ان کی" ایسے بناوجہ جانے وہ ایسا سٹیپ نہیں لیں گے سوبی پریکٹیکل۔۔۔۔اور میں " خود یہ سب ایسے نہیں چاہتا۔

سہیر وجہ بس اتنی سی ہے کہ چوہدری افتخار تمھارے خلاف پلان کر رہا" ہے جس امبر لڑکی کو آج تم نے جاب دی ہے اسے چوہدری افتخار نے ہی بھیجا تھا تمھارے پاس اور اس کے زریعے وہ تمھاری امیج خراب کرنا چاہتا ہے تمھارا کریکٹر دنیا کی نظر میں مشکوک کرنا چاہتا ہے اور میں نہیں چاہتا کسی بھی وجہ سے تم اپنی خوشی سے دور ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔باقی سب تو میں بعد میں دیکھ لوں گا مگر فلحال یہ نکاح ہو جانے دو۔میں نہیں کہہ رہا کہ رخصتی کرواؤ۔تم لوگوں کو جیسے بھی اپنے فنگشنز کرنے ہوئے وہ بعد میں کرتے رہنا بس فلحال یہ نکاح ہو جانے دو۔"ساحر نے بلآخر سب کے سامنے وجہ بتا دی مگر وہ پورا سچ نہیں تھی۔اس نکاح کے پیچھے ایک وجہ اور تھی جو ساحر کسی سے نہیں کہنا چاہتا تھا۔

لیکن!" سلیمان صاحب نے کچھ کہنا چاہا۔"

انکل آپ کی بیٹی کو پروٹیکٹ کرنے کے لیے یہ ضروری ہے۔ سہیر اس کو " ایک شوہر کے روپ میں بہتر طور پر پروٹیکٹ کر سکتا ہے پلیز سمجھیں۔

سہیر کے دشمن بہت برے لوگ ہیں وہ سہیر کو چوٹ پہنچانے کے لیے اگر مشعل کو کڈنیپ کر سکتے ہیں تو کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں اور ضروری نہیں ہے کہ ہر بار کوئی بچانے والا ہو۔" ساحر کی بات سلیمان صاحب کو کچھ کچھ سمجھ آنے لگی تھی۔

مگر ایسے کیسے؟" سہیر نے ایک بار پھر احتجاج کرنے کی کوشش کی تھی۔" سہیر شادی کرنی تو ہے آج نکاح کر لو گے تو کیا بگڑ جائے گا۔ پلیز میرے" بھائی چیزوں کو مزید کمپلیکیٹ مت کر۔" ساحر نے منت بھرے لہجے میں کہا تھا۔

اوکے مگر پہلے مشعل سے بات کریں اگر اسے اعتراض ہے تو میں یہ "
سٹیپ کسی طور پر نہیں لوں گا۔"سہیر نے سلیمان اور موحد کی جانب دیکھا
تھا۔جو کافی کنفیوز سے لگ رہے تھے اور ہاجرہ بیگم تو حالی الذہنی کے عالم
میں ارد گرد دیکھے جا رہی تھیں۔

مشعل ابھی بھی ویسے ہی بت بنی کھڑی تھی جب اسے اپنے دروازے کے
بعد باپ کے قدموں کی چاپ سنائی دی تھی۔ مشعل نے فوراً دروازہ کھولا
تھا سامنے سلیمان صاحب کھڑے تھے اور پیچھے سے ہاجرہ اور موحد بھی
آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے اوپر آئے تھے۔

مشعل کے چہرے کے تاثرات اس بات کا ثبوت تھے کہ وہ ساری بات سن
چکی ہے۔

بابا یہ سب ؟" مشعل نے روہانسا لہجے میں کہا۔"
بیٹا کیا تمھیں کوئی اعتراض ہے ؟" سلیمان صاحب نے مشعل سے پوچھا"
تھا۔

بابا آپ کیسے کنوینس ہو گئے مجھے یہ سمجھ نہیں آتا؟"موحد نے نا سمجھی اور "
بے یقینی سے باپ کو دیکھا۔

بیٹا عجیب ہے مگر ساحر کی بات غلط نہیں ہے۔اور پھر بس نکاح کی ہی بات "
ہے کون سا وہ لوگ رخصت کروا کر لے جانا چاہتے ہیں۔"سلیمان صاحب
نے بھی الجھے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔

میری بچی کیا چاہتی ہے؟"انھوں نے مشعل کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا۔"
معلوم نہیں بابا میں تو بہت ڈر رہی ہوں۔"مشعل نے آنسوؤں سے "
بھری آنکھوں سے باپ کو دیکھا تھا۔

بیٹا آپ نے سہیر کے لیے اپنی مرضی سے ہاں کہا تھا۔"انھوں نے اسے "
یاد دلایا۔

جی بابا مگر ایسے اچانک نکاح؟ میں نے کتنے پلانز بنا رکھے تھے۔"مشعل"
نے جواز پیش کیا۔

بیٹا آپ اپنے سارے پلانز اپنے باقی فنکشنز کے لیے سنبھال کر رکھیں۔""

سلیمان صاحب نے اسے سینے سے لگاتے کہا تھا۔

مگر بابا ساحر کو کوئی حق نہیں ہے میری زندگی کا فیصلہ کرنے کا۔" مشعل"

نے ایک اور اعتراض کیا تھا جس پر ہاجرہ بیگم نے بھی اس کی تائید کی۔

مشعل وہ تمھاری زندگی کا فیصلہ نہیں کر رہا یہ فیصلہ تو پہلے ہی ہو چکا تھا وہ"

بس چاہتا ہے یہ جو نکاح ہفتوں بعد ہونا تھا وہ ابھی ہو جائے۔"اب کی بار

موحد نے بہن کو سمجھانا چاہا تھا۔

اگر بابا کو اعتراض نہیں ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" مشعل نے"

باپ کے سینے لگے لگے کہا تھا۔شاید یہی چیز ساحر کا رویہ اس کی جانب سے

بدل سکے۔ مشعل نے سوچا تھا۔

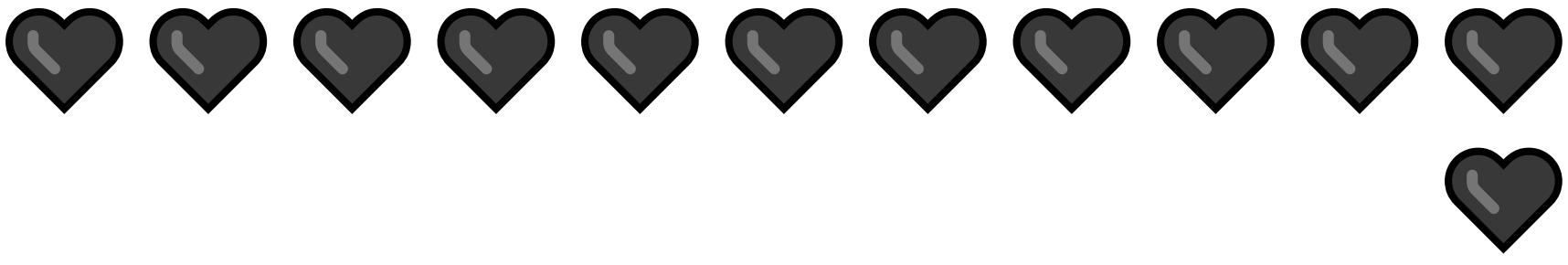

اگلے آدھے گھنٹے میں مشعل ہاجرہ کے ساتھ لگی نیچے آئی تھی اور ساحر کے کہنے پر شان نے نکاح خواں اور گواہوں کو اندر لایا تھا۔سب کی موجودگی میں مشعل سلیمان کے جملہ حقوق سہیر آفندی کے نام لکھ دیئے گئے تھے۔

نکاح خواں کے الفاظ سب پر الگ طرز سے اثر انداز ہو رہے تھے۔ مشعل حالی الذہنی کے عالم میں سب اتنی جلدی ہو جانے پر حیران تھی تو سہیر کے اندر نکاح خواں کے ہر لفظ کے ساتھ سکون اترتا محسوس ہو رہا تھا۔نکاح کے وقت پڑھائے جانے والی دعائیں اور کلمات کے ساتھ مشعل سلیمان اس کی زندگی میں شامل ہو رہی تھی۔اسے اپنے اندر ایک سکون اور سرشاری کی کیفیت اترتی محسوس ہوئی۔اپنے عین سامنے بیٹھی وہ لڑکی جو پہلے اسے اچھی لگی تھی پھر وہ اس کا ساتھ چاہنے لگا تھا پھر محبت کا احساس ہوا تھا اور آج جب وہ اس کی بیوی بن رہی تھی تو اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ حقیقت میں اس کے لیے ہے کیا۔۔۔۔وہ اپنے آپ کو ہواؤں میں اڑتا محسوس کر رہا

تھا اپنی خواہش پا لینے کے بعد وہ خوشی میں سب فراموش کئے ہوئے تھا یہ بھی کہ کن وجوہات کی بنا پر اس کا نکاح ہو رہا تھا۔

نکاح خواں کے پوچھنے پر مشعل نے قبول ہے کے الفاظ تین بار دہرائے تھے تو سہیر کو زندگی کی نوید ملی مگر ساحر اس وقت ہر احساس سے عاری چہرہ لیے وہاں کونے میں کھڑا تھا مگر اس کے دل کا اضطراب اس وقت کوئی بھی شان کے چہرے پر دیکھ سکتا تھا۔ جو ساحر کے لیے دکھی تھا مگر ساحر کے فیصلے کو سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ ساحر سہیر کے چہرے پر خوشی اور زندگی کی نئی لہر دیکھ سکتا تھا۔ نکاح مکمل ہو چکا تھا مشعل سلیمان مشعل آفندی بن چکی تھی۔ ساحر نے خود سے مشعل کو سوچنے کا ہر حق خود چھین لیا تھا۔ وہ اس کے بھائی کی بیوی بن چکی تھی۔ شاید اب وہ اپنے دل و دماغ کو سمجھا سکتا تھا۔ یہ نکاح بھی اس نے صرف اپنے دماغ کو خاموش کروانے اور مریم کے اکسانے سے بچانے کے لیے کروایا تھا۔ باقی باتیں تو ثانوی حیثیت رکھتی

تھیں اور پوری حقیقت سے فقط شان واقف تھا۔ سہیر ساحر کی جانب آیا تھا۔

"تھینک یو میرے بھائی تو جانتا ہے جتنا پہلے میں الجھا ہوا تھا اب مجھے اتنی ہی خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ میری پسند میری مشعل میری بیوی بن چکی ہے۔" وہ ساحر سے گلے ملتے اس سے کہنے لگا۔

"خوش رہو میری جان! آئی ایم ویری ہیپی فار یو۔" ساحر نے مسکرا کر کہا تھا۔ یہ سچ تھا کہ وہ اپنے بھائی کے لیے خوش تھا الجھا ہوا تو وہ اپنے حالات اور کنڈیشن پر تھا۔ وہ کبھی سہیر سے جلن حسد جیسے کسی ایموشن کا شکار نہیں ہوا تھا اور نا ہی آئیندہ کبھی ایسا ہونے والا تھا۔ اور جو ہونے والا تھا وہ کسی کے وہم و گمان میں بھی نا تھا۔

مشعل نکاح کے بعد بھی عجیب تاثرات کا شکار تھی خود کو کسی کے نام کر کے بھی وہ اس خوشی کو محسوس نہیں کر پا رہی تھی۔ یہ سب اتنی جلدی ہو جائے گا اس نے سوچا بھی نا تھا۔ سامنے سہیر اپنے بھائی کے گلے لگے اپنی

خوشی کا اظہار کر رہا تھا مگر مشعل کا سارا دھیان ساحر کی جانب تھا۔ وہ ساحر کو آج تک کبھی سمجھ نہیں پائی تھی اور شاید کبھی سمجھ بھی نہیں پانے والی تھی یا پھر وقت اور قسمت اسے یا کسی کو ایسا کوئی موقع نہیں دینے والا تھا کہ وہ ساحر کے اس قدم کو سمجھ سکیں یا وجہ جان سکیں۔ ہر چیز اللہ کے فیصلے کے مطابق ہوتی ہے سب کو لگا تھا کہ مشعل اور سہیر کا نکاح ساحر کی جلد بازی کی وجہ سے فوراً ہوا تھا مگر حقیقتاً یہ اوپر والے کا حکم تھا کسی کو آزمائشوں سے نکالنے کے لیے اور کسی کو ایسی آزمائش اور پچھتاوے کی آگ میں جلانے کے لیے جس سے نکلنا مشکل تھا۔ کوئی اس فیصلے کے بعد آزاد ہونے والا تھا اور کوئی یہ فیصلہ کر کے مزید پریشانیوں اور امتحانوں میں گرنے والا تھا۔

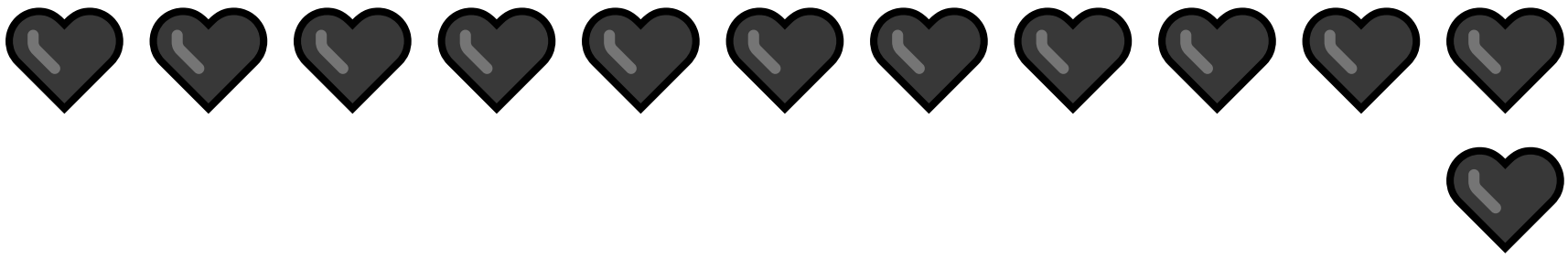

مشعل سلیمان صاحب کے ساتھ لگی بیٹھی تھی جب کہ سہیر پیار بھری نظروں سے مشعل کو دیکھ رہا تھا جو کچھ دیر پہلے اس کی ہو گئی تھی۔اور اس وقت حالی نظروں سے کارپٹ پر نظریں جمائے ہوئے تھے۔

کیا یہ اتنے شاک میں ہے؟"سہیر نے خود سے سوال کیا تھا۔"

ہاں اس کی جگہ کوئی بھی لڑکی ہوتی تو یہی ہوتا۔"دل سے صدا آئی تھی۔"

اگر ساحر پہلے بتا دیتا تو میں اسے مینٹلی پریپیئر کر لیتا۔"سہیر دل ہی دل"

میں مشعل کی باتیں کر رہا تھا۔

سہیر!"ساحر نے اسے کندھے سے جھنجھوڑا تھا۔"

ہاں؟"اس نے استفامیہ نظروں سے بھائی کو دیکھا۔"

ہو گیا نکاح چلیں ! سات بج چکے ہیں۔" ساحر نے گھڑی کی جانب دیکھتے" سہیر سے کہا تھا۔

ارے ایسے کیسے ؟ نکاح جلدی میں ہوا ہے کوئی رسم نہیں کی پر اپنی بیٹی" کے سسرال والوں کو ایسے ڈنر کے بنا نہیں جانے دوں گی۔" ہاجرہ بیگم جو سلیمان صاحب کے سمجھانے کے بعد کچھ نارمل ہو چکی تھیں کہنے لگی۔

نہیں آنٹی فارمل ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم گھر چلتے ہیں اب۔"" ساحر نے سہیر کے کچھ کہنے سے پہلے ہی کہہ دیا تھا۔

لیکن بیٹا ایسے کیسے ؟ اچھا نہیں لگتا۔" سلیمان صاحب کو بھی اعتراض" ہوا۔ سہیر اٹھ کر ساحر کو بازو سے تھام کر سائیڈ پر لے آیا۔

کیوں ہر چیز کی جلدی مچائی ہوئی ہے۔ ٹھیک کہہ رہے ہیں وہ لوگ اچھا" نہیں لگتا ایسے منہ اٹھا کے چل پڑنا ابھی گھنٹہ بھی نہیں گزرا نکاح کو۔" سہیر نے تنبیہی انداز میں کہا تھا۔ جس پر ساحر کے تیور بگڑے تھے۔

میرے بھائی اب نکاح کروادیا ہے تو تھوڑا صبر کرلے ایک بار اپنی بیوی" سے ملنے تو دے مجھے۔"سہیر نے مسکرا کر کہا تھا۔

تو کبھی ملا نہیں اس سے؟"ساحر نے نا ماتھے پر بل ڈالے کہا۔"

نہیں اپنی بیوی سے آج پہلی بار ملوں گا۔اور یہ ملاقات تیری بدولت" ممکن ہو گی۔"سہیر نے ونک کر کے کہا تھا تو ساحر نے الجھے تاثرات کے ساتھ بھائی کو دیکھا تھا۔

اوکے تم آجانا جب ملنا ملانا ہو جائے۔مجھے ابھی جانا ہے۔"ساحر نے کچھ" سوچ کر جیب سے فون نکالتے کہا تھا۔

لیکن ساحر!"سہیر نے اسے روکنا چاہا۔"

"I have to go Saheer."

ساحر نے ختمی انداز میں کہا اور سب کو خدا خافظ کہتا وہاں سے نکل آیا تھا جب باہر سے آتی ایمان سے ٹکرایا تھا۔جو کھا جانے والی نظروں سے ساحر

کو گھور رہی تھی اور ساحر اس کی نظروں سے یکسر انجان وہاں سے چلا گیا تھا۔

پاگل انسان!" ایمان اس کی پشت کو جلا دینے والی نظروں سے دیکھ رہی" تھی کیونکہ موحد سے جو اسے پتہ چلا تھا اسے یقین نہیں آیا تھا۔ ساحر آفندی کی وجہ سے وہ اپنی بیسٹ فرینڈ کا نکاح اٹینڈ نہیں کر پائی تھی۔ پچھلی ملاقات میں ساحر کے لیے جو نرم گوشہ اس کے دل میں پیدا ہوا تھا وہ ساحر کی آج کی حرکت کے بعد پھر سے سخت ہو گیا تھا۔

Zubi Novels Zone

مشعل کو لیے ایمان اوپر کمرے میں آئی تھی۔اندر آتے ہی جو اس کے ایکسپریشنز تھے۔ہاجرہ بیگم اور موحد کو اندازہ تھا اس لیے انھوں نو فوراً اسے مشعل کو وہاں سے لے جانے کو کہا۔

ایمان مشعل کے ساتھ جیسے ہی اندر داخل ہوئی تھی دروازہ پوری شدت سے بند کیا۔

یہ کیا حرکت تھی؟" مشعل کی جانب غور کئے بنا وہ جا کر بیڈ پر بیٹھتے " پوچھنے لگی مگر اگلے ہی لمحے مشعل کو وہیں دروازے کے ساتھ کھڑے دیکھ کر اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

تم کیوں سٹیچو آف لیبرٹی بنی دروازے سے چپکی کھڑی ہو؟"ایمان نے " لڑاکا عورتوں کی طرح ہاتھ ہلا ہلا کر پوچھا مگر اگلے ہی پل مشعل کی غائب دماغی کا اندازہ ہو گیا۔

مشی؟ کیا ہوا؟؛ایمان نے نرم لہجے میں مشعل کو بازو سے تھامتے پوچھا۔" مشعل نے نظریں اٹھا کر ایمان کی جانب دیکھا۔

مانی کبھی ایسا نکاح دیکھا ہے؟جو ہو بھی سب کی مرضی سے اور ہو بھی اس طرح۔" مشعل نے اپنے حلیے پر نظر ڈالتے کہا تھا جو اپنے عام گھر کے کپڑوں میں ملبوس تھی بس اس کے سر پر لال فینسی دوپٹہ تھا۔

یہ سب اس طرح اچانک کیوں؟"ایمان نے وہیں کھڑے کھڑے پوچھا۔

"ساحر آیا اور سب کو منا لیا کہتا ہے سہیر کے دشمنوں سے بچانے کے لیے مگر میں جانتی ہوں مانی وہ سہیر کے دشمنوں سے بچانے کو نہیں اپنے جنون سے بچانے کو یہ سب کر رہا ہے۔وہ اپنے بھائی سے جتنی محبت کرتا ہے ناں ایسے میں اس کی بیوی بننے کے بعد وہ مجھے اپنے جنون سے بچانا چاہتا ہے۔ میں اس کے بھائی کی امانت ہوں جس میں اس نے کبھی خیانت نہیں کی مگر اس کا دل و دماغ جب اس کے بس میں نہیں ہوتا تو وہ کچھ بھی کر سکتا ہے بس اس لیے ہی اس نے مجھے اپنے پاگل پن سے بچانے کو یہ سب کیا ہے۔"

مشعل نے ساحر کے بارے میں اپنے اندازے کا اظہار کیا تھا اور ٹھیک کیا تھا۔

سہیر نیچے بیٹھا مشعل کو دیکھ دیکھ کر مسکرا رہا تھا جب ایمان کے آنے پر مشعل ایمان کے ہمراہ وہاں سے اوپر آگئی تھی۔ تو سہیر کو نا جانے کیوں بہت برا لگا تھا۔ سہیر نے موحد کو اشارہ کیا۔

جی سہیر بھائی؟" موحد نے آتے ہی پوچھا۔"

یار موحد اپنی بہن سے ایک ملاقات کروادے کچھ دیر بات کرنا چاہتا" ہوں۔"سہیر نے بے تابی سے کہا تھا تو موحد کو اس کی بے تابی پر حیرت ہوئی۔

ایک بھائی کے سامنے اس کی بہن کے بارے میں ایسی بات وہ بھی سہیر" آفندی جیسا ڈیسینٹ شخص؟"موحد نے مصنوعی حیرت کے ساتھ کہا۔

جناب آپ کی بہن اب میری بیوی ہے۔تم بتاؤ ملوا رہے ہو یا" نہیں؟"سہیر نے اس کی اثر نا لیتے ہوئے کہا۔نظریں بار بار سیڑھیوں سے اوپر جا رہی تھیں۔

صبر کر لیں تھوڑا ابھی بابا مسجد جائیں گے تو آپ کو ملوا دوں گا۔"موحد" نے گھڑی دیکھتے کہا۔

"میں چھپ کر نہیں ملنا چاہتا سب سے اجازت۔۔۔۔۔۔۔۔" اجازت تو تب لیتے تھے نا جب وہ منگیتر تھی اب بیوی بن گئی ہے اب کیسی" اجازت اور زرہ چھپ کر ملنے کا مزا بھی لے لیں۔اور بابا سے پوچھ کر جانے

میں وہ مزہ نہیں جو بنا پوچھے پورے حق سے اپنی بیوی سے ملنے میں آئے گا۔"موحد نے شوخ لہجے میں کہا تو سہیر کو موحد کا یہ روپ بہت انوکھا لگا تھا۔

ایسے مت دیکھیں۔میری بہن سے نہیں اپنی بیوی سے ملنے کی بات کی" ہے آپ نے ورنہ آپ میرا دوسرا روپ دیکھتے۔"موحد نے ادا سے کہا۔

دنیا میں ایسے عاشق بھی ہوتے ہیں؟"ایمان نے مشعل کی انکھوں میں" دیکھتے کہا۔

ایمان!"مشعل نے روہانسا ہو کر ایمان کو پکارا۔"

"! ہاں مشی"

مانی میرا دل گھبرا رہا ہے۔مجھے لگتا ہے کچھ بہت برا ہونے والا ہے۔میں"
امی اور بابا کے سامنے نہیں کہا مگر پہلے مجھے ساحر کے جنون سے ڈر لگا تھا آج
مجھے اس کے ٹوٹے دل سے ڈر لگ رہا ہے۔یوں جیسے اس کی اس تکلیف کی
وجہ میں ہوں۔ کتنی عجیب بات ہے نا مانی نا وہ غلط ہے اور نا ہی میں۔پھر بھی
مجھے لگتا ہے کہ اس کی تکلیف کی وجہ میں ہوں۔" مشعل نے اپنا ڈر ایمان
کے سامنے بیان کیا۔

مشعل تم کیوں خود کو الزام دے رہی ہو۔وہ یہ سب اپنے بھائی کی محبت"
میں کر رہا ہے۔۔۔۔اگر سہیر نا ہوتا کوئی اور ہوتا تو کیا وہ تمھیں تمھاری
محبت کے لیے آزاد کر دیتا؟"ایمان نے سوال اٹھایا۔

معلوم نہیں مانی۔۔۔" مشعل نے بے بسی سے سر سے دوپٹہ اتارتے کہا"
تھا۔

تو کچھ مت سوچ مانی۔غلط نا وہ ہے اور نا ہی تم بس وہ لمحہ غلط تھا جب تم"
"دونوں کا آمنا سامنا ہوا تھا خیر۔۔۔۔۔۔

ایمان کے اس لمحے کا ذکر کرنے پر وہ لمحہ ایک بار پھر اپنی پوری جزئیات کے ساتھ مشعل کی یاد کے پردے پر لہرانے لگا تھا۔ایمان نا جانے کیا کہے جا رہی تھی مشعل کو بس اس کے ہلتے لب نظر آ رہے تھے اس کا دھیان کسی اور سمت چلا گیا تھا۔ساحر نظروں کی تپش وہ آج تک محسوس کر سکتی تھی۔دروازے پر دستک نے جہاں ایمان کو بات کو ختم کیا وہیں مشعل کو بھی حال میں لا پٹخا۔ایمان دروازے کی سمت بڑھی اور اسے فوراً سے کھولا تھا۔سامنے ہی موحد کے ساتھ سہیر کو دیکھ کر وہ کچھ کچھ سمجھنے لگی۔

ایمان سہیر بھائی مشعل سے بات کرنا چاہتے ہیں۔"موحد نے کہہ کر" آنکھوں میں ہی ایمان کو باہر آنے کو کہا تھا اور خود وہیں سے پلٹ گیا۔

جی آئیں۔"ایمان بھی کہہ کر باہر آ گئی تھی جب سہیر نے کمرے میں" قدم رکھا تھا۔

ساحر پچھلے ایک گھنٹے سے فون ہاتھ میں تھامے وقت پر نظر ٹکائے ہوئے تھا اور سہیر کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ ساڑھے سات گھر لوٹا تھا اور تب سے اب تک باہر لان میں ہی سہیر کے واپس آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ اس دوران ایک دو بار سہیر کو میسج کر کے آنے کا پوچھ چکا تھا۔

ساحر بیٹا اندر آجائیں ڈنر تیار ہے۔" رشید بابا نے اسے 9 بجے اندر آنے کو" کہا تھا۔

نہیں بابا میں سہیر کا انتظار کر رہا ہوں۔ وہ آجائے تو کھالوں گا۔" ساحر نے" آنکھیں موندے سر لان چیئر پر ٹکا دیا تھا۔

بیٹا آپ نے ہی بتایا تھا وہ ڈنر کر کے آئیں گے وہاں سے۔"رشید بابا کو لگا وہ" بھول گیا ہے۔

جی مگر میں اس کے آنے کے بعد ہی ڈنر کروں گا۔ کھائے گا نہیں مگر" میرے ساتھ بیٹھ کر کمپنی تو دے ہی سکتا ہے۔

آپ جائیں اندر مجھے کچھ دیر اکیلا چھوڑ دیں۔"ساحر نے اکھڑے لہجے میں کہا تھا۔ وہ تنہائی چاہتا تھا۔ شان کو بھی اس نے گھر بھیج دیا تھا اسے شان کی آنکھوں سے الجھن ہو رہی تھی۔ شان اس کے ہر راز کا امین تھا مگر خود کو شان کی نگاہوں میں بے بس اور کمزور نہیں ظاہر کرنا چاہتا تھا۔

چند منٹ مذید گزرنے کے بعد اس نے سہیر کو کال ملائی تھی۔ جو پہلی بیل پر اٹھالی گئی تھی۔

ہاں ساحر؟"سہیر کافی اجھلت میں لگ رہا تھا۔"

"When are you coming home Saheer?"

ساحر نے فوراً پوچھا۔

ساحر میں تھوڑی دیر میں آجاؤں گا۔ابھی میں فون رکھ رہا ہوں۔ سی یو"
سون ! بائے۔"سہیر نے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے فون بند کر دیا تھا۔
ساحر نے ماتھے پر بل ڈالے فون سامنے ٹیبل پر پٹخ دیا تھا۔
کیا ہوا ایک گھنٹے میں ہی بس ہو گئی ساحر۔"سامنے کرسی پر بیٹھا اس کا اپنا"
عکس اسے دیکھ کر ہنستے ہوئے کہنے لگا۔
آ۔۔۔۔۔ڈیٹس ویری بیڈ ! تم اکیلے محسوس کر رہے ہو؟"اس کا عکس"
اس پر ترس کھانے والے انداز میں کہہ رہا تھا ساحر ماتھے پر بل ڈالے یک
ٹک سامنے کرسی پر نظریں گھاڑے ہوئے تھا۔
ریلیکس ریلیکس ! ابھی تو صرف نکاح ہوا ہے اور سہیر تمھیں اگنور کر رہا"
ہے۔ کل کو رخصتی ہو گی اس کی بیوی مشعل سلیمان ارے نہیں مشعل
آفندی۔۔۔۔بلکہ مشعل سہیر آفندی اس گھر میں آئے گی۔۔۔۔۔سہیر
کی زندگی اس کے وقت پر مشعل کا حق ہو گا۔۔۔۔۔اور تم؟ تم ہمیشہ ایسے
ہی اکیلے رہو گے ساحر آفندی۔۔۔۔۔بلکل اکیلے !"

اس کا دماغ ایک بار پھر اس کے ساتھ کھیلنے لگا تھا ایک بار پھر اکسا رہا تھا۔"
اور دل وہ تو کب سے اداس اور ناراض نا جانے کس کونے میں خاموش بیٹھا تھا۔

"میں نے سمجھایا تھا بہت سمجھایا تھا کہ اس لڑکی کو اپنا بنالو۔۔۔۔ لیکن تم نے نہیں مانا وہ عورت جو تمھاری ماں تھی اس نے بھی تو یہی سمجھایا تھا ناں مگر تم نے اپنی ضد اور بھائی کی محبت میں سب برباد کر دیا خود سے خود کی خوشی چھین لی کس کے لیے سہیر کے لیے جو تمھیں بھولے اپنی نئی نویلی بیوی کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔"

سامنے بیٹھا عکس اب غصے اور تنفر سے ساحر کو اس کی غلطی کا احساس کروا رہا تھا۔

"نہیں ایسا نہیں ہے۔ سہیر مجھے کبھی نہیں بھول سکتا وہ مصروف ہے آ جائے گا۔"

ساحر نے جیسے خود کو تسلی دی تھی جب اس کا عکس اس پر ہنس دیا۔

تم بہت بے وقوف ہو ساحر۔۔۔یو آر این ایمو شنل فول!"وہ ساحر پر" چلایا تھا۔

"Stop provoking me ! "

ساحر نے بلند آواز میں ڈھارتے ہوئے سامنے پڑے ٹیبل کو لات ماری تھی جب رشید بابا اس کی جانب بھاگتے ہوئے آئے تھے۔

کیا ہوا بیٹا؟"رشید بابا نے حیرت سے ارد گرد دیکھتے سوال کیا۔"

میرے لیے کھانا لگائیں مجھے بھوک لگی ہے۔"ساحر نے غصے سے کہا تھا۔"

آپ نے تو کہا تھا سہیر بیٹے کا انتظار کرنا ہے؟"رشید بابا نے سادگی سے" سوال کیا۔

وہ مصروف ہے۔۔۔اب اس کے سہارے بیٹا رہوں۔لگوائیں کھانا۔""" ساحر نے تلخ لہجے میں کہا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

آداب!"سہیر نے مشعل کے قریب جاتے کہا تھا جو اس کی جانب سے"
رخ پلٹ کر کھڑی تھی۔
واعلیکم السلام!"مشعل نے ویسے ہی کھڑے کھڑے کہا تھا۔"
کیا محسوس کر رہی ہیں؟میری بیوی بن کر؟"سہیر نے مشعل کا رخ اپنی"
جانب موڑتے پوچھا تھا۔مشعل نے نگاہ اٹھ کر سہیر کی جانب دیکھا۔جہان
آج جزبات کی کوئی الگ ہی کہکشاں نظر رہی تھی۔مشعل نے بے ساختہ
نظریں چرائی تھیں۔سہیر مشعل کی حرکت پر مسکرا دیا۔
جواب نہیں دیا آپ نے۔"سہیر نے اسے بولنے پر اکسایا۔"
سچ کہوں یا جھوٹ؟"مشعل نے ہاتھ کی انگلیاں مڑورتے کہا۔وہ کہیں"
کھوئی ہوئی تھی۔

سچ !"سہیر نے اسے دیکھتے کیا۔اسے مشعل کافی کانفیڈینٹ لگی تھی ورنہ" منگنی والے دن تو وہ بس سہیر کی نظروں سے ہی لال پیلی ہو رہی تھی اور آج اس تنہائی اور اس کی قربت میں بھی وہ بلکل نارمل کھڑی تھی۔

سچ یہ ہے کہ میں ناتوا بھی تک یہ سمجھ پائی ہوں اور ناہی محسوس کر پائی" ہوں کہ میں مشعل سلیمان سے مشعل آفندی بن چکی ہوں۔"مشعل نے سادگی سے کہا تو سہیر کو کچھ مایوسی ہوئی تھی۔

وہ سب اچانک سے ہوا ہے نا بس اس لیے۔"مشعل نے خود ہی جواز پیش" کیا۔

اور اگر جھوٹ کہتی تو کیا کہتی ؟"سہیر نے مسکراہٹ دباتے پوچھا۔"

تو کہتی کہ میں خود کو ہواؤں میں اڑتا ہوا محسوس کر رہی ہوں۔"مشعل" نے بھی مسکرا کر جواب دیا۔اور سہیر اس کی مسکراہٹ میں جیسے کھو سا گیا تھا۔

مشعل ؟"سہیر نے جذبات سے بھرپور لہجے میں اسے پکارا تھا۔"

جی!" مشعل کا دل اس کی آواز کے تاثر سے زوروں سے دھڑکا تھا۔"

تھینک یو مشعل میری زندگی میں آنے کے لیے۔۔۔میرا ہاتھ تھامنے"

کے لیے۔۔۔۔اور آج اس نکاح کے لیے ہاں کرنے کا بہت بہت

شکریہ۔آپ نہیں جانتی اس وقت میں کیسا محسوس کر رہا ہوں۔۔۔۔" وہ

مشعل کا ہاتھ تھامے اسے اپنے قریب کرتا جذب سے کہنے لگا۔

میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہیں آپ۔جب آپ سے ملا تھا تو"

کبھی سوچا نہیں تھا کہ آپ میرے لیے اتنی اہم ہو جائیں گی۔آج آپ

میری بیوی کے روپ میں میرے سامنے ہیں تو اپنی قسمت پر ناز ہو رہا ہے۔

اور آپ جانتی ہیں یہ سب ساحر کی وجہ سے ہوا ہے۔میں چاہتا ہوں کہ کل

آپ میرے ساتھ چل کر ساحر کو شکریہ کریں۔کیا آپ میرا ساتھ دیں

گی۔" سہیر نے مشعل کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اپنی

جانب متوجہ کیا تھا۔سہیر کی بات پر مشعل گھبرا گئی تھی بلاوہ کیسے ساحر کے

پاس جا کر اس کا شکریہ ادا کر سکتی تھی۔

کیاہوااتنا گھبرا کیوں رہی ہیں؟"سہیر سچویشن کو کوئی اور رنگ دیتا مسکرا" دیا تھااس نے مشعل کی گھبراہٹ کو کوئی اور رنگ دیا تھا۔

نہیں کچھ نہیں کوئی آرہا ہے۔"قدموں کی آواز سنتی مشعل بات بنا گئی" تبھی دروازے پر دستک ہوئی تھی۔

سہیر بھائی کھانا لگ گیا ہے آجائیں۔بابا بھی آنے والے ہیں۔"موحد کی" آواز پر سہیر نے منہ بنالیا تھا۔ابھی تواس نے ٹھیک سے مشعل سے بات بھی نا کی تھی۔

وہ آگے بڑھا تھااور مشعل کے ماتھے پر اپنے حق کی پہلی مہر ثبت کرتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔اور مشعل کو پہلی بار ایک خوبصورت احساس ہوا تھا کہ وہ اب مشعل آفندی بن چکی ہے۔حیا کی لالی اس کے چہرے پر چھلکنے لگی ہے۔ وہ اپنے ماتھے کو چھوتی مسکرادی تھی۔باہر نکلتے وقت سہیر نے مشعل کے چہرے پر وہ لالی اور دلکش مسکراہٹ دیکھ لی تھی جو اسے اندر تک سرشار کر گئی تھی۔اور اس کے بعد کھانے کی میز پر سہیر کی نظریں مشعل کو کنفیوز

کرنے لگی تھیں۔پہلے جس رشتے کا احساس تک اسے ہوا نہیں تھا وہ سہیر کی ایک بے ساختہ حرکت کے بعد پورے جوش و خروش سے جاگا تھا اور اب مشعل کا دل سہیر کی نظروں سے ہی رفتار پکڑ گیا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ ناچاہتے ہوئے بھی ساحر کے حیال میں وہاں سے لوٹ آیا تھا۔آنے سے پہلے مشعل سے ملنے کا موقع نہیں ملا تھا جو کھانے کے بعد سے ہی اپنے کمرے میں ایمان کے ساتھ چھپی بیٹھی تھی۔

وہ خوشگوار موڈ کے ساتھ گھر کی جانب لوٹا تھا۔باہر آتے ہی رشید بابا کو نکاح کی خبر دی تھی جس پر وہ کافی حیران ہوئے تھے مگر سہیر کے لیے بے انتہا

خوش بھی تھے۔ساحر کا پوچھنے پر پتہ چلا کہ وہ ابھی اندر گیا ہے ڈنر کرنے کے لیے۔

بیٹا جی ایک بات اور ہے۔"رشید بابا نے سہیر کو روکتے کہا تھا۔"

ساحر ڈنر لگنے کے بعد ٹیبل پر بیٹھا تھا جب سامنے سہیر کی کرسی پر کوئی پھر چپ کے سے آکر بیٹھا تھا۔

اکیلے کھانا کیسے لگ رہا ہے؟"سوال پر ساحر نے نظریں آٹھا کر دیکھا تھا۔"

چچچ چچچ۔۔۔۔۔اب ہر روز ایسا ہوا کرے گا ساحر تمھاری اپنی بے وقوفی" کی وجہ سے۔۔۔تم اکیلے رہو گے۔۔۔۔۔نا بھائی نا باپ اور ماں تو تمھاری وجہ سے چھوڑ گئی تھی اور اب تمھاری ہی وجہ سے سہیر بھی چھوڑ جائے گا "تمھیں۔وہ اپنی زندگی انجوائے کرے گا یا تمھارا پاگل پن جھیلے گا۔

ساحر بے تاثر نظروں سے خالی پلیٹ کو دیکھتا جا رہا تھا۔اور کھانا سامنے پڑا پڑا ٹھنڈا ہو رہا تھا۔

کچھ کہو گے نہیں؟ کہہ بھی کیا سکتے ہو میری اور اپنی بربادی کے ذمہ دار" ہو تم۔" وہ ایک بار پھر اکساتی ہوئی ہنسی کے ساتھ کہہ رہا تھا جبکہ ساحر گہرے سانس لیتا جیسے خود کو کنٹرول کر رہا تھا۔

"تمھیں تو کسی دشمن کی ضرورت نہیں ہے ساحر اپنے دشمن تم خود ہو۔" چھین لو اسے سہیر سے۔۔۔ابھی بھی وقت ہے ساحر۔۔۔۔ چھین" لو۔۔۔۔ تمھاری خوشی کے لیے اس کا تمھارے پاس ہونا ضروری ہے۔۔۔۔ورنہ تم ساری زندگی اکیلے رہو گے۔۔۔۔۔ جس لڑکی کی وجہ سے تم نے انیتا کو خود سے دور کر دیا اس لڑکی کو تم نے خود اپنی مرضی سے اپنے بھائی کو سونپ دیا۔۔۔۔۔۔ چھین لو واپس۔۔۔۔ سہیر سمجھ جائے گا مگر میں نہیں سمجھ پاؤں گا۔۔۔۔میں مشعل کے بغیر نہیں رہ پاؤں گا۔۔۔۔۔"اس کے دماغ کی آواز بلند ہوتی جا رہی تھی۔

سٹ اپ جسٹ شٹ اپ!"ساحر نے ہاتھ میں پکڑا چمچ پلیٹ میں پٹختے" کھڑے ہوتے غصے سے کہا تھا۔جب کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے اپنی جانب موڑا تھا۔

ساحر!"سہیر پریشانی کے عالم میں ساحر کی حالت دیکھ رہا تھا۔"

کیا ہوا ہے ساحر؟"سہیر نے ساحر کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا جو شدت" ضبط سے لال انگارہ ہو رہی تھیں۔

کچھ نہیں تم آ گئے؟"ساحر نے مسکرانا چاہا مگر ناکام ہوا۔"

میں ڈنر کر رہا تھا تم آؤ میرے ساتھ بیٹھو۔۔۔کھانا تو کھا آئے ہو" گے۔"ساحر نے نظریں چراتے واپس اپنی جگہ پر بیٹھتے ایک اچٹتی نگاہ سے سامنے سہیر کی کرسی پر دیکھا جہاں کچھ دیر پہلے اسے اپنا ہی عکس نظر آیا تھا۔

ہاں کھانا تو میں کھا کر آیا ہوں پر میٹھا تیرے ساتھ کھاؤں گا۔آئی میسڈ یو" یار!تم جلدی چلے آئے۔میں کتنا اکیلا محسوس کر رہا تھا۔"سہیر نے اس کی پلیٹ میں چاول نکالتے کہا۔

سچ میں ؟"ساحر نے بظاہر سرسری انداز میں پوچھا تھا مگر اسے سہیر کی "
بات سے بے حد اطمینان ہوا تھا کہ اس کا بھائی ہر حال میں اس کی کمی
محسوس کرتا ہے۔وہ کبھی اسے تنہا نہیں چھوڑے گا۔اس نے جیسے اپنے
دماغ کو جتایا تھا۔

ہاں یار اور پھر میری خوشی کا سب سے زیادہ کریڈیٹ تجھے جاتا ہے سو میں "
کھانا کھاتے ہی نکل آیا۔"سہیر نے مسکرا کر کہا اور ساحر کے ساتھ ارد گرد
کی باتیں کرنے لگا جس سے ساحر کا موڈ بحال ہو گیا تھا۔

ساحر کافی رغبت سے کھا رہا تھا جب کہ سہیر اسے دیکھتا رشید بابا کی بات پر
غور کر رہا تھا جو انھوں نے اندر آنے سے پہلے کہی تھی۔

بیٹا مجھے لگتا ہے سہیر بیٹا اکیلے میں بات کر رہا تھا یوں جیسے کوئی اس کے "
سامنے موجود ہو۔مگر وہاں کوئی نا تھا۔وہ بہت غصے میں تھا۔کسی پر چلا رہا
تھا۔"رشید بابا کے الفاظ کا جو مطلب سہیر کو سمجھ آیا تھا وہ بہت پریشان کن

تھااور پھر اندر آتے ہی سہیر نے جو منظر دیکھا تھا رشید بابا کی بات پر کسی حد تک سچ کی مہر لگ گئی تھی۔

کھانے کی بعد ان دونوں نے ٹرائفل سے انصاف کیا تھااور اس کے بعد ساحر نے سہیر کو آرام کرنے کو کہا تھا جیسے سہیر نے ٹال کر ساحر کے ساتھ وقت بیتانے کو کہا تھااور ساحر کو بھلا کیا انکار ہو سکتا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ایمان مشعل کے ساتھ ہی رک گئی تھی رات بھر وہ دونوں کی آفندیز کی باتیں کرتی رہی تھی۔وہ دونوں ہی ساحر کو سمجھ نہیں پا رہی تھیں۔انھیں

وہ شخص بیک وقت ظالم اور مظلوم لگ رہا تھا۔ایمان نے آفس میں ہوئی ملاقات کا ذکر بھی کیا تھا جو کہ مشعل کے لیے حیران کن تھا۔

سہیر نے رات ساحر کے کمرے میں گزارنے کا فیصلہ کیا تھا۔ساحر کے کہنے پر اس نے بہانہ بنا دیا تھا کہ آج وہ خوشی کے مارے سو نہیں پائے گا مگر حقیقتاً آج جو اس نے سنا اور دیکھا تھا وہ ساحر کو رات بھر اکیلا چھوڑنے کا روادار نہیں تھا۔رات دو بجے تک وہ دونوں باتیں کرتے رہے تھے۔ساحر بھی کافی پر سکون لگا تھا۔مگر سونے کے لیے اس نے ٹرینکولائزرز کا سہارا لیا تھا مگر اپنی باقی ادویات اس نے نہیں لی تھی۔سہیر کو ساحر کی بگڑتی حالت کی وجہ سمجھ آ رہی تھی۔اس نے ڈاکٹر نبیل کو واپس بلانے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا۔

ابھی بھی ساحر اپنے جہازی سائز بیڈ پر آرام دے حالت میں سو رہا تھا اور سہیر پاس بیٹھا اس کے سر میں ہاتھ چلاتا اس کے خوبرو چہرے کو دیکھ رہا تھا۔جو اس جا عکس تھا ان دونوں بھائیوں میں انیس بیس کا فرق بھی نہیں تھا

اگر فرق تھا تو وہ چہروں پر چھلکنے والے تاثر کا تھا۔ یا پھر سہیر کے کان کے پیچھے موجود برتھ مارک۔

ساحر کیوں بے دھیانی کرتے ہو جانتے بھی ہو میں جی نہیں سکتا تمھارے" بغیر تمھاری یہ بگڑتی حالت مجھے تکلیف دیتی ہے۔ پلیز اپنی مشکلات پریشانیاں مجھے بتادو۔ میں وعدہ کرتا ہوں میں انھیں تمھاری زندگی سے نکال باہر کروں گا پھر چاہے مجھے اپنی جان دینی پڑے۔" سہیر ساحر کو دیکھتا دل میں اس سے مخاطب تھا۔

بابا کے بعد صرف تم میرا سہارا ہو میں تمھیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا" ساحر۔۔۔۔۔ جیسے تم آج تک مجھے ہر مشکل سے بچاتے آئے ہو ہر دشمن کی نیت کو پرکھ لیتے ہو میرے دل کی ہر بات جان جاتے ہو میں کیوں نہیں جان پاتا تمھارے دل کی بات جو تم مجھ تک پہنچنے نہیں دیتے۔

مگر اب اور نہیں اب میں ہر مشکل کو سلجھادوں گا۔۔۔ تمھاری پریشانی تک پہنچ کر اسے تم سے دور کردوں گا۔۔۔۔" سہیر نے دل میں خود سے وعدہ

کیا تھا۔اور آنکھیں موند کر سر وہیں بیڈ کراؤن سے ٹیک دیا تھا ساحر سے دھیان ہٹا تھا تو پھر سے ایک خوبصورت چہرہ اس کی سوچ کے پردے پر لہرانے لگا۔ جیسے سوچتے سوچتے وہ خود نیند کی آغوش میں جا پہنچا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

اگلی صبح ساحر کی آنکھ کھلی تھی تو سہیر کو اپنے ہی بیڈ پر غیر آرام دے حالت میں دیکھ کر اسے خیرت ہوئی تھی۔اس کا حیال تھا کہ اس کے سو جانے کے بعد وہ اپنے کمرے میں چلا جائے گا مگر ایسا نہیں ہوا تھا۔

ساحر نے آرام سے اٹھا تھا اور بنا چاپ پیدا کئے فریش ہو کر کمرے میں واپس آیا۔اے سی نے کمرے کا ماحول یخ بستہ کر دیا تھا۔وہ اے سی سلو

کرنے کے بعد سہیر کا فون سائلینٹ پر کرتا کمرے سے باہر نکل آیا تھا جہاں نیچے سمیع اخبار پکڑے بیٹھا تھا۔

گوڈ مارننگ سر۔"ساحر کو آتا دیکھ کر سمیع نے اخبار بند کرتے کہا۔"

گوڈ مارننگ ٹو یو ٹو سمیع۔"ساحر نے خوشگوار موڈ میں کہا تھا۔ سمیع کو ساحر" کو اچھے موڈ میں دیکھ کر کافی اچھا لگا تھا۔

تم کیوں منہ بنا کر بیٹھے ہو؟"ساحر نے وہیں صوفے پر بیٹھتے کہا تھا۔"

وہ آپ کا بھائی مجھے جلدی بلا لیا تھا کہ ایمپارٹینٹ میٹینگ ہے اور خود لگتا" ہے سسرال سدھار گئے ہیں۔"سمیع کی بات پر ساحر مسکرا دیا۔

یہ کس نے کہہ دیا کہ وہ ابھی تک وہیں ہے۔"ساحر نے آبرو اچکاتے" سوال کیا۔

میں گیا تھا ان کے کمرے میں دیکھ کہ اندازہ ہو رہا تھا کہ رات کسی نے اس" کمرے کو اپنی موجودگی کا شرف نہیں بخشا۔"سمیع نے اپنا تجزیہ پیش کیا۔

رات وہ میرے کمرے میں تھا۔"ساحر نے نیوز پیر اٹھاتے خبر پڑھتے" والے انداز میں کہا تھا اور اگلے ہی لمحے سمیع کی شکل دیکھ کر ہنس دیا۔جو منہ کھولے اسے دیکھ رہا تھا۔

کیا ہے ایسے دیکھ رہے ہو جیسے سہیر میرے کمرے کے بجائے کسی لڑکی" کے کمرے میں پایا گیا ہو۔"ساحر کی بے ساختہ بات پر سمیع خاصا شرمندہ ہوا تھا۔

سر انھیں اٹھا دیں ویڈیو میٹینگ ہے بہت خاص۔"سمیع نے اپنی سبکی" مٹانے کے لیے بات کا رخ بدلا۔

نہیں اسے پریشان نہیں کرنا وہ رات بھر ڈسٹرب رہا ہے۔میٹینگ میں" اٹینڈ کر لوں گا۔"ساحر نے خوش دلی سے کہا تو سمیع کو حیرت ہوئی تھی۔ وہ ناشتہ کرتا فور اَمیٹینگ کے لیے تیار ہوا تھا اور ساحر کے لیے نوٹ چھوڑتا آفس چلا گیا تھا۔جس میں اس نے سہیر کو آج ریسٹ کرنے کو بولا تھا۔

آفس میں کافی دن بعد انیتا سے اس کی ملاقات ہوئی تھی۔جو خود کہیں الجھی ہوئی لگ رہی تھی۔

کیسی ہو انیتا؟"ساحر نے انیتا کے کیبن کا ڈور نوک کرتے پوچھا۔"

آئی ایم گوڈ!"انیتا نے مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔"

ہمارے درمیان اتنی فارمیلیٹیز پہلے نہیں تھیں۔غلطی میری ہی"

ہے۔۔۔شاید میں نے سب خراب کر دیا۔"ایک پل کو رات کی باتیں اس کے ذہن میں گھوم گئی تھی وہ سر جھٹک کر اس احساس کو زائل کر گیا۔

نہیں ساحر غلط شاید تم نہیں وقت یا قسمت ہے۔یہ سب قسمت کے فیصلے "
ہیں بس ہم انسان اس پر دیر سے یقین کرتے ہیں۔"انیتا نے جواد کے
پروپوزل کو سوچتے کہا۔

"Looks like you've moved on."

ساحر نے مسکرا کر کہا تھا۔

"May be !"

"تم بتاؤ تمھاری وہ میسٹری وومن کون ہے جسے تم چاہتے ہو اور اتنا چاہتے ہو
"کہ سب سے چھپا کر رکھنا چاہتے ہو۔
انیتا کے لہجے میں ایک آنچ تھی۔

"میں خود بہت الجھا ہوا ہوں انیتا جیسے تمھیں اپنے آپ میں الجھانا نہیں
چاہتا تھا بس ایسے ہی اس لڑکی کو سامنے لا کر ہر چیز کو الجھا نہیں سکتا۔"ساحر
نے انیتا کے سامنے سرسری سا اعتراف کیا کہ اس لڑکی کے سامنے آنے پر
سب الجھ جائے گا۔انیتا نے دکھ بھرے انداز میں ساحر کو دیکھا۔

ساری زندگی اس کے بغیر جی سکو گے ؟"انیتا نے کھوجتے لہجے میں کہا۔"

ناجی سکا تو مر جاؤں گا۔ سمپل ایز ڈیٹ !"ساحر نے بات ہوا میں اڑائی۔"

جسٹ شٹ اپ ساحر !"وہ آج بھی ساحر کو ایک کھروج پہنچتی دیکھ نہیں" سکتی تھی کجا کہ اس کی موت کی بات۔

ہاہاہاہا اب لگتا ہے کہ میری انیتا لوٹ آئی ہے۔"ساحر نے نیچلا لب" دانتوں تلے دباتے ٹیبل پر درے انیتا کے ہاتھ کو تھامتے کہا تھا۔

مجھے لگتا ہے تم اس سے محبت نہیں کرتے ساحر کرتے ہوتے تو اسے" اپناتے سب سے انٹروڈیوز کرواتے۔"انیتا نے اس کو بولنے پر مجبور کرنا چاہا۔

میں پھر بھی تمھیں اس کا نام نہیں بتاؤں گا !"ساحر نے مسکراہٹ" دباتے کہا تھا۔ساحر کو مسکراتا دیکھ انیتا بھی مسکرادی تھی۔ مگر اس لڑکی کو جاننے کا تجسس بڑھ گیا تھا۔

" I will be waiting for you at home to-morrow. I hope my friend will not dis-appoint me."

ساحر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

کل کیوں؟ میں بزی ہوں۔" انیتا نے اپنا فون دیکھتے کہا۔"

سہیر کے نکاح کی پارٹی ہے کیونکہ وہ نکاح پر تمھیں بلا نہیں سکا۔" ساحر" نے سرسری انداز میں کہا جیسے کوئی انتہائی معمولی بات ہو۔

نکاح کی پارٹی؟ کب ہوا نکاح؟ واٹ اگزیکٹلی یو وانٹ ٹو سے؟" انیتا نے" بے یقینی سے اٹھ کر ساحر کی جانب آتے سوال کیا۔

کل رات! جلدی میں ہوا اس لیے کسی کو انوائیٹ نہیں کیا۔ باقی ڈیٹیلز" بعد میں۔۔۔۔ سی یو بائے۔" وہ کہتا فوراً وہاں سے نکل گیا اور انیتا بے یقینی سے بند گلاس ڈور کو دیکھتی رہی جہاں سے ساحر گزر کر گیا تھا۔

وہ فوراً فون اٹھاتی سہیر کا نمبر ڈائل کرنے لگی۔جو اٹھایا نہیں گیا تھا۔انیتا نے اگلا نمبر سمیع کا ڈائل کیا اور سمیع سے ساری کہانی سننے کے بعد اسے ساحر اور سہیر پر بے انتہا غصہ آیا اور اپنا یہ غصہ اتارنے وہ آج شام آفندی ہاؤس جانے والی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سہیر کافی دیر سے جاگا تھا۔ہوا اس بحال ہوئے تو اس نے پاس پڑا فون اٹھا کر دیکھا تھا جس پر انیتا کی متعدد مسڈ کالز اور موحد کے نمبر سے چند تصویریں تھی جو کل نکاح کے وقت موحد نے اپنے فون سے بنائی تھی۔سہیر کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔اس نے مشعل کا نام "لائف لائن" کے

نام سے رات کو ہی سیو کیا تھا۔ وہ ساحر کو لائف لائن کہتا تھا اور اب مشعل کو بھی اس نے یہی نام دیا تھا۔ نکاح کی تصویر کے ساتھ ایک رومینٹک سا گوڈ مارننگ میسج سینڈ کرنے کے بعد وہ بیڈ سے اٹھا تھا جہاں سائڈ ٹیبل پر ساحر کا نوٹ پڑا ہوا تھا جس میں اس نے اسے میٹینگ پر جانے کے بارے میں آگاہ کیا تھا۔ سہیر کے لیے یہ ایک خوشگوار بات تھی۔ ورنہ رات وہ ساحر کو لے کر بہت پریشان ہو گیا تھا۔

وہ ناشتے کا ارادہ ملتوی کرتا جوس کا گلاس لئے لاونج میں بیٹا تھا جب اس نے انیتا کو کال کی تھی اور انیتا کی باتیں اور شکوے اس بات کا ثبوت تھے کہ اس تک سہیر کے نکاح کی خبر پہنچ چکی ہے۔ سہیر نے اسے ساری کہانی سنادی تھی مگر انیتا کا غصہ کسی طور پر کم نہیں ہوا۔ اس کے بعد ایسا ہی رد عمل فواد کی جانب سے بھی آیا تھا جس نے یہ رشتہ کروانے میں سہیر کی مدد کی تھی مگر سہیر نے چپ چاپ چھپ کر نکاح کر لیا مگر فواد کو بتانا ضروری نہیں سمجھا۔ کل وہ نکاح ہو جانے کے بعد خوش تھا اور اب نکاح پر ہونے والے

ردعمل سے پریشان! اسے اپنے سبھی دوستوں کو منانا تھا جو اس سے خفا تھے۔

فواد سے ملنے کا ارادہ کرتا وہ گھر سے چلا گیا تھا اور ساحر کو اس نے فواد سے ملاقات کا بتا دیا تھا جس کی وجہ سے ساحر بھی گھر دیر سے لوٹا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر کافی لیٹ لوٹا تھا اس کا خیال تھا کہ اب تک سہیر بھی آ چکا ہو گا مگر آتے ہی اسے مایوسی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ رشید بابا سے اسے پتہ چلا تھا کہ سہیر ابھی تک نہیں لوٹا۔ ساحر نے سہیر کو کال کی تھی۔

ہیلو!" دوسری بیل پر سہیر نے کال اٹھائی تھی۔"

"Why haven't you returned home yet?"

ساحر نے سوال کیا۔

"Sorry I don't remember telling you that I came to Mashal's house with Fawad."

سہیر نے معزرت خواہانہ انداز میں بتایا تھا۔

اوکے !"اس سے پہلے سہیر مزید کچھ کہتا ساحر نے کال بند کر دی۔اسے" پوری بات میں ایک بات بری لگی تھی کہ سہیر اسے بتانا بھول گیا یہ کوئی اتنی بڑی بات نا تھی مگر ان دنوں وہ جس ذہنی کیفیت کا شکار تھا ایسے میں اسے رائی بھی پہاڑ لگ رہی تھی۔

مجھے کتنا جھٹلاؤ گے ساحر۔میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔ساحر اس کی" اپنی زندگی ہے آج نہیں تو کل وہ اپنی لائف اپنی نئے فیملی کے ساتھ مصروف ہو جائے گا۔۔۔تم نے بہت بڑی غلطی کر دی ہے اور اس لڑکی کو پانے کا ہر راستہ تم نے خود بند کیا ہے۔"دماغ میں پھر سے خیالات جنم لینے لگے تھے۔

ساحر نے غصے سے ہاتھ میں پکڑا فون دیوار پر دے مارا تھا۔ بنا کچھ بولے بنا چیخے چلائے ہی وہ اپنا کرب ارد گرد کی چیزوں پر نکالنے لگا۔ لاونج میں پڑے متعدد ڈیکوریشن پیس اس وقت ٹکرے ٹکرے ہوئے اپنی قسمت کو قوس رہے تھے۔

سر ان چیزوں پر غصہ نکالنے کا کیا فایدہ۔" شان جو ابھی اندر آیا تھا ساحر کو" دیکھتے ہی اس کے اشتعال کی وجہ سمجھ گیا۔

میں نے پہلے بھی کہا تھا سر یہ مت کریں آپ کو بہت تکلیف ہو"
گی۔" شان اس کے سامنے آتا کہنے لگا وہ شان سے نظریں نہیں ملا رہا تھا۔

میں ٹھیک ہوں شان!" ساحر خود کو کمپوز کرتے وہیں صوفے کے ساتھ" فرش پر بیٹھ گیا۔

کب تک سچ سے بھاگیں گے سر!" شان نے تاسف سے ساحر کو دیکھتے" کہا۔

تو کیا کروں شان؟ میں کچھ سمجھ نہیں پا رہا۔ میرا دل میرا دماغ میرا ساتھ " نہیں دے رہے۔ مجھے لگتا ہے میں پاگل ہو رہا ہوں۔ ایسا کبھی نہیں ہوا شان کہ میں سہیر کی خوشی سے جل جاؤں یا اسے خوش دیکھ کر میں دکھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر میرا دل، دماغ، میرے خیالات کچھ میرے کنٹرول میں نہیں ہے۔ کاش میں کبھی مشعل سے ملا ہی نا ہوتا، کاش میں پاکستان آیا ہی نا ہوتا۔۔۔۔۔ تم جانتے ہو شان وہ ایک لڑکی وہ ایک معمولی سی لڑکی میرے دل و دماغ کے بنائے سارے اصول اپنے پیروں تلے روندھ کر آگے بڑھ گئی۔ مجھے تو اس سے نفرت ہونی چاہیے جس کی وجہ سے میں اپنے بھائی کی خوشی میں خوش نہیں ہو پا رہا۔ مگر یہاں بھی میں مجبور ہوں۔۔۔۔۔۔ بلکل بے بس۔۔۔۔۔۔ میں اس سے نفرت نہیں کر پا رہا شان بلکہ میرے دل میں اس کے لیے موجود یہ جنون ہر پل بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ ساحر نے بے بسی کی انتہا پہنچ کر شکستہ لہجے میں کہا تو شان بھی اس ے ساتھ وہیں فرش پر بیٹھ گیا۔

مجھے بتائیں میں کیا کر سکتا ہوں آپ کے لیے سر!" شان کو ساحر سے دلی ہمدردی تھی وہ ساحر کی تکلیف کو محسوس کر سکتا تھا۔

بس دعا کرو شان کہ مجھے سکون آجائے ورنہ میں ہی سب بگاڑ دوں گا۔""

اپنے ہاتھوں سے سب تحس نحس کر دوں گا۔

ساحر نے آنکھیں موندے سر پیچھے ٹیک دیا تھا اور شان کی بلا ارادہ نظر دروازے کی جانب اٹھی تھی اور وہاں موجود ہستی کو دیکھ کر شان گڑ بڑا گیا تھا۔ اس نے ساحر کا راز کبھی نا کھولنے کا وعدہ کیا تھا جو آج آشکار ہو ہی گیا تھا۔

آپ؟" شان کی آواز پر ساحر نے آنکھیں کھول کر دروازے کی جانب" دیکھا تو بلا ساختہ نظریں چرا گیا۔ مقابل کے تاثرات ساری بات سے آگاہی کا منہ بولتا ثبوت تھے۔

ساحر کو خود پر بے ساختہ غصہ اور اپنا آپ ایک مجرم لگا تھا۔وہ جو لوگوں کی نظروں میں نظریں ڈال کر بات کرنے کا عادی تھا آج نظریں چرا رہا تھا۔۔۔۔وہ فوراً وہاں سے اٹھ کر انیکسی کی جانب چلا گیا۔

وہ انیکسی میں آگیا تھا اور اپنے پیچھے قدموں کی چاپ سنائی دی تھی۔اس کے بعد کوئی دروازہ کھولتا آہستہ سے انیکسی میں داخل ہوا تھا۔ساحر کا بس نہیں چل رہا تھا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں گر جائے۔اس کی شرمندگی کو مقابل کے الفاظ نے مزید بڑھایا تھا۔

"آئی کانٹ بلیو جس لڑکی کے لیے تم اب تک تڑپتے رہے اپنے جنون کا اظہار کر رہے تھے وہ مشعل ہے؟ تمھاری بھابھی، تمھارے بھائی کی بیوی۔۔۔ہاو کین یو تھنک سم تھنگ لائق دس ساحر؟ڈیٹ از ڈسکسٹینگ !"

انیتا سہیر پر اپنا غصہ نکالنے آفندی ہاؤس آئی تھی مگر آتے ہی ساحر کے جو الفاظ اس کی سماعتوں سے ٹکرائے تھے اس نے انیتا کو پل میں ریت کی طرح زیرہ ریزہ کر دیا تھا۔وہ سوچ نہیں سکتی تھی ایسا کچھ۔ مگر خود ساحر کے منہ سے نکلتے الفاظ اسے ہر بات کی صداقت کا ثبوت دے رہے تھے۔

ساحر سے اس کی نظر ملی تو وہ نظریں چراتا وہاں سے چلا گیا تھا۔وہ اسی لیے یہ سچ کسی کے سامنے لانے کا روادار نہیں تھا۔وہ ساحر کے پیچھے انیکسی گئی تھی۔

"آئی کانٹ بلئیو جس لڑکی کے لیے تم اب تک تڑپتے رہے اپنے جنون کا اظہار کر رہے تھے وہ مشعل ہے؟ تمھاری بھابھی، تمھارے بھائی کی بیوی۔۔۔ہاو کین یو تھنک سم تھنگ لائق دس ساحر؟ڈیٹ از ڈسکسٹینگ !"انیتا نے بے یقینی سے ساحر کو دیکھا تھا۔وہ ساحر سے کچھ بھی امید کر سکتی

تھی مگر اپنے ہی بھائی کی محبت پر بری نظر! لیکن ساحر نے خود ہی تو سہیر کا نکاح بھی کروایا تھا۔ یہ خیال انیتا کو مذید کنفیوز کر رہا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

چوہدری افتخار اور عاقل آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ سہیر ڈھونڈنے کے بعد بھی انھیں کوئی ایسا راستہ نہیں مل پایا تھا جس پر چل کر وہ سہیر آفندی کو نیچا دیکھا سکیں۔ ساحر کے ہاتھوں پٹنے کے بعد سے عاقل نے کوئی رد عمل نہیں دیا تھا مگر چوہدری افتخار ہر گزرتے پل کے ساتھ آفندیز کی نفرت میں ایک قدم آگے ہی بڑھتا جا رہا تھا۔ امبر نامی ایک لڑکی کو منہ مانگی قیمت دے کر سہیر آفندی کی ساکھ برباد کرنے اس کے آفس میں جاب کے لیے بھیجا

تھا۔ جہاں اس نے سہیر آفندی کے نرم دل کا فایدہ اٹھاتے اپنی مظلومیت کا ناٹک کر کے سہیر کے آفس میں جاب لے لی تھی۔اس نے بہت خوشی سے چوہدری کو اپنی کامیابی کی اطلاع دی تھی مگر اگلے ہی روز اسے نوکری سے نکالے جانے کی خبر مل گئی تھی۔ وہ واپس اندر جانا چاہتی تھی مگر اسے آفس کے اندر تک نہیں جانے دیا گیا تھا۔ چوہدری سمجھ گیا تھا کہ وہ لوگ امبر کا ارادہ جان چکے تھے۔

چوہدری افتخار کی ابھی ساحر آفندی سے باضابطہ ملاقات نہیں ہوئی تھی ہوئی ہوتی تو شاید وہ ایسے اوچھے ہتھکنڈوں سے باز آجاتا۔ اور ابھی ان دونوں باپ بیٹے کی پریشانی کی وجہ ساحر آفندی کی جانب سے آنے والی کال تھی جو آج دن میں اس نے کی تھی جس میں چوہدری افتخار کو آخری وارنگ دی تھی کہ وہ اس کی ہر حرکت پر نظر رکھے ہوئے ہے اور اگر اس نے کچھ گڑبڑ کرنے کی کوشش کی تو نتائج کا ذمہ دار وہ خود ہو گا۔

کیا سوچا ہے پھر آپ نے ؟" عاقل نے باپ کو غصے سے سامنے پڑے اخبار کو مڑورتے دیکھا تو کہنے لگا۔

یہ ساحر آفندی بہت شاطر ہے ہمارے کچھ کرنے سے پہلے ہی وہ ہمارا کھیل پلٹ دیتا ہے۔" چوہدری افتخار نے نیوز پیپر سامنے ٹیبل پر پٹختے کہا تھا۔

میں تو پہلے ہی بتایا تھا ڈیڈ بہت الٹی کھوپڑی ہے وہ شخص آپ ہی نہیں سنتے تھے میری۔" عاقل کے کہنے پر چوہدری افتخار نے ایک کھولتی ہوئی نگاہ اس پر ڈالی تھی۔

دل تو چاہتا ہے تمھیں اور اس ساحر آفندی دونوں کو ٹھوک دوں۔ تم کچھ کر نہیں سکتے اور وہ مجھے کچھ کرنے نہیں دیتا۔" چوہدری نے نخوت سے کہا تھا۔

مجھے چھوڑیں اور ان آفندیز کو دیکھیں۔ ایڈرین جان تو گیا آپ کے ہاتھ سے وہ جوان کو نیچا دیکھانے کے لیے آپ نے ایڈرین جان کا آفندیر کو ملا ہوا

کانٹریکٹ ان سے چھین لینے کا فیصلہ کیا تھا وہ مجھے ہوتا دیکھائی نہیں دے رہا ۔۔۔۔اور جب سے اس لغاری کو ساتھ ملایا ہے آپ کی ریپیوٹیشن مذید خطرہ میں پڑھ گئی ہے۔ایک ہارا ہوا بزنس مین آپ کو کچھ فایدہ نہیں دے سکتا۔۔۔۔۔۔جن کو چوٹ پہنچانے کے لیے آپ نے اس لغاری نامی ڈھول کو اپنے گلے میں لٹکایا تھا انھیں کچھ فرق پڑتا نظر نہیں آیا۔"عاقل نے بھی غصے سے کہتے اگلے پچھلے حساب برابر کئے تھے۔

لغاری کو تو میں نے مریم کے لیے اپنے گلے میں لٹکایا ہے۔میرا ارادہ" مریم کو حاصل کر کے آفندیز کو نیچا دیکھانے کا ہے."چوہدری نے کمینی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تو عاقل کا دل بھی باپ کی سوچ کو اکیس توپوں کی "سلامی کرنے کو چاہا۔

آپ کی عمر نہیں ہے اس سب کی ویسے۔"عاقل نے چڑ کر کہا تھا۔" میری عمر نہیں اور تیری ہمت نہیں۔"چوہدری نے بیٹے کو اکساتے" ہوئے کہا اور اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب چلا گیا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہو؟ مجھے تو یہ سمجھ نہیں آ رہی ساحر؟" انیتا نے" بے یقینی سے سوال دہرایا تھا۔

تو اور کیا وجہ تھی اسے آج تک سب سے چھپائے رکھنے کی۔ جو بھی ہوا وہ" میری مرضی نہیں تھی میں کچھ نہیں سمجھ پایا اس پر پڑنے والی ایک اتفاقیہ نظر اتنی جان لیوا ثابت ہو گی میں نہیں جانتا تھا۔۔۔۔ میں بے بس تھا۔" ساحر نے اعتراف کیا۔

مگر تم جانتے تھے وہ تمھارے بھائی کی امانت ہے اس کا پیار!" انیتا نے" اسے اس کی غلطی کا احساس کروانا چاہا۔

سہیر کا پیار بننے سے پہلے ہی وہ میرا جنون بن گئی تھی۔ جس دن میں "
ریحان کے ریسٹورینٹ کی اوپننگ کے لیے گیا تھا۔۔۔۔۔اسے دیکھ کر
پہلی بار میرا دل دھڑکا تھا انیتا تم جانتی ہو یہ کیسا احساس تھا۔۔۔۔اٹ واز
یونیک ! جب اسے پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔۔ائی کانٹ ایکسپلین ڈیٹ
فیلینگ۔۔۔ مگر تب میں یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ سہیر کی مشعل
ہے۔۔۔۔۔" ساحر نے ایک تلخ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔اس نے انیتا کو
سب بتانے کا فیصلہ کیا تھا۔انیتا کی آنکھوں میں اپنے لیے ایسے تاثرات اسے
برداشت نہیں ہو رہے تھے وہ کوئی نظر باز نہیں تھا جو اپنے بھائی کی خوشی
محبت اور عزت پر نظر رکھتا۔اور انیتا بس بے یقینی سے ساحر کی باتیں سن
رہی تھی۔

ساحر کے منہ سے کسی اور لڑکی کا ذکر اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا یہ جانتے
ہوئے بھی کہ اس میں اس لڑکی کا کوئی قصور نہیں انیتا کو مشعل سے جلن
ہونے لگی تھی۔

میں سوچ نہیں سکتا تھا انیتا کہ میرے دل پر دستک دینے والی وہ پہلی لڑکی" ہی میرے بھائی کے دل میں اتر جائے گی۔اسے سہیر کے حوالے سے جب اپنے گھر میں دیکھا تھا نا تو مجھے لگا کہ کسی نے مجھے دہکتے ہوئے انگاروں میں پھینک دیا ہو۔۔۔۔خود سے نفرت، غصہ، بے بسی اور اذیت سب ایک ساتھ حملہ آوور ہوئے تھے مجھ پر میں نے خود کو بہت سمجھایا ہے انیتا مگر میں نہیں کر پا رہا۔۔۔۔میں نے سہیر کی منگنی کروائی اس کا نکاح صرف اس وجہ سے جلد از جلد کروادیا کہ شاید میرا دل سمجھ جائے مگر میرا دماغ میرے خلاف محاذ کھولے بیٹھا ہے۔۔۔تم جانتی ہو انیتا میرے لیے ایک سے بڑھ کر ایک لڑکی اویلیبل تھی مگر مجھے کسی نے آج تک اس طرح سے اٹریکٹ نہیں کیا جیسے مشعل سلیمان نے کیا۔"

مشعل آفندی!"انیتا نے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ کوریکشن کی۔"

تمھیں خوشی ہو رہی ہو گی انیتا کہ میں نے تمھارا دل توڑا تھا اور میں خود" ایک الگ ہی آگ میں سلگ رہا ہوں۔۔۔۔

وہ واقع میں مشعل ہے جس کی روشنی میں میری آنکھیں چندھیا گئی ہیں۔۔۔۔۔۔میرے ہواس کام کرنا چھوڑ گئے ہیں۔میں کچھ بھی دیکھنے سوچنے اور سمجھنے کے لائق ہی نہیں رہا۔۔۔وہ مشعل مجھے اندر سے جلا رہی ہے انیتا۔"ساحر نے بے بسی کہا تو انیتا کو پہلی بار ساحر کے لیے برا لگا۔

میں اسے سہیر سے نہیں چھیننا چاہتا۔۔۔۔میں اسے اپنا نہیں بنانا چاہتا" میں سچ میں ایسا کچھ نہیں چاہتا۔میں بس اسے بھول جانا چاہتا ہوں جس میں میں بری طرح ناکام ہو رہا ہوں۔"ساحر نے جسٹیفیکیشن دی۔

مجھے سمجھ نہیں آ رہی ساحر میں تم سے کیا کہوں۔ناہی تمھیں اسے اپنانے" کا کہہ سکتی ہو اور ناہی تم اسے بھولنے کو تیار ہو۔آج تک میں تم سے خفا تھی ساحر کے تم نے میرے اتنے قریب ہو کر میرے دل کو نہیں سمجھا میری پسند کو نہیں جانا مگر آج مجھے تم سے ہمدردی ہو رہی ہے ساحر۔۔۔وہ ساحر جس پر لندن کی ساری لڑکیاں اپنا آپ لٹانے کو تیار تھیں وہ اپنا دل لٹا کر بھی حالی ہاتھ ہے۔۔۔۔۔۔

مجھے بتاؤ ساحر کیا میں تمھاری مدد کر سکتی ہوں۔"انیتا نے تسلی آمیز انداز میں کہا تو ساحر کچھ دیر پر سوچ انداز میں انیتا کو دیکھتا رہا اور پھر ساحر نے اس کا ہاتھ کھینچ کر اسے اپنے مقابل بیٹھا دیا۔

ویل یو میری می انیتا!"انیتا ہونقوں کی طرح اس کے رد عمل پر حیران تھی۔

"بولو انیتا شادی کرو گی مجھ سے۔۔۔۔۔۔۔"

"Can you make me feel the way I feel when I set my eyes on her? ..... It's in-toxicating. I felt alive just by glancing at her."

انیتا کو کندھے سے تھامتے اپنے روبرو کرتے ساحر نیم دیوانہ لگ رہا تھا۔انیتا کے کندھوں پر اس کی گرفت بہت سخت تھی۔

ساحر! انیتا کے الفاظ کہیں کھو گئے تھے۔انیتا کے حلق میں آنسوؤں کا گولا" بندھ گیا تھا۔ساحر نے آج جو بات کہی تھی اس بات کو سننے کے لیے انیتا کب سے بے چین تھی مگر آج ساحر نے کہا بھی تو کیسے حالات میں اور کن وجوہات کی بناپر۔۔۔۔۔کیا وہ اسے ایک آپشن کے جیسے استعمال کرنا چاہتا تھا۔مشعل نہیں تو انیتا ہی سہی۔انیتا نے تلخی سے سوچا۔

"You can't! No one can !"

"کوئی میری مدد نہیں کر سکتا۔"

ساحر نے نفی میں سر ہلاتے اپنے ہی سوال کا جواب دیا تھا۔

"تم جواد سے شادی کر لو انیتا! ہی از دا رائیٹ گائے۔وہ میری طرح تمھیں تکلیف نہیں پہنچائے گا۔میرے جیسا انسان بس سب کو تکلیف دے سکتا ہے میری ماں ٹھیک کہتی تھی میں کبھی نارمل زندگی نہیں جی سکتا ۔۔۔۔۔میں خود سے جڑے لوگوں کے لیے بس اذیت کا باعث

ہوں۔۔۔۔۔اینڈ آئی ایم سوری تمھاری ہر تکلیف ہر آنسو کے لیے۔"

انیتا کی آنکھ سے بہنے والے آنسو کو پونچھتے ہوئے ساحر نے کہا تھا۔

اور تم ساحر؟"انیتا نے ساحر کا ہاتھ تھامتے کہا تھا۔"

"یو نو میں تمھیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی۔"

میں سمبھالوں گا خود کو۔۔۔۔۔شاید کچھ وقت بعد سمجھ جاؤں جیسے ماں"

کے جانے کے بعد سمجھ گیا تھا۔۔۔۔۔"ساحر نے کندھے اچکاتے کہا تھا۔

آئی تھنک سہیر سے بات کر کے کچھ دن کے لیے لندن چلا جاؤں گا آئی"

ویل بی فائن دیئر! بٹ پلیز تم سہیر سے کوئی بات مت کرنا اسے پریشان

نہیں کرنا چاہتا۔"ساحر نے لال آنکھیں انیتا کی آنکھوں میں ڈالتے کہا تھا۔

اوکے!"انیتا نے ساحر کے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیتے اسے یقین دلایا"

تھا۔

وہ وہاں سے اٹھ کر آ گئی تھی۔شان کو ساحر کا خیال رکھنے کا کہہ کر وہ گھر آ گئی

تھی کیونکہ ساحر کے سامنے وہ ضبط کھونا نہیں چاہتی تھی اور گھر آتے ہی

پھوٹ پھوٹ کر روئی اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ کس بات کے لیے دکھی ہے ساحر کی تکلیف کا دکھ ہے یا ہہ جان لینے کا دکھ کہ جس لڑکی کے لیے ساحر نے اس کا پرپوزل ریجیکٹ کیا وہ مشعل ہے۔ مگر وہ پھر سے چند ہفتے قبل پھر سے اسی حالت میں پہنچ آئی تھی جہاں وہ ساحر کے انکار کے بعد تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سہیر آفندی کے نکاح کی خبر باہر نکل آئی تھی اور اب آہستہ آہستہ ہر طرف پھیل رہی تھی۔ ابھی صرف چند لوگوں تک ہی پہنچی تھی جن میں ایک مصطفٰی لغاری تھا۔ خبر سنتے ہی اسے حیرت ہوئی تھی اس کا خیال تھا کہ مریم اس بات سے آگاہ ہو گی۔

مبارک ہو۔" وہ کمرے میں آتا مریم سے کہنے لگا۔"

کس بات کی تم نے کوئی بہت بڑا کنٹریکٹ حاصل کر لیا ہے کیا؟"مریم"
نے لاپرواہی سے اپنے نیل فائل کرتے کہا۔
وہ بھی کر لیں گے ابھی تو تمھاری پروموشن کی مبارک دے رہا ہوں۔""
مصطفٰی نے سنسنی پھیلاتے کہا تھا۔

مطلب؟"مریم نے اپنا مشغلہ چھوڑتے آبرو اچکاتے پوچھا تھا۔"
مطلب سہیر آفندی کے نکاح کی مبارکباد! تم ساس بن گئی ہو اور میں"
سوتیلا سسر۔"اپنی بات پر اس نے خود ہی قہقہ لگایا تھا جب کہ مریم بت بنی
اسے دیکھتی رہی۔
کیا ہوا ہے؟بت کیوں بن گئی ہے؟"اس نے مریم کے سامنے چٹکی"
بجائی۔

تم مزاق کر رہے ہو؟"مریم کو یقین نہیں آیا۔"
بلکل سچ کہہ رہا ہوں۔"میں مصطفٰی نے اس بار سنجیدگی سے کہا۔اسے"
مریم کے تاثرات سے اس کی بے خبری کا اندازہ ہو گیا تھا۔

ابھی ابھی خبر پتہ چلی ہے کہ دو دن پہلے کافی خاموشی سے سہیر آفندی کا" نکاح ہوا ہے۔" مصطفٰی نے بتایا تو مریم کو بے ساختہ ساحر کا خیال آیا تھا۔ او گاڈ ساحر کا کیا بنے گا؟ ہونا ہو یہ اسی پاگل لڑکے کے کام ہیں۔" مریم" نے سوچا تھا۔

مجھے جلد ساحر سے ملنا ہو گا۔۔۔۔ یا میں سہیر کو سچ بتا دوں اور وہ ساحر کے" لیے مشعل کو چھوڑ دے۔ مجھے کچھ کرنا ہو گا۔ کہیں ان دونوں میں کوئی مسلہ نا بن جائے۔۔۔۔ ساحر کہیں سہیر کو ہی نقصان نا پہنچا دے۔" مریم خود سے ہی مفروضے بنا رہی تھی یہ سوچے بنا کہ مشعل سلیمان کوئی کھلونا نہیں ہے جیسے ایک بھائی دوسرے کی خوشی کے لیے اسے سونپ دے۔

سہیر گھر آیا تھا اور آتے ہی ساحر کی تلاش میں اوپر آیا جب شان کو ساحر کے کمرے سے باہر آتا دیکھا۔

کیا ہوا تم اور ڈینجر زون میں ؟" شان ساحر کے کمرے کو ڈینجر زون کہتا تھا۔

ان کی طبیعت ٹھیک نہیں زبردستی ٹرینکولائزر دی ہیں تب جا کر سوئے ہیں۔ آپ پلیز ڈاکٹر نبیل کو بلا لیں۔" شان نے سنجیدگی سے کہا۔

ہوا کیا ہے ؟" سہیر نے پھر پوچھا۔"

وہ شاید پھر سے اٹیک ہوا ہے کافی غصے میں تھے کافی چیزیں توڑ دی بہت مشکل سے سنبھلے ہیں۔" شان نے بات بنا ڈالی کیونکہ سچ وہ سہیر سے کہہ نہیں سکتا تھا۔

مجھے محتاط رہنا چاہیے تھا۔ اسے اس حال میں اتنی دیر اکیلا چھوڑنا سہی نہیں تھا۔ میری ہی غلطی ہے۔" سہیر نے تاسف سے کہا۔

سر آپ کی اپنی زندگی بھی ہے ایسا ہو جاتا ہے خود کو الزام مت دیں۔""

شان نے سہیر کی شرمندگی کو محسوس کرتے کہا۔

اپنی زندگی ہے مگر میں اپنے بھائی کو ایسے نگلیکٹ نہیں کر سکتا جو میری"

چھوٹی سے چھوٹی چیز کا دھیان رکھتا ہے۔ تم جانتے ہو شان مجھے آج تک یہ پتہ ہی نہیں چلا کہ میں نے کب کب کیا کیا غلط کیا ہے کیونکہ وہ آج تک میری غلطیوں پر پردے ڈالتا مجھے مسٹر پرفیکشنیسٹ بناتا آیا ہے۔ میری غلطیوں کو اپنے خانے میں لکھ کر اپنی کامیابیوں کا میڈل میرے گلے میں ڈال دیتا ہے۔" سہیر نے محبت بھرے لہجے میں کہا تھا۔

اور اب اپنی زندگی کی سب سے بڑی خوشی بھی آپ کو سونپ دی۔""

شان نے دل میں سہیر سے کہا تھا کیونکہ ساحر کو دیا وعدہ وہ کبھی نہیں توڑ سکتا تھا۔

سہیر نے ساحر کے بارے میں سوچتے ہوئے اپنے کمرے کا رخ کیا تھا اور مشعل کو کال کر کے کچھ دیر اس سے بات کرنے کا ارادہ کیا جو آج ایمان کی جانب گئی ہوئی تھی اس لیے سہیر سے ملاقات نہیں ہو سکی تھی۔

کیا ہوا آپ پریشان لگ رہے ہیں؟" کچھ دیر بات کرنے کے بعد مشعل" نے محسوس کیا تو پوچھ بیٹھی۔

ہمم۔۔۔۔ساحر کو لے کر پریشان ہوں۔۔۔اس کی طبیعت بگڑ رہی ہے۔" اپنی مصروفیات میں میں نے آج بھی اسے نگلیکٹ کر دیا۔" سہیر نے اداسی سے کہا۔

سہیر اداس مت ہوں ہو جاتا ہے آپ ہر وقت کسی دوسرے کا سایہ نہیں" بن سکتے۔آپ اپنے بھائی کی بہت پرواہ کرتے ہیں یہ سب جانتے ہیں۔۔۔اس کا ہر لمحہ خیال کرتے ہیں۔اس سے زیادہ کیا کر سکتے ہیں آپ؟" مشعل نے اس کو سمجھاتے ہوئے گلٹ سے نکالنا چاہا۔

مشعل آپ جانتی ہیں سب کہتے ہیں کہ میں نے ساحر کی ماں بن کر اسے "
پالا ہے تو وہ بھی میرا باپ بن کر میری ہر مشکل ہر کمزوری میں میرے
ساتھ رہا ہے اب میں اپنی خوشی اور ساحر کے مشکل وقت میں اسے
"فراموش نہیں کر سکتا۔

مجھے بھیڑ میں بولنے سے ڈر لگتا تھا مجھے رات کو اکیلے ڈر لگتا"
تھا۔۔۔۔۔۔مجھے تنہائی سے خوف آتا تھا۔میرے یہ سارے ڈر ساحر نے
ختم کئے مجھے لوگوں کے سامنے کانفیڈینس دیا مجھے اپنے ڈر سے لڑ کر بہادر
بننا سیکھایا۔میری ہر پریشانی کو مٹایا۔۔۔۔میری غلطیوں کو بن جتائے چپ
چاپ مٹا دیا۔میں کیسے اپنے وجود کے اس حصے کو خود سے الگ کر دوں
فراموش کر دوں۔مجھے اس کی اس کنڈیشن سے ڈر لگتا ہے
مشعل۔۔۔۔۔۔اس حالت میں وہ خود کو بھی نقصان پہنچانے سے باز
نہیں آتا۔کہیں وہ خود کو کوئی چوٹ نا پہنچا دے۔اسے کچھ ہو گیا تو میں جی
نہیں پاوں گا مشعل۔۔۔۔"سہیر نے مشعل کے سامنے اپنے ہر ڈر ہر

خوف کا ذکر کر دیا تھا۔ جس میں مشعل نے اسے مکمل ساتھ کی یقین دہانی کروائی تھی وہ دونوں کافی دیر بات کرتے رہے اور موضوع گفتگو ساحر آفندی ہی تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ایک خوفناک خواب نے مشعل کو جھٹکے سے گہری نیند سے باہر لا پٹخا تھا۔ وہ پسینے میں بھیگ رہی تھی اس کی سانس بہت تیز تیز چل رہی تھی اور دل نے بھی رفتار پکڑ لی تھی۔ مشعل کے چہرے پر خوف کی گہری پرچھائی تھی۔ وہ خواب دھندلا سا اس کے ذہن میں پھر چلنے لگا۔ ویران علاقہ۔۔۔۔ خون سے لت پت وجود۔۔۔۔۔۔ چیخ و پکار کی آوازیں۔۔۔۔۔۔۔ بلند سفاک

قہقہے لگاتا وہ شخص۔۔۔۔۔۔ہاسپیٹل کا کاریڈور۔۔۔۔۔۔۔۔اردگرد بھاگتے ڈورتے وجود۔۔۔اور ان سب کے درمیان خستہ حال وہ لڑکی جس کا چہرہ غیر واضح تھا مگر خواب کے مطابق وہ مشعل تھی۔خواب چند مناظر پر مبنی تھا الجھا ہوا بے معنی سا خواب جو اسے اندر تک پریشان کر گیا تھا۔خواب میں نظر آنے والا ہر چہرہ انجان تھا وہ کسی کو نہیں پہچانتی تھی۔بس ہاسپیٹل کے کالفظ اور اس کے سامنے بیٹھی "Morgue" کمرے کے ڈور پر لکھا ابھر رہے تھے۔ خستہ حال سی وہ لڑکی بار بار اس کے ذہن کے پردے پر مشعل کے اندر خوف کی ایک شدید لہر ڈوری تھی۔وہ خواب اسے ہولا کر رکھ گیا تھا۔گھڑی اس وقت چار کا وقت بتا رہی تھی۔دو گھنٹے پہلے ہی تو وہ سہیر سے بات کر کے سوئی تھی۔اس نے سائنڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھایا چند گھونٹ بھرنے کے بعد آیت الکرسی اور کلمہ پڑھ کر خود پر پھونکا تھا اور ایک بار پھر آنکھیں موند دی مگر کچھ ہی دیر بعد وہی مناظر آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے تھے۔وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھی تھی۔نیند تو آنے سے رہی

تھی اس لیے وضو کر کے نوافل پڑھے اور اس کے بعد کافی دیر اللہ سے خیر و عافیت کی دعا مانگتی رہی۔ وہ خواب اسے بری طرح ڈسٹرب کر گیا تھا۔ شاید وہ جانتی تھی کہ کچھ خواب اشارے ہوتے ہیں۔ جو انسان کو آنے والے واقعات سے کسی حد تک آگاہی دے دیتے ہیں۔ یہ ہم انسان ہوتے ہیں جو ان باتوں پر غور نہیں کرتے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ خوشگوار ماحول میں اپنے چھوٹے سے لان میں بیٹھی تھی۔ موسم اچھا ہونے کے باعث تازہ ہوا نے اس کا موڈ بحال کر رکھا تھا۔ سب فکروں کو بھول کر وہ بس شام کی ٹھنڈی ہواؤں سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔ اچانک

گیٹ پر دستک ہوئی تھی اور وہ اٹھتی گیٹ کھولنے کے لیے گئی تھی اور گیٹ کھلتے ہی جو ہستی سامنے تھی اس کا اچانک آجانا مشعل کو حیران کر گیا تھا۔

سرپرائز!"سہیر نے مشعل کو دیکھتے مسکرا کر کہا تھا۔"

آپ یہاں؟"مشعل نے بھی بھرپور حیرت کا اظہار کیا تھا۔"

کیوں نہیں آسکتا؟"سہیر نے گہری نظروں سے مشعل کو دیکھتے کہا تھا۔"

ہا۔۔۔ہاں آئیں اندر امی اندر ہی ہیں۔"مشعل کہہ کر پلٹنے لگی جب اس"

نے مشعل کو بازو سے تھام کر روک لیا تھا۔

آنٹی سے نہیں تم سے ملنے آیا ہوں۔"مشعل کو سہیر کا انداز عجیب لگا"

تھا۔جو مسلسل مشعل کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

کون ہے مشعل؟"پیچھے سے ہاجرہ کی آواز آئی تھی جو باتوں کی آواز پر باہر"

آئیں تھیں۔

اسلام علیکم آنٹی۔"انھیں دیکھتے سہیر نے مشعل کا ہاتھ چھوڑتے انھیں"

سلام کیا تھا اور مشعل چند قدم پیچھے ہوتی ان کے ساتھ کھڑی ہو گئی تھی۔

واعلیکم السلام ! آؤ بیٹا باہر کیوں کھڑے ہو۔ "سہیر کو دیکھتے انھوں نے" مسکرا کر کہا تھا۔

نہیں آنٹی بیٹھنے نہیں آیا اگر آپ کی اجازت ہو تو مشعل کو تھوڑی دیر باہر" لے کر جانا چاہتا ہوں۔ "سہیر نے مشعل پر نگاہیں ٹکائے کہا تھا۔

ہاں ٹھیک ہے تمھاری بیوی ہے پر زیادہ وقت مت لگانا۔ "ہاجرہ نے" خوش دلی سے اجازت دے دی جس پر مشعل نے بے یقینی سے ماں کو دیکھا۔

لیکن امی ؟" مشعل نے کچھ کہنا چاہا جیسے سہیر کی بات نے کاٹ دیا۔ "چلیں مشعل ! "سہیر نے دانستہ مشعل کی قطع کلامی کی تھی۔۔۔۔۔وہ" سہیر کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی تھی جو اس کے ناراض چہرے کو خاطر میں نا لاتے ہوئے بس گاڑی آگے بڑھاتے جا رہا تھا۔

آپ کو مجھے بتانا چاہیے تھا ایسے ہی عجیب بے ڈھنگے حلیے میں اپنے ساتھ" لے آئے ہیں۔ "مشعل نے اعتراض کیا۔

کیا فرق پڑتا ہے؟"اس نے نظریں سڑک پر مزکور کرتے ہوئے کہا۔"

کہاں لے کر جا رہے ہیں یہ تو بتا دیں؟"مشعل نے پھر سوال کیا۔"

سب سے دور بہت دور۔"اس نے مشعل کو دیکھتے ہوئے مبہم مسکراہٹ"

کے ساتھ کہا تھا۔

کیا مطلب؟"مشعل کو کچھ عجیب لگا تھا۔اس لیے وہ سہیر کو کھوجتی"

نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

کچھ نہیں ایک تو آپ سوال بہت کرتی ہیں۔"اس نے مشعل کی جانب"

مسکراہٹ اچھالتے کہا تھا مگر مشعل کو اس کی باتیں اور انداز عجیب لگے

تھے۔

وہ مشعل کو ایک ویران علاقے میں لایا تھا جہاں ارد گرد کوئی آبادی نہیں

تھی۔گاڑی روکتا اس نے مشعل کو گاڑی سے اترنے کو کہا تھا۔جس پر

مشعل کو حیرت ہوئی تھی۔

یہاں کیوں؟"مشعل نے گھبرا کر سوال کیا۔"

اتریں پھر بتاتا ہوں۔" کہہ کر وہ گاڑی سے نکلا تھا اور مشعل کی جانب آتا" اس کے لیے کار ڈور کھول دیا تھا۔

مشعل گھبرا کر گاڑی سے اتری تھی۔

سہیر یہ سب کیا ہے؟" مشعل نے اسے کچے راستے کی جانب جاتا دیکھ کر" پوچھا تھا۔ سہیر بنا جواب دیے آگے بڑھے جا رہا تھا۔

میں نہیں آ رہی آپ جائیں جہاں جانا ہے۔" مشعل نے غصے سے کہا تھا۔" مشعل کم۔۔۔کچھ آگے آپ کے لیے سرپرائز ہے۔" وہ کہہ کر پلٹا تھا اور" مشعل کا ہاتھ تھامے اسے لیے آگے بڑھ گیا تھا۔

مشعل حیرت سے ارد گرد دیکھ رہی تھی۔

یہاں کیوں لایا ہے مجھے۔" مشعل نے ارد گرد ویرانے کو دیکھتے سہیر سے" پوچھا تھا مگر سہیر کے چہرے پر موجود تاثرات جان کر وہ پل میں بات کی تہہ تک پہنچی تھی۔ جو انسان گھر سے یہاں تک سہیر آفندی بنا اسے اپنے ساتھ لایا تھا وہ ساحر تھا۔

تم؟" مشعل کا دل اچھل کر اس کے خلق میں اٹک گیا تھا۔ مشعل نے "
جھٹکے سے اپنا ہاتھ اس سے چھڑوایا تھا۔
ہمیشہ دیر کر دیتی ہو مجھے پہچاننے میں۔" ساحر نے مسکرا کر چڑانے والے "
انداز میں کہا تھا۔

کیوں لائے ہو مجھے یہاں؟ مجھے یہاں سے جانا ہے۔" مشعل کو کچھ بہت "
غلط ہونے کا احساس ہوا وہ کہہ کر پلٹی تھی جب ساحر نے اسے بازو سے تھام
کر روک لیا تھا۔
مشعل نے ارد گرد نگاہ دوڑائی تھی وہ عجیب سی جگہ تھی جہاں ویران
سنسان علاقے کے تین طرف دور دور تک کوئی آبادی نا تھی جب کہ
چوتھی جانب ایک گہری کھائی تھی۔
جانا تو پڑے گا تمھیں مگر یہاں سے نہیں سہیر کی زندگی سے۔" ساحر نے "
مشعل کی آنکھوں میں دیکھتے باور کروانے والے انداز میں کہا تھا۔

کیا مطلب ہے تمھارا؟ کہنا کیا چاہتے ہو؟" مشعل نے جواباً غصے سے کہا"
تھا۔

مطلب کے تم سہیر سے شادی نہیں کر سکتی۔" ساحر نے لاپرواہی"
سے اعلان کرنے والے انداز میں کہا تھا ہاتھ ابھی بھی مشعل کی بازو کو سخت
گرفت میں جھکڑے ہوئے تھا۔

تم بھول رہے ہو ہمارا نکاح تم نے خود کروایا ہے اور اب مجھے کہہ رہے ہو"
کہ میں سہیر سے شادی نہیں کروں اور کیا سوچ کر ایسا کہہ رہے ہو؟ تم کو
لگتا ہے کہ میں سہیر کو چھوڑ کر تم سے شادی کروں گی؟" مشعل کا لہجہ
نفرت اور استخزاہ کی عجیب ملاوٹ لئے ہوئے تھا۔ اس نے اپنا بازو
چھڑوانے کی کوشش کی۔

ساحر کچھ دیر مشعل کر دیکھتا رہا اور پھر اپنی مخصوص جلا دینے والی
مسکراہٹ مشعل کی جانب اچھالی تھی جسے دیکھ مشعل کو حیرت ہوئی
تھی۔

میں نہیں کہہ رہا کہ سہیر کو چھوڑ کر مجھ سے شادی کر لو میں یہ کہہ رہا" ہوں چلی جاؤ سہیر کی زندگی سے کہیں دور۔" ساحر نے قدرے سخت لہجے میں کہا تھا۔

تم کہو گے اور میں اپنے سہیر کو چھوڑ دوں گی۔اپنے شوہر کو ایسا کیوں لگتا" ہے تم کو۔۔۔۔میں سہیر سے پیار کرتی ہوں کبھی نہیں چھوڑ سکتی سہیر کو اور تم سے نفرت۔۔۔بے انتہا نفرت۔" مشعل نے بہادری سے ساحر کی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔ جس پر ساحر کا غصہ پل میں بھڑکا تھا۔

رئیلی اگر ایسا ہے تو تمھیں مرنا ہو گا۔" ساحر نے اپنی کمر میں چھپی گن" نکال کر مشعل کی جانب تانی تھی۔

مشعل نے بے یقینی سے ساحر کو دیکھا تھا۔

تم ایسا نہیں کر سکتے ہو۔۔۔تم جانتے ہو سہیر اور میں ایک دوسرے سے" محبت کرتے ہیں۔ تم کیوں اپنے بھائی کی خوشیوں کے دشمن بن رہے ہو۔" اس بار مشعل کا انداز ملتجی تھا۔

جانتا ہوں کہ تم سہیر کے لیے بہت اہم ہو مگر کیا تم جانتی ہو کہ تم میرے" لیے کیا ہو؟ نہیں جانتی نا اندازہ نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔ مگر سہیر تم سے بھی زیادہ اہم ہے میرے لئے اسے کھو نہیں سکتا۔۔۔۔۔ رہی بات تمھاری تو تمھیں اس سے چھین نہیں سکتا تو اس کے ساتھ دیکھ بھی نہیں سکتا۔۔۔۔۔

"اس لیے تمھیں ہم دونوں کی خوشی کے لیے یہاں سے جانا ہو گا بہت دور۔" ساحر نے جنونی انداز میں کہا تھا اور مشعل کو ساحر کی بات سن کر حیرت ہوئی تھی۔

ساحر!" اسی وقت سہیر وہاں بھاگتا ہوا آیا تھا۔ جیسے دیکھ کر ساحر کو حیرت" ہوئی تھی۔

مشعل سہیر کی جانب بڑھنے لگی تھی جب ساحر نے اسے پھر سے روک لیا تھا۔

ساحر یہ سب کیا پاگل پن ہے۔ چھوڑو مشعل کو۔" سہیر نے غصے سے" آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

تم یہاں؟"ساحر نے بگڑے تاثرات کے ساتھ کہا۔"

تم نے کیا سوچا تھا کہ میں تم تک پہنچ نہیں پاوں گا؟ کبھی تمھارا سچ نہیں" جان پاؤں گا۔آج مجھے سمجھ آئی ہے تمھارا مشعل پر حق جتانا مشعل کا تمھیں دیکھ کر گھبرا جانا۔ تمھارے دل میں مشعل کے لیے جو ہے میں جان گیا ہوں۔ تم ایسا کیسے کر سکتے ہو ساحر۔۔۔۔۔وہ بیوی ہے میری!" سہیر نے غصے سے ساحر کو دیکھتے کہا تھا۔ جسے سن کر مشعل پریشان ہو گی۔

گڈ اچھی بات ہے سہیر کہ تم سچ جان گئے ہو تو اب یہ بھی جان لو کہ یہ" لڑکی تمھارا پیار بننے سے پہلے ہی میرا جنون بن گئی تھی۔۔۔۔ مگر اب اسے ہماری ہم دونوں کی زندگی سے جانا ہو گا یہ نہیں رہ سکتی یہاں۔"ساحر نے اعلان کرتے کہا۔

ساحر اپنی بکواس بند کرو اور مشعل کو چھوڑو۔"سہیر نے ڈھارتے ہوئے" کہا تھا۔

چھوڑنا تمھیں پڑے گا سہیر مشعل کو بھول جاؤ۔ پھر سب ٹھیک ہو جائے" گا۔ ہم سب پہلے کے جیسے رہیں گے جیسے مشعل سلیمان کے آنے سے پہلے رہتے تھے۔" ساحر نے سہیر کے قریب جاتے کہا تھا۔

ساحر یہ کیا بچپنا ہے؟ تم جانتے ہو اٹس ناٹ پاسیبل۔۔۔ بیوی ہے وہ اب" میری۔۔۔ تم نے ہی نکاح کروایا تھا اور میں نہیں رہ سکتا مشعل کے بغیر۔۔۔۔۔ میں مشعل کے بغیر مر جاؤں گا ساحر تم چاہتے ہو کہ میں مر جاؤں۔" سہیر نے بے بسی سے اپنے بھائی کی جانب دیکھتے کہا۔

جواب دو ساحر!" سہیر نے ساحر کو جھنجھوڑتے ہوئے سوال کیا۔"

تو کیا کروں میں سہیر تم بتا دو مجھے۔۔۔۔ میرا دل میرا دماغ کوئی میری" نہیں سنتا۔۔۔۔ پہلی بار ہوا ہے سہیر کہ تمھاری خوشی مجھے تکلیف دے رہی ہے۔۔۔۔ میں نہیں برداشت کر پا رہا۔۔۔ بہت کوشش کی ہے پھر بھی یہ سب میرے بس میں نہیں ہے۔۔۔۔ میرا دل مجھے اکساتا ہے کہ اسے چھین لوں تم سے۔۔۔۔ میرا دماغ مجھے کہتا ہے کہ خود غرض بن

جاؤں تمھاری بھی پرواہ نا کروں۔۔۔عجیب کشمکش کے میں بہت تکلیف میں ہوں سہیر۔نا تم سے کہہ سکتا ہوں کہ مشعل مجھے دے دو اور نا ہی سے بھول پا رہا ہوں۔"ساحر نے بے بسی سے سر جھکائے کہا تھا۔

ساحر!"سہیر بھی برابر بے بسی سے اپنے بھائی کو دیکھ رہا تھا جو اس کی" زندگی کا سب سے اہم حصہ تھا جو اذیت میں تھا سہیر کی وجہ سے۔

مشعل بھی آنکھوں میں آنسو لیے اس ساری سچویشن میں خود کو ان دونوں بھائیوں کا مجرم سمجھ رہی تھی۔

ساحر تم پلیز سمجھنے کی کوشش کرو میں اور سہیر ایک دوسرے کے بغیر" "نہیں رہ سکتے ہم شادی کر کے تم سے دور چلے جائیں گے شاید۔۔۔۔

واٹ؟تم میرے بھائی کو بھی مجھ سے دور کرنا چاہتی ہو؟"ساحر نے سہیر" کو دھکا دے کر خود سے دور کرتے مشعل کی جانب پلٹتے ہوئے کہا تھا۔ساحر کا انداز دیکھ کر مشعل گھبرا کر چند قدم دور ہوئی تھی۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا۔" مشعل نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا۔اسے ساحر "
سے آگے انتہا خوف آیا تھا۔
ساحر کول ڈاؤن ہم بات کر کے کوئی حل نکال لیں گے۔"سہیر نے ایک "
بار پھر ساحر کو سمجھانے کی کوشش کی۔
کیا حل نکالو گے سہیر؟ چھوڑ سکتے ہو مشعل کو؟"ساحر نے غصے سے دہکتی "
نگاہوں سے بھائی کو دیکھا تھا۔جو ہونقوں کی طرح بس ساحر کو دیکھے گیا۔
"Answer me damnit! "
ساحر نے ڈھارتے ہوئے کہا۔
کیا تم مشعل کو چھوڑ سکتے ہو؟"ساحر نے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ سہیر کو "
دیکھا تھا جواباً سہیر نے نفی میں گردن میں ہلادی تھی۔
فائن ہم تینوں ایک ساتھ کبھی خوش نہیں رہ سکتے۔۔۔۔۔تو ایسا کرتے "
ہیں کہ ہم تینوں میں سے ایک کو باقی دونوں کی خوشی کے لیے بیچ سے ہٹنا ہو
گا۔"یہ کہتے ساحر نے گن مشعل کی جانب تان لی۔

ساحر!"سہیر نے ساحر کو وارننگ کرنے کے انداز میں کہا۔"

سہیر یہ چلی جائے گی ناں تو میرا دماغ مجھے تمھارے خلاف نہیں اکسائے" گا۔اس کو جانا ہو گا سہیر۔"وہ مشعل کی جانب قدم بڑھاتے گن اس کی کنپٹی تک لے گیا تھا۔ مشعل کی آنکھوں میں خوف دیکھ کر سہیر تڑپا تھا۔

ساحر پلیز سٹاپ وہ ڈر رہی ہے۔۔۔۔تم ایسا نہیں کر سکتے ساحر تم بھی پیار" کرتے ہو نا مشعل سے تو کیسے اپنے پیار کو اپنے ہاتھوں سے مار سکتے ہو۔کیسے "سکون آئے گا تمھیں جس سکون کے لیے تم اسے مارنا چاہتے ہو۔

میں سمجھالوں گا اپنے دل کو۔"ساحر نے پر یقین لہجے میں کہا۔"

لیکن اگر یہ چلی گئی تو تم خوش نہیں رہ پاؤ گے سہیر۔۔۔۔میں کیسے تم سے تمھاری خوشی چھین سکتا ہوں۔ساحر نے بے یقینی سے اپنے ہاتھ میں موجود گن کو دیکھتے اسے مشعل کی کنپٹی سے ہٹایا تو مشعل کا سانس بحال ہوا تھا اور سہیر کو بھی کچھ سکون ہوا تھا۔

اگلے ہی پل ساحر نے گن کا رخ سہیر کی جانب کیا تو مشعل نے منہ کر ہاتھ رکھ کر اپنی چیخ کا گلا گھونٹا۔جب کہ سہیر نے بے تاثر انداز میں ساحر کو دیکھا تھا۔

یہ کیا کر رہے ہو تم؟" مشعل نے احتجاج کیا تھا۔"

میرے پیارے بھائی اگر میں آج تمھیں مار دیتا ہوں تو؟ تو مشعل میری" ہو سکتی ہے۔۔۔ ساحر نے دیوانہ وار مسکراتے ہوئے کہا تھا۔خود ہی سوال اور خود ہی جواب دیتے ساحر نے سہیر کی جانب قدم بڑھائے۔

کیا حیال ہے سہیر؟ ایک اور قربانی میرے لیے؟۔۔۔۔۔۔ نہیں نہیں" اگر ایسا ہوا تو پھر تمھارے بغیر میں کیسے جی سکتا ہوں۔ نہیں میں تمھارے بغیر نہیں خوش رہ سکتا سہیر یو آر مائی لائف لائن۔۔۔۔۔ میں ایسا کبھی نہیں کر سکتا سہیر۔" مشعل نا سمجھی سے اس پاگل انسان کو دیکھ رہی تھی جو سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ چاہتا کیا ہے اور کرنا کیا چاہتا ہے۔

اس ساری سچویشن میں صرف ایک انسان ہے جس کے ہونے نا ہونے " سے کوئی فرق نہیں پڑے گا اور وہ ہوں میں۔"اب کی بار ساحر نے گن اپنی کنپٹی پر لگالی تھی۔

ساحر۔۔۔"سہیر تڑپ کر اس کی جانب بڑھا تھا۔"

آگے مت آنا سہیر۔۔۔۔۔"ساحر نے اسے وارن کیا تھا۔"

ساحر پٹ یور گن ڈاؤن۔۔۔کیا تماشا لگایا ہوا ہے۔"سہیر نے خوف " ،غصے اور بے بسی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ کہا تھا۔ساحر سے وہ کوئی بھی امید کر سکتا تھا۔

تم دونوں کی خوشی کے لیے میرا بیچ میں سے ہٹ جانا ضروری ہے "

سہیر۔۔۔۔"ساحر نے ختمی انداز میں فیصلہ سنایا تھا۔

مشعل بس نفی میں سر ہلا کر رہ گئی تھی۔آنسو ایک لڑی کی صورت میں اس کی آنکھوں سے جاری ہو چکے تھے۔

ساحر آہستہ آہستہ الٹے پاؤں چلتا پیچھے کی جانب جا رہا تھا یہاں تک کہ وہ اس گہری کھائی کے پاس پہنچ گیا تھا۔

ساحر سٹاپ پیچھے کھائی ہے۔"سہیر نے گھبرا کر ساحر سے کہا تھا۔"

سہیر ایک قدم آگے مت بڑھانا آئی ایم وار ننگ یو۔"ساحر نے چلا کر" سخت لہجے میں کہا تھا۔گن ہنوز اپنی کنپٹی سے لگائی ہوئی تھی۔

ساحر رک جاؤ پلیز۔۔۔۔میں چلی جاؤں گی تم دونوں کی زندگی سے پلیز" ڈونٹ ڈو دس۔"مشعل نے ہاتھ جوڑتے کہا تھا۔ساحر نے مسکرا کر مشعل کو دیکھا تھا۔

گوڈ بائے سہیر!"ساحر نے مسکرا کر سہیر کو دیکھا تھا اگلے ہی پل فضا میں" گولی کی آواز گونجی تھی ساتھ ہی مشعل کی فلک شگاف چیخ نکلی تھی اور قریبی درختوں سے چند پرندے اڑتے آسمان کی جانب گئے تھے۔

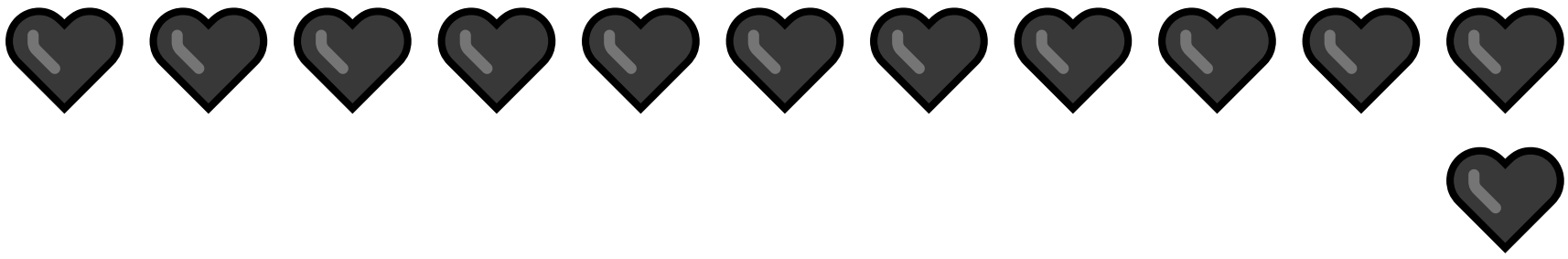

وہ دونوں بھائی ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے ایک مسکرا کر اپنے بھائی کو دیکھ رہا تھا تو دوسرے کا دماغ سن ہو چکا تھا وہ سکتے کی کیفیت میں کچھ بھی سوچنے سمجھنے کی کیفیت میں نہیں رہا تھا۔اس کے حواس منجمد ہو چکے تھے۔ معاوف ہوتے ذہن کے ساتھ اس نے اپنے بھائی کو زمین پر گرتے دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شاید اپنی آخری سانس لیتے۔۔۔۔اس کے لب پھڑ پھڑا رہے تھے۔۔۔۔۔وہ بے یقینی سے فقط اسے دیکھتا ہی رہا اس میں ناتو اس کے پاس جانے کی ہمت تھی اور نا اسے وہاں سے لے کر ہاسپٹل جانے کی۔۔۔۔۔۔اسے اپنی روح پرواز کرتی محسوس ہوئی۔۔۔ایسے جیسے جان اس کے بھائی کے وجود سے نہیں اس کے

وجود سے نکلی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔وہ گھٹنوں کے بل ڈے گیا تھا۔اس کی ساری ہمت ٹوٹ گئی۔۔۔۔۔۔۔وہ اپنے بھائی کے پاس جانا چاہتا تھا مگر اس کا وجود جیسے برف کا ہو گیا تھا۔

اگلے پل اس نے کچھ فاصلے پر مشعل کو بے ہوش ہوتے دیکھا تھا۔۔۔۔۔جو کچھ ہوا تھا اس نے اس کے جیسے مضبوط اعصاب کے مالک کی ساری ہمت چھین لی تھی تو مشعل جیسی نازک لڑکی کیا کرتی۔۔۔۔وہ سب کچھ اتنا غیر متوقع اور فوری تھا۔اس کا دماغ آہستہ آہستہ معاوف ہو رہا تھا شدید شاک کے عالم میں اس نے خود کر زمین پر گرتا محسوس کیا۔۔۔۔۔وہ مسلسل ہوش میں آنے کی سعی کر رہا تھا مگر اس کا دماغ اس کا ساتھ نہیں دے رہا تھا وہ اپنی آنکھیں نہیں کھول پا رہا تھا۔۔۔۔۔۔نیم بے ہوشی میں اس نے اپنے ارد گرد چند جانی پہچانی آوازیں سنی تھیں جنھیں وہ کوئی نام نہیں دے پایا رہا تھا۔وہ بس ایک چیز جانتا تھا کہ اس کے سامنے اس کا بھائی اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا جس کے پاس وہ جا نہیں پایا۔۔۔۔۔۔زیر لب وہ اپنے

بھائی کو پکار رہا تھا وہ چلانا چاہتا تھا مگر نا تو اس کے لب ہل رہے تھے اور نا ہی کا ساتھ دیا۔۔۔۔۔۔۔ اس کی آواز نے اس

دور درختوں کی اوٹ میں چھپا وہ وجود دوربین سے یہ سارا منظر دیکھ کر خوش ہوا تھا۔۔۔۔۔ جیسے اس نے اپنی مراد پالی تھی۔۔۔۔۔یوں جیسے جو وہ چاہتا تھا پالیا تھا۔

وہ گہری نیند سے ہڑبڑا کر اٹھا تھا۔ گہرے سانس لیتا خود کو کمپوز کرنے لگا تھا جب اس کے کمرے کا دروازہ ایک دھماکے کے ساتھ کھولتا شان اندر آیا تھا۔اور جو بات شان نے اسے بتائی تھی وہ اس کے وہم و گمان میں بھی نا

تھی۔بن کچھ سوچے سمجھے وہ ویسے ہی اپنے بھائی کے تعاقب میں نکلا تھا اسے جلد سے جلد اپنے بھائی اور مشعل تک پہنچنا تھا مگر جب وہ پہنچا تھا شاید بہت دیر ہو چکی تھی۔وہ کچھ سمجھ نہیں سکا۔جو آخری چیز اسے سمجھ آئی تھی وہ یہ تھی کہ اس کی آنکھوں کے سامنے اس کے جان سے پیارے بھائی نے اپنی آخری سانس لی تھی۔۔۔۔اس کا دماغ ابھی تک یہ بات مان نہیں پا رہا تھا۔وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

اس آہستہ سے آنکھیں کھولیں تھیں تو خود کو آرام دے بستر پر پایا تھا۔قوت بصارت نے کام کرنا شروع کیا تو نظروں نے جو پہلی چیز دیکھی تھی وہ سفید چھت تھی۔اس نے آنکھیں دو تین بار بند کر کے کھولی۔۔۔۔جیسے کچھ

سمجھ نہیں پا رہا تھا۔وہ رات اپنے کمرے میں تھا مگر یہ چھت اس کے کمرے کا تو نا تھا۔

ذہن پر زور ڈال کر سب سمجھنے کی کوشش کی تھی اور اگلے ہی پل اس کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔سر نفی میں ہلاتا وہ اس واقع کو جھٹلانے کی کوشش کر رہا تھا جس نے اسے اس ہاسپٹل بیڈ تک پہنچایا تھا۔اس کے دل میں درد کی ایک شدید لہر ڈوری تھی یوں جیسے کسی نے اس کے دل کو چیر دیا ہو۔۔۔آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر تکیے میں جذب ہو رہے تھے۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی تھی مگر اس کا جسم اس کا ساتھ نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔شاید وہ طاقت ور دوائوں کے زیر اثر تھا۔۔۔۔اس نے اپنے بھائی کو آواز دینا چاہی تھی۔۔مگر الفاظ ادا نہیں کر پایا تھا۔

اچانک کمرے کے دروازے سے اس کا بھائی اندر داخل ہوا تھا اسی حال میں جس میں اس نے اپنے بھائی کو آخری بار دیکھا تھا۔۔۔۔وہ اسی لباس میں

تھا مگر زخمی حالت میں کنپٹی کے پاس سے خون ایک لکیر کی صورت بہر رہا تھا۔ گردن سے بہتا خون اس کی سفید شرٹ کو تر کر چکا تھا۔

وہ اٹھا کر اپنے بھائی کو گلے لگانا چاہتا تھا اس کا بھائی زندہ تھا اس کے سامنے۔۔۔۔اس نے اپنا ہاتھ اپنے بھائی کی جانب بڑھانا چاہا تھا جو اس کے بیڈ سے چند قدم کے فاصلے پر بے تاثر چہرہ لیے کھڑا تھا۔

وہ ہاتھ مسلسل چلا رہا تھا مگر اپنے بھائی کو چھو نہیں پا رہا تھا وہ بے یقینی سے ہاتھ مارتا اپنے وجود کو تقریباً گھسیٹتا آگے ہوا تھا مگر ابھی بھی اپنے بھائی کو چھو نہیں پایا تھا۔۔۔۔۔

میں چھو کیوں نہیں پا رہا تمھیں؟" وہ پوچھنا چاہتا تھا۔"

"جو وہ سمجھ رہا تھا وہ ماننا نہیں چاہتا تھا۔"

ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔۔مجھے "
اکیلا نہیں چھوڑ سکتے۔۔۔۔وہ چلانا چاہتا تھا۔"اچانک دروازے سے شان
اور سمیع اندر آئے تھے اور کمرے میں کھڑا وہ زخمی وجود تحلیل ہو چکا تھا۔
اس نے بے یقینی نے نفی میں سر ہلایا تھا۔ سمیع آگے بڑھا تھا۔
سر سنبھالیں خود کو۔" سمیع نے اسے واپس تکیے پر ڈالتے کہا تھا۔ سمیع کی "
آنکھوں میں آنسو وہ واضح طور کر دیکھ رہا تھا۔شان نے ڈاکٹر کو بلایا تھا جس
نے آتے ہی اس کے بازو میں ایک انجیسکشن لگایا تھا اور اگلے ہی پل وہ خوش
وخواس سے بے گانہ ہوتا ایک بار پھر بے ہوش ہو گیا تھا۔

دو ماہ بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ شکستہ قدموں سے چلتا ہاسپیٹل آیا جہاں اس نے اپنی زندگی کی سب سے
بری خبر سنی تھی۔جہاں اس نے اپنے جان سے پیارے بھائی کو
کھویا۔۔۔۔جہاں اس پر زندگی کا سب سے مشکل دور آیا تھا۔اس نے ماں

اور باپ دونوں کو کھویا تھا مگر اب کی تکلیف سب بھلا بیٹھی تھی ایسی تکلیف جس نے اسے بدل کر رکھ دیا ایک خوش باش زندگی سے بھرپور انسان ایک شکستہ اور دکھی انسان بن گیا جس کی آنکھیں اپنے بھائی کی ذکر پر ڈبڈبانے لگتی تھی۔وہ سب فراموش کر چکا تھا اپنا بزنس اپنا گھر اپنی سوشل لائف اور اپنی محبت سب کچھ جیسے بہت پیچھے رہ گیا تھا۔

وہ اپنے قدموں کو تقریباً گھسیٹتے آگے بڑھا جہاں موحد اور سلیمان صاحب بھی سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھے تھے۔اسے آتے دیکھ وہ دونوں اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

اسلام علیکم!"اس نے سنجیدگی سے سلام کیا تھا۔"

وعلیکم السلام!فواد سر کی بات ہوئی ہے تم سے؟"سلیمان صاحب نے" شکستہ انداز میں سر جھکائے سوال کیا۔

وہ فقط اثبات میں سر ہلا گیا۔

میں نے تو منع کیا تھا مگر وہ اتفاقی طور پر یہاں تھے اور سب دیکھ کر انھوں نے تمھیں یہاں بلایا ہے۔" سلیمان صاحب نے سر جھکائے کہا تھا۔

آپ کو جسٹیفیکیشن دینے کی ضرورت نہیں ہے انکل میں اپنے فرائض اور ذمہ داریوں سے باخوبی واقف ہوں۔ بھائی کھویا ہے بد قسمتی سے یہ دماغ ابھی بھی سب سوچنے سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔"

ایسے مت کہو بیٹا! میں جانتا ہوں میں تمھارے دکھ کا مداوا نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ ہر انسان اپنے حصے کی تکلیف دکھ اور اذیت جھیلتا ہے۔۔۔۔ میں جانتا ہوں تمھاری مینٹل کنڈیشن مگر اندر میری بیٹی کا بے جان وجود پڑا ہے دو ماہ سے اس کے وجود میں زندگی کی روشنی نہیں تھی آج ایک امید کی کرن جگمگائی ہے۔۔۔۔ دو ماہ بعد اس ساکت وجود نے حرکت کی ہے۔۔۔ بس اسی لیے تمھیں بلا لیا۔" وہ کچھ کہتا اس سے پہلے ہی کمرے سے ڈاکٹر باہر آیا تھا۔ وہ سب ڈاکٹر کی جانب متوجہ ہوئے۔

ڈاکٹر مشعل!" موحد نے سب سے پہلے ڈاکٹر کو مخاطب کیا۔"

وہ پھر سے بے ہوش ہو گئی ہیں۔۔۔۔۔ابھی کچھ وقت لگے گا مکمل ہوش" میں آنے کے لیے۔۔۔ بائے داوے وہ جاگتے ہی اپنے شوہر کو پکار رہی ہیں۔ مسٹر آفندی اب انھیں ہوش آتا ہے تو آپ ان سے مل لیں۔"ڈاکٹر نے پیچھے خاموش کھڑے مسٹر آفندی کو مخاطب کیا تھا۔

جی ڈاکٹر!"اس نے سر اثبات میں ہلایا۔"

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ ویٹنگ روم میں بیٹھا تھا مشعل کو دوبارہ ہوش نہیں آیا اور ہوش میں آتے ہی مشعل بس سہیر کو پکار رہی تھی بس اسی لیے وہ ہاسپٹل آیا تھا ورنہ اپنے بھائی کو کھونے کے بعد اس کے اندر کی ہر خواہش ہر جزبہ جیسے کہیں

کھو گیا تھا۔ مشعل جو اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی اور ضرورت تھی وہ اسے بھی فراموش کر بیٹھا تھا۔ وہ جس ذہنی کیفیت کا شکار تھا اس میں کوئی بھی اس سے کوئی ڈیمانڈ نہیں کر رہا تھا۔ سب نے اس کا بھرپور ساتھ دیا تھا پھر چاہے وہ سمیع اور شان تھے یا ڈاکٹر نبیل، فواد اور انیتا تھے یا پھر مشعل کی فیملی۔۔۔۔۔ سب نے اس مشکل وقت اور اس ڈپریشن سے نکالنے میں مدد کی تھی مگر وہ مکمل طور پر نارمل زندگی کی طرف نہیں آ پا رہا تھا۔ اپنے بھائی کے جانے کے بعد وہ اور اپنے ہاتھوں اسے منوں مٹی تلے دفنانے کے بعد وہ دنیا سے جیسے کٹ گیا تھا۔ وہ شدید قسم کے ڈپریشن کا شکار ہوا تھا جس سے مکمل طور پر نہیں نکل پا رہا تھا۔ آفس مکمل طور پر سمیع، شان اور انیتا کے رحم و کرم پر تھا۔ آج وہ ہفتوں بعد ہاسپٹل آیا تھا وہ بھی فواد کے کہنے پر کیونکہ مشعل دو ماہ بعد کومہ سے باہر آئی تھی۔ اس حادثے کے بعد مشعل کا نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا اور اس کے بعد وہ ہوش میں نا آئی تھی۔ اور اب دو ماہ بعد جب وہ جاگی تھی تو اس کے لبوں پر سہیر کا

نام تھا۔اس نے سہیر سے ملنے کو کہا تھا۔اس لیے ڈاکٹرز کے کہنے پر فواد نے اسے بلایا تھا۔

وہ بیٹھا اس واقع اور اس کے بعد کی اپنی زندگی کو سوچ رہا تھا۔اس کی لاپرواہی ہی تھی اپنے مسائل میں الجھ کر اس نے اپنے بھائی سے بے پرواہی برتی تھی جس کا نتیجہ یہ نکلا تھا کہ آج اس کا بھائی اس دنیا سے جا چکا تھا اسے چھوڑ کر۔وہ انھی سوچوں میں مگن تھا جب ایک نرس اس کی جانب آئی تھی۔

مسٹر سہیر آفندی!"نرس نے سوالیہ انداز میں اسے پکارا تھا۔"

جی!"اس نے چونک کر نرس کی جانب دیکھا۔"

"آپ کی وائف کو ہوش آگیا ہے۔وہ آپ سے ملنے کی صد کر رہی ہیں۔"

جی میں آتا ہوں۔"اس نے مرے ہوئے دل سے کہا تھا اور اٹھ کر کمرے کی جانب بڑھا تھا جہاں مشعل تھی۔

وہ آہستہ آہستہ اپنی آنکھوں کو کھول رہی تھی۔اس کے ہواس آہستہ آہستہ بحال ہو رہے تھے۔سب سے پہلے نظر قریب کھڑی ایک نرس پر پڑی تھی۔

مشعل کی پلکوں کی لرزش کو دیکھتے وہ مشعل کی جانب جھکی۔

امی۔۔۔"مشعل نے نقاہت زدہ آواز میں کہا۔ "

آپ کی مدر تو شاید گھر گئی ہیں۔۔۔کچھ دیر میں آتی ہوں گی۔"نرس نے" نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

سہیر۔۔۔۔پلیز میرے سہیر کو بلادیں۔" مشعل نے تڑپ کر کہا تو نرس "
باہر چلی گئی اور مشعل کی بے چینی بڑھ گئی نرس کچھ دیر بعد لوٹی تو مشعل
نے پوچھا۔

"میرے ہسبینڈ نہیں آئے؟"

جی انھیں انفارم کر دیا ہے آتے ہوں گے۔" مشعل کے لیے انتظار "
مشکل ہو رہا تھا۔آج صبح ہی جب اسے ہوش آیا تو وہ ماں باپ سے ملی تھی
مگر سہیر نہیں آیا تھا مشعل کے ذہن کے پردے پر بار بار وہ منظر لہرا رہا تھا
جس نے اسے اس حال تک پہنچایا تھا۔اسے سہیر کی فکر ستانے لگی۔وہ پھر
بے ہوش ہو گئی تھی اور اب ہوش آیا تھا تو سہیر سے ملنے کی صد کرنے لگی
تھی۔وہ آہستہ قدموں سے کمرے میں داخل ہوا تھا۔ مشعل نے اٹھ کر
بیٹھنا چاہا تھا جس میں نرس نے اس کی مدد کی تھی۔

سہیر!" مشعل اسے نم آنکھوں سے دیکھنے لگی۔وہ آہستہ آہستہ بیڈ کے "
قریب آیا تھا۔

کیسی ہیں آپ؟"نرم لہجے میں سوال کیا۔"

آپ کیسے ہیں؟آپ کو گولی لگی تھی سہیر؟ٹھیک تو ہیں آپ؟"مشعل"

نے فوراسہیر کا ہاتھ تھامتے پوچھا۔

میں ٹھیک ہوں مشعل۔۔۔۔۔"مشعل نے فوراًہاتھ بڑھا کر اس کی"

کنپٹی کو چھوا تھا جہاں زخم کا نشان ابھی بھی باقی تھا۔مشعل کے چھونے پر

اس نے آنکھیں بند کر کے لمس کو محسوس کیا تھا۔

آپ آرام کریں مشعل!ڈاکٹر نے زیادہ بات کرنے اور ٹینشن لینے سے"

منع کیا ہے۔"مشعل کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹاتے کہا تھا۔

سہیر!"مشعل نے نم آنکھوں کے ساتھ اسے پکارا تھا۔سہیر کے اندر"

مشعل کو ہوش میں دیکھ کر کوئی گرم جوشی نا تھی۔

ہمم۔۔۔۔۔"اس نے جواباًہنکار بھرا۔"

ساحر!" مشعل کے استفامیہ انداز میں ساحر کا نام لینے پر اس نے چونک" کر مشعل کو دیکھا تھا۔آنکھوں ایک بار پھر ڈبڈبا گئیں تھیں جنھیں اس نے بڑی مشکل سے کنڑول کیا تھا۔

کیا ہوا سہیر!آپ کا بھائی ٹھیک ہے؟بولیں نا سہیر ساحر ٹھیک ہے؟میں" نے امی اور بابا سے بھی پوچھا انھوں نے جواب نہیں دیا آپ بتائیں ناں۔" مشعل نے بے چینی سے پوچھا تھا نظریں سہیر کے چہرے پر ہی جمی تھیں جس نے ماتھے پر بل ڈالے مشعل کو دیکھا۔

جواب دیں سہیر!" مشعل نے ایک بار پھر جواب طلب کیا۔"

مر گیا ہے وہ!" سہیر کہہ کر باہر نکل گیا تھا اور پیچھے مشعل کی آنکھوں" سے آنسو کا سیلاب رواں ہو گیا تھا۔اسے سہیر کی باتوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا۔

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔ساحر نہیں مر سکتا۔۔۔۔۔سہیر!سہیر کیا" کریں گے؟" مشعل نے تڑپ کر روتے ہوئے کہا جب نرس آ کر اسے

واپس تکیے پر ڈالا تھا اور اسے پر سکون رہنے کو کہا۔ مگر اس کے دل میں بے انتہا درد اٹھا تھا۔ وہ سمجھ نہیں پائی کہ وہ ساحر کی موت پر اداس ہے یا سہیر کے نقصان پر۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ مشعل کے روم سے باہر آیا جہاں باہر تک وہ مشعل کے رونے کی آواز سن پا رہا تھا۔ مشعل کی آنکھوں میں ساحر کے لیے آنسو دیکھ کر اسے اذیت ہوئی تھی۔ وہ مذید الجھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔ جتنا وہ جانتا تھا یا سمجھ پایا تھا کہ مشعل ساحر سے نفرت کرتی تھی تو وہ آنسو شاید ہمدردی کے ہو سکتے ہیں۔ اپنے دل کو سمجھاتا وہ گہرے سانس لیتا خود کو کمپوز کر رہا تھا جب ہاجرہ اور سلیمان صاحب جلدی جلدی چلتے اس جانب آئے تھے۔

سہیر بیٹا مشعل!"ہاجرہ نے آتے ہی پوچھا تھا۔"

"جی وہ ہوش میں ہیں آپ جا کر مل لیں۔"

تم ملے۔۔۔۔۔"ہاجرہ نے اس کی بات کاٹتے پوچھا۔"

جی!"یک لفظی جواب دیتا وسلیمان صاحب کو ایک نظر دیتا وہ واپس"

ویٹنگ روم کی جانب بڑھ گیا۔

ہاجرہ بیگم اندر گئی تھیں جہاں مشعل لیٹی بے آواز آنسو بہا رہی تھی۔

کیا ہوا میری بچی؟سہیر ملا تم سے؟"ہاجرہ بیگم نے اس کے گال"

سہلائے۔ مشعل نے اثبات میں سر ہلاتے ماں کا ہاتھ تھام لیا۔

امی وہ بہت دکھ بہت تکلیف میں ہے۔۔۔اس نے اپنا بھائی کھویا"

۔۔۔۔۔"مشعل رونے لگی۔

مشعل بیٹا آپ زیادہ بات مت کریں ڈاکٹر نے ریسٹ کرنے کو کہا"

ہے۔"سلیمان نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

لیکن بابا آپ نے دیکھا سہیر کو؟" مشعل نے بہتے آنسوؤں کے ساتھ "
کہا۔

ہاں بیٹا وہ بہت تکلیف میں ہے پر وقت بہت بڑا مرہم ہے اس کے زخم "
بھی کبھی نا کبھی بھر جائیں گے۔" سلیمان صاحب نے افسردگی سے کہا۔

اس کا یہ زخم کبھی نہیں بھر پائے گا بابا۔۔۔۔" مشعل نے خود کلامی کے "
انداز میں ناجانے کس احساس کے تحت کہا تھا اور آنکھیں موند کر تکیے سے
سر ٹیک دیا۔ بند آنکھوں سے آنسو ابھی بھی رواں تھے۔

Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مریم لغاری اجڑی حالت میں اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ ساحر کے
چلے جانے کے بعد سے وہ اسی حال میں تھی۔

کیاہو گیاہے مریم کب تک یہ سوگ مناؤ گی۔"مصطفٰی نے چڑ کر کہاوہ"
پچھلے دوماہ یہ مریم کو روتے اور پچھتاتے دیکھ رہا تھا۔
اگر تمھاری اولاد میں سے کوئی جاتااور یہی سوال میں تم سے کرتی توکیا"
کہتے تم ؟"مریم نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہتے مصطفٰی کی جانب
دیکھا۔
شرم آنی چاہیے مریم ہمارے بچوں کے بارے میں تم ایسا کیسے کہہ سکتی "
ہو؟"مصطفٰی نے بے یقینی سے مریم کو دیکھا۔
آج وہ ہمارے بچے ہو گئے مصطفٰی ورنہ پہلے تووہ تمھارے بچے ہوا کرتے "
تھے۔"مریم نے زخمی مسکراہٹ کے ساتھ کہاتو مصطفٰی کچھ پلوں کے لیے
لاجواب ہوا تھا۔
میں نے ناتو کبھی تمھارے بچوں کا براچاہاہے اور ناہی ان کو بددعادے"
رہی ہوں بس اتنا چاہتی ہوں کہ مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔۔تم چاہتے ہو

کہ اپنے بیٹے کا دکھ بلائے میں تمھارے ساتھ پارٹیزاٹینڈ کروں۔"مریم نے تاسف سے شوہر کو دیکھا تھا۔

مریم جس بیٹے کی تم نے کبھی پرواہ نہیں کی اس کے لیے اب یہ سوگ" کیوں؟انھیں چھوڑ کر تم خود آئی تھی تواب کیسے دیکھانے کو یہ ناٹک کر رہی ہو؟"مصطفٰی تلخ لہجے میں مریم کو طنز کرنے سے باز نہیں آیا۔

جانتی ہوں کہ خود غرض ہوں۔۔۔۔۔۔غلط کیا میں نے اپنی اولاد کو چھوڑ' آئی ماں ہوتے ہوئے بھی انھیں بن ماں کے جیناپڑا سب صحیح ہے مگر جب اپنے پیدا کئے ہوئے کو مرتا دیکھو تو وہ بہت تکلیف ہوتی ہے۔میں بھی اسی تکلیف سے گزر رہی ہوں مصطفٰی اگر میری تکلیف کم نہیں کر سکتے تو اپنی تلخ باتوں سے اسے مذید بڑھاؤ مت۔"مریم نے آنسوؤں کے ساتھ شوہر سے منت کرتے انداز میں کہا تھا جس پر مصطفٰی لاجواب ہوتا اپنے لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہو گیا۔

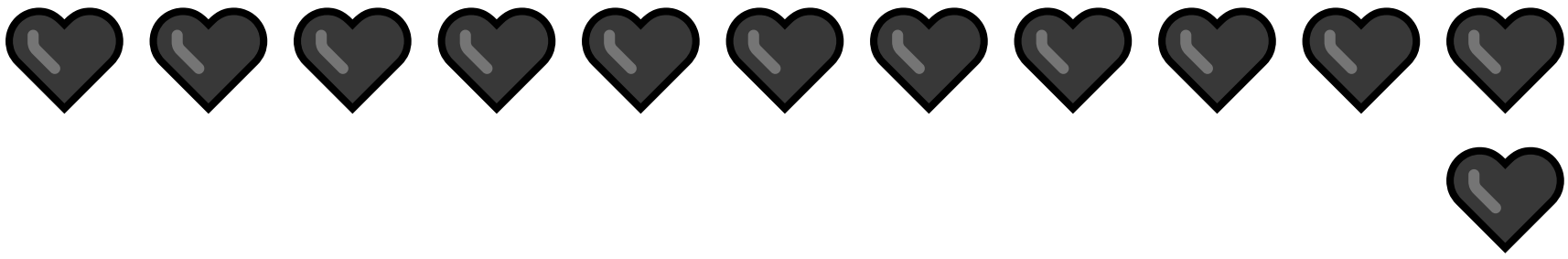

ایمان کو مشعل کے کومہ سے باہر آنے کی خبر ملی تو وہ بھاگتی دوڑتی اپنی ماں کے ہمراہ ہاسپٹل آئی تھی۔ جہاں باہر ہی اس کی ملاقات موحد سے ہو گئی۔ موحد اسے تفصیلات سے آگاہ کرتا اپنے ساتھ اندر لایا۔

ایمان مشعل کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ وہ اس سے ڈھیر ساری باتیں کرنا چاہتی تھی مگر ڈاکٹر نے فلوقت اسے آرام کرنے کو کہا تھا۔ ایمان نے ماں کو گھر بھیج دیا تھا اور

خود اس کا ارادہ مشعل کے ساتھ رہنے کا تھا۔

اب پچھلے چار گھنٹے سے ہاسپٹل میں تھی اور گزشتہ واقعات اور موجودگی صورت حال پر غور کر رہی تھی۔

کیا سوچ رہی ہو؟"موحد ایمان کے پاس ہی کچھ فاصلے پر بیٹھ کر پوچھنے لگا۔

جو سب ہو گیا اور جو آگے ہونے والا ہے اسی کے بارے میں۔"ایمان" نے صاف گوئی سے کہا۔

سب بہت غیر یقینی ہے۔۔۔اتنا جلدی سب بدل گیا ایمان نا جانے کیسے " ہم اس سچویشن سے باہر نکلیں گے؟"موحد نے افسردگی سے کہا۔

آپ فکر مت کریں موحد بھائی یہ وقت بھی گزر جائے گا۔"ایمان نے" بھی افسردہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

تم اس کے ساتھ رہنا۔۔۔تم جانتی ہو نا اسے تمھارے ساتھ کی" ضرورت ہے وہ ماں بابا ہم سب سے اتنے آرام سے اپنے دل کی بات نہیں کرتی جتنے آرام سے وہ تم سے سب کہہ دیتی ہے۔"موحد نے ایمان سے گزارش کی۔

آپ کو کہنے کی ضرورت نہیں ہے موحد بھائی میں جانتی ہوں۔۔۔وہ" میری دوست نہیں میری بہن ہے۔آپ بے فکر رہیں۔۔۔۔۔اور سہیر بھائی۔۔۔۔۔۔"ایمان نے اپنا سوال بیچ میں چھوڑ دیا۔

وہ آئے تھے مشعل سے مل گئے ہیں۔۔۔اور ان کے ملنے کے بعد سے وہ" کچھ مطمین ہوئی ہے اور ساحر کی موت سے وہ کچھ الجھن کا شکار!"موحد نے ارد گرد چلتے پھرتے لوگوں کو دیکھتے کہا۔

ZNZ Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

چند دن ہاسپیٹل میں گزارنے کے بعد مشعل کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا مگر مکمل احتیاط کا کہا گیا تھا۔

سب لوگ مشعل کو لے کر گھر چلے گئے تھے ایمان ہما وقت مشعل کے ساتھ تھی۔ وہ دونوں اس وقت مشعل کے کمرے میں تھی۔ مشعل آرام کر رہی تھی اور ایمان عمار سے بات کر رہی تھی جب مشعل جگی تھی۔

مانی ایک دن کے بعد سہیر مجھ سے ملنے نہیں آئے؟" کسی خیال کے تحت" مشعل نے ایمان سے پوچھا جس پر ایمان نے چونک کر مشعل کو دیکھا تھا۔

ہاں مشی وہ آئے تھے تم سو رہی تھی اور جگانا مناسب نہیں سمجھا۔""

ایمان نے بہانہ گھڑا۔

نہیں مانی میں جانتی ہوں وہ نہیں آئے۔۔۔۔امی اور بابا بھی یہی بات کر" رہے تھے۔" مشعل نے افسردگی سے کہا۔

مشی تو جانتی تو ہے وہ اپ سیٹ ہیں کافی تو نہیں جانتی پچھلے دو ماہ میں" انھیں کیسے سب نے مل کر کسی حد تک نارمل کیا ہے۔" ایمان نے مشعل کو تسلی دیتے ہوئے پچھلے دو ماہ کا ذکر کیا۔

مانی مجھے بتاؤ ناں کیا کیا ہوا پچھلے دو ماہ میں؟" مشعل نے استفسار کیا۔'

کچھ نہیں اس حادثے کے بعد سب کی زندگیاں بدل گئی مگر سب سے "
زیادہ اثر انداز آفندی ہاؤس ہو جس کی وحشتوں میں فقط اضافہ ہی
ہوا۔۔۔۔۔بہت مشکل سے حالات کسی حد تک نارمل ہوئے
ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"ایمان نے گزرے دنوں کو سوچتے ہوئے سرسری
انداز میں کہا۔
مجھے سب تفصیل سے بتاؤ نا ایمان۔" مشعل نے ایمان کا ہاتھ تھامے "
پوچھا۔
کیا بتاؤں میرے اور عمار کی رخصتی کی تاریخ طے ہونے والی تھی اور میں "
نے کہہ دیا کہ جب تک میری مشی ٹھیک نہیں ہوتی میں نہیں کر رہی کوئی
شادی۔"ایمان نے بات کا رخ بدلنے کی کوشش کی تھی مگر مشعل کے
گھورنے پر ایمان نے نظریں پھیر لی۔
اور پچھلے مہینے انیتا کی بھی تو شادی ہو گئی ہے۔"ایمان نے مشعل کا ہاتھ "
چھوڑتے اٹھ کر بک شیلف کی جانب جاتے کہا تھا۔

کیا؟" مشعل کو بے انتہا حیرت ہوئی۔"

کس سے کی انیتا نے شادی؟" مشعل کی حیرت و بے یقینی سے آنکھیں وا"

کئے پوچھا۔

اپنے کزن جواد سے۔" ایمان نے سنجیدگی سے بتایا۔"

بیچاری انیتا ساحر کو کتنا چاہتی تھی نا۔۔۔" مشعل نے تبصرہ کیا۔"

ساحر کبھی انیتا سے شادی نا کرتا وہ اسے پہلے ہی واضح انکار کر چکا تھا۔""

ایمان نے فوراً کہا۔

"ہاں اور میں خود کو ان دونوں کا قصوروار سمجھتی ہوں انیتا اور ساحر۔۔۔"

مشعل پلیز اپنی یہ فضول گوئی چھوڑ دو تمھاری کسی معاملے میں کوئی "

غلطی نہیں۔۔۔ آج تک سہیر ساحر انیتا جس جس نے جو جو سہا وہ ان کے

نصیب میں تھا۔اس لیے کسی کے نقصان اور پریشانی کے لیے کسی دوسرے

"کو الزام دینا بے جا ہے۔

توسب مریم لغاری کو کیوں الزام دیتے ہیں؟ اگر سب نے اپنے اپنے حصے " کے دکھ جھیلے ہیں تو مریم لغاری کو کیوں مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہے۔" مشعل نے کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھتے سوال کیا۔ مشعل کی بات پر ایمان کے غصے کا گراف بڑھ گیا۔

مشعل وہ اپنی خوشی کے لیے اپنے بچوں کو بے یار و مددگار چھوڑ گئی تھی" اس لیے اسے الزام دیا جاتا ہے اور اسے الزام دینے والے میں یا تم نہیں خود اس کے بیٹے تھے۔ کیونکہ ان کو دانستہ دکھ پہنچا کر گئی تھی اور تم اس عورت کے لیے نرم گوشہ رکھتی ہو جس نے اپنے ایک بیٹے کی موت کا ذمہ دار اپنے ہی دوسرے بیٹے اور تمھیں قرار دیا۔" ایمان نے غصے سے سخت لہجے میں کہا۔

کیا مطلب؟" مشعل نے ناسمجھی سے پوچھا۔"

جب تم ہاسپٹل میں اپنی زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی تھی۔۔۔۔" تب وہ عورت اپنے ساحر کے مر جانے کا الزام سہیر اور تم پر لگا رہی تھی

سب کے سامنے اس نے اپنے ہی بیٹے پر الزام لگایا یہ سوچے بنا کہ وہ بھی ابھی موت کے منہ سے نکل کر آیا ہے اپنے جان سے پیارے بھائی کی موت کا صدمہ برداشت کر رہا ہے۔ کیونکہ اسے لگا کہ اس کے ایک بیٹے نے دوسرے کے حصے کی خوشیاں چھین لی۔۔۔۔وہ سچ سے ناواقف تھی شاید یہ بھی جانتی نہیں تھی کہ ساحر نے خود یہ نکاح کروایا تھا جو بھی ہوا وہ سہیر بھائی یا تمھاری غلطی نہیں تھی اور وہ تو کچھ بھی نہیں جانتی بس وہ اتنا جان گئی تھی کہ ساحر بھی تمھیں چاہتا تھا۔ یہ تو اچھا ہوا کہ یہ بات آنٹی انکل اور موحد نے نہیں سنی۔ "ایمان غصے میں کافی کچھ بول گئی اور اسے احساس بھی ہو گیا کہ وہ ضرورت سے زیادہ بول چکی ہے۔ جو اسے مشعل کے ایک نقطے پر اٹک گیا۔ سامنے نہیں کہنا چاہیے تھا۔ مشعل کا ذہن یہ میں نے کیوں نہیں سوچا۔۔۔۔سہیر کا رویہ اس وجہ سے میرے ساتھ " "ایسا ہے کہ ان کا بھائی مجھ۔۔۔۔

حد ہے مشعل تم خود سے مفروضے بنانا بند کرو۔"ایمان نے مشعل کی" بات کاٹی۔

نہیں مانی ضرور یہی وجہ ہے کہ سہیر بس ایک بار ملنے آئے مجھ سے ورنہ" وہ تو بہانہ ڈھونڈتے تھے مجھ سے ملنے کے۔۔۔۔۔شاید انھیں بھی لگتا ہے۔" مشعل نے دکھ اور پریشانی کی ملی جلی کیفیت میں کہا

نہیں ایسا نہیں ہے وہ بہت اپ سیٹ ہیں مشعل۔۔۔۔۔وہ دونوں بھائی" ایک دوسرے کے لیے کیا تھے یہ تم اچھے سے جانتی ہو مشعل اب اتنا مار جن تو دوانھیں۔"ایمان نے مشعل کی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔

تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔" مشعل نے گہری سوچ میں ڈوب گئی۔"

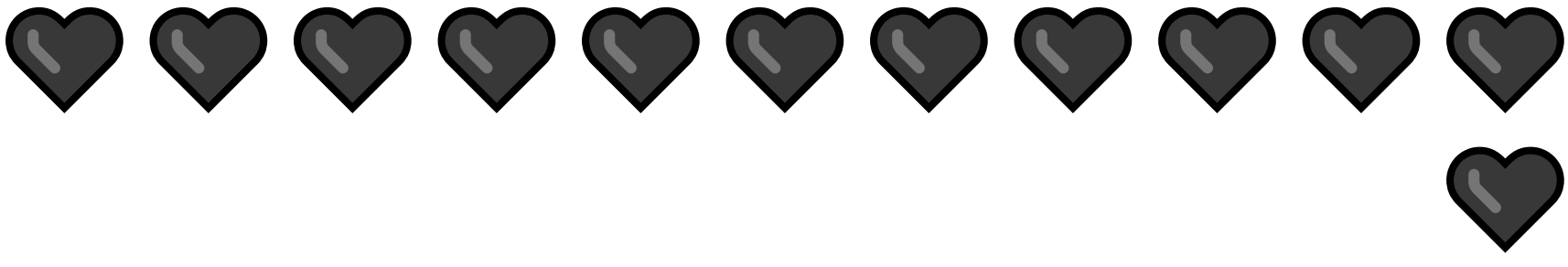

جواد نواز ہاؤس کے لان میں کھڑا نظریں فون پر ٹکائے ہوئے بہت گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ چہرے پر سنجیدگی کی گہری پرچھائی تھی۔

کیا سوچ رہے ہو جواد؟" صوفیہ نواز نے باہر آتے ہوئے بھانجے سے "

پوچھا۔

نتھنگ آنی آئیں۔" جواد نے فون جیب میں ڈالتے کہا۔ صوفیہ نے گہری "

نظروں سے جواد کو دیکھا۔

ایسے تو مت دیکھیں یار۔" جواد نے ہنس کر کہا۔ "

تم دونوں میں کیا چل رہا ہے جواد؟ کہیں سے لگتا ہے کہ تم دونوں نئے "

شادی شدہ جوڑا ہو؟ مجھے لگتا ہے مجھے ہی اس رشتے پر زور نہیں دینا چاہیے

تھا۔" صوفیہ نے افسردگی سے کہا۔

ایسا کیوں کہہ رہی ہیں آنی یونو انیتا میرے لیے کتنی خاص ہے۔" جواد نے "

صوفیہ کا ہاتھ تھامتے کہا۔

اور تم؟ تم اس کے لیے کتنے خاص ہو؟"صوفیہ نے سوال کیا جس پر جواد" نظریں چرا گیا۔

آنی اسے وقت چاہیے اس نے وعدہ کیا ہے وہ کوشش کرے گی۔"جواد" نے لب کچلتے کہا۔

اس نے وعدہ کیا ہے وہ کوشش کرے گی اور تم؟ تم کچھ نہیں کرو گے؟" ایسے منہ بنائے بیٹھے رہو گے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر؟"صوفیہ نے کڑھے تیوروں سے بھانجے اور داماد کو دیکھا۔

آنی اب داماد بن گیا ہوں تو پریشر آئز کرنے لگی ہیں۔"جواد نے ماحول کی" کثافت مٹانے کو کہا۔

یہی تو غلطی ہوئی تم بھانجے ہی اچھے تھے داماد بنا کر تمھاری ساری خوشیاں" جیسے چھین لی ہیں۔وہ پہلے والا ہنستا مسکراتا جواد کہیں نظر نہیں آتا۔ہر وقت یہ سنجیدہ سا جواد نہیں دیکھنا مجھے۔"صوفیہ نے خفگی سے کہا۔

آنی ایسا کچھ نہیں ہے ہم خوش ہیں ایک ساتھ۔"جواد نے صوفیہ کو مطمئن" کرنا چاہا۔

تم دونوں ساتھ تو ہو پر خوش نہیں ہو۔اتنی بچی نہیں ہوں جو سمجھ نہیں" پاوں۔۔۔۔جانتی ہوں کہ وہ سہیر کی وجہ سے آفس میں بزی ہے مگر آفس سے آکر یا سنڈے کو ہی تم دونوں کچھ وقت ساتھ بیتاو گھومو پھرو لیکن نہیں۔اس لڑکی کا دماغ تو ٹائم سے ہی ٹھکانے لگے گا اپنے باپ پر گئی ہے ضدی اور ہٹ دھرم۔"صوفیہ نواز آج خوب غصے میں تھی پچھلے ایک مہینے سے وہ جواد اور انیتا کو نوٹ کر رہی تھیں جو شادی تو کر چکے تھے مگر ان میں پہلے سے بھی زیادہ دوری گئی تھی۔اور اس بات کا ذکر صوفیہ کی بہن نے بھی کیا تھا جس پر صوفیہ کو اپنی بیٹی کے رویے پر کافی شرمندگی ہوئی تھی۔

آنی آپ کو مجھ پر بھروسہ ہونا ہو مجھے خود پر بھروسہ ہے میں اس کا دل" جیت لوں گا۔آپ فکر مت کریں۔"جواد نے تسلی دی۔

جانتی ہو پر بہت دیر مت کر دینا بیٹا وقت گزر جائے تو رشتوں میں وہ" چارم نہیں رہتا۔"صوفیہ جواد کے گال سہلاتے وہاں سے چلی گئی تھی اور انیتا سے اس سلسلے میں بات کرنے کا ارادہ رکھتی تھیں۔

جواد کے چہرے پر جو مسکراہٹ صوفیہ کی موجودگی میں تھی وہ اب معدوم ہو کر گہری سنجیدگی میں بدل گئی تھی اس کا ذہن ایک بار پھر دو مہینے پہلے کے واقعات کی جانب چلا گیا تھا جب انیتا بہت ٹوٹ گئی تھی آفندیز کے ساتھ ہوا واقع آفندیز کے ساتھ ساتھ انیتا کو بھی توڑ گیا تھا مگر جواد کے ساتھ نے اسے بہت ہمت دی تھی اس نے آفس کا سارا بوجھ اپنے سر لے لیا تھا اس کا زیادہ وقت آفندی ہاؤس میں گزرتا تھا اس لیے صوفیہ نواز نے صحت خرابی کا بہانہ کر کے انیتا کو مجبور کر دیا تھا کہ وہ جواد سے جلد شادی کر لے انیتا کے پاس بھی انکار کی کوئی وجہ تھی نہیں ہوں جواد اور انیتا کی شادی ہو گئی تھی مگر انیتا نے اس رشتے کو استوار کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی تھی اور جواد سے وقت مانگ لیا تھا جو جواد نے خوشی خوشی دے دیا تھا وہ انیتا کا

انتظار کرنے کو تیار تھا مگر اس کا یہ انتظار کافی لمبا ہونے والا تھا کیونکہ ایک مہینہ گزرنے کے بعد بھی انیتا میں کوئی بدلاؤ نہیں آیا تھا پہلے جوان میں کزنز ہونے کے ناطے بات چیت اور فرینکنیس تھی وہ اب سرسری اور ضرورتاً کی جانے والی گفتگو بن چکی تھی۔ جواد نے بھی کچھ وقت کے لیے انیتا کو اس کے حال پر چھوڑ دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ مگر خود وہ اندر ہی اندر جل رہا تھا۔ اپنے پیار کو پا کر بھی نہیں پا سکا تھا اور تکلیف شدید تھی اس لیے وہ انیتا کو دکھ بھی جانتا تھا جس نے اپنے پیار کو کھویا تھا۔ وہ خود تکلیف میں تھا انیتا کی وجہ سے مگر انیتا کو مارجن دے دیتا تھا۔

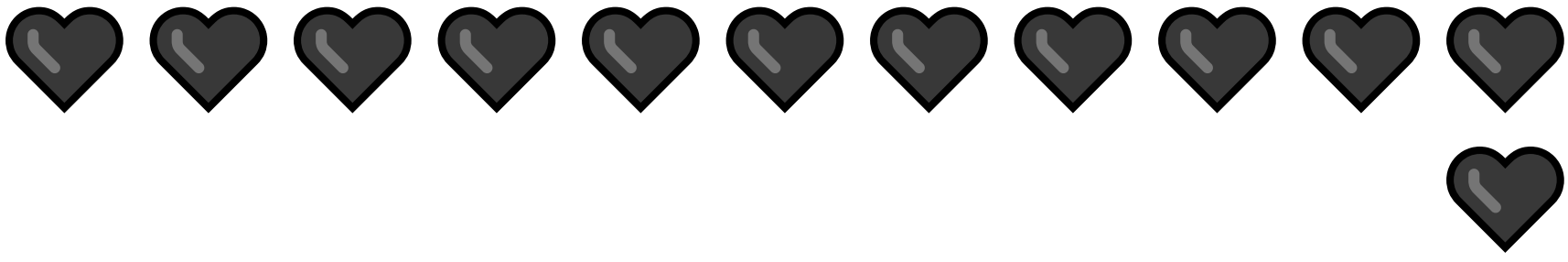

گہری اداس شام آفندی ہاؤس پر اپنے پر پھیلا چکی تھی۔انیکسی کی نیم تاریکی میں وہ وجود دنیا جہاں سے بے نیاز پیانو پر کہنیاں ٹکائے اور سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھا کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔دل عجیب کشمکش کا شکار ہو رہا تھا کبھی کہتا تھا کہ جاؤ اور مشعل کا پتہ کر کے آؤ اور اگلا ہی پل چند الفاظ سماعتوں میں گونجتے اس کا ارادہ بدل دیتے تھے۔

کیا حیال ہے سہیر؟ایک اور قربانی میرے لیے؟" وہ اپنی جگہ سے اٹھ " کھڑا ہوا۔۔۔۔

میرے پیارے بھائی اگر میں آج تمھیں مار دیتا ہوں تو؟تو مشعل میری " ہو سکتی ہے۔۔۔" یہ الفاظ اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے تھے وہ مٹھیاں بھینچے اس سب سے جان چھڑانے کی کوشش کر رہا ہے مگر کامیابی نصیب نہیں ہو رہی تھی۔ پچھلے دو ماہ سے یہی سب ہو رہا ہے۔

میں بھول کیوں نہیں پا رہا سب کچھ۔"اس نے بے بسی سے ہاتھ سامنے " دیوار پر مارتے کہا۔

جانتا ہوں کہ تم سہیر کے لیے بہت اہم ہو مگر کیا تم جانتی ہو کہ تم میرے" لیے کیا ہو؟ نہیں جانتی نا اندازہ نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔ مگر سہیر تم سے بھی زیادہ اہم ہے میرے لئے اسے کھو نہیں سکتا۔۔۔۔۔ رہی بات تمھاری تو تمھیں اس سے چھین نہیں سکتا تو اس کے ساتھ دیکھ بھی نہیں سکتا۔۔۔۔۔

"اپنے بھائی کی موت کے ساتھ ساتھ یہ الفاظ اس کی اذیت کو بڑھا رہے تھے۔۔۔۔۔ ان الفاظ کی حقیقت سے واقف ہوتے ہوئے بھی۔۔۔۔۔ اور پھر اس کی ماں کا رویہ بھی تو تھا۔ اصل بات سے ہٹ کر وہ اس بات کو اپنے ذہن سے فراموش نہیں کر پا رہا تھا۔ وہ شدید الجھا ہوا تھا اور اس الجھن کو بڑھانے کے لیے قریب پڑا فون بج اٹھا تھا جس کی سکرین پر لکھا لائف لائن کے لفظ نے اس کو اذیت کے بلند ترین مینار پر کھڑا کر دیا۔ وہ زخمی نظروں سے فون سکرین کو دیکھ رہا تھا جو بج بج کر خود ہی خاموش ہو گیا تھا۔ اگلے پل میسج ٹون بجی تھی اور ان باکس میں ایک اور ان ریڈ میسج کا اضافہ ہوا تھا۔ جیسے کھولنے کی زحمت اس نے نہیں کی تھی۔ پچھلے دو دنوں میں

مشعل متعدد بار اسے میسج کر چکی تھی مگر کال نہیں کی تھی۔ مگر اس نے کسی میسج کا جواب دینا تو دور اٹھا کر ان باکس کو کھولا تک نہیں تھا۔

فون پھر سے بجنے لگا تھا۔ بلآخر اس نے فون ریسیو کر کے کان سے لگایا تھا جب دوسری جانب سے فوراً بے چین آواز ابھری تھی۔

" ! ہیلو"

کیسی ہیں مشعل !" اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔ اسے اپنا آپ مشعل کا" مجرم لگنے لگا تھا۔ بنا کچھ کہے ہی وہ خود کو مشعل اور اپنے بھائی کا مجرم ماننے لگا تھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ مشعل کو نظر انداز کر رہا تھا۔

ٹھیک نہیں ہوں میں۔۔۔۔" مشعل کی آواز میں آنسوؤں کی آمیزش" تھی۔

آئی ایم سوری مشعل میں آپ سے ملنے نہیں آ سکا۔" اس نے مشعل کے" کوئی شکوہ کرنے سے پہلے ہی اعتراف کر لیا۔

سزا دینا چاہتے ہیں مجھے ؟" مشعل نے اداسی سے پوچھا۔"

آپ کو کیسی سزا؟"نا سمجھی سے سوال کیا۔"

کیونکہ میں نے آپ سے ساحر کے دل کی بات چھپائی۔"مشعل نے"

صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔

آپ نے یہ بات کیوں چھپائی تھی؟"فوراً سوال آیا لہجے میں الجھن اور بے"

چینی واضح تھی۔

کیونکہ میں آپ کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی سہیر۔اور ساحر نے بھی"

پہلی ملاقات کے بعد سے کبھی مجھ سے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔ہاں اس نے

سختی سے منع کیا تھا کہ آپ سے اس سلسلے میں بات نا کروں کیونکہ وہ آپ

کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔بہت پرواہ تھی اسے آپ کی تب ہی تو

آپ کو بچا کر خود موت کو گلے لگا گیا۔"مشعل نے نم لہجے میں کہا۔اور

مقابل کی مشکل مذید بڑھا دی۔

آپ کیوں رو رہی ہیں مشعل؟کیا یہ آنسو ساحر کے لیے ہیں؟"مبہم لہجے"

میں کیا گیا سوال مشعل کو چونکا گیا تھا۔

میں آپ کے لیے پریشان ہوں سہیر!" مشعل نے اپنی صفائی پیش کی۔"

ہمم۔۔۔۔۔۔جواباً وہ کچھ نا بولا۔

سہیر آپ خفا ہیں مجھ سے۔۔۔۔۔۔میرا دل بہت گھبراتا ہے۔۔۔۔پلیز" مجھے لے کر کوئی بدگمانی اپنے دل میں مت بیٹھایئے گا۔" مشعل نے اپنے خوف کا اظہار کیا۔

ایسا کچھ ہیں ہے میں جانتا ہوں آپ کے دل میں بس اپنے سہیر کی محبت" ہے۔۔۔۔اس بات کو لے کر کبھی کوئی بدگمانی نہیں آسکتی مشعل۔" صداقت سے بھرپور لہجے میں کہا گیا تھا۔

سہیر آپ پلیز مجھ سے ملنے آئیں میں بہت سی باتیں کرنا چاہتی" ہوں۔۔۔بہت کچھ بتانا چاہتی ہوں۔" مشعل نے منت کرتے کہا۔

ابھی آج آپ ریسٹ کریں میں کل آؤں گا آپ سے ملنے۔" وہ اپنے اندر" کے گلٹ میں مشعل کو جلانا نہیں چاہتا تھا۔

میں آپ کا انتظار کروں گی۔" مشعل کی آواز میں خوشی وہ واضح محسوس" کر سکتا تھا۔

خدا حافظ !" وہ کال کاٹ کر واپس اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔" سکون تو کہیں نہیں تھا مگر اب باقی کا وقت وہ یہاں نہیں گزارنا چاہتا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

شان اس وقت آفس میں موجود تھا اور کچھ فائلز دیکھ رہا تھا اور سمیع انیتا کے ساتھ ابھی میٹینگ سے لوٹا تھا۔ اور سیدھا شان کے پاس آیا تھا۔

"آیئے سمیع بھائی۔۔۔میٹینگ ٹھیک رہی؟"

ہاں ٹھیک تھی شان مجھے انیتا میم کے ساتھ سائٹ پر جانا ہے تم پلیز یہ پیپرز گھر جا کر سر سے سائن کروالو۔" سمیع نے ایک فائلز شان کی جانب کھسکاتے کہا اور خود کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

"جی میں کروالیتا ہوں۔ ویسے سر کو اب آفس جوائن کر لینا چاہیے۔ ایسے تو دشمن اور شیر ہو گا یہ دیکھ کر کہ وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بیٹھ گئے ہیں۔" شان نے اپنا نظریہ پیش کیا۔

"ہاں میں بھی سوچ رہا تھا اور سر کو منانے کے لیے یہ کچھ انفارمیشن ہے اس کو ویری فائی کر دو مجھے امید ہے یہ سچ جان کر سر ضرور کچھ نا کچھ کریں گے شاید ایسے ہی ہم انھیں واپس نارمل کر سکیں۔" سمیع نے ایک پیپر شان کی جانب بڑھایا۔

شان نے پیپر پر نظر ڈال کر سمیع کی جانب دیکھا۔

"ونڈرفل! اسی کی تو تلاش تھی۔" شان نے پرجوش انداز میں کہا۔"

ہاں پر ابھی سر یا کسی کو بھی اس بارے میں مت بتانا ابھی اپنے طور پر اس کی ' ویری فیکیشن کرواؤ اور مزید ڈیٹیلز کا پتہ چلاؤ۔"

اوکے میں کل اس پر کام شروع کرواتا ہوں۔" شان نے پیپر جیب میں ڈالتے کہا۔اور آفس سے نکل آیا تھا۔اب اسے آفندی ہاؤس جا کر یہ پیپرز سائن کروانے تھے۔

اگلی صبح ایمان مشعل کے لیے کچن میں کھڑی تھی ہوش میں آنے کے بعد مشعل اب ریکور کر رہی تھی اور اس نے پہلی بار کچھ کھانے کی خواہش کی تھی۔۔۔۔وہ سہیر کے آنے کے وعدہ سے کافی خوش تھی اس لیے اس کا

موڈ بھی کافی اچھا تھا۔۔۔ صبح ہی اس نے تیاری شروع کر دی تھی۔اپنی حالت کو درست کرنا چاہتی تھی جو اتنی لمبی بیماری کے باعث کافی خراب ہو چکی تھی۔اس کے لیے ایمان کچن میں مشعل کے لیے پاستا بنا رہی تھی کیونکہ ہاجرہ کسی رشتے دار کی عیادت کو گئی تھیں۔پاستا بناتی وہ مشعل کے کمرے میں گئی مگر مشعل کو واش روم میں دیکھ کر ایمان باہر لان میں آ گئی تھی اور موحد کے ساتھ لان میں بیٹھ گئی تھی۔اکتوبر کا مہینہ اپنے اختتام کے نزدیک تھا۔موسم سرما کا آغاز ہونے والا تھا اس لیے وہ دونوں صبح کی ٹھنڈی دھوپ میں بیٹھے تھے۔

ایمان سہیر کے متعلق کچھ کہنے لگی تھی جب اس نے مریم لغاری کو اندر آتے دیکھا۔

"یہ یہاں کیا کر رہی ہیں؟" ایمان کے کہنے پر موحد نے ایمان کی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے ہوئے کندھے آچکا دیئے۔

آپ یہاں؟"مریم کے قریب آتے ہی موحد نے خشک لہجے میں"
استفسار کیا۔اسے مریم کا ہاسپٹل میں کیا ہوا ناٹک یاد آیا تھا جو اس نے سب
کے سامنے کیا تھا ساحر کی موت کا ذمہ دار اپنے ہی دوسرے بیٹے اور مشعل
کر ٹھہرایا تھا جو دونوں ہی اس وقت بے ہوشی کی حالت میں ہاسپٹل میں
پڑے تھے۔سچ سے ناواقف وہ دکھ اور صدمے میں بس بولے جا رہی
تھی۔

مجھے مشعل سے ملنا ہے۔"مریم نے سادہ لہجے میں کہا تھا۔اس کا غرور"
اس کی اکڑ اس کا نخرہ جیسے اس کے بیٹے کے ساتھ ہی دفن ہو گیا تھا۔

"آپ جانتی ہیں وہ کومہ۔۔۔۔۔۔"

کومہ سے باہر آچکی ہے۔۔۔۔میں ہاسپٹل سے ہی آرہی ہوں۔مجھے اس"
سے ملنا ہے۔"ایمان کی بات سختی سے کاٹتے مریم نے کہا۔

تاکہ آپ پھر اسے موردالزام ٹھہرا سکیں۔"موحد شکوہ کرنے سے باز"
نہیں آیا۔

میں غلط تھی، غم اور غصے میں تھی۔اب ایسا نہیں ہو گا۔مجھے اس سے ملنے "
دو بس ایک بار۔میں نے غلط کیا اس کے ساتھ بھی اور اپنے بیٹے کے ساتھ
بھی اس کے غم کو نظر انداز کرتے اسے برا بھلا کہا اسے اس کی بھائی کی
موت کا ذمہ دار ٹھہرایا۔"مریم نے سکستہ لہجے میں کہا تھا۔اس کا لہجہ اس
کے الفاظ کی سچائی کا ثبوت دے رہا تھا۔

تو اب کیا چاہتی ہیں آپ؟"ایمان نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا تھا۔"
مجھے بس مشعل سے بات کرنی ہے۔"مریم نے اپنی بات پر زور دیا۔"
مجھے نہیں لگتا آپ کو مشعل سے ملنا یا بات کرنی چاہیے۔"موحد نے"
اعتراض اٹھایا اسی وقت مشعل لان میں آئی تھی۔

موحد بھائی میں ان کی بات سننا چاہتی ہوں۔"مشعل نے مضبوط لہجے"
میں کہا۔

مگر مشعل۔۔۔۔"ایمان نے کچھ کہنا چاہا جیسے مشعل نے ہاتھ اٹھا کر"
روک دیا۔

آپ آئیں میرے ساتھ۔" مشعل نے مریم کو دیکھتے کہا اور اسے لیے "
ڈرائنگ روم میں لے آئی۔

بیٹھیں!" مشعل نے صوفے کی جانب اشارہ کرتے کہا۔"

مشعل پہلے تو ڈسٹرب کرنے کے لیے سوری ڈیئر میں جانتی ہوں کہ "
تمھاری طبیعت ابھی پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی مگر میں ملنا چاہتی تھی تم
سے اس لیے جیسے ہی پتہ چلا کہ تمھیں ہوش آگیا ہے میں فوراً یہاں چلی
آئی۔ پچھلے دو ماہ میں میں نے تمھارے ہوش میں آنے کا بہت انتظار
کیا۔" مریم نے مشعل کے ساتھ ہی بیٹھتے کہا تھا۔

کیوں؟" مشعل نے یک لفظی سوال کیا۔ اسے مریم کی جانب سے اتنی "
گرمجوشی کی امید نا تھی۔

کیونکہ میں معافی مانگنا چاہتی ہوں اس سب کے لیے جو میں نے تمھارے "
بارے میں کہا جو تم نے خود سنا تو نہیں مگر تمھیں اب تک پتہ چل گیا ہو گا۔

میں سچ کہتی ہوں مشعل وہ سب میں نے بس اپنے ساحر کے دکھ میں کہہ دیا تھا۔"مریم نے افسردگی سے کہا۔

ساحر کے دکھ میں آپ ہمیشہ سہیر کا دکھ بھول جاتی ہیں۔"مشعل نے نا" چاہتے ہوئے بھی شکوہ کیا۔

بلکل ٹھیک کہتی ہو مشعل میں مگر میں کیا کروں تم نہیں جاتی میں نے" ساحر کا کتنا نقصان کر دیا۔۔۔۔اگر میں خود غرضی نا دیکھائی تو آج حالات الگ ہوتے میرا ساحر۔۔۔۔میرا ساحر زندہ ہوتا۔"مریم نے اپنے آنسو پونچھتے کہا۔

زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ ہے۔آپ کا وہ بیٹا بس اتنی ہی زندگی کے" کر آیا تھا پھر چاہے اس کی زندگی سکھ میں گزری ہو یا دکھ میں۔"مشعل نے درست بات کی تھی۔

تمھیں دکھ نہیں ہے اس کے مرنے کا؟"مریم نے ایک آس سے پوچھا" تھا مشعل نے بے ساختہ مریم کی جانب دیکھا۔

ہم دونوں ہی جانتے ہیں کہ وہ تمھارے لیے کیا فیل کرتا تھا تمھیں کیا" سمجھتا تھا۔" مریم نے مشعل کو کھوجتے انداز میں دیکھتے کہا۔

وہ مجھے بس اپنے بھائی کی امانت سمجھتا تھا اس نے خود میرا نکاح اپنے بھائی" سے کروایا تھا۔۔۔پہلی ملاقات میں اسے جو لگا وہ لگا اس کے بعد اس نے کبھی مجھے لے کر کوئی غلط حرکت یا غلط بات نہیں کی تھی نا کبھی اپنی حد کراس کی تھی۔وہ بس سہیر کو لے کر پوزیسیو تھا جو مجھے پہلے پریشاں کرتا تھا پھر میں سمجھ گئی اور وہ محسن ہے میرا مجھے عاقل افتخار سے بچانے والا مجھے میرا پیار دلانے والا۔۔۔ایسے انسان کے جانے کا دکھ کیوں نا ہو؟" مشعل نے ساحر کو سوچتے کہا۔

تم واقع میں بہت پیاری ہو مشعل جو میرے دونوں ہی بیٹے تمھارے" "پیچھے پاگل۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ پلیز ایک بات بار بار مت دہرائیں۔۔۔۔کیا یہی سب کہنے کے" لیے آپ مجھ سے ملنا چاہتی تھی۔" مشعل نے مریم کی بات کاٹتے کہا۔

نہیں میں جس بات کے لیے یہاں آئی تھی وہ تمھیں تحمل سے سننی" پڑے گی اور پلیز اگر تم سہیر سے محبت کرتی ہو تو اس کو کنسیڈر ضرور کرنا ۔۔۔۔"مریم نے موضوع کی جانب جاتے کہا۔

"جی آپ کہیں!" مشعل نے ماتھے پر بل ڈالے کہا۔ مریم لغاری اپنی بات کہتی گئی اور مشعل کے ماتھے کے بل گہرے اور انھوں میں گہری سوچ کی پرچھائی چھانے لگی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مریم کے جانے کے بعد مشعل بت بنی وہیں بیٹھی رہی تھی اور مریم کی بات پر غور کرنے لگی جو پہلے اسے عجیب لگی تھی مگر تھوڑا غور کر کے اسے وہ بات درست لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا کہہ رہی تھی وہ؟"موحد اور ایمان فوراً اندر آئے تھے۔"

ہاں کیا کہا؟" مشعل نے نا سمجھی سے ان دونوں کی جانب دیکھا۔"

مریم لغاری کیا کہہ رہی تھی تم سے؟"موحد نے پھر سوال دہرایا۔"

بس معافی مانگ رہی تھی اپنی باتوں پر جو وہ میرے اور سہیر کے بارے"
میں کہتی آئی تھی۔بہت شرمندہ ہیں کہہ رہی تھی کہ میں سہیر کو مناوں
کے وہ اپنی ماں کو معاف کر دے جو اپنے بھائی کی موت کے بعد ماں سے اور
بدضن ہو گیا ہے۔اور ایک بار بھی ماں سے ملا تک نہیں۔" مشعل نے
کھوئے کھوئے لہجے میں کہا۔

کیا تم ایسا کرو گی؟"ایمان نے سوال کیا۔

کوشش کروں گی مگر یہ سہیر اور پہلے والا سہیر بہت مختلف ہیں۔یہ سہیر"
میری بات نہیں مانتا۔صبح آنے کو کہا تھا دوپہر ہونے کو آئی ہے اور ابھی
تک نہیں آئے۔" مشعل نے رونی صورت بنا کر کہا۔

آتو رہے ہیں آج جب بھی آئیں اور کیا چاہتی ہو؟"موحد نے سوال کیا۔"

جو میں چاہتی ہوں وہ اب میں خود منواوں گی اور میں دیکھتی ہوں کہ مجھے " کیسے انکار کرتے ہیں مسٹر آفندی۔" مشعل نے مبہم انداز میں کہا تو ایمان اور موحد میں نظروں کا تبادلہ ہوا۔

کیا سوچ رہی ہو؟ کیا منوانا ہے؟" ایمان نے آگے آتے سوال کیا۔"

کچھ نہیں یہ تو سہیر کے آنے پر ہی کہوں گی۔ تم پاستا کھلاؤ مجھے۔" مشعل" نے بات بدلتے کہا تھا مگر اس کا انداز موحد کو الجھا گیا تھا۔

کیا مجھے انھیں پہلے آگاہ کر دینا چاہئیے۔" موحد نے خود سے سوال کیا تھا۔"

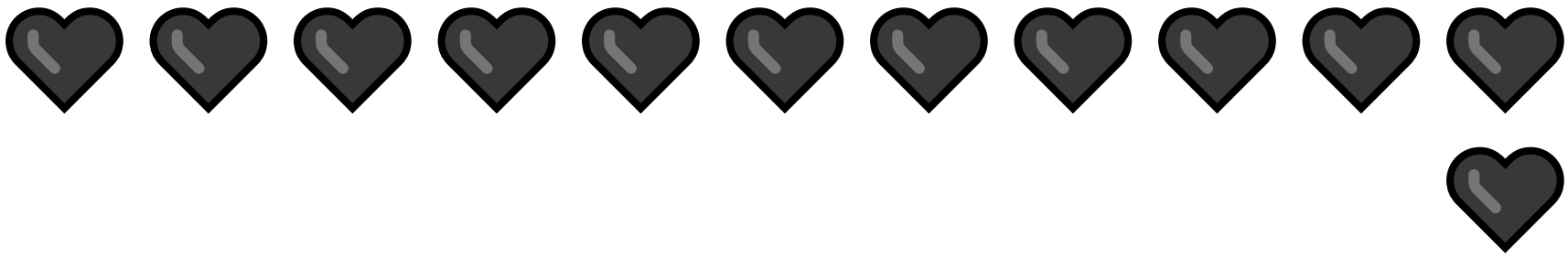

وہ آج تقریباً دو ڈھائی مہینوں بعد مشعل کے گھر آیا تھا پچھلی بار وہ نکاح والے دن آیا تھا۔ موحد نے اس کے لیے گیٹ کھولا تھا۔

کیسے ہیں؟ سوری آج آیا نہیں آپ کی طرف۔ وہ مشعل نے بتایا تھا آپ نے آنے کا وعدہ کیا ہے بس اس لیے۔ "موحد جواب باقاعدگی سے اس کے پاس جایا کرتا تھا آج اپنے نا جانے کی وجہ بتانے لگا۔

میں ٹھیک ہوں موحد اینڈ اٹس او کے مجھے اندازہ ہو گیا تھا۔۔۔اور پھر تم " اپنی ساری زندگی میرے لیے سب چھوڑ چھاڑ کر نہیں بیٹھ سکتے پہلے ہی تم نے اپنی جاب چھوڑ کر بہت بڑی غلطی کی ہے۔ "اس نے موحد کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا۔

وہ مجھے کچھ بتانا تھا۔ "موحد نے سر کھجاتے کہا۔ "

"ہاں کہو۔ "

آپ کی ماں یہاں آئی تھی مشعل سے ملنے۔ "موحد نے اس کے تاثرات " پر غور کرتے کہا۔

کیا کہہ رہی تھیں؟ کہیں مشعل کو کچھ برا بھلا تو نہیں کہا؟"لہجہ بے تاثر تھا۔

نہیں انفیکٹ کافی خوشگوار ماحول میں بات ہوئی ہے۔۔۔ مشعل بتا رہی" تھی اپنی باتوں کے لیے معذرت کر رہی تھیں اور ساتھ ہی مشعل سے کہا کہ وہ آپ کو منائے ان سے بات کرنے کے لیے۔"موحد نے بتایا۔

اور؟"موحد کی نگاہوں کی الجھن سمجھتے اس نے پوچھا۔"

کچھ تو ایسا تھا جو مشعل نے مجھ سے نہیں کہا مگر میں نے سوچا کہ آپ کو" "! آگاہ کر دوں۔ خیر آپ آئیں اندر

موحد اسے لیے اندر چلا گیا تھا۔

وہ مشعل کے کمرے میں جانے کے بجائے سلیمان صاحب اور باقی لوگوں کے ساتھ سیٹینگ ایریا میں ہی بیٹھا رہا تھا جو مشعل کو اکتاہٹ کا باعث بن رہا تھا۔اس نے سوچا تھا سہیر سے اکیلے میں بات کر کے اپنی ضد منوائے گی مگر وہ تو سب کے درمیان ہی ڈھیر اڈالے بیٹھا تھا۔ مشعل کا موڈ خراب ہوا تھا۔وہ اٹھ کر وہاں سے چلی گئی تھی جیسے سب نے ہی نوٹ کیا تھا اور نظروں کا تبادلہ ہوا۔

"ایمان بیٹا جاؤ مشعل کو بلا لاؤ کافی دیر سے گئی ہوئی ہے۔" پندرہ منٹ گزر جانے کے بعد سلیمان صاحب نے ایمان سے مشعل کو بلانے کو کہا۔

"ایمان کہہ کر اندر جانے لگی جب ہاجرہ بیگم کچن سے نکلی تھی۔" جی انکل۔

"میرا خیال ہے سہیر بیٹا آپ خود مشعل کو بلا کر لائیں۔مجھے غلط مت سمجھیئے گا وہ جب سے ہوش میں آئی ہے اس کے موڈ سوئینگز بڑھ گئے ہیں۔" ہاجرہ کی بات پر اس نے سلیمان صاحب کی جانب دیکھا تھا۔

وہ آپ سے کوئی ضروری بات بھی کرنا چاہتی تھی آپ وہ بھی سن لینا۔""

ہاجرہ نے کہا تو موحد نے باپ کی جانب آنکھوں میں کوئی اشارہ کیا۔

ہاجرہ ابھی کھانے کا وقت ہو رہا ہے کھانے کے بعد بچے بات کر لیں گے۔"

ایمان تم جاؤ مشعل کو بلا کر لاؤ۔" سلیمان صاحب نے حکمیہ انداز میں کہا تو

ہاجرہ کو شوہر کا رویہ سمجھ نہیں آیا اور نا ہی سہیر کا بے تاثر انداز۔

ایمان کے کافی منتیں کرنے پر بھی مشعل راضی نہیں ہوئی تھی۔ جب سہیر کو اس سے بات نہیں کرنی تو اسے بھی سہیر کے سامنے بت بن کر نہیں بیٹھنا تھا۔

مشعل سہیر بھائی خود آنا چاہتے تھے تم سے بات کرنے پر انکل نے کہہ دیا" کہ ڈنر کے بعد اب چلو پلیز آنٹی کھانا لگا رہی ہوں گی اور میں یہاں ہوں وہ اکیلے سب کام کر رہی ہوں گی۔" ایمان نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

تو جاؤ تم بھی کس نے منع کیا ہے؟" مشعل نے شان بے نیازی سے کہا۔"

مجھے انکل نے آرڈر کیا ہے کہ تم کو لیے بنا نیچے نہیں آؤں اور مشی یوں" باپ اور بھائی کے سامنے اپنی بے تابیاں دیکھاتے شرم نہیں آ رہی۔"

ایمان نے مسکراہٹ دباتے اپنا پینترا بدلا۔

میں بے تابیاں نہیں دیکھا رہی مانی مگر وہ شخص جو میرا شوہر ہے وہ بھی مجھے" ہی اپنے بھائی کا مجرم سمجھتا ہے تبھی مجھ سے بات تو دور وہ دیکھتا نہیں میری طرف پہلے کے جیسے۔" مشعل نے روہنسا ہوتے ہوئے کہا۔

مشعل ایسا نہیں ہے بس ابھی وقت اور حالات ایسے ہیں سب ٹھیک ہو" جائے گا تھوڑا وقت دو انھیں۔" ایمان نے کہا۔

وقت ہی تو دینا چاہتی ہوں انھیں۔" مشعل نے فیصلہ کن انداز میں کہا اور "
نیچے کی جانب چلی گئی جہاں اسے آتا دیکھ کر سب مطمئین ہوئے تھے اور
سلیمان صاحب نے سب کو کھانے کے لیے چلنے کو کہا جب مشعل کی بات
پر سب نے رک کر مشعل کر دیکھا۔

بابا کھانا کھانے سے پہلے مجھے کچھ کہنا ہے۔" سب میں نظروں کا تبادلہ "
ہوا۔

اوکے ہماری بیٹی کیا کہنا چاہتی ہے؟" سلیمان صاحب نے اسے اپنے پاس "
بلاتے کہا تھا۔

بابا میں جانتی ہوں ایک لڑکی ہونے کے ناطے مجھے یہ کہنا زیب نہیں دیتا"
مگر ایک بیوی ہونے کے ناطے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ۔۔۔۔۔۔"
مشعل نے بات اُدھوری چھوڑ کر سہیر کی جانب دیکھا جو اسے ہی دیکھے جا رہا
تھا۔ مشعل کی بات سے اس کے کانوں میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگی
تھیں۔

میں سہیر کے ساتھ جانا چاہتی ہوں۔آپ لوگ جلد از جلد میری رخصتی "
"کر کے مجھے سہیر کے ساتھ بھیج دیں۔

مشعل کی بات پر سب کو چار سو چالیس والٹس کا جھٹکا لگا تھا۔سہیر کے چہرے پر ایک کے بعد دوسرا رنگ آکر گزرا تھا۔۔۔۔جیسے مشعل نے با آسانی نوٹ کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

دو ماہ بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ شکستہ قدموں سے چلتا ہاسپیٹل آیا جہاں اس نے اپنی زندگی کی سب سے بری خبر سنی تھی۔جہاں اس نے اپنے جان سے پیارے بھائی کو کھویا۔۔۔۔جہاں اس پر زندگی کا سب سے مشکل دور آیا تھا۔اس نے ماں اور باپ دونوں کو کھویا تھا مگر اب کی تکلیف سب بھلا بیٹھی تھی ایسی تکلیف جس نے اسے بدل کر رکھ دیا ایک خوش باش زندگی سے بھرپور انسان ایک شکستہ اور دکھی انسان بن گیا جس کی آنکھیں اپنے بھائی کی ذکر پر ڈبڈبانے

لگتی تھی۔وہ سب فراموش کر چکا تھا اپنا بزنس اپنا گھر اپنی سوشل لائف اور اپنی محبت سب کچھ جیسے بہت پیچھے رہ گیا تھا۔

وہ اپنے قدموں کو تقریباً گھسیٹتے آگے بڑھا جہاں موحد اور سلیمان صاحب بھی سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھے تھے۔اسے آتے دیکھ وہ دونوں اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

اسلام علیکم!"اس نے سنجیدگی سے سلام کیا تھا۔"

وعلیکم السلام!فواد سر کی بات ہوئی ہے تم سے؟"سلیمان صاحب نے" شکستہ انداز میں سر جھکائے سوال کیا۔

وہ فقط اثبات میں سر ہلا گیا۔

میں نے تو منع کیا تھا مگر وہ اتفاقی طور پر یہاں تھے اور سب دیکھ کر انھوں" نے تمھیں یہاں بلایا ہے۔"سلیمان صاحب نے سر جھکائے کہا تھا۔

آپ کو جسٹیفیکیشن دینے کی ضرورت نہیں ہے انکل میں اپنے فرائض" اور ذمہ داریوں سے باخوبی واقف ہوں۔بھائی کھویا ہے بد قسمتی سے یہ دماغ "ابھی بھی سب سوچنے سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

ایسے مت کہو بیٹا! میں جانتا ہوں میں تمھارے دکھ کا مداوا نہیں کر" سکتا۔۔۔۔۔ہر انسان اپنے حصے کی تکلیف دکھ اور اذیت جھیلتا ہے۔۔۔۔ میں جانتا ہوں تمھاری مینٹل کنڈیشن مگر اندر میری بیٹی کا بے جان وجود پڑا ہے دو ماہ سے اس کے وجود میں زندگی کی روشنی نہیں تھی آج ایک امید کی کرن جگمگائی ہے۔۔۔۔دو ماہ بعد اس ساکت وجود نے حرکت کی ہے۔۔۔بس اسی لیے تمھیں بلا لیا۔" وہ کچھ کہتا اس سے پہلے ہی کمرے سے ڈاکٹر باہر آیا تھا۔وہ سب ڈاکٹر کی جانب متوجہ ہوئے۔

ڈاکٹر مشعل!"موحد نے سب سے پہلے ڈاکٹر کو مخاطب کیا۔"

وہ پھر سے بے ہوش ہو گئی ہیں۔۔۔۔ابھی کچھ وقت لگے گا مکمل ہوش" میں آنے کے لیے۔۔۔بائے داوے وہ جاگتے ہی اپنے شوہر کو پکار رہی

ہیں۔ مسٹر آفندی اب انھیں ہوش آتا ہے تو آپ ان سے مل لیں۔" ڈاکٹر نے پیچھے خاموش کھڑے مسٹر آفندی کو مخاطب کیا تھا۔

جی ڈاکٹر!" اس نے سر اثبات میں ہلایا۔"

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ ویٹنگ روم میں بیٹھا تھا مشعل کو دوبارہ ہوش نہیں آیا اور ہوش میں آتے ہی مشعل بس سہیر کو پکار رہی تھی بس اسی لیے وہ ہاسپیٹل آیا تھا ورنہ اپنے بھائی کو کھونے کے بعد اس کے اندر کی ہر خواہش ہر جزبہ جیسے کہیں کھو گیا تھا۔ مشعل جو اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی اور ضرورت تھی وہ اسے بھی فراموش کر بیٹھا تھا۔ وہ جس ذہنی کیفیت کا شکار تھا اس

میں کوئی بھی اس سے کوئی ڈیمانڈ نہیں کر رہا تھا۔سب نے اس کا بھرپور ساتھ دیا تھا پھر چاہے وہ سمیع اور شان تھے یا ڈاکٹر نبیل، فواد اور انیتا تھے یا پھر مشعل کی فیملی۔۔۔۔۔سب نے اس مشکل وقت اور اس ڈپریشن سے نکالنے میں مدد کی تھی مگر وہ مکمل طور پر نارمل زندگی کی طرف نہیں آ پا رہا تھا۔اپنے بھائی کے جانے کے بعد وہ اور اپنے ہاتھوں اسے منوں مٹی تلے دفنانے کے بعد وہ دنیا سے جیسے کٹ گیا تھا۔وہ شدید قسم کے ڈپریشن کا شکار ہوا تھا جس سے مکمل طور پر نہیں نکل پا رہا تھا۔آفس مکمل طور پر سمیع، شان اور انیتا کے رحم و کرم پر تھا۔آج وہ ہفتوں بعد ہاسپٹل آیا تھا وہ بھی فواد کے کہنے پر کیونکہ مشعل دو ماہ بعد کومہ سے باہر آئی تھی۔اس حادثے کے بعد مشعل کا نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا اور اس کے بعد وہ ہوش میں نا آئی تھی۔اور اب دو ماہ بعد جب وہ جاگی تھی تو اس کے لبوں پر سہیر کا نام تھا۔اس نے سہیر سے ملنے کو کہا تھا۔اس لیے ڈاکٹرز کے کہنے پر فواد نے اسے بلایا تھا۔

وہ بیٹھا اس واقع اور اس کے بعد کی اپنی زندگی کو سوچ رہا تھا۔اس کی لاپرواہی ہی تھی اپنے مسائل میں الجھ کر اس نے اپنے بھائی سے بے پرواہی برتی تھی جس کا نتیجہ یہ نکلا تھا کہ آج اس کا بھائی اس دنیا سے جا چکا تھا اسے چھوڑ کر۔وہ انھی سوچوں میں مگن تھا جب ایک نرس اس کی جانب آئی تھی۔

مسٹر سہیر آفندی!"نرس نے سوالیہ انداز میں اسے پکارا تھا۔"

جی!"اس نے چونک کر نرس کی جانب دیکھا۔"

"آپ کی وائف کو ہوش آگیا ہے۔وہ آپ سے ملنے کی صد کر رہی ہیں۔"

جی میں آتا ہوں۔"اس نے مرے ہوئے دل سے کہا تھا اور اٹھ کر کمرے" کی جانب بڑھا تھا جہاں مشعل تھی۔

وہ آہستہ آہستہ اپنی آنکھوں کو کھول رہی تھی۔اس کے ہواس آہستہ آہستہ بحال ہو رہے تھے۔سب سے پہلے نظر قریب کھڑی ایک نرس پر پڑی تھی۔

مشعل کی پلکوں کی لرزش کو دیکھتے وہ مشعل کی جانب جھکی۔

امی۔۔۔"مشعل نے نقاہت زدہ آواز میں کہا۔ "

آپ کی مدر تو شاید گھر گئی ہیں۔۔۔کچھ دیر میں آتی ہوں گی۔"نرس نے " نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

سہیر۔۔۔۔پلیز میرے سہیر کو بلادیں۔" مشعل نے تڑپ کر کہا تو نرس "
باہر چلی گئی اور مشعل کی بے چینی بڑھ گئی نرس کچھ دیر بعد لوٹی تو مشعل
نے پوچھا۔

"میرے ہسبینڈ نہیں آئے؟"

جی انھیں انفارم کر دیا ہے آتے ہوں گے۔" مشعل کے لیے انتظار "
مشکل ہو رہا تھا۔آج صبح ہی جب اسے ہوش آیا تو وہ ماں باپ سے ملی تھی
مگر سہیر نہیں آیا تھا مشعل کے ذہن کے پردے پر بار بار وہ منظر لہرا رہا تھا
جس نے اسے اس حال تک پہنچایا تھا۔اسے سہیر کی فکر ستانے لگی۔وہ پھر
بے ہوش ہو گئی تھی اور اب ہوش آیا تھا تو سہیر سے ملنے کی صد کرنے لگی
تھی۔وہ آہستہ قدموں سے کمرے میں داخل ہوا تھا۔ مشعل نے اٹھ کر
بیٹھنا چاہا تھا جس میں نرس نے اس کی مدد کی تھی۔

سہیر!" مشعل اسے نم آنکھوں سے دیکھنے لگی۔وہ آہستہ آہستہ بیڈ کے "
قریب آیا تھا۔

کیسی ہیں آپ؟"نرم لہجے میں سوال کیا۔"

آپ کیسے ہیں؟آپ کو گولی لگی تھی سہیر؟ٹھیک تو ہیں آپ؟"مشعل"

نے فوراسہیر کا ہاتھ تھامتے پوچھا۔

میں ٹھیک ہوں مشعل۔۔۔۔۔"مشعل نے فوراًہاتھ بڑھا کر اس کی"

کنپٹی کو چھوا تھا جہاں زخم کا نشان ابھی بھی باقی تھا۔مشعل کے چھونے پر

اس نے آنکھیں بند کر کے لمس کو محسوس کیا تھا۔

آپ آرام کریں مشعل!ڈاکٹر نے زیادہ بات کرنے اور ٹینشن لینے سے"

منع کیا ہے۔"مشعل کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹاتے کہا تھا۔

سہیر!"مشعل نے نم آنکھوں کے ساتھ اسے پکارا تھا۔سہیر کے اندر"

مشعل کو ہوش میں دیکھ کر کوئی گرم جوشی نا تھی۔

ہمم۔۔۔۔۔"اس نے جواباًہنکار بھرا۔"

ساحر!" مشعل کے استفامیہ انداز میں ساحر کا نام لینے پر اس نے چونک" کر مشعل کو دیکھا تھا۔آنکھوں ایک بار پھر ڈبڈبا گئیں تھیں جنھیں اس نے بڑی مشکل سے کنڑول کیا تھا۔

کیا ہوا سہیر!آپ کا بھائی ٹھیک ہے؟بولیں نا سہیر ساحر ٹھیک ہے؟میں" نے امی اور بابا سے بھی پوچھا انھوں نے جواب نہیں دیا آپ بتائیں ناں۔" مشعل نے بے چینی سے پوچھا تھا نظریں سہیر کے چہرے پر ہی جمی تھیں جس نے ماتھے پر بل ڈالے مشعل کو دیکھا۔

جواب دیں سہیر!" مشعل نے ایک بار پھر جواب طلب کیا۔"

مر گیا ہے وہ!" سہیر کہہ کر باہر نکل گیا تھا اور پیچھے مشعل کی آنکھوں" سے آنسو کا سیلاب رواں ہو گیا تھا۔اسے سہیر کی باتوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا۔

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔ساحر نہیں مر سکتا۔۔۔۔۔سہیر!سہیر کیا" کریں گے؟" مشعل نے تڑپ کر روتے ہوئے کہا جب نرس آ کر اسے

واپس تکیے پر ڈالا تھا اور اسے پر سکون رہنے کو کہا۔ مگر اس کے دل میں بے انتہا درد اٹھا تھا۔ وہ سمجھ نہیں پائی کہ وہ ساحر کی موت پر اداس ہے یا سہیر کے نقصان پر۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ مشعل کے روم سے باہر آیا جہاں باہر تک وہ مشعل کے رونے کی آواز سن پا رہا تھا۔ مشعل کی آنکھوں میں ساحر کے لیے آنسو دیکھ کر اسے اذیت ہوئی تھی۔ وہ مذید الجھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔ جتنا وہ جانتا تھا یا سمجھ پایا تھا کہ مشعل ساحر سے نفرت کرتی تھی تو وہ آنسو شاید ہمدردی کے ہو سکتے ہیں۔ اپنے دل کو سمجھاتا وہ گہرے سانس لیتا خود کو کمپوز کر رہا تھا جب ہاجرہ اور سلیمان صاحب جلدی جلدی چلتے اس جانب آئے تھے۔

سہیر بیٹا مشعل!"ہاجرہ نے آتے ہی پوچھا تھا۔"

"جی وہ ہوش میں ہیں آپ جا کر مل لیں۔"

تم ملے۔۔۔۔۔"ہاجرہ نے اس کی بات کاٹتے پوچھا۔"

جی!"یک لفظی جواب دیتا وسلیمان صاحب کو ایک نظر دیتا وہ واپس"

ویٹنگ روم کی جانب بڑھ گیا۔

ہاجرہ بیگم اندر گئی تھیں جہاں مشعل لیٹی بے آواز آنسو بہا رہی تھی۔

کیا ہوا میری بچی؟سہیر ملا تم سے؟"ہاجرہ بیگم نے اس کے گال"

سہلائے۔ مشعل نے اثبات میں سر ہلاتے ماں کا ہاتھ تھام لیا۔

امی وہ بہت دکھ بہت تکلیف میں ہے۔۔۔اس نے اپنا بھائی کھویا"

۔۔۔۔۔"مشعل رونے لگی۔

مشعل بیٹا آپ زیادہ بات مت کریں ڈاکٹر نے ریسٹ کرنے کو کہا"

ہے۔"سلیمان نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

لیکن بابا آپ نے دیکھا سہیر کو؟" مشعل نے بہتے آنسوؤں کے ساتھ "
کہا۔

ہاں بیٹا وہ بہت تکلیف میں ہے پر وقت بہت بڑا مرہم ہے اس کے زخم "
بھی کبھی نا کبھی بھر جائیں گے۔" سلیمان صاحب نے افسردگی سے کہا۔

اس کا یہ زخم کبھی نہیں بھر پائے گا بابا۔۔۔۔" مشعل نے خود کلامی کے "
انداز میں ناجانے کس احساس کے تحت کہا تھا اور آنکھیں موند کر تکیے سے
سر ٹیک دیا۔ بند آنکھوں سے آنسو ابھی بھی رواں تھے۔

Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مریم لغاری اجڑی حالت میں اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ ساحر کے
چلے جانے کے بعد سے وہ اسی حال میں تھی۔

کیاہو گیاہے مریم کب تک یہ سوگ مناؤ گی۔"مصطفٰی نے چڑ کر کہاوہ"
پچھلے دوماہ یہ مریم کو روتے اور پچھتاتے دیکھ رہا تھا۔
اگر تمھاری اولاد میں سے کوئی جاتااور یہی سوال میں تم سے کرتی توکیا"
کہتے تم ؟"مریم نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہتے مصطفٰی کی جانب
دیکھا۔
شرم آنی چاہیے مریم ہمارے بچوں کے بارے میں تم ایسا کیسے کہہ سکتی "
ہو؟"مصطفٰی نے بے یقینی سے مریم کو دیکھا۔
آج وہ ہمارے بچے ہو گئے مصطفٰی ورنہ پہلے تووہ تمھارے بچے ہوا کرتے"
تھے۔"مریم نے زخمی مسکراہٹ کے ساتھ کہاتو مصطفٰی کچھ پلوں کے لیے
لاجواب ہوا تھا۔
میں نے ناتو کبھی تمھارے بچوں کا براچاہاہے اور ناہی ان کو بددعادے"
رہی ہوں بس اتنا چاہتی ہوں کہ مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔۔تم چاہتے ہو

کہ اپنے بیٹے کا دکھ بلائے میں تمھارے ساتھ پارٹیزاٹینڈ کروں۔"مریم نے تاسف سے شوہر کو دیکھا تھا۔

مریم جس بیٹے کی تم نے کبھی پرواہ نہیں کی اس کے لیے اب یہ سوگ" کیوں؟انھیں چھوڑ کر تم خود آئی تھی تواب کیسے دیکھانے کو یہ ناٹک کر رہی ہو؟"مصطفٰی تلخ لہجے میں مریم کو طنز کرنے سے باز نہیں آیا۔

جانتی ہوں کہ خود غرض ہوں۔۔۔۔۔۔غلط کیا میں نے اپنی اولاد کو چھوڑ' آئی ماں ہوتے ہوئے بھی انھیں بن ماں کے جیناپڑا سب صحیح ہے مگر جب اپنے پیدا کئے ہوئے کو مرتا دیکھو تو وہ بہت تکلیف ہوتی ہے۔میں بھی اسی تکلیف سے گزر رہی ہوں مصطفٰی اگر میری تکلیف کم نہیں کر سکتے تو اپنی تلخ باتوں سے اسے مذید بڑھاؤ مت۔"مریم نے آنسوؤں کے ساتھ شوہر سے منت کرتے انداز میں کہا تھا جس پر مصطفٰی لاجواب ہوتا اپنے لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہو گیا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ایمان کو مشعل کے کومہ سے باہر آنے کی خبر ملی تو وہ بھاگتی دوڑتی اپنی ماں کے ہمراہ ہاسپٹل آئی تھی۔ جہاں باہر ہی اس کی ملاقات موحد سے ہو گئی۔ موحد اسے تفصیلات سے آگاہ کرتا اپنے ساتھ اندر لایا۔

ایمان مشعل کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ وہ اس سے ڈھیر ساری باتیں کرنا چاہتی تھی مگر ڈاکٹر نے فلوقت اسے آرام کرنے کو کہا تھا۔ ایمان نے ماں کو گھر بھیج دیا تھا اور

خود اس کا ارادہ مشعل کے ساتھ رہنے کا تھا۔

اب پچھلے چار گھنٹے سے ہاسپٹل میں تھی اور گزشتہ واقعات اور موجودگی صورت حال پر غور کر رہی تھی۔

کیا سوچ رہی ہو؟"موحد ایمان کے پاس ہی کچھ فاصلے پر بیٹھ کر پوچھنے لگا۔

جو سب ہو گیا اور جو آگے ہونے والا ہے اسی کے بارے میں۔"ایمان" نے صاف گوئی سے کہا۔

سب بہت غیر یقینی ہے۔۔۔اتنا جلدی سب بدل گیا ایمان نا جانے کیسے " ہم اس سچویشن سے باہر نکلیں گے؟"موحد نے افسردگی سے کہا۔

آپ فکر مت کریں موحد بھائی یہ وقت بھی گزر جائے گا۔"ایمان نے" بھی افسردہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

تم اس کے ساتھ رہنا۔۔۔تم جانتی ہو نا اسے تمھارے ساتھ کی" ضرورت ہے وہ ماں بابا ہم سب سے اتنے آرام سے اپنے دل کی بات نہیں کرتی جتنے آرام سے وہ تم سے سب کہہ دیتی ہے۔"موحد نے ایمان سے گزارش کی۔

آپ کو کہنے کی ضرورت نہیں ہے موحد بھائی میں جانتی ہوں۔۔۔وہ" میری دوست نہیں میری بہن ہے۔آپ بے فکر رہیں۔۔۔۔۔اور سہیر بھائی۔۔۔۔۔۔"ایمان نے اپنا سوال بیچ میں چھوڑ دیا۔

وہ آئے تھے مشعل سے مل گئے ہیں۔۔۔اور ان کے ملنے کے بعد سے وہ" کچھ مطمین ہوئی ہے اور ساحر کی موت سے وہ کچھ الجھن کا شکار!"موحد نے ارد گرد چلتے پھرتے لوگوں کو دیکھتے کہا۔

ZNZ Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

چند دن ہاسپیٹل میں گزارنے کے بعد مشعل کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا مگر مکمل اختیاط کا کہا گیا تھا۔

سب لوگ مشعل کو لے کر گھر چلے گئے تھے ایمان ہما وقت مشعل کے ساتھ تھی۔ وہ دونوں اس وقت مشعل کے کمرے میں تھی۔ مشعل آرام کر رہی تھی اور ایمان عمار سے بات کر رہی تھی جب مشعل جگی تھی۔

مانی ایک دن کے بعد سہیر مجھ سے ملنے نہیں آئے؟" کسی خیال کے تحت" مشعل نے ایمان سے پوچھا جس پر ایمان نے چونک کر مشعل کو دیکھا تھا۔

ہاں مشی وہ آئے تھے تم سو رہی تھی اور جگانا مناسب نہیں سمجھا۔""

ایمان نے بہانہ گھڑا۔

نہیں مانی میں جانتی ہوں وہ نہیں آئے۔۔۔۔امی اور بابا بھی یہی بات کر" رہے تھے۔" مشعل نے افسردگی سے کہا۔

مشی تو جانتی تو ہے وہ اپ سیٹ ہیں کافی تو نہیں جانتی پچھلے دو ماہ میں" انھیں کیسے سب نے مل کر کسی حد تک نارمل کیا ہے۔" ایمان نے مشعل کو تسلی دیتے ہوئے پچھلے دو ماہ کا ذکر کیا۔

مانی مجھے بتاؤ ناں کیا کیا ہوا پچھلے دو ماہ میں؟" مشعل نے استفسار کیا۔'

کچھ نہیں اس حادثے کے بعد سب کی زندگیاں بدل گئی مگر سب سے "
زیادہ اثر انداز آفندی ہاؤس ہو جس کی وحشتوں میں فقط اضافہ ہی
ہوا۔۔۔۔۔بہت مشکل سے حالات کسی حد تک نارمل ہوئے
ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"ایمان نے گزرے دنوں کو سوچتے ہوئے سرسری
انداز میں کہا۔
مجھے سب تفصیل سے بتاؤنا ایمان۔"مشعل نے ایمان کا ہاتھ تھامے "
پوچھا۔
کیا بتاؤں میرے اور عمار کی رخصتی کی تاریخ طے ہونے والی تھی اور میں "
نے کہہ دیا کہ جب تک میری مشی ٹھیک نہیں ہوتی میں نہیں کر رہی کوئی
شادی۔"ایمان نے بات کا رخ بدلنے کی کوشش کی تھی مگر مشعل کے
گھورنے پر ایمان نے نظریں پھیر لی۔
اور پچھلے مہینے انیتا کی بھی تو شادی ہو گئی ہے۔"ایمان نے مشعل کا ہاتھ "
چھوڑتے اٹھ کر بک شیلف کی جانب جاتے کہا تھا۔

کیا؟" مشعل کو بے انتہا حیرت ہوئی۔"

کس سے کی انیتا نے شادی؟" مشعل کی حیرت و بے یقینی سے آنکھیں وا" کئے پوچھا۔

اپنے کزن جواد سے۔" ایمان نے سنجیدگی سے بتایا۔"

بیچاری انیتا ساحر کو کتنا چاہتی تھی نا۔۔۔" مشعل نے تبصرہ کیا۔"

ساحر کبھی انیتا سے شادی نا کرتا وہ اسے پہلے ہی واضح انکار کر چکا تھا۔""

ایمان نے فوراً کہا۔

"ہاں اور میں خود کو ان دونوں کا قصوروار سمجھتی ہوں انیتا اور ساحر۔۔۔" مشعل پلیز اپنی یہ فضول گوئی چھوڑ دو تمھاری کسی معاملے میں کوئی " غلطی نہیں۔۔۔ آج تک سہیر ساحر انیتا جس جس نے جو جو سہا وہ ان کے نصیب میں تھا۔اس لیے کسی کے نقصان اور پریشانی کے لیے کسی دوسرے "کو الزام دینا بے جا ہے۔

توسب مریم لغاری کو کیوں الزام دیتے ہیں؟ اگر سب نے اپنے اپنے حصے " کے دکھ جھیلے ہیں تو مریم لغاری کو کیوں مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہے۔" مشعل نے کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھتے سوال کیا۔ مشعل کی بات پر ایمان کے غصے کا گراف بڑھ گیا۔

مشعل وہ اپنی خوشی کے لیے اپنے بچوں کو بے یار و مددگار چھوڑ گئی تھی" اس لیے اسے الزام دیا جاتا ہے اور اسے الزام دینے والے میں یا تم نہیں خود اس کے بیٹے تھے۔ کیونکہ ان کو دانستہ دکھ پہنچا کر گئی تھی اور تم اس عورت کے لیے نرم گوشہ رکھتی ہو جس نے اپنے ایک بیٹے کی موت کا ذمہ دار اپنے ہی دوسرے بیٹے اور تمھیں قرار دیا۔" ایمان نے غصے سے سخت لہجے میں کہا۔

کیا مطلب؟" مشعل نے نا سمجھی سے پوچھا۔"

جب تم ہاسپٹل میں اپنی زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی تھی۔۔۔۔" تب وہ عورت اپنے ساحر کے مر جانے کا الزام سہیر اور تم پر لگا رہی تھی

سب کے سامنے اس نے اپنے ہی بیٹے پر الزام لگایا یہ سوچے بنا کہ وہ بھی ابھی موت کے منہ سے نکل کر آیا ہے اپنے جان سے پیارے بھائی کی موت کا صدمہ برداشت کر رہا ہے۔ کیونکہ اسے لگا کہ اس کے ایک بیٹے نے دوسرے کے حصے کی خوشیاں چھین لی۔۔۔۔وہ سچ سے ناواقف تھی شاید یہ بھی جانتی نہیں تھی کہ ساحر نے خود یہ نکاح کروایا تھا جو بھی ہوا وہ سہیر بھائی یا تمھاری غلطی نہیں تھی اور وہ تو کچھ بھی نہیں جانتی بس وہ اتنا جان گئی تھی کہ ساحر بھی تمھیں چاہتا تھا۔ یہ تو اچھا ہوا کہ یہ بات آنٹی انکل اور موحد نے نہیں سنی۔ "ایمان غصے میں کافی کچھ بول گئی اور اسے احساس بھی ہو گیا کہ وہ ضرورت سے زیادہ بول چکی ہے۔ جو اسے مشعل کے ایک نقطے پر اٹک گیا۔ سامنے نہیں کہنا چاہیے تھا۔ مشعل کا ذہن یہ میں نے کیوں نہیں سوچا۔۔۔۔سہیر کا رویہ اس وجہ سے میرے ساتھ " "ایسا ہے کہ ان کا بھائی مجھ۔۔۔۔

حد ہے مشعل تم خود سے مفروضے بنانا بند کرو۔"ایمان نے مشعل کی" بات کاٹی۔

نہیں مانی ضرور یہی وجہ ہے کہ سہیر بس ایک بار ملنے آئے مجھ سے ورنہ" وہ تو بہانہ ڈھونڈتے تھے مجھ سے ملنے کے۔۔۔۔۔شاید انھیں بھی لگتا ہے۔" مشعل نے دکھ اور پریشانی کی ملی جلی کیفیت میں کہا

نہیں ایسا نہیں ہے وہ بہت اپ سیٹ ہیں مشعل۔۔۔۔۔وہ دونوں بھائی" ایک دوسرے کے لیے کیا تھے یہ تم اچھے سے جانتی ہو مشعل اب اتنا مار جن تو دوانھیں۔"ایمان نے مشعل کی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔

تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔" مشعل نے گہری سوچ میں ڈوب گئی۔"

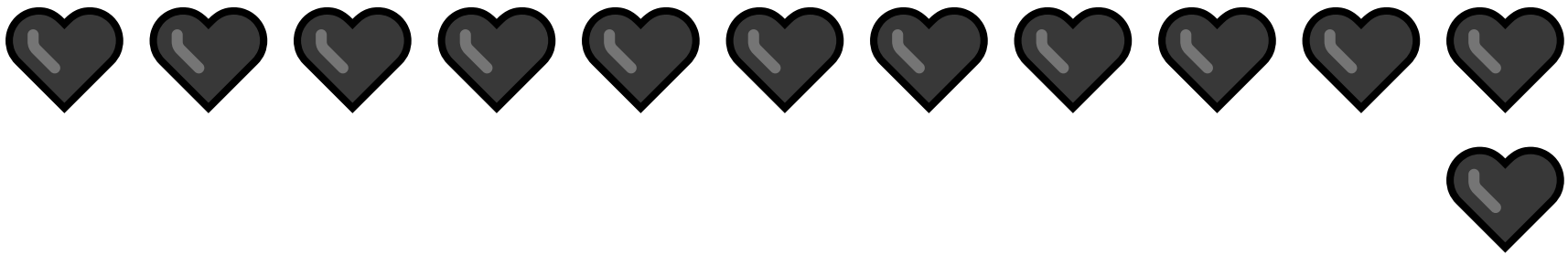

جواد نواز ہاؤس کے لان میں کھڑا نظریں فون پر ٹکائے ہوئے بہت گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ چہرے پر سنجیدگی کی گہری پرچھائی تھی۔

کیا سوچ رہے ہو جواد؟" صوفیہ نواز نے باہر آتے ہوئے بھانجے سے "پوچھا۔

نتھنگ آنی آئیں۔" جواد نے فون جیب میں ڈالتے کہا۔ صوفیہ نے گہری "نظروں سے جواد کو دیکھا۔

ایسے تو مت دیکھیں یار۔" جواد نے ہنس کر کہا۔ "

تم دونوں میں کیا چل رہا ہے جواد؟ کہیں سے لگتا ہے کہ تم دونوں نئے "شادی شدہ جوڑا ہو؟ مجھے لگتا ہے مجھے ہی اس رشتے پر زور نہیں دینا چاہیے تھا۔" صوفیہ نے افسردگی سے کہا۔

ایسا کیوں کہہ رہی ہیں آنی یونو انیتا میرے لیے کتنی خاص ہے۔" جواد نے "صوفیہ کا ہاتھ تھامتے کہا۔

اور تم؟تم اس کے لیے کتنے خاص ہو؟"صوفیہ نے سوال کیا جس پر جواد" نظریں چرا گیا۔

آنی اسے وقت چاہیے اس نے وعدہ کیا ہے وہ کوشش کرے گی۔"جواد" نے لب کچلتے کہا۔

اس نے وعدہ کیا ہے وہ کوشش کرے گی اور تم؟تم کچھ نہیں کرو گے؟" ایسے منہ بنائے بیٹھے رہو گے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر؟"صوفیہ نے کڑھے تیوروں سے بھانجے اور داماد کو دیکھا۔

آنی اب داماد بن گیا ہوں تو پریشر آئز کرنے لگی ہیں۔"جواد نے ماحول کی" کثافت مٹانے کو کہا۔

یہی تو غلطی ہوئی تم بھانجے ہی اچھے تھے داماد بنا کر تمھاری ساری خوشیاں" جیسے چھین لی ہیں۔وہ پہلے والا ہنستا مسکراتا جواد کہیں نظر نہیں آتا۔ہر وقت یہ سنجیدہ سا جواد نہیں دیکھنا مجھے۔"صوفیہ نے خفگی سے کہا۔

آنی ایسا کچھ نہیں ہے ہم خوش ہیں ایک ساتھ۔"جواد نے صوفیہ کو مطمئن" کرنا چاہا۔

تم دونوں ساتھ تو ہو پر خوش نہیں ہو۔اتنی بچی نہیں ہوں جو سمجھ نہیں" پاوں۔۔۔۔جانتی ہوں کہ وہ سہیر کی وجہ سے آفس میں بزی ہے مگر آفس سے آکر یا سنڈے کو ہی تم دونوں کچھ وقت ساتھ بیتاو گھومو پھرو لیکن نہیں۔اس لڑکی کا دماغ تو ٹائم سے ہی ٹھکانے لگے گا اپنے باپ پر گئی ہے ضدی اور ہٹ دھرم۔"صوفیہ نواز آج خوب غصے میں تھی پچھلے ایک مہینے سے وہ جواد اور انیتا کو نوٹ کر رہی تھیں جو شادی تو کر چکے تھے مگر ان میں پہلے سے بھی زیادہ دوری گئی تھی۔اور اس بات کا ذکر صوفیہ کی بہن نے بھی کیا تھا جس پر صوفیہ کو اپنی بیٹی کے رویے پر کافی شرمندگی ہوئی تھی۔

آنی آپ کو مجھ پر بھروسہ ہونا ہو مجھے خود پر بھروسہ ہے میں اس کا دل" جیت لوں گا۔آپ فکر مت کریں۔"جواد نے تسلی دی۔

جانتی ہو پر بہت دیر مت کر دینا بیٹا وقت گزر جائے تو رشتوں میں وہ" چارم نہیں رہتا۔"صوفیہ جواد کے گال سہلاتے وہاں سے چلی گئی تھی اور انیتا سے اس سلسلے میں بات کرنے کا ارادہ رکھتی تھیں۔

جواد کے چہرے پر جو مسکراہٹ صوفیہ کی موجودگی میں تھی وہ اب معدوم ہو کر گہری سنجیدگی میں بدل گئی تھی اس کا ذہن ایک بار پھر دو مہینے پہلے کے واقعات کی جانب چلا گیا تھا جب انیتا بہت ٹوٹ گئی تھی آفندیز کے ساتھ ہوا واقع آفندیز کے ساتھ ساتھ انیتا کو بھی توڑ گیا تھا مگر جواد کے ساتھ نے اسے بہت ہمت دی تھی اس نے آفس کا سارا بوجھ اپنے سر لے لیا تھا اس کا زیادہ وقت آفندی ہاؤس میں گزرتا تھا اس لیے صوفیہ نواز نے صحت خرابی کا بہانہ کر کے انیتا کو مجبور کر دیا تھا کہ وہ جواد سے جلد شادی کر لے انیتا کے پاس بھی انکار کی کوئی وجہ تھی نہیں ہوں جواد اور انیتا کی شادی ہو گئی تھی مگر انیتا نے اس رشتے کو استوار کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی تھی اور جواد سے وقت مانگ لیا تھا جو جواد نے خوشی خوشی دے دیا تھا وہ انیتا کا

انتظار کرنے کو تیار تھا مگر اس کا یہ انتظار کافی لمبا ہونے والا تھا کیونکہ ایک مہینہ گزرنے کے بعد بھی انیتا میں کوئی بدلاؤ نہیں آیا تھا پہلے جوان میں کزنز ہونے کے ناطے بات چیت اور فرینکنیس تھی وہ اب سرسری اور ضرورتاً کی جانے والی گفتگو بن چکی تھی۔ جواد نے بھی کچھ وقت کے لیے انیتا کو اس کے حال پر چھوڑ دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ مگر خود وہ اندر ہی اندر جل رہا تھا۔ اپنے پیار کو پا کر بھی نہیں پا سکا تھا اور تکلیف شدید تھی اس لیے وہ انیتا کو دکھ بھی جانتا تھا جس نے اپنے پیار کو کھویا تھا۔ وہ خود تکلیف میں تھا انیتا کی وجہ سے مگر انیتا کو مارجن دے دیتا تھا۔

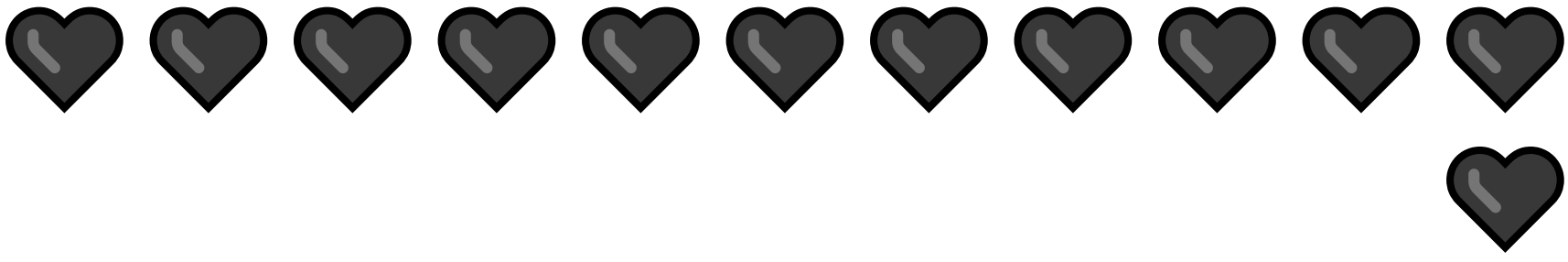

گہری اداس شام آفندی ہاؤس پر اپنے پر پھیلا چکی تھی۔انیکسی کی نیم تاریکی میں وہ وجود دنیا جہاں سے بے نیاز پیانو پر کہنیاں ٹکائے اور سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھا کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔دل عجیب کشمکش کا شکار ہو رہا تھا کبھی کہتا تھا کہ جاؤ اور مشعل کا پتہ کر کے آؤ اور اگلا ہی پل چند الفاظ سماعتوں میں گونجتے اس کا ارادہ بدل دیتے تھے۔

کیا حیال ہے سہیر؟ایک اور قربانی میرے لیے؟" وہ اپنی جگہ سے اٹھ " کھڑا ہوا۔۔۔۔

میرے پیارے بھائی اگر میں آج تمھیں مار دیتا ہوں تو؟تو مشعل میری " ہو سکتی ہے۔۔۔" یہ الفاظ اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے تھے وہ مٹھیاں بھینچے اس سب سے جان چھڑانے کی کوشش کر رہا ہے مگر کامیابی نصیب نہیں ہو رہی تھی۔ پچھلے دو ماہ سے یہی سب ہو رہا ہے۔

میں بھول کیوں نہیں پا رہا سب کچھ۔"اس نے بے بسی سے ہاتھ سامنے " دیوار پر مارتے کہا۔

جانتا ہوں کہ تم سہیر کے لیے بہت اہم ہو مگر کیا تم جانتی ہو کہ تم میرے" لیے کیا ہو؟ نہیں جانتی نا اندازہ نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔ مگر سہیر تم سے بھی زیادہ اہم ہے میرے لئے اسے کھو نہیں سکتا۔۔۔۔۔ رہی بات تمھاری تو تمھیں اس سے چھین نہیں سکتا تو اس کے ساتھ دیکھ بھی نہیں سکتا۔۔۔۔۔

"اپنے بھائی کی موت کے ساتھ ساتھ یہ الفاظ اس کی اذیت کو بڑھا رہے تھے۔۔۔۔۔ ان الفاظ کی حقیقت سے واقف ہوتے ہوئے بھی۔۔۔۔۔ اور پھر اس کی ماں کا رویہ بھی تو تھا۔ اصل بات سے ہٹ کر وہ اس بات کو اپنے ذہن سے فراموش نہیں کر پا رہا تھا۔ وہ شدید الجھا ہوا تھا اور اس الجھن کو بڑھانے کے لیے قریب پڑا فون بج اٹھا تھا جس کی سکرین پر لکھا لائف لائن کے لفظ نے اس کو اذیت کے بلند ترین مینار پر کھڑا کر دیا۔ وہ زخمی نظروں سے فون سکرین کو دیکھ رہا تھا جو بج بج کر خود ہی خاموش ہو گیا تھا۔ اگلے پل میسج ٹون بجی تھی اور ان باکس میں ایک اور ان ریڈ میسج کا اضافہ ہوا تھا۔ جیسے کھولنے کی زحمت اس نے نہیں کی تھی۔ پچھلے دو دنوں میں

مشعل متعدد بار اسے میسج کر چکی تھی مگر کال نہیں کی تھی۔ مگر اس نے کسی میسج کا جواب دینا تو دور اٹھا کر ان باکس کو کھولا تک نہیں تھا۔

فون پھر سے بجنے لگا تھا۔ بلآخر اس نے فون ریسیو کر کے کان سے لگایا تھا جب دوسری جانب سے فوراً بے چین آواز ابھری تھی۔

" ! ہیلو"

کیسی ہیں مشعل !" اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔ اسے اپنا آپ مشعل کا" مجرم لگنے لگا تھا۔ بنا کچھ کہے ہی وہ خود کو مشعل اور اپنے بھائی کا مجرم ماننے لگا تھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ مشعل کو نظر انداز کر رہا تھا۔

ٹھیک نہیں ہوں میں۔۔۔۔" مشعل کی آواز میں آنسوؤں کی آمیزش" تھی۔

آئی ایم سوری مشعل میں آپ سے ملنے نہیں آسکا۔" اس نے مشعل کے" کوئی شکوہ کرنے سے پہلے ہی اعتراف کر لیا۔

سزا دینا چاہتے ہیں مجھے ؟" مشعل نے اداسی سے پوچھا۔"

آپ کو کیسی سزا؟"نا سمجھی سے سوال کیا۔"

کیونکہ میں نے آپ سے ساحر کے دل کی بات چھپائی۔"مشعل نے"

صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔

آپ نے یہ بات کیوں چھپائی تھی؟"فوراً سوال آیا لہجے میں الجھن اور بے"

چینی واضح تھی۔

کیونکہ میں آپ کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی سہیر۔اور ساحر نے بھی"

پہلی ملاقات کے بعد سے کبھی مجھ سے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔ہاں اس نے

سختی سے منع کیا تھا کہ آپ سے اس سلسلے میں بات نا کروں کیونکہ وہ آپ

کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔بہت پرواہ تھی اسے آپ کی تب ہی تو

آپ کو بچا کر خود موت کو گلے لگا گیا۔"مشعل نے نم لہجے میں کہا۔اور

مقابل کی مشکل مذید بڑھادی۔

آپ کیوں رو رہی ہیں مشعل؟کیا یہ آنسو ساحر کے لیے ہیں؟"مبہم لہجے"

میں کیا گیا سوال مشعل کو چونکا گیا تھا۔

میں آپ کے لیے پریشان ہوں سہیر!" مشعل نے اپنی صفائی پیش کی۔"

ہمم۔۔۔۔۔۔جواباً وہ کچھ نا بولا۔

سہیر آپ خفا ہیں مجھ سے۔۔۔۔۔۔میرا دل بہت گھبراتا ہے۔۔۔۔پلیز" مجھے لے کر کوئی بدگمانی اپنے دل میں مت بیٹھایئے گا۔" مشعل نے اپنے خوف کا اظہار کیا۔

ایسا کچھ ہیں ہے میں جانتا ہوں آپ کے دل میں بس اپنے سہیر کی محبت" ہے۔۔۔۔اس بات کو لے کر کبھی کوئی بدگمانی نہیں آسکتی مشعل۔" صداقت سے بھرپور لہجے میں کہا گیا تھا۔

سہیر آپ پلیز مجھ سے ملنے آئیں میں بہت سی باتیں کرنا چاہتی" ہوں۔۔۔بہت کچھ بتانا چاہتی ہوں۔" مشعل نے منت کرتے کہا۔

ابھی آج آپ ریسٹ کریں میں کل آؤں گا آپ سے ملنے۔" وہ اپنے اندر" کے گلٹ میں مشعل کو جلانا نہیں چاہتا تھا۔

میں آپ کا انتظار کروں گی۔" مشعل کی آواز میں خوشی وہ واضح محسوس" کر سکتا تھا۔

خدا حافظ !" وہ کال کاٹ کر واپس اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔" سکون تو کہیں نہیں تھا مگر اب باقی کا وقت وہ یہاں نہیں گزارنا چاہتا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

شان اس وقت آفس میں موجود تھا اور کچھ فائلز دیکھ رہا تھا اور سمیع انیتا کے ساتھ ابھی میٹینگ سے لوٹا تھا۔ اور سیدھا شان کے پاس آیا تھا۔

"آیئے سمیع بھائی۔۔۔میٹینگ ٹھیک رہی؟"

ہاں ٹھیک تھی شان مجھے انیتا میم کے ساتھ سائٹ پر جانا ہے تم پلیز یہ پیپرز گھر جا کر سر سے سائن کروالو۔" سمیع نے ایک فائلز شان کی جانب کھسکاتے کہا اور خود کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

"جی میں کروالیتا ہوں۔ ویسے سر کو اب آفس جوائن کر لینا چاہیے۔ ایسے تو دشمن اور شیر ہو گا یہ دیکھ کر کہ وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بیٹھ گئے ہیں۔" شان نے اپنا نظریہ پیش کیا۔

"ہاں میں بھی سوچ رہا تھا اور سر کو منانے کے لیے یہ کچھ انفارمیشن ہے اس کو ویری فائی کر دو مجھے امید ہے یہ سچ جان کر سر ضرور کچھ نا کچھ کریں گے شاید ایسے ہی ہم انھیں واپس نارمل کر سکیں۔" سمیع نے ایک پیپر شان کی جانب بڑھایا۔

شان نے پیپر پر نظر ڈال کر سمیع کی جانب دیکھا۔

"ونڈرفل! اسی کی تو تلاش تھی۔" شان نے پرجوش انداز میں کہا۔"

ہاں پر ابھی سر یا کسی کو بھی اس بارے میں مت بتانا ابھی اپنے طور پر اس کی ' ویری فیکیشن کرواؤ اور مزید ڈیٹیلز کا پتہ چلاؤ۔"

اوکے میں کل اس پر کام شروع کرواتا ہوں۔" شان نے پیپر جیب میں " ڈالتے کہا۔اور آفس سے نکل آیا تھا۔اب اسے آفندی ہاؤس جا کر یہ پیپرز سائن کروانے تھے۔

اگلی صبح ایمان مشعل کے لیے کچن میں کھڑی تھی ہوش میں آنے کے بعد مشعل اب ریکور کر رہی تھی اور اس نے پہلی بار کچھ کھانے کی خواہش کی تھی۔۔۔۔وہ سہیر کے آنے کے وعدہ سے کافی خوش تھی اس لیے اس کا

موڈ بھی کافی اچھا تھا۔۔۔ صبح ہی اس نے تیاری شروع کر دی تھی۔اپنی حالت کو درست کرنا چاہتی تھی جو اتنی لمبی بیماری کے باعث کافی خراب ہو چکی تھی۔اس کے لیے ایمان کچن میں مشعل کے لیے پاستا بنا رہی تھی کیونکہ ہاجرہ کسی رشتے دار کی عیادت کو گئی تھیں۔پاستا بناتی وہ مشعل کے کمرے میں گئی مگر مشعل کو واش روم میں دیکھ کر ایمان باہر لان میں آ گئی تھی اور موحد کے ساتھ لان میں بیٹھ گئی تھی۔اکتوبر کا مہینہ اپنے اختتام کے نزدیک تھا۔موسم سرما کا آغاز ہونے والا تھا اس لیے وہ دونوں صبح کی ٹھنڈی دھوپ میں بیٹھے تھے۔

ایمان سہیر کے متعلق کچھ کہنے لگی تھی جب اس نے مریم لغاری کو اندر آتے دیکھا۔

"یہ یہاں کیا کر رہی ہیں؟" ایمان کے کہنے پر موحد نے ایمان کی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے ہوئے کندھے آچکا دیئے۔

آپ یہاں؟"مریم کے قریب آتے ہی موحد نے خشک لہجے میں"
استفسار کیا۔اسے مریم کا ہاسپٹل میں کیا ہوا ناٹک یاد آیا تھا جو اس نے سب
کے سامنے کیا تھا ساحر کی موت کا ذمہ دار اپنے ہی دوسرے بیٹے اور مشعل
کر ٹھہرایا تھا جو دونوں ہی اس وقت بے ہوشی کی حالت میں ہاسپٹل میں
پڑے تھے۔سچ سے ناواقف وہ دکھ اور صدمے میں بس بولے جا رہی
تھی۔

مجھے مشعل سے ملنا ہے۔"مریم نے سادہ لہجے میں کہا تھا۔اس کا غرور"
اس کی اکڑ اس کا نخرہ جیسے اس کے بیٹے کے ساتھ ہی دفن ہو گیا تھا۔

"آپ جانتی ہیں وہ کومہ۔۔۔۔۔۔"

کومہ سے باہر آچکی ہے۔۔۔۔میں ہاسپٹل سے ہی آرہی ہوں۔مجھے اس"
سے ملنا ہے۔"ایمان کی بات سختی سے کاٹتے مریم نے کہا۔

تاکہ آپ پھر اسے موردالزام ٹھہرا سکیں۔"موحد شکوہ کرنے سے باز"
نہیں آیا۔

میں غلط تھی، غم اور غصے میں تھی۔اب ایسا نہیں ہو گا۔مجھے اس سے ملنے "
دو بس ایک بار۔میں نے غلط کیا اس کے ساتھ بھی اور اپنے بیٹے کے ساتھ
بھی اس کے غم کو نظر انداز کرتے اسے برا بھلا کہا اسے اس کی بھائی کی
موت کا ذمہ دار ٹھہرایا۔"مریم نے سکستہ لہجے میں کہا تھا۔اس کا لہجہ اس
کے الفاظ کی سچائی کا ثبوت دے رہا تھا۔

تو اب کیا چاہتی ہیں آپ؟"ایمان نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا تھا۔"
مجھے بس مشعل سے بات کرنی ہے۔"مریم نے اپنی بات پر زور دیا۔"
مجھے نہیں لگتا آپ کو مشعل سے ملنا یا بات کرنی چاہیے۔"موحد نے"
اعتراض اٹھایا اسی وقت مشعل لان میں آئی تھی۔

موحد بھائی میں ان کی بات سننا چاہتی ہوں۔"مشعل نے مضبوط لہجے"
میں کہا۔

مگر مشعل۔۔۔۔"ایمان نے کچھ کہنا چاہا جیسے مشعل نے ہاتھ اٹھا کر"
روک دیا۔

آپ آئیں میرے ساتھ۔" مشعل نے مریم کو دیکھتے کہا اور اسے لیے "
ڈرائنگ روم میں لے آئی۔

بیٹھیں!" مشعل نے صوفے کی جانب اشارہ کرتے کہا۔"

مشعل پہلے تو ڈسٹرب کرنے کے لیے سوری ڈیئر میں جانتی ہوں کہ "
تمھاری طبیعت ابھی پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی مگر میں ملنا چاہتی تھی تم
سے اس لیے جیسے ہی پتہ چلا کہ تمھیں ہوش آگیا ہے میں فوراً یہاں چلی
آئی۔ پچھلے دو ماہ میں میں نے تمھارے ہوش میں آنے کا بہت انتظار
کیا۔" مریم نے مشعل کے ساتھ ہی بیٹھتے کہا تھا۔

کیوں؟" مشعل نے یک لفظی سوال کیا۔ اسے مریم کی جانب سے اتنی "
گرمجوشی کی امید نا تھی۔

کیونکہ میں معافی مانگنا چاہتی ہوں اس سب کے لیے جو میں نے تمھارے "
بارے میں کہا جو تم نے خود سنا تو نہیں مگر تمھیں اب تک پتہ چل گیا ہو گا۔

میں سچ کہتی ہوں مشعل وہ سب میں نے بس اپنے ساحر کے دکھ میں کہہ دیا تھا۔"مریم نے افسردگی سے کہا۔

ساحر کے دکھ میں آپ ہمیشہ سہیر کا دکھ بھول جاتی ہیں۔"مشعل نے نا" چاہتے ہوئے بھی شکوہ کیا۔

بلکل ٹھیک کہتی ہو مشعل میں مگر میں کیا کروں تم نہیں جاتی میں نے" ساحر کا کتنا نقصان کر دیا۔۔۔۔اگر میں خود غرضی نا دیکھائی تو آج حالات الگ ہوتے میرا ساحر۔۔۔۔میرا ساحر زندہ ہوتا۔"مریم نے اپنے آنسو پونچھتے کہا۔

زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ ہے۔آپ کا وہ بیٹا بس اتنی ہی زندگی کے" کر آیا تھا پھر چاہے اس کی زندگی سکھ میں گزری ہو یا دکھ میں۔"مشعل نے درست بات کی تھی۔

تمھیں دکھ نہیں ہے اس کے مرنے کا؟"مریم نے ایک آس سے پوچھا" تھا مشعل نے بے ساختہ مریم کی جانب دیکھا۔

ہم دونوں ہی جانتے ہیں کہ وہ تمھارے لیے کیا فیل کرتا تھا تمھیں کیا" سمجھتا تھا۔" مریم نے مشعل کو کھوجتے انداز میں دیکھتے کہا۔

وہ مجھے بس اپنے بھائی کی امانت سمجھتا تھا اس نے خود میرا نکاح اپنے بھائی" سے کروایا تھا۔۔۔پہلی ملاقات میں اسے جو لگا وہ لگا اس کے بعد اس نے کبھی مجھے لے کر کوئی غلط حرکت یا غلط بات نہیں کی تھی نا کبھی اپنی حد کراس کی تھی۔وہ بس سہیر کو لے کر پوزیسیو تھا جو مجھے پہلے پریشاں کرتا تھا پھر میں سمجھ گئی اور وہ محسن ہے میرا مجھے عاقل افتخار سے بچانے والا مجھے میرا پیار دلانے والا۔۔۔ایسے انسان کے جانے کا دکھ کیوں نا ہو؟" مشعل نے ساحر کو سوچتے کہا۔

تم واقع میں بہت پیاری ہو مشعل جو میرے دونوں ہی بیٹے تمھارے" "پیچھے پاگل۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ پلیز ایک بات بار بار مت دہرائیں۔۔۔۔کیا یہی سب کہنے کے" لیے آپ مجھ سے ملنا چاہتی تھی۔" مشعل نے مریم کی بات کاٹتے کہا۔

نہیں میں جس بات کے لیے یہاں آئی تھی وہ تمھیں تحمل سے سننی" پڑے گی اور پلیز اگر تم سہیر سے محبت کرتی ہو تو اس کو کنسیڈر ضرور کرنا ۔۔۔۔"مریم نے موضوع کی جانب جاتے کہا۔

"جی آپ کہیں!" مشعل نے ماتھے پر بل ڈالے کہا۔ مریم لغاری اپنی بات کہتی گئی اور مشعل کے ماتھے کے بل گہرے اور انھوں میں گہری سوچ کی پرچھائی چھانے لگی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مریم کے جانے کے بعد مشعل بت بنی وہیں بیٹھی رہی تھی اور مریم کی بات پر غور کرنے لگی جو پہلے اسے عجیب لگی تھی مگر تھوڑا غور کر کے اسے وہ بات درست لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا کہہ رہی تھی وہ؟"موحد اور ایمان فوراً اندر آئے تھے۔"

ہاں کیا کہا؟" مشعل نے نا سمجھی سے ان دونوں کی جانب دیکھا۔"

مریم لغاری کیا کہہ رہی تھی تم سے؟"موحد نے پھر سوال دہرایا۔"

بس معافی مانگ رہی تھی اپنی باتوں پر جو وہ میرے اور سہیر کے بارے"
میں کہتی آئی تھی۔بہت شرمندہ ہیں کہہ رہی تھی کہ میں سہیر کو مناوں
کے وہ اپنی ماں کو معاف کر دے جو اپنے بھائی کی موت کے بعد ماں سے اور
بدضن ہو گیا ہے۔اور ایک بار بھی ماں سے ملا تک نہیں۔" مشعل نے
کھوئے کھوئے لہجے میں کہا۔

کیا تم ایسا کرو گی؟"ایمان نے سوال کیا۔

کوشش کروں گی مگر یہ سہیر اور پہلے والا سہیر بہت مختلف ہیں۔یہ سہیر"
میری بات نہیں مانتا۔صبح آنے کو کہا تھا دوپہر ہونے کو آئی ہے اور ابھی
تک نہیں آئے۔" مشعل نے رونی صورت بنا کر کہا۔

آتو رہے ہیں آج جب بھی آئیں اور کیا چاہتی ہو؟"موحد نے سوال کیا۔"

جو میں چاہتی ہوں وہ اب میں خود منواوں گی اور میں دیکھتی ہوں کہ مجھے " کیسے انکار کرتے ہیں مسٹر آفندی۔" مشعل نے مبہم انداز میں کہا تو ایمان اور موحد میں نظروں کا تبادلہ ہوا۔

کیا سوچ رہی ہو؟ کیا منوانا ہے؟" ایمان نے آگے آتے سوال کیا۔"

کچھ نہیں یہ تو سہیر کے آنے پر ہی کہوں گی۔ تم پاستا کھلاؤ مجھے۔" مشعل" نے بات بدلتے کہا تھا مگر اس کا انداز موحد کو الجھا گیا تھا۔

کیا مجھے انھیں پہلے آگاہ کر دینا چاہئیے۔" موحد نے خود سے سوال کیا تھا۔"

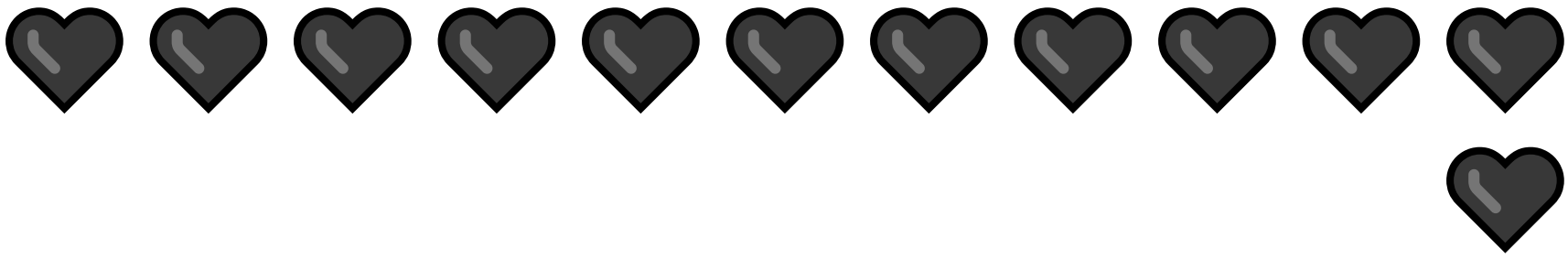

وہ آج تقریباً دو ڈھائی مہینوں بعد مشعل کے گھر آیا تھا پچھلی بار وہ نکاح والے دن آیا تھا۔ موحد نے اس کے لیے گیٹ کھولا تھا۔

کیسے ہیں؟ سوری آج آیا نہیں آپ کی طرف۔ وہ مشعل نے بتایا تھا آپ نے آنے کا وعدہ کیا ہے بس اس لیے۔ "موحد جواب باقاعدگی سے اس کے پاس جایا کرتا تھا آج اپنے نا جانے کی وجہ بتانے لگا۔

میں ٹھیک ہوں موحد اینڈ اٹس او کے مجھے اندازہ ہو گیا تھا۔۔۔اور پھر تم " اپنی ساری زندگی میرے لیے سب چھوڑ چھاڑ کر نہیں بیٹھ سکتے پہلے ہی تم نے اپنی جاب چھوڑ کر بہت بڑی غلطی کی ہے۔ "اس نے موحد کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا۔

وہ مجھے کچھ بتانا تھا۔ "موحد نے سر کھجاتے کہا۔ "

"ہاں کہو۔ "

آپ کی ماں یہاں آئی تھی مشعل سے ملنے۔ "موحد نے اس کے تاثرات " پر غور کرتے کہا۔

کیا کہہ رہی تھیں؟ کہیں مشعل کو کچھ برا بھلا تو نہیں کہا؟"لہجہ بے تاثر تھا۔

نہیں انفیکٹ کافی خوشگوار ماحول میں بات ہوئی ہے۔۔۔ مشعل بتا رہی" تھی اپنی باتوں کے لیے معذرت کر رہی تھیں اور ساتھ ہی مشعل سے کہا کہ وہ آپ کو منائے ان سے بات کرنے کے لیے۔"موحد نے بتایا۔

اور؟"موحد کی نگاہوں کی الجھن سمجھتے اس نے پوچھا۔"

کچھ تو ایسا تھا جو مشعل نے مجھ سے نہیں کہا مگر میں نے سوچا کہ آپ کو" "! آگاہ کر دوں۔ خیر آپ آئیں اندر

موحد اسے لیے اندر چلا گیا تھا۔

وہ مشعل کے کمرے میں جانے کے بجائے سلیمان صاحب اور باقی لوگوں کے ساتھ سیٹینگ ایریا میں ہی بیٹھا رہا تھا جو مشعل کو اکتاہٹ کا باعث بن رہا تھا۔اس نے سوچا تھا سہیر سے اکیلے میں بات کر کے اپنی ضد منوائے گی مگر وہ تو سب کے درمیان ہی ڈھیر اڈالے بیٹھا تھا۔ مشعل کا موڈ خراب ہوا تھا۔وہ اٹھ کر وہاں سے چلی گئی تھی جیسے سب نے ہی نوٹ کیا تھا اور نظروں کا تبادلہ ہوا۔

"ایمان بیٹا جاؤ مشعل کو بلا لاؤ کافی دیر سے گئی ہوئی ہے۔" پندرہ منٹ گزر جانے کے بعد سلیمان صاحب نے ایمان سے مشعل کو بلانے کو کہا۔

"ایمان کہہ کر اندر جانے لگی جب ہاجرہ بیگم کچن سے نکلی تھی۔ جی انکل۔

"میرا خیال ہے سہیر بیٹا آپ خود مشعل کو بلا کر لائیں۔مجھے غلط مت سمجھیئے گا وہ جب سے ہوش میں آئی ہے اس کے موڈ سوئینگز بڑھ گئے ہیں۔" ہاجرہ کی بات پر اس نے سلیمان صاحب کی جانب دیکھا تھا۔

وہ آپ سے کوئی ضروری بات بھی کرنا چاہتی تھی آپ وہ بھی سن لینا۔""

ہاجرہ نے کہا تو موحد نے باپ کی جانب آنکھوں میں کوئی اشارہ کیا۔

ہاجرہ ابھی کھانے کا وقت ہو رہا ہے کھانے کے بعد بچے بات کر لیں گے۔"

ایمان تم جاؤ مشعل کو بلا کر لاؤ۔" سلیمان صاحب نے حکمیہ انداز میں کہا تو

ہاجرہ کو شوہر کا رویہ سمجھ نہیں آیا اور نا ہی سہیر کا بے تاثر انداز۔

ایمان کے کافی منتیں کرنے پر بھی مشعل راضی نہیں ہوئی تھی۔ جب سہیر کو اس سے بات نہیں کرنی تو اسے بھی سہیر کے سامنے بت بن کر نہیں بیٹھنا تھا۔

مشعل سہیر بھائی خود آنا چاہتے تھے تم سے بات کرنے پر انکل نے کہہ دیا" کہ ڈنر کے بعد اب چلو پلیز آنٹی کھانا لگا رہی ہوں گی اور میں یہاں ہوں وہ اکیلے سب کام کر رہی ہوں گی۔" ایمان نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

تو جاؤ تم بھی کس نے منع کیا ہے؟" مشعل نے شان بے نیازی سے کہا۔"

مجھے انکل نے آرڈر کیا ہے کہ تم کو لیے بنا نیچے نہیں آؤں اور مشی یوں" باپ اور بھائی کے سامنے اپنی بے تابیاں دیکھاتے شرم نہیں آ رہی۔"

ایمان نے مسکراہٹ دباتے اپنا پینترا بدلا۔

میں بے تابیاں نہیں دیکھا رہی مانی مگر وہ شخص جو میرا شوہر ہے وہ بھی مجھے" ہی اپنے بھائی کا مجرم سمجھتا ہے تبھی مجھ سے بات تو دور وہ دیکھتا نہیں میری طرف پہلے کے جیسے۔" مشعل نے روہنسا ہوتے ہوئے کہا۔

مشعل ایسا نہیں ہے بس ابھی وقت اور حالات ایسے ہیں سب ٹھیک ہو" جائے گا تھوڑا وقت دو انھیں۔" ایمان نے کہا۔

وقت ہی تو دینا چاہتی ہوں انھیں۔" مشعل نے فیصلہ کن انداز میں کہا اور "
نیچے کی جانب چلی گئی جہاں اسے آتا دیکھ کر سب مطمئین ہوئے تھے اور
سلیمان صاحب نے سب کو کھانے کے لیے چلنے کو کہا جب مشعل کی بات
پر سب نے رک کر مشعل کر دیکھا۔

بابا کھانا کھانے سے پہلے مجھے کچھ کہنا ہے۔" سب میں نظروں کا تبادلہ "
ہوا۔

اوکے ہماری بیٹی کیا کہنا چاہتی ہے؟" سلیمان صاحب نے اسے اپنے پاس "
بلاتے کہا تھا۔

بابا میں جانتی ہوں ایک لڑکی ہونے کے ناطے مجھے یہ کہنا زیب نہیں دیتا"
مگر ایک بیوی ہونے کے ناطے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ۔۔۔۔۔۔"
مشعل نے بات اُدھوری چھوڑ کر سہیر کی جانب دیکھا جو اسے ہی دیکھے جا رہا
تھا۔ مشعل کی بات سے اس کے کانوں میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگی
تھیں۔

میں سہیر کے ساتھ جانا چاہتی ہوں۔آپ لوگ جلد از جلد میری رخصتی "
"کر کے مجھے سہیر کے ساتھ بھیج دیں۔
مشعل کی بات پر سب کو چار سو چالیس والٹس کا جھٹکا لگا تھا۔سہیر کے
چہرے پر ایک کے بعد دوسرا رنگ آکر گزرا تھا۔۔۔جیسے مشعل نے با
آسانی نوٹ کیا تھا۔۔۔۔۔۔

میں سہیر کے ساتھ جانا چاہتی ہوں۔آپ لوگ جلد از جلد میری رخصتی
"کر کے مجھے سہیر کے ساتھ بھیج دیں۔
مشعل کی بات پر سب کو چار سو چالیس والٹس کا جھٹکا لگا تھا۔سہیر کے
چہرے پر ایک کے بعد دوسرا رنگ آکر گزرا تھا۔۔۔جیسے مشعل نے با
آسانی نوٹ کیا تھا۔۔۔۔۔۔

کیا کہہ رہی ہو مشعل؟"ہاجرہ بیگم نے احتجاج کیا تھا تو سلیمان صاحب اور "
موحد میں بھی نظروں کا تبادلہ ہوا تھا۔
ماما میں نے کوئی ایسی انہونی بات نہیں کی۔"مشعل کو سب سے اسی "
ردعمل کی توقع تھی۔
بیٹا بات انہونی نہیں ہے مگر وقت غلط ہے۔"سلیمان صاحب نے رائے "
دی۔
وقت غلط نہیں ہے بابا میرا شوہر اپنے گھر میں بلکل اکیلا ہے وہ مشکل "
وقت سے گزر رہا ہے ایسے میں کیا میرا فرض نہیں بنتا اس کا ساتھ دینے کا
اس کا سہارا بننے کا۔"مشعل نے پھر اپنی بات پر زور دیتے کہا۔
لیکن بیٹا ہر چیز کا ایک طریقہ ایک وقت ہوتا ہے ابھی فوری طور پر ہم "
تمھیں رخصت نہیں کر سکتے۔اور تمھاری طبیعت ابھی مکمل ٹھیک نہیں
ہوئی۔"ہاجرہ بیگم نے پھر اپنی بات دہرائی انداز کافی سخت نظریں وارننگ
دیتی ہوئی تھی۔

"لیکن امی۔۔۔۔"

مشعل نے کچھ کہنا چاہا جیسے سہیر کی مداخلت نے روک دیا۔

مشعل آپ کی بات درست ہے مگر میں آپ کو کوئی وعدہ نہیں دے سکتا" ابھی جو وقت اور حالات ہیں ایسے میں میں آپ کو کوئی بھی تسلی کوئی بھی امید نہیں دے سکتا۔ میں مینٹلی ابھی اس قابل نہیں ہوا کہ اپنی زندگی میں موو آن کر سکوں۔" سہیر نے نظریں چراتے کہا تھا۔

یہی تو میں کہنا چاہتی ہوں میں آپ کی مینٹل کنڈیشن سمجھ رہی ہوں میں" اسی لیے آپ کا ساتھ دینا چاہتی ہوں ورنہ اس گھر کی تنہائی آپ کو کبھی ان وحشتوں سے نہیں نکال پائے گی۔" مشعل نے کانفیڈینٹ انداز میں کہا۔

سلیمان صاحب کو اس سمے مشعل اپنی چھوٹی سی ضدی بیٹی نہیں ایک بہت سیانی سمجھدار اور میچیور مشعل لگی تھی۔ سب نے سہیر کی الجھن کو نوٹ کیا تھا جو ماتھے پر بل ڈالے اپنی دائیں ٹانگ مسلسل ہلا رہا تھا۔

موحد کے اشارہ کرنے پر سلیمان صاحب نے گلا کھنکھار کر سب کو اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا۔

ابھی اس سلسلے میں کوئی بات نہیں ہو گی پہلے ہم آرام و سکون سے کھانا" کھائیں گے پھر دیکھا جائے گا۔"حکمیہ انداز میں کہتے سلیمان صاحب نے سہیر کی جانب دیکھا تھا جو شدید الجھن میں تھا۔

کھانے کی میز پر بھی عجیب تناؤ سا چھایا رہا تھا۔ مشعل سہیر کی کھانے سے بے رغبتی بھی نوٹ کر رہی تھی۔ موحد اور سلیمان صاحب بار بار مختلف چیزیں اسے سرو کر رہے تھے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

کھانے کے بعد وہ لوگ باہر لان میں آئے تھے۔ مشعل سے کئے وعدے کے مطابق سہیر اس سے بات کرنے کو اسے لان میں لایا تھا جہاں وہ

دونوں لان میں رکھی کرسیوں پر آمنے سامنے بیٹھے تھے مگر دونوں میں سے کوئی کچھ نا بولا تھا۔

"مشعل نے کچھ دیر سوچنے کے بعد اسے پکارا تھا جو اندھیرے میں سہیر؟" ناجانے کیا کھوج رہا تھا۔ مشعل کی آواز پر چونکا تھا۔

"مشعل نے اس کے متوجہ ہونے پر سوال کیا غلطی ہوئی ہے مجھ سے؟" کیا۔

"اس نے کس نے کہا ہے مشعل کہ آپ سے کوئی غلطی ہوئی ہے؟" مشعل کی آنکھوں میں دیکھتے پوچھا۔

"وہ زیر لب بڑبڑایا۔ غلطی تو سب میری ہے۔"

"مشعل نے صاف گوئی سے کہا تو وہ کچھ لمحہ آپ کے رویے نے۔" کو دیکھتا کچھ سوچتا رہا۔

آئی ایم سوری میں بس مینٹلی ڈسٹرب ہوں میرا ہر گز مقصد آپ کو اکورڈ" اور ان وانٹیڈ فیل کروانے کا نہیں تھا۔" مشعل کی بات سمجھتے ہوئے اس نے اثبات میں سر ہلاتے کہا۔

"تو سہیر میں اسی لیے تو چاہتی ہوں کہ آپ اپنا دکھ مجھے شئیر کریں مجھ سے کہیں اپنے دل کی بات۔۔۔۔۔اسی لیے میں نے رخصتی کی بات کی تھی میں کوئی بولڈ اور آؤٹ سپوکن لڑکی نہیں ہوں سہیر یہ بات آپ جانتے ہیں۔اور ایسا میں نے صرف آپ کی تنہائی کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا تھا۔" مشعل نے اسے وہ وجہ بتادی جس کے لیے اس نے رخصتی کی بات کی تھی۔

"میری ماں نے کیا کہا ہے آپ سے مشعل۔۔۔۔یہ مشورہ یقیناً انھی کا ہو گا۔۔۔۔پہلے خود چھوڑ کر جاتی ہیں اور اب تنہائی کی فکر ہو رہی ہے ان کو۔"اس نے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔جس پر مشعل کو اس کے اندازے کی درستگی پر حیرت ہوئی تھی۔

ایسا نہیں ہے سہیر یہ سچ ہے میں آپ کو تنہا اور تکلیف میں نہیں دیکھ "
سکتی۔" مشعل نے اس کی بات کو نظر انداز کیا تھا۔

"لیکن مشعل۔۔۔۔۔۔"

لیکن ویکن کچھ نہیں۔آخر مسلہ ہے کیا اب آپ کے دل سے اتر گئی ہوں "
میں؟جو مجھ سے بات کرنا تو دور آپ نظر بھر کر مجھے دیکھتے تک نہیں
ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔یہ نظریں جو میرے سے ہٹتی نہیں تھیں آج میری
جانب اٹھتی نہیں ہیں۔ایسا کیوں ہے سہیر؟" مشعل پھٹ پڑی تھی اس کا
شکوہ جائز تھا۔

کوئی مسلہ نہیں ہے مشعل۔۔۔۔کوئی بھی مسلہ نہیں ہے بس وقت درکار "
ہے آپ کو بھی اور مجھے بھی۔۔۔۔۔شاید وقت ہی اس الجھن کو سلجھا
دے۔"اس نے سکستہ لہجے میں کہا۔

میرا اندازہ ٹھیک تھا آپ کا یہ رویہ ایسا صرف اس وجہ سے ہے کہ میں نے "
آپ سے آپ کے بھائی کا سچ نہیں کہا۔۔۔۔آپ کو بھی لگ رہا ہو گا کہ

میں نے آپ کے بھائی کے دل کے ساتھ کھیلنے کی کوشش کی ہے۔۔۔" وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر چند قدم سہیر کی جانب بڑھی تھی۔

مشعل کے اندازے پر وہ فقط نفی میں سر ہلا کر رہ گیا تھا۔وہ جانتا تھا ایسا کبھی ہو ہی نہیں سکتا تھا مگر خود کو لے کر بھی مشعل کا یہ غلط اندازہ اسے پسند نہیں آیا تھا۔

"میری وجہ سے آپ کا بھائی تکلیف میں رہا ہے اس لیے آپ میرے ساتھ ایسا برتاؤ کر رہے ہیں ناں؟" کچھ توقف کے بعد وہ پھر سے کہنے لگی اس کی آواز آہستہ آہستہ بلند ہونے لگی تھی اور لہجہ غصے سے لبریز تھا۔وہ بنا کچھ سنے بولی جا رہی تھی۔

مشعل لسن ٹومی۔۔۔۔۔" اپنی سیٹ سے اٹھتا کہنے لگا۔۔۔اس نے" اختجاج کرنے کی کوشش کی تھی جیسے مشعل نے خاطر میں نہیں لایا تھا۔

"لوگ دھوکہ دے کر دل سے اترتے ہیں اور میں بنا کچھ کئے ہی آپ کے دل سے اتر گئی ہوں ناں؟" آنسوؤں سے لبریز آنکھیں اس پر گھاڑتے

سوال کیا گیا۔وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے۔اس کی آنکھوں سے بہنے والے آنسو مقابل کے دل پر گر رہے تھے اور ان گرم سیال آنسوؤں سے اس کے دل میں لگی آگ کم ہونے کے بجائے بڑھ رہی تھی۔وہ لب کچلتے لاجواب سا اسے دیکھتے جا رہا تھا۔

"مشعل ریلیکس آپ کی طبیعت بگڑ جائے گی۔۔۔ٹینشن سٹریسی آپ کے لیے اچھی نہیں ہے۔"اس نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"اچھا ہے ناں آپ کی جان چھوٹ جائے گی۔۔۔اور اگر اتنی ہی پرواہ ہے میری تو میری ٹینشن اور سٹریس کی وجہ مت بنیں ناں اور میری بات مان لیں۔"مشعل نے بے لچک لہجے میں کہا تھا۔ایسا لہجہ جس میں مقابل کے لیے سوال کرنے یا اعتراض اٹھانے کی کوئی گنجائش نا تھی۔

زندگی میں پہلی بار وہ کسی کے سامنے اتنا بے بس ہوا تھا۔وہ چھوٹی سے لڑکی اس کی ضد اور غصہ آج اس لمبے چوڑے مرد کے قابو میں نہیں آ رہا تھا۔

آپ کے پاس کل تک کا وقت ہے فیصلہ کر کے آگاہ کر دیجئے"

گا۔۔۔۔۔۔۔اگر تو آپ مجھے اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ میں کبھی بھی آپ سے کوئی بھی ڈیمانڈ نہیں کروں گی مگر پھر مشعل کے جینے مرنے سے آپ کا کوئی تعلق نہیں ہو گا۔یہ بات اچھے سے ذہن میں بیٹھا لیجئے گا۔۔۔۔۔بھائی کا غم جائز ہے مسٹر آفندی مگر میں اپنی ذات کی ایسے نفی ہر گز برداشت نہیں کروں گی۔" مشعل بہتے آنسوؤں کے ساتھ وہاں سے بھاگتی ہوئی اندر چلی گئی تھی جبکہ وہ کچھ دیر خاموشی سے وہیں کھڑا رہا تھا۔۔۔۔۔تصویر کے اس پہلو کو تو اس نے کبھی سوچا بھی نا تھا۔۔۔۔۔گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتا اگلے ہی لمحے بیرونی گیٹ سے نکلتا چلا گیا۔۔۔موحد جو اسے بلانے باہر آیا تھا اسے جاتا دیکھ چکا تھا۔

وہ گھر آ گیا تھا اور مشعل بھی کمرے میں بند ہو گئی تھی۔ایمان نے اسے سمجھانے کی بہت کوشش کی مگر وہ اپنی ضد پر ڈٹی رہی تھی۔

ہاجرہ اور سلیمان صاحب بھی اس کی ضد پر پریشان تھے وہ اتنی ضدی تھی نہیں مگر اب ہو رہی تھی اور ان کے پاس ضد ماننے کے علاوہ کوئی راستہ بھی تو ناں تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ مشعل کے گھر سے آنے کے بعد سیدھا گھر آیا تھا۔اپنے کمرے میں آتے ہی بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں لیٹا تھا۔پر سوچ انداز میں سیلنگ کو دیکھتا وہ فون اٹھا کر فواد کا نمبر ملانے لگا تھا۔

ہیلو!"فواد کی مصروف سے آواز سپیکر سے ابھری تھی۔"

کہاں ہو؟"اس نے بنا سلام دعا کے تکلف کے پوچھا تھا۔"

سویرا کے ساتھ گاؤں آیا تھا۔"فواد نے اپنی منگیتر کا نام لیتے کہا۔"

واپس کب آنا ہے؟"انداز میں واضح اکتاہٹ تھی۔"

کیاپرابلم ہے یار؟"فواد نے سوال در سوال کیا۔"

آجاؤ پھر بات کریں گے۔"وہ فون رکھنے والا تھا جب فواد کی بات نے اس"

کے ارادے کو ناکام بنایا۔

"مشعل کی وجہ سے پریشان ہو؟"

نہیں اپنی وجہ سے۔ مشعل کی تو ہر بات ہر مطالبہ جائز ہے۔میں خود کو"

نہیں سمجھا پا رہا۔میں کچھ نہیں سنبھال پاوں گا فواد نا یہ گھر نا بزنس نا مشعل

نا میری اپنی زندگی۔۔۔۔میں جانتا ہوں یہ سب میری ذمہ داری ہے مگر

میں کسی لائق نہیں رہا ہوں فواد۔"اس نے بے بسی کی انتہا کو چھوتے کہا

تھا۔

دیکھو ابھی خود کو ریلیکس کرو میں صبح ہی آجاتا ہوں فجر کے بعد نکلوں گا تو"

سات بجے تک پہنچ جاؤں گا اور سیدھا تمھاری طرف ہی آؤں گا۔"فواد نے

اپنا پلان تشکیل دیتے کہا۔

میری وجہ سے کب تک تم سب لوگ اپنے پلانز بدلے رہو گے اپنی" زندگیوں کو چھوڑ کر مجھے اور میرے مسائل کو پکڑ کر بیٹھے رہو گے۔"اس نے چڑ کر کہا تھا۔سب کا اس کے لیے اپنے پلانز بدلنا بلکل پسند نہیں تھا مگر اس کے پاس کوئی اور چارہ بھی تو نا تھا۔

دوستی اسی چڑیا کا نام ہوتا ہے مسٹر آفندی لگتا ہے بھائی کھونے کے ساتھ" آپ نے اپنا کامن سینس بھی کھو دیا ہے جو چھوٹی چھوٹی کامن باتوں کو سمجھ نہیں رہے اور یوں خود ترسی کا شکار ہو رہے ہو۔"فواد نے خفیف سا طنز کیا تھا۔

خود ترسی نہیں ہے یہ میں جانتا ہوں میں نے سب کو بہت الجھایا ہوا" ہے۔"اس نے سچائی کا مظاہرہ کیا۔

تو نکل آؤ اس فیز سے سب خود سنبھال لو۔۔۔۔تم دنیا میں پہلے انسان" نہیں ہو جس نے کوئی اپنا بہت پیارا کھویا ہے۔"فواد نے دو ٹوک انداز میں کہا۔

جانتے ہوں مگر میں نے اپنا اکلوتا سہارا کھویا ہے فواد۔"اس نے افسردگی" سے کہا۔

مطلب میں, شان, سمیع انیتا ہم سب کوئی معنی نہیں رکھتے؟"فواد نے" دکھ سے استفسار کیا۔

میرے لیے تو اس کے بعد اب اپنا آپ بھی معنی نہیں رکھتا فواد۔"اس" نے اعتراف کیا۔

کسی کے جانے سے زندگی رک نہیں جاتی جیسے تمھاری ماں اور بابا کے" جانے سے نہیں رکی تھی۔۔۔۔۔۔۔جو گزر گیا اسے بھول کر جو ہے اسے سنبھالو۔۔۔جو کھو گیا ہے اس کے غم میں باقی سب بھی کھو دینا چاہتے ہو؟؟لاحاصل کے غم میں حاصل کی ناقدری کرنا بے قوفی اور ناشکری ہوتی ہے۔"فواد نے اسے ایک بار پھر سمجھانا چاہا جو جانتا تھا کہ فواد بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے۔اس لیے کچھ نا بولا۔

پلیز خود کو اپنے بزنس کو تم خود ہی سنبھال سکتے ہوں۔۔۔ہم سب تمھارا " ساتھ دے سکتے ہیں مگر تمھیں اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے خود ہی کچھ سوچنا ہو گا۔" فواد نے ملتجی انداز میں کہا۔

میں کوشش کروں گا فواد مگر فلوقت تم آجاؤ۔" اس نے خود کو کمپوز " کرتے کہا تھا۔

اوکے ! میں صبح صبح پہنچ آتا ہوں۔" فواد نے کہا تو اس نے فون بند کر دیا۔ " ابا سے فواد کے آنے تک تھوڑا آرام کرنا تھا مگر دماغ میں سوچوں کا سمندر بہر رہا تھا جس کا کوئی کنارہ نہیں تھا۔ وہ ایک سے دوسری دوسری سے تیسری سوچ سوچتا کہاں سے کہاں پہنچا ہوا تھا۔ انھیں سوچوں میں کھوئے ہوئے نیند کی دیوی اس پر مہربان ہوتی اسے اپنی پر سکون آغوش میں لے گئی تھی۔ آج کافی دنوں بعد وہ خود سے سویا تھا۔

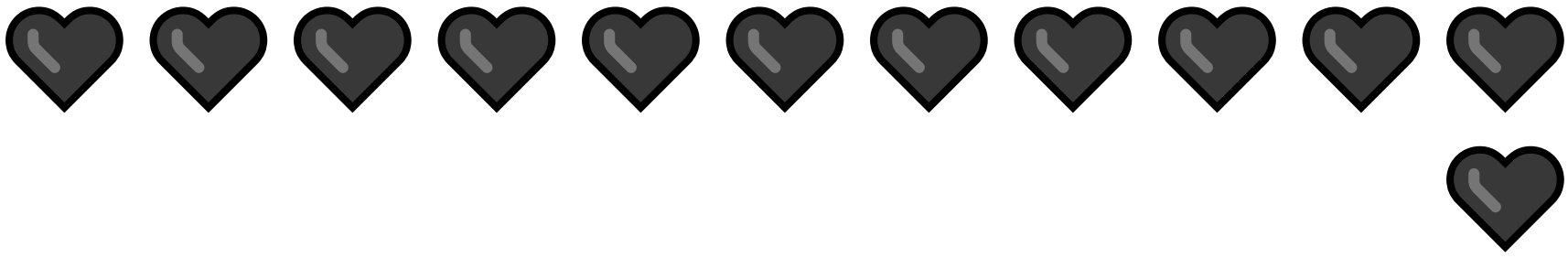

وہ ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھا بے دلی سے ناشتہ کر رہا تھا۔ فواد نے اسے دس منٹ میں پہنچنے کا میسج کیا تھا۔

"بیٹا ٹھیک سے کھائیں آج کل آپ اپنے کھانے پینے کا دھیان نہیں رکھتے۔" رشید بابا نے ٹوسٹ کی پلیٹ اس کی جانب بڑھاتے کہا تھا۔

"نہیں مر جاؤں گا بابا۔۔۔۔ مرنا ہوتا تو تب ہی مر جاتا جب میرے بھائی نے میرے سامنے اپنی آخری سانس لی تھی۔"

اس نے زخمی انداز میں کہا۔ لہجے میں دکھ اور غم بہت واضح تھا۔

"ایسا کیوں کہتے ہیں بیٹا؟"

کیونکہ اسے بس اپنے دکھ سے مطلب ہے اس کے ارد گرد لوگ اس کی" وجہ سے کس تکلیف کس پریشانی میں ہیں اسے انٹرسٹ نہیں ہے۔" فواد بیرونی دروازے سے اندر داخل ہوتے کہنے لگا اور سیدھا بریک فاسٹ ٹیبل پر بیٹھ گیا۔

ناشتہ ملے گا؟ سیدھا یہیں آرہا ہوں۔" فواد نے بے تکلفی سے کہا تھا۔" جی بیٹا میں ابھی آپ کے لیے ناشتہ لاتا ہوں۔" رشید بابا کہتے کچن کی" جانب بڑھے تھے۔ فواد پہلے بھی یہاں آتا جاتا تھا مگر پچھلے دو ماہ میں یہ سلسلہ بڑھ گیا تھا۔

اور تم ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟" فواد نے سامنے بیٹھے شخص کی گھورتی" نظروں سے خائف ہوتے ہوئے کہا۔

یہی کہ دوسروں کو مشکل اور اذیت میں ڈال کر کوئی پر سکون کیسے ہوتا" ہے؟"

اوکے فائن اب ایسے گھورو مت سلیمان صاحب سے میری۔ بات ہوئی" ہے آئی نو دس ہول سچویشن از میسڈاپ! کوئی حل نکال لیں گے میں نے آج ان سے بات کرنے کا فیصلہ کیا ہے تم بھی آفس آجانا۔" فواد نے کپ میں چائے انڈھیلتے کہا۔ جو ابا وہ ناشتہ چھوڑ کر پیچھے ہوا تھا۔ جس پر فواد کے ماتھے پر بھی بل آئے تھے۔

کیا چاہتے ہو تم؟ جسٹ ٹیل می؟ نا تم نارمل ہونے کی کوشش کر رہے ہو" نا آفس جوائن کر رہے ہو چاہتے کیا ہو؟ جانتے ہو تمھارے اس روگ کا لوگ کیا فایدہ اٹھا رہے ہیں۔ آج آفندی کنسٹرکشنز کو جن کنٹریکٹس کو حاصل کرنا چاہے تھا وہ دوسری کمپنیز حاصل کر رہی ہیں۔ تمھارا بزنس اور مقصد صرف افتخار چوہدری سے کمپیٹیشن نہیں ہے بلکہ اپنی ساکھ اور پوزیشن کو مینٹین کرنا ہے یہ سمجھ تو ہے تمھیں۔ سارا بزنس سرکل یہ بات جان گیا ہے کہ سہیر آفندی اپنے بھائی کے دکھ میں سب چھوڑ چھاڑ کر بیٹھ چکا ہے اور اس بات کا فایدہ لوگ اٹھا رہے ہیں۔"

فواد نے سخت لہجے میں اسے سمجھایا تھا۔ جس پر وہ لب کچلتا نظریں چرا گیا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو فواد ایک ایک بات بلکل درست ہے۔۔۔۔۔"

تم ہر گز نہیں چاہو گے کہ تمھارے باپ کی محنت رائگاں جائے اور جس"

کنڑیکٹ کے لیے تم دونوں بھائیوں نے کوشش اور محنت کی وہ کھو دو۔اس

لیے نیکسٹ ویک تک خود کو مینٹلی اور ایموشنلی تیار کر لو مسٹر ایڈرین جان

پھر سے پاکستان آرہے ہیں پچھلی بار تو شان اور انیتا نے تمھاری طبیعت

خرابی کا کہہ کر ان سے ٹائم لے لیا تھا مگر اب تم کو ہی ان سے ملنا ہے۔" فواد

میں اسے آج اپنے بھائی کا عکس نظر آرہا تھا وہ بھی تو ایسے ہی اسے سمجھایا کرتا

تھا اور اپنی باتیں منواتا تھا۔اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

رہی بات موجودہ ٹینشن کی تو اسے بھی سلجھا لیں گے سچ کہوں تو اس میں"

بھی تمھاری غلطی ہے اگر خود کو نارمل رکھتے تو شاید نوبت یہاں تک نا

آتی۔اور نا وہ رخصتی کی بات کرتی۔اس کی جگہ کوئی بھی بیوی ہو وہ ایسے ہی

کہے گی۔"فواد نے یہ الزام بھی اس پر لگا دیا تھا۔جس پر وہ ناراض نظروں سے فواد کو دیکھنے لگا۔

"! لیکن"

لیکن ویکن بعد میں میرا بریک فاسٹ ٹھنڈا ہو رہا ہے۔"فواد نے کندھے اچکاتے کہا۔

فواد اتنا سمجھ گیا تھا کہ اب اسے نارمل کرنے کے لیے ہمدردی اور تسلی کا کارڈ کھیلنے کا فایدہ نہیں اس لیے فواد جان بوجھ کر اسے اکسا رہا تھا ایسی باتیں کہ وہ ریاکٹ کرے۔۔۔۔۔خود ترسی سے نکل کر اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرے۔

اگلی صبح اس نے ناشتہ کمرے میں ہی کیا تھا۔ نظریں بار بار فون کی جانب اٹھ رہیں تھیں جہاں وہ سہیر کے جواب کے انتظار میں تھی۔

موحد ایمان ہاجرہ بیگم اس سے بات کرنے اس کے کمرے میں آئے تھے۔

ہاجرہ کو ایمان سے مریم کے یہاں آکر مشعل سے بات کرنے کا پتہ چل چکا تھا جس پر وہ موحد اور ایمان سے غصہ بھی تھیں۔ مشعل کے مطالبے کی وجہ وہ سمجھ گئیں تھیں۔

کیسی ہو میری جان!" ہاجرہ نے مشعل کو دیکھتے پوچھا۔"

ٹھیک ہوں امی۔" برہم سے انداز میں جواب آیا تھا۔ جس پر موحد اور" ایمان میں نظروں کا تبادلہ ہوا جو سامنے رکھی کرسیوں پر براجمان تھے۔

کیوں خود کو اور سب کو پریشان کر رہی ہو؟" انھوں نے پاس بیٹھتے" پوچھا۔

میں بھی تو پریشان ہوں نا امی۔۔۔۔سہیر کا رویہ دیکھا آپ "

نے۔۔۔۔پہلے والا سہیر اور یہ سہیر کتنا الگ ہے جانتی ہیں ناں۔؟" مشعل

نے ماں کے ہاتھ تھامتے خفگی سے کہا۔

وقت کے ساتھ وہ ٹھیک ہو جائے گا مشعل۔" ہاجرہ بیگم نے تسلی "

کروائی۔

میں بھی چاہتی ہوں امی کہ وہ وقت میں سہیر کے ساتھ "

گزاروں۔۔۔۔میں اسے ایسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی۔ بابا جب پریشان

ہوتے ہیں تو آپ ان کو پریشانی سے نکال لیتی ہیں مگر سہیر کے پاس کون اپنا

ہے ؟" مشعل کی بات پر موحد کو بھی افسردہ کر دیا تھا کہاں وہ خوش باش

ہنستی کھیلتی مشعل اور کہاں یہ بات بات پر آنسو بہا دینے والی مشعل۔

میں جانتی ہوں بیٹی تمھاری نیت ٹھیک ہے اور میں وعدہ کرتی ہوں کہ "

میں تمھارے بابا کو مناوں گی۔" ہاجرہ نے اسے تسلی دی۔

مشعل مریم لغاری نے کیا بات کی ہے تم سے ؟"ہاجرہ نے مان بھرے"
انداز میں بیٹی سے پوچھا۔
امی وہ معافی مانگ رہی تھیں مجھ سے جو انھوں نے میرے بارے میں"
"کہا۔

اور ؟صرف معافی مانگنے تو نہیں آئی ہو گی ؟"فوراً ہی ایک اور سوال آیا"
تھا۔انداز کھوجتا ہوا تھا۔
امی وہ اصل میں مجھ سے کچھ اور بات کرنا چاہتی تھیں۔"مشعل نے مریم"
اور اپنی ملاقات کو سوچتے کہا۔

! فلیش بیک

میں جس بات کے لیے یہاں آئی تھی وہ تمھیں تحمل سے سننی پڑے گی"
اور پلیز اگر تم سہیر سے محبت کرتی ہو تو اس کو کنسیڈر ضرور کرنا۔۔۔۔"
مریم نے سنجیدہ تاثرات کے ساتھ کہا۔

جی کہیں!" مشعل نے ماتھے پر بل ڈالے مریم کو دیکھا۔"

مشعل سہیر تمھارا شوہر ہے نکاح میں ہو تم اس کے اور وہ ان دنوں بہت" تکلیف میں ہے ایسے میں ایک بیوی ہونے کے ناطے تمھارا فرض بنتا ہے کہ تم اپنے شوہر کا ساتھ دو اس کی تکلیف بانٹو۔۔۔۔۔مجھے تو وہ آفندی ہاؤس میں جانے تک نہیں دیتا پر تم وہاں جا سکتی ہو۔" مریم نے مشعل کا ہاتھ تھامتے کہا۔

مگر میں ابھی وہاں نہیں جا سکتی تھوڑی دیر کے لیے جانا الگ بات ہے" "مگر۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر نہیں مشعل سہیر کو ہمہ وقت کہ لیے تمھارے ساتھ کی" ضرورت ہے۔۔۔ایک بیوی ہی شوہر کے دکھ اور تکلیف کو کم کر سکتی ہے۔اگر تم نے سہیر سے محبت کی ہے تو اسے اس کنڈیشن سے باہر بھی تمھیں لانا چاہیے وہ بھی اس کی زندگی میں مکمل طور پر شامل ہو کر اس کے ساتھ رخصت ہو کر۔" مریم کی بات مشعل کو ٹھیک لگی تھی مگر اتنی

جلدی رخصت ہونا؟ وہ بہ پینٹلی اس کے لیے تیار نا تھی اور دوسرا ابھی اس کی طبیعت بھی ٹھیک سے سنبھلی نا تھی۔

ایسے اچانک رخصتی؟" مشعل نے سوچتے ہوئے سوال کیا۔"

جو حادثہ دو ماہ پہلے پیش آیا تھا وہ بھی اچانک ہی آیا تھا اور پھر کوئی حادثہ" اچانک ہی آسکتا ہے۔۔۔پلیز مشعل میرے سہیر کی مشکل اور تکلیف کم کر دو! میں اب اپنے ساحر کے بعد سہیر کو نہیں کھو سکتی۔" مریم نے منت بھرے لہجے میں کہا تھا۔اس کی آنکھوں میں آج مشعل کو سچے آنسو نظر آئے تھے۔

آپ فکر نہیں کریں میں جو کر سکی وہ کروں گی۔" مشعل نے اسے تسلی" دیتے ہوئے کہا جب کہ خود اس کا دماغ کہیں الجھا ہوا تھا۔

تو تم یہ سب مریم لغاری کے کہنے پر کر رہی ہو؟" موحد نے بے یقینی سے" سوال کیا۔

نہیں مگر یہ بھی تو سچ ہے ناں کہ انھوں نے کچھ غلط نہیں کہا۔۔۔۔۔سہیر "
کی بیوی ہونے کے ناطے یہ میرا فرض بنتا ہے کہ میں انھیں اور ان کے
" بکھرتے گھر کو سنبھال لوں۔
مشعل نے ماں کی جانب دیکھتے کہا جیسے وہ اس معاملے میں ماں کی تائید چاہتی
ہو۔

وہ عورت جو اپنے شوہر اور بچوں کو چھوڑ کر چلی گئی اب کس منہ سے "
تمھیں نصیحتیں کر رہی ہے۔"موحد کا لہجہ تلخ تھا۔
غلطی انسان ہی کرتے ہیں۔دیر سے ہی سہی اسے اپنی غلطی کا احساس "
ہے۔"مشعل نے مریم کو مار جن دیا۔
مشعل مگر اچانک سے رخصتی تم نے تو اتنے پلانز بنا رکھے تھے؟"ایمان "
نے بھی نا سمجھی سے گفتگو میں حصہ لینا چاہا۔
پلانز تو بدلتے رہتے ہیں مانی ابھی مجھے بس سہیر کی فکر ہے۔ مشعل نے اپنی
خوشی کو پس پشت ڈالتے کہا۔توسب میں نظروں کا تبادلہ ہوا تھا۔

وہ اس وقت فواد کے آفس میں بیٹھا تھا۔ سلیمان صاحب اور ہاجرہ کو بھی فواد نے بلوالیا تھا۔ مشعل کی موجودگی میں بات نہیں کرنا چاہتے تھے۔ چاروں اس وقت مشعل کے فیصلے کو لے کر ڈسکشن کر رہے تھے۔

میں جانتا ہوں مشعل کو ایسی بات نہیں کرنی چاہیے تھی پر نا جانے کیوں" وہ اتنی ضدی ہو رہی ہے۔" سلیمان صاحب سے شرمندہ ہوتے کہا۔

ہاں سہیر بیٹا تم تو جانتے ہو وہ کتنی معصوم ہے اور ضد کرنا اس کی عادت" میں شامل نہیں تھا۔" ہاجرہ نے سہیر کی جانب دیکھتے کہا۔

نہیں آنٹی آپ دونوں کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے مشعل کی" جگہ کوئی بھی لڑکی ہو گی وہ یہی کہے گی۔انفیکٹ مجھے مشعل کا فیصلہ بلکل بھی برا نہیں لگا مجھے بس اس سچویشن کی سمجھ نہیں آرہی جس میں میں پھنسا ہوا ہوں۔"

میں سمجھ سکتا ہوں بیٹا۔اور میں بھی ایسے حالات میں کوئی ایسا قدم" اٹھانے کے حق میں نہیں ہوں۔" سلیمان صاحب نے بھی اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا۔

سہیر بیٹا میں مشعل کی ماں ہونے کے ناطے نہیں ایک عورت ہونے کے" ناطے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ مشعل کی نیت اور سوچ غلط نہیں ہے۔آپ جو اور آپ کے گھر کو ایک عورت کی ضرورت ہے۔" ہاجرہ نے سوچ سوچ کر کہنا شروع کیا۔

انٹی آئی نو آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔" اس نے فواد کی جانب دیکھتے کہنا" شروع کیا جس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے کچھ کہا تھا۔

آنٹی میں فلحال مشعل کو وہ وقت وہ توجہ نہیں دے پاوں گا جو وہ ڈیزرو"
کرتی ہیں۔ناہی میں مینٹلی اس کنڈیشن میں ہوں کہ مشعل کے ساتھ
زندگی کا ایک بھرہور آغاز کر سکوں۔"اس نے نظریں چراتے کہا تھا۔فواد
کی باتوں نے اس کو کچھ حد تک نارمل کیا تھا۔شاید وقتی طور پر۔۔۔۔۔۔
بیٹا مشعل یہ سب سمجھتی ہے میری آج ہی اس سلسلے میں اس سے بات"
ہوئی ہے وہ صرف آپ کی تنہائی کے حیال سے وہاں آپ کے ساتھ جانا
چاہتی ہے۔آپ کو جتنا وقت درکار ہے وہ آپ کو دے گی۔"ہاجرہ وہ اب
باتیں دہرانے لگی جو مشعل نے اس سے کہیں تھیں۔تینوں افراد میں
نظروں کا تبادلہ ہوا تھا اور کمرے میں کچھ پل کی خاموشی چھا گئی تھی جیسے
سلیمان صاحب کے فون کی رنگ ٹون نے توڑا تھا۔انھوں نے فون اٹھ کر
کان سے لگایا تھا اور جو خبر انھیں ملی ان کے چہرے کا رنگ اچانک بدلا تھا۔
میں ابھی آتا ہوں۔"انھوں نے فوراً کہتے اپنی سیٹ سے اٹھنا چاہا۔"

کیاہواہے؟"فواداورہاجرہ بیگم نے ایک ساتھ پوچھاتھا۔وہ سب ان کی"
جلد بازی اورپریشانی سے یہ سمجھ گئے تھے کہ کوئی بڑی بات ہے۔
وہ مشعل کی طبیعت اچانک بگڑ گئی ہے موحداسے لیے ہاسپٹل گیاہے وہ"
بے ہوش ہوگئی ہے۔"سلیمان صاحب کہہ کر باہر کی جانب بڑھے تھے۔
آئی تھنک ہمیں بھی چلناچاہیے فواد۔"اس نے کہہ کر باہر کی جانب قدم"
بڑھ دیئے۔

ZNZ Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ سب آگے پیچھے ہاسپٹل پہنچے تھے۔جہاں موحداورایمان پریشانی سے باہر
بیٹھے تھے۔

ہوا کیا ہے میں جب گھر سے نکلی تھی وہ ٹھیک ٹھاک تھی۔"ہاجرہ نے" گھبرائے ہوئے لہجے میں ایمان سے پوچھا۔

آنٹی وہ بلکل ٹھیک تھی ہم دونوں کچن میں تھیں وہ بیٹھے بیٹھے ہی اچانک" بے ہوش ہو گی۔اور میں نے جلدی سے موحد بھائی کو بلایا اور ہم لوگ ایسے یہاں لے آئے۔"ایمان نے مختصراً بتایا۔وہ سب لوگ کاریڈور میں ہی بیٹھے تھے جب ڈاکٹر باہر آیا اور ان سب کو اپنے کیبن میں آنے کو کہا۔ وہ سب لوگ ڈاکٹر کے کیبن میں موجود تھے نشستوں پر بیٹھے تھے۔ڈاکٹر نے ایک نظر سب کی جانب دیکھا۔

مسٹر آفندی کیا میں جان سکتا ہوں کہ مشعل کو کیا ٹینشن ہے؟"ڈاکٹر نے" برائے راست اس کی آنکھوں میں دیکھتے سوال کیا۔

جی؟"اس نے نا سمجھی سے سوال کیا۔"

آئی.بیلیو مسٹر سہیر کہ مشعل کی جو کنڈیشن ہے اس میں آپ کو ایک شوہر" ہونے کے ناطے یہ فرض بنتا ہے کہ آپ اپنی وائف کی خوشی کا خیال رکھیں "انھیں پیمپر کریں۔

ڈاکٹر نے دوٹوک انداز میں کہا۔

یو آر رائٹ ڈاکٹر پر وہ ابھی اپنے پیرینٹس کے گھر ہے جہاں سب اس کا" بے حد خیال رکھتے ہیں۔"ڈاکٹر کی نظروں میں خود کو مجرم سمجھتے ہوئے اس نے جیسے اپنی صفائی دی تھی۔

میں نے آپ سب سے پہلے بھی کہا تھا کہ اسے کسی قسم کی سٹریس اور " پریشانی نہیں ملنی چاہیے۔اگر اس کا اپنے پیرینٹس کے گھر میں خیال رکھا جا رہا ہے تو وہ آج بے ہوش کیوں ہوئی ہے؟"ڈاکٹر کی جانب سے ایک اور سوال آیا تھا جس کا جواب وہاں سب کے پاس ہوتے ہوئے بھی نا تھا۔ڈاکٹر صاحب وہ صبح تک بلکل ٹھیک تھی۔ہاجرہ نے بھی ڈاکٹر کو مطمین کرنا چاہا۔

دیکھیں میں جانتا ہوں کہ وہ آپ سب کے لیے اہم ہے مگر کہیں جانے "
انجانے کوئی ایسی بات ہوئی ہے جو اسے پریشان کر رہی ہے۔آپ سب
جانتے ہیں کہ مشعل کا صرف نروس بریک ڈاؤن نہیں ہوا تھا حادثے کے
وقت ان کے سر پر چوٹ بھی آئی تھی اور شدید شاک اور خوف سے ان کا
نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا اور وہ کومہ میں چلی گئیں تھیں۔اب آگر انھیں
ایسے ہی ٹینشن رہی تو وہ دوبارہ بھی کومہ میں جا سکتی ہیں۔اس لیے پلیز اب
کوئی بھی بات ایسی نا ہو جس میں مشعل کو پریشانی ہو ورنہ نتائج کے ذمہ دار
آپ لوگ خود ہوں گے۔اور مسٹر سہیر خاص کر آپ۔۔۔۔ایک شوہر
اپنے پیار اور توجہ سے اپنی وائف کی ہر ٹینشن اور پریشانی کو کم کر سکتا ہے اس
لیے پلیز آپ پر سب سے زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے مشعل کی۔ مشعل
تک اب کوئی بھی پریشانی یا ٹینشن نہیں پہنچنی چاہیے۔"ڈاکٹر نے اپنے
فرمان جاری کرتے کہا تھا جس پر سب کی نظریں گم سم بیٹھے سہیر پر جم گئی
تھیں۔

دیکھیں یہ آپ لوگوں کا پرسنل پرابلم ہے مگر ایسی کنڈیشن میں جب"
سے گزرے تو اسے سب سے بہتر طور پر truma پیشینٹ کسی شاک یا
ہی اپنی توجہ اور پیار سے اس کنڈیشن سے نکال (spouse) ایک سپاوز
سکتا ہے۔آپ بھی اس کنڈیشن سے گزر چکے ہیں پر تب مشعل آپ کا
ساتھ دینے کی حالت میں نہیں تھیں مگر اب آپ کو مشعل کو سنبھالنا ہو
گا۔اپنی موجودگی اپنے ساتھ کا یقین دلانا ہو گا کیونکہ حادثے کے وقت
مشعل کے ذہن میں یہی بات تھی کہ ان کے شوہر کو کوئی نقصان پہنچ گیا
"ہے اور ہوش میں آتے ہی انھوں نے اپنے شوہر کو ہی پکارا تھا۔
اوکے ڈاکٹر میں پوری کوشش کروں گا!"اس نے گہرا سانس خارج"
کرتے کہا تھا۔

مشعل کو ہوش آیا تھا تو سامنے ہی سہیر کرسی پر کنپٹی سہلاتا کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔اسے یہاں دیکھ کر مشعل کو حیرت ہوئی تھی۔۔۔۔ایک خوشگوار حیرت!

آپ یہاں؟" مشعل نے اٹھ کر سوال کرتے کہا"

کیوں نہیں آسکتا؟" پھیکی ہنسی کے ساتھ پوچھا گیا۔"

آسکتے ہیں مگر آتے نہیں تھے پہلے اس لیے یقین کرنا کچھ مشکل لگ رہا" ہے۔ایسا لگتا ہے یہ سب خیال ہے میرا۔" مشعل نے دلکش مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

کوئی چیز اٹھا کر سر میں دے ماریں شاید ایسے تسلی ہو جائے کہ خیال نہیں" حقیقت ہوں میں۔" کندھے اچکاتے کہا گیا تھا۔ مشعل جو اس کا بے پرواہ سا انداز عجیب لگا جیسے یہاں وہ اپنے دل کی خوشی سے نہیں مجبوری میں بیٹھا ہو۔ مشعل کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔

کیا فیصلہ کیا ہے آپ نے ؟" مشعل نے سنجیدگی سے سوال کیا۔"

فیصلہ بھی جان جائیں گی فلوقت خود کو ہر ٹینشن سے دور رکھیں۔" وہ اٹھ"

کر اس کی بیڈ کے قریب آیا تھا۔ مشعل نے کھوجتی نگاہوں سے اسے دیکھا

تھا۔

میری ٹینشن کی وجہ بھی آپ ہیں اور اس کا علاج بھی آپ ہیں۔" مشعل"

نے اپنے الفاظ زور دیتے کہا۔

سہی کہا میری بھی ہر مشکل کی وجہ بھی میں خود ہی ہوں۔ میں، میرا چہرہ،"

میرا دماغ، میری قسمت، میرے رشتے سب میرے لیے اذیت کے سوا کچھ

نہیں۔۔۔۔ اس نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے دل میں کہا تھا۔ دروازہ

نوک کرتا موحد اندر آیا تھا۔

سہیر بھائی آپ کو فواد سر نے بلایا ہے۔" موحد کے کہنے پر وہ مشعل کو"

ایک نظر دیکھتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔

یہ کیا تھا مشعل کب تک ایسے ہماری جان سولی پر لٹکائے رکھو گی۔""

موحد نے شکوہ کیا۔

میں اپنی مرضی سے بے ہوش نہیں ہوئی تھی۔"مشعل نے تیکھے"

چتونوں سے بھائی کو گھورا۔

پر یہ رخصتی والی خرافات اپنے دماغ میں اپنی مرضی سے پال لی ہے"

ناں۔"موحد نے اس کے سر پر ہاتھ مارتے کہا جس پر وہ ناراضگی سے

نظریں پھیر گئی۔

The mad ویسے یہ ہاسپٹل رہ رہ کر تمھاری آنکھیں اصل میں"

جیسی ہو گئی ہیں۔"موحد نے مشعل کا موڈ بدلنے کی غرض " hatter

سے کہا تھا جس میں وہ کامیاب ہوا۔

آپ نہیں سدھر سکتے موحد بھائی۔"مشعل نے ہنستے ہوئے نفی میں سر"

ہلایا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

دو دن بعد انکل آنٹی نے تمھاری رخصتی کا دن مقرر کیا ہے۔"ایمان نے" کمرے میں آتے مشعل کو خبر سنائی تھی۔ مشعل پر سوچ انداز میں اپنے اور سہیر کے نکاح کی تصویروں کو دیکھ رہی تھی۔

سہیر مان گئے؟" مشعل نے سوچتے ہوئے سوال کیا۔"

ہاں تمھاری فکر میں مان گئے ورنہ تم تو انھیں لے کر نا جانے کیا کیا اندیشے" پالے بیٹھی تھی۔"ایمان نے مشعل کے دھلے کپڑے الماری میں لگاتے کہا۔

میری فکر میں مانے ہیں اپنی خوشی سے نہیں۔" مشعل نے پھر سوال کیا۔"

مشعل تم نا بلکل پاگل ہو گئی ہو بلکل ساحر کی طرح!"ایمان کو اگلے ہی" پل اپنے الفاظ پر پچھتاوا ہوا تھا۔

پاگل تو نہیں تھا وہ بس پوزیسیو تھا اپنے بھائی کو لے کر!" مشعل نے"
واپس تصویر سکرول کرتے کہا پھر ایک تصویر پر انگلی سے ٹچ کیا جو سکرین پر
ابھر آئی تھی جس میں ساحر اور سہیر دونوں ہی مسکرا رہے تھے۔زندگی
سے بھرپور مسکراہٹ۔۔۔۔

مشی یار میں نے کتنے پلانز بنائے تھے تیری شادی کے لیے پر تیری"
ضد۔" ایمان نے روہنسا ہو کر کہا۔

میری ضد نہیں وقت کی ضرورت ہے مانی۔۔۔۔۔۔۔اپنی خوشیوں اور"
خواہشات کی تکمیل کے لیے میں سہیر کو تکلیف میں رہنے دوں تاکہ جب
کبھی وہ اس سب سے باہر نکلے گا اور مجھے اپنے ساتھ رخصت کرا کر لے
جائے گا۔اور معلوم نہیں وہ کبھی اس کنڈیشن سے نکل بھی پائے گا یا
"نہیں۔۔۔بس اسی لیے میں اس کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔

مشعل کی بات پر ایمان نے مسکرا کر مشعل کو دیکھا۔

کون کہہ سکتا ہے کہ یہ وہی مشعل ہے جس کی زندگی کہانیوں سے شروع" ہوتی تھی اور کہانیوں پر ختم سائکلو جیکل ناولز کی دیوانی جس نے خود سے ہی لوگوں کے مینٹل ہیلتھ سرٹیفکیٹ جاری کرنا شروع کیا ہوا تھا۔"ایمان کی بات پر مشعل کو بے ساختہ ہنسی آئی تھی اور ساحر اور سہیر کو لے کر اپنے اندازوں پر وہ ہنستی چلی گئی تھی۔ایمان اسے خوش دیکھ کر خوش تو تھی مگر اس کی آنے والی زندگی کے لیے فکر مند بھی تھی۔

Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ڈاکٹر کی بات اور فواد کے آدھے گھنٹے کے لیکچر کے بعد وہ مشعل کو آفندی ہاؤس لانے کے لیے مان گیا تھا۔ مشعل کو الجھن اور پریشانی سے نکالنے کے لیے اس پر جو پریشانی کا پہاڑ توڑا گیا تھا وہ اس کے بوجھ تلے دبا جا رہا تھا۔ مگر

اسے یہ کرنا تھا وہ اپنے وعدوں اور اپنے فرائض سے نہیں پھر سکتا تھا۔ کسی کو دیے وعدے پورے کرنے کا وقت تھا تو خود پر عائد فرائض اور ذمہ داریاں نبھانی تھیں۔ گھر کے ہر کونے میں اسے اپنے بھائی کے ساتھ گزارے لمحے یاد آرہے تھے اس لیے اس وقت وہ آفندی ہاؤس کے لان میں بیٹھا تھا مگر یادیں تو یہاں بھی ساتھ ہی تھیں نظریں ڈرائیووے کی جانب اٹھی تھیں جب سمیع اسے اپنی جانب آتا دیکھائی دیا۔

ہیلو سر!" سمیع نے مطمئین انداز میں سامنے بیٹھتے کہا۔"

کیسے ہیں سر؟" اسے خود کی جانب خاموشی سے دیکھتا پا کر سمیع نے پھر" سوال دہرایا۔

ہاں؟ میں ٹھیک ہوں!" اس نے چونک کر کہا تھا۔"

سر اب آپ کو آفس جوائن کر لینا چاہیے۔" سمیع نے بات کا آغاز کیا۔"

ہمم۔۔ فواد بھی یہی کہہ رہا تھا مگر میں فلوقت ایسا کر نہیں پا رہا روز فیصلہ" کرتا ہوں مگر ہمت جواب دے جاتی ہے۔" اس نے بے تاثر انداز میں کہا۔

سر یہ فائل ایک بار دیکھ لیں شاید فیصلہ کرنے میں کچھ آسانی ہو۔" سمیع"
نے مبہم مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔

اس نے فائلز پکڑلی مگر سمیع کی مسکراہٹ سے جو وہ سمجھ پایا تھا وہ یہ تھا کہ یہ
فائل وہی ہے جو انفارمیشن اسے ہمیشہ چاہیے تھی۔

فائل پر نظریں ڈوراتے اس کے چہرے کا رنگ بدلا تھا اور آنکھوں میں "
سختی در آئی تھی۔"اس نے غصہ ضبط کرتے اپنی نظریں سمیع کی جانب
پھیریں تھی۔

سو فیصد درست خبر ہے سر! اب بتائیں کیا کرنا ہے؟ سب چھوڑ چھاڑ کے "
بیٹھے رہنا ہے یا اس سارے مسلے سے نبٹنا ہے۔" سمیع نے سوالیہ نظروں
سے اپنے باس کو دیکھا جو فائل بند کرتا سامنے ٹیبل پر پٹخ چکا تھا۔

اور وہ پہلے والی انفارمیشن جو میں نے مانگی تھی۔"آج بہت دن بعد سمیع کو"
اس کی آنکھوں میں وہ تاثر نظر آیا تھا جو وہ کب سے دیکھنا چاہتا تھا۔

یہ رہی اس سلسلے میں بھی ہمارا شک ٹھیک تھا۔اس دن یہی آدمی آفندی" کنسٹرکشن کے پارکنگ میں پایا گیا تھا۔" سمیع نے جیب سے ایک اور پیپر نکال کر اس کی جانب بڑھایا تھا۔ جس پر کسی آدمی کا سکیچ بنا ہوا تھا جو کسی سکیچ آرٹسٹ کی مہارت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔اور اس کی پچھلی جانب کچھ ڈیٹیلز لکھی ہوئی تھیں۔

وہ گہرا سانس لیتا اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

مجھے جلد سے جلد اس سلسلے میں مذید انفارمیشن چاہیے سمیع۔"اس نے" اپنے ازلی سخت اور روکھے لہجے میں کہا تھا۔

فائن سر! دو دن میں ساری انفارمیشن آپ کے سامنے ہو گی۔" سمیع نے" اپنی کامیابی پر مسکرا کر کہا تھا۔ کیونکہ آج جو جنگاری وہ لگانے آیا تھا اسے لگانے میں کامیاب ہوا تھا وہ چنگاری جو اس حادثے میں بجھ گئی تھی۔

وہ پیپر ٹیبل پر رکھتا لمبے ڈنگ بھرتا اندر کی جانب چلا گیا تھا۔

ویل کم بیک سر!" سمیع نے مسکرا کر کہا تھا۔"

گڈ جاب سمیع آخر کار تم کسی حد تک تو کامیاب ہو گئے ہو۔"اپنی پیٹھ " تھپکتا وہ شان کو کال کرنے لگا تا کہ اسے اپنی کامیابی کی خبر سنا سکے۔اور یہ بات سن کر شان بھی کافی خوش ہو گیا تھا۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے سمیع بھائی میں جانتا تھا یہ انفارمیشن سر کو" جھنجھوڑے گی ضرور!"شان نے پر جوش انداز میں کہا تھا۔

چلو تم فواد سر کو انفارم کر دو اور اب زرہ اپنا چارج سنبھالنے کی تیاری" کرو۔میں شام میں گھر جا رہا ہوں کل شام کو ہی لوٹوں گا۔"سمیع کہتا اندر کی جانب بڑھ گیا جہاں اس کا ارادہ سلیم کے ہاتھ کی کڑک چائے پینے کا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

انیتا آفس میں تھی جہاں اسے شان سے جو خبر ملی تھی وہ خوش آئیند تھی۔ فواد سے بھی ساری سچویشن جان کر وہ سوچ میں پڑھ گئی تھی وہ آفندی

ہاؤس جاناچاہتی تھی مگر پھر ماں کی کال کی یاد آگئی جس نے آج انیتا کو وقت سے گھر آنے کو کہا تھا۔اور اس کا موڈ بھی کافی خراب لگ رہا تھا۔وہ روز سے جلدی گھر پہنچی تھی تو صوفیہ نواز کی گاڑی باہر نہیں تھی۔

عالیہ جی! عالیہ جی!"وہ عالیہ کو آوازیں دیتی اندر گئی تھی۔"

جی انیتا میم!"عالیہ نے کچن سے نکلتے کہا۔"

مام کہاں گئی ہیں؟مجھے جلدی بلا لیا اور خود نا جانے کہاں ہیں؟"انیتا نے" بے زار گی سے کہا۔

پتہ نہیں ابھی نکلی تھی کہہ رہی تھی جلد سے جلد واپس لوٹنا ہے۔"عالیہ" نے اسے آگاہ کیا۔

اچھا اور جواد کہاں ہے؟"انیتا نے کچھ سوچتے پوچھا۔"

وہ تو آج کمرے سے نہیں نکلے صبح سے کمرے میں ہی ہیں۔عالیہ نے اطلاع دی۔

اچھا؟اسے کیا ہو گیا ہے وہ تو اندر بیٹھنے والی چیز نہیں۔"انیتا نے ہنس کر" تبصرہ کیا۔

آج کل زیادہ وقت کمرے میں ہی گزارتے ہیں۔۔۔صوفیہ میم ہی کبھی" زبردستی انھیں باہر لان میں لے جاتی ہیں۔"عالیہ نے آگاہ کیا۔

اچھا؟حیرت ہے۔"انیتا نے تبصرہ کیا اور کمرے کی جانب چلی گئی" میم وہ۔۔۔۔"عالیہ نے کچھ کہنا چاہا مگر انیتا کے غصے اور مزاج کی وجہ" سے خاموش ہو گئی جو آج کل کچھ زیادہ ہی چڑچڑی ہو گئی تھی۔

کیا؟"انیتا نے پلٹ کر عالیہ کی جانب بھنوؤں اچکاتے دیکھا تھا۔"

نہیں کچھ نہیں."عالیہ نے بات پلٹ کر کچن کی جانب رخ کیا اور انیتا نا" سمجھی سے سر ہلاتی اپنے کمرے کی جانب چلی گئی۔اندر داخل ہوتے ہی اسے جواد کمبل سر تک تانے بیڈ پر دراز نظر آیا تھا۔جس پر انیتا نے ماتھے پر بل ڈالے اسے دیکھا۔

یہ کون سا وقت ہے سونے کا جواد؟"انیتا نے سخت لہجے میں پوچھا تھا۔"

کمرے کی حالت بتا رہی تھی کہ آج کمرے کی صفائی نہیں ہوئی کیونکہ جواد آج دن بھر باہر نہیں نکلا تھا۔

"Jawad I am talking to you damnit !"

انیتا نے غصے سے کہا اور جواد کی جانب بڑھ کر کمبل کھینچ کر اتارنا چاہا جب ہاتھ اس کے دھکتے ہوئے ماتھے کو چھوا تھا۔

اوگاڈ اسے تو بخار ہے۔"انیتا نے اس کے قریب بیٹھتے کہا تھا۔"

جواد تم ٹھیک ہو؟"اس کے ماتھے کو چھوتے پوچھا تھا مگر جواب نہیں آیا"

تھا۔وہ نیم بے ہوشی میں تھا انیتا کے ٹھنڈے ہاتھ اپنی پیشانی پر محسوس کرتا کسمسایا تھا۔

وہ فوراً باہر کی جانب گئی تھی۔

عالیہ کسی نے ڈاکٹر کو فون کیا؟جواد اندر بخار میں تپ رہا ہے۔"انیتا نے" فکر مندی سے عالیہ سے پوچھا۔

جو کام تمھارے کرنے کے ہیں وہ کام ہونے کا تم عالیہ سے پوچھ رہی ہوں۔"صوفیہ نواز جو ابھی باہر سے آئی تھیں انیتا کو دیکھ کر کہنے لگی۔

مام آپ کہاں تھی؟"انیتا نے ماتھے پر بل ڈالے کہا۔"

گھومنے پھرنے نہیں گئی تھی میں اس کی میڈیسنز پک کرنے گئی تھی جو" اس نے لندن سے منگوائی ہیں کیونکہ وہ یہاں سے میڈیسنز نہیں لے سکتا اور یہ بات تم جانتی تھی انیتا پچھلے دو دن سے تمھارا شوہر بیمار ہے مگر تمھیں احساس ہے؟اگر خود کو بدلنا نہیں تھا تو اس کو جھوٹی تسلی دینے کی کیا ضرورت تھی؟"صوفیہ نے کافی تلخ لہجے میں بات کہی تھی جو انیتا کو بلکل پسند نہیں آئی تھی۔

مام میں بھی آفس میں تھی پارٹی نہیں کر رہی تھی۔"انیتا نے تنک کر" جواب دیا تھا۔

آفس سے لوٹ کر بھی آتی ہو ناں ایک بار اس سے پوچھا کہ وہ کیسا ہے؟"

اتنا ڈاؤن کیوں رہنے لگا ہے؟شوہر نا سہی کزن یا دوست سمجھ کر ہی اس کا

تھوڑا سا حیال کر لیتی۔"صوفیہ نے اسے اس کی غلطی کا احساس کروانے کی کوشش کی تھی جس پر انیتا نظریں چرا گئی۔اس کی ماں کہہ تو ٹھیک رہی تھی اس نے جواد کو بلکل فراموش کر رکھا تھا ورنہ شادی کے وقت جواد سے اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس رشتے کو بہتر بنانے کی کوشش کرے گی۔

آئی ایم سوری میں آئیندہ دھیان رکھوں گی۔انیتا نے ماں کے ہاتھ سر نیڈ یسنز لیں اور کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

دو دن ایسے ہی گزر گئے جواد کی حالت بھی بہتر ہو گئی تھی مگر انیتا نے محسوس کیا تھا کہ وہ انیتا سے کھنچا کھنچا رہنے لگ تھا۔انیتا نے بھی صرف

ضروری کام کے لیے ہی آفس جاتی تھی یا گھر سے آفس کا کام کر لیتی تھی۔

اس نے جواد سے اپنے رویے کی معافی بھی مانگی تھی مگر جواد نے نا ہی اس سے شکوہ کیا تھا اور نا ہی کوئی بات وہ اپنے آپ میں مگن رہا تھا۔

دوسری جانب مشعل بھی سہیر کے ساتھ جانے کو تیار تھی۔ آج وہ دن تھا جب وہ سہیر کے ساتھ آفندی ہاؤس جانے والی تھی۔ ہاجرہ کو باقاعدہ فنگشن نا کرنے پر کافی دکھ تھا مگر جو حالات تھے اس کے پیش نظر بس سادگی سے رخصتی کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ البتہ مشعل کافی مطمین تھی۔

اس وقت وہ سب لوگ سلیمان صاحب کے گھر پر موجود تھے۔ سمیع اور شان اپنے سر کی الجھن کو نوٹ کر رہے تھے جو وہ باقیوں سے بہت اچھے سے چھپائے ہوئے تھا۔ وہ سب لوگ مشعل کو لے کر وہاں سے جانے کو تیار تھے۔ رات کا ڈنر سب آفندی ہاؤس میں کرنے والے تھے۔ فواد نے سلیمان صاحب اور موحد کو مشعل کے حوالے سے اچھی طرح مطمئن کر دیا تھا جب کہ ہاجرہ بیگم بیٹی کے ہوں رخصت ہونے پر اداس

تھی۔۔۔۔اور ایمان بھی اپنی سہیلی کے لیے دکھی تھی۔۔اس ساری صورت حال میں مشعل تھی جو مطمین تھی اپنی ماں باپ کا گھر چھوڑنے کا دکھ اپنی جگہ تھا مگر فلوقت اس کے دماغ پر سہیر کی تکلیف کا غلبہ تھا جو اسے کچھ سمجھنے نہیں دے رہا تھا۔وہ بس سہیر کا ساتھ دینا چاہتی تھی۔

سب سے ملنے کے بعد وہ گاڑی میں بیٹھی تھی اور نظریں کچھ فاصلے پر کھڑے سہیر اور سلیمان صاحب کی جانب اٹھی تھیں۔جو کچھ بات کر رہے تھے۔سلیمان صاحب سے ہاتھ ملاتا وہ گاڑی میں ان بیٹھا تھا۔مگر مشعل کی جانب ایک نظر بھی نا دیکھا تھا جیسے مشعل نے شدت سے محسوس کیا تھا مگر گہرا سانس لے کر اپنے دل کو تسلی دے گئی۔

پورا راستہ اس نے کوئی بات نا کی تھی۔اور مشعل کو اس کی خاموشی کھلی تھی مگر وہ ماتھے پر بل ڈالے نظریں سڑک پر نظریں مرکوز کئے تیزی سے گاڑی آگے بڑھائے جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔مشعل نے کافی بار اسے مخاطب کرنا چاہا مگر اس کے چہرے کے تنے اعصاب اس کی ہمت توڑ دیتے

تھے۔۔۔۔۔مگر یہ بس ابتداء تھی۔۔۔اگے اسے بہت کچھ سہنا تھا۔۔۔۔۔

وہ مشعل کو لیے آفندی ہاؤس پہنچا تھا اور آتے ہی جو منظر اس کی آنکھوں کے سامنے تھا وہ اس کی سمجھ میں نہیں آیا تھا۔مین ڈور کے قریب ہی سارے ملازمین ان کے استقبال کے لیے ایک قطار میں کھڑے تھے۔وہ گاڑی میں بیٹھا ہی نا سمجھی سے سب دیکھ رہا تھا۔مشعل کے لیے بھی یہ سب غیر متوقع تھا۔

وہ گاڑی سے نکلا تھا جب ایک ملازم بھاگتا ہوا ان کی جانب آیا تھا اور مشعل کی جانب کا ڈور کھول دیا۔

ویلکم میم!"اس نے سر جھکائے تابیداری سے کہا۔"

مشعل نے بلا ساختہ گاڑی کی دوسری جانب کھڑے سہیر پر نظر ڈالی جس کے تاثرات اس بات کا منہ بولتا ثبوت تھے کہ یہ سب اس کے کہنے پر نہیں ہو رہا۔

اندر چلیں!" وہ مشعل کی جانب آتے کہنے لگا جس پر مشعل نے اثبات"

میں سر ہلایا۔

وہ آگے بڑھے تھے جہاں سب سے آگے جمیلہ نامی ایک ملازمہ تازہ پھولوں کا بکے پکڑے کھڑی تھی جیسے حال ہی میں مشعل کے لیے رکھا گیا تھا اس سے پہلے آفندی ہاؤس میں کوئی بھی فی میل میڈ نہیں تھی۔ مگر مشعل کے ہوتے ہوئے کسی خاتون کا ہونا ضروری تھا۔

ویلکم بھابھی جی!" جمیلہ نے چہک کر مشعل کو دیکھتے ہی کہا تھا اور ساتھ"

ہی بکے مشعل کی جانب بڑھا دیا۔

شکریہ!" مشعل نے مسکرا کر بکے تھاما تھا اور نا سمجھی سے ساتھ کھڑے"

سہیر کی جانب دیکھا تھا جو اس سب سے بے نیاز لگ رہا تھا۔ البتہ جمیلہ کے

اندازاس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر گئے تھے۔وہ آگے بڑھی تھی جہاں سب ملازمین نے اسے ویلکم کہا تھا۔اندر داخل ہوئے تو وہ دونوں ٹھٹک کر رک گئے۔۔۔۔۔مین ڈور جس ہستی نے کھولا تھااس کی موجودگی دونوں کے لیے غیر یقینی تھی۔

انیتا؟"اس نے حیرت سے انیتا کو پکارا تھاتو مشعل نے بھی خوشی اور" حیرت سے انیتا کو دیکھا تھا۔

یس میں ! فواد نے اس سب کے بارے میں بتایا تو میں یہاں آگئی تمھیں" ویلکم کرنے۔"وہ کہہ کر خوشدلی سے مشعل کے گلے لگی تھی۔

سو گوڈ ٹو سی یو مشعل !"انیتا نے ہمیشہ کی طرح پر تپاک انداز میں کہا تھا۔" مجھے بھی آپ کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔"مشعل نے بھی خوشدلی سے" کہا۔

کیا یہ اب بھی نہیں جانتی کہ میں ہی وہ لڑکی ہوں جس کی وجہ سے" ساحر نے اسے انکار کیا تھا۔"مشعل نے سوچا۔

مجھ سے چھپ چھپا کے سب ہو رہا ہے سہیر؟"اس نے پاس الجھے "

کھڑے ہوئے اپنے بیسٹ فرینڈ سے پوچھا تھا۔

نہیں سب اچانک ہوا بتانے کا وقت نہیں ملا۔"اس نے بہانہ گھڑا۔"

میں بھی اپنے ناراض اور بیمار شوہر کو چھوڑ کر آئی ہوں ناں۔"انیتا نے "

جتلاتے لہجے میں کہا جس پر وہ نظریں پھیر کر ارد گرد دیکھنے لگا جہاں ملازمین

میں افراتفری مچی ہوئی تھی۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ کیا کروا رہی ہو؟"اس نے بھنویں اچکاتے انیتا سے "

استفسار کیا

ساری باتیں ڈور پے کھڑے کھڑے ہی کرنی ہیں اسے اندر تو آنے دو۔""

انیتا نے مشعل کا ہاتھ تھامے اسے اندر لایا تھا۔

یہ تو ہے ہی پاگل اور یہ گھر تمھارا گھر ہے مشعل میں تو بس آج کے دن کی "

ہوسٹ ہوں۔۔۔سو فیل فری اینڈ فیل ایٹ ہوم!"انیتا نے بظاہر مسکرا کر

کہا تھا مگر مشعل کو نا جانے کیوں اس کی باتوں سے دکھ ہوا تھا۔یوں جیسے انیتا

کے اندر چھپے درد کو وہ پرکھ پا رہی تھی۔انیتا نے نظریں پھیر کر خود کو گھورتے اپنے دوست کو دیکھتے کہا تھا۔

مشعل کے لیے کمرہ سیٹ کروا رہی ہوں۔۔۔۔۔سم لٹل چینجینگز! آئی" نو مشعل جیسا تم لوگوں نے پلان کیا تھا ویسی تبدیلی تو فلحال نہیں لا سکتی بس تمھارے لیے اس کمرے کو رہنے لائق بنایا ہے ورنہ ایک ڈل اور بورنگ بزنس مین کا کمرہ کیسا ہو سکتا ہے اندازہ تو ہے ہی تمھیں۔"انیتا نے لائٹر موڈ میں کہا۔

مجھے سہیر کی ہر چیز پیاری ہے پھر چاہے وہ کچھ بھی ہو کیسی بھی ہو۔""" مشعل نے مسکرا کر سہیر کی جانب دیکھا تھا جو گہری نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ مشعل کے دیکھنے پر وہ نرمی سے مسکرا دیا۔پورے دن میں یہ پہلی ہنسی تھی جو مشعل کو سچی لگی تھی۔

ڈیٹ از سویٹ! بائے داوے مجھے فواد نے بتایا تو میں فوراً یہاں آ گئی تاکہ" تم اکورڈ فیل نا کرو۔آؤ تمھیں کمرے تک چھوڑ دوں۔"انیتا مشعل کو لیے

سہیر کے کمرے کی جانب چلی گئی اور پیچھے وہ لب کچلتا ان دونوں کو اوپر جاتا دیکھنے لگا۔

سمیع اور شان آفندی ہاؤس میں داخل ہوئے تھے جب اسے گہری سوچ میں لاونج کے بیچوں بیچ کھڑے دیکھا۔

سب ٹھیک ہے سر؟" شان نے آگے بڑھتے سوال کیا جس پر وہ چونک کر" ان دونوں کی جانب پلٹا۔

اگر کہوں نہیں تو؟" کھوجتی سخت نظریں ان پر گھاڑی جس سے ان سب" کی جان جاتی تھی۔

توسب ٹھیک کرنے کی کوشش کرنی چاہیے سر۔"شان نے ہمت کر کے "
مشورہ دیا۔
اور وہ کیسے ہو گا؟"ایک اور سوال۔۔۔۔۔"
سچائی کو ایکسیپٹ کر کے۔"فوراً جواب آیا۔"
اور اگر جھوٹ سچ کا لبادہ اوڑھے آپ کے سامنے آئے تو اس سے کیسے بچا"
جائے؟"ایک اور مشکل سوال کیا گیا۔
"سر سچ کبھی چھپتا نہیں اور جھوٹ کبھی ٹکتا نہیں۔"
شان کے جواب پر اس کے چہرے کا رنگ ایک پل کے لیے بدلا تھا جیسے وہ مہارت سے چھپا گیا تھا۔اور گہری نظروں سے شان کو دیکھا تھا جس نے نظریں پھیر کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا تھا۔
تم ساحر آفندی بنتے جا رہے ہو شان!"اس نے شان کو کھوجتی نظروں "
سے دیکھا۔

ان جیسا تو اب آپ بھی نہیں بن پا رہے ! میں کس کھیت کی مولی ہوں"
سر۔"شان نے ذو معنی انداز میں کہا تھا جس پر وہ گہرا سانس لے کر رہ گیا۔
وہ غلط تھا؟ تم چاہتے ہو سب غلط ہی رہے ؟" پھر سے کھوجتے لہجے میں"
سوال کیا گیا۔

ان کی نیت کبھی غلط نہیں تھی اور یہ بات آپ سے بہتر کون جانتا ہے سر"
!"شان نے جیسے ساحر کی وکالت کی تھی۔
چلو مان لیتا ہوں تمھاری بات ویسے بھی مرنے والوں کو دفنانے کے بعد"
ان کے بارے میں فقط اچھی باتیں کرنی چاہیے ناں شان تاکہ ان کی روح کو
تکلیف نا ہو۔۔۔وہ زخمی مسکراہٹ کے ساتھ کہہ کر پلٹ گیا تھا۔"جب
کہ شان کو اس کا یہ انداز اور تبصرہ بلکل پسند نہیں آیا تھا اور نا ہی اس میں آئی
یہ تلخی اور تبدیلی۔

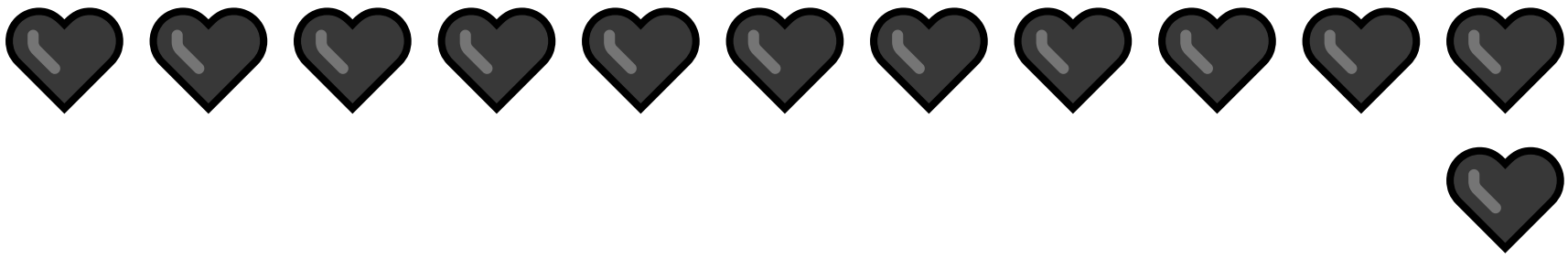

یہ رہا تمھارا کمرہ۔"سہیر کے کمرے میں داخل ہوتے ہی انیتا نے کہا۔"

مشعل نے ایک گہری نظر اس کمرے کو دیکھا تھا جہاں وہ ایک بار سہیر کے ساتھ آئی تھی۔جب وہ اسے منگنی کے بعد گھر دیکھانے لایا تھا۔تاکہ وہ اپنی مرضی کی تبدیلیاں کروا سکے۔

کیا ہوا پسند نہیں آیا؟"انیتا نے کھوجتے ہوئے کہا۔"

نہیں ناپسند کیسے ہو سکتا ہے جب کہ یہ میرے سہیر کی پسند ہے۔""

مشعل نے مسکرا کر کمرے کا تفصیلی جائزہ لیتے کہا۔انیتا نرمی سے مسکرا دی۔

مشعل بی بی یہ آپ کا بیگ سر جی نے کہا ہے آپ کی الماری میں لگا"
دوں۔"جمیلہ نے اندر آتے ہی کہنا شروع کر دیا۔
ہاں ٹھیک ہے تم کلوزیٹ میں کپڑے سیٹ کر دو اور مشعل اگر چینج کرنا"
چاہو تو آج ہی کچھ ڈریسیز میں نے منگوا کے رکھے ہیں تمھارے لیے
۔۔جلدی میں بس اتنا ہی کر سکی ہوں باقی شاپنگ آرام سے کر لینا۔"انیتا
نے کہا اور اس کھڑی جمیلہ کی جانب اکتائے ہوئے انداز میں دیکھا جو پچھلے
تین گھنٹے سے اس کا ضبط آزما رہی تھی۔اور ابھی بھی منہ کھولے سر کھجاتے
ارد گرد دیکھ رہی تھی۔
اب تمھیں کیا ہوا ہے؟"انیتا نے جمیلہ کو مخاطب کیا تھا۔"
میڈم جی سر نے تو کپڑے الماری میں لگانے کو کہا تھا مگر یہ چیز جس کا آپ"
نے نام لیا ہے یہ کہیں نظر نہیں رہی۔"جمیلہ نے استفامیہ نظروں سے
مشعل اور انیتا کو دیکھا۔
کلوزیٹ؟"انیتا نے استفسار کیا۔"

ہاں جی یہی یہی ! کہاں ہے ؟" جمیلہ نے پرجوش انداز میں پوچھا۔ تو"
مشعل کے چہرے پر بلا ساختہ مسکراہٹ پھیل گئ۔

جمیلہ الماری میں کپڑے لگادو بڑی مہربانی ہو گی۔ "انیتا نے زبردستی پوری"
لائن اردو میں ادا کی تھی جو اس کی عادت کے برعکس تھا۔

اچھا اچھا پہلے آپ نے کلازاٹ کہا تھا نا۔ "جمیلہ نے پھر سے کلوزیٹ کہنے"
کی ناکام کوشش کی۔

جمیلہ مجھ سے غلطی ہو گی اب پلیز جلدی کرو۔ "انیتا نے ہاتھ جوڑ کر معافی"
مانگنے کے انداز میں کہا تھا۔

جی میڈم۔۔۔! "وہ کہہ کر کلوزیٹ کی جانب بڑھی تھی سلائیڈ نگ ڈور"
سے کچھ دیر لڑنے جھگڑنے کے بعد اسے کھولنے میں کامیاب ہوئی تھی مگر
واک ان کلوزیٹ دیکھ کر اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

ہائے میڈم جی اتنی بڑی الماری اس کے اندر تو میرا پورا خاندان آرام سے" رہ سکتا ہے۔" جمیلہ کی حیرت نے مشعل کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دی تھی۔

الماری نہیں کلوزیٹ بولتے ہیں جمیلہ اب پلیز کام جلدی ختم کرو جہاں" کپڑے لٹکے ہیں وہاں کپڑے ہینگ کر دو۔ مشعل کو باقی سامان بعد میں آئے گا۔"

ارے مشعل بھابھی آپ یہ لباس پہنیں ناں۔۔۔۔۔" جمیلہ ایک پنک" کلر کا سٹائلش سا ڈیزائنر ڈریس اٹھا کر مشعل کی جانب آئی تھی۔

کیوں؟" مشعل نے نا سمجھی سے پوچھا۔"

ارے شوہر کے ساتھ رخصت ہو کر آئی ہیں وہ بھی ایسے سادہ سے لباس" میں۔۔۔۔ تھوڑا تیار شیار ہو جائیں۔" جمیلہ نے ذو معنی لہجے میں کہا تو مشعل نظریں چرا گئی جبکہ انیتا نے کڑھی نظروں سے اسے گھورا تھا اور وہ انیتا کی نظروں سے خائف ہوتی وہ اپنے کام میں مگن ہو گئی۔

انیتا کا فون بجا تھا۔

"Sorry I have to take this call...I'll just be back."

انیتا کہہ کر باہر نکل آئی تھی اور جمیلہ بھی اپنا کام مکمل کرتی باہر نکل آئی تھی اور مشعل کمرے میں نظریں دوڑانے لگی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مشعل کو کمرے میں بھیجتا وہ خود لان میں آیا تھا اور سگریٹ سلگاتا فون پر کوئی نمبر ڈائل کرتا چکر کاٹنے لگا تھا۔بظاہر خود کو مصروف ظاہر کر رہا تھا تاکہ کوئی اس سے کوئی بات نا کرے۔انیتا جو ابھی فون بند کر کے پلٹی تھی لاونج

کی ونڈو سے سارا منظر دیکھ رہی تھی۔کچھ سوچ کر وہ باہر کی جانب آئی تھی۔

یہاں کیا کر رہے ہو؟"انیتا نے سوال کیا۔"

کچھ نہیں کوئی ایمپارٹینٹ کال کر رہا تھا۔"اس نے بہانہ گھڑا۔"

مشعل کو کمرے میں چھوڑ آئی ہوں۔"انیتا نے اطلاع دی تھی۔"

جواد کیسا ہے؟"اس نے بات بدلنے کی غرض سے سوال کیا۔"

خفا ہے مگر مجھے بھروسہ ہے اسے منالوں گی۔"انیتا نے پھیکی مسکراہٹ" کے ساتھ کہا۔

اور تم؟تم کب مانو گے؟"انیتا نے کھوجتی نظروں سے اسے دیکھا۔"

کوئی جواب نہیں ہے میرے پاس!"اس نے کندھے اچکاتے سگریٹ کا" کش لگایا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سہیر آفندی کا کمرہ کافی بڑا تھا۔ وائٹ اور گرے کمبینیشن کا کمرہ دیکھنے میں ہی بہت آرام دے معلوم ہوتا تھا۔ کمرے کے بیچوں بیچ بڑا جہازی سائز بیڈ تھا جس کے دونوں طرف سٹائلش سے سائڈ ٹیبل تھے جو بیڈ کے بڑے سے ہیڈ بورڈ سے جڑے ہوئے تھے۔ سادہ سے کمرے کا سامان اپنی قیمت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔

بیڈ کی دائیں جانب ڈریسنگ ٹیبل تھا جس پر ایک سے بڑھ کر ایک مہنگی ترین پرفیومز اور کولون رکھی ہوئی تھیں۔ جبکہ بائیں جانب ڈریسنگ روم تھا۔ کمرے میں ایک ریکلائنر اور ایک کاوچ بھی تھا۔ بیڈ کے سامنے کی دیوار پر ساحر اور سہیر کی بڑی سی دیوار گیر خوبصورت فوٹو فریم تھی۔ جس

میں دونوں بھائی زندگی سے بھرپور مسکراہٹ چہرے پر سجائے ہوئے تھے دوسری دیوار کو دنیا بھر کے مشہور پینٹرز کے آبسٹرکٹ آرٹ اور پینٹنگز سے سجایا گیا تھا۔اس کے علاوہ چند ڈیکوریشن پیس اور تازہ پھولوں کا گلدستہ بھی کمرے کا حصہ تھے جو یقیناً انیتا نے ابھی رکھوائے تھے۔

مشعل نے پورے کمرے کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد کمرے میں موجود بڑی سی دیوار گیر کھڑکی کے پاس آئی تھی۔جہاں سے نظر لان میں کھڑے سہیر اور انیتا پر پڑی تھی وہ دونوں کوئی بات کر رہے تھے مگر جس چیز نے مشعل کو حیران کیا تھا وہ سہیر کے ہاتھ میں موجود سگریٹ تھا جس کے کش لگاتا وہ دھویں کے مرغولے اڑا رہا تھا۔ مشعل کی آنکھوں میں شیشہ بار کا وہ منظر ایک پل کو گھوم گیا تھا جب اس نے ساحر کو سہیر سمجھا تھا۔

کچھ دیر سوچتی وہ کہاں سے کہاں نکل گئی تھی پھر سر جھٹکتی کمرے میں موجود ریلائنز کی جانب آئی تھی جب پاس پڑے چھوٹے سے شیشیے کے

ٹیبل پر پڑا ایش ٹرے سگریٹ کی راکھ اور چھوٹے چھوٹے ٹکروں سے بھرا پڑا تھا۔ مشعل نے ماتھے پر بل ڈالے اس ایش ٹرے کی جانب دیکھا تھا۔ سہیر تو سموکنگ نہیں کرتے تھے۔" مشعل کی خود کلامی کی آواز کافی بلند" تھی۔

"You are right he didn't use to smoke."

انیتا کی بات پر وہ چونک کر پلٹی۔

بس اس حادثے کے بعد سے یہ سب۔ مگر تم فکر مت کرو تم آگئی ہو اب" سب ٹھیک ہو جائے گا۔" انیتا نے اس کے تاثرات دیکھتے تسلی دی۔ جس پر وہ پر سوچ انداز میں مسکرا دی۔

اینی وے مشعل میں ابھی گھر جا رہی ہوں ڈنر تک آنے کی کوشش کروں" گی۔" انیتا نے مشعل سے کہا اور واپس جانے لگی جب مشعل نے ہاتھ تھام کر روک لیا۔

انیتا؟" مشعل نے لب کچلتے انیتا کو دیکھا۔"

کیاہوا؟"انیتانے استفامیہ نظروں سے مشعل کودیکھا۔"

انیتامجھے کچھ کہناہے آپ سے۔"مشعل نے الفاظ تلاش کرتے ہوئے"

کہا۔

کہو!"انیتانے کھوجتی نظروں سے مشعل کودیکھا۔"

"انیتاکیاآپ جانتی ہیں کہ میں ہی وہ لڑکی۔۔۔۔۔"

تم ہی وہ لڑکی ہو جس کی وجہ سے ساحرنے مجھے انکار کیا تھا۔"انیتانے"

مشعل کی بات کاٹتے فوراًکہا جس پر مشعل نے حیرت سے انیتا کی جانب

دیکھا تھا۔

میں جانتی ہوں مشعل کہ تم ہی وہ لڑکی ہو جو ساحر کی نظروں کو جچی تھی"

اس پتھر میں ڈراڑھ ڈال دی تھی بناکچھ کئے ہی۔۔۔۔سچ کہوں توجب پتہ

چلاتھاکہ وہ لڑکی تم ہو توتم پر غصہ بھی آیاتھااور جلن بھی ہوئی تھی۔۔۔۔"

انیتا نے مسکرا کر کندھے اچکاتے اعتراف کیا تو مشعل کو مزید شرمندگی ہوئی تھی۔

لیکن پھر میں سمجھ گئی کہ جو بھی ہے وہ صرف اور صرف ساحر کی طرف " سے ہے اور تم نے ناتو اس کی کبھی حوصلہ افزائی کی تھی اور نا ہی اس میں انوالو تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر تمھارا اور سہیر کا نکاح کروانے کے بعد بھی اس نے مجھے قبول نہیں کیا جانتی ہو کیوں کیونکہ وہ مجھے تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔اس لیے میں سمجھ گئی کہ مجھے انکار اس نے تمھاری وجہ سے نہیں اپنی وجہ سے کیا تھا۔" انیتا کی بات پر مشعل نے ماتھے پر بل ڈالے اسے دیکھا۔

اپنی وجہ سے ؟" مشعل نے استفامیہ انداز میں دہرایا۔"

ہاں مشعل ساحر اور سہیر دونوں ہی رشتوں کے معاملے میں بہت " سٹریٹ فارورڈ تھے۔اپنے رشتوں سے سنسئیر رہنا ان کی عادت نہیں فطرت تھی۔۔۔۔اور ایسے ہی ساحر تھا وہ کبھی مجھے ایکسیپٹ نہیں کرتا

جب کہ اس کا دل میرے لیے نہیں ڈھرکتا۔۔۔وہ ان لوگوں میں سے نہیں تھا کہ ایک نہیں تو دوسرا سہی۔۔۔اس نے مجھے ایک آپشن کی طرح استعمال نہیں کیا مشعل یہ بات مجھے اس سے خفا ہی نہیں ہونے دیتی۔میں ساحر کے معاملے میں بہت پوزیسیو تھی۔۔۔۔۔جب اس نے مجھے کہا کہ وہ میرے لیے ایسا کوئی جزبہ اپنے دل میں نہیں رکھتا تو مجھے لگا میں جی نہیں پاوں گی۔۔۔جیسے دنیا یہیں ختم ہو جائے گی مگر ایسا نہیں ہوتا۔۔۔۔۔جب ساحر کو دیکھا تو یقین ہو گیا کہ کسی کے نا ملنے سے دنیا رک نہیں جاتی۔۔۔زندگی یونہی چلتی رہتی ہے۔۔۔اپنی رفتار سے بس اسے جینے کا انداز بدل جاتا ہے۔۔۔۔۔جیسے ساحر نے بدل لیا تھا اپنے بھائی کو اس کی خوشی دے کر۔۔۔۔۔خیر میں سوچ نہیں سکتی تھی کہ میں اتنا پریکٹیکل ہو کر سوچوں گی مگر وقت ہمیں بہت سے رنگ دیکھاتا ہے ناں اسی وقت نے مجھے بھی سمجھا دیا۔۔۔"انیتا نے مسکرا کر سر نفی میں ہلا دیا تھا۔البتہ اس کی آنکھوں میں نمی مشعل سے چھپی نا رہی تھی۔

مشعل نے بے ساختہ انیتا کو گلے لگالیا۔

آپ بہت اچھی ہی انیتا اللہ آپ کو ساری خوشیاں عطا کرے۔" مشعل"

نے صدق دل سے کہا تھا۔

تمھیں بھی۔"انیتا نے مشعل کے چہرے کو سہلاتے کہا تھا۔"

انیتا ایک آخری سوال ؟" مشعل نے انیتا کا ہاتھ تھامتے پوچھا۔"

اگر آج وہ زندہ ہوتا تو کیا آپ پھر بھی اپنے کزن سے شادی کرتی ؟""

مشعل نے کھوجتے لہجے میں پوچھا۔

ہاں مشعل جواد سے شادی کا ارادہ میرا پہلے سے تھا۔"انیتا کی بات پر"

مشعل نے گہرا سانس لیا تھا مطلب کہ انیتا نے پہلے ہی موو ان کرنے کا

فیصلہ کر لیا تھا۔ مشعل نے دل میں سوچا۔

کیا میں تم سے ایک سوال پوچھوں ؟"انیتا نے بھی کچھ سوچ کر مشعل"

سے کہا۔

جی !" مشعل کچھ محتاط ہوئی۔"

جانتی ہوں کہ تم سہیر سے بے انتہا محبت کرتی ہو۔۔۔کیا ساحر کی موت" کا دکھ ہے تمھیں؟"انیتا کی آنکھوں میں مبہم تاثر تھا جیسے مشعل کوئی نام نہیں دے پا رہی۔

انسانیت کے ناطے بے انتہا دکھ ہے۔۔۔وہ ایک اچھا انسان تھا اپنے بھائی" سے محبت کرنے والا اپنے رشتوں کو اہمیت دینے والا اور۔۔۔۔۔۔۔

"مشعل نے کچھ سوچتے بات اُدھوری چھوڑ دی۔

اچھا لگا جان کر۔۔۔اب میں چلتی ہوں۔"انیتا مسکرا کر وہاں سے نکل آئی" تھی اور مشعل ایک گہرا سانس لے کر وہیں بیٹھ گئی۔اسے سمجھ نہیں آیا کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔سہیر بھی اس کے بعد کہیں نظر نہیں آیا تھا۔

سہیر مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔"کافی دیر بعد بلآخر اسے وہ نظر آ ہی"
گیا تھا جیسے وہ کب سے تلاش کر رہی تھی جو شاید اس سے دانستہ چھپتا پھر رہا
تھا۔ابھی بھی وہ سٹڈی سے کوئی پیپر لے کر نکلا تھا۔
جی کہیں۔"وہ پوری طرح مشعل کی جانب متوجہ تھا۔"
سہیر وہ میں۔۔۔۔۔"وہ کہتے ہوئے ہچکچا رہی تھی۔"
جو کہنا چاہتی ہیں بلا جھجھک کہیں۔"اس نے اس کی حوصلہ افزائی کی تھی۔"
"وہ آپ میرا سامان گیسٹ روم میں رکھوا دیں۔وہ میں۔۔۔۔۔"
مشعل آپ بے فکر رہیں میں سمجھ رہا ہوں۔۔۔آپ جزبات میں یہاں آ"
تو گئی ہیں پر میں بھی جانتا ہوں اور آپ بھی کہ آپ مینٹلی اپنی زندگی میں
اتنی بڑی تبدیلی کے لیے تیار نہیں۔۔۔۔۔اس لیے آپ بے فکر ہو کر
اپنے ہی کمرے میں رہیں۔آپ میسیز سہیر آفندی ہیں تو اس ناطے آپ کو
وہیں رہنا چاہیے جو آپ کی جگہ ہے۔۔۔رہ گئی بات میری تو میں آپ کو

ڈسٹرب نہیں کروں گا۔"اس نے صاف لفظوں میں مشعل سے وہ کہہ دیا جو وہ کب سے سوچ رہی تھی اور اس سے کہنا چاہتی تھی۔

لیکن!" مشعل نے کچھ سوچ کر کہنا چاہا۔"

مشعل آپ میری تنہائی کی فکر میں یہاں آئی تھیں۔اب آپ یہاں ہیں تو" میں یہاں تنہا نہیں ہوں گا۔۔۔۔۔۔۔بس فلوقت میں آپ پر اس سے زیادہ کوئی ذمہ داری نہیں ڈالوں گا۔آئی پرامس۔"اس نے نظریں چراتے کہا تھا۔اور وہاں سے چلا گیا۔ مشعل کچھ مطمئین ہوئی تھی تو کچھ مایوس کہ سہیر کو اس کے ساتھ کی اس کے قرب کی چاہ نہیں تھی۔

ڈنر کے لیے مشعل کی فیملی کے ساتھ ایمان بھی آئی تھی جیسے خود سہیر نے ہی انوائیٹ کیا تھا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ مشعل کا اس کے بغیر گزارہ نہیں۔ کھانا بہت خاموشی سے کھایا گیا تھا۔انیتا اور فواد بھی وہاں موجود تھے۔اور وہی دونوں سب کو مخاطب کر رہے تھے۔سہیر کی خاموشی کو سب نے محسوس کیا تھا اور مشعل بھی کھوئی کھوئی سی تھی۔

مشعل کیا بات ہے؟" کھانے کے بعد ایمان نے مشعل کو اکیلے میں لے جا کر پوچھا۔

مانی میں نے سہیر کی فکر میں یہاں آنے کا فیصلہ تو کر لیا ہے مگر اب مجھے بہت عجیب سا لگ رہا ہے۔" مشعل نے انگلیاں چٹخاتے کہا تھا۔

مشعل فکر مت کرو سہیر بھائی سمجھتے ہیں وہ تمھیں وقت دیں گے اور تمھاری بات سمجھیں گے۔" ایمان نے پر یقین لہجے میں کہا تھا۔

وہ تو میں جانتی ہوں۔" مشعل نے بھی سہیر کی باتوں کو یاد کرتے کہا تھا۔"

کیاہواتم دونوں نے کیاکھسر پھسر لگائی ہوئی ہے کہیں بھی شروع ہو جاتی" ہو؟"ہاجرہ بیگم مشعل کوڈھونڈتی ان دونوں کے پاس آئیں تھیں۔

کچھ نہیں امی بس میں نے ہی ایمان کو یہاں لایا تھا بات کرنے۔"مشعل" نے بتایا۔

کیابات؟"ہاجرہ نے ایمان اور مشعل کے درمیان نظریں دوڑاتے کہا۔" آنٹی آپ کی لاڈلی کواب اپنا فیصلہ غلط لگ رہاہے جب سب نے سمجھایا تھا" تو یہ سمجھ نہیں پائی تھی۔"ایمان نے شکایتی انداز اپنایا۔

یہ کیابات ہوئی مشعل اپنے فیصلوں پر قائم رہنا سیکھو بیٹا۔۔۔۔یہ سچ ہے" کہ پہلے میں تمھارے فیصلے کے خلاف تھی مگراب میں جب تم یہاں آگئی ہو تواپنے گھر اپنی ذمہ داریوں کو سمجھواور اپنے شوہر وہ وقت اور محبت دو۔ اس کی پریشانی کو کم کرو۔۔۔۔بیٹا سہیر بہت سمجھدار ہے مجھے امید ہے وہ تمھیں سمجھے گا۔اب یہ رونی شکل مت بناؤ کھانے کے ٹیبل پر بھی یہی شکل

بنائے بیٹھی رہی ہو۔۔۔سہیر کو کسی طور پر یہ نہیں لگنا چاہیے کہ تمھیں اپنے فیصلے پر پچھتاوا ہے۔"ہاجرہ نے بیٹی کو سمجھاتے کہا۔

پچھتاوا نہیں ہے امی بس یہاں بہت اکیلا اکیلا محسوس ہوتا ہے۔ناجانے" سہیر یہاں کیسے اتنے بڑے گھر میں اکیلے رہتے ہیں۔"مشعل نے آفندی ہاؤس کے بڑے سے حال میں نظریں دوڑاتے کہا۔

یہی تو مشعل اس کی یہی تنہائی ختم کرنے کو تو تم نے یہاں آنے کا فیصلہ کیا" تھا اور چند ہی گھنٹوں میں تمھیں اس تنہائی سے وحشت ہونے لگی۔۔۔۔وہ انسان اسی ویرانی میں رہ رہا ہے دو ماہ سے۔"ایمان نے افسردگی سے کہا تو مشعل اور ہاجرہ بھی سہیر کے لیے افسردہ ہو گئی۔

آنٹی میں کچھ سوچ رہی تھی۔"ایمان نے ہاجرہ کی جانب دیکھتے کہا۔"

بولو بیٹا؟"ہاجرہ نے استفسار کیا۔"

آنٹی آپ کچھ دن مشعل کے ساتھ یہاں تک جائیں۔۔۔ایسے یہ بھی" تھوڑی کمفرٹیبل ہو جائے گی۔میں رک جاتی مگر آپ تو جانتی ہیں بابا شہر

سے باہر ہیں اور امی گھر پر اکیلی۔وہ ماموں کی طرف بھی نہیں رکتی رات

"کو۔

مشعل نے کچھ سوچ کر کہا۔

نہیں بیٹا یہ فضول حرکت کرنے کا تو میں سوچ بھی نہیں سکتی۔"ہاجرہ نے"

فوراً انکار کیا تھا۔

امی رک جائیں ناں!"مشعل نے بھی منت کی تھی۔"

مشعل ایسے اچھا نہیں لگتا اور تمھارے بابا بھی نہیں مانیں گے۔"ہاجرہ"

نے صاف انکار کرتے کہا۔

کھانے کے بعد وہ لوگ واپسی کے لیے نکلے تھے۔مشعل اور سہیر دونوں نے انھیں مزید رکنے پر اسرار کیا تھا مگر سلیمان صاحب کو آفس کا کام تھا۔

بابا وہ میں سوچ رہی تھی اگر آپ سب کو اعتراض نا ہو تو امی آج یہیں"

رک جائیں۔"مشعل نے باپ سے کہا تھا مگر نظریں سہیر پر جمی ہوئی

تھیں۔وہ سمجھ گیا تھا کہ مشعل کس وجہ سے ماں کو روکنا چاہتی ہے۔

ہاں آنٹی آپ رک جائیں۔"سہیر نے بھی فوراً کہا تھااور سلیمان صاحب' نے بھی کوئی اعتراض نا کیا تھا۔

سب اپنے اپنے گھر چلے گئے تھے اور موحد کو مشعل نے ہاجرہ کی ادوایات اور کپڑے لانے کو کہہ دیا تھا۔جب کہ ہاجرہ کو یہاں رک کر کچھ عجیب ہی لگ رہا تھا۔

سب کو رخصت کرتا وہ اندر آیا تھا جہاں ہاجرہ اور مشعل صوفے پر بیٹھی کوئی بات کر رہی تھیں۔

جمیلہ ! جمیلہ۔۔۔۔۔"اس نے جمیلہ کو آواز لگائی تھی"

جی سر!"جمیلہ فوراً حاضر ہوئی تھی۔"

آنٹی کے لے اوپر کمرہ تیار کر دو۔"وہ جمیلہ کو آرڈر دیتا ہاجرہ بیگم سے" اجازت طلب کرتا باہر نکل گیا تھا۔

کافی دیر باتیں کرتے رہنے کے بعد ہاجرہ کو ان کے لیے تیار کئے کمرے میں بھیج دیا تھا۔اور خود سہیر کے کمرے میں آگئی تھی مگر الجھن تھی کہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔مذید آدھا گھنٹا گزرنے کے بعد بھی سہیر واپس نا آیا تھا۔وہ کب سے اس بڑی سی کھڑکی میں کھڑی سہیر کی واپسی کا انتظار کر رہی تھی۔متعدد بار کالز بھی کیں تھیں جو اٹھائی نہیں گئی اور میسج کا جواب تو اب وہ دیتا ہی نا تھا۔تنگ آکر وہ سیڑھیاں اترتی لاونج میں آئی تھی جہاں سلیم اور جمیلہ کام لگے ہوئے تھے۔

بھابھی جی آپ یہاں؟"جمیلہ نے فوراً باہر آتے پوچھا۔"

ہاں وہ میں سہیر کا انتظار کر رہی تھی۔"مشعل نے نظریں چراتے کہا۔"

یہ کیا پہلے ہی دن بیوی کو گھر لا کر سر جی خود باہر چلے گئے۔" جمیلہ نے فوراً"
تبصرہ کیا۔

تم تو کچھ بھی بولتی ہو جمیلہ۔۔۔۔ میڈم سر اس ٹائم روز باہر جاتے ہیں"
کہاں کوئی نہیں جانتا پر خورشید بابا کا حیال ہے کہ وہ قبرستان جاتے ہیں۔
کیونکہ اپنے باپ کے مرنے کے بعد بھی ان دونوں بھائیوں کا یہی معمول
تھا۔رات سونے سے قبل وہ لوگ قبرستان جاتے تھے پھر وقت نے وہ زخم
بھر دیا۔۔۔۔ یہ زخم بھی وقت بھر دے گا۔" سلیم کے بتانے پر مشعل کو
حیرت ہوئی۔

رات کے اس پہر وہاں جانے کی کیا تک بنتی ہے؟" اس نے دل میں سوچا"
تھا۔

اچھا!" وہ کہتی واپس کمرے کی جانب چلی گئی تھی۔اور نماز کے بعد اپنے"
اور سہیر کے لیے ڈھیر ساری دعائیں مانگنے کے بعد بنا چینج کئے ہی بیڈ
کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھ گئی تھی۔فون ابھی بھی ہاتھ میں تھا کہ شاید

سہیر اس کی مسڈ کالز دیکھ کر کال کر لے۔ مگر انتظار طویل تر ہوتا گیا یہاں تک کہ وہ ٹیک لگائے لگائے گہری نیند میں چلی گئی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ رات کافی لیٹ لوٹا تھا۔ پورے آفندی ہاؤس میں خاموشی کا راج تھا۔ آج روز سے کچھ الگ تھا وہ غائب دماغ سا اوپر کمرے کی جانب بڑھا تھا۔ بے دھیانی میں کمرے کا دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا تھا اور اندر داخل ہوتے ہی اپنی غلطی کا احساس بھی ہو گیا تھا جہاں بیڈ پر مشعل گہری نیند میں سوئی ہوئی تھی مگر اس کی پوزیشن دیکھ کر وہ آرام سے اندازہ لگا سکتا تھا کہ وہ اس کے انتظار میں ایسے ہی سو گئی ہے۔۔ کمرے میں لائٹ ابھی بھی جل رہی تھی اور فون پر بھی اس کی متعدد کالز وہ دیکھ چکا تھا اور اسی وجہ سے دانستہ وہ دیر

سے آیا تھا مگر پھر بھی نا جانے کیوں اس کا دماغ کام نا کیا کہ کمرے میں مشعل موجود ہو گی۔

وہ نظروں کا زاویہ بدلتا دبے پاؤں کمرے سے باہر نکلا تھا اور رخ سامنے والے کمرے کی جانب تھا۔ جہاں وہ پچھلے دو ماہ سے رات میں نہیں آیا تھا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ آخری رات اس کی آنکھوں کے سامنے ناچنے لگتی تھی جوان دونوں بھائیوں نے وہاں ایک ساتھ گزاری تھی ڈھیر ساری باتیں کرتے۔۔۔ شاید ان کی زندگی کی آخری رات جو انھوں نے ایک ساتھ گزاری تھی۔۔۔۔۔ پھر دھیان اس رات کی جانب پلٹ گیا تھا جو اس کے بھائی کی زندگی کی آخری رات تھی جہاں اس نے ایک بھیانک خواب دیکھا تھا جس کی تعبیر اس کے بھائی کی موت کی صورت میں ہوئی تھی۔

اس کے قدم کمرے کے دروازے پر ہی جمے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ وہ اندر نہیں جانا چاہتا تھا کیونکہ اندر جا کر اس کی تکلیف بڑھ جاتی

تھی۔۔۔۔۔۔انیکسی بھی نہیں جا سکتا تھا کیونکہ وہاں بھی اسے سکون نہیں ملتا تھا۔پورے آفندی ہاؤس میں ایک کمرہ تھا جہاں وہ کچھ پل سکون کے گزارتا تھا مگر اب وہاں بھی مشعل تھی جو آج کل اس کی بے سکونی اور پچھتاوے کی سب سے بڑی وجہ تھی۔

وہ خود پر جبر کرتا اندر بڑھا تھا اور کمرے میں پڑے ریکلائنر پر جھولنے لگا تھا۔نیند تو شاید اس کے نصیب میں نا تھی سو ساری رات سوچوں میں ڈوبا رہا تھا۔

Zubi Novels Zone

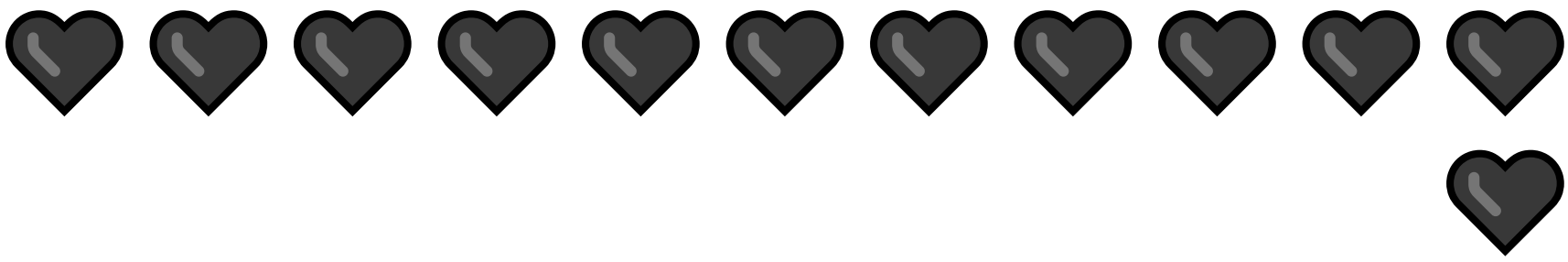

مشعل کی آنکھ اگلی صبح فجر کے وقت کھلی تھی۔ گزشتہ رات وہ بیٹھے بیٹھے سو گئی تھی کمرے کی لائٹ بھی دانستہ ان چھوٹی تھی مگر اب جاگنے پر لائٹ آف ملی تھی مطلب کوئی اس کمرے میں آیا تھا اوسہیر کے علاوہ کون آسکتا تھا۔اندازے کی تصدیق کے لیے وہ کھڑکی تک گئی تھی جہاں سے باہر کھڑی گاڑی وہ واضح دیکھ سکتی تھی مطلب وہ لوٹ آیا تھا۔ مشعل نے آرام سے دروازہ کھولا تھا مگر باہر خاموشی اور اندھیرے کا راج تھا۔ گھبرا کر مشعل نے دروازہ واپس بند کر لیا تھا۔اور واپس بیڈ پر آگئی تھی اب اسے صبح ہونے کا انتظار کرنا تھا۔

صبح ناشتے کے لیے اسے اٹھانے کو جمیلہ آئی تھی۔

"بھابھی جی آجائیں ناشتہ تیار ہے۔" مشعل کے دروازہ کھولنے پر اس نے کہا تھا۔

"ٹھیک ہے میں امی کو اٹھاتی ہوں۔" وہ کہہ کر ہاجرہ کے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔

بی بی جی تو پہلے ہی سر جی کے ساتھ ناشتے کی ٹیبل پر موجود ہیں۔"جمیلہ کی" بات پر مشعل کو حیرت ہوئی تھی کہ وہ سوچوں میں اتنی مگن تھی کہ اسے وقت کا احساس ہی نا ہو تھا۔وہ چینج کرتی نیچے چلی آئی تھی جہاں سب سے پہلے اس کا سامنا سہیر کی نظروں سے ہوا تھا جو اسے ایک نظر دیکھتا واپس اپنے فون کی جانب متوجہ ہو چکا تھا۔

اسلام و علیکم !"اس نے ٹیبل پر بیٹھتے کہا۔"

واعلیکم السلام !"دونوں نے ایک ساتھ جواب دیا تھا۔"

سلیم کے ناشتہ لانے پر سہیر نے ہاتھ سے ناشتہ ہاجرہ کو سرو کرنے کا اشارہ کیا تھا۔

ناشتے کے بعد سہیر کسی کام سے نکل گیا تھا اور جلد آنے کو کہا تھا مگر اس کا جلد بھی شام میں ہوا تھا اور کچھ وقت مشعل اور ہاجرہ کے ساتھ بیٹھا ارد گرد کی باتیں کرتا رہا۔ تھا اور ڈنر کے بعد ایک بار پھر باہر چلا گیا تھا۔اگلے تین دن بھی یہی روٹین رہی تھی جیسے ہاجرہ نے نوٹ کیا تھا۔اور مشعل کو سہیر

کو وقت دینے اس کے چھوٹے موٹے کام کرنے کا مشورہ دیا تھا۔جب کہ مشعل تو سہیر کی روٹین سے ہی الجھی ہوئی تھی۔پہلے وہ گھر سے نکلتا نہیں تھا اور اب گھر ٹکتا نہیں تھا۔انیتا ایمان اور موحد بھی ان تین دنوں میں آتے جاتے رہے تھے۔

"بی بی جی! یہ سر جی اور بھابھی جی کی تو پسند کی شادی تھی نا؟" جمیلہ نے ہاجرہ بیگم کو اکیلے بیٹھے دیکھا تو دماغ میں کب سے اٹھتا سوال پوچھ لیا۔

"ہاں!" ہاجرہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھتے کہا۔

"تو سر جی اتنے اداس کیوں رہتے ہیں۔نا ہی مشعل بھابھی سے ہنسی مزاخ کرتے ہیں نا ہی ان دونوں کو دیکھ کر لگتا ہے کہ نیا شادی شدہ جوڑا ہے۔" جمیلہ نے ایک اور تبصرہ کیا جو ہاجرہ کو بلکل درست لگا۔

"وہ اپنے بھائی کی وجہ سے دکھی ہے۔" ہاجرہ نے جواباً کہا۔

"جی وہ تو سنا میں نے بڑا دکھ ہوا تھا سر جی کی کہانی جان کر۔پر بی بی جی آپ کو نہیں لگتا کہ سر جی اور مشعل بھابھی کو کہیں باہر ایک ساتھ بھیج دیا جائے تا

کہ ایک دوسرے کو وقت دے سکیں۔شاید ایسے سر جی بھی اپنے غم سے نکل سکیں اور ان دونوں کا رشتہ بھی آگے بڑھ سکے۔"جمیلہ نے مشورہ دیا کو ہاجرہ کو ٹھیک لگا۔

کہہ تو جمیلہ ٹھیک رہی ہے ابھی میں یہاں ہوں نا اس لیے سہیر دیادہ باہر رہتا ہے میں نا ہوئی تو مشعل کی تنہائی کے حیال سے جلد لوٹ آیا کرے گا۔ دونوں اکیلے ہوں گے تو وہ مشعل کو زیادہ وقت بھی دے گا۔ہاجرہ نے دل میں پلان ترتیب دیتے گھر جانے کا پلان بنایا تھا۔

آپ نے جواب نہیں دیا۔"جمیلہ نے اپنے مشورے پر داد لینے کے " ارادے سے پوچھا تھا۔

ابھی فلحال مشعل کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے ٹھیک ہو گئے تو خود " گھومتے رہیں گے۔"ہاجرہ نے بہانہ گھڑا تھا۔

رات نماز کے بعد وہ سونے کے بجائے لاونج میں آگئی تھیں اور سہیر کے آنے ک انتظار کرنے لگی۔

سہیر رات گئے لوٹا تھا تو ہاجرہ کو بیٹھے دیکھ کر اسے حیرت ہوئی

آپ یہاں؟ سب ٹھیک تو ہے۔"اس نے فکر مندی سے پوچھا۔"

ہاں تمھارا انتظار کر رہی تھی۔"انھوں نے جواباً کہا تو وہ شرمندگی سے"

نظریں چرا گیا۔بلا کوئی ماں کیا سوچ سکتی ہے کہ اس کا داماد اس کی بیٹی کو اکیلا

چھوڑ خود پورا دن گھر سے باہر گزارتا ہے۔

آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے مشعل نے بتایا تھا کہ آپ"

روز رات قبرستان جاتے ہیں۔"ہاجرہ کی بات پر اسے حیرت ہوئی تھی گویا

مشعل ماں کے سامنے اس کا بھرم رکھ رہی تھی۔

جی آپ میرا انتظار کیوں کر رہیں تھی کیا کوئی بات ہے۔"اس نے سامنے"

بیٹھتے ہوئے کہا۔

جی وہ اصل میں میں کل گھر جا رہی ہوں سلیمان کو کل سے بخار ہے اور"

پھر مشعل کی رسم کے لیے آپ اسے بھی گھر لائیں گے۔اس کے لیے میرا

گھر ہونا ضروری ہے۔"ہاجرہ نے سوچا سمجھا بہانہ بنایا تھا۔

جی۔۔۔"سہیر نے کوئی سوال نا کیا تھا۔"

بیٹا وہ بس یہ کہنا تھا کہ اب تک تو میں تھی پر میرے بعد آپ کو شش کی" جیئے گا کہ تھوڑا جلدی گھر آجایا کریں مشعل کو اکیلے رہنے کی عادت نہیں ہے۔"ہاجرہ کی بات پر اس نے پہلو بدلا تھا۔

جی بہتر امید ہے آپ کو یا مشعل کو کوئی شکائت نہیں ہو گی۔"اس نے" کوئی سوال نہیں کیا بس اس کی بات کر سر تسلیم خم کیا۔

خوش رہیں بیٹا۔"ہاجرہ کہہ کر کمرے کی جانب چلی گئی تھیں اور وہ ایک" اور بے آرام رات کے لیے ساحر کے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

اگلی صبح ناشتے کے بعد دوپہر کو موحد اسے لینے آیا تھا اور ایمان کو مشعل کے پاس چھوڑ گیا تھا جو دن بھر مشعل کے ساتھ رہی تھی اور ڈنر کے بعد آفندی ہاؤس کے ڈرائیور کے ساتھ وہاں سے گئی تھی۔

سہیر حسب عادت باہر ہی تھا البتہ فون کر کہ مشعل کو جلدی آنے کی یقین دہانی کروادی تھی جس پر مشعل کچھ مطمین ہوئی تھی۔ تین چار دن یہاں

رہنے کے باوجود وہ ابھی یوزٹو نہیں ہوئی تھی۔آج تنہائی کا احساس اسے شدید ہو رہا تھا۔وسیع رقبے پر پھیلا آفندی ہاؤس اس وقت بلکل ویران معلوم ہو رہا تھا۔سہیر کے حکم پر جمیلہ اپنے کواٹر جانے کے بجائے آفندی ہاؤس میں ہی رک گئی تھی۔ مشعل کمرے کی کھڑکی میں کھڑی تھی جہاں وسیع و عریض لان بھی اس وقت تقریباً ویران ہی تھا۔ناچاہتے ہوئے بھی وہ چینج کرتی نائٹ سوٹ پہن کر بیڈ پر آئی تھی۔اور فون پر ایمان کا میسج آیا تھا اور ان کے بچپن کی کوئی تصویر تھی جسے دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا۔وہ دونوں آج اسی بارے میں بات کر رہی تھیں اور اب ایمان نے پرانی تصویروں میں سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر وہ تصویر گئی اور کب نیند نے اس کے نکالی تھی۔ایمان سے بات کرتے وہ لیٹ اعصاب پر حکمرانی قائم کی اسے اندازہ نہیں ہو سکا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

رات کے کسی پہر اس کی آنکھ کھٹکے کی آواز سے کھلی تھی۔وہ فوراً اٹھ بیٹھی تھی اور نظریں ارد گرد گھمائی تھیں۔وہ آواز ابھی بھی کہیں دور سے آرہی تھی۔وہ کچھ دیر سوچتی بستر سے نکل آئی تھی۔

شاید سہیر ہوں گے۔"دماغ میں خیال ابھرا تھا۔"

وہ فوراً کمرے سے باہر آئی تھی مگر آواز آنا بند ہو چکی تھی۔وہ نا سمجھی سے ارد گرد دیکھنے لگی تھی۔رات کے اس پہر آفندی ہاؤس تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔مشعل کو اس تنہائی سے خوف آیا تھا۔

سہیر کہاں ہیں آپ؟"دل میں سہیر کو پکارا تھا جب سامنے والے کمرے" سے کسی کی باتوں اور ہنسی کی آواز آئی تھی۔وہ دبے پاؤں کمرے کی جانب

بڑھی تھی جو کہ ساحر آفندی کا کمرہ تھا اور وہ جانتی تھی کہ وہی کمرہ آج کل سہیر آفندی کا مسکن بنا ہوا ہے۔

وہ جیسے ہی کمرے کے دروازے تک پہنچی دبے دبے لہجے میں آنے والی باتوں کی آواز بند ہو چکی تھی۔ البتہ کمرے میں کسی کی موجودگی کا احساس ہو رہا تھا۔ کانپتے دل کے ساتھ اپنے حلیے کا احساس کئے بنا ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی تھی۔ ساحر آفندی کا وہ پراسرار سا کمرہ جہاں عجیب و غریب پینٹینگز لگی ہوئی تھیں۔ ڈم لائٹس میں وہ کمرہ مزید پراسرار لگ رہا تھا۔ مشعل کے اندر اس کمرے کو دیکھ کر انجانا سا خوف پیدا ہوا تھا۔ مگر پورے کمرے میں نظریں دوڑا کر بھی اسے کوئی نا ملا تھا۔

سہیر۔۔۔۔۔"اس نے سہیر کو آواز دی تھی مگر کوئی جواب نا آیا۔"

سہیر کہاں ہیں آپ؟" بالکنی سے ایک بار پھر کھٹکے کی آواز آئی تھی تو وہ" اس آواز کے تعاقب میں چل پڑی تھی۔

جیسے ہی وہ ساحر کے کمرے کے عین درمیان پہنچی تھی اچانک کمرے کی لائٹ بند ہوئی تھی اور کسی نے اسے کلائی سے تھام کر اپنی جانب کھینچا تھا۔اس سے پہلے وہ چلاتی اس کا مضبوط ہاتھ مشعل کی آواز کا گلا گھونٹ گیا تھا۔اپنے ساتھ لے جاتے اس نے مشعل کو دیوار کے ساتھ پن کیا تو مشعل نے خود کو آزاد کروانے کی بھرپور کوشش کی تھی۔ مشعل نے اندھیرے میں اسے دیکھنے کی کوشش کی تھی مگر ناکام ہوئی تھی۔ مگر کوئی جانا پہچانا احساس ہوا تھا اچانک مشعل کو محسوس ہوا کہ وہ مشعل کے کان کے قریب جھکا تھا اور پھر اس کی سرسراتی آواز نے مشعل کے رونگھٹے کھڑے کر دیے تھے۔

ویلکم ٹو آفندی ہاؤس!"دیکھا بلآخر میرے جنون نے تمھیں یہاں آنے" پر مجبور کر ہی دیا۔"اس کے الفاظ اور آواز نے مشعل کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔۔۔۔۔دماغ نے جس آواز اور جس انسان کے ہونے کا ادراک کیا تھا وہ غیر یقینی تھا۔۔۔۔ مشعل کی آنکھیں ابل کر باہر آنے کو تھیں۔اسے

اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا اور نظر تو وہ آیا ہی نا تھا بس اس کے ہونے کا احساس تھا۔ کلائی پر اس کی دہکتی گرفت اور چند انچ کے فاصلے پر کھڑا وہ شخص جیسے مشعل سمیت سب مرا ہوا سمجھ چکے تھے مجسم کھڑا تھا۔ مشعل نے کچھ غور کرنے کی کوشش کی تو باہر سے آتی معمولی سی روشنی میں بھی وہ اس انسان کی آنکھوں میں جھلکنے والا تاثر پڑھ پا رہی تھی۔ جو گہری کھوجتی نظروں سے اس کے سراپے کو نہار رہا تھا۔ مشعل معاوف ہوتے ذہن کے ساتھ اس سب کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"کیا ہوا سہیر کو ڈھونڈ رہی ہو؟ وہ نہیں ملے گا تمھیں اسے تو میں نے تم سے دور رہنے پر مجبور کر دیا ہے دیکھو آج تم یہاں ہو اس گھر میں اور وہ کہاں ہے کہیں نظر آ رہا ہے۔۔۔۔ نہیں نا؟ آئے گا بھی نہیں کیونکہ اسے لگتا ہے کہ تم نے میرا دل دکھایا ہے اسے لگتا ہے کہ اس کی وجہ سے میں نے تمھیں خود سے دور کر دیا اور خود کو نقصان پہنچایا۔۔۔۔" مشعل کے منہ سے ہاتھ اٹھاتے اس نے بڑے مزے سے کہا تھا۔

نہیں ایسا نہیں ہے۔ سہیر کبھی مجھ سے بدظن نہیں ہو سکتا۔" مشعل "
نے بے یقینی سے کہا۔

اچھا تو کیوں تم سے بھاگتا پھر رہا ہے؟" ساحر نے اپنی مخصوص قاتل "
مسکراہٹ کے ساتھ مشعل کو دیکھا۔

جواب دو؟" بھنویں اچکاتے اسے بولنے پر اکسایا تھا۔"

نہیں یہ سب جھوٹ ہے اور تم؟ تم تو مر چکے تھے۔۔۔۔۔ تم یہاں نہیں "
ہو سکتے تم مر چکے ہو ناں؟ میری آنکھوں کے سامنے تمھیں گولی لگی
تھی۔۔۔۔" مشعل دیوانہ وار اسے دیکھتے بے یقینی سے کہہ رہی تھی۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔" وہ قہقہ لگا کر ہنستا جا رہا تھا۔"

میں کبھی سہیر کو تمھارے پاس نہیں آنے دوں گا مشعل! وہ ساری "
زندگی اسی گلٹ میں جیئے گا کہ اس نے اپنے بھائی کا پیار چھینا ہے۔۔۔ تم کچھ
بھی کر لو وہ تمھیں نہیں ملے گا۔۔۔اور میں اسے کبھی کچھ بھی سمجھ آنے

ہی نہیں دوں گا۔" وہ کہہ کر چند قدم پیچھے جاتا مشعل کو چیلنجنگ انداز میں دیکھتا کہنے لگا۔

وہ دیر رات گھر لوٹا تھا۔ کوشش کے باوجود بھی لوٹتے لوٹتے اسے دو بجے کا وقت ہو گیا تھا۔ گھر لاک کرتا وہ سیڑھیاں چڑھتا اوپر جانے لگا۔ گھر جا بجا روشنیوں سے نہایا ہوا تھا۔ اتنے دنوں میں وہ جان گیا تھا کہ مشعل کو اندھیرے سے مسلہ ہے اس لیے رات میں بھی گھر کی لائٹس زیادہ تر جلتی رہتی تھیں۔

وہ پہلی سیڑھی پر پہنچا تھا جب مشعل کی چیخ کی آواز نے اسے پریشان کیا تھا۔وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑا تھا جب مشعل کمرے سے نکل کر بھاگتی ہوئی اس کی جانب آئی تھی۔وہ بھی فوراً مشعل کی جانب بڑھا تھا۔

کیا ہوا ہے مشعل!" مشعل کا ڈرہ سہما روپ اور اتھل پتھل ہوتی سانسیں" دیکھ کر رہ پریشان ہو گیا تھا۔

سہیر وہ۔۔۔۔۔۔" مشعل نے روتے ہوئے سہیر کا بازو تھاما تھا۔"

وہ کیا مشعل؟" اس نے کھوجتے لہجے میں پوچھا تھا۔"

. مشعل کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کہے

آپ کہاں چلے گئے تھے سہیر؟ میں کتنا ڈر گئی تھی۔وہاں اندر!" مشعل" روتے ہوئے سہیر سے لپٹ کر کہہ رہی تھی۔ مشعل کی حرکت پر سہیر کو حیرت ہوئی تھی وہ اپنے حلیے کا خیال کئے بنا سہیر کے سینے لگی کھڑی تھی۔

مشعل ہوا کیا ہے؟" وہ بے چین سا ہوتا پوچھنے لگا۔"

وہ ساحر!" مشعل نے روتے خود کو سہیر کے سینے سے لگے لگے کہا تھا۔"

ساحر کے نام پر اس کے چہرے پر ایک سایہ آکر گزرا تھا۔

اسی وقت جمیلہ جو ساتھ والے کمرے میں نیند کے مزے لوٹ رہی تھی آنکھیں ملتی ملتی باہر آئی تھی شاید وہ بھی مشعل کی آواز سن کر جگی تھی۔

باہر آتے ہی مشعل کو سہیر کے نزدیک دیکھ کر وہ ٹھٹک کر رکی تھی۔

معاف کی جیئے گا سر جی مجھے لگا مشعل بھابھی چینخی ہیں اس لیے بس" دیکھنے آگئی تھی۔" جمیلہ نے سچویشن کو کوئی اور رنگ دیتی سہیر کی نظریں خود پر محسوس کرتی کہہ کر فوراً کمرے کی جانب بھاگی تھی۔

جمیلہ کی آواز سن کر مشعل کو اپنی بے اختیاری کا احساس ہوا تھا اس لیے فوراً سہیر سے دور ہوئی تھی۔

آپ کچھ کہہ رہی تھیں مشعل؟" سہیر نے پھر سے کھوجتے ہوئے لہجے" میں پوچھا تھا۔ وہ مشعل کے ساحر کا نام لینے اور اس رد عمل کی وجہ جاننا چاہتا تھا۔

وہ" مشعل الفاظ تلاش کرتی لب کچلنے لگی۔"

آپ نے ساحر کا نام کیوں لیا تھا؟ آپ جانتی ہیں ناں مشعل ساحر مر چکا" ہے ناں۔" سہیر نے اپنے الفاظ پر زور دیا تھا۔ مگر انداز ایسا تھا جیسے مشعل سے جاننا چاہ رہا ہو کہ آیا یہ سچ ہے یا جھوٹ۔۔۔۔۔

"! میں مر کر بھی زندہ رہوں گا تم دونوں کے بیچ"

مشعل کے کانوں میں وہ الفاظ گونجے تھے۔ جنھوں نے اسے صحیح معنوں میں خوف زدہ کیا تھا۔

مشعل بتاتو دیں کیا ہوا ہے آپ کو؟" اس نے پھر سے مشعل سے سوال" کیا تھا۔

میں نے بہت برا خواب دیکھا تھا۔" مشعل نے آنسوؤں پونچھتے سوں" سوں کرتے کہا تھا۔

اس خواب کا ساحر سے کیا تعلق؟" اس نے کھوجتے لہجے میں پوچھا۔ وہ" مشعل کو لیے کمرے میں آیا تھا۔

خواب میں ساحر تھا۔۔۔"مشعل نے شرمندگی سے اعتراف کیا۔۔"

اوکے!"اس نے سمجھتے ہوئے کہا۔"

آپ اتناڈری کیوں؟"ایک اور سوال۔"

میں تو پہلے ہی یہاں اکیلے ڈر رہی تھی پھر آنکھ لگ گئی اور خواب میں ساحر" تھااس نے کہا کہ آپ کبھی مجھ پر بھروسہ نہیں کریں گے کیونکہ آپ کے دل میں کہیں نا کہیں یہ بات ہے کہ میں نے آپ کے بھائی کو دکھ دیا ہے۔۔۔اس کا دل توڑا ہے۔اور یہ کہ وہ مر کے بھی آپ کو میرے پاس نہیں آنے دے گا۔ہمارے بیچ رہے گا۔"مشعل نے روہانسا ہو کر کہا۔

ایسا نہیں ہے مشعل!"اس نے تڑپ کر کہا تھا۔"

آپ پلیز کوئی بھی وہم اپنے دماغ میں مت پالیں اور ریلیکس رہیں۔"اس" نے مشعل کو بیڈ پر بیٹھایا تھا اور خود گھٹنا موڑے اس کے سامنے بیٹھ کر تسلی دیتے کہا تھا۔

کیسے ریلیکس رہوں سہیر آپ بھی تو پرواہ نہیں کرتے میری۔۔۔۔دیکھتے" تک نہیں میری جانب۔۔"سہیر کو نظریں چراتے دیکھ کر مشعل نے شکوہ کیا تھا۔

مشعل آئندہ ایسا نہیں ہو گا اور آپ ابھی سو جائیں ہم صبح بات کریں" گے۔"اس نے ایک سرسری نظر مشعل پر ڈالتے کہا تھا۔

"آپ خفا۔۔۔۔"

نہیں ہوں خفا مشعل۔۔۔ناہی خفا ناہی بد گمان! میرے نزدیک آپ" سے زیادہ صاف دل انسان کوئی ہے ہی نہیں مشعل بس اب یہ سب باتیں چھوڑ دیں اور سو جائیں۔"اس نے اپنے الفاظ پر زور دیتے کہا۔

نہیں مجھے ڈر لگتا ہے۔"مشعل نے آنکھوں میں خوف لیے کہا۔"

کس سے؟"نا سمجھی سے سوال کیا گیا۔"

تنہائی سے۔۔۔اتنے بڑے گھر میں میں بلکل اکیلی تھی۔"مشعل نے پھر" سے رونی صورت بناتے کہا۔

اوکے اب میں ہوں۔۔۔۔کیا آپ مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہیں؟میں ہوں"
آپ بے فکر ہو کر سو جائیں۔"اس نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
آپ پلیز یہیں رکیں۔۔۔۔۔!"مشعل کی بات پر اس نے چونک کر"
مشعل کو دیکھا۔

مطلب اسی کمرے میں جب تک میں سو نہیں جاتی۔"مشعل نے منت"
بھرے لہجے میں کہا تھا۔
اوکے !میں یہیں ہوں آپ سو جائیں۔"وہ کہہ کر کونے میں پڑی"
رئکلائنر کی طرف آیا تھا اور اس پر بیٹھ گیا جس کا رخ دوسری جانب تھا۔
مشعل بیڈ میں گھس کر خود کو پوری طرح بلینکٹ میں چھپا گئی تھی ساتھ ہی
ساتھ کمبل سے منہ نکال کر سہیر کو دیکھ لیتی جو کونے میں پڑی رئکلائنر پر
جھولتا دنیا جہاں سے بے نیاز لگ رہا تھا۔
اسے خود پر مشعل کی نظریں محسوس ہوئی تھیں وہی جانا پہچانا احساس پھر"
سے جاگا تو اس نے پلٹ کر بیڈ کی جانب دیکھا تھا مشعل فوراً سے کمبل کے

اندر غائب ہوئی تو وہ گہرا سانس لیتا چھت کو گھورنے لگا۔۔۔۔۔۔۔دھیان مشعل کی باتوں اور اس کے خواب میں اٹکا ہوا تھا۔انھیں باتوں کو سوچتا سوچتا وہ وہیں گہری نیند میں ڈوب گیا تھا۔جب سے مشعل آئی تھی آج پہلی بار وہ پر سکون نیند سویا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مشعل کی آنکھ آٹھ بجے کھلی تھی۔ایک جان لیوا انگڑائی لیتی وہ جیسے ہی مکمل ہوش میں آئی تھی نظر سامنے رئکائنز پر سوتے سہیر کی جانب گئی تھی جو رات بھر ویسے ہی بے آرام رہا تھا مشعل کے آرام کی خاطر۔ایک خوشگوار احساس نے مشعل کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دی تھی۔اتنے دنوں میں

پہلی بار ہوا تھا۔ مشعل کتنے ہی پل گم سم بیٹھی اس مغرور شہزادوں جیسے شخص کو دیکھتی رہی تھی۔ جو اس وقت نیند میں گم بہت پر سکون اور معصوم لگ رہا تھا۔ خوبصورت صاف رنگت تیکھے نقوش کھڑی ناک بھرپور مردانہ وجاہت کا شکار وہ شخص بہت دلکش لگا تھا مگر اس کے چہرے پر پھیلا وہ خزن اسے مذید دلکش بنا رہا تھا۔ اس کے دل نے اعتراف کیا تھا کہ اسے اس شخص کے ہر روپ سے محبت تھی۔ وہ ہر روپ میں جچتا تھا۔۔۔۔

وہ بے اختیاری میں اپنے بیڈ سے اٹھی تھی اور سہیر کی جانب بڑھنے لگی تھی جب اچانک گزشتہ رات کا خواب اور پھر اس کا اپنے حلیے کی پرواہ کئے بنا سہیر سے لپٹنا یاد آیا تھا۔ وہ ارادہ بدلتی واپس بلینکٹ میں گھس گئی تھی اگر چینج کرنے جاتی ہے تو وہ ڈسٹرب ہو جائے گا اس خیال سے وہ بلینکٹ میں بیٹھی کتنی ہی دیر اسے نہارتی رہی تھی۔

رات بھر رٹگلائز پر بے آرام رہنے کے بعد اس کی آنکھ کھلی تھی۔ گردن سہلاتا وہ سیدھا ہوا تھا۔ اسے سگریٹ کی شدید طلب ہوئی تھی رات بھی وہ

مشعل کی وجہ وہ سموک نہیں کر سکا تھا۔ایک نظر بیڈ کی جانب گھمائی تھی جہاں وہ پوری کمبل میں چھپی سوئی ہوئی تھی۔وہ آہستہ سے وہاں اٹھتا باہر چلا گیا تھا اور اس کے جاتے ہی مشعل بھی بیڈ سے نکل کر فریش ہونے چلی گئی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ فریش ہوتا نیچے آیا تھا اور کچن میں آتی آوازوں کو سن کر ٹھٹک کر رکا تھا جہاں مشعل کچن کا چارج سنبھالے کھڑی تھی۔اور سلیم کونے میں سر جھکائے کھڑا تھا۔ مشعل ناشتہ بنا رہی تھی جب وہ آہستہ سے کچن میں داخل ہوا تھا اور ایک گہری نظر سے سلیم کو دیکھا تھا تو وہ گڑبڑا گیا۔ مشعل پین کے

ہینڈل پر ہاتھ جمائے ناشتہ بنا رہی تھی جبکہ جمیلہ اس کے قریب کھڑی بڑی ایکسائیٹیڈ نظر آ رہی تھی۔

"سر میں نے تو میم کو بہت منع کیا مگر ان کی ضد ہے کہ بریک فاسٹ وہ خود بنائیں گی۔" سلیم نے سر جھکائے کہا تھا۔

"""سر جی مشعل بھابھی اپنے ہاتھوں سے آپ کے لیے ناشتہ بنا رہی ہیں۔""" جمیلہ نے سہیر کو دیکھتے چہک کر کہا تبھی مشعل بھی اس کی موجودگی سے آگاہ ہوئی تھی۔ سہیر کی گھوری سے خائف ہوتی جمیلہ ٹرے اٹھاتی ڈائنگ ٹیبل کی جانب دوڑی تھی۔

"سہیر بس ناشتہ تیار ہے آپ ٹیبل پر چلیں۔" مشعل نے پرجوش انداز میں کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں تھی مشعل بریک فاسٹ بنانے کے لیے سلیم ہے۔۔۔۔" اس نے اعتراض اٹھانا چاہا۔

سلیم بھائی ہیں مگر میرا دل چاہا میں خود آپ کے لیے بریک فاسٹ "
بناؤں۔" مشعل نے اس کی قطع کلامی کرتے کہا تھا مشعل کا سلیم کو بھائی
کہنا اسے عجیب لگا تھا۔

"What ever !"

وہ زیر لب بڑبڑاتا واپس نکل گیا تھا۔

مشعل بھابھی اب آپ بھی جائیں سر جی کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کریں یہ "
باقی کام سلیم اور میں دیکھ لیں گے۔ ویسے کل رات سر جی جلدی گھر آ گئے
تھے میں نے دیکھا تھا آپ دونوں۔۔۔۔" جمیلہ کی ذو معنی انداز پر وہ ٹھٹکی
تھی اور اسے مذید کہنے سے روک دیا۔

جمیلہ وہ بس میں ڈر گئی تھی اکیلے اس لیے۔۔۔۔ زیادہ دماغ کو چلانے کی "
ضرورت نہیں ہے۔" مشعل نے کڑے تیوروں سے جمیلہ کو دیکھتے کہا۔

ارے یہ بھی سر جی کی طرح کبھی بھی بھڑک جاتی ہیں۔"جمیلہ نے منہ کا" زاویہ بگاڑا تھا۔اتنے دنوں میں پہلی بار مشعل نے اس پر غصہ دیکھایا تھا۔۔۔جمیلہ ابھی اصل مشعل سے واقف نا تھی۔

مشعل کو آج بہت اچھا اور مطمین محسوس ہو رہا تھا۔ گزشتہ رات سہیر کا اس کی فکر کرنا اسے پر سکون کر گیا تھا اور اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ خود کو سہیر اور اس گھر کو وقت دے گی اپنی ذمہ داریاں نبھائے گی جیسے ہاجرہ نے اسے سمجھایا تھا۔وہ سوچتی بریک فاسٹ ٹیبل پر گئی تھی اور سہیر کی جانب مسکر کر دیکھا تھا۔

دونوں نے ایک ساتھ ناشتہ کیا تھا۔

مشعل آج شام میں آپ کو آپ کے گھر لے کے جانا ہے ابھی کچھ دیر" پہلے موحد کی کال آئی تھی کوئی رسم وغیرہ کے لیے۔"اس نے ناشتہ ختم کرتے مشعل سے کہا تھا۔

موحد بھائی سے کافی دوستی ہو گئی ہے آپ کی؟" مشعل نے مسکرا کر"
پوچھا۔
ہاں کافی ساتھ دیا اس نے میرا۔۔۔ہی از آ ویری نائس پرسن!" اس نے"
دل سے تبصرہ کیا۔
بیٹا جی ڈاکٹر نبیل آئے ہیں آپ سے ملنے۔" رشید بابا نے آتے اسے"
اطلاع دی۔
جی انھیں بٹھائیں میں آتا ہوں۔" وہ ٹیبل سے اٹھتا کہنے لگا۔ مشعل بھی"
اس کے جانے کے بعد ناشتہ ختم کرتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

پ "کیسے ہو؟" ڈاکٹر نبیل سے ملنے کے بعد وہ اس کے سامنے بیٹھا تھا جب نبیل نے اسے گہری نظروں سے دیکھتے پوچھنے لگا۔

آئی ایم فائن!" اس نے عام سے انداز میں کہا تھا۔"

مجھے مشعل کے سلسلے میں بات کرنی تھی۔" اس نے موضوع کی جانب" آتے کہا۔

میں سن رہا ہوں۔" ڈاکٹر نبیل نے سر ہلاتے کہا۔"

کل رات خواب میں ساحر نے اس سے کہا کہ وہ کبھی اسے اور سہیر کو ایک" نہیں ہونے دے گا۔ میں جب گھر لوٹا وہ چلا رہی تھی۔ کافی ڈری ہوئی لگ رہی تھی۔ آئی ڈونٹ گیٹ دس آل!" اس نے ڈاکٹر نبیل سے وہ بات کہہ دی جس کے لیے اس نے اسے ملنے بلایا تھا۔

اٹس نارمل جس کنڈیشن میں وہ ہے ایسے خواب کوئی بڑی بات نہیں" ہیں۔ وہ ابھی مینٹلی اتنی سٹیبل نہیں ہے ابھی کچھ عرصہ پہلے ہی وہ کومہ سے باہر آئی ہے اور اس حادثے کے نقوش اور اثرات ابھی بھی اس کے

ذہن میں ہیں۔بلاشبہ وہ اپنے سامنے اپنے شوہر کو زندہ دیکھ رہی ہے مگر اسے کھونے کا ڈر اسے ایسے خواب اور خیالات کا شکار کر رہا ہے۔"ڈاکٹر نبیل نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"مگر جو بات مجھے پریشان کر رہی ہے وہ یہ ہے کہ ساحر نے کیوں اس سے کہا کہ وہ اسے اور سہیر کے پاس نہیں آنے دے گا۔ایسا خواب میں بھی کیوں تھا۔؟"اس نے نا سمجھی سے سوال کیا اور جواب طلب نظریں ڈاکٹر نبیل پر گھاڑی ہوئی تھیں۔

"اس سوال کا جواب تو تمھارے پاس ہو گا۔"ڈاکٹر نبیل نے سرسری سے انداز میں کہا تو اس نے پہلو بدلا تھا۔ڈاکٹر نبیل نے اسے اندر تک کھنگال لینے والی نظروں سے دیکھا۔

"مجھے لگتا ہے کہ تمھارا یعنی اس کے شوہر کا اسے اوائڈ کرنا اسے ایسے شکوک وشبہات میں مبتلا کر رہا ہے۔۔۔۔پہلے جو سہیر اس پر جان نچھاور کرتا تھا وہ اب اس کے پاس ہوتے ہوئے بھی اس کی پرواہ نہیں کر رہا ایسے

میں وہ مینٹلی ڈسٹرب ہے اور اس کا دماغ خود سے ان باتوں کو پرسیو کر رہا ہے۔اسے لگ رہا ہے کہ تمھارے اسے اوائڈ کرنے کی وجہ یہ گلٹ ہے۔" ڈاکٹر نبیل نے متوقع وجہ بتائی۔

ایسا نہیں ہے یونو ڈیٹ۔۔۔رائٹ؟"اس نے جیسے تصدیق چاہی۔"

تو پھر اس سے مت بھاگو۔۔۔۔سچویشن کو ڈیل کرنے کا اپنا طریقہ بدلو ہا" پھر خود کو بدلو۔جیسے سب چل رہا ہے تم اسے یہی تاثر دے رہے ہو کہ تم گلٹ میں اس سے دور ہو۔"نبیل نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

دیکھو ج تو تم جانتے ہو وہ تمھاری طرح اکیلے رہنے کہ عادی نہیں ہے ماں باپ بھائی ان کی محبت کی عادی ہے اپنے شوہر کی فکر میں یہاں آ تو گئی ہے سے کم نہیں ہو گا جہاں وہ بلکل castle مگر یہ اتنا بڑا گھر اس کے لیے کی تنہا ہے کیونکہ جس انسان کے لیے وہ یہاں آئی ہے وہ تو اسے وقت ہی نہیں دے رہا اپنے ساتھ کا احساس نہیں بخش رہا۔۔۔۔۔"ڈاکٹر نبیل نے گلاسس اتارتے اپنی آنکھوں کو مسلتے کہا تھا۔

دن بھر سوچتے رہنے کے بعد رات ایسے ہی خواب آئیں گے
ناں۔۔۔۔تنہائی اور الجھا ہوا دماغ انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتا یونو
ڈیٹ۔۔۔۔تمھارے بھائی کی موت کے بعد تمھاری کیا حالت ہوئی تھی
کرنے (hallucinate) بھول گئے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔تم ہیلوسینیٹ
لگے تھے اس کے ساتھ بھی ایسا ہو سکتا ہے۔اگر اس کا ذہن بدلا نہیں
گیا۔"اس نے سمجھتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا۔
تب ہم سب نے مل کر تمھیں نارمل کیا تھا اب تمھاری باری ہے اس"
سے پہلے کہ اس کی حالت مزید بگڑ جائے تمھیں چیزوں کو الگ طریقے
"سے ہینڈل کرنا ہو گا۔
اوکے آئی ویل ٹرائی مائی بیسٹ!"اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔"
آفس کب سے جوائن کر رہے ہو؟"ڈاکٹر نبیل نے پوچھا۔"
جلد ہی۔۔۔۔"اس نے جواباً کہا تھا جو اندر آتے شان نے سن لیا تھا اور"
کچھ سوچتا فون نکالتا وہاں سے واپس چلا گیا۔

مشعل آپ تیار ہو جائیں آپ کے گھر جانا ہے۔" وہ مشعل کے کمرے "
میں آیا تھا جہاں مشعل اپنے کپڑے تلاش کرتی سہیر کی بات پر پلٹی تھی۔
میرا گھر تو یہ ہے۔امی کہتی ہیں لڑکی کے شوہر کا گھر ہی اس کا اصل گھر "
ہے۔" مشعل سب چھوڑ چھاڑ کر اس کی جانب متوجہ ہوئی۔
بلکل یہ تو ہے۔اینی وے آپ تیار ہو جائیں۔" وہ کہہ کر پلٹا تھا۔"
سنیں! میری ہیلپ کر دیں مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ کون سا ڈریس پہنو""
کہہ کر وہ واپس اپنی کلوزیٹ کی جانب متوجہ ہو گئی۔
کوئی بھی پہن لیں آپ پر سب اچھا لگتا ہے۔" اس کی زبان سے پھسلا تھا"
جس سے مشعل کے چہرے پر رونق آ گئی تھی۔ جیسے اس نے واضح طور پر

محسوس کیا تھا۔اسے حیرت ہوئی تھی کہ وہ لڑکی کتنی معمولی باتوں پر خوشی سے لال ٹماٹر ہو رہی تھی اگر کبھی وہ۔۔۔۔۔۔۔

اس نے سوچوں کو جھٹک کر مشعل کو مخاطب کیا تھا۔

آپ آجائیں میں نیچے انتظار کرتا ہوں۔"وہ کہہ کر باہر کی جانب چلا گیا"

تھا۔

تو مسٹر سہیر آفندی آج بہت دنوں بعد مجھے میرا سہیر نظر آرہا ہے۔میں" بہت خوش ہوں۔۔۔مجھے لگتا ہے میرا یہاں آنے کا فیصلہ بلکل درست ہے۔"مشعل سہیر کے جانے کے بعد خیالوں میں اس سے مخاطب تھی۔ میری اگلی فرمائش کے لیے تیار رہنا مسٹر آفندی۔"وہ کہہ کر خوش دلی" سے تیار ہونے چلی گئی۔

پلکوں پر منوں مسکارا لگاتی اور اپنے اوپر پرفیوم کا چھڑکاؤ کرتی اس نے اپنی" تیاری پر تنقیدی نظر ڈالی تھی۔آج وہ پورے دل سے تیار ہوئی تھی۔کافی

عرصے بعد یہ تیاری کر کے مشعل کو بہت اچھا محسوس ہوا تھا مگر کسی اور کے لیے وہ ایک امتحان ثابت ہونے والی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ لاونج کے صوفے پر بیٹھا مشعل کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ آدھے گھنٹے کے انتظار کے بعد بلآخر سیڑھیوں پر کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی تھی مگر وہ اس جانب متوجہ نا تھا۔ جس پر مشعل کو خاصی کوفت ہوئی تھی۔ وہ نیچے آتی عین اس کے سامنے رکی تھی۔

کیسی لگ رہی ہوں میں؟" مشعل کی بات پر اس نے نظریں اٹھا کر مشعل" کو دیکھا تھا تو نظریں پلٹنا بھول گئیں تھیں وہ سیاہ رنگ کے سادہ سے فراق میں بہت جچ رہی تھی۔ نظریں مشعل کی بڑی بڑی آنکھوں سے ایسی الجھی

تھیں جیسے وہ ان کے علاؤہ کچھ دیکھنا ہی نا چاہتی ہوں۔اس کا دل آج بہت دنوں بعد بے اختیار ہونے کو بے تاب ہوا تھا۔۔۔۔اس کی نظروں کا تاثر مشعل کو نظریں چرانے پر مجبور کر گیا تھا۔ نظریں مشعل کی آنکھوں سے ہٹی تھیں تو اس کے بالوں کے ساتھ ساتھ کانوں میں جھولتے آویزاں سے الجھنے لگی تھیں اس کے دل کو اپنے ساتھ ہلکورے دے رہے تھے۔۔۔۔۔ مشعل نے گھبراتے ہوئے بال کانوں کے پیچھے کئے تھے۔۔۔۔۔اس سے زیادہ کی تاب وہ لا نہیں سکتا تھا بس اس لیے خود پر جبر کرتا نظریں پھیر گیا تھا۔

آپ نے بتایا نہیں میں کیسی لگ رہی ہوں؟" مشعل نے خود کو کمپوز کرتے پھر سے سوال دہرایا تھا۔

اچھی لگ رہی ہیں بس یہ بال باندھ دیں۔"اس نے ٹیبل سے فون اور گاڑی کی چابی اٹھاتے سرسری انداز میں کہا تھا۔

اچھا۔۔۔"مشعل نے کچھ سوچتے اور بالوں کو چوڑے کی شکل دے کر" باندھ دیا تھا۔اس نے دوبارہ مشعل کی جانب دیکھنے سے گریز کیا تھا اور اسے گاڑی میں آنے کا کہہ کر تیزی سے باہر آیا تھا۔

گاڑی میں بھی وہ تقریبا خاموش ہی رہا تھا مشعل کے بات کرنے پر بنا اس کی جانب دیکھے جواب دے دیتا تھا۔ سلیمان صاحب کے گھر بھی یہی حال تھا وہ مشعل کے علاوہ باقی ہر چیز پر توجہ دے رہا تھا زیادہ وقت موحد کے ساتھ ہی رہا تھا۔ جیسے ہاجرہ بیگم نے نوٹ کیا تھا مگر مشعل کے مطابق وہ مشعل کو وقت بھی دے رہا تھا اس سے بات بھی کر رہا تھا اور رات بھی گھر آ گیا تھا۔ ہاجرہ کے برعکس سلیمان صاحب اور موحد کو سہیر کی غائب دماغی اور لیے دیئے انداز سے کوئی مسلہ نہیں ہوا تھا۔

کیا بات ہے پریشان ہیں؟"کھانے کے بعد وہ موحد کے ساتھ باہر آیا تھا۔"

نہیں بس ایسے ہی۔"اس نے نظریں ملائے بنا جواب دیا۔"

تم پھر آئے نہیں۔"اس نے گویا شکایت کی تھی۔"

مجھے لگا مشعل کی موجودگی میں آؤں گا تو۔۔۔۔۔۔"موحد نے بات" اُدھوری چھوڑ دی۔

مشعل کی موجودگی میں مجھے زیادہ ضرورت ہوتی ہے سب کی اور سب" کے سب ہی جان چھڑوا کے جیسے غائب ہو گئے۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

خیر اب میں چلتا ہوں۔ مشعل تو رسم کے مطابق یہیں رہے گی۔""اس" نے کندھے اچکاتے کہا۔

میں شام میں آؤں گا۔"موحد نے اس سے کہا جس پر وہ مسکرا کر اثبات میں سر ہلا گیا۔

"I will wait !"

وہ سب کو خدا حافظ کہتا اور مشعل کو کل پک کرنے کا کہتا وہاں سے نکل آیا تھا۔

گاڑی جوں جوں سلیمان صاحب کے گھر سے دور جا رہی تھی اسے اپنے اندر سکون اترتا محسوس ہو رہا تھا شاید اس سب کا تعلق اس کی سوچ سے تھا۔

گاڑی ایک بڑے سے قبرستان کے سامنے رکی تھی۔ وہ کافی بڑا قبرستان تھا جہاں کافی لوگ آ جا رہے تھے۔ وہ خود کو گھسیٹتا اندر داخل ہوا تھا قبرستان کا چوکیدار اسے پہچانتا تھا مگر آج وہ رات کے بجائے شام میں ہی آ گیا تھا۔ وہ آگے بڑھتا ایک نئی قبر کے پاس جا بیٹھا تھا۔ وہ کچی قبر تھی قبر پر کوئی نام کوئی کتبہ نہیں لگا ہوا تھا۔ مگر وہاں روز آنے والے لوگ یہ جانتے تھے کہ یہ قبر اس کے بھائی کی ہے جس پر وہ روز آتا تھا اور گھنٹوں بیٹھا دل ہی دل میں اس سے باتیں کرتا تھا۔

کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا؟ مجھے تنہا چھوڑ گئے تم؟ تم تو ہمیشہ میرا" خیال رکھتے تھے ناں پھر اب میرا خیال کیوں نہیں آتا کیوں مجھے دنیا کے رحم وکرم پر چھوڑ گئے تم۔ جانتے ہو ناں مجھے تمھارے سوا کوئی نہیں سنبھال پاتا۔" وہ روز کئے جانے والے شکوے ایک بار پھر کر رہا تھا مگر روز کی طرح کوئی جواب نہیں آیا تھا۔ کیونکہ جہاں اس کا بھائی تھا وہاں سے جواب نہیں آیا کرتا۔ وہ دوسری دنیا تھی وہاں اس دنیا والوں کے شکوے بھی نہیں پہنچا کرتے۔۔۔ نا ان کے لیے دیکھائی جانے والی تڑپ۔۔۔۔ ویسے ہی اس کی تڑپ اس کے شکوے اس کا درد اس کے بھائی تک نہیں پہنچ پا رہا تھا۔ اس بات سے واقف ہوتے ہوئے بھی وہ روز گھنٹوں یہاں بیٹھا کرتا تھا۔ اپنے طور پر وہ اپنے بھائی سے باتیں کیا کرتا تھا۔ کبھی ہنستا تو کبھی روتا تھا۔

میں کس مشکل میں ہوں اس کا اندازہ نہیں ہے تمھیں! مگر میں اس" مشکل سے نہیں نکل پا رہا۔۔۔ تم ہوتے تو بات الگ تھی۔۔۔۔ مگر تم نہیں ہو تو بات الگ ہے۔ تم جانتے ہو ناں کہ مجھے اپنا آپ تمھارا اور مشعل کا

مجرم لگتا ہے میں اس سے نظریں نہیں ملا پاتا۔۔۔۔ مگر وہ روز میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مجھ سے میرے نظریں چرانے کی وجہ پوچھتی ہے۔۔۔۔ تم بتاؤ اسے کیا جواب دوں؟ کیا کہوں؟۔۔۔۔"اس کی آنکھیں خشک ہو چکی تھیں آنسو آنکھوں کے رستے باہر آنے کے بجائے دل پر گر رہے تھے۔

"سب کو لگتا ہے میں پھر سے سب سنبھال لوں گا اپنا گھر بزنس، اپنی زندگی ! شاید ہاں میں یہ سب سنبھال لوں گا مگر مشعل ! اسے کیسے سنبھالوں؟ سب سے بڑا مسلہ ہی مشعل ہے۔ ہمیشہ سے تھی اور شاید ہمیشہ رہے گی۔"

وہ اگلے دو گھنٹے وہاں بیٹھا اس سے اپنے دل کی باتیں کرتا رہا تھا۔ قبرستان کے گیٹ کے باہر کھڑی مریم یہ منظر دیکھ کر اپنے آنسو پیتی وہاں سے پلٹ گئی تھی کیونکہ ایک بیٹا مر گیا تھا اور دوسرے کے لیے وہ مر گئی تھی۔۔۔۔ جیتے جی !

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

جواد کی طبیعت پوری طرح سے ٹھیک ہو گئی تھی مگر اس کی انیتا سے ناراضگی ابھی بھی برقرار تھی۔ اتنے دنوں سے انیتا نے اسے منانے کی کافی کوشش بھی کی تھی بظاہر وہ ٹھیک تھا مگر وہ ہنستا مسکراتا جواد کہیں کھو گیا تھا۔ آج انیتا نے اس سے ایک بار پھر بات کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اس لیے آج اس نے آفس سے چھٹی لی تھی کیونکہ کچھ دن بعد وہ پھر سے مصروف ہونے والی تھی اس سے پہلے اسے جواد کو منانا تھا۔

صوفیہ بھی انیتا کی کوشش کو دیکھ کر خوش تھی مگر اس نے جواد کو کچھ نا کہا تھا وہ چاہتی تھی کہ جو بات بیٹی نے بگاڑی ہے اسے وہ خود ہی سمیٹے۔ بیٹی میں آئی یہ تبدیلی اسے اچھی لگی تھی۔

وہ صبح سے کچن میں عالیہ کے ساتھ لگی جواد کا فیورٹ کیک بیک کر رہی تھی۔ عالیہ نے ہی اسے مشورہ دیا تھا کہ جواد جیسے کھانے کے شوقین کو منانے کے لیے اسے کچھ پکانا چاہیے اور انیتا کو کیک بیک کرنا سب سے آسان لگا تھا ورنہ چولہے کے پاس کھڑے ہو کر پکانا انیتا کے بس کی بات نا تھی۔ وہ کیک اٹھاتی کمرے میں آئی تھی جہاں جواد بالکنی میں کھڑا تھا۔

"دیکھو جواد تمھارا فیورٹ کیک بیک کیا ہے یار اب تو مان جاؤ۔" انیتا نے اسے پر واضح کر دیا تھا کہ وہ یہ سب اسے منانے کو کر رہی ہے۔ جس پر جواد کو حیرت ہوئی تھی۔

"نار ملی جب آپ کسی کو منانے کے لیے کچھ کرتے ہیں تو اسے جتایا نہیں جاتا۔" جواد سے رہا نہیں گیا تو کہہ گیا۔

"نار ملی جو ناراض ہوتے ہیں وہ خود کو منانے کے مشورے بھی نہیں دیتے۔" انیتا نے مسکراہٹ دباتے کہا تھا جس پر جواد نے سر جھٹک کر زیر لب کچھ بڑبڑایا۔

جواد باقیوں کا پتہ نہیں ایٹ لیسٹ تمھارے سامنے مجھے کچھ بھی ناٹک "
کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔تم جانتے ہو یہ ساری سٹرگل میں تمھیں
منانے کے لیے کر رہی ہوں مگر تم تو ہسبینڈ بن کر کچھ زیادہ ہی بھاؤ کھانے
لگے ہو۔"انیتا کے ہسبینڈ کہنے پر جواد کو خوشگوار خیرت ہوئی تھی جیسے وہ
چھپا گیا تھا۔آج سے پہلے تک انیتا نے کبھی اسے شوہر کہہ کر مخاطب نہیں
کیا تھا۔ناہی کبھی اس نے اس رشتے کے حوالے سے بات کرتی تھی۔جواد
اس کے لیے ہمیشہ کزن اور فرینڈ تھا۔۔۔۔اج پہلی بار اس کا مطلب ہے کہ
وہ اس رشتے کو ایکسیپٹ کرنے لگی ہے۔جواد نے دل میں سوچا۔
مگر میں اتنی جلدی نہیں ماننے والا میسیر.جتنا میں تڑپا ہوں تھوڑا تو تم کو بھی "
تڑپنا پڑے گا۔"وہ دل میں انیتا سے مخاطب ہوا۔
اچھا ایک بار دیکھو تو سہی کہ کیک کیسا بنا ہے۔"انیتا نے ایک بار پھر اسے "
کہا تھا جس نے کوئی جواب نا دیا۔
"! جواد ڈیٹ از ناٹ فئیر"

اچھا دوست یا کزن بن کر ہی سہی ایک بار اس کیک کو دیکھ تو لو۔"انیتا نے"
اب کی بار موڈ خراب کرتے کہا تھا۔جواد کا دل کچھ پسیجا تھا مگر وہ خود پر
کڑے پہرے بیٹھا چکا تھا۔
اوکے فائن پھر میں اسے پھینک ہی دیتی ہوں۔"انیتا نے پھر سے اسے"
دھمکاتے ہوئے کہا تھا۔مگر جواد پر کوئی اثر نا ہوا۔
جواد آخری بار کہہ رہی ہوں۔تم جانتے ہو مجھے بھی اور میرے غصے کو"
بھی۔"اب کی بار وہ ذچ ہوئی تھی۔
فائن!"وہ کہہ کر مڑی تھی جب کیک اٹھاتی دوسرے ہاتھ سے نائف"
اٹھایا تھا غصے اور جلدی میں نائف اٹھاتے اس کے ہاتھ کو کٹ لگ گیا تھا۔
آوچ!"انیتا نے گھبرا کر ہاتھ آنکھوں کے سامنے کیا تھا اور خون دیکھ کر"
اگلے ہی پل انیتا کا رنگ پیلا پڑا تھا کیک اس کے ہاتھ سے چھوٹتا زمین بوس
ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی انیتا بھی بے ہوش ہوتی نیچے گری تھی۔انیتا کو

بچپن سے مسلہ تھا وہ خون نہیں دیکھ سکتی تھی اور خون دیکھ کر وہ بے ہوش ہو جاتی تھی

اوگاڈ انیتا!"جواد انیتا کو گرتا دیکھ کر اس کی جانب لپکا تھا۔"

انیتا اوپن یور آئیز ڈیم اٹ!"جواد نے گھبرا کر انیتا کے ہاتھ کو دیکھا تھا جس" سے خون کے چند قطرے بہہ کر فرش پر گرے تھے۔

کوئی حال نہیں اس لڑکی کا مجھے منانے چلی تھی۔"جواد غصے اور کوفت" سے بڑبڑاتا ٹیبل سے ٹشو لیتا انیتا کا ہاتھ صاف کرنے لگا۔وہ جانتا تھا تھوڑی دیر تک انیتا خود ہوش میں آجائے گی مگر وہ اسے ایسے زمین پر پڑا نہیں رہنے دے سکتا تھا۔وہ انیتا کو بازوں میں اٹھاتا بیڈ تک لایا تھا اور اسے بیڈ پر لیٹا کر فرسٹ ایڈ باکس لاتا اس کی بینڈ ج کرنے لگا تھا۔ساتھ ساتھ ایک اداس نظر کیک پر بھی ڈال دیتا جیسے دیکھ کر ہی اس کے منہ میں پانی آیا تھا مگر انیتا کو ستانے کی نیت سے وہ خود کو بے پرواہ ظاہر کرتا رہا تھا۔ابھی ابھی تو اس کا غصہ اور ناراضگی کچھ کم ہوئی تھی۔انیتا کو خود کو منانے کی کوشش کرتا دیکھ

کراور آج انیتا کے کیک بنانے پر تو اسے کافی حیرت اور خوشی ہوئی تھی مگر وہ کیک اس کے نصیب میں نا تھا۔

وہ ابھی بینڈ یج کر رہا تھا جب انیتا کو آہستہ آہستہ ہوش آیا تھا۔اور اپنا ہاتھ جواد کے ہاتھ میں دیکھتے وہ مسکرائی تھی جب کہ جواد ناراضگی سے اسے دیکھتا رہا۔

"اچھا طریقہ ہے اگلے کو منانے کی ضرورت ناپڑے خود ہی بے ہوش ہو جاؤ!"جواد دل میں بڑبڑایا تھا۔

"اب منہ کیوں بنا رہے ہو تمھاری وجہ سے میرا محنت سے بنا کیک بھی برباد ہوا۔"انیتا نے زیر لب مسکراتے شکایت کی۔ جیسے جواد نا دیکھ سکا۔

وہ بنا جواب دیے وہاں سے اٹھ گیا تھا۔اور انیتا بے بسی سے اسے دیکھتی رہی۔

وہ ڈنر سے کچھ دیر پہلے گھر لوٹا تھا جہاں آتے ہی اسے کسی کی کمی کا شدت سے احساس ہوا تھا۔پہلے تو وہ اپنے بھائی کے بغیر رہنے کا عادی نہیں ہو پا رہا تھا اور اب مشعل کا یہاں ہفتہ گزار لینے کے بعد اسے گھر کے در و دیوار مشعل کی یاد دلا رہے تھے جو وہ نہیں چاہتا تھا۔

موحد نے آنے کا وعدہ کیا تھا مگر اپنی مصروفیات کی وجہ سے وہ لیٹ ہو گیا تھا اس لیے وہ بھی گھر دیر سے لوٹا تھا۔

وہ موحد کے ساتھ ڈنر کر رہا تھا جب فون پر ایک بار پھر لائف لائن لکھا جگمگانے لگا تھا۔اس نے دانستہ کال نہیں اٹھائی تھی۔

نہیں اٹھائیں گے تو وہ مسلسل کرتی دے گی اس لیے اٹھالیں۔"موحد نے"
مشعل کے بارے میں اپنا تجزیہ پیش کیا۔جو کہ درست تھا۔کچھ لمحوں بعد
فون پھر بج اٹھا تھا۔اس نے کھانے سے ہاتھ روک کر فون اٹھالیا۔
سہیر یہ کیا بات ہوئی کب سے فون کر رہی ہوں۔"مشعل نے چھوٹتے"
ہی شکوہ کیا۔
بزی تھا۔"مختصر جواب دیتا وہ موحد سے نظریں چرا گیا۔"
کوئی ہے آپ کے ساتھ۔"مشعل نے نا جانے کس احساس کے تحت"
پوچھا۔
ہاں کیا ہم بعد میں بات کر سکتے ہیں۔"موحد کے سامنے مشعل سے بات"
کرنا اسے بے انتہا مشکل لگا تھا اور وہاں سے اٹھ کر وہ کوئی اور تاثر دینا نہیں
چاہتا تھا۔

اوکے !" مشعل نے بے دلی سے کہہ کر فون رکھ دیا۔ وہ اچانک دکھی ہو" گئی تھی ایمان بھی شہر سے باہر تھی جس کے ساتھ وہ اپنا دل ہلکا کر لیتی تھی۔

تم نے اپنی جاب کا کیا سوچا؟" اس نے کچھ سوچتے موحد سے پوچھا تھا۔"

ایک دو جگہ اپلائی کیا ہے امید ہے کوئی پازیٹیو جواب آئے گا۔" موحد نے" کھاتے ہوئے عام سے انداز میں کہا۔

تم نے اتنی اچھی جاب چھوڑ کر بہت بڑی غلطی کی ہے موحد اتنا اچھا موقع" پھر نہیں ملے گا۔" اس نے تبصرہ کیا۔

موقعوں کا کیا ہے اور میرے لیے کام سے زیادہ لوگ اہم ہیں بس اپنوں" کے لیے کام کو چھوڑ دیا۔۔۔۔" موحد نے بے نیازی سے کہا۔

موحد کیا تم میرا آفس جوائن کرو گے؟" اس نے بنا لگی لپٹی کے سوال کیا۔" موحد نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

یہ اس لیے کہہ رہے ہیں کہ میں نے آپ کے لیے اپنی جاب چھوڑ دی؟""

موحد نے مسکرا کر اسے دیکھتے پوچھا۔

شاید ہاں!"اس نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔"

اگر میں آپ کے لیے اپنی جاب نا چھوڑتا تو بھی آپ کو مجھے ایسی کوئی آفر"

کرنے کا خیال آتا؟"موحد نے بھنویں کھجاتے پر سوچ انداز میں سوال کیا۔

بلکل بھی نہیں!"دوٹوک جواب آیا۔"

آپ ہمیشہ سے اتنے سٹریٹ فارورڈ تھے یا یہ نیا شوق پالا ہے۔"موحد"

نے شوخ لہجے میں پوچھا جواباً وہ کندھے آچکا گیا۔

اچھا مجھے سوچنے دیں بابا سے بات کروں گا اس سلسلے میں۔"موحد نے پر"

سوچ انداز میں کہا۔

مجھے جواب مثبت چاہیے موحد۔انکار کی گنجائش نہیں۔"وہ عرصے بعد"

پرانی ٹون میں آیا تھا۔موحد اسے دیکھ کر مسکرا دیا۔

وہ دونوں کافی دیر تک باتیں کرتے رہے تھے۔ موحد رات کافی لیٹ گیا تھا اور اس کے جانے کے بعد وہ سیدھا کمرے میں آیا تھا مگر آج اس کمرے میں بھی اسے عجیب بے چینی ہو رہی تھی۔ جگہ جگہ مشعل کا سامان پڑا ہوا تھا۔ وہ سر جھٹکتا پھر سامنے والے کمرے میں چلا گیا جہاں پہلے تو اسے سکون نہیں آتا تھا مگر مشعل کی موجودگی میں وہ زیادہ وقت اس کمرے میں ہی گزارتا تھا۔

مگر آج وہ کافی حد تک پر سکون رہا تھا مگر ساتھ ہی ساتھ مشعل کی کمی بھی محسوس ہوئی تھی۔ پچھلا ایک ہفتہ آفندی ہاؤس میں مشعل کی آوازیں آفندی ہاؤس کی وحشت کو کم کر گئی تھیں مگر آج پھر آفندی ہاؤس پر پھر وہی سکون اور افسردگی طاری تھی مگر اندر لیٹا اس گھر کا اکلوتا مکین اس وقت کافی پر سکون تھا۔ شاید یہ تنہائی، یہ افسردگی، یہ وحشت اس کی زندگی کا حصہ بن چکی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

اگلے روز شام میں وہ سہیر کے ساتھ واپس آئی تھی۔وہ دونوں بظاہر نارمل ہی تھے مگر مشعل کسی گہری سوچ میں تھی۔گاڑی سے نکل کر وہ مشعل کی سائڈ آیا تھااور دروازہ کھول دیا۔

مشعل !آجائیں۔"اس نے نرم لہجے میں کہا۔ مشعل اسے غائب دماغ لگی " تھی۔ مشعل کھوجتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کیاجو مجھے لگاوہ سچ ؟"کچھ گزرے واقعات اس کی آنکھوں کے سامنے " آئے تھے جنھوں نے اس کے دماغ میں اٹھتے مفروضے کے سچ ہونے کے امکانات بڑھادیے تھے۔

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔" مشعل کے دماغ نے اپنی ہی سوچ کی نفی کی " تھی۔

کیاہوا آجائیں !"اس نے پھر سے اپنی بات دہرائی تھی۔"

وہ دونوں اندر آئے تھے اور وہ بنا کچھ کہے اوپر کمرے کی جانب چلی گئی تھی تو کافی حیران کن بات تھی۔

اسے کیا ہوا؟"اس نے خود سے سوال کیا تھا۔"

کھانے کی میز پر بھی وہ غائب دماغ کی رہی تھی۔ جیسے گھر کے ملازمین نے بھی نوٹ کیا تھا۔

بھابھی جی!"سب خیر تو ہے آپ خاموش کیوں ہیں اتنی۔"جمیلہ نے" اس کو خاموش دیکھتے کہا تھا۔

کچھ نہیں بس سر میں درد ہے۔"اس نے بہانہ بنا۔"

آریواو کے مشعل! مجھے بتایا کیوں نہیں کہ آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں" ہے۔"اس نے فکر مندی سے پوچھا۔

آپ نے پوچھا نہیں۔"مشعل نے اپنی پلیٹ پر نظریں جمائے شکوہ کیا۔"

آئی ایم سوری مشعل مجھے لگا آپ اپنوں کے پاس ہیں خوش ہیں تو ٹھیک" بھی ہوں گی۔اپنوں کے پاس ہونے سے انسان کی تکلیفیں کہیں دور جا سوتی ہے۔"اس کے لہجے میں ایک آنچ تھی۔

ایسا نہیں ہے سہیر مجھے تو لگا تھا کہ میں بھی آپ کی اپنی ہوں تو میرے" ہونے سے شاید آپ کی تکلیف کچھ کم ہو سکے۔ مگر میں غلط تھی۔" مشعل نے افسردہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ جس پر وہ لب کچلتا کچھ لمحے اسے دیکھتا رہا۔

آئی نو مشعل میں بہت پریشان کرتا ہوں سب کو اور خاص کر آپ کو مگر" اب ایسا نہیں ہو گا۔اب آپ کو کوئی شکایت نہیں ہو گی انشاللہ۔"اس نے یقین دہانی کروائی تھی۔ مشعل نے مسکرا کر اس کو دیکھا دماغ ایک بار پھر پہلے ہوئے واقعات میں الجھ گیا تھا۔ کھانا کھاتے ہی وہ گوڈ نائٹ کہتی کمرے میں چلی گئی تھی وہ پیچھے بیٹھا وہ بے یقینی سے مشعل کو اوپر جاتا دیکھتا رہا وہ جو

ڈاکٹر نبیل کے مشورے پر عمل کرتا مشعل کے ساتھ کچھ دیر بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا نا سمجھی سے بیٹھا اپنے سامنے پڑے برتنوں کو دیکھتا رہ گیا تھا۔ وہ اپنے کمرے میں آتے ہی بنا چینج کئے بیڈ میں گھس گئی تھی دماغ پوری طرح الجھ گیا تھا جو اس نے آج محسوس کیا تھا وہ پہلے کیوں نہیں کر پائی تھی۔اس کا دل ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔۔۔۔آج رات ایسے ہی سوچتے ہوئے ہی گزرنے والی تھی۔ فجر کے وقت تک وہ جاگی ہوئی تھی۔ وضو کر کے نماز پڑھی تھی۔اپنے خیالات کو جھٹلاتی کچھ سوچ کر باہر لان میں نظریں دوڑائی تھیں جہاں وہ سامنے لان کی کرسی پر سر ٹکائے دونوں پاؤں دوسری کرسی پر رکھے سگریٹ کا دھواں اڑائے جا رہا تھا۔ موسم سرما کا آغاز ہونے والا تھا۔۔۔اور اس وقت باہر تھوڑی تھوڑی خنکی ہو رہی تھی ایسے میں ہاف سلیوز شرٹ میں وہ ہر چیز سے بے نیاز تھا۔

"تم چاہتے کیا ہو؟ میں سمجھ نہیں پا رہی۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں اس سے مخاطب ہوئی تھی۔کافی دیر وہیں کھڑی اسے دیکھتی رہی تھی

جب اچانک اس نے سر موڑ کر کھڑکی کی جانب دیکھا تھا مگر اس سے پہلے ہی مشعل کھڑکی سے ہٹ گئی تھی۔ کمرے کی لائٹ تو پہلے ہی آف تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ناشتے کی میز پر مشعل نا آئی تھی اور وہ مزید الجھ گیا تھا کہ کیا چیز مشعل کو پریشان کر رہی تھی۔ وہ ناشتہ چھوڑتے ہی مشعل کے کمرے کی جانب گیا تھا اور دروازے پر دستک دے کر دروازہ کھلنے کا انتظار کرنے لگا تھا۔

مشعل نے دروازہ کھول دیا تو وہ اندر جانے کے بجائے وہیں رکا رہا۔

آپ ٹھیک ہیں۔ ناشتے کے لیے بھی نہیں آئیں۔" اس نے سے گہری" نظروں سے دیکھتے پوچھا۔

جی بس آنے والی تھی۔" مشعل نے زبردستی مسکرا کر کہا۔"

اوکے میں کچھ ضروری کام کے لیے باہر جارہاہوں آپ نیچے آکر ناشتہ کر" لیں میں کچھ دیر میں لوٹ آؤں گا۔" وہ کہہ کر واپس پلٹ گیا تھا۔

اس کے جانے کے بعد مشعل ناشتہ کرنے نیچے آئی تھی اس کا دماغ مسلسل کچھ سوچ رہا تھا۔ناشتہ کرنے کے بعد وہ اوپر آئی تو نظریں بے ساختہ ساحر کے کمرے کے دروازے پر پڑیں تھی۔کچھ دن پہلے والا خواب آنکھوں کے سامنے ناچنے لگا تھا۔کچھ سوچ کر تجسس میں وہ اس کمرے کی جانب بڑھی تھی۔

ساحر کو بلکل پسند نہیں کوئی اس کے کمرے میں جائے۔" کچھ عرصہ پہلے" کہی گئی سہیر کی بات اس کے کانوں میں گونجی۔

وہ اندر داخل ہوئی تو لائٹ خود بخود اچانک ان ہوئی تھی مشعل اچانک" ٹھٹک کر رکی پھر یاد آیا کہ پورے آفندی ہاؤس میں سینسرز لگے ہوئے ہیں کسی بھی کمرے میں داخل ہوتے ہی لائٹ خود بخود ان ہو جاتی تھی۔

ایک نظر اندر ڈالی تھی کمرہ کافی کشادہ اور لگژری تھا۔۔۔کمرے کی کلر سکیم بلیک اور گرے تھی۔۔۔ہر چیز سے کمرے کے مالک کی پسند جھلک رہی تھی۔سہیر کے کمرے کی طرح یہ بھی لگژری روم تھا۔دونوں کمروں کا فرنیچر ایک سا تھا مگر کلر سکیم اور کمرے کی سجاوٹ میں کافی فرق تھا۔

مشعل کو کمرے کی سجاوٹ کافی متاثر کر گئی تھی۔سامنے دیوار پر سہیر اور ساحر کی ویسی ہی تصویر لگی ہوئی تھی جیسی سہیر کے کمرے میں تھی۔وہ دلچسپی سے کمرے میں دیکھتی آگے بڑھی تھی۔بیڈ سائڈ ٹیبل پر ایک کاغذ پڑا تھا جس پر ایک آدمی کا چہرہ سکیچ ہوا تھا مشعل نے وہ کاغذ اٹھا کر غور سے دیکھا۔۔۔۔۔

یہ شخص کتنا جانا پہچانا لگ رہا ہے۔" مشعل نے سوچا۔"

مشعل وہ تصویر دیکھتے ہی اپنے دماغ میں ابھرتے خیالات کو فراموش کرتی اس تصویر کو سوچنے لگی تھی۔

اسی وقت کمرے کا دروازہ کھلا تھا اور مشعل نے ٹھٹک کر دروازے کی جانب دیکھا جہاں دو لال انگارہ آنکھیں اسے گھور رہی تھیں۔

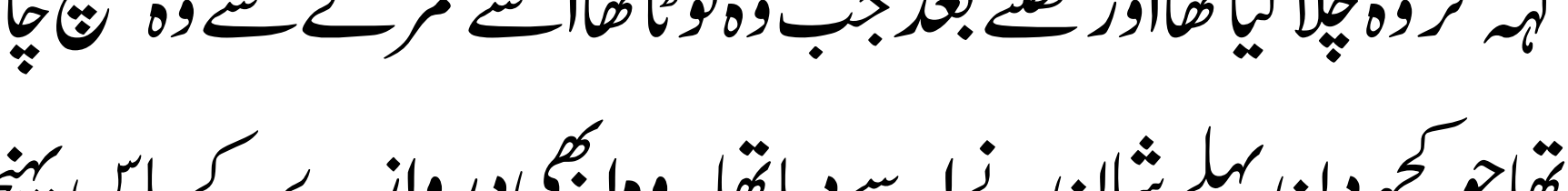

وہ مشعل کے رویے سے کافی الجھا ہوا تھا پہلے وہ اس کے آگے پیچھے گھومتی تھی اور اب اسے مکمل نظر انداز کر رہی تھی۔ ناشتے کے دوران اسے شان کی کال آئی تھی اس لیے اسے فوراً شان سے ملنے جانا تھا اس لیے مشعل کو کہہ کر وہ چلا گیا تھا اور گھنٹے بعد جب وہ لوٹا تھا اسے کمرے سے وہ سکیچ چاہیے تھا جو کچھ دن پہلے شان نے اسے دیا تھا۔ وہ ابھی دروازے کے پاس پہنچا ہی تھا جب اسے کمرے کے اندر کسی کی موجودگی کا احساس ہوا مگر اندر داخل ہو کر جو ہستی اسے نظر آئی اس کی یہاں موجودگی اس کے وہم و گمان میں

بھی نا تھی۔اسے مشعل کا یہاں آنا بلکل اچھا نہیں لگا تھا۔غصہ اس کی آنکھوں میں بہت واضح تھا۔مشعل بھی اسے دیکھ کر ٹھٹک گئی تھی۔

وہ گھبرا کر کاغذ تھامے اس کی جانب آئی تھی۔

سہیر یہ شخص۔۔۔۔۔"اس کے الفاظ ابھی منہ میں ہی تھے جب اس نے" مشعل کے ہاتھ سے وہ کاغذ جھپٹ لیا۔

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟"اس نے دانت پیستے پوچھا۔"

وہ میں بس کمرہ دیکھنے چلی آئی۔"مشعل نے تھوک نگلتے کہا۔اس نے آج" سے پہلے سہیر کو اتنے غصے میں کبھی نہیں دیکھا تھا۔وہ اس غصے کو کچھ اور سمجھ رہی تھی۔

آپ کو یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔"روکھے لہجے میں کہا گیا۔"

"بس دیکھنے ہی۔۔۔۔"

دیکھ لیا تو جائیں یہاں سے۔"مشعل کی بات کو درشتگی سے کاٹتے اس نے" کہا۔سہیر کا انداز مشعل کے دل پر چھریاں چلا رہا تھا۔اسے لگا اب سہیر

آفندی اس کے منہ پر تماچہ مار کر کہہ رہا ہو کہ یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہے یوں جیسے وہ اس کے سر پر مسلط ہو کر آئی ہے اور وہ یہاں اس سے چھپ کر اس سے جان چھڑوانے یہاں آجاتا ہے اور اب وہ اسے یہاں کم سے کم اس کمرے میں برداشت نہیں کر سکتا۔ مشعل کو بے انتہا ہتک محسوس ہوئی۔

آپ کا مسلہ کیا ہے مسٹر آفندی؟" مشعل نے اب کی بار ضبط کھوتے کہا۔" جس پر مقابل نے آنکھیں میچ کر خود کو کمپوز کرنے کی کوشش کی وہ شاید اوور ریکٹ کر گیا تھا۔

آئی ایم سوری!" اس نے معزرت خواہ انداز میں کہا۔"

نو آئی ایم سوری جواب تک آپ کے رویے آپ کے پاگل پن کو چپ" چاپ برداشت کر رہی تھی۔ سمجھتے کیا ہیں آپ خود کو! آپ دنیا کے انوکھے انسان ہیں جس نے اپنا کوئی رشتہ کھویا ہے جو یہ جوگ لے کر بیٹھ گئے ہیں۔" مشعل نے حیرت کا مظاہرہ کرتے کہا تھا۔ مشعل کی بات پر اس نے

حیرت و بے یقینی سے مشعل کو دیکھا تھا۔ وہ اسے کیا بتاتا کہ اس کے اس رویے کی وجہ کیا ہے۔

کیا ظاہر کرنے چاہتے ہیں کہ میں آپ کے سر پر مسلط ہو کر یہاں آئی" ہوں؟ یا اب اپنے دکھ میں آپ کا میرے لیے عشق ہوا میں تحلیل ہو گیا ہے۔ جس کا دم بھرتے آپ نہیں تھکتے تھے اور اب کیا ہوا ہے؟ میں بہت "دنوں سے آپ کو مار جن دے رہی ہوں مسٹر آفندی پر اب نہیں۔

غصے سے اس کا چہرہ لال اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تھے۔

ایک بات آپ سمجھ کیوں نہیں رہے کہ مر چکا ہے ساحر! آپ کا بھائی مر" گیا ہے۔" وہ مٹھیاں بھینچے بلند آواز میں کہہ رہی تھی۔

مشعل خاموش ہو جائیں آپ کی طبیعت!" اس نے اسے خاموش کروانا" چاہا تھا۔

ٹو ہیل ودھ مائی ہیلتھ ایک ہی بات ملی ہوئی ہے سب کو جس سے سوال "
پوچھو وہ یہی بہانا بنا کر بات ٹال دیتا ہے۔ ہوتی ہے طبیعت خراب تو ہوتی
"رہے مر جاؤں گی تو مرنے دیں مجھے۔
جسٹ شٹ اپ مشعل!" اب کی بار اس نے بھی دھاڑ کر مشعل کو چپ "
کروانا چاہا تھا۔
نہیں آج نہیں آج آپ مجھے سچ سچ بتائیں کیا میرا یہاں آنا آپ کو پسند "
نہیں آیا۔" مشعل نے چند قدم اس کی جانب بڑھاتے کہا تھا۔
میں نے ایسا کب کہا ہے مشعل؟" اس نے بے بسی سے مشعل سے سوال "
کیا۔
تو یہ بھی تو نہیں کہا کہ میرے آنے سے آپ کو خوشی ہوئی ہے۔" مشعل "
نے اس سے اتفاق نا کرتے ہوئے کہا جس پر وہ لاجواب ہوتا وہاں سے جانے
لگا تھا۔ مشعل سے بحس کر کے مسلہ مذید بگڑ کی سکتا تھا۔

میرے بات درمیان میں چھوڑ کر آپ نہیں جا سکتے۔" مشعل نے بازو سے اس کی شرٹ پکڑ کر روکا تھا۔

"میں آج تب تک اس کمرے سے قدم باہر نہیں نکالوں گی جب تک آپ میرے سوالوں کے جواب نہیں دیتے۔" مشعل نے قطعی لہجے میں کہا۔

"کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ سچ جان کر کہ آپ کا بھائی مجھ سے محبت کرتا تھا آپ کو میرے کردار پر شک ہو گیا ہے؟" مشعل کی بات پر اس نے مٹھیاں بھینچ لی تھی۔ یہ بات تو وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھا۔ مشعل کو ایسا خیال بھی اپنے دماغ میں لانے کا حق نا تھا اور وہ یہ الفاظ اپنی زبان سے ادا کر رہی تھی۔

"یہاں آپ کی مرضی کے بغیر آ گئی اس لیے آپ کو لگتا ہے کہ میرا کریکٹر۔۔۔۔۔"

"سٹاپ ٹیسٹنگ مائی پیشین مشعل!" وہ غصے سے کھولتے مشعل کی جانب مڑا تھا۔

نو یو آر ٹیسٹنگ مائی پیشنس مسٹر آفندی!" مشعل نے تلخ مسکراہٹ کے " ساتھ کہتے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا جہاں غصے کی آگ دھک رہی تھی۔ مشعل نے جان بوجھ کر یہ بات کہی تھی تاکہ مقابل کا ریاکشن دیکھ سکے مگر جو ریایکشن آیا تھا وہ مشعل کے وہم و گمان میں نا تھا۔

یہی بات ہے نا؟ یو تھنک آئی ایم کریکٹر لیس! جو ایک وقت میں دونوں" بھائیوں۔۔۔۔۔" مشعل نے تلخی سے مسکراتے بات اُدھوری چھوڑ دی جس پر مقابل کا ضبط جواب دے گیا تھا اور وہ مشعل کو کندھے سے پکڑ کر دیوار سے لگا گیا تھا۔

"One more word Mashal and then you have to regret your words."

ایک لفظ اور کہا تو میں تمھاری جان لے لوں گا۔" وہ غصے سے کھولتی" نگاہوں سے مشعل کو جلا کر خاکستر کر دینا چاہتا تھا۔

اگلی بار ایسی کوئی بھی بات کی تو نتائج کی ذمہ دار تم خود ہو گی"

مشعل۔۔۔۔"اس نے الفاظ آگ میں لپیٹ کر ادا کئے تھے۔

وہ بے یقینی سے سر نفی میں ہلاتی اسے دیکھ رہی تھی جو بنا کسی بات کی پرواہ"

کئے مشعل کو غصے سے گھورے جا رہا تھا۔اس کی انگلیاں مشعل کو اپنی جلد

میں دھنستی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔

تم سہیر نہیں ہو سکتے۔۔۔۔۔۔تم ساحر ہو؟"اس نے روتے ہوئے کہا "

مشعل کی بات سے وہ ہوش میں آیا تھا اور مشعل کے کندھوں پر اس کی

گرفت ڈھیلی ہوئی تھی۔

اگلے ہی پل وہ پوری قوت سے سامنے کھڑے شخص کو دھکا دیتی وہاں سے"

بھاگتی دوسرے کمرے میں چلی گئی تھی اور خود کو کمرے میں لاک کر لیا

تھا۔

ہوش آنے پر وہ مشعل کے پیچھے دوڑا تھا جب سیڑھیوں پر کھڑے شان کو

دیکھ کر وہ رک گیا۔تھا جو شاید ساری بات سن چکا تھا۔

میں نے پہلے ہی کہا تھا سر یہ سب ٹھیک نہیں ہے!" شان نے نظریں" چراتے سر جھکا کر کہا تھا۔ مشعل کے رونے کی آواز وہ باہر تک سن رہے تھے۔

سر میں نے کہا تھا سچ کبھی چھپتا نہیں اور جھوٹ کبھی ٹکتا نہیں۔" شان" نے ملامتی انداز میں کہا۔

تو میں کیا کرتا شان جو غلط ہو گیا تھا اسے ٹھیک کرنے کا کوئی راستہ نہیں تھا" میرے پاس۔" اس نے شکستہ لہجے میں اعتراف کیا تھا۔

ایسے سب اور الجھ گیا ہے سر! کیا جواب دیں گے آپ سب کو۔" شان" نے استفسار کیا۔

"معلوم نہیں۔ابھی مجھے مشعل کو دیکھنا ہے اس کی طبیعت۔۔۔۔۔"

انھیں ان کے حال پر چھوڑ دیں آپ وہاں جائیں گے تو بات بگڑ جائے گی۔" شان نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا۔

"مگر۔۔۔۔۔"

"مگر کیا سر! کتنا کہا تھا میں نے آپ سے کہ مت کروائیں یہ نکاح ناوہ نکاح ہوتا اور نا بات اتنی الجھتی۔" شان نے اسے پھر سے اس کی غلطی کا احساس کروانا چاہا۔

"کیا میں جانتا تھا کہ میرا بھائی ایسے مر جائے گا۔" ساحر نے افسردگی سے کہا تھا۔ ایک بار پھر اپنے بھائی کی موت کا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے گیا تھا جب وہ اس کے تعاقب میں گیا تھا اور جب وہ اس تک پہنچا اس کا بھائی اس اپنی آخری سانس لے رہا تھا اور وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پایا تھا۔ وہ سوچوں میں الجھا کہیں کا کہیں پہنچ چکا تھا۔

"اب یہ سوچیں کہ اس سچویشن کو کیسے سنبھالنا ہے۔ میں تو کسی اور الجھن کو لیے یہاں آیا تھا مگر یہاں آپ تو کسی اور ہی دلدل میں دھنسے ہوئے ہیں۔"

شان کو ساحر پر ترس آیا تھا۔جو لب کچلتا فرش پر نا جانے کیا ڈھونڈ رہا تھا۔ کمرے سے آتی مشعل کے رونے کی آوازیں اسے مذید اذیت سے دوچار کر رہی تھیں۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

اگلی بار ایسی کوئی بھی بات کی تو نتائج کی ذمہ دار تم خود ہو گی"

مشعل۔۔۔۔"مقابل کے منہ سے نکلتے الفاظ مشعل کی سماعت پر عذاب بن کر نازل ہوئے تھے۔وہ سوچ نہیں سکتی تھی کہ جو وہ سن رہی ہے وہ سچ ہے۔۔۔۔۔وہ لہجہ وہ انداز سہیر کا تو نا تھا جو جو بات اسے صبح سے کھٹک رہی تھی وہ سچ تھی۔

وہ سہیر کے کمرے کے دروازے سے لگی بیٹھی روتے ہوئے انھی باتوں کو سوچ رہی تھی۔۔

سہیر نے جب اسے اس کے باپ کے گھر سے پک کرنے آیا تھا۔وہ گاڑی" میں بیٹھی ہی تھی کہ سہیر کا فون بج اٹھا تھا وہ گاڑی سے نکل کر فون اٹھا کر بات کرتا کچھ فاصلے پر گیا تھا جب مشعل کی نظر گاڑی میں ہینڈ بریک کے ساتھ پڑے دوسرے فون پر گئی تھی جہاں کوئی نوٹیفکیشن آیا تھا مگر فون کی سکرین دیکھ کر مشعل کو اندازہ ہو گیا کہ وہ سہیر کا فون ہے وہ اس فون کو کہیں بار دیکھ چکی تھی استعمال کر چکی تھی اور اس میں ان دونوں کی بہت سی تصویریں بھی تھیں۔ مسکرا کر اس نے فون اٹھایا تھا جب غیر ارادی طور پر اس کا ہاتھ فون کے فنگر پرنٹ سکینر پر لگا تھا اور وہ ان لاک ہوا تھا۔ سہیر نے ہی مشعل کا فنگر پرنٹ اپنے فون میں ڈالا تھا اور وہ سہیر کے پاس ورڈ سے بھی واقف تھی۔ مشعل کی نگاہ میسج کے آئکن پر پڑی تھی جہاں چالیس سے زائد ان ریڈ میسجز تھے۔ مشعل نے نا جانے کس احساس کے تحت ان باکس

کھولا تھااور وہاں مشعل کے بتیس ان ریڈ میسجز تھے جنھیں اس نے پڑھا تک نا تھا۔ مشعل کو حیرت ہوئی تھی۔ مشعل نے نا سمجھی سے کچھ فاصلے پر کھڑے شخص کی جانب دیکھا تھا جو گاڑی کی جانب بڑھ رہا تھا مشعل نے فوراً فون بند کر کے واپس رکھ تھااور خود کھوجتی نگاہوں سے اس انسان کو دیکھنے لگی تھی۔اور ایسے ہی الجھے ہوئے دماغ کے ساتھ وہ گھر آگئی تھی۔اور گھر بھی وہ بس اس شخص کے رویے کو سوچے جا رہی تھی۔

اور اب اسے ان سب باتوں کی وجہ معلوم ہو رہی تھی مگر ایسا کیوں تھا وہ یہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔۔سہیر کا اسے اوائڈ کرنا بے انتہا سمو کنگ کرنا۔۔۔۔۔اس سے نظریں چرانا۔۔۔۔۔۔اسے ہر بات سمجھ آ رہی تھی مگر جو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ یہ تھا کہ ایسا ہو کیوں رہا تھا اگر وہ ساحر تھا۔۔۔بلکہ یقیناً وہ ساحر ہے تو وہ سہیر بن کر سب کی آنکھوں میں دھول کیوں جھونک رہا ہے اور سہیر کہاں ہیں؟اور میں یہاں اس گھر میں ساحر

کے ساتھ؟آخری حیال نے اس کے تن بدن میں جیسے بجلی سی بھر دی تھی وہ فوراً اٹھتی کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔۔۔۔۔

ڈھار سے دروازہ بند کرتی وہ فوراً نیچے آئی تھی جہاں لاونج میں شان اور ساحر پریشانی سے چکر کاٹ رہے تھے مشعل کو دیکھتے اس کی جانب متوجہ ہو گئے۔وہ ان کی جانب دیکھے بن باہر کی جانب بڑھی۔

"کہاں جا رہی۔۔۔۔۔۔۔۔"

تمھیں کوئی حق نہیں ہے مجھ سے کوئی سوال کرنے کا۔"کھولتی ہوئی تلخ" نگاہ سے ساحر کو دیکھتے کہا اور آگے بڑھ گئی تھی۔ساحر میں تو کچھ کہنے کی ہمت ہی نا رہی تھی شان کو اس کے پیچھے جانے کا اشارہ کیا تو وہ فوراً مشعل کے پیچھے آیا تھا۔

آپ ایسے کہاں جا رہی ہیں؟"شان نے مشعل کے پیچھے آتے کہا تھا۔"

تم کو اس سے مطلب؟"مشعل نے پھنکارتے ہوئے کہا۔"

بھابھی آپ کو جہاں جانا ہے میں چھوڑ دوں گا۔" شان سمجھ گیا تھا کہ اس وقت مشعل سے کوئی بھی بات کہنا یا منوانا ناممکن ہے۔

کوئی ضرورت نہیں ہے۔" مشعل کہہ کر باہر کی جانب ڈوڑی تھی۔"

شان نے ابھی چند قدم اٹھائے تھے جب مشعل نے چلا کر اسے اپنے پیچھے آنے سے منع کیا تھا۔ جس پر شان نے خود کو وہیں روک دیا تھا۔

مشعل بیٹا! کیا ہوا؟" رشید بابا جو ابھی باہر سے آئے تھے مشعل کو روتا ہوا" بھاگتے دیکھ کر فکر مندی سے پوچھنے لگے۔

میں آپ کی بہت عزت کرتی ہوں بابا اس لیے مجھ سے کوئی سوال مت" "پوچھیں اور مجھے یہاں سے جانے دیں۔

مشعل نے قدرے بہتر لہجے میں کہا تھا۔

مگر کہاں جانا ہے یہ آپ کا آپ کے شوہر کا گھر ہے۔ اپنے گھر سے کوئی" ایسے جاتا ہے خفا ہو کر۔" انھوں نے اسے سمجھانا چاہا۔

ناتو یہ میرا گھر ہے اور نا ہی اندر بیٹھا انسان میرا شوہر۔۔۔۔وہ بس میرے" شوہر کا روپ دھارے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک رہا ہے۔"
مشعل کی آواز کافی بلند تھی جو میں ڈور کے پاس کھڑے ساحر نے واضح سنی تھی۔

ایسا نہیں ہے بیٹا!"رشید بابا اسے شانت کرنا چاہا۔"
تو کیسا ہے آپ بتائیں۔۔۔۔اتنے دنوں سے جس جھوٹ کو میرے" سامنے سچ بنا کر پیش کیا گیا ہے اس کی وجہ کیا ہے؟میرا سہیر کہاں ہے؟"
مشعل نے روتے ہوئے پوچھا۔جواباً رشید بابا نظریں جھکا گئے۔
شان بیٹا جاؤ مشعل بیٹی کو اس کے مہکے چھوڑ آؤ اور مشعل بیٹا آپ نے اگر" کبھی اپنے شوہر سے محبت کی ہے تو اس محبت کے واسطے میری یہ بات مان جائیں۔آپ کا اکیلے جانا ٹھیک نہیں ہے۔"رشید بابا اس کے سر پر ہاتھ رکھتے مایوسی سے اندر کی جانب چلے گئے جہاں مین ڈور کے پاس کھڑے ساحر سے نظریں چراتے وہ اندر چلے گئے تھے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ شان کے ساتھ اپنے گھر آئی تھی پورا راستہ روتی رہی تھی۔ کیسی وہ اپنی بے وقوفی سے اتنے دن اس گھر میں اس شخص کے ساتھ رہی تھی جس نے اس کی حالت اور اپنی صورت سے بھرپور فایدہ اٹھاتے اسے اور سب کو بے وقوف بنایا ہوا تھا اور کوئی اس سچ کو پرکھ نا پایا تھا۔ گھر پہنچتے ہی اس نے بے صبری سے ڈور بیل بجائی تھی۔ دوسری بیل پر موحد نے گیٹ کھولا تھا اور مشعل کی حالت اور پیچھے کھڑے شان کو دیکھ کر وہ گھبرا گیا تھا۔

مشعل موحد کو دیکھتی اس کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

مشعل کیا ہوا ہے؟" موحد نے شان کو دیکھتے مشعل سے پوچھا تھا جو" گاڑی میں بیٹھتا وہاں سے چلا گیا تھا۔ موحد گیٹ بند کرتا ساتھ ہی مشعل کو

چپ کروا رہا تھا جو بس روئے جا رہی تھی۔ سلیمان صاحب اور ہاجرہ بھی فوراً باہر آئے تھے اور مشعل کی حالت دیکھ کر ان دونوں کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے۔

کیا ہوا میری بچی؟" ہاجرہ نے مشعل کو سینے سے لگائے پوچھا تھا۔"

سلیمان صاحب نے موحد کو دیکھا تھا جو نا سمجھی سے فون پر کوئی نمبر ڈائل کرتا ایک سائڈ پر ہو گیا تھا۔

مشعل میری جان کیا ہوا ہے کچھ تو بتاؤ۔" ہاجرہ کا دل ہولنے لگا"

تھا۔۔۔ مشعل کا ایسے رونا اس کی صحت کے لیے بھی اچھا نا تھا اور پھر وہی ہوا جس کا ڈر تھا بے انتہا رونے سے مشعل باپ کے سینے سے لگی لگی بے ہوش ہو گئی۔ مشعل کی حالت دیکھ کر سب کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے۔

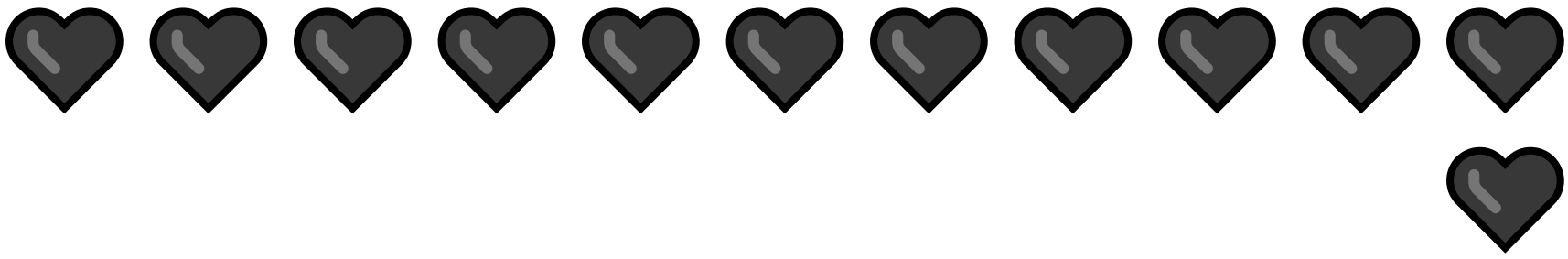

وہ کب سے بے چینی سے چکر لگا رہا تھا۔ مشعل کی جو حالت وہ دیکھ چکا تھا اور جو شان سے سنا تھا اس کے لیے پریشان کن تھی۔ جانے اس سے پہلے مشعل کے الفاظ اس کے دماغ پر ہتھوڑے برسا رہے تھے۔ کچھ بھی ویسا نہیں ہوا تھا جیسا وہ سوچتا آیا تھا۔ مگر اب اس میں اتنی ہمت بھی نا تھی کہ موحد کو کال کر کے بتا سکے کئی صفائی پیش کر سکے۔ موحد اسے کالز کرنے کی کوشش کر رہا تھا جیسے وہ دانستہ نہیں اٹھا رہا تھا۔ اپنے جس روپ کو وہ دنیا سے چھپا کر رکھ رہا تھا جس ساحر آفندی کو دنیا مرا ہوا سمجھ رہی تھی جس ساحر کو وہ اپنے اندر دفن کر چکا تھا آج وہ ساحر آفندی اپنے غصے کے ہاتھوں مجبور ایک بار پھر ابھر آیا تھا۔ آج بہت دنوں بعد۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس ساحر سے اس غصے سے نجات پانا چاہتا تھا۔

بیٹا ایسے چکر کاٹنے سے آپ کی مشکل حل نہیں ہو گی۔" رشید بابا نے اس"

کے پاس آتے کہا تھا۔

سہیر سر مشعل بھابھی کہاں ہیں میں بازار سے ان کے لیے یہ تحفہ لائی"

ہوں۔" جمیلہ نے تیز تیز سانس لیتے کہا تھا۔

یہاں نہیں ہے وہ جاؤ یہاں سے۔" ساحر نے تلخ لہجے میں کہا تو وہ منہ کے "

زاویے بناتی وہاں سے چلی گئی۔

مجھے اکیلا چھوڑ دیں بابا!" اس نے منت بھرے لہجے میں کہا تو رشید بابا"

وہاں سے چپ چاپ چلے گئے۔

وہ صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گیا تھا۔ آنکھیں بند کئے وہ گزرے "

لمحوں کو یاد کرنا چاہتا تھا۔ وہ آخری رات جو اس نے آپ کے بھائی کے

ساتھ گزاری تھی وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کے بعد وہ کبھی وہ احساس پھر

محسوس نہیں کر پائے گا۔ اس رات کے بعد اس کی اپنے بھائی سے ٹھیک

سے بات بھی ناہو پائی تھی۔ سہیر دن بھر مصروف رہا تھااور اس کا ذہن اسے الجھائے ہوئے تھاوہ ڑرینکولائزر زلیتا جلدی سو گیا تھا مگر وہ جانتا نہیں تھا کہ جب وہ جاگے گا اس کی دنیا بدل چکی ہو گی۔

آنکھیں موندے وہ ایک بار پھر ان مناظر کو یاد کرنے لگا تھا جب وہ سہیر بنا مشعل کو لیے اس ویران علاقے میں گیا تھا۔ مشعل کافی گھبرائی ہوئی تھی وہاں جا کر اس نے مشعل کو سہیر کی زندگی سے جانے کو کہا تھا جب سہیر وہاں آیا تھااور ساحر پر چلانے لگا۔۔۔۔۔۔وہ ساحر کے دل کی بات جان گیا تھا ساحر نے مشعل پر پستول تان لی اور پھر سہیر سے مشعل کو بھول جانے کو کہا تھا سہیر کے انکار پر اس نے گن کا رخ سہیر کی جانب کیا تھا مشعل گھبرائی تھی اور پھر ساحر نے وہ گن اپنی کنپٹی پر رکھ دی سہیر نے اسے روکنا چاہا مگر ساحر نے کسی کی ایک نا سنی تھی اور فضا میں گولی کی آواز گونجی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اس نے فٹ سے آنکھیں کھول دیں تھی اس کی پیشانی پر ایک بار پھر پسینے کے چند قطرے ابھر آئے تھے۔ وہ بے بسی سے ارد گرد دیکھے لگا تھا۔ جتنا وہ اس سب سے جان چھڑوانا چاہتا تھا یہ سب بار بار اسے اذیت دینے اس کے دہن کے پردے پر جھلملانے لگتا تھا۔ وہ ان مناظر سے جان چھڑوانے میں بار بار ناکام ہو رہا تھا۔

ڈاکٹر ایک بار پھر مشعل کو دیکھ کر جا چکا تھا اور کچھ دیر تک اس کے ہوش میں آنے کا بھی بتایا تھا ساتھ ہی ساتھ مشعل کی صحت کو لے کر بے دھیانی برتنے پر باز پرس بھی کی تھی۔ سب اس سچویشن سے بے حد پریشان تھے۔

مشعل کو آہستہ آہستہ ہوش آیا تھا اور جو چیز سب سے پہلے اس کے ذہن کے پردے پر آئی تھی وہ اس دن کا منظر تھا جب وہ سہیر کے ساتھ ہنسی خوشی جا رہی تھی۔ سہیر نے اسے اپنے ساتھ لے جانے کی فرمائش کی تھی۔۔۔۔۔۔۔وہ دونوں خوشگوار انداز میں باتیں کرتے جا رہے تھے جب اچانک سے ان کی خوشی کو کسی کی بری نظر لگ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

نیچے سے آتی آوازوں نے مشعل کی توجہ حاصل کی تو اس کے اندر جیسے آگ دہکنے لگی۔ وہ فوراً اٹھتی اپنی حالت کی پرواہ کئے بنا سیڑھیاں اترنے لگی لاونج میں سلیمان صاحب سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھے تھے اور موحد ہاجرہ بیگم کے ساتھ بیٹھا تھا جو مشعل کے لیے پریشان تھیں۔

مشعل کی نگاہ کونے میں سر جھکائے لب کچلتے اس شخص پر پڑی تھی جو اب تک سب کی آنکھوں میں دھول جھونک رہا تھا اور اب بھی وہ اس کے گھر میں موجود تھا نا جانے اس نے ان سب کو کن باتوں کے جال میں پھنسایا ہو گا۔

بیٹا آپ اٹھ کر کیوں آگئی ریسٹ کرنا چاہیے تھا آپ کو۔" مشعل آخری"
سیڑھی پر پہنچی تھی جب سلیمان صاحب نے فکر مندی سے مشعل کو دیکھتے
کہا۔
مشعل۔۔۔"ہاجرہ نے اٹھ کر مشعل کے پاس جانا چاہا مگر موحد نے اسے"
روک دیا۔ مشعل سب اگنور کرتی کونے میں کھڑے ساحر کی جانب بڑھنے
لگی جو ابھی بھی فقط فرش کو گھورے جا رہا تھا۔
کسی احساس کے تحت اس نے نظریں اٹھائی تو مشعل کو اپنی جانب آتا دیکھ کر
گہرا سانس لیا تھا اور خود کو مشعل کے متوقع رد عمل کے لیے تیار کیا۔
مشعل بنا کچھ کہے اس کے عین سامنے آئی تھی اور کچھ پل سخت تاثرات کے
ساتھ اسے دیکھتے رہنے کے بعد اگلے ہی پل ایک زناٹے دار تھپڑ اس کے
گال پر رسید کیا تھا۔
مشعل کی حرکت پر سب نے نا سمجھی سے مشعل کو دیکھ تھا جب کہ ساحر
کے لیے تو یہ سب بلکل غیر یقینی تھا۔ یہ ساحر آفندی کو زندگی میں پڑنے

والا پہلا تھپڑ تھا۔ جس نے اس کے اندر کب سے سوئے ہوئے اشتعال کو جگانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچے خاموش رہا۔ سلیمان صاحب اور موحد کو شرمندگی ہوئی تو ہاجرہ کو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔ مشعل یہ کیا طریقہ ہے۔ جو بھی مسلہ ہے وہ بیٹھ کر ڈسکس کر لیتے"

ہیں۔" سلیمان صاحب نے مشعل کو بازو سے پکڑ کر اپنی جانب موڑا تھا۔ وہ سلیمان صاحب کا ہاتھ بازو سے ہٹاتی ساحر کی جانب مڑی تھی۔ اور دونوں ہاتھوں سے اس کا گریبان پکڑ لیا۔

اب کیا کہانی سنائی ہے سب کو؟" مشعل نے اسے دیکھتے دہکتی نظروں سے" دیکھتے تلخ لہجے اور طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔ ہاجرہ منہ کھولے بیٹی کا غصہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

میں نے کوئی کہانی نہیں سنائی ہر سچ سے یہاں سب واقف ہیں۔" ساحر" نے مضبوط لہجے میں کہا۔ البتہ اسے مشعل پر کافی غصہ تھا مگر حالات کے پیش نظر وہ کچھ کہہ نہیں سکتا تھا۔

کہاں ہیں میرے سہیر ؟" مشعل کا پورا وجود غصے سے اس وقت کانپ رہا تھا اس لیے ساحر کے جواب پر غور کئے بنا وہ اپنے اندر اٹھتے سوال پوچھنے لگی۔

ساحر نے نظریں پھیرتے اسے نظر انداز کرنا چاہا۔

مشعل چھوڑو انھیں۔" موحد نے بھی مشعل کو روکنا چاہا تھا مگر مشعل " کسی کی بات پر کان نہیں دھر رہی تھی۔

میں نے پوچھا کہاں ہے میرا سہیر ؟ کیا ہوا ہے جو تم سہیر بنے پھر رہے ہو " ؟" مشعل اسے جھنجھوڑتے ہوئے پوچھنے لگی۔

یہ کیا بول رہی ہو مشعل ؟" ہاجرہ کو حیرت ہوئی تھی۔ "

مشعل بیٹا میری بات تو سنیں !" سلیمان صاحب نے بھی مداخلت کرنا " چاہی۔انھیں سامنے کھڑے شخص کے رد عمل کا ڈر تھا۔۔۔ جس کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ ضبط کے مراحل سے گزر رہا ہے۔

بابا مجھے مت روکیں اس گھٹیا انسان سے پوچھیں کہ یہ کیوں اب تک ہم "
سب کے سامنے سہیر بنا پھر رہا تھا۔ کیوں سب کو دھوکہ دے رہا تھا۔ "
مشعل نے بلند آواز میں کہا تھا۔

مشعل کی بات پر ساحر نے سلیمان صاحب کی جانب دیکھا جو بے ساختہ نظریں چرا گئے۔ ہاجرہ بیگم ابھی بھی نا سمجھی سے اس شخص کو دیکھ رہی تھیں جیسے وہ اب تک سہیر سمجھتی رہی تھیں۔ موحد بھی سر جھکائے اس عجیب سچوئشن کو سنبھالنے کا راستہ ڈھونڈنے لگا۔ مگر جو ہونے والا تھا اسے اب کوئی نہیں روک سکتا تھا۔

جواب دو کہاں ہے میرا شوہر؟" مشعل نے روتے ہوئے ایک بار پھر "
سوال کیا جس پر ساحر لب کچل کر رہ گیا چہرے پر پھیلے تاثرات مشعل کو جو کہانی سنا رہے تھے وہ غیر یقینی تھی۔ اگلے لمحے مشعل کے کانوں میں ایمان کے الفاظ گونجے۔۔۔

اس نے اپنا بھائی کھویا ہے۔"وہ نفی میں سر ہلاتے ساحر کو آنکھیں "
پھاڑے دیکھ رہی تھی۔

وہ موت کے منہ سے نکل کر آیا ہے اپنے جان سے پیارے بھائی کی موت"
کا صدمہ برداشت کر رہا ہے۔"ساحر کی شرٹ سے مشعل کی گرفت
ڈھیلی ہوئی تھی۔اس کے چہرے کے تاثرات نے سب کو پریشان کیا تھا۔

میڈم سر اس ٹائم روز باہر جاتے ہیں کہاں کوئی نہیں جانتا پر خورشید بابا کا"
حیال ہے کہ وہ قبرستان جاتے ہیں۔کیونکہ اپنے باپ کے مرنے کے بعد
بھی ان دونوں بھائیوں کا یہی معمول تھا۔رات سونے سے قبل وہ لوگ
قبرستان جاتے تھے پھر وقت نے وہ زخم بھر دیا۔۔۔۔یہ زخم بھی بھر
"جائے گا۔

مشعل کے لب پڑپڑانے لگے اور آنسوؤں نے سامنے کا منزل دھندلا کر دیا
تھا۔

مریم لغاری کی باتیں اور اپنے بیٹے کی موت پر رونا اس کے دہن کے پردے پر ہتھوڑے برسانے لگا۔

مختلف موقعوں میں مختلف لوگوں کی کہی گئی باتیں اس کے کانوں میں گونجی تھیں اور ان جو مفہوم وہ سمجھ پائی تھی اس نے مشعل کے اندر سے جیسے جان نکال لی تھی وہ بے جان ہوتی وہیں سے گئی تھی سلیمان صاحب اسے سہارا دیتے وہیں اس کے ساتھ بیٹھ گئے تھے۔ہاجرہ بھی لرزتے دل کے ساتھ مشعل کی جانب دوڑی تھی۔کیونکہ جوان کی سمجھ میں آیا تھا اس سے ان کا دل بیٹھنے لگا تھا۔موحد بھی بہن کو تکلیف میں دیکھتا پریشان ہوا تھا۔

"وہ دیوانہ وار نفی میں سر ہلاتے کہنے لگی۔ہاجرہ بھی تڑپ کر بیٹی کے سامنے زمین پر بیٹھی تھیں۔ نہیں۔۔۔۔ نہیں بابا ایسا نہیں ہو سکتا۔"

مشعل میری جان۔۔۔۔"وہ آنکھوں میں آنسو لیے مشعل کا چہرہ ہاتھوں میں تھام گئی۔

آپ کیوں رو رہی ہیں۔۔۔۔ نہیں! امی مت روئیں۔۔۔۔ مت روئیں" میرا سہیر بلکل ٹھیک ہے۔۔۔۔" مشعل ان کے ہاتھ جھٹکتے اٹھ کر ساحر کی جانب آئی تھی۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے۔" مشعل نے آنسوؤں نے ساتھ" آنکھوں میں امید لیے کہا تھا جن آنکھوں میں کچھ پل پہلے غصہ اور نفرت تھی اب وہ آنکھیں پر امید انداز میں ساحر کے چہرے پر ٹکی تھیں۔ ساحر کو مشعل کی حالت دیکھ کر بہت دکھ ہو رہا تھا وہ اس کی امید توڑنا نہیں چاہتا تھا مگر جو حالات بن گئے تھے ان میں اس کے علاؤہ کوئی چارہ بھی نا تھا۔

مشعل بیٹا سنبھالو خود کو!" سلیمان صاحب نے بیٹی کو تسلی دینا چاہی تو وہ" ان کی جانب تیزی سے مڑی تھی۔

بابا آپ جانتے تھے یہ سہیر نہیں۔" مشعل نے باپ کی جانب دیکھا اور" ایک نظر موحد کو جو دونوں ہی سر جھکائے کھڑے تھے۔ وہ بے یقینی سے ان سب کو دیکھتی فوراً اپنے کمرے کی جانب بھاگی تھی اور خود کو کمرے میں

لاک کر لیا۔ موحد اس کے پیچھے بھاگا تھا جبکہ سلیمان صاحب بے بسی کی مورت بنے اسے جاتے دیکھتے رہے اور پھر بیوی کو سہارا دے کر اٹھانے لگے تھے۔

ساحر بے بسی سے وہیں کھڑا رہا اب تک جس بات سے جس موقع کی وجہ سے اور جس سچ کو چھپانے کو ان سب نے وہ ناٹک کیا تھا بلآخر وہ مشعل کے سامنے آگیا تھا۔ ہاجرہ کو صوفے پر بیٹھاتے وہ ساحر کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

"آئی ایم سوری بیٹا!" ساحر کے کندھے پر ہاتھ رکھے انھوں نے شکستہ لہجے میں کہا۔ وہ بنا کچھ بولے باہر نکل گیا تھا۔ مشعل کی سسکیوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔

وہ سلیمان صاحب کے گھر سے نکلتا گاڑی ڈوراتا ایک گھر کے سامنے جا رکا تھا۔ بیل بجانے کر گیٹ کھلنے کا انتظار کرنے لگا۔ کچھ دیر بعد گیٹ عمار نے کھولا تھا اور اپنے سامنے ساحر کو کھڑا دیکھ کر حیران ہوا تھا۔ عمار کے پیچھے ہی ایمان بھی وہاں آئی تھی اور ساحر کو اپنے گیٹ کے باہر دیکھ کر وہ بھی حیرت کے بلند ترین مینار پر پہنچ گئی تھی۔

آپ۔۔۔اندر آئیں ناں!" ایمان نے اسے دیکھتے کہا تھا اور سوالیہ "

نظروں سے عمار کو بھی دیکھا جو برابر حیرت سے سارے معاملے کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

نہیں بس تم سے کچھ کہنے آیا تھا۔"ساحر نے سنجیدہ تاثرات کے ساتھ "
کہا۔
تمھاری دوست کو تمھاری ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔ہوسے تو اسے "
سنبھال لینا۔"ساحر کہہ کر واپس مڑا تھا جب ایمان نے اسے روک لیا۔
"!سہیر بھائی"
اس ناٹک کی اب ضرورت نہیں ہے ایمان جس کے لیے یہ ناٹک کر "
رہے تھے وہ سارا سچ جان چکی ہے۔"ساحر نے لب کچلتے کہا تھا اور ایمان
بھی بنا کچھ بولے پریشانی سے مشعل کو سوچنے لگی۔
وہ کہہ کر مڑ گیا اور عمار کو بھی اس ساری صورت حال پر کافی افسوس ہوا تھا۔
عمار مجھے مشعل کے پاس چھوڑ آو۔"ایمان نے عمار کا بازو تھامتے کہا تھا۔"
اوکے پھوپھو کو بتا آؤ میں گاڑی نکالتا ہوں۔"عمار نے اس کے ہاتھ پر اپنا"
ہاتھ رکھتے اسے تسلی دیتے کہا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مشعل نے خود کو کمرے میں بند کیا ہوا تھا وہ مسلسل روئے جا رہی تھی اس کا ذہن معاوف ہو چکا تھا کوئی احساس کوئی یاد نہیں تھی بس وہ منظر اس کی آنکھوں کے سامنے گھومے جا رہا تھا جس میں اس نے ساحر کو زخمی حالت میں گرتے دیکھا تھا۔۔۔۔۔اور اب سب کہہ رہے تھے کہ سہیر نہیں رہا۔۔۔۔۔

اس کی آہیں اس کی سسکیاں باہر تک سب سن پا رہے تھے مگر وہ کسی کی آواز کسی کی منتیں سننے کی حالت میں نہیں تھے جہاں اس کے گھر والے اسے دروازہ کھولنے کو کہہ رہے تھے مگر اس کے تو جیسے سننے اور سمجھنے کی صلاحیت کھو گئی تھی۔

موحد اور ہاجرہ کب سے مشعل کے کمرے کے باہر ہی بے بسی سے کھڑے تھے جب کہ سلیمان صاحب بھی شکستہ انداز میں کچھ فاصلے پر رکھی کرسی پر بیٹھے تھے۔اور اپنی بیٹی کی تڑپ انھیں بھی ٹرپا رہی تھی مگر وہ کچھ نہیں کر پا رہے تھے۔

بابا آپ بولیں ناں مشعل آپ کی بات نہیں ٹالتی۔وہ ایسے روتی رہی تو" اس کی طبیعت بگڑ جائے گی۔"موحد نے بھی بھرائے ہوئے لہجے میں باپ سے کہا تھا۔جو اپنی جگہ سے ہلے تک نا تھے۔

امی آپ تو سنبھالیں خود کو۔"موحد بے بسی سے ماں کی جانب آیا تھا۔" میں کیا کروں بیٹا میری کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔میں بیٹی کے نقصان پر" رنجیدہ ہوں یا اس کی طبیعت کے لیے فکر مند۔۔۔۔۔میں کیسے اسے رونے سے منع کروں اس نے اپنا شوہر کھویا ہے بیٹا۔۔۔۔۔میری بیٹی بیوہ ہو گئی ہے اس بات کا مطلب سمجھتے ہو ناں تم موحد ہماری مشعل جیسے ہم سب نے نازوں سے پالا تھا اسے اللہ نے اتنا بڑا دکھ دے دیا۔ابھی تو وہ

ٹھیک سے سہاگن بھی نہیں بنی تھی۔۔۔۔"ہاجرہ کی بات پر جہاں موحد تڑپا تھا وہیں سلیمان صاحب بھی اپنی جگہ سے بے قراری سے اٹھ کر ہاجرہ کی جانب آئے تھے۔

"ہاجرہ تمھیں کمزور نہیں پڑنا اپنی بیٹی کو سنبھالنا ہے۔"بیٹے کے لیے بیوہ کا لفظ سلیمان صاحب کو اندر تک جھنجھوڑ کر رکھ گیا تھا۔

"مشعل کا جو نقصان ہوا وہ اللہ کی مرضی تھی مگر تم مشعل کے سامنے نہیں روؤ گی اسے ایسا احساس ہرگز نہیں دلاؤ گی اور کوئی اس کے سامنے یہ لفظ نہیں استعمال کرے گ آئی سمجھ۔"سخت لہجے میں کہتے وہ وہاں سے نیچے چلے گئے تھے جہاں سامنے ایمان آتی دیکھائی دی تھی۔

"انکل مشعل!"ایمان نے فکر مندانہ انداز میں پوچھا۔

"وہ کہہ کر ایمان کے سر پر کمرے میں بند کر رکھ ہے اس نے خود کو۔" ہاتھ رکھتے اپنے قدم گھسیٹتے باہر نکل گئے تھے۔اور ایمان تیزی سے اوپر کی جانب چلی گئی تھی جہاں ہاجرہ بیگم کی حالت دیکھ کر ایمان کی آنکھوں

میں بھی آنسو آنے لگے تھے اور موحد بھی کچھ فاصلے پر کھڑا افسردگی سے سب دیکھ رہا تھا۔

شان اور سمیع اس وقت آفندی ہاؤس کے لان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ شان کی زبانی سمیع ساری کہانی سن چکا تھا۔ وہ دونوں آنے والے وقت کے بارے میں فکر مند تھے۔

تم نے سر کو وہ انفارمیشن نہیں دی۔" سمیع نے چائے کا گھونٹ بھرتے " پوچھا تھا۔

نہیں میں آیا تھا مگر اس سے پہلے ہی وہ سب ہو گیا۔ میں سر کو مذید الجھانا" نہیں چاہتا تھا۔" شان نے ارد گرد دیکھتے کہا وہ ساحر کو لے کر کافی پریشان تھا۔

شان سر کو الجھنا ہو گا۔۔۔وہ ہر چیز سے کٹ کر نہیں رہ سکتے۔۔۔۔۔اب" تک جو ہمیں شک تھا اس کی تصدیق کے لیے اس انسان کو ڈھونڈنا بے حد ضروری ہے۔ ہم دونوں اگر اس کی تلاش میں جاتے ہیں تو آفس کا کیا ہو گا ؟" سمیع نے دو ماہ میں کئی بار کہی گئی بات دہرائی تھی۔

میں جانتا ہوں سمیع بھائی پر سر کو شک نہیں یقین ہے کہ یہ سب کس نے" "اور کیوں کروایا ہے۔

اور ثبوت شان ؟ کوئی ثبوت ہے اس بات کا۔ بنا ثبوت کے کون یقین" کرئے گا۔ دشمن نے ساحر سر کی الجھن اور پریشانی کا خوب فایدہ اٹھایا ہے اور اگر سر نے خود کو نارمل نہیں کیا تو وہ رہا سہا سب بھی کھو دیں گے اور

کبھی اپنے مقصد تک بھی نہیں پہنچ پائیں گے۔" سمیع نے افسردگی سے سر ہلاتے کہا۔

وہ رات گئے تک گھر نہیں لوٹا تھا۔ مشعل کی باتیں اس کی سسکیاں اس کے کانوں میں پگلے ہوئے سیسے کی طرح محسوس ہو رہیں تھی۔ وہ سب فراموش کر بیٹھا تھا یہ بھی کہ وہ اس انسان کی آئڈینٹیفیکیشن کروانے کے لیے وہ سکیچ لینے کمرے میں آیا تھا جس کی تلاش دو ماہ سے ہو رہی تھی۔ ابھی بھی سڑکوں پر گاڑی دوڑاتا وہ اپنے اندر کی الجھن پریشانی اور مشعل کی باتوں سے پیدا ہونے والا اشتعال کنٹرل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس نے مشعل کی تھپڑ کو بھی فراموش کر دیا تھا جو پہلی بار اسے پڑا تھا وہ بلا کا

گھمنڈی اور اکڑو انسان مشعل کی ہر بات کو نظر انداز کر گیا تھا سوائے اس ایک بات کے کہ جب مشعل نے خود کو کریکٹر لیس کہا تھا۔اس کے لیے یہ بات نا قابل برداشت تھی۔اور کہیں نا کہیں وہ اس بات کا ذمہ دار وہ خود کو ٹھہرا رہا تھا ناوہ مشعل کو لے کر پوزیسیو ہوتا ناوہ اس پر پابندیاں بیٹھاتا ناوہ اسے اپنے سر پر سوار کرتا اور نا اپنے گلٹ میں اسے یوں نظر انداز کرتا کہ مشعل اس کے رویے سے گھبرا کر اپنا ہی کردار جسٹیفائی کرنے لگے۔وہ مشعل کی ذہنی کیفیت کو بہت اچھے سے سمجھ رہا تھا۔شدید دماغی چوٹ اور رہی کومہ نے اسے ذہنی طور پر کمزور کر دیا تھا۔ناوہ ٹھیک سے فیصلہ کر پا تھی ناچیزوں کو سمجھ پا رہی تھی اور اوپر سے آفندی ہاؤس میں آکر تنہائی نے اس کی حالت ابتر کر دی تھی۔یہ بات ہی کسی کو مشعل سے کوئی سختی کرنے کی اجازت نہیں دیتی تھی۔

رات دس بجے تک وہ قبرستان میں بیٹھا رہا تھا جب رات گئے سمیع اس کی تلاش میں آیا تھا۔دن بھر تو وہ اسے نہیں ڈھونڈ پایا تھا مگر رات گئے اس کا

یہی ایک ٹھکانا تھا وہ یہاں لازمی آتا تھا اور سمیع نے اس بار کا فایدہ اٹھاتے اسے تلاش کر لیا تھا۔

"سر! اب چلیں یہاں سے۔" سمیع نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے مخاطب کیا تھا۔ سمیع کی موجودگی سے ناواقف وہ چونکا تھا۔

"تم یہاں؟" اس پر سے نظریں ہٹاتے وہ پوچھنے لگا۔

"جانتا تھا جو انسان دن بھر کسی کی پکڑ میں نہیں آتا رات کو یہاں ہی پایا جاتا ہے۔" سمیع نے اسے کہا۔

"اور یہ بات اب سارے شہر میں پھیل گئی ہے سر آپ کے دشمنوں کے لیے اپنی آخری مشکل اپنے راستے سے ہٹانا اب کتنا آسان ہو گیا ہے ناں۔" سمیع نے کہا تو وہ اس کی جانب حالی نظروں سے دیکھنے لگا۔

"کوئی بھی یہاں آرام سے آپ کو مار کر یہیں کہیں کونے میں گھاڑ دے گا اور کسی کو خبر ہونے تک بہت دیر ہو جائے گی سر۔" سمیع نے جان بوجھ کر یہ بات کی تھی وہ چاہتا تھا کہ ساحر کو تیش دلائے۔ جو چنگاری بھائی کی

موت نے بجادی تھی اسے وہ واپس بھڑکانہ چاہتا تھا۔ مگر ساحر نے کوئی جواب نادیا۔

اچھا چلیں اب یہاں سے۔" سمیع نے ہار مانتے کہا اور اسے لیے اپنے" ساتھ باہر کی جانب بڑھ گیا۔

میری گاڑی میں بیٹھ جائیں آپ کی گاڑی ڈرائیور لے آئے گا۔" اپنی" گاڑی میں بیٹھنے کو کہنے لگا۔

ابھی اتنا بے کار نہیں ہوا ہوں سمیع۔" ساحر نے چڑ کر کہا تھا۔"

ارادہ تو یہی لگتا ہے سر کہ آپ اتنے بے کار ہونا چاہتے ہیں۔" سمیع نے" تنک کر جواب دیا تھا جس پر ساحر نے گھور کر دیکھا تھا۔

سچ کہہ رہا ہوں سر آپ کا غصہ دیکھنے کو بے تاب ہوں میں۔" سمیع نے" دانستہ اسے چھیڑا تھا۔

بکواس بند کرو اور چلو یہاں سے۔" وہ اس کی گاڑی میں بیٹھتا کہنے لگا۔"

سمیع کو مایوسی ہوئی اسے لگا تھا کہ ساحر اپنی عادت کے مطابق اپنی ہی گاڑی

میں جانے کی صد کرے گا مگر ساحر کا یوں اس کی بات مان لینا اس سے ہضم ناہوا تھا۔وہ مایوسی سے گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔اور گاڑی مین روڈ پر دوڑے جا رہی تھی جب سمیع کی نظر کسی شخص پر پڑی تھی۔اور حیرت سے اس کا پیر بے ساختہ بریک پر جا لگا تھا۔ایک جھٹکے سے گاڑی رکی تھی۔

کیا ہو گیا ہے سمیع؟"ساحر نے بگڑے تاثرات کے ساتھ سمیع کو دیکھا تھا" جو نظریں کسی منظر پر جمائے یک ٹک دیکھا جا رہا تھا۔ساحر نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو وہی سکیچ والا انسان بائک تیزی سے بڑھاتا سڑک کی دوسری جانب جا رہا تھا۔

"Follow him Damnit !"

گاڑی کیوں روک دی ہے۔"ساحر نے فوراً چلا کر کہا تھا اور سمیع نے" بھی گاڑی سٹارٹ کرتے آگے بڑھا دی۔

"Faster !"

ساحر نے بے تابی سے کہا تھا۔ وہ ٹووے روڈ تھی اور وہ شخص سڑک کی دوسری جانب تھا اور مخالف سمت میں جا رہا تھا۔ سمیع فوراً یو ٹرن کرتا اس کے تعاقب میں گیا تھا مگر وہ کافی آگے نکل گیا تھا۔ مین روڈ ہونے کی وجہ سے ٹریفک بہت تیز تھی۔

شٹ! مجھے تمھارے ساتھ آنا ہی نہیں چاہیے تھا سمیع اپنی گاڑی میں ہوتا" تو اب تک وہ شخص میرے سامنے اپنی زندگی کی بھیک مانگ رہا ہوتا۔" ساحر نے غصے سے سمیع کو گھورتے کہا تھا۔ سمیع کو آج بہت دنوں بعد پرانے ساحر کی ایک جھلک نظر آئی تھی۔ مگر ابھی اس بات پر خوش ہونے کے بجائے اسے اس شخص تک پہنچنا تھا۔

سمیع نے فوراً شان سے رابطہ کر کے اسے آگاہ کیا تھا شان نے بائک کا نمبر پوچھا تھا جو سمیع اندھیرے میں نوٹ نہیں کر پایا تھا۔ شان نے کچھ کرنے کا کہہ کر کال کاٹ دی تھی۔ وہ بائک والا بے فکری سے آگے ہی آگے بڑھا جا رہا تھا یہ جانے بنا کہ وہ کسی کی نظروں میں آ چکا ہے۔ چوک میں پہنچ کر

سگنل بند ہونے کی وجہ سے سمیع کو گاڑی مجبوراً روکنی پڑی تھی اور وہ بایک والا ان کی نظروں سے بہت دور ہو گیا تھا۔

شٹ!"ساحر نے غصے سے مٹھیاں بھینچے دائیاں ہاتھ ڈیش بورڈ پر دے" مارا تھا۔اور سمیع جہاں اس انسان کے بچ نکلے پر پریشان تھا وہیں ساحر کا غصے سے کھولتا روپ دیکھ کر اسے کافی اچھا لگا تھا مگر اس کا اظہار کر کے وہ اپنی موت کو دعوت نہیں دینا چاہتا تھا۔

وہ غصے سے کھولتا آفندی ہاؤس میں داخل ہوا تھا جہاں سب الرٹ ہو گئے تھے۔آج کافی دنوں بعد اس منظر نے سب کو خوشگوار حیرت میں مبتلا کیا تھا مگر اس کا اظہار کسی نے نہیں کیا تھا۔

ساحر نے شان کو بلایا تھا اور اگلے دس منٹوں میں شان اس کے سامنے تھا۔

"شان میں نے آج اس انسان کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا تھا تمھارے پاس چوبیس گھنٹے ہیں مجھے ساری انفارمیشن چاہیے۔مجھے وہ انسان اپنے سامنے دیکھنا ہے۔"ساحر نے سخت لہجے میں کہا تھا۔

"آئی ویل ٹرائی سر!"شان نے پرجوش انداز میں کہا تھا۔

"! ٹرائی نہیں شان مجھے ریزلٹ چاہیے آئی بات سمجھ"

"سر میں تو صبح بھی یہی کہنے آیا تھا کہ اس انسان کو شہر میں دیکھا ہے مگر آپ کہیں اور الجھے ہوئے تھے۔"شان کی بات پر ساحر کی نظریں سمیع کے چہرے پر گئی تھیں۔

تم جانتے تھے یہ بات؟جواب دو سمیع!"ساحر نے بھنویں سکیڑے سمیع" سے پوچھا تھا۔

سر وہ۔۔۔"سمیع نے الفاظ تلاش کرنے چاہے۔"

ہاؤ سٹوپڈ آئی ایم آج کل تم دونوں کا کافی گھٹ جوڑ ہو گیا ہے ناں تو ایسا" کیسے ہو گیا کہ جو بات ایک جانتا ہو وہ دوسرا نا جانتا ہو۔"ساحر نے طنزیہ انداز میں کہا۔

سر میں جانتا تھا آپ سے کہا نہیں کیونکہ وہ انسان دوبارہ نظر نہیں آیا تھا" اور جب آیا تو آپ ساتھ تھے۔"سمیع نے صاف گوئی سے کہا۔

سر آئی تھنک انھیں لگا ہو گا کہ دو ماہ تک وہ نہیں پکڑے گئے تو ان کی" پہچان نہیں ہو پائی اس لیے اب ایزی ہو کر شہر میں گھومنے لگے ہیں۔"

شان نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔

جو بھی ہے فائینڈ ہیم فارمی !" ساحر نے سختی سے کہا اور اوپر اپنے کمرے" کی جانب بڑھ گیا۔ جہاں وہ سکیچ رکھا ہوا تھا۔ کمرے میں پہنچتے آج ہوا واقع ایک بار پھر اس کی آنکھوں کے سامنے ناچنے لگا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

شان اور سمیع میں نظروں کا تبادلہ ہوا تھا۔

اگر مجھے پتہ ہوتا کہ آج ہوئے واقعات ان کے اندر کی چنگاری کو سلگا دیں" گے تو یہ سب میں پہلے ہی کروا دیتا۔ مشعل بھابھی کو پہلے ہی ان کا سچ بتا دیتا۔" سمیع نے پرجوش انداز میں کہا۔

اور مشعل بھابھی ان کا کیا۔ان پر کیا بیت رہی ہو گی وہ سوچا ہے آپ"
نے ؟"شان نے افسردگی سے کہا۔
جانتا ہوں شان ان کے لیے مشکل وقت ہے مگر میرے لیے سب سے"
اہم ہے سہیر سر ان کا بھائی ان کا بزنس ان کی ساکھ۔اور ان کے جانے کے
غم میں ان سب چیزوں سے دستبردار تو نہیں ہوا جا سکتا۔"سمیع نے
پریکٹیکل انداز میں کہا۔
تم جانتے ہو اس بزنس کو لے کر سہیر سر کیا کیا خواب دیکھتے تھے۔اپنے"
بھائی اپنی ساکھ کی کتنی پرواہ تھی؟سہیر سر میرے لیے کیا تھے میں کسی سے
نہیں کہہ سکتا مگر ان کے جانے کے بعد یہ چیزیں جوان کی زندگی کی وجہ
تھیں اب میرے لیے اہم ہیں۔"سمیع نے افسردگی سے کہا۔اتنے دنوں
میں شان نے پہلی بار سمیع کو اتنا ایموشنل دیکھا تھا۔
مشعل بھابھی بھی ان کے لیے اہم تھیں۔اور مشعل بھابھی۔۔۔۔۔۔"
کسی عورت کے لیے کتنا مشکل ہوتا ہے ناں یہ سب جو مشعل بھابھی پر بیت

رہا ہے۔جب ان سے ان کے شوہر کی موت کو چھپایا گیا۔وہ اپنے شوہر کی میت پر کھڑی اس کے لیے آنسو بھی نا بہا سکی اور جب وہ سچ تک پہنچی تو اس "کا شوہر مٹی میں مل کر خاک ہو چکا ہے۔

شان نے افسردگی سے کہا تھا اور یہ الفاظ اوپر کھڑے ساحر نے بھی سنے تھے۔اسے مشعل کے لیے بے انتہا دکھ ہوا تھا۔آج تک وہ اپنے دکھ میں جی رہا تھا مگر مشعل اس کو تو سچ میں اپنے شوہر کی موت پر رونے کا موقع تک نا ملا تھا۔آخری بار اسے دیکھ بھی نہیں پائی تھی۔ساحر نے تو اپنے سامنے اپنے بھائی کو قبر میں اترتا دیکھا تھا خود اس پر مٹی ڈالتے اسے مٹی کے سپرد کیا تھا مگر مشعل! درد کی ایک شدید لہر اس کے اندر اٹھی تھی اور مشعل پر آیا غصہ کسی جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔

آئی ایم سوری مشعل! میں تمھاری اذیت کو کسی طور پر کم نہیں کر پاؤں" گا۔۔۔مجھے میری صورت دیکھ کر تم ہر لمحہ تکلیف میں رہو گی۔مگر میں کوشش کروں گا کہ کبھی تمھیں یہ صورت نا دیکھنی پڑے جو تمھاری

اذیت کی وجہ ہے مگر ابھی مجھے تمھیں لے کر اپنا آخری فرض پورا کرنا ہے۔ تمھیں وہ سونپنا ہے جو تمھارا ہے!" سٹئر کیس پر کھڑا وہ ایک نظر آفندی ہاؤس پر نظریں پھیرتا کسی گہری سوچ میں ڈوبا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

دیر رات مشعل کے کمرے سے رونے کی آواز آنا بند ہو گئی تھی جو سب کو پریشان کر گئی تھی۔ موحد ایمان ہاجرہ اور سلیمان صاحب سب نے ہر کوشش کر لی تھی مگر مشعل نے نا تو کمرے کا دروازہ کھولا تھا اور نا ہی کسی کی بات کا جواب دیا تھا۔ بس مشعل کے رونے کی آواز اس بات کا ثبوت تھی

وہ ٹھیک ہے اور اب جب یہ آواز آنا بند ہو گئی تھی تو سب پریشان ہو گئے تھے۔

ایمان ہاجرہ کو سنبھالے ہوئے تھی مگر اندر اپنی جان سے پیاری بہنوں جیسی دوست کی حالت پر بھی بے انتہاد کھی تھی۔

مشعل روتے روتے گہری نیند میں ڈوب چکی تھی اور باہر بیٹھے لوگوں کی نیند حرام ہو گئی تھی۔

ایمان تم پلیز امی کو کمرے میں لے جاؤ۔"موحد کافی دیر سے ماں کو بے" آرام دیکھ کر کہنے لگا۔

نہیں میں یہیں ہوں۔"انھوں نے قطعی لہجے میں کہا۔"

امی مجھے لگتا ہے مشعل سو گئی ہے۔اب اگر دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ جاگ" جائے گی۔"موحد نے انھیں تسلی دی۔

کہیں وہ پھر سے بے ہوش تو نہیں ہو گئی۔"انھوں نے اپنے حدشے کا" اظہار کیا۔

نہیں امی پچھلے چار گھنٹوں سے اس کی آواز آ رہی ہے اب مجھے لگتا ہے وہ" تھک کر روتے روتے ہی سو گئی ہے۔آپ بھی پلیز کمرے میں چلیں ورنہ آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی پھر مشعل کو کون سنبھالے گا۔"موحد نے ماں کو پیار سے سمجھایا تھا۔

ہاں آنٹی آپ مشعل کی ماں ہیں آپ کو اپنی بیٹی کے لیے مضبوط ہونا" پڑے گا۔"ایمان نے انھیں ساتھ لگائے ہی کہا اور انھیں لیے ان کے کمرے کی جانب چلی گئی۔

Zubi Novels Zone

اگلی صبح ساحر صبح صبح ہی شان اور سمیع کے ساتھ باہر چلا گیا تھا۔اس انسان کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ کر اس میں واضح تبدیلی آئی تھی اس کا اندر کا سویا ساحر جاگ گیا تھا جو جلد سے جلد اس شخص تک پہنچنا چاہتا تھا۔

شان اور سمیع بھی اس کی تلاش میں گھوم رہے تھے۔آفندی کنسٹرکشن کے واچ مین نے جس آدمی کی نشاندہی کروائی تھی اب اس انسان کی شناخت کی کوشش کی جا رہی تھی۔

دوسری جانب اس آدمی کو بھی یہ خبر مل گئی تھی کہ کچھ لوگ اس کی تلاش میں ہیں۔وہ جو دو ماہ سے چھپا بیٹھا تھا پچھلے ایک ہفتے سے خود کو آزار سمجھ بیٹھا تھا کیونکہ دو ماہ سے اسے آفندیز کی جانب سے کسی پیش رفت کی خبر نا ملی تھی اس نے بھی باقی دنیا کی طرح یہی سوچا تھا کہ ایک بھائی کی موت پر دوسرا بھائی سب چھوڑ چھاڑ کر بیٹھ گیا ہے۔اور یہی اس کی سب سے بڑی غلطی ثابت ہوئی تھی۔خود کو آزاد تصور کرتے ہوئے اس نے جیسے ہی خود کو اپنی بل سے نکالا تھا ساحر آفندی کی نظروں میں آگیا تھا۔اور ساحر آفندی

کے اندر کی آگ کو پھر سے دہکا گیا تھا مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کا الٹا وقت شروع ہو چکا ہے۔ ساحر آفندی کس طوفان کا نام تھا وہ واقف نا تھا کیونکہ باقی دنیا کی طرح اس پر بھی یہی تاثر پڑا تھا کہ سہیر نہیں بلکہ ساحر آفندی کی مگر ساحر موت ہوئی ہے۔ اور اب سہیر آفندی اکیلا کسی لائق نہیں رہا تھا۔ آفندی کو اکیلا کر کے انھوں نے اپنی ہی بربادی کو بلایا تھا کیونکہ جو شخص ساحر آفندی پر پہرے بیٹھاتا تھا اسے سمجھاتا تھا اسے کچھ بھی کرنے سے باز رکھتا تھا وہ مر چکا تھا اور اب ساحر آفندی پر بند باندھنے والا کوئی نا تھا۔

Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مشعل رات روتے ہوئے فرش پر ہی سو گئی تھی۔ بنا کھائے پیئے وہ بھوک پیاس کا احساس کئے بنا ساری رات فرش پر پڑی رہی تھی اور اب اس کا جسم اکڑ گیا تھا۔ آنکھیں کھول کر اس نے ارد گرد دیکھا تھا تو اپنے ہی کمرے کے

باہر ایمان اور موحد کی آواز آئی تھی مشعل کو احساس ہوا کہ رات جب تک وہ جاگتی رہی تھی یہ آوازیں آتی رہی تھیں۔ وہ اجڑے حلیے میں اٹھی تھی اور دروازہ کھول دیا سامنے ہی ایمان کھڑی تھی مشعل کو دیکھتے وہ ایمان اس کی جانب بڑی تھی اور اسے اپنے گلے سے لگا لیا۔ ایمان کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں۔ موحد کے بتانے پر ہاجرہ بھی وہاں آئی تھی مگر سلیمان صاحب کے سمجھانے پر انھوں نے خود پر ضبط کے کڑے پہرے بیٹھا رکھے تھے۔

"مشعل تم ٹھیک ہو؟" ایمان نے اپنے آنسو صاف کرتے مشعل کو خود سے الگ کرتے پوچھا تھا۔

وہ خالی نظروں سے سب کو دیکھ رہی تھی جس نے سب کے دلوں پر اثر کیا تھا۔ ہاجرہ نے مشعل کو گلے لگاتے اس کے بال سلجھائے تھے مشعل نے لب کچل کر خود پر ضبط کیا۔

امی مشعل کو بھوک لگی ہو گی اس کے لیے کچھ کھانا لے آئیں۔" وہ مشعل" کی جانب بڑھا تھا اور اسے اپنے سینے سے لگانا چاہا جب مشعل نے اس سے ملنے سے انکار کر دیا موحد کو حیرت ہوئی مگر ایمان کے اشارہ کرنے پر اس نے کچھ کہا نہیں۔ موحد بھائی میں مشعل کو چینج کروا کر نیچے لاتی ہوں۔ پھر ہم سب مل کر ناشتہ کریں گے۔ وہ کہہ کر مشعل کو لیے اس کے کمرے میں آئی تھی۔ اور اسے منہ دھو کر چینج کرنے کو کہا تھا۔ مشعل کسی روبوٹ کی طرح اس کی ہدایات پر عمل کر رہی تھی۔ وہ نیچے آ کر ناشتہ کرنے لگی۔ مرے ہوئے دل سے چند لقمے لینے کے بعد وہ بنا کسی سے نظر ملائے واپس اپنے کمرے میں آ گئی تھی۔ اگلے تین دن وہ اسی کیفیت میں رہی تھی۔ نا کسی سے بات کرتی تھی نا کسی چیز کی خواہش بیٹھے بیٹھے بے آواز روتی تو کبھی سہیر کو یاد کرتے اس کے رونے میں شدت آ جاتی۔ ان تین دنوں میں اس نے بھائی اور باپ سے کوئی بات نا کی تھی اور انھوں نے بھی مشعل کو مجبور نا کیا تھا کیونکہ جب بھی وہ بات کرنے کی کوشش کرتے مشعل کا ردعمل

انھیں پریشان کر دیتا ان کے لیے یہی کافی تھا کہ مشعل کی طبیعت نہیں بگڑی تھی۔اتنی بڑی بات کے بعد بھی وہ اپنے ہواسوں میں تھی یہی ان کے لیے غنیمت تھا۔۔۔۔۔۔

تین روز مشعل کو ایک بار پھر بے انتہا غصہ آیا تھا جب ساحر آفندی ایک بار پھر اس کے سامنے آیا تھا۔۔۔۔۔۔

ایک اور بے چین اور تنہا رات میں وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹا چھت کو گھور رہا تھا۔ مشعل کے آنے اور چلے جانے کے بعد سے وہ سہیر کے کمرے میں جانے سے کترانے لگا تھا۔وہ سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا کہ اسے دروازہ بجنے کی آواز بھی نا آئی تھی۔شان کافی دیر اس کا دروازہ بجاتا رہا تھا مگر جواب نا ملنے پر خود سے دروازہ کھولتا اندر آیا تھا۔

سر آپ ٹھیک تو ہیں۔"شان کے گھبرا کر پوچھا تھا۔"

شان کی آواز پر ساحر نے نظریں موڑ کر شان کو دیکھا تھا ساحر کی آنکھوں کے تاثر نے اسے گڑ بڑانے ہر مجبور کیا تھا۔ کچھ عرصے سے وہ بنا اجازت اس کے کمرے میں آنے لگا تھا اور ساحر بھی اعتراض نہیں کرتا تھا ورنہ ساحر پہلے کبھی بھی کسی کو بھی اس بات کی اجازت نہیں دیتا تھا۔

"آئی ایم سوری سر اگلی بار دھیان رکھوں گا۔ بس آپ نے جواب نہیں دیا تو میں گھبرا گیا۔" شان نے اپنے ایسے آنے کا جواز پیش کیا۔

"تم جانتے ہو شان اس دن بھی تم ایسے ہی دروازہ کھول کر اندر آئے تھے اور پھر مجھے وہ خبر ملی تھی جس نے میری دنیا بدل دی یا یوں کہوں کہ زندگی مشکل کر دی۔"

"جی سر کیسے بھول سکتا ہوں اس دن کو۔ ہم سب کی زندگیوں میں وہ دن کسی تاریک سائے کی طرح آیا تھا اور اس تاریکی سے ہم لوگ شاید اب تک نکل نہیں پائے۔" شان نے افسردہ لہجے میں کہا۔

"سر ایک بات پوچھوں؟" شان نے ہمت کی۔

ہممممم۔۔۔۔۔"اس نے ہنکارہ بھرا۔"

سر اس دن جب آپ نے ڈور نہیں کھولا اور میں آپ کے کمرے میں آیا" تھا آپ اسی وقت نیند سے جاگے تھے گہرے سانس لے رہے تھے اور پسینے سے بھیگے ہوئے تھے اور آپ نے کہا تھا کہ آپ نے کوئی برا خواب دیکھا ہے۔ سر وہ کیا خواب تھا؟ میں نے کبھی آپ کے چہرے پر اتنا خوف نہیں دیکھا جتنا اس دن دیکھا تھا۔"شان نے دو ڈھائی ماہ سے اپنے اندر اٹھتا سوال آخر پوچھ لیا۔ ساحر اٹھ بیٹھا اور گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا۔

وہ بہت برا خواب تھا شان جس میں کوئی حقیقت نا تھی ہو ہی نہیں سکتی" تھی۔۔۔۔۔۔۔"اس نے کندھے اچکائے۔

مگر وہ خواب مجھے خود سے نفرت کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔۔۔۔ تھا تو " ایک خواب ہی مگر مجھے اپنے آپ سے بے انتہا نفرت ہوئی شان۔۔۔۔ میرا دل چاہا اس خواب کے انجام کو سچ کر دوں اس کے انجام کو پھر سے

دھراوں!"ساحر نے چہرے کے تاثرات اس خواب کو یاد کرتے پھر سے بگڑے تھے۔

ایسا کیا تھا اس خواب میں سر؟کوئی خواب انسان کو خود سے نفرت کرنے" پر کیسے مجبور کر سکتا ہے؟"شان نے تجسس سے پوچھا۔

اس خواب میں میں سہیر بن کر مشعل کو اپنے ساتھ بہت دور لے گیا" اسے سہیر کی زندگی سے نکل جانے کو کہا جب وہ نہیں مانی تو میں نے۔۔۔۔میں نے اس پر گن تان لی اور پھر وہاں سہیر آ گیا۔۔۔۔۔"ساحر ماتھے پر بل ڈالے شان کو اپنا خواب سنا رہا تھا۔اور شان حیرت سے ساحر کو دیکھے جا رہا تھا۔

سہیر نے کہا کہ وہ جانتا ہے میرے دل میں مشعل کے لیے کیا " ہے۔۔۔۔میں نے سہیر سے مشعل کو بھول جانے کو بھی کہا میں نے کہا کہ مشعل چلی جائے گی تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔پھر جب سہیر نے

انکار کر دیا تو میں نے سہیر پر گن تان لی۔"ساحر نے آنکھیں موندے کر جیسے اس منظر کو نظروں کے سامنے سے ہٹانے کی کوشش کی۔

مجھے نہیں معلوم تھا کہ میرا بھائی چلا جائے گا اور سب بکھر جائے گا۔۔۔۔۔"ساحر کا انداز کسی لٹے ہوئے جواری جیسا تھا۔

اور پھر؟"شان نے پھر پوچھا۔"

پھر جب سہیر نے کہا کہ وہ مشعل کے بغیر نہیں رہ سکتا تو میں نے خود کو" شوٹ کر دیا۔۔۔۔۔۔ تبھی تم نے ڈور کھولا اور میرا خواب ٹوٹ گیا۔"

شان نے ساحر کو دیکھ کر گہرا سانس لیا جو اس خواب کی وجہ سے خود سے نفرت کر رہا تھا۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ محض ایک خواب تھا۔جس میں کوئی حقیقت نا تھی۔

وہ خواب نہیں تھا شان۔۔۔۔کوئی خواب اتنا واضح کیسے ہو سکتا ہے جیسے" آپ کے سامنے کوئی فلم چل رہی ہو۔۔۔۔وہ خواب اپنی تمام تر جزئیات کے ساتھ ہر پل میری آنکھوں میں گھومتا ہے۔۔۔۔مجھے لگتا ہے وہ الفاظ

میں حقیقت میں سن پارہاہوں۔۔۔۔۔جہاں آپ خواب میں موجود لوگوں کے چہرے کے ایک ایک تاثر کوپڑھ رہے ہوں۔۔۔۔جس میں نفرت غصہ جنون کوآپ صحیح معنوں میں محسوس کررہے ہوں۔"اس نے شان کی جانب جاتے اس سے سوال کیا تھا جس کا شان کے پاس کوئی جواب نا تھا۔

"شاید آپ کی ہائی ڈوز میڈیکیشن کی وجہ سے ایسا ہوا ہو سر مگر آپ اس خواب کو پکڑ کر بیٹھے رہنے سے کیا حاصل؟"شان نے اسے تسلی دی۔

"بھول نہیں پاتا ہوں شان! ڈاکٹر نبیل بھی مجھے یہ خواب بھلانے میں نا کام ہے۔"ساحر نے تمسخرانہ انداز میں کہا۔

"سر پھر خود کو مصروف کریں! آفس آجائیں بزی رہیں گے تو شاید پرسکون ہو سکیں۔"شان نے مشورہ دیا۔

"کوشش کروں گا۔"ساحر نے گہرا سانس لیا تھا شان کو اپنا خواب سنا کر وہ نامحسوس طور پر ہلکا محسوس کر رہا تھا۔

اب آپ سو جائیں۔"شان کہہ کر پلٹا۔"

یہیں رک جاؤ شان میں باتیں کرنا چاہتا ہوں تم سے۔سہیر کی باتیں۔""

ساحر نے پر امید لہجے میں کہا۔

کیوں نہیں سر آپ جانتے ہیں میری زندگی کی بڑی خواہش تھی اس"

کمرے میں رات رکنے کی۔"شان نے مسکرا کر کہا تھا۔

ڈینجر زون !سہیر سر اسے ڈینجر زون کہا کرتے تھے۔"شان کی بات پر"

ساحر بے ساختہ مسکرا دیا مگر آنکھوں میں دکھ کی پرچھائی واضح تھی۔اور وہ

رات وہ دونوں سہیر کی باتیں کرتے رہے تھے۔شان چپ چاپ سنتا رہا اور

ساحر بولتا رہا۔شان نے ان کے بچپن کی باتیں کرتے کرتے دانستہ اسے

مصروف رکھا تاکہ اس کا موڈ بحال ہو سکے۔آج دو ڈھائی ماہ بعد تو ساحر نے

بات کرنا شروع کیا تھا ورنہ تو وہ یک لفظی جواب دینا بھی چھوڑ چکا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ اگلی صبح ہی گھر سے نکل گیا تھا۔ پچھلے تین دن وہ الجھا رہا تھا مگر اس سب کی وجہ سے ساحر میں ایک مثبت تبدیلی آئی تھی۔ وہ جو سب چھوڑ چھاڑ کر دنیا بھلائے بیٹھا تھا اب خود پر عائد ذمہ داریوں کے بارے میں سوچنے لگا تھا۔ وہ کہتے ہیں ناں جب کسی دوسرے کو دکھ یا تکلیف میں دیکھو تو اپنی تکلیف کم لگتی ہے ساحر کے ساتھ بھی ایسا ہوا تھا مشعل کی تکلیف نے اسے کچھ حد تک نارمل کیا تھا۔ ایسا نہیں تھا کہ وہ اپنے بھائی کے دکھ کر بھول گیا تھا یا اس سے ابھر آیا تھا بس گزشتہ روز ہوئے واقعات نے اس کے اندر جو آگ دہکا دی تھی وہ آگ اب اپنے مقصد کو پا لینے کے بعد کہیں شانت ہونے والی تھی۔

وہ ایک ریستورینٹ میں آیا تھا اور ایک پرائیویٹ روم بک کروایا تھا۔ کچھ دیر انتظار کے بعد وہ شخص اندر داخل ہوا تھا جس کا انتظار اسے کب سے تھا۔

"Hello Mr Affandi! Nice to meet you after so long."

اس نے ساحر سے ہاتھ ملاتے کہا تھا۔ ساحر نے فقط سر کے اشارے سے اسے گریٹ کیا تھا۔

وکیل صاحب پیپرز تیار ہیں؟" ساحر نے بات کا آغاز کیا تھا۔ لمبی بات کا" وہ پہلے بھی عادی نا تھا مگر اب تو بس ضرورت کے تحت بولتا تھا۔ لمبی چوڑی بات یا حال احوال ہے وقت ضائع کئے بنا وہ کام کی بات پر آیا تھا۔

جی پیپرز تیار ہیں آپ سائن کر دیں۔" اس نے فائلز سے پیپر نکال کر" ساحر کی جانب بڑھائے تھے۔ جنھیں اس نے فوراً لے کر سائن کیا تھا۔ وکیل نے پیپرز فائل میں واپس لگائے تھے اور چند دوسرے پیپرز ساحر کی جانب بڑھائے تھے۔

یہ پیپرز آپ انھیں دے سکتے ہیں۔"اس نے فائلز بند کرتے کہا تھا۔"

اوکے !"ساحر نے یک لفظی جواب دیا۔"

"اور یہ مسٹر سہیر آفندی کی وصیت ہے اس کے مطابق۔۔۔۔۔"

میں اپنے بھائی کی وصیت سے واقف ہوں۔"ساحر نے دوسری فائل" پکڑتے اس کی بات کاٹی تھی۔

اینی وے آپ بتائیں چائے لیں گے یا کافی۔ساحر نے فائل سے پیپرز" نکال کر اپنے جیب میں ڈالتے پوچھا تھا۔

یہاں سے فارغ ہونے کے بعد فواد کو کال کر کے اپنا پلان بتا دیا تھا۔فواد نے اسے اس کے آنے کا انتظار کرنے کو کہا تھا جو شہر سے باہر تھا مگر وہ ساحر ہی کیا جو کسی کی سن لے۔

آج چوتھا روز تھا مشعل نے کسی سے کچھ نا کہا تھا۔دو دن پہلے وہ سہیر کی قبر پر بھی گئی تھی اور اب وہ باقاعدگی سے وہاں جا رہی تھی مگر تب بھی اس کی کیفیت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔اس کا غم ہی اتنا بڑا تھا کہ وہ ابھر نہیں پا رہی تھی۔ایمان نے اس کا بہت ساتھ دیا تھا دو راتیں مشعل کے ساتھ گزار کر ایمان بھی اپنے گھر چلی گئی تھی۔اب دن کو تو آتی تھی مگر رات کو اپنے گھر چلی جاتی تھی۔انیتا بھی سچ پتہ چلنے پر اپنی ماں کے ساتھ مشعل سے ملنے آئی تھی مگر اس کی حالت کے پیش نظر زیادہ بات نہیں ہوئی تھی۔ہاجرہ بیگم البتہ سلیمان صاحب کے سمجھانے سے اب کچھ سنبھل گئی تھیں اور مشعل کو بھی وقتاً فوقتاً سمجھا لیتی تھیں۔

موحد اور سلیمان صاحب سے مشعل کی ناراضگی ابھی بھی برقرار تھی۔

مشعل بات تو کر لو یار!"موحد نے ایک اور کوشش کی تھی۔مشعل لان" میں بیٹھی تھی جب موحد باہر سے آیا تھا۔

کیا بات کرنی ہے۔" مشعل نے بے تاثر انداز میں کہا۔"

کیوں ناراض ہو؟" موحد جانتا تھا کہ وہ سچ چھپائے جانے کی وجہ سے "
ناراض تھی۔

آپ جانتے تھے ناکہ سہیر نہیں رہے پھر بھی آپ نے مجھے اس شخص کے "
ساتھ بھیج دیا۔" مشعل نے شکوہ کیا تھا۔

مشعل ہم نے تمھیں بھیج دیا؟" موحد نے بے یقینی سے کہا۔"

تم ضد کر کے گئی تھی۔" موحد نے اسے یاد کروانا چاہا۔"

کیونکہ میں نہیں جانتی تھی کہ میرے شوہر کی موت کو مجھ سے چھپایا گیا"
ہے اور اس کے بھائی کو اس کا روپ دے کر میرے سامنے لایا گیا ہے مگر
آپ تو سچ جانتے تھے؟ آپ بابا آپ لوگوں کو سچائی کا اندازہ تھا۔" مشعل
نے غصے سے کہا۔

ہاں پر ہمیں تمھاری صحت سے زیادہ کچھ اہم نہیں لگا تھا۔" موحد نے "
صفائی پیش کی۔

میری عزت بھی نہیں؟" مشعل نے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ سوال کیا۔"

مشعل تم جانتی ہو ہم سب اس بات کے خلاف تھے اور امی کو بھی ایمان"

نے اسی لیے رکنے کا بولا تھا تاکہ تم ساحر بھائی کے ساتھ اکیلی نا ہو اور بابا نے

بھی اسی لیے انکار نہیں کیا تھا ورنہ وہ ماما کے بغیر نہیں رہتے یہ جانتی ہو تم۔

"پھر ساحر بھائی۔۔۔۔۔۔

ایمان؟ ایمان جانتی تھی یہ بات؟" مشعل نے بے یقینی سے"

پوچھا۔ موحد کو بول کر اب پچھتاوا ہو رہا تھا کیونکہ مشعل اب ایمان سے

بھی خفا ہو جائے گی۔

تمھارے اور ماما کے علاوہ ہم سب جانتے تھے۔" موحد نے نظریں"

چراتے کہا تھا اور مشعل بس شکایتی انداز میں بھائی کو دیکھتی اٹھ کر وہاں سے

چلی گئی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

موحد کچھ مطمین تھا کہ مشعل نے اس سے کچھ بات تو کی۔اسے اب امید تھی کہ جلد وہ مشعل کو منا لے گا۔ سلیمان صاحب اور ہاجرہ بیگم لاونج میں بیٹھے تھے اور موحد اپنے کمرے میں تھا۔ سلیمان صاحب ابھی آفس سے آئے تھے۔

ڈور بیل کی آواز پر وہ اٹھنے لگے تھے جب موحد نے انھیں بیٹھے رہنے کو کہا اور خود باہر چلا گیا۔

ہاجرہ تسبیح پڑھنے میں مصروف تھیں جب کہ سلیمان صاحب اخبار پڑھ رہے تھے۔جب نظر مین ڈور سے اندر آتے ساحر پر پڑی تھی۔ہاجرہ بھی اسے دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔ساحر نے بے ساختہ ان سے نظریں چرائی تھیں۔

آئی ایم سوری انکل آپ لوگوں کو ڈسٹرب کر رہا ہوں۔"ساحر نے سر"
جھکائے ہوئے کہا۔
نہیں بیٹا سوری کہنے کی ضرورت نہیں ہے تمھارا اپنا گھر ہے۔جب چاہو آ"
سکتے ہو۔"سلیمان صاحب نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔
نہیں انکل میرا یہاں آنا بلکل بھی ٹھیک نہیں ہے۔میں اور میرا چہرہ"
مشعل کی آنکھوں سے جتنا دور رہے گا اتنا ہی بہتر ہے۔خیر میں ایک
ضروری کام کے سلسلے میں آیا تھا۔مشعل کی ایک امانت تھی۔"ساحر نے
نظریں نا ملاتے ہوئے کہا تھا۔سلیمان صاحب اور ہاجرہ میں نظروں کا تبادلہ
ہوا۔
کون سی امانت؟"اس بار ہاجرہ نے بولا تھا اور ساحر کے جانب قدم بڑھا"
دیے۔
آئی ایم سوری آنٹی میں نے آپ سے بھی اپنا سچ چھپایا۔"ساحر نے"
معذرت خواہانہ انداز میں کہا۔

اٹس او کے بیٹا مجھے سارا سچ پتہ چل گیا ہے۔شکایت تھی پر اب نہیں ہے۔"
اس سب میں نا تمھارا قصور تھا نا منشا!"ہاجرہ نے اس کے سر پر ہاتھ
پھیرتے کہا۔
تم بتاؤ بیٹا کیا کہنا چاہتے تھے مشعل کی کیا امانت ہے؟"سلیمان صاحب"
نے ایک بار پھر سوال کیا۔
انکل یہ آفندی ہاؤس کے پیپرز ہیں۔وہاں سے آتے وقت مشعل نے کہا"
تھا کہ وہ گھر اس کا نہیں ہے۔۔۔جب کہ سہیر کی بیوی ہونے کے ناطے وہ
"گھر مشعل کا ہے۔
لے جاؤ اپنے کاغذات اپنے ساتھ مجھے تمھارا کوئی احسان نہیں چاہیے۔""
مشعل نے سیڑھیوں پر کھڑے کھڑے بلند آواز میں کہا تھا۔موحد نے کچھ
کہنا چاہا جب ساحر کی بات نے اس کے قدم روک دیے۔

اسے جو کہنا ہے کہنے دو شاید ایسے اس کا دل ہلکا ہو"

جائے۔۔۔۔۔۔۔"ساحر نے دبے لہجے میں کہ تھا جو موحد اور سلیمان

صاحب نے ہی سنا تھا۔ مشعل اپنی بات کہہ کر نیچے چلی آئی تھی۔

کیوں لائے ہو یہ پیپر زتا کہ یہ ثابت کر سکو کہ کتنے عظیم ہو"

تم۔۔۔۔۔۔"مشعل نے ایک بار پھر سخت لہجے میں کہا تھا۔

یہ تمھارا حق ہے۔میں صرف اپنے اوپر عائد یہ ذمہ داری پوری کرنے آیا"

تھا۔"ساحر نے بے تاثر چہرے کے ساتھ کہا تھا۔

انکل سہیر کی وصیت کے مطابق اگر وہ شادی کرتا ہے تو اس کی ساری"

پراپرٹی کا پچاس فیصد اس کی وائف کا ہو گا اور اگر اسے کچھ ہو جاتا ہے تو اس

کی ساری پراپرٹی اس کی وائف کی ہو گی۔"ساحر کی بات پر سب نے بے

ساختہ ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔ساحر ہاتھ میں پکڑا وہ انوالپ

سلیمان صاحب کی جانب بڑھایا تھا۔

یہ آفندی ہاؤس کے پیپرز ہیں۔ باقی سہیر کے حصے کی پراپرٹی کچھ دونوں" تک مشعل کے نام ٹرانسفر ہو جائے گی۔ "سہیر کی بیوی ہونے کے ناطے ہر چیز پر مشعل کا حق ہو گا۔"

بیوی نہیں بیوہ!" مشعل نے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا اور یہ لفظ" ساحر کے دل پر تیر کی طرح چھبا تھا۔ مگر اس نے کوئی جواب نا دیا تھا۔

مجھے کچھ نہیں چاہیے لے جاؤ یہ سب!" مشعل نے پھر مداخلت کی تھی۔" یہ تمھارا حق ہے اب اس کے بعد تم اس پراپرٹی کے ساتھ کیا کرتی ہو کیا" نہیں یہ تمھاری مرضی ہے۔ چاہے تو اپنا حق استعمال کرو اور چاہو تو کسی خیراتی ادارے کو دے دو۔ اٹس آپ ٹو یو!" ساحر نے کندھے اچکاتے کہا تھا۔ سلیمان صاحب کو اس کی بات پر حیرت ہوئی تھی۔ اگر وہ یہ سب مشعل کو نا بھی دیتا تو کسی کا نا اس طرف خیال جاتا اور نا کوئی اس سب کی ڈیمانڈ کرتا اور وہ خود آ کر سب مشعل کو سونپ دیتا ہے اور ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ نہیں چاہیے تو خیرات کر دو۔

ساحر کی بات پر مشعل کے ماتھے پر بل گہرے ہوئے تھے۔

جب دنیا کے سامنے سہیر بننے کا شوق ہے تو اس کی محنت کی کمائی کو بھی" خود سنبھالو۔" مشعل نے ایک بار پھر تلخ لہجے میں کہا۔

سہیر کی محنت کی کمائی میں کسی کو سونپ بھی نہیں رہا آفس میں خود" سنبھالوں گا البتہ سہیر کے حصے کا پرافٹ یا لاس تمھارے اکاؤنٹ میں ہی جائے گا۔" ساحر نے پر سکون انداز میں کہا تھا۔

اتنی مہربانی کی ضرورت نہیں ہے باپ زندہ ہے میرا ابھی۔" مشعل نے" پھر غصے سے کہا تھا۔

ساحر بیٹا یہ آپ کی وراثت ہے مشعل کو اس میں سے کچھ نہیں چاہیے۔" شوہر نہیں رہا تو ان چیزوں کی کیا حیثیت۔" ہاجرہ بیگم نے افسردہ لہجے میں کہا۔

میں احسان نہیں کر رہا آنٹی یہ حق ہے مشعل کا یہ سب۔۔۔۔اگر کبھی" بیچنے کا خیال آیا تو میں واپس سب خرید لوں گا۔۔۔۔ مگر کم سے کم مجھے یہ

گلٹ تو نہیں ہو گا کہ میں نے مشعل کا حق کھایا ہے۔" ساحر نے سر جھکائے کہا تھا اور قدم واپسی کے لیے اٹھائے تھے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سمیع اور شان آفس میں تھے جب فواد سے بات کر کے اسے ساحر کے فیصلے کے بارے میں پتہ چلا تھا تو اسے بے انتہا حیرت ہوئی تھی۔

ساحر سر اتنا احمقانہ فیصلہ کیسے کر سکتے ہیں؟" سمیع نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔

کیا کر دیا ہے۔ کل تک تو آپ ان میں آئی تبدیلی سے کافی مطمئن تھے؟" شان نے نا سمجھی سے کہا۔

وہ انسان اپنے ہر روپ میں ہی نا قابل یقین اور نا قابل سمجھ ہے۔۔۔وہ" کچھ بھی کر سکتا ہے مگر اتنی بڑی بے وقوفی؟" سمیع نے پھر بالوں میں ہاتھ چلاتے کہا۔

کیا کیا ہے؟" شان نے پھر استفسار کیا۔"

انھوں نے سہیر سر کے حصے کی پراپرٹی مشعل بھابھی کے نام ٹرانسفر کر دی۔" سمیع نے اخبار پڑھنے والے انداز میں کہا۔" دی

میں جانتا تھا جلدی بدیر یہ ہو گا۔اور اس میں اتنی پریشانی والی کیا بات ہے۔" شان نے بے فکرانداز میں کہا۔"

تمھیں اندازہ بھی ہے سہیر سر نے اس سب کے لیے کتنی محنت کی تھی۔" سمیع نے حیرت سے سوال کیا تھا۔"

ہاں مگر یہ وصیت ہے ان کی اور آپ جانتے ں ہیں ساحر سر کے لیے" سہیر سر کی بات پتھر کی لکیر ہے۔اور اگر ایسا کر کے ہی انھیں سکون ملتا ہے

تو ایسا ہی سہی آپ اس سلسلے میں ان سے کوئی بات نہیں کریں گے۔" شان نے سمیع سے کہا تھا۔

اچھا نہیں کر رہا۔۔۔۔" سمیع نے واپس بیٹھتے کہا۔"

تم نے اس آدمی کی انفارمیشن نکلوالی۔" سمیع نے بات کا رخ بدلا تھا۔ "

لگایا ہوا ہے اپنے آدمیوں کو۔" شان نے سوچتے ہوئے کہا۔"

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

اگر میرا حق دینے کا اتنا ہی شوق ہے تو بس میرے چند سوالوں کے جواب" دے دو۔" مشعل کے طنزیہ انداز میں منت کا تاثر تھا۔ مشعل کی بات نے

اس کے قدموں کو روکا تھا۔وہ پلٹ کر مشعل کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔

اس دن تم زخمی تھے گولی بھی تمھیں لگی تھی پھر سہیر کیسے ؟"سوال" کرتے ہوئے مشعل نے اس وقت کو یاد کرتے پھر سے سوال کیا تھا۔اس کی آنکھوں میں ایک بار پھر آنسو آ گئے تھے۔

زخمی تو ہم تینوں ہوئے تھے مشعل !"ساحر نے بے تاثر چہرے کے " ساتھ کہا۔

ہاں مگر تم زیادہ زخمی تھے تمھاری گاڑی آئی تھی ہماری گاڑی کے راستے " میں پھر تمھاری موت کو سہیر نے کیسے گلے لگا لیا؟"مشعل کے سوال پر ساحر نے حالی نظروں سے مشعل کو دیکھا تھا۔

ہم دونوں کو گولی لگی تھی۔سہیر کو گولی اس کے دل پر لگی تھی اور " وہ۔۔۔۔۔۔"اس نے خود کو کمپوز کرتے بات جاری رکھی

میں نے تو اپنی طور پر پوری کوشش کی تھی۔۔۔۔۔۔ مگر قسمت کو کچھ "
اور منظور تھا۔۔۔۔۔ اگر میرے بس میں ہوتا تو موت تو کیا ایک کانٹا بھی
سہیر کو نا چبھنے دیتا۔۔۔۔۔ اپنے سامنے اسے جاتے ہوئے دیکھا ہے میں
نے اپنے ہاتھوں سے اس کی قبر پر مٹی ڈالی ہے۔۔۔۔ کبھی دیکھا ہے کسی کو
اپنا آپ دفناتے ؟ اپنی ہی قبر پر بیٹھ کر روتے ؟ میں نے دفنایا ہے خود کو اور
اپنی ہی قبر پر بیٹھ کر رویا بھی ہوں۔ "آنسو ضبط کرتے وہ کہہ کر وہاں سے
فوراً نکل آیا تھا شاید وہ اپنے آنسو کسی کو دیکھانا نہیں چاہتا تھا۔ پیچھے مشعل
حالی الذہنی کی حالت میں کتنے پل وہیں کھڑی رہی مگر اس کے سوالوں کا
کوئی واضح جواب اسے ابھی بھی نا ملا تھا۔

مشعل میرے بچے اب بھی خفا ہیں مجھ سے ! "سلیمان صاحب نے اس "
کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا۔

بابا کیا نہیں ہونا چاہیے ؟ "مشعل نے آنسو ضبط کرتے کہا۔ "

آپ کے بابا مجبور تھے میری بچی میں نہیں آپ جو کھو سکتا تھا اور آپ کی" حالت ایسی نا تھی کہ آپ پر زور زبردستی کرتا۔۔۔۔۔یا آپ کو سچ بتاتا۔۔۔۔۔"سلیمان صاحب نے اسے سینے سے لگاتے کہا۔ تبھی وہاں ایمان آئی تھی جسے دیکھ کر مشعل کا غصہ ایک بار پھر امڑ آیا تھا۔وہ مشعل کو سخت نظروں سے دیکھتی وہاں سے چلی گئی تھی۔

کچھ ہوا ہے کیا؟"ایمان نے موحد سے پوچھا۔ "

اس بات پر خفا ہے کہ سب نے اس سے سہیر بھائی کا سچ چھپایا اور ساحر کو" "سہیر بنانے کا ناٹک کیا۔

مجھ سے بھی؟"ایمان نے پرامید لہجے میں پوچھا تھا مگر مشعل کی آنکھوں" کا تاثر اسے سب بتا گیا تھا۔موحد نے فقط اثبات میں سر ہلایا۔

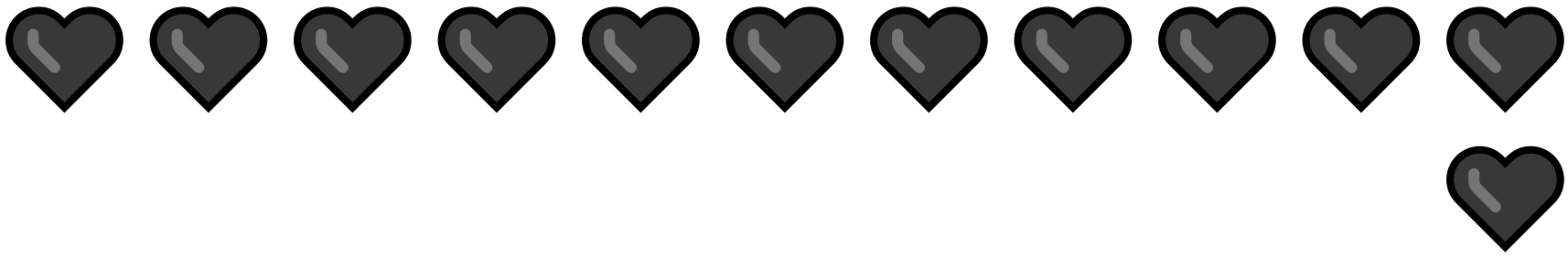

وہ مشعل کے کمرے میں آئی تھی جہاں مشعل بازو آنکھوں پر رکھے لیٹی ہوئی تھی۔ایمان اچھے سے جانتی تھی کہ یہ انداز مشعل کا ناراضگی دیکھانے والا انداز ہے۔

مشی میری جان!"ایمان اس کے پاس آتی اس کے قریب ہی لیٹ گئی" تھی۔مگر مشعل کے وجود میں کوئی حرکت نا ہوئی۔

بات کرو نا مجھ سے مشی!"ایمان نے منت کرتے کہا اور مشعل کا بازو" اس کی آنکھوں سے ہٹانا چاہا۔

چھوڑ دو مجھے ایمان!"مشعل نے غصے اور ناراضگی کا بھرپور اظہار کیا" ہے۔

مانی یار تمھاری ناراضگی جائز ہے پر جو ہوا وہ وقت اور حالات کی ضرورت تھی۔"ایمان نے اٹھ کر بیٹھتے کہا۔

"کیا وقت اور حالات کی ضرورت تھی مجھ سے میرے شوہر کی موت کو مخفی رکھنا اور اس بہروپیے کے ساتھ بھیج دینا ضرورت تھی حالات کی؟"

مشعل نے تر آنکھوں سے ایمان کے برابر بیٹھتے کہا۔

"مشعل پہلی بات وہاں جانے کی ضد تمھاری تھی جو تم نے مریم لغاری کی باتوں میں آتے کی تھی کیونکہ وہ بھی نہیں جانتی تھی کہ مرنے والا ساحر نہیں سہیر بھائی تھے۔"

"مشعل نے بے یقینی سے نفی میں سر کیا؟اس ماں سے بھی سچ چھپایا گیا۔" ہلایا۔

"ایمان نے نا تم اس عورت کے لیے نرم گوشہ کیوں رکھتی ہو مشعل؟" سمجھی سے سوال کیا۔

بات مت بدلو ایمان تم جانتی تھی ناں سب جانتے تھے پھر بھی مجھ سے "
سچ چھپایا اور اس انسان کے ساتھ مل کر مجھے دھوکہ دیا۔۔۔۔تم جانتی تھی
"کہ وہ شخص۔۔۔۔

اس انسان کے ساتھ نہیں ملا کوئی بھی مشعل اسے تو سب نے مجبور کیا تھا"
"تمھارے سامنے سہیر بن کر آنے کو۔۔۔۔۔

مجبور اچھا مزاق ہے وہ پہلے بھی سہیر بن کر میرے سامنے آیا تھا اس کے "
لیے تو یہ موقع غنیمت تھا۔" مشعل نے تلخ لہجے میں کہا۔
مشعل جب سے تمھیں ہوش آیا کیا ایک بار اس نے آنکھ اٹھا کر تمھیں "
دیکھا ہے؟ تم سے ملنے اپنی مرضی سے آیا ہے؟ تمھارے اس گھر میں رہتے
ہوئے تو وہ شخص خود اپنے گھر سے باہر رہا ہے۔۔۔۔۔ تمھیں لگتا ہے کہ
سب نے بنا سوچے سمجھے یہ سب کیا ہے تو مشعل انکل موحد بھائی ساحر سے
مسلسل رابطے میں تھے اس کے گھر آنے جانے ہر بات سے وہ لوگ واقف
تھے۔۔۔۔۔۔۔اسی لیے میں نے آنٹی کو رکنے کو بولا اور اسی وجہ سے

انکل نے انکار نہیں کیا۔۔۔۔ساحر بھائی نے سہیر بن کر جو جو کیا ہے وہ اس سے کروایا گیا ہے۔وہ انسان جو جینا چھوڑ چکا ہے مشعل وہ کسی موقع کا کیا فایدہ اٹھائے گا۔وہ جیسے بھی تھے مشعل یہ تو تم بھی جانتی ہو کہ کردار کا برا نہیں تھا ناہی کبھی اس نے تمھیں لے کر کوئی بھی حد کراس کی ہے۔"

ایمان نے بولنا شروع کیا تو بولتی چلی گئی اور مشعل لاجواب ہو گئی کیونکہ ساحر کے بارے میں ایمان سب سچ ہی کہ رہی تھی۔یہ تو مشعل تھی جو اسے خود سے بات کرنے پر مجبور کر رہی تھی خود اس کے سامنے رہنا چاہتی تھی۔

دیکھو مشی کبھی کبھی حالات کے مطابق غلط فیصلے لینے پڑتے ہیں۔ تمھارا" بار بار بے ہوش ہونا خطرناک تھا مشعل تم کو اندازہ بھی ہے تم کہاں سے لوٹی ہو؟ڈاکٹرز تمھاری زندگی کے بارے میں ناامید ہو چکے تھے مشعل ایسے میں جب تمھیں ہوش آیا تو تمھیں صرف سہیر کو اپنے سامنے دیکھنا

تھا۔۔۔ہم اور کیا کرتے ؟"ایمان اس کے سامنے گھٹنہ موڑے وہیں فرش پر بیٹھ گئ۔ مشعل بے آواز آنسو بہاتی اپنی دوست کو دیکھتی رہی۔

"مشی اب انکل سے بھی ناراضگی ختم کر دو تم نہیں جانتی انھوں نے کتنی تکلیف سہی ہے دو ماہ سب بھولے ہاسپیٹل میں دھکے کھاتے رہے ہیں تمھارے لیے۔"ایمان کی بات پر مشعل کے رونے میں شدت آئی تھی۔

"میری مشی میری بات مان کے انکل کے پاس چلے گی ناں !"ایمان نے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لے کر اس کے آنسو صاف کرتے کہا۔ جس پر مشعل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

وہ ایمان کے ساتھ باپ اور بھائی کے پاس آئی تھی اور ان کے سینے سے لپٹ کر بے انتہا رو دی تھی۔

"بیٹا ہم بہت ڈر گئے تھے ہمیں لگا اس حادثے کے بعد سہیر کی طرح تمھیں بھی کھو دیں گے بیٹا۔۔۔ڈاکٹرز اور تمھاری حالت نے ہمیں بہت ڈرا دیا تھا۔ڈاکٹرز کا ہی کہنا تھا کہ کسی صورت تمھیں سہیر کی موت کا نا بتایا

جائے اور ایسے میں ڈاکٹرز کے کہنے پر ہی ساحر کو سہیر بنا کر تمھارے سامنے لایا گیا۔۔۔ہم تمھیں دھوکے میں نہیں رکھنا چاہتے تھے مگر حالات کی ضرورت کے تحت وہ سب ہوا ہم نے سوچا کہ جب تم سنبھل جاؤ گی تو تمھیں سچ بتا دیں گے مگر تم نے سہیر کے ساتھ جانے کی ضد کر دی اور تمھاری طبیعت بھی بگڑ گئی اس لیے ہم سب پریشان ہو گئے۔۔۔ساحر خود ایسا کچھ نہیں چاہتا تھا اس نے صاف انکار کر دیا تھا مگر ہماری مجبوری کے لیے اس نے یہ قدم بھی اٹھ لیا۔۔۔۔"انھوں نے مشعل کو سب بتا دیا۔ غلطی نا تمھاری تھی اور نا باقی سب کی بس وقت غلط تھا۔"ایمان نے اس" کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا۔

ہاں اب میری پیاری بہن اس بات کو لے کر ہم سے خفا تو نہیں۔۔۔۔ہم" ایک پل کو بھی تم سے انجان نہیں ہوئے۔"موحد نے بھی موقع کا فایدہ اٹھاتے مشعل سے صلہ کر لی تھی۔

ویسے مشعل ساحر بھائی کے ساتھ تم نے دیادتی کر دی. تمھیں ان پر ہاتھ "
نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔"موحد کو ساحر کا حیال آیا تو کہہ دیا مگر مشعل کی
آنکھوں میں غصے کو دیکھتے لب ہونٹوں پر رکھتے خاموش ہونے کا اشارہ
کرنے لگا۔

وہ شخص آپ لوگوں کو بیچارہ کیوں لگتا ہے۔مانا کہ اس نے اپنا بھائی کھویا"
ہے مگر میں نے اپنے شوہر کو کھویا ہے پھر بھی آپ کو اس کی فکر اس کا دکھ
نظر آتا ہے۔" مشعل نے ایک بات پر آنسو بہاتے شکائیت کی۔

نہیں بیٹا ایسا نہیں ہے ہمارے لیے تم سے بڑھ کر کچھ نہیں موحد تو بس "
اس لیے کہہ رہا تھا کہ ساحر نے یہ سب ہمارے کہنے پر کیا ہے جب کہ وہ
بہت مشکل وقت سے گزرا ہے پھر بھی ہمارے لیے اس نے یہ سب کیا
کیونکہ اپنوں کھونے کا دکھ وہ بہتر سمجھ سکتا ہے۔" سلیمان صاحب نے بھی
ساحر کی جانب سے مشعل کا دل صاف کرنا چاہا۔

بیٹا سہیر کی موت کی خبر سے بزنس ولڈ میں ہلچل سی مچ گئی تھی اس سے" منسلک کمپنیاں اپنے اپنے ہاتھ کھنچنا چاہتی تھیں جو کہ سہیر کے دشمنوں کے لیے خوش آیند بات تھی بس اس لیے انیتا اور فواد سر نے آفندی کنسٹرکشن کی ساکھ کو بچائے رکھنے کے لیے یہ خبر پھیلادی کہ مرنے والا سہیر آفندی نہیں اس کا جڑواں بھائی ساحر ہے۔۔۔۔۔دنیا کی نظر میں آج بھی ساحر ہی سہیر ہے۔" سلیمان صاحب نے اسے ساری بات بتادی تھی۔

ZNZ Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

انیتا سے جواد کی ناراضگی ختم ہو گئی تھی۔اب انیتا اسے وقت دینے لگی تھی اور اس کی ضروریات کا بھی کسی حد تک خیال رکھنے لگی تھی۔جوادان دنوں

اپنے ددیال گیا ہوا تھا جہاں اس کی دادی اس کی شادی سے ناراض تھی کیونکہ وہ جواد کی شادی اپنی پوتی سے کروانا چاہتی تھی مگر جواد کی ضد پر وہ شادی پر راضی تو ہو گئی تھیں مگر دل سے وہ خوش نا تھیں۔اور اب جواد ان کی طبیعت کی خرابی کا سن کر وہاں گیا ہوا تھا جب کہ انیتا اس کے ساتھ نہیں جا پائی تھی کیونکہ کچھ دنوں میں مسٹر ایڈرین جان واپس آنے والے تھے اور ایسے میں انیتا کو موجود ہونا ضروری تھا۔

وہ آج جلدی آفس آئی تھی اور ابھی سب ایچ اوڈیز کو اپنے سامنے بیٹھائے بریف کر رہی تھی اس نے ان سب کو اپنے کام جلد سے جلد نبھٹانے کی جو ڈیڈ لائن دی تھی اس کا آج آخری دن تھا اور ساحر بھی آفس آنے والا تھا انیتا جانتی تھی کہ ساحر چھوٹی چھوٹی خرابیوں کو بھی جانچ لیتا ہے اس لیے اس نے سب ایمپلائز کو اچھے سے سمجھا دیا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

آج آفندی کنسٹرکشنز میں عجیب ہلچل سی تھی۔سارے سٹاف کرالرٹ کر دیا گیا تھا کہ ساحر آفندی آج آفس آرہا ہے۔آفس کا تقریباً سارا ہی سٹاف یہ بات جانتا تھا کہ سہیر آفندی مر چکا ہے مگر چونکہ وہ آفندی کنسٹرکشنز کے وفادار تھے اس لیے انیتا اور فواد کے پلان پر چلتے سب نے ہی اسی بات کو پلے سے باندھ لیا تھا۔مگر آج ساحر آفندی کے آفس آنے کی خبر نے انھیں چوکنا کر دیا تھا کیونکہ اتنا تو وہ بھی جانتے تھے کہ سہیر کے علاوہ کوئی بھی طاقت ساحر آفندی کو کنٹرول نہیں کر پاتی۔اور پھر اتنے بڑے حادثے کے بعد ساحر کتنا تلخ ہو گیا تھا اس کا اندازہ بھی سب کو ہی تھا۔

وہ صبح ہی آفس کے لیے تیار ہوتا ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھا تھا۔بہت سے پرانی یادوں سے دامن بچاتا وہ جلد سے جلد وہاں سے جانا چاہتا تھا۔رشید بابا اسے ایسے دیکھ کر کافی خوش اور مطمئن تھے۔شان اس کے ناشتہ ختم کرنے کا انتظار کر رہا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

پچھلے کچھ دنوں سے مشعل کسی حد تک سنبھل گئی تھی۔یا پھر اپنوں کے سامنے سنبھلنے کا ناٹک کر رہی تھی۔سہیر کی یادیں ہمہ وقت اس کے ساتھ ہی تھیں۔اس نے سہیر کے ساتھ بہت کم وقت گزارہ تھا مگر جتنا بھی وقت تھا اس نے سہیر کے لیے اس کے دل میں جو مقام اور عزت پیدا کر دی تھی

وہ پیدا ہونے میں لوگوں کو سالوں لگ جاتے تھے۔وہ روز کی طرح آج پھر سہیر کی قبر پر آئی تھی۔

"سہیر آپ ہمیشہ کہتے تھے ناں کہ ہم دونوں کے لیے صرف آپ کا پیار ہی کافی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے کبھی آپ سے پیار کا اظہار نہیں کیا تھا سہیر مگر اب مجھے احساس ہو رہا ہے سہیر کہ کاش میں آپ سے کہہ دیتی کہ آپ میرے لیے کتنے اہم تھے۔" مشعل سہیر کی قبر کو چھوتی اس سے باتیں کرنے لگی۔

"میں ہمیشہ کہتی تھی کہ سہیر کے پیار میں وہ جنون نہیں جو مجھے چاہیے تھا مگر سہیر میں غلط تھی۔۔۔۔آپ کے پیار میں وہ طاقت تھی کہ اب جب آپ نہیں ہیں تو مجھے آپ کی کمی اور اپنے نقصان کا احساس ہو رہا ہے سہیر۔ اگر آپ کے پیار میں وہ طاقت نا ہوتی تو آپ کے جانے کی اتنی اذیت نا ہوتی کہ اپنی ہی زندگی دوبھر لگنے لگے۔" وہ آنسوؤں کے ساتھ مسکراتی سہیر

کے لیے اپنے احساسات کا اظہار کر رہی تھی۔ مگر اس کے چلے جانے کے بعد۔

ساحر جو ابھی قبرستان میں داخل ہوا تھا مشعل کو دیکھتا وہیں رک گیا تھا۔ وہ آفس جانے سے پہلے یہاں آیا تھا۔ مگر مشعل کی موجودگی میں وہ آگے نہیں گیا۔ مشعل کی آواز اس خاموشی میں وہ آرام سے سن پا رہا تھا۔ وہ کچھ دیر سوچتا وہاں سے پلٹ کر واپس آیا تھا اور اسے پلٹ کر جاتے مشعل نے بھی دیکھا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ وہ باقاعدگی سے قبرستان آتا ہے اور گزشتہ روز وہ رات اسے قبرستان میں بیٹھا دیکھ بھی چکی تھی جب وہ موحد کے ساتھ باہر نکلی ہوئی تھی جو اس کا موڈ بحال کرنے اسے باہر لایا تھا اور مشعل نے نا جانے کس احساس کے تحت یہاں آنے کی بات کی تھی مگر یہاں آ کر اس نے رات گیارہ بجے ساحر کو قبر کے پاس بیٹھے دیکھا تھا جو شاید اپنے بھائی کو اپنے سامنے تصور کرتے اس سے ایسے باتیں کر رہا تھا جیسے جس کو مخاطب کر رہا تھا وہ اس کے سامنے موجود ہو۔

وہ گھر آئی تھی جہاں ایمان اس کے انتظار میں بیٹھی تھی۔

تم آگئی مشی!"ایمان نے اسے دیکھتے ہی پوچھا۔"

وہاں تو مرنے والے رہتے ہیں مانی اور میں ابھی زندہ ہوں۔"ایمان نے"

اداس مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔اور کچن کی جانب بڑھ گئی تھی۔

تم بھی مشی کچھ بھی بولتی رہتی ہو۔"ایمان نے اس کے پیچھے کچن میں"

جاتے ہوئے کہا تھا۔

میں تو یہ کہہ رہی تھی کہ تم جلدی لوٹ آئی آج۔"ایمان نے کچن کے"

دروازے میں کھڑے ہوتے کہا۔

ہاں ارادہ تھا کچھ اور دیر وہاں رکنے کا مگر ساحر وہاں آ گیا تھا۔۔۔اور شاید" مجھے دیکھ کر پلٹ گیا۔" مشعل نے گلاس میں پانی انڈیلتے کندھے اچکاتے کہا تھا۔

ہاں عمار بتا رہا تھا وہ آج سے آفس جوائن کر رہے ہیں شاید اس سے پہلے" اپنے بھائی کی قبر پر جانا چاہتے ہوں گے۔" ایمان نے صبح عمار سے ہونے والی گفتگو کو یاد کرتے کہا۔

جوائن کر رہا ہے مطلب؟ پہلے آفس نہیں جاتا تھا کیا؟" مشعل نے پانی کا" گھونٹ بھرتے سرسری انداز میں پوچھا۔

ان کی حالت ایسی تھی ہی نہیں کہ وہ آفس جوائن کر سکتے!" ایمان نے" تبصرہ کیا۔

کیوں؟" مشعل نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا۔"

مشی یار ساری باتیں چھوڑ ایک کپ چائے پلادے۔"ایمان نے بات" بدلنے کی غرض سے کہا تھا۔جس پر مشعل ماتھے پر بل ڈالے اسے گھورتی رہی۔

پلیز نا مشی اتنے دنوں بعد فرمائش کر رہی ہوں۔"ایمان نے منت کرتے" کہا تھا۔

اچھا بنا دیتی ہوں۔"مشعل نے ہار مانتے ہوئے چائے کے لیے پانی چڑھا" دیا۔ہاجرہ جو کچن کی جانب آ رہی تھیں وہیں سے لوٹ گئیں ان کے لیے مشعل کا ایسا نارمل انداز خوش آئیند بات تھی۔

مشعل چائے بناتی ایمان کے ساتھ باہر لان میں لگے پام ٹری کے نیچے آ بیٹھی تھیں۔دھوپ چھاؤں کا یہ امتزاج بہت بھلا محسوس ہو رہا تھا۔نومبر کا آغاز ہو چکا تھا۔اور موسم سرما کا باقاعدہ آغاز ہو گیا تھا۔

مانی!"مشعل نے کپ کے کنارے پر انگلی پھیرتے اسے پکارہ تھا۔"

ہمم۔۔۔۔"ایمان نے فقط ہنکار بھرا تھا۔"

تم کچھ کہہ رہی تھی ساحر کی حالت کے بارے میں۔۔۔۔اس حادثے "
کے بعد کیا ہوا تھا؟" مشعل نے پھر سر اسی موضوع کو چھیڑا تھا جس کو
ایمان بدلنا چاہ رہی تھی۔
کیا ہونا تھا مشعل؟ اپنے بھائی کو کھو کر اس دیوانے پر کیا بیتی یہ جاننا ہے؟""
ایمان نے استہفامیہ انداز میں اسے دیکھا تھا۔
ہاں سب کچھ !" مشعل نے اپنی بات پر زور دیا۔"
تو پہلے تم بتاؤ کہ اس دن جب تم سہیر بھائی کے ساتھ گئی تھی کیا ہوا تھا۔"""
مشعل نے سوال در سوال کیا تو مشعل ایک بار پھر ماضی کے بند دریچوں کو
کھولتی گزشتہ واقعات کو یاد کرنے لگی۔
میں اس رات ایک برے خواب سے ہڑبڑا کر اٹھی تھی جس میں میں نے "
خود کو ایک مردہ خانے کے سامنے شکستہ حالت میں دیکھا تھا۔ میں بہت ڈر
گئی تھی رات بھر سو نہیں سکی تھی شاید یہ آنے والے دن میں رونما ہونے
والے واقعے کا اشارہ تھا۔ صبح سب کے ساتھ بیٹھی میں اس خواب کے اثر

سے نکل چکی تھی۔جب سہیر نے بابا کو کال کی تھی اور ان سے مجھے اپنے ساتھ لے جانے کی فرمائش کی تھی۔اور بابا نے ہامی بھر لی میں خوشی خوشی تیار ہوتی بابا کے ساتھ سہیر کے آفس چلی گئی جہاں سے سہیر اور میں ایک "ساتھ جانے والے تھے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر آفس پہنچا تھا۔جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا تھا ہر طرف ایک نامحسوس سی ہلچل مچ گئی تھی۔ایمپائرز اشتیاق سے اپنے باس کو دیکھ رہے تھے جس کی ابتر حالت کے قصے آفس میں گردش کر رہے تھے مگر آج تقریباً تین ماہ بعد ایسا محسوس ہوا تھا کہ اس آفس کو اس کے سربراہ کا سایہ نصیب ہوا ہے۔سمیع چپ چاپ کھڑا کونے میں اس منظر کو دیکھ کر سہیر کو یاد کر رہا

تھا۔اسے ایسا لگا کہ اس کا محسن اس کا سہیر سر جیسے لوٹ آیا ہے۔وہ سر جھٹکتا خود کو کمپوز کرنے لگا۔

آفس میں قدم رکھتے ہی ساحر کو اپنے سینے میں عجیب گھٹن سی ہوئی تھی۔وہ یہاں آنا نہیں چاہتا تھا مگر اسے آنا پڑا اسے پھر وہ کرنا پڑا تھا جو وہ کرنا نہیں چاہتا تھا۔ایک دور تھا جب وہ صرف وہی کرتا تھا جو وہ کرنا چاہتا تھا مگر وقت کے ساتھ ساتھ اس کے حالات بدل گئے تھے اور شاید وہ خود بھی۔سہیر کی ایک ایک یاد ایک بار پھر اس پر حملہ آور ہو رہی تھی۔اسے لگا جس کیفیت سے وہ دو تین دن پہلے ابھرا تھا وہ پھر اس پر طاری ہو رہی ہے۔ایمپلائز اسے گریٹ کر رہے تھے مگر وہ کسی ٹرانس کی کیفیت میں چلتا اپنے اور سہیر کے مشترکہ آفس کی طرف آیا تھا جہاں آج بھی باہر سہیر کے نام کی پلیٹ اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جگمگا رہی تھی۔وہ اس نام پر ہاتھ پھیرتا جیسے اپنے بھائی کے لمس کو محسوس کرنا چاہتا تھا۔

ہیلو سر!"اس کی سیکٹری نے آگے کر اسے گریٹ کیا تھا۔"

میں آفس میں ہوں میک شیور جب تک میں نا کہوں کوئی مجھے ڈسٹرب نا" کرے۔" وہ کہہ کر آفس میں آگیا اور سہیر کی کرسی پر بیٹھا اسے یاد کرنے لگا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

فلیش بیک !

سلیمان صاحب اسے اپنے ساتھ آفندی کنسٹرکشن کے آفس چھوڑنے آئے تھے جہاں راستے میں ہی انھیں کوئی ایمپارٹینٹ کال آئی تھی اور وہ مشعل کو آؤٹ ڈور پارکنگ میں اتارتے چلے گئے تھے۔ مشعل سہیر کو فون کر کے اپنے آنے کی اطلاع دینے کے لیے فون نکالا تھا اور سر جھکائے فون

میں مصروف وہ آگے بڑھی تھی جب ایک انجان انسان اس سر ٹکرایا تھا۔ مشعل نے ناگواری سے اس کو دیکھا تھا۔ "آئی ایم سوری میڈم جی!" وہ خستہ حال حلیے والا آدمی معافی مانگتا وہاں سے نکل گیا تھا۔اور مشعل سر جھٹکتی اندر چلی گئی تھی۔ جہاں انیتا عمار اور سہیر سے ملنے کے بعد اس نے کچھ دیر سہیر کے آفس میں بیٹھ کر ہی اس کے فارغ ہونے کا انتظار کیا تھا۔ آفس میں سہیر نے اسے سب سے اپنی وائف کے طور پر انٹروڈیوز کروایا تھا۔سب اس سے پرتپاک انداز میں ملے تھے۔وہاں سے فارغ ہو کر وہ دونوں اپنے سفر پر نکل آئے تھے۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں سہیر؟" موٹروے تک آتے مشعل نے کوئی چوتھی دفع یہ سوال کیا تھا۔

"مشعل میں نے آپ کے لیے ایک خوبصورت سا پینٹ ہاؤس لینا چاہتا ہوں بس وہی دیکھانے کے لیے آپ کو اپنے ساتھ لایا ہوں۔اگر پسند آگیا

تو ہم لے لیں گے۔آپ کو پینٹ ہاؤس بہت پسند ہے ناں!"سہیر نے مشعل کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔

اسلام آباد میں پینٹ ہاؤس؟"مشعل نے اشتیاق سے پوچھا۔"

جی آپ کے ناولز کی طرح کا تو نہیں پر اچھا خاصہ پینٹ ہاؤس مل جائے گا۔"

آپ کے فیورٹ مال کے ٹاپ فلور پر!"سہیر نے مسکرا کر اسے آگاہ کیا۔

مگر اس کے لیے یہاں پر کیوں آئے ہیں؟"مشعل نے نا سمجھی سے"

پوچھا۔

وہ تو بس میں آپ کے ساتھ تھوڑا ٹائم سپینڈ کرنا چاہتا تھا اور یہاں دور کسی"

"خاموش خوبصورت جگہ جانا چاہتا تھا۔

اچھا اور میرا پینٹ ہاؤس؟"مشعل نے اترا کر پوچھا سہیر کی توجہ اور پیار"

اسے اپنے اوپر رشک کرنے پر مجبور کر دیتا تھا۔

وہ واپسی پر دیکھیں گے۔"سہیر نے اس کا ہاتھ تھامتے کہا تھا۔وہ دونوں" خوش گوار انداز میں باتیں کر رہے تھے جب اچانک سہیر کے فون پر کال آنے لگی۔

آئی ہیو ٹو ٹیک دس! ساحر کی کال ہے۔"سہیر نے کہہ کر کال ریسیو کی اور" کان میں لگی بلوٹوتھ ڈیوائس میں جو سننے کو ملا وہ اسے پریشان کر گیا تھا۔

یہ کیا کہہ رہے ہو؟"سہیر نے چلا کر کہا۔"

ZNZ Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

شان نے اس کے کمرے میں آتے جو خبر اسے دی تھی اس نے ساحر کے جسم سے جیسے جان نکال لی تھی۔وہ اپنی کیفیت اور خواب کے تاثر کو زائل

کرتا فوراً اٹھا تھا اور باہر کی جانب بھاگا تھا۔اور ساتھ ہی فون سہیر کو ملانے لگا۔جو اس نے تیسری بیل پر اٹھایا تھا۔

سہیر کہاں ہو تم؟"اس نے چھوٹتے ہی پوچھا تھا۔"

کیا ہو گیا ہے ساحر کیوں گھبرائے ہوئے لگ رہے ہو۔"سہیر نے" فکر مندی سے پوچھا۔

سوال مت کرو ڈیم اٹ کہاں ہو یہ بتاؤ؟"ساحر نے غصے سے سوال کیا" تھا۔

میں مشعل کو لے کر پینٹ ہاؤس دیکھانے جا رہا ہوں۔۔۔۔تم کیوں" پوچھ رہے ہو؟"سہیر نے گھبرا کر پوچھا تھا۔

سہیر کسی بھی طرح مین روڈ سے اترو پلیز!"ساحر نے منت کرتے کہا" تھا۔

کوئی سوال مت کرو جو کہا۔ہے وہ کرو اور پلیز مجھے اپنی لوکیشن بھیجتے" رہو۔"

مگر ساحر!"سہیر نے گھبرا کر سوال کیا تھا۔پاس بیٹھی مشعل بھی اس" سب سے کافی پریشان ہو گئی تھی اس کی آواز بھی ساحر تک پہنچ رہی تھی مگر اس کا فلوقت ایک ہی مقصد تھا کسی طرح سہیر پر آئی اس مصیبت کو ٹالنا۔ وہ مسلسل شان سے بھی رابطے میں تھا جیسے اس نے دشمن کے تعاقب میں بھیجا تھا۔وہ خود اپنی الجھنوں میں الجھا تھا اور دشمن اپنا وار کر گیا تھا۔اور اب وہ بے بس سا اپنے بھائی پر آئی مصیبت کو سلجھانے کی کوشش کر رہ تھا۔اس کی جان پر بنی ہوئی تھی ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی اس کی جان قطرہ قطرہ نچوڑ رہ تھا۔ہر گزرتا سیکنڈ اس کے بھائی کو خطرے کے قریب تر کر رہا تھا وہ گاڑی بھاگتا جلد سے جلد اپنے بھائی تک پہنچنا چاہتا تھا مگر شاید وہ اپنے بھائی کی فکر میں یہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وقتِ مقرر کسی کے آنے یا جانے سے نہیں ٹلتا۔وہ بس اپنے سی کوشش کر سکتا تھا۔جو وہ کر رہا تھا

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

آفندی کنسٹرکشن سے نکلتا وہ شخص اپنی بائیک پر بیٹھا وہاں سے کافی دور نکل آیا تھا اور کال ملا کر ارد گرد دیکھنے لگ یوں جیسے کوئی اس کے تعاقب میں ہو۔

ہیلو!" دوسری جانب سے کرخت آواز ابھری تھی۔"

"تمھارا کام ہو گیا ہے۔۔۔۔کچھ دیر بعد اچھی خبر مل جائے گی۔"

ویری گوڈ! مگر میں فقط اس پر اکتفا نہیں کروں گا۔۔۔۔میرا دوسرا پلان" بھی تیار ہے۔۔۔ایک تیر سے دو شکار۔۔۔۔۔دوسرا انتظام بھی کر دیا ہے۔اور ہاں سنا ہے ساحر آفندی کو تمھارے کئے کی خبر مل چکی ہے اس لیے بہتر ہے دنیا سے غائب ہو جاؤ ورنہ وہ تمھیں پاتال سے بھی ڈھونڈ

نکالے گا۔کہتے ہیں بہت پہنچی ہوئی چیز ہے۔مگر اب کی بار وہ بھی کچھ نہیں کر پائے گا۔۔۔۔۔"

"مشعل سہیر کو فون پر سہیر کیا ہوا ہے آپ پریشان کیوں لگ رہے ہیں۔" پریشانی سے بات کرتے دیکھ کر گھبرا گئی تھی۔

"سہیر نے گھبرا کر کہا تھا۔۔۔۔ آئی ڈونٹ نو

دوسری طرف ساحر سخت پریشان تھا۔سہیر کی گاڑی کے بریکس فیل کر دیے گئے تھے۔اور جہاں پر وہ تھا اس کے بعد گاڑی نا رکنے کی صورت میں اسے موٹروے پر جانا پڑتا اور وٹروے پر جانے کا مطلب گاڑی نارمل رفتار سے تیز چلانا تھا۔اور کسی حادثے کی صورت میں بہت سی گاڑیوں اور جانو کا نقصان !

آفندی کنسٹرکشن کے بیس مینٹ کے پارکینگ ایریا میں جو جگہ سہیر اور ساحر کے لیے ریزرو تھی وہاں پر زمین پر بریک اوئل پڑا ملا تھا جس کا مطلب تھا کہ گاڑی کا بریک اوئل دانستہ ضائع کیا گیا ہے۔ورنہ سہیر کی گاڑی ریگولر چیک ہو رہی تھی اور خود سے ایسی کسی خرابی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔دوسرا سی سی ٹی میں ایک انجان انسان کو گاڑی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتے دیکھا گیا تھا۔

یہ بات سمیع نے ہی شان کو بتائی تھی جب سمیع اس انسان کی تلاش میں نکلا گیا تھا جس کا چہرہ نہیں دیکھ سکے تھے مگر اس کا حلیہ سی سی ٹی وی میں قید ہو گیا تھا۔شان ساحر کو اطلاع دینے گیا تھا۔

سہیر کو کچھ دیر میں ہی احساس ہو گیا تھا کہ اس کی گاڑی کے بریکس کام کرنا چھوڑ چکے ہیں وہ مسلسل بریک لگانے کی کوشش کر رہا تھا۔ساتھ ہی ساتھ اپنا فون مشعل کو تھما دیا تھا اور ساحر کو لوکیشن بھیجنے کا بھی کہا تھا وہ نہیں جانتا

تھا کہ ساحر کیا کرے گا مگر بس ایک امید تھی کہ ساحر اسے بچا لے گا جیسے آج تک بچاتا آیا تھا۔

کچھ دیر ساحر نے ایک بار پھر کال کی تھی۔

"سہیر میں تم سے تھوڑے فاصلے پر ہوں۔ گھبرانا مت سب ٹھیک ہو جائے گا۔" ساحر کو جب سہیر کی گاڑی نظر آئی تھی تو اسے کچھ تسلی ہوئی۔

"سہیر کالم ڈاؤن میں تمھارے پیچھے ہوں۔۔۔۔۔ کین یو بو تھا جمپ آؤٹ آف دی کار؟" ساحر نے اس سے پوچھا تھا۔

"کیسے گاڑی کی سپیڈز زیادہ ہے آئی ایم ناٹ ایبل ٹو سلو ڈاؤن! میرے ساتھ مشعل بھی اس حادثے کا شکار ہوں گی۔" سہیر نے گھبرا کر کہا تھا۔

"تمھیں کچھ نہیں ہو گا سہیر!" ساحر نے اسے سمجھاتے ہوئے اپنی گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی تھی۔ اور عین سہیر کے برابر تھا اچانک سامنے ڈھلوان آئی تھی جہاں سے بنا بریک کے گاڑی کنٹرول کرنا ناممکن تھا ساحر نے اپنی گاڑی فوراً سے سہیر کی گاڑی کے آگے کی تھی اور ایک زوردار تصادم سے سہیر

کی گاڑی ساحر کی گاڑی کو گھسیٹتی ہوئی اپنے ساتھ کافی آگے لے گئی تھی۔ ساحر کی گاڑی سڑک سے اترتی ایک بجلی کے کھمبے سے بری طرح ٹکرائی تھی۔ ساحر شدید زخمی ہوا تھا۔ مشعل اور سہیر کو بھی شدید چوٹ لگی تھی۔ مشعل کا سر ڈیش بورڈ سے اتنی زور سے ٹکرایا تھا کہ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا تھا۔ اور چند ہی سیکینڈز میں اس کے ماتھے سے خون کی لکیر اس کے چہرے پر آئی تھی۔ کچھ ڈر اور کچھ چوٹ مشعل کا ذہن معاوف ہو رہا تھا وہ خود کو ہوش میں رکھنی کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ سہیر کو جیسے ہی ہوش آیا اسے ساحر کا خیال آیا تھا۔ خود کو سنبھالتے ہوئے اس نے گاڑی سے نکلنا چاہا تھا۔

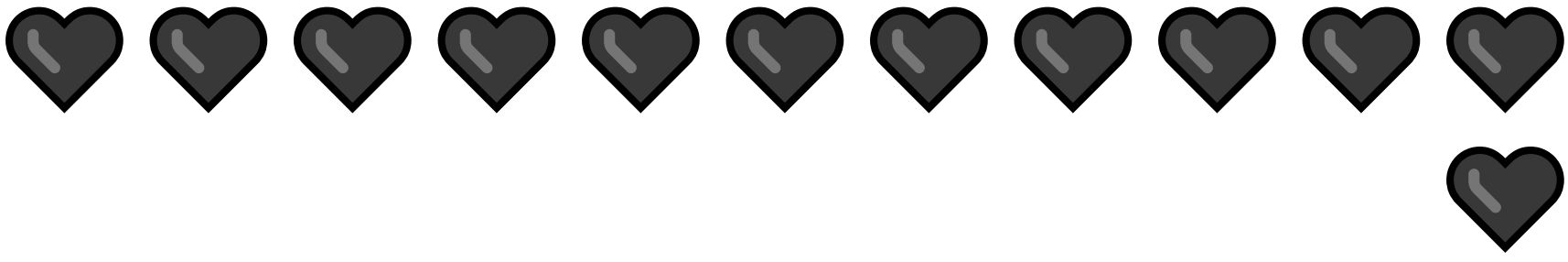

ان کے تعاقب میں آتا ایک دشمن اس منظر کو دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔اور خوش تھا کہ سہیر کے ساتھ ساتھ ساحر آفندی کا کام بھی تمام ہو گیا تھا۔

اپنے مالک کو فون کرتا وہ اسے یہ خوش خبری دینا چاہتا تھا جب اس نے سیاہ رنگ کی گاڑی کا ڈور کھلتے دیکھا تھا جو بری طرح متاثر ہوئی تھی۔بیک ڈور کھلا تھا اور اور ایک زخمی انسان خود کو گھسیٹتا ہوا باہر آیا تھا۔

ساحر کے سر پر چوٹ آئی تھی ونڈ سکرین بھری طرح ٹوٹ کر اسے زخمی کر گئی تھی۔ مگر وہ پورے ہوش وہواس میں تھا۔ساحر نے سہیر کو بچانے کے لیے اپنی گاڑی اس طرز پر اس کی گاڑی کے آگے کی تھی کہ زیادہ نقصان ساحر کی گاڑی کا ہوا تھا اور چوٹ بھی زیادہ اسے ہی آئی تھی۔وہ ہمت کرتا گاڑی سے نکلنا چاہتا تھا مگر گاڑی کا ڈور کھل نہیں رہا تھا۔خود کو گھسیٹتے ہوئے وہ بیک ڈور سے نکلا تھا۔

ساحر نے نکلتے ہی سہیر اور مشعل کو زخمی دیکھ لیا تھا۔سہیر بھی اسے دیکھتا گاڑی سے نکل کر اس کی جانب آیا تھا۔اس کے بھائی نے خود پر چوٹ سہہ

کر اپنے بھائی کو بچایا تھا۔ جب دور کھڑا انسان دوربین سے یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا اسے دونوں کے بچ جانے پر نہایت مایوسی ہوئی تھی۔ اگر وہ دونوں بچ جاتے ہیں تو وہ اور اس کے کرتا دھرتا کہیں کے نہیں رہیں گے۔ یہ سوچتے ہی اس نے گن نکال کر ان کا نشانہ لیا تھا۔ پہلی گولی ساحر کی ٹانگ کو چیرتی گزری تھی۔ ایک تو وہ پہلے سے زخمی تھا دوسرا گولی لگنے سے وہیں گھٹنے کے بل گر گیا تھا۔ سہیر یہ دیکھتا فوراً ساحر کی جانب بڑھا تھا یہ سارا منظر مشعل کے معاوف ہوتے ذہن کو جھنجھوڑ کر رکھ گیا تھا وہ ہولا کر باہر نکلنے لگی تھی جب ساحر نے چلا کر اسے باہر آنے سے منع کیا تھا جب کہ سہیر تو ساحر کی حالت دیکھ کر ہی منجمد ہو گیا تھا۔ وہ چونکہ ویران علاقے تھا اس لیے کوئی ان کی مدد کرنے نا پہنچا تھا۔ دوسری گولی سہیر کے پیٹ میں لگی تھی۔ ساحر یہ دیکھ کر اٹھنے کی کوشش کرنے لگا مگر سی پل دائیں کندھے میں لگنے والی گولی نے اس کی کوشش ناکام کر دی تھی۔ وہ دونوں بھائی ایک دوسرے کو بے بسی سے دیکھ رہے تھے۔ ساحر کا ذہن آہستہ آہستہ اندھیرے میں

ڈوب رہا تھا۔ سہیر نے ساحر کی طرف آنا چاہا تھا جب ایک آخری گولی چلی تھی اور عین سہیر کے دل کے مقام پر لگی تھی۔ وہ ایک جھٹکے سے اپنی جگہ جیسے جم سا گیا تھا۔ ساحر نے پتھرائے ہوئے انداز میں اپنے بھائی کو زمین پر گرتے دیکھا تھا۔ سکتے کی کیفیت میں وہ اپنی جگہ پر جم سا گیا تھا۔ مشعل بھی بے تابی سے نکلتی سہیر کی جانب آئی تھی اور ساحر نے بھی ساری طاقت لگا کر اپنے آپ کو گھسیٹا تھا اور سہیر کی جانب جانے کی کوشش کی تھی۔ تھوڑا آگے بڑھ کر ہی اس کی ہمت جواب دے گئی تھی۔ وہ زمین پر گرا تھا۔ بند ہوتی آنکھوں اور پڑپڑاتے لبوں کے ساتھ اس نے اپنے بھائی کے چہرے پر ایک مسکراہٹ دیکھی تھی ایک آخری مسکراہٹ جس میں درد کی آمیزش تھی۔

اگلے پل اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا۔۔۔۔اپنے بھائی کی اٹکتی سانسوں نے اس کو تمام تکلیف فراموش کروادی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کھلتی بند ہوتی دھندلائی آنکھوں کے ساتھ اس نے کچھ فاصلے پر ہی مشعل کو

بے ہوش ہوتے گرتے دیکھا تھا۔اور ساتھ ہی کچھ گاڑیوں کے ٹائرز کی چرچراہٹ کی آواز کے ساتھ وہ بے ہوش ہو گیا۔

شان جب ان کے تعاقب میں وہاں پہنچا تو سامنے ہی ان تینوں کے زمین پر پڑا دیکھ کر اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے۔اس نے سمیع کو انفارم کر دیا تھا۔ان تینوں کو ہاسپٹل لے جایا گیا مشعل کی فیملی اور انیتا کو بھی اطلاع کر دی گئی تھی۔سب فوراً وہاں اکھٹے ہو گئے تھے۔فکر اور پریشانی سب کے چہروں پر دیدنی تھی۔ہاجرہ بیگم زار و قطار روئے جا رہی تھی۔

مشعل نے ایمان کو وہ ساری ڈیٹیلز بتا دیں تھی جو ایکسیڈینٹ کے وقت ان کے ساتھ پیش آئی تھیں۔اور ان ڈیٹیلز کی گواہ وہ خود اور ساحر ہی تھا جس نے کسی سے اس واقع کو بیان نا کیا تھا بس حادثے کے بعد پولیس انویسٹیگیشن میں حادثے کی وجہ بیان کی تھی اور اپنے دشمنوں کے نام جن پر اسے شک تھا۔مگر پولیس انویسٹیگیشن میں یہ سامنے آیا تھا کہ چوہدری

افتخار اور عاقل افتخار تو پچھلے کچھ دنوں سے ملک سے باہر ہیں اور ان کا نام برائے راست اس کیس کے ساتھ نہیں جڑتا۔ شان اور سمیع کا خیال تھا کہ ان کے سوا آفندیز کا کوئی ایسا جانی دشمن نہیں تھا کہ جو اس حد تک چلا جائے کہ جان لینے کا سوچ لے۔ سہیر کی گاڑی کی انویسٹیگیشن میں یہ بات ثابت ہو گئی کہ بریک لائن میں لیکیئج کی وجہ سے بریک آئل لیک ہوا اور یہ سب دانستہ طور پر گاڑی کی بریکس فیل کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔

وہ آفس بیٹھا پرانی یادوں میں کھویا ہوا تھا۔ جب ڈور نوک ہوا اور اسے خیالات کی دنیا سے کھینچتا ہوا باہر لایا تھا۔

ہیلو ساحر! کیسے ہو؟" انیتا نے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا تھا۔"

ایم گوڈ انیتا!" ساحر نے کرسی پر جھولتے ہوئے کہا۔"

سو گوڈ ٹو سی یو بیک ساحر۔۔۔۔اب اس آفس کو تمھاری ضرورت ہے" آئی ہوپ تم اس آفس اور سہیر کی ساکھ کو کبھی ایفیکٹ نہیں ہونے دو گے۔" انیتا نے پر خلوص انداز میں کہا تھا۔

ساحر نے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا۔

جواد کیسا ہے؟" ساحر نے انیتا کو گہری نظروں سے دیکھتے پوچھا جس پر انیتا"
کچھ دیر اسے بے تاثر انداز میں دیکھتی رہی۔

ہی از گوڈ کافی انڈر سٹینڈ نگ ہے میری ہر بات مانتا ہے۔آئی تھنک ہی از"
دی رائٹ پرسن!" انیتا نے سنجیدہ تاثرات کے ساتھ کہا۔

تم خوش ہو؟" ساحر نے کھوجتے ہوئے انداز میں پوچھا تھا۔"

آج اتنے دن بعد تم کو یہ خیال آیا ساحر!" انیتا نے مسکرا کر پوچھا جس پر"
ساحر نے شرمندگی سے نظریں پھیر لیں۔

آئی نو آئی نو ساحر تمھیں مکمل تو نہیں مگر کافی حد تک جانتی ہوں۔یو ڈو"
کیئر فار پیپل ریلیٹیڈ ٹو یو۔بٹ اب میں امید کروں گی کہ تم خود کو سٹیبل
کرو ساحر۔۔۔مانا کہ تمھارا بہت بڑا نقصان ہوا ہے مگر اس نقصان کی تلافی
اب ممکن نہیں ہے اور اس کے دکھ میں تم اپنی لائف کا اپنے بزنس کا
نقصان کر رہے ہو۔سہیر میرا بھی بیسٹ فرینڈ بزنس پارٹنر تھا۔بہت وقت

ساتھ گزارہ ہے اس کے جانے کا دکھ ہمیشہ رہے گا مگر اب اس کی ریپوٹیشن اس کا بزنس اس سب کو سنبھالنا ہے۔ جس کے لیے اس نے اتنی محنت کی تھی۔" انیتا نے ساحر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ آج کافی وقت بات تو وہ بات کر رہا تھا کسی کو سن رہا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

میں نے تم کو ساری کہانی بتا دی مانی جو اس دن مجھ پر بیتی تھی اب آگے کی کہانی تم مجھے بتاؤ گی۔" مشعل نے ایمان سے کہا تو ایمان اٹھ کر مشعل کے کمرے کی کھڑکی کی جانب چلی گئی۔

ہم سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے مشی جب وہ دل دھلا دینے" والی خبر ہم تک پہنچی تھی میں جب عمار اور امی کے ساتھ ہاسپٹل پہنچی تھی "تب تک سب بدل گیا تھا۔

! فلیش بیک

ایمبولینس کے ذریعے ان تینوں کو ہاسپٹل لایا گیا تھا اور ہاسپٹل پہنچتے ہی ڈاکٹرز نے سہیر کی موت کی اطلاع دے دی تھی جب کہ سمیع اور شان کے لیے یہ خبر ناقابل یقین تھی۔ وہ بار بار ڈاکٹر کو اسے ٹھیک سے چیک کرنے اور ایک او کو شش کرنے ہوں کہہ رہے تھے۔ مگر سب بے سود تھا مشعل کو خوف سے شدید قسم کا نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا اور ساتھ ہی گاڑیوں کے تصادم سے آنے والی چوٹ وہ بے ہوش تھی اور ڈاکٹرز اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے تھے۔ جب کہ ساحر کی حالت بھی کافی ناساز تھی۔ بڈلاس اور شدید چوٹ کی وجہ سے ڈاکٹرز نے اس کی حالت

بھی کریٹیکل بتائی تھی مگر اس کے مقدر میں ابھی اپنے بھائی کی موت کا دکھ جھیلنا لکھا تھا۔

سب ہاسپٹل میں گئے تھے عجیب سی افراتفری اور بے چینی ہر سو پھیل گئی تھی۔ آفندیز کے ایکسیڈینٹ کی خبر ہر طرف پھیل گئی تھی نیوز میڈیا سب میں ہلچل مچ گئی تھی تو بزنس ولڈ میں بھی لوگوں کو اپنی فکر لاحق ہو گئی تھی۔ کسی کو انسانیت کے ناطے فکر تھی تو کسی کو اپنے لگائے گئے روپے کی۔ مشعل ہوش میں آئی تھی اور سہیر کو پکارنے لگی تھی اس کا دماغ اسے بتا چکا تھا کہ اس کا سہیر نہیں رہا۔۔۔۔

دوسری طرف ساحر کو بھی ہوش نہیں آیا تھا۔ ڈاکٹرز نے ساحر کی ڈیڈ باڈی کے جانے کی اجازت دے دی تھی مگر سب کو ساحر کے ہوش میں آنے کا انتظار تھا۔ فواد انیتا سمیع اور شان جہاں سہیر کی موت سے ٹوٹ سے گئے تھے وہیں ساحر کی حالت اور انویسٹرز کے سوالات نے انھیں پریشان کر دیا تھا۔ دو دن اسی کشمکش میں گزرے تھے ساحر کو ہوش نہیں آیا تھا اور مشعل

بھی شدید ذہنی اضطراب سے کومہ میں چلی گئی تھی۔ فواد کو مسلسل آفس سے شئیر ہولڈرز کی کالز آرہی تھیں اور وہ اپنے پیارے دوست کے چلے جانے سے اداس تھا مگر اس کی ساکھ کر بچانے کے لیے پر عزم بھی تھا۔اس لیے اس نے انیتا اور سمیع سے مشورہ کر کے میڈیا میں یہ خبر بریک کروادی تھی کہ مرنے والا انسان سہیر کا جڑواں بھائی ساحر تھا سہیر کے بزنس اور کانٹریکٹس کو بچانے اور دشمن کو منظر عام پر لانے کے لیے فواد نے یہ سٹیپ مشکلات کو بڑھانے والا تھا۔ جبکہ ہاجرہ اٹھایا تھا جو آنے والوں دنوں میں بیگم اور مریم لغاری کے علاؤہ سب سچ سے واقف تھے۔

پولیس نے اپنا کام شروع کر دیا تھا مگر مشعل اور ساحر کے بے ہوش ہونے کی وجہ سے انھیں کچھ انفارمیشن نہیں مل سکی تھی۔

ساحر کو بلآخر ہوش آیا تھا مگر اس کی حالت نہایت بری تھی وہ ہوش میں آتے ہی چیخنے لگتا تھا جیسے سب نے بڑی مشکل سے سنبھالا تھا۔ مریم آفندی جو آؤٹ آف سیٹی تھی روتی دھوتی ہاسپٹل پہنچی تھی اسے بھی ساحر کے

مرنے کی اطلاع ملی تھی اس لیے اس نے آتے ہی ساحر کو سہیر سمجھ کر بہت باتیں سنائیں تھیں اور اسے ساحر کی محبت سے نکاح کرنے پر بہت کوسا تھا اور مشعل کو بھی قصوروار ٹھرایا تھا۔جب کہ ساحر کو کسی چیز کی پرواہ نا تھی ساحر کے کچھ بہتر ہونے پر مرنے کے 5 دن بعد سہیر آفندی کا جنازہ ادا کیا گیا تھا۔اور اس کے بعد ساحر آفندی نے دنیا سے اپنا ناطہ جیسے توڑ لیا تھا۔وہ شدید ڈیپریشن کا شکار ہوا تھا وہ ہیلو سینیٹ کرنے لگا تھا۔کئی بار خود کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کی تھی۔شان اور رشید بابا نے ہمہ وقت اس کے ساتھ رہ کر اس کا حیال رکھا تھا۔جب کہ سمیع نے انیتا کے ساتھ مل کر آفس سنبھالا ہوا تھا تنہائی اور دکھ نے اس کی دینی حالت کو ابتر کر دیا تھا۔تب شان کے کہنے پر ڈاکٹر نبیل نے اس کا علاج کرنا شروع کر دیا تھا۔کافی محنت، کوششوں اور ادویات کے استعمال اور نبیل کی کانسلنگ نے اسے کسی حد تک ذہنی طور پر نارمل کیا تھا وہ شانت تو ہو گیا تھا مگر دکھ سے

ابھر نہیں پایا تھا۔سب نے اسے آفس جوائن کرنے کو بھی کہا تھا مگر وہ اپنے حول میں ایسا چھپا تھا کہ کوئی اسے اس سے باہر نہیں نکال پایا تھا۔

سلیمان صاحب نے بھی سے کافی سمجھایا تھا موحد نے اپنی بہن کا دکھ بھلائے اس کے ساتھ تعاون کیا تھا اور اس کے ساتھ کافی وقت بیتانے لگا تھا۔اسے ساحر کے لیے بہت دکھ ہو رہا تھا اس لیے اس نے ساحر کو وقت دینا شروع کیا تھا کیونکہ ڈاکٹر نبیل نے ہی ان سب سے کہا تھا کہ ساحر کو تنہا نہیں چھوڑا جائے۔موحد ساحر کے کافی قریب آگیا تھا۔

سلیمان صاحب بیٹی کے لیے بہت دکھی تھے جو پچھلے ایک ماہ سے کومہ میں پڑی ہوئی تھی پورا پورا دن وہ لوگ اس کے ساتھ ہاسپیٹل میں رہتے تھے۔

موحد نے ان حالات کو دیکھتے اپنی جاب سے کویٹ کر دیا تھا اور کنٹریکٹ کے مطابق اسے کچھ فائن بھی بھرنا پڑا تھا کیونکہ وہ کانٹریکٹ سائن کر چکا تھا مگر اس نے کام پر رشتوں کو ترجیح دی تھی اور اس بات پر سب نے اس کی بازپرس کی تھی مگر اس نے کسی کی نا سنی تھی۔

فواد نے ساحر کو کافی سمجھایا تھا کہ وہ واپس اپنی زندگی کو نارمل کرے مگر ساحر کسی بات پر دھیان نہیں دیتا تھا۔ فواد نے جب اسے بتایا کہ دنیا کے سامنے اسے سہیر بن کر آنا ہو گا تو اس نے کوئی تاثر نہیں دیا اسے اپنے مر جانے کے سے بھی شاید فرق نہیں پڑتا تھا۔ دوسرا اسے جو چیز پریشان کرتی تھی وہ تھا اس کا خواب جو اسے گلٹ میں ڈال رہا تھا اور اپنے دکھ سے ابھرنے نہیں دے رہا تھا۔

مریم نے بہت بار اس سے ملنے کی کوشش کی تھی اور اپنے رویے پر معافی بھی مانگی تھی مگر اس نے تو مریم لغاری کو نا دیکھنے کی قسم کھائی تھی اور سختی سے اسے گھر آنے سے منع کر دیا تھا اس نے زبردستی آنا چاہا تو ساحر نے کافی ہنگامہ کیا تھا اور خود کو نقصان پہنچانے کی دھمکی بھی دی تھی۔

پورے دو ماہ ایسے ہی گزرے تھے اور ایک دن مشعل کے بے جان وجود میں زندگی کے آثار نظر آئے تھے۔ مگر مشعل نے جاگتے ہی سہیر سے ملنے کی ضد کر دی تھی جو پوری ہونا ناممکن تھا۔ فواد اپنے کسی جاننے والے کو

دیکھنے ہاسپیٹل آیا تھا اور مشعل کے ہوش میں آنے پر وہ سلیمان صاحب کے ساتھ اس کے روم میں گیا تھا مگر مشعل کا رونا چلانا اور سہیر کو یاد کرنا اسے بھی پریشان کر گیا تھا۔ مشعل پھر سے بے ہوش ہوئی تھی اور ڈاکٹرز جو ساحر کو ٹریٹ کر چکا تھا اس نے ہی انھیں ساحر کو سہیر بنا کر مشعل کے سامنے لانے کو کہا تھا اور فواد کو یہ بات ٹھیک لگی تھی۔ مذید نقصان سے بچنے کے لیے جب اس نے ساحر کو یہ خبر سنائی تو ساحر ہتھے سے اکھڑ گیا تھا۔ وہ جو پچھلے دو ماہ میں مشعل کو تقریباً فراموش کر چکا تھا یا کرنے کی کوشش کر رہا تھا اس کو فواد نے دو دھاری تلوار پر جلنے کو کہہ دیا تھا۔ مگر ساحر ایسا کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا اسے لگا فواد اسے اپنے بھائی کی امانت میں حیانت کرنے کو کہہ رہا ہے۔ فواد نے بہت منت سماجت اور کوشش سے اسے منایا تھا۔ اسے احساس دلایا تھا کہ جس موحد نے اس کا اتنا ساتھ دیا اس کے لیے اپنی اتنی اچھی جاب چھوڑی اور فائن دیا اس کی بہن کی زندگی کے لیے اسے اتنا کرنا چاہیے اور وہ سہیر کی بیوی اس کی محبت ہے اگر سہیر ہوتا تو کبھی مشعل کو

تکلیف میں نا دیکھ پاتا۔بلآخر وہ کامیاب ہو گیا اور ساحر کو سہیر کے روپ میں مشعل کے سامنے آنے کو کہا تھا۔اس سب میں فقط شان تھا جس نے ساحر کو یہ کرنے سے روکا تھا کیونکہ اکیلا وہ تھا جو ساحر کے دل کی کیفیات سے واقف تھا وہ جانتا تھا کہ یہ سٹیپ اٹھانا اسے کس مشکل سے دوچار کر دے گا۔وہ مشعل کے سامنے گیا تھا مشعل کا رویہ اسے پریشان کر رہا تھا وہ سہیر سمجھ کر اس سے بے تکلف ہونا چاہتی تو ساحر کا گلٹ بڑھ جاتا۔۔۔۔وہ کسی کے سامنے نظریں نہیں ملا پاتا تھا۔مشعل کا اس سے اسی کے بارے میں پوچھنا اسے مذید الجھا رہا تھا۔وہ مشعل کو اگنور کرنے کی جتنی کوشش کرتا مشعل اسے اتنا ہی اپنے آپ میں الجھا رہی تھی پھر مشعل نے اس کے گھر آنے کی بات کی تھی جو آخری حد ثابت ہوئی تھی۔مگر فواد نے پھر اسے سمجھا لیا تھا۔وہ فواد کی سننے لگا تھا۔۔۔۔جیسے سہیر کی سنتا تھا۔۔۔۔۔کسی حد تک۔۔۔۔۔مگر اسے یہ ساری سچویشن بہت اکورڈ لگ رہی تھی۔

اوراس کے بعد مشعل اس کے گھر آگئی تھی اور مشعل کی ماں کے وہاں رک جانے پر وہ کچھ پر سکون ہوا تھا۔دوسرا مشعل نے خود ہی الگ رہنے کی بات کر کے اس کو کسی حد تک اس مشکل سے نجات دی تھی۔۔۔۔۔وہ خود زیادہ تو گھر سے باہر ہی رہتا تھا کیونکہ مشعل کے ساتھ ایک چھت تلے ہونے کا احساس ہی اسے اذیت دیتا تھا۔ مشعل کی موجودگی میں وہ دو ماہ بعد اپنے کمرے میں رکا تھا جہاں وہ سہیر کی موت کے بعد نہیں رہتا تھا کیونکہ وہاں گزاری گئی سہیر کے ساتھ آخری رات اور اپنا جنون اور وہ خواب سب مل کر اسے مذید پریشان کر دیتے تھے۔ مگر اب اس کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا۔ہاجرہ کے واپس جانے کے بعد وہ گھر آیا تھا اور مشعل کا خواب میں پھر سے ڈر جانا اور خواب میں ساحر کو دیکھنے کی بات کرنا۔۔

اسے لگا مشعل اس کے سچ تک پہنچ جائے گی اس لیے اس نے مشعل کو مطمین کرنے کے لیے اس کے ساتھ رکنے کی بات کی اور پھر مشعل کا

بدلتا روپ اسے الجھا رہا تھا وہ ساحر کو سہیر سمجھ کر اس کا حیال رکھنا چاہتی تھی۔

وہ اسے اس کے گھر لے گیا تھا ساتھ ہی ساتھ اس انسان کا سکیچ بھی اس تک پہنچ گیا تھا جس کی تلاش اسے کب سے تھی۔اور اس دن وہ اپنے کمرے میں آیا تھا جہاں مشعل کو اپنے کمرے میں دیکھ کر اسے بے انتہا غصہ آیا تھا وہ جتنا اس سب سے نکلنا چاہتا تھا مشعل اسے اتنا اس سب میں گھسیٹ رہی تھی۔وہ مشعل سے تلخ لہجے میں پیش آیا تھا اور مشعل کے اپنے کردار کے بارے میں بات کرنے پر وہ اپنا غصہ کنڑول نہیں کر پایا اور مشعل نے اس کا روپ دیکھ کر پہچان لیا کہ وہ سہیر نہیں ہے ساحر ہے۔

ایمان کی زبانی ساری کہانی سن کر مشعل حیران ہوئی تھی۔

مشعل اب تم کو سمجھ آئی کہ کیوں ہم سب تمھیں ساحر سے تلخ رویہ "
رکھنے سے روک رہے تھے۔"ایمان نے سوال کیا۔

ہاں مانی!"مشعل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔"

اور کچھ نہیں تو کم سے کم ایک بار اسے تھپڑ مارنے اور موقع کا فایدہ اٹھانے "
کا طعنہ دینے کی معافی ضرور مانگ لینا مشعل!"ایمان نے اس کے ہاتھ
تھامتے کہا تھا۔

اس سے کیا فرق پڑے گا مانی!اس انسان کو شاید کسی بات سے اب فرق "
نہیں پڑتا۔۔۔۔۔میں وہاں رہ کر دیکھ چکی ہوں۔۔۔۔۔"مشعل نے
آفندی ہاؤس میں گزارے اپنے شب و روز اور ساحر کی ہر معاملے میں عدم
دلچسپی کو سوچتے کہا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

اگلی صبح وہ ایک بار پھر آفس جانے کے لیے تیار تھا۔ناشتے کی میز پر بیٹھا بے زاری سے ناشتے کو دیکھتا اس نے بس کافی پینے کا ہی ارادہ کیا تھا جب اس کا فون بج اٹھا تھا۔اور جو بات اسے سننے کو ملی اس نے اس کے غصے کا گراف بڑھایا تھا اور وہ ناشتہ چھوڑتا فوراً باہر کی جانب بھاگا تھا اور رش ڈرائیونگ کرتا سمیع کی بتائی جگہ پر پہنچا تھا۔وہ ایک پرانا سا گھر تھا جہاں باہر ہی شان اور سمیع کھڑے کوئی بات کر رہے تھے۔ساحر کو غصے سے آتا دیکھ کر ان دونوں میں نظروں کا تبادلہ ہوا تھا۔

کہاں ہے وہ؟"ساحر نے کھولتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔آج کافی عرصے" بعد شان کو ساحر کی آنکھوں میں وہ پہلا سا غصہ اور جنون نظر آیا تھا جو سامنے والے کو جلا کر خاک کرنے کی اہلیت رکھتا تھا۔

سر وہ اندر!" سمیع نے اندر کی جانب اشارہ کیا تو ساحر دھاڑ سے دروازہ"
کھولتا اندر کی جانب بڑھا تھا جہاں کرسی پر وہی شخص بے ہوش پڑا ہوا تھا
جس کا سکیچ اس کے آفس کے گارڈ نے بنوایا تھا۔

اٹھو ڈیم اٹ! وہ اس کا سر بالوں سے پکڑ کر اونچا کر کے اس کا چہرہ"
تھپتھپاتے لگا۔ ساحر کو اسے اس حالت میں دیکھ کر غصہ آیا تھا۔

کس نے اس کی یہ حالت کی ہے۔۔۔ جگاو اسے!" اس نے غصے سے شان"
سے کہا تھا۔

سر بہت مارا ہے اس لیے بے ہوش ہے اتنی جلدی ہوش نہیں آئے"
گا۔" سمیع نے اسے اطلاع دی تھی۔

سمیع جب میں نے کہا تھا کہ انسان مجھے زندہ چاہیے کیونکہ اس کا حساب"
میں خود کروں کا تو کیا سوچ کر تم نے اس کی یہ حالت کی ہے۔" ساحر نے
سمیع کو گریبان سے پکڑ کر پوچھا تھا۔

سوری سر میں بس غصے میں آگیا تھا۔" سمیع نے شان کی جانب دیکھتے "
ہونٹوں پر زبان پھیرتے کہا تھا۔
کچھ بھی کرواور جگاؤاسے ابھی کے ابھی!" ساحر نے اسے جھٹکے سے '
چھوڑتے کہا تھااور ایک روزدارلات کرسی پر بیٹھے بے جان وجود کو ماری
تھی جو کرسی سمیت زمین بوس ہوا تھا۔
سر ابھی یہ ثابت تو نہیں ہوا کہ یہ وہی شخص ہے جس نے گاڑی کے "
بریکس فیل کئے ہیں۔اسے تو بس سیکیورٹی گارڈ نے بلڈنگ کے باہر دیکھا
تھااور اسے مشکوک لگا تھا۔" شان نے ایک نقطہ اٹھایا۔
ایک بار ہوش میں آنے دو شان خود بتائے گا ہر سچ!" ساحر نے کچھ "
سوچتے کہا تھا اس کی پتھرائی ہوئی آنکھوں کے تاثر نے شان کو حیران کیا
تھا۔
سر یہ بات تو ہم سب جانتے ہیں کہ اس نے جو کچھ بھی کیا ہے وہ کسی کے "
کہنے پر کیا ہے اگر آپ نے غصے میں اسے مار دیا تو اصل مجرم کے نام تک ہم

کیسے پہنچیں گے۔" شان نے اپنے طور پر ایک کوشش کی ساحر کو سمجھانے کی۔

میں جانتا ہوں شان میرا اصل مجرم کون ہے مجھے بس اس کے منہ سے " کنفیشن سننا ہے۔۔۔اس کے منہ سے نکلا چوہدری افتخار کا نام اس کے سارے ڈرامے کا دی اینڈ کر دے گا۔" ساحر نے کھولتی نظروں سے اس بے جان وجود کو دیکھتے کہا تھا۔

سر اتنا تو آپ بھی جانتے ہیں کہ اگر چوہدری افتخار نے یہ سب کیا بھی ہو " جو کہ یقیناً اس نے ہی کروایا ہے مگر پھر بھی اس نے بہت چالاکی سے خود کو اس سب سے بری کر دیا ہے۔۔۔پولیس کے پاس اس کی فلائٹس کی ڈیٹیل بھی پہنچ چکی ہے کہ وہ حادثے کے دو دن پہلے ہی ملک سے باہر تھا اور نا ہی اس انسان کے فون ریکارڈز سے اس بات کا اندازہ ہوا ہے کہ اس کا چوہدری سے کوئی رابطہ ہے اس سب میں اس نے کسی تھرڈ پرسن کو استعمال کیا ہے۔"

شان نے اب تک کی حاصل کی ہوئی انفارمیشن اس تک پہنچائی۔

اور کال ریکارڈ؟"ساحر نے ابھرو اٹھاتے استفسار کیا۔"

میں نے ان سب لوگوں کا ریکارڈ نکلوانے کا کہہ دیا ہے۔"سمیع نے"

ڈرتے ڈرتے کہا تھا۔

گڈ جاب سمیع اینڈ سوری وہ بس میرا غصہ تم جانتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔"""

ساحر نے سمیع کے کندھے پر ہاتھ رکھتے سے معزرت خواہانہ انداز میں کہا تھا۔

اٹس اوکے سر! اینڈ ویلکم بیک! آپ ایسے ہی سب کو حیران پریشان اور"

خوف زدہ کرتے اچھے لگتے ہیں۔"سمیع نے مسکراتے کہا تھا جس پر ساحر بس اسے دیکھتا گیا۔

مجھے یہ انسان جلد سے جلد ہوش میں چاہیے سمیع ورنہ تمھارے ہوش و"

ہواس کی کوئی گارنٹی نہیں ہے۔"ساحر کہہ کر باہر نکل گیا اور شان اور سمیع میں مسکراہٹ کا تبادلہ ہوا۔

اچھا کیا سمیع بھائی جو انسان کو پہلے ہی مار مار کے بے ہوش کر دیا سر کے' آنے کا انتظار کرتے تو ابھی یہ کمینہ انسان شاید مر چکا ہوتا۔" شان نے سمیع کو دیکھتے کہا۔

ان دونوں نے پہلے ہی اس سے انفارمیشن حاصل کرنے کی کوشش کی تھی او مار مار کر اسے بے ہوش کر دیا تھا تاکہ وہ ساحر کے غصے اور عتاب سے بچ جائے کیونکہ جب تک وہ اپنے کرتا دھرتا کا نام نہیں بتا دیتا وہ اسے مرنے نہیں دے سکتے تھے اور نا ہی قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے تھے

وہ غصے میں واپس اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا تھا اچانک اس کے ذہن میں ایک کوندا لپکا تھا جب مشعل اس رات اس کے کمرے میں آئی تھی تو اس نے اسی انسان کا سکیچ تھاما ہوا تھا اور کچھ کہنا چاہتی تھی جیسے اس نے اپنے غصے اور الجھن میں فراموش کر دیا تھا۔

مشعل !اس دن مشعل بھی آفس آئی تھی ہو سکتا ہے مشعل نے اس" انسان کو دیکھا ہو مجھے مشعل سے پوچھنا چاہیے !"اس نے خود کلامی کی تھی۔

مگر میں مشعل سے دور رہوں یہی بہتر ہے۔"اپنے آپ کو باور کرواتا اس" نے فون نکال کر موحد کا نمبر ڈائل کیا۔

اسلام علیکم ساحر بھائی !"موحد نے فوراً فون اٹھاتے کہا تھا۔"

موحد تم گھر پر ہو؟"ساحر نے جلدی سے پوچھا۔"

موحد کو ساحر کی آواز میں بہت دن بعد یہ تاثر بہت بھلا معلوم ہوا تھا۔وہ" پہلے والا جنون وہ اتھارٹی جو پچھلے کچھ عرصے سے کہیں معدوم ہو گئی تھی۔"

جی گھر ہوں خیریت؟"اس نے خود کو کمپوز کرتے پوچھا۔"

آئی نیڈ آفیور موحد !مجھے مشعل سے کچھ سوال کرنا ہے کیا تم میری جگہ وہ" سوال مشعل سے کروگے۔"ساحر نے موحد سے پوچھا۔

"کیوں نہیں آپ بتائیں! اور چاہیں تو گھر آ جائیں اور خود۔۔۔"

نہیں!" ساحر نے فوراً کی قطع کلامی کی تھی۔"

تم مشعل سے پوچھو!" اپنے الفاظ پر زور دیتے کہا تھا۔"

اچھا میں اپ کی بات کروا دیتا ہوں۔" موحد کہہ کر مشعل کے کمرے کی" جانب گیا تھا جہاں وہ ابھی نہا کر نکلی تھی۔

مشعل ساحر بھائی کوئی بات پوچھنا چاہتے ہیں۔" موحد کی بات پر جہاں" مشعل کو خیرت ہوئی تھی وہیں ساحر نے بھی مٹھیا بھینچ لی تھیں۔ موحد نے فون سپیکر پر ڈال کر مشعل کے سامنے کیا تھا اور خود وہیں اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔

ساحر بھائی پوچھیں! مشعل آپ کو سن رہی ہے۔" موحد نے کہا مگر" دوسری جانب سے مکمل خاموشی چھائی رہی۔

ساحر بھائی! آپ کچھ کہنا چاہتے تھے۔" موحد نے اسے پھر مخاطب کیا۔"

ہاں۔۔وہ۔۔۔وہ ایکچولی مجھے مشعل سے سے کچھ پوچھنا تھا۔"ساحر نے"
الفاظ سوچ سوچ کر ادا کئے تھے۔
میں سن رہی ہوں تمھیں جو پوچھنا ہے پوچھو۔"مشعل نے متوازن لہجے"
میں کہا تھا۔
مجھے اس سکیچ کے بارے میں پوچھنا تھا۔۔۔۔۔۔میرے کمرے میں جو"
سکیچ آپ نے دیکھا تھا آپ اس کے بارے میں کچھ کہنا چاہ رہی تھی۔"
ساحر نے سرسری انداز میں سوال کیا تو مشعل کو وہ سکیچ یاد آیا۔۔۔موحد
نے سوالیہ نظروں سے مشعل اور فون کو دیکھا تھا۔
ہاں میں کہنا چاہتی تھی کہ اس انسان کو میں نے ایکسیڈینٹ والے دن"
آفندی کنسٹرکشن کے پارکنگ ایریا سے نکلتے دیکھا تھا۔"مشعل کو وہ آدمی
اچھے سے یاد تھا جو وہاں اس سے ٹکرایا تھا۔
آر یو شیور؟"ساحر نے فوراً پوچھا تھا۔اس کی آواز میں ایک جوش تھا۔"
"ہاں مجھے اچھے سے یاد ہے وہ انسان ہی۔۔۔۔"

تھینکس۔۔۔۔!"ساحر نے فوراً کہا تھا۔"

کیا میں جان سکتی ہوں وہ انسان کون تھا؟"مشعل نے فوراً پوچھا کہ کہیں"
ساحر فون بند نا کر دے۔

وہی انسان ہے جس نے سہیر کی گاڑی کی بریکس فیل کر دی تھیں اور وہ"
انسان اب میرے قبضے میں ہے بس یہ کنفرم کرنا تھا کیونکہ سی سی ٹی وی
میں اس کا چہرہ نہیں آیا تھا اور وہ وہاں ہونے انکار کر رہا تھا۔"ساحر نے کہہ
کر فون بند کر دیا۔اور مشعل نے موحد کو دیکھا جو کسی گہری سوچ میں غرق
تھا۔

کیا سوچ رہے ہیں؟"مشعل نے استفسار کیا۔"

یہی کہ آج میں نے ساحر بھائی کی آواز میں وہ پہلے والا جنون محسوس کیا"
ہے ورنہ گزشتہ چند ماہ میں ان کے اندر جو تبدیلی آئی تھی وہ مجھے بلکل اچھی
نہیں لگتی تھی۔بہت مشکل سے سنبھلے ہیں وہ۔"موحد نے گہرا سانس لے
کر کہا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

شان نے ساحر کو اس شخص کے ہوش میں آنے کی اطلاع دی تھی۔اور وہ شعلہ جوالہ بنا وہاں آیا تھا۔اندر داخل ہوا جہاں وہ انسان رسیوں میں جھکڑا ہوا کرسی سے بندھا تھا۔ساحر نے آتے ہی اسے ایک روزدار لات رسید کی تھی۔شان اور سمیع بس چپ چاپ کھڑے اسے دیکھ رہے تھے۔

کس کے کہنے پر تم نے گاڑی کی بریکس ناکارہ کی تھیں؟"اس کی گردن" دبوچے ساحر نے غرا کر پوچھا تھا۔

میں نے کچھ ایسا نہیں کیا مجھے جانے دو!"وہ آدمی اب بھی اپنی بات پر" قائم تھا نفی میں سر ہلاتا کہنے لگا۔

جانا تو پڑے گا مگر اس دنیا سے کیونکہ اگر تم نے میرے سوالوں کا جواب "
نہیں دیا تو تمھارے مرنے سے میرا کچھ نقصان نہیں ہو گا۔۔۔۔اور جینے
تو تمھیں میں دوں گا نہیں۔ کیونکہ اس دن پارکنگ میں گاڑی کے ساتھ
چھیڑ چھاڑ تم نے کی تھی اس بات کا ثبوت تو میرے پاس آگیا ہے۔"ساحر
کی آنکھوں میں نفرت غصہ جنون دیکھ کر وہ شخص ایک پل کے لیے ٹھٹک
گیا تھا۔

رہ گئی بات اس انسان کی جس کے کہنے پر تم نے یہ سب کیا تھا تو اسے تو "
میں پاتال سے بھی نکال لاؤں گا۔۔۔۔بس تم بے موت مارے جاؤ
گے۔۔۔۔"اب کی بار وہ مسکرا کر کہنے لگا تو سامنے والا نا سمجھی سے اس
انسان کو دیکھنے لگا جو پل میں تولہ پل میں ماسہ کی مانند کبھی غصہ کرتا تھا اور
کبھی بے فکری سے مسکرا دیتا تھا۔

تم اس تک کبھی نہیں پہنچ پاؤ گے۔۔۔۔وہ کسی کی پکڑ میں نہیں آتا! اس "
تک صرف میں ہی تم لوگوں کو پہنچا سکتا ہوں۔ وہ پچھلے چار ماہ سے ملک سے

باہر ہے اور پھر بھی یہاں اپنے کام آرام سے کروا رہا ہے۔وہ کچھ بھی کروا سکتا ہے وہ تمھارے چھوٹے موٹے بزنس رائولز میں سے نہیں ہے۔۔۔۔وہ پیشہ ور مجرم ہے۔"اب کی بار اس آدمی نے ذو معنی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا جس نے ساحر کے غصے کو ایک بار پھر ہوا دی تھی۔

مجھے ڈرار ہے ہو جس کے پاس کھونے کو کچھ نہیں بچا۔۔۔جس کی کوئی کمزوری نہیں ہے اور جس کی کوئی کمزوری نا ہو اسے کمزور سمجھنے کی غلطی نہیں کرنی چاہیے۔"ساحر نے اس کے سامنے جھکتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنکھیں گھاڑ کر کہا تھا۔جس پر وہ اس انسان کی بے تاثر آنکھوں کو چپ چاپ دیکھنے لگا۔

" موت کو چھو کر واپس آیا ہوں تو موت کا ڈر بھی نہیں بچا اب تم بتاؤ کیا تم نے کبھی موت کی تکلیف کو محسوس کیا ہے؟ تمھیں موت سے ڈر لگتا ہے۔

ایک تکلیف دے اذیت ناک موت سے !" شان سے گن لیتے ساحر نے گن اس کی شہ رگ پر رکھ دی تھی۔

ویسے سنا ہے کہ شہ رگ پر گولی چلاؤ تو گولی اندر اور روح جسم سے باہر !""

یہ کہہ کر ساحر کچھ قدم پیچھے ہوا اور کرسی کی ٹانگ پر گولی چلائی تھی جو ایک ٹانگ سے محروم ہوتی ایک جانب کو لڑھک گئی تھی اور اوپر بیٹھے شخص سمیت ایک جانب کو گر گئی تھی۔اس آدمی کا جسم خوف سے کانپنے لگا تھا۔ اسے ساحر سے خوف آیا تھا۔ساحر کو اچھے سے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ انسان کو ڈرانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔۔اس کی آنکھوں کی حیرت اور اس کا بار بار تھوک نگل کر خلق تر کرنا اس بات کا ثبوت تھے کہ اسے سامنے کھڑے انسان کی پتھرائی ہوئی انکھوں سے خوف آیا تھا۔

ویسے کتنے پیسے دیئے ہوں گے اس انسان نے پانچ لاکھ یا پھر تمھاری" حالت دیکھ کر لگتا ہے دس لاکھ۔اس سے زیادہ نہیں۔" وہ مزے لیتا اس کا گہری نظروں سے جائزہ لے رہا تھا۔

ویسے اگر کبھی مجھے تمھاری یا تمھارے جیسے کسی انسان کی ضرورت پڑھ" جائے تو کم سے کم بیس پچیس لاکھ تو اس معمولی کام کا دے ہی دوں!"ساحر نے مڑ کر اسے دیکھا جس کے منہ سے بیس پچیس لاکھ کا نام سن کر رال ٹپکنے لگی تھی۔

خیر تم نے غلط لوگوں کے ساتھ کام اور وفاداری نبھائیں اور بدلے میں" موت پائی۔ خیر شان مجھے لگتا ہے کہ اس انسان کا اتنا سٹینڈرڈ نہیں کہ میں اپنے ہاتھوں سے اسے موت دوں! جو پانچ دس لاکھ کے لیے اپنی جان داؤ پر لگا دے۔۔۔میرے جانے کے بعد اسے مار دینا۔"

نہیں نہیں مجھے مت مارو میں اس انسان کا نام بتاؤں گا جس نے مجھے سہیر" آفندی کی گاڑی کے بریکس فیل کرنے کی قیمت دی تھی۔۔۔۔بدلے میں کیا تم مجھے۔۔۔۔۔"

تم اس حالت میں نہیں ہو کہ مجھ سے کوئی ڈیل کر سکو!"ساحر نے کھولتی" ہوئی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔

دیکھو تمھارا بھائی گاڑی کی بریکس فیل ہونے کی وجہ سے تو نہیں مرا ناں۔"

"اس نے کچھ سوچ کر کہا۔

ہاں تمھاری وجہ سے نہیں مرا البتہ جس نے تم کو اس کام کے لیے قیمت" دی تھی وہ ضرور تمھاری وجہ سے مارا جائے گا۔"ساحر نے شان بے نیازی سے کہا تھا اور شان اور سمیع مسکرا دیئے جس نے بڑے آرام سے اس سے یہ کنفیس کروالیا تھا کہ اس نے پیسوں کے پیچھے کسی کے کہنے پر یہ سب کیا ہے اور یہ سب شان نے کیمرے کی آنکھ میں محفوظ کر لیا تھا۔

دیکھو میں تمھیں اس کا نام بتا دوں گا مجھے بس یہاں سے جانے دو۔"اس" نے التجائیہ انداز میں کہا۔

ٹھیک ہے جانے دیا تمھیں نام بتاؤ اس انسان کا!"ساحر نے اس کے" سامنے گھٹنہ موڑ کر بیٹھتے کہا تھا۔

مین ذیادہ نہیں جانتا وہ دبئ میں ہوتا ہے اس نے یہ سب مجھے فون پر "
کرنے کو کہا تھا۔" وہ آدمی رک رک کر کہنے لگا۔ کرسی سے بندھا وہ ایک
جانب کر گرا ہوا تھا۔

یہ انفارمیشن دے کر تم مجھ سے آزادی مانگ رہے ہو؟" ساحر نے "
بگڑے ہوئے تاثرات کے ساتھ کہا تھا۔

اس کا نام رستم ہے پہلے کراچی میں لڑکیاں اغوا کرنا۔۔۔۔ اسلحہ اور ڈرگز "
سملنگ جیسے کاموں میں ملوث تھا اور اب دبئ چلا گیا ہے۔ اور وہیں سے کام
کرتا ہے۔ اسی نے مجھے یہ کام کرنے کا کہا تھا۔" اس نے تفصیلاً بتایا۔

اور میں اس بات کر یقین کیسے کروں؟" ساحر نے دائیاں آبرو آچکا کر "
سوال کیا۔

میں ڈیٹیلز دینے کو تیار ہوں۔" اس انسان نے فوراً پیش کش کی تھی۔ "

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

آج ساحر نے آفس میں سب ایچ اوڈیز کو طلب کیا تھا اور سارے ڈیپارٹمنٹس کی ڈیٹیلز مانگی تھی۔سب کو ڈھر کا لگا ہوا تھا کہ کہیں ساحر کس بات پر بھڑک نا جائے۔۔۔۔۔۔کیونکہ وہ پہلے سے زیادہ تلخ ہو گیا تھا۔ایک گھنٹے کی میٹینگ میں جہاں ساحر نے ساری ڈیٹیلز خود چیک کی تھیں وہیں سب لوگوں کی سانسیں اٹکی رہی تھیں۔میٹینگ کے اختتام پر اس نے سب کو جانے کو کہا تھا اور عمار کو روک لیا تھا۔

یس سر!"سب کے جانے کے بعد عمار نے اسے مخاطب کیا تھا۔"

عمار میں نے سنا ہے تم چھٹی پر جانا چاہتے ہو؟"ساحر نے عمار کو دیکھتے" سوال کیا۔

یس سر! ایکچولی میری شادی کی پلاننگ ہو رہی ہے۔"عمار نے جواباً کہا۔"

کب تک ہے شادی!"ساحر نے آبرو اچکا کر سوال کیا۔"

سر جیسے ہی چھٹی مل گئی تو ڈیٹس اس کے مطابق فائنل ہو جائیں گی۔"عمار"

.نے پلان بتایا

اوکے ٹھیک ہے اس ویک تک اپنے پینڈنگ کام مکمل کر لو اس کے بعد"

جب اور جتنی چھٹی تمھیں چاہیے ہو گی وہ مل جائے گی باقی تمھاری شادی

کی خوشی میں کمپنی کی طرف سے بونس بھی دیا جائے گا۔"ساحر نے سامنے

پڑی فائل کو دیکھتے کہا تو عمار اس کا یا پلٹ کر حیران ہوا تھا۔

حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔یہ تمھارا حق ہے۔"ساحر نے خود"

پر اس کی نظریں محسوس کرتے کہا۔

تھینک یو سر!"عمار نے مسکرا کر اس کا شکریہ ادا کیا۔"

سر ویسے ایمان سچ کہتی ہے آپ دل کے بہت اچھے ہیں بس اوپر اوپر سے " خود کو سخت اور لاپرواہ ظاہر کرتے ہیں۔ "عمار نے جاتے ہوئے پلٹ کر کہا جس پر ساحر فقط مسکرا دیا۔

میں بھی ایمان کو لے کر کافی غلط فہمی کا شکار تھا۔ وہ بہت اچھی ہے اینڈ یو " بو تھا آر پرفیکٹ فار اچ ادر!" ساحر نے دل سے کہا تھا۔

"اور مجھے لے کر۔۔۔۔۔۔۔؟"

تمھیں لے کر کوئی مسلہ نہیں تھا عمار۔۔۔۔۔بس میں کبھی کبھی اپنے " پاگل پن کی کوئی جسٹیفیکیشن نہیں دے سکتا کیونکہ میں جو کرتا ہوں یا سوچتا ہوں اس کا کوئی ریزن نہیں ہوتا۔ اٹس جسٹ مائی برین!" ساحر نے شرمندگی سے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

یہ جان کر اچھا لگا! گوڈ ڈے سر!" عمار کہہ کر باہر کی جانب چلا گیا اور وہ " وہیں کانفرنس روم میں کرسی پر جھول رہا تھا جب انیتا اندر آئی تھی۔

ساحر مسٹر ایڈرین جان تم سے بات کرنا چاہتے ہیں۔"انیتا نے اندر آتے"
دبے لہجے میں کہا تھا اس کا ہاتھ فون کے سپیکر پر تھا۔
ہیلو مسٹر جان!"ساحر نے فون کان سے لگاتے کہا تھا۔"

"Hello ! How are you, Mr. Affandi? It is good to hear that your health is improving and I am deeply saddened by the death of your brother. I am coming to Pakistan in two days See you soon! "

ایڈرین جان نے اپنے مخصوص لب ولہجے میں ساحر کی حیرت دریافت کی
تھی اور ساتھ ہی اس کے بھائی کی موت کا افسوس بھی کیا تھا۔

"I'm fine, Mr. John! I'm sorry I didn't meet you on your last visit. But now you will not have a chance to complain.

Your project related to Affandi Con-

structions will start soon."

اس نے پروفیشنل انداز میں کہا تھا جو انیتا کو مطمین کر گیا تھا۔

اگلے دو دن مسٹر ایڈرین جان کی آمد میں کافی مصروف گزرے تھے۔ شان اور سمیع کو ساحر نے آفس کی ذمہ داریوں سے بری کرتے رستم نامی اس شخص کی انفارمیشن کو تلاش کرنے کا کام سونپا تھا۔اور خود کو پوری طرح آفس کے کاموں میں غرق کر دیا تھا مگر آفس کے بعد قبرستان جانا اب بھی اس کے معمول کا حصہ تھا۔

مشعل ایمان کی شادی کا سن کر خوش تھی مگر اپنے غم میں وہ ویسے انجوائے نہیں کر پا رہی تھی جیسے اس نے سوچا ہوا تھا۔ایمان نے اسے اپنے ساتھ

مصروف کرنا چاہا تھا مگر اس خیال سے کہ مشعل کو اپنی کمی کا احساس نا ہو اس نے مشعل کو اپنے ساتھ ہر جگہ گھسیٹا نہیں تھا۔ بس کبھی کبھار وہ مشعل کو ساتھ لے جاتی تھی۔

مسٹر جان کے ساتھ ساتھ افتخار چوہدری بھی تقریباً تین ماہ بعد وطن لوٹا تھا جو اپنے علاج کے لیے امریکہ گیا ہوا تھا۔

آفندیز کے ساتھ مسٹر جان کی میٹینگ کافی اچھی گئی تھی۔ ساحر نے اپنے آپ کو مکمل طور پر سہیر کے روپ میں ڈھال دیا تھا۔ مسٹر جان مطمئین تھے اور پریس میں بھی سہیر آفندی سے اپنی ملاقات پر خوشی کا اظہار کیا تھا جو دشمنوں کے لیے ناقابل قبول تھا اور آفندیز کو گرانے کا اپنا نیا منصوبہ بنا چکے تھے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سہیر آفندی کے واپس آفس سنبھال لینے کی خبر بھی ہر طرف پھیل گئی تھی۔ چوہدری افتخار مسٹر جان کے آنے کی خبر سے بے انتہا ناخوش تھا مگر سہیر کے واپس نارمل ہونے کی خبر نے اس کے غصے کو ہوا دی تھی۔ آفندی کیسٹر کشن میں کام کرتے اپنے ایک وفادار کو اس نے کال کی تھی اور موجودہ صورت حال کی اطلاع مانگی تھی۔ اور جو بات وہ اب تک سمجھ رہا تھا اس کی تصدیق ہو گئی تھی۔ سہیر آفندی کے روپ میں اصل میں ساحر آفندی ہے یہ خبر چوہدری افتخار کو اپنے پلان کو کامیاب ہوتا دیکھا رہی تھی۔

ایمان اور عمار اپنی شادی کی شاپنگ پر جا رہے تھے۔ایمان نے مشعل کو بھی اپنے ساتھ آنے کو کہا تھا جیسے مشعل نے منع کر دیا تھا مگر ایمان کی جانب سے کی جانے والی ایمو شنل بیل میلنگ نے مشعل کو ساتھ چلنے پر راضی کر لیا تھا۔ایمان اسے دانستہ اپنے پسندیدہ مال میں لے کر آئی تھی وہ لوگ مشہور برانڈ کی شاپ میں داخل ہوئے تھے عمار باہر کسی سے فون پر محو گفتگو تھا ایمان دلچسپی سے اپنے لیے کپڑے دیکھنے لگی تھی جب کہ مشعل بس ارد گرد نظریں دوڑا رہی تھی۔ایمان مشعل کو اس کیفیت سے نکالنا چاہتی تھی اور اسے پہلے والی مشعل بنانا چاہتی تھی جو کہ شاپنگ کی شوقین تھی مگر ایمان کو یہ کام بہت مشکل لگا تھا۔

"مشی یہاں آؤ ناں۔۔۔"ایمان اسے اپنے ساتھ گھسیٹتی ہوئی آگے لے گئی تھی جہاں چند پارٹی ڈریسیز ڈسپلے تھے۔

مانی تم بھی جانتی ہو اور میں بھی کہ نا تو تمھیں ایسے ڈریسیز پسند ہیں اور نا یہ " برینڈ تو یہ سب کیوں کر رہی ہو؟" مشعل نے سخت تاثرات کے ساتھ کہا تھا۔

کیونکہ یہ تمھارا فیورٹ برانڈ تھا مشی!" ایمان نے افسردگی سے کہا۔"

یہ میرا نہیں سہیر کا فیورٹ برانڈ تھا میں نے بس اپنی پسند کو سہیر کی پسند " کے مطابق ڈھال لیا تھا۔" مشعل نے لب کچلتے کہا تھا۔

اچھا چلو پھر میں اپنی پسند کی شاپ پے چلتی ہو اور ڈھیر ساری ونڈو شاپنگ " بھی کریں گے۔" ایمان اسے اپنے ساتھ لیے باہر کی جانب چل پڑی تھی۔

جب ایک آواز نے انھیں رک کر پلٹنے پر مجبور کیا تھا۔

کیسی ہو مشعل؟" مریم لغاری جو اسی مال میں تھی مشعل کو دیکھتی اس کی " جانب آئی تھی۔

جی میں ٹھیک ہوں!" مشعل نے نارمل انداز میں کہا تھا۔"

یہ کیا حالت بنا رکھی ہے بیٹا مجھے لگا تھا کہ تم میری بات سن کر اپنے شوہر کو"
اس کنڈیشن سے نکالو گی اس کا ساتھ دو گی مگر تم تو ایسے گھوم رہی ہو جیسے
"تمھارے دیور کے بجائے تمھارا شوہر مر گیا ہے۔۔۔۔۔۔
دیکھیں آپ سوچ سمجھ کر بولا کریں اور جو بھی ہے یہ مشعل کا ذاتی معاملہ"
ہے آپ پلیز نا تو کوئی مشورہ دیں اور نا ہی مشعل اور آفندیز کے معاملے میں
پڑیں۔"ایمان نے قدرے سخت لہجے میں کہا تھا۔
مے آئی نو یو؟اور یہ میرے بیٹے کا معاملہ ہے اور میں اپنی بہو سے بات کر"
رہی ہوں۔"مریم لغاری نے اپنے ازلی انداز میں تمام لحاظ مروت بالائے
تاک رکھتے کہا تھا۔
یہ میری بہن ہے میری دوست ہے اور آپ کوئی بھی نہیں کیونکہ جو"
عورت اپنی اولاد کی نہیں ہو سکتی وہ کسی کی بھی نہیں ہو سکتی۔"اب کی بار
مشعل نے سخت انداز میں الفاظ چبا چبا کر کہا تھا۔اسے مریم کا ایمان کے
ساتھ رویہ پسند نہیں آیا تھا۔

آئی ایم سوری کہ میں آپ کے ساتھ تلخ ہو رہی ہوں مگر کوئی غلط فہمی" مت پالیے گا کہ میں آپ کی ہر جائز ناجائز بات برداشت کروں گی۔۔۔ مجھ پر حق جتانے سے پہلے اپنے بیٹوں پر حق ثابت کریں اور ان کی زندگی میں جو خلا آپ نے پیدا کیا ہے اسے مٹائیں کیونکہ میری زندگی پر آپ سے زیادہ حق میری دوست کا ہے۔ آئی ہوپ اب آپ مجھ سے کوئی مزید سوال نہیں کریں گی۔" مشعل کہہ کر ایمان کا ہاتھ تھامے آگے بڑھ گئی تھی اور مریم کچھ لمحے نا سمجھی سے مشعل کو دیکھنے لگی جو دیکھنے میں کتنی چپ چاپ اور خاموش لگتی ہے مگر جب بولتی ہے تو بڑے بڑوں کی چھٹی کر دیتی ہے۔

ایمان کو مشعل کو ایسے بولتے دیکھ کر کافی اچھا لگا تھا۔ اور کچھ فاصلے پر کھڑے عمار نے بھی یہ سب سنا تھا۔ مشعل تیز قدم اٹھاتے سامنے والی شاپ میں چلی گئی تھی اور ایمان بھی عمار کی جانب مسکراہٹ اچھالتا اس کے پیچھے چلی گئی۔

شاپنگ اور کھانے پینے سے فارغ ہو کر وہ لوگ واپسی کے راستے پر چل پڑے تھے۔ایمان مشعل کے ساتھ بیک سیٹ پر بیٹھی تھی اور عمار کو اپنا آپ ان دو لڑکیوں کا ڈرائیور محسوس ہو رہا تھا۔ایمان اسے مسلسل چڑا رہی تھی اور مشعل ان دونوں کی پیار بھری تکرار اور نوک جھونک انجوائے کر رہی تھی۔گاڑی سگنل پر رکی تھی اور مشعل گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔چہرے پر نرم مسکراہٹ نے مشعل نے نظریں اپنی دائیں جانب گھمائی تھیں تو وہ ٹھٹک گئی۔سہیر کی گاڑی عین اسی طرح ان کی گاڑی کے مقابل ان رکی تھی جیسے ایک بار پہلے وہ ایمان اور موحد کے ساتھ مال سے

آتے ہوئے سگنل پر رکی تھی۔اور سہیر اسے دیکھتا ان کی جانب آیا تھا۔

مشعل نے سوچوں میں ڈوبے ڈوبے دیکھا تھا گاڑی میں بیٹھا شخص اس کی جانب متوجہ نہیں تھا۔ویسی ہی بڑی سی مہنگی گاڑی وہی شکل وصورت مگر نا تو وہ مشعل کی جانب دیکھ رہا تھا اور نا ہی اس کے تاثرات سہیر کے جیسے تھے۔

ارے ساحر سر کیسے ہیں؟"عمار گاڑی کا شیشہ نیچے کرتے ساحر کو آواز دی" جس نے مشعل کو ہوش کی دنیا میں لا پٹخا تھا۔

آئی ایم گوڈ عمار!"ساحر نے بھی اس کی جانب دیکھتے عام سے انداز میں کہا" تھا اور ایک نظر گاڑی میں بیٹھی ایمان اور مشعل کو دیکھ کر گردن موڑلی تھی۔گاڑیاں چونکہ کافی قریب تھی مگر پھر بھی اس کے چہرے پر مشعل کو کوئی تاثر نا نظر آیا تھا۔

مشعل کو اچانک کچھ عرصہ قبل کا ساحر کا ریایکشن یاد آیا جو وہ ہر بار مشعل کے عمار کے ساتھ باہر نکلنے پر ظاہر کرتا تھا۔مگر آج وہاں ایسا کوئی تاثر نہیں

تھا وہ لاتعلق سا بیٹھا تھا۔ مشعل نے گہرا سانس لے کر اس کی جانب دیکھا تھا جو سگنل کھل جانے پر گاڑی آگے بڑھا لے گیا تھا۔

کیا ہوا مشی؟" ایمان نے اسے کھوئے ہوئے دیکھا تو پوچھ بیٹھی۔"

کچھ نہیں!" مشعل نے کندھے اچکاتے کہا تھا۔"

وہ فواد کے آفس میں بیٹھا تھا شان اور سمیع سمیت وہ سب اس وقت اس نا معلوم شخص رستم کی تلاش کا پلان بنا رہے تھے۔

میرا تو یہی ماننا ہے ساحر کہ رستم نامی شخص بس ایک مہرہ ہے ہماری توجہ" اصل مجرم سے ہٹانے کے لیے۔" فواد نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔

جو بھی ہے اب اس کا نام آیا ہے تو وہ مجھے اپنے سامنے چاہیے۔"ساحر نے"
بے لچک لہجے میں کہا۔

مطلب تم اسے ڈھونڈنے دبئی جاؤ گے؟"فواد نے سوالیہ آبرو اٹھائی۔"

"Do I have any other options to reach my brother's killers?"

ساحر نے استفسار کیا۔

"But you know nothing about him except his name."

فواد نے اسے یاد کروایا۔

باقی سب بھی جان لوں گا فواد۔۔۔۔۔زندہ انسانوں کے بارے میں کچھ"
نا کچھ پتہ چل جاتا ہے وہ مرنے والے ہوتے ہیں جن کی کوئی خبر نہیں ملتی
۔۔۔۔۔ویسے آج کل تو قانون اور فارینسک مردوں سے بھی سچ اگلوا لیتا
ہے۔کیا ہو گا جو رستم کی لاش ہی پولیس کو مل جائے۔"ساحر نے سامنے

ٹیبل کے کنارے پر انگلی پھیرتے ذو معنی انداز میں کہا۔ جس پر فواد نے شان کو کوئی اشارہ کیا تھا اور شان نے اسے تسلی رکھنے کو کہا۔

تم ایسا کچھ نہیں کرو گے ساحر!" فواد نے اسے ٹوکا تھا اور شان کی جانب " دیکھا۔

شان کو کچھ بھی سمجھا کے میرا ارادہ نہیں بدلے گا فواد کیونکہ آخر میں " شان بھی وہی کرے گا جو ساحر چاہے گا۔" ساحر نے اپنے مخصوص انداز میں کہہ کر شان کو جیسے بے بس کیا تھا وہ تعبیداری سے سر جھکا گیا۔ فواد فقط گردن نفی میں ہلا گیا۔

قربان جاؤں اس وفاداری پر۔" فواد نے طنزیہ انداز میں کہا تھا جس پر شان " اپنی ہنسی ضبط کر گیا تھا۔ ساحر کچھ کہنے لگا تھا جب سمیع کا فون بج اٹھا تھا۔

ہیلو!" سمیع نے وہیں بیٹھے ہوئے کال ریسیو کی تھی۔"

کچھ دیر خاموشی سے سنتے رہنے اور سر اثبات میں ہلانے کے بعد اس نے فون بند کر دیا اور فواد کی جانب دیکھا جو سوالیہ نظروں سے اس کی دیکھ رہا تھا۔

سر مسٹر جان کے سیکٹری کا فون تھا۔ مسٹر جان نے اپنے پروجیکٹ کے " سٹارٹ ہونے کی خوشی میں پارٹی رکھی ہے اور آفندیز کو سپیشل انوٹیشن دیا ہے۔" سمیع نے ساحر کو دیکھتے کہا۔

تو؟" ساحر نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔"

سر اس پارٹی میں کنسٹرکشن ولڈ کے ان سارے بڑے ناموں کو بلایا گیا" ہے جو اس ٹینڈر میں موجود تھے۔" سمیع نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ مطلب چوہدری افتخار بھی اس پارٹی میں ہو گا۔ مسٹر جان کی پارٹی وہ کبھی" نہیں چھوڑے گا۔" شان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ساحر پر سوچ نظروں سے سمیع کو دیکھ رہا تھا۔

تواس بات میں اتنی سنسنی کیوں پھیلا رہے ہو سمیع؟ پارٹی ہے ہم سب " جائیں گے۔" فواد نے ہنس کر کہا۔

اصل مسلہ ہے کیا سمیع؟ کم ٹو دا پوائنٹ!" ساحر نے ماتھے پر بل ڈالے " سمیع کو دیکھا۔ سمیع کا انداز اسے باور کروا گیا تھا کہ بات کچھ اور بھی ہے۔

سر اس پارٹی کے چیف گیسٹ۔۔۔۔۔" سمیع نے بات اُدھوری چھوڑ " دی۔

فواد اور شان میں نظروں کا تبادلہ ہوا تھا۔

کون ہے چیف گیسٹ؟" ساحر نے بے تاثر انداز میں پوچھا۔ "

مسٹر اینڈ میسیز سہیر آفندی!" سمیع کی بات پر ساحر کے چہرے پر ایک " کے بعد دوسرا رنگ ان گزرا تھا۔ اور فواد اور شان بھی فکر مندی سے ساحر کی جانب دیکھنے لگے تھے۔ جو نا سمجھی سے وہیں بیٹھا پر سوچ انداز میں فواد کو دیکھنے لگا۔

"ساحر وہ۔۔۔"

جو کہنا چاہتے ہو فواد وہ سوچنا بھی مت! میں دوبارہ ایسی کوئی بھی حرکت" نہیں کروں گا۔" ساحر نے ٹھوس انداز میں کہا تھا۔ فواد نے جواباً کچھ نہیں کہا۔

اینی وے اٹس نتھنگ ٹو وری اباوٹ! میں کسی نا کسی طرح بات سنبھال" لوں گا۔" ساحر نے اپنی ٹھوڑی مسلتے کہا تھا۔

کیا کہو گے؟" فواد نے استفسار کیا۔"

کچھ بھی دنیا میں بہانوں کی کمی نہیں ہے۔" ساحر نے کندھے اچکاتے کہا" تھا۔

Zubi Novels Zone

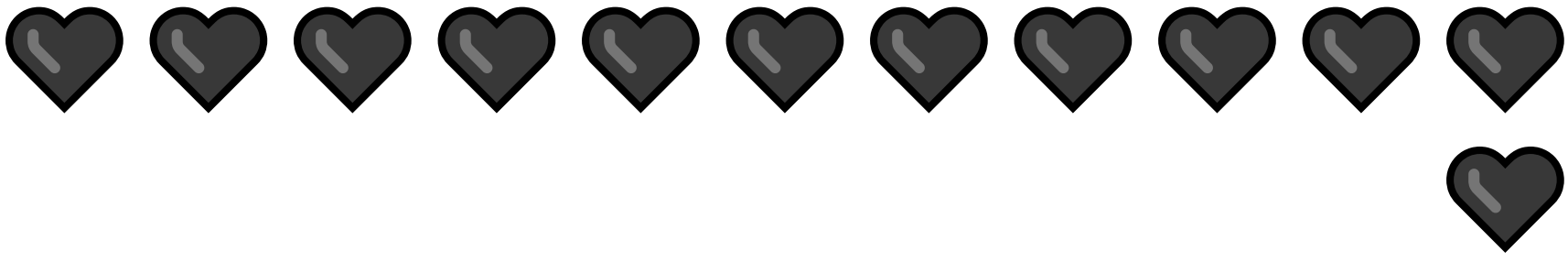

فواد کے آفس سے وہ سیدھا گھر آیا تھا پورے راستے اس کے سنجیدہ تاثرات نے شان کو پریشان کئے رکھا تھا۔ گھر میں داخل ہوتے ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی فائلز لاونج کے درمیان پڑی شیشے ٹیبل پر پٹخ دی۔

کیوں ایک کے بعد ایک مسلہ پیدا ہو رہا ہے؟ وائے؟ وہ خلق کے بل چلایا تھا۔ رشید بابا اس کی دھاڑ سن کر بھاگے بھاگے آئے تھے۔ آج بڑے دنوں بعد آفندی ہاؤس کے در و دیوار نے ساحر کا جلالی روپ دیکھا تھا۔

بیٹا جی کیا ہوا؟ رشید بابا ہانپتے ہوئے آئے تھے۔

کچھ بھی نہیں آپ پلیز میرے ہے کافی بھجوا دیں اور تم شان خبر دار جو میرے پیچھے آئے۔ کہہ کر وہ اپنے کمرے کی جانب چلا گیا تھا اور اگلے دو گھنٹے کمرے میں گزار کر باہر آیا تھا تو شان کو میگزین کھولے اپنا منتظر پایا۔

تم تھکتے کیوں نہیں ہو شان؟ میرا انتظار کرتے ہوئے؟ اس نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

میری ماں بھی کہتی ہے سر کہ میں آپ کے عشق میں مبتلا ہوں اور آپ سے دستبرداری میرے اختیار میں نہیں ہے۔ شان نے پھلجڑی چھوڑی جس کے جواب میں ساحر بے بسی سے اس کے ساتھ ان بیٹھا تھا۔

مجھ سے منسلک لوگ نقصان میں ہی رہتے ہیں۔ ساحر نے صوفے کی پشت سر سر ٹکاتے کہا۔ جیسے شان نے یکسر نظر انداز کر دیا تھا۔ کچھ دیر خاموشی چھائی رہی اور پھر شان نے ایک بار پھر بات کا آغاز کیا۔

سر اب کیا کریں گے آپ؟ شان نے اس کو ماتھے کے بل دیکھ کر پوچھا۔

سمجھ نہیں آ رہا شان پچھلے دو گھنٹے سے یہی سوچنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ ساحر نے بے بسی سے کہا۔

آج مجھے احساس ہو رہا ہے شان کہ یہ نکاح کروا کر میں نے غلطی کر دی مجھے یہ نکاح کروانا ہی نہیں چاہیے تھا۔ نا یہ نکاح ہوا ہوتا نا مشعل کی زندگی اتنی بے رنگ ہوتی اور نا ہی آج میں اس مشکل میں پڑتا۔ ساحر کے سامنے عمار

کی گاڑی میں بیٹھی مشعل کا بے رنگ سا سراپا گھوم گیا تھا۔ جیسے وہ پچھلے دو گھنٹوں سے فراموش نہیں کر پا رہا تھا۔

سر آپ نے تو یہ سب اپنے بھائی کی محبت میں کیا تھا۔

ہاں شان مگر مشکل میں میں پڑ گیا ہوں نا اور پہلے تم ہی تھے ناں جو مجھے اس سب سے باز رہنے کو کہہ رہے تھے۔

وہ پہلے کی بات تھی سر آپ اب بھی اگر اس فیصلے کو غلط سمجھ رہے ہیں تو مشعل بھابھی کی وجہ سے جبکہ میرے مطابق اس فیصلے کے غلط ہونے کی وجہ آپ کی دلی کیفیات تھیں۔ شان نے اپنا نظریہ واضح کیا۔

وہ سب پرانی بات ہے۔ پاگل تھا میں تب کچھ سمجھتا نہیں تھا مگر اب سمجھ آ گیا ہے کہ جو انسان قسمت میں ہوتا ہے وہ خود آپ تک پہنچ آتا ہے اس کے لیے تڑپنا نہیں پڑتا۔ ساحر نے کچھ سوچتے کہا۔

سر تڑپ پیار کو بڑھا دیتی ہے۔ یہ انسان کی فطرت ہے کہ جو چیز آرام سے مل جائے وہ اس کی قدر نہیں کرتا پھر چاہے وہ کامیابی ہو یا محبت! وہ کہتے ہیں

ناسر کہ ہر زم زم ایڑھیاں رگڑنے کے بعد ملتا ہے۔۔۔۔بس ایسے ہی سچی محبت ہے جس تک پہنچنے کے لیے بہت سی مشکلات سے گزرنا پڑتا ہے۔

تم ٹھیک کہتے ہو شان پر جو چیز ہاتھ کی لکیروں میں نہیں ہوتی وہ تڑپنے سے بھی نہیں ملتی تو بہتر ہے انسان تڑپنا چھوڑ دے۔ساحر نے ہتھیلی پر بنی لکیروں کو چھوتے ہوئے کہا۔

رہی بات زم زم کی تو وہ ہم جیسے عام انسانوں کے مقدر میں کہاں۔۔۔۔۔۔ اللہ معجزات بھی ان کے لیے دیکھاتا ہے جن کا دل نیت اور نظر صاف ہو۔

ساحر نے گہرا سانس خارج کرتے کہا تھا۔

انیتا کو ایڈرین جان کی پارٹی کا انوائیٹ ملا تھا۔اور کارڈ پر لکھے چیف گیسٹ کا نام دیکھ کر وہ اپنا ماتھا پیٹ کر رہ گئی تھی۔وہ ساحر سے اس سلسلے میں بات کرنا چاہ رہی تھی مگر ساحر نے انکار کے ساتھ یہ واضح کر دیا کہ وہ پارٹی میں اکیلا جائے گا اور کوئی اس سلسلے میں اس سے کچھ نہیں کہے گا۔ساحر کا قطعہ انداز اسے اچھے سے سمجھا گیا تھا کہ اب ساحر کسی کی نہیں سننے والا اس لیے انیتا نے بھی ساحر سے ضد نا کی تھی۔

وہ دونوں آفس میں موجود تھے جب مسٹر جان اچانک وہاں آ گئے تھے اور آتے ہی انھوں نے ساحر سے پارٹی کے سلسلے میں بات کی تھی۔جس پر ساحر نے بات گھول مول کر دی تھی۔

ساحر مجھے یہ بات سمجھ نہیں آ رہی کہ مسٹر جان اتنا اسرار کیوں کر رہے ہیں سہیر کی وائف سے ملنے کے لیے؟انیتا نے سوچتے ہوئے سوال کیا تھا جس پر ساحر کو انیتا کی بات درست لگی۔

کہیں انھیں کوئی شک تو نہیں ہو گیا؟انیتا نے ایک اور سوال کیا۔

ہوا ہوتا تو ڈائریکٹ پوچھ لیتے وہ باتیں گول کرنے والا انسان نہیں ہے۔

ساحر نے سوچتے کہا۔

پر کچھ نا کچھ ایسا ہوا ہے ورنہ اس طرح وہ اتنا اسرار کیوں کر رہا ہے۔انیتا گہری سوچ میں تھی۔اور ساحر بھی ماتھے پر بل ڈالے دو دن بعد ہونے والی پارٹی کے بارے میں کچھ سوچ رہا تھا۔اور اگلے دو دن وہ اپنے پینڈنگ کام مکمل کرتے مصروف رہا تھا اور کوئی غیر ضروری سوچ یا الجھن کو اس تک آنے کا وقت نا ملا تھا۔پارٹی کے بعد پرجیکٹ کا آغاز ہونے والا تھا۔سہیر کی موت سے جو ڈلے ہوا تھا اب ساحر جلد سے جلد سہیر کا یہ ڈریم پروجیکٹ شروع کرنا چاہتا تھا۔

ایڈرین جان کی پارٹی اسلام آباد کے مہنگے ترین سیون سٹار ہوٹل میں ہونا قرار پائی تھی جس میں بہت سے واقعات رونما ہونے والے تھے۔اس پارٹی میں چوہدری افتخار، عاقل افتخار، مصطفٰی لغاری اور مریم لغاری سمیت بہت سے دوسرے نام شامل تھے۔

فواد پارٹی میں پہنچ چکا تھا اور انیتا اور ساحر کے انتظار میں تھا۔پارٹی میں تقریباً سبھی پہنچ چکے تھے اب انتظار تھا تو مسٹر اینڈ میسیز آفندی کا۔

ایڈرین جان کی وائف آج پہلی بار اس پارٹی میں شرکت کر رہی تھی وہ ایک انڈین بریٹش تھی جو ہندی بھی جانتی تھی۔۔۔۔اور پارٹی میں سب کے ساتھ گھل مل گئی تھی۔۔۔۔وہ بار بار اپنے شوہر سے سہیر اور اس کی وائف کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔

کچھ دیر میں ساحر خود کو سہیر کی روپ میں ڈھالے پارٹی میں پہنچا تھا۔وہ کافی عرصہ بعد کسی بزنس گیدرنگ میں آیا تھا اور اس پارٹی کا چیف گیسٹ

ہونے کی حیثیت سے سب ہی نظریں اس پر ٹکی ہوئی تھیں اور پھر بھائی کی موت کے بعد بزنس ولڈ میں اسے لے کر جو خبریں پھیلی تھیں سب کا انٹرسٹ سہیر آفندی میں کچھ ذیادہ بڑھ گیا تھا۔ مریم لغاری بھی اسے قدرے نارمل دیکھ کر پر سکون تھی۔

"Hello Mr. Affandi, how are you? I must say that your entry was wonder-ful."

(ہیلو مسٹر آفندی کیسے ہیں آپ! آئی مسٹ سے آپ کی اینٹری شاندار تھی۔) مسٹر جان نے اسے ویلکم کرتے کہا تھا وہ لوگوں کی نظروں میں اشتیاق دیکھ چکے تھے۔

"I am fine. Thankyou !"

(میں ٹھیک ہوں شکریہ!) ساحر نے متوازن لہجے میں کہا۔

"Meet my wife, she's a big fan of yours ! by the way Kawita This is Mr. Saheer Affandi and Mr. Affandi this is Kawita Adrian John My wife my love!"

(میری بیوی سے ملیں ! یہ آپ کی بہت بڑی مداح ہے۔ کویتا یہ مسٹر سہیر آفندی ہیں اور مسٹر آفندی یہ کویتا ایڈرین جان ہے میری بیوی، میری محبت.) مسٹر جان نے اسے اپنی وائف سے متعارف کروایا تھا۔

"Hello Mrs John !"

ہیلو میسیز جان !" ساحر نے پروفیشنل انداز میں ہاتھ ملاتے کہا تھا۔"

"Call me Kawita! I would feel better."

مجھے کویتا پکاریں میں زیادہ اچھا محسوس کروں گی۔" مسٹر جان کی بیوی" نے بے تکلفی سے کہا تھا جس پر ساحر فقط مسکرا دیا۔ تبھی چوہدری افتخار ان کی جانب آیا تھا۔

ارے مسٹر سہیر آفندی کیسے ہیں آپ؟یقین جانیں آپ کے بھائی کی" موت کا سن کر بہت دکھ ہوا ہے۔میں شہر سے باہر تھا ورنہ تعزیت کرنے ضرور آتا۔"چوہدری افتخار نے آگے بڑھتے ہوئے ساحر سے ہاتھ ملاتے ہوئے رنجیدہ ہونے کی بہت بری ایکٹینگ کی تھی۔

میں ٹھیک ہوں!"ساحر نے مسکرانے کی ضرورت بھی محسوس نا کی تھی" مگر چوہدری افتخار کے ہاتھ پر اس کی مضبوط گرفت نے چوہدری افتخار کو ذو معنی انداز میں مسکراتے پر مجبور کر دیا تھا۔

مسٹر آفندی آپ کی وائف نہیں آئی ساتھ؟"چوہدری افتخار نے ارد گرد" دیکھتے ہوئے معصومیت سے پوچھا تو ساحر نے خود پر کنٹرول کرتے اپنے تاثرات کو نارمل رکھا تھا۔

"Yes Mr Affandi where is your love ?"

میسیر جان نے بے ساختہ اس سے سوال کیا تھا۔ جس پر ساحر نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا تھا وہ سمجھ گیا تھا وہ کیا کہنا چاہتی ہے۔ فواد اور شان میں نظروں کا تبادلہ ہوا تھا۔

"I mean your wife, I've heard a lot of praise for your wife, she's so beautiful. So my desire to meet her has increased a lot."

(میرا مطلب آپ کی وائف! میں نے آپ کی وائف کی بہت تعریف سن رکھی ہے کہ وہ بے انتہا خوبصورت ہیں۔ اس لیے مجھے ان سے ملنے کا بہت اشتیاق ہے۔) میسیر جان نے اپنی بے چینی کا اظہار کیا۔ تو پیچھے کھڑا ایڈرین جان مسکرا دیا۔

سر سنا ہے بہت حسن پرست عورت ہے حسین چہروں سے اسے بہت" کوئی عجیب قسم کا لگاؤ ہے اسی لیے تو آپ کے سامنے بھی بچھی جا رہی ہے۔" ساحر کے پیچھے کھڑے شان نے اس کے کان میں بتایا۔

ہاں مسٹر آفندی آج میسیز کویتا ہی نہیں ہم سب آپ کی میسیز سے ملنے کو" بے تاب ہیں۔" چوہدری افتخار نے اپنی مسکراہٹ دباتے سنجیدگی سے کہا۔

آپ جانتی ہیں میسیز کویتا مسٹر سہیر کی وائف سچ میں بہت خوبصورت ہیں" میرا بیٹا ملا تھا ایک بار ابھی تک ان کی خوبصورتی کے سحر سے باہر نہیں نکل پایا۔" چوہدری افتخار نے کویتا کو بتاتے ایک کمینی مسکراہٹ سجائے ساحر کی جانب دیکھا تھا جو کے اندر اشتعال کی ایک شدید لہر ڈوری تھی مگر وہ اس کا اظہار نہیں کر سکتا تھا۔

ملاقات تو میری بھی ہوئی تھی آپ کے بیٹے کے ساتھ آئی ہوپ وہ" میرے سحر سے بھی نہیں نکل پایا ہو گا؟" ساحر نے جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا اور ایک نظر پیچھے کھڑے عاقل کی جانب دیکھا

تھا جو تب سے اب تک خاموش تماشائی بنا پیچھے کھڑا رہا تھا۔ ساحر کے دیکھنے پر نظریں چرا گیا۔

وہ آپ تھے مسٹر سہیر مجھے لگا وہ ساحر تھا آپ کا بھائی جو مر چکا"

ہے۔"چوہدری افتخار نے ذو معنی انداز میں کہا تھا۔ایڈرین جان نا سمجھی سے پیچھے کھڑا ان کی گفتگو سن رہا تھا۔

ارے مسٹر سہیر پلیز ٹیل کب آ رہی ہیں آپ کی میسز۔ آئی ایم ڈیسپریٹلی " ویٹنگ فار ہر !"کویتا نے ایک بار پھر زور دیا تھا۔

میسز کویتا آئی تھنک مسٹر آفندی اپنی وائف کو ہم سے چھپا کر رکھنا چاہتے " ہیں یا شاید یہ ان کو پبلک کے سامنے اون نہیں کرنا چاہتے۔ کیا ریزن ہے مسٹر آفندی؟"چوہدری افتخار نے پھر سوال کیا تھا۔

مسٹر افتخار اتنا انٹرسٹ اگر آپ اپنی وائف میں شو کرتے تو شاید آج" حالات مختلف ہوتے۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔"فواد نے ہنستے ہوئے ہلکے پھلکے انداز میں چوہدری افتخار پر طنز کیا تھا تو حال میں سب کا قہقہہ گونجا تھا اور

چوہدری افتخار تھوڑا شرمندہ ہو کر مسکرانے لگا تھا اور ایک کھولتی نگاہ فواد پر بھی ڈالی تھی۔

نوبٹ سیریئسلی مسٹر سہیر آپ کی وائف نہیں آئے گی اس پارٹی میں" جب کہ میں جان سے کہہ کر اسے سپیشلی انوائیٹ کیا تھا۔ڈیٹ از ویری ڈس آپوینٹنگ !انھیں آنا چاہیے تھا۔"کویتا اپنے بریٹش لب ولہجے میں کہتی وہ کافی برہم ہوئی تھی۔

ایکچولی ابھی صرف نکاح ہوا ہے وہ اپنے پیرینٹس کے گھر تھی۔۔۔۔۔"""

ساحر نے بہانا گھڑنا چاہا جیسے کویتا نے رد کر دیا

نکاح ہوا ہے ؟بٹ شی از یور وائف اور انھیں پارٹی میں آپ کے ساتھ آنا" چاہیے تھے۔"کویتا نے شکایتی انداز میں اپنے شوہر کی جانب دیکھا۔ تبھی آنے والی ہستی نے سب کی توجہ اپنی جانب کھینچی۔

میسیز سہیر آفندی از ہیر ! "انیتا کی آواز نے سب کو اپنی جانب متوجہ کیا" تھا۔ ساحر اور فواد نے بے یقینی سے انٹرینس کی جانب دیکھا تھا تو ہوٹل کی چھت مانوان کے سر پر آن گری تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر نے جیسے ہی گردن موڑی تھی انیتا اور جواد کے ساتھ کھڑی مشعل کو دیکھ کر وہ اپنی جگہ پتھر کا ہو گیا تھا۔ مشعل کی یہاں موجودگی اس کے لیے ناقابل یقین تھی۔ فواد اور شان کو بھی اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا تھا۔ چوہدری افتخار بھی بڑی دلچسپی سے اس سارے منظر کو دیکھ رہا تھا اور مریم لغاری بھی مطمین تھی مگر ساحر تو جیسے اپنی جگہ جم گیا تھا۔

وہ سیاہ رنگ کی سٹائلش سی لانگ شرٹ اور سٹریٹ ٹراؤزر میں وہاں" موجود سب سے بہت الگ اور بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ مہارت سے کیا گیا میک آپ اس کے حسن کو دو آتشہ بنا رہا تھا۔ سٹریٹ بالوں کو کھلا چھوڑ دیا گیا تھا۔ اس کی آنکھیں اپنے غم کی چغلی کرتی مذید پر کشش ہو گئی تھیں۔

وہ انیتا کے اسرار پر یہاں آئی تھی مگر نہیں جانتی تھی کہ جس ساحر کو مشکل سے نکالنے وہ آئی ہے اسے ہی کس مشکل سے دوچار کر دے گی۔

"Oh hello Mrs Affendi I was asking about you."

کویتا کہہ کر مشعل کی جانب بڑھی تھی اور مشعل سے گلے ملتے اس نے پر تپاک انداز میں کہا تھا۔

مجھے لگا آپ آئیں گی نہیں۔۔۔۔۔اینی وے آئی مسٹ سے آپ کے" بارے میں جو سنا تھا ڈیٹ واز سو رائیٹ!" کویتا نے اشتیاق سے مشعل سے کہا تھا اور انیتا سے ملنے لگی۔

میسیز انیتا آپ کے بارے میں بھی کافی سن رکھا تھا۔"کویتا نے پرجوش"
انداز میں کہا۔

کیا سنا تھا آپ نے؟"انیتا نے اپنے دلکش انداز میں پوچھا تھا۔"

"Anita Nawaz the best architect around
! The women with beauty and brains."

کویتا نے ستائشی انداز میں کہا تھا۔جس پر انیتا مسکرا دی۔
لیکن لیکن لیکن آج یہاں آپ سے بھی زیادہ پریٹی کوئی اور ہے!"کویتا"
نے مشعل کو دیکھتے کہا تھا۔

"Indeed !"

انیتا نے مسکرا کر کہا تھا اور سب کو مشعل اور جواد سے انٹروڈیوز کروایا تھا۔

آر یو آؤٹ آف یور مائنڈ انیتا۔"ساحر موقع ملتے ہی ان کی جانب بڑھا"
تھا۔وہ جانتا تھا کہ مشعل کو یہاں ایسے لانے والی انیتا تھی۔
نو آئی ایم ناٹ! تم کچھ سمجھ نہیں رہے یہ الگ بات ہے۔"انیتا نے مسکرا"
کر ارد گرد دیکھتے سخت لہجے میں الفاظ ادا کئے تھے۔جب کہ مشعل لاتعلق
سے ارد گرد دیکھ رہی تھی۔
اس کو یہاں کیوں لائی ہو انیتا۔۔۔وائے؟میری مشکلیں کیوں بڑھا رہی"
ہو؟"ساحر اچھا خاصہ ذچ ہوا تھا۔
ڈئیر میں تمھاری مشکل آسان کرنا چاہتی ہوں۔شاید تمھیں پتہ نہیں"
ہے چوہدری افتخار نے مسٹر جان کے سیکٹری کو ایک موٹی تازہ رقم دے کر

اس کے ذریعے کویتا کو اکسایا ہے کہ مشعل کو پارٹی میں انوائیٹ کیا جائے ورنہ وہ کیوں اتنا اسرار کر رہی تھی۔"انیتا نے آبرو اچکاتے سوال کیا اور مسکرا کر کچھ فاصلے پر کھڑے ایک کپل کو ہاتھ ہلایا۔

سٹاپ میکینگ سٹوریز!"ساحر نے خفگی سے کہا تھا۔"

آئی ایم ناٹ! یہ خبر تمھارے جاسوس سمیع نے مجھے آج صبح دی تھی۔"

چوہدری افتخار اس پارٹی میں بہت کچھ ایسا کرنے والا ہے جس سے وہ تمھیں ساحر ثابت کر سکے۔"انیتا نے اسے بتایا تو سمیع کے نام پر خبر درست ہونے کا ثبوت خود بخود ساحر کو مل گیا تھا۔

اب شکل درست کرو اور اسے سب سے انٹروڈیوز کرو۔"انیتا نے" آنکھوں سے مشعل کی جانب اشارہ کرتے آہستہ آواز میں کہا تھا۔

لیکن!"ساحر نے کچھ کہنا چاہا تھا جب فواد نے اسے ٹوکا۔"

جو ہو رہا ہے وہ کرو ساحر جسٹ گوود دافلو!"ساحر بادل ناخواستہ راضی" ہو گیا تھا۔

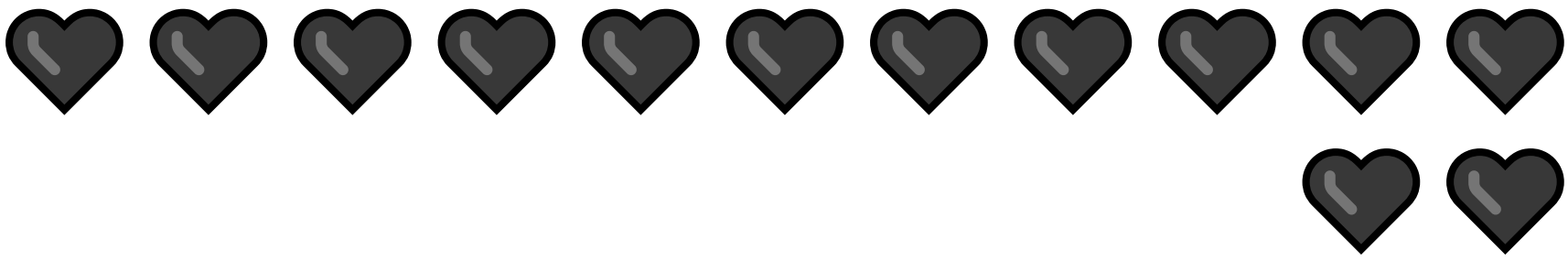

عمار کو فائنینس مینیجر کی جگہ پارٹی میں آنا پڑا تھا جو آج کل چھٹی پر تھے اور عمار جونئر فائنینس مینجر کی پوسٹ پر تھا اس لیے ایمان کے اسرار کرنے پر وہ ایمان کو لے کر یہاں آیا تھا۔ایمان آنکھیں کھولے اس ہوٹل کی شان و شوکت کو دیکھ رہی تھی۔اور عمار اندر آتا دوسرے لوگوں سے مل رہا تھا۔

عمار! کاش سہیر بھائی ہوتے تو آج مشعل بھی یہاں ہوتی۔"ایمان نے" حسرت سے کہتے جیسے ہی اندر کی جانب قدم بڑھائے تھے اندر کھڑی مشعل کو سجا سنورا دیکھ کر اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔

عمار وہ دیکھو!" مشعل کی جانب اشارہ کرتی ایمان فوراً مشعل کے پاس" آئی تھی اور اس سے معاملے کے بارے میں پوچھنے لگی۔

"فلیش بیک *****!*****

سمیع کو چوہدری افتخار کے پلین کی بھنک لگ گئی تھی اس لیے اس نے فواد سے رابطہ کیا تھا کہ وہ ساحر کو منائے کیونکہ ساحر نہیں ماننے والا تھا۔ فواد سے رابطہ نا ہونے کی صورت میں اس نے انیتا کو کال کی تھی جس نے ساری بات سمجھتے ہوئے اس معاملے کو ہینڈل کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور سمیع کو کچھ ہدایات دیتی فون بند کر دیا اور گاڑی لیتی مشعل کے گھر کی جانب چلی گئی تھی جہاں اس نے مشعل کو ساری بات بتا کر بہت مشکلوں سے راضی کیا تھا۔ مشعل نے بہت انکار کیا مگر اس بات سے کہ یہ سب وہ لوگ سہیر کے ڈریم بزنس اور قاتلوں تک پہنچنے کے لیے کر رہے ہیں مشعل پارٹی میں میسیز سہیر آفندی کے روپ میں آنے کو رضامند ہو گئی تھی اور ماں کے اعتراض کو اس نے یہ کہہ کر رد کر دیا تھا کہ وہ سہیر کے لیے اس کے بزنس

کے لیے کچھ کرنا چاہتی ہے۔البتہ سلیمان صاحب کو یہ سب تھوڑا عجیب لگا کو کسی بات کے لیے انٹرسٹ شو کرتے دیکھ کر تھا مگر اتنے دن بعد مشعل انھوں نے اسے منع نہیں کیا تھا۔اور یوں وہ میسیر سہیر آفندی کے روپ میں پارٹی تک پہنچی تھی۔

مشی تجھے لگتا ہے یہ فیصلہ درست ہے۔" ایمان نے اس کے ہاتھ تھامتے" ارد گرد دیکھتے کہا تھا جہاں بہت سے لوگ مشعل کو دیکھتے باتیں کر رہے تھے ان کے تاثرات اس بات کا ثبوت تھے کہ مشعل آفندی ان کی گفتگو کا مرکز ہے۔

پتہ نہیں مانی! مگر میرا دل نہیں مانا انیتا کو انکار کرنے کا یا سہیر کا کسی بھی" طرح کا نقصان ہوتا دیکھنے کا۔" مشعل نے گہرا سانس لے کر ساحر کی جانب دیکھا جو اس کی ذات سے یکسر انجان فواد اور انیتا کے ساتھ ابھی بھی الجھ رہا تھا۔

ارے مسٹر اینڈ میسیز آفندی آپ دونوں کو دیکھ کر لگتا نہیں کہ آپ"
دونوں کی لو و میرج ہے لائق سیر ئسلی؟"کویتا ایک بار پھر ساحر اور مشعل
کی جانب متوجہ ہوئی تھی جو تب سے اب تک ایک دوسرے سے لا تعلق
سے کھڑے تھے۔ساحر کو شدید قسم کی کوفت ہوئی تھی وہ عورت اس کے
صبر کا جی بھر کر امتحان لے رہی تھی۔چوہدری افتخار نے ذو معنی ہنسی کے
ساتھ ساحر کے الجھے تاثرات کو دیکھا تھا۔
دیکھتے ہیں ساحر آفندی تم کب تک اس ڈرامے کو جاری رکھتے ہو۔""
چوہدری افتخار مسکراتی نظروں سے ساحر کو دیکھتا دل ہی دل میں اس سے
مخاطب ہوا تھا۔مریم لغاری بھی ان کی جانب بڑھی تھی۔
کویتا کے کہنے پر انیتا نے مشعل کو ساحر کی جانب جانے کو کہا تھا۔"مشعل"
آہستہ قدم اٹھاتی اس کی جانب آئی تھی۔کویتا گہری نظروں سے انھیں دیکھ
رہی تھی۔

آئی تھنک آپ دونوں میں کوئی ناراضگی چل رہی ہے۔ مسٹر آفندی آپ"
"کی میسیز آپ سے آپ سیٹ لگ رہی ہیں لیکن آپ جانتے ہیں۔۔۔۔۔

"Being a good husband is more im-
portant than being a good businessman.
Am I wrong, John?"

کویتا نے کہہ کر اپنے شوہر کی تعائید چاہی جو اپنی بیوی کی آدھی سے زیادہ باتیں سمجھنے سے قاصر تھا۔

"No my dear you can't be wrong !"

اس نے سینے پر ہاتھ رکھے دلکش انداز میں کویتا سے کہا تھا۔ ساحر نے مدد طلب نظروں سے فواد اور انیتا کو دیکھا تھا۔

تو ٹھیک ہے پھر آپ دونوں کی ناراضگی کو ختم کرنے کے لیے میں نے کچھ"
سوچا ہے۔" کویتا نے مشعل کا ہاتھ تھامتے کہا تھا۔

ن۔۔۔نہ۔۔۔۔ نہیں ہم بلکل۔۔ بھی ناراض نہیں س۔۔سا۔۔۔سہیر "
پلیز بتائیں ناسب کو۔" مشعل نے سٹپٹاتے ہوئے بات سنبھالناچاہی مشعل
کو کویتا کے ارادے نیک نہیں لگے تھے۔

ہاں بلکل !"ساحر نے بھی خود کو کمپوز کیا تھا۔اس سے پہلے وہ بہت اچھے "
سے سب سنبھال رہا تھا مگر مشعل کی یہاں آمد ہمیشہ کی طرح اس کے لیے
مشکل پیدا کر رہی تھی اور یہاں جب لوگ مشعل کو اس کی بیوی کہہ رہے
تھے یہ بات ساحر کو اپنی ہی نظروں میں شرمندہ کر رہی تھی۔

اوکے ڈیٹ از پریٹی گوڈ دیں جوائن آس فار آرومینٹک کپل ڈانس !""
کویتا کی بات پر ساحر اور مشعل نے بے ساختہ ایک دوسرے کو دیکھا تھا
دونوں ہی اس چیز کی توقع نہیں کر رہے تھے اور دونوں کے لیے ہی یہ بات
ناقابل قبول تھی۔ مشعل کو اچانک یہاں آنے کا فیصلہ غلط لگ رہا تھا۔انیتا
اور فواد کی نظریں بھی ملیں تھی جو دونوں ہی اس صورت حال سے کافی

پریشان ہوئے تھے اور ساحر کے رد عمل کی فکر الگ سے تھی جب کہ ایمان کو تو مشعل کی حالت سوچ سوچ کر ہول آٹھ رہے تھے۔

آ۔۔۔۔آئی ڈونٹ ڈانس!"ساحر نے فوراً اعتراض کیا۔"

اوکم ان میسٹر آفندی جب ایک خوبصورت لڑکی آپ کی بانہوں میں ہو تو" کوئی بھی انسان بنا پیئے جھوم سکتا ہے۔ سو پلیز ڈونٹ سپوئل دا ایوننگ!" کویتا نے بے باک انداز میں کہتے ہوئے ساحر کے اعتراض کو ہوا میں اڑایا تھا تو وہ شرمندہ ہوتا مشعل کی جانب دیکھنے لگا تھا۔ جو کنفیوز سی انگلیاں مڑورتے انیتا اور ایمان کی جانب دیکھ رہی تھی۔ پارٹی میں کچھ ایسا ہو جائے گا یہ تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا۔ وہ شدید قسم کی الجھن میں تھی اور وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی۔

کم ان پریٹی گرل!"کویتا نے اس کا ہاتھ تھامے اسے حال کے بیچ و بیچ بے" ڈانس فلور کی جانب لے گئی تھی۔ جہاں وہ حیران پریشان سی کھڑی تھی۔ عاقل نے مسکرا کر باپ کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

تمھیں لگا تھا کہ میرا پلین کام نہیں کرے گا مگر دیکھو اس آفندی کی شکل " اب دیکھتے ہیں کیسے یہ اپنے بھائی کی بیوی کو سب کے سامنے اپنی بیوی بناتا ہے۔"چوہدری افتخار نے کمینگی سے مسکراتے کہا تھا۔

ڈیڈ مجھے تو اس میں ساحر آفندی والی کوئی بات نہیں لگ رہی نا وہ جنون نا وہ" پاگل پن! ہاں ہو سکتا ہے وہ جان گیا ہو کہ اس کا بھائی اس کی بیوی کے عشق میں مبتلا تھا اس لیے ناراض ہوا اپنی بیوی سے۔۔۔۔اور جو مرا وہ سچ میں ساحر ہی ہے۔۔۔ہو سکتا ہے آپ تک غلط خبر آئی ہو؟"عاقل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

یہ کیا بکے جا رہے ہو؟"چوہدری نے بیٹے کو گھورتے ہوئے کہا۔"

ڈیڈ میں نے انیتا سے سنا تھا کہ ساحر آفندی کسی لڑکی سے بے انتہا محبت" کرتا ہے اس لیے اس نے انیتا کو چھوڑا تھا اور اس دن جب یہ اس لڑکی کو مجھ سے چھڑوانے آیا تھا مجھے تب ہی عجیب لگا تھا بعد میں میں نے اندازہ لگایا کہ شاید یہی وہ لڑکی تھی۔"عاقل نے اپنا تجزیہ پیش کیا۔

الو کے پٹھے یہ بات پہلے بتانی چاہیے تھی ناں۔"چوہدری افتخار نے عاقل" کو کوسا تھا۔

مریم لغاری سہیر کی جانب بڑھی تھی۔جب کہ ولید لغاری بھی بڑی دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

سہیر بیٹا جاؤ وہ وہاں اتنے لوگوں کے بیچ اکوارڈ فیل کر رہی ہے۔"مریم" نے مشعل کو دیکھتے کہا۔

سٹے آؤٹ آف اٹ!"ساحر نے تنبیہی انداز میں کہا تھا۔"

ساحر یہ الجھنے کا نہیں اس سچویشن سے نکلنے کا وقت ہے۔"فواد نے اس کو" آہستہ سے کہا تھا۔

جاؤ تھوڑی دیر کی بات ہے ایک باران سب لوگوں کا منہ بند کر دو۔"اس" نے ساحر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔

عمار مشعل کیا کرے گی؟"ایمان نے گھبرا کر عمار کا ہاتھ تھامتے کہا تھا۔"

مشعل کا تو پتہ نہیں میرا دل تمھارے ساتھ ڈانس کرنے کا چاہ رہا ہے۔""
عمار نے شرارت سے آنکھ کا کونا دباتے کہا تھا۔ جس پر مشعل نے حیرت سے عمار کے بدلتے تاثرات دیکھے جو وارفتگی سے ایمان کو دیکھ رہا تھا۔
سب الجھے ہوئے اس ساری سچویشن سے نکلنے کی کوشش میں تھے جبکہ پارٹی میں موجود باقی لوگ جو اندر کی باتوں سے ناواقف تھے ان کے لیے یہ ایک عام سا کپل ڈانس تھا جس کے لیے سہیر آفندی اتنا ہچکچا رہا تھا۔
"مجھے لگتا ہے مسٹر آفندی شرما رہے ہیں۔" ایک آدمی نے شرارت سے کہا۔
"ارے اپنی ہی بیوی سے کیسا شرمانا۔" مسٹر لغاری نے سچویشن انجوائے کرتے چند قدم آگے بڑھتے کہا۔
"بلکل مسٹر لغاری کچھ لوگ تو دوسروں کی بیویوں سے نہیں شرماتے یہ تو پھر میری اپنی بیوی ہے۔" ساحر نے خود کو کمپوز کرتے مسٹر لغاری کے منہ پر جیسے تماچا مارا تھا۔ مریم نے بھی خاصی شرمندگی سے نظریں جھکا لی تھیں

اور مصطفیٰ لغاری کا دل چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں دھنس جائے۔اس نے بہت سے لوگوں کی ذو معنی مسکراہٹیں ابھرتی دیکھیں تھیں۔

ساحر مضبوط قدم اٹھاتا مشعل کی جانب بڑھا تھا۔جو ساحر کو اپنی جانب آتا دیکھ کر مذید پریشان ہو رہی تھی۔

جیسے ہی ساحر نے ڈانس فلور پر پاؤں رکھا تھا تالیوں اور ہوٹنگ کی آواز نے ایک سما باندھا تھا۔اچانک حال کی مین لائٹس بند ہوئی اور سپاٹ لائٹس نے ڈانس فلور کو روشن کیا تھا۔کویتا بھی مسٹر جان کے ساتھ اور انیتا جواد کے ساتھ ڈانس فلور پر موجود تھی۔

تمھیں یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔"ساحر نے مشعل کے سامنے جاتے" آہستہ آواز میں کہا تھا۔

اب تو آ گئی اور اس مشکل میں پھنس گئی۔"مشعل نے گھبراتے ہوئے" کہا۔

اور مجھے جس مشکل میں ڈالا ہے اس کا کیا۔" ساحر کی بات کا اصل مطلب " مشعل کو سمجھ نہیں آیا تھا جو آج دل پر جبر کرتا اس پر سے نظریں ہٹائے ہوئے تھا ورنہ نظریں تھیں جو کہ بے اختیار ہو رہی تھیں۔ دل دماغ کے اختیار سے نجات پانے کو سر پٹخ رہا تھا۔

تم؟" مشعل نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔"

اس مشکل سے نکلنا ہے تو یہ کرنا ہو گا۔ تمھیں میرا ساتھ دینا ہو گا۔""" ساحر نے ہاتھ مشعل کے سامنے پھیلایا تھا۔ مشعل نے نا سمجھی سے انیتا کو دیکھا تھا جو اس سے کچھ فاصلے پر جواد کے ساتھ ڈانس کے پوز میں کھڑی تھی۔

میوزک شروع ہوا تھا اور مشعل نے انیتا کے اشارے پر ساحر کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تو ساحر کے لیے جیسے دنیا تھم سی گئی تھی۔ اس نے آنکھیں موندے خود پر کنٹرول کرنا چاہا تھا۔ مشعل اس کی حالت سے یکسر انجان تھی اور گھبرائے ہوئے اس سے کچھ قریب ہوتے اس کے کندھے پر ہاتھ

رکھ دیا تھا۔ ساحر کا دل چاہا وہ وہاں سے بھاگ جائے مشعل کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر اس کا دل ایک بار پھر اسے دماغ سے بغاوت پر اکسانے لگا تھا اس کے بنائے گئے سارے اصولوں کی رکاوٹوں کو لانگتے اس کی گلٹ اور شرمندگی کی دیوار کو گراتے بس اپنی من مانی کرنے پر اکسائے جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

میوزک نے ماحول میں ایک فسوں سا طاری کر دیا تھا۔۔۔۔

پہلے جب دیکھا تھا تجھ کو

رات بھی وہ یاد ہے مجھ کو

تارے گنتے گنتے سو گیا۔

باقی کپلز بھی میوزک کے ساتھ آہستہ آہستہ جھوم رہے تھے۔

دل میرا دھڑکا تھا کس کے۔۔۔۔۔

کچھ کہا تھا تو نے ہنس کے

میں اسی پل تیرا ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔

ساحر بے اختیاری سے مشعل کے چہرے پر نظریں دوڑا رہا تھا۔

آسمانوں پے جو خدا ہے

اس سے میری یہی دعا ہے

چاند یہ ہر روز میں دیکھوں تیرے ساتھ میں۔۔۔۔۔۔

گانے کے بول ساحر کو کہیں بہت پیچھے لے گئے تھے۔۔۔۔

ساحر مشعل کی کمر پر ہاتھ رکھتے آہستہ آہستہ میوزک کے ساتھ جھوم رہا تھا۔

مشعل کہیں بھی دیکھ رہی تھی مگر ساحر کی جانب نہیں۔اسے ساحر کی آنکھوں میں ابھرنے والے تاثر کا اندازہ تک نا تھا۔

آنکھ اٹھی محبت نے انگڑائی لی

دل کا سودا ہوا چاندی رات میں۔

تیری نظروں نے کچھ ایسا جادو کیا

لٹ گئے ہم تو پہلی ملاقات میں۔۔۔۔۔۔

ساحر متواتر مشعل کے چہرے پر نظریں گھاڑے ہوئے کہیں کھویا ہوا تھا۔
ذہن کے پردے پر مشعل کے ساتھ اس کی پہلی ملاقات جھلملانے لگی تھی
اور وہ ارد گرد سے بے خبر بس انھی لمحوں کو سوچے جا رہا تھا۔
مشعل کی اپنے پاس موجودگی، پارٹی میں موجود لوگوں کو حتی کہ ہر چیز کو
فراموش کرتا وہ اپنے ماضی میں کھویا ہوا تھا۔۔۔۔
ارد گرد کھڑے لوگ ہاتھوں میں مشروب اور کاکٹیلز لیے اشتیاق سے
ڈانس فلور پر موجود جوڑوں کو دیکھ رہے تھے۔
پاؤں رکھنا نازمین پر
جان رک جا دو گھڑی بھر
تھوڑے تارے تو بجھا دوں
میں تیرے واسطے۔۔۔۔۔
مشعل نم آنکھوں کے ساتھ سہیر کو سوچ رہی تھی۔ایک پل کو اسے
سامنے کھڑے شخص میں سہیر کا عکس نظر آیا تھا۔

آزمالے مجھ کو یارا

توزرہ سا کرا شارہ

دل جلا کر جگمگادوں میں تیرے راستے۔۔۔۔۔۔

میرے جیسا عشق میں پاگل۔۔۔۔

پھر ملے یا نا ملے کل

سوچنا کیا ہاتھ یہ دے دے میرے ہاتھ میں۔۔۔۔۔۔

قصے محبت کے۔۔۔ہیں جو کتابوں میں

سب چاہتا ہوں میں۔۔۔۔سنگ تیرے دھرانا

کتنا ضروری ہے۔۔۔۔۔اب میرے خاطر تو

مشکل ہے مشکل ہے۔۔۔۔ لفظوں میں کہہ پانا

اب تو یہ عالم ہے۔۔۔۔۔توں جان مانگے تو

میں شوق سے دے دوں سوغات میں۔۔۔

آنکھ اٹھی محبت نے انگڑائی لی

دل کا سودا ہوا چاندی رات میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سوچوں میں ڈوبے ایک کے بعد دوسرا اور پھر تیسرا منظر ساحر کو آفندی ہاؤس کے لاونج تک لے گیا تھا جہاں اس نے مشعل کو پہلی بار سہیر کے حوالے سے جانا تھا۔

مجھے مشعل سلیمان چاہیے جلد سے جلد! "سہیر کے الفاظ نے ساحر کے" گرد پھیلا سحر توڑا تھا۔اسی وقت تالیوں کی گونج نے اسے ہوش کی دنیا سے روشناس کروایا تھا کچھ سمے پہلے بے گانگی کا جو حصار ساحر کے ارد گرد بنا تھا وہ پل میں ٹوٹا تھا اور تو وہ فورا سے مشعل سے دور ہوا تھا جو وہاں موجود انیتا ایمان اور فواد کے علاوہ کوئی محسوس نہیں کر سکا تھا۔

مشعل فورا وہاں سے ہٹ کر انیتا کی جانب بڑھنا چاہتی تھی جب کویتا نے اس روک لیا۔

"I must say you too make the perfect couple."

کو یتانے ستائشی انداز میں کہا تھا۔

مشعل تو مسکرا بھی نہیں سکی لب کچلتی وہ کسی پل بھی رونے کو تیار تھی۔

ساحر نے فوراً انیتا کو اشارہ کیا تھا اور وہ فوراً مشعل کو اپنے ساتھ لیتی وہاں سے چلی گئی تھی۔ باقی سب لوگ ریفریشمنٹ کی جانب چلے گئے اور مشعل ڈھرکتے دل کے ساتھ ایک کونے میں انیتا اور ایمان کے ساتھ کھڑی ہو گئی تھی۔

مشعل ریلیکس اٹس اوور ناؤ!" انیتا نے اسے تسلی دی۔"

آئی ایم سوری مجھے اندازہ نہیں تھا کہ یہاں یہ سب ہو جائے گا۔" انیتا نے" پھر معذرت کی تھی۔

اٹس اوکے آپ کی غلطی نہیں تھی۔انفیکٹ میری قسمت کے علاوہ کسی"
کی غلطی نہیں۔" مشعل نے آنکھوں میں ابھرتی نمی کو باہر آنے سے
روکنے کے لیے جلدی سے پلکیں جھپکائیں تھیں۔
اسی وقت باہر سے سمیع آیا تھا اور انیتا اسے دیکھتی اس کی جانب چلی گئی
تھی۔
مانی میں یہ کیسے کر سکتی ہوں! یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس انسان کے دل"
"میں۔۔۔۔
اس انسان کے دل میں اب کچھ بھی نہیں ہے مشی وہ تو بس تمھاری طرح"
حالات کے ہاتھوں مجبور ہے یا شاید تم سے زیادہ۔۔۔۔"ایمان نے اپنی
جانب آتے عمار کو دیکھتے مشعل کا ہاتھ تھاما تھا۔
مجھے معاف کرنا مشعل میں بس ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ تم دکھ اور"
تکلیف میں ہو مگر وہ اذیت، بے بسی، گلٹ نا جانے کیا کیا اپنے سینے میں لیے
گھوم رہا ہے۔اپنا نام اپنی شناخت کھو کر وہ سہیر بنا پھر رہا ہے تمھیں نہیں لگتا

کہ ساحر بن کر اپنے دشمنوں کے سر پر بندوق تانے وہ آرام سے اپنے بھائی کے قاتل تک پہنچ سکتا ہے وہ کیسا تھا ہم سب جانتے ہیں کوئی کام نکلوانا اس کے لیے مشکل نہیں ہے مگر اسے اپنی بھائی کی ساکھ اس کا بزنس بچانا ہے اسے یہ پروجیکٹ بچانا ہے جو سہیر سر کے لیے سب سے اہم تھا اور آج تک کا آفندیز کا سب سے بڑا پروجیکٹ جو آفندیز کو کہاں سے کہاں پہنچا سکتا ہے۔

عمار نے ساحر پر نظریں گھاڑے مشعل سے کہا تھا تو ایمان نے بھی اس کے ہاتھوں پر تسلی کی صورت میں دوسرا ہاتھ رکھا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

انیتا سمیع کی جانب بڑھی تھی مگر اس سے پہلے وہ کچھ کہہ پاتا ساحر بگڑے تیور لئے سمیع کی جانب آیا تھا۔

یہ سب پہلے جانتے تھے تو بک نہیں سکتے تھے۔"ساحر نے سمیع کو کھولتی" نظروں سے دیکھا تھا۔

سر ڈر لگ رہا تھا آپ سے۔" سمیع نے ساحر کن اکھیوں سے دیکھتے سر" جھکائے کہا۔

کوئی حال نہیں ہے تمھارا سمیع۔۔۔۔"ساحر نفی میں سر ہلا کر رہ گیا یہاں" وہ کچھ کر سکتا نہیں تھا اس لیے سمیع کی تھوڑے میں ہی بچت ہو گئی۔

سوری سر!" سمیع نے پھر کہا۔"

اب اسے اپنے ساتھ واپس بھی لے کر آنا جیسے میری بیوی بنا کر یہاں لائی" ہو۔"ساحر نے انیتا کو گھورتے ہوئے کہا اور واپس پلٹ گیا جب کہ انیتا پر سوچ انداز میں اس کی پشت کو دیکھتی رہی۔۔۔۔

پارٹی دیر رات تک چلتی رہی تھی اور باقی کا سارا وقت ساحر نے مشعل کی جانب دیکھنے سے گریز برتا تھا لیکن مشعل گاہے بگاہے ساحر کو دیکھ رہی تھی۔ باقی سب بھی کھانے کے بعد ارد گرد کی باتوں میں مشغول ہو چکے تھے اس لیے مشعل سے ان کا دھیان کسی حد تک ہٹ گیا تھا۔ البتہ چوہدری افتخار کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا تھا۔

پارٹی کے بعد وہ سب ایک ساتھ باہر نکلے تھے۔ لوگوں کو تاثر دینے کے لیے ساحر اور مشعل ایک ساتھ باہر آئے تھے اور باہر آ کر مشعل انیتا کی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔ کیونکہ انیتا نے ہی ہاجرہ سے اسے واپس چھوڑنے کا وعدہ کیا تھا۔ جب ساحر نے چوہدری افتخار کو اجلت میں فون پر بات کرتے باہر کی جانب جاتے دیکھا تھا۔۔۔ اور اس کی گفتگو میں لفظ رستم پر ساحر کی سوئی اٹک گئی تھی۔

کیا سوچ رہے ہیں سر!" سمیع نے اسے سوچوں میں کھویا ہوا دیکھ تو پوچھنے لگا۔

ہاں؟ نہیں کچھ نہیں۔" ساحر کچھ سوچتا سر نفی میں ہلاتا لمبے ڈھگ بھرتا" اپنی گاڑی کی جانب بڑھا تھا۔ سمیع ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا اور شان اس کے ساتھ بیٹھا تھا جب کہ ساحر بیک سیٹ پر بیٹھتا گہری سانسیں لیتا اپنے اندر کے غبار کو باہر نکلنا چاہتا تھا۔

آنکھیں بند کرنے پر مشعل کا چہرہ اور وہ لمحات جب مشعل اس کے پاس تھی اس کی آنکھوں کے سامنے ناچنے لگتے تھے۔

بیک ویو مرر سے سمیع اسے خود سے الجھتا گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

انیتا مشعل کو اس کے گھر چھوڑ کر چلی گئی تھی۔ ہاجرہ کے پوچھنے پر مشعل نے سب ٹھیک ٹھاک ہونے کا بتایا تھا اور سلیمان صاحب کو بھی مطمین کرتی وہ اپنے کمرے میں چلی گئی تھی اور آج ہوئے واقع کے بارے میں سوچتی کتنے پل ویسے ہی کھوئی رہی جب ایمان کی کال نے اس کی سوچوں میں رکاوٹ ڈالی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

انیتا جواد کے ساتھ گھر لوٹی تھی پورے راستے وہ جواد کی گہری نظریں خود پر محسوس کر رہی تھی۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی جواد نے انیتا کا ہاتھ تھام کر اس کا رخ اپنی جانب موڑا تو انیتا نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے بھنویں اچکاتے استفسار کیا۔

"You were looking beautiful !"

جواد نے وارفتگی سے انیتا کو دیکھتے کہا تھا۔

تھینک یو جواد یہ بات تم روز کہتے ہو۔" انیتا نے مسکرا کر کہا۔"

نہیں آج الگ بات ہے انیتا آج تم نے اپنے سرکل میں مجھے اپنا کزن نہیں" ہسبینڈ کہہ کر انٹرویوز کروایا ہے۔ تم جانتی ہو یہ میرے لیے کیا معنی رکھتا ہے؟" جواد نے ایکسائیٹیڈ انداز میں کہا تھا۔

ویل اب سے تم صرف میرے ہسبینڈ ہو کیونکہ تم ایک بہت انوئینگ " کزن ہو بٹ یو آر آ ویری نائیس ہسبینڈ!" انیتا نے اس کا ہاتھ تھامتے پیار سے کہا تھا۔

ایسے مت کرو انیتا اگر میرا دل بہک گیا تو مسلہ تمھارے لیے بنے گا۔"" جواد نے بے باک انداز میں کہتے انیتا کو اپنے حصار میں لیا تھا جس پر انیتا بلش کرنے لگی تھی۔

اوگاڈ انیتا یو نو تمھارا یہ بیٹروٹ جیسا چہرہ دیکھنے کے لیے میں کتنا ترسا ہوں" ۔۔۔۔۔لک ایٹ یو۔۔۔۔یو آر بلشنگ۔" جواد انیتا کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیے اس کی حالت سے لطف اندوز ہوتا کہنے لگا۔ پچھلے کچھ

دنوں سے ان کے رشتے میں کافی بہتری آئی تھی اور انیتا کا دل بھی جواد کی جانب جھکنے لگا تھا۔

"سٹاپ اٹ جواد انیتا نے اپنی خفت مٹانے کی کوشش کی تھی۔"

"آئی جسٹ سٹارٹیڈ مائی لو۔" جواد نے وارفتگی سے کہتے انیتا کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا تھا جیسے انیتا نے قبول کرتے اس رشتے اور جواد کو مان بخشا تھا۔

"اوکے اب آپ اپنا کام کر سکتی ہیں۔" جواد نے انیتا کا جھکا ہوا سر دیکھ کے مسکراتے اسے اجازت دی تھی تو وہ گھبراتی ڈریسینگ روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔ آئینے کے سامنے اپنا لال چہرہ دیکھ کر اسے حیرت ہوئی۔

"اوگاڈ انیتا تم اس جواد سے شرما رہی تھی سو پتھیٹک!" وہ خود کو ڈانٹتی آخر میں مسکرا دی۔ مگر اگلے کتنے ہی مینٹس اس نے باہر جانے سے گریز برتا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مریم لغاری گھر آکر چینج کرنے کے بعد اپنے کمرے میں بیٹھی تھی اور کہی الجھی ہوئی تھی۔ پارٹی کے اختتام سے قبل اس نے مصطفٰی اور چوہدری افتخار کی جو بات سنی تھی اسے وہ پریشان کے گئی تھی اور جس نام کو وہ لوگ ڈسکس کر رہے تھے وہ تو مشہور زمانہ تھا مگر ان دونوں کا اس سے رابطہ ہونا خطرے سے حالی نا تھا۔ وہ کافی دیر سے اسی کے بارے میں سوچ رہی تھی پھر حیال اپنے سوالوں کا جواب تلاش کرنے کا آیا تھا۔ فون اٹھ کر اس نے مصطفٰی کا نمبر ڈائل کیا تھا جس نے دو گھنٹے بعد لوٹ کر آنے کو کہا تھا۔

مریم کچھ سوچتی کمرے سے نکلی تھی اس مصطفٰی کی سٹڈی کی جانب بڑھی تھی۔

اس کی فائلز چیک کرنے کے بعد وہ سٹڈی میں پڑے لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔ ریوالونگ چیئر پر بیٹھتی وہ لیپ ٹاپ ان کرنے لگی تھی مگر لیپ ٹاپ کر کافی سٹرانگ پاسورڈ تھا جو وہ کھول نہیں پائی تھی۔

کیا کروں؟" وہ ناخن کھرچتی سوچنے لگی جب دھیان سٹڈی روم کے لاکر "

کی جانب گیا تھا۔ لاکر کا پاسورڈ تین چار کوششوں کے بعد بلآخر کھل گیا تھا۔ اور لاکر کے اندر ایک آدمی کی تصویر تھی جو دیکھنے میں کوئی گلی کا غنڈہ لگ رہا تھا۔

مگر اس تصویر کا یہاں ہونے کا کیا مطلب؟" وہ خود کلامی کے انداز میں "

وہ فائلز دیکھتی اپنے فون سے چند تصویریں لیتی واپس سب اپنی جگہ پر رکھ چکی تھی۔

اپنا آگے کا پلان تشکیل دیتے وہ اپنے کمرے میں آئی تھی۔ جو انکشاف ہوا تھا یا جو پہیلی وہ سمجھ پائی تھی وہ ناقابل یقین تھی۔ آنکھوں میں آتی نمی کو انگلیوں سے پونچھنے لگی۔

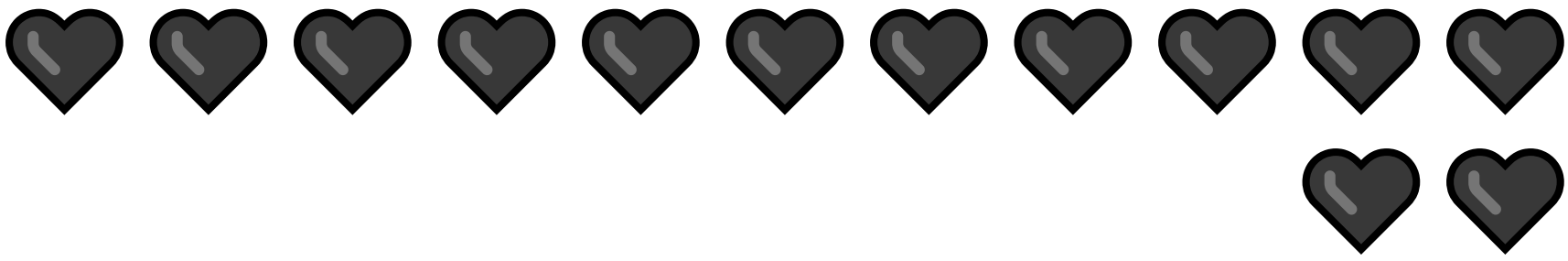

اگلے چند دن جہاں کافی پر سکون گزرے تھے وہیں ساحر اور مشعل اپنی اپنی جگہ الجھے ہوئے تھے۔ مگر وہ دونوں ہی آنے والے دنوں اور الجھنوں سے انجان تھے۔ مریم نے بھی اپنی الجھن سلجھانے کی کافی کوشش کی تھی۔

ساحر کے کہنے پر موحد نے بھی انٹرویو دے کر آفس جوان کر لیا تھا۔ انٹرویو تو فارمیلٹی تھی جو موحد نے خود ضد کر کے دیا تھا۔ ایمان اور عمار کی رخصتی کی تاریخ بھی طے ہو گئی تھی۔

سمیع شہر سے باہر تھا تاکہ رستم کے متعلق کوئی انفارمیشن لا سکے کوئی ایسا انسان کوئی ایسا کلو جو رستم تک پہنچا سکے صرف نام کی تلاش میں دبئی جانا

بے کار تھا۔ سمیع کو اپنی تمام تر کاوشوں کے بعد ایک انسان کا پتہ چلا تھا جو رستم تک پہنچ سکتا تھا مگر وہ انسان اس وقت شہر سے باہر تھا اور سمیع نے چپ چاپ اس کے آنے کا انتظار کیا۔

فواد اپنے آفس کے ساتھ ساتھ ساحر کی بھی بھرپور مدد کر رہا تھا۔ ایسا نہیں تھا کہ ساحر اپنا کام کرنا نہیں جانتا تھا مگر سہیر کے بعد وہ فواد سے کافی کلوز ہو گیا تھا جس میں اسے ایک ہمدرد راہنما نظر آتا تھا۔ اور فواد کی باتیں وہ سن بھی لیتا تھا مگر کسی حد تک۔۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

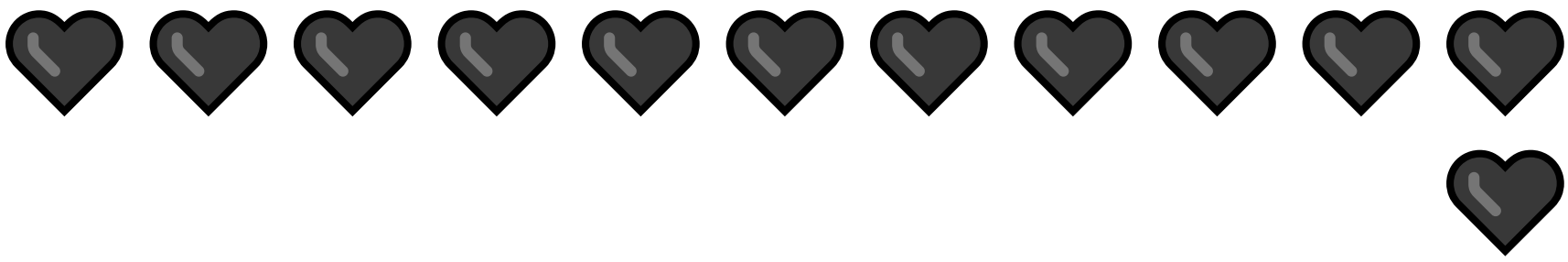

ایک ٹھنڈی شام میں سمیع اور شان آفندی ہاؤس کے لان میں بیٹھے تھے۔
سمیع جو پچھلے کچھ دنوں سے شہر سے باہر تھا کچھ انفارمیشن حاصل کر کے آیا تھا جو وہ ساحر کے ساتھ شئیر کرنا چاہتا تھا اور دو دن بعد اسے واپس جانا تھا۔
شان!" سمیع کسی گہری سوچ میں ڈوبے ڈوبے شان کو پکار بیٹھا تھا۔"
جی؟" شان نے اس کو سوچوں میں ڈوبے دیکھا تھا۔"
ساحر سر کے ساتھ کیا مسلہ ہے؟" سمیع نے استفسار کیا۔"
جو مسلہ ہے وہ آپ جانتے ہیں۔" شان نے نا سمجھی سے سمیع کو دیکھتے کہا وہ" سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ سمیع کیا کہنا چاہتا تھا۔
میں اس کی بات نہیں کر رہا شان مجھے لگتا ہے ساحر کے سر کے دل میں" کچھ ایسا ہے جو وہ سب سے حتیٰ کہ سہیر سر سے بھی چھپاتے آئے ہیں۔"
سمیع کے اندازے پر شان سنبھلا تھا وہ ساحر کا راز کسی طور پر کھول نہیں سکتا تھا۔

کس بارے میں بات کر رہے ہیں آپ؟" شان نے جاننا چاہا کہ سمیع کیا"
کہنے والا ہے۔

ساحر سر کسی لڑکی میں انٹرسٹیڈ تھے یہ بات انھوں نے خود سہیر سر سے"
کہی تھی پہلے مجھے لگا کہ ایسے ہی کہہ دیا مگر اس دن مال میں انھیں واقع وہ
نظر آئی اور وہ دیوانہ وار اس کے پیچھے گئے تھے۔۔۔۔ پھر خود ہی انھوں نے
سہیر سر سے کہہ دیا کہ ویسی کوئی بات نہیں پھر مشعل بھابھی سے ساحر سر
کا رویہ بہت کنٹرولنگ تھا اس سے پہلے ساحر سر ایسا نہیں کرتے تھے ان کا
سارا کنٹرول بس سہیر سر کی ذات تک تھا اور پھر سہیر سر کا فوراً نکاح
کروانا۔۔۔۔ میں جو سمجھ پایا تھا وہ میں سمجھنا نہیں چاہتا تھا شان اور جواب
ہو رہا ہے وہ سمجھ نہیں پا رہا۔" سمیع شدید تذبذب کا شکار تھا اور سمیع کی
بات پر شان نے پہلو بدلا تھا۔ اگر سمیع کو جاسوس کہا جاتا تھا تو سہی بات
تھی۔

ایسا کیا ہے جو آپ سمجھ پائے ہیں اور جیسے سمجھنا نہیں چاہتے تھے۔" شان "
نے کھوجتے ہوئے لہجے میں کہا۔

معلوم نہیں میرا مفروضہ درست ہے یا غلط! پہلے مجھے جو لگا تھا وہ سہیر سر "
کی موت کے بعد ساحر سر کے رویے نے غلط ثابت کر دیا مگر آج پارٹی میں
ساحر سر کی الجھن اور ان کا گریز مجھے پھر سے اپنی سوچ کی تصدیق یا تردید
کرنے پر مجبور کر رہا ہے۔" سمیع نے درست اندازہ لگایا تھا۔

کیا وہ لڑکی مشعل بھابھی؟" سمیع نے شان کو دیکھتے کھوجتی نظروں سے "
سوال کیا تو شان نے بلا ساختہ نظریں چرائی تھیں۔

شان میں جانتا ہوں تم سچ سے واقف ہو۔" سمیع نے آگے کو جھکتے کہا تھا۔ "
ایسا کچھ نہیں ہے سمیع بھائی چلیں ساحر سر اٹھ گئے ہوں گے۔" شان کہہ "
کر وہاں سے اندر چلا گیا تھا اور شان کا بات چھوڑ کر واک آؤٹ کرنا سمیع کو
بہت کچھ باور کروا گیا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سمیع سے ملنے والی ڈیٹیلز اتنی اہم نا تھی۔ساحر جلد سے جلد اس مسلے کا حل چاہتا تھا۔وہ شدید کوفت کا شکار تھا سہیر بنے رہنے کی وجہ سے وہ اپنے طریقے سے کام نہیں کر پا رہا تھا خاص کر تب جب دشمن اس پر نظریں گھاڑے بیٹھے تھے۔وہ پول سائیڈ پر ریلیکسنگ چیئر پر بیٹھا تھا۔رات کے گیارہ بج چکے تھے۔رشید بابا نے اسے کافی بار اندر آنے کو کہا تھا مگر اس نے کچھ دیر بعد آنے کا کہہ دیا تھا۔وہ ڈنر کے بعد موحد کے ساتھ یہاں بیٹھ تھا اور اس کے جانے کے بعد بھی یہیں بیٹھا رہا تھا۔

پول چیئر کی پشت سے سر ٹکائے وہ آنکھیں بند کئے ایک بار پھر یادوں کے سمندر میں ڈوب گیا تھا۔باہر کی سردی سے ناآشنا وہ اپنے اندر کی آگ کو ٹھنڈا کرنا چاہتا تھا۔آنکھیں کھولے ایک نظر اس وسیع و عریض آفندی

ہاؤس پر ڈالی تھی۔وہ اتنے بڑے گھر کا مالک تھا مگر اس کی زندگی میں کوئی ایسا نہیں تھا جیسے وہ اپنا خون کہہ سکے۔۔۔۔نا باپ ناں بھائی ناماں کوئی اس کے پاس نہیں تھا۔مانا کے اس کے دوست اور وفادار اس پر جان لٹاتے تھے مگر پھر بھی وہ اس کے خونی رشتے نا تھے۔انسان چاہے جتنے دوست بنا لے دنیا میں کروڑوں لوگ اسے جانتے ہوں اس کے مداع ہوں اس کا سوشل سرکل جتنا بھی وسیع ہو اپنا ایک خونی رشتہ ان سینکڑوں لوگوں پر بھاری ہوتا ہے اور ساحر سے وہ اکلوتا خونی رشتہ چھن گیا تھا۔

اداسی ایک بار پھر اس کے چرنوں میں بیٹھی اس کے دل پر اپنی اجارہ داری قائم کر رہی تھی۔وہ تنہا تھا ایسے میں کوئی ایک ایسا انسان جو اس کی اس اداسی کو اس سے دور کر سکے وہ اس کے پاس نا تھا۔

انگھوٹے اور شہادت کی انگلی سے دونوں آنکھوں کو مسلتا وہ ہنوز آسمان کو گورتے ہوئے ارد گرد سے بے نیاز تھا جب اپنے ماتھے پر کسی کے ہاتھوں کا لمس محسوس ہوا تو وہ آنکھیں موند گیا۔۔۔بند آنکھوں کے ساتھ ہی وہ

مسکرادیاوہ لمس بہت فرحت بخش تھاآج سالوں بعدوہ لمس اپنی پیشانی پر محسوس کرتاوہ کسی حدتک مطمین ہواتھا۔اس نے اس ہاتھ کو جھٹکنا چاہا مگر وہ ہاتھ اس کو سکون بخش رہاتھاوہ سکون جو وہ کب سے ڈھونڈتا پھر رہا تھا۔ اسے اس لمس کے مالک سے شدید نفرت تھی مگر اس وقت وہ قابل نفرت ہستی اسے اپنے بارے میں نظرثانی کرنے پر مجبور کر گئی۔۔۔۔۔۔کچھ پلوں کے لیے ہی سہی۔اسے لگاوہ کوئی خواب دیکھ رہا ہے۔۔۔اور پہلی بار اس نے اس ہستی کا خواب توڑنا نہیں چاہا۔اچانک اسے اپنے ماتھے پر ایک گرم سیال قطرہ گرتا محسوس ہوا۔اس نے فوراً آنکھیں کھولیں تھیں۔ مریم لغاری اس کے پاس اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی۔نم آنکھوں کے ساتھ وہ اپنے بیٹے کو دیکھے جا رہی تھی۔

وہ خاموش نظروں سے اسے دیکھتا رہا آج نا جانے کیوں مگر وہ اسے دھتکار نا اور اسے خود سے دور نہیں کرنا چاہتا تھا۔اس کا واحد خونی رشتہ جو دل سے

کوسوں دور ہی سہی قابل نفرت ہی سہی، اس وقت اس کے سامنے تو تھا۔

اسے ایک پل کو احساس ہوا کہ وہ دنیا میں اکیلا نہیں ہے۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟" اس نے نرم آواز میں اس کے گال سہلاتے "

پوچھا۔ آج حسب توقع اس کے بیٹے نے اسے خود سے دور نہیں کیا تھا۔

یہی کہ آپ کے وجود سے جنم لے کر بھی میں آپ سے کتنا دور ہوں۔" "

اس نے بنا ناراضگی ظاہر کئے سادہ سے لہجے میں کہا۔

تو یہ دوری مٹا دو میرے بچے! میں بھی تو تم دونوں کے لیے کتنا ترسی "

ہوں۔ اب مجھے احساس ہے کہ میں کیا غلطی کر چکی ہوں اور سزا دیکھو مجھے

اپنی آنکھوں سے اپنی جوان اولاد کی موت دیکھنا پڑی۔ ماں چاہے جیسی بھی

ہو اپنے سامنے اپنی اولاد کو جاتے ہوئے دیکھنا آسان نہیں ہے۔" مریم نے

روتے ہوئے کہا۔

اس سب کا اب کیا فایدہ!" ساحر نے اس کا ہاتھ گال سے ہٹاتے ہوئے "

سیدھا ہو بیٹھا۔

جانتی ہوں بہت دیر ہو گئی ہے بٹ اٹس بیٹر ٹو بی لیٹ دین نیور!"مریم" نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔آج وہ بات کر رہا تھا تو مریم کو امید بندھی۔

اوکے !ایک سوال کا جواب دیں گی؟"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا پوچھنے" لگا۔

پوچھو۔۔۔!"اس نے آنسوؤں کے ساتھ مسکرا کر کہا۔آج اس کی والاد" نے اسے اپنے پاس بیٹھنے دیا تھا خود سے بات کرنے دی تھی۔

آپ ہم دونوں میں سے زیادہ محبت کس سے کرتیں تھیں؟"اس نے" کھوجتے ہوئے لہجے میں سوال کیا۔

"یہ کیسا سوال ہے؟تم دونوں میرے لیے برابر تھے۔"

مگر مجھے لگا آپ کو ساحر کی زیادہ پرواہ تھی۔"اس نے مریم کو دیکھتے کہا۔"

کیونکہ مجھے لگتا تھا کہ میری خود غرضی نے اس کو ذہنی حلل کا شکار کر دیا" تھا اس کی زندگی کمپلیکیٹ کر دی تھی۔ بس اس لیے ساحر کی ذیادہ پرواہ تھی۔" مریم نے وضاحت دی۔

اور آپ کی اسی خود غرضی نے سہیر کی زندگی میں جو خلا بھر دیا تھا اس کو پر" کرنے کا حیال کبھی نہیں آیا؟" ساحر نے شکوہ کیا اور شکوہ بھی اپنی ذات کو لے کر نہیں بلکہ سہیر کی ذات کو لے کر تھا۔

وہ خلا میں اب پر کر سکتی ہوں تم مجھے موقع تو دو بیٹا۔" اس نے اس کے" چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیا تھا۔

سہیر تک اب ناں ہی ماں کی ممتا پہنچ سکتی ہے اور نا کسی اور رشتے کی تڑپ" !" ساحر نے سر جھٹک کر کہا اور اس کے ہاتھ چہرے سے ہٹائے تھے مگر مریم کو کچھ سمجھ نا آئی کیونکہ اس کے مطابق سہیر اس کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔

کیا تم اپنی ماں کو معاف نہیں کر سکتے ؟ کچھ زیادہ نہیں مانگ رہی بس اتنا کہ " رہی ہوں کہ مجھے کبھی کبھی خود سے ملنے دیا کرو مجھے میرے ساحر کی قبر پر جانے کی اجازت۔۔۔۔ !"

ساحر کی قبر پر ہی تو بیٹھی ہیں آپ۔۔۔۔۔ ساحر نے مریم کی قطع کلامی " کرتے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔

یہ آفندی ہاؤس میری قبر ہے اور میں ساحر آفندی اس میں تنہا پڑی ایک " لاوارث لاش سے زیادہ اور کچھ نہیں۔" ساحر نے عجیب مسکراہٹ کے ساتھ کہا تو مریم کو اس کی ذہنی حالت پر شبہ ہوا۔

آپ اچھی ماں نہیں ہیں ! بلکل بھی اچھی ماں نہیں ہیں۔"

۔۔۔۔۔ جو جان نہیں پائی کہ آپ کی آنکھوں کے سامنے جیسے منوں مٹی تلے دفنایا گیا ہے وہ ساحر نہیں سہیر تھا اور جیسے آپ سہیر سمجھ کر اس سے معافی کی طلبگار ہیں وہ ساحر آفندی ہے۔ جیسے آپ نے خود پر سے ایک بوجھ

کی طرح اتار پھینکا تھا۔"ساحر کی باتوں نے مریم کا دماغ معاوف کر دیا تھا اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا تھا۔

یہ تم کیا بول رہے ہو؟"وہ ساحر کے بلکل ساتھ بیٹھی اس کے چہرے پر" نظریں دوڑاتے کہہ رہی تھی۔

جو سب کہتے ہیں اور جیسے میں جھٹلاتا ہوں۔۔۔۔اس دن مرنے والا ساحر" نے سہیر تھا۔وہ ایمو شنل فول ساحر جس نے نا جانے کن احساسات کے زیر اثر اپنا سب سے بڑا راز اس عورت سے کہہ دیا جو اس کے دشمنوں کے ساتھ ہے۔۔۔۔اور جیسے شاید آج بھی اس کے شوہر نے بیجھا ہو گا کوئی سچ جاننے کے لیے یا پھر اپنی ہی اولاد کو شیشیے میں اتارنے کے لیے۔۔۔۔۔" ساحر خود ہر ہنستے ہوئے اور مریم کی ذات پر طنز کرتے کافی تلخ انداز میں مریم لغاری پر اپنا سچ بیان کر رہا تھا۔جو بے نام تاثرات کا اور آنکھوں میں آنسو لیے اس نیم دیوانے شخص جو دیکھ رہی تھی۔

لیکن آپ جانتی ہیں آج یہاں آپ کو دیکھ کر پہلی بار۔۔۔۔۔زندگی میں " پہلی بار مجھے سکون ملا ہے۔۔۔۔" ساحر نے مریم کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا اور مریم کو بے یقینی کی بلند چوٹی پر پہنچا دیا۔

" میرے دل نے میرے دماغ کو یہ جواب دیا ہے کہ میں اس دنیا میں لاوارث نہیں ہوں ! اگر میں مر بھی گیا تو کوئی تو ہو گا جو اپنی زندگی سے چند پل نکال کر شاید میری قبر پر مہینے میں ایک ادبار پھول چڑھانے آ ہی جائے۔۔۔۔چاہے دنیا کو دیکھانے کے لیے کی سہی۔

وہ مسلسل مسکراتے ہوئے عجیب انداز میں کہے جا رہا تھا اس کی باتیں مریم کو دل دہلا گئیں مگر مریم نے اسے خاموش نہیں کروایا۔آج ساحر بول رہا تھا اس کا ہاتھ تھامے بات کر رہا تھا تو ایسا ہی سہی۔۔۔۔۔اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہنے جا رہے تھے۔

" اگر میں بھی مر گئی تو اس ناقابل نفرت ماں کے لیے ایک بھی آنسو بہے گا تمھاری آنکھوں سے اور آنسو تو چھوڑو کیا تھوڑا سا بھی افسوس ہو گا کہ

تمھارا یہ آخری خونی سہارا بھی چلا گیا جس نے تمھیں خود پر سے کسی بوجھ کی طرح اتار پھینکا تھا۔" مریم نے نم آنکھوں کے ساتھ مسکرا کر ساحر کے چہرے کو دیکھتے بہت مہارت سے اس کے الفاظ اسے لوٹاتے سوال کیا تھا۔ جس پر ساحر کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لیے ایک تاثر ابھر کر معدوم" ہوا تھا جیسے وہ کوئی نام نہیں دے سکی تھی مگر وہ شاید دکھ تھا یا ماں کی موت " ! کا یا خود اکیلے رہ جانے کا خوف

آپ جائیں یہاں سے۔۔۔"ساحر نے اس کے ساتھ سے اٹھ کر کھڑے" ہوتے کہا تھا تو مریم بے ساختہ نم آنکھوں سے مسکرا دی۔

تم آج بھی بچپن کی طرح ہو ساحر جس بات سے گھبراتے ہو یا جو بات" سننا نہیں چاہتے اسے ایسے ہی اگنور کر دیتے ہو۔۔۔ نظریں چراتے ہو۔۔۔ورنہ جس ساحر آفندی کو یہ دنیا جانتی ہے وہ نظریں نہیں چراتا۔" مریم نے جتلاتے لہجے میں کہا۔

آج جو سب آپ سے کہا ہے اگر وہ باہر نکل گیا تو میں سمجھ جاؤں گا کہ "
آپ ایک وفادار ماں تو نہیں مگر ایک وفادار بیوی بن چکی ہیں۔"ساحر نے
پول کے پار لگی گارڈن لائٹس کو گھورتے ہوئے کہا۔
ایک اولاد کو کھو چکی ہوں دوسری کو کھونے سے پہلے میں مر جاؤں"
گی۔۔۔۔لاکھ بری لاکھ خود غرض مگر ایک ماں ہوں ساحر اور جانتی ہوں
جو تم کر رہے ہو وہ ضروری ہے میں تو اسی سلسلے میں تمھاری مدد کو آئی
تھی۔"مریم نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا تھا اور نا جانے کیوں مگر ساحر کے
دل نے گواہی دی تھی کہ وہ سچ کہہ رہی ہے آج دل نے ان باتوں پر یقین
کرنے کی مانگ کی تھی اور دماغ نے انجام کی پرواہ کئے بنا دل کی مانگ پوری
کر دی تھی۔
یہ ایک تصویر ملی ہے مصطفٰی کے لاکر سے شاید تمھارے کسی کام آ"
سکے۔۔۔وہ اور چوہدری کسی رستم اور عباس کی بات کر رہے تھے۔سہی
سمجھ تو نہیں پائی مگر چوہدری کسی عباس نامی شخص سے ملنے کی بات کر رہا تھا

اوراس سلسلے میں وہ دبئ جارہاہے۔"ساحرنے گہری نظروں سے دیکھتے وہ انوالپ پکڑا تھا۔

مجھے ناجانے کیوں لگتاہے کہ تم لوگوں پر حملہ چوہدری کے کہنے پر کروایا" گیا تھااوراس سب میں مصطفٰی نے اس کا زیادہ نا سہی مگر تھوڑاساتھ تودیا ہے۔"مریم نے شرمندگی سے سر جھکائے بتایا تھاتوساحر گہرا سانس لی کر رہ گیاچوہدری افتخار توٹھیک ہے مگر مصطفٰی لغاری سے تو کبھی ان کی ایسی رائولری نہیں رہی کہ وہ آفندیز کے ساتھ ایسا کھیل کھیل جائے۔

اورہاں اس تصویر کے پیچھے رستم کا نام لکھاہے۔"مریم کی بات پر ساحر" نے جھٹ سے وہ انوالپ کھول کر تصویر دیکھی اور سامنے نظر آتے چہرے کو دیکھ کر ساحر کے اندر کا شعلہ پھر سے سلگنے لگا۔

میں ابھی چلتی ہوں مذید انفارمیشن ملی تو بتاؤں گی۔اپناحیال رکھنا!"مریم" کہ کر وہاں سے پلٹ گئی اور ساحر نا سمجھی سے ماں کو جاتا دیکھتا رہا۔

مریم بہت خوش خوش واپس لوٹی تھی آج ساحر نے اس کی بات سنی تھی اور اس سے اپنی بات کہی تھی اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ ساحر نے اسے سینے سے نہیں لگایا تو دھتکارا بھی نا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

موحد اپنے گھر کے لاونج میں بیٹھا تھا۔ جب مشعل فون ہاتھ میں تھامے نیچے آئی تھی۔

"ارے بھائی آپ ابھی تک یہیں بیٹھے ہیں۔" مشعل کو حیرت ہوئی تھی۔

"ہاں بس نیند نہیں آرہی۔" موحد کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھتے کہنے لگا۔

"آپ نے کل سے آفس جوائن کرنا ہے ناں!" مشعل نے اسے یاد کروایا۔

ہاں۔۔۔!"یک لفظی جواب آیا تھا جو مشعل کو حیران کر گیا تھا۔"

کوئی بات ہوئی ہے۔"مشعل نے پھر سوال کیا"

ارے نہیں بس ایسے ہی۔"موحد نے ٹالتے ہوئے کہا۔ "

اچھا اپنا فون دیں مجھے ایمان کو کال کرنی ہے۔میرے فون میں کریڈیٹ "

نہیں ہے۔"مشعل نے ہاتھ موحد کے آگے پھیلاتے کہا تھا۔

واہ آفندی کنسٹرکشن کی چالیس پرسنٹ کی شئیر ہولڈر کے فون میں "

چالیس پیسے بھی نہیں ہیں اور اسے کال کی لیے اپنے ہی ایمپلائیز کا فون

درکار ہے۔"موحد نے مسکرا کر کہا تھا۔

یہ حوالہ میرے لیے کوئی خوشی کا باعث نہیں ہے۔"مشعل نے منہ لٹکا"

کر کہنا چاہا۔

مشعل یار یہاں بیٹھو! دیکھو میں جانتا ہوں تمھارا دکھ بہت بڑا ہے مگر"

میری بہن وہ دکھ تمھاری زندگی کی کتاب کا ایک باب ہے مگر آخری باب

نہیں! ابھی اس زندگی کی کہانی میں اور موڑ آئیں گے اچھے یا برے یہ تو

وقت اور قسمت ہی بتا سکتی ہے یا انسان کے لیے گئے سہی یا غلط فیصلے !"

موحد نے بہن کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

جیسے کہتے ہیں ناں کہ آنکھیں بند کر لینے سے خطرہ نہیں ٹلا کرتا ویسے ہی"

ذکر نا کرنے سے دکھ کم نہیں ہوتا۔بلکہ خاموشی اختیار کر لینے سے دکھ اندر

ہی اندر دھیمک کی طرح چاٹ لیتا ہے اس لیے اپنوں سے کبھی کبھی اپنے

دل کی بات کہہ لینی چاہیے۔"موحد نے اس کا سر سہلاتے پیار سے کہا اور

اس کا دھیان ساحر کی جانب تھی۔

آپ نے ٹھیک کہا موحد بھائی۔۔۔کوئی کسی کے لیے نہیں مرتا بس جینے کا"

انداز بدل دیتا ہے۔"مشعل نے بہت گہری بات کہی تھی۔

چلو ہو گیا آج کا دانشمندی کا کوٹا پورا۔"موحد نے شرارت سے کہا۔"

جی اب فون دیں تھوڑی دیر ایمان سے فضول باتوں کا کوٹا پورا کروں تو ہی"

نیند آئے گی۔"مشعل نے مسکرا کر کہا تھا۔

یار فون تو آفندی ہاؤس میں بھول آیا میں۔"موحد نے کان کی لو کجھاتے" کہا۔

ساحر بھائی کے پاس گیا تھا اور آتے ہوئے فون اٹھانا بھول گیا۔"موحد" نے وضاحت دی تھی۔

تو واپس نہیں گئے لینے!" مشعل نے سرسری سا پوچھا۔"

گیا تھا مگر وہاں ساحر اور مریم لغاری کو بات کرتے دیکھا کافی نارمل انداز" میں باتیں کر رہے تھے اس لیے میں لوٹ آیا کہ کہیں میری وجہ سے ان دونوں کے بیچ کی نارمل گفتگو تلخ کلامی میں نا بدل جائے۔ساحر بھائی بہت وقت بعد کسی سے اپنے دل کی کہہ رہے تھے۔"موحد نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتے کہا۔

وہ دونوں اور نارمل گفتگو؟" مشعل کو حیرت ہوئی۔"ہاں وہ چھوڑو تم ایسا" کرو یہ پیکج لے لو اور ایمان سے بات کر لو۔۔۔"موحد نے اسکے ہاتھ سے فون پکڑتے کہا اور مشعل کا دھیان بھی پلٹ گیا۔

موحد اس گفتگو کا تزکرہ نہیں کرنا چاہتا تھا جو مریم نے ساحر کو تصویر دیتے ہوئے کہی تھی مگر وہ بات اسے ڈسٹرب کر گئی تھی۔ جن لوگوں کا اس نے نام لیا تھا انھی لوگوں کی نظروں میں اب مشعل بھی آچکی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ چاروں اس وقت گول میز کے ارد گرد بیٹھے تھے اور سامنے وہ تصویر پڑی تھی جو مریم نے ساحر کو دی تھی۔

"سر یہ تصویر کہاں سے ملی؟" سمیع نے اندر تجسس تھا کہ جس انفارمیشن کو وہ کب سے ملک کے مختلف علاقوں میں سرچ پیچ کر نہیں ڈھونڈ پایا وہ ساحر کی میز پر پڑی ملی تھی۔

مریم لغاری نے دی!"بلآخر ساحر نے راز کھول دیا اور ان تینوں میں"
نظروں کا تبادلہ ہوا۔
تم ملے تھے ان سے؟"فواد نے سب سے پہلے پوچھا۔"
ہاں وہ آئی تھی میرے پاس اور میں چاہ کر بھی اسے خود سے دور نہیں کر"
پایا۔"ساحر نے بے بسی سے کہا۔
یہ تصویر مصطفٰی کے لاکر سے ملی ہے۔"تصویر کی جانب دیکھتے ساحر نے"
مریم کی بتائی گئی ساری کہانی سنادی۔
اب یہ عباس کون ہے اور اس کا اس سب سے کیا تعلق؟"سمیع نے"
پیشانی مسلتے کہا۔
ضروری نہیں تعلق ہو وہ تو چوہدری افتخار اس سے ملنے دبئی جا رہا ہے اس"
لیے اس کا نام بھی آگیا ہے۔"ساحر نے کندھے اچکاتے بے پرواہی سے
کہا۔
"اوکے تو پھر میں اور شان۔۔۔۔۔"

نہیں میں خود دبئی جاؤں گا اینڈ ڈیٹ از فائنل!" ساحر نے سمیع کی بات کاٹتے ہوئے ختمی انداز میں کہہ کر انکار یا سوال اٹھانے کی کوئی گنجائش نا چھوڑی۔ وہ واپس سے وہی ساحر بنتا جا رہا تھا جس سے لوگ گھبراتے تھے جس کی تیز نظروں سے کوئی چیز چھپی نا رہتی اور جو لوگوں کو باونڈ کر کے رکھنے کا ماہر تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

موحد کا آج آفس پہلا دن تھا۔ سلیمان صاحب بھی اسے بیسٹ آف لک کہتے آفس کے لیے نکل گئے اور ہاجرہ کچن میں موحد اور مشعل کے لیے

ناشتہ بنارہی تھیں۔ایمان نے مشعل کو کال کر کے دو منٹ بعد ڈور کھولنے کو کہا۔

یہ اتنی صبح صبح کیوں نازل ہو رہی ہے؟"موحد نے شرارت سے کہا۔"

میری بہن ہے کبھی بھی آسکتی۔۔۔آپ کو مسلہ نہیں ہونا چاہیے۔""

مشعل نے آنکھیں دیکھاتے کہا۔

جی جی میڈم اب تم ہم آپ کے ملازم ہو گئے اس انداز میں بات تو کریں"

گی آپ آخر کار آفندی کنسٹرکشن کی چالیس فیصد کی شئیر ہولڈر ہیں

آپ۔"موحد نے دانتوں کی نمائش کرتے کہا۔

کچھ بھی!"وہ کہ کر ڈور کھولنے باہر نکل آئی۔"

موحد ایسی باتیں مت کیا کرو وہ دکھی ہو جاتی ہے۔"

ہاجرہ نے موحد کی باز پرس کی۔

امی ایسی باتیں کرتا ہوں تاکہ وہ نارمل ہو جائے۔کب تک ایسی باتوں سے" بھاگتی رہے گی۔سچ کو فیس کرے گی تو ہی اس کے لیے بہتر ہو گا۔"موحد نے ماں کو سمجھایا تھا۔

کیا بہتر ہونے جا رہا ہے؟"ایمان نے اندر آتے موحد کے آخری الفاظ" سنے تھے۔

تمھاری رخصتی شاید پھر تم یہ بجلی کی طرح وقت بے وقت آنا جان چھوڑ" دو!"موحد نے جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔

موحد بھائی اللہ پوچھے آپ کو۔۔۔۔۔میری دعا ہے ایسی کوئی خرانٹ قسم" کی بیوی ملے جو آدھی آدھی رات آپ کے بازاروں کے چکر لگوائے۔پھر آپ کو وقت بے وقت کا مطلب سمجھ آئے۔"ایمان کہاں چپ ہونے والی تھی ہاتھ دعا کے انداز میں اٹھا کر کہنے لگی اور مشعل دانت پیستے بھائی کو دیکھ رہی تھی۔

کنڑول موحد اپنی باس کے سامنے ایسی گستاخی وہ بھی جاب کے "
پہلے دن۔"موحد نے مشعل کو دیکھتے بھرپور ڈرامائی انداز میں کہا۔جس پر
ایمان اور ہاجرہ بیگم مسکرادی۔
ان کو چھوڑو تم میرے ساتھ آؤ مانی!"مشعل ہاتھ ہوا میں جھلاتی ایمان کو"
لیتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔
بیسٹ آف لک فار ہور جاب موحد بھائی۔"ایمان کہتی مشعل کے ساتھ"
چلی گئی اور موحد جلدی جلدی ناشتہ ختم کرتا آفس کے لیے نکل گیا۔

Zubi Novels Zone

موحد کو آفس جوائن کئے تین دن ہو گئے تھے۔سب پر سکون انداز میں ہو رہا تھا۔ہفتے کے بعد ایمان کی شادی کی تاریخ طے ہو چکی تھی۔عمار بھی آفس تھوڑی دیر کے لیے آتا اور اپنے کام نبھٹا تا واپس چلا جاتا تھا۔ساحر اس کے برعکس اپنی تمام یہ ٹینگز انیتا کے سر ڈالے پوری طرح مریم لغاری کی دی گئی تصویر کے متعلق انفارمیشن نکلوا رہا تھا تا کہ تصدیق ہو سکے کہ یہ شخص ہی رستم ہے اور دبئی جا کر اس تک کیسے پہنچ سکتا ہے۔سمیع کی کال پر وہ فوراً شہر سے باہر آ گیا تھا جہاں پر رستم کو ایک ساتھی سمیع کے ہاتھ چڑھ گیا تھا۔

دوسری جانب انیتا اپنے کیبن میں تھی جب اس کی سیکٹری مہوش ہانپتی ہوئی بنا اجازت کے کیبن میں داخل ہوئی تھی۔

میم وہ۔۔۔۔۔۔"مہوش نے پھولے ہوئے سانس کے ساتھ کہا۔"

کیا؟"انیتا نے بھنویں اچکاتے کڑھے تیور لیے اسے دیکھا تو وہ سینے پر ہاتھ رکھے سانس لیتے ہوئے اپنا سانس بحال کرنے لگی جب کے انیتا ناگواری سے اس کو دیکھ رہی تھی۔

"آئی ایم سوری میم میں نیچے پینٹری میں تھی جب مسٹر جان کے سیکٹری کی کال آئی ہے وہ اور ان کی وائف آفس آرہے ہیں۔"مہوش نے وصاحت دیتے ہوئے کہا۔

"تو اس میں ہانپنے کی کیا بات ہے۔"انیتا نے فائلز کی جانب توجہ مبذول کرتے کہا نارمل انداز میں کہا۔

"میم وہ دو دن بعد والی میٹینگ آج کرنا چاہتے ہیں کیونکہ کویتا جی کو کوئی ایمرجنسی پڑ گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"مہوش کی بات پر انیتا کے چہرے کا سکون پل میں غائب ہوا تھا ہاتھ میں پکڑا پین فائل میں رکھتے اس نے فائل بند کی۔

اس لیے وہ اپنی موجودگی میں یہ میٹینگ کروانا چاہتی ہیں اور اسی لیے " انھوں نے بتایا ہے وہ لوگ دو گھنٹے تک پہنچ جائیں گے۔۔۔اور سہیر سر کو بھی انفارم کرنے کا کہا ہے۔"مہوش نے بات جاری رکھتے کہا۔

وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔مجھے تو ابھی پریزینٹیشن کر اس چیک کرنی تھی؟""" انیتا نے بالوں میں ہاتھ چلاتے کہا۔

میم ہم سر سے کہہ دیتے ہیں کہ وہ خود منع کر دیں۔وہ منع کریں گے تو" مسٹر جان زور نہیں ڈالیں گے۔"مہوش نے مشورہ دیا تھا۔

انیتا نے سوچتے ہوئے مسٹر جان سے بات کرنے کا ارادہ کیا مگر کوئی فایدہ نہیں ہوا کویتا کی فیملی میں کوئی ایمرجنسی ہو گئی تھی اس لیے اسے کل ہی واپس جانا تھا اور اس نے ہی میٹینگ پہلے کرنے کو کہا تھا اور ایڈرین جان اس کی کوئی بات نہیں ٹالتا تھا۔اس لیے اس میٹینگ کے لیے خاص ریکوئسٹ کی گئی تھی۔

انیتا نے اگلی کال ساحر کو کی جو اٹھائی نہیں گئی۔ وہ پریشانی کے عالم میں کیبن سے نکلی اور باہر آتے ہی ہاتھ باہر پڑے ڈیسک پر بجا کر سب کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

"اٹینشن ایوری ون! مسٹر ایڈرین جان دو گھنٹے میں میٹینگ کے لیے آ رہے ہیں آپ سب کے پاس ایک گھنٹہ ہے آپ لوگ گھنٹے میں اپنے اپنے پینڈنگ کام مکمل کر کے مجھے دیکھائیں گے اور باقی سب اپچ وڈیز بورڈ روم میں رپورٹ کریں۔" کہہ کر وہ بورڈ روم کی جانب چلی گئی اور ساتھ ہی ساتھ ساحر کو کال کرنے لگی۔ مگر جواب نہیں آیا سمیع اور شان کو بھی رابطہ کر کے دیکھ لیا تھا مگر بات نہیں ہو پا رہی تھی۔

سب سے پہلے بورڈ روم میں موحد اور عمار آئے تھے۔

"کیا ہوا انیتا جی!" موحد نے اندر آتے ہی سوال کیا۔"

تم ساحر سے رابطہ کرنے کو کوشش کرو۔"انیتا نے حکمیہ انداز میں کہااور" کمر پر ہاتھ ٹکائے دوسرے ہاتھ سے کنپٹی مسل کر اپنی ٹینشن کم کرنے کی کوشش کی۔

.میم ہوا کیا ہے؟"عمار نے استفسار کیا"

مسٹر ایڈرین جان اپنی وائف کے ساتھ دو گھنٹے میں میٹینگ کے لیے پہنچ" رہے ہیں جس میں سے آدھا گھنٹہ تو گزر گیا ہے اور میٹینگ میں ساحر کا ہونا لازمی ہے مگر ان جناب کا کچھ اتا پتہ نہیں چل رہا۔"انیتا نے فکر مندانہ انداز میں کہا۔

موحد نے ساحر کو کال ملائی جو ساحر نے پک کر لی۔

ہیلو ساحر بھائی کہاں ہیں آپ؟"موحد نے چھوٹتے ہی پوچھا۔موحد کے" بھائی کہنے پر سب اچ اوڈیز میں نظروں کا تبادلہ ہوا۔

آئی مین سر۔"موحد ان سب کی جانب دیکھتا توضیح کر گیا۔"

کیاہواہے موحد؟"ساحرنےاعجلت سے پوچھا۔موحد کو پیچھے سے کسی"
انسان کے کراہنے کی آواز آرہی تھی۔

آپ کہاں ہیں اور یہ آواز!"موحد نے تجسس سے پوچھا۔"

"Come to the point Mohid !"

ساحرنے چڑ کر کہا تھا تو موحد سنبھل گیا۔

آپ جہاں ہیں واپس آجائیں ارجینٹ میٹینگ کے لیے۔"موحد کی بات"
مکمل نہیں ہوئی تھی جب انیتا نے اشارے سے فون مانگا تھا۔

ساحر کہاں ہو؟"اس سے پہلے ساحر کچھ کہتا انیتا نے فوراً استفسار کیا۔"

کام سے آیاہوں۔"ساحر کے سرسری سے جواب نے انیتا کا پارا ہائی کیا"
تھا۔

ساحر ہم بھی کام کی بات کر رہے ہیں تم جہاں بھی ہو اور جس مرضی کام"
کے لیے گئے ہو فوراً واپس پہنچو۔"انیتا نے خفگی سے کہا۔

ہوا کیا ہے اچانک؟"ساحر نے اپنے الفاظ پر زور دیتے پوچھا۔"

مسٹر ایڈرین جان اوران کی وہ آدھی پاگل لاڈلی بیوی کو آج ہی تمھاری"
پریزینٹیشن دیکھنی ہے۔"انیتا نے اپنی فرسٹریشن کو یتا پر نکالی تھی کیونکہ یہ
سب اس کی فرمائش پر ہو رہا تھا۔

واٹ ؟ایسے اچانک کیوں ؟"ساحر کو بھی کوفت ہوئی۔"
اس کی فیملی میں کوئی ایمرجنسی ہو گئی ہے اور اسے کل صبح واپس جانا"
.ہے۔"انیتا نے بتایا
تو جائے کس نے روکا ہے اسے ؟"ساحر نے چڑ کر کہا۔"
اسے تو کسی نے نہیں روکا اور وہ جائے گئی ہی مگر اس سے پہلے اسے"
تمھاری پریزینٹیشن دیکھنی ہے۔میں باقی ڈیٹیلز چیک کرتی ہوں تو فوراً پہنچو
واپس !"انیتا نے ساحر کے انداز میں جواب دیتے کہا۔
میں ابھی نہیں آسکتا۔۔۔۔۔"ختمی انداز میں کہا گیا۔"
ایسے کیسے نہیں آسکتے ؟"انیتا نے ترش لہجے میں اس کی بات کاٹی۔"

شہر سے باہر ہوں آتے ہوئے دو ڈھائی گھنٹے لگ جائیں گے۔"ساحر نے" بے فکری سے کہا۔

ساحر میں ان سے بات کر چکی ہو کہ تم بزی ہو مگر ان کی ایک ہی ضد ہے" کہ انھیں آج ہی یہ پریزینٹیشن دیکھنی ہے۔"انیتا نے ساحر کو سمجھانا چاہا۔

انیتا میں مسیز جان کا ملازم نہیں لگا ہوا کہ ان کی ہر ڈیمانڈ پوری کروں!" اگر اتنا ہی پرابلم ہے تو میں یہ کانٹریکٹ ہی کینسل کر دوں گا۔"ساحر نے غصے سے کہا تھا وہ پہلے ہی اس پر کافی برہم تھا جس نے اسے مشعل کے ساتھ ڈانس کرنے پر مجبور کیا تھا۔

سیریئسلی ساحر! کانٹریکٹ کینسل کر دوں گا؟ تم جانتے بھی ہو اس سے" کمپنی کی ریپیوٹیشن پر کیسا اثر پڑے گا۔۔۔۔ساحر تم اتنے لاپرواہ

"کیسے۔۔۔۔

لاپرواہ نہیں انیتا میں جس کام کے لیے یہاں آیا ہوں وہ میرے لیے کسی" بھی میٹینگ کسی بھی بزنس کانٹریکٹ سے زیادہ ضروری ہے۔۔۔مجھے جلد

اپنے بھائی کے قاتل میرے سامنے چاہیے۔۔۔۔۔۔رہ گئی بات آج کی تو تم جیسے ہینڈل کر سکتی ہو کرو میں دو ڈھائی گھنٹے سے پہلے نہیں آپاؤں گا۔"

ساحر نے پختہ لہجے میں کہہ کر کال ڈسکونیکٹ کر دی۔اور انیتا فون کی سکرین کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگی جیسے وہ فون نہیں ساحر ہو۔

اب کیا کریں گے میم!"انیتا کے تاثرات سے ہی سب کو اندازہ ہو گیا تھا" کہ ساحر نہیں آرہا اس لیے ایک ایمپلائی نے فکر مندی سے پوچھا۔

آئی ڈونٹ نو جب ساحر کو ہی ٹینشن نہیں ہے تو میں کیا کروں۔"انیتا نے" ہاتھ میں پکڑی فائلز ٹیبل پر غصے سے پٹختے ہوئے کہا اور اپنے کیبن کی جانب چلی گئی مگر حسب توقع پانچ منٹ بعد وہ پھر فکر مندی سے واپس لوٹ آئی تھی۔

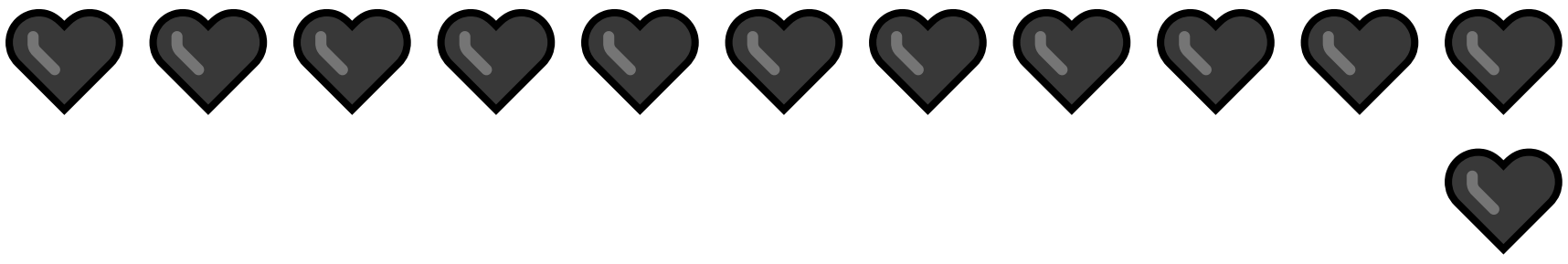

میسٹر جان اور کویتا وقت سے پہلے ہی آفندی کنسٹرکشنز کے آفس پہنچ گئے تھے اور وہاں آتے ہی انھوں نے ساحر کے بارے میں پوچھا تھا۔

"Where is Mr Saheer Affandi?"

مسٹر جان نے انیتا سے ہاتھ ملاتے استفسار کیا۔

"He's actually out of town. I told you before. But don't worry, We will not let you miss Sahir."

انیتا نے مسکرا کر پر فیشنل انداز میں کہا تھا مگر کویتا کو یہ بات کچھ پسند نہیں آئی۔

"How can he do that ! So unprofessional style of the owner of such a big com-pany. I'm sorry but we needed today's

presentation from the owner of the com-

pany."

کویتا نے تو جیسے رائی کا پہاڑ بنالیا تھا۔

"میں جانتی ہوں انیتا آپ اس کمپنی کی بیک بون ہیں مگر یہ کانٹریکٹ کوئی چھوٹا موٹا کانٹریکٹ نہیں ہے کہ مسٹر آفندی خود نہیں تو ان کے ایسوسیٹ یہ پریزینٹیشن دے دیں گے۔ڈیٹ از سو ان فئیر! آپ پلیز میری مسٹر آفندی سے بات کروادیں آئی ویل میک شیور کہ نیکسٹ ٹائم ایسا کچھ ہو ہی ناں۔۔۔۔وہ بھی تب جب مسٹر آفندی مجھے کنوینس کر سکیں گے تو۔کیونکہ اگر ایسا ہی چلتا رہا دین ہم یہ کانٹریکٹ کینسل کر دیں گے۔" کویتا کا موڈ کافی بگڑا تھا۔

"I am very disappointed John !"

کویتا نے شوہر کی جانب دیکھ کر کہا تھا جو بیوی کے سامنے کچھ کہہ نہیں پا رہا تھا۔

"Rest assured Kaweta I hope Mr. Af-fandi will have a problem, otherwise he is very dedicated toward his work."

مسٹر جان نے اپنی بیوی کو مطمین کرنا چاہا۔

آئی ڈونٹ نو مجھے مسٹر آفندی چاہیے۔آئی ویل ویٹ فار ہم !"کویتا اپنی" ضد پر قائم تھی اور ساحر اپنے مسائل میں الجھتا جا رہا تھا۔انیتا مسلسل ساحر کو کالز کرتی رہی جب کہ ساحر جو جلد سے جلد واپس لوٹنا چاہتا تھا اس کی گاڑی راستے میں خراب ہو گئی۔

دو گھنٹے بعد ہونے والی میٹینگ ساحر کے انتظار میں ایک گھنٹہ مذید لیٹ ہو چکی تھی۔کویتا کا موڈ بری طرح خراب ہوا۔۔۔۔۔اسے آج تک کبھی کسی کا انتظار نہیں کرنا پڑا۔

مذید آدھے گھنٹے کے بعد جب اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تو وہ برہمی سے اٹھی۔

"Let's go John ! I don't want to stay here anymore."

کویتا کو اٹھتا دیکھ کر انیتا بھی فوراً فون چھوڑتی اس کی جانب آئی تھی۔

"مسز جان آپ پلیز بیٹھیں ہم پریزینٹیشن سٹارٹ کرتے ہیں سہیر آکر ہمیں جوائن کر لے گا۔" انیتا نے اس کا غصہ ٹھنڈا کرنا چاہا جب کہ اسے کویتا سے زیادہ خود کویتا پر غصہ آرہا تھا۔

"نو وے انیتا کمپنی کے مالک کے بنا پریزینٹیشن اٹس ایمپاسیبل ! شاید آپ لوگوں کو اندازہ نہیں ہے کہ لوگ کیسے ہم سے بزنس اور یہ ٹینگز کرنے کے لیے ہاتھ پاؤں مارتے ہیں اینڈ یو ! لک ایٹ یو گائز آپ لوگ چاہتے ہیں کہ کمپنی کے مالک کی بجائے باقی لوگ یہ پریزینٹیشن دیں آپ بھی شئر ہولڈر ہیں بے شک مگر مجھے اس کمپنی کا میجورٹی شئیر ہولڈر اپنے سامنے چاہیے۔

کویتا نے غصے سے بازو سینے پر باندھے الفاظ چبا چبا کر ادا کئے اس کے انداز میں کہیں بھی پچھلی ملاقات والی خوش اخلاقی نہیں تھی۔

میں ہوں اس کمپنی کی میجیورٹی شئر ہولڈر!"اچانک ایک آواز نے سب" کی توجہ اپنی جانب کھینچی توانیتا نے بھی نا سمجھی سے دروازے کی جانب دیکھا جہاں موحد کے ساتھ مشعل کھڑی تھی۔سب میں نظروں کا تبادلہ ہوا۔ موحد کے اشارہ کرنے پر وہ اندر کی جانب بڑھی تھی۔

میں سہیر آفندی کی وائف ہونے کے ناطے ان کے اس بزنس کی برابر کی" حصہ دار ہوں۔اور میرے یہاں ہونے سے آئی ہوپ آپ کو کوئی پرابلم نہیں ہو گا مسیز کویتا!" مشعل نے پراعتماد لہجے میں کہہ کر سب کو حیران کیا۔انیتا کے لیے بھی مشعل کا روپ حیران کن تھا۔وہ سیاہ رنگ کے سادہ سے ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس اپنی معمول کے حلیے میں تھی۔کویتا اور ایڈرین جان بھی نا سمجھی سے مشعل کو دیکھ رہے تھے۔

آئی ہوپ آفندی کنسٹرکشن کی میجورٹی شئیر ہولڈر ہونے کے ناطے جب" میں یہ پریزینٹیشن دوں گی آپ کو کوئی مسلہ نہیں ہو گا اور نا ہی آپ کو آفندیز کے پروفیشنل ہونے پر کوئی شبعہ نہیں ہو گا۔" مشعل کہہ کر انیتا کی

جانب بڑھی جو فکر مندی سے مشعل کو دیکھ رہی تھی اس کے قریب جاتے ہی مشعل نے اس کا ہاتھ تھام کر جیسے اسے تسلی دینا چاہی۔

کویتا بھی مشعل کو دیکھ کر کچھ پر سکون ہوئی تھی۔

آر یو شیور مسیز آفندی آپ یہ پریزینٹیشن دیں گی؟" کویتا نے پھر سے تصدیق کرنے چاہی۔

"Try me !"

مشعل نے مسکرا کر کہا۔

اوکے ڈیٹ از گریٹ !" کویتا کے تاثرات پل میں بدلے۔"

مشعل نے موحد کو دیکھا تو اس نے اسے آنکھوں میں ہی تسلی دی اور اپنے ساتھ کا یقین دلایا تھا۔ مشعل ایک گہرا سانس لیتی دل ہی دل میں اللہ سے دعا کرتی پروجیکٹر کی جانب بڑھی تھی۔

بورڈ روم کی لائٹس آف ہو چکی تھیں اور سب کی توجہ کا مرکز مشعل آفندی تھی۔

مشعل تمھیں یہ کرنا ہے سہیر کے لیے۔" مشعل نے سہیر کے نام سے "
خود کو کانفیڈینس دلایا تھا اور پھر اللہ کا نام لے کر پریزینٹیشن شروع کر
دی۔

ساحر پہلے ہی کافی لیٹ ہو چکا تھا۔ گاڑی خراب ہونے کے باعث اس نے ٹیکسی لے کر آفس پہنچنا چاہا اور میٹینگ سٹارٹ ہونے کے ٹھیک پندرہ منٹ بعد جب وہ آفس پہنچا تو ایک ایمپلائیز نے میٹینگ سٹارٹ ہونے کی اطلاع دی تھی جیسے ہی وہ میٹینگ روم کے باہر پہنچا تھا گلاس ڈور کے پار کا منظر اسے حیرت کے سمندر میں ڈبو گیا تھا۔ سامنے ہی مشعل کو

پریزینٹیشن دیتا دیکھ کر وہ تو کچھ کہنے سوچنے اور سمجھنے کی حالت میں نا رہا تھا۔اپنی جگہ پر کھڑی مشعل کو پریزینٹیشن دیتے دیکھ کر وہ عجیب تاثرات کا شکار ہو رہا تھا حیرت واستجاب اور غصہ سب ایک ساتھ اس پر حملہ آور ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مشعل کو پریزینٹیشن دیتے دیکھ کر وہ عجیب تاثرات کا شکار ہو رہا تھا حیرت و استجاب اور غصہ سب ایک ساتھ اس پر حملہ آور ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اسے مشعل کے یہاں ہونے سے غصہ تھا،الجھن یا بے چینی یا پھر حیرت!

وہ مشعل پر نظریں ٹکائے بت بنا اس کی خود اعتمادی سے متاثر بھی ہوا تھا جو آج پہلی بار اتنی بڑی پریزینٹیشن دے رہی تھی وہ بھی مسٹر ایڈرین جان کے سامنے۔۔۔۔ساحر یانیتا کے لیے یہ معمولی بات تھی مگر مشعل جس

کے پاس کوئی کام کا کوئی تجربہ نہیں تھا اس کا ایسے انداز میں پریزینٹیشن دینا اور سب کو اپنے ساتھ باندھ کے رکھنا اسے بری طرح متاثر کر گیا تھا۔ جو وہ قبول نہیں کرنا چاہتا تھا۔

مشعل نے بولنا بند کیا اور ایک نظر وہاں موجود سبھی لوگوں کی جانب دیکھا جو خاموشی سے اسے سن رہے تھے۔ سب سے پہلے ایڈرین جان نے تالی بجا کر مشعل کے کام کو سراہا اور پھر باقی سب کو جیسے ہوش آئی تھی۔ موحد بھی اپنی بہن سے بے انتہا متاثر ہوا تھا۔ پہلی بار سمجھانے پر وہ اتنے اچھے سے سب سمجھ گئی تھی۔ سب سے داد وصول کرنا مشعل کو مطمین کر گیا تھا جب مشعل کی نظر میٹینگ روم کے گلاس ڈور کے باہر کھڑے ساحر پر نظر پڑی تھی اور اس کے تاثرات نے مشعل کا اطمینان ہوا کیا تھا۔ نظروں میں دہکتی آگ اس کے سارے کانفیڈینس کو جلا کر خاک کیا تھا۔ وہ مضبوط قدم اٹھاتا اپنے مخصوص انداز میں چلتا اندر آیا تھا۔

"Hello Mr. Affandi! For the first time ever, I'm glad someone was late."

مسٹر جان نے مسکرا کر ساحر سے مصافحہ کرتے کہا۔وہ مشعل سے کافی متاثر نظر آرہے تھے جبکہ دوسری جانب ساحر مسکرا بھی نہیں سکا۔

"یس مسٹر آفندی دیکھا آپ کے لیٹ آنے اور میری ضد نے ہمیں کس انمول چیز سے روشناس کروایا ہے۔۔۔۔۔۔۔"کویتا نے اس بات کا کریڈیٹ بھی اپنی ضد کو دیا جب کہ ساحر کی نظریں اب باری باری اپنی ساری ٹیم کی جانب جا رہی تھیں اور ان کا اطمینان ہوا ہو رہا تھا۔

"بٹ آئی مسٹ سے یور وائف از ناٹ جسٹ بیوٹیفل یہ فیوچر کی ایک کامیاب برنس ویمن ہونے والی ہیں۔۔۔آفندی کنسٹرکشن کو بلاشبہ یہ مذید اونچائی تک لے جائیں گی۔۔۔۔ان کی آج کی پریزینٹیشن لاجواب تھی۔"

کویتا تو مشعل کی تعریف میں رطب اللسان تھی مگر ساحر نے چہرے کو مکمل طور کر نارمل رکھتے ایک سخت نگاہ مشعل پر ڈالی جس نے مشعل کر

گڑ بڑانے پر مجبور کیا تھا۔آج عرصے بعد مشعل کو ساحر کی نگاہوں سے خوف آیا تھا۔

"یہ پریزینٹیشن تو مسٹر آفندی نے ہی بنائی تھی میں نے تو بس ان کی غیر موجودگی میں۔۔۔۔۔" مشعل نے ساحر کے سامنے وضاحت دینے کی کوشش کی۔

"مسٹر آفندی ریئلی؟اومائی گارڈ مشعل آپ اپنے ہسبینڈ کے ساتھ اتنی فارملی پیش آرہی ہیں۔" کویتا نے ناسمجھی سے ہنستے ہوئے ان دونوں کے درمیان نظریں دوڑاتے مشعل کو مذید خجل کیا تھا۔

"یہ آفس ہے مسیز جان یہاں ہم پرسنل سے زیادہ پروفیشنل باتوں کو اہمیت دیتے ہیں۔" ساحر نے حاضے سرد لہجے میں کہا تھا جیسے مشعل اور انیتا کے علاوہ عمار اور موحد نے بھی باخوبی نوٹ کیا تھا اور کسی حد تک کویتا نے بھی محسوس کیا تھا۔اور سامنے کھڑے شخص کے بارے میں تو وہ سمجھ گئی تھی

کہ وہ بلا کا انا پرست ہے ورنہ ایڈرین جان کے سامنے ایسا سرد رویہ غیر یقینی سی بات تھی۔۔۔۔اور اسی خوبی نے ہی ایڈرین جان کو متاثر بھی کیا تھا۔

آ۔۔۔۔آئی ہوپ اب آپ کی شکایت دور ہو گئی ہو گی۔"انیتا نے ساحر" کے تیور دیکھ کر بیچ میں بولنا ضروری سمجھا تھا۔

یس ڈیفینیٹلی!"کویتا نے مسکرا کر کہا تھا۔"

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ساحر مسٹر جان اور کویتا کو سی آف کرنے باہر آیا تھا جب کے باقی سب کو جس نظر سے وہ دیکھ کر گیا تھا اس نے ہی انھیں اپنی جگہ سے ہلنے نہیں دیا

تھا۔موحد کو اب اپنی فکر لاحق ہو گئی تھی جو مشعل کو یہاں تک لایا تھا اور مشعل تو مانو اس دنیا سے غائب ہو جانا چاہتی تھی۔

! فلیش بیک

انیتا کافی پریشان تھی جب موحد نے انیتا کو مشعل کے میجورٹی شئیر ہولڈر ہونے کی بات کی تھی جس پر انیتا مطمین نا ہوئی تھی کیونکہ مشعل کے پاس کسی قسم کا ورک ایکسپرینس نہیں تھا۔پھر انیتا مسٹر جان کی آمد پر مصروف ہو گئی اور موحد کچھ سوچتا باہر آیا تھا جب باہر کونے میں کھڑے کسی شخص کے بات کرنے کی آواز آئی تھی۔

"ہاں وہ ایڈرین جان اور اس کی بیوی میٹینگ کے لیے آئے ہیں اور مسٹر آفندی آفس نہیں ہیں یہ ڈیل تو آج کینسل ہی سمجھو۔۔۔۔۔۔۔۔"

"ہاں میں جانتا ہوں یہ ڈیل کینسل ہو گئی تو آفندیز کی ساکھ پر خرف آئے گا۔۔۔۔۔۔۔۔"کچھ دیر دوسری جانب سے آتی آواز سن کر اس نے پھر سے کہا۔موحد ڈبے قدموں آگے بڑھا تھا۔

میرا حصہ تیار ہے میں آج یہ ڈیل کینسل ہونے کے بعد آؤں"

"گا۔۔۔۔۔۔۔۔

موحد کو حیرت ہوئی تھی اس نے ساری گفتگو ریکارڈ کر لی تھی مگر اس انسان کا چہرہ نہیں دیکھ پایا تھا موحد نے اس کا پیچھا کرنا چاہا مگر وہ انسان شاید موحد کو دیکھ چکا تھا اس لیے فوراً سامنے سے آتی ٹیکسی میں بیٹھتا وہاں سے فرار ہو گیا تھا۔۔۔۔وہ اس انسان کا بعد میں پتہ لگانے کا سوچ کر ایک فیصلہ کرتا گھر کی جانب آیا جہاں آکر اس نے مشعل کو اس پریزینٹیشن کے لیے تیار کرنا تھا۔

آپ کا دماغ چل گیا ہے موحد بھائی!" مشعل نے بھائی کی بات سن کر کہا" تھا۔

مشعل یہ ضروری ہے پلیز سمجھو ساحر بھائی ہیں نہیں اور مسیز جان کو" کمپنی کے مالک سے پریزینٹیشن چاہیے۔"موحد نے دلیل دی۔

"توانیتا۔۔۔۔۔۔۔۔"

انیتا نہیں انھیں میجورٹی شئیر ہولڈر یعنی کمپنی کا مالک اپنے سامنے چاہیے"

"اور ساحر بھائی کی غیر موجودگی میں وہ تم ہو۔

لیکن بھائی میں کیسے؟ میرے پاس ایکسپرینس نہیں ہے۔" مشعل نے"

نفی میں سر ہلاتے فکر مندی سے چکر کاٹتے کہا۔

اپنی کمپنی کو بچانے کے لیے ایکسپرینس کی نہیں ہمت کی ضرورت ہے"

مشعل تم ساحر بھائی کی غیر موجودگی میں سہیر بھائی کی محنت کو رائگاں

جانے دو گی۔" موحد نے بلآخر مشعل کو قائل کرنے کے لیے وہ حربہ

آزمایا تھا جو مشعل پر کام کرتا تھا۔

مشعل ساحر بھائی کی پریزینٹیشن تیار ہے تم اسے دیکھ کر مین پوائنٹس دیکھ"

لو باقی میں تمھیں سمجھا دیتا ہوں۔" موحد نے لیپ ٹاپ کھولتے

پریزینٹیشن مشعل کو سمجھانے لگا۔

مجھے یہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔" مشعل نے بھائی کے قریب آتے کہا تھا۔"

تم نے کچھ غلط نہیں کیا مشعل۔"انیتا نے بھی اسے تسلی دینا چاہی جب"
ساحر واپس آتا دیکھائی دیا تو وہ خاموش ہو گئی۔وہ خشمگیں نظروں سے سب
کو گھور رہا تھا۔

"ساحر شکر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

آؤٹ!"انیتا کی بات کو ساحر کی دھاڑ نے کاٹ دیا تھا۔"

"بٹ ساحر۔۔۔۔"

آؤٹ ایوری ون!"مشعل پر نظریں ٹکائے وہ غصے سے بولا تھا جو نظریں"
جھکائے اپنے پاؤں دیکھے جا رہی تھی اور ساحر کی نظروں سے نظریں ملانے
کی ہمت بھی نا تھی۔

مشعل چلو!"موحد نے مشعل کو بلایا تھا۔"

مسٹر موحداف آئی ایم ناٹ میسٹیکن آپ اس وقت اس کمپنی کی شئیر"
ہولڈر یعنی اپنی مالکن سے بات کر رہے ہیں جنھوں نے ابھی ابھی یہاں

آپ کے سامنے پریزینٹیشن دے کر اس کمپنی کو ڈوبنے سے بچایا ہے۔۔۔۔

"ساحر نے مشعل کو گھورتے طنزیہ انداز میں موحد سے سوال کیا تھا۔

آئی ایم سوری سا۔۔۔۔ سر۔۔۔۔"موحد بھی گڑبڑا گیا تھا اس کی یہ اصل"

ساحر آفندی سے پہلی ملاقات تھی۔

پلیز ایکس کیوز اس!"ساحر نے سابقہ انداز میں کہا۔"

لیکن سر!"موحد نے اعتراض اٹھانا چاہا تھا جب ساحر نے ایک تنبیہی نگاہ"

موحد پر ڈالی تھی اور انیتا کے اشارہ کرنے پر سب بورڈ روم سے باہر نکل

آئے تھے جب کہ مشعل ابھی بھی سر جھکائے اپنی جگہ پر کھڑی تھی۔آج

پھر سے ساحر کے سامنے کھڑے ہونا اسے کنفیوز کر رہا تھا۔

ساحر کچھ پل اس کے بولنے کا انتظار کرتا رہا تھا جو ایسے فرش کو گھور رہی تھی

جیسے زمین میں چھپے خزانے تلاش کرنے کی کوشش میں ہو۔

کیاسوچ کر یہ کیاتم نے ؟"ساحر نے مشعل کو دیکھتے سرد لہجے میں پہلا" سوال کیاتو مشعل نے نا سمجھی سے نظریں اٹھا کر ساحر کی جانب دیکھا تھااس سے پہلے کے وہ ان نظروں کی تاب نالاتا وہ نظریں موڑ گیا۔

جو بھی کر رہی ہو وہ کیوں کر رہی ہو ؟" باقی سب کے سامنے ابھر کر آنے" والا غصہ مشعل سے سوال پوچھتے وقت نا سمجھی بھری الجھن میں بدل گیا تھا۔

جانتی ہو کتنی مشکلات بڑھا رہی ہو خود کے لیے اور میرے لیے ؟"ساحر" نے بات جاری رکھتے کہا۔وہ ابھی بھی مشعل کی جانب نہیں دیکھ رہا تھا یا دیکھ نہیں پا رہا تھا۔

باہر کھڑے سبھی لوگوں کے کان اندر کی جانب ہی لگے تھے۔

"میں نے مدد کرنے کی کوشش۔۔۔۔"

مت کرو پلیز۔۔۔کوئی بھی کوشش مت کرو۔۔۔"ساحر نے مشعل" کی بات کاٹتے اپنی بات دوہرائی تھی۔

تمھیں لگتا ہے تم میری مدد کر رہی ہو یا سہیر کی کمپنی کو بچانے کی کوشش" ؟"ساحر نے اب کی بار اس کی آنکھوں میں دیکھتے سوال کیا۔

میں نے بس سہیر کے خواب کو ٹوٹنے سے بچانے کے لیے یہ سب کیا۔"" مشعل نے ہمت کر کے جواب دیا۔

تمھیں کیا لگتا میں سہیر کا خواب ٹوٹنے دے سکتا تھا؟اور کیا سوچ لیا تم" سب نے کہ وہ ایڈرین جان اتنا الو کا پٹھا ہے کہ اتنا بڑا کنٹریکٹ اس موڑ پر جا کر کینسل کرے گا جب وہ مجھے پچاس فیصد رقم دے چکا ہے اور کانٹریکٹ کے مطابق اگر وہ یہ ڈیل کینسل کرتا ہے تو اس کا اماونٹ اسے واپس نہیں کیا جائے گا اور اگر یہ ڈیل بنا کسی وجہ کے آفندیز کی جانب سے کینسل کی جاتی ہے تو ہمیں بھی اتنا ہی جرمانہ بھرنا پڑے گا۔"ساحر کی بات پر مشعل کے ساتھ ساتھ بار کھڑے سبھی لوگ حیران ہوئے تھے اور انیتا بھی اپنا سر پیٹ کر رہ گئی تھی کہ اتنی بڑی بات پر اس نے غور کیوں نہیں کیا۔

جو آج تم نے کیا ہے اس کا نتیجہ تو جلد سامنے آجائے گا مگر اس کے بعد مجھ" سے کسی قسم کی اچھائی کی امید مت رکھنا اگر تمھاری اس حرکت کی وجہ سے میرے کام یا مقصد میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ آئی تو اس رکاوٹ اور رکاوٹ کی اس وجہ کو اپنے ساتھ بہا کر لے جاؤں گا۔مائینز مائی ورڈز!"

مشعل کو گہری دہکتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ساحر نے الفاظ چبا چبا کر ادا کئے تھے جبکہ مشعل میں تو نظریں اٹھا کر دیکھنے کی ہمت بھی نا رہی تھی۔

مشعل کی بازپرس کرتا وہ باہر کی جانب چل دیا تھا جہاں کھڑے سبھی لوگوں کو اپنی فکر لاحق ہو گئی تھی۔

تمھیں اندازہ ہے اپنی بہن کو کس مشکل میں ڈال دیا ہے تم نے؟"ساحر" نے باہر آکر سب سے پہلے چڑ کر موحد سے سوال کیا تھا۔

نہیں کیونکہ اس وقت مجھے بس آپ کی اور اس کمپنی کی فکر تھی۔"موحد" نے آنکھوں میں سچائی لے کر کہا۔

کیا لگتا ہے موحد اگر میں اتنا پر سکون ہوں تو کوئی وجہ تو ہو گی ناں! جب" سنگاپور میں میں نے یہ ڈیل فائنل کی تھی تو میں نے مسٹر جان کو اپنی کمپنی کی کامیابیوں سے زیادہ اپنی ٹرمز اور کام کے طریقے سے متاثر کیا تھا۔ ایڈرین جان جیسے خود پسند انسان کو نا صرف میں نے اپنا گرویدہ بنا لیا تھا بلکہ اسے خود سے باونڈ کر کے آیا تھا کہ وہ چاہ کر بھی یہ کانٹریکٹ کینسل نہیں کر سکے۔ اور اسے بھی شاید یہی چیز پسند آئی تھی کہ میں باقی لوگوں کی طرح اس کے آگے بچھا نہیں تھا اور نا ہی اس کی ٹرمز پر راضی ہوا تھا۔ یہ تو اس کی وہ بیوی بیچ میں آ کر گڑبڑ کر رہی ہے اور اگر مجھے خود کو دنیا کے سامنے سہیر ثابت نہیں کرنا ہوتا تو میں سب اپنے طریقے سے دیکھ لیتا۔" ساحر نے پہلی بار کسی کے سامنے اتنی لمبی بات اور اتنی تفصیلی بات کہی تھی۔

آئی ایم سوری ساحر بھائی مجھے آپ پر کانفیڈینس ہونا چاہیے تھا مگر اس وقت مجھے یہی ٹھیک لگا۔" موحد نے معذرت کے ساتھ کہا اور فون پاکٹ سے نکال کر انگلیاں چلانے لگا۔ اگلے پل اس غدار انسان کی آواز فون کے

سپیکر سے نکل کر وہاں موجود سبھی لوگوں کے کانوں تک پہنچی تھی اور سب کو حیرت ہوئی۔ ساحر نے چونک کر موحد کی جانب دیکھا۔

یہی وجہ تھی کہ میں مشعل کو یہاں لے آیا۔"موحد نے فون واپس" رکھتے ساحر کے چہرے کے تنے ہوئے عضلات دیکھے۔

چہرہ دیکھا اس کا؟"ساحر نے سوالیہ نظروں سے موحد کو دیکھا۔"

نہیں اس سے پہلے وہ میری موجودگی محسوس کرتا وہاں سے نکل گیا۔""" موحد نے مایوسی سے کہا۔

میں نے آفس میں پتہ کروالیا یہاں سے کوئی بھی ایمپلائی غائب نہیں" ہے۔"موحد نے مذید انفارمیشن دی۔

ہو سکتا ہے وہ جو بھی تھا تمھارے جانے کے بعد واپس آگیا ہو۔"ایک" دوسرے ایمپلائی نے رائے دی جب کہ ساحر سب سے بے نیاز گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ مشعل اور پریزینٹیشن کو بھولتے اسے نئی فکر لاحق ہو گئی تھی۔

اٹس ایمپاسیبل میرے آفس سے میرے ہی راز باہر جارہے ہیں اور "
کلپرٹ یہاں ہم سب کے درمیان ہے مگر ابھی تک میری نظروں سے دور
ہے۔" وہاں کھڑے سبھی لوگوں کو گہری کھوجتی نظروں سے دیکھتا ساحر
کہنے لگا۔

سر ہم سب آپ کے ساتھ وفادار ہیں. " وہاں کھڑے ایک ور کر نے "
کہا۔

یس سر! "ایک کے بعد دوسرا ور کر اپنی وفاداری کا ثبوت دینے لگا۔ "
مجھے ایک دن کے اندر وہ شخص اپنے سامنے چاہیے! اور کل تک اگر ایسا "
نہیں ہوا تو آپ سب کے سب کام سے فارغ ہوں گے۔۔۔اور اسے
دھمکی سمجھنے کی غلطی مت کیجئے گا یہ میرا نیکسٹ سٹیپ ہے اب دیکھنا ہے
کہ کیا آپ لوگوں کو اپنی جاب بچانے میں انٹرسٹ ہے یا نہیں؟ "ساحر کہ
کر اپنے کیبن میں چلا گیا تھا اور مشعل نے اس کے جاتے ہی اپنا رکا ہوا

سانس ہوا کے سپرد کیا جب کہ باقی کے ایمپلائز کو اپنی جاب کے ارد گرد خطرہ منڈلاتا دیکھائی دینے لگا۔

"میم ہم ایسا نہیں کر سکتے آپ چاہیں تو ہم سب کے کال ریکارڈز چیک کر لیں۔" انیتا کی سیکرٹری نے مشورہ دیا تو وہاں کھڑا ایک غدار ایک پل کر گڑ بڑا گیا۔

"اس کا فیصلہ تو اب ساحر ہی کر سکتا ہے۔" انیتا نے بھی بے فکری سے کندھے اچکاتے تھے وہ جانتی تھی کہ ساحر کی دھمکی رنگ لائے گی۔

مشعل موحد کے ساتھ گھر لوٹ آئی تھی۔ اور آتے ہی پر جوش انداز میں باپ کو اپنی آج کی پریزینٹیشن کی کہانی سنانے لگی۔

باباوہ مسٹر ایڈرین جان اوران کی بیوی مجھ سے کتنے ایمپریس ہوئے آپ"
کو آئیڈیا نہیں ہے۔" مشعل نے کوئی دس بار یہ بات دہرائی تھی اور
سلیمان صاحب بیٹی کو اتنا پرجوش اور مطمین دیکھ کر کافی خوش تھے مگر
ساتھ ہی ساتھ انھیں وہ خطرہ بھی لاحق تھا جس کا شکار ساحر ہو رہا تھا اور
آنے والے دنوں میں وہ خطرہ حقیقت کا روپ لینے والا تھا۔
اچھا بہت ہو گئی باتیں آجاؤ کھانا تیار ہے۔" ہاجرہ بیگم نے کچن سے آواز"
لگائی تھی اور مشعل کھانا لگانے میں ان مدد کرنے لگی۔
رات کھانے کے بعد مشعل آج اپنے کمرے میں جانے کے بجائے موحد
کے کمرے کی جانب چلی گئی اور دروازہ نوک کرتی اندر داخل ہوئی۔
کیا سوچ رہے ہیں۔" مسکرا کر موحد سے سوال کیا تھا۔"
"یہی کہ آج ساحر بھائی کا ایک نیا روپ دیکھا میں نے۔"
نیا نہیں اصلی روپ بولیں۔" مشعل نے گہرا سانس لے کر بیڈ پر بیٹھتے"
کہا۔

وہ حقیقتاً ایسا ہی ہے۔۔۔غصے والا اپنے آگے کسی کی چلنے نہیں دینے والا۔"

جب وہ غصے میں ہوتا ہے تو بنا کچھ سنے بنا سوچے فیصلہ کرنے والا، دوسروں کی زندگیوں کو اپنے مطابق چلانے والا، مغرور، آناپرست، غصے والا۔۔۔انپرڈیکٹیبل۔۔۔۔ مشعل ساحر کو سوچتے بولتی چلی جا رہی تھی۔

اچھا مگر ہمارے سامنے تو وہ ایسے نہیں تھے۔"موحد نے پوری طرح" مشعل کی جانب متوجہ ہو کر دلچسپی سے پوچھا۔

وہ کسی کے سامنے ایسا نہیں تھا مگر وہ ایسا ہی تھا۔۔۔وہ پل پل روپ بدلتا" تھا زمانہ جیسے سہی کہتا تھا اسے غلط کہنا ساحر آفندی کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔وہ جو سوچتا ہے یا کرتا ہے اس کی کسی کو بھنک نہیں لگنے دیتا اور دنیا سے ہٹ کر چلنا تو اس کی مجبوری نہیں فطرت ہے جو آج تک قائم ہے۔" مشعل نے کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھتے کہا۔

ہاں تم ٹھیک کہتی ہو پہلے مجھے لگتا تھا کہ ان کے ارد گرد کوئی ایسا سحر ہے" جیسے کوئی سلیمانی چوغہ جس میں وہ چھپا ہوا ہے اور اسے جاننے کی کوشش کرنے والے اس سحر میں جھکڑے جاتے ہیں اس چوغے سے ہی الجھتے اس اصل ساحر آفندی تک پہنچ ہی نہیں پاتے اور پھر سہیر بھائی کے بعد جو اس چوغے میں کچھ ہول ہوئے تھے وہ تمھارے ایک تھپڑ نے پھر سے بند کر دیئے ہیں۔" آخر میں موحد نے شرارت سے مشعل کو اس کا ساحر پر ہاتھ اٹھانا یاد کروایا تو مشعل نظریں پھیر گئی۔

تم نے آج تک ان سے معافی نہیں مانگی ناں؟" موحد نے پھر سوال کیا۔" کیا فرق پڑتا ہے وہ مجھے سے خفا یا بدذن ہو گا یا میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔"" مشعل تھکے ہوئے لہجے میں کہتی وہاں سے چلی آئی تھی۔اور موحد کچھ سوچتا مشعل کو جاتا ہوا دیکھتا رہا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

انیتا آج مال شاپنگ کے لیے نکلی تھی کافی دنوں کے بعد اسے یہ موقع ملا تھا جواد اپنی ماں سے بات کرتا ایک کیفے میں بیٹھا ہوا تھا جب کہ انیتا اپنے لیے ڈھیر ساری شاپنگ کر رہی تھی۔بل پے کرتی جیسے ہی وہ دکان سے نکلی تھی اس کا سامنا سامنے سے آتے عاقل سے ہوا تھا۔

ہائے انیتا کیسی ہو؟" عاقل نے دوستانہ انداز میں کہا جس پر انیتا نے ایک " تیز نظر سے اسے نواز کر آگے بڑھنا چاہا۔

انیتا وائے آر یو اگنورنگ می ہم دوست ہیں رائٹ؟" عاقل نے اسے اپنی " دوستی کے مختصر سے عرصے کی یاد دلائی۔

ہم کبھی دوست نہیں ہو سکتے عاقل! کیونکہ تم کبھی وہ تھے ہی نہیں جو تم" نے خود کو میرے سامنے ظاہر کیا۔ تم اور تمھارا باپ تم لوگ قاتل ہو۔" انیتا نے تلخ لہجے میں بآواز بلند عاقل سے کہا۔ عاقل نے خجل ہو کر ایک نظر ارد گرد دیکھا تھا۔

انیتا تم بنا کسی ثبوت کے ہم پر الزام نہیں لگا سکتی۔" عاقل نے بھی تیز لہجے" میں کہا۔

ثبوت بھی مل جائے گا ڈونٹ وری اب ہٹو میرے راستے سے۔" انیتا نے" طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔

انیتا لسن ٹو میں دیکھو میرا اس سب سے کوئی لینا دینا نہیں ہے؟ فار گاڈ سیک" اس بات پر ہماری دوستی تو مت خراب کرو۔" عاقل نے اس کا راستہ روکے کہا۔

کون سی دوستی؟ اگر تم سچے تھے تو پچھلے چار ماہ سے کہاں غائب تھے؟ " مشعل کو کڈنیپ کرنے کی کوشش اور ساحر کے ہاتھوں پٹنے کے بعد

تمھیں ہماری دوستی کی یاد نہیں آئی؟ مجھے تم میں تمھاری دوستی میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے کیونکہ میرے سامنے تمھارا سچ بہت جلدی آگیا ہے۔"

انیتا نے الفاظ چھبا چھبا کر کہا۔

"میں ڈر گیا تھا سا حر سے اور پھر اس کے بعد اچانک وہ حادثہ اور پھر تمھاری اپنے کزن سے شادی! میں چاہ کر کچھ کر نہیں پایا انیتا۔" عاقل نے اپنی صفائی پیش کرنا چاہی۔

"اور اب کیا کرنا چاہتے ہو؟" انیتا نے تیکھے چتونوں کے ساتھ سوال کیا۔

"کچھ نہیں بس تمھیں دیکھا تو سوچا اپنی دوست کا حال احوال۔۔۔"

"ضرورت نہیں ہے اس سب کی۔ اور آئندہ سے میرے راستے میں بھی مت آنا جو غلطی تم پر بھروسہ کر کے میں ایک بار کر چکی ہوں وہ دوبارہ نہیں کرنا چاہتی۔" انیتا کہ کر پلٹی تھی جب کچھ فاصلے پر کھڑا جواد انھیں تپش بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

انیتا جواد کی جانب گئی تھی اور عاقل نے وہاں سے چلے جانا بہتر سمجھا۔

کیا کہہ رہا تھا وہ؟"جواد نے ماتھے پر بل ڈالے سرد لہجے میں پوچھا۔"

."نتھنگ بس حال چال پوچھنے آگیا تھا۔"انیتا نے سرسری سا جواب دیا"

اور تم نے حال اور چال تفصیل سے بتایا ہو گا۔"جواد نے ہنوز سرد لہجے"

میں جواب دیا۔

"واٹ ازرونگ ودھ یو جواد؟ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔"

انیتا تم ایک بار پہلے اس انسان پر بھروسہ کرنے کی غلطی کر چکی ہو اس"

انسان نے اپنے باپ کے ساتھ مل کر سہیر اور ساحر کے ساتھ جو کیا؟

بیچاری مشعل کا شوہر مر گیا ساحر نے جو سفر کیا سب اس انسان اور اس کے

باپ کی وجہ سے تھا۔"جواد نے غصے اور تاسف کے ملے چلے تاثرات کے

ساتھ کہا۔

تمھیں کب سے ساحر کی اتنی فکر ہونے لگے تم تو اسے خاصہ ناپسند کرتے"

تھے۔"انیتا کے لیے جواد کا ساحر کی اتنی پرواہ کرنا ناقابل یقین تھا۔

ناپسند نہیں کرتا تھا اس سے جیلس تھا کیونکہ میری انیتا مجھ سے زیادہ اس کی پرواہ کرتی تھی۔"جواد نے نظریں چراتے اعتراف کیا تھا اور انیتا کا ہاتھ تھامے آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔

"شاید آج بھی تم سے زیادہ اس کی پرواہ کرتی ہوں۔"انیتا نے بھی کندھے اچکاتے کہا۔

"میری انیتا اب میری ہے اور ایک دوست کی حیثیت سے اپنے دوست کی پرواہ کرتی ہے اس کے مشکل وقت میں اس کے ساتھ کھڑی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ساحر نے بہت کچھ فیس کیا ہے آئی فیل بیڈ فار ہم!"

جواد نے صدق دل سے کہا۔

"یو آر آسٹار جواد کیا تم جانتے ہو؟"انیتا نے اپنے قدم روک کر جواد کو بھی روکنے پر مجبور کیا جس نے پلٹ کر اپنی شریک حیات کو شائستی نظروں سے خود کو دیکھتے ہوئے دیکھا۔

تھینک یو! اب چلو یہاں سے باقی شاپنگ بعد میں!" جواد نے وہاں سے "
چلنے کی بات کی۔

او گاڈ میرے شاپنگ بیگز میں نے وہاں کار ٹ میں ڈالے تھے۔"انیتا ماتھا"
پیٹتی واپس پلٹی تھی اور جواد بھی کندھے اچکاتے اس کے پیچھے آگیا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر کی دھمکی رنگ لے آئی تھی اور اگلے ہی روز سب ایمپلائز کی کوشش
سے اس انسان کو پکڑ لیا گیا جو آفندی کنسٹرکشن کی ہر خبر باہر پہنچا رہا تھا۔
سلیم نامی وہ شخص آفندی کنسٹرکشن کی پینٹری میں کام کرتا تھا۔۔۔۔۔وہ
پچھلے چھ ماہ سے چپ چاپ یہاں کام کر رہا تھا۔ایمپلائز نے اسے قابو میں کر

لیااور ساحر کوانفارم کر دیا تھاجو کچھ ہی دیر میں آفس پہنچا تھااور ساحر کو دیکھتے ہی وہ شخص ساحر کے پیروں میں گر گیا۔

اپنے جرم کااعتراف کرتے اس نے بتایا تھا کہ اسے مصطفیٰ لغاری نے اس نوکری کے لیے بھیجا تھااور یہاں کی ہر خبر وہ مصطفیٰ لغاری کو دیا کرتا تھا یہاں تک کہ ایکسیڈینٹ والے روز اس نے ہی سہیر اور مشعل کے ایک ساتھ آفس سے نکلنے کی اطلاع اس تک پہنچائی تھی۔ مگر وہ سہیر کو مارنے کی سازش سے یکسر انجان تھا۔اسے صرف اتنا کہا گیا تھا کہ ساحر آفندی اور سہیر آفندی پر نظر رکھنی ہے اور کمپنی میں ہونے والے واقعات کو مصطفیٰ تک پہنچانا ہے۔

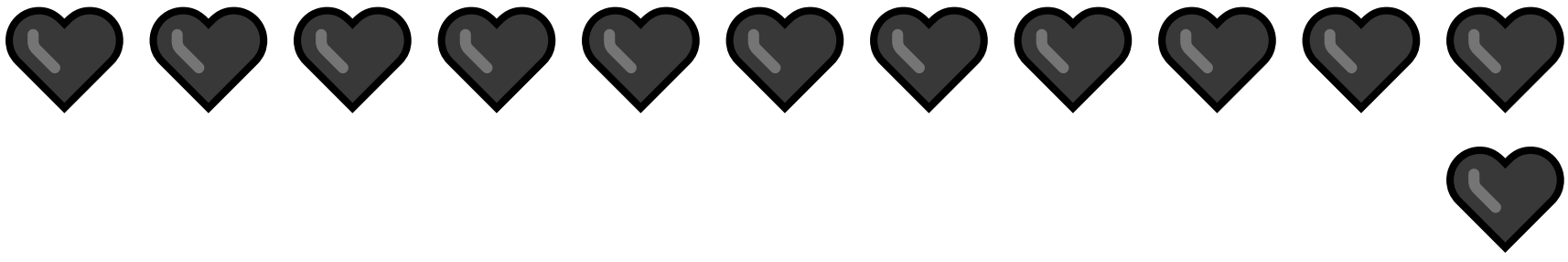

سر اس کا مطلب ہے کہ اس دن جب سہیر سر آفس سے نکلے تھے تو اس شخص نے ہی ان دشمنوں تک خبر پہنچائی ہے جو بات مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ مصطفٰی لغاری کب سے آفندیز کا جانی دشمن بن گیا وہ تو خود آپ سے کولیبریٹ کرنا چاہتا تھا۔" شان نے ساحر کی پر سوچ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں اس وقت آفندی ہاؤس کے پول ایریا میں بیٹھے تھے۔

"مصطفٰی لغاری کبھی اتنا بہادر تھا ہی نہیں یہ سب اس نے چوہدری کی ایما پر کیا ہو گا۔ چوہدری افتخار نے سب بہت چالاکی سے کیا ہے کہیں اپنا نام نہیں آنے دیا۔۔۔۔۔ اگر مصطفٰی یہ کنفیس کر بھی لے تو چوہدری پر ہاتھ ڈالا نہیں جا سکتا۔ اب اس رستم کی تلاش اور اہم ہو گئی ہے شان!" ساحر نے پول کے پانی میں چمکتی لائٹس کے عکس کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

"کب نکلنا ہے آپ نے سر؟" شان نے سوال کیا۔

"تین دن بعد۔" ساحر نے پر سکون انداز میں کہا تھا یہ جانے بنا کہ آنے والے دو دن اس کا سکون غارت کرنے والے ہیں۔

اور میرے لیے کیا حکم سر! شان نے تعبیداری کا ثبوت دیتے پوچھا۔

تم یہاں رہ کر میری آنکھوں کا کام کروگے مصطفٰی پر نظر، آفس پر نظر" سب کچھ تمھیں ہی کرنا ہے۔ ساحر نے شان کو گہری نظروں سے دیکھتے کہا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ایمان مشعل کے کارنامے سے بہت متاثر ہوئی تھی اور اپنی ناراضگی کو بھولتی وہ اس سے آفس میں ہونے والے کارنامے سن رہی تھی۔ مشعل آج عرصے بعد اسے اتنی مطمین اور پر سکون لگی تھی۔ اور اسے ایسے خوش دیکھ کر ایمان نے دل سے اس کی دائمی خوشی اور زندگی میں بہتری آنے کی دعا کی تھی۔ اس کے بعد وہ دونوں ایمان کی شادی کی باتیں کرنے لگے جس

میں تین دن رہتے تھے۔اور ایمان نے مشعل سے اپنی ساری تیاری ڈسکس کرلی اور ایمان کے ہی اسرار پر مشعل اس کے ساتھ شاپنگ کے لیے گئی تھی اور اپنے لیے نسبتاً سادہ سا جوڑا سلیکٹ کیا تھا۔وہ شاپنگ کر کے گھر لوٹی ہی تھیں جب گھر سے چند انجان لوگوں کو نکلتے دیکھا تھا اور ان کو دروازے تک چھوڑتے سلیمان صاحب مشعل کو دیکھ کر وہیں رک گئے تھے۔

بابا کون لوگ تھے؟" مشعل نے باپ کے ساتھ اندر آتے سوال کیا۔"

بیٹا آپ ابھی آئی ہیں فریش ہو جائیں پھر بیٹھ کر بات کریں گے۔""

سلیمان صاحب نے مسکرا کر مشعل کے سر پر اپنا شفقت بھرا ہاتھ رکھتے کہا تھا۔

جی بابا!" وہ کہہ کر اندر کی جانب چلی گئی تھی جب سلیمان صاحب پر" سوچ انداز میں اسے جاتا دیکھتے رہے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر اور انیتا اس وقت ساحر کے کیبن میں بیٹھے بلو پرینٹس چیک کر رہے تھے۔جب ساحر کا فون بجا تھا اور بلو پرینٹس پر نظریں جمائے ہوئے ساحر نے فون اٹھا کر کان سے لگایا تھا اور دوسری جانب سے کویتا کی پرجوش آواز ابھری تھی۔

ہیلو مسٹر آفندی کیسے ہیں آپ؟"کویتا نے بڑے کیجول انداز میں سوال کیا تھا۔

میں ٹھیک ہو!""ساحر نے بلو پرنٹس سے نظریں ہٹاتے اپنی آفس چیئر سے ٹیک لگاتے کہا تھا۔

کہیں کیسے کال کی آپ نے۔"ساحر نے صاف گوئی سے پوچھا تھا۔کویتا اسے بلاوجہ کال کرنے سے رہی اس نے یقیناً کسی وجہ سے کال کی تھی۔

مسٹر آفندی ہم آفندیز کے ساتھ ہی اپنا اگلا پراجیکٹ جو کہ ایک انٹرنیشنل " سیون سٹار ہوٹلز کی چین کا پروجیکٹ ہو گا اس کو اناونسس کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔" کویتا کی بات پر ساحر اپنی ٹیک چھوڑتا آگے ہو کر بیٹھا تھا۔ اور انیتا نے بھی اس کا چونکنا نوٹ کیا تھا۔ ساحر نے سپیکر ان کر دیا تاکہ انیتا بھی وہ بات سن سکے۔

آپ کی کمپنی سے اس سلسلے میں ہماری پہلے بھی بات ہو چکی تھی اینڈ آپ " کے بھائی کے ایکسیڈینٹ کی وجہ سے ہم نے اس سلسلے کو روک دیا تھا بٹ ناؤ وی وانٹ ڈیٹ پروجیکٹ ٹو سٹارٹ ایز سون ایز پاسیبل !" کویتا نے بات جاری رکھتے کہا تھا۔ انیتا کا چہرہ پر بھی نئے پروجیکٹ کا سن کر چمکنے لگا تھا۔ بلا شبہ یہ ایک بہت بڑا موقع تھا آفندی کنسٹرکشن کے لیے بھی اور ہیڈ آڑکمیٹیکٹ ہوے کے ناطے انیتا کے لیے بھی۔

اوکے !" ساحر نے سمجھتے ہوئے کہا۔"

مسٹر آفندی میں یہ اناؤنسمینٹ میں اپنی اور جان کی اینیورسری کی پارٹی"
" پر کرنا چاہتی ہوں جو نیکسٹ ویک ہونے جا رہی ہے۔
اوکے میسیز جان جو بھی آپ کے لیے کنوینینٹ ہو مجھے کوئی پرابلم نہیں"
" ہے۔

پرفیکٹ!" کویتا نے ایکسائٹیڈ ہو کر کہا تھا۔"

ایک اور بات ہے مسٹر آفندی اور سب سے اہم بات میں چاہتی ہوں کہ "
اس ڈیل کو آپ کی میسیز دیکھیں! اس لیے آپ دونوں کو نیکسٹ ویک
ہماری اینیورسری پارٹی کے لیے سنگاپور آنا ہو گا۔" کویتا کی بات پر ساحر نے
خوبصورت چہرے کے عضلات مذید تن گئے اور انیتا بھی نا سمجھی سے فون
کی جانب دیکھنے لگی تھی۔ یہ میسز کویتا جب سے آئی تھی ان کے لیے کوئی نا
کوئی مسلہ پیدا کر رہی تھی۔ اچھی بھلی بزنس ڈیل میں اب انھیں مشعل
چاہیے جس کے لیے نا تو مشعل مانے گی نا ہی اس کی فیملی اور نا ہی ساحر! انیتا

نے سوچتے ہوئے کہا جب کے ساحر بھی کال کاٹ کر کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

کیا سوچ رہے ہو؟"انیتا نے ڈرتے ڈرتے ساحر سے پوچھا۔"

یہی کہ اب کی بار کون سا بہانہ بناؤں گا کیونکہ اس لڑکی کے وہاں جانے کا" تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور وہ میسز جان تو یہ بات اتنی آسانی سے نہیں بھولنے والی۔اسی لیے کہتا تھا انیتا کہ اسے پارٹی میں لا کر ہی تم نے سب سے بڑی غلطی کر دی تھی اب اس کا خمیازہ بھی ہمیں بھگتنا پڑے گا۔

Zubi Novels Zone

مشعل رات کھانے سے کچھ دیر پہلے اپنے کمرے سے نکلتی ماں باپ کے کمرے کی جانب جا رہی تھی جب اندر سے آتی آوازوں نے ہی اس کے قدموں کو روک لیا تھا۔

پھر کیا جواب دیا آپ نے ان لوگوں کو؟ ہاجرہ نے سلیمان صاحب سے" پوچھا۔

ابھی کچھ نہیں سچ پوچھیں ہاجرہ بیگم تو میں سمجھ نہیں پا رہا اتنا سب کچھ اتنے کم وقت میں اور اب ظفر صاحب کی یہ ڈیمانڈ میں نہیں جانتا مجھے کیا کرنا چاہیے۔

سلیمان صاحب کی فکر مند آواز نے مشعل کو حیران کیا تھا۔ یہ یقیناً انھی لوگوں کی بات ہو رہی ہے جو آج گھر آئے تھے ایسی کیا ڈیمانڈ کر دی انھوں نے جو بابا ایسے پریشان ہیں۔ مشعل نے اندر جانے کا فیصلہ ترک کرتے واپسی کے لیے قدم اٹھائے۔

ہمیں بہتر فیصلہ کرنا چاہیے سلیمان! ایمو شنل ہو کر نہیں پریکٹیکل ہو کر" اپنی بچی کے فیوچر کو سوچ کر!" ہاجرہ نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

اور ساحر؟ اس کا کیا؟" دنیا کے سامنے وہ سہیر ہے مشعل کا شوہر۔""" سلیمان صاحب کی بات پر مشعل کے واپسی کے لیے بڑھتے قدم تھمے تھے۔

ساحر کا ذکر کہاں سے آگیا سلیمان؟ یہاں بات ہماری بیٹی کی ہو رہی ہے" ناں؟ ساری زندگی وہ سہیر ہونے کا ناٹک نہیں کرے گا ناں۔" ہاجرہ نے نا سمجھی سے شوہر کی جانب دیکھا تھا۔

مشعل آفندیز کے ساتھ جڑ چکی ہے ان کی ساری پراپرٹی کی آدھی حصہ دار" ہے ایسے میں اس کا کسی اور کے ساتھ جڑ جانا مسائل بڑھا سکتا ہے اس کا اندازہ ہے آپ کو اور کیا ساحر آفندی اپنی پراپرٹی کسی اور حوالے ہونے دے گا۔" سلیمان صاحب کی بات کا جو مطلب مشعل کو سمجھ آیا تھا مشعل کا دل اجھل کر حلق میں آگیا تھا۔

معلوم نہیں مگر صرف پراپرٹی کے لیے ہم اپنی بیٹی کو ایسے بیٹھائے رکھیں" گے۔۔۔۔کیا بار بار اس کے لیے اتنے اچھے پرپوزل آئیں گے؟"ہاجرہ نے ایک اور سوال پوچھا۔

معلوم نہیں ہاجرہ!ابھی کچھ وقت کے لیے اس موضوع کو چھوڑ دیں میں" بہت الجھ گیا ہوں کچھ بھی ویسا نہیں ہو رہا جیسا ہم نے سوچا تھا۔" سلیمان صاحب نے پریشانی سے پیشانی مسلتے ہوئے کہا تھا اور مشعل نم آنکھوں کے ساتھ اپنے کمرے کی جانب چلی گئی تھی۔یعنی اس کی زندگی میں وہ فیز آ گیا تھا جب اسے سہیر کے علاوہ اپنے نام کے ساتھ کسی اور کا نام جوڑنے کے بارے میں سوچنا تھا۔اور جو بات سمجھ سے بالاتر تھی وہ یہ تھی کہ پھر طفر صاحب کی فیملی کیوں اس کے لیے پرپوزل بھیج رہی تھی جبکہ دنیا کی نظر میں سہیر زندہ ہے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

کھانے کی میز پر بھی مشعل کی خاموشی کو سب نے نوٹ کیا تھا۔ موحد آج آفس کے کام کے سلسلے میں ساحر کے ساتھ باہر تھا اور وہ تینوں ڈنر ٹیبل پر اکھٹے بیٹھے تھے۔

کیا بات ہے مشعل تم روئی ہو؟" ہاجرہ نے مشعل کی متورم آنکھیں دیکھ کر پوچھا۔

نہیں امی بس ایسے ہی۔" مشعل نے نظریں پلیٹ پر جھکائے ہوئے جواب دیا۔

مشعل کیا ہوا ہے بیٹا آپ تو اتنی خوش تھی صبح اور ایمان کے ساتھ شاپنگ بھی گئی تھیں۔ کوئی بات ہوئی ہے کیا؟" سلیمان صاحب اپنی کرسی چھوڑتے مشعل کے پاس آکر بیٹھے تھے۔

نہیں بابا!" مشعل نے نظریں اٹھا کر باپ کی جانب دیکھا اور خود کو" مضبوط اور مطمئن ظاہر کرنے کی کوشش میں بری طرح ناکام ہوئی تھی۔

مشعل میری بچی کیا چیز پریشان کر رہی ہے آپ کو؟" سلیمان صاحب" نے اس کا سر اپنے سینے سے لگاتے پوچھا۔

بابا میں نے آپ کی اور امی کی بات سن لی تھی جو آپ میرے لیے آئے" پروپوزل کے بارے میں بات کر رہے تھے۔" مشعل نے صاف گوئی سے کہا۔

اچھا تو اس میں رونے والی کیا بات ہے۔ آپ کی وہاں مرضی نہیں ہو گی تو" ہم انکار کر دیں گے۔ پرپوزل تو آتے رہتے ہیں اس میں دکھی ہونے کی کیا بات!" سلیمان صاحب نے اسے دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔

بابا بات وہاں مرضی کی نہیں ہے بات یہ ہے کہ میں اب ایسا کوئی بھی" قدم اٹھانا ہی نہیں چاہتی۔" مشعل نے باپ کے سینے سے سر اٹھا کر کہا۔

یہ کیسی بچگانہ سوچ ہے مشعل آج نہیں تو کل تمھیں شادی تو کرنی ہی" ہے ناں۔" ہاجرہ بیگم نے مشعل کو قدرے سخت لہجے میں کہا تھا جس پر سلیمان صاحب نے انھیں آنکھوں آنکھوں میں خاموش رہنے کو کہا۔

مشعل آپ پر سکون رہیں جب تک آپ نہیں چاہیں گی اس سلسلے میں" کوئی بھی انسان کوئی بات نہیں کرے گا۔" سلیمان صاحب نے مشعل کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے اس کے ماتھے پر شفقت بھرا بوسہ دیا تھا۔

تھینک یو بابا!" مشعل باپ کا شکریہ ادا کرتے ایک بار پھر اس کے سینے" سے لگ گئی۔

بابا وہ لوگ پرپوزل کیوں بھیج رہے ہیں جب کہ دنیا کی نظر میں سہیر زندہ" ہیں تو۔" مشعل نے دل میں اٹھتا سوال پوچھ لیا۔

وہ بیٹا ظفر صاحب کے عمار کے والد سے کافی اچھے تعلقات ہیں اور انھوں"
نے ہی عمار کے نکاح پر تمھیں وہاں دیکھا تھا۔اور وہ لوگ سہیر کی موت
"کے سچ سے واقف ہیں۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

اگلی صبح مشعل صبح سویرے ہی ایمان کی گھر کی جانب چلی گئی تھی۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ گزشتہ رات والا موضوع اس کے سامنے چھیڑا جائے۔اس لیے موحد کے اٹھنے کا انتظار کئے بنا وہ ماں کو بتاتی پیدل ہی ایمان کے گھر کے لیے نکل آئی تھی۔ابھی گلی کا موڑ ہی مڑی تھی جب ایک موٹر سائیکل والا اس کے پاس آکر رکا تھا۔ مشعل نے گھبرا کر ارد گرد دیکھا تو ارد گرد بہت سے لوگ اپنے اپنے راستوں کی جانب جا رہے تھے مطلب وہ اکیلی نہیں تھی۔وہ چپ چاپ آگے بڑھنے لگی جب وہ موٹر سائیکل والا آگے آیا۔

مشعل سنیں!"اپنانام پکارے جانے پر مشعل نے پلٹ کر ایک انجان" کھوجتی نظراس شخص پر ڈالی تھی۔

"کیامیں جان سکتی ہوں آپ میرانام کیسے جانتے ہیں؟"

مشعل میں دانش ہوں ایکچولی میری فیملی نے آپ کے ہاں پر پوزل بھیجا" "تھااس لیے۔۔۔۔۔۔

آپ کو شرم نہیں آئی ایک شادی شدہ عورت کا پرپوزل بھیجتے ہوئے۔""" مشعل نے تلخ لہجے میں اس کی بات کاٹی تھی۔

مگر میں نے تو سنا ہے کہ وہ شخص جو دنیا کے سامنے خود کو سہیر کہ رہا ہے وہ" ساحر آفندی ہے۔"اس شخص نے بڑے کانفیڈینس سے کہا۔

غلط سنا ہے آپ نے مسٹر واٹ ایور! اور دوبارہ میرے راستے میں مت" آیئے گا۔" مشعل کہ کر آگے بڑھنے لگی جب وہ انسان ایک بار پھر اس کے ساتھ آگے بڑھا۔

دیکھیں مشعل آپ مس انڈر سٹینڈ کر رہی ہیں میں آپ کا پیچھا نہیں کر رہا" تھا بس اتفاقیہ نظر پڑھ گئی مجھے لگا آپ کو لفٹ کی ضرورت ہو گی۔۔۔۔اور مشعل میں جانتا ہوں کہ آپ اپنے مرحوم شوہر کے قاتلوں کو سزا دلوانے کے لیے اپنے دیور کو اپنا شوہر کہہ رہی ہیں اور یقین جانیں میں اس ناطے آپ کی قدر کرتا ہوں۔اور جہاں تک ہو سکا میں آپ کی مدد "! دیکھیں آپ جو کوئی بھی ہیں پہلی بات مجھے نا تو آپ کی مدد چاہیے اور نا" آپ سے لفٹ ! دوسری بات آپ کو جو شدید قسم کی غلط فہمی ہو رہی ہے اس کو دور کر لیں باقی میں جو کر رہی ہوں یا کرنا چاہتی ہوں کم سے کم اس کے لیے میں آپ کو جواب دے نہیں ہوں۔اگر آپ کو اپنی عزت پیاری ہے تو دوسری بار میرے راستے میں مت آیئے گا۔" مشعل کہہ کر آگے بڑھ گئی اور وہ دانش نامی شخص اسے جاتا دیکھتا رہا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مشعل ایمان کے گھر پہنچی تھی اور غصے اور بے بسی سے اس کے آنسو بہنے لگے تھے۔ایمان کو ساری کہانی سناتے ہوئے وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔ایمان اسے گلے لگائے اسے دلاسہ دینے لگی۔

مشی چپ ہو جاؤ! پلیز جب انکل نے کہا ہے کہ وہ تمھاری مرضی پر عمل" کریں گے تو پھر رو کیوں رہی ہو۔"ایمان نے اس خاموش ہوتا دیکھ کر سوال کیا۔

مانی وہ لوگ ساحر کے سچ سے واقف ہیں اب میں کیا کروں گی جلد یا بدیر" وہ لوگ بابا سے پھر اس سلسلے میں بات کریں گے مگر میں کیسے اپنے نام کے

آگے لگا سہیر کا نام بدل ڈالوں میرا دل نہیں مانتا۔" مشعل نے روہانسا لہجے میں کہا۔

تو مت بدلو مشی! تم ساحر سے شادی کر لو!" ایمان نے ڈرتے ڈرتے" مشعل سے کہا تو مشعل بت بنی ایمان کو دیکھنے لگی۔

یہ کیا کہہ رہی ہو مانی؟" مشعل سکتے کی سی کیفیت میں پوچھنے لگی۔"

مشی یہ تو سچ ہے آج نہیں تو کل تمھیں کسی نا کسی کا ہاتھ تو تھامنا ہے تو" ساحر سے نکاح کر لو! میں جانتی ہوں کہ سہیر بھائی کو تم کبھی نہیں بھول سکتی اور ساحر کبھی تمھیں ایسا کرنے کو بھی نہیں کہے گا مگر وہ تمھارے لیے "ایک اچھا جیون ساتھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج کے بعد ایسی بات دوبارہ مت کرنا مانی!" ایمان کی بات کاٹتے مشعل" نے چٹانوں جیسے سخت تاثرات کے ساتھ کہا تھا اور اٹھ کر باہر جانے لگی۔

کہاں جا رہی ہو؟" ایمان نے فوراً اس کا راستہ روکتے پوچھا۔"

مجھے لگتا ہے مجھے یہاں سے چلے جانا چاہیے۔" مشعل نے ناراضگی سے "
کہا۔

یہ کیا بات ہوئی مشی اب کیا مجھے تم سے کوئی بات کہنے کا حق بھی نہیں رہا"
جو میری ایک بات پر تم یوں خفا ہو رہی ہو۔" ایمان نے بھی رونی صورت
بنا کر پوچھا۔

حق ہے مانی تمھیں مجھ سے کچھ بھی کہنے کا حق ہے بس ایک اس بات کے "
علاوہ۔" مشعل نے واضح تنبیہی انداز میں کہا۔

"!اوکے ٹھیک ہے آئیندہ یہ بات میرے لیے شجر ممنوعہ ہے"
ایمان کا انداز صلہ جو تھا۔ وہ کسی طور پر مشعل کا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتی
تھی۔

ٹھیک؟ اب بیٹھ جاؤ پلیز!" ایمان نے بیڈ کی جانب اشارہ کرتے منت "
آمیز لہجے میں کہا تو مشعل ناراضگی دیکھتی بیٹھ گئی۔

اب مسکرادو میری پیاری مشی!"ایمان نے اس کے ساتھ بیٹھتے اس" کے گرد حصار بناتے کہا۔

مشعل کی نرم سی مسکراہٹ ایمان کو مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر شان کے ہمراہ فواد کے آفس میں بیٹھا ہوا تھا وہ فواد سے ایڈرین جان کے ساتھ اگلے پروجیکٹ کی بات کر رہا تھا جب سلیمان صاحب ڈورناک کرتے اندر آئے تھے۔

اسلام علیکم سر!اسلام علیکم ساحر بیٹا کیسے ہیں آپ؟"وہ دونوں کو گریٹ" کرتے اندر آئے تھے۔

واعلیکم السلام!"ایک ساتھ دونوں کی جانب سے جواب آیا تھا۔"

آئیں بیٹھیں سلیمان صاحب ! فواد نے انھیں بیٹھنے کو کہا تھا۔ شان سلام " کرتا ان کے لیے جگہ چھوڑ گیا تھا۔

آئی ایم سوری میں آپ لوگوں میں اہم گفتگو میں مہل ہو رہا ہوں وہ ساحر " بیٹا مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی اور ایسا اگر فواد سر کی موجودگی میں ہو تو مناسب رہے گا۔ " سلیمان صاحب نے تمہید باندھی تو ساحر اور فواد میں نظروں کا تبادلہ ہوا۔

وہ ساحر بیٹا مجھے غلط مت سمجھیئے گا مگر ابھی یہ بات کرنا مناسب ہے۔ """ سلیمان صاحب نے الفاظ تلاش کر کے بات شروع کرنا چاہی۔

جی آپ جو کہنا چاہتے ہیں کہیں میں سن رہا ہوں۔ " ساحر نے ایک نظر " فواد کو دیکھ کر سلیمان صاحب سے کہا تھا۔

بیٹا میں چاہتا ہوں کہ مشعل کے نام جو پراپرٹی ہے آپ اسے واپس اپنے " نام ٹرانسفر کروالیں۔ " سلیمان صاحب نے ساحر کو دیکھتے کہا۔

اس بات کا کیا مطلب ہے انکل جب میں پہلے ہی آپ سے کہہ چکا ہوں" کہ وہ سب مشعل کا حق ہے اور وہ سب مشعل کا ہی رہے گا۔اگر آپ یہ سب اس لیے کہہ رہے ہیں کہ مشعل کو آفس آنا پڑا یا میرے ساتھ پارٹی میں تو اس کے لیے آئی ایم سوری نے وہ سب نا تو میری مرضی سے ہوا نا مجھ سے پوچھ کر۔۔۔۔اور آئیندہ ایسا کچھ نہیں ہو گا آئی پرامس۔"ساحر نے قدرے شرمندہ ہوتے سلیمان صاحب سے کہا تھا تو شان اور فواد کی نظریں ملی۔

نہیں بیٹا آپ غلط سمجھ رہے ہیں ایسا نہیں ہے۔مجھے مشعل کے آفس" جانے سے مسلہ نہیں ہے بلکہ۔۔۔۔۔"سلیمان صاحب کہتے کہتے رک گئے۔

سلیمان صاحب آپ کو جو بھی کہنا ہے بلا جھجھک کہیں!"فواد نے گفتگو" میں حصہ لیا۔

وہ اصل میں مشعل کے لیے پرپوزل آیا ہے۔۔۔" سلیمان صاحب نے "
گہرا سانس لے کہا تو ساحر نے اپنے چہرے کے تاثرات کو کنٹرول میں رکھا
مگر اس کی آنکھوں میں ایک سایہ لہرایا تھا۔ شان نے بھی اپنی جگہ بے چینی
سے پہلو بدل کر نظریں ساحر کے چہرے پر دوڑائیں تھی جو بلکل سپاٹ تھا۔
کس کا پرپوزل؟ اور وہ سہیر کی موت سے کیسے واقف ہیں؟" ساحر نے "
اپنے تاثرات میں فرق نہیں آنے دیا۔
بیٹا ایک جاننے والے ہیں اور سہیر کی موت کی سچائی کو بھی جانتے ہیں۔ "
سلیمان صاحب نے مختصراً جواب دیا۔
تو آپ یہ پرپوزل ایکسیپٹ کرنا چاہتے ہیں اور اس سب میس سے نکالنا "
چاہتے ہیں مشعل کو؟ فئیر ان آف مگر اس کے لیے میرا وہ پراپرٹی واپس لینا
ضروری تو نہیں۔" ساحر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔
نہیں بیٹا بات اس پرپوزل کی نہیں ہے اور ناہی وہ ابھی ایکسیپٹ کیا ہے اور "
ناہی میں اس کا سہیر کے قاتلوں کی تلاش تک آپ کا ساتھ دینے سے انکار

ہے مگر مشعل میری بیٹی ہے مجھے اس کے فیوچر کی پرواہ ہے ایسے میں ایک نا ایک دن اسے اپنی زندگی میں آگے بڑھنا ہو گا۔اور اس کی زندگی میں جو انسان داخل ہو گا اسے مشعل کی ذات کے ساتھ ساتھ مشعل کے مال پر بھی حق حاصل ہو گا۔اور ایسے میں کسی تیسرے کا آپ کی جائیداد پر حق یا مداخلت آپ کے لیے نا قابل قبول ہو گی۔اس لیے وقت رہتے اس مسلے کو حل کر لیا جائے۔" سلیمان صاحب نے اپنا مدعا سمجھایا تھا جو کسی حد تک درست تھا۔

"تو ٹھیک ہے میں کمپنی میں مشعل کے شئیرز خرید لوں گا اور اس کے بدلے مشعل کو اس کی قیمت دے دوں گا۔۔۔باقی وہ جس کے ساتھ چاہے اپنی زندگی میں موو ان کر سکتی ہے اور اپنے لائف پارٹنر کے ساتھ آفندی ہاؤس میں شفٹ ہو سکتی ہے جب چاہے۔" ساحر نے لاپرواہی سے جیسے ناک پر سے مکھی اڑائی تھی۔فواد تو ساحر کی فراخدلی پر ہی حیران ہوا تھا اور شان کو زندگی میں پہلی بار کے ساحر آفندی کے دماغی توازن پر شک ہوا تھا۔

ساحر کے آخری الفاظ باہر کھڑی مشعل نے سنے تھے اور دستک دینے کے لیے اٹھنے والا ہاتھ وہیں تھم گیا۔

مشعل باپ سے ان کا اے ٹی ایم کارڈ لیے ان کے آفس آئی تھی۔ارادہ ایمان کے ساتھ شاپنگ جانے کا تھا۔وہ سہیر کی جانب سے ملنے والے بینک بیلنس سے ایک روپیہ بھی خرچ نہیں کرتی تھی۔فواد کے سیکرٹری سے اسے سلیمان صاحب کے فواد کے کیبن میں ہونے کی خبر ملی تو وہ اس جانب بڑھ گئی۔دروازے پر دستک دینے ہی والی تھی جب اندر سے آتی ساحر کی آواز نے اس کے اٹھے ہوئے ہاتھ کو دروازے تک جانے ل سے روک دیا تھا۔

بیٹا یہ آپ کی اچھائی ہے مگر وہ گھر آپ کا ہے اس سے آپ کی یادیں جڑی" ہیں۔آپ کیسے وہ کسی اور کو دے سکتے ہیں۔" سلیمان صاحب کی بات پر

ساحر کچھ دیر خاموش رہا جب کہ باہر کھڑی مشعل اس کا جواب سننے کو بے چین ہوئی تھی۔

"یادیں تو کہی بھی جاؤں گا ساتھ ہی رہیں گی۔۔۔۔۔مجھے اس اتنے بڑے گھر کی کیا ضرورت جہاں میری ساتھی فقط ماضی کی یادیں ہیں۔ مشعل اس گھر میں رہے گی تو سہیر کی روح بھی مطمین رہے گی اور میں بھی شاید قیامت میں اپنے بھائی کا سامنا کر سکوں۔" ساحر کی بات پر مشعل وہاں سے پلٹ آئی تھی۔

"میرے اس گھر میں رہنے سے سہیر کی روح مطمین ہو گی؟ کسی اور کے ساتھ اس گھر میں جو گھر میرے سہیر کا تھا۔" آنسو ایک بار پھر آنکھوں کی باڑ توڑ کر باہر آنے کو تیار تھے۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی آفس سے باہر آئی۔ پارکنگ سے نکل کر وہ ٹیکسی کی تلاش میں ادھر ادھر نظریں دوڑانے لگی۔ واپسی پر اسے ایمان اور عمار پک کرنے والے تھے مگر ان کے آنے تک اس

کاارادہ بابا کے ساتھ بیٹھنے کا تھا۔وہ ٹیکسی کے انتظار میں کھڑی اپنا غم غلط کر رہی تھی۔

ساحر سے بات کر کے سلیمان صاحب نے اپنی بات کہی تو تھی مگر ساحر اپنے مدعے سے پیچھے نہیں ہٹا تھا اس کا کہنا تھا کہ مشعل کو اگر وہ سب نہیں چاہیے تو خیرات کر دے۔

وہ فواد کو خدا حافظ کہتا باہر آیا تھا اور گاڑی جوں ہی پارکنگ سے نکال کر سڑک پر ڈالی تھی اسی وقت نظر سڑک کنارے کھڑی مشعل پر پڑی اور اس کا آنسو پونچھنا وہ صاف دیکھ رہا تھا۔ مشعل کو ایسی حالت میں دیکھ کر اس

کے اندر جیسے کسی نے تیر برسائے تھے دل جیسے چھلنی ہوا تھا۔گاڑی سڑک کنارے روکتا وہ گاڑی سے نکل کر مشعل کی جانب آیا تھا۔

ساحر کی گاڑی کو رکتا دیکھ کر مشعل بھی سنبھل گئی اور رخ پھیر کر اپنی آنکھیں خشک کرنے لگی۔

آریواوکے؟"ساحر نے متفکر انداز میں پوچھا۔"

جی میں ٹھیک ہوں۔"مشعل نے نظریں ملائے بنا مضبوط لہجے میں کہا۔"

یہاں کیوں کھڑی ہو؟"ساحر نے لب کچلتے استفسار کیا وہ مشعل کی روئی" روئی آنکھوں کو واضح طور پر دیکھ رہا تھا۔

ٹیکسی کے انتظار میں۔"مشعل نے بے تاثر لہجے میں کہا۔"

کچھ چیزوں کا انتظار نہیں کرنا چاہیے بلکہ خود ان کی جانب قدم بڑھا کر ان" تک پہنچنا چاہیے۔"ساحر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

اینی وے کس کے ساتھ آئی تھی؟"ایک اور سوال مشعل نے پلکوں کی" باڑ اٹھا کر ساحر کی جانب دیکھا جو آنکھوں پر سیاہ گلاسس لگائے اپنی آنکھوں کے تاثرات کو دنیا سے چھپائے ہوا تھا۔

ایمان اور عمار کے ساتھ!" مشعل نا جانے کیوں بنا الجھے اس کے سوالوں" کے جواب دے رہی تھی۔ایسا پہلی بار ہوا تھا۔

اب کہاں ہیں وہ!" ایک اور سوال آیا تھا۔"

تھوڑی دیر بعد مجھے پک کرنے آئیں گے۔" مشعل نے انگلیاں چٹخاتے" جواب دیا۔

یہاں یقیناً اپنے فادر سے ملنے آئی ہو گی اور بنا ملے روتے ہوئے واپس جا" رہی ہو مطلب تم نے ان کی بات سن لی۔۔۔۔۔

رائٹ؟"ساحر نے کھوجتی نظروں سے مشعل کو دیکھتے خود ہی نتیجہ اخذ کیا۔جو درست تھا۔

مجھے نہیں معلوم بابا وہ سب بار بار کیوں کہتے ہیں۔" مشعل ایک بار پھر " رونے لگی۔

کم آئی ول ڈراپ یو ہوم۔راستے میں بات بھی ہو جائے گی۔" ساحر نے " ایک نظر ارد گرد دیکھتے کہا جہاں وہ دونوں سڑک کے بیچوں بیچ کھڑے تھے۔ساحر کی بات پر مشعل نے ایک نظر اس کی جانب دیکھ کر رخ موڑ لیا۔

اونلی اف یو آر کمفرٹیبل ! یہاں سب لوگ عجیب نظروں سے دیکھ رہے " ہیں۔" ساحر نے سوچ سوچ کر اپنی بات کا جواز پیش کیا۔ساحر کی بات پر مشعل نے سمجھتے ہوئے رضامندی سے اثبات میں سر ہلایا اور گاڑی کی جانب قدم بڑھا دیے۔

مشعل کو بیٹھانے کے بعد وہ خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا گاڑی آگے بڑھا لے گیا۔

مشعل کچھ دیر اس کے بولنے کا انتظار کرتی رہی مگر وہ تو شاید اسے گاڑی میں بیٹھا کر بھول ہی گیا تھا۔

بابا نے جو بات تم سے کی ہے وہ درست ہے۔۔۔تم پلیز پیپرز بنوا دو میں" تمھارا گھر واپس تمھارے نام کر دوں گی۔" مشعل نے بات کا آغاز کیا۔

وہ میرا ہی نہیں سہیر کا بھی گھر تھا اور سہیر نے ہی وہ گھر تمھارے نام کیا" تھا اب میں کس حیثیت سے وہ گھر واپس لے لوں؟" ساحر نے سوال کیا۔

تم سہیر کے بھائی ہو۔" مشعل نے اپنی بات پر زور دیا۔"

اور تم اس کی وائف اس کی ہر چیز کی مالک۔" ساحر نے بھی مشعل کے" انداز میں جواب دیتے مشعل کو لاجواب کیا تھا مگر اس تذکرے نے اسے پھر سے دکھی کر دیا۔

روکیوں رہی تھی تم؟" ساحر نے ایک نظر مشعل کی جانب دیکھ کر نرم" انداز میں سوال کیا۔

کیونکہ میں اپنی زندگی میں موو ان نہیں کرنا چاہتی سہیر کا نام اپنے نام سے الگ نہیں کرنا چاہتی نا ہی اسے بھول کر کسی اور کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتی ہوں۔" مشعل نے آنکھوں سے آنسو پونچھتے گاڑی سے باہر دیکھتے جواب دیا۔ مشعل کی بات نے ساحر کو عجیب تاثرات کا شکار کیا تھا۔اسے لگا کرتا تھا کہ مشعل سہیر کے لیے ویسا فیل نہیں کرتی جیسا سہیر اس کے لیے کرتا تھا مگر وہ غلط ثابت ہو رہا تھا۔

"مشعل تم سب بھول کر اپنی لائف میں موو ان کرو یہ سچ ہے کہ سہیر اب کبھی لوٹ کر نہیں آئے گا۔" مشعل کو یقین نہیں آیا تھا کہ ساحر اسے کسی اور انسان کے ساتھ موو ان کرنے کو کہہ رہا ہے وہ انسان جیسے مشعل کا کسی دوسرے سے بات کرنا تک گوارہ نا تھا۔اس سوچ کو جھٹکتے مشعل نے ساحر کو دیکھتے سوال داغا تھا۔

"کیا تم اپنے بھائی کو بھول سکتے ہو؟" مشعل کے کھوجتے انداز میں کئے گئے سوال نے ساحر کو کچھ لمحوں کے لیے لاجواب کیا۔

میری بات الگ ہے۔۔۔۔وہ میرا بھائی میرے وجود کا حصہ ہی نہیں دنیا" میں میرا اکلوتا سہارا ابھی تھا۔اسے بھولنا میرے بس میں نہیں۔"ساحر نے اعتراف کیا۔

جیسے تم نہیں بھول سکتے ویسے ہی میں بھی سہیر کو نہیں بھول سکتی نا ہی موو" ان کر کر سکتی ہوں۔"مشعل نے آنسوؤں کے ساتھ مسکرا کر کہا۔

ساحر نے کوئی جواب نہیں دیا مشعل کی باتیں اسے باور کروا چکی تھیں کہ وہ اپنے فیصلے اور ضد کی پکی ہے۔

تمھارا گھر آگیا ہے۔"ساحر نے اس کے گھر کے سامنے گاڑی روکتے کہا۔" مشعل بنا کچھ کہے گاڑی سے نکل گئی۔اور ساحر اس کے جانے کے کتنی دیر" بعد بھی وہیں گاڑی کھڑی کئے مشعل کی باتوں کے بارے میں سوچتا رہا۔

ساحر کے تعاقب میں آئی ایک گاڑی اور اس میں بیٹھا شخص گہری نظروں سے اس منظر کو دیکھتا رہا۔ساحر کا مشعل کو لفٹ دینا اور اسے گھر تک چھوڑ

کے جاناہر چیز کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔اب وقت آگیا تھااس سلسلے میں اگلا قدم اٹھانے کا یہ سوچتاوہ گاڑی موڑتاوہاں سے نکل گیا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ایک نئی صبح اپنے مخصوص نظام کے تحت طلوع ہوئی تھی۔ناشتے سے فارغ ہو کر سلیمان صاحب اور موحد آفس کی تیاریوں میں مگن تھے جب مشعل کے موبائل پر انٹرنیشنل نمبر سے کال آنے لگی تھی جیسے دیکھ کر مشعل حیران ہوئی تھی۔

بھلا مجھے کون کال کرنے لگا وہ بھی انٹرنیشنل نمبر سے۔"مشعل نے فون" ریسیو کر کے کان سے لگایا تھا۔

ہیلو! مسیز آفندی چپ چاپ میری بات سنو! اگر اپنے شوہر کے قاتلوں"
"تک پہنچنا چاہتی ہو تو تمھیں دبئی آنا ہو گا۔
ک۔۔کو۔۔کون بول رہا ہے۔" مشعل نے گھبرا کر فون کی سکرین کو"
دیکھا تھا۔موحد بھی مشعل کو گھبرایا ہوا دیکھ کر فون کی جانب متوجہ ہوا۔
میں جو بھی ہوں اس سے زیادہ میری بات پر دھیان دو۔دو دن بعد"
تمھیں دبئی آنا ہو گا اور ساحر آفندی کو اس بات کی بھنک نہیں لگنی چاہیے۔
باقی بات اگلی کال میں۔"ٹون ٹون کی آواز نے مشعل کو ہوش دلایا تھا۔
اسے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ کال کہاں سے آئی تھی اور اس کے آنے کا
مقصد کیا تھا۔
کون تھا جو ساحر کو بتائے بنا مشعل کو دبئی آنے کو کہہ رہا تھا۔"مشعل"
ڈھرکتے دل کے ساتھ سوچ رہی تھی۔
کیا ہوا مشعل کیوں بت بن گئی ہو۔"موحد نے اس کے قریب آتے"
اسے جھنجھوڑتے سوال کیا۔

بھائی وہ کال!" مشعل نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔"

کیا کال؟" موحد نے کھوجتے ہوئے پوچھا۔"

کوئی انجان انسان تھا سہیر کے قاتلوں کی بات کر رہا تھا اور مجھے دبئی آنے" کو کہا۔" مشعل نے بھائی کو ساری بات بتادی۔

واٹ؟ ایسا کون ہو سکتا ہے اور تمھیں کیوں کال کر کے دبئی آنے کو کہے" گا؟" موحد کافی پریشان ہوا تھا۔

خیر اب اس نمبر سے کال آئے گی تو تم ریسیو نہیں کرو گی۔ نمبر دو میں " " پتہ کرواتا ہوں کون ہے۔

موحد کچھ دیر سوچنے کے بعد مشعل کے ہاتھ سے فون لیتا وہ نمبر اپنے فون سے ڈائل کر کے کال کرنے لگا مگر نمبر آف تھا۔

کون ہو سکتا ہے؟ کیا مجھے ساحر بھائی سے بات کرنی چاہیے۔" موحد نے" فون کی سکرین کو گھورتے ہوئے خود سے سوال کیا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

موحد مشعل کو آئی کال کو سوچتا آفس آیا تھا اور مشعل بھی اس کال کو لے کر الجھی ہوئی تھی مگر ایمان کے گھر آتے ہی وہ سب فراموش کرتی ایمان کے ساتھ مگن ہو گئی جہاں آج شادی کے گھر والی رونق اور ہنگامہ تھا۔ ہر طرف ایمان کے جہیز کا سامان بکھرا ہوا تھا اور شازیہ بیگم بوکھلائی ہوئی ادھر ادھر چکر کاٹ رہیں تھی۔ مشعل نے آکر سب کاموں میں ان کا ہاتھ بٹانا شروع کر دیا تھا۔ آج شام ایمان کی ڈھولک اور مہندی کا فنگشن تھا جو چھوٹے پیمانے پر گھر میں ہی ہونے والا تھا جہاں صرف قریبی دوست اور گھر والے کی شامل ہونے تھے۔

مشعل مستعدی سے ایمان کی پیکنگ کر رہی تھی جب ایمان ایک بڑا ساڈبہ اٹھائے گرتی پڑتی اندر آئی تھی۔

مشی وہ کپڑے نکالو یار اس بیگ میں یہ سامان ڈالنا ہے۔" ایمان نے سانس بحال کرتے سوٹ کیس میں موجود کپڑوں کی جانب اشارہ کرتے کہا۔

کیا سامان ہے یہ؟" مشعل نے کپڑے نکال کر ایک سائڈ پر رکھتے سرسری سے انداز میں سوال کیا تو ایمان نے پرجوش انداز میں ڈبہ کھولا اور اندر سے اپنے ناولز کی موٹی موٹی جلدیں نکال کر بیگ میں پھینکنے لگی۔ جیسے دیکھ کر مشعل کے چہرے کے زاویے بگڑے تھے۔

یہ کیا کر رہی ہو مانی؟" مشعل نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکنا چاہا۔"

مشی یہ میرے فیورٹ رومینٹک ناولز ہیں اور تم جانتی ہو ناں میں جب" تک انھیں پڑھ نا لوں مجھے نیند نہیں آتی۔"" اور اس کا مطلب ہے کہ تم انھیں کپڑوں کی جگہ سوٹ کیس میں ڈال کر لے جاؤ گی۔" مشعل نے کمر پر ہاتھ باندھے بھنویں سکیڑتے ہوئے سوال کیا۔

ہاں مانی کپڑے تو بعد میں منگوالوں گی ناں عمار کو بول کر مگر ناولز کے " لیے نہیں مانے گا وہ لارڈ گورنر۔۔۔۔۔۔اور پھر میری کتابوں کا کیا ہو گا ان کو لاوارث چھوڑ دیا نا تو میری ماں مجھے رخصت کرتے ہی ان کو بھی گھر سے نکالنے کا پورا انتظام کر لے گی اور صرف یہی نہیں بلکہ ردی والے کو دے کر اپنے لیے کانچ کے گلاس کا سیٹ بھی لیں گی بائے گاڈ۔" ایمان نے بھرپور ڈرامائی انداز میں کہتے آخر میں اپنی شہ رگ کو چھوتے قسم کھائی تھی۔

اب اپنے ان ناولز سے دستبرداری برداشت نہیں مجھے۔" ایمان کی بات " پر مشعل بے ساختہ مسکرا دی اسے یاد تھا ایک بار ایمان اپنے ننھیال گئی تھی اور پیچھے سے شاذیہ نے اس کے ناولز ردی والے کو دے دیے تھے اور تب سے آج تک ایمان ان ناولز کو ماں سے محفوظ رکھنے کی حت المقدور کوشش کرتی تھی۔

اس لیے ان کو تو میں اپنے ساتھ ہی لے کر جاؤں گی۔ ورنہ وہ عمار کا بچہ "
بھی بعد میں یہ لانے نہیں دے گا اس لیے وہاں جاتے ہی پہلی رات میں ہی
یہ وعدہ لے لوں گی کہ کبھی مجھے میرے ناولز سے دور نہیں کرے گا۔"
آج ایمان کافی دنوں بعد پھر سے اپنی جون میں آئی تھی اور مشعل کو
مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی۔

کوئی حال نہیں تیرا مانی ویسے تیری لو سٹوری تیرے ناول جیسی تو بلکل "
نہیں ہوئی مانی۔۔۔۔ عمار تو تجھ پر ظلم کرنے کے بجائے نکاح ہوتے ہی
تیرے عشق میں پاگل ہو گیا اور تیرا وہ اپنے حسن سے گائل کرنے کا پلان
بری طرح فیل ہو گیا۔" مشعل نے زیر لب مسکراتے ایمان کو چڑاتے
ہوئے کہا۔

جی کیونکہ وہ جناب مجھے آپ سے بات کرتا سن چکے تھے اور اپنے بارے "
میں میرے خیالات سے بھی واقف تھے۔" ایمان نے منہ بنا کر کہا۔

ہاں وہ تو میں جانتی ہو مانی مگر اچھا ہے ناں آگر عمار تیرے ساتھ برا برتاو" کرتا تو تجھے کیسا لگتا۔ایسی باتیں کہانیوں میں ہی اچھی لگتی ہیں۔اصل زندگی میں یہ سب نہیں ہوتا۔۔۔۔۔کیونکہ اصل زندگی کہانیوں سے زیادہ اذیت ناک اور تلخ ہوتی ہے۔" مشعل کہہ کر کہیں بہت پیچھے چلی گئی تھی جب اس کا کہانیوں کو لے کر جنون اور کہانیوں کے کرداروں کو حقیقت میں تلاشنا اس کا پسندیدہ مشغلہ ہوا کرتا تھا پھر زندگی نے ایسا پلٹا کھایا کہ وہ سب کچھ بھول بیٹھی تھی۔

مشی!"ایمان نے اس کے قریب آتے اسے اپنے حصار میں لیا۔"

میں ٹھیک ہوں مانی اور آج خوشی کا دن ہے ہمیں دکھی نہیں ہونا۔""" مشعل نے آنکھیں چھپکا کر آنسوؤں کو واپس آنکھوں میں جذب کرنے کی کوشش کی تھی اور مسکرا کر ایمان کے ناولز اٹھا اٹھا کر بیگ میں رکھنے لگی۔

مشی تجھے یاد ہے جب تو سہیر بھائی سے پہلی بار ملی تھی تب تو اپنا پسندیدہ" ناول لینے مال گئی تھی۔" ایمان نے ماضی کی ایک خوبصورت یاد کو سوچا تھا۔

ہاں اور پارٹی میں ساحر کو دیکھ کر مجھے لگا کہ سہیر ہی سپلٹ پر سنیلٹی کا" شکار ہیں اور پھر واپس آکر میں نے تجھ سے سہیر کے بارے میں بات کی تھی اور اس رات وہ خواب مجھے ڈرا گیا تھا۔" مشعل بھی گزری باتیں یاد کرتی نم آنکھوں سے مسکرانے لگی۔

اور پھر اتنا کچھ ہو گیا اور میرا دل جیسے اس ناول سے اٹھ گیا میں آج تک" اسے مکمل نہیں کر پائی۔ وقت نے مجھے اتنا بدل دیا ہے مانی کے میں چاہ کر بھی اب پہلے کے جیسی نہیں ہو سکتی۔" مشعل نے اداس مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور ڈبے میں موجود آخری کتاب بھی سوٹ کیس میں ڈالی تھی جب باہر سے قدموں کی چاپ پر ایمان نے فوراً وہ باکس اٹھا کر بیڈ کے پیچھے پھینکا تھا اور مشعل کو جلدی سوٹ کیس بند کرنے کو کہا۔

ہو گئی پیکنگ۔۔۔۔ہائے اللہ ایمان ابھی تو یہ تمھارے سارے کپڑے "
باہر پڑے ہیں۔"شازیہ نے بیڈ پر بکھرے کپڑے دیکھ کر ماتھا پیٹا۔
ہ۔۔۔ہاں امی ہو تو رہی ہے اب آپ نے اتنے کپڑے بنوا دیے ہیں تو کیسے "
پورے آئیں گے سوٹ کیس میں۔"ایمان نے بات بناتے ہوئے کہا۔
کیوں اتنا بڑا سوٹ کیس ہے کیوں نہیں آ رہے کپڑے لاؤ سوٹ کیس "
کھولو میں ڈالتی ہوں طریقے سے۔"شازیہ نے سوٹ کیس کی جانب قدم
بڑھائے تھے۔
نہیں امی۔۔۔میں کر لیتی ہوں۔آپ فکر مت کریں آپ آرام کر لیں "
تھوڑی دیر شام میں تھک جائیں گی۔"ایمان نے ماں کے گرد بازو پھیلا کر
اس کا دھیان بٹانا چاہا۔
ہاں میں کمرے میں جاتی ہوں۔ مشعل کو کچھ کھلا دینا کب سے کام لگی "
ہوئی ہے۔"شازیہ ایمان سے کہہ کر اپنے کمرے کی جانب چلی گئی اور

ایمان جان بخشی پر چہرے پر دونوں ہاتھ پھیرتی شکر کرنے لگی اور مشعل بھی اس کی نوٹنکی پر مسکرا کر رہ گئی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ایمان کچن میں مشعل کے لیے کباب تل رہی تھی اور مشعل کچن کاونٹر پر ٹانگیں لٹکائے ہوئے ہاتھ میں نمکو کی پلیٹ پکڑے ایمان سے باتوں میں مگن تھی اس کے بعد ایمان نے مہندی لگوانے پارلر جانا تھا اور مشعل کو گھر پھر شام میں وہ تیار ہو کر فنگشن میں آنے والی تھی۔

مشی ٹیبل پر آجاؤ۔" ایمان کباب اور چپس کے ساتھ کیچپ چٹنی اور "

ڈرنک رکھتی مشعل کو بلانے لگی جب ٹیبل پر پڑا مشعل کا فون بجنے لگا اور

اوپر جلتا بجھتا انٹر نیشنل نمبر ایمان کی توجہ کھینچنے میں کامیاب ہوا تھا۔ مشعل بیل سن کر فون اٹھانے آئی تھی۔

مشی یہ تو دبئ کا نمبر ہے۔" ایمان نے نا سمجھی سے مشعل کی جانب دیکھا"

جس کے چہرے کے بدلتے رنگ بہت کچھ کہہ رہے تھے۔ایمان کے ساتھ باتوں میں مگن وہ تو اس کال اور کالر کو فراموش کر چکی تھی۔

مشی کیا ہوا کون ہے؟ فون کیوں نہیں اٹھا رہی۔" ایمان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے پوچھا۔

موحد بھائی نے منع کیا ہے۔" مشعل نے ایمان کی جانب دیکھتے جواب دیا"

فون تب تک بج بج کر بند ہو چکا تھا۔

کیوں؟ اور ہے کون؟" ایمان نے پھر نا سمجھی سے استفسار کیا۔"

کون ہے یہ نہیں جانتی پر کہتا ہے کہ سہیر کے قاتلوں تک پہنچنا ہے تو دبئ" آنا ہو گا۔" مشعل نے اس کالر کے الفاظ یاد کرتے کہا۔

کیا؟اس نے تمھیں دبئ آنے کو کہا؟کوئی سازش بھی ہو سکتی"

ہے۔۔۔۔تم نے ساحر بھائی کو بتایا۔"ایمان کو یہ ساری سچویشن بہت عجیب لگ رہی تھی۔

نہیں یہ میرا مسلہ ہے اسے میں انوالو نہیں کرنا چاہتی۔"مشعل نے" مضبوط لہجے میں کہا۔اسی وقت اسی انجان نمبر سے ایک کال اور موصول ہوئی تھی۔ مشعل نے دل کڑا کر کے کال ریسیو کی تھی۔

" ! ہیلو"

میں نا تو تمھیں پریشان کرنا چاہتا ہوں اور نا ہی کوئی غلط ارادہ ہے بس" تمھیں تمھاری منزل تک پہنچانا چاہتا ہوں۔اس لیے اگر اپنی منزل کو پانا "چاہتی ہو تو تمھیں پرسوں کی فلائیٹ سے دبئ آنا ہو گا۔

کہاں؟اور تم کون میں میں کیسے یقین کر لوں کے تم مجھے دھوکا نہیں دے" رہے۔"مشعل نے ہمت کر کے سوال کیا۔

دبئ پہنچو گی تو تم خود بخود اپنی منزل کی جانب بڑھ جاؤ گی۔" تمھارے"
مذید سوالوں کے جواب تمھیں دبئ میں ہی ملیں گے۔اس نے کہہ کر کال
ڈسکونیکٹ کر دی تھی۔ایمان جو گہری خاموشی سے اس انسان کی باتیں سن
رہی تھی مشعل کی جانب متوجہ ہوئی۔

"مشی تجھے نہیں لگتا کہ ساحر بھائی سے اس سلسلے میں بات کرنی چاہیے۔"
نہیں مانی مجھے نہیں لگتا۔" مشعل نے دوٹوک انداز میں کہا۔"
اچھا وہ سب چھوڑ تجھے پارلر جانا ہے اور میں نے گھر مگر اس سے پہلے مجھے"
یہ سب کھانا ہے۔" مشعل خود کو بے پرواہ ظاہر کرتی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئ
اور ایمان اسے گہری نظروں سے دیکھتی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئ۔ مشعل
نے اپنے اور ایمان کے لیے کباب پلیٹ میں نکالے تھے اور بظاہر پر سکون
انداز میں کھانے میں مصروف ہو گئ مگر اس کا دھیان کہیں الجھا ہوا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ایمان مشعل کو گھر کے دروازے تھے چھوڑ کر پارلر چلی گئی تھی۔ مشعل اس کال کے بارے میں سوچتی اندر کی جانب بڑھتی جا رہی تھی جب اندر سے آنے والی آوازوں نے اس کے قدم روک دیے تھے۔ کچھ دیر اندر ہونے والی گفتگو سنتی وہ کچھ سوچتی بیگ سے فون نکال کر سہیر کا نمبر ڈائل کرنے لگی کیونکہ ساحر کا نمبر تو اس کے پاس تھا ہی نہیں اور سہیر کا فون ساحر کے پاس ہی ہوتا تھا۔

ساحر جو آفندی ہاؤس کی سٹڈی میں لیپ ٹاپ کھولے اس پر نظریں جمائے بیٹھا کسی دوسری دنیا میں کھویا ہوا تھا۔ فون کی بیل پر چونکا تھا۔ زیادہ حیران کن بات سہیر کے فون پر جگمگانے والا نام لائف لائن تھا۔ مشعل کیوں کال

کر رہی تھی؟اس نے فون کی سکرین پر نظریں گاڑے سوچا تھا جب کال بند ہو کر دوبارہ سے بجنے لگی تھی۔خود کو کمپوز کرتا وہ کال ریسیو کرتا پیچھے ہو کر بیٹھ گیا۔

ہیلو!"ساحر کی گھمبیر آواز مشعل کی سماعتوں تک پہنچی۔"

کیا تم میری مدد کر سکتے ہو۔"مشعل نے بنا سلام دعا کے تکلف کے کہا۔"

کیسی مدد؟"فوراً سوال آیا۔"

کیا تم ابھی میرے گھر آ سکتے ہو؟"مشعل کی جانب سے ایک اور سوال آیا"

تھا۔

اوکے بٹ ایٹ لیسٹ ٹیل می کہ ہوا کیا ہے؟"ساحر نے نا سمجھی سے"

سوال کیا۔مشعل کی جانب سے ایسی کوئی بات بلاوجہ تو نہیں ہو سکتی تھی مگر ایسا کیا تھا کہ مشعل خود اسے بلا رہی تھی۔

اوکے آئی ویل بی دئیر ان فیو منٹس۔"ساحر نے کہہ کر فون بند کر دیا اور" فوراً اٹھ کر سٹڈی سے نکلتا اپنے کمرے کی جانب گیا تھا۔فریش ہوتا وہ تیزی سے باہر نکلا تھا۔

کیا ہوا سہیر بیٹا آپ کہاں جا رہے ہیں اتنی جلدی میں؟"رشید بابا نے اسے" اجلت میں سیڑھیاں چڑھتے اور پھر اترتے دیکھ کر پوچھا۔

مشعل نے بلوایا ہے۔"ساحر نے جواب دیا۔"

کیوں بیٹا سب خیریت ہے؟"رشید بابا کو بھی مشعل کے بلانے پر اچنبا" ہوا۔

معلوم نہیں بابا جا کر ہی پتہ چلے گا۔"ساحر کہہ کر باہر چلا گیا۔"

Zubi Novels Zone

سلیمان بھائی بس آپ اپنی بیٹی کا ہاتھ ہمارے بیٹے کے لیے دے دیں۔"
ہمارے بیٹے دانش کی تو بس ایک ہی ضد ہے کہ اسے اگر شادی کرنی ہے تو
آپ کی بیٹی سے۔اور پھر یہ قطر جانے سے پہلے نکاح کر کے جانا چاہتا ہے
اس لیے آپ جلد ہی ہمارا دل خوش کر دیں۔" ظفر صاحب کی آواز باہر
تک با آسانی سنائی دے رہی تھی۔
ظفر صاحب میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ابھی ہماری مشعل اس سب کے "
لیے تیار نہیں ہے اس کی زندگی میں جو حادثہ ہوا ہے اس کے بعد فوری طور
پر ایسا کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہتی۔اور آپ دو ہفتوں میں سب کرنے کی
بات کر رہے ہیں۔" سلیمان صاحب نے بہت سبھاؤ سے انھیں سمجھانا چاہا
تھا جو یہاں رشتہ مانگنے کے بجائے شاہد رشتہ لینے کی نیت سے آئے تھے۔
ماں باپ کے درمیان میں بیٹھے بتیس سالہ دانش نے ماں کو آنکھوں ہی"
آنکھوں میں اشارہ کیا جس پر انھوں نے آنکھوں ہی انکھوں میں اسے تسلی
دی۔

ارے بھائی صاحب ہم جانتے ہیں آپ کی بیٹی کا دکھ بڑا ہے مگر یہ بھی تو" دیکھیں ناں کہ آج نہیں تو کل وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھے گی تو ہی تو پرانے غم کو بھول پائے گی اور ہمارا دانش ماشاءاللہ بہت سمجھدار ہے وہ آپ کی بیٹی کو پرانی باتیں بھلانے میں مدد کرے گا۔" میسیر ظفر نے اپنے پہلو میں بیٹھے دانش کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ماں کی بات پر دانش نے بھی تائیدی انداز میں گردن ہلائی۔ وہ لوگ اپنی طرف سے ان کو منانے کی کوشش میں تھے اور سلیمان صاحب تو سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ ان سے کیا کہیں۔ طفر صاحب کا بے حد اسرار اور مشعل کا دوٹوک اور واضح انکار انھیں الجھا رہا تھا۔

ہاں نہیں تو اب آپ بتائیں ہاجرہ بہن ایک بار یہ حادثہ ہو گیا تو کیا اب بچی" ساری زندگی سوگ میں بیٹھی رہے گی اس کے آگے پوری زندگی پڑی ہے آج کل تو بچوں والیاں شوہر کے جانے کے بعد فوراً دوسری شادی کر لیتی ہیں یہ تو پھر صرف نکاح ہوا تھا۔" انھوں نے ایک بار پھر ہاجرہ بیگم کی

جانب مڑ کر جزباتی حملہ کرتے کہا جس پر ہاجرہ بیگم نے ایک نظر شوہر کی جانب دیکھا۔

"ہمارا دانش ماشاءاللہ اتنی اچھی نوکری کرتا ہے قطر میں۔۔۔سارا خاندان اپنی بچیاں ہمارے دانش کے ساتھ بیاہنا چاہتا ہے اور ایک یہ ہے جیسے بس آپ کی بیٹی بھاگئی ہے اور اپنے بچے کی خوشی کے لیے ہم آپ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے آئے ہیں۔ ہمیں مایوس مت کی جئیے گا۔" انھوں نے پھر اپنی بات ہر زور دیا۔

"دیکھیں بہن آپ کی ہر بات درست ہے اور ماشاءاللہ آپ کے بیٹے کو لے کر آپ کی رائے بھی درست ہو گی مگر ہمیں اپنی بیٹی کی مرضی جاننی ہے اور اس کے بنا اتنی جلدی فیصلہ اور نکاح کی بات تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

ہاجرہ بیگم نے اس بار صاف لفظوں میں کہہ دیا تھا کہ دو ہفتوں کے اندر مشعل کے نکاح کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

لیکن بہن۔۔۔۔۔۔" مشعل جو کب سے باہر کھڑی ان کی باتیں سن رہی تھی اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا اس لیے اندر کی جانب بڑھ گئی۔

اسلام علیکم!" مشعل کی آمد نے ان کی بات کو مکمل نہیں ہونے دیا تھا" سب لوگ گہری نظروں سے مشعل کو دیکھ رہے تھے۔

واعلیکم السلام!" سب سے پہلے دانش نے مشعل کے سوال کو جواب دیا" تھا جس پر مشعل اس کی جانب دیکھے بنا اس کی ماں کی جانب متوجہ ہوئی۔

کیسی ہیں آنٹی؟" مشعل نے خوش اخلاقی سے استفسار کیا۔"

میں ٹھیک ہوں بیٹی تم کیسی ہو؟ یہاں آؤ میرے پاس بیٹھو۔" مسیز ظفر" نے بھی خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے روایتی انداز میں مشعل کو اپنے پاس بیٹھنے کو کہا۔

جی!" مشعل مسکرا کر ان کی جانب آئی اور ان کے پاس سے ہوتی اپنی ماں" کے پہلو میں جا بیٹھی اور گہرا سانس لیتی ایک گہری نظر سب کی جانب دیکھا

تھا جہاں سلیمان صاحب بھی گہری کھوجتی نظروں سے بیٹی کو دیکھ رہے تھے۔ جس کے دماغ میں ناجانے کیا چل رہا تھا۔

کیا کر رہی ہو آج کل بیٹی؟" مسیز ظفر نے سوال کیا۔"

اپنے مرحوم شوہر کے قاتلوں کی تلاش۔" دوٹوک انداز میں جواب آیا"

جس نے کسی کو کچھ کہنے لائق نہیں چھوڑا۔

اللہ تمھیں کامیاب کرے بیٹی۔" کچھ دیر بعد انھوں نے خوش مزاجی سے"

کہا اور باری باری اپنے بیٹے اور شوہر کو دیکھا جو مشعل کی جانب ہی متوجہ تھے۔ اگلے کچھ لمحے لاونج میں معنی خیز خاموشی چھائی رہی تھی۔ ہاجرہ بیگم اور سلیمان صاحب بھی آنکھوں ہی آنکھوں میں مشعل کی جانب اشارے کرتے نامحسوس انداز میں بات کر رہے تھے تو دوسری جانب دانش مشعل کو دیکھتا دبی دبی آواز میں ماں کے کان میں سرگوشیوں میں مصروف تھا۔ جس کے جواب میں وہ شاید اسے خاموش رہنے کو کہہ رہی تھیں۔

جب کہ مشعل سب سے بے خبر بار بار کلائی پر بندھی گھڑی پر نظریں

ڈوراتے بس ساحر کی آمد کے انتظار میں تھی۔کچھ دیر مزید ایسے ہی خاموشی سے گزرنے کے بعد باہر سے گاڑی کے ہارن اور پھر گیٹ کھلنے کی آواز آئی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر گاڑی دوڑاتا سلیمان صاحب کے گھر پہنچا تو گھر کا گیٹ خلاف " معمول اس کھلا ملا تھا وہ آہستہ مگر مضبوط قدم اٹھاتا اندر کی جانب آیا اور مین ڈور پر ہلکی سی دستک دی جب سلیمان صاحب نے آگے بڑھ کر دروازہ واہ کیا اور اس وقت ساحر کو اپنے گھر دیکھ کر انھیں حیرت ہوئی تھی۔

آؤ بیٹا!" سلیمان صاحب نے خوش اخلاقی سے ایک جانب ہو کر کہا اور " ساحر کو اندر آنے کی جگہ دی۔جونہی ساحر کی نظر لاونج میں بیٹھے افراد کی

جانب پڑی تھی وہ ٹھٹک کر رک گیا۔سب پر نظر ڈوراتا وہ مشعل کی جانب متوجہ ہوا تھا جو ہاجرہ بیگم کے پہلو میں بیٹھی اسی کی جانب پر سکون نظروں سے دیکھ رہی تھی۔اندر بیٹھے لوگ بھی ساحر کی اچانک آمد پر حیران ہوئے تھے۔

ساحر کو میں نے بلایا ہے بابا۔" مشعل نے اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑے" ہوتے مضبوط انداز میں کہا اور ایک نظر ساحر کی جانب دیکھا جو ہر چیز سے لاعلم بس مشعل کو استفامیہ نظروں سے دیکھے جا رہا تھا۔

کیوں؟" ہاجرہ نے نا سمجھی سے مشعل کو دیکھا اور باقی سب میں نظروں کا" تبادلہ ہوا اور ساحر مشعل کے بعد وہاں بیٹھے لوگوں کو گہری کھوجتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

آپ سب لوگ بیٹھیں مجھے کوئی ضروری بات کرنی ہے اسی لیے ساحر کو" بلوایا تھا۔" مشعل کی بات پر ساحر نے الجھتے ہوئے کونے میں رکھے صوفے کی جانب قدم بڑھائے تھے اور ایک اندر تک کھوجتی نظر سامنے بیٹھے دانش

پر ڈالی تھی جو ماں باپ سے دبی آواز میں بات کر رہا تھا۔ ساحر کو لگا اس نے اس شخص کو کہیں تو دیکھا ہے مگر کہاں وہ جان نہیں پایا۔

مشعل اوپر کی جانب چلی گئی تھی جب کہ باقی سب افراد وہیں بیٹھے انگلیاں چٹخاتے چپ چاپ بس ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

ساحر بیٹا یہ ظفر صاحب ہیں۔ جن کا ذکر میں نے آپ سے کیا تھا۔۔۔اور " ساتھ ان کے صاحبزادے دانش ہیں۔ " سلیمان صاحب نے ساحر سے ظفر صاحب اور ان کی فیملی کا تعارف کروایا تھا۔

"اور ظفر صاحب سے ساحر آفندی ہیں۔۔۔۔"

ان کو کون نہیں جانتا۔۔۔۔ سہیر آفندی کے بھائی ہیں یہ۔ "دانش نے " سلیمان صاحب کی قطع کلامی کرتے ہوئے تیزی سے کہا تھا۔ ساحر کو اس کا انداز کچھ عجیب سا لگا تھا۔

ایک گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتے ساحر نے دانش سے نظریں ہٹائی" تھیں۔ سامنے بیٹھا شخص اس کا مطالبہ اور اس کی مشعل سے شادی کی ضد

وہ تینوں سے واقف تھا مگر اسے بار بار یہ حیال آرہا تھا کہ اس شخص کو کہیں تو دیکھا۔ فون نکال کر اس نے ظفر صاحب کا نام اور ڈیٹیلز لکھ کر سمیع اور شان کے نمبر پر بھیجی تھیں اور جلد سے جلد ان کی انفارمیشن نکالنے کو کہا تھا۔ اسی وقت مشعل ہاتھ میں فائلز لئے نیچے آتی دیکھائی دی جیسے دیکھتے ہی ساحر پہچان گیا کیونکہ وہ فائلز اسی نے تو مشعل کو دی تھی۔ سلیمان صاحب بھی آفندی ہاؤس کی فائلز دیکھ کر چونکے۔

بابا میں آج یہاں آپ سب کی موجودگی میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔" مشعل نے باپ کے پہلو میں کھڑے ہوتے کہا تھا۔

مشعل ہم اس سب کے بارے میں ساحر بیٹے سے بعد میں بات کر سکتے ہیں۔" ہاجرہ بیگم کو ڈر تھا کہیں مشعل سب کی موجودگی میں ساحر سے لڑنے جھگڑنے نا لگے۔

امی جو آج میں کہنے والی ہوں اس کے لیے ان مہمانوں اور ساحر کا ایک ساتھ یہاں ہونا ضروری ہے۔" یہ کہہ کر مشعل ساحر کی جانب بڑھی تھی

اور وہ فائلز ساحر کی جانب بڑھادی جو صوفے پر بیٹھا مشعل کی حرکت کو سمجھنے کی کوشش میں تھا اٹھ کھڑا ہوا۔

یہ آفندی ہاؤس کے پیپرز ہیں یہ گھر میں نے واپس تمھارے نام کر دیا ہے" اور باقی کی پراپرٹی جو سہیر کی جانب سے مجھے ملی تھی۔" مشعل نے مضبوط انداز میں کہ کر فائنل ساحر کے سامنے کی تھی اس کی آنکھوں میں بلا کی سختی تھی اور انداز بے تاثر! مشعل کے بات نے وہاں موجود سبھی افراد پر الگ انداز میں اثر کیا۔۔۔۔

ہاجرہ نے بھنویں آچکا کر سلیمان صاحب کی جانب دیکھا تھا جیسے پوچھ رہی ہوں کہ یہ کیا کہہ رہی ہے۔ جس پر سلیمان صاحب نے آہستگی سے سر نفی میں ہلا کر اپنی لاعلمی کا اظہار کیا تھا۔ ساحر بھی مشعل کو دیکھتا معاملہ سمجھنے کی کوشش میں تھا کیونکہ پراپرٹی اور آفندی ہاؤس تو ابھی بھی مشعل کے نام ہی تھی پھر ایسی بات کا مقصد وہ بھی اپنے لیے آئے پرپوزل کے سامنے۔ ظفر صاحب کی فیملی بھی بس مبہم نظروں سے ایک دوسرے کی

جانب دیکھ رہے تھے۔ مگر ان کی نظروں میں کچھ ایسا تو تھا جیسے وہ سب سے مخفی رکھنے کی کوشش میں ناکام ہو رہے تھے۔

"ساحر یہ پیپرز پکڑو! مجھے اس پراپرٹی کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اپنی زندگی میں آگے بڑھنا چاہتی ہوں۔۔۔" مشعل کے مضبوط لہجے میں کہی گئی بات سے ساحر کی آنکھوں میں اک سایہ لہرایا تھا جیسے وہ مہارت سے چہرے پر آنے سے روک گیا۔ مگر دل نے جیسے اس بات پر احتجاج کرنا چاہا تھا۔

"اور میں چاہتی ہوں جب میں کسی کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھوں یا جو انسان میرا ہاتھ تھام کر میرے ساتھ آگے بڑھے تو اس سب میں ماضی کا کوئی حوالہ کوئی بات نا ہو۔" مشعل نے پر سکون انداز میں کہتے دانش کی جانب ایک نظر اٹھا کر دیکھا تو دانش نا سمجھی سے مجبوراً مسکرا دیا۔

لیکن مشعل!" ساحر نے کچھ کہنا چاہا جیسے مشعل نے درشتگی سے کاٹ دیا" اور آنکھوں سے اشارہ کر کے کچھ بھی کہنے سے باز رکھا تھا یہ ساری سچوئشن ساحر کے دماغ کے اوپر سے گزر رہی تھی۔

ابھی تمھارے آنے سے پہلے آنٹی نے کہا کہ دانش بہت سمجھدار اور" پریکٹیکل ہے وہ شادی کے بعد مجھے ماضی سے نکلنے میں میری بھرپور مدد کرے گا تو میں کیوں ناماضی سے نکل کر آگے بڑھنے کی کوشش کروں۔" مشعل نے استہفامیہ نظروں سے مسیز ظفر کی جانب دیکھتے کہا جس پر وہ پہلے سٹپٹا گئیں اور پر زبردستی مسکرا کر ایک مبہم نظر اپنے بیٹے اور شوہر پر ڈالی تھی۔

ہاجرہ بیگم اور سلیمان صاحب بھی بس خاموش تماشائی بنے مشعل کی باتیں سن رہے تھے جو کل تک اس موضوع کے بارے میں بات تک نہیں کرنا چاہتی تھی اور آج ماضی کو بھول کر آگے بڑھنے کی بات کر رہی تھی۔

ساحر تم یہ پیپرز لے لو۔۔۔۔مجھے پراپرٹی کی ضرورت نہیں ہے مجھے بس" ایک سادہ سی پر سکون زندگی چاہیے جو آنٹی کے مطابق دانش مجھے باآسانی دے سکتا ہے۔کیونکہ ان کی کافی اچھی جاب ہے قطر میں اور پھر میں چاہتی ہوں کہ جو بھی انسان میرا ہاتھ تھامے وہ مجھے سہیر آفندی کی مال دار بیوہ نہیں بلکہ سلیمان صاحب کی مڈل کلاس بیٹی سمجھ کر میرا ہاتھ تھامے۔" مشعل نے سینے کر بازو باندھے پر سکون انداز میں کہا تو ساحر اس سب معاملے کی تہہ تک پہنچا تھا تو دوسری جانب سلیمان صاحب اور ہاجرہ بھی مشعل کی بات کو سمجھتے پر سکون ہوئے تھے۔

بابا آپ کو جو ٹینشن تھی وہ میں نے ختم کر دی اور ساحر کی پراپرٹی اسے" واپس کر دی ہے اب اس سب کے بعد کم سے کم میں پر سکون ہو کر اپنے آنے والے کل کے بارے میں کوئی بھی فیصلہ کر سکتی ہوں اور شاید اس کے بعد باقیوں کو بھی فیصلہ کرنے میں آسانی ہو گی۔کیوں آنٹی؟" مشعل نے پر اعتماد انداز میں مسکرا کر میسز ظفر کو مخاطب کیا تھا۔بات میں چھپا

مفہوم وہاں موجود تقریباً سبھی نے پالیا تھا مگر کسی نے بھی اسے ظاہر نہیں کیا تھا۔

ہاں کیوں نہیں۔" مسیز ظفر نے پھیکی ہنسی ہنس کر اپنا بھرم رکھنا چاہا۔"

تو پھر آپ لوگ اگلے دو ہفتوں میں میرا نکاح اپنے بیٹے کے ساتھ کروا کر" مجھے ان کے ساتھ قطر بھیجنا چاہتے ہیں تو مجھے منظور ہے۔ کیونکہ پہلے جو چیز مجھے پریشان کر رہی تھی وہ چیز میں نے اس کے حقدار کو لوٹا دی ہے۔"

مشعل نے آنکھوں میں چمک لے کر مسیز ظفر کی جانب دیکھا تھا۔ جو عجیب تاثرات کے ساتھ ارد گرد دیکھ رہی تھیں جیسے وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھیں۔

ن۔۔۔نہ۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ میرا مطلب ہے اتنی جلدی کس بات کی" ہے؟ یہ تو بس دانش کو جلدی تھی مگر ایسے فیصلے جلد بازی میں تھوڑی ہوتے ہیں۔" ظفر صاحب نے کھسیانی ہنسی ہنس کر کہا تھا۔ جس پر سلیمان صاحب اور ہاجرہ کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ ابھر آئی تھی جو پہلے ان کی

جلد بازی کی اصل وجہ سمجھ نہیں پائے تھے مگر اب مشعل کی بات سے ان پر سارے مفہوم واضح ہو رہے تھے۔ہر شخص کا ظاہر و باطن کھل کر سامنے آرہا تھا۔ساحر کو بھی مشعل کا طریقہ بہت دلچسپ لگا تھا۔

جلدی تو آپ کو تھی بھائی صاحب ورنہ ہم تو آپ سے وقت مانگ رہے تھے۔پر زور اسرار اور دباؤ تو آپ لوگوں کی جانب سے تھا۔۔۔۔خیر اب ہماری بچی بھی مان گئی ہے اور ہماری جانب سے اعتراض کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی اب آپ لوگ سوچ لیں کہ آپ کو ہماری بیٹی اپنے بیٹے کے لیے چاہیے یا نہیں۔" ہاجرہ بیگم نے ذو معنی انداز میں کہا تھا تو مسز ظفر تو نظریں چرا گئیں۔دانش بھی مٹھیاں بھینچے بس بات بگڑتی دیکھ رہا تھا۔وہ کیا سوچ کر آیا تھا اور کیا ہو گیا تھا۔

ارے آنٹی آپ کا سمجھدار بیٹا اتنا پریشان کیوں لگ رہا ہے۔۔۔سنا ہے مجھے پہلی نظر میں دیکھ کر ہی اس نے پسند کر لیا تھا اور سہیر کے مرنے کے بعد سے یہ مجھے اپنا نام اور سہارا دینا چاہتا تھا۔کہتے ہیں بیوہ سے شادی ثواب کا

کام ہے۔۔۔۔تو کیا مسٹر دانش آپ یہ ثواب کمانے کو تیار ہیں؟ کل تو بیچ راہ میں روک کر آپ نے مجھ سے میرا ساتھ دینے کی بات کی تھی۔۔۔آج ارادے کیوں ڈگمگا رہے ہیں؟" مشعل نے استخزائیہ انداز میں کہا اور آخر میں ایک تلخ مسکراہٹ اس کے چہرے پر ابھری تھی۔ جس پر ظفر صاحب نے ایک ملامتی نظر اپنے بیٹے پر ڈالی تھی۔

"ہاں کیوں نہیں ہم میرے بڑے بھائی صاحب سے بات کر کے آپ کو فیصلے سے آگاہ کرتے ہیں۔ابھی ہم چلتے ہیں پھر آئیں گے۔" ظفر صاحب نے بات سنبھالنے کی کوشش کی تھی ورنہ ان کا پول تو کھل چکا تھا۔جو مشعل کی پراپرٹی کے لالچ میں یہ شادی کرنا چاہتے تھے مگر انھیں ایسا مشورہ دینے والا دراصل کوئی اور تھا۔

وہ لوگ فوراً وہاں سے باہر نکل آئے تھے اور پیچھے رہ جانے والوں نے انھیں خدا حافظ کہنے کی زحمت بھی نہیں کی تھی۔ مشعل نے زخمی نظروں سے ماں باپ کی جانب دیکھا تھا۔جب کے ساحر کی نظروں نے ظفر

صاحب کی فیملی کا تب تک تعاقب کیا تھا جب تک وہ لوگ اس کی نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئے۔

میں اسی لیے یہ سب نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔" مشعل نے پراپرٹی کی فائل کی جانب اشارہ کرتے کہا۔

تمھیں لگتا ہے تم نے مجھے میرا حق دیا ہے مگر مسٹر ساحر آفندی مجھے لگتا ہے تم نے مجھے لوگوں کے سامنے سونے کے انڈے دینے والی مرغی بنا کر پیش کیا جس سے ہر انسان اپنے فایدے کے لیے اپنانا چاہتا ہے۔" مشعل نے بات جاری رکھتے ہوئے خود پر ہنستے کہا مگر ساحر پر سوچ انداز میں بس فرش کو ہی دیکھتا رہا۔

اور بابا آپ لوگ اتنی سی بات سمجھ نہیں پائے کہ انھیں آپ کی بیٹی نہیں اس کے مرحوم شوہر کی دولت سے مطلب تھا۔" مشعل نے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ ایک نظر سب پر ڈوراتے کہا تھا۔

بابا اٹس آر یکوئسٹ آج کے بعد نا تو ایسا کوئی انسان یہاں آئے گا اور نا ہی" آپ مجھے ایسی کوئی ڈیمانڈ کریں گے۔" مشعل نے مضبوط لہجے میں کہا تھا۔

آئی ایم سوری بیٹا ہم نے تو سوچا اپنی جان پہچان والے لوگ ہیں ہمیں کیا" پتہ تھا کہ وہ لوگ لالچ میں یہاں تک آئے ہیں اور ظفر صاحب سے ایسی امید نہیں تھی مجھے۔" سلیمان صاحب نے شرمندگی سے سر جھکا کر کہا تھا۔ جب کہ ساحر تب سے یہی سوچ رہا تھا کہ سہیر کی پراپرٹی مشعل کے نام ہے یہ بات ظفر صاحب کی فیملی تک کیسے پہنچی جب کہ یہ بات تو چند لوگوں کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا۔

آئی تھنک اب مجھے بھی چلنا چاہیے۔" ساحر نے اٹھتے ہوئے کہا۔"

تھینک یو میرے ایک بار بلانے پر تم آ گئے۔" مشعل نے ساحر کی جانب" دیکھتے شکریہ ادا کیا۔

اٹس اوکے!" ساحر کا انداز سرسری سا تھا۔"

اور۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔پچھلی بار۔۔۔۔جب تم یہاں آئے تو میں نے " تم پر ہاتھ اٹھایا تھا بنا سوچے سمجھے اس کے لیے آئی ایم سوری۔" مشعل نے انگلیاں مڑورتے ساحر سے گزرے واقع کی معذرت کرنی چاہی۔

ڈیٹ از او کے مشعل میں پرانی باتیں بھول جانا پسند کرتا ہوں۔" ساحر " نے خود کو بے پرواہ ظاہر کیا۔

ہمم۔۔۔۔اندازہ ہو رہا ہے۔" مشعل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔جب " ساحر کا فون بج اٹھا، وہ سب کو خدا حافظ کہتا کال پک کرتا باہر نکل گیا تھا۔

مشعل کو گھر چھوڑتی وہ خود پارلر آ گئی تھی اور تب سے وہ اپنی جگہ جم کر بیٹھی اپنے ہاتھوں پاؤں پر مہندی لگوا رہی تھی۔ایک لڑکی اس کے پاؤں پر

مہندی کے خوبصورت نقش و نگار بنا رہی تھی تو دوسری اس کا ہاتھ تھامے بیٹھی تھی۔جب کہ ایمان کا ذہن مشعل کو آئی کال کی جانب اٹکا ہوا تھا۔ کچھ سوچ کر ایمان نے فون نکالا اور ساحر کا نمبر ڈائل کر لیا تھا۔"جو تقریباً" چوتھی بیل پر اٹھایا گیا تھا۔

ہیلو!"ساحر نے کال ریسیو کرتے کہا۔"

اسلام علیکم ساحر بھائی! میں ایمان بول رہی ہوں۔"ایمان نے ساحر کے" فون اٹھانے پر فوراً سلام کے ساتھ اپنا تعارف کروایا کہ کہیں ساحر اسے پہچانے ہی ناں۔

واعلیکم السلام!"ساحر کو ایمان کے کال کرنے پر حیرت ہوئی تھی۔آج کا" دن ہی شاید ساحر کو حیران کرنے کے لیے چڑھا تھا پہلے مشعل اور اب ایمان۔

وہ ساحر بھائی اصل میں آپ سوچ رہے ہوں گے کہ میں نے اچانک کال" کیوں کر دی اصل میں عمار سے آپ کا نمبر لیا تھا۔۔۔۔"ایمان نے خود ہی اس کی آواز کی حیرت نوٹ کرتے وضاحت پیش کر دی۔

اوکے کہوا ایمان کوئی بات ہے۔"ساحر نے گاڑی میں بیٹھتے نرم انداز میں" کہا۔

وہ ساحر بھائی عمار نے آپ کو انوائیٹ تو کیا ہو گا مگر میں خود اپنے طور پر" آپ کو اپنی شادی پر انوائیٹ کرنا چاہتی تھی۔"ایمان نے کچھ سوچتے کہا۔ ویڈنگ کارڈ تو وہ پہلے ہی بھجوا چکی تھی آج کال اس نے مشعل کو آئی کال کے حوالے سے کی تھی مگر اب کہنے کی ہمت نہیں تھی۔

ایمان مجھے آپ کا انوائیٹ مل چکا ہے مگر۔۔۔۔۔"ساحر انکار کے لیے" الفاظ تلاشنے لگا۔

مگر کیا؟ میں جانتی ہوں ساحر بھائی آپ مجھے اور عمار کو پسند نہیں" "کرتے۔۔

ایمان ایسا کچھ بھی ہیں ہے وہ سب بس میری فضول سی سوچ تھی جس" سے میں نجات پاچکا ہوں اب بار بار اس کا حوالہ دے کر مجھے ایمبیرس مت کریں۔" ساحر نے ایمان کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

آپ وہ سب کچھ بھول چکے ہیں ساحر بھائی؟' ایمان نے ناجانے کس" احساس کے تحت سوال کیا۔ سوال کا مقصد جان کر ساحر نے کوئی جواب نا دیا تھا۔

اچھا آپ بتائیں میری شادی پر آئیں گے ناں؟" ساحر کے جواب نا دینے" پر ایمان نے حجل ہو کر موضوع بدلا تھا۔

نہیں ایمان میں نہیں آپاؤں گا میری کل دبئ کی فلائیٹ ہے۔" ساحر کی" بات پر مشعل کے دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا۔ مشعل کو کال کرنے والا انسان بھی اسے دبئ آنے کو ہی کہہ رہا تھا۔

کب؟کب جانا ہے آپ نے دبئی اور واپس کب؟" مشعل نے بے ساختہ "
پوچھنا ساحر کو عجیب لگا تھا۔ان میں کبھی ایسی بے تکلفی نہیں رہی تھی کہ وہ
اسے ایسے سوالوں کے جواب دے۔
کل رات کو نکلنا ہے۔اس لیے تمھاری اور عمار کی شادی اٹینڈ نہیں کر "
پاؤں گا۔"ساحر نے سرسری انداز میں جواب دیا۔
شادی تو دن میں ہے آپ پلیز تھوڑا وقت نکال کر آجائیں مجھے اچھا لگے "
گا۔اٹس آر یکوئسٹ۔۔۔سہیر بھائی ہوتے تو ضرور آتے!"ایمان نے
افسردہ لہجے میں اسرار کیا تھا۔
مجھے نہیں لگتا میں وقت نکال پاؤں گا آفس کو بھی دیکھنا ہے پھر واپسی نا"
جانے کب ہو اس لیے شادی میں آنا مشکل ہو جائے گا۔"ساحر انکار کرنا
چاہتا تھا مگر نا جانے کیوں وہ انکار کر نہیں پا رہا تھا۔وہ ساحر جو منہ پھٹ تھا
اور بنا کسی لگی لپٹی کے لوگوں کو جواب دے دیتا تھا آج ایمان کو انکار نہیں کر
پا رہا تھا۔

اچھا پر اگر آپ آئیں گے تو مجھے خوشی ہو گی۔ خدا حافظ !" ایمان کے کال بند کر دینے کے کتنی دیر بعد بھی ساحر فون ہاتھ میں پکڑے کچھ سوچتا رہا تھا۔ دھیان ایک بار پھر پلٹ کر مشعل کی باتوں کی جانب چلا گیا تھا۔

موحد شام میں گھر آیا تھا اور گھر میں موجود غیر معمولی تناؤ اسے عجیب لگا تھا ماں سے پوچھنے پر انھوں نے ساری کہانی موحد کے گوش گزار کی۔ جہاں وہ ظفر صاحب کی فیملی کو دل ہی دل میں چند القابات سے نواز گیا تھا وہیں اسے مشعل کے ان لوگوں کی اصلیت سامنے لانے کے انداز سے بھی متاثر ہوا۔ اسی وقت مشعل اپنے کمرے سے ایمان کے گھر جانے کے لیے تیار ہو کر اتری تھی۔

واومیری مشی تو بڑی سمجھدار ہو گئی ہے۔"موحد نے مشعل کے کندھے " پر بازو پھیلا کر اسے اپنے ساتھ لگاتے کہا تھا۔ مشعل سمجھ گئی تھی کہ موحد کا اشارہ آج ہوئے واقع کی جانب ہے۔

میں پہلے سے ہی سمجھدار ہوں بس آپ قدر نہیں کرتے میری۔" مشعل " نے مسکرا کر کہا وہ اس واقع کا اثر اپنے موڈ پر نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔ آج اس کی بیسٹ فرینڈ کی مہندی تھی اور ابھی اسے وہیں جانا تھا۔

موحد نے ستائشی انداز میں بھنویں آچکا کر بہن کو دیکھا۔

اچھا ایک بات بتاؤ تمھیں کیسے اندازہ ہوا کہ وہ لوگ لالچی ہیں؟"موحد " مشعل کو اپنے سامنے کرتا پوچھنے لگا۔اس کے سوال پر سلیمان صاحب اور ہاجرہ نے بھی مشعل کی جانب دیکھا۔اس بات کا جواب وہ لوگ بھی چاہتے تھے۔

کل وہ راستے میں مجھے ملا تھا اور میرے صاف اور واضح انکار کر کے جانے " کے بعد بھی وہ اپنی فیملی لیے پھر آج ٹپک پڑا۔۔۔۔کہتے ہیں جب کسی

انسان میں سیلف ریسپیٹکٹ باقی نا رہے تو سمجھ جانا چاہیے کہ اس انسان کے لیے اپنی سیلف ریسپیٹکٹ سے اہم اور مادی چیزیں ہیں اور ظفر انکل کی فیملی کے کیس میں ان کی سیلف ریسپیٹکٹ سے اہم ان کا لالچ تھا۔بس پھر میں نے یہ کوشش کی۔اگر وہ لالچی نا ہوتے تو یقیناً انھیں میرے ایسے فیصلے سے فرق نا پڑتا اور جلد یا بادیر مجھے یہ سب ساحر کو لوٹانا تو ہے۔" مشعل نے خود اعتمادی سے اپنی بات موحد کو سمجھا رہی تھی اسی وقت سینٹر ٹیبل پر پڑا مشعل کا فون بج اٹھا تھا جو پاس بیٹھی ہاجرہ بیگم نے اٹھا کر مشعل کی جانب بڑھانا چاہا مگر سکرین پر جلتا بجھتا نمبر انھیں عجیب لگا تھا۔

"مشعل تمھیں کون سی انٹرنیشنل کالز آرہی ہیں۔" ہاجرہ کی بات پر مشعل کے چہرے کا رنگ بدلا تھا تو موحد بھی ٹھٹک کر فون کی جانب متوجہ ہوا۔

"وہ کالز ابھی بھی آرہی ہیں؟" موحد کے سوال پر مشعل نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

کیا بات کر رہے ہو تم دونوں؟ کون سی کالز؟" سلیمان صاحب تو بات کا" سرا پکڑنے کی کوشش میں تھے۔

ایک منٹ بابا!" موحد نے کہہ کر کال ریسیو کی تھی مگر کچھ کہا نہیں۔"

مشعل ڈھرکتے دل کے ساتھ فون اور موحد کے درمیان نظریں دوڑا رہی تھی۔

مجھے امید ہے تم نے دبئی آنے کا فیصلہ کر لیا ہو گا۔ مجھے انتظار رہے گا۔""" فون کے ریسیور سے آتی آواز سب کو متوجہ کر گئی تھی۔ ہاجرہ اور سلیمان صاحب تو ہونقوں کی طرح مشعل کو دیکھے جا رہے تھے۔

کون ہو تم؟" موحد نے جواباً کہا مگر اگلے ہی پل ٹوں ٹوں کی آواز اس کا" منہ چڑانے لگی۔ متفکر انداز میں اس نے فون ٹیبل پر رکھ دیا۔

کیا کوئی مجھے بتانا پسند کرے گا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟" سلیمان صاحب" نے الجھن بھرے غصے سے موحد اور مشعل کو دیکھتے سوال کیا۔ مشعل نے

دل کڑا کر کے سلیمان صاحب سے ساری بات کہہ ڈالی جس پر ان کے چہرے کے تاثرات پریشانی میں بدل گئے تھے۔

یہ کیا ہو رہا ہے۔ایک کے بعد ایک مسلہ اب یہ کون انسان ہے۔"ہاجرہ" بیگم بھی پریشان سے سر پکڑ کر کہنے لگی۔

اس سے پہلے بھی کال آئی تھی مشعل؟"موحد نے مشعل کو دیکھتے سوال" کیا تو مشعل نے جواباً اثبات میں سر ہلا دیا۔

دو دن میں دبئ آنے کو کہہ رہا تھا۔"مشعل نے مختصراً کہا۔"

ایک منٹ دبئ تو کل ساحر بھائی اپنے کسی کام سے جا رہے ہیں۔"موحد کو" یاد آیا تھا کہ ساحر نے اسے اپنے چند ضروری کام سونپے تھے کیونکہ وہ خود دبئ جا رہا تھا۔

کیا؟ہو سکتا ہے کہ یہ سب آپس میں کنیکٹیکٹیڈ ہو۔"مشعل نے حیران" ہو کر کہا۔

معلوم نہیں میں اسی لیے کہہ رہا تھا کہ ساحر بھائی سے بات کر لیتے ہیں۔""

موحد نے پھر سے ساحر کو یاد کیا۔

واہ ہماری اولاد اتنی بڑی ہو گئی ہے کہ اتنی اہم بات ہے اور کسی نے ہمیں" بتانا تک گوارہ نہیں کیا۔ ہماری بیٹی کو کالز آ رہی ہیں اور ہمارا بیٹا بھی ہمیں بتانے کی زحمت بھی نہیں کی۔" سلیمان صاحب نے ماتھے پر بل ڈالے شکوہ کیا تھا۔

نہیں بابا ایسا نہیں ہے مجھے لگا کوئی پرینک کال ہو گی۔" موحد نے جواز" پیش کیا۔

یہ تو دل کو تسلی دینے والی بات ہے موحد! یہ پرینک کال تو ہو نہیں" سکتی۔" سلیمان صاحب نے درست بات کی تھی۔

پھر؟" موحد نے مشعل اور باپ کی جانب دیکھتے سوال کیا تھا۔ سلیمان" صاحب تو بس پیشانی مسلتے وہی بیٹھ گئے جب کے مشعل انگلیاں مڑورتی باپ کے قریب چلی آئی۔

بابا میں دبئ جانا چاہتی ہوں۔" مشعل نے باپ کا ہاتھ تھامتے گزارش کی تھی۔"

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا مشعل اونا ہی آپ اس کے بعد مجھ سے ایسی کوئی ضد کریں گی۔" سلیمان صاحب نے ختمی اور دوٹوک انداز میں کہا۔"

بابا پلیز مجھے جانے دیں شاید وہ انسان سچ کہہ رہا ہو۔۔۔۔ بابا اس نے کہا تھا کہ وہ مجھے پریشان نہیں کرنا چاہتا بس سچ تک پہنچانا چاہتا ہے۔" مشعل نے منت بھرے لہجے میں کہا۔"

مشعل یہ بے کار کی ضد چھوڑ دو تمھارے بابا ٹھیک کہہ رہے ہیں۔اس لیے ایسا کچھ بھی سوچنا بھی مت!" ہاجرہ بیگم جو کب سے پریشان حال سی بیٹھی تھی مشعل کے مطالبے پر ہوش میں آتے اسے ڈپٹ گئ تھیں۔"

ہاں مشعل اگر سچ تک پہنچانا ہی ہے تو تم کو دبئ کیوں بلایا جا رہا ہے۔ساحر بھائی سے سچ کہ سکتا ہے وہ۔" موحد نے رائے دی۔"

اس نے یہ بات ساحر کو بتانے سے منع کیا ہے۔" مشعل نے جواب دیا۔"

مشعل ہم ایمان کی مہندی پر جا رہے تھے ناں اگر نہیں جانے کا ارادہ تو بتا" دو بلاوجہ کی فضول بحث مت کرو۔" ہاجرہ بیگم پھر سے اپنے جلالی موڈ میں آتی مشعل کو ڈانٹ گئیں تھیں۔

بابا پلیز آپ تو سمجھیں ناں آپ جانتے ہیں ناں یہ کیسے بنا میں آگے نہیں" بڑھ سکتی اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں اپنی زندگی میں آگے بڑھوں تو پلیز مجھے یہ کرنے دیجئے۔اس کے بعد آپ جو کہیں گے میں وہ کروں گی۔" مشعل نے منت کرتے کہا جس پر سلیمان صاحب بے بسی سے مشعل کو دیکھنے لگے مگر مشعل کو دبئ بھیجنے کا ابھی بھی ان کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

مشعل آپ ابھی اپنی بیسٹ فرینڈ کی شادی اٹینڈ کریں اس کے بعد ہم اس" سلسلے میں کوئی بات کریں گے۔آپ ہماری اچھی بیٹی ہیں اور اب کوئی ضد نہیں کریں گی۔جائیں شاباش ایمان آپ کا انتظار کر رہی ہو گی۔" سلیمان صاحب نے قطعی لہجے میں کہہ کر مشعل کو خاموش کروا دیا تھا۔اس انداز کا مطلب ایک ہی تھا کہ وہ اس سلسلے میں کوئی بات نہیں سننا چاہتے۔وہ

پژمردہ چہرے کے ساتھ ماں کے ہمراہ ایمان کی مہندی پر آگئی تھی جہاں کی رونق اور شور شرابہ اس کا دھیان بٹکا گیا تھا۔ جس پر ہاجرہ بیگم نے بھی شکر کا کلمہ پڑا تھا ورنہ پورے راستے مشعل ان سے خفا خفا سی رہی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مہندی کا فنگشن ایمان کے گھر کے چھوٹے سے لان میں کیا گیا تھا۔ بہترین ارینجمینٹس اور سجاوٹ اسے کسی مہنگے وینو والی لک ہی دے رہے تھے۔ سٹیج کے سامنے ایمان کی کزنز اور پروسنیں ناچتی گاتی الگ ہی سماں باندھے ہوئے تھیں۔ بہترین میوزک اور ریفریشمنٹ سے اس چھوٹے سے فنگشن میں بے انتہا رونق لگی ہوئی تھی۔ خواتین ایک جانب لگی کرسیوں پر براجمان ریفریشمینٹ سے لطف اندوز ہوتے ہوش گپیوں میں مگن تھیں۔ ایمان

ابھی پارلر سے تیار ہو کر آئی تھی مگر مشعل کے انتظار میں کمرے میں ہی بیٹھی رہی اور اپنی خوبصورت تصویریں بھیج بھیج کر کسی معصوم کا دل تڑپا کر خوش ہو رہی تھی جس نے اس فنکشن میں آنے کی کافی خواہش کی مگر خواتین نے اس کی دال گلنے نہیں دی۔ مشعل پہنچی تو ایمان کے پاس ہی سب سے پہلے گئی تھی جو یلو کلر کے مہندی کے روایتی ڈریس میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ بلآخر فنکشن کا باقاعدہ آغاز کیا گیا اور سہیلوں کے ہمراہ ایمان پھولوں کی چادر تلے سٹیج تک لائی گئی۔

مہندی کی رسم کا آغاز ہو گیا اور خوب ہنگامہ ہوا جو رات بارہ بجے تک چلتا رہا اتنے دنوں بعد مشعل بھی ہر فکر سے آزاد ایمان کے ساتھ انجوائے کر رہی تھی۔

فنکشن کے اختتام پر ایمان نے مشعل کو اپنے ساتھ رکنے کا کہا تھا مگر ہاجرہ سلیمان صاحب کی باتوں کو مد نظر رکھتی ایمان کو چھوڑ جانے کے حق میں نا تھی اس لیے مشعل دل مسوس کر ماں کے ہمراہ واپس آ گئی تھی۔

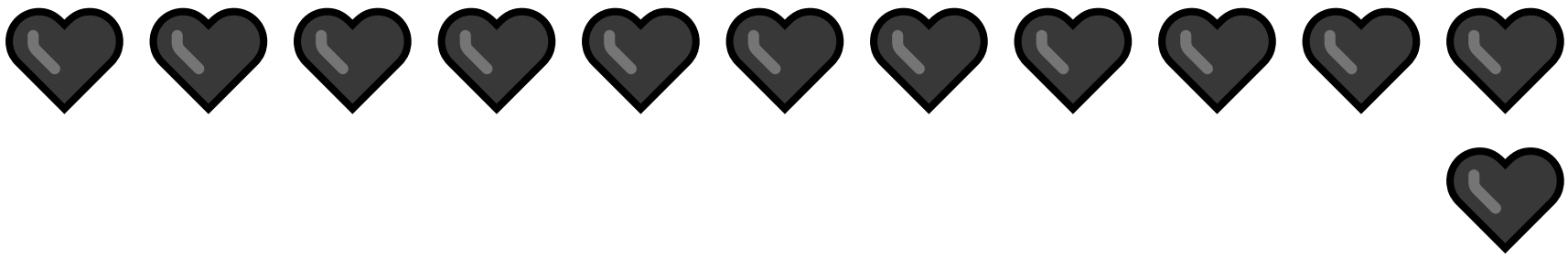

رات کے دو بج چکے تھے آفندی کنسٹرکشن کے آفس کی بلڈنگ اس وقت حالی تھی صرف باہر بیٹھا چوکیدار اور اندر بیٹھا اس آفس کا مالک! ساحر آفس میں ہی کچھ ضروری کام نبھٹانے کے بعد آفس چیئر پر جھولتا سگریٹ سلگاتا کسی گہری سوچ میں غرق تھا۔ دوسرے ہاتھ میں پکڑا فون انگلیوں میں ایک خاص ترتیب سے گھماتا وہ دانش کی فیملی کے بارے میں سوچے جا رہا تھا۔

دن سے رات ہو گئی تھی مگر سمیع کی جانب سے کوئی خبر نہیں آئی تھی۔

شان نے اسے کچھ دیر میں سمیع سے رابطہ کر کے نفار میشن اس تک پہنچانے کا کہا تھا اور اب وہ اسی انفار میشن کے انتظار میں بیٹھا تھا۔

مذید آدھا گھنٹہ گزرنے کے بعد شان کی کال آئی تھی اور دانش کی فیملی کی ساری ڈیٹیلز جان کر ساحر کے خوبصورت چہرے کے تاثرات بگڑے تھے۔سب ویسا نہیں تھا جیسا اس نے سوچا تھا مگر سب اس سے ہٹ کر بھی تو نا تھا۔

شان کل صبح ہی مجھے وہ شخص اپنے سامنے چاہیے۔پتہ کرو کہاں ہے وہ اور" کب گھر سے نکلے گا۔دبئی جانے سے قبل ایک ملاقات تو بنتی ہے اس سے۔" ساحر نے آنکھیں مسلتے ہوئے اپنے مخصوص انداز میں کہا تھا اور شان نے دل ہی دل میں دانش کے ساتھ ہمدردی محسوس کی تھی۔مگر اسے اس بات کی بھی خوشی تھی کہ دانش نام کا پتہ مشعل کی زندگی سے کٹ گیا ہے۔

سر میں سوچ رہا تھا کہ میں آپ کے ساتھ دبئ چلوں۔"شان نے کچھ "
سوچ کر ڈرتے ڈرتے ساحر سے کہا
نہیں شان ابھی تو کل مجھے دبئ اور پرسوں وہاں سے سنگاپور جانا ہے اس "
کے بعد تمھیں بلالوں گا۔"ساحر نے اسے اپنا پلان بتایا۔
اور سر کویتا جی سے کیا کہیں گے کہ مشعل بھابھی کیوں نہیں آئی؟"شان "
نے پھر سوال کیا۔
کچھ بھی کہہ دوں گا۔ڈونٹ وری۔"ساحر نے بات ہوا میں اڑائی مگر وہ "
جانتا نہیں تھا کہ اس بار سب ویسا نہیں ہو گا جیسا اس نے سوچ رکھا ہے۔
اس کی بے خبری سے فایدہ اٹھاتا کوئی اپنی الگ چال چل رہا تھا۔۔۔۔اب
مہرے کہاں اور کب آمنے سامنے آئیں گے یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے
گا۔"مگر آنے والا ہفتہ ساحر آفندی کی زندگی کا سب سے یادگار ہفتہ ہونے
والا تھا اور اس کی زندگی کا رخ بدلنے جا رہا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مریم لغاری آج صبح ہی صبح آفندی ہاؤس آئیں تھیں اور ساحر کے اٹھنے کے انتظار میں تھیں۔رشید بابا کے منع کرنے پر بھی مریم نے ان کی نا سنی تھی مگر ہر بار سے یکسر الگ اس بار اس کا رویہ قدرے نرم تھا۔

ساحر جب تیار ہوتا نیچے آیا تو سامنے مریم لغاری کو بیٹھا دیکھ کر کچھ پل کر اس کے بڑھتے قدم تھمے تھے۔اتنی صبح ان کی آمد بلاوجہ نا تھی۔بنا کچھ بولے وہ بے تاثر چہرے کے ساتھ نیچے آیا تھا۔

کیسے ہو ساحر؟"مریم نے اس کے وجاہت سے بھرپور سراپے پر نظر" ڈالتے کہا تھا جہاں اب ایک ہمہ وقت پائی جانے والی سنجیدگی اسے مذید جاذب نظر اور گریسفل بنا رہی تھی۔

جیسا پہلے تھا۔"سپاٹ چہرے کے ساتھ کہا گیا۔"

وہ اصل میں میں کل دن کو آفس گئی تھی تم سے ملنے تو پتہ چلا تم دبئی جا" رہے ہو اس لیے سوچا ایک بار تم سے مل لوں۔" مریم نے بے تکلفی سے کہا پچھلی ملاقات کے بعد سے انھیں لگا کہ ساحر شاید اب ان سے تلخی سے پیش نہیں آئے گا۔

مل لیا؟" ساحر کے سرد مہر انداز میں کئے گئے سوال نے ان کے چہرے" سے مسکراہٹ غائب کی تھی۔

ہاں۔۔۔۔اور وہ میں پوچھنا چاہتی تھی کہ اس عباس اور رستم کے بارے" میں کچھ انفارمیشن ملی۔" مریم نے موضوع بدل کر بات کو طول دینا چاہا تا کہ کچھ پل کی سہی وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہ سکیں۔پوچھے گئے سوال پر ساحر نے بھنویں سکیڑ کر ماں کی جانب جانچتی نظروں سے دیکھا۔

اتنا شک اچھا نہیں ہوتا ساحر۔۔۔کسی غلط نیت سے نہیں پوچھ رہی اگر ایسا" ہوتا تو وہ انفارمیشن تمھیں دیتی ہی ناں یا پھر آج تمھارا سچ سب کے سامنے ثابت ہو چکا ہوتا۔" مریم کو ساحر کی نظروں کی بے یقینی چبھی تھی۔

وہ تصویر رستم کی تھی بس یہی بات پتہ چلی ہے اور عباس کے بارے میں "
کوئی انفارمیشن نہیں۔ خیر اس میں مجھے انٹرسٹ ہے بھی نہیں۔" ساحر
نے نا جانے کیوں مریم سے ساری بات کہہ ڈالی تھی۔
اچھا! اور ایڈرین جان کی پارٹی میں مشعل جا رہی ہے تمھارے ساتھ۔"""
مریم نے ایک اور سوال پوچھا تھا جس سے ساحر کے ماتھے پر بل نمودار
ہوئے تھے۔
نہیں!" یک لفظی اور دو ٹوک جواب ہی مریم کو مزید سوال کرنے سے "
باز کر گیا تھا۔
ابھی مجھے جانا ہے۔ آپ چاہیں تو ناشتہ کرتی جایئے گا۔" ساحر کہہ کر باہر "
کی جانب چلا گیا تھا جبکہ مریم بھی اس کے پیچھے ہی واپسی کے لیے باہر آ گئی
تھیں اور ساحر کے لیے ناشتہ لاتا ہوا سلیم وہیں سے واپس پلٹ گیا تھا۔
ٹرے میں پڑا ناشتہ آج پھر ساحر کے انتظار میں نامراد ہی لوٹ گیا تھا۔

تم نے جو اس لڑکی کے بارے میں بتایا تھا اس سے یکسر مختلف ہے وہ" لڑکی۔" دانش فون کان سے لگائے اپنی چھوٹی سی گاڑی ڈوراتا کسی سے محو گفتگو تھا۔

ناتو وہ معصوم تھی ناہی ڈری سہمی۔جتنے آرام سے اس نے مجھے اور میری" فیملی کو لاجواب اور شرمندہ کیا ہے نا تمھیں اندازہ نہیں ہے۔میں ہی پاگل ہوں جو اس کے حسن سے ایمپریس ہو گیا مگر اتنا پاگل بھی نہیں ہوں کہ اس مڈل کلاس لڑکی کو اپنالوں۔مجھے کوئی ایسی لڑکی چاہیے تھی جو مجھے فائنینشلی سپورٹ کر سکے۔اور وہ بے وقوف لڑکی سادہ زندگی جینے کی خواہشمند۔۔۔۔ہنہہ۔۔۔۔۔" دانش نے نخوت سے سر جھٹکتے فون بند کیا

تھا۔اس کا انداز اس دانش سے یکسر مختلف تھا جو مشعل کے سامنے آتا رہا تھا۔

عجیب ہی لڑکی تھی۔اتنی دولت کوئی ایسے کسی کو دیتا ہے۔۔۔۔۔"دانش" تو جیسے ہاتھ آتی دولت سے ہاتھ دھو بیٹھنے پر سٹپٹا گیا تھا۔

اچانک ایک بڑی سی سیاہ رنگ کی رینج روور اس کی گاڑی کے سامنے آئی تھی اور فوراً بریک لگاتے اس نے اپنے سر کو سٹیرنگ پر لگنے سے بامشکل بچایا تھا۔غصے میں کچھ بھی کہنے سے پہلے ہی گاڑی میں سے نکلتا انسان دانش کے ماتھے پر بل لے آیا تھا مگر اس کے یہاں آنے کی وجہ سے وہ یکسر انجان ہی تھا۔

ساحر اپنی گاڑی سے نکلتا فوراً دانش کی گاڑی کی جانب آیا تھا اور ونڈ سکرین ہاتھ میں پکڑی چابی کی نوک سے بجاتے اشارے سے اسے باہر نکلنے کو بولا تھا۔

ساحر کا یہ رنگ ڈھنگ دانش کو گھبراہٹ کا شکار کر رہا تھا۔

تم یہاں؟"دانش نے گاڑی سے نکلتے ساحر کو گہری نظروں سے دیکھتے"
پوچھا تھا۔
میں نے سنا تھا کافی جانتے ہو تم میرے بارے میں تو یہ نہیں سمجھ پائے کہ "
میں کبھی بھی کہیں بھی جا سکتا ہوں اور جہاں مجھے نہیں ہونا چاہیے وہیں ہونا
ہی میرا شوق ہے۔"ساحر اپنی مخصوص پراسرار مسکراہٹ کے ساتھ کہہ
رہا تھا۔
اور یہاں ہونے کی وجہ؟"دانش نے ماتھے پر بل ڈالے استفسار کیا۔"
تم!"یک لفظی جواب دیتا وہ اس کے برابر ہی اسی کی گاڑی سے ٹیک لگاتا"
دونوں بازو گاڑی کے اوپر ٹکائے پر سکون انداز میں کھڑا ہو گیا اور جیسے اس
کے پاس دنیا جہاں کی فرصت ہو۔دانش کو اس کا انداز عجیب لگ تھا۔
اچھا خیر ایسے مت دیکھو اور ایک بات تو بتاؤ! عاقل افتخار کو جانتے ہو؟""
ساحر نے ارد گرد بھاگتی ڈورتی گاڑیوں کو دیکھتے دانش سے سوال کیا تھا۔
کون عاقل؟"دانش نے سٹپٹاتے ہوئے انجان بننا چاہا۔"

وہی جس نے تمھیں مشعل کی انفارمیشن دی تھی۔"ساحر نے عام سے"
انداز میں جواب دیا تھا۔ نظریں ہنوز سڑک پر جمی ہوئی تھیں۔جب کے
دونوں ہاتھ کی شہادت کی انگلیاں وہ گاڑی کے چھت پر بجا رہا تھا۔
"میں کسی۔۔۔۔۔"

اس سے پہلے انکار کرو میں بتادوں کے تم کو عاقل نے مشعل سے نکاح"
کرنے کا کہا تھا یہ کہہ کر کہ شادی کے بعد مشعل کو آفندیز کی جانب سے
دی جانے والی پراپرٹی تم دونوں آدھی آدھی کر لوگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔
"ساحر نے ترش لہجے میں اس کی بات کاٹتے کہنا شروع کیا تھا۔۔۔
اور یہ بھی کہ تم نے کچھ عرصہ چوہدری افتخار کے ساتھ کام کیا ہے اور "
پچھلے کچھ مہینوں سے بہتر پیکیج ملنے پر تم نے چوہدری کا آفس چھوڑ کر ملک
کے آفس کو جوائن کیا ہے۔اور تمھاری اسی لالچی فطرت کو مد نظر رکھتے
عاقل نے تم سے یہ کانٹریکٹ کیا تھا"ساحر نے خبریں پڑھنے والے انداز

میں دانش کو اسی کی حقیقت بیان کی تھی۔ جس پر دانش نظریں چرا گیا اور سامنے کھڑے انسان کے باخبر ہونے سے حیران بھی ہوا تھا۔

"خیر یہ سب تو میں جانتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ عاقل خود میرے سامنے کیوں نہیں آتا۔۔۔۔۔" ساحر نے اب کی بار دانش کی جانب دیکھتے مسکرا کر کہا تھا۔

"موت سے چند قدم کی دوری پر پہنچا دیا تھا میں نے اسے اور اسی ڈر سے وہ میرے سامنے نہیں آتا کہیں اب کی بار یہ فاصلہ بھی طے نا ہو جائے۔ اور اتنے آرام سے اس نے تمھیں پلیٹ میں سجا کر میرے سامنے پیش کر دیا۔" ساحر نے استخزائیہ انداز میں کہا تھا۔ دانش کی بولتی بند کر کے اب وہ اس کی حالت سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

"خیر مجھے تم سے کوئی مسلہ نہیں ہے کیونکہ یو آر نتھنگ! بس ایک بات یاد رکھنا کہ آج کے بعد تم کسی کے کہنے پر بھی مشعل کے آس پاس بھی نظر آئے تو نا تو اپنی ان ٹانگوں پر کھڑے رہ پاؤ گے اور نا ہی کبھی کسی لڑکی کے

بارے میں سوچنے لائق !آئی ہوپ تم جلدی سمجھ جانے والوں میں سے ہو۔۔۔کیونکہ میرا دماغ جو ایک بار الٹ گیا تو پھر میں کچھ بھی سمجھنے کی سمجھ اپنے اندر نہیں رکھتا۔" دھمکی آمیز انداز سے دیادہ ساحر کی آنکھوں میں موجود تلاطم خیزی دانش کو پریشان کر گئی تھی۔وہ کچھ بھی بولے بنا بس نظروں سے ہی اس کی ہاں میں ہاں ملانے لگا تھا۔

" گوڈ بائے امید ہے کبھی دوبارہ ملنے کی وجہ تم مجھے نہیں دوگے کیونکہ ایسی روکھی پھیکی ملاقات میری ٹائپ کی نہیں ہے اور میری ٹائپ کی ملاقات تم پر خاصی گراں گزرے گی۔" ساحر اس کا گال تھپکتا کہنے لگا اور ایک تلخ نگاہ اس پر ڈالتا اپنی گاڑی کی جانب چلا گیا تھا۔اور دانش شل ہوتے اعصاب کے ساتھ وہاں سے ہل بھی نہیں پایا تھا۔بلاشبہ وہ خوش قسمت تھا کہ ساحر سے ہونے والی ملاقات اتنے پر سکون انداز میں اختتام پذیر ہوئی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

آج ایمان کی رخصتی اور ولیمے کا فنگشن تھا۔دونوں خاندانوں نے مشترکہ مشاورت سے جوائنٹ فنگشن رکھا تھا۔وہ پارلر سے مشعل کے ہمراہ تیار ہو کر ویڈنگ حال میں آئی۔۔۔۔لال رنگ کے برائڈل ڈریس میں آسمان سے اتری کوئی پری لگ رہی تھی۔بہترین میک اپ ہیئر سٹائل اور جیولری نے اس کی لک کو کمپلیٹ کیا تھا۔ہائی ہیل میں مشعل کا ہاتھ تھامے وہ سہج سہج کر چل رہی تھی۔ مشعل نے اس کے برعکس فان کلر کا سٹائلش مگر سادہ سا سوٹ زیب تن کیا ہوا تھا بال حسب عادت کھلے چھوڑے اور ایمان کے ایموشنلی بلیک میل کرنے پر لائٹس سا خوبصورت میک اپ اس کو مزید خوبصورتی بخش رہا تھا۔ فنگشن اپنے عروج پر تھا بینڈ باجے کے ہمراہ

بارات بھی آچکی تھی جس پر پھول برسا کر خوش آمدید کیا گیا۔عمار شیروانی کے بجائے تھری پیس سوٹ میں ملبوس بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔

فنگشن میں انیتا اور جواد نے بھی شرکت کی۔جواد موحد کے ہمراہ کھڑا تھا جب کہ انیتا مشعل اور ایمان کے پاس چلی گئی تھی۔ فنگشن کی رونق اپنے عروج پر تھی جب حال میں ایک گفٹ باکس اٹھائے اندر آتے ساحر نے سب کی توجہ حاصل کی تھی۔وہ اپنے معمول کے حلیے میں بھی وہاں موجود لوگوں کی توجہ کھینچ رہا تھا۔بنا کسی خاص تیاری کے بھی وہ محفل پر چھایا ہوا لگ رہا تھا۔

ساحر کو آتا دیکھ کر ایمان خوشگوار حیرت کا شکار ہوئی تھی اسے امید نہیں تھی کہ ساحر اس کی بات کا مان رکھے گا۔وہ اب موحد کے ہمراہ عمار کی جانب آیا تھا اور اس سے مصافحہ کر رہا تھا۔ مشعل اور انیتا بھی اسے حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہیں تھیں۔

کچھ دیر بعد عمار سے اچھی خاصی رقم بٹور کر اسے ایمان کے پہلو میں بٹھا دیا گیا جو نظروں سے ہی ایمان کو سٹپٹانے ہر مجبور کر رہا تھا۔

کیسی لگ رہی ہوں؟"ایمان نے سرگوشی کرتے پوچھا تھا۔"

ہمم۔۔۔۔۔ٹھیک لگ رہی ہو۔"عمار کے الفاظ اس کی انکھوں کا ساتھ" نہیں دے رہے تھے۔

بس ٹھیک؟"ایمان بے باقاعدہ اس کی جانب مڑ کر کڑے تیوروں سے" پوچھا تھا جواب ایمان کے بجائے تقریب میں موجود لوگوں پر نظریں ٹکائے ہوئے اس کے سوال کو اگنور کر رہا تھا۔

عمار کے بچے۔۔۔۔۔"ایمان نے عمار کو اچھی خاصی سنانی چاہی تھی مگر" اپنی جانب آتے ساحر کو دیکھ کر وہ خاموش ہو گئی۔

ہیلو!"ساحر نے سٹیج پر آتے ہی ایمان کو مخاطب کیا تھا۔"

ہیلو ساحر بھائی مجھے بہت خوشی ہوئی آپ آئے تھینک یو سو مچ!"ایمان" نے پرجوش انداز میں کہا۔

تم نے بات ہی ایسی کہی کہ میں انکار نہیں کر سکا۔" ساحر نے مسکرا کر "

اعتراف کیا تھا۔

مشعل ایمان کے ساتھ سٹیج پر بیٹھی تھی جب ایک پاکستانی نمبر سے اسے کال آنے لگی تھی۔ حال میں میوزک اور شور شرابہ ہونے کی وجہ سے مشعل کال پک کرتی ایک کونے میں چلی گئی۔ مگر دوسری جانب سے آتی آواز نے اس سٹپٹانے پر مجبور کر دیا تھا۔

وہ شخص کل سے مشعل کو کئی بار کال کر چکا تھا مگر مشعل وہ پک نہیں کر رہی تھی اس نے شاید نمبر بلاک کر دیا تھا اس لیے اس آدمی نے پینترہ بدل

کراب کی بار پاکستانی نمبر کا استعمال کیا تھا جو توقع کے عین مطابق اٹھالیا گیا تھا۔

کیا مسلہ ہے کیوں پریشان کر رہے ہو مجھے ؟" مشعل نے اکتائے ہوئے" لہجے میں کہا اور کھوجتی نظروں سے ارد گرد دیکھا تھا۔

پریشان نہیں کر رہا منزل دیکھانا چاہتا ہوں مگر اس کے لیے دبئ آنا ہو" "گا۔

نہیں آنا مجھے دبئ جان چھوڑو میری نا ہی منزل چاہیے۔" مشعل نے" دوٹوک لہجے میں کہا۔

اپنے شوہر کے قاتلوں تک بھی نہیں پہنچنا چاہتی۔" دلچسپ انداز میں" ایک اور سوال کیا گیا تھا۔

سہیر کے قاتل تو ایک نا ایک دن پکڑے ہی جائیں گے مگر مجھے اپنے شوہر" کے قاتلوں کے لیے تمھاری مدد درکار نہیں۔" مشعل کال کاٹ کر پلٹی ہی

تھی جب اپنے سامنے کھڑے ساحر کو خود کو کھوجتی نظروں سے دیکھتے دیکھ کر وہ بوکھلا گئی تھی۔

وہ عمار اور ایمان کے ساتھ سٹیج پر تھا اور وہ لوگ ارد گرد کی باتیں کر رہے تھے جب ساحر کی نظر حال کے کونے میں کھڑی پریشان حال سی مشعل پر پڑی تھی۔ وہ ایکسکیوز کرتا اس جانب چلا گیا۔

کس کی کال تھی مشعل؟" ساحر نے اس کی جانب قدم بڑھاتے پوچھا تھا۔

کسی کی نہیں۔"! مشعل نے سپاٹ انداز میں کہہ کر وہاں سے جانا چاہا تھا" جب ساحر نے اسے بازو سے پکڑ کر واپس کھینچا تھا اور ایک کونے میں لے گیا جہاں وہ لوگ کسی کی نظروں میں نا آئیں۔

میری بات کا جواب دیے بغیر تم نہیں جا سکتی۔" ٹیل می کس کی کال" تھی۔ ساحر نے نظریں مشعل کی آنکھوں پر گھاڑتے کہا تھا جو گھبراتی ارد گرد دیکھ رہی تھی۔

یہ تمھارا مسلہ نہیں ہے۔لیٹ می گو!"مشعل نے بھی اس کی آنکھوں" میں دیکھتے جواب دیا۔

میرا مسلہ نہیں ہے سیریئسلی؟تم سہیر کی بات کر رہی تھی رائٹ؟اس" کے قاتل کی تو کیا یہ میرا مسلہ نہیں ہے۔"ساحر نے مشعل گھورتے ہوئے بے یقین لہجے میں استفسار کیا۔

تمھارے بھائی کے بیوی اور اس کے مسائل تو تمھارا مسلہ نہیں ہے" ناں۔"مشعل نے ترش لہجے میں دریافت کیا۔

میرا بھائی اور اس سے متعلق ہر بات ہر چیز میرا مسلہ ہے۔سو یو ہیو ٹو ٹیل" می ورنہ تم یہاں سے نہیں جا سکتی۔"ساحر نے مشعل کے بازو پر اپنی گرفت سخت کرتے اپنے الفاظ پر زور دیتے کہا۔

اور بھائی کی بیوی تو اس وقت میرا سب سے بڑا مسلہ ہے۔"ساحر نے" مشعل کو دیکھتے دل میں کہا تھا۔

مجھے جانے دو پلیز!" ساحر کی جانب سے کوئی نرمی نا دیکھائے جانے پر" مشعل نے منت کرتے کہا ساتھ ہی اپنے بازو کو ساحر کی گرفت سے آزاد کرنے کی کوشش کرتے آنکھوں میں التجا لیے ساحر کی جانب دیکھا تھا۔

چھوڑ دوں گا پہلے میری بات کا جواب دو! میری نرمی کا ناجائز فایدہ اٹھانے" کی کوشش بھی مت کرنا۔" ساحر نے وارننگ دیتے کہا تھا تو مشعل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

وہ۔۔۔۔۔" مشعل نے گھبراتے ہوئے سوچ سوچ کر مناسب الفاظ میں" ساری بات ساحر کے گوش گزار کی تھی اور مشعل کے کہے گے ہر لفظ سے ساحر کے ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہی ہوا تھا۔

کب سے آرہی ہیں یہ کالز؟" ساحر نے تنے ہوئے اعصاب کے ساتھ" سوال کیا۔

پہلی کال اس دن آئی تھی جب تم گھر آئے تھے۔" مشعل نے سب" بتاتے ہوئے کہا۔

نمبر دیکھاو مجھے۔"ساحر نے ہاتھ مشعل کے آگے پھیلا کر اس کا فون مانگا"
تھا۔

پہلے دبئ کے نمبر سے کال آرہی تھی وہ بلاک کیا تو آج پاکستانی نمبر سے"
کال آئی۔"مشعل کے بتانے پر ساحر نے چونک کر مشعل کی جانب
دیکھا۔ساحر نے اپنے فون سے باری باری وہ دونوں نمبر ڈائل کئے تھے مگر
دونوں نمبرز ہی آف آرہے تھے۔

ٹھیک ہے میں پتہ کروالوں گا۔ تمھیں ایسی کسی بات کی ٹینشن نہیں لینی"
اور اس معاملے میں کچھ بھی کرنے سے پرہیز کرنا کیونکہ اب سب میں اپنے
طریقے سے ہی کروں گا۔"ساحر نے فون مشعل کی جانب بڑھاتے کہا تھا
اور خود وہاں سے پلٹ گیا۔

انیتا نے دور سے ساحر اور مشعل کو گہری نظروں سے دیکھا تھا۔ چہرے پر آتی ایک مبہم مسکراہٹ کو چھپاتے وہ ساحر کی جانب آئی تھی۔

کیا ہوا ساحر کوئی بات ہے؟" ساحر کے پیچھے آتی مشعل کو دیکھتے ہوئے" انیتا نے سوال کیا جواب سٹیج کی جانب چلی گئی تھی۔

نہیں کچھ نہیں۔" ساحر نے سرسری انداز میں مشعل کی پشت کو دیکھتے" کہا۔

اچھا دبئی کے لئے کب نکل رہے ہو؟" انیتا نے ساحر کی عدم دلچسپی کو " محسوس کرتے سوال بدلا۔

آج رات پھر وہاں سے کل سنگاپور کے لیے نکل جاؤں گا۔ ایک بار یہ" ڈیل کا مسلہ حل ہو جائے تو آرام سے اپنا کام نبھٹا سکوں گا۔" ساحر نے حال میں موجود لوگوں پر طائرانہ نگاہ ڈالتے کہا۔ اسی وقت جواد ان کی جانب آیا تھا۔

ہائے جواد کیسے ہو؟"ساحر نے جواد کو دیکھتے ہی مصافحے کے لیے ہاتھ"
آگے بڑھاتے ہوئے جواد کو خوشگوار حیرت کا شکار کیا تھا۔
آئی ایم گوڈ ساحر! لانگ ٹائم نو سی!"جواد نے اپنی ازلی خوش مزاجی سے"
کہا تھا جس پر ساحر نے فقط مسکرانے پر اکتفا کیا تھا۔
تم دونوں بات کرو آئی ول جسٹ بی بیک۔"انیتا ان دونوں کو چھوڑتی"
وہاں سے چلی گئی تھی۔
انیتا بہت خوش ہے تمھارے ساتھ!"ساحر نے انیتا کا تعاقب کرتی جواد"
کی نظروں کو دیکھتے کہا تھا۔
ہمم۔۔۔۔۔تھوڑا ٹائم لیا اس نے بٹ اب چیزیں سیٹل ہو رہی ہیں۔""
جواد نے صاف گوئی سے کہا۔
ویسے تم دونوں دوست عجیب ہو چیزوں کو ایڈمٹ کرتے بہت وقت"
لیتے ہو جیسے انیتا۔۔۔آئی مین شی ٹوک تھری منتھس تو ایکسیپٹ می ایز آ

ہسبینڈ!"جواد نے اپنے مخصوص انداز میں کہتے ساحر کو مسکرانے پر مجبور کر دیا تھا۔

اب جیسے تم ہو! آئی مین اس سے ابھی بھی محبت کرتے ہو مگر ایکسیپٹ" نہیں کرنا چاہتے۔"ساحر کو گہری کھوجتی نظروں سے دیکھتے جواد نے کہا۔جواد کی بات پر ساحر کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی او نظریں بے ساختہ جواد کی نظروں پر ٹک گئی تھیں جو دور کھڑی مشعل پر تھیں۔

اب یہ مت پوچھنا کہ میں یہ بات کیسے جانتا ہوں؟ تمھاری وہ پاگل" دوست اکثر مجھ سے اپنے دل کی باتیں بھی کہہ دیتی ہے اور اس کی خواہش ہے کہ تمھیں اور مشعل کو ایک ساتھ دیکھ سکے۔"جواد نے رازداری سے کہا تو ساحر نے ایک اچٹتی نگاہ اس پر ڈال کر نگاہ پھیر دی۔

واو آج پہلی بار ایسا ہوا ہے ساحر آفندی کے تم میرے سامنے سپیچ لیس ہو" گئے۔"جواد نے خود کو داد دیتے رہے ساحر کو اچھا خاصہ ذچ کیا تھا۔

"Jawad why are you annoying my best friend."

انیتا نے ان کی جانب آتے مسکراہٹ دباتے پوچھا تھا۔ساحر کے بگڑے تیور وہ دور سے ہی دیکھ چکی تھی۔

میں نے ایسا تو کچھ نہیں کیا۔"جواد نے کندھے اچکاتے استفامیہ نظروں" سے ساحر کو دیکھا۔

تم لوگ بکمٹینیو کرو میں چلتا ہوں۔کچھ دیر آرام کر کے ائیر پورٹ کے" لیے نکلوں گا۔"ساحر کہہ کر ایمان اور عمار سے خدا حافظ کرتا باہر نکل آیا تھا۔گھر پہنچ کر اس نے سب سے پہلے شان کو طلب کیا تھا اور وہ دونوں نمبرز شان کو دیتے ہوئے اس کی انفارمیشن نکلوانے کو کہا تھا۔

یہ نمبرز؟"شان نے نا سمجھی سے ساحر کو دیکھا۔"

جسٹ فائینڈ آؤٹ واٹ آئی سیڈ! مجھے ساری انفارمیشن پلس اس نمبر کی" لوکیشن چاہیے۔"ساحر ایک اندر تک چانچتی نگاہ شان پر ڈالتا کمرے میں چلا

گیا تھا جب کہ شان اسی وقت پلٹ کر باہر نکل آیا تھا شاید جلد سے جلد ساحر کے آرڈر پر عمل کرنا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ایمان کب سے عمار کا کھچا کھچا رویہ برداشت کر رہی تھی جو آج نا جانے کیوں روز سے الگ رویہ رکھے ہوئے تھا۔ کل تک جو عمار ایمان کے آگے پیچھے بچھا چلا جا رہا تھا آج یک لفظی یا مختصر جواب دے کر ایمان کا ضبط آزما رہا تھا جبکہ باقی سب کے ساتھ اس کا رویہ بالکل نارمل تھا جس مشعل کو پیچ وتاب کھانے پر مجبور کر رہا تھا۔ عمار سے بعد میں نبھٹنے کا ارادہ کرتی وہ بھی

اسے مکمل اگنور کر رہی تھی۔ مگر اپنے اوپر عمار کی نظریں وہ اچھے سے محسوس کر رہی تھی۔

فنگشن اپنے اختتام کر پہنچا تور خصتی کا وقت آیا تھا اپنے گھر والوں اور مشعل اور ہاجرہ سے مل کر ایمان جی بھر کے روئی تھی۔ جس نے سب کو کافی حیران کیا تھا کیونکہ ایمان جیسے جلد سے جلد شادی کا شوق تھا اور وہ بھی اپنے من پسند انسان سے اس سے ایسے جزباتی رد عمل کی کسی کو توقع نا تھی۔

مانی توں تو ایسے رو رہی ہے جیسے عمار تجھے رخصت کر کے کسی دوسرے" گولے پر لے جا رہا ہے۔" مشعل نے ایمان کا موڈ بحال کرنے کو شوشا چھوڑا تھا۔ جس پر سب کی دبی دبی ہنسی بر آمد ہوئی تھی۔ وہ بھی اپنی دوست کی رخصتی پر دکھی تھی مگر گزرے کچھ وقت نے اسے بہت مضبوط کر دیا تھا اب وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر روہانسا ہونے والی مشعل نہیں رہی تھی اور پھر عمار ایک بہت اچھا اور انڈر سٹینڈ نگ شوہر تھا اور ایمان کون سا کسی دوسرے شہر یا ملک جا رہی تھی۔

ایمان رخصت ہو کر عمار کے ساتھ اس کے گھر آئی تھی جب کہ باقی سب لوگ بھی اپنے اپنے گھروں کو روانا ہو گئے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ایمان کے رخصت ہونے کے بعد مشعل اپنے گھر آئی تھی اور پورا راستہ سلیمان صاحب کو دبئی جانے کے لیے منانے کے لیے الفاظ تلاشتی رہی تھی۔ سلیمان صاحب آج طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے فنکشن سے جلدی واپس آ گئے تھے۔

کہاں کھوئی ہو مشعل؟" ہاجرہ نے مشعل سے سوال کیا تھا۔"

کہیں نہیں امی۔" مشعل نے سوچتے ہوئے مختصر جواب دیا۔"

ساحر کیا بات کر رہا تھا آج تم سے؟" ہاجرہ نے کھوجتے ہوئے لہجے میں" پوچھا تو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا موحد بھی ان کی جانب متوجہ ہوا۔

میں نے دیکھا تھا وہ تمھارے ساتھ کھڑا کچھ کہہ رہا تھا اور فون بھی لیا تھا"
اس نے تمھارا۔"ہاجرہ نے مزید سوال کیا۔
کچھ نہیں وہی کال آئی تھی اسی کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔"مشعل نے"
ساحر کی باتوں کو یاد کرتے کہا۔

"وہ آج دبئ جا رہا ہے کہہ رہا تھا خود سے پتہ کروا لے گا۔"
اچھا ہے تمھارا دبئ جانے کا بھوت تو اترے گا۔"ہاجرہ نے تبصرہ کیا۔"
نہیں امی میرا بھوت نہیں اترے گا۔مجھے دبئ جانا ہے۔وہ انسان مجھے بلا"
رہا ہے۔"مشعل نے اپنی بات پر زور دیتے کہا۔
مشعل ساحر بھائی پتہ کروا لیں گے تم اس سب سے باہر رہو۔"موحد نے"
بھی گاڑی گھر کی سڑک پر ڈالتے کہا۔

آپ لوگ سمجھ کیوں نہیں رہے؟"مشعل نے بے بسی سے ماں سے کہا"
تھا۔

سمجھ تم نہیں رہی مشعل پہلے بھی تم نے ضد کر کے آفندی ہاؤس جانا چاہا" تھا اور بعد میں باقی سب سے خفا ہو کر بیٹھ گئی تھی۔"موحد نے تیز لہجے میں کہا تو مشعل کچھ لمحوں کے لیے لاجواب ہو گئی۔

میں ساحر بھائی سے پوچھتا ہوں ان کے اتنے سورسیز ہیں کہ وہ نمبر کی" انفارمیشن نکلوا سکیں شاید اب تک وہ پتہ لگا چکے ہوں گے۔"گھر پہنچ کر گاڑی پارک کرتے موحد نے کہا تھا۔

اتنا وہ وزیر اعظم لگا ہوا ہے جو ہر کسی کی انفارمیشن دو گھنٹوں میں نکلوا لے" گا۔اگر اتنے پانی میں ہوتا تو اب تک سہیر کے قاتل آزاد نا گھوم رہے ہوتے۔"مشعل تو اس بات پر گویا بھڑک گئی تھی۔

یہ کیا طریقہ ہے مشعل؟اندر چلو اب کیا سارے فیصلے گھر کے گیٹ پر" کرنے کا ارادہ ہے۔"ہاجرہ نے اسے سختی سے گرکا تھا۔آگے پیچھے چلتے وہ سب لوگ اندر آ گئے تھے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ایمان کو بھرپور طریقے سے ویلکم کیا گیا تھا اور ڈھیر ساری رسموں کے بعد عمار کے خوبصورتی سے سجائے ہوئے کمرے میں پہنچا دیا گیا جو عین اس کی پسند کے مطابق تازہ گلابوں سے سجایا گیا تھا۔ عمار کی بھابھی اسے کمرے میں چھوڑ کر باہر چلی گئی تھیں۔ وہ بیڈ پر بیٹھی ایک انگڑائی لے کر اپنے اندر کی تھکاوٹ کو بھگاتی سیدھی ہوئی اور پھر جھک کر اس نے اپنے مہندی کے نقش و نگار سے سجے پاؤں کو ہائی ہیلز سے آزاد کیا۔ تنقیدی نظروں سے کمرے کی سجاوٹ کو دیکھتی ڈریسنگ ٹیبل کی جانب آئی۔

"واہ عمار واہ ہر ایک چیز میری پسند کے مطابق سیٹ کروا کر تم مجھ پر یہ ظاہر کر رہے ہو کہ تمھیں کوئی فرق نہیں پڑھ رہا میرے اس شعلہ جوالہ روپ سے۔" ایمان آئینے کے سامنے کھڑے خود کو دیکھ دیکھ کر اتراتے کہہ رہی تھی۔

مانا کہ میرے ناولز والا سین نہیں ہے اور تم پہلے ہی پوری طرح مجھ پر لٹو" ہو چکے ہو مگر میرے حسن سے گھائل تو آج تم ہو گے ہی اور جب تک تم سے اپنی خوبصورتی پر ایک دو دیوان نا لکھوا لیئے میں تمھیں چین نہیں لینے دوں گی۔" عمار کو زیر کرنے کے سارے پلانز لیے وہ بلند آواز میں خود سے محو گفتگو اپنے سراپے کو خود ہی قربان ہوتی نظروں سے دیکھ رہی تھی جب اچانک دروازے پر دستک ہوئی تھی۔ وہ فوراً بھاگ کر بیڈ کی جانب دوڑی تھی تاکہ دلہنوں کی طرح روایتی انداز میں بیٹھ سکے مگر نگے پاوں ہونے کی وجہ سے ماربل کے فرش پر پڑی پتیوں پر اس کا پیر سلپ ہوا تھا تو اگلے ہی پل وہ اپنے تمام تر روپ اور بنھاو سنگھار کے ساتھ زمین بوس ہوئی تھی۔

ہائے اللہ!" بے ساختہ ایمان کے منہ سے چیخ برآمد ہوئی تھی اور ایمان" کی بلند آواز پر دروازے کے باہر کھڑا عمار فوراً دروازہ کھولتا اندر آیا تو سامنے ہی اس کی نئی نویلی دلہن خود کو اٹھانے کی کوشش میں دیوداس فلم کی

چندر مکھی کا پوز بنائے اپنے بھاری ڈریس میں فرش پر پڑی تھی اور دروازہ کھلنے پر سر فٹ سے اٹھا کر دروازے کی جانب دیکھا تھا۔

عمار فوراً آمڑ آتی ہنسی کو پیچھے دھکیلنے میں شدید بری طرح ناکام ہوا تھا جو ہنسی کے بعد اب قہقہے کا روپ لینے کو بے چین تھی۔

ایمان بھی پاؤں کے نیچے آتے پھولوں پر لعنت بھیجتی اٹھ بیٹھتی شرم سے پانی پانی ہوئی تھی کہاں وہ عمار سے اپنے خوبصورتی پر دیوان لکھوانے کا پلان بنا رہی تھی اور کہاں عمار اس کی گری پڑی حالت پر پیٹ پکڑ کر ہنس رہا تھا۔

ایک کھولتی ہوئی نگاہ عمار پر ڈالتے اس نے اٹھنے کی کوشش کی تھی جس پر عمار نے بھی مدد کو ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔اتنے بھاری جوڑے میں اٹھنا آسان نا تھا تو عمار کا سہارا لینا بھی ضروری تھا وہ اس کا ہاتھ پکڑتے اٹھ کھڑی ہوئی اور شرافت سے بیڈ کے کونے پر ٹکنے تک عمار کا مضبوط سہارا نہیں چھوڑا تھا۔

بیڈ پر بیٹھ کر ایک تیز نگاہ عمار پر ڈالی تھی اور اپنا ہاتھ بھی اس سے چھڑوالیا جو لب سختی سے بھینچے دنوں ہاتھ سینے پر باندھے خود کو سنجیدہ دیکھانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا مگر اس کی آنکھیں اس کی اندر کی حالت کو بہت اچھے سے بیان کر رہی تھیں۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

موحد نے اندر آتے ہی ساحر کو کال کی تھی۔

"اسلام علیکم ساحر بھائی کیسے ہیں آپ؟"

"ٹھیک ہوں موحد تم بتاؤ سب ٹھیک ہے؟" ساحر نے مصروف انداز میں پوچھا تھا جو شاید اپنی پیکنگ میں مصروف تھا۔

ساحر بھائی وہ مشعل سے جو نمبر آپ نے لیا تھا اس کی کوئی انفارمیشن ملی" ؟"موحد فوراً موضوع پر آیا تھا۔وہ جانتا تھا ساحر کو تمہید باندھنا پسند نہیں ہے۔

نہیں لیکن جلد مل جائے گی۔تم فکر مت کرو میں پتہ کروالوں گا۔"ساحر" نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

جی بہتر میں رکھتا ہوں آپ کی فلائیٹ کا وقت قریب ہے اللہ خافظ اینڈ ہیو" آسیف فلائیٹ !"موحد نے کہہ کر رابطہ منقطع کیا اور خود کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھتی مشعل کو دیکھا جو کال بند ہونے پر آبرو اچکاتے جتاتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جیسے کہنا چاہتی ہو کہ دیکھ لیا ساحر نہیں پتہ لگا سکا۔

وہ کہہ رہے تھے کہ پتہ کروالیں گے۔"موحد نے صوفے پر گرنے کے" انداز میں بیٹھتے کہا تھا۔

چار ماہ ہو گئے ہیں اب تک تو وہ کچھ نہیں کر پایا آگے کون سے تیر مار لے"
گا۔" مشعل نے جان بوجھ کر بات بڑھانے کو کہا تھا۔
مشعل یہ کیسی ضد ہے۔" موحد کو مشعل کے رویے کی سمجھ نہیں آئی۔"
کیا ہوا کیوں الجھ رہے ہیں ہمارے بچے؟" سلیمان صاحب ان کی بحث"
سنتے باہر آئے تھے۔
وہی دبئ جانے والی ضد آپ کی لاڈلی کی۔" موحد نے شکایتی انداز میں"
باپ سے کہا۔
یہ سب کیا ہے مشعل؟" میری بیٹی نے تو آج تک کبھی ایسی ضد نہیں کی"
تو اب کیوں؟" سلیمان صاحب نے اس کے پاس آتے اسے اپنے ساتھ
لگاتے شفقت بھرے انداز میں پوچھا تھا۔
تو بابا آپ نے بھی تو آج تک مجھے کسی بات کے لیے منع نہیں کیا تھا ناں"
پھر اب کیوں؟" مشعل نے ان کے سینے میں منہ دیے جواباً سوال کیا تھا۔

مشعل یہاں رہ کر آپ کوئی بھی بات کہیں ہم مانیں گے انکار نہیں کریں" گے مگر ایسے آپ کا اکیلے دبئ جانا نا ممکن ہے۔کیسے آپ کو اتنے دور اکیلے بھیج دوں جہاں نا باپ نا بھائی! کوئی مسلہ ہو جائے تو کون آپ کی مدد کو پہنچے گا۔" سلیمان صاحب نے اسے سمجھاتے ہوئے آخر میں سوال کیا۔

میں سمجھ رہی ہوں بابا آپ کی فکر جائز ہے اس لیے میں نے کب کہا کہ " مجھے اکیلے بھجوادیں مگر آپ یا موحد بھائی میرے ساتھ چل سکتے ہیں ناں پلیز بابا انکار مت کریں۔اکیلا جانا میں خود نہیں چاہتی پر اپنے باپ یا بھائی کے ساتھ جانے میں کیا مضائقہ ہے؟" مشعل نے ضدی انداز میں اپنی بات پر زور دے کر کہا تو سلیمان صاحب کو بہت دنوں بعد مشعل کے اندر پرانی ضدی مشعل کی ایک جھلک دیکھائی دی تھی جیسے واپس لانے کی انھوں نے بہت کوشش کی تھی اور آج وہ مشعل انھیں پھر نظر آئی تھی۔

بابا صرف یہ آخری ضد پھر میں ہر بات مانوں گی آپ کی۔جو آپ کہیں" گے وہ!" مشعل نے باپ کو خاموش نظروں سے اپنی جانب دیکھتے پا کر آس بھرے لہجے میں کہا تھا۔

مشعل کی بات پر سلیمان صاحب خاموش ہو کر پر سوچ انداز میں اسے دیکھنے لگے تو موحد بھی گہری نظروں سے باپ اور اس کے سینے سے لگی کھڑی بہن کو دیکھنے لگا۔

جب کہ کچن سے پانی کا گلاس اٹھا کر آتی ہاجرہ بیگم نے کڑے تیور لیے اپنی بیٹی کو دیکھا تھا جو باپ کو 80 فیصد قائل کر چکی تھی کیونکہ سلیمان صاحب کی پر سوچ خاموشی ان کے قائل ہونے کی دلیل تھی۔

بابا میں نہیں جا سکتا۔ساحر بھائی اپنا سارا کام مجھے سونپ گئے ہیں۔" موحد" نے ہاتھ اٹھاتے انکار کیا تھا۔

کوئی کہیں نہیں جا رہا۔یہ تو پاگل ہو گئی ہے اور سلیمان صاحب آپ کو تو" آج تک اس پگلی کو منع کرنا آتا ہی نہیں ہے۔" ہاجرہ بیگم نے پھر سے مشعل

کی جانب توپوں کا رخ کیا تھا۔ مشعل نے شکایتی نظر سے باپ کو دیکھا تھا جنھوں نے آنکھوں میں ہی اسے پر سکون رہنے کو کہا تھا۔

کیا کھی کھی لگا رہی ہے؟ ہنسنا ہے تو کھل کر ہنس لو ناں!" ایمان نے عمار کو" ہنسی ضبط کرنے کی ناکام کوشش کرتے دیکھ کر کہا تھا۔

نہیں میں کب ہنس رہا ہوں؟" عمار رخ پھیر کر ڈریسنگ روم کی جانب" بڑھنے لگا۔

اووو مسٹر کدھر؟ واپس آؤ اور ابھی میری بات مکمل نہیں ہوئی۔" ایمان" نے اسے جاتا دیکھ کر تنک کر واپس بلایا تھا۔

میں اندر جاتا ہوں تم زرہ اپنی چوٹ تسلی سے سہلا لو۔ میرے سامنے خود" کو کافی سٹرانگ ظاہر کر رہی ہو جب کے تمھاری ہائے اللہ تو پورے گھر والوں نے سنی ہے۔" مسکراہٹ دباتے عمار کی بات پر مشعل خجل ہو کر زرہ ٹھنڈی پڑی تھی۔

مجھے کوئی چوٹ نہیں لگی میں کوئی اتنی چھوئی موئی نہیں ہوں کہ زرہ سی" چوٹ پر رونا دھونا ڈال دوں۔" ایمان نے بھی اپنے ڈھیٹ پن کے سارے ریکارڈ توڑتے کہا تھا ورنہ گرنے سے اس کی کہنیوں پر کافی چوٹ لگی تھی اور بازو میں پہنی گولڈ کی چوڑیاں اسکی کلائیوں پر بھی حراشین ڈال چکی تھیں۔

سہی ہے مضبوط رہو گی تو زندگی بہت آسانی سے گزرے گی کیونکہ آگے" بہت کچھ سہنا ہے تم نے۔" عمار کی ٹون اچانک بدلی تھی۔ وہ کہہ کر ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گیا اور پیچھے ایمان کڑے تیور لیے ڈریسنگ روم کے بند دروازے کو دیکھتی رہی۔

اسے کیا ہو گیا ہے ؟پل میں تولہ پل میں ماشا۔۔۔۔ہائے اللہ میری" کہنیاں۔"ڈریسنگ روم میں جاتے عمار کو سوچتی ایمان کو اچانک اپنی چوٹ کا حیال آیا تو اس نے اپنی دونوں کہنیاں سہلاتے کہا۔

ابھی وہ اسی مشغلے میں لگی تھی کہ اچانک ایک حیال کے تحت آٹھ کر سائیڈ" ٹیبل کی دراز کھول کر چیک کی اور پھر پلٹ کر اپنی جگہ آ گئی جب عمار ڈریسنگ روم سے نکل کر ڈھیلے ڈالے نائٹ سوٹ میں بر آمد ہوا اور چہرے پر کچھ دیر پہلے والی مسکراہٹ اور شرارت کا شائبہ تک نا تھا۔

چاہو تو چینج کر لو۔"عمار نے اپنا سیل فون چارج پر لگاتے ایمان کو کن" اکھیوں سے دیکھتے کہا تھا۔

اگر نا چاہوں تو؟"ایمان نے گہری نظروں سے اسکی حرکات و سکنات" نوٹ کرتے کہا تھا۔

تمھاری مرضی ہے اسی حلیے میں رات بھر رہنا چاہتی ہو تو شوق سے "
رہو۔"عمار نے سنجیدہ تاثرات کے ساتھ ایمان کی جانب مڑ کر دیکھا تھا
جس پر ایمان ماتھے پر بل ڈالے کچھ دیر اسے دیکھتی رہی تھی۔
اوئے ہیرو مسلہ کیا ہے کیوں اتنا بھاؤ کھا رہے ہو؟"ایمان کے تنک کر "
پوچھنے پر عمار بھی اس کے مقابل ان کھڑا ہوا تھا۔
کوئی مسلہ نہیں ہے ایمان تم مجھ سے شادی کرنا چاہتی تھی ہو گئی شادی! آ"
گئی تم مسیز عمار بن کر میرے گھر اور کیا کروں تمھاری شان میں۔"عمار
نے استہزائیہ انداز میں پوچھا تو عمار کا لہجہ ایمان کے دل پر لگا۔
ایسے کیوں بات کر رہے ہو عمار؟"ایمان نے روہانسا ہو کر عمار کی جانب "
شکایتی نظروں سے دیکھا۔
تو کیا کروں ایمان قصیدہ پڑھوں تمھارے حسن کی شان میں؟اتنا پاگل "
لگتا ہوں میں تمھیں؟"عمار نے ماتھے پر بل ڈالے طنزیہ انداز میں کہا تو
ایمان کو اپنے کانوں اور عمار کے لفظوں پر یقین نہیں آیا۔

تم مزاق کر رہے ہو ناں عمار؟"ایمان نے دھڑکتے دل کے ساتھ عمار"
سے پوچھا۔عمار کا ایسا رویہ یہ رد عمل اس کے لیے نا قابل یقین تھا۔
کیا لگا تم کو کہ میرے سے منگنی نکاح اور اب شادی کر کے تم مجھے حاصل"
کر لو گی۔اس دن جب تم اپنی سہیلی سے بات کر رہی تھی ناں اس دن میں
تم سے یہی کہنا چاہتا تھا کہ میں تم سے شادی نہیں کرنا چاہتا مگر اپنے بارے
میں تمھارے خیالات سن کر مجھے بے انتہا حیرت ہوئی۔"عمار نے بات
جاری رکھتے کہا تھا جب کہ ایمان بے یقینی سے عمار کو دیکھ رہی تھی۔
تمھارے وہ وعدے وہ محبت کا اظہار سب جھوٹ تھا؟"ایمان مٹھیاں"
بھینچے خود پر ضبط کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔
ہاں سب جھوٹ تھا جانتی ہو ایمان تمھاری وجہ سے مجھے وہ لڑکی نہیں ملی"
جو مجھے چاہیے تھی تو پھر میں تمھیں وہ خوشی کیوں ملنے دوں جو تم چاہتی ہو۔
بس پھر میں نے فیصلہ کیا کہ تم سے شادی کر کے تمھیں خود سے باندھ کر
تمھیں مجھے پسند کرنے کی سزا دوں گا۔اور دیکھو میں کامیاب ہوا میری

چکنی چپڑی باتیں تمھیں آج یہاں تک لے آئی ہیں۔۔۔۔ہاہاہااور آج کے بعد مجھ سے کسی اچھے کی امید مت رکھنا ایمان !اب تک جو میں نے کہا جو کیا وہ سب بس یہیں تک تھا۔"عمار نے ایمان کی جانب دیکھتے کہا جو بے یقینی سے کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھتے لب کچل رہی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر حسب عادت قبرستان گیا اور کچھ دیر وہاں بیٹھ کر شان کے ہمراہ ائیر پورٹ کے لیے نکلا تھا۔

شان میں نے جو کام دیا ہے جلد سے جلد ہو جانا چاہیے۔"ساحر نے شان" کو مخاطب کیا جو اپنی پوری توجہ سڑک پر جمائے ہوئے گاڑی چلا رہا تھا۔

جی سر ٹینشن والی کوئی بات نہیں جلد سے جلد میں سمیع بھائی کے ساتھ" ملا کر اسے آپ کے سامنے لے کر آؤں گا۔" شان نے اپنے مخصوص انداز میں یقین دہانی کروانا چاہی تھی شان کی بات پر ساحر نے بے تاثر انداز میں شان کو دیکھا اور نگاہیں پھیر گیا۔

ویری گوڈ شان اور میری غیر موجودگی میں کوشش کرنا کہ سمیع سے ذرا" دور ہی رہنا وہ اپنا گہرا اثر چھوڑتا جا رہا ہے تم پر! پہلے سہیر کو اس سے اچھا کوئی لگتا نہیں تھا اب تم اس کے گن گاتے رہتے ہو مجھے لگتا ہے کہ تم اس کے رنگ میں ڈھل رہے ہو۔" ساحر نے سڑک پر نظریں جمائے کہا تھا جس پر شان نے مسکرا کر ساحر کی جانب دیکھا۔

سر میری ماں کہتی ہے کہ میں آپ کے رنگ میں رنگ چکا ہوں اور اب" کوئی رنگ مجھ پر اثر نہیں کرے گا۔" شان نے آنکھوں میں شرارت لیے بظاہر سنجیدگی سے کہا۔

اور میرا کون سا رنگ دیکھا یا ہے تم نے اپنی ماں کو؟"ساحر نے مسکراتی" نظر شان ہر ٹکا کر پوچھا۔

سر آپ کا تو ہر رنگ دیکھا ہے میری ماں نے گھر جاتا ہوں تو میرے پاس" ایک ہی موضوع گفتگو ہوتا ہے وہ ہیں آپ اور یقین جانیں میں بہت مس کرنے والا ہوں آپ کو۔"شان نے ساحر کے ساتھ اپنی وابستگی کو دلچسپ انداز میں بیان کیا تھا۔

پھر تو تمھاری شادی کر کے تمھیں کوئی دوسرا موضوع گفتگو اور" مصروفیت دے دینی چاہیے۔"ساحر نے شان کی باتیں انجوائے کرتے ہوئے کہا۔

سر شادی ہو بھی گئی آپ کے لیے میرا عشق کم نہیں ہو گا۔میری بیوی" آپ سے شدید قسم کے حسد کا شکار ہونے والی ہے۔"شان نے مسکرا کر ساحر کی جانب دیکھتے کہا تھا جس پر ساحر لاجواب سا ہوتا باہر دیکھنے لگا۔

سر آپ شادی کر لیں شاید پھر مجھے کچھ شرم آجائے اور میں آپ کا پیچھا"
چھوڑ دوں۔"ساحر کی جانب سے جواب کا انتظار کرتے رہنے کے بعد شان
نے ڈرتے ڈرتے کہا جس پر ساحر نے پھر کوئی جواب ناں دیا۔اور شان اس
کی جانب سے مایوس ہوتا سڑک کی جانب متوجہ ہوا تھا جب ساحر کی گھمبیر
آواز اس کے کانوں میں پڑی تھی۔
کچھ چیزیں انسان کی قسمت میں نہیں ہوتی شان!"ساحر نے گہرا سانس"
لے کر کہنا شروع کیا۔۔۔۔
"جیسے میری قسمت میں شادی کرنا اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔"
ساحر چند لمحے رکا اور گہری نظروں سے شان کو دیکھ کر اسے سٹپٹانے پر مجبور
کر گیا۔
اور کیا سر؟"شان نے اسے مخاطب کر کے خود پر سے اس کی نظروں کا"
ارتکاز توڑنا چاہا۔

اور تمھاری قسمت میں شرم آنا۔۔۔۔۔"ساحر نے سنجیدہ تاثرات کے ساتھ کہا تھا مگر اس کی آنکھوں میں چھپی مسکراہٹ شان دیکھ چکا تھا۔

صرف آپ کے کہنے پر یہ بات تسلیم کر رہا ہوں سر!"شان نے بھی شرارت سے کہا۔ باقی کا پورا راستہ ایسے ہی ہلکی پھلکی باتوں میں گزر گیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ایسا ہی تو ہوتا ہے ناں تمھارے ناولز میں۔۔۔۔۔لڑکیوں کو پیار محبت" کے نام ہے بے وقوف بنایا جاتا ہے تو سمجھو آج تم بھی بے وقوف۔۔۔۔۔"عمار کی بات منہ میں ہی رہی جب ایمان سر تھامے لہرا کر بیڈ پر گری تھی۔۔۔۔۔۔وہ جو ایمان کی غیر ہوتی حالت دیکھتا

مزے سے کہہ رہا تھا اگلے ہی پل اس کا دل کسی نے مٹھی میں جھکڑا۔وہ لپک کر فوراً بیڈ پر ایمان کے قریب آتا اس کے گال تھپکنے لگا۔

"!ایمان ایمان آنکھیں کھولو کیا ہوا ہے تمھیں؟ایمان۔۔۔۔۔"

ایمان کو بے ہوش دیکھ کر عمار کے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے۔وہ سجا سنورا روپ اس وقت بیڈ پر بے سدھ پڑا عمار کے چودہ تبک روشن کر چکا تھا۔

اوو گاڈ یہ کیا کر دیا میں نے۔۔۔ایمان آنکھیں کھولو یار مزاق کر رہا تھا" پلیز اب کم سے کم اس حالت میں تمھیں ہاسپٹل لے جا کر میں اپنا مزاق نہیں بنوا سکتا اٹھ جاؤ یار!"عمار جو ایمان کو ستانے کے ارادے سے یہ سب کر رہا تھا اس کا مزاق تو اس کے گلے میں ہڈی کے جیسے اٹک گیا۔

ایمان۔۔۔۔میری جان اٹھو ناں مزاق کر رہا تھا میں۔۔۔۔ویسے تو بڑی" تیس مار خان بنتی کو اتنا سا مزاق نہیں برداشت ہوا تم سے۔۔۔۔۔"عمار کا لہجہ منت آمیز تھا۔بیڈ پر چڑھتا ایمان کا سر اٹھا کر اپنی گود میں رکھ کر وہ اس کے ماتھے سے ٹکہ ہٹا چکا تھا۔

کیاہو گیاہے یار ایمان؟"اب کی بار عمار نے ایمان کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے روہانسا لہجے میں کہا۔

مجھے تمھاری بے وفائی پر شاک لگا ہے۔"ایمان نے نقاہت زدہ آواز میں" کہا۔

واٹ؟"عمار چڑ کر ایمان کا سر اپنی گود سے ہٹاتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔جب" ایمان نے ایک آنکھ میچے دوسری آنکھ کھول کر شرارت سے عمار کو دیکھا تھا جو ایمان کی شرارت سمجھتا خفا خفا سا بیڈ کے پاس کمر پر دونوں ہاتھ ٹکائے کھڑا غصیلی نظروں سے اپنی نئی نویلی دلہن کی نوٹنکی کو دیکھ رہا تھا۔جواب اٹھ کر بیٹھتے اپنے ناٹک کی کامیابی پر خود کو داد و تحسین سے نواز رہی تھی۔

کیاہوا مسٹر نکل گئی ساری اداکاری؟تم اگر دو چار فلمیں دیکھ کر میرے" ساتھ پرینک کرنے کی ناکام کوشش کر سکتے ہو تو جناب میں نے بھی دنیا جہاں کے ناولز چھان مارے ہیں۔تم جیسے اناڑی ایکٹرز کو میں چٹکیوں میں

پرکھ لیتی ہوں۔ایمان نے تنک کر چٹکی بجاتے عمار کے برابر کھڑے ہوتے کہاتو وہ گردن سہلاتا اچھاخاصہ شرمندہ ہوا تھا۔

ویسے بڑاہی کوئی گھٹیامزاق تھابائے گاڈ!پہلے تومیں تھوڑی ڈرگئی تھی"

مگرجب آپ جناب ڈریسنگ روم گئے تھے ناں تومیں نے اپنی فرمائش کے پورے ہونے کی تصدیق کے لیے یہ سائڈدراز کھولا تھاجس میں میری خواہش کے عین مطابق میری منہ دیکھائی کا گفٹ پڑا تھا۔میں سمجھ گئی کہ صاحب بہادر پر بھی میرا اثر ہو گیاہے اور جناب کے اندر کا اداکاری کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا باہر آنے کو بے تاب ہے۔"ایمان زبان کی بریکیں فیل کرتی شروع ہو چکی تھی۔

بہت بڑی فلم ہو تم ایمان۔"عمار نے مصنوعی ناراضگی سے کہا۔"

جی اور تم ایک فلاپ فلم!"ایمان نے جلادینے والی مسکراہٹ کے ساتھ" اسے ٹھینگادیکھایا تھا۔

ویسے اگر تم فرش پر گر کہ مجھے سلامی پیش کر کے مجھے ہنسنے پر مجبور نا کرتی" تو خدا کی قسم آج تو تمھیں میں نے ڈراڈرا کر مارنا تھا۔"عمار نے پینترا بدل کر ایمان کو زید کرنا چاہا جس پر ایمان نے ایک سلگتی نگاہ اس پر ڈالی تھی۔

رتی برابر شرم نہیں ہے تم میں عمار نئی نویلی دلہن کو کوئی ایسے پریشان" کرتا ہے؟"ایمان نے ماتھے پر بل ڈالے کڑے تیور لئے پوچھا۔

نہیں نئی نویلی دلہنوں کو پریشان کرنے کے اور بھی بڑے طریقے ہوتے" ہیں۔"عمار نے اب کی بار مسکراہٹ ضبط کرتے ذو معنی انداز میں ایمان کی آنکھوں میں دیکھتے کہا جس پر ایمان اس کی بات کا مطلب سمجھتے نظریں چرا گئی رخساروں پر چھائی سرخی کو چھپانے کو وہ رخ پلٹ گئی۔

اب ایسی اوچھی باتیں کرتے رہو گے یا اتنا فضول مزاخ کرنے پر معافی" بھی مانگو گے۔"دوسری جانب رخ پھیرتے سوال کیا گیا۔

معافی بھی مانگوں گا اور رات بھر تمھاری شان میں قصیدے بھی پڑھوں"
گا بس یہ ناراضگی ختم کرو۔"اب کی بار عمار نے پیچھے سے اسے بازوؤں سے
تھامتے اس کے کندھے پر ٹھوڑی ٹکاتے کہا۔
اور اگر میں تمھارا مزاق نا سمجھ پاتی پھر کیا کرتے؟"اب کی بار ایمان نے"
سیریس تاثرات کے ساتھ سوال کیا۔
یار میں تو بس تمھارے ناولز والے شوق پورے کرنے کے چکر میں تھا"
ویسے فکر مت کرو آپ کو منانے کے سارے طریقے میرے پاس موجود
ہیں۔انڈر اسٹیمیٹ مت کریں میڈم!"عمار نے سائڈ ٹیبل کی دراز سے
ایمان کی منہ دیکھائی کا تحفہ نکالا اور ایمان کے آگے ہاتھ پھیلاتے چہک کر
کہا جس پر ایمان مسکرادی اور ہاتھ عمار کے ہاتھ میں دے دیا۔عمار نے ایک
نفیس سا گولڈ بریسلٹ ایمان کی کلائی میں پہنایا اور ہاتھ کی پشت پر اپنا لمس
چھوڑا۔ایمان نے محبت پاش نظروں سے عمار کی جانب دیکھا تھا جو پیار
بھری نظروں سے ایمان کے خوبصورت سے سنورے سراپے کو نہار رہا

تھا۔ایک نئی زندگی کا آغاز ہو چکا تھا اور ایک دوسرے کی سنگت میں انھوں نے آنے والی زندگی نہایت ہی پر سکون اور مطمئن گزرنے کی دعا کی تھی۔

اگلے روز صبح ہی صبح مشعل اٹھ کر سلیمان صاحب کے انتظار میں ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھی تھی گزشتہ روز اس نے سلیمان صاحب کو دبئی کے لیے تو منا لیا تھا مگر اسے ڈر تھا کہ کہیں ہاجرہ بیگم نے سلیمان صاحب کا ارادہ بدلوا نا دیا ہو۔وہ ٹیبل پر بیٹھی بار بار گھڑی پر نظریں گھما رہی تھی۔ہاتھ میں پکڑا چائے کا کپ تقریباً ٹھنڈا پر چکا تھا۔آفس کے لیے تیار موحد ناشتہ کرتے معنی خیز نظروں سے مشعل کو دیکھے جا رہا تھا۔وہ مشعل کے اضطراب سے اچھے سے واقف تھا۔

سلیمان صاحب ناشتے کے لیے آئے تو سامنے ہی مشعل کو اپنا منتظر پایا تھا جو سوالیہ نظروں سے باپ کو دیکھ رہی تھی۔

"بابا آپ نے کہا تھا ہم صبح بات کریں گے۔" مشعل نے باپ کے آتے ہی کہا تھا۔

"مشعل کوئی فضول بات نہیں ناشتہ کرنے دو بابا کو۔" ہاجرہ نے مشعل کو ڈپٹتے ہوئے کہا۔

"مشعل نے رونی صورت بنا کر باپ کی جانب دیکھا جنھوں نے اشارہ کرتے بیوی کو خاموش رہنے کو کہا تھا تو موحد دلچسپی سے ماں باپ کے نظروں کے تبادلوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"مشعل میں آفس جا رہا ہوں۔ فواد سر سے چھٹی کی بات کروں گا اگر چھٹی مل گئی تو۔۔۔۔"

اگر نہیں بابا میں فواد سر سے خود بات کر لوں گی وہ انکار نہیں کریں"
گے۔" مشعل نے پر جوش ہوتے کہا تو ہاجرہ بیگم نے ایک کھولتی ہوئی نگاہ
بیٹی اور شوہر پر ڈالی۔

سلیمان صاحب ناشتہ کر کے میری بات سنتے جایئے گا۔" ہاجرہ کہہ کر"
کمرے کی جانب بڑھی تھی اور چند قدم کے بعد پلٹی تھیں۔

اکیلے آیئے گا۔" ہاجرہ نے تنبیہی نگاہوں سے مشعل کو دیکھا تھا۔"
جائیں بابا حاضری لگی ہے آپ کی۔" موحد نے شرارت سے کہا اور واپس"
اپنے ناشتے کی جانب متوجہ ہو گیا اور ساتھ ہی ساتھ مشعل کو نوٹ کرتا رہا
جو سلیمان صاحب کے کمرے کے دروازے پر نظریں جمائے بیٹھی تھی۔

کیاہواہے ہاجرہ بیگم !"کمرے میں آتے ہی سلیمان صاحب نے غصے سے "
لال ہوتی بیوی سے سوال کیا۔
آپ سچ میں مشعل کو دبئ لے کے جانے کا سوچ رہے ہیں۔"ہاجرہ کے "
سوال پر سلیمان صاحب نے کچھ دیر خاموشی سے بیوی کو دیکھا اور پھر
اثبات میں سر ہلا دیا۔
یہ کیا بات ہوئی بھلا؟"ہاجرہ نے استفامیہ نظروں سے شوہر کو دیکھا۔"
میں کیا کروں ہاجرہ مجھے مشعل کو انکار کرنا کبھی آیا ہی نہیں اور پھر اگر یہ "
چیز اسے زندگی کی جانب واپس لا سکتی ہے تو ایسے ہی سہی۔میں اسے دبئ
لے کر جاؤں گا۔"سلیمان صاحب نے اپنے ارادے کا اظہار کیا۔
سلیمان صاحب بچوں کی ہر ضد پوری نہیں کی جاتی۔"ہاجرہ نے احتجاج"
کرنا چاہا۔
بے شک مگر شاید آپ نے دیکھا نہیں کہ گزشتہ ایک روز سے پرانی"
ضدی مشعل اور سخت شیر کی نگاہ رکھنے والی ہاجرہ بیگم جیسے زندہ ہو گئی ہیں

اوراب آپ بتائیں میں ان دونوں کو واپس کھونا نہیں چاہتا۔" سلیمان صاحب نے بظاہر شرارت سے کہا مگران کی آنکھوں میں سنجیدگی تھی جس کے ہاجرہ بیگم کو خاموش کروادیا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر گزشتہ رات تقریباً تین گھنٹے کی فلائیٹ کے بعد دبئی پہنچا تھااور ائیر پورٹ سے ٹیکسی لیتادبئی اپنے پینٹ ہاؤس چلا گیا تھا۔ارادہ کچھ دیر آرام کر کے صبح اپنے کام سے نکلنا تھا۔ گزشتہ روز مسلسل کام اور پھر فلائیٹ کی وجہ سے وہ آرام نہیں کر پایا تھااوراب صبح چار بجے کا سویادن کے گیارہ بجے اس

کی آنکھ کھلی تھی۔وہ فریش ہوتا نیچے آیا تھا تو پینٹ ہاؤس کا ملازم اس کے انتظار میں بیٹھا تھا جیسے وہ پہلے ہی اپنی آمد کی اطلاع دے چکا تھا۔

البرٹ ایک پاکستانی کرسچن تھا جو ابر ہیم آفندی کے زمانے سے ان کے ساتھ کام کر رہا تھا۔پہلے بھی وہ ابر ہیم آفندی کے ساتھ مختلف ممالک میں رہ چکا تھا اور اب ساحر نے اسے مکمل طور پر اپنے پینٹ ہاؤس کی دیکھ بھال کے لیے رکھ لیا تھا۔اور اس کی بیوی اور بچوں کو بھی آفندیز نے دبئی میں سفٹ کروا دیا تھا۔

ویری گوڈ مارننگ سر!"البرٹ نے ساحر کو دیکھتے پر جوش انداز میں صبح کا" سلام کیا۔

گوڈ مارننگ البرٹ ہاؤ آر یو؟"ساحر نے جواباً ارد گرد نظریں ڈوراتے کہا۔"

"آئی ایم فائن سر!آپ کا بریک فاسٹ۔۔۔۔۔"

جسٹ برنگ می اے کافی۔"ساحر نے اس کی بات کاٹتے کہا اور خود باہر" کی جانب چلا آیا۔

سامنے ہی کچھ فاصلے پر دبئ کی بلند ترین اور فلک بوس عمارت برج خلیفہ " بڑی شان سے کھڑی اس بلند و بالا عمارت اور اس پر بنے اس پینٹ ہاؤس کا جیسے منہ چڑا رہی تھی۔اور نیچے موجود شہر اور آبادی میں کہیں وہ شخص بھی موجود تھا جس کی تلاش میں ساحر یہاں آیا تھا مگر اس بھاگتے ڈورتے شہر میں کسی ایک انسان کو فقط نام اور شکل کی بنا پر تلاش کرنا اتنا آسان نہیں تھا۔وہ انھی سوچوں میں مگن تھا جب البرٹ نے اسے بلیک کافی پیش کی۔ تھینک یو البرٹ !" نظریں غیر مرئی نقط پر ٹکائے ساحر نے کہا تھا اور بلیک " کافی کے کڑوے گھونٹ اپنے اندر اتارتا وہ یہی سوچ رہا تھا کہ اسے اپنا کام کہاں سے شروع کرنا تھا۔دبئ آنے سے قبل سمیع نے جو انفارمیشن دی تھی اس کے مطابق رستم دبئ میں مقیم ایک پاکستانی بزنس مین کے ساتھ کام کرتا تھا۔دنیا کی نظر میں وہ اس بزنس مین کا مینیجر تھا ہے مگر اس کی حقیقت اصل میں کچھ اور تھی۔

وہ شخص ایک بار پھر مشعل کو کال کرنے کی کوشش کر رہا تھا جو اٹھائی نہیں گئی تھی۔ تین چار کوششوں کے بعد تھک کر مشعل کے نام ایک پیغام چھوڑتا وہ فون آف کرنے والا تھا جب مشعل کی جانب سے آنے والا جواب اسے حیران کر گیا تھا جو اس کے مشعل سے اس کے فیصلے کے بارے میں پوچھنے جانے والے سوال کا جواب تھا۔

"اگر میں دبئی آتی ہوں تو مجھے کیا کرنا ہو گا؟"

کچھ نہیں۔۔۔۔۔ تمھارے دبئی آنے نا آنے سے نا تو مجھے فایدہ۔ ہو گا نا" نقصان! جو کرو گی اس کا فایدہ بھی تمھیں ہی ہو گا۔" دوبارہ میسج ٹائپ کر کے بھیجنے کے بعد وہ مسکرا کر سر نفی میں ہلانے لگا۔

اگر میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہوں تو تم سوچ بھی نہیں سکتی کہ "
"کتنا فایدہ ہو گا مجھے بھی اور۔۔۔۔۔۔۔

میسج ٹون نے اسے سوچوں سے باہر پٹخا۔

میری مدد وہ بھی بلاوجہ ! قابل قبول بات نہیں ہے۔"اسے مشعل سے "
ایسے جواب کی توقع نا تھی۔

ٹھیک ہے تمھاری مرضی۔اگر آنے کا فیصلہ کر لیتی ہو تو اسی نمبر پر میسج"
چھوڑ دینا اس کے بعد میں جواب نہیں دوں گا۔آگے کی بات تمھارے
"فیصلے پر منحصر ہے۔

آخری میسج کرتا وہ فون آف کر کے سم نکالنے لگا مگر اس نمبر کو وہ باقی
نمبروں کی طرح ضائع نہیں کر سکتا تھا۔

کیونکہ اگر مشعل دبئی آتی ہے تو وہ اسی نمبر پر رابطہ کرے گی اس لیے
فلحال مشعل سے رابطے کے لیے اسے یہی نمبر ذیر استعمال رکھنا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سلیمان صاحب نے فواد سے بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور اسی سلسلے میں وہ اس کے آفس آئے تھے اور چھٹی کی بات کرتے انھوں نے ساری بات فواد کے گوش گزار کر دی تھی۔ ساری بات سن کر فواد کچھ دیر چپ چاپ کنپٹی کھجاتا کچھ سوچتا رہا۔

ساحر سے کہا آپ نے اس بارے میں؟" فواد کے سوال پر سلیمان"

صاحب نے فقط نفی میں سر ہلایا تھا۔

مشعل کی ضد ہے ورنہ ساحر نے تو سب خود دیکھنے کو کہا تھا میں چاہ کر بھی"

مشعل کو منع نہیں کر پا رہا بہت وقت بعد میری وہ پرانی مشعل مجھے واپس

مل رہی ہے بس اسے کھونے سے ڈر لگتا ہے جانتا ہوں ایسے جا کر کچھ نہیں

ملے گا شاید مشکلات بڑھ جائیں بس ایک بار اسے دبئی لے جانا چاہتا ہوں

باقی اللہ مالک ہے۔" سلیمان صاحب کی بات پر فواد نے اپنے ٹیبل سے ایک کاغذ اور قلم لیتے اس پر کچھ لکھا اور پیپر سلیمان صاحب کی جانب بڑھا دیا۔

سلیمان صاحب آپ دبئ جائیں تو سیدھا اس ایڈریس پر پہنچ"

جائیں۔۔۔۔۔۔بلکہ میں کوشش کرتا ہوں آپ کے لیے گاڑی کا انتظام کر دوں جو آپ کو اس جگہ تک لے جائے گی۔" فواد نے کاغذ سلیمان صاحب کی جانب بڑھایا اور پھر کوئی خیال آنے پر کہا۔

اس کی ضرورت نہیں ہے مجھے بس چھٹی چاہیے۔" سلیمان صاحب نے" کاغذ پکڑنے سے توقف کیا۔

سلیمان صاحب اپنے میرے لیے ایک میری کمپنی کے ایک سینئر اور" قابل ایمپلائی سے کہیں زیادہ ہیں۔ میں آپ کی بہت عزت کرتا ہوں اور مشعل میرے لیے بہنوں کی طرح ہے سو میں آپ لوگوں کے لیے کر رہا ہوں مجھے کرنے دیں۔ آپ لوگ آرام سے جائیں انشاللہ اللہ کوئی نیک سبب کرے گا۔" فواد کے لہجے کی سچائی اور خلوص نے سلیمان صاحب کو

کچھ کہنے نہیں دیا تھا۔وہ شکریہ ادا کرتے ٹیبل پر اپنی منزل کا پتہ اٹھاتے باہر نکل آئے تھے اور فواد پر سوچ نظروں سے انھیں جاتا دیکھتا رہا اور ان کے نظروں سے اوجھل ہوتے ہی اس نے فون پر شان کا نمبر تلاش کر کے اس سے ساحر کے دیے گئے نمبرز کے سلسلے میں بات کرنے لگا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

رخصتی کے اگلے روز ایمان عمار کے ہمراہ رسم کے لیے مہکے آئی تھی جو ایمان کو چھوڑ کے واپس آنا چاہتا تھا کیونکہ گزشتہ آدھی رات ایمان نے عمار سے اس کی ماضی میں کی جانے والی غلطیوں کی معافیاں منگوانے اور باقی کی آدھی رات اپنے فیورٹ ہیروز کو ڈسکس کرتے گزاری تھی اور عمار جو کسی صورت بھی اپنی نیند قربان کرنا پسند نا کرتا تھا شادی کی پہلی رات ہی اسے اپنی نیند کی قربانی دینے پڑی تھی اور آنے والی زندگی نا جانے اس سے

کون کون سی قربانیاں مانگنے والی تھی۔وہ مصنوعی خود ترسی کا شکار ہوا ایمان سے خفا خفا سا اس کے ساتھ آیا تھا۔جس نے یہاں آتے ہی عمار کو مکمل اگنور کر کے اسے خوب تڑپایا تھا اور شادی والے دن ایمان کو اگنور کرنے کا ڈرامہ اسے کافی مہنگا پڑا تھا۔

یار کل کی بات پر اب ناراض ہونے کا کیا فایدہ جب کہ گزشتہ پوری رات" میں نے تمھارے اس دو نمبر ہیرو کی کہانی سن کر اپنی غلطی کی سزا بھگت لی تھی۔"عمار نے موقع پاتے ہی ایمان کو پھر جالیا تھا۔

عمار ڈئیر آپ جانتے ہیں کہ میرے ہیروز کو دو نمبر بولنے کی سزا کیا ہو" سکتی ہے آنے والی کئی راتیں تمھیں ایسے ہی معافیاں مانگتے ہوئے گزارنی پڑیں گی۔۔۔۔ابھی تو بس تم سے معافیاں منگوائی ہیں آگے میں کیا کیا کر سکتی ہو اس کا اندازہ نہیں ہے تمھیں۔"ایمان نے تنبیہی انداز میں کہا۔

اسے تو ساری دنیا حتیٰ کہ اس کی خود کی بیوی دو نمبر کہتی تھی میرا کیا قصور"!"عمار نے منمنا کر کہا۔

کوئی کچھ بھی کہہ لے مگر تم نہیں کہو گے۔"ایمان نے اسے گھورتے"
ہوئے کہا۔
اچھا نہیں کہہ رہا یار ناراضگی تو چھوڑ دو۔""عمار نے ہتھیار ڈالتے کہا۔"
ٹھیک ہے چھوڑ دی۔"ایمان نے احسان کرنے والے انداز میں شان بے"
نیازی سے کہا۔
کل سے تم نے مجھے جس سولی پر لٹکایا ہوا ہے نا ایمان اس کا بدلہ چکانے کو"
تیار رہنا۔"عمار نے اپنے طور پر ایمان کو کنفیوز کرنے کی کوشش کی تھی۔
بلکل اگر تب تک تم نے کوئی نیا بلنڈر کر کے مجھے مذید غصہ نا دلایا تو۔""
ایمان نے مشعل کو میسج ٹائپ کرتے کہا تھا۔
یار ایمان پہلی بیوی دیکھی کے جو شادی کے پہلے ہی روز شوہر کو اتنی"
شدت سے اگنور کرتی ہے۔"عمار نے ایمان کا ہاتھ تھامتے شکایت کی تھی۔
تو جو کل تم نے مجھے اگنور کیا؟ پہلا شوہر دیکھا ہے جو اتنی پیاری دلہن کو"
اگنور کرتا ہے۔"ایمان نے بھی جواباً شکایت کی۔

کل تو تم کہہ رہی تھی کہ تمھیں پرواہ نہیں تھی۔۔۔۔۔۔"عمار نے"
ایمان کو اپنے حصار میں لیتے کہا۔
ایسا ہو سکتا ہے عمار؟ میں مزاق کرتی رہتی ہوں پر تمھاری کہی گئی ایک"
ایک بات میرے دل و دماغ پر اثر کرتی ہے۔"ایمان نے اسے کے قرب
میں نروٹھے پن سے کہا۔
اور جو کل تم نے مزاق کیا تھا نا مجھے بہت برا لگا۔"رونی صورت بناتے"
ایمان نے ایک اور شکایت کی۔
یار اس کے لیے آدھی رات تک معافیاں مانگتا رہا ہوں اب یہ روٹھنا منانا"
چھوڑو اب آگے بڑھنے کا وقت ہے۔"عمار کے ذو معنی لہجے پر ایمان نے
اسے سینے پر ہاتھ رکھے خود کو اس کے حصار سے آزاد کروایا تھا۔
اسلام علیکم بابا!"ایمان کی بات پر عمار کرنٹ کھا کر پلٹا تھا تو دروازے پر"
کوئی نا تھا۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔"ایمان کی کھلکھلاتی ہنسی نے عمار کو مسکرانے پر مجبور" کیا تھا۔

کوئی حال نہیں ہے تمھارا ایمان۔۔۔۔"عمار نے حجل ہوتے کہا اسی" وقت باہر سے مشعل کی آواز آئی جو ایمان سے ملنے یہاں آئی تھی اور آتے ہی ان دونوں کی باتیں ایسی شروع ہوئی تھیں کہ عمار بیچارا سب بھولتا خود کو ان کے کباب میں ہڈی سمجھتا وہاں سے چلا گیا تھا۔

ایمان کے گرنے کی کہانی سن کر تو مشعل کا ہنس ہنس کر برا حال ہو تھا آج وہ عرصے بعد ایسے کھل کر ہنسی تھی کہ ہنستے ہنستے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔اور ایمان برا منانے کے بجائے مشعل کو ہنستا دیکھ کر خوش ہوئی تھی۔

ایمان کی کہانی ختم ہوئی تو مشعل نے اسے اپنی کہانی سنا ڈالی اور یہ بھی بتایا کہ وہ کل صبح دبئی جانے والی ہے بابا کے ساتھ۔ایمان کو تو یہ سب ٹھیک نہیں

لگا تھا مگر مشعل کی خوشی کو دیکھتے اس نے کوئی بات نا کی تھی۔دن بھر اس کے ساتھ گزارنے کے بعد وہ شام میں اپنے گھر لوٹ آئی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر ناشتے کے بعد بارہ بجے نکلا تھا اور دبئ میں مقیم اپنے سبھی قابل بھروسہ جاننے والوں سے رابطہ کر کے رستم کی انفارمیشن حاصل کرنے کو کہا تھا خود اسے آج رات سنگاپور جانا تھا۔ مگر صبح سے شام ہو رہی تھی مگر اسے رستم کی کوئی خبر نا ملی تھی۔ سمیع سے بھی مذید کوئی انفارمیشن نا ملی تھی اور نا ہی شان اس کالر کو ابھی تک ٹریس کر پایا تھا۔وہ شدید قسم کی الجھن اور کوفت کا شکار ہوا تھا اس کے کام میں آنے والی یہ رکاوٹ اسے الجھا رہی تھی مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ آنے والے چند دن اس کی زندگی میں کیا بھونچال

لانے والے تھے۔سہیر کے جانے کے بعد اب جا کر جو تھوڑا بہت ٹھہراؤ اس کی زندگی میں آیا تھا وہ پھر سے ایک طوفان میں بدل جائے گا۔اب دیکھنا یہ تھا کہ ساحر کیا اس طوفان سے خود کو نکال پائے گا یا نہیں۔

پورا دن رستم کی تلاش میں ضائع کرنے کے بعد وہ اپنے پینٹ ہاؤس میں واپس آیا تھا اور اب اسے آج رات سنگاپور جانا تھا۔

سات گھنٹے کی فلائیٹ سے ساحر دبئی سے سنگاپور پہنچا تھا۔ائیر پورٹ سے وہ اپنے لیے بک کئے گئے ہوٹل کی گاڑی میں ہوٹل پہنچا تھا۔ایڈرین جان نے اسے اپنے پاس رکنے کی دعوت دی تھی جیسے اس نے بہت سہولت سے منع

کر دیا۔کچھ دیر آرام کرنے کے بعد وہ اپنے ایک مقامی دوست سے ملنے چلا گیا تھا کچھ وقت اس کے ساتھ گزارنے کے بعد اسے آج رات ہونے والی ایڈرین جان کی اینیورسری پارٹی میں جانا تھا۔چونکہ سنگاپور کا وقت دبئ سے چار گھنٹے آگے تھا اس لیے ساحر کے پاس زیادہ وقت نا تھا۔

پارٹی ایڈرین جان کے پرائیویٹ ریزورٹ میں تھی۔وہ پارٹی کے وقت پر وہاں پہنچا تھا تو وہ ایک پرائیویٹ طرز کی پارٹی تھی جس میں چند قریبی لوگوں کے علاؤہ زیادہ لوگ نا تھے۔

"Hello Mr Affandi so good to see you !"

کویتا نے حسب عادت ساحر کو بھرپور توجہ دی تھی۔

"I am good thankyou !"

۔ساحر نے پروفیشنل انداز میں جواب دیا تھا۔

" Where is our wonder woman?"

کویتا نے مشعل کی بابت پوچھا تھا۔

"She wanted to come but could not be-
cause of some busy schedule."

ساحر نے صاف جھوٹ بولا تھا کیونکہ اس کے علاوہ کوئی اور چارہ نا تھا۔
کویتا کو کافی اعتراض اور مایوسی ہوئی تھی مگر وہ کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی۔"

ایڈرین جان نے ساحر کو اپنے سرکل کے لوگوں سے انٹروڈیوز کروایا تھا
جن میں سے چند سے ساحر پہلے بھی واقف تھا۔اس کے بعد نہایت
پرسکون ماحول میں کانٹریکٹ سائن کیا گیا تھا اور کافی وقت پارٹی میں
گزارنے کے بعد ساحر ہوٹل لوٹا تھا۔کل کی نسبت آج کا دن ساحر کے لیے
پرسکون گزرا تھا مگر وہ جانتا نہیں تھا کہ آنے والا دن اس کے لیے غیر یقینی
ہونے والا ہے۔

مشعل ماں اور بھائی سے ملتی باپ کے ہمراہ دبئ کے لیے روانہ ہوئی تھی۔ ہاجرہ بیگم کی ڈھیر ساری نصیحتوں کے زیر اثر اس نے باپ کی ہر بات ماننے کا عہد کیا تھا اور دبئ کے لیے روانہ ہو گئی تھی فلائیٹ سے پہلے اس نے اس نمبر پر دبئ جانے کا پیغام بھیج دیا تھا۔ تین ساڑھے تین گھنٹے کی فلائیٹ کے بعد وہ دبئ انٹر نیشنل ائیر پورٹ پر اتری تھی جو دنیا کے خوبصورت ترین ہونے کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی مسافروں کی آمد و رفت کے لحاظ سے دنیا کا مصروف ترین ہوائی اڈہ ہے اور مسافروں کی آمد و رفت کے لحاظ سے دنیا کا انیسواں مصروف ترین ہوائی اڈہ بھی مانا جاتا ہے۔ مشعل کا یہ پہلا انٹر نیشنل سفر تھا اس لیے وہ دلچسپی سے ارد گرد دیکھتی اپنے باپ کے ہمراہ آگے بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ پہلی والی لاابالی سی مشعل ہوتی تو شاید اس وقت وہاں موجود ایک ایک چیز کی تصویر اپنے فون میں اتار رہی ہوتی۔

سامان لے کر وہ جیسے ہی باہر پہنچے ایک آدمی سلیمان صاحب کے نام کا کارڈ پکڑے کھڑا تھا جس پر مشعل کو حیرت ہوئی اس آدمی نے اپنا تعارف کروانے کے بعد بتایا کہ اسے فواد نے انھیں ریسیو کر کے منزل تک پہنچانے کا کام سونپا تھا۔

وہ دونوں اس ٹیکسی والے کے ہمراہ فواد کے دیئے گئے پتے کی جانب بڑھ رہے تھے۔ گاڑی میں بیٹھتے کی مشعل نے پھر سے اسی نمبر پر میسج کر کے اپنے دبئ پہنچنے کی اطلاع بھی دی تھی مگر ہنوز کوئی جواب نا آیا تھا۔ شاید وہ اسے بس دبئ پہنچانا چاہتا تھا۔ جہاں وہ پہنچ تو گئ تھی مگر آگے اسے کیا کرنا تھا وہ کچھ نہیں جانتی تھی۔

وہ لوگ مطلوبہ علاقے میں پہنچے تو ارد گرد بلند و بالا عمارتوں کو دیکھتے مشعل کو عجیب گھٹن ہوئی تھی۔

سر یہ رہی آپ کی منزل!" ایک پچاس منزلہ عمارت کی جانب اشارہ" کرتے اس آدمی نے کہا تھا۔ جب سلیمان صاحب اور مشعل نے عجیب

نظروں سے اس عمارت کو دیکھا تھا۔"آپ لوگ آئیں میں آپ کو اوپر تک چھوڑ آؤں۔"اس آدمی نے ان کا سامان نکالتے ہوئے کہا تھا۔وہ لوگ آگے پیچھے چلتے اس شخص کے ساتھ لفٹ میں داخل ہوئے تھے چند بٹن دباتا وہ آدمی خاموشی سے کھڑا ہو گیا۔چند منزلیں طے کرنے کے بعد لفٹ رکی تھی مشعل کو لگا کہ ان کی منزل آگئی ہے مگر اس آدمی کو ساکت دیکھ کر وہ سمجھ گئی کہ یہ ان کی منزل نہیں۔چند لوگ لفٹ میں داخل ہوئے اور اس کے بعد متعدد بار لفٹ روکتی اور چلتی رہی لوگ لفٹ میں آتے اور نکلتے رہے مگر مشعل کا انتظار اتنی جلدی ختم نا ہوا تھا۔

بابا یہ فواد سر نے ہمیں کتنے اوپر پہنچانے کا ارادہ کیا ہے؟"مشعل نے باپ کے کان میں سرگوشی کی تھی۔لفٹ میں نظر آتے ہندسے لفٹ کے پینتیس فلور پر ہونے کی آگاہی دے رہا تھا۔

اور کتنا اوپر جانا ہے؟"سلیمان صاحب نے اس آدمی کو مخاطب کیا تھا۔"

جی ٹاپ فلور پر!" اس آدمی کے جواب پر مشعل کے چہرے کے زاویے "
بگڑے تھے۔ اسے ہمیشہ سے پینٹ ہاؤس کا شوق تھا مگر پاکستان کے پینٹ
ہاؤس اور دبئی کے پینٹ ہاؤس میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ بلآخر چند صبر آزما
لمحوں کے بعد لفٹ رکی تھی اور وہ آدمی ان کا سامان گھسیٹتا باہر نکلا تھا۔ اس
کے ہمراہ وہ لوگ اپنی منزل پر پہنچے تھے جو اس عمارت کے اوپر بنا یہ پینٹ
ہاؤس تھا۔ مشعل تو اس پینٹ ہاؤس کی خوبصورتی میں کھو سی گئی تھی۔ اس
نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ وہ ایسی کسی جگہ پر آئے گی۔ سلیمان صاحب بھی نا
سمجھی سے اس جگہ کو دیکھ رہے تھے۔ وہ آدمی انھیں وہاں چھوڑتا الوداع
کرتا چلا گیا تھا۔ اسی وقت فواد کی کال سلیمان صاحب کے نمبر پر آئی تھی۔

"! ہیلو"

پہنچ گئے آپ لوگ ٹھیک سے۔" فواد نے فوراً پوچھا تھا۔"

جی پہنچ گئے مگر یہ پینٹ ہاؤس کس کا ہے؟" سلیمان صاحب نے الجھن" بھرے لہجے میں پوچھا تھا اسے وقت اندر سے ایک شخص ان کی جانب آیا تھا جو شاید ان کی آمد سے واقف تھا۔

ویلکم ٹو دبئی سر! ویلکم میم۔" وہ آدمی پروفیشنل انداز میں کہتا ان کا سامان" لیے اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔

سلیمان صاحب یہ پینٹ ہاؤس آفندیز کا ہے۔ میں نے پہلے نہیں بتایا" کیونکہ آپ یہاں آنے سے انکار کر دیتے۔" فواد کی بات پر سلیمان صاحب لب بھینچ کر رہ گئے۔

آئی نو آپ کو عجیب سا لگے گا مگر ایسے ہوٹلز میں رہنا مجھے مناسب نہیں لگا" بس اس لیے میں نے آپ لوگوں کو یہاں بھجوا دیا ہے۔" فواد نے بات جاری رکھی۔

ساحر جانتا ہے ہمارے یہاں آنے کے بارے میں؟" سلیمان صاحب کی "
بات پر مشعل کے کان کھڑے ہوئے تھے جب نظر اندر لگے سہیر اور
ساحر کے ایک پورٹریٹ پر پڑی تو مشعل کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔
مطلب وہ پینٹ ہاؤس ساحر کا تھا اور اس کے منع کرنے کے باوجود وہ نا
صرف دبئ آئی تھی بلکہ ساحر کے ہی پینٹ ہاؤس میں آئی تھی۔
یااللہ کیوں بار بار وہ شخص میرے راستے میں آتا ہے؟" مشعل نے دل ہی "
دل میں اللہ سے شکوہ کیا تھا۔ سلیمان صاحب بھی فون بند کرتے مشعل کی
جانب متوجہ ہوئے تھے۔
بابا ہمیں یہاں نہیں رہنا چلیں یہاں سے۔" مشعل نے منت بھرے "
لہجے میں کہا۔
کہاں جا سکتے ہیں فواد نے کہا ہے تو وہ اب تک ساحر کو بتا چکا ہو گا۔اب "
ایسے جانے کی کوئی تک نہیں بنتی" سلیمان صاحب نے پیشانی مسلتے کہا۔

سر میم اپ لوگ آئیں ناں بیٹھیں میں آپ کے لیے کچھ لے کر آتا" ہوں۔"البرٹ کو سمیع کی جانب سے خاص ہدایت ہوئی تھی کہ آنے والے مہمان سہیر سر کی فیملی ہے اس لیے البرٹ ان کے سامنے بچھا چلا جا رہا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ایڈرین جان کی پارٹی کے بعد وہ ہوٹل میں تھا کچھ دیر بعد اسے دبئ کی فلائیٹ لینی تھی۔وہ بیڈ پر لیٹا سیلنگ پر نظریں گاڑے اپنا آگے کا پلان سوچ رہا تھا جب سمیع کی کال نے اس کی سوچوں میں رکاوٹ ڈالی تھی اور اسے ہوش کی دنیا سے روشناس کیا۔

ویسے ہی لیٹے لیٹے اس نے فون کان سے لگایا تھا۔

بولو سمیع!"ساحر نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔"

سر وہ رستم کا پتہ چل گیا ہے۔"سمیع کی بات پر ساحر کرنٹ کھا کر اٹھا تھا۔"

کیا؟"ساحر نے جلد سے جلد ساری خبر سننا چاہی۔"

سر ابھی پتہ چلا ہے پرسوں کوئی پارٹی ہے اور وہاں وہ شخص جانے والا"

ہے۔باقی ڈیٹیلز میں آپ کو میسج کرتا ہوں۔"ریسیور سے سمیع کی پرجوش

آواز ابھری تھی۔

اوکے سمیع ویری گوڈ میں بھی کچھ دیر میں دبئ کے لیے نکلتا ہوں۔"وہ"

سمیع سے بات کر رہا تھا جب اس کے فون پر فواد کی کال آنے لگی تھی سمیع کو

ساری ڈیٹیلز جلد دینے کا کہہ کر اس نے سمیع کی کال بند کرتے فواد کی کال

"پک کی تھی۔

ہاں فواد کیسے ہو؟"ساحر نے واپس بستر پر گرنے کے انداز میں لیٹتے"

پوچھا۔

میں ٹھیک ہوں اوکے لسن ٹومی کیئر فلی! سلیمان صاحب کو کوئی کام تھا"
دبئ میں تو میں نے انھیں تمھارے پینٹ ہاؤس بھیج دیا ہے آئی ہوپ کوئی
مسلہ نہیں ہو گا۔"فواد نے فوراً سے ساری بات اس انداز میں بتائی تھی کہ
وہ کچھ کہنے کے قابل نہیں رہا البتہ سلیمان صاحب کے دبئ ہونے کی بات
پر وہ ٹھٹکا ضرور تھا۔

وہ اچانک دبئ؟"ساحر نے متجسس لہجے میں پوچھا"

زیادہ ڈیٹیلز تو نہیں پتہ بس کہہ رہے تھے کوئی پرسنل کام ہے اینی وے"
میں نے سوچا تمھیں بتا دوں وہ پہنچ گئے ہوں گے۔ڈرائیور وغیرہ کا انتظام
میں نے کروا دیا تھا اور البرٹ کو بھی ان کی آمد کی اطلاع دے دی تھی۔"
فواد نے کسی سوچ کے تحت اپنے ساری سچائی سے آگاہ ہونے کی بات نا بتائی
تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

پوری فلائیٹ میں وہ سوچوں میں گم رہا تھا کبھی رستم کی تلاش تو کبھی سلیمان صاحب کی دبئی آمد کے بارے میں سوچتا اسے اس بات کا یقین تھا کہ سلیمان صاحب کی آمد کی ایک وجہ مشعل ہے کیونکہ بیٹھے بیٹھائے سلیمان صاحب کو دبئی کون سا کام پڑھ سکتا تھا۔

دبئی واپس آنے سے قبل ہی اس نے اپنے لیے گاڑی منگوالی تھی جو ائیر پورٹ کی پارکنگ میں موجود تھی۔ذہنی اور جسمانی تھکاوٹ کو پس پست ڈالتا وہ جیسے ہی دبئی پہنچا تھا وہاں سے وہ سمیع کے بتائی ہوئی انفارمیشن کی تصدیق کے لیے اس کے بتائے گئے ایڈریس پر پہنچا جو ایک ہوٹل تھا جس میں وہ لوگ نا صرف رہائش پزیر تھے بلکہ وہیں ان کی کوئی بہت بڑی

پارٹی ہونے والی تھی جس میں بہت بڑے بڑے نام شامل ہونے والے تھے۔

وہ اپنے ایک مقامی دوست عمر کے ساتھ اس ہوٹل میں آیا تھا۔ ہوٹل کا مینیجر اس دوست کا جاننے والا تھا سو اس کی مدد سے وہ وہاں موجود لوگوں کی انفارمیشن لے سکتے تھے۔ ساحر نے رستم کی تصویر دیکھا کر انفارمیشن لینا چاہی تھی اس مینیجر کے مطابق اس شکل کا کوئی انسان اس ہوٹل میں رہائش پزیر نہیں تھا البتہ ہوٹل میں رہائش پزیر ایک بڑے بزنس مین نے کل کوئی پارٹی رکھی ہے اور اس پارٹی میں بہت سے لوگ مدعو ہیں۔ شاید رستم بھی انھی میں سے ایک ہو۔ وہ مینیجر ساحر سے مکمل تعاون کا وعدہ کر رہا تھا جبکہ ہوٹل کے گیسٹس کی انفارمیشن کسی کو بھی دینا جرم مانا جاتا تھا مگر عمر کی وجہ سے وہ ساحر کے ساتھ تعاون کرنے کو تیار تھا۔

ہوٹل کی راہداری میں کھڑا ایک سیاہ پوش بظاہر مصروف انداز میں اپنے فون کی جانب متوجہ تھا مگر اس کا سارا دھیان ساحر او عمر کی جانب تھا۔ ساحر

کو کسی کی نظروں کا احساس ہوا تھا اس نے گردن گھما کر دیکھا تو کوئی نہیں تھا وہ سیاہ پوش نا جانے کہاں غائب ہو گیا۔

کل واپس آنے کا ارادہ کرتے وہ لوگ وہاں سے چلے گئے۔۔۔۔ مگر کل آنے کے لیے انھیں پوری منصوبہ بندی کرنی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مشعل کو پینٹ ہاؤس میں آ کر کافی عجیب لگ رہا تھا وہ جب سے آئی تھی البرٹ کے بتائے گئے کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی صرف ڈنر کے وقت وہ باپ کے کہنے پر باہر آئی تھی۔ کھانے کے بعد سے مشعل نے کسی سے کوئی بات نا کی تھی۔ وہ مسلسل اس نا معلوم شخص سے رابطے کی کوشش

میں تھی جس کی وجہ سے وہ اس وقت دبئ بیٹھی تھی مگر اس کے بعد اس انسان نے مشعل سے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔

دروازے پر دستک کی آواز پر وہ فون چھوڑتی دروازے کی جانب بڑھی تھی اور دروازہ کھول دیا۔

"کہاں گم ہو گئی ہے ہماری لاڈلی بیٹی۔" سلیمان صاحب نے مشعل کے ساتھ اندر آتے پوچھا تھا۔

"کہیں نہیں بابا بس سوچ رہی ہوں کہ مجھے سہیر کے نام پر شاید بے وقوف بنایا گیا ہے۔ یہاں لا کر وہ انسان جو مجھے سہیر کے قاتلوں تک پہنچانا چاہتا تھا کہیں غائب ہو گیا ہے۔" مشعل نے اپنی دلی کیفیات کا اظہار باپ سے کیا تھا۔

"بیٹا میں نے تو پہلے کہا تھا آپ سے مگر آپ کی ضد تھی۔" سلیمان صاحب نے بھی جتلاتے لہجے میں کہا تو مشعل کا منہ اتر گیا۔

اچھا چھوڑیں مشعل اب ہم دبئ آئے ہیں تو آپ انجوائے کریں گھومیں" پھریں جب سے آئی ہیں بس اس کمرے میں چھپی بیٹھی ہیں۔آپ کو تو شروع سے ہی پینٹ ہاؤس میں رہنے کا بہت شوق تھانا۔" سلیمان صاحب نے اس کا موڈ بحال کرنا چاہا۔

جی بابا تھا مگر اب نہیں ہے میں جب سے آئی ہوں نا سہیر کو سوچے جا رہی" ہوں۔ جس دن میں نے اپنے سہیر کو کھویا تھا اس دن بھی وہ مجھے پینٹ ہاؤس دیکھانے جا رہے تھے۔اگر آج وہ ہوتے تو سب کتنا اچھا ہوتا۔مجھے لگتا ہے کہ میری خواہش پوری کرتے سہیر کی جان چلی گئی۔۔۔۔ناوہ اس دن میرے ساتھ جاتے نا ان کے ساتھ کوئی حادثہ ہوتا۔" مشعل نے گزری باتوں کو یاد کرتے کہا آنکھوں سے آنسو پھر سے جاری ہو گئے۔

مشعل بیٹا آپ کے ساتھ نا بھی ہوتا تو سہیر کا وقت آ چکا تھا جیسے کوئی بات" ٹال نہیں سکتی تھی۔ جس موت کے منہ سے آپ اور ساحر نکل کر آئے

تھے اس موت نے سہیر کو آزادی نادی تھی۔یہ تو زندگی کی بات ہے

"بیٹا۔

جی بابا آپ ٹھیک کہتے ہیں۔" مشعل نے آنسو پونچھتے کہا۔"

ویسے بابا ایک بات مجھے کب سے پریشان کر رہی ہے کہ کیا ہم نے یہاں آ" کر صحیح کیا؟" مشعل نے پر سوچ انداز میں کہا۔

دبئی یا پھر اس پینٹ ہاؤس میں ؟" سلیمان صاحب نے نا سمجھی سے سوال" کیا۔

دونوں جگہ !" مشعل نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتے کہا۔"

البرٹ نے کہا کہ ساحر نے آج لوٹنا ہے شاید وہ جان گی ہے کہ ہم لوگ" یہاں ہیں اس لیے نہیں لوٹا اور آ گر وہ لوٹ آیا تو ہمیں اس کے سامنے

"شرمندگی ہو گی ناں۔اس نے منع کیا تھا یہاں آنے سے۔

مشعل آپ کب سے ساحر کی پرواہ ہونے لگی ؟" سلیمان صاحب نے" ہلکے پھلکے انداز میں پوچھا۔

بابا اس کے گھر میں بیٹھے ہیں ہم۔۔۔۔اس انسان نے اپنی آدھی پراپرٹی" اپنا گھر مجھے سونپ دیا اور میں تو اب اسے کچھ کہنے کی پوزیشن میں نہیں رہی ہوں بابا۔۔۔وہ انسان عجیب ہے کبھی ایک انتہا تو کبھی دوسری۔۔۔نا جانے وہ نارمل کیوں نہیں ہوتا۔" مشعل کی سوچ ساحر کی جانب مڑ گئی تھی۔

شاید اس کی زندگی میں کوئی ایسا ہے نہیں جو اس کی زندگی میں توازن لا" سکے۔" سلیمان صاحب نے مشعل کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

بابا جب اس کا بھائی تھا وہ تب بھی ایسا ہی تھا۔" مشعل نے باپ کی بات" سے اتفاق نا کیا۔

بھائی مرد تھا بیٹا۔۔۔سہیر نے ساحر کے لیے جو کچھ کیا وہ شاید کوئی اور" بھائی نا کر سکتا مگر پھر بھی وہ اس طرح ساحر کی زندگی کو توازن میں نہیں لا سکتا تھا جس طرح ایک عورت کر سکتی ہے۔عورت چاہے ماں کے روپ میں ہو بہن کے روپ میں یا بیوی کے روپ میں مرد کی زندگی میں توازن

عورت کی وجہ سے ہی آتا ہے۔۔۔۔ساحر کے بچپن کی جو کہانی سہیر سے سنی تھی اس سے میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا تھا کہ ساحر کا مسلہ اتنا بڑا نہیں تھا اگر اس کی ماں اس وقت اس کا ساتھ دیتی تو آج اس کی زندگی الگ ہوتی۔ اس نے دنیا کی نظر میں خود کو سنبھالا ہے بیٹا مگر اندر سے وہ ایک نہایت غیر متوازن شخصیت رکھتا ہے جو اپنے جزبات احساسات پر قابو نہیں رکھ سکتا۔۔۔۔۔میری دعا ہے کہ اس کی زندگی میں کوئی ایسا ہو جو اس کی زندگی میں وہ توازن لا سکے۔" مشعل کو دیکھتے انھوں نے دعا کی تھی جو ساحر کو سوچے جا رہی تھی واقع اس نے ساحر کو لے کر اس نقطہ نظر سے کبھی نہیں سوچا تھا۔

مشعل کو ماں کی بات یاد آئی تھی جو ہمیشہ سے اسے سمجھاتی تھیں کہ یہ عورتوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے کہ وہ اپنی نسل کر کیسے پروان چڑھاتی ہیں۔ ایک اچھی اور ذمہ دار عورت اپنی زندگی میں بہت سے مختلف کردار ادا کرتی

ہیں۔خواہ وہ بیٹی ہو، بہن ہو، بیوی ہو یا ماں، اس کے کردار نے ہمیشہ اپنے سے منسلک مردوں کی زندگیوں کو متاثر کیا ہے۔اپنے باپ، بھائی، شوہر سے لے کر بیٹے تک عورت کے ہر فیصلے کئے گئے ہر فعل کا اثر اس سے منسلک مرد کی زندگی پر ہوتا ہے۔جیسے مرد کے فیصلوں کا اثر اس سے منسلک عورت کی زندگی پر ہوتا ہے ویسے ہی ایک عورت اپنی زندگی میں مختلف مرد شخصیات کے لیے ایک لازمی کردار ادا کرتی ہے۔ایک ماں کے طور پر وہ اپنے بچے کی شخصیت کو سنوارنے میں بھی اس کا کردار بہت معنی رکھتا ہے۔

وہ اپنے بچے کے لیے اپنا سکون قربان کر دیتی ہے۔جو اس سے غیر مشروط محبت کرتی ہے اور اسی طرح ایک بیوی کے روپ میں اپنے شوہر کے لیے عورت اس کی زندگی میں توازن برقرار رکھنے کا کام کرتی ہے۔اس کے "برے وقت کی ساتھی اور اس کی حوصلہ افزائی کرنے والی۔۔۔۔

آپ ٹھیک کہتے ہیں بابا!" مشعل نے مسکرا کر باپ سے کہا تھا۔"

ویسے کسی نے مجھ سے کہا تھا کہ دبئ آکر کوئی میری ہر بات مانے گا۔"اب" کی بار سلیمان صاحب نے کچھ سوچنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا تھا تو مشعل نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی۔

میں مانتی تو ہوں آپ کی ہر بات!" مشعل نے ان کی آنکھوں میں دیکھتے" تصدیق چاہی تھی۔

ٹھیک ہے تو ابھی آئیں اور اس بلند و بالا عمارت کے ٹاپ فلور سے آپ" میرے ساتھ دبئ شہر کا ایک سرسری سا جائزہ لیں گی اور پھر کل میں آپ کو دبئ گھومانے لے کر جاؤں گا۔" سلیمان صاحب نے اپنی جگہ سے اٹھتے مشعل کی توجہ بھٹکانے کی کوشش کرتے کہا۔

بابا میں جانتی ہوں آپ اس وقت بہت تھکے ہوئے ہیں اس لیے آپ" آرام کریں میں بلکل ٹھیک ہوں بابا اور میں وعدہ کرتی ہوں اب نا تو فضول سوچوں گی اور نا ہی روؤں گی۔آئی پرامس! آپ آرام کریں اور میں بھی سونا چاہتی ہوں۔دماغ کو سکون ملے گا تو ہی یہ ٹھیک سے کام کر پائے گا

ناں۔" مشعل نے ہاجرہ کے انداز میں کہاتو سلیمان صاحب کھل کر ہنس دیے۔

خوش رہیں!" مشعل کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے وہ دوسرے کمرے میں چلے گئے تھے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ عمر کے ساتھ اس کے گھر چلا گیا جہاں عمر کے چند دوسرے دوست بھی موجود تھے اور عمر نے اسے کھانا کھائے بغیر واپس نہیں آنے دیا تھا جب کہ اسے احساس تھا کہ سلیمان صاحب اس کے گھر پر موجود ہیں مگر لوٹتے لوٹتے اسے کافی دیر ہو گئی تھی۔ وہ رات کے دس بجے لوٹا تھا۔ البرٹ عام طور پر اس وقت تک چلا جاتا تھا کیونکہ اس کی بیوی بچے اکیلے ہوتے

تھے۔۔۔۔ کبھی کبھی ساحر کے کہنے پر رک جاتا تھا پر آج ساحر نے ایسا کوئی حکم نہیں دیا تھا اور البرٹ بھی کنفیوز تھا کہ اسے جانا چاہیے یا نہیں۔ مزید کچھ دیر ساحر کا انتظار کر رہا تھا جب ساحر اسے اندر آتے دیکھائی دیا۔

ہیلو سر!"البرٹ نے اسے دیکھتے ہی کہا۔"

ہیلو البرٹ! یو آر سٹل ہئیر!؟"ساحر نے سیٹینگ ایریا کے صوفے پر" گرتے ہوئے کہا تھا وہ شدید ذہنی اور جسمانی تھکاوٹ کا شکار تھا۔

سر مجھے لگا آپ آئیں گے تو کسی چیز کی ضرورت نا ہو اور پھر مہمان بھی" تھے اس لیے میں نے آپ کے آنے تک رکنا مناسب سمجھا۔"البرٹ نے وضاحت دی۔

تھینک یو البرٹ۔۔۔بہت اچھا کیا! میرا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے کین ہو" پلیز میک میں سم پراپر پاکستانی ٹی!"سہیر کہتا تھا کہ سر درد بھگانے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہوتا ہے۔اور پلیز پچھلی بار کے جیسے مت بنانا۔"البرٹ کے تاثرات کو نظر انداز کرتے ساحر نے اسے چائے بنانے کو کہا تھا۔

ی۔۔یس سر!"البرٹ نے گھبراتے ہوئے ہامی بھری وہ کچھ بھی کر سکتا" تھا مگر آج تک ساحر کی پسند کی پاکستانی چائے نہیں بنا سکا تھا اور جب کوئی چیز ساحر کے مزاج کے خلاف ہوتی تھی تو اس کا رد عمل بھی شدید آتا تھا۔

برنگ اٹ ٹو مائی روم مجھے آرام کی شدید ضرورت ہے۔"وہ کہہ کر اپنے" کمرے کی جانب چلا گیا اور پیچھے البرٹ متفکر چہرے کے ساتھ اسے جاتا دیکھتا رہا۔

مشعل کب سے کروٹیں بدل رہی تھی شدید تھکاوٹ ہونے کے باوجود بھی وہ سو نہیں پا رہی تھی۔وہ اٹھ کر بیٹھی تھی اور پانی پینے کے لیے سائڈ ٹیبل کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اسے یاد آیا کہ وہ اپنے گھر نہیں ہے جہاں ہاجرہ

روزرات اس کے لیے پانی رکھ کر جاتی تھیں۔وہ پانی لینے کی غرض سے اٹھی ڈوپٹہ اوڑھ کر جیسے ہی کمرے سے باہر نکلی تو باہر سے آتی ساحر کی آواز نے اس ک قدموں کوز نجیر کیا تھا۔وہ الجھن میں وہیں رک گئی تھی جب ساحر نے البرٹ سے چائے بنانے کو کہا تھااور پھر اپنے کمرے کی جانب چلا گیا تھا۔ مشعل کنفیوز سی اوپن کچن کی جانب بڑھی تھی جہاں البرٹ تذبذب کا شکار ہوا کھڑا تھا۔ مشعل کو آتا دیکھ کر وہ الرٹ ہو۔

کچھ چاہیے میم؟"البرٹ نے مشعل کو دیکھتے پوچھا۔"

جی مجھے پانی چاہیے تھا۔" مشعل نے کچن پر نظریں ڈوراتے کہا جہاں" کاونٹر پر چائے کے لوازمات بکھرے پڑے تھے۔

البرٹ پانی کی بوتل اور گلاس مشعل کی جانب بڑھاتے واپس چائے بنانے کی تیاری کرنے لگا۔ مگر اس کی باڈی لینگوتج اس وقت بتارہی تھی کہ وہ شدید الجھن کا شکار ہے۔

آپ پریشان لگ رہے ہیں۔" مشعل نے البرٹ سے پوچھا۔"

جی وہ میم کیا آپ پر اپر پاکستانی چائے بنانے میں میری مدد کریں گی مجھ" سے سہی بنتی نہیں اور پھر سرکار دعمل بھی کافی شدید ہوتا ہے اگر ان کی پسند کی چیز نا ہو تو۔" البرٹ نے شرمندہ ہوتے کہا تو مشعل بے ساختہ امر آنے والی مسکراہٹ دبا گئی۔

میں سب بنا سکتا ہوں بس ایک یہ چیز مجھ سے نہیں بنتی۔۔۔ مطلب بنا لیتا" ہوں پر ساحر سر کو پسند نہیں آتی۔" البرٹ نے وضاحت دی۔

میں ضرور آپ کی مدد کروں گی اور میری بنائی گئی چائے کسی کو ناپسند ہو" ہی نہیں سکتی۔" مشعل پانی کی بوتل کاونٹر پر رکھتی چائے کی تیاری کرنے لگی۔

سب سے پہلے تو الیکٹرک کیٹل کے بجائے آپ یہ پین یوز کریں۔" کیٹل کی چائے کا ذائقہ کبھی بھی پتیلی کی چائے کے سواد کو نہیں میچ کر سکتا۔" پتیلی میں پانی ڈال کر اسے چولہے پر چڑھایا اور البرٹ کو کسی ماہر شیف کی طرح اچھی چائے بنانے کے سارے ٹریکس بتانے لگی۔ چائے تیار

ہونے کے بعد اسے کپ میں انڈیلتے ہوئے اس نے وہ کپ البرٹ کو دیا تھا۔

"جائیں اور اپنے سر کو دے دیں یہ ان کے سر کا درد فوراً سے غائب کر لے گی اور بتانے کی کوئی ضرورت نہیں کہ یہ چائے آپ نے نہیں بنائی۔"

مشعل نے مستعدی سے چیزیں واپس کیبنٹ میں رکھتے کہا۔

"اوکے تھینک یو میم! اور یہ سب میں سنبھال لوں گا آپ رہنے دیں۔"

مشعل کا شکریہ ادا کرتا البرٹ چائے کا کپ ٹرے میں رکھے ساحر کے کمرے کی جانب گیا اور دستک کے بعد اجازت ملنے پر چائے ساحر کے سامنے رکھ دی جو دیوار گھیر کھڑکی کے ساتھ رکھی کرسی پر آرام دے حالت میں بیٹھا تھا۔

"سر آپ کی چائے!" البرٹ کہتا وہیں کھڑا رہا اور ساحر کے چائے پینے کا انتظار کرنے لگا۔

"کیوں کھڑے ہو یہیں؟" ساحر نے آبرو اچکاتے استفسار کیا۔

سر آپ چائے پی کر بتائیں کے کیسی بنی ہے؟"البرٹ کو حد شہ تھا کہ "
ساحر کو یہ چائے بھی پسند نہیں آئے گی اس لیے کہنے لگا۔
کون سا تم نے بنائی ہے البرٹ جو تمھیں میری جانب سے ملنے والے "
کمپلیمینٹ کا انتظار ہے۔"ساحر نے البرٹ کی جانب دیکھے بنا کہا تو اس کی
بات پر البرٹ کا منہ کھل گیا۔
میں کچن میں ہی آرہا تھا جب تمھیں مشعل سے کوکنگ کلاس لیتے دیکھا"
تھا اور کیا کہا کہ چائے اچھی نا بنے تو میں تمارے سر پر مارنے سے بھی گریز
نہیں کرتا؟ غالباً کتنی دفعہ میں نے تمھارا سر پھوڑا ہے۔"ساحر نے کڑھے
تیور لئے البرٹ کی جانب توجہ مبذول کرتے ہوئے سوال کیا تو البرٹ کو تو
اپنی شامت بنتی نظر آئی تھی۔

کچن سے باتوں کی آواز آئی تو وہ اپنے کمرے سے باہر نکلا تھا۔یہ تنہا خاموش سا پینٹ ہاؤس آج کافی پر رونق لگ رہا تھا۔کچن سے کھڑ پٹر کے ساتھ باتوں کی آوازیں بھی آرہی تھی۔چند قدم بڑھا کر ساحر اس آواز کے مالک کی آواز کو پہچان گیا تھا۔ساحر کے اندر غصے کی ایک لہر ڈوری تھی اس کے منع کرنے کے باوجود وہ لڑکی دبئ آگئ تھی۔وہ اسے سخت سنانا چاہتا تھا مگر جیسے ہی چند قدم آگے بڑھا تھا سامنے مشعل کو کچن میں مستعدی سے چائے بناتے اور البرٹ کو مشورے دیتے دیکھ کر اس کا غصہ جھاگ کے جیسے بیٹھ گیا تھا۔جس پر خود ساحر کو کافی حیرت ہوئی تھی۔مشعل کی ہنسی نے اس کی توجہ کھینچی تھی جو البرٹ کے چیز پسند نا آنے پر ساحر کے رد عمل کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنے پر آئی تھی۔عجیب تاثرات کا شکار ہوتا وہ کمرے میں لوٹ آیا تھا اور اب البرٹ وہ چائے لیئے اس کے سامنے حاضر تھا۔

سر وہ میرا وہ مطلب نہیں تھا۔"البرٹ منمنایا تھا۔"

جو بھی تھا لوگوں کو میرے بارے میں مس گائڈ مت کرو میں کم سے کم "
اتنی سی بات پر لوگوں کے سروں پر برتن نہیں توڑتا۔ "ساحر نے جتلاتی
نظر البرٹ کی جانب ڈالی تھی اور چائے کے کپ کی جانب متوجہ ہوا۔
نیکسٹ ٹائم تم خود بناؤ گے۔ آج میرا سر پھٹ رہا ہے ورنہ آج ہی یہ کام "
دوبارہ تم سے کرواتا جو اپنا کام مہمانوں سے کرواتا ہے۔ "ساحر نے سر
جھٹک کر البرٹ کو ڈانٹا تھا۔
سر سمیع سر نے تو کہا کہ یہ آپ کی فیملی ہیں۔ "البرٹ کے منہ سے نکلا"
تھا۔
سمیع؟ تمھیں سمیع نے ان کے آنے کی اطلاع دی تھی۔ "ساحر نے کچھ "
سوچتے پوچھا۔
جی سر سمیع بھائی کہہ رہے تھے کہ فواد سر نے انھیں ایسا کرنے کو کہا۔ """
البرٹ مزید وضاحت دینے لگا۔

اچھا ٹھیک ہے اب تم گھر جاؤ تمھاری فیملی ویٹ کر رہی ہو گی پہلے ہی کافی " دیر ہو چکی ہے۔" ساحر نے گھڑی پر نظر ڈالتے کہا جو گیارہ ہونے کا وقت بتا رہی تھی۔

البرٹ کے جانے کے بعد ساحر نے چائے کا کپ اٹھاتے لبوں سے لگایا تھا اور پہلے ہی گھونٹ سے چائے کا ذائقہ اسے بہت بھلا معلوم ہوا۔۔۔۔۔۔۔ ہر چیز بلکل اسی تناسب سے تھی جیسی ہونے چاہیے تھی۔ ساحر کو حیرت ہوئی تھی کہ وہ کیسے اس کی پسند کے عین مطابق چائے بنانا جانتی ہے۔

البرٹ جیسے ہی باہر آیا مشعل کو اپنے انتظار میں پایا۔

ساحر کو چائے پسند آئی؟" مشعل نے سرسری لہجے میں پوچھا۔"

معلوم نہیں مگر وہ جانتے ہیں کہ چائے آپ نے بنائی ہے۔" البرٹ کہہ " کر کچن کی جانب بڑھا جہاں کا پھیلاوہ مشعل سمیٹ چکی تھی۔

اچھا!" مشعل کچھ سوچتی واپس کمرے میں گئی تھی۔"

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

اگلی صبح ساحر سلیمان صاحب کے حیال سے جلدی اٹھ گیا تھا۔فریش ہوتا وہ باہر آیا تھا تو سامنے ہی سلیمان صاحب کو البرٹ کے ساتھ محو گفتگو پایا تھا۔

اسلام علیکم انکل !"ساحر نے ان سے ہاتھ ملاتے کہا اور وہیں ان کے "

ساتھ بیٹھ گیا۔

واعلیکم السلام کیسے ہو ساحر بیٹا؟"سلیمان صاحب نے اپنے شفیق انداز میں "

کہا۔

میں ٹھیک ہوں انکل اینڈ آئی ایم سوری میں نے رات آنے میں بہت دیر "

کردی۔"ساحر نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا۔

مجھے شرمندہ مت کروبیٹا۔۔۔ایک تو ہم بنا بتائے یہاں تمھیں تکلیف "
دینے چلے آئے اوپر سے تم معذرت کر کے مجھے مذید شرمندہ کر رہے
ہو۔"سلیمان صاحب نے نادم ہوتے کہا۔
نہیں انکل پلیز ایسی بات مت کریں یہ آپ کا بھی گھر ہے اور مجھے آپ "
کے آنے سے کوئی تکلیف نہیں ہو گی اس لیے جب تک آپ چاہیں یہاں رہ
سکتے ہیں۔۔۔۔۔"ساحر نے صدق دل سے کہا تھا۔
سر ناشتہ ریڈی ہے۔آپ لوگ آجائیں میں میم کو بھی بلا لیتا ہوں۔""""
البرٹ ان دونوں سے کہتا مشعل کے کمرے کی جانب گیا تھا۔
مشعل جو رات بھر ٹھیک سے سو نہیں پائی تھی البرٹ کے ناشتے کی اطلاع
دینے پر اسے کچھ دیر میں آنے کو تو کہہ دیا تھا مگر دینی طور پر وہ ساحر کے
سامنے جانے پر خود کو آمادہ نہیں کر پا رہی تھی۔
کچھ دیر انتظار کے بعد سلیمان صاحب خود مشعل کو لینے آئے تو وہ انگلیاں
مڑورتی ان کے ساتھ ناشتے کی ٹیبل تک آئی تھی۔سامنے ٹیبل پر بیٹھا ساحر

گہری نظروں سے اس کو دیکھ رہا تھا مگر مشعل کے نظریں اٹھانے پر اپنی نظروں کا زاویہ بدل گیا۔

گوڈ مارننگ!" مشعل نے باپ کے ساتھ ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے کہا جس" کے جواب میں ساحر نے بھی بنا اس کی جانب دیکھے گوڈ مارننگ کہا اور ناشتے کی جانب ہی متوجہ رہا۔

ناشتے کے دوران ساحر اور سلیمان صاحب ارد گرد کی باتیں کرتے رہے جب کہ مشعل بس خاموشی سے ان کی باتیں سنتی رہی اور ساحر کو کن اکھیوں سے دیکھتی رہی ساحر کا اتنا نارمل رویہ اس کے لیے حیران کن تھا۔ اس نے ابھی تک مشعل سے دبئ آنے پر باز پرس نا کی تھی۔

ہاجرہ بیگم کی کال پر سلیمان صاحب فون ریسیو کرتے ٹیبل سے اٹھے تھے اور مشعل کو ساحر کے ساتھ اکیلے ٹیبل پر بیٹھنا عجیب لگا تھا۔ جو نظریں فون پر گھاڑے برق رفتاری سے سکرین پر انگلیاں چلا رہا تھا۔

مشعل نے وہاں سے اٹھنا چاہا تو ساحر کے الفاظ پر چونک گئ۔

تھینک یو فار دا ٹی لاسٹ نائیٹ !" ساحر نے مشعل کی جانب دیکھے بنا کہا" تھا۔

ہو آر ویلکم ! وہ اصل میں البرٹ کو مشکل ہو رہی تھی تو میں نے بس مدد" کر دی بنائی تو اسی نے تھی۔" مشعل نا جانے کیوں وضاحت دینے لگی جس پر ساحر نے ایک نظر اٹھا کر مشعل کو دیکھا اور پھر سمجھتے ہوئے سر ہلا دیا۔

لیکن چائے بنا کر اگر تمھیں لگتا ہے کہ میں تمھیں وہ کرنے دوں گا جس" کے لیے تم دبئ آئی ہو تو تمھاری یہ سوچ سراسر غلط ہے۔" اب کی بار ساحر نے اپنی مخصوص ٹون میں آتے کہا تھا اور مشعل کے چہرے سے کچھ دیر پہلے والی نرمی غائب ہو گئ تھی۔

میں اپنے کئے کی جواب دے نہیں ہوں تمھیں !" مشعل نے متناسب" لہجے میں اٹھ کھڑے ہوتے کہا تھا۔

ساحر نے مٹھیاں بھینچے دانت پر دانت جما کر اپنا غصہ کنڑول کیا اس سے پہلے وہ مشعل کو جواب دیتا سلیمان صاحب ان کی جانب آئے تھے اور فون مشعل کی جانب بڑھایا۔

لیں بیٹا آپ کی ماں آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں۔" مشعل جھٹ سے " فون پکڑ کر وہاں سے چلی گئی۔ ساحر کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔

Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ شخص گزشتہ دو روز سے شدید مصروفیت کے باعث مشعل سے رابطہ نہیں کر پایا تھا مگر اسے مشعل کے دبئی جانے کی اطلاع مل چکی تھی۔ آج

بھی فارغ ہوتا فون نکال کر مشعل کے نمبر سے آئے متعدد میسجز کو دیکھ کر دل ہی دل میں ہنس رہا تھا جس میں اس نے دوبارہ مشعل سے رابطہ نا کرنے پر اپنے بھرپور غصے کا اظہار کیا تھا۔

"پاگل لڑکی جانتی نہیں کہ جس مقصد کے لیے اسے دبئی بھیجا گیا ہے وہ اتنی آسانی سے تو حاصل نہیں ہو گا۔۔۔۔۔پر وقت تو آ چکا ہے اپنی اگلی چال چلنے کا۔" بہت سوچ کر اس نے مشعل کو مطمین کرنے کے لیے ایسا میسج ٹائپ کرتے اس نے مشعل کے نمبر پر بھیجا تھا کہ وہ اس کی باتوں پر یقین کر لے اور اب کال کرنے سے گریز کرتا تھا۔ کیونکہ ساحر آفندی کا الرٹ ہو جانا اس کے لیے خطرے کی بات ہو سکتی تھی۔

سم واپس نکال کر اس نے اپنے عام استعمال کے فون سے کوئی نمبر ڈائل کیا تھا۔

"مشعل آفندی دبئی پہنچ چکی کام پلان کے مطابق ہو رہا ہے۔ باقی امید ہے نتائج بھی ہماری مرضی کے آئیں گے۔۔۔۔" وہ اس

انسان سے محو گفتگو تھا جس کے ساتھ مل کر اس نے یہ پلان بنایا تھا اور اسے مخفی رکھنے کی بھرپور کوشش بھی کی تھی۔

ہاں مگر اختیاط سے کہیں اس مقصد کو حاصل کرنے میں کوئی ایسا نقصان نا" ہو جائے جس کی تلافی ممکن نا ہو میں کوئی ایسی غلطی برداشت نہیں کروں گا۔ کچھ گڑبڑھ ہو گئی تو نام میری ذات اور ساکھ پر آئے گا جس پر میں کوئی آنچ آنے نہیں دے سکتا۔" دوسری جانب سے تنبیہی آواز آئی تھی۔

آپ فکر مت کریں کچھ گڑبڑھ نہیں ہو گی۔۔۔۔۔۔آپ بس اپنے حصے" کا کام کر دیں باقی میں سنبھال لوں گا۔۔۔۔۔۔شکایت کا موقع نہیں دوں گا آپ کو اور اس مقصد کو حاصل کرنا میرے لیے بے انتہا ضروری ہے۔"

اس نے کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا تھا۔ بلاشبہ اس کام میں ہونے والی کوئی گڑبڑھ اس کے لیے بہت خطرناک ہو سکتی تھی۔

وہ جیسے ہی بات ختم کر کے پلٹا تھا سامنے کھڑی ہستی کو دیکھ کر اس کے خلق میں کانٹے بھرنے لگے تھے جو کڑھے تیور لیے اسے دیکھے جا رہی تھی۔

آئی کین ایکسپلین ایوری تھنگ !"اس نے مقابل کے سخت تاثرات دیکھ" کر اسے سب بتانے کا فیصلہ کیا تھا کیونکہ سامنے والی ہستی کے تاثرات سب سن لینے کی گواہی دے رہے تھے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مشعل ماں سے بات کر کے کمرے میں آئی تھی۔ ساحر کی بات پر اس کے اندر غصے کی لہر دوڑی تھی وہ جانتی تھی کہ یہاں وہ اپنی مرضی سے کچھ بھی کرنے کی پوزیشن نہیں تھی اور شور ڈال کر وہ سلیمان صاحب کو بھی ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی۔

بیڈ پر بیٹھتے اس نے غصے سے فون اٹھایا تھا اور ایمان کو کال کر کے ساحر کا غصہ اس پر نکالنے کا ارادہ کیا تھا مگر جیسے ہی فون کی سکرین ان ہوئی سامنے

ہی اس نمبر سے تین ٹیکس میسجز آئے تھے مشعل نے دھڑکتے دل کے ساتھ ایک ایک کر کے وہ میسج کھولا تھا۔

پہلے میسج میں اس نے اپنی مصروفیت کو اس سے رابطہ نا کر پانے کا جواز بنایا تھا۔

اگلا میسج مشعل کی ہتھیلیوں میں پسینہ لے آیا تھا جو دبئ کے ایک مشہور ہوٹل میں اسے اکیلے ملنے کو کہا تھا۔

مشعل نے ڈھرکتے دل کے ساتھ تیسرا میسج کھولا تھا میسج میں اس نے مشعل کو یقین دھانی کروائی تھی کہ وہ اسے بے وقوف نہیں بنا رہا اور جو کر رہا ہے اس میں ان دونوں کا فایدہ ہے اور اسے بدلے میں مشعل سے نا تو قیمت چاہیے اور نا ہی وہ مشعل کو کوئی کسی قسم کا نقصان پہنچانے کی نیت رکھتا ہے۔

یہ پیغام پڑھ کر مشعل کو اس کی خدمت خلق کا مقصد سمجھ نہیں آیا تھا وہ کیوں بنا مقصد مشعل کی مدد کرنے کو بے چین تھا؟ اور میسج میں موجود

لوکیشن تک وہ کیسے پہنچے گی؟اور کیسے خود کو ہر قسم سے نقصان سے بچا کر اس انجان شخص سے سہیر کے قاتلوں کی خبر لے گی۔

ساحر آج شام ہونے والی پارٹی میں جانے کا کوئی طریقہ تلاش کر رہا تھا۔ اس لیے عمر سے فون پر ڈسکس کر رہا تھا کہ وہاں کیسے جایا جائے۔ کسی کو شک نا ہو اس لیے ساحر نے اس ہوٹل میں ایک کمرہ بھی بک کروالیا تھا۔ وہ ایک نہایت ہی پرائیویٹ طرز کی پارٹی ہونے والی ہے جہاں انویٹیشن " کے بغیر آنا ناممکن ہو گا۔" عمر نے اپنی رائے دی۔

پارٹی میں نا سہی ہوٹل کی لابی میں بیٹھ کر باہر سے آنے والوں پر تو ہم نظر" رکھ سکتے ہیں مجھے پہلے یہ جاننا ہے کہ آیار ستم وہاں آئے گا یا نہیں۔" ساحر نے جواباً کہا تھا۔

"اوکے تو تم وقت سے گھنٹہ پہلے وہاں پہنچ آنا میں تب تک اپنے طور پر کچھ کروانے کی کوشش کرتا ہوں شاید پارٹی میں جانے کا کوئی ذریعہ مل جائے۔" عمر نے کہہ کر فون بند کر دیا اور کسی گہری سوچ میں کھو گیا۔ کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھتے اس کی آنکھوں میں ایک چمک ابھری تھی فون پر انگلیاں چلا کر اس نے ان باکس کھولا تھا اور پھر کچھ دیر نظریں دوڑا کر کچھ توڑ جوڑ کرنے کے بعد اس کی آنکھوں میں چمک کے ساتھ ایک مبہم تاثر ابھرا تھا۔ کچھ سوچ کر اس نے شان کو کال کی تھی اور اسے جلد سے جلد دبئی پہنچنے کو کہا تھا۔ شان نے وجہ جاننا چاہی تو ساحر نے کہہ دیا کہ اس کے بغیر ساحر کا کام نہیں چل رہا اس لیے اس کا یہاں دبئی میں ساحر کے ساتھ ہونا ضروری ہے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

انیتا ایٹ لیسٹ لسن ٹو می ! یار میری بات تو سن لو لیٹ می ایکسپلین پلیز ! "

"جواد انیتا کے پیچھے ہی گھر داخل ہوا تھا جو غصے سے کھولتی اندر آئی تھی اور جواد اس کے پیچھے اس کا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش میں تھا مگر انیتا کچھ سننے کے موڈ میں لگ نہیں رہی تھی۔

انیتا پلیز ! " وہ انیتا کا ہاتھ تھام کر اس کا رخ اپنی جانب موڑ کر منت آمیز " لہجے میں کہنے لگا۔

جواد میرا دماغ مت خراب کرو۔۔۔۔۔ تم سے مجھے ایسی امید نہیں تھی "

اور میں ایسا کچھ ہونے نہیں دوں گی مائنڈ اٹ ! " انیتا نے اپنا ہاتھ چھڑواتے

ہوئے کہااور تن فن کرتی اپنے کمرے میں چلی گئی اور دروازہ دھاڑ سے بند کیا تھا۔

کیاہوا ہے جواد سر!"عالیہ نے جواد کو مخاطب کرتے پوچھا پچھلے کچھ "
عرصے سے وہ ان دونوں کے بیچ سب ٹھیک ہوتا دیکھ رہی تھیں اور آج اچانک سے ہونے والے اس جھگڑے کی وجہ انھیں سمجھ نہیں آئی تھی۔
صوفیہ نواز انیتا کی شادی کے بعد سے زیادہ تر لندن ہی رہیں تھیں اور انیتا کی ساری ذمہ داری جواد پر ڈال دی تھی۔اور آج جو ہوا تھا جواد کے وہم و گمان میں نہیں تھا کیونکہ عام طور پر اس وقت انیتا آفس ہوا کرتی تھی۔

کچھ نہیں عالیہ جی بس غلط وقت پر غلط جگہ سے پکڑا گیا ہوں۔"جواد نے "
منمناتے ہوئے کہا تھا۔

مطلب؟"عالیہ کو کچھ سمجھ نہیں آئی۔"

کچھ نہیں بس دعا کریں سب سنبھل جائے۔"جواد کہہ کر کمرے کی "
جانب بڑھ گیا تھا مگر وہ جانتا تھا کہ کمرے کا دروازہ لاک ہو گا۔

مشعل کب سے بیٹھی اس شخص سے ملنے جانے کا پلان بنا رہی تھی مگر کوئی حل کوئی راستہ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا سوائے اس کے کہ وہ سلیمان صاحب کو اعتماد میں لے کر ان سے بات کرے مگر وہ اسے اکیلے کسی صورت نہیں جانے دیں گے اور دوسرا حل تھا ساحر کے ساتھ جانا مگر ساحر مشعل کو اس سلسلے میں کہیں جانے دے اس کا سوال پیدا نہیں ہوتا تھا۔اور خود مشعل ساحر سے کہہ کر یا ساحر کے ساتھ وہاں جانا نہیں چاہتی تھی کیونکہ اس شخص نے ساحر کو انوالو کرنے سے سخت منع کیا تھا۔

"مشعل مسلسل کمرے میں چکر کاٹتے کیا کروں کیا کروں کیسے جاؤں؟" سوچ رہی تھی۔

ہاں میں بابا سے کہتی ہوں مجھے مال جانا ہے شاپنگ کرنی ہے۔"ذہن میں" آتے پلان پر عمل کرنے کے لیے اس نے اس شخص کی بھیجی گئی لوکیشن کو اپنے فون پر چیک کیا تھا جو کہ دبئی کی بلند ترین عمارت کے پہلے تین فلورز پر واقع ایک مہنگا ترین ہوٹل تھا۔

ہاں میں وہاں شاپنگ کا بہانہ کر کے جا سکتی ہوں۔"مشعل کو یہ خیال" درست لگا تھا۔گہرا سانس لیتی وہ ذہن میں باپ سے کی جانے والی بات دہراتے ان کے کمرے میں آئی تھی۔

Zubi Novels Zone

ساحر ناشتے کے بعد ہی عمر سے ملنے چلے آیا تھا۔وہ مشعل سے دوبارہ بات کر کے اسے تنبیہ کرنا چاہتا تھا مگر وہ کمرے سے کی نا نکلی تھی۔ساحر اس

وقت عمر کے ساتھ ایک کیفے میں بیٹھا ہوا تھا عمر جو ناشتہ کئے بنا ہی ساحر کے بلانے پر آگیا تھا اس وقت کافی اور سینڈوچز سے انصاف کر رہا تھا اور ساحر بہت ضبط سے اس کے ناشتہ ختم کرنے کا انتظار۔

کافی کا آخری گھونٹ بھرنے کے بعد عمر نے کپ سائڈ پر کیا اور دونوں ہاتھ باہم پیوست کر کے ساحر کی جانب متوجہ ہوا۔

"مینیجر سے بات ہوئی ہے میری مگر پارٹی میں سیکیورٹی بہت سخت ہے اس لیے پارٹی میں جانا مشکل ہے۔۔۔۔۔ مگر ہم ہوٹل میں جا کر شاید کچھ پتہ لگا سکیں۔" عمر نے اپنی رائے دی۔

"اوکے اینی تھنگ وی کین ڈو۔۔۔۔۔۔ مجھے بس کسی طرح رسی کا ایک سرا مل جائے باقی رسی کیسے کھینچی ہے وہ بھی دیکھ لیں گے۔" ساحر نے سمجھتے ہوئے کہا۔

"اور ایک اندر کی بات اس پارٹی میں آنے والے لوگ کوئی معمولی مجرم نہیں بلکہ بہت جانے مانے لوگ ہیں یا کہہ سکتے ہو وائٹ کالر کرائم کے کنگز

جو دنیا کی نظر میں تو شریف بزنس مین ہیں مگر ان کے اصل چہرے بہت بھیانک مگر پوشیدہ ہیں۔" عمر نے ہوٹل مینیجر کی بتائی گئی بات دہرائی تو ساحر پر سوچ نظروں سے سامنے پڑے کپ کو گھورتا رہا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر اور عمر کافی وقت سے اس ہوٹل کے لابی میں بیٹھے تھے۔ مگر ابھی تک کوئی ایسا انسان نظر نہیں آیا تھا۔ وہ دونوں بیٹھے بیٹھے اکتا گئے تھے مگر کوئی کامیابی ہاتھ نا آئی تھی۔ پارٹی کے ٹائم سے ایک گھنٹہ قبل اچانک ہی لابی میں عجیب افراتفری پھیلی تھی پھر سیاہ لباس میں ملبوس باڈی گارڈز کے درمیان چلتا ایک شخص پارٹی حال کی جانب بڑھا تھا۔ مینیجر کے اشارہ

کرنے پر عمر نے ساحر کے کان میں کچھ کہا تھا ساحر گہری نظروں سے اس شخص کو دیکھے جا رہا تھا۔

یہ شخص ہے آروی کے نام سے جانا جاتا ہے۔اصل نام سے بہت کم " لوگ واقف ہیں یہ اس پارٹی کا چیف گیسٹ ہے۔" مینیجر نے کان میں لگی ڈیوائس سے عمر کو نامحسوس طور پر خبر پہنچائی تھی۔

اس شخص کے تقریباً دس منٹ بعد ہی ساحر نے مصطفیٰ لغاری اندر آتے دیکھا تھا جو اپنا پارٹی انوائیٹ دیکھاتا اندر کی جانب بڑھا تھا۔اور ساحر کے بلکل پاس سے گزر کر جا رہا تھا۔ساحر نے نامحسوس طور پر چہرے کے آگے میگزین رکھ کر خود کو چھپانا چاہا تھا۔کچھ فاصلے پر بیٹھے ایک شخص نے بڑی غور سے ساحر کی یہ حرکت نوٹ کی تھی۔

بظاہر ساحر کا انداز سرسری سا تھا مگر وہ شخص شاید چھوٹی سے چھوٹی چیزیں نوٹ کرنے کا عادی تھا۔وہ کل سے ساحر کو نوٹ کر رہا تھا۔اسے اپنے سامنے بیٹھا یہ خوبرو جوان ایک انٹر سٹنگ کیس لگا تھا۔اپنے فون پر موجود

ساحر کی ساری ڈیٹیلز چیک کرتا وہ مبہم سا مسکرایا تھا۔۔۔۔۔کچھ دیر وہیں بیٹھے رہنے کے بعد وہ اٹھا اور پارٹی حال کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔ تبھی ساحر نے اس انسان کو اندر جاتے دیکھا تھا مگر اس کا چہرہ وہ دیکھ نہیں پایا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مشعل نے دبئ مال دیکھنے کی بات کر کے باپ کو یہاں آنے کو منایا تھا جو اس ہوٹل کے قریب ترین تھا اور ہوٹل سے مال تک ڈائریکٹ رسائی حاصل کی جاسکتی تھی۔ مشعل یہاں کسی کے کہنے پر آئی ہے یہ بات اس نے سلیمان صاحب سے مخفی رکھی تھی۔مال میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد موجود دی جن میں سے اکثریت وہاں مشعل کی طرح صرف گھومنے اور دنیا کے اس سب سے بڑے اور خوبصورت ترین مال کو دیکھنے آئے

تھے۔ مگر مشعل کو اس سب سے زیادہ دلچسپی اس انسان کو تلاش کرنے میں تھی جس کو مشعل نے اپنی کوکیشن بھیج دی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔سب سے بے نیاز وہ اپنی سوچوں میں غلطاں اپنے پیچھے آنے والے وجود سے انجان تھی جو اس پر شاید نظر رکھے ہوئے تھا۔دبئی مال کر سیکینڈ فلور پر موجود بک کارنر کو دیکھ کر مشعل کو وہ وقت یاد آیا جب وہ کتابوں کی دیوانی ہوا کرتی تھی۔ مشعل کو بک کارنر میں جاتا دیکھ کر سلیمان صاحب نے اسے مخاطب کیا۔

مشعل آپ یہاں کتابیں دیکھیں میں زرہ کافی پی کر آتا ہوں۔ سلیمان صاحب کے کہنے پر مشعل نے فوراً اقرار کر لیا اس سے بہتر بھلا کیا طریقہ تھا یہاں سے نکلنے کا۔

سلیمان صاحب کے نظروں سے اوجھل ہونے پر مشعل بھی باہر کی سمت بڑھی تھی۔وہ جلدی جلدی وہاں سے نکلنا چاہتی تھی جب سامنے سے آتے وجود کے ساتھ اس کا زوردار تصادم ہوا تھا۔ مشعل کے پیچھے آتا وجود وہیں

رک کر ایک فاصلے سے اس منظر کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ خود کو سنبھالتے مشعل نے سامنے دیکھا تو وہ ایک خوبصورت سی گندمی رنگت کی لڑکی کڑھے تیور لیے مشعل کو گھور رہی تھی اس کے شاپنگ بیگز اس وقت زمین پر پڑے تھے۔

"آئی ایم رئیلی سوری!" مشعل نے برق رفتاری کے ساتھ جھک کر وہ بیگز اٹھا کر اس لڑکی کی جانب بڑھائے تھے جو اپنے لباس سے ہی پاکستانی معلوم ہوتی تھی۔ وہ بھی مشعل کی طرح سٹائلش سے کرتے اوٹر اوزر میں ملبوس تھی۔ اور سر خجاب سے ڈھانپ رکھا تھا۔ مشعل کو وہ لڑکی پہلی نظر میں ہی اچھی لگی تھی مگر مشعل کا ایسے دلچسپی سے دیکھنا اس لڑکی کو کچھ عجیب لگا تھا۔

"تم پاکستان سے ہو؟" اپنے بیگز پکڑتے اس نے مشعل کو سر سے پیر تک تنقیدی نظروں سے دیکھتے پوچھا۔

"جی!" مشعل نے فوراً جواب دیا۔

کسی کو ڈھونڈ رہی ہو؟" مشعل کو دیکھ کر اس لڑکی نے اندازہ لگایا۔"

ن۔۔۔ن۔۔ نہیں" مشعل نے سٹپٹا کے ارد گرد دیکھتے کہا اور وہاں سے "

نکلنا چاہا۔ جس پر اس لڑکی نے ماتھے پر بل ڈالے مشعل کو کھوجتی نظروں

سے دیکھا۔

کس کے ساتھ آئی ہو؟" ایک اور سوال آیا تھا۔"

جی اپنے بابا کے ساتھ!" مشعل نے گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے اکتائے "

ہوئے لہجے میں کہا۔

کہاں ہیں بابا؟" کھوجتی ہوئی نظروں سے ارد گرد دیکھتے سوال کیا گیا۔ اب "

کی بار مشعل کو اس سوال پر حیرت ہوئی تھی۔

جی کافی پی رہے ہیں۔" مشعل نے سنجیدگی سے جواب دیا۔"

اچھا۔۔۔ تو تم کہاں جا رہی ہو؟" اس لڑکی نے پھر اپنے بیگ میں کچھ "

تلاشتے ایک اور سوال کیا۔

جی؟" مشعل نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا۔"

میں نے پوچھا تم اکیلی کہاں جا رہی ہو۔" اس لڑکی نے اپنے فون پر آنے" والے میسج کو دیکھتے اپنا سوال دہرایا۔

یہیں ہوں سامنے والی شاپ پر جا رہی تھی۔" مشعل نے ضبط کرتے" سامنے ایک پرفیوم شاپ کی جانب اشارہ کرتے کہا تھا اسے وہ لڑکی عجیب لگی تھی جو سوال در سوال کر رہی تھی۔

اچھا میں بھی وہیں جا رہی ہوں۔ چلو ساتھ چلتے ہیں اسی بہانے کچھ بات ہو" جائے گی۔ کب سے اکیلے گھوم رہی تھی میرے تو منہ کو جالے لگ گئے تھے اچھا ہوا تم مل گئی۔" اس نے پھر سے بولنا شروع کر دیا تو مشعل کو غصہ اور ہنسی ایک ساتھ آئی تھی۔ وہ لڑکی شاید بولنے کی بہت شوقین تھی جب کہ مشعل بس ایمان کے ساتھ ہی باتیں بھگاڑ سکتی تھی۔ مگر سامنے موجود لڑکی تو شاید ایمان کی بھی استاد تھی جو ہر انسان سے بات کر سکتی تھی۔

مشعل نے مروت کے مارے پھیکی ہنسی ہنسی تو وہ لڑکی ایک پل کو رک کر اسے گہری نظروں سے دیکھنے لگی اور پھر مسکرا دی تو مشعل کو کچھ حیرت ہوئی۔

کیا ہوا؟" مشعل کو اس کا انداز عجیب لگا تو اس نے اس کا اظہار کرتے "

حیرت سے پوچھا۔

کچھ نہیں تم شاید جلدی میں ہو جاؤ۔ آئی ایم سوری میں نے تمہیں روک "

لیا۔" وہ لڑکی سمجھتے ہوئے مسکرا کر کہنے لگی تو مشعل بس اسے دیکھے گئی۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔" اس لڑکی نے مشعل کو خود کو گہری نظروں سے "

دیکھتے دیکھا تو پوچھنے لگی۔

کچھ نہیں!" مشعل نے الجھ کر سر نفی میں ہلا دیا۔"

کہاں رکی ہو؟" اس لڑکی کا ایک اور سوال۔"

جی یہاں پاس میں ہی!" مشعل نے سرسری سا جواب دیا۔"

اوکے میں یہاں ہوٹل میں رکی ہوں اپنے شوہر کے ساتھ آئی ہوں۔کیا" ہم پھر ملیں گے؟"اس لڑکی نے مشعل کی جانب ہاتھ بڑھاتے سوال کیا تھا۔مگر مشعل کا دھیان اس ہوٹل میں ہی اٹک گیا تھا۔

کہاں کھو گئی؟"اس لڑکی نے مشعل کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی" تھی۔

آپ مجھے اپنا ہوٹل دیکھا سکتی ہیں؟" مشعل نے اس کے سوال فوراً اس" لڑکی سے سوال کیا تو اس لڑکی کو مشعل عجیب لگی ابھی کچھ دیر تک وہ وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی اور ابھی وہ اس کے ساتھ اس کا ہوٹل دیکھنے کی بات کر رہی تھی۔

اور تمھارے بابا؟"اس لڑکی نے گہری نظروں سے مشعل کو دیکھتے پوچھا" تھا۔

میں انھیں کال کر کے وہیں بلوالوں گی اب چلیں۔" مشعل نے زور" دیتے ہوئے کہا۔

یہ تو میرے شوہر سے بھی زیادہ عجیب مخلوق ہے۔" وہ لڑکی پر سوچ"
نظروں میں مشعل کو دیکھتے دل ہی دل میں سوچنے لگی۔
مشعل کے پیچھے آتا وجود اسے کسی اور کے ہمراہ جاتے دیکھ کر مٹھیاں بھینچ"
گیا اسے اپنا پلان خراب ہوتا دیکھائی دیا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر کافی دیر اس لابی میں بیٹھے رہنے کے بعد اب وہاں سے اٹھنے والا تھا کیونکہ مینیجر کے مطابق پارٹی میں انوائیٹیڈ سب لوگ آ چکے تھے مگر جس انسان کی تلاش میں ساحر یہاں آیا تھا وہاں ایسا کوئی نہیں آیا تھا شاید وہ پہلے سے یہاں موجود تھا مگر جتنا اس نے رستم کے بارے میں جانا تھا اس کے مطابق رستم جیسا انسان اتنے مہنگے ہوٹل میں مستقل رہائش نہیں رکھ

سکتا۔۔۔وہ انہی سوچوں میں مگن تھا جب سامنے سے آتی ایک لڑکی کے ہمراہ اسے مشعل اس جانب آتی دیکھائی دی تھی جو تجسس سے ہر جانب دیکھ رہی تھی۔ مشعل کو یہاں آتا دیکھ کر ساحر کو جھٹکا لگا تھا وہ یہاں تک پہنچ جائے گی اس نے سوچا نہیں تھا مگر یہ بات تو طے تھی کہ اسے یہاں تک پہنچایا گیا تھا اور مشعل کے ساتھ موجود وہ لڑکی شاید وہ اس سب کا حصہ تھی۔

ساحر نے ایک نظر ارد گرد ڈال کر مشعل کی جانب قدم بڑھائے تھے اور ساحر کو آتا دیکھ کر مشعل کے پیچھے آتا شخص رک کر وہیں سے پلٹ گیا تھا اس کا کام بس مشعل کو اس ہوٹل تک پہنچانے کا تھا جو ہو گیا تھا۔

مشعل مسلسل فون پر اس انسان سے رابطہ کرنے کی کوشش میں تھی مگر وہ جواب نہیں دے رہا تھا۔

"یہ رہا ہوٹل کا شاندار سالابی!" اس لڑکی کے مخاطب کرنے پر مشعل نے فون پر سے نظریں اٹھا کر دیکھا تھا اور اگلے ہی پل مشعل کی آنکھوں نے

جس کو دیکھا تھا اس کا دل اس کے کانوں میں بجنے لگا تھا۔ سامنے ساحر کو اپنی جانب آتا دیکھ کر مشعل کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے اس نے سوچا نہیں تھا کہ یہاں ساحر سے اس کا سامنا ہو جائے گا۔

مشعل کے ساتھ چلتی وہ لڑکی مشعل کی جانب متوجہ ہوئی تو مشعل کو بت بنے سامنے دیکھتا ہوا پایا۔ مشعل کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو سامنے ہی ایک خوبرو جوان نظر آیا تھا جو کڑھے تیور لیے مشعل کی جانب بڑھا تھا اور مشعل ہاتھ کی انگلیاں مڑورتی اس سے نظریں چراتی اس لڑکی کو اپنے بارے میں غلط تاثر دے رہی تھی۔

کیا ہوا تم ٹھیک ہو؟ کون ہے یہ شخص؟" اس نے مشعل سے آہستہ سے " پوچھا تھا جواباً مشعل نے کوئی جواب نا دیا تھا۔

اس لڑکی کو کچھ گڑ بڑھ کا احساس ہوا تھا تبھی اس کی نظر پارٹی حال سے نکلتے اسی سیاہ پوش پر پڑی تھی جو ماتھے پر بل ڈالے اسے گھور رہا تھا اور اسے وہاں سے ہٹنے کا اشارہ کر رہا تھا۔ تب تک ساحر بھی ان تک پہنچ گیا تھا۔

میں تم سے بعد میں ملوں گی۔" وہ لڑکی مشعل سے کہتی وہاں سے چلی گئی" تھی۔

واٹ آر یو ڈونگ ہئیر!" مشعل کے سامنے جاتے ساحر نے اسے کڑھے" تیور ہے دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ میں۔۔۔۔۔۔" مشعل نے گھبرا کر ارد گرد دیکھتے ہوئے الفاظ" تلاشے۔

ہاں تم؟ کیا کر رہی ہو یہاں؟" بظاہر نارمل انداز میں کہتے ساحر نے" مشعل کی آنکھوں میں دیکھتے پوچھا مگر اس کی آنکھوں کی سرخی مشعل کا دل لرزا دینے کی سکت رکھتی تھی۔

ساحر وہ۔۔۔۔۔۔وہ آدمی۔۔۔۔۔" مشعل کچھ کہنے والی تھی جب" سامنے سے آتے ایک آدمی کو دیکھ کر مشعل کی زبان اٹک گئی تھی۔ مشعل کی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے ساحر نے سامنے سے چوہدری افتخار کو آتا دیکھ کر فوراً مشعل کو بازو سے تھام کر اپنے ساتھ گھسیٹتا لابی سے آگے ایک

راہداری میں لے گیا تھا۔ مشعل جانتی تھی کہ وہ یہ سب خود کو اور مشعل کو ان کی نظروں سے چھپانے کے لیے کر رہا ہے اس لیے کچھ نا بولی اور چپ چاپ اس کے ساتھ کھینچی چلی گئی۔

لابی میں آتے ہی اس نے مشعل کو دونوں کندھوں سے دبوچ کر اپنا سارا غصہ سارا غبار اس پر انڈیل لیتے اپنی دہکتی ہوئی نگاہوں سے اسے جلا کر خاکستر کرنا چاہا تھا۔

واٹ دا ہیل از یور پرابلم ؟" ساحر نے غراتے ہوئے مشعل سے پوچھا۔" کیوں میری مشکلیں بڑھانے پر تلی ہوئی ہو؟ کیوں آئی ہو یہاں اور یہاں" کے بارے میں کس نے بتایا ہے تمھیں ؟" مشعل کو کچھ بھی کہنے کا موقع دیئے بنا اس نے ایک ساتھ کئی سوال غصے میں لپیٹ کر مشعل سے کئے تھے۔ مشعل نے کچھ کہنے کو منہ کھلونا چاہا تھا جب ایک اور مصیبت ان دونوں پر کویتا ایڈرین جان کے روپ میں وارد ہوئی تھی۔

ہیلو مسٹر اینڈ میسیز آفندی!" مشعل کے بازو سے اس کی گرفت کمزور" پڑی تھی۔

میسیز جون کی آواز پر ساحر کا دل چاہا کہ وہ کویتا اور مشعل دونوں کو برج خلیفہ کے اوپر سے دھکا دے کر یہ قصہ ہی تمام کر دے۔ آج کل یہ دونوں خواتین ہی اس کے لیے سب سے بڑی مصیبت بنی ہوئی تھیں۔ ایک اس کے حواسوں پر سوار ہو کر اس کی زندگی مشکل کر رہی تھی تو دوسری اس کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئی تھی اور اسے سکون کا سانس لینے نہیں دے رہی تھی۔

ساحر چار و ناچار پلٹا تھا تو سامنے ہی میسیز جان کسی انجان انسان کے ساتھ کھڑی تھی۔ وہ ساحر اور مشعل کو دور سے دیکھ کر ان کی جانب آئی تھی۔

او کے سو اس لیے آپ مشعل کو سنگاپور نہیں لائے تاکہ آپ لوگ یہاں" سب سے چھپ کر اپنا ہنی مون انجوائے کر سکیں۔ مجھے امید نہیں تھی مسٹر آفندی آپ اتنے رومینٹک ہو سکتے ہیں۔" کویتا نے مسکراہٹ

دباتے کہا تھا نظریں گھبرائی ہوئی مشعل اور ساحر کے درمیان گردش کر رہیں تھی۔

نواٹ وازناٹ پلینڈ!" ساحر خود کو کمپوز کرتا کہنے لگا تھا۔ تو مشعل نے "

وہاں سے نکلنا چاہا شاید ایسے وہ ساحر کے اعتاب سے بچ جائے۔

ایکس کیوزمی میں ابھی آئی۔" مشعل نے کہہ کر وہاں سے جانا چاہا تھا۔"

جب ساحر نے اس کے ہاتھ کو اپنی گرفت میں لیتے مشعل کو حیران کیا تھا۔ مشعل نے نا سمجھی سے ساحر کو دیکھا جو اس کی جانب متوجہ نہیں تھا مگر مشعل کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھامے ہوئے تھا۔

اومائی گاڈ ہاؤر ومینٹک! مجھے لگتا ہے مسٹر آفندی تم سے ایک منٹ کے " لیے بھی دور نہیں ہونا چاہتے اور میری وجہ سے آپ لوگ ڈسٹرب ہو رہے ہیں۔ آئی تھنک آئی شیڈ لیو یو بوتھ الون!" کویتا نے شچوئشن کو اپنی مرضی کا رنگ دیتے آنکھ کا کونا دباتے مشعل کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر

ذو معنی انداز میں کہا تھا جس پر مشعل اور ساحر کی نظریں ٹکرائی اور دونوں نے بیک وقت نظریں چرائی۔

اینی وے آئی گاٹ ٹو گو میں تم لوگوں سے کل ملتی ہوں۔ کل شام ڈنر" میری جانب سے سو میک شیور یو گائز میک نو لیم ایکسکیوز ئز!" کویتا کہتی وہاں سے چلی گئی تھی جب ساحر کی کھولتی ہوئی نظریں ایک بار پھر مشعل پر جا ٹکی تھیں۔

مجھے اندازہ نہیں تھا یہ بھی یہاں ہو گی۔" مشعل نے منمناتے ہوئے" وضاحت دی۔

یہ ناہوتی پھر بھی تم کو اندازہ ہے یہاں کون کون اور کیسے لوگ ہیں؟"" ساحر نے الفاظ چبا چبا کر ادا کئے۔

مجھے بس اس انسان تک پہنچنا تھا اس نے کہا کہ وہ مجھے نقصان نہیں پہنچانا" چاہتا۔" مشعل نے اپنی بات پر قائم رہتے کہا تھا۔

ہاؤ کوڈیوبی سو برین لیس مشعل؟ کسی نے کہہ دیا اینڈ لوک ایٹ یو تم اس"
سے ملنے یہاں تک چلی آئی؟" ساحر نے ایک بار پھر اس کو کھا جانے والی
نظروں سے دیکھا تو مشعل کو ساحر کی بات ٹھیک لگی تھی مگر اس کا دل کہتا
تھا کہ اس سے بات کرنے والا انسان اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

"مجھے جانے دو بابا۔۔۔۔۔۔۔"

جسٹ شٹ اپ! اب تم یہاں سے میرے ساتھ چلو گی اور کل کی"
فلائیٹ سے واپس جاؤ گی انڈر سٹینڈ؟" ساحر نے فیصلہ کن انداز میں کہا تھا
جو مشعل کو بلکل پسند نہیں آیا تھا۔

اور تم مجھ پر حکم نہیں چلا سکتے۔۔۔۔ڈو یو انڈر سٹینڈ؟" مشعل نے بھی"
ساحر کے انداز میں اسے جواب دیا تھا اور وہاں سے جانا چاہا جو ساحر کے اندر
دہکتے انگاروں کو ہوا دینے کا سبب بنا تھا۔

بہت ہو گیا! ایک لفظ اور کہا تو شاید میں اپنے ہاتھوں سے تمھاری جان"
لے لوں گا۔۔۔سو ڈونٹ یو ڈیئر ٹو ڈو دس ایو را گین!" ساحر نے ارد گرد کا

حیال کئے بنا مشعل کو کندھوں سے تھام کر دیوار کے ساتھ پن کرتے کہا تھا اور مشعل کی آنکھوں میں خوف کے بجائے پائی جانے والی بغاوت ساحر کو ایک آنکھ نہیں بھا رہی تھی۔

اور آخری بات اگر مجھے تم پر حکم کرنے کا حق نہیں ہے تو تمھیں بھی کوئی" حق نہیں ہے میری مشکلات بڑھانے کا آئی سمجھ! اس لیے اس سب قصے سے دور رہو۔" ساحر نے شہادت کی انگلی اٹھائے اسے وارن کرتے کہا تو مشعل کے اندر بھی اشتعال کی لہر ڈور گئی۔

اور تم مجھ سے دور رہو!" مشعل کے اسے پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا تھا۔"

راہداری کے آخری سرے پر کھڑا انسان بہت پر سکون انداز میں ہاتھ میں کیمرہ لیے اس منظر کو کیپچر کر رہا تھا آنے والی مشکل سے انجان وہ دونوں ہی ایک دوسرے سے الجھ رہے تھے۔

وہ لڑکی مشعل کو اپنے ساتھ ہوٹل کی لابی تک لائی تھی مگر اس کے بعد ہی اپنے شوہر کی کھولتی ہوئی نگاہوں سے خائف ہوتی وہ وہاں سے ہٹ گئی تھی۔ وہ جانتی تھی اب اسے اس حرکت کے بدلے میں اپنے شوہر کی جانب سے کئے جانے والے کئی سوالات کا جواب دینا ہو گا اور اس کے شوہر کے آتے ایسا ہی ہوا تھا۔ کافی دیر وہ دونوں ایک کونے میں کھڑے نا جانے کیا بات کرتے رہے تھے۔ وہ سیاہ پوش شخص جس نے سیاہ ہوڈ سے چہرے کو چھپا رکھا تھا اور دونوں ہاتھ ہوڈ کی جیبوں میں ڈالے ہوئے تھا۔ ایسا ہوٹل جہاں تقریباً سب ہی فارمل کپڑوں میں موجود تھے وہاں ایسے حلیے میں ہونے کی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ مگر شاید وہ شخص وہاں کافی جانا پہچانا تھا اس لیے تو کسی کے لیے اس کا حلیہ عجیب یا مشکوک نہیں تھا۔ وہ سیاہ پوش اس لڑکی کی اس حرکت سے کافی ناخوش لگا تھا جب کے وہ لڑکی مسلسل اسے سمجھاتے نا جانے کیا کہہ رہی تھی۔ کچھ دیر بعد وہ سیاہ پوش وہاں سے چلا گیا تھا اور وہ لڑکی سر نفی میں ہلاتی نا جانے کیا بڑبڑاتی لابی میں آئی تھی

جب سامنے ہی مشعل اور اسی شخص کے ساتھ کھڑی تھی اور ایک ماڈرن سی مغربی لباس میں ملبوس خاتون انھیں مسٹر اینڈ میسیز آفندی کہہ کر پکار رہی تھی یہ بات اس لڑکی کو تھوڑی عجیب لگی تھی۔اسے لگا مشعل اس سے جھوٹ کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔وہ سر جھٹکتی وہاں سے پلٹ آئی تھی اگر اس کے بعد وہ مشعل اور اس شخص کی باتیں سن لیتی تو سمجھ جاتی کہ مشعل نے اس سے جھوٹ نہیں کہا تھا۔

ساحر مشعل کو تقریباً گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ باہر لایا گاڑی میں بیٹھاتے ہوئے بھی مشعل نے خود کو اس سے آزاد کروانے کی کافی کوشش کی مگر ساحر کے کانوں تک تو جیسے اس کی چیخ و پکار پہنچ ہی نہیں رہی تھی۔ سلیمان صاحب کو مشعل کی خیریت بتا کر انھیں گھر آنے کو کہا اس سب کے دوران مشعل نے اس سے جان چھڑوانے کی کافی کوشش کی اور یہ سلسلہ پینٹ ہاؤس تک پہنچتے پہنچتے لفٹ میں بھی برقرار رہا۔ساحر نے

مشعل کی کلائی کو دبوچا ہوا تھا اور مشعل اپنے طور پر چیخ چلا کر اسے برا بھلا بھی کہتی رہی مگر ساتھ لفٹ میں آتے جاتے لوگوں کی پرواہ کرتے وہ خاموش ہو جاتی مگر ساحر تو بنا کسی کی پرواہ کئے مشعل کی کلائی پکڑے ہوئے اس پر اپنی گرفت ڈھیلی نہیں ہونے دے رہا تھا۔ جیسے چند لوگ ذو معنی انداز میں دیکھا مگر وہاں پرواہ کسے تھی۔ پینٹ ہاؤس میں داخل ہونے تک مشعل اس کا ہاتھ اپنی کلائی سے ہٹانے کی کوشش کرتی رہی تھی۔

ساحر نے اندر آتے ہی مشعل کا ہاتھ ایک جھٹکے سے چھوڑا جو اب اپنا بازو جہاں انگلیوں کے واضح نشان بن چکے تھے سہلاتی لال آنکھوں سے ساحر کو گھور رہی تھی

ہاؤ ڈئیر یو! تم میرے ساتھ ایسے کیسے پیش آ سکتے ہو؟" ساحر کا گریبان" دبوچے وہ اس نے سوال کیا جس نے ساحر کو کافی حیران کیا کیونکہ مشعل سے اس جسارت کی اسے امید نا تھی۔

میں کیا کیا کر سکتا ہوں اب تو تمھیں اندازہ ہو جانا چاہیے مشعل۔۔۔۔۔"

تمھیں لے کر میں نے اپنا انداز بدلا ہے، دماغ میرا آج بھی وہی ہے جو میری ایک بھی نہیں سنتا بس اپنی چلاتا ہے اس لیے مجھ سے الجھ کر سراسر تمھارا اپنا ہی نقصان ہو گا۔۔۔۔۔۔۔وہ کہتے ہیں ناں جس انسان کے پاس کھونے کو کچھ نہ بچے نا اس سے ڈرنا چاہیے۔" مشعل کے ہاتھوں کو تھامے انھیں اپنے گریبان سے ہٹاتے اس نے سخت الفاظ میں اپنے الفاظ پر زور دیتے کہا تو مشعل کا غصہ جھاگ کی ماند بیٹھا۔ کچھ دنوں سے پرانا ساحر آفندی لوٹ آیا تھا اور مشعل کو یہ بات اچھے سے سمجھ آ رہی تھی کہ اب وہ مشعل کی تلخ باتوں اور سوالوں کے جواب میں اس کے سامنے مصلحتاً بھی خاموش نہیں رہے گا اس لیے مشعل کو ہی احتیاط برتنی ہو گی۔

آئی ایم سوری میں بس غصے میں تھی۔" مشعل نے اس کا گریبان تھامنے" پر ندامت کا اظہار کرتی ساحر کو بھی کسی حد تک ٹھنڈا کر چکی تھی۔

تمھارا فون؟"ساحر کے تاثرات میں کچھ فرق آیا تو ہاتھ مشعل کے "

سامنے پھیلاتے کہا۔

کیوں چاہیے؟"مشعل جانتے ہوئے بھی انجان بنی رہی۔"

اپنی اور تمھاری ایک سیلفی لینی ہے۔"نہایت سنجیدگی سے کہی گئی بات پر"

مشعل کا منہ کھل گیا اسے ساحر سے ایسے جواب کی ہرگز توقع ناں تھی مگر

اپنا فون ساحر کو دینے کا بھی اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

ہٹو میرے سامنے سے۔۔۔۔"مشعل نے بظاہر ہمت سے کہا مگر اس کا"

دل باپ کے جلد لوٹ آنے کے لیے دعا گو تھا۔۔۔۔اسے ساحر کی

آنکھوں سے خوف آیا۔

فون دو۔۔۔۔۔۔"ساحر نے دانت پر دانت جمائے بہت ضبط سے کہا۔"

مشعل کا یہ ضدی انداز اسے ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔

نہیں دے رہی اپنا فون۔۔۔ہٹو میرے سامنے سے۔۔۔۔"مشعل"

کٹیلے انداز میں کہتی جیسے ہی وہاں سے آگے بڑھی ساحر نے اسے بازو سے

پکڑ کر سامنے صوفے پر پٹخا اور خود اس کے سامنے جھک گیا اور اس کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گھاڑتے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

"میں نے کہا تھا مشعل میرا ضبط مت آزماؤ! مت اکساو مجھے۔۔۔۔ لیکن تم لڑکیوں کو سیدھے سیدھے کوئی بات سمجھ نہیں آتی! الو کا پٹھا ہوں میں جو تمھاری یہ ساری بکواس یہ ٹینٹرمز برداشت کرتا رہوں گا۔۔۔۔۔۔۔"

ساحر کا انداز اور الفاظ مشعل کو کانپنے پر مجبور کر رہے تھے۔

"لسن ٹومی ویری کیئر فلی کوئی بھی غلط فہمی اپنے اس نازک سے دماغ میں مت پالنا مشعل۔۔۔۔۔ اگر اب تک تمھارا لحاظ کر رہا ہوں اور تمھاری غلطیاں برداشت کر رہا ہوں تو صرف سہیر کی وجہ سے مگر اسی سہیر کے مجرموں تک پہنچنے کے راستے میں میں تمھیں بھی برداشت نہیں کروں گا۔"

وہ الفاظ انگاروں میں لپیٹ کر مشعل کے گوش گزار کر رہا تھا جو دم سادھے بس خوفزدہ آنکھوں سے اپنے سامنے کھڑی لاوے سے بھری اس ساحر

نامی چٹان کو دیکھے گی جو آج عرصے بعد پھٹی تھی۔ مشعل کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہوئی مگر آج یہ آنسو اس لاوہ کو ٹھنڈا کرنے کو ناکافی تھے۔

رونا بند جو کہا ہے وہ کرو ورنہ!" ساحر کا انداز وارن کرنے والا تھا۔اس" نے آبرو اٹھائے اپنے سامنے بیٹھی خوفزدہ سی مشعل کو گہری نظروں سے دیکھا اس کا ڈرا سہما روپ اس کے اندر کے اشتعال کو قابو کر رہا تھا جو ساحر فلوقت چاہتا نہیں تھا۔

مشعل نے گھبرا کر فون ساحر کی جانب بڑھایا جسے ہاتھ میں پکڑتے ہی ساحر نے مشعل کو اسے ان لاک کرنے کو کہا۔ فون ان لاک ہوتے ہی ساحر نے اس نمبر سے آئے سارے میسیجز کو غور سے دیکھا اور مشعل گہرے سانس لیتی خود کو کمپوز کر رہی تھی جب کہ ساحر ان میسجز کو دیکھتا ایک فیصلے پر پہنچتا فون مشعل کی جانب بڑھایا اور کچھ کہنے ہی والا تھا مگر اس سے پہلے ہی دروازہ کھلا اور شان اپنا سامان اٹھائے اندر آیا تھا اندر آتے ہی وہ چونک کر رکا جہاں سامنے ہی مشعل کسی خوفزدہ بلی کے بچے کی ماند صوفے پر بیٹھی

ہوئی تھی اور سامنے ہی ساحر آفندی شعلہ جوالا بنا اسے کھا جانے کو تیار کھڑا تھا۔ شان نے خجل ہو کر دروازہ بند کیا۔

"یہ کون سا وقت ہے شان! تم تو چھ بجے پہنچنے والے تھے ناں۔۔۔۔۔ٹائم دیکھ رہے ہو اٹس کوائٹ ٹوایٹ۔۔۔۔۔۔۔جانتے ہو تمھارے دیر کرنے کی وجہ سے مجھے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اسے بے وقوف لڑکی کو لے کر یہاں آنا پڑا کوئی احساس ہے کسی چیز ہے۔۔۔۔۔یا باقی سب کی طرح تمھیں بھی لگتا ہے کہ ساحر آفندی کا دماغ بلکل خراب ہو گیا ہے جو یہ بے دھیانی اور لاپرواہی چپ چاپ برداشت کرتا رہے گا۔" شان کو دیکھتے ہی ساحر نے توپوں کا رخ شان کی جانب موڑا اور تمام لحاظ بالائے تاک رکھتے اس پر برس پڑا۔

"آئی ایم سوری سر!" شان حلق تر کرتا منمنایا۔

اب یہاں کھڑے ہو کر کون سا تماشہ دیکھ رہے ہو؟" ساحر نے آبرو" اچکاتے استفسار کیا تو شان گڑ بڑا کر اپنا سامان گھسیٹتا اس پینٹ ہاؤس میں موجود اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

ساحر ایک کھولتی ہوئی نگاہ مشعل پر ڈال کر وہاں سے ہٹا جب مشعل کی" نگاہ مین ڈور سے اندر آتے سلیمان صاحب پر پڑی تو مشعل فوراً بھاگ کر ان کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اور سلیمان صاحب ہوا س باختہ سے کچھ فاصلے پر کھڑے ساحر کو دیکھنے لگے جو سلیمان صاحب کی نظروں اور مشعل کے رد عمل پر لب بھینچے دونوں بازو سینے پر بندھے وہیں کھڑا رہا۔

بابا کہاں چلے گئے تھے آپ؟ میں کتنا ڈر گئی تھی یہ شخص بہت برا ہے۔"""
مشعل نے باپ کے سینے میں سر دیے ساحر کی جانب اشارہ کرتے کہا جو سلیمان صاحب کی استفامیہ نظروں سے نظریں چرا گیا۔

کیاہو گیاہے میری بچی؟" سلیمان صاحب نے گھبرا کر مشعل کو خود سے " الگ کرتے پوچھا مگر مشعل شکائیتی نظروں سے بس ساحر کو دیکھے گئی اور سلیمان صاحب نا سمجھی سے مشعل اور بے تاثر چہرہ لیے کھڑے ساحر کو دیکھتے رہے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

شان کمرے میں آتے ہی گہرا سانس لینے لگا۔ ساحر کا جلالی روپ اور ڈری سہمی مشعل کو دیکھ کر اسے کافی حیرانی ہوئی۔ ایسا کیا تھا جو ساحر یوں مشعل پر برس رہا تھا۔ شان سوچتا فوراً فریش ہونے چلا گیا کیونکہ واپس آکر اسے ساحر کی عدالت میں بھی پیش ہونا تھا جو پہلے تو شان سے اس نمبر کی انفارمیشن مانگے گا اور پھر اس تک نا پہنچ پانے کی وجہ اور پھر شان کی اچھی خاصی کلاس لگنی تھی۔ وہ سب کے لیے مینٹلی پریپئر ہو کر آیا تھا مگر ساحر کا انداز اسے اب پریشان کر رہا تھا وہ ساحر جو گزشتہ کچھ عرصے سے مشعل کو

لے کر کافی نرم مزاج ہو گیا تھا آج شان کی نظروں نے وہ نرم مزاجی ساحر میں نہیں دیکھی۔

فریش ہو کر وہ باہر آیا جہاں اس وقت مشعل اپنے باپ کے سینے سے لگی رو رہی تھی اور ساحر ماتھے پر بل ڈالے لب کچلتا اسے دیکھتا خود کو کچھ بھی کہنے سے بار کھے ہوئے تھا مگر کب تک ؟

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

کوئی مجھے بھی بتادے ہوا کیا ہے ؟" مشعل کے رونے میں کمی آئی تو" سلیمان صاحب کے دماغ میں اٹھتے سوالوں کو الفاظ کی صورت میں ادا کرنے لگے۔

بابا مجھے یہاں نہیں رہنا چلیں یہاں سے۔" مشعل نے روہانسا لہجے میں" پھر کہا۔

اچھا ہم چلیں گے کل صبح ہی مگر آپ بتائیں تو سہی ہوا کہ ہے آپ مال" سے اچانک کہاں غائب ہو گئی تھی اور ساحر تک کیسے پہنچی اور کوئی جھگڑا ہوا ہے آپ دونوں میں۔"خاموش کھڑے ساحر کی جانب دیکھتے سلیمان صاحب نے سوال کیا۔

اس نے میرے ساتھ۔۔۔۔"بات کرتے کرتے مشعل نے پھر رونا" شروع کر دیا تو ساحر کا غصہ بھی ایک بار پھر امڑ آنے لگا جو اپنی غلطی کو نظر انداز کئے باپ کے سامنے اس مجرم قرار دے رہی تھی اور ایسی آدھی ادھوری باتیں سلیمان صاحب کے دل میں نا جانے کیسے سوال پیدا کر رہی ہوں گی۔

میں نے کیا مشعل؟ بولو؟"ساحر نے پھر تلخ لہجے میں سوال کیا۔اور" سلیمان صاحب کو ساحر کا مشعل سے بات کرنے کا انداز حیران کر گیا۔

پوچھیں اپنی لاڈلی سے جب یہ آپ کے ساتھ مال گئی تھی تو اس ہوٹل میں" کیا کر رہی تھی؟ اندازہ ہے اسے اور آپ کو کہ وہاں کیسے لوگ تھے؟ اکیلی

خوبصورت لڑکیوں کو اغوا کر کے بیچنا یہاں بہت عام بات ہے انکل اور ایسے میں یہ کسی کے بھی بھلانے پر نا صرف دبئ آگئ بلکہ آپ سے جھوٹ بول کر اکیلی اس سے ملنے نکل پڑی اور مجھے تو یہ سمجھ نہیں آرہی۔آپ کیا سوچ کر اسے دبئ تک لے آئے۔"ساحر نے اس بار سلیمان صاحب سے سوال کیا جو لاجواب سے بس اپنی بیٹی اور ساحر کو دیکھے جا رہے تھے۔ساحر سے ساری سچویشن سن کر انھیں ساحر کے سخت رویے کی وجہ سمجھ آئی تھی اور مشعل کی بے دھیانی پر انھوں نے اسے گھر کا مگر اس وقت مشعل نے ان پر ایموشنل حملہ کر کے انھیں کچھ بھی کہنے سے باز رکھا تھا۔ساحر کسی کال آنے پر بنا شان سے بات کئے وہاں سے نکل گیا۔

شان باہر آیا تو طوفان تھم چکا تھا البرٹ بھی تب سے کچن میں دبک کر بیٹھا سارے مناظر دیکھ رہا تھا وہ اپنے لیے فکر مند تھا کہ کہیں ساحر شان اور مشعل کو چھوڑ کر اب اس کے پیچھے نا پڑ جائے کیونکہ رات وہ مشعل سے

ساحر کے بارے میں کافی کچھ کہتا رہا تھا جس کی بازپرس کبھی بھی ہو سکتی تھی۔

البرٹ سے سب کے لیے ڈنر بنانے کا کہہ کر وہ سلیمان صاحب کے ساتھ بیٹھا موجودہ صورت حال کو ڈسکس کرنے لگا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مشعل اور سلیمان صاحب اس وقت پینٹ ہاؤس پر اکیلے تھے رات گیارہ بجے کا وقت تھا شان ساحر کی جانب سے دیئے گئے کام کے سلسلے میں باہر تھا ،البرٹ کام نبھٹا کر جا چکا تھا اور ساحر خود تب کا گیا اب تک لوٹ کر نہیں آیا تھا۔ مشعل کو سلیمان صاحب نے کافی سمجھا بجھا کر ساحر سے الجھنے سے منع کیا جس پر وہ اوپر اوپر سے مان گئی تھی مگر دل میں وہ ابھی بھی اپنی ضد پوری کرنے کا منصوبہ بنائے بیٹھی تھی۔ سلیمان صاحب اپنے کمرے میں تھے جب کہ مشعل سیٹینگ ایریا میں بیٹھی ایمان کو کال کرنے کی کوشش

کر رہی تھی جس نے کسی فنگشن میں ہونے کی وجہ سے کال پک نہیں کی اور مشعل کو میسج پر بات کرنے کو کہا۔

آج چاند کی چودھویں تاریخ تھی اور ہر طرف چاند کی سفید چادر پھیلی ہوئی تھی۔ سیٹنگ ایریا کی لائٹس آف کرتی مشعل اس خوبصورت تابش ماہ کو سیٹنگ ایریا میں اترتا دیکھ کر اس منظر میں جیسے کھو سی گئی تھی۔ اس پر سکون ماحول میں چاند کی ٹھنڈی چاندی مشعل کو اپنے اندر اترتی محسوس ہوئی تھی۔

وہ گلاس وال کے پاس پڑے کاوچ پر ٹیک لگائے بیٹھی باہر کا خوبصورت منظر دیکھ رہی تھی جہاں سے پورا شہر چاندی میں نہایا محسوس ہو رہا تھا اور ارد گرد شان سے کھڑی اونچی اونچی عمارتیں چاندی سے بنی معلوم ہوتی تھیں۔ رات کے اس پہر بھی شہر میں جیسے ہر چیز محو حرکت تھی۔ مشعل ایمان کو میسج کرتی کرتی کب وہیں گہری نیند میں ڈوب گئی اسے اندازہ نہیں ہوا۔

ساحر بارہ بجے کے قریب لوٹا اور جیسے ہی سیٹنگ ایریا میں داخل ہوا تو نیم تاریکی میں سامنے ہی مشعل کو صوفے پر سویا ہوا پایا۔ ساحر کے قدم زنجیر ہوئے تھے پینٹ ہاوس کی شیشے سے بنی دیواروں کے پار چاند پوری آب وتاب سے چمکتا اپنی روشنی ہر سو بکھیر رہا تھا اور اس کی روشنی پینٹ ہاؤس کے اندر تک پھیلی ہوئی تھی۔ چاندنی کے نور میں نہائی گہری نیند سوئی ہوئی مشعل اس وقت ساحر کے دل ودماغ میں طوفان برپا کر رہی تھی۔ اس کا سارا غصہ ساری احتیاط اڑن چھو ہوئی جیسے ان کا کوئی وجود تھا ہی نہیں۔۔۔۔۔۔۔وہ منظر ساحر کو خود میں جھکڑ کر بہت پیچھے لے گیا اور وہ ایک بار پھر بے اختیار ہوا آہستہ قدم اٹھاتا اس چاندی کی گڑیا کی سمت بڑھا۔ نظریں ایک بار پھر اس چہرے پر ٹک گئیں جو اسے آج بھی دنیا بھلا دینے کی سکت رکھتا تھا۔ ساحر نے اپنے دل پر گہرے پہرے بٹھا رکھے تھے مگر آج دل ہمیشہ کی طرح دماغ کے پہروں کو اپنے پیروں تلے کچلتا اسے ایک بار پھر بے خود کئے ہوئے تھا۔

ساحر مشعل کے قریب دوزانوں بیٹھ گیااور ایک ٹرانس کی کیفیت میں اسے دیکھے گیا جس کے چہرے پر پھیلی الواہی سی چمک اسے مذید جاذب نظر بنارہی تھی۔کتنے ہی پل وہ اس کے چہرے میں کھویارہا۔۔۔۔۔دل نے بے اختیار ہو کر مشعل کو چھونے کی خواہش کی تو ساحر نے ہاتھ مشعل کی جانب بڑھایا مگر اگلے ہی پل اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی اس نے اپنا ہاتھ فوراً واپس کھینچ لیااور فوراً وہاں سے اٹھتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیااور اندر جاتے ہوئے دروازہ دھاڑ سے بند کیا جس پر مشعل گھبرا کر اٹھی اور ارد گرد دیکھنے لگی مگر وہاں کچھ نا تھا نیند میں ایک جانے پہچانے احساس نے اس کے گرد گھیرا کیا تھا جو اب زائل ہو چکا تھا۔وہ فوراً اٹھ کر اندر کی جانب بڑھ گئی۔

رات بھر ساحر نے خود کو کوستے گزاری۔دل نے دماغ پر پھر سے سبقت لے لی تھی اور وہ اپنی ہی نظروں میں مجرم بن گیا جو اپنے ہی بھائی کی بیوی کو غلط نظر سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔اس وقت اس کا دل چاہا وہ مشعل کو یہاں بلوانے والے انسان کو بے انتہا اذیت دے کر مار ڈالے ویسی ہی اذیت جو اس وقت وہ محسوس کر رہا تھا۔

غصے سے مٹھیاں بھینچے اس نے مٹھی سامنے لگے دیوار گیر آئینے پر دے ماری جس پر خون کی ایک لکیر بہتی ہوئی نیچے گر رہی تھی مگر وہاں پرواہ کسے تھی۔وہ رات بھر مشعل کو وہاں سے بھیجنے کے منصوبے بناتا رہا یہ جانے بنا کہ اس مقصد میں وہ بری طرح ناکام ہو گا۔

تین بجے کے قریب وقت کا احساس کئے بنا اس نے فواد کا نمبر ڈائل کیا تھا۔ فواد جو اس وقت گہری نیند میں ڈوبا سویا ہوا تھا رات گئے فون بجنے پر چونک کر اٹھا۔فون کی سکرین پر ساحر کا نمبر دیکھ کر اس نے فوراً فون ریسیو کیا اور منہ پر ہاتھ پھیرتا غنودگی کو بھگانے کی کوشش کرنے لگا۔

ہیلو ساحر!"فواد کی بوجھل آواز نے ہی ساحر کو اپنی غلطی اور وقت کا" احساس کروایا مگر اس نے اس طرف توجہ نہیں دی وہ اس وقت شدید قسم کی الجھن کا شکار تھا۔

فواد تم نے سلیمان صاحب کو میرے پینٹ ہاؤس کیوں بھیجا؟ تمھیں یہ" نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔۔۔بلکہ تمھیں تو انھیں دبئ ہی نہیں آنے دینا چاہیے تھا۔کیوں کیا یہ سب تم نے؟۔۔۔۔۔۔۔تم فوراً سے پہلے انھیں واپس بلالو کوئی بھی بہانہ بناو کوئی بھی۔۔۔بس وہ دونوں یہاں سے چلے جائیں۔"ساحر کا عجلت بھرا انداز فواد کی نیند اڑا گیا۔

کیا ہو گیا ہے ساحر؟"فواد نے بیڈ کروان سے ٹیک لگاتے نا سمجھی سے" پوچھا۔

کچھ ہونا باقی ہے وہ پاگل لڑکی میرے ہر راستے میں کھڑی" ہے۔۔۔۔۔مجھے کچھ کرنے نہیں دیتی۔۔۔۔وہ کچھ دیر اور یہاں رہی نا فواد تو میں اپنے ساتھ کچھ کر بیٹھوں گا پلیز اسے واپس بلالو اٹس آرڈیکوئسٹ

!"ساحر نے بے بسی سے فواد کی منت کرتے شدید اضطراب میں کمرے میں چکر کاٹتے کہا۔

ساحر ایسا کیا ہوا ہے کہ رات کے تین بجے تمھیں مجھے نیند سے جگا کر یہ" سب کہنا پڑے۔"فواد نے گھڑی اٹھا کر ایک نظر ڈالتے ہوئے پوچھا۔اس نے شکوہ نہیں کیا تھا بلکہ حقیقتاً وہ ساحر کی اس الجھن کی وجہ جاننا چاہتا تھا۔ساحر نے سارا قصہ مختصراً فواد کو بیان کیا۔

اچھا ساحر میں انھیں سمجھا دوں گا مشعل مجھے اپنے بھائی کی طرح مانتی ہے" وہ میری بات نہیں ٹالے گی اب وہ وہاں نہیں جائے گی۔"فواد نے سمجھتے ہوئے کہا۔اس کی نیند پوری طرح غائب ہوئی تھی۔

وہاں نہیں جائے گی؟ میں اسے یہاں دبئی میں برداشت نہیں کر سکتا فواد" تم سمجھ رہے ہو میری بات سو اسے پلیز واپس بلوالو!"آج اپنی بے اختیاری پر ساحر کا غصہ کم ہونے کو نہیں آرہا تھا وہ پہلی فرصت میں اس بے اختیاری کی وجہ کو خود سے دور کرنا چاہتا تھا۔

ساحر مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ تم کو مسلہ کیا ہے مشعل سے۔پہلے تو تمھیں" اس کے سامنے اس کا ہسبینڈ بن کر جانا تھا جس میں تمھارے ریلکٹینس تمھاری ہچکچاہٹ کی وجہ سمجھ آرہی تھی مگر اب جب وہ تمھارے بھائی کی بیوی بن کر وہاں رہ رہی ہے تو اس کا وجود تمھارے لیے ناقابل برداشت کیوں ہے اس جھنجھلاہٹ کا اصل ریزن کیا ہے؟ کیا تم مجھ سے کچھ ایسا چھپا رہے ہو ساحر جو تمھیں مضطرب کر رہا ہے؟"فواد کے سوال پر ساحر گڑبڑا گیا تھا اور مٹھیاں بھینچے لب کچلتے وہ خود کو کنٹرول کرنے کی تگ ودو میں تھا۔

کچھ پوچھ رہا ہوں میں۔"فواد نے متجسس لہجے میں استفسار کیا۔"

ایسا کچھ نہیں ہے فواد اٹس جسٹ کہ یہاں وہ خطرے میں ہے۔"ساحر" نے بہانہ بنایا جس پر فواد مطمئین تو نا ہوا مگر مزید بحث کرنا اسے بے کار لگا۔

تو پھر ٹھیک ہے اگر تمھیں ذاتی طور پر کوئی ایشو نہیں ہے تو مشعل کی فکر" مت کرو وہ اپنے باپ کے ساتھ ہے تمھارے سمجھانے کے بعد بھی نہیں سمجھی تو تم ذمے دار نہیں ہو اس لیے بے فکر ہو کر اپنا کام کرو۔اب انھیں

وہاں سے آنے کا کہوں گا تو اچھا تھوڑی لگے گا سہیر کی فیملی ہیں وہ لوگ۔"

فواد نے سمجھتے ہوئے بات کو ہوا میں اڑایا۔

نہیں فواد تم سمجھ نہیں رہے۔"ساحر نے احتجاج کرنا چاہا۔"

تو تم سمجھاد و ساحر! مجھے جب تک سمجھ نہیں آئے گی میں کیسے کچھ کر سکتا"

ہوں۔اصل مسلہ بیان کرو؟"فواد نے قدرے سخت لہجے میں ساحر سے سوال کر کے اسے لاجواب کیا۔

کچھ نہیں۔"ساحر نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا اب اسے مشعل کو واپس"

بھیجنے کا کوئی اور طریقہ ڈھونڈنا تھا۔

ساحر غصے سے نہیں دماغ سے کام لو! ایسے جھٹپٹاو گے تو تمھارے دشمن"

تمھیں دیکھ کر خوش ہوں گے۔اطمینان سے اپنے پرانے طریقے سے غیر محسوس طور پر اپنے دشمن کی نبض دباؤ۔انھیں زیر کرو۔۔۔۔خود کو اپنے غصے سے کمزور مت کرو ساحر تم تو وہ ہو جس نے کبھی ہار ماننا نہیں سیکھا کوئی چیز تمھیں تمھارے مقصد کو حاصل کرنے سے روک نہیں سکتی۔"فواد

نے اسے سمجھاتے ہوئے اسے اس کا طریقہ کار یاد دلایا جس نے ساحر کو کسی حد تک پر سکون کیا۔

اچھا بتاؤ کچھ پتہ چلا؟" فواد نے موضوع گفتگو بدل کر ساحر کا موڈ بدلنے کی" غرض سے سوال کیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

چوہدری افتخار اور مصطفی لغاری اس وقت اگھٹے بیٹھے گزشتہ روز ہوئی پارٹی میں ہونے والی کامیابی کو سیلیبریٹ کر رہے تھے۔ آروی نامی شخص سے چوہدری افتخار کی پہلی ملاقات کافی اچھی گئی تھی اور اسے کافی امید تھی کہ آنے والے وقت میں یہ ملاقات اور تعلقات اس کے کام آئیں گے۔

مصطفٰی لغاری بھی چوہدری کے ساتھ مل کر اسی کے رنگ میں رنگ گیا تھا اور چوہدری کی جانب سے ملنے والے فایدے نے اس کا منہ بند کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا ضمیر بھی مردہ کر دیا تھا اور یہی بات مریم اور مصطفٰی لغاری میں ہونے والے اختلاف کی وجہ تھی۔ چوہدری افتخار کچھ انفارمیشن لینے کے لیے عباس سے ملنا چاہتا تھا۔ مگر وہ کبھی پہلے اس سے نہیں ملا تھا مگر اس کے نام اور کام سے کافی اچھے سے واقف تھا مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ شخص گزشتہ رات کی اس پارٹی میں موجود تھا۔ کیونکہ چوہدری افتخار آروی کو دیکھ کر تو وہ سب بھول بیٹھا تھا تو دوسری جانب اسے ساحر کے یہاں تک پہنچ آنے کی خبر بھی ملی تھی جو کہ ہوٹل کے ہی ایک آدمی نے رقم کے عوض اس تک پہنچائی تھی اور یہ بات چوہدری افتخار کو پریشان کر رہی تھی۔ مگر پھر اس کے ہاتھ ایک ایسا سرا آیا تھا کہ رات بھر وہ آنے والی کامیابی کو سوچتا خرام مشروب اپنے اندر انڈیلتا رہا اور کب صبح ہوئی اسے اس بات کا اندازہ نہیں ہوا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر فجر کے بعد واپس لوٹا تو جہاں مشعل ایک بار پھر اس وقت کھڑی طلوع آفتاب کا منظر دیکھ رہی تھی جو اس اونچائی سے اور خوشنما اور حیران کن لگ رہا تھا۔ ساحر گہرا سانس لیتا مشعل کی جانب بڑھا جو اس نے سوچ رکھا تھا اسے پایا تکمیل تک پہنچانے کے لیے اسے مشعل کا غصہ ٹھنڈا کر کے اسے کنوینس کرنا تھا۔

وہ گلہ کھنکھار کر مشعل کو مخاطب کرتا اسی بڑی سی گلاس وال کے قریب مشعل سے کچھ فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔ مشعل نے وہاں سے جانے کی کوشش نہیں کی کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی کہ ساحر کوئی بات کرنا چاہتا ہے اور رات سلیمان صاحب کے سمجھانے پر کہ اس پارٹی اور ہوٹل میں کتنے خطرناک

لوگ موجود تھے مشعل کو ساحر کے رد عمل کی وجہ کسی حد تک سمجھ آئی تھی۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے سے گریز برتتے سامنے افق پر پھیلتی شفق کو دیکھ رہے تھے۔ قدرت کے یہ حسین رنگ نہایت ہی جاذب نظر لگ رہے تھے۔

آئی ایم سوری فار لاسٹ نائیٹ ! میں بہت زیادہ ہارش ہو گیا تھا۔" ساحر" نے گلاس وال سے باہر دیکھتے کہا۔ مشعل کو ساحر سے معافی مانگنے کی امید نا تھی اور ساحر کے معافی مانگنے پر مشعل کے اندر سر اٹھاتا اپنے فیصلے اور ضد کے غلط ہونے کا احساس واپس معدوم ہو رہا تھا۔

کیا سہیر پر میرا کوئی حق نہیں ؟" مشعل نے ساحر کو استفامیہ نظروں" سے دیکھتے سوال کیا۔

ہے۔" ساحر نے یک لفظی جواب دیا۔"

تو کیوں تم مجھ سے یہ حق چھین رہے ہو۔" مشعل نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

نہیں چھین رہا کچھ بھی۔۔۔میں سہیر کا ہر حق تمھیں سونپنے کو تیار ہوں" بس تمھیں ہر مشکل ہر پریشانی سے محفوظ رکھنا چاہتا ہوں۔یہ دنیا تمھارے جیسے سیدھے سادے لوگوں کے ساتھ بہت ٹیڑھی ہے مشعل بس اس لیے کہتا ہوں اس سب سے دور رہو۔ تمھیں کوئی تکلیف پہنچی تو سہیر کو تکلیف پہنچے گی جو میں برداشت نہیں کر سکتا۔" ساحر نے ہنوز باہر دیکھتے کہا جس پر مشعل لاجواب ہوئی۔وہ خود مشعل کے لیے پریشان تھا مگر اس بات کو ایکسیپٹ وہ کرنا نہیں چاہتا تھا بس سہیر کا نام لے کر وہ خود کو کسی بھی گلٹ سے بچانا چاہتا تھا۔

میں یہ کرنا چاہتی ہوں ساحر میں ان لوگوں تک پہنچنے میں انھیں تلاش" کرنے میں تمھاری مدد کرنا چاہتی ہوں۔" مشعل نے پھر سے کئی بار کہی گئی بات پھر دہرائی مگر اس بار اس نے اپنا طریقہ بدلا تھا اسے یاد آیا کہ سہیر

ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ جب اسے ساحر سے کوئی بات منوانی ہو تو آرام سے اسے ایموشنلی بلیک میل کر کے منواتا تھا کیونکہ ساحر سخت لہجے اور ضد میں کوئی بات نہیں مانتا تو مشعل نے بھی یہی طریقہ آزمایا تھا۔

"میں ان لوگوں کو تلاش نہیں کر رہا مشعل میں بس ان کے خلاف ثبوت تلاش کر رہا ہوں۔ میں جانتا ہو میرے بھائی کا قاتل وہ چوہدری افتخار ہے۔ بس ان کا کنفیشن چاہیے مجھے اور کچھ نہیں۔" ساحر نے اب کی بار مشعل کی جانب مڑ کر نرم لہجے میں کہا مگر اس کی نظریں اب بھی مشعل پر نہیں تھیں۔ مشعل کو احساس ہوا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو رہی ہے وہ ساحر کو قائل کر لے گی۔

"تو اس سلسلے میں۔۔۔۔۔۔۔"

"اس سلسلے میں کیا کرو گی تم مشعل؟ چوہدری افتخار سے کنفیس کرواؤ گی تم؟" ساحر نے اکتائے ہوئے لہجے میں مشعل کی بات کاٹتے سوال کیا تو مشعل خاموشی سے لب کچل کر رہ گئی۔ کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہو گئے۔

تم میری مدد کرنا چاہتی ہو تو تمھیں میرے لیے کچھ کرنا ہو گا مشعل!""" ساحر نے دوبارہ بات کا آغاز کیا تو مشعل نے چونک کر ساحر کی جانب دیکھا۔

اس انسان کو کال کرو جس کے کہنے پر تم دبئی آئی ہو اسے میرے بتائے" گئے ایڈریس پر ملنے کو بلاؤ۔اس انسان کو کنوینس کیسے کرنا ہے یہ تمھارا کام ہے۔" پھر ساحر نے اپنا پلان مشعل کے سامنے بیان کیا جس پر مشعل نے اثبات میں سر ہلاتے ساحر کے ساتھ تعاون کرنے ں کمینیقھن دھانی کروائی۔

سہیر آفندی پاکستان کی ویل ناون کنسٹرکشن کمپنی آفندی کنسٹرکشن کا" مالک۔۔۔۔چوہدری افتخار کا سب سے بڑا رائول۔۔۔۔۔"فون کی سکرین

پر ساحر آفندی کی تصویر جو کہ ہوٹل کی لابی میں بیٹھے ہوئے لی گئی تھی کو دیکھتے وہ سیاہ پوش اپنے ساتھی کو بتا رہا تھا وہ دونوں اس وقت ایک عام سے ریسٹورنٹ میں آرام دے حالت میں بیٹھے تھے۔

اور وہ لڑکی اس کی بیوی؟" مقابل نے استفسار کیا۔"

نہیں اس کے بھائی سہیر آفندی کی بیوہ۔ خود وہ سہیر نہیں ساحر آفندی" ہے جو اپنے بھائی کی موت کے بعد دنیا اور بزنس ولڈ میں سہیر آفندی بنا ہوا ہے۔" اس نے پر سکون انداز میں پورے وثوق کے ساتھ یہ بات کہی۔

تم اتنے اعتماد سے کیسے کہہ سکتے ہو۔" مقابل نے نظروں میں مسکراہٹ" لیے اپنے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا۔

آپ کب سے میری انفارمیشن پر شک کرنے لگے ہیں۔" سیاہ پوش نے" ماتھے پر بل ڈالے پر اعتماد انداز میں کہا جو اس کا خاصہ تھا۔ مقابل نے سر اثبات میں ہلاتے اس کی بات سے اتفاق کیا۔ بلاشبہ اس کا خود پر اعتماد بلاجواز نا تھا اس کا ہر کام اگھٹی کی گئی ہر انفارمیشن ہمیشہ ہی صحیح ہوا کرتی تھی۔

اپنے بھائی کے قاتل کی تلاش میں آیا تھا وہ یہاں اور مزے کی بات اس" لڑکی کو بھی یہاں بلایا گیا ہے۔۔۔۔بظاہر یہ سب بہت الجھا ہوا لگ رہا ہے مگر جب پاس سے دیکھو تو بہت ہی سادہ سا کھیل ہے۔"اب کی بار وہ مسکراتا ایسے کہہ رہا تھا جیسے اس کے نزدیک یہ سب کوئی بچگانہ کھیل ہو۔

تم جیسے پلینر کو تو یہ سب سادہ اور بچگانہ ہی لگے گا۔" مقابل نے مسکرا کر" کہا۔

نہیں ایسا نہیں ہے۔"اس نے کافی پیتے ہوئے کندھے اچکاتے کہا۔"

ایک بات سمجھ نہیں آئی تم ساحر آفندی پر نظر کیوں رکھ رہے تھے۔""" ایک اور سوال ہوا۔

بس تسلی کرنا چاہتا تھا کیونکہ مجھے پتہ چلا تھا کہ وہ رستم اور عباس کی تلاش" میں آیا تھا۔کیونکہ اس کے بھائی کے قتل میں رستم کا نام آرہا ہے۔" مطمئین لہجے میں کہتا وہ سامنے والے کو حیران کر گیا۔

عباس مطلب تم؟رائٹ؟یہ نام اس سب میں کیسے آیا؟رستم تو سمجھ میں آتا ہے مگر تمھارا نام ان تک کیسے پہنچا۔"مقابل نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"وہی تو جاننا ہے مجھے۔۔۔۔میں یہاں اپنے کام کے سلسلے میں آیا ہوں اور اس سب میں میرا نام سامنے لانے کی وجہ کیا ہے۔۔۔۔میرا نام سامنے آنا خدشے والی بات ہے۔"سیاہ پوش نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کوئی اور عباس ہو؟"اس نے رائے دی۔

"نہیں جب چوہدری افتخار انوالو ہو وہاں کوئی اور عباس ہو سکتا ہے کیا؟"

چوہدری یہاں آروی سے نہیں مجھ سے ملنے آیا ہے۔اور یہ بات ساحر آفندی تک پہنچ گئی۔مگر میں اپنے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں آنے دوں گا اور میرا نام کوئی اچھالے اس کا سوال بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔میں نے بہت مشکل سے پہلے والے میس کو سمیٹا تھا۔"

تو اب تم کیا کرو گے؟چوہدری کو وہ انفارمیشن دو گے جو اسے چاہیے؟"

مقابل نے اس کا پلان جاننا چاہا۔

میں اسے انفارمیشن دینے نہیں اپنے مطلب کی انفارمیشن نکلوانے آیا"
ہوں۔اور چوہدری کو تو سمجھ بھی نہیں آئے گی کہ اس کے ساتھ ہوا کیا
ہے۔"اپنی مخصوص قاتل مسکراہٹ کے ساتھ کہتا وہ مقابل کر مبہم انداز
میں مسکرانے پر مجبور کر گیا۔

اور آپ کی زوجہ محترمہ !ان کا اس سب میں کیا کردار ہے ؟"مقابل نے"
اس بار باقاعدہ مسکراہٹ کے ساتھ سوال کیا تھا۔

کچھ خاص نہیں انھیں بس شروع سے ہر اس جگہ ہونے کا شوق ہے جہاں"
انھیں نہیں ہونا چاہیے۔"وہ خفیف انداز میں طنز کرتا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا
ہوا۔۔۔لاپرواہی سے ارد گرد دیکھے بنا ریسٹورنٹ سے باہر نکل گیا اور
پیچھے بیٹھا شخص مطمئن انداز میں اسے جاتا دیکھتا رہا وہ جانتا تھا کہ جو وہ کہہ
رہا ہے وہ کر کے ہی رہے گا کیونکہ اس نے ہارنا نہیں سیکھا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ شخص اس وقت ایک چھوٹے سے ہوٹل کے کمرے میں بیٹھا فکر مندی سے کنپٹی سہلا رہا تھا۔ مشعل کو یہاں تک بلا تو لیا تھا اور ہوٹل تک اس کا پیچھا بھی کر چکا تھا مگر اب آگے کیا کرنا تھا یہ سوچ اسے الجھائے ہوئے تھی۔۔۔وہ اپنا فون آف کئے دنیا سے جیسے کٹ کر بیٹھا تھا۔ تبھی کمرے کا دروازہ کھولتا شان اندر داخل ہوا۔ جیسے دبئ دیکھ کر اسے صحیح معنوں میں تشویش ہوئی۔ شان نے اپنے آنے کی وجہ اور متوقع حالات کے بارے میں اسے آگاہ کیا تو اس کی پریشانی بڑھ گئی۔

ساحران کے بارے میں مشکوک ہو گیا ہے یہ بات ان کے لیے خطرہ ناک تھی۔اور مشعل کی جانب سے ملنے کی بات بھی انھیں کھٹک رہی تھی۔

اب کیا کریں گے شان؟" سمیع نے گھبراتے ہوئے شان سے سوال کیا"

جس نے ملائمتی نظروں سے اسے دیکھا۔

اپنے کفن دفن کا انتظام۔۔۔۔کیونکہ کل رات جو ہوا ہے ناں وہ جلاد"

اس وقت اپنا شکار تلاش کر رہا ہے جیسے موت کے گھاٹ اتار کر وہ کچھ

سکون حاصل کر سکے۔" شان کی بات پر اس کے ماتھے پر پسینے کے چند

قطرے ابھرے۔

یار ایسے تو نا بولو میں نے تو سب ساحر سر کے فایدے کے لیے کیا تھا"

انھیں ان کی محبت دلانے کے لیے۔" سمیع نے اب کی بار شان کو کندھوں

سے تھامتے ہوئے کہا۔

غلط وقت پر غلط قدم اٹھایا آپ نے سمیع بھائی اگر پہلے مجھ سے ڈسکس کر"

لیتے تو آج اپ اس مشکل میں نا پھنستے اور نا مجھے اپنے ساتھ اس سولی پر

لٹکاتے۔" شان نے چڑ کر کہا تھا۔

لیکن شان۔۔۔۔" سمیع نے کچھ کہنا چاہا جیسے شان نے کاٹ دیا۔"

لیکن ویکن کچھ نہیں اب جب تک ساحر سر اپنے مقصد میں کامیاب نہیں"
ہوتے آپ نا تو مشعل بھابھی سے رابطہ کریں گے اور نا اس سلسلے میں
کچھ۔۔۔۔میں کوشش کرتا ہوں کسی طرح ساحر سر کو الجھائے رکھوں اور
آپ فوراً پاکستان واپس جائیں گے کیونکہ اگر سر نے آپ کو یہاں دیکھ لیا تو
آپ کو تو دفن ہونے کے لیے اپنے ملک کی مٹی بھی نصیب نہیں ہو گی۔"
شان سمیع کو اچھا خاصہ ڈرا کر جا چکا تھا اب اسے ساحر کی کچہری میں پیش
ہونا تھا جس کے لیے اس نے اب تک کوئی انتظام نہیں کیا تھا۔

وہ سب لوگ ناشتے کی میز پر ایک ساتھ بیٹھے تھے۔ساحر رات کی نسبت
کچھ پر سکون نظر رہا تھا۔ مگر اس کا سکون غارت ہونے والا تھا اس بات سے

وہ انجان تھا۔ فواد کے مشورے پر عمل کرتے اس نے اپنے غصے کو اپنے دشمنوں کے لیے سنبھال کر رکھنے کا فیصلہ کیا۔ مشعل کی جانب سے بھی تعاون ہوا جو خوش آئیند بات تھی۔ مگر اس انسان کی جانب سے کوئی جواب نہیں آیا جو مشعل کو یہاں لانے کی وجہ تھا اور جس کے جواب کا انتظار ساحر اور مشعل دونوں کو ہی تھا۔

سلیمان صاحب بھی مسلسل ساحر اور مشعل کے درمیان نظریں ڈوراتے انھیں سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے جو کل تک ایک دوسرے کو نظروں سے جلا دینے کے درپے تھے آج پر سکون انداز میں آمنے سامنے موجود تھے۔ وہ صبح ہوئی ان دونوں کی بات سے ناواقف تھے۔

شان بھی ساحر کے موڈ کے اس بدلاؤ سے کافی کنفیوز تھا رات کو وہ مشعل کو کھا جانے کو تیار تھا اور ابھی کافی مطمئین اور شانت ناشتے میں مصروف تھا۔ شان بھی سوچوں میں مگن تھا اسے سمیع کو ساحر کے اعتاب سے بچانا تھا مگر کیسے وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ یہ جانے بنا کہ کوئی تیسرا ان دونوں کے

لیے قبر کھود رہا ہے اور جو ہونے والا تھا اس کا سارا ملبہ ان دونوں پر ہی گرے گا۔

دوسری جانب ہوٹل کا ایک آدمی ہوٹل کی پچھلی جانب ایک دوسرے انسان کے ساتھ کھڑا تھا جس نے اسے ایک انوالپ تھمایا۔انوالپ کھول کر دیکھتا وہ مسکرا دیا جس میں ساحر آفندی اور مشعل کی تصویریں تھی جو اس نے ہوٹل کی راہداری میں کھڑے مشعل اور ساحر کی لیں تھی۔۔۔۔تصویریں اس اینگل سے لی گئی تھیں کہ دیکھنے پر کوئی بھی انسان غلط فہمی کا شکار کو سکتا تھا۔تصویریں دیکھتا وہ مسکرا دیا۔

کون ہیں یہ لوگ اور یہ تصویریں تمھیں کیوں جلد چاہیئے تھیں؟"اس" نے دلچسپی سے پوچھا۔

یہ تصویریں نہیں ہیں چیک ہیں چیک جو مجھے مالا مال کرنے والی ہیں۔تم" جانتے نہیں یہ لوگ کون ہیں اور ان کے پیچھے کون ہے۔۔۔۔خیر جب

مجھے رقم ملے گی تو تمھیں میں ضرور یاد رکھوں چلواب جاؤ۔یہ ناہو کوئی دیکھ لے۔" وہ کہہ کر تصویریں اپنی شرٹ میں چھپاتا وہاں سے واپس پلٹ آیا اور ملنے والے انعام کو سوچ کر وہ بے انتہا خوش تھا۔

چوہدری افتخار کے کہنے پر وہ آدمی مشعل اور ساحر کی تصویریں لے کر ایک کیفے میں آیا اور چند نوٹ اپنے ساتھی کی جانب بڑھاتے اس نے وہ تصویریں ہر جانب پھیلا دینے کا حکم دیا۔ساتھ ہی ساتھ وہ تصویریں پاکستان میں مشعل کے گھر اور محلے میں بھی پہنچانے کو کہا تھا۔مگر سب ہی اس سب سے انجان اپنے اپنے کاموں میں مگن تھے۔

ان تصویروں کے پھیلنا مشعل کے لیے تشویشناک بات تھی کیونکہ جو لوگ ساحر کی حقیقت سے واقف تھے ان تصاویر کے بعد وہ مشعل کے کردار کو لے کر شکوک وشبہات کا شکار ہو سکتے تھے۔خاص کر مشعل کا خاندان اور قریبی لوگ۔۔۔۔اور ساحر کا سچ سامنے لانے کے بعد اس کی ساکھ اور کردار کو ان تصاویر کی مدد سے مسخ کرنے کا پلان بنایا گیا تھا۔

ساحر کافی دیر سے اس کلب میں بیٹھا اپنی منتشر سوچوں کو یکجا کرنے کے لیے وہ اس وقت سب سے دور اس ہنگامے میں بیٹھا تھا۔ ہاتھ میں کاکٹیک کا گلاس پکڑے وہ گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا جب نظر غیر ارادہ طور پر کلب کی اینٹرنس سے داخل ہوتے ایک انسان پر پڑی اور کچھ پل ساحر اس پر سے نظریں ہٹا نہیں پایا۔۔۔۔۔ وہ پہلی بار کسی کی پرسنیلٹی سے ایمپریس ہوا تھا۔ وہ آدمی سیاہ فارمل لباس میں ملبوس بڑی شان سے چلتا اندر آرہا تھا۔ ہاتھ میں پکڑے فون پر نظریں گاڑے ارد گرد سے بے نیاز وہ مضبوط قدم اٹھاتا وہ بار کاونٹر کی جانب آیا۔ ارد گرد موجود لوگوں کی نظروں میں آنے والے کے لیے ستائش اور آنے والے کی ہر چیز سے بے نیازی ساحر بخوبی

دیکھ رہا تھا۔وہ بغور گہری نظروں سے اس انسان کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہا تھا جبکہ وہ انسان خود اپنے اوپر پڑتی ساحر کی کھوجتی نظروں سے واقف تھا مگر اس نے کوئی تاثر نا دیا۔وہ لوگوں کی نظروں کا عادی تھا اور پھر یہاں وہ جان بوجھ کر خود ساحر کی نظروں میں آنے کے لیے ہی تو آیا تھا۔

اپنا فون اور والٹ کاونٹر پر رکھتا وہ سگریٹ سلگاتا ارد گرد دیکھنے لگا ساحر کی ساری توجہ اسی انسان کی جانب تھی جو ساحر کی موجودگی سے یکسر انجان بنا بیٹھا تھا۔ایک ہاتھ میں فون تھامے دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں سگریٹ دبائے کاونٹر سے کاکٹیل کا گلاس اٹھاتا لبوں سے لگا گیا۔چند گھونٹ خلق میں اتارنے کے بعد اس نے گلاس واپس کاونٹر پر رکھا اور ساتھ ہی اپنا مہنگا ترین سمارٹ فون بھی۔اس سب میں اس کی نظر ساحر سے ٹکرائی اور اس نے بے تاثر چہرے نظریں واپس موڑ لیں۔ساحر کو وہ انسان عجیب لگا تھا آج تک وہ لوگوں کی توجہ حاصل کرتا آیا تھا آج پہلی بار کوئی دوسرا اس کی توجہ کا مرکز بنا تھا۔

کچھ کہنا چاہتے ہو؟"کافی دیر ساحر کے مخاطب کرنے کا انتظار کرنے کے "
بعد وہ شخص سٹول پر گھومتا ساحر کی جانب مڑا تھا انداز استفامیہ تھا۔
نہیں۔۔۔۔۔۔"ساحر کہہ کر نظریں پھیر گیا۔"
یک لفظی جواب پر وہ شخص زیر لب مسکرا دیا۔پہلی بار کوئی اپنے جیسے انسان
ملا تھا۔
ایگوا چھی چیز ہوتی ہے مسٹر آفندی مگر کبھی کبھی انسان کو کہیں کا نہیں "
چھوڑتی۔"ساحر کو اس کے سر نیم سے مخاطب کرتے اب کی بار اس نے
ساحر پر خفیف سا طنز کیا جو مسلسل اسے دیکھ تو رہا تھا مگر اس کے پوچھنے پر وہ
خود کو لا تعلق ظاہر کر گیا۔
تو میرا نام جانتے ہو تم؟"ساحر نے اپنے مخصوص کھوجتے لہجے میں اسے "
اندر تک جانچتی نظروں سے دیکھتے سوال کیا۔مگر وہ شخص کر پڑھ نہیں پا رہا
تھا۔

اور بھی بہت کچھ !" مختصر جواب اپنے اندر بہت کچھ لئے ہوئے تھا۔ ساحر" نے نا سمجھی سے اس انسان کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

مثلاً تمھارا پورا نام۔۔۔۔۔۔ تمھارے یہاں آنے کی وجہ۔۔۔ تمھارا" پاسٹ تمھارا فیوچر سب کچھ۔" ایک اور سگریٹ سلگاتے اس نے مزہ لیتے ہوے کہا ساحر کے چہرے پر پھیلا تناؤ اسے لطف اندوز کر رہا تھا۔

سگریٹ !" اس نے اپنا برینڈڈ سگریٹ کیس ساحر کی جانب بڑھایا تو ساحر" نے سر نفی میں ہلاتے انکار کر دیا۔

تم یقیناً یہی سوچ رہے ہو گے کہ میں تمھارے بارے میں سب جانتا" ہوں اور تم میرے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے ہے ناں ؟" کلب میں نظریں ڈوراتے عام سے لہجے میں کیا گیا جواب ساحر کو طنز لگا تھا۔

میرے لیے بھی تمھارے بارے میں جاننا زیادہ مشکل نہیں ہے یہ الگ" بات ہے کہ میں ضروری نہیں سمجھتا۔" ساحر نے اپنے ازلی خود پسند انداز میں کہا جس نے مقابل کو مسکرانے پر مجبور کر دیا۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔اوکے فائن آف یو سے سو۔۔۔۔۔۔ویسے مجھے لگتا ہے کہ "
تمھارے ان دونوں آدمیوں میں اتنے گھٹس نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔ہوتے تو
رستم اور عباس کی انفارمیشن تمھارے ٹیبل پر ہوتی نا کہ تم خود انھیں
ڈھونڈنے کے لیے مارے مارے پھرتے۔" مقابل نے بھی اپنی ازلی اکھڑ
انداز میں ساحر کے منہ پر بات دے ماری تھی جس نے ساحر کے ماتھے پر
بل ڈال دیئے مگر اس کے انداز سے زیادہ اسے ان ناموں نے حیران کیا تھا۔
تم یہ سب کیسے جانتے ہو؟" ساحر کو واقعی میں حیرت ہوئی تھی سامنے "
بیٹھا شخص حقیقتاً ہر چیز سے واقف تھا۔ساحر کے چہرے پر پھیلی حیرت
اسے مزہ دے رہی تھی۔۔۔ساحر کے تاثرات سے لطف اٹھاتا وہ انسان بار
ٹینڈر کی جانب متوجہ ہوا اور انگلی کے اشارے سے ان دونوں کے لیے
ایک اور گلاس بنانے کا آرڈر کیا۔
یہ میری جانب سے مسٹر ساحر آفندی!" کا کٹیل کا گلاس ساحر کی جانب "
بڑھاتے ہوئے اس نے کہا تھا۔

سہیر آفندی!"ساحر نے تصحیح کی کوشش کی جو بے کار تھی۔"

پہچانیں چھپانے والے سے اپنی پہچان چھپانا چاہتے ہو مسٹر ساحر!""" مقابل مبہم انداز میں مسکرایا تھا مگر ساحر کے ماتھے پر شکنوں کا جال اس کی ہر بات کے ساتھ گہرا ہو گیا تھا۔

کون ہو تم؟ رستم اور عباس کو کیسے جانتے ہو؟"ساحر اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ " سامنے بیٹھا شخص اس کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا مگر وہ تھا کون؟ اپنے حلیے سے وہ کوئی معمولی مجرم تو لگتا ہیں تھا بلکہ اس کا حلیہ اس کے سٹیٹس کو ظاہر کر رہا تھا۔

بتا دوں گا مگر پہلے تمھیں میرے ایک سوال کا جواب دینا ہو گا۔اس کے " بعد میں تمھیں رستم تک پہنچنے کا ذریعہ دوں گا۔"اب کی بار وہ مدعے کی بات پر آیا۔

کیسا جواب؟"ساحر سمجھ گیا کہ سامنے بیٹھا شخص رستم کے بارے میں" بہت کچھ جانتا ہے۔ساحر کو وہ سب جاننا تھا اور اس کے لیے اسے اس انسان سے کھل کر بات کرنی تھی۔

تم رستم کی تلاش میں ہو کیونکہ تمھارے بھائی کے قتل میں اس کا نام" شامل ہے مگر عباس کا نام اس سب میں کیوں اور کیسے آیا ہے؟"اس شخص نے بلآخر وہ سوال کیا جس کے لیے اس نے ساحر کا پیچھا کیا اس پر نظر رکھی اور یہاں یہ ملاقات پلان کی۔

میں بس رستم کی تلاش میں ہوں۔عباس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے میں تو" یہ بھی نہیں جانتا کہ عباس کا اس سب سے کیا تعلق ہے۔"ساحر نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔

تو عباس کا نام آیا ہی کیوں؟ کس نے یہ نام تمھیں بتایا ہے؟"کھوجتے" ہوئے لہجے میں سوال آیا۔

مریم لغاری نے۔۔۔۔"ساحر نے فوراً جواب دیا۔"

مطلب تمھاری ماں نے۔۔۔"اس نے ساحر کو ٹوکا۔"

انھوں نے اپنے شوہر کی زبان سے عباس کا نام سنا تھا اور یہ بات کہ "
چوہدری افتخار عباس سے ملنے دبئ آرہا ہے انھیں لگا شاید عباس بھی اس
کھیل میں شامل ہے بس اور کچھ نہیں اب تم مجھے رستم کے بارے میں
بتاؤ۔"ساحر نے عجلت بھرے انداز میں کہا۔

عباس کے بارے میں اب تک کیا جان پائے ہو؟"ایک اور سوال ساحر کو"
ذچ کر گیا۔

کچھ نہیں!"ساحر نے بگڑے تاثرات کے ساتھ کہا۔"

یہ بھی نہیں کہ اس وقت تم عباس کے سامنے بیٹھے ہو اسی عباس کے جس"
کی شاید تم تلاش کر رہے ہو۔"مقابل نے مسکرا کر کہا تو ساحر چونک کر
اس کی جانب دیکھنے لگا۔

تم؟"ساحر نے نا سمجھی سے اس انسان کو دیکھا۔اگر وہ عباس تھا تو وہ خود"
اس کے سامنے کیوں آیا تھا اور وہ ساحر کے بارے میں سب کیوں اور کیسے
جانتا تھا۔

سوال بہت سے تھے اور جواب فقط سامنے بیٹھا وہ مبہم سا انسان۔جس نے
اپنا تعارف کروا کر ساحر کو مزید الجھا دیا۔وہ تھا ہی ایسا لوگوں کو الجھانا اس کا
مشغلہ تھا۔

اگر مزید معلومات چاہیں تو اس نمبر پر رابطہ کر لیا۔"اپنا کارڈ کاونٹر پر رکھتا"
وہ شخص باہر کی جانب چلا گیا تھا جب ساحر کی نظر کارڈ پر لکھے نام پر پڑی تھی
جس پر اس انسان کا پورا نام لکھا تھا۔۔۔۔۔
وہ شخص ایک بار پھر جا چکا تھا پیچھے رہ جانے والے کو الجھا کر۔۔۔۔۔

انیتا یار سن تو لو؟"جواد کب سے انیتا کو منانے کی کوشش میں لگا ہوا تھا اور "
کمرے سے منتیں کرتا اب اس کے پیچھے لاونج تک آ گیا۔
جواد مجھے تم سے ایسی امید نہیں تھی۔وہ تو ایمان نے مجھے بلا لیا جس نے "
تمھیں مال میں اپنی اس کزن مہک کے ساتھ دیکھا جس کے ساتھ تمھاری
ڈیئر ئیسٹ دادی تمھاری شادی کرنا چاہتی تھیں۔۔۔۔اگر ایسا ہی تھا تو مجھ
سے شادی کیوں کی تم نے؟"انیتا نے غصے سے پلٹ کر لال بھبھوکا چہرہ
لیے جواد کو دیکھا۔
یار انیتا کس نے کہا میں اس سے اپنی اور اس کی شادی کی بات کر رہا تھا"
یار۔۔۔ایٹ لیسٹ مجھے کچھ کہنے تو دیتی تم۔۔۔۔۔اس کی شادی تو اپنی
خالہ کے بیٹے سے ہو رہی ہے اسے بس تھوڑی ہیلپ چاہیے تھی اور بس
کچھ نہیں۔۔۔۔۔تم نے تو کچھ سنا تک نہیں اور فیصلہ کر دیا اور وہ تمھاری
دوست ایمان بھی نا بہت بڑا ڈرامہ ہے بائے گاڈ!ایک بار مجھ سے پوچھ تو

لیتی کہ میں کیوں مہک کے ساتھ تھا۔۔۔بجائے مجھ سے پوچھنے کے الٹا اس نے تمھیں مال بلا لیا۔"

جواد نے ایک سانس میں ساری بات کہہ ڈالی کہ اب انیتا بات کر رہی تھی کہیں اس کا ارادہ نا بدل جائے۔

تم سچ کہہ رہے ہو؟"انیتا نے ماتھے پر بل ڈالے اسے گھورتے ہوئے" سوال کیا۔جواد کی باتوں میں اسے سچائی نظر آئی تھی۔

بلکل سچ یار!اپنے فیانسی کے ساتھ آئی تھی وہ۔ تمھیں دادی سے ملوانے" لے کر جانے کو کہہ رہی تھی وہ تو احمد کوئی کال لیتا سائڈ پر گیا تو مہک نے کہا کہ وہ اس کے لیے گفٹ لینا چاہتی ہے جس کے لیے ہم لوگ اس شاپ میں گئے تھے جہاں تم نے دیکھ لیا اور پھر مجھے کوئی جسٹیفیکیشن دینے کا موقع بھی ناں دیا۔۔۔۔۔۔جانتی ہو ان دونوں کے سامنے کتنا شرمندہ ہوا ہوں میں۔۔۔وہ لوگ تمھارے بارے میں بات کر رہے تھے اور تم۔۔۔۔۔"جواد نے اس بار ساری بات بتا کر ساتھ شکائیت بھی کی تو انیتا کو

بھی اپنے رد عمل پر تھوڑی شرمندگی ہوئی مگر جواد کے سامنے اس نے اس کا اظہار نہیں کیا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔انیتا نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا جس پر جواد نے سکھ کا سانس لیا۔انیتا نے وہاں سے جانا چاہا جب جواد نے اسے روکتے ہوئے اپنی جانب کھینچا۔

"ویسے تم کیوں اتنا ری ایکٹ کر رہی تھی؟"جواد نے مسکرا کر انیتا سے سوال کیا۔

"کیوں نا کروں؟ہسبینڈ ہو میرے اگر مجھے پتہ چلے کہ کسی اور لڑکی کے ساتھ شاپنگ اور شادی کی باتیں چل رہی ہیں اور میں کچھ بولوں بھی ناں؟"انیتا نے ماتھے پر بل ڈالے جواد کو گھورتے سوال کیا۔

"جیلس ہو رہی تھی؟"جواد نے شرارت سے پوچھا۔

"نہیں پوزیسیو ہو رہی تھی اب اگر آپ کے سوال جواب ہو گئے ہیں تو میں جاؤں؟"انیتا نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا۔

ویسے کافی شرمندہ کیا ہے تم نے مجھے ایٹ لیسٹ میری ناراضگی تو ختم" کرتی جاؤ۔"جواد نے مصنوعی ناراضگی سے کہا۔

اچھا؟ کیسے دور ہو گی ناراضگی!"انیتا نے آبرو اچکاتے انجان بنتے ہوئے" پوچھا۔

جیسے ہر بار ہوتی ہے۔"جواد نے آنکھ دباتے ذو معنی انداز میں کہا۔"

عالیہ جی دیکھا یہ کیا کہہ رہا ہے۔"انیتا نے پیچھے کی جانب دیکھ کر کہا تو جواد" کرنٹ کھا کر انیتا کو اپنے حصار سے آزاد کر گیا مگر پیچھے تو کوئی نا تھا۔انیتا کھلکھلا کر ہنستی وہاں سے بھاگ گئی اور جواد سر کھجاتا اپنی بیوی کی چالاکی پر مسکرا دیا۔

کلب میں ساحر سے ملاقات کے بعد وہ ہوٹل آیا جہاں اس کی بیوی تاذی تاذی تلخ کلامی کے بعد خفا خفا سی تھی مگر فلوقت اس کا ارادہ اسے منانے کا نہیں تھا۔

کیا میں جان سکتا ہوں وہ لڑکی کون تھی اور آپ کے ساتھ کیا کر رہی" تھی۔"اپنی ناراض بیوی کے سامنے جاتے اس نے سوال کیا جس پر اس نے ایک غصے سے بھری نگاہ اس پر ڈالی۔

جانتے ہی ہوں گے تو پوچھنے کی زحمت کیوں کر رہے ہیں؟"اس نے سر" جھٹکتے ہوئے کہا اور واپس سے باہر دیکھنے لگی۔یہ اس کی ناراضگی ظاہر کرنے کا انداز تھا۔

آپ کے منہ سے سننا چاہتا ہوں کہ آپ نے اس کو کیسے پرکھا؟""" چیلنجنگ انداز میں گویا اس نے اپنی بیوی کو اکسایا جس پر وہ دل ہی دل میں سٹپٹا گئی۔

پاکستان سے آئی تھی کہہ رہی تھی اپنے بابا کے ساتھ آئی ہے۔۔۔۔بہت" معصوم سی لگی مجھے۔۔۔۔ہوٹل دیکھنا چاہتی تھی اس لیے لے آئی میں اسے یہاں اور کچھ نہیں۔"ناراضگی سے اس نے گلاس وال سے باہر دیکھتے کہا۔ تو بابا کے ساتھ ہی دیکھ لیتی ہوٹل وہ معصوم یا آپ نے اس کی معصومیت" سے قائل ہو کر اسے اڈاپٹ کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔"ماتھے پر بل ڈالے اس نے اپنے مخصوص طنزیہ انداز میں کہا جس پر اس کی بیوی فقط نفی میں سر ہلا کر رہ گئی۔وہ اب اس انداز کی عادی ہو چکی تھی اور کچھ کہنا اس وقت بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالنے والی بات تھی۔

جانتی ہیں ناں یہاں کیوں ہیں ہم پھر یہ دوستیاں پروان چڑھانے کی کیا" ضرورت ہے اور ہر وہ انسان جو مشکوک ہو اس کے آس پاس آپ ہی پائی جاتی ہیں۔"ایک اور طنز کیا گیا جو اسے بولنے پر مجبور کر گیا۔

جی بلکل ٹھیک کہا آپ نے اسی لیے آپ جیسے مشکوک انسان سے شادی" ہو گئی میری۔۔۔۔۔۔"طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ لفظ چبا چبا کر کہتی وہ مقابل کو کچھ لمحوں کے لیے لاجواب کر گئی۔

میری تو ساری زندگی ہی شک کی نظر ہو رہی ہے زندہ انسان تو دور آپ تو" بے جان چیزوں پر بھی شک کرتے ہیں۔"اب کی بار اس نے بڑبڑاتے کہا اور اس کی بڑبڑاہٹ کافی واضح تھی جس پر مقابل نے لب دانتوں تلے دبا کر اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی۔

یہ بھی آپ کی غلطی ہے مجھ سے شادی کو بے چین تو آپ ہی تھیں۔"جلا" دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ مقابل کا جواب اسے تپا گیا تھا۔

کچھ بھی بولتے ہیں آپ م۔۔۔۔۔۔"اس کے الفاظ میں منہ رہے۔"

کچھ بھی بولنے سے پہلے سوچ لینا چاہیے۔۔۔۔۔کہ آپ کہاں ہیں اور کیا" کہہ رہی ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کو اپنے ساتھ لانے کی غلطی مجھے سچ مچ میں غلطی لگنے لگے۔"شہادت کی انگلی اس کے ہونٹوں پر رکھتے کڑے تیور

لیے اپنی بیوی کی قطع کلامی کرتے اسے گھورا تھا جو اس کے بنائے گئے سارے اصولوں کو بہار ہی تھی۔

ہٹیں میرے سامنے سے آپ سے تو بات کرنا بے کار ہے۔"وہ جو اس" سے منانے کی امید لیے بیٹھی تھی اب مذید تکرار پر وہاں سے واٹ آؤٹ کی تیاری میں تھی۔اس کا یہ خفا خفا انداز مقابل کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر گیا۔

آپ جانتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"اس کی بات درمیان میں رہی تھی جب" اس کی بیوی وہاں سے ہٹ گئی۔

میری بات کاٹ کر جانے والے لوگ مجھے بلکل پسند نہیں ہیں۔"اس" کے راستے میں حائل ہوتے اپنی بیوی کا ہاتھ تھام کر اس نے اسے اپنے سامنے کھڑا کرتے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے بظاہر سخت لہجے میں کہا۔

اور میرا راستہ کاٹنے والے "کالے بلے" مجھے بلکل پسند نہیں۔ "اسی" انداز میں جواب آیا تھا جس پر اس نے آبرو اچکاتے ہوئے اپنی بیوی سے ایمریس ہوتے ہوئے دیکھا۔ البتہ کلے بلے کا لفظ اسے تپا کر رکھ گیا۔

میرے راستے میں آنے کی شروعات آپ نے کی تھی۔ "اس نے بھی" جتلاتے انداز میں کہہ دیا۔

آپ جناب کے کرتوت ہی ایسے تھے ہر کوئی بھی شک کا شکار ہو سکتا" تھا۔ "اس نے تنک کر جواب دیا۔

کوئی ہوا تو نہیں تھا۔ وہ تو بس آپ ہی تھی جس کو مجھ میں کچھ زیادہ ہی" دلچسپی تھی۔ "ایک بار پھر اس کی تیکھی مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

دیکھیں میں نے کہا نا گزری باتوں پر مجھے طعنے مت دیا کریں آپ! کوئی" پرواہ نہیں ہے کچھ بھی کہہ کر اگلے کا دل خراب کرتے ہیں آپ۔۔۔۔۔"

اب کی بار اس نے روہانسا ہو کر ایمو شنل حملہ کرنا چاہا مگر وہ شاید بھول گئی تھی کہ سامنے کون ہے؟

اور میں نے بھی بار بار کہا ہے کہ یہ آنسوؤں کا نلکا میرے سامنے کھولنے " سے پرہیز کیا کریں آپ۔اس لیے پہلے ہی وارن کر رہا ہوں ان آنسوؤں سے مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش بھی مت کیجئے گا۔" وہ کہہ کر وہاں سے ہٹ گیا تھا۔

ہزار بے مروت بدلحاظ اور کھڑوس مرے ہوں گے جب یہ "اڑیل" انسان "اس دنیا میں آیا ہو گا۔ناجانے ماں باپ نے منتیں مرادیں مانگ کر "یہ انمول ہیرا ہی کیوں پیدا کیا؟

اپنے شوہر کے جاتے ہی اس نے بلند آواز میں اس دروازے کو دیکھتے ایک بار پھر فل سپیڈ میں شروع ہو چکی تھی جس سے اس کا شوہر غائب ہوا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر ابھی بھی وہ کارڈ ہاتھ میں پکڑے وہیں بیٹھا اس انسان کو سوچ رہا تھا جب اس کے فون پر انیتا کی کال آنے لگی تھی۔

ہیلو انیتا!" ساحر نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتے کہا۔"

ساحر یہ سب کیا ہو رہا ہے تمھاری اور مشعل کی تصویریں ہر جگہ گردش" کر رہی ہیں؟" انیتا نے فوراً مدعے کی بات پر آتے کہا۔

واٹ؟ کون سی تصویریں؟" ساحر کو کچھ سمجھ نا آئی تھی ایک تو وہ پہلے ہی" اس شخص کی وجہ سے الجھا ہوا تھا اوپر سے انیتا نا جانے کیا کہہ رہی تھی۔

"تم نے نہیں دیکھیں؟ میں بھیجتی ہوں ساحر تم دیکھو۔"

انیتا نے کہہ کر کال کاٹے بنا ہی تصویریں ساحر کے نمبر پر فارورڈ کر دی جنھیں دیکھتے ہی ساحر کے چہرے کے تاثرات پل میں بگڑے ایسا تو وہ سوچ

بھی نہیں سکتا تھا۔ جس وقت وہ مشعل کو چوہدری افتخار سے چھپانے کی غرض سے راہداری میں لے گیا تھا کوئی انسان اس موقع کا فایدہ اٹھائے اتنا غلط کام کر سکتا تھا یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نا تھا۔ ساحر کا تو دماغ کام کرنا بند کر چکا تھا۔

ساحر آر یو لسننگ ٹو می۔ "انیتا کی آواز ریسیور سے ابھری تھی۔"

آئی ہیو نو آئیڈیا۔۔۔۔۔ "ساحر کے اندر غصے اور اشتعال کی لہر ڈور گئی"

اسے تو اس بات کی فکر تھی کہ وہ مشعل کی فیملی کے سامنے کیسے جائے گا۔۔۔۔ بے گناہ ہوتے ہوئے بھی وہ خود کو گناہگار اور قصوروار سمجھ رہا تھا۔ اور مشعل وہ اس سچوئشن سے کیسے ڈیل کرے گی۔

وہ وہاں تمھارے ساتھ؟ "انیتا نے نا سمجھی سے سوال کیا تو ساحر نے سارا" قصہ مختصراً سنا دیا۔

اوکے ڈونٹ وری ساحر کچھ نہیں ہوتا مشعل کی فیملی ٹرسٹ کرتی ہے تم" پرانفیکٹ موحد سے اس سلسلے میں بات ہوئی ہے میری وہ بھی جانتا ہے کہ

یہ کسی کی سازش ہے۔"انیتا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا مگر ساحر کا دھیان کہیں اور اٹک گیا۔

میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں انیتا۔"ساحر نے کہہ کر کال کاٹ دی" اور غصے سے کھولتا باہر چلا گیا اب اس انسان کی سختی آنے والی تھی جو مشعل کو یہاں تک لانے کی وجہ تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مشعل اور ساحر کی تصویریں ہر طرف پھیل گئیں اور مشعل انھیں دیکھ کر باپ کے سامنے بے انتہا شرمندہ ہوئی تھی۔

بابا یہ تصویریں جھوٹی ہیں ساحر بس مجھے افتخار چوہدری کی نظروں سے بچا" رہا تھا نا جانے کیوں ان تصویروں کو غلط رنگ دیا جا رہا ہے۔"مشعل نے انکھوں میں آنسو لیے باپ سے کہا۔

میں جانتا ہوں میری بچی آپ کو مجھے صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہے۔"
مجھے تو بس آپ کی ماں کی فکر لگی ہوئی ہے جو اپنے جاننے والوں کے سوالوں
سے پریشان ہو چکی ہے مجھے اس وقت ان کے ساتھ ہونا چاہیے تھا۔ یا پھر
مجھے آپ کو یہاں لانا ہی نہیں چاہیے تھا یہ سب میری غلطی ہے ساحر ٹھیک
کہتا تھا۔ یہ دنیا یہاں کے لوگ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے کچھ
بھی کر سکتے ہیں۔" سلیمان صاحب بے انتہا پریشان تھے۔ وہ بیٹی کے باپ
ہونے کے ناطے شدید مشکل میں پڑھ گئے تھے اور اس مشکل کا الزام بھی
وہ کسی کو نہیں دے سکتے تھے غلطی کہیں نا کہیں ان کی اور اپنی بیٹی کے لیے
ان کی محبت کی تھی جو اسے یہاں لے کر آئے تھے۔ اب تک یہ بات تو ہر
کوئی جان چکا تھا کہ مشعل ساحر کے ساتھ دبئی میں ہے اب اس بات سے
فرق نہیں پڑتا کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ آئی ہے وہ کس کس کو پکڑ کر اس
بات کا ثبوت دیتے۔

فوادانھیں فون کر کے تسلی دے چکا تھا مگر ساحر سے بات کرنے کی ہمت فوادنے بھی نا کی تھی کیونکہ اس سب کہیں نا کہیں وہ بھی قصوروار تھا۔

دوسری جانب سمیع اور شان بھی سر تھامے بیٹھے ہوئے تھے کیونکہ جو بھی ہوا تھا اس کا سارا کا سارا ملبہ ان کے سر آتا تھا۔وہ دونوں اپنے آنے والے وقت کو لیے بے انتہا پریشان تھے۔ان کا مقصد بس مشعل کو ساحر کے ساتھ رکھنا تھا مگر مشعل کی بدنامی یا اس کے کردار پر کوئی حرف آئے انھیں بلکل بھی یہ قبول نہیں تھا۔

چوہدری افتخار اس کامیابی اور بزنس حلقوں میں ان تصاویر کے پھیلنے اور ان پرڈسکشن پر بے انتہا خوش تھا جب کہ مصطفٰی لغاری کو اس چال کی وجہ سمجھ نہیں آئی کیونکہ دنیا کی نظر میں وہ دونوں ایک شادی شدہ چوڑا تھے۔

مجھے سمجھ نہیں آرہا چوہدری تم کس بات کو لے کر اتنے خوش ہو؟""" مصطفٰی نے اپنے اندر اٹھتا سوال پوچھ لیا۔

تم جانتے ہو ساری بزنس کمیونٹی میں یہ بات پھیل گئی ہے۔اور اب جب" میں سب کے سامنے یہ ثابت کروں گا کہ یہ شخص ساحر آفندی ہے جو اپنے بھائی کی بیوی کے ساتھ ناجائز رشتے میں ہے تو اس کی کتنی بدنامی ہو گی ناں؟ چیچ۔۔۔۔۔۔بیچارہ کہاں اپنے بھائی کے قاتل ڈھونڈ رہا تھا اور کہاں خود سب کی نظروں میں رشتوں کے تقدس کا قاتل ٹھہرایا جائے گا۔پھر میں دیکھوں گا کہ کیسے وہ سر اٹھا کر اکڑ کر چلتا ہے؟اس نے میرے ستارہ کے ساتھ رشتے کو اچھالا تھا ناوہ تو ایک طوائف تھی مگر اب میں اس کے اس شریف زادی کے ساتھ رشتے کو اچھالوں گا جو اسی کے بھائی کی بیوہ ہے پھر دیکھتا ہوں کون زیادہ نقصان کا شکار ہوتا ہے۔"چوہدری افتخار نے نخوت سے اپنے اندر کی نفرت کا برملا اظہار کیا۔

مگر اس سب میں اس لڑکی کا کیا قصور ہے؟اس نے تو پہلے ہی اپنا شوہر کھو" دیا۔"مصطفٰی لغاری کو مشعل پر نا جانے کیوں ترس آیا۔

بڑی بڑی جنگوں میں ایسے کئی معصوم بے گناہ مارے جاتے ہیں لغاری اب" ان کے لیے جنگیں تو نہیں روکی جاتی ناں۔" چوہدری نے ہنستے ہوئے کہا تو مصطفیٰ کو اس کی سفاکیت سے خوف آیا۔

" پر کوئی بات نہیں جب دنیا اسے دھتکار دے گی تو میں اسے سہارا دے دوں گا۔" آخر میں مکرو مسکراہٹ کے ساتھ کہتا وہ مقابل کو حیران کر گیا۔

فواد نے ساحر کو کال کر کے پینٹ ہاؤس جانے کو کہا جہاں جانے سے وہ کترا رہا تھا۔

یہ سب تمھاری شے پر ہوا ہے فواد۔۔۔نا تم انھیں یہاں آنے دیتے نا یہ " سب ہوتا۔ "ساحر نے سخت لہجے میں کہا تو فواد نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اب چپ کر لینے سے کیا ہو جائے گا تم سب نے مل کر میرا مزاق بنوا دیا" ہے فواد۔۔۔۔ "ساحر نے غصے اور بے بسی سے کہ کر کال کاٹ دی اور پینٹ ہاوس جانے کے لیے گاڑی موڑ لی۔اپنے اندر اٹھتے اشتعال کو قابو کرنے کی کوشش میں وہ بری طرح ناکام ہو رہا تھا۔اس سب میں وہ کچھ دیر ملنے والے شخص کو بھی بھول بیٹھا تھا۔

وہ جیسے ہی پینٹ ہاؤس میں داخل ہوا سامنے ہی شان اور سلیمان صاحب بیٹھے تھے۔ سلیمان صاحب ہاتھ میں پکڑا فون دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر مارتے اپنے اندر کے اضطراب کو نکالنے کی کوشش میں تھے۔

ساحر کو آتا دیکھ کر وہ اس کی جانب متوجہ ہوئے جس کا غصہ وہ دور سے ہی بھانپ گئے تھے۔شان بھی لب کچلتا اپنے باس کے بگڑے تیور اور لال

انگارے کی جیسی دہکتی آنکھیں دیکھ رہا تھا۔"وہ گہرا سانس لیتا سلیمان صاحب کے پاس آیا تھا۔

کچھ سوال نہیں کریں گے؟"ساحر نے ان کے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

نہیں کیونکہ بھروسہ ہے تم پر۔"سلیمان صاحب نے پر یقین لہجے میں" کہہ کر ساحر کو دل ہی دل میں شرمندہ کیا۔اگر وہ جان جاتے کہ وہ ان کی بیٹی کے لیے کیسے جزبات رکھتا تھا تو کیا پھر بھی ایسا یقین ایسا بھروسہ کرتے۔ساحر نے انھیں گہری نظروں سے دیکھتے خود سے سوال کیا۔

کیا سوچ رہے ہو؟"ساحر کی محویت نوٹ کرتے انھوں نے استفسار کیا۔"

کچھ نہیں بس سوچ رہا ہوں کہ آپ کو اس ساری سچویشن سے کیسے" نکالوں۔"ساحر نے پر سوچ انداز میں کہا۔

مشعل سے نکاح کر کے۔"لاونج میں داخل ہوتے فواد کی آواز نے سب "
کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا اور فواد کی بات پر ساحر کا دل چاہا وہ اپنی یا فواد کی
جان لے لے۔

آر یو آؤٹ آف یور مائنڈ!"ساحر شدید تیش لے عالم میں اپنی جگہ سے "
اٹھ کھڑا ہوا۔بنا فواد سے سلام دعا یا اس کے آنے کا پوچھنے کے وہ فواد کو کھا
جانے والی نظروں سے گھورتا اس کی جانب بڑھا تھا جو اپنا کوٹ صوفے پر
رکھتا وہیں کھڑا ساحر کو سمجھانے کے لیے الفاظ تلاش کر رہا تھا۔

"ساحر دیکھو۔۔۔۔۔۔۔"

ناٹ آسنگل ورڈ فواد بہت ہو گیا۔۔۔۔تم چاہتے ہو کہ ان تصویروں پر "
لوگوں کے تبصروں کو سچا ثابت کر دوں اور اپنے ہی بھائی کی بیوی
۔۔۔۔"ساحر کہتا کہتا چپ ہو گیا۔

بھائی کی بیوی نہیں ہے وہ۔۔۔۔بیوہ ہے !اور نکاح کرنے کا کہہ "
رہا۔ہوں ساحراس سے پاکیزہ کوئی رشتہ ہے ؟م "فواد نے ایک دلیل دینی
چاہیے۔
مجھے کوئی بات نہیں کرنی اس سلسلے میں !"ساحر حد درجہ روڈ لہجے میں کہتا"
وہاں سے اپنے کمرے میں چلا گیا۔

ساحر نے اپنے کمرے میں آتے ہی غصے سے کتنی ہی چیزوں کو چکنا چور کیا
تھا۔اپنے اندر اٹھتے غبار کو وہ چیزیں توڑ کر کم رہا تھا۔۔۔۔کیونکہ سلیمان
صاحب کو وہ کچھ کہہ نہیں سکتا تھا اور مشعل وہاں تھی نہیں جس پر چلا کر

شاید وہ اپنا غصہ نکال سکتا۔اس لیے اب اس کے غصے کا شکار یہ بے جان چیزیں بن رہی تھیں۔اس سب میں اس کے ہاتھ کا زخم ایک بار پھر رسنے لگا تھا۔اسی وقت شان دستک دیتا اس کے کمرے میں آیا اور آتے ہی کمرے کو دیکھ کر دل ہی دل میں سمیع اور اپنی زندگی کی دعائیں مانگنے لگا۔

سر یہ کیا کیا آپ نے؟"ساحر کا زخمی ہاتھ دیکھ کر شان آگے بڑھا اور فکر مندی سے کہنے لگا۔

کچھ نہیں تم بتاؤ اب تک اس انسان تک پہنچ کیوں نہیں پا رہے تم؟آج" اس نے میری عزت میری ساکھ کا مزاق بنا کر رکھ دیا ہے اور تم کچھ نہیں کر پائے شان۔"ساحر نے کھوجتی نظروں سے شان کو دیکھا۔

سر پتہ نہیں بہت چھپ چھپا کر کام کرنے والا انسان ہے۔ابھی تک کوئی" خاص انفارمیشن نہیں ملی۔"شان نے فرسٹ ایڈ باکس نکالتے مصروف انداز میں کہا اور ساحر کی آنکھوں میں دیکھنے سے گریز برتا۔۔۔اسے پہلی بار

ساحر سے چھوٹ بولنا پڑ رہا تھا جو اس کے لیے دو دھاری تلوار پر چلنے جیسا تھا

۔

کہیں ایسا تو نہیں شان کہ تم مجھے اس انسان تک پہنچنے ہی نہیں دینا"

چاہتے؟"ساحر نے ماتھے پر بل ڈالے، فرسٹ ایڈ پکڑے شان کو گہری نظروں سے دیکھتے کہا۔

آ"پ مجھ پر شک کر رہے ہیں سر؟"شان نے زبردستی مسکرا کر ساحر سے استفسار کیا۔

نہیں! کر نہیں سکتا، سوال ہی پیدا نہیں ہوتا شان میں جانتا ہوں تم مجھے"

دھوکہ دینے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔۔۔۔۔۔۔"ساحر کی بات پر شان کو ایک گونہ اطمینان ہوا اس نے فکر مندی سے ساحر کو دیکھا اور اس کا ہاتھ تھامے اسے بیڈ پر بیٹھاتا اس کے پاس ہی بیٹھ گیا اور اس کے ہاتھ پر بینڈ یج کرنے لگا۔

مگر غلطی تو ہو سکتی ہے ناں شان! کسی غلط انسان کا ساتھ دینے کی"
غلطی۔" مبہم تاثرات کے ساتھ کہی گئی بات پر ایک لمحے کو شان کے ہاتھ
کانپ گئے اور اس کی مسکراہٹ غائب ہوئی مگر وہ خود پر قابو پاتا ساحر کی
آنکھوں میں دیکھنے لگا جہاں اسے اپنے لیے شک تو نظر نہیں آیا، مگر اس
سوال نے اسے سوچنے پر مجبور ضرور کیا تھا کہ کیا ساحر سچ میں ایسا سوچ رہا
ہے۔
"میں کبھی آپ کو نقصان پہنچانے کا سوچ بھی نہیں سکتا سر۔ آپ کی
عزت، آپ کی ساکھ اور آپ کا نام میرے لیے سب سے اہم
ہے۔۔۔۔ آپ میری ماں کے بعد دنیا کے وہ واحد شخص ہیں جنھوں نے
میری مشکلات کو مجھ تک پہنچنے پہلے کیسے ختم کر دیا مجھے ہی اندازہ نہیں ہوا
سر! اگر کوئی میرے سر پر بندوق تھان کر بھی مجھے کہے کہ آپ سے
غداری کروں تو میں جان تو دے سکتا ہوں پر آپ سے غداری نہیں کر سکتا
سر۔۔۔۔۔ ویسے تو میری اور آپ کی عمر میں کوئی خاص فرق بھی نہیں مگر

میں نے آپ کو ہمیشہ ایک بڑے بھائی کی طرح مانا ہے۔"فرسٹ ایڈ باکس بند کرتا شان ساحر کے سامنے سے اٹھ کھڑا ہوتے یقین دہانی کروانے لگا۔

آئی سی!"تو پھر تم تب تک اس کمرے سے باہر نہیں نکلو گے،نا کسی رابطہ" کرو گے نا کسی سے کوئی بات۔جب تک میں نہیں کہوں گا تم باہر کی دنیا میں جھانکو گے بھی نہیں۔میں تم پر بھروسہ کر رہا ہوں شان،کرتا آیا ہوں اور کرتا رہوں گا مگر اس بار اپنی لویلیٹی پروو کرنے کے لیے تمھیں یہ کرنا پڑے گا۔۔۔۔یا پھر اسے میرا آرڈر سمجھ کر پورا کرنے پڑے گا۔۔۔۔۔

بولو منظور ہے؟"آبرو اٹھاتے ساحر کے استفسار کرنے پر شان نے تھوک نگلتے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ساحر کے کمرے سے نکلنے پر شان فکر مندی سے پیشانی مسل کر رہ گیا مطلب ساحر سمجھ گیا تھا اور اب سمیع کی زندگی کی کوئی گارنٹی نہیں تھی۔

فون نکال کر سمیع کا نمبر ڈائل کرنے والا تھا مگر ساحر کی بات یاد آتے ہی اس نے فون واپس بیڈ پر پٹخ دیا وہ ساحر کی حکم عدولی نہیں کرنا چاہتا تھا۔اس

سب کے بعد نہیں وہ پہلے ہی ساحر کا اعتماد توڑ چکا تھا اب اور نہیں چاہتا تھا کہ وہ مذید ساحر کے غصے کی وجہ بنے مگر سمیع کو کیسے آگاہ کرے۔۔۔۔وہ بری طرح پھنس گیا تھا اگر سمیع اس کے آگاہ کرنے پر وہاں سے نکل جاتا ہے تو ساحر کا سارا شک شان پر جائے گا۔۔۔۔اس لمحے وہ بے انتہا پریشان تھا ساحر نے کچھ نا کر کے بھی اسے سمیع کے ساتھ غداری کرنے پر مجبور کر دیا ہے مگر یہی غداریاں تو ساحر کے ساتھ اس کی وفاداری کو ثابت کرتی تھیں۔

سمیع پریشان حال سا اپنے لیے بک کروائے گئے کمرے میں بیٹھا تھا۔اور ہوٹل سے ہی کال کر کے اپنے لیے پاکستان واپسی کی ٹکٹ بھی بک کروا چکا

تھا۔اسے جلد سے جلد اس انسان کو تلاش کرنا تھا جس نے یہ تصویریں پھیلائی تھیں۔اسے ساحر کے سامنے اپنے آپ کو بے قصور ثابت کرنا تھا۔ وہ انھی سوچوں میں مگن تھا جب اس کے کمرے کا دروازہ باہر سے ان لاک ہوا تھا اور ہوٹل کے مینجر کے پیچھے ہی ساحر آفندی کمرے میں داخل ہوا۔ سمیع کی سانس سینے میں اٹکنے لگی۔وہ کچھ بھی کہنے کو منہ کھولنا چاہتا تھا مگر الفاظ اس کے منہ سے نہیں نکل پا رہے تھے جیسے وہ اپنے بولنے کی صلاحیت کھو چکا تھا۔

"تم جاؤ!" ساحر نے ترچھی نظر مینیجر پر ڈال کر اسے جانے کو کہا جو دلچسپی سے ساحر اور رنگ اڑتے چہرے کے ساتھ گھبرا کر کھڑے ہوتے سمیع کو دیکھ رہا تھا۔

"یس سر!" وہ کہہ کر دروازہ بند کرتا باہر چلا گیا۔جب سمیع لب کچلتا ساحر کی جانب دیکھ رہا تھا۔

سر وہ۔۔۔۔۔۔" سمیع نے ہمت کر کے کچھ کہنا چاہا تھا جب منہ پر پڑے "
والا ایک زوردار مکا اسے دہرا کر گیا تھا۔ ساحر شرارے اگلتی آنکھوں سے
اسے دیکھ رہا تھا جو چہرے پر ہاتھ رکھے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔
ہمت کیسے ہوئی میرے ساتھ اتنا گندا کھیل کھیلنے کی۔ "ایک اور زوردار "
ضرب نے سمیع کے منہ میں خون کا ذائقہ گھول دیا۔ مکا اتنی شدت سے پڑا
تھا کہ اس کی تکلیف اور جلن سمیع کو اپنی ہڈیوں میں اترتی محسوس
ہوئی۔ اسے لگا اس کا جبڑا ٹوٹ چکا ہے۔
میں نے پوچھا وائے؟ کیوں کیا تم نے ایسا؟" سمیع کو کالر سے پکڑ کر سیدھا "
کرتے ساحر دھاڑا۔
وہ سر۔۔۔۔۔۔" سمیع نے کچھ کہنا چاہا مگر ڈر کے مارے اس کے الفاظ "
منہ میں رہ گئے۔ اس نے نا تو ساحر کے خود پر اٹھتے ہاتھوں کو روکا اور نا ہی
اس پر جوابا وار کرنے کی کوشش کی وہ جانتا تھا کہ غلطی اس کی ہے مگر ساحر

کی آنکھوں میں جھلکنے والی بے اعتباری اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

کیا کرنا چاہتے تھے ڈیم اٹ! جواب دو ورنہ میں اپنے ہاتھوں سے تمھاری" جان لے لوں گا آئی سوئر!" ساحر اس کی گردن دبوچتے غرایا۔

تمھاری محبت تم تک پہنچانے کی ایک ادنی سی کوشش کر رہا تھا"

وہ۔۔۔۔میرے کہنے پر!" دروازہ کھلنے کے ساتھ فواد کی آواز پر ساحر کی گرفت سمیع کی گردن پر ڈھیلی پڑ گئی ساحر کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا اس کا وہ راز جو وہ خود سے بھی چھپا کر رکھنا چاہتا تھا آج وہ سب پر آشکار ہو گیا تھا۔شان یہ راز نہیں کھول سکتا یہ تو وہ پورے وثوق سے کہہ سکتا تھا۔ساحر نے بے یقینی سے سمیع کی جانب دیکھا جس کی آنکھوں میں دیکھنا لمحوں میں اس کے لیے محال ہوا تھا۔اور فواد کے اس بات میں انوالو ہونے پر تو ساحر کے جیسے ہاتھ پاؤں بندھ گئے تھے۔

»»»»»»»»»»»»«فلیش بیک «««««««««««

ساحر کا مشعل کو لے کر رویہ سمیع کے دل میں پہلے دن سے ہی سوال پیدا کر رہا تھا۔ پہلی بار ساحر کا مشعل کو عاقل سے بچا کر لانا اور مشعل پر چلانا اور مشعل کے ساتھ اس کا کنڑولنگ رویہ اسے کھٹکا اور پھر فوراً سہیر کو شادی کے لیے فورس کرنا اور اس کی بگڑتی ہوئی ذہنی حالت سمیع کو الجھا گئی مگر سہیر کی موت کے بعد ساحر کے رویے سے اسے اپنے یہ خیالات غلط لگے تھے۔ اور پھر مشعل کے آفس اور پارٹیز میں میسیر آفندی بن کر آنے پر ساحر کا الجھا الجھا انداز سمیع کو پھر سے اس سلسلے میں سوچنے پر مجبور کر گیا تھا اور پھر شان سے پوچھنے پر بھی اس نے کچھ نہیں کہا تھا مگر سمیع کی شاطر نظروں سے یہ سب چھپا نہیں رہا۔ کچھ جوڑ توڑ کر کے وہ سمجھ گیا کہ مشعل ہی وہ لڑکی ہے جس نے ساحر آفندی کی زندگی میں ہلچل مچادی تھی۔ سمیع نے فواد سے اس سلسلے میں بات کی تو پہلے فواد کو بھی یقین نہیں آیا مگر کچھ کوشش کے بعد فواد اس سب کے لیے راضی ہو گیا کیونکہ ان دونوں کے

نزدیک مشعل اور ساحر دونوں کے لیے یہ بات ٹھیک ہے اور تب سمیع نے پہلی بار مشعل کو انجان نمبر سے کال کی تھی۔

یہ سب سمیع نے میرے کہنے پر کیا ہے ساحر مشعل کو دبئ بلانا اسے " تمھارے ارد گرد رکھنا ہم نے سوچا تھا ایسے حالات پیدا کریں گے کہ تم خود اپنے دل کی بات سمجھو ساحر جس سے تم جانتے بوجھتے نظریں چرا رہے ہو " مگر۔۔۔۔

مگر کیا فواد تماشا بنا دیا تم نے مشعل کو ہر جگہ ! یہ تھا تمھارا پرفیکٹ پلین۔" ایک بار مجھ سے تو پوچھتے ناں کہ میں کیا چاہتا ہوں اس سلسلے میں اور کون سی محبت دلانے کی بات کرتے ہو جو میرے نصیب میں کبھی تھی ہی نہیں۔اور جب سلیمان صاحب کو یہ بات پتہ چلے گی تو کیا سوچیں گے وہ۔۔۔کتنا ٹرسٹ تھا انھیں تم پر۔"ساحر نے اس کی قطع کلامی کرتے شکوہ کناہ نظروں سے سمیع اور فواد کو دیکھا تھا۔

کسی کی نہیں اپنی بات کرو ساحر؟ تم کیا چاہتے ہو؟" فواد نے اس کی بات کاٹتے سوال کیا۔

کچھ بھی نہیں چاہیے میں جیسا ہوں خوش ہوں۔" ساحر نے اپنی ضد اور آنا کو ناٹورنے کی قسم کھالی تھی۔

" یہ بچپنا ہے ساحر تم مشعل سے محبت کرتے ہو آج بھی۔۔۔۔۔"

فواد پلیز میرے لیے مشکل مت بڑھاؤ۔" ساحر نے منت کی۔"

سر ہم آپ کی مشکل مٹانا چاہتے ہیں۔۔آپ کو خوش دیکھنا چاہتے ہیں۔""" سمیع نے اپنا مدعا بیان کیا جس پر ساحر نے اسے گھور کر دیکھا۔

کچھ بھی مت کرو تم لوگ مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔" ساحر نے چڑ کر" کہا اور وہاں سے واپس پلٹنے لگا۔

نہیں چھوڑ سکتے سر اگر سہیر سر ہوتے تو کیا وہ آپ کو ایسے اپنی زندگی برباد" کرنے دیتے۔" سمیع نے تیز لہجے میں سوال کیا۔

وہ ہوتا تو کیا تب بھی تم اس کی محبت کو میرا ہونے دیتے؟" ساحر نے تلخ" مسکراہٹ سے سوال کر کے سمیع کو لاجواب کر دیا۔

میں نے سہیر سر سے وعدہ کیا تھا کہ ان کی غیر موجودگی میں آپ کا ویسے" کی دھیان رکھوں گا سر جیسا وہ رکھتے تھے۔۔۔۔آپ جان سے مار دیں مجھے مگر میں اپنی یہ کوشش نہیں چھوڑوں گا سر اور میں وعدہ کرتا ہوں سر یہ تصویریں پھیلانے والے کو آپ کے سامنے میں لے کر آؤں گا۔۔۔اور سر اس سب میں شان نے میرا کسی قسم کا کوئی ساتھ نہیں دیا ہے سر وہ تو الٹا ان نمبرز کی انفارمیشن حاصل کرنے کی کوشش میں تھا جب میں نے ہی اسے مصروف کر دیا یہ کہہ کر یہ میں تلاش کر لوں گا۔۔۔۔وہ تو دو دن پہلے ہی اس سب سے واقف ہوا ہے جب میں فواد سر سے بات کر رہا تھا اس نے سن لیا اور آپ کی خوشی کا واسطہ دے کر میں نے اسے کچھ بھی کہنے سے باز رکھا تھا۔۔۔۔۔سر کیا اب آپ نے مجھے معاف کر دیا؟" سمیع نے ساری بات کہنے کے بعد پر امید نظروں سے ساحر کو دیکھا۔

ساحر نے ایک کھولتی سرد نگاہ سمیع پر ڈالی تھی جس کا ہونٹ پھٹ چکا تھا اور ناک سے بھی خون کے قطرے بہہ رہے تھے۔ ساحر کو اس پر ہاتھ اٹھانے کا افسوس تو تھا مگر اس وقت اس کا غصہ پھر سے امڑ آنے لگا اس حیال سے کہ وہ سب لوگ ہی اس کے دل کی حالت سے آگاہ ہو چکے تھے۔

بنا کچھ بولے وہ وہاں سے نکل چکا تھا تو سمیع اور فواد نے گہرا سانس لیا تھا طوفان آیا تھا اور معمولی نقصان کے بعد واپس پلٹ گیا تھا۔

"سر آپ نا آتے تو آج میرا شاید آخری دن تھا۔" سمیع نے مسکراتے ہوئے ناک کو چھوا جو بے انتہا دکھ رہی تھی۔

"وہ تو میں شان اور ساحر کی بات سن لی جس نے شان کو اپنی وفاداری ثابت کرنے کے لیے کمرے میں بند کر دیا تھا۔۔۔۔ میں سمجھ گیا کہ وہ سچ جان گیا ہے ورنہ شان کو تو ساحر نے کچھ بھی کہنے سے باز رکھا تھا۔"

اور وہ شان ہی کیا وہ ساحر سر کی حکم عدولی کرے۔" سمیع نے بھی مسکرا کر کہا۔

ساحر لوٹ کر آیا اور آتے ہی شان کو کمرے سے آزادی دے دی تھی مگر کچھ بھی نا کہا۔ وہ سگریٹ سلگاتا گہری سوچ میں ڈوبا شان کو عجیب تاثرات کا شکار کر رہا تھا۔

شان نے فوراً باہر آکر سمیع کا نمبر ڈائل کیا تاکہ جان سکے کہ ہوا کیا ہے اور سمیع سے ساری بات سننے کے بعد شان نے سکون کا سانس لیا مگر ساحر سے بات کرنے کی ہمت اس میں بھی نا تھی۔

Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سلیمان صاحب اس وقت ایک قریبی کیفے میں تنہا بیٹھے اپنی بیوی سے محو گفتگو تھے جو موجودہ صورت حال سے کافی پریشان تھی اور سلیمان صاحب فقط انھیں تسلی دے سکتے تھے۔ انھوں نے جلد سے جلد واپس جانے کی تیاری کر لی تھی مگر فواد کی باتیں ان کے دماغ میں گردش کر رہی تھیں۔

سلیمان صاحب اگر ساحر اور مشعل کا نکاح ہو جاتا ہے تو معاملہ سلجھ سکتا" ہے کوئی مشعل کے کردار پر انگلی نہیں اٹھا سکے گا۔" فواد نے آتے ہی یہ بات سلیمان صاحب سے کہی تھی جس کا جواب سلیمان صاحب کے پاس نہیں تھا اور اب یہی بات ہاجرہ نے بھی کہہ ڈالی۔

سلیمان میں سوچ رہی تھی کہ ساحر اگر مشعل سے نکاح کر لیتا ہے تو۔" اس کے ساتھ مشعل کا نام جوڑا جا رہا ہے جو لوگ اس کے سچ سے واقف ہیں وہ تو جانتے ہیں ناں کہ مشعل اور ساحر کے بیچ کوئی رشتہ نہیں پھر ایسی تصویروں سے ہماری بچی کا مستقبل اس کا کردار بری طرح اثر انداز ہو رہا ہے۔" ہاجرہ نے درست بات کہی تھی۔

میری تو ہمیشہ سے یہی خواہش تھی ہاجرہ کہ سہیر کے جانے کے بعد" مشعل کا ہاتھ ساحر کے ہاتھ میں دے دوں۔۔۔۔۔۔ مگر ایک بیٹی کا باپ ہو کر میں یہ بات ساحر سے کیسے کر سکتا ہوں وہ بھی تب جب اس سب میں اس کی نا تو کوئی غلطی ہے اور نا ہی مرضی۔۔۔۔۔۔۔ یہ جو بھی مسلہ پیدا ہوا

ہے یہ مشعل کی ضد کی وجہ سے ہوا ہے۔" سلیمان صاحب نے پیشانی مسلتے بیوی سے کہا.

" بیٹی کے باپ ہیں تو بیٹی کے بارے میں سوچیں سلیمان صاحب میں تو پہلے ہی کہتی تھی کہ پاگل لڑکی کی ہر ضد پوری نا کریں پہلے ایک بار وہ بیوہ ہو چکی ہے اب اس کا نام ایسے ہی اپنے مرحوم شوہر کے بھائی کے ساتھ اچھالا جا رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔آپ کو کوئی فیصلہ کرنا ہو گا۔" ہاجرہ نے سخت لہجے میں کہہ کر فون بند کر دیا۔اور سلیمان صاحب کسی فیصلے پر پہنچتے واپس پینٹ ہاؤس کی جانب چلے گئے۔

Zubi Novels Zone

وہ سب لوگ اس وقت پینٹ ہاؤس کے سیٹنگ ایریا میں موجود تھے۔ساحر کو فواد نے بہت مشکل سے منایا اور مشعل بھی باپ کے ساتھ دبک کر بیٹھی تھی۔ساحر کی جانب دیکھنے کی اس میں ہمت ہی نا تھی۔وہ انھی وجوہات کی بنا کر اسے اس سب میں انوالو ہونے سے روکتا تھا۔

سمیع فواد کے ساتھ وہاں آیا تھا اور اس کا سوجا ہوا ناک دیکھ کر سب حیران ہوئے۔شان کو بھی سمیع کی حالت پر بہت افسوس ہوا مگر وہ اپنے پاؤں پر کھڑا تھا یہی غنیمت تھی۔

کیا ہوا سمیع بیٹا؟" سلیمان صاحب نے سمیع کو دیکھتے پریشانی سے سوال کیا" تھا تو فواد سمیع اور شان میں نظروں کا تبادلہ ہوا تھا۔سمیع نے کن اکھیوں سے لاتعلق سے کھڑے ساحر کو دیکھا تھا۔

بس انکل اپنی غلطی ہے۔رولز کی خلاف ورزی ہو گئی۔۔۔۔ایک تیز گام" ٹرک سے میری چھوٹی سی گاڑی ٹکرا گئی۔۔۔۔اللہ نے بچا لیا بس۔" سمیع کی ذو معنی بات پر فواد نے مسکراہٹ ضبط کی تو شان کا دل چاہا وہ اپنا ماتھا پیٹ

لے ایسی سچویشن میں بھی سمیع کی مسخریاں ختم نہیں ہوئیں تھیں۔ساحر نے ایک کڑی نظر سمیع کی جانب ڈالی۔

آپ بتائیں انکل یہاں سب کو کس بات کے لیے بلایا ہے۔"ساحر نے" سنجیدگی سے سلیمان صاحب کو مخاطب کیا۔

میں مشعل کو لے کر پاکستان واپس جانا چاہتا ہوں۔۔۔۔ہاجرہ بہت" پریشان ہیں اس لیے مجھے جانا ہو گا۔یہاں جس شخص نے مشعل کو بلایا تھا شاید اس کا مقصد میری بیٹی کی بدنامی ہی تھا۔" سلیمان صاحب کی بات پر ساحر نے بے ساختہ فواد اور سمیع کی جانب دیکھا جو سر جھکائے شرمندہ سے سلیمان صاحب سے نظریں ملا نہیں پا رہے تھے۔

ایسا نہیں ہے سلیمان صاحب!"فواد نے جسٹیفیکیشن دینا چاہا جس پر" سلیمان صاحب نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

میرا مطلب ہے ایسے مشعل کا یہاں سے جانا مشکلات کو اور بڑھا دے گا۔" اس بات کا واحد حل وہی ہے جو میں نے بتایا تھا۔"فواد نے ساحر کو دیکھتے

ہوئے پھر سے اپنی بات دہرائی تو ساحر نے تنبیہی نظروں سے فواد کو دیکھا تھا۔

کیسا حل؟" مشعل نے فواد کی بات پر سب کی جانب دیکھتے سوال کیا۔"

آپ کے اور ساحر کے نکاح کا حل۔" فواد کی بات پر مشعل نے بے ساختہ"

ساحر کی جانب دیکھا جو بے چینی سے پہلو بدل کر رہ گیا۔

فواد اس کے علاوہ کوئی حل ہے تو بولو!" مشعل کی نگاہیں ساحر کو الجھن کا"

سے دوچار کر گئیں۔ ساحر کا انداز مشعل کو بھی کچھ دیر کے لیے حیران کر گیا تھا۔

یہ کیسا حل ہے؟" مشعل کو بھی کچھ دیر بعد ہوش آیا۔"

بابا آپ نے وعدہ کیا تھا آپ میرے ساتھ اس سلسلے میں کوئی بات نہیں"

کریں گے نا مجھ سے ایسی کوئی بات کریں گے۔" مشعل نے اپنی جگہ سے

اٹھ کر کھڑے ہوتے کہا۔

تب حالات الگ تھے مشعل!"اب آپ کے مستقبل سے اہم میرے"
لیے کچھ نہیں ہے۔
"لیکن بابا۔۔۔۔۔"
کوئی بحث نہیں مشعل اب تک آپ کی ہر بات ہر ضد مانی مگر اب نہیں۔"
اب اس مسلے کا یہی حل ہے کہ آپ کا نکاح ہو جائے۔۔۔۔۔اگر آپ کسی
سے نکاح کرنا چاہتی ہیں تو بتادیں ورنہ میں اپنی مرضی سے آپ کا نکاح اپنی
پسند کے انسان کے ساتھ کردوں گا۔" مشعل کی بات کاٹتے سلیمان
صاحب نے ختمی لہجے میں کہا تو مشعل کو باپ کی بات پر یقین نہیں آیا تھا
ایسے بیٹھے بیٹھائے وہ اس کے نکاح کی بات چھیڑ رہے تھے۔
کس سے کریں گے نکاح آپ؟" مشعل نے ساحر کی جانب دیکھتے"
کھوجتے لہجے میں پوچھا۔

میرے دوست کا بیٹا ہے یہیں دبئ میں ہوتا ہے وہ لوگ کب سے تمھارا" رشتہ مانگ رہے تھے اور سہیر کے بعد انھوں نے پھر سے بات رکھی تھی وہ "ساری صورت حال سے واقف ہیں کوئی مسلہ نہیں ہو گا۔

یہی بہتر رہے گا سلیمان صاحب میں بھی جلد سے جلد مشعل کے نکاح" کے حق میں ہوں پھر چاہے کسی سے بھی ہو۔" فواد نے بھی ایک جتاتی نگاہ ساحر پر ڈال کر پل میں پینترہ بدلتے کہا۔

نکاح سے کیا ہو گا بابا؟" مشعل نے نم آنکھوں سے احتجاج کرنا چاہا۔"

یہی کہ ہم سب سے آرام سے کہہ سکیں گے کہ دبئ میں آپ کو نکاح کے" لیے لے کر آیا تھا۔ آپ کے نام کے ساتھ جب ایک محرم رشتہ جڑے گا اور اور آپ کا محرم آپ کا ہاتھ تھامے ان تصویروں کو جھٹلائے گا تو پھر کوئی کچھ نہیں کہہ سکے گا۔ ہمارے وہ اپنے کو آج سوال اٹھا رہے ہیں ان کے منہ بند ہو جائیں گے۔ باقی نکاح نامے پر پرانی تاریخ لکھوانا آج کل بہت عام سی

بات ہے۔"فواد کو دیکھتے سلیمان صاحب نے کہااور مشعل کی جانب مڑتے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے ساتھ لگالیا۔

اوراب آپ کی جانب سے مجھے کوئی انکار نہیں سننا مشعل!"سلیمان"

صاحب تو جیسے ہر فیصلہ کر چکے تھے۔ مشعل تو باپ کے طرز تخاطب سے ہی گھبرا کر خاموش ہو گئی تھی جیسے ساحر نے مشعل کی رضامندی گردانا تھا۔

ساحر نے مٹھیاں بھینچ کر اپنے اندر اٹھتے انجانے احساس کو دبانا چاہا۔

کچھ کہو گے نہیں۔"فواد ساحر کے پاس اس کے کمرے میں آیا۔"

نہیں میں نے کیا کہنا ہے؟جو ہو رہا ہے ٹھیک ہے۔"ساحر نے نظریں"
جھکائی رکھیں۔
تمھاری محبت ہے وہ ایسے اپنی محبت کو اپنے ہاتھ سے جانے دو گے ساحر"
"!؟! عجیب انسان ہو تم
میں تو اس کی محبت نہیں ہوں ناں۔۔۔شاید کبھی ہو نہیں سکتا اور پھر"
میرے دل میں بھی جو تھا وہ پہلے تھا اب ایسا کچھ نہیں ہے۔"ساحر نے لب
کچلتے کہا۔دل عجیب سی کیفیات کا شکار ہو رہا تھا۔
کیا اب اس سے محبت نہیں کرتے ساحر؟"فواد نے اس کے قریب جا کر"
بیٹھتے پوچھا۔
نہیں!"ساحر اٹھ کھڑا ہوا۔"
تو نظریں کیوں چرا رہے ہو۔"فواد نے چیلنجنگ انداز میں استفسار کیا۔"
نظریں نہیں چرا رہا بس بات نہیں کرنا چاہتا اس بارے میں۔"ساحر نے"
جواباً کہا۔

کیونکہ تمھیں لگتا ہے کہ اپنی آنکھوں میں کسی کو دیکھنے دیا تو کہیں"
تمھارے دل کی حالت ظاہر نا ہو جائے جیسے تم ہمیشہ سے سب سے چھپاتے
"آئے ہو۔ مگر تم آج بھی جانتے ہو کہ تم اس سے محبت کرتے ہو۔
ایسا نہیں ہے۔۔۔۔۔"الفاظ پر زور ساحر نے فواد سے زیادہ جیسے خود کو"
یقین دلانا چاہا۔
جھوٹ بول رہے ہو اگر ایسا ہے تو میری جانب دیکھو اور یہی بات"
کہو۔"ساحر کو کندھے سے پکڑ کر اپنی جانب گھما کر اس کے چہرے کو اپنی
جانب موڑا۔
کہو ساحر تمھیں اس سے کوئی محبت نہیں وہ جس کے ساتھ جاتی ہے"
"! تمھیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ بولو"ساحر۔۔۔آنسر می ڈیم اٹ
"فواد جسٹ لیو می۔۔۔"
پہلے جواب دو ساحر۔۔۔۔تم کرتے ہو ناں اس سے محبت آج"
بھی۔۔۔۔۔؟"فواد نے غصے سے بلند آواز میں کہا تھا۔

ہاں! بے انتہا بے شمار محبت کرتا ہوں اس سے۔۔۔۔۔اس دنیا کی ہر چیز" سے زیادہ محبت کرتا ہوں اس سے اور یہ محبت ہر گزرتے دن کے ساتھ بڑھتی جا رہی ہے۔۔۔میں روز خود سے لڑتا ہوں اسے بھولنے کا وعدہ اور ارادہ کرتا ہوں مگر میں اس مقصد میں بہت بری طرح ناکام ہو رہا ہوں۔پہلے مجھے لگا تھا کہ میں بھول جاؤں گا اسے مگر نہیں ہے یہ میرے اختیار میں۔۔۔۔۔اسے سہیر کی امانت سمجھ کر آگے بڑھنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔سہیر کا ہو جانے کے بعد اس کے بارے میں سوچنا بھی مجھے خیانت لگتا تھا۔۔۔۔مگر یہ بھی سچ ہے کہ سہیر کے چلے جانے کے بعد ساری زندگی وہ سہیر کے نام پر نہیں بیٹھی رہے گی۔۔۔۔۔۔۔لیکن یہاں بھی میں بے بس کہو یا خود غرض مگر اس کا کسی اور کا ہو جانا بھی نا قابل برداشت ہے میرے لیے۔۔۔۔۔اس کا کسی اور کے ساتھ ہونے کا خیال مجھے اندر ہی اندر مارتا ہے فواد۔۔۔۔۔۔مگر پھر بھی میں اس کا ہاتھ تھامنے کا خیال بھی نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔فواد میں بہت مجبور ہوں۔۔۔۔۔تم بتاؤ

میں کیا کروں۔۔۔۔کچھ سمجھ نہیں پا رہا۔۔۔۔۔۔۔۔میں جانتا ہوں وہ کبھی میرے جیسے انسان کے ساتھ نہیں رہنا چاہے گی جس نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ اس کے بھائی کی امانت ہے اسے اپنے دل میں رکھا اسے ڈومنیٹ کرنا چاہا۔میرے جیسا انسان ایک ہیپی اینڈنگ ڈیزرو نہیں کرتا فواد۔۔۔۔۔"ساحر آج فواد کے سامنے پھٹ پڑا اور فواد بس اس کے جزبات کی شدت کو الفاظ سے سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

ساحر تم نے کبھی کچھ غلط نہیں کیا تم نے کبھی اسے لے کر غلط نیت نہیں" رکھی۔۔۔۔۔محبت کا کیا ہے وہ سوچ کر تو نہیں ہوتی نا ساحر تمھیں بھی ہو گئی مگر تم نے کبھی اپنی کوئی حد نہیں لانگی اور یہ بات میں نہیں ہر انسان جانتا ہے۔تم سہیر کے لیے اپنی جان،اپنی خوشی سب قربان کر سکتے ہو یہ بات کہنے کی تو ضرورت نہیں ہے ناں۔تمھارا یہ گلٹ یہ خود ساختہ سوچ غلط ہے۔۔۔۔میں تمھیں فورس نہیں کروں گا نا ہی اب تمھیں اس سلسلے میں سوچنے کو کہوں گا مگر یہاں تم غلط ہو ساحر۔۔۔۔۔۔۔خیر آج رات

تمھیں کویتا کی جانب سے ڈنر کا انوائیٹ آیا ہے اور مشعل تمھارے ساتھ جائے گی۔"فواد نے اسے سمجھانے کے بعد رات کویتا کے انوائیٹ کے بارے میں بتایا۔

اب بھی؟اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد بھی؟"ساحر کو فواد کے ذہنی توازن پر شک ہوا۔

یہ بحث بے کار ہے ساحر جو دل میں آئے وہ کرو۔۔۔۔۔اب اسے یہاں" بیٹھا کر تم کچھ ثابت نہیں کر سکتے اس لیے اس کے بناڈنر میں جا کر تم لوگوں کو فقط سوال کرنے کا موقع دو گے اور کچھ نہیں۔ سہیر بنے ہو اسے اپنی بیوی کہا ہے تو اب اس کی عزت کی حفاظت کرو"فواد کہہ کر چلا گیا اور ساحر اپنا سر پکڑتا وہیں بیٹھ گیا۔ گزشتہ ایک دن میں کیا سے کیا ہو گیا تھا وہ سوچنے بیٹھتا تو شاید پورا ایک اور دن لگ جاتا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

بادل ناخواستہ مشعل کو لیے وہ پارٹی میں آیا تھا مگر سلیمان صاحب نے اب کی بار کوئی اعتراض نہیں اٹھایا۔ مشعل بھی پورا راستہ کچھ نا بولی اور نا ہی ساحر نے اسے مخاطب کیا۔ وہ لب بھینچے دانت پر دانت مضبوطی سے جمائے کا مضطرب سا تھا۔ مشعل کہ موجودگی اسے ہمیشہ کی طرح پریشان کر رہی تھی۔ وہ دونوں ایک ساتھ کویتا کے بتائے گئے ایک آؤٹ ڈور ریسٹورینٹ میں آئے تھے۔ دبئ ڈاؤن ٹاؤن میں واقع یہ ماڈرن طرز کا ریسٹورنٹ برج خلیفہ کے عین سامنے واقع تھا جہاں سیاحوں کی بڑی تعداد اس وقت دبئ کا مشہور فاؤنٹین شو دیکھ رہی تھی جو یہاں سے باآسانی دیکھا جا سکتا تھا۔ رات کے آٹھ بجے وہ دونوں وہاں پہنچے تو ریسٹورنٹ لوگوں سے بھرا پڑا تھا۔ ماڈرن طرز کا وہ ریسٹورینٹ مشعل کو کافی پسند آیا تھا۔

ایمان اور عمار، عمار کی فیملی سمیت ابھی ایک دعوت سے لوٹے تھے۔ان کی شادی کے سلسلے میں ہونے والی دعوتوں کا سلسلہ ہنوز برقرار تھا۔اس مصروفیت میں ایمان پچھلے دو دن سے مشعل سے بات نہیں کر پائی جو اسے دبئی میں ہونے والے واقعات کی تفصیل بتانا چاہتی تھی۔وہ مشعل کی تصویروں والے معاملے سے بھی ناواقف تھی اور ہاجرہ سے بھی اس کی کوئی بات نہیں ہوئی۔وہ اگلی صبح ہی ان سے ملنے کا ارادہ کرتی اندر آئی اور کمرے میں آتے ہی آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر اپنی جیولری اتارنے لگی۔

"اللہ آج تو کچھ زیادہ کی تھک گئی میں۔"اپنی گردن سہلاتے ایمان نے تھکن سے چور لہجے میں خود کلامی کی۔

عمار کل مجھے ہاجرہ آنٹی سے ملنے جانا ہے دو دن ہوئے مشی سے ٹھیک سے " بات بھی نہیں ہوئی۔"ایمان نے مصروف انداز میں عمار سے کہا جو ابھی کمرے میں داخل ہوا تھا۔

یار ویسے میرا کوئی بھائی ہوتا نا کنوارہ تو تمھاری دوست کو میں نے تمھاری " دیورانی بنوا دینا تھا پھر دیکھتا کہ یہ دوستی کیسے دشمنی میں بدلتی ہے۔"عمار نے شرارت سے ایمان کو چڑایا وہ اس بات سے اچھے سے واقف تھا کہ ایمان مشعل کو لے کر ایسی بات برداشت نہیں کرتی۔

تم کیوں جلتے ہو میری سہیلی اور ہماری دوستی سے؟"ایمان نے منہ کے " زاویے بگاڑ کر استہفامیہ نظروں سے اپنے شوہر کو دیکھتے پوچھا۔

میں کیوں جلنے لگا تمھاری سہیلی سے۔۔۔۔۔۔ویسے میں کچھ سوچ رہا تھا" ایمان اس جواد کے ساتھ کچھ اچھا نہیں کیا تم نے سنا ہے انیتا جی کو منانے کے لیے دو دن لگ گئے اسے۔"عمار نے گھڑی اتارتے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی اور ملامتی نظروں سے ایمان کو دیکھا۔دوستی کی بات پر اسے جواد یاد آ گیا جس سے وہ انیتا کے توسط سے تین چار بار مل چکا تھا۔

اور یہ بات تمھیں کیوں بیٹھے بٹھائے یاد آ گئی؟"ایمان نے بال سمیٹتے کڑی" نظروں سے دیکھ کر پوچھا۔

پہلے تم حسین اتنی لگ رہی تھی کہ کچھ یاد نہیں رہا۔"عمار نے اپنی ٹون" بدلتے ایمان کو گہری نظروں سے دیکھتے کہا۔

اوراب؟"ایمان نے جواباسوال کرتے استہفامیہ نظروں سے عمار کو" دیکھا۔

اب یہ بناؤ سنگھار اتار کر تم اپنی اصل شکل میں آگئی ہو تو میں بھی کچھ ہوش" میں آیا ہوں۔"عمار شرارت سے مسکراہٹ دبائے کہتے ہوئے ایمان کے جواب کا انتظار کرنے لگا۔

عمار کے بچے تم نہیں سدھر سکتے۔"ایمان نے ڈریسنگ ٹیبل سے اپنا کلچ" اٹھا کر عمار کے کندھے پر مارتے دانت پیستے کہا۔

ایک منٹ ایک منٹ یہ کیا ہو گیا؟ یہ میں کیا سن رہا ہوں؟"عمار نے اپنے' کندھا سہلاتے دوسرے ہاتھ کان کے پاس رکھتے ماتھے پر بل ڈال کر مصنوعی حیرت کا مظاہرہ کیا۔

کیاسن لیا؟"ایمان نے اسے سر سے پیر تک ناسمجھی سے دیکھتے استفسار" کیا۔

ابھی کیا کہا تم نے ؟"عمار ماتھے پر بل ڈالے پر سوچ انداز میں ایمان سے" پوچھنے لگا۔

یہی کہ تم سدھر نہیں سکتے۔"ایمان نے کمر پر ہاتھ ٹکاتے اپنی بات" دہرائی۔

نہیں اس سے پہلے کچھ اور بھی کہا تھا میں نے سنا۔۔۔شاید میرے۔۔۔۔" بچوں کی بات کی تم نے۔"عمار نے مسکراہٹ دباتے انجان ہونے کی ناکام

ایکٹنگ کرتے سوال کیا تو ایمان نے آبرو اچکاتے اپنے ڈرامے باز شوہر کو حیرت سے دیکھا۔

پھر کیا ارادہ ہے موڈ بنالیا۔۔۔۔؟"عمار نے ذو معنی انداز میں آنکھ کا کونا" دباتے ایمان کے قریب جاتے اس سے سوال کیا تھا۔

" پہلے زمین سے اُگ تو لو۔۔۔۔۔۔۔"

ایمان نے دانت پیستے ایک تیز نظر عمار پر ڈال کر کہا اور ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گئی اور پیچھے عمار اپنی بیوی کی تیز زبان پر شرمندہ سا ہوتا سر کھجانے لگا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مانی مجھے لگتا ہے میرا وقت بدل رہا ہے۔"آج بہت دنوں بعد اپنی ایمان" سے کہی گئی بات اس کے کانوں میں گونجی جس سے وہ صبح سے بات کرنے کی کوشش میں تھی مگر رابطہ نہیں ہو پایا۔

ساحر مشعل سے چند قدم آگے تھا اور کویتا سے ملنے کے بعد چند دوسرے لوگوں سے مصافحہ کرنے لگا جب کہ کویتا مشعل کی جانب متوجہ ہوئی اور پر تپاک انداز میں مشعل سے ملنے کے کچھ دیر بعد اس سے معذرت کرتی چند دوسرے مہمانوں کی جانب متوجہ ہو گئی جب کہ مشعل دلچسپی سے اس

ریسٹورنٹ کو دیکھنے لگی ایسی جگہیں تو اس نے فقط فلموں میں دیکھ رکھی تھیں۔

"ہائے تم یہاں!" مشعل انجان آواز پر پلٹی تو وہی لڑکی اس کے سامنے کھڑی تھی جو مشعل کو اس دن مال سے ہوٹل تک لائی تھی۔

"ہائے۔" مشعل نے زبردستی مسکرا کر کہا اس لڑکی کا یہاں ہونا اسے سمجھ نہیں آیا تھا۔ جو کچھ ہوا تھا اس کے بعد وہ سب کو شک کی نظر سے دیکھنے لگی تھی۔

"یہاں اپنے بابا کے ساتھ آئی ہو؟" کچھ فاصلے پر کھڑے ساحر کو دیکھتے اس نے مسکرا کر خفیف سا طنز کیا۔

نہیں!" مشعل شرمندگی سے اس کا طنز سمجھتے ہوئے سر جھکا گئی تھی۔"

شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں جب بھی اپنے شوہر سے خفا" ہوتی ہوں تب اسے ایسے ہی اگنور کرتی ہوں خیر مجھے تو اسی دن پتہ چل گیا تھا کہ یہ شوہر ہے تمھارا اور تم دونوں کا کوئی جھگڑا چل رہا ہے وہ اصل میں میں جب لوٹ کر آئی تھی تو وہ عورت تم دونوں کو مسٹر اینڈ مسز کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔" کویتا کی جانب اشارہ کرتے ہوئے اس نے بتایا۔

اور پھر صبح تم دونوں کی وہ تصویریں دیکھیں ویسے لوگ کتنا عجیب رنگ " دے دیتے ہیں ناں عام سی تصویروں کو تم لوگ کھڑے بات کر رہے تھے اور۔۔۔۔۔ خیر یہ بتاؤ اپنے شوہر سے صلح ہو گئی؟" مشعل نے حیرت سے اپنے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا جو بولتی چلی گئی۔ مشعل کی حیرت کو بھانپتے

وہ لڑکی رکی تھی اور ایک محتاط نظر ارد گرد ڈالتی پھر سے مشعل کی جانب متوجہ ہوئی۔

"تم سوچتی ہو گی میں بھی کتنا بولتی ہوں ناں؟ وہ اصل میں میرا عجیب سا شوہر کچھ بات نہیں کرتا بس کام میں لگا رہتا ہے اور یہاں خاموش رہ رہ کر میری زبان میں جالے زنگ سب لگ چکا ہے۔" اب کی بار وہ لڑکی مسکرا کر بولی تو مشعل بھی بلا ساختہ مسکرا دی اور گہری نظروں سے اس لڑکی کو دیکھنے لگی جو مشعل کو بہت پیاری لگی تھی۔

"بائے داوے میرا نام نیلم ہے۔ پاکستان سے ہوں اور اپنے شوہر کے ساتھ آئی ہوں۔" وہ لڑکی ہاتھ مشعل کی جانب بڑھاتے کہنے لگی جس کو مشعل نے فوراً تھام لیا پھر وہ دونوں کتنی ہی دیر ارد گرد کی باتیں کرتی رہیں۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

کویتا کو اپنے کچھ دوسرے مہمانوں کے آنے کا انتظار تھا تب تک سب لوگ ریفریشمنٹ اور ماحول سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ ساحر نے مشعل کی تلاش میں نظر گھمائی تو وہ تو اسے وہی لڑکی مشعل کے ساتھ کھڑی نظر آئی جو اس دن ہوٹل میں مشعل کے ساتھ تھی اور پھر اچانک غائب ہو گئی تھی۔ ساحر نے ان کی جانب قدم بڑھائے۔

وہ ابھی پاس پہنچا ہی تھا جب ایک آدمی ان دونوں کی جانب آیا۔

ہیلو مسز کب سے آپ کو ڈھونڈ رہا ہوں۔" اس نے آتے ہی اس لڑکی کو" مخاطب کیا تھا۔

ولید عباس!"ساحر کو حیرت ہوئی تھی آج صبح ہی تو یہ ولید عباس نامی" آدمی ساحر سے ملا تھا اور اس لڑکی سے اس کا تعلق یہ بات ساحر کو حیران کر رہی تھی۔

مشعل اس شاندار سے انسان کو دیکھے جا رہی تھی جس کے اندر ایک عجیب کشش ایک مقناطیسی طاقت تھی۔

نیلم نے تھوک نگل کر اپنا حلق تر کیا کہیں پھر اس کے مشعل کے ساتھ بات کرنے پر یہ "اڑیل انسان" اسے سنا نا دے۔اپنے شوہر کے تاثرات پر غور کرتے نیلم نے سوچا تھا۔

اسی وقت ساحر بھی وہاں آیا تو سب نے ساحر کی جانب دیکھا۔

مسٹر عباس!"ساحر نے اسے دیکھتے کہا تھا۔"

عباس کے نام پر مشعل چونکی تھی یہ نام تو وہ ساحر اور باقی سب سے کافی بار سن چکی تھی۔ کیا عباس وہی شخص تھا جس کی تلاش ساحر کو تھی اور یہ لڑکی نیلم اس عباس کی بیوی تھی؟ مشعل اور ساحر دونوں ہی حیرت میں گھرے تھے کیا یہ سب ایک اتفاق تھا یا سوچی سمجھی چال؟

نیلم کو بھی اپنے شوہر کے لیے یہ نام کافی عرصے بعد سنائی دیا تھا۔ بہت سی پرانی باتیں اس کے دماغ میں تازہ ہونے لگی تھیں۔

ہائے مسٹر آفندی! میں نے سوچا نہیں تھا کہ دوبارہ اتنی جلدی آپ سے" ملاقات ہو گی۔" وہ ولید عباس کے مخصوص انداز میں آبرو کمان کے جیسے اٹھائے کہہ رہا تھا اور نیلم اس کی اداکاری پر ایک بار پھر سے قائل ہوئی۔

میں نے بھی نہیں سوچا تھا مجھے آدھی ادھوری بات بتا کر آپ دوبارہ" میرے سامنے آئیں گے۔" ساحر نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا جس نے نیلم کو کسی حد تک ایمپریس کیا۔ پہلی بار کسی شخص نے اس کے شوہر سے اسی کے انداز میں بات کی تھی۔

نیلم اور مشعل اپنی باتیں بھلائے ان دونوں آدمیوں کی جانب متوجہ تھیں۔

ارادہ تو تھا نہیں بس کسی کی کرم نوازی سمجھ لیں۔"اس نے نیلم کی جانب" ترچھی نظر ڈالتے کہا۔جس پر نیلم سٹپٹا گئی۔

مشعل میں تمھیں اپنے شوہر سے انٹروڈیوز کرواؤں یہ ہیں"

"میچ۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم ہمیں چلنا ہے ابھی۔"اس نے نیلم کی بات کو ترش انداز میں کاٹتے کہا" جو شاید اس کا اصل نام سب کے سامنے بیان کرنے والی تھی۔نیلم کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوا تو زبان دانتوں تلے دبا دی۔

لیٹس گو!"وہ سرد لہجے میں کہتا نیلم کا ہاتھ تھامے لمبے ڈگ بھرتا وہاں" سے چلا گیا جبکہ ساحر اور مشعل دونوں ہی نا سمجھی سے انھیں جاتا ہوا دیکھنے لگے۔

یہ وہی عباس ہے؟" مشعل نے ساحر سے سوال کیا۔"

ہاں آج صبح ہی ملا تھا مجھ سے۔" ساحر نے اسے دور جاتا دیکھ کر کہا۔"

کچھ انفارمیشن ملی؟" مشعل نے دریافت کیا۔"

نہیں اپنا کارڈ دے کر رابطہ کرنے کو کہا تھا ابھی بھی اس کی بیوی کی وجہ" سے بات نہیں ہو پائی۔" ساحر نے ارد گرد دیکھتے کہا۔ وہ آج ہوا واقعہ بھول کر اس وقت نارمل انداز میں بات کر رہے تھے۔

دیکھنے میں نہیں لگتا کہ یہ انسان کوئی مجرم ہے کافی اٹریکٹیو پرسنیلٹی کا" مالک ہے۔۔۔۔۔" مشعل نے اس کی شخصیت سے ایمپریس ہوتے تبصرہ کیا۔

مگر کچھ تو ایسا ہے جو وہ چھپا رہا ہے۔۔۔۔اس کی وائف کچھ کہنے والی تھی" جب اس نے ٹوک دیا۔" ساحر کی تیز نظروں سے یہ بات چھپی نا رہی تھی۔

تم اس کے ساتھ ہوٹل تک آئی تھی اور پھر اسی ہوٹل سے وہ تصویریں" لیک ہوئی تھیں کہیں اس سب میں ان دونوں کا ہاتھ تو نہیں۔" ساحر نے ماتھے پر بل ڈالے جیب سے وہ کارڈ نکال کر دیکھا تھا جس پر ولید عباس کا نام لکھا ہوا تھا۔

تم نے کہا تم ملے اس سے کیا کہہ رہا تھا۔اسے دیکھ کر نہیں لگتا کہ وہ قاتل" ہو سکتا۔" مشعل نے تبصرہ کیا۔

وہ قاتل نہیں ہے وہ لوگوں کو لفظوں کی مار دیتا ہے۔سب کچھ جانتا ہے" ہمارے بارے میں اور مجھ سے بس یہ جاننا چاہا تھا کہ اس کا نام کس نے مجھے بتایا ہے۔" ساحر نے سر جھٹکتے کہا۔

اگر وہ قاتل نہیں ہے تو ایسا کیا ہے اس کے نام میں جس کے لیے وہ اتنا" حساس ہو رہا ہے؟" مشعل نے خود کلامی کے انداز میں سوال کیا اور ساحر پر سوچ انداز میں اس ساری سچویشن کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

نیلم کیا پرابلم ہے آپ کے ساتھ؟جب میں منع کیا تو کیوں آپ اس لڑکی سے بار بار مل رہی ہیں؟" وہ نیلم کو اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے ایک کم رش والے حصے میں لایا تھا۔

مجھے کیا پتہ تھا کہ وہ یہاں ہو گی البتہ آپ کے پتہ ہونے کا مجھے شک ہے" کیونکہ آپ تو بنا پلان بنائے اپنے ان پنکھڑی نما ہونٹوں سے الفاظ بھی ادا نہیں کرتے۔" نیلم حسب عادت بنا بریک کے شروع ہو چکی تھی۔

مجھے چھوڑیں آپ بتائیں کیا بتانے چلی تھی اسے میرا نام اور کام؟" ماتھے پر بل ڈالے اس نے گھورتے ہوئے کہا۔

نہیں شورائم بلکل بھی نہیں میں تو بس اسے بتانے لگی تھی کہ یہ شاندار سا" شخص میرا شوہر ہے۔"اب کی بار نیلم نے اس کے بازو کو اپنی گرفت میں لیتی اس کا موڈ بحال کرنا چاہا اور وہ کامیاب بھی ہو گئی۔

نیلم آپ لوگوں پر ٹرسٹ نہیں کر سکتی کسی سے بھی اپنا اور میرا تعارف" نہیں کروا سکتیں۔"اب کی بار اس نے نیلم کو سمجھانے کے انداز میں کہا۔

میں جانتی ہوں اور آج میں اسی لیے اس سے ملی تھی کیونکہ کل اس نے" کہا کہ وہ اپنے بابا کے ساتھ ہے پھر تھوڑی دیر بعد مجھے پتہ چلا کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ ہے میں بس جاننا چاہتی تھی کہ اس نے جھوٹ کیوں بولا۔"نیلم نے تمہید باندھی۔

اس نے جھوٹ نہیں بولا وہ اپنے بابا کے ساتھ ہی آئی ہے۔"شورائم نے" سرسری سے انداز میں کہا۔

اور اس کا شوہر؟"نیلم نے مزید جاننا چاہا۔"

وہ اس کا شوہر نہیں اس کے شوہر کا جڑواں بھائی ہے۔"شورائم نے اسے" ساری بات بتانے کا فیصلہ کیا کیونکہ اس سے پہلے کہ اس کی بیوی کے اندر موجود تجسس کا کیڑا پھر سے ڈنگ مارنے لگے اسے اس تجسس کو ہی ختم کر دینا چاہیے۔

کیا! تو اس نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا؟"شورائم کی جانب دیکھتے نیلم" نے بگڑے تاثرات کے ساتھ پوچھا۔

اس نے آپ سے جھوٹ نہیں بولا بلکہ آپ نے خود سے بس اپنی" آنکھوں اور کانوں کو استعمال میں لایا اور دماغ کو چھٹی پر بھیج دیا۔۔۔۔۔۔" شورائم کی بات پر نیلم کی آنکھوں میں ناراضگی ابھری تھی جو شورائم کو مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

وہ تو سچ میں اپنے بابا کے ساتھ آئی ہے۔۔۔۔۔۔" شورائم نے بات جاری" رکھتے اسے ساری بات بتادی۔

ہائے اللہ اتنی چھوٹی سی عمر میں اتنا دکھ۔۔۔" مشعل کی کہانی سن کر نیلم" نے افسردہ لہجے میں کہا۔

غم، تکلیفیں اور پریشانیاں عمر نہیں دیکھا کرتیں نیلم اور میرا ماننا ہے کہ جو" لوگ کم عمری میں یہ سہہ لیتے ہیں وہ بہت بہادر بن جاتے ہیں۔"شورائم نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا۔

شورائم تو وہ آپ کو کیوں تلاش کرنا چاہتا تھا؟"نیلم نے اپنے ذہن میں" آنے والے خیال کے تحت سوال اٹھایا۔

یہی تو جاننا چاہتا تھا میں بس، اسی لیے آج ملا تھا اس سے۔"شورائم نے ارد" گرد نگاہ دوڑاتے کہا۔

اور کیا پتہ چلا؟"نیلم نے استفسار کیا۔"

کچھ خاص نہیں۔"شورائم نے کندھے اچکائے۔"

چوہدری افتخار کیوں ملنا چاہتا ہے آپ سے ؟"ایک اور سوال کیا گیا۔"

پاشا کی انفارمیشن لینی ہے اسے پاشا سے کافی تعلقات تھے اس کے اور اب" اچانک اس کے غائب ہو جانے پر چوہدری کے کافی کام اٹکے ہوئے ہیں۔" شورائم نے ضبط سے جواب دیا۔

اور رستم ؟"نیلم نے کھوجتے لہجے میں اگلا سوال کیا تو شورائم شاہ کا ضبط" جواب دینے لگا۔ میجر شورائم شاہ جس نے کبھی کسی کے اتنے سوالات برداشت نہیں کئے تھے آج اپنی بیوی کے حضور اتنے لمبے سوال نامے کے ساتھ حاضر تھا۔

اس کے بارے میں ہم بعد میں بات کریں گے یہاں رش بڑھ رہا ہے"
چلیں یہاں سے۔" نیلم کا ہاتھ تھامے شورائم نے قدم بڑھا دیے اور نیلم کو لے کر اپنے ٹیبل پر چلا گیا مگر نیلم کافی اداس ہو گئی اُس کا سارا دھیان مشعل کی جانب اٹکا ہوا تھا۔

ڈنر کے بعد ساحر آفس کی کوئی ضروری فون کال لیتا کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔ جب کہ مشعل کو یتا کے ساتھ ابھی بھی وہیں ٹیبل پر موجود تھی اور کافی کانفیڈینس سے وہاں بیٹھے لوگوں سے بات چیت کر رہی تھی۔ ساحر کچھ فاصلے پر ریلنگ کے سہارے کھڑا اسے دیکھے جا رہا تھا۔

تمھیں اس سے نکاح کر لینا چاہیے۔" جانی پہچانی آواز پر ساحر فوراً پلٹا تھا" اور ولید عباس کو وہاں دیکھ کر اس کے ماتھے پر بل پڑے۔ جو دلچسپی سے قریب ہی ریلنگ پر کہنیاں ٹکائے ہوئے تھا۔ اس کا رخ دوسری جانب تھا اور وہ گردن گھمائے اسے دیکھ رہا تھا۔

بعض اوقات نظروں کی بے اختیاری انسان کے سارے راز کھول دیتی" ہے۔ "شورائم نے ذاتی تجربے سے یہ بات ساحر سے کہی تھی جس کی آنکھوں میں محبت کی داستان رقم تھی جو وہ سب سے چھپائے رکھتا تھا مگر شورائم شاہ تو چھوٹی سے چھوٹی چیز پرکھ لینے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ اسی لیے تو اس نے اپنے عزیز دوست کی جانب سے "سکینر" کا لقب پایا تھا۔

اپنے کام سے کام رکھو!"ساحر نے درشت لہجے میں کہااور وہاں سے "
جانے لگا۔

میں تو رکھ لوں گا تمھیں مسلہ پڑ جائے گا۔"شورائم نے گردن واپس "
گھماتے جتلاتے لہجے میں کہاتو ساحر کے قدم زنجیر ہوئے اسے بھی احساس
ہوا کہ ابھی اسے اپنے غصے سے بات بگاڑنی نہیں ہے ابھی اسے سچ جاننا ہے۔

کافی سمجھدار ہو۔۔۔۔"ایک نظر ساحر کو رکتا دیکھ کر اس نے کہااور "
بات جاری رکھی۔

خیر میں نے تم سے کہا تھا میں تمھاری مدد کر سکتا ہو تمھیں تمھارے "
سارے سوالوں کے جواب دے سکتا ہوں۔"اس نے ایک بار پھر
سگریٹ کیس نکالتے سرسری سے انداز میں کہا۔

تم شاید یہ سب کر سکتے ہو پر سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے مسٹر ولید عباس کے " میں تم پر کیسے بھروسہ کر سکتا ہوں ؟" ساحر نے اپنی داہنی کہنی ریلنگ پر ٹکائے ترچھا ہو کر کھوجتی نظروں سے اسے دیکھا اور اپنی الجھن کو چھپاتا اپنے مخصوص انداز میں پوچھنے لگا۔

کرنا بھی نہیں چاہیے میں خود کسی پر اتنے آرام سے بھروسہ نہیں کرتا" تمھیں تو بلکل بھی نہیں کرنا چاہیے۔۔۔۔۔۔پر میں نے ایک بار کہیں سنا تھا کہ یہ جو مجبوری ہوتی ہے ناں یہ بڑی ظالم چیز ہے۔۔۔۔۔۔جب انسان مجبور ہوتا ہے ناں تو اسے بھروسہ بھی کرنا پڑتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اور جب خود کچھ سمجھ نا آئے کوئی سرا ہاتھ نا آئے تو مدد بھی لینی ہی پڑتی ہے پھر چاہے سامنے والا آپ کو زہر لگتا ہو۔۔۔۔۔۔۔" وہ کہتا کہتا رکا اور سگریٹ سلگانے لگا بڑے بڑے کش لگاتا دھواں فضا کے سپرد کرتا وہ پھر ساحر کی

جانب متوجہ ہوا جو خاموشی سے اس کی بات کے مکمل ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔

وہ کہتے ہیں ناں کہ ضرورت کے وقت گدھے کو بھی باپ بنالینا " چاہیے۔۔۔۔۔پر تمھارے سامنے زندہ سلامت دو ٹانگوں والا انسان کھڑا ہے جس نے آدھی دنیا کو گدھا بنا کر اپنے پیچھے لگایا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" اس نے سگریٹ والے ہاتھ سے اپنی جانب اشارہ کرتے کہا۔

باقی تم کو مجھ جیسے انسان پر بھروسہ کرنا ہے یا نہیں یہ تمھارا فیصلہ ہے۔"""" ریلنگ پر سے کہنیاں ہٹاتے اب کی بار وہ ساحر کی جانب مڑا تو ساحر بھی سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔وہ دونوں ایک بار پھر آمنے سامنے تھے۔

بھروسہ تو بعد کی بات ہے پہلے یہ تو پتہ چلے کہ ہو کون تم؟ان سب کے " بارے میں کیسے جانتے ہو میرے بارے میں کیسے جانتے ہو؟ ہو سکتا ہے یہ سب تم ہی کر رہے ہو؟ ہو سکتا ہے میرے بھائی کے قتل میں تمھارا نام "ہو۔۔۔۔۔۔۔ تمھاری بیوی مشعل کو ہوٹل تک لائی تھی ہو۔۔۔۔۔۔

ہو سکتا ہے تمھاری وہ تصویریں بھی میں نے پھیلائی ہوں رائٹ؟" وہ" مبہم انداز میں مسکرایا۔

اور تمھیں لگتا ہے کہ وہ سب تمھارے اس آدمی کا کام ہے وہ بیچارہ تو " تمھارا پیار تمھیں دلانے کی کوشش میں تھا۔۔۔"شورائم نے مسکراہٹ دباتے کہا اور ساتھ ہی ساتھ اسے سمیع کے بے گناہ ہونے کی بات بھی بتا دی جس نے ساحر کو چونکنے پر مجبور کیا۔

ہو تو کچھ بھی سکتا ہے ناں۔۔۔۔۔یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں چوہدری" افتخار کے ساتھ ملا ہوا ہوں اور اس کے ساتھ مل کر یہ ثابت کرنا چاہوں کہ تم ساحر ہو نہ کہ سہیر اور تمھارے منہ سے سچ اگلوانے کے لیے تم سے ملا ہوں۔"شورائم نے ساحر کو دیکھتے کندھے اچکاتے کہا۔

ہمم مگر اتنا بچہ تو میں بھی نہیں ہوں کہ سمجھ نا پاؤں کہ ایسا نہیں ہے اگر" ایسا ہوتا تو تم کبھی اپنی پہچان مجھے نہیں بتاتے۔"ساحر نے پر یقین لہجے میں کہا تو شورائم مسکرا دیا۔۔۔۔۔۔

پہچان تو اب بھی تم نہیں جانتے۔"ساحر کو دیکھتے شورائم نے دل میں" سوچا تھا۔

مے بی آئی ایم پلیئنگ اٹ سیف !"شورائم نے بھنویں آچکا کر ساحر کو" دیکھتے کہا جس کو اگنور کرتے ساحر نے بات جاری رکھی۔

وہ تصویریں کس نے پھیلائی تھیں؟"ساحر نے کھوجتے لہجے میں سوال کیا" کیونکہ وہ جان گیا تھا کہ اسی شخص کے پاس سب جواب ہیں۔

ہوٹل کے سٹاف میں سے ایک انسان جو چوہدری افتخار کے ساتھ ملا ہوا" "تھا۔اور پیسوں کے لیے اس نے ایسا کیا۔

اور۔۔۔۔۔؟"ساحر نے آبرو اچکاتے اسے مذید بتانے کو کہا۔"

اور یہاں نہیں میرا کارڈ تمھارے پاس ہے مجھے کل کال کرنا باقی ڈیٹیلز" تمھیں بعد میں مل جائیں گی۔" مشعل اور کویتا کو اپنی جانب آتا دیکھ کر وہ

کہہ کر بنا کچھ سنے وہاں سے نکل آیا اور ساحر بھی مشعل کو آتا دیکھ چکا تھا اس لیے اسے نارو کا۔

کو یتا سے الوداع لیتے وہ مشعل کی ساتھ واپس لوٹ آیا تھا۔ان دونوں میں مزید کوئی بات نا ہوئی۔ مشعل اس سے کچھ پوچھنا چاہتی تھی مگر ساحر کی ضرورت سے زیادہ سنجیدگی مشعل کی ہمت چھین گئی۔

ساحر کے کانوں میں ولید عباس کے جملے کی بازگشت ہو رہی تھی۔

تمھیں اس سے نکاح کر لینا چاہیے۔ بعض اوقات نظروں کی بے"
اختیاری انسان کے سارے راز کھول دیتی ہے۔" ساحر نے گاڑی کی رفتار
بڑھادی تھی۔

پینٹ ہاؤس تک پہنچتے لفٹ میں بھی اس نے کچھ نہیں کہا بس دانت پے
دانت جمائے کسی گہری سوچ میں گم رہا۔ پینٹ ہاؤس پہنچے تو شان نے
دروازہ کھول کر انھیں اندر جانے کا راستہ دیا لیکن ساحر کی بے انتہا سنجیدگی
اسے عجیب لگی۔ ساحر بنا کچھ بولے بنا کسی کی جانب دیکھے اپنے کمرے کی
جانب بڑھ گیا۔

سر کو کیا ہوا ہے؟" شان نے مشعل سے استفسار کیا۔"

پتہ نہیں جب سے اس ولید عباس ملا ہے ایسے ہی خاموش ہے۔" مشعل "
کہہ کر اپنے باپ کے کمرے کی جانب چلی گئی جب کہ شان ولید عباس کے
نام پر الجھ گیا تھا۔

ولید عباس۔۔۔۔یعنی کہ عباس۔۔۔۔وہی عباس جس کی ہم سب کو "
تلاش تھی؟"ان سوالوں کے جواب صرف ساحر کے پاس تھے جس کے
پاس جانے کی اس وقت شان ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔ صبح اس سلسلے میں
بات کرنے کا ارادہ کرتا وہ فون نکال کر کچھ انفارمیشن حاصل کرنے کی
کوشش کرنے لگا۔

صبح ناشتے سے پہلے ہی وہ سمیع کے ساتھ سر جوڑے عباس کو ڈسکس کر رہا تھا۔رات بھر اس نے اپنے طور پر دبئ میں موجود اپنے دوست سے ولید عباس کی ڈیٹیلز نکالنے کو کہا مگر وہ کچھ پتہ نہیں کروا پایا تھا۔

کمال ہے ایسا کیا ہے اس انسان میں کہ ہم اس تک پہنچ نہیں پا رہے۔""" سمیع نے پر سوچ انداز میں تبصرہ کیا۔

اس کا جواب شاید سر کے پاس ہو! وہ کل مل کر آئے ہیں ہمیں سر سے" پوچھنا چاہیے۔"شان کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

کیوں مجھے ان کا پنچنگ بیگ بنانے کا ارادہ ہے؟"سمیع نے مظلومیت سے" اس کی جانب دیکھتے پوچھا۔

چلیں ! ہمیں اس میس کو جلد حل کر کے خود پر لگا غداری کا یہ داغ دھونا ہے۔" شان نے اسے ساتھ چلنے کا اشارہ کرتے پر عزم لہجے میں کہا۔

"وہ داغ تو میں دھولوں گا مگر میرے حسین چہرے کا یہ داغ نا جانے کبھی جائے گا بھی یا نہیں۔" اپنے ہونٹ کے پاس بنے نیل کے نشان کو چھوتے سمیع نے بے چارگی سے کہا جو ساحر کے مکا مارنے کی وجہ سے بنا تھا۔

"چلیں بھی اب !" شان نے منت کرتے کہا اور اگلے ہی پل وہ لوگ ساحر کے دروازے پر تھے۔ شان نے ہمت کر کے دروازہ کھٹکھٹایا جو دوسری دستک کے بعد کھلا تھا۔ سب سے پہلے ان دونوں کی نگاہ ساحر کی آنکھوں کی سرخی پر پڑی جو رت جگے کی چغلی کھا رہی تھیں۔

سر آپ سے بات کرنی ہے۔ ہم جانتے تھے آپ جاگ رہے ہوں گے۔" شان نے نظریں جھکائے کہا اس کے اندر ساحر کی آنکھوں میں دیکھنے کی مزید ہمت نہیں تھی۔

بولو!" رکھائی سے بولتے ساحر نے انھیں اندر آنے کی اجازت دے دی۔"

سر سب سے پہلے تو میں آپ سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔ سب میری غلطی ہے آپ کی یہ مشکل میری وجہ سے بنی ہے۔" سمیع نے شرمندگی سے سر جھکا کر قبول کیا تھا۔

مگر سر میں بس آپ کے لیے پریشان تھا میں سب جان گیا تھا"

سر۔۔۔۔آپ کی الجھن پریشانی ہر چیز سمجھ آگئی تھی مجھے۔۔۔۔جب پہلی

بار میں آپ کی کسی کے لیے بے قراری دیکھی تھی۔۔۔جب آپ سڑک کے بیچ گاڑی روکے دیوانہ وار اس لڑکی کی ایک جھلک دیکھنے کو بے چین ہو گئے تھے۔۔۔میں تب ہی سمجھ گیا تھا کہ آپ کے دل میں ضرب لگ چکی ہے اور پھر اپنے بھائی کے لیے آپ پیچھے ہٹ گئے۔۔۔آپ کو لگا کہ اگر آپ اسے حاصل کریں گے تو لوگ آپ کو خود غرض کہیں گے۔۔۔۔نہیں سر میری نظر میں آپ بے غرض ہیں جس نے بھائی کی خوشی کے لیے اپنا پیار قربان کیا۔۔۔سہیر سر تو بہت پریکٹیکل انسان تھے مشعل بھابھی سے نکاح ہونے کے پہلے تک میں نے کبھی ان میں وہ جنون وہ شدت پسندی دیکھی ہی نہیں جو اس دن اس سڑک پر مجھے آپ میں نظر آئی تھی۔" سمیع کی بات پر ساحر نے آنکھیں ضبط سے موند کر کھولیں جس کا مطلب تھا کہ اسے اس بارے میں بات نہیں کرنی۔ سمیع بھی سنبھل کر بات بدل گیا۔

"مگر سر وہ تصویریں۔۔۔۔۔۔۔"

جانتا ہوں تم نے نہیں پھیلائی اور جس نے پھیلائی ہیں وہ بھی جلد میری" گرفت میں ہو گا۔" ساحر نے بے تاثر چہرے کے ساتھ کہتے ہوئے بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹ کر نظریں سیلنگ پر ٹکا دیں۔اس کے یوں صاف گوئی سے کہنے پہ سمیع منہ کھولے اسے دیکھے گیا۔

ولید عباس نے بتایا شکر کرو سمیع کہ یہ سچ مجھ تک پہنچ گیا۔" سمیع کی" حیرت کو بھانپتے ساحر نے کہا۔

سر آپ کیسے پہنچے اس تک ؟" سمیع نے فوراً ساحر کی بات کاٹتے سوال کیا" جس پر ساحر نے لیٹے لیٹے اپنی گردن سمیع کی جانب موڑ کر ایک کڑی نظر اس پر ڈالی۔

سوری سر!"ساحر کی بات کاٹنے پر سمیع نے معذرت کی وہ جانتا تھا ساحر" کو یہ بات سخت بری لگتی ہے۔

کلب میں ملا تھا بہت عجیب سا انسان ہے مبہم باتیں کرتا ہے۔ مگر ہر بات" سے واقف ہے۔ مجھ سے جاننا چاہتا تھا کہ اس کا نام بیچ میں کیوں آیا۔"اس کے بعد ساحر نے ولید عباس سے دونوں ملاقاتوں کا قصہ مختصراً ان دونوں کو سنا دیا۔ سمیع اور شان تو کھلے منہ کے ساتھ ساحر کی باتیں سنتے رہے۔ جو کچھ ساحر نے اس انسان کے بارے میں کہا تھا وہ ان دونوں کو امپریس کر گیا تھا۔

مگر سر کیا وہ انسان اعتبار کے قابل ہے؟" سمیع نے سوال کیا۔"

تمھیں تواس کے پاؤں دھو کر پینے چاہئیں سمیع جس نے تمھیں بچالیا" ورنہ کل رات ڈنر میں ہوئے سوالوں کے بعد میں تمھیں قتل کرنے کا پورا ارادہ رکھتا تھا۔" ساحر نے کھولتے لہجے میں کہا۔

پر سر وہ آپ کے پاس خود کیوں آیا؟" سمیع نے ایک اور سوال داغا جب" کہ شان پر سوچ انداز میں اس انسان کو سوچنے لگا جس کے آگے ساحر کی بھی نہیں چلی۔

ایسا کرواسے ڈھونڈواور خود یہ سوال اس سے پوچھ لو سمیع کیونکہ میرے" پوچھنے پر اس نے جواب نہیں دیا۔" ساحر اب اس کے پے در پے سوالوں سے زچ ہو گیا تھا۔

سر آپ اس کی اتنی باتیں کیوں برداشت کر رہے ہیں؟ آپ چاہیں تو ہم" لوگ اسے پکڑ کے آپ کے پاس لے آتے ہیں۔" سمیع نے تلملاتے ہوئے آفر کی اس سے تو اپنے بارے میں ولید عباس کے خیال جان کر ہی غصہ آیا تھا جس نے اس کی صلاحیتوں پر انگلی اٹھائی تھی اور جسے ڈھونڈنے میں سمیع کی جاسوسی صلاحیتں بری طرح ناکام ہوئی تھیں۔

کوشش کر لو!" ساحر نے بے تاثر لہجے میں بول کے اٹھ کر کمرے سے" باہر نکل آیا۔

یہ ولید عباس تو کوئی بہت بڑی توپ چیز لگتا ہے۔" شان نے تبصرہ کیا۔"

اسے اگر میں نے ساحر سر کی توپوں کے آگے پیش نہیں کیا نا کیا تو میرا نام" بھی سمیع نہیں۔" سمیع نے گردن گھماتے ہوئے ارادہ باندھا۔

ابھی پہلے زخم بھرے نہیں ہیں آپ کے سمیع بھائی!" شان نے"
مسکراہٹ دباتے کہا۔

ویسے آپ کو اس کا شکر گزار ہونا چاہیے۔ آپ کے چہرے کی مسکراہٹ کی وجہ وہی ہے۔ شان مسکرا کر جتاتے لہجے میں کہہ کے کمرے سے باہر نکل آیا جبکہ پیچھے سمیع بیٹھا ولید عباس کو قابو کرنے کے پلانز بنانے لگا۔ مگر شاید وہ جانتا نہیں تھا کہ کس چٹان سے سر پھوڑنے جا رہا تھا۔

سمیع سخت تلملایا ہوا تھا۔کافی کوشش کے بعد بھی اسے بس سرسری سی معلومات ملیں جو ولید عباس کے بارے میں چند لوگ جانتے تھے۔نا اس سے کم نا زیادہ۔

"ولید عباس منہاج پاشا کا فرسٹ مین تھا کراچی میں ہونے والا کوئی غیر قانونی کام ولید عباس کے علم میں لائے بغیر تکمیل کو نہیں پہنچتا تھا وہ بہت خطرناک انسان ہے منہاج پاشا کے اچانک سے غائب ہونے کے بعد ولید عباس بھی انڈر گراؤنڈ ہو چکا تھا اور اب وہ کہاں ہے کی کوئی انفارمیشن کہیں موجود نہیں۔اور بہت کم لوگوں نے اسے دیکھ رکھا تھا۔"

"یہ تو کوئی بڑا خطرناک انسان ہے۔" سمیع کی حاصل کی ہوئی معلومات کو دیکھتے شان نے تبصرہ کیا۔وہ دونوں ساحر اور فواد کے ساتھ ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھے تھے۔

ساحر کہیں اس سے مل کر تم کسی اور مشکل میں ناپڑ جاؤ۔"فواد نے خدشہ " ظاہر کیا۔

میں نہیں ملا اس سے دونوں بار وہ خود مجھ تک آیا ہے۔"ساحر نے کافی کا" سپ لیتے کہا۔

یہی تو پریشانی والی بات ہے وہ ایک مجرم ہے اس کا آپ تک پہنچنا سمجھ سے " باہر ہے۔۔۔۔وہ بھی تب جب وہ جانتا ہے کہ آپ اس کی تلاش میں ہیں۔"شان نے اپنی رائے دی۔

اسے ساحر سے یا اس سب سے مطلب نہیں وہ بس اپنا نام چھپانا چاہتا ہے" اور یہ جاننا چاہتا ہے کہ اس کا نام کیوں آیا۔کل رات بھی اس کی بیوی اس کا

انٹروڈکشن کروانے والی تھی جسے اس نے فوراً ٹوک دیا۔ "مشعل نے کچھ فاصلے پر کھڑے ہوتے گفتگو میں حصہ لیا جو ابھی کمرے سے نکلی تھی اور ان کی باتیں سن رہی تھی۔

مجھے تو یہ انسان ٹھیک نہیں لگ رہا۔ "فواد نے تجزیہ کیا۔"

سر آپ اس سے نہیں ملیں گے مجھے کچھ مزید انفارمیشن حاصل کرنی ہے" آپ نے بتایا ناں وہ اسی ہوٹل میں رکا ہوا ہے اب باقی کام مجھ پر چھوڑ دیں۔" سمیع نے ساحر کو منع کرتے ہوئے پر عزم انداز میں کہا۔

شورائم۔۔۔۔۔۔۔"وہ پچھلے دس منٹ سے شورائم کی توجہ حاصل" کرنے کی کوشش میں تھی جو لیپ ٹاپ سامنے رکھے اس پر مستعدی سے انگلیاں چلا رہا تھا۔

مسٹر شورائم شاہ عرف اڑیل شاہ" دوسرا نام اس نے دل میں لیا تھا۔"

نیلم آپ کو کتنی بار کہا ہے پلیز یہاں مجھے میرے نام سے مت بلایا" کریں۔"شورائم نے لیپ ٹاپ بند کرتے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

یہاں کون ہے۔۔۔؟اور باہر کب پکارا میں نے" اس۔۔۔نام۔۔۔۔سے؟"نیلم نے شورائم کی گھوری سے خائف ہو کر اٹک اٹک کے بات پوری کی لیکن شورائم کی گھوری میں کوئی فرق نہیں آیا۔

ہاں بس ایک غلطی ہوئی ناں۔"نیلم نے رونی صورت بناتے کہا۔"

یہ ایک غلطی کتنی بار ہوئی؟"شورائم نے اٹھ کر اس کے سامنے کھڑے" ہوتے گہری نظروں سے اسے دیکھتے پوچھا۔

دوبارہ نہیں ہو گی۔پرامس!"نیلم نے بات ہوا میں اڑائی۔"

اگر ہوئی تو؟"انداز چیلنجنگ تھا۔وہ اب گہری نظروں سے نیلم کو دیکھ رہا" تھا۔

Zubi Novels Zone

نہیں ہو گی۔۔۔۔اور اب زیادہ پھیلیں مت اور بتائیں میری بات پر غور "
کیا؟" نیلم نے اس کا دھیان بٹانے کو کہا کیونکہ شورائم کی ایسی نظریں اسے
آج بھی پریشان کر جاتی تھیں۔

فلحال آپ پر غور کر رہا ہوں۔" دونوں بازو اس کے کندھے پر ٹکاتے "
شورائم دلکش انداز میں مسکرایا۔

شورائم۔۔۔۔" نیلم نے گھبرا کر اس کا دھیان بٹانا چاہا۔"

جی!" شورائم نے اسی کے انداز میں کہا۔"

"جو میں نے کہا۔۔۔۔۔"

اس کا پتہ نہیں جو آپ نے کیا اب اس کا خمیازہ تو بھگتنا پڑے گا آپ کو۔""
نیلم کی بات کاٹتے اس نے کہا۔

میں نے کیا کیا؟"نیلم نے ماتھے پر بل ڈالے نا سمجھی سے استفسار کیا۔"

مجھے ڈسٹریکٹ کیا ہے اب اس کی سزا تو آپ کو ہی ملے گی۔"نیلم کو اپنے"
قریب کرتا اس کے چہرے پر نظریں دوڑاتا وہ مسکرا کر کہنے لگا۔

یہ جو بے وقت رومینس کا بھوت آپ کو چمٹ جاتا ہے میں سب سمجھ رہی"
ہوں یہ سب میری بات کو اگنور کرنے کے طریقے ہیں ناں۔"نیلم نے
تنک کر کہا تو وہ مسکرا دیا وہ واقعی اسے سمجھنے لگی تھی۔

جب وقت پر آتا ہے تب کون سا آپ اس بھوت کو خوش آمدید کہتی ہیں؟" آپ تو نا جانے کیا پڑھ پڑھ کے پھونکتی ہیں اور اسے بھاگ جانے پر مجبور کر دیتی ہیں۔"شورائم کے چڑ کر کہنے پر نیلم اپنی ہنسی چھپا گئی۔

اب بات مت بدلیں بتائیں میری بات مانیں گے نا آپ؟"نیلم نے اس" کے ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹاتے خود اپنے بازو اس کی گردن کے گرد حمائل کئے۔ نیلم کے مان بھرے انداز پر شورائم نے بے چارگی سے نیلم کو دیکھا۔ وہ اس کی بات ٹالنا بھی نہیں چاہتا تھا اور ماننا بھی اتنا آسان نا تھا مگر نیلم جب یوں پیار اور مان سے کچھ کہتی شورائم کے لیے اسے انکار کرنا مشکل بلکہ نا ممکن ہو جاتا۔

نیلم یار۔۔۔۔۔"اس نے احتجاجاً کہا۔"

شورائم پلیز میں کب کہہ رہی ہوں کہ آپ منظر پر جا کر سب کریں آپ" کے پاس تو ہر کام کو کرنے کے کتنے ان ڈائریکٹ طریقے ہوتے ہیں۔آپ وہی ہیں ناں شورائم جو ایک وقت میں ایک سے زیادہ جگہوں پر بھی پہنچ سکتا تھا بس کچھ ویسا ہی کریں اور مشعل کے شوہر کا قاتل تلاش کرنے میں ان کی مدد کر دیں۔میں تب سے مشعل کو اپنے دماغ سے نکال نہیں پائی۔" نیلم نے شورائم کے چہرے پر ہاتھ رکھتے آنکھوں میں مان اور یقین سے شورائم سے سوال کیا تھا اور یہی ایک چیز تھی جو شورائم شاہ کو قائل کر سکتی تھی۔

اوکے فائن! میں جو کر سکا وہ اس کے لیے کروں گا مگر آپ ان سے" میرے نام میری اصل پہچان کے بارے میں کبھی کچھ نہیں کہیں گی۔" شورائم نے نیلم کا ہاتھ تھامتے ہوئے یقین دہانی چاہی۔

بلکل نہیں کروں گی اس بات کا ذکر تو اب مجھ پر بھی حرام سمجھیں۔ میں تو" بھول جاؤں گی کہ آپ ہیں کون؟" نیلم نے روانی سے کہا۔

مجھے نہیں بھولنا میڈم صرف یہاں دبئ میں میری اصل پہچان بھولنی" ہے۔" شورائم مسکرا کر کہتا ہوا واپس لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہو گیا۔ اسے ابھی بھی ساحر کی جانب سے رابطے کا انتظار تھا اور چوہدری افتخار بھی دو دن سے اس سے ملنے کی فرمائش کر رہا تھا۔ جب کہ نیلم شورائم کی رضامندی سے مطمئن ہوتی اب مشعل سے دوبارہ ملنے کا پلان بنانے لگی۔

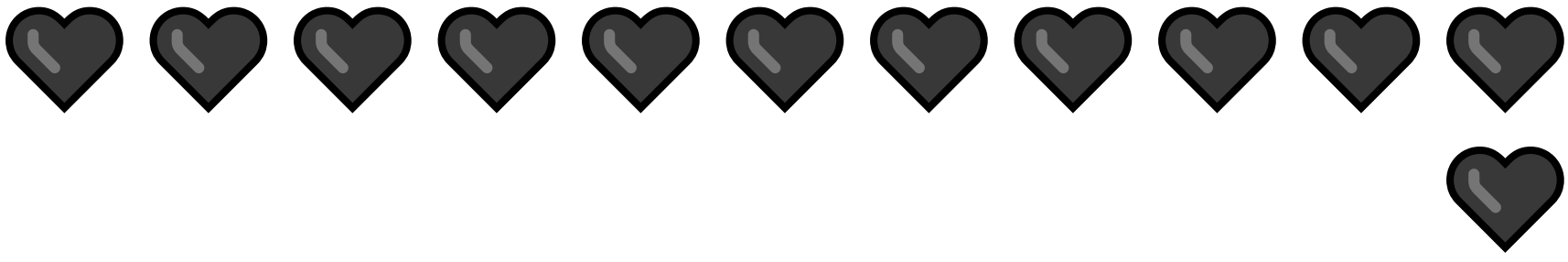

مشعل گزشتہ رات ٹھیک سے سو نہیں پائی تھی اس لیے سر درد کے باعث وہ دن بھر سوتی رہی اور اس سب میں ایمان سے بات نا ہو سکی جس نے مشعل کو متعدد کالز کیں۔ مشعل کی آنکھ کھلی تو لاونج سے کافی لوگوں کے بات کرنے کی آواز آ رہی تھی وہ اٹھ کر اپنے بال درست کرتی دروازے کی جانب بڑھی اور معمولی سا دروازہ کھول کر دیکھا تو لاونج میں سلیمان صاحب اور فواد کے ساتھ کوئی انجان انسان بیٹھا ہوا ملا جو لگ بھگ فواد کی عمر کا ہی تھی۔

"یہ کون ہے؟ کہیں بابا کے اسی دوست کا بیٹا تو نہیں جو میرا رشتہ کرنا چاہتے تھے؟" یہ خیال آتے ہی مشعل دھاڑ سے دروازہ کھولتی باہر گئی تو سب نے چونک کر مشعل کو دیکھا۔

لو مشعل بھی آگئی تم مشعل سے ملنے آئے تھے ناں۔"فواد نے قریب"
بیٹھے نوجوان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا تھا جو ہونقوں کی طرح مشعل کو
دیکھ رہا تھا۔

بابا مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔"ایک کھا جانے والی نظر فواد کے ساتھ"
بیٹھے نوجوان پر ڈال کر مشعل نے باپ سے کہا۔

آپ کمرے میں چلیں میں آتا ہوں۔"سلیمان صاحب نے نرم"
مسکراہٹ کے ساتھ کہا تو مشعل تن فن کرتی واپس پلٹ گئی۔ مگر دروازہ
بند ہونے سے پہلے اس انسان کے الفاظ مشعل کے کانوں تک پہنچے تھے۔

ان کو کیا ہوا؟"کمرے میں آتے ہی اس نے ایمان کو کال کر دی اور اسے"
بنا کچھ کہنے کا موقع دیئے وہ شروع ہو چکی تھی اور اسے مختصراً ساری کہانی سنا

دی اور تصویریں پھیلانے کے بعد ہاجرہ کی پریشانی اور سلیمان صاحب کے اس کا نکاح کا فیصلہ کرنے کے بارے میں بھی سب کہہ دیا۔ جہاں ایمان اس سب سے حیران تھی وہیں اس نے مشعل کو بھی کافی سمجھایا۔ اگلے پندرہ منٹ وہ مشعل کو کچھ سمجھاتی رہی۔ گفتگو کا سلسلہ سلیمان صاحب کے مشعل کو باہر بلانے سے منقطع ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے مانی میں بعد میں بات کرتی ہوں۔" مشعل نے کہہ کر فون بند کر دیا کچھ دیر گہرے سانس لیتے خود کو کمپوز کیا۔ ایمان سے بات کر کے ایک سرا اس کے ہاتھ تو آیا مگر اس پر عمل کیسے کرنا ہے یہ مشعل کو خود ہی سوچنا تھا۔

وہ لاونج میں آئی تو اسی وقت بیرونی دروازے سے ساحر اندر داخل ہوا تھا۔ دونوں کی نظریں ایک پل کو ملیں دونوں نے ہی بیک وقت نظریں چرائیں۔

بابا آپ نے بلوایا۔" مشعل نے باپ سے سوال کیا۔"

جی بیٹا میں نے کل شام کی فلائیٹ بک کرلی ہے۔"ساحر کو آتے دیکھ کر" سلیمان صاحب نے بتایا۔

جی بابا میں تیار ہو جاؤں گی۔" مشعل مطمئن ہو گی اسے لگا سلیمان"
صاحب اس لڑکے کے بارے میں بات کریں گے جو کچھ دیر پہلے یہاں
موجود تھا۔

آپ نہیں مشعل صرف میں۔" سلیمان صاحب کی بات نے مشعل کے"
ساتھ ساتھ ساحر کو بھی حیران کیا۔

آپ مجھے ایسے کیسے چھوڑ کر جائیں گے بابا؟" مشعل نے بے یقینی سے"
استفسار کیا۔

ایسے نہیں چھوڑ رہا آپ کا تو میں جانے سے پہلے نکاح کر کے جاؤں گا۔""
سلیمان صاحب کی بات نے ساحر اور مشعل کے سر پر جیسے بجلی گرائی تھی

مشعل کے تاثرات جہاں سب نے دیکھے وہیں ساحر مہارت سے اپنے تاثرات چھپا گیا۔

کس سے ؟اسی سے جو ابھی کچھ دیر پہلے یہاں بیٹھا ہوا تھا۔"مشعل نے" کپکپاتے لبوں سے باپ کو دیکھتے سوال کیا۔

سلیمان صاحب اور فواد میں نظروں کا تبادلہ ہوا۔

مشعل آئی تھنک یہی بہتر ہے وہ بہت اچھا انسان ہے۔"فواد نے مشعل کی" جانب جا کر اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا۔

کون آیا تھا یہاں؟"ساحر نے سرسری انداز میں سوال کیا۔"

میرے دوست کا بیٹا جس کا میں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا میں نے بس اس" سے بات کرنے کو یہاں بلایا تھا۔" سلیمان صاحب نے وضاحت دی جس پر ساحر کے دل میں ایک ناگوار سا احساس پیدا ہوا مگر وہ کچھ کہہ نہیں پایا اور پلٹ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

لیکن بابا اس سے کیوں؟" مشعل نے روہانسا لہجے میں کہا۔"

تو پھر کس سے؟" سلیمان صاحب کی بات پر مشعل بنا جواب دیئے بھاگ" کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ اور باقی کا پورا وقت وہ کمرے میں بند رہی تھی۔

ایمان ہاجرہ سے ملنے آئی تھی اور ان کو پریشان دیکھ کر وہ بھی صحیح معنوں میں پریشان تھی۔ موحد آفس کے کام کے سلسلے میں انیتا کے ساتھ لاہور گیا ہوا تھا اور ایسے میں ایمان نے موحد کے لوٹ آنے تک ہاجرہ کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا تاکہ وہ تھوڑا بہتر محسوس کر سکیں۔

اتنے دنوں میں اتنا کچھ ہو جانے پر ایمان بھی پریشان ہو گئی تھی اسے رہ رہ کر مشعل کی فکر ہو رہی تھی اس نے اپنے طور پر اسے صحیح فیصلہ لینے کو بہت سمجھایا تھا مگر مشعل کی ضد اسے کیا رنگ دکھائے گی اس بات پر ایمان کافی پریشان تھی۔ ہاجرہ سے اسے پتہ چلا تھا کہ سلیمان صاحب نے اگلے روز

لوٹ کر آنا ہے یہ بات ایمان کو سمجھ نہیں آ رہی تھی ایک جانب وہ مشعل کے نکاح کروانے کی بات کر رہے تھے تو دوسری جانب کل لوٹ کر آنے والے تھے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سمیع صبح سے ولید عباس نامی شخص کی تلاش میں مارا مارا پھر رہا تھا۔ عمر کی مدد سے ہوٹل میں بھی اس نے پتہ کروانے کی کوشش کی جو ناکام ہوئی تھی۔ ولید عباس کا نام ہی مینیجر کے اوسان خطا کرنے کو کافی تھا۔ یہ بات سمیع سے ہضم نہیں ہو پا رہی تھی کیونکہ وہ ولید عباس کے اصل سے انجان تھا۔

دوسری جانب شورائم کو بھی سمیع کی ساری کوششوں کی خبر پہنچ رہی تھی جس پر وہ فقط مسکرا ہی سکتا تھا۔اس نے اس بات پر دھیان ہی نہیں دیا مگر جب اسے یہ اطلاع ملی کہ وہ نیلم کے نام سے ولید عباس کی تلاش کر رہا ہے تو شورائم نے اس سے ایک ملاقات کرنے کا فیصلہ کیا۔اس کے خیال میں اس سمیع نامی جاسوس کی جاسوسی نکالنا بے حد ضروری تھا۔اس لیے شورائم نے خود اس سے ایک ملاقات کرنے کا فیصلہ کیا اور مینیجر سے کہہ کر سمیع کو خبر بھجوائی تھی کہ ولید عباس کہاں مل سکتا ہے۔اور اب سمیع ولید عباس کو تلاش کر کے اسے قابو کرنے کی تیاری میں تھا۔

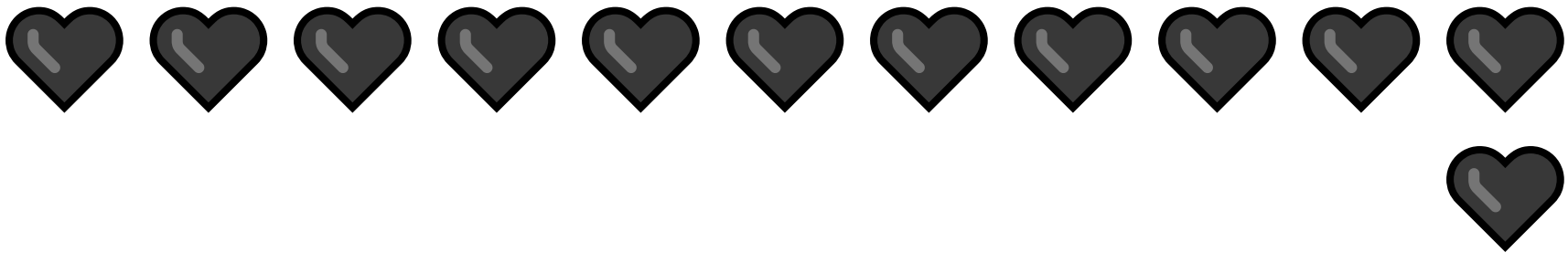

مشعل دن بھر کمرے سے نہیں نکلی اور نہ ہی کھانا کھایا ویسے ہی منہ چھپائے بستر پر لیٹی سونے کا ناٹک کر رہی تھی۔ ساحر بھی تب کا گیارات بارہ بجے لوٹا تھا۔ وہ عجیب کشمکش میں تھا فواد کی سوالیہ نظریں اسے پریشان کر رہیں تھیں۔

مشعل کافی سوچ بچار کے بعد فیصلے پر پہنچتی اپنے بستر سے نکلی دوپٹہ اوڑھ کے کمرے کے دروازے تک آئی اور محتاط انداز میں دروازہ کھول کر اس نے تصدیق کر لینا چاہا کہ باہر کوئی نہیں۔ سٹنگ ایریا اس وقت نیم تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا صرف گلاس وال سے آنے والی معمولی سے روشنی ہی تھی۔ مشعل گہرا سانس لیتی کمرے سے نکلی اور آرام سے دروازہ بند کرتی ایک سمت میں چل پڑی۔ چند قدم اٹھانے کے بعد وہ رکی اور کچھ سوچنے لگی ہوں جیسے اپنے اٹھائے جانے والے قدم اور لیے جانے والے فیصلے کو سوچ رہی ہو کہ آیا اسے یہ کرنا چاہیے یا نہیں۔ دل بس کر گزرنے کا مشورہ دے رہا تھا

تو دماغ نے ایک بار پھر سوچ لینے کو اکسایا۔ یہ ایک فیصلہ اس کے آنے والی زندگی پر اثر انداز ہونے والا تھا۔ اپنے سوکھے لبوں پر زبان پھیرتی وہ اپنے قدم بڑھاتی اپنے فیصلے کو انجام دینے کو آگے بڑھ گئی۔ اٹھائے جانے والے کس مقام پر لے جائیں گے وہ انجان تھی۔ یہ قدم مشعل کو

گہرا سانس لیتے ہوئے اس نے ڈور ناب پر ہاتھ رکھا کر اسے گھمایا مگر دروازہ کھولا نہیں۔ دماغ نے ایک بار پھر نظر ثانی کرنے کو کہا تھا۔

دماغ کی آواز کو پس پشت ڈالتے اس نے دل کی آواز پر لبیک کہا۔ اسے یہ کرنا تھا وہ کسی طور پر اس آدمی سے شادی نہیں کر سکتی تھی جس سے سلیمان صاحب چاہتے تھے۔ وہ ان کا ہر فیصلہ مانتی تھی مگر یہ

نہیں.....

ہمت کر کے دروازہ کھول کر وہ دہلیز پار کر گئی۔

ابھی دہلیز کے پار اس نے پہلا قدم ہی رکھا تھا جب دو آنکھیں بے نام تاثرات کے ساتھ اسے دیکھے جا رہی تھیں۔اس وقت اس حال میں اس کی یہاں موجودگی غیر یقینی تھی۔ مشعل بھی ٹھٹک کر رک گئی۔پہلا قدم ہی اسے اپنی غلطی کا احساس کروا گیا۔ مگر اب تیر کمان سے نکل چکا تھا وہ یہ غلطی کر چکی تھی۔

ساحر شدید ذہنی اور جسمانی تھکاوٹ کا شکار تھا اس لیے آتے ہی فریش ہونے چلا گیا اور کافی دیر گرم پانی کے نیچے کھڑا وہ اپنی الجھن اور پریشانی کو

بہانے کی کوشش میں لگا رہا مگر مشعل کے کسی اور کے ہونے کا خیال اسے اذیت سے دوچار کرتا اس کے تن بدن میں آگ لگا رہا تھا۔

وہ تولیے سے بال رگڑتا باتھ روم سے باہر آیا تو اسے اپنے کمرے کے دروازے پر کسی کی آہٹ کی سنائی دی۔ بیڈ سے اپنی شرٹ اٹھا کر پہنتے ہوئے اسے احساس ہوا جیسے کسی نے اس کے کمرے کے دروازے کا ناب گھمایا ہو۔

اس وقت کون ہو سکتا ہے؟" شرٹ کے بٹن بند کرتے اس نے خود سے " سوال کیا مگر اگلے ہی لمحے اس کے سر پر جیسے پورا کا پورا برج خلیفہ آن گرا۔ وہ تو جیسے پتھر کا ہو گیا سب کچھ بھول کر حیران پریشان سا اپنے دروازے سے اندر آتی مشعل کو دیکھ رہا تھا جو اندر آتے ہی ٹھٹک کر رکی اور پھر شرمندہ ہوتی فوراً اپنی نظریں پھیر گئی۔

ساحر کو بھی جب اپنے حلیے کا احساس ہوا تو رخ پلٹ کر وہ اپنی شرٹ کے بٹن بند کرنے لگا مگر اس کے بعد اس میں واپس پلٹنے کی ہمت نا تھی۔ جیسے وہ پلٹے گا تو پتھر کا ہو جائے گا۔ عجیب کشمکش میں گرا وہ کسی طور پر بھی اس حیرت پر قابو نہیں کر پا رہا تھا جو مشعل کے آنے سے اس پر حملہ آور ہوئی۔ اس وقت شان کے علاوہ کوئی اس کے کمرے میں آنے کی گستاخی نا کرتا تھا۔ وہ بھی بنا اجازت کے اور مشعل کے یہاں آنے کا تو اس نے اپنے خواب میں بھی نا سوچا تھا۔

خود مشعل بھی اس ساری سچویشن سے کافی شرمندہ ہوئی یہاں آنے سے پہلے وہ جتنی بہادری سے یہ فیصلہ کر کے آئی تھی اب اس کی تمام تر ہمت جواب دے گئی۔

کیام۔۔۔۔۔۔می۔۔۔میں کچ۔۔۔۔کچھ۔۔۔۔بات ک۔۔کر" سکت۔۔۔۔۔سکتی ہوں۔" مشعل نے اٹک اٹک کر بات مکمل کی۔دل جیسے سینہ چھوڑ کر کانوں میں ڈھر کنے لگا تھا۔ساحر نے اب بھی مشعل کی بات کا کوئی جواب نا دیا وہ تھا ہی اتنا پریشان۔اسے لگا وہ پھر سے ہیلو سینیٹ کرنے لگا ہے۔اس کا ذہنی حلل اسے مشعل کو یہاں دیکھا رہا ہے۔۔۔۔۔جس بیماری کو اس نے بہت مشکل سے دبایا تھا وہ پھر امڑ آ رہی ہے۔

وہ ایکچولی میں نے دروازہ نوک نہیں کیا کہ سب ڈسٹرب ہوں گے اس" لیے ڈورناب گھما کر تمھیں متوجہ کرنا چاہا تھا۔" مشعل نے وضاحت دینا چاہی۔مگر ساحر اسے کیا بتاتا کہ وہ الرٹ ہو بھی جاتا تو بھی اس کا یہاں ہونا ہی اس کے لیے کسی شاک سے کم نہیں ہے۔

آئی نو یہ وقت بلکل مناسب نہیں ہے کسی کے کمرے میں جانے کا یا کوئی" بھی بات کرنے کا مگر میں کب سے تمھارے گھر لوٹنے کا انتظار کر رہی تھی اور صبح ہونے کا انتظار میں کر نہیں سکتی تھی۔" وہ دروازے کے ساتھ لگی کھڑی ساحر سے کہہ رہی تھی جواب آہستہ سے پلٹا۔ شاید اس کے دماغ نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ اس کے کمرے میں کھڑی مشعل اس کا وہم نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔

مگر وہ یہاں تھی ہی کیوں؟" اس سوال کا جواب وہ جاننا چاہتا تھا مگر اس" میں پوچھنے کی ہمت نا تھی۔

میں تم سے بات کر رہی ہوں۔" اب کی بار مشعل نے ایک قدم آگے" بڑھاتے اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کروانی چاہی۔

میں سن رہا ہوں۔"ساحر نے الجھے تاثرات کے ساتھ جواباً کہا مگر انداز"
خود کلامی جیسا تھا۔

"! ساحر ول یو میری می "

مشعل نے نظریں فرش پر گھاڑے، انگلیاں چٹخاتے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ ساحر کا دھیان اس کے انداز پر نہیں اس کے الفاظ پر تھا۔ ساحر کو لگا کسی نے اسے بلند ترین مقام سے دھکا دے دیا ہے۔۔۔۔۔۔اور وہ پوری رفتار سے نیچے گر رہا ہے مگر خود کو بچانے کی کوشش میں ناکام ہے۔بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔یہ حقیقت نہیں ہو سکتی تھی بلکہ یہ اس کا وہم تھا ہاں یہ وہم ہی ہو سکتا تھا۔۔۔ مشعل اس کے کمرے میں کھڑی اسے پرپوز کر رہی ہے یہ بھلا حقیقت کیسے ہو سکتی ہے مگر ساحر کا تو وہم و گمان بھی اس چیز کی امید نہیں کرتا تھا۔اسے لگا کہ وہ آگے بڑھے گا اور مشعل وہاں نہیں ہو گی۔اس کا عکس ہواؤں میں تحلیل ہو جائے گا۔وہ

کمرے میں تنہا ہو گا اور پھر اس کا دماغ اس کے دل کے ساتھ کھیلنے پر اس کا منہ چڑائے گا۔

ساحر گھورنا بند کرو میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے؟" کچھ دیر انتظار کے بعد" مشعل کی قدرے اونچی آواز اس کی سماعت میں گھلی۔ جیسے شاید ساحر کی غائب دماغی سے الجھن ہونے لگی تھی۔

میں کچھ سمجھ نہیں پا رہا۔۔۔۔۔تم یہ سب؟" مشعل کی جانب دیکھتے" ساحر نے اعتراف کیا۔

ساحر پلیز میں نے آج تک کچھ نہیں مانگا تم سے مگر بابا کسی اور انسان سے" میری شادی کروا رہے ہیں جو میں ہر گز نہیں چاہتی۔ مشعل نے چند قدم

اس کی جانب آکر ملتجی انداز میں کہا جب کہ ساحر ہنوز اس کے چہرے پر
" نظریں دوڑا رہا تھا جہاں اب دکھ اور پریشانی رقم تھی۔

مشعل یہ سب۔۔۔۔میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا۔"کچھ ہوش میں"
آتے ہی ساحر نے خود پر کنٹرول کرتے اپنی نا سمجھی کا اظہار کیا۔ مشعل کی
آنکھیں پھر سے بہنے لگی تھی اور ساحر بے چارگی سے بس اسے دیکھے گیا۔وہ
جو دوسروں کے یہ بات کہنے پر چیخ چلا لیتا تھا مشعل کے ایسا کہنے پر اس نے
خود کو بے بس پایا۔وہ تو کسی احتجاج کی پوزیشن میں بھی نا رہا۔فقط لب کچلتا وہ
مشعل کو دیکھتا رہا۔

مشعل ہم کوئی اور راستہ نکال لیتے ہیں۔آج نہیں تو کل تمھیں کسی نا کسی"
سے تو شادی کرنی تھی تو اسی سے کیوں نہیں۔"ساحر نے نا جانے کس

احساس کے تحت مشعل سے سوال کیا۔اور پرامید نظروں سے مشعل کے جواب کا انتظار کرنے لگا۔

ساحر کوئی اور راستہ نہیں ہے۔۔۔۔۔اب صرف تم میری مدد کر سکتے ہو" پلیز! انکار مت کرنا۔۔۔۔۔میں تمھارے سوا کسی اور پر بھروسہ نہیں کر سکتی۔میں کیسے کسی ایسے انسان کے ساتھ جا سکتی ہوں جو کل کو مجھے میرے پاسٹ کو لے کر پریشان کرے ڈیمانڈ کرے کے سب بھول جاؤ میں کچھ بھی بھول نہیں سکتی ساحر تم تو جانتے ہو ناں۔" مشعل کی بات پر ساحر مذید الجھا تو گویا مشعل اس پر بھروسہ کرنے لگی تھی۔مگر محبت نہیں۔۔۔۔۔ رات کے اس پہر مشعل کو یہاں ساحر کے کمرے میں اس کی محبت نہیں اس پر قائم بھروسہ لایا تھا۔وہ بھروسہ جو کبھی کبھی محبت سے زیادہ اہم ہوتا ہے۔

ساحر میں رات کے اس پہر اپنی آنا کو روند کر تم سے بات کرنے "
تمھارے کمرے میں آئی ہوں۔ سیلف ریسپیکٹ جو کسی بھی لڑکی کے لیے
بہت اہم ہوتی ہے اسے داؤ پر لگا کر آئی ہوں مگر میں جانتی ہوں ساحر تم مجھے
میری نظروں میں شرمندہ نہیں ہونے دو گے۔ ساحر میں جانتی ہوں تم
آگے بڑھ چکے ہو اور میری مدد کر کے تم مشکل میں پڑھ جاؤ گے مگر مجھے
تمھاری مدد کی ضرورت ہے۔" مشعل نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔ وہ خود سمجھ
نہیں پا رہی تھی کہ ساحر پر اسے اتنا بھروسہ اتنا اعتماد کیوں تھا کہ وہ اس کی
بات نہیں ٹالے گا۔ شاید وہ ماضی میں ساحر کے خود کو لے کر جذبات کی
وجہ سے یہ سب سوچ رہی تھی۔
مشعل کا خود پر اتنا اعتماد ساحر کو بے بس کر رہا تھا مگر اس سب کی وجہ وہ سمجھ
نہیں پایا۔ مشعل اس پر اعتبار کرتی ہے مگر یہ بات ہی ساحر کے لیے ناقابل
اعتبار تھی۔

ساحر دیکھو میں تم سے کوئی ڈیمانڈ نہیں کروں گی یہ ایک کانٹریکٹ میرج" ہو گی۔اس مسلے کے بعد اگر تم چاہو تو ہم کوئی بھی بہانہ بنا کر اس شادی کو ختم کر سکتے ہیں ناں بس ایک بار یہ میس ختم ہو جائے۔۔۔۔تم صبح فیصلہ کر کے مجھے آگاہ کر دینا۔" مشعل نے حل بتایا تو ساحر کو سمجھ آئی کہ مشعل نے اس کا ساتھ زندگی گزارنے کو نہیں اس مشکل سے نکلنے کو مانگا تھا مگر وہ سب جانتے بوجھتے ہوئے بھی مشعل کو انکار نہیں کر سکتا تھا۔یہاں وہ دل کے ہاتھوں مجبور تھا مشعل کی الجھن سلجھانے کو وہ خود دو دھاری تلوار پر سے نگے پاوں چل سکتا تھا۔ مشعل اپنی بات کہہ کر وہاں سے نکل آئی۔

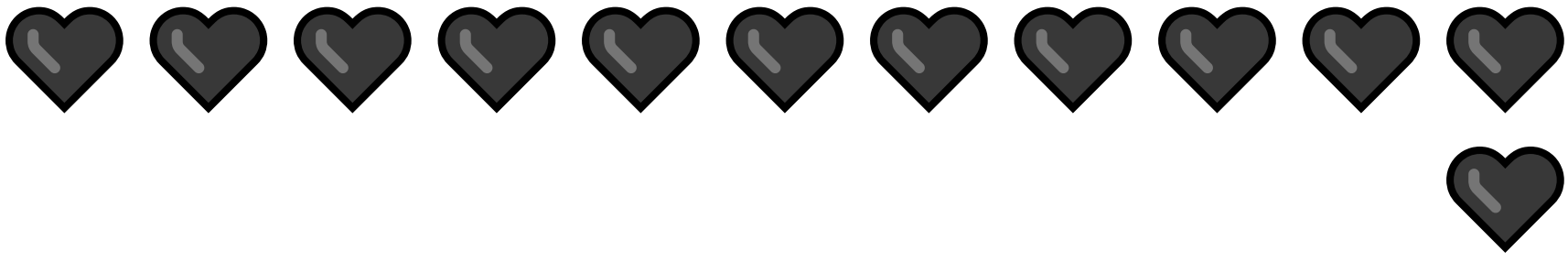

باقی رات سوچوں میں الجھے ہوئے گزری۔ساحر بے تاثر نظروں سے چھت کو گھورتے ہوئے رات بھر مشعل کی باتوں کو سوچتا رہا تھا جس نے اپنی بات کہہ کر فیصلہ ساحر پر چھوڑ دیا تھا مگر حقیقت میں وہ ساحر کو باونڈ کر گئی تھی۔وہ چاہ کر بھی مشعل کی امید نہیں توڑ سکتا تھا پھر چاہے اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے دل کو نوچ نوچ کر اس کے کتنے ہی چیتھڑے کر دے اسے پرواہ نا تھی۔

میں بہت الجھ گیا ہوں سہیر تم ہوتے تو آج یہ سب نہیں ہوتا میرے" ساتھ۔۔۔۔۔یہ تکلیف کسی طور پر کم نہیں ہو رہی سہیر!"آج کافی دنوں بعد وہ اپنے فون میں سہیر کی تصویر سے ہم کلام ہوا تھا۔

تمھاری مشعل مجھے جلا رہی ہے سہیر ! اندر ہی اندر اور یہ جلن یہ تپش "
میں کسی کو دکھا نہیں سکتا اپنا بھرم توڑ نہیں سکتا۔اسے لگتا ہے کہ میں آگے
" بڑھ چکا ہوں۔۔۔۔۔
تلخی سے مسکرا کر وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

میں تو آج بھی وہیں کھڑا ہوں سہیر۔۔۔۔۔۔۔اسی ایک لمحے کی قید میں "
جب اسے پہلی بار دیکھا تھا جہاں زندگی میں پہلی بار میں محبت کے احساس
سے روشناس ہوا تھا۔" وہ چلتا چلتا اپنے کمرے کی گلاس وال کے پاس آیا
تھا۔

گیارہ مہینے گزر گئے سہیر مگر ساحر آفندی آج بھی اس ریسٹورنٹ کے "
اس سیاہ گوشے میں کھڑا ہے جہاں اس نے مشعل کی آنکھوں میں پہلی بار
"جھانکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے لگتا ہے میں اگے بڑھ چکا ہوں۔۔۔۔۔۔لیکن وہ نہیں جانتی جو آگے "
بڑھا تھا وہ تو کوئی اور ہی تھا اصل ساحر آفندی تو آج بھی وہیں اٹکا ہوا ہے۔"
نیچے سڑک پر بھاگتی دوڑتی گاڑیوں پر نظریں ٹکائے ساحر گزشتہ گیارہ ماہ کو
سوچنے لگا۔ جس میں بہت کچھ بدلا تھا سوائے اس کے دل کی حالت
کے۔ ویسے ہی سوچوں میں غلطاں کب رات گزرتی چلی گئی اور ایک نئی صبح
طلوع ہوئی اسے احساس نہیں ہوا۔

Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ سب لوگ ناشتے کے لیے ایک ساتھ بیٹھے ارد گرد کی باتوں میں مگن
تھے۔ سمیع کی سوچوں کا محور آج بھی ولید عباس ہی تھا۔ سلیمان صاحب

مشعل کے نکاح کو لے کر کہیں کھوئے ہوئے تھے وہ آج جانے سے قبل یہ کام کرنا چاہتے تھے جب کہ مشعل کل کی نسبت کافی مطمئین سی ناشتہ کر رہی تھی۔ساحر کی غیر معمولی خاموشی بھی سب کو حیران کر گئی۔شان اور فواد بھی ابھی باہر سے آئے تھے اور فریش ہوتے ٹیبل پر آ بیٹھے۔

فواد نے ساحر کی جانب دیکھ کر سمیع سے آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ پوچھا جس پر سمیع نے کندھے اچکاتے اپنی لاعلمی کا اظہار کیا تھا۔ناشتے کے بعد ساحر نے گلا کھنکھار کر سب کی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی اور رات ہوئی مشعل کی بات کو لے کر اپنے فیصلے کا اظہار کرنا چاہا۔

مجھے آپ سب سے کچھ کہنا ہے۔"ساحر نے مٹھیاں بھینچے ہوئے اپنے" سامنے پڑے حالی کب کو گھورتے ہوئے کہا۔مشعل نے پرامید نظروں

سے ساحر کو دیکھا جبکہ سلیمان صاحب نے مشعل کے چہرے پر جگمگاتی امید کی کرن کو۔

کیا بات ہے ساحر پریشان لگ رہے ہو۔" فواد نے سلیمان صاحب پر نظر" ڈال کر ساحر سے پوچھا۔

میں مشعل سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔" ساحر کی بات پر جہاں سمیع اور" شان پر خوشگوار حیرت بھرا انکشاف ہوا تھا وہیں فواد اور سلیمان صاحب بھی مطمئین نظروں کا تبادلہ کرتے واپس ساحر کی جانب متوجہ ہوئے۔ جب کہ مشعل کے تاثرات سلیمان صاحب کو یہ باور کروانے کے لیے کافی تھے کہ ساحر جو کہہ رہا ہے مشعل کے کہنے پر کہہ رہا ہے۔ وہ گزشتہ رات مشعل کو بے چین دیکھ چکے تھے اور ابھی ساحر کی الجھن اور مشعل کا پر سکون انداز انھیں سمجھا گیا کہ یہ سب مشعل کی مرضی یا اس کے کہنے پر کہا جا رہا تھا مگر

کہیں نا کہیں انھیں یہ بات بھی پر سکون کر گئی تھی کہ ساحر نے اس فیصلے کو اپنا فیصلہ کہا تھا نا کہ مشعل کا۔ گویا اس نے مشعل کا بھرم رکھا تھا۔ خود مشعل کو ساحر کی یہ بات حیران کر رہی تھی اس نے فقط ساحر سے اس کا ساتھ مانگا تھا۔ سلیمان صاحب سے بات کرنے کا ارادہ مشعل کا اپنا تھا مگر مسلہ ہی حل کر دیا۔ ساحر نے تو اس کا یہ

"لیکن ساحر کل تک تو۔۔۔۔۔۔"

میں گزری کوئی بات دہرانا نہیں چاہتا۔ "فواد کی بات کاٹتے ایک اچٹتی" نگاہ اس پر ڈال کر ساحر نے کہا۔

"میں نے اپنی بات آپ کے سامنے رکھی ہے انکل باقی کا فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ آپ مشعل کا نکاح مجھ سے کروا دیں تا

کہ ہم دونوں ہی مزید الجھنوں اور پریشانیوں سے بچ سکیں۔" ساحر نے سلیمان صاحب کی جانب دیکھتے کہا جب کہ حقیقتاً یہ فیصلہ اسے کس الجھن کا شکار کرنے والا ہے وہ اس بات سے اچھے سے واقف تھا۔

آر یو شیور ساحر بیٹا؟" سلیمان صاحب نے اپنی تسلی کرنی چاہی۔"

جی انکل میں نے بہت سوچ کر یہ فیصلہ لیا ہے۔آپ مشعل سے پوچھ " لیں۔اسے اس سب سے کوئی مسلہ نہیں ہے تو۔" ساحر نے مشعل کو ایک نظر دیکھتے کہا۔جو ساحر کی بات پر خوشگوار حیرت کا شکار ہوئی تھی۔جو اس سب میں کہیں گزشتہ رات کی بات کا ذکر بھی نہیں کر رہا تھا۔

فواد سمیع اور شان مسکراہٹوں کا تبادلہ ہوا کہ ان کا ساحر اور مشعل کو ساتھ لانے کا پلان کامیاب ہوا جب کہ مشعل ساحر اور اپنے باپ کے درمیان نظریں دوڑا رہی تھی۔

سلیمان صاحب بھی دل ہی دل میں بے انتہا خوش تھے مگر اس بات کا اظہار وہ کرنا نہیں چاہتے تھے۔اسی بات کے لیے تو انھوں نے فواد کے ساتھ مل کر مشعل کو پریشرائز کرنے کے لیے یہ نکاح اور دوست کے بیٹے والا ناٹک کیا تھا۔ مگر مشعل اور ساحر کا فیصلہ کن شرائط پر کر رہے تھے اس سے ان دونوں کے علاوہ سبھی انجان تھے۔

سلیمان صاحب نے ہاجرہ کو بھی اس فیصلے سے آگاہ کیا تو وہ اس فیصلے سے بہت خوش ہوئی مگر ان کا کہنا تھا کہ ان دونوں کا نکاح پاکستان آکر سب کی موجودگی میں ہو مگر جو حالات تھے ان کے پیش نظر سلیمان صاحب مشعل کو لے کر پاکستان جانا مناسب نہیں لگ رہا تھا خاص کر بنا ساحر کے اور ساحر فلوقت پاکستان واپس جا نہیں سکتا تھا۔ایسی صورت حال میں ان دونوں کا نکاح دبئی میں ہی ہونا تھا جس پر ایمان بے انتہا دکھی تھی وہ مشعل اور ساحر کے نکاح سے بے حد خوش تھی اور یہی اس کی خواہش بھی تھی مگر نکاح دبئی میں ہو رہا تھا جس پر ایمان نے رو رو کر سب کر پریشان کر رکھا ہے۔پچھلی بار بھی نکاح اچانک سے ہو گیا تھا اور وہ اس میں شامل نہیں ہو پائی تھی۔

عمار مجھے دبئی لے چلو!"ایمان نے آنسوؤں سے لبالب آنکھیں عمار پر ٹکا" کر کہا تھا۔

ایمان کچھ دیر میں نکاح ہے ان دونوں کا ہم کیسے پہنچ سکتے ہیں۔"عمار نے" پیار سے سمجھانا چاہا۔

مجھے نہیں پتہ عمار انکل سے بولو میرے آنے تک نکاح ملتوی کر" دیں۔۔۔۔۔"ایمان نے بچوں کے جیسے ضدی انداز میں کہا۔

ایمان وہاں پہلے بہت سی مشکلات چل رہی ہیں ایسے میں نکاح میں دیر" کرنا نامناسب ہے اور تمھارا تو پھر پاس پورٹ بھی نہیں ہے کیسے جاؤ گی دبئ؟"عمار کے سمجھانے پر ایمان کے ماتھے پر بل گہرے ہوئے۔

کیا کہنے کا مطلب ہے تمھارا؟ مجھے طعنہ مارنے کی ضرورت نہیں ہے کہ" میں نے کبھی ہوائی سفر نہیں کیا۔اتنے اچھے ہوتے تو مجھے ہنی مون پر دبئ

لے کر جاتے۔"ایمان کو اس وقت عمار کی عام سی بات بھی طعنہ لگی تھی۔ اس لیے موقع سے فایدہ اٹھا کر لڑنے کا بہانہ نہیں جانے دیا تھا۔

اوو تو آپ کو ہنی مون پر جانا ہے۔"عمار نے چہک کر کہا اس کے پاس بھی" یہی موقع تھا ایمان کا رونا دھونا بند کروانے کا جو پچھلے پندرہ منٹ سے جاری تھا۔

مجھے کہیں نہیں جانا جاؤ تم یہاں سے۔۔۔۔شکل گم کرو اپنی۔"ایمان نے" رخ پھیرتے کہا تو عمار بھی نفی میں سر ہلاتے ہار مان کر اٹھ کھڑا ہوا اور ایمان ایک بار پھر فون ہاتھ میں لیے مشعل کو کال کرنے لگی جس کا فون مسلسل بند آرہا تھا۔

چل عمار بیٹا تیار ہو جا آج تو پوری رات یہی رونا دھونا ہونے والا ہے۔""

عمار نے جلے دل سے کہا اور کمرے سے باہر نکل آیا۔

مشعل نے اپنا فون کل رات سے بند کر رکھا تھا سوائے موحد کے اس نے کسی سے بات نہیں کی۔ جس نے اس کے فیصلے پر اطمینان کا اظہار کیا۔ ساحر اور مشعل دونوں ہی اس کے لیے بہت اہم تھے اور ان کو ایک ساتھ دیکھنے کی خواہش پوری ہونے جا رہی ہے یہ بات موحد کو مطمئن کرنے کو کافی تھی۔

مشعل نے ابھی تک اس سلسلے میں ایمان سے بھی بات نا کی تھی کہ کہیں وہ جذبات میں آکر اسے اپنی اور ساحر کے درمیان طے ہوئی بات بتا نا دے اور ایمان کوئی نیا ہنگامہ نا کھڑا کر دے۔

سلیمان صاحب مشعل کے پاس آئے تھے جب وہ گہری سوچوں میں غرق ناجانے کہاں کھوئی ہوئی تھی۔

کیا سوچ رہی ہے ہماری بچی۔" مشعل کے سر پر ہاتھ پھیرتے کہا۔"

پتہ نہیں بابا یہ فیصلہ !" مشعل نے باپ کی جانب استفامیہ نظروں سے" دیکھا۔

بلکل درست ہے مشعل اور سچ جانو تو میری بھی ہمیشہ کی خواہش تھی"
ساحر بہت سمجھدار اور اچھے دل کا انسان ہے۔رشتوں کی پرواہ کرنے والا
بس اپنے اپ کو تھوڑا سخت ظاہر کرتا ہے۔بس کبھی یہ بات میں ساحر کے
سامنے کہہ نہیں سکا۔" مشعل کے اندر ندامت نے سر اٹھایا کہ جس انسان
نے ساحر کے سامنے صرف اس حیال سے اپنی خواہش نہیں رکھی کہ وہ بیٹی
کے باپ ہیں اسی بیٹی نے اپنی شرائط کے ساتھ خود ساحر سے یہ بات کہہ
ڈالی تھی۔یہ تو ساحر کی اچھائی تھی جس نے اس کا نام لے کر اسے سب کے
سامنے شرمندہ نا کیا تھا اور اس فیصلے کو اپنا فیصلہ بتایا۔مگر وہ جانتی نہیں تھی
کہ یہی ان کی تقدیر کا فیصلہ تھا اور تقدیر کا لکھا کب کوئی بدل پایا ہے۔

سلیمان صاحب کو آج شام کی فلائیٹ سے واپس جانا تھا اور ان کے جانے سے پہلے ہی ساحر اور مشعل کے نکاح ہونا قرار پایا تھا۔ ساحر عجیب کشمکش میں گرا ابھی بھی اپنے کمرے میں بند تھا اور مشعل کافی مطمئین اس ساری سچویشن کو سوچے جا رہی تھی۔ سلیمان صاحب موحد اور ایمان تینوں نے اسے درست فیصلہ لینے پر سراہا تھا۔۔۔۔ مگر اس کا ذہن بس ایک بات پر اٹکا ہوا تھا جب اس نے ساحر سے کانٹریکٹ میرج کا کہا تو ساحر نے کوئی تاثر نہیں دیا۔ ایمان تو کہتی تھی کہ ساحر کی آنکھوں میں اسے آج بھی مشعل کی محبت دکھتی ہے مگر مشعل کو ویسا کچھ نظر نا آیا تھا۔ اسے لگا کہ ساحر نے یہ فیصلہ فقط اس لیے کیا ہے کیونکہ وہ آج بھی مشعل کو سہیر کی امانت مانتا تھا اور اسی نسبت سے وہ مشعل کی مدد کر رہا تھا۔

فواد سمیع اور شان آج بے حد خوش تھے ان کا پلان کامیاب ہوا تھا بیچ میں بات بگڑی تھی مگر وقت رہتے ساحر نے سہی فیصلہ لے کر بات مذید بگڑنے سے بچالی تھی۔

انیتا کو بھی فون پر اس نکاح کے بارے میں بتایا گیا تو اس نے خوشی کا اظہار کیا۔ وہ جواد کے ساتھ اس کی دادی سے ملنے گئی ہوئی تھی۔ فون پر ساحر سے بات کر کے اسے کافی سمجھا چکی تھی اور فیصلے کے درست ہونے کا بھی یقین دلایا تھا۔

سلیمان صاحب کچھ دیر میں نکاح خواں آتا ہو گا آپ دیکھ لیں مشعل تیار ہے۔" فواد نے سلیمان صاحب سے کہا۔

کیسی تیاری سادگی سے نکاح ہو رہا ہے۔" سلیمان صاحب نے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

کوئی بات نہیں انکل پاکستان جا کر ان کا ریسیپشن ہم پوری دھوم دھام سے کریں گے۔" شان نے پر جوش انداز میں کہا۔

ان شاءاللہ !" فواد اور سمیع نے یک زبان کہا۔"

ٹھیک ہے میں مشعل کو دیکھتا ہوں آپ لوگ ساحر کو دیکھ لیں۔"" سلیمان صاحب مشعل کے کمرے میں آئے جہاں وہ ہاتھ کی انگلیاں مڑورتی بے چین سی کمرے میں چکر کاٹ رہی تھی۔ جوں جوں نکاح کا وقت نزدیک آ رہا تھا مشعل کا دل گھبرا رہا تھا۔

مشعل میری بچی کیا ہوا کیوں اتنی گھبرا رہی ہیں؟ کیا اب بھی آپ ساحر" سے نکاح کے لیے رضامند نہیں ہیں۔" سلیمان صاحب نے مشعل کو سینے سے لگاتے پوچھا۔

نہیں بابا ایسا نہیں ہے میں بس امی موحد بھائی اور ایمان کو مس کر رہی" ہوں۔" مشعل نے بہانہ گھڑا۔

کوئی بات نہیں جب آپ ساحر کے ساتھ پاکستان آئیں گی تو وہاں آپ کا" باقاعدہ فنگشن آپ کے سب اپنوں کی موجودگی میں کریں گے ابھی بس وقتی ضرورت ہے میری بچی اور دنیا کی نظر میں تو یہ نکاح ہو چکا ہے اس لیے ابھی یہاں سادگی سے نکاح کی رسم ادا کر رہے ہیں۔ابھی جلدی سے اپنا حلیہ درست کریں۔۔۔۔میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں آپ کو باہر لے

جانے کے لیے۔" سلیمان صاحب نے مشعل کو سمجھاتے ہوئے کہا اور کمرے سے نکل آئے اور پیچھے مشعل وارڈروب کی جانب بڑھ گئی۔

ساحر! اوپن داڈور!" فواد نے ساحر کے دروازے پر دستک دیتے اسے " پکارا۔ تیسری دستک پر ساحر نے کمرے کا دروازہ کھولا اور باہر آگیا وہ اپنے معمول کے حلیے میں تھا۔

سر تھوڑا تو تیار شیار ہو جائیں۔" شان جو ابھی باہر سے کچھ سامان اٹھاتا اندر آیا تھا نے پر جوش انداز میں ساحر کو مشورہ دیا تو جواباً ساحر کی جانب سے اٹھتی ایک بے تاثر نظر شان کو خاموش کروا گئی۔

یہ سب کیا ہے؟" ساحر نے کھوجتی نظر شان کے ہاتھ میں موجود سامان" کی جانب دیکھتے پوچھا جو ابھی ابھی ڈلیور ہوا تھا۔

وہ سر نکاح لیئے میٹھائی لال دوپٹہ اور چند دوسری ضروری اشیا ہیں فلحال تو" یہی سب ہے بعد میں ہم سب بہت دھوم دھام سے کریں گے۔" شان نے وہ سامان درمیانی ٹیبل پر رکھتے گرم جوشی سے کہا تو ساحر نے ایک تیز نظر اس پر ڈالی کر اسے سٹپٹانے پر مجبور کر دیا۔

اس سب ڈرامے کی کیا ضرورت ہے ابھی سادگی سے نکاح ہو رہا ہے ان" کے بغیر بھی ہو جائے گا۔" ساحر نے سرد انداز میں کہا۔

بھاگ کر نکاح کر رہے ہو؟ یا پھر کچھ ایسا کر بیٹھے ہو کہ اب سادگی سے" سوگوار شکل بنا کر یہ نکاح کرنا ہے؟" فواد کو ساحر کا رویہ کچھ بھایا نہیں اس لیے طنزیہ انداز میں پوچھنے لگا جو ساحر کو لاجواب کر گیا۔ مگر وہ اپنی الجھن کی وجہ اور جو بات اسے پریشان کر رہی تھی وہ کسی سے کہہ نہیں سکتا تھا۔

مشعل کی ماں اور بھائی ویڈیو کال کریں گے ان کے سامنے اس رونی" صورت میں آؤ گے۔ یہ نکاح تم نے اپنی مرضی سے کرنے کا فیصلہ کیا ہے کسی نے فورس نہیں کیا۔۔۔ ورنہ مشعل کے لیے اور آپشن بھی تھا۔ اب کوئی ایسی حرکت مت کرنا کہ کسی کو شرمندگی کا سامنا ہو۔" فواد نے بھی سرد انداز میں جتلاتے ہوئے کہا جس پر ساحر نے بس ایک ناراض نظر فواد

پر ڈالی اور وہاں سے ہٹ کر سامنے رکھے صوفے کی جانب بڑھ گیا۔ فواد کو اس کے انداز نے مسکرانے پر مجبور کیا۔

کچھ دیر بعد نکاح خواں اور گواہ بھی آ گئے اور سلیمان صاحب مشعل کو لے آئے اور اسے ساحر کے پہلو میں بیٹھا دیا اور خود اس کے ساتھ براجمان ہو گئے۔ مشعل کے سر پر لال عروسی ڈوپٹہ تھا جو شان نے ہی آرڈر کر کے منگوایا تھا۔

نکاح شروع کریں مولوی صاحب!" فواد کہہ کر ساحر کے ساتھ بیٹھ گیا۔" جب کہ سمیع فون پر یہ سارا منظر موحد ہاجرہ اور ایمان کو دیکھا رہا تھا۔ ایمان کے آنسوؤں میں ابھی بھی کوئی کمی نہیں آئی تھی مگر ہاجرہ بیگم کافی مطمین تھیں۔ موحد نے بھی اس منظر کو دیکھتے مشعل کی دائمی خوشیوں کی دعا کی تھی۔

ساحر نے ایک ترچھی نگاہ پہلو میں بیٹھی مشعل کے ہاتھوں پر ڈالی تھی جو اس وقت گھبراہٹ میں آہستہ آہستہ کانپ رہے تھے۔ خود ساحر کی اپنی حالت عجیب سی تھی۔ نکاح خواں نکاح کا آغاز کر چکا تھا اور ان دونوں کا ذہن جیسے ہر چیز کو فراموش کرتا بس ان الفاظ پر غور کر رہا تھا۔

مشعل اب نکاح خواہ کے پیچھے کچھ دہرا رہی تھی مگر ساحر کا ذہن کچھ سمجھنے کے لائق نہیں رہا تھا بس دل تھا جو اپنا اصل ٹھکانا فراموش کرتا اس کے کانوں میں ڈھرک رہا تھا۔

مشعل سلیمان ولد سلیمان احمد آپ کو باحکم خدا اور شریعت محمدی کے " عین مطابق بیس لاکھ روپے سکہ رائج الوقت کے عوض ساحر آفندی کی زوجیت میں دیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

نکاح خواں کے الفاظ سن کر جہاں مشعل کا دل سینے سے سر پٹخنے لگا وہیں ساحر کا دل جیسے ڈھرکنا بھول کر بس ان الفاظ پر غور کر رہا تھا۔ مکمل خاموشی میں نکاح خواں کے الفاظ پھر سے گونجے تھے۔ وہ الفاظ جو مشعل کو ساحر کے ساتھ ایک مضبوط بندھن میں باندھنے کو ادا کئے جا رہے تھے۔

قبول ہے۔" مشعل کے منہ سے نکلنے والے الفاظ پر ساحر کے دل نے پھر" سے جیسے ڈھرکنا شروع کیا تھا۔

تین بار یہی الفاظ دہرائے گئے اور ساحر کا دل ہر بار پہلے کی نسبت زور سے ڈھرکا۔ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ مشعل یہ سب مجبوری میں کر رہی ہے مگر پھر بھی اس کا اپنے دل کی حالت پر اختیار نہیں تھا۔

اب ایجاب و قبول کے لیے نکاح خواں نے ساحر کی جانب رخ کیا تو فواد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا جس سے ساحر نے خود کو کچھ کمپوز کیا۔

نکاح خواں نے جب انھی شرائط کے ساتھ ساحر سے پوچھا تو بنا توقف کے اس نے "قبول ہے" کہہ دیا۔ وہ چاہتا تھا جلد سے جلد یہ سلسلہ ختم ہو اور وہ وہاں سے جا سکے۔

ان دونوں کے سائن لینے کے بعد ان کے رشتے میں خیر و برکت کی دعا کی گئی اور پھر سب نے منہ میٹھا کیا اور ان دونوں کو مبارک دینے لگے۔
سلیمان صاحب نے ایک پر سکون سانس ہوا کے سپرد کیا اور مشعل کے سر پر پیار کر کے ساحر کے گلے ملنے لگے۔ آج ان کے دل سے ایک بہت بڑا بوجھ ایک ذمہ داری ہٹی تھی جو مشعل کو یہاں لانے کے بعد اور وہ تصاویر پھیلنے کے بعد ان دھرا تھا اور اب وہ اپنے آپ کو بلکل ہلکا پھلکا محسوس کر

رہے تھے۔اس کے بعد عمر ساحر کی جانب آیااور اس کے گلے لگ گیا۔ جبکہ مشعل وہیں گھونگھٹ میں چہرہ چھپائے خالی الذہنی کی کیفیت میں وہیں بیٹھی ہوئی تھی۔ہاجرہ اور ایمان نے اس سے بات کرنا چاہا جس سے اس نے فلحال انکار کر دیا۔انھوں نے سمجھتے ہوئے بعد میں بات کرنے کو کہا۔

البرٹ نے سب کے لیے شاندار سے لنچ کا انتظام کیا اور لنچ کے بعد سلیمان صاحب کو ائیر پورٹ کے لیے نکلنا تھا۔

مہمانوں کے جانے کے بعد سلیمان صاحب نے مشعل کو باہر بلایا تھا۔اس کے سر پر وہ لال گھونگھٹ اب نہیں تھا مگر وہ ابھی بھی غائب دماغ ہی تھی۔

آؤ مشعل بیٹا یہاں بیٹھو۔" سلیمان صاحب نے پھر سے مشعل کو ساحر " کے پہلو میں بیٹھایا جو پہلے ہی وہاں سے جانے کو پر تول رہا تھا بس فواد کی تنبیہی نگاہوں کی وجہ سے وہیں بیٹھا رہا جو آج کسی ظالم باپ کا روپ دھارے اپنے بگڑے ہوئے بیٹے کو بار بار وارننگ کرتی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ مشعل چپ چاپ ساحر کے پہلو میں بیٹھ گئی جو مشعل کو ہر چیز سے جیسے لاتعلق سا لگا۔

بیٹا زیادہ کچھ تو کر نہیں سکے پر جانے سے پہلے یہ دینا تھا۔یہ آپ دونوں کے لیے نکاح کے تحفے کے طور پر کچھ لایا تھا۔ سلیمان صاحب ٹیبل پر سے ایک

ڈبہ اٹھا کر کھولا جس میں دو خوبصورت انگوٹھیاں سجی ہوئی تھیں۔سب نے اشتیاق سے ان انگوٹھیوں کو دیکھا۔وہ کپل رنگز تھیں۔

میں چاہتا ہوں آپ دونوں ایک دوسرے کو یہ رنگز پہنائیں۔

سلیمان صاحب نے وہ باکس ان دونوں کے سامنے کیا تو مشعل نے باپ کا مان رکھتے اپنی رضامندی کا اظہار کیا تو ساحر کے پاس انکار کا کوئی جواز نا تھا۔

مشعل نے ہاتھ ساحر کے سامنے کیا تھا تو ساحر ان مخروطی ہاتھوں پر نظریں گھاڑے کتنے ہی پل دیکھتا رہا جب فواد نے ایک انگوٹھی نکال کر اس کی جانب بڑھائی۔ساحر نے گہرا سانس لیتے مشعل کا ہاتھ تھامتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے وہ انگوٹھی اس کی انگلی میں پہنادی اسی وقت البرٹ اور سمیع نے کئی پارٹی پاپرز چھوڑ کر خوشی کا اظہار کیا۔

ساحر کے ہاتھ میں دھرا اپنا ہاتھ دیکھتی مشعل کہیں بہت پیچھے چلی گئی۔

"ڈرو مت کچھ نہیں کر رہا۔

"آئی ویل ناٹ آیون ٹچ یو"

(میں تم کو چھووں گا بھی نہیں)

"بس مجھے خود کو دیکھنے دو۔۔۔۔۔۔۔۔جی بھر کے۔۔۔۔ "

ساحر سے پہلی ملاقات نے اس کی یاد کے پردے پر اپنی جھلک دیکھائی۔ مشعل کے دل میں عجیب احساسات نے جنم لیا۔

ساحر اب تمھاری باری ہاتھ مشعل کی جانب بڑھاؤ! "فواد کی بات پر"

مشعل ہوش کی دنیا میں لوٹی اس کا ہاتھ ابھی سی ساحر کے ہاتھ میں تھا مگر

ساحر کی گرفت اس پر نا تھی وہ انگوٹھی پہنا کر اس کا ہاتھ چھوڑ چکا تھا بس مشعل نے ہی ہاتھ اس کے ہاتھ سے نا ہٹایا تھا۔

سلیمان صاحب نے مشعل کو انگوٹھی پکڑائی تو ساحر نے ہاتھ مشعل کی جانب بڑھا دیا تھا جسے تھامتے مشعل نے وہ انگوٹھی اس کے ہاتھ میں پہنا دی۔اور پھر ہاتھ چھوڑ دیا۔چند مذید پارٹی پاپرز کی آواز گونجی تھی۔

چلو اب ایک دوسرے کا منہ میٹھا کرو!"فواد نے میٹھائی کی پلیٹ ساحر کی جانب بڑھائی جس پر ساحر نے ایک تیز نظر فواد کی جانب ڈالی جس پر فواد نظریں چرا گیا۔

ان دونوں نے لاتعلقی سے ایک دوسرے کا منہ میٹھا کروایا اور سب نے تالیاں بجاتے خوشی کا اظہار کیا۔

چلو یہ کام بھی ہوا اب مجھے لگتا ہے کہ میں آئیر پورٹ کے لیے نکلتا" ہوں۔" سلیمان صاحب نے مطمئین انداز میں کہا۔

"انکل میں آپ کو۔۔۔۔۔"

بالکل بھی نہیں میں بھی تمھارے سسر جی کے ساتھ ہی واپس جا رہا ہوں" اس لیے ان کی فکر مت کرنا سمیع ہم دونوں کو ائیر پورٹ تک چھوڑ دے گا۔" فواد نے اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی اچک لی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ساحر کب سے وہاں سے بھاگنا چاہتا ہے۔ مگر وہ پہلے سے سب پلان کر چکا ہے اس سے ساحر انجان تھا۔

ہاں بیٹا ہم لوگ چلے جائیں گے۔" سلیمان صاحب نے اٹھ کر کھڑے" ہوتے کہا۔ مشعل بھی ان کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔

بیٹا میں نے آپ کی ماں کو دیا اپنا وعدہ پورا کیا آپ کو محفوظ ہاتھوں میں "
سونپ کر جا رہا ہوں اپنے رشتے اور ساحر کی قدر کیجئیے گا۔" سلیمان
صاحب نے مشعل کو گلے لگاتے آہستہ آواز میں کہا جو ساحر کی سماعت تک
باآسانی پہنچا۔

اور ساحر بیٹا اپنی سب سے قیمتی چیز تمھیں سونپ رہا۔ ہوں اس کی "
حفاظت کرنا۔" سلیمان صاحب نے ساحر سے کہا وہ انھیں کیا بتاتا کہ ان کی
یہ "قیمتی چیز" تو اس کی متاع حیات تھی۔ سلیمان صاحب کے بعد فواد
ساحر کی جانب آیا۔

ساحر جو فیصلہ لیا ہے اس پر پر سکون ہونا بھی سیکھو۔ اپنے فیصلے کو اون کرو "
! یہی تمھاری قسمت تھی تم اس سے بھاگ نہیں سکتے۔" فواد نے ساحر

سے گلے ملتے آہستہ آواز میں کہا جس پر ساحر بس اسے دیکھتا ہی رہا کچھ کہا نہیں۔ کیونکہ وہ کچھ کہنے کی حالت میں نا تھا۔

وہ دونوں سمیع کے ہمراہ وہاں سے چلے گئے اور البرٹ اور شان بھی نا جانے کہا غائب ہو گئے اب وہاں صرف مشعل اور ساحر ہی موجود تھے جو دونوں ہی غائب دماغ تھے۔ ان کے درمیان بنے اس نئے رشتے نے جیسے دونوں کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتں مفقود کر دی تھیں۔ کچھ دیر وہیں بے مقصد بیٹھ کر ساحر بنا مشعل کی جانب دیکھے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا اور مشعل بھی میکانکی انداز میں چلتی اپنے کمرے میں آئی۔ دن ڈھلا رات آئی مگر وہ دونوں ہی اپنے کمروں سے باہر نا آئے تھے اور نا کسی سے کوئی بات کی تھی۔ شان پینٹ ہاؤس نہیں لوٹا تھا مگر البرٹ کو مجبوراً آنا تھا۔

مشعل فون میں اپنے اور سہیر کی نکاح کہ تصویر کھولے بیٹھی تھی۔آج نا جانے کیوں مگر گزشتہ ہر بات اس کی یاد کر پردے پر جلملا رہی تھی۔ایمان نے بھی اسے یہی سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ جب سے یہ کہانی شروع ہوئی تھی اس کا سہیر سے ملنا،ساحر کو سہیر سمجھنا،سہیر کا اسے پرپوز کرنا اور ساحر کا پاگل پن۔۔۔۔سہیر کا اس سے نکاح ہونا اور پھر سہیر کا مر جانا۔۔۔۔اس ساری کہانی میں جو چیز سب سے زیادہ مشعل کی سوچوں کا محور اور مرکز رہی تھی وہ ساحر آفندی تھا،اس کا جنون تھا،جو ہما وقت مشعل کی سوچوں کا مرکز رہا۔سہیر میں اس کے انٹرسٹ کی اصل وجہ اس کا دوسرا روپ ہی تھا۔اسے ہمیشہ ایسے ہی کریکٹرز پسند تھے۔

جو ہمارے نصیب میں ہوتا ہے وہ ہم تک پہنچ ہی آتا ہے اور جو ہمارے نصیب میں نہیں لاکھ کوششیں کر کے بھی اس کو حاصل نہیں کر سکتے اگر وہ ہاتھ میں آ بھی جائے تو ریت کی طرح ہاتھ سے پھسل جاتا ہے۔ایسا ہی تو ہوا تھا سہیر اسے کتنے آرام سے مل گیا تھا اور پھر اتنے ہی آرام سے وہ اس سے چھن بھی گیا تھا۔

نہیں نہیں یہ میں کیا سوچ رہی ہوں۔ نکاح کے دو بول میری سوچ میرا" نظریہ نہیں بدل سکتے۔ ساحر کبھی میری سوچوں کا محور نہیں رہا۔ایمان تو پاگل ہے کچھ بھی بولتی ہے۔"ایمان کی باتیں اور گزرے لمحے اسے الجھا رہے تھے۔آج ساحر آفندی کے نکاح میں آ کر وہ ان سب چیزوں کو سوچ رہی تھی۔ مگر اپنے اور ساحر کے بارے میں وہ ابھی بھی سوچ نہیں پائی تھی۔

دستک کی آواز پر وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلی تھی اور آہستہ قدم اٹھاتی دروازے تک گئی تھی۔دروازہ کھولنے پر البرٹ کو سامنے دیکھ کر وہ استفامیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

بھابھی جی وہ ڈنر تیار ہو گیا۔"البرٹ کی بات کو فراموش کرتے اس کا" ذہن لفظ "بھابھی" پر اٹک گیا۔

آپ آجائیں باہر۔"البرٹ نے مشعل کی غائب دماغی کو نوٹ کرتے کہا" اور واپس جانے کے لیے مڑا۔

ہاں؟"مشعل کی سوالیہ ہاں پر البرٹ پلٹا۔"

مشعل بھابھی رات کے نو بج چکے ہیں کھانا تیار ہے آپ آئیں اور ساحر سر" کو بھی بلا لائیں۔"البرٹ نے ایک بار پھر ساری بات دہرائی تو مشعل کو حیرت ہوئی رات کے نو بج چکے تھے اور اسے اس کا احساس ہی نہیں ہو سکا۔ وہ اپنی سوچوں میں ایسی ڈوبی تھی کہ وقت گزرنے کا احساس نہیں ہوا۔ پلٹ کر ایک نظر فون کو دیکھا جس پر ہاجرہ موحد ایمان اور سلیمان صاحب کی متعدد مسڈ کالز لگی ہوئی تھیں۔ سلیمان صاحب کی جانب سے ایک ٹیکسس میسج بھی تھا جس میں انہوں نے اپنے لینڈ ہونے کی اطلاع اسے دی تھی۔

باقی سب کو بعد میں کال کرنے کا کہہ کر وہ منہ دھو کر فریش ہوتی باہر آئی۔

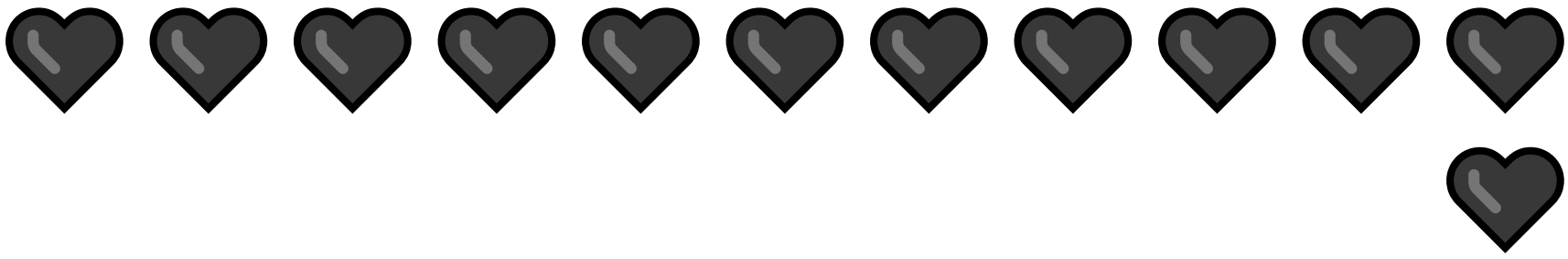

وہ باہر آئی تو البرٹ ڈنر لگا چکا تھا۔ مشعل نے ایک نظر ساحر کے کمرے کے بند دروازے پر ڈالا تھا اور پھر ڈائنیگ ٹیبل پر بیٹھ کر ساحر کے آنے کا انتظار کرنے لگی۔ اسے لگا البرٹ اسے آنے کو کہہ آیا ہو گا۔

البرٹ کافی دیر سے مشعل کو ڈائنگ ٹیبل پر ساحر کے انتظار میں بیٹھے گا ہے بگا ہے اس کے بند دروازے پر نظریں ڈالتے دیکھ رہا تھا۔

وہ مشعل بھابھی آئی تھنک سر سو رہے ہیں۔ میں نے کافی بار دروازہ بجایا" ہے مگر انھوں نے جواب نہیں دیا۔ "البرٹ نے باہر آتے کہا۔

تواندر جاکر جگادیتے۔" مشعل نے استہفامیہ نظروں سے دیکھا۔"

شیر کی کچھار میں کون ہاتھ ڈالتا ہے۔ سر کے کمرے میں جانے کی اجازت" تو شان تک کو نہیں ہے اور سوتے ہوئے ان کو جگانا اپنی شامت بلانے والی بات ہے۔" البرٹ نے باقاعدہ ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے کہا۔

انسان ہی ہے کھا تھوڑی جائے گا کسی کو۔" مشعل نے نفی میں سر ہلاتے" البرٹ کی مبالغہ آرائی پر اسے گھورا۔

جی انسان ہے مگر سر پھرا انسان! ویسے آپ کو شش کرلیں کیونکہ آپ" ان کی وائف ہیں وہ بھی نئی نویلی بیوی کو تو سو خون معاف ہوتے ہیں۔ آپ کو تو ان پر ہر حق ہر اجازت حاصل ہے جائیں اور انھیں اٹھا کر لائیں۔"

البرٹ نے مشعل کو اس کا ساحر کے ساتھ رشتہ یاد دلاتے کہا اور مشعل کو لگا وہ اسے چیلنج کر رہا ہے۔

"مشعل کو البرٹ کا مشورہ یا چیلنج شان کہاں ہے اسے بولو وہ جگا دے۔ دونوں ہی نامناسب لگے۔

"شان تو کل ہی آئے گا۔ سر کو آپ ہی کو اٹھانا پڑے گا ویسے دن بھر سر نے کچھ نہیں کھایا۔" البرٹ نے واپس پلٹتے ہوئے کہا تو مشعل کو لگا کہ وہ جان بوجھ کر مشعل کو وہاں بھیجنا چاہ رہا ہے۔ مگر ساحر دن بھر سے بھوکا ہے یہ بات تو وہ بھی جانتی تھی۔

ہمت کرتی وہ ایک بار پھر ساحر کے کمرے کی جانب قدم بڑھانے لگی۔

چل مشعل اب اس نے تیرے لیے اتنی بڑی قربانی دے دی ہے تو اسے " سوتے سے تو جگا ہی سکتی ہے۔" مشعل نے خود کو ذہنی طور پر آمادہ کرتے کہا اور دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی جہاں ساحر کا کمرہ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ باہر سے آتی روشنی میں ٹٹولتے ہوئے اس نے سوئچ بورڈ ڈھونڈا اور لائٹ جلادی۔

سامنے بیڈ پر ساحر بے سدھ سا نیند میں ڈوبا ہوا تھا۔اس کا انداز اس کے گہری نیند میں ہونے کا پتہ دے رہا تھا۔

ساحر!" مشعل نے چند قدم اس کی جانب لیتے اسے پکارا تھا مگر اس کے " ساکت وجود میں کوئی حرکت نا ہوئی۔

ساحر اٹھو! ڈنر کر لو۔" وہ ایک بار پھر نسبتاً اونچی آواز میں بولی مگر سامنے " پڑے وجود میں کوئی حرکت نا ہوئی۔

کیا مصیبت ہے یہ تو لگتا ہے گدھے گھوڑے بیچ کر سویا ہوا ہے۔" مشعل " نے چڑ کر کہا اور مذید بیڈ کے جانب بڑھی۔

ساحر اٹھو!" مشعل نے اب کی بار اس کا کندھا ہلا کر اسے اٹھانا چاہا تو وہ جو " گہری نیند میں ڈوبا ہوا تھا بوکھلا کر اٹھ بیٹھا۔

ساحر کی بوکھلاہٹ پر مشعل بھی گھبرا کر پیچھے ہٹی تھی اور لب کچلتی ساحر کو دیکھنے لگی جو گہرے سانس لیتا اس ساری صورت حال کو شاید سمجھ نہیں پایا تھا۔

ساحر نے تیز تنفس پر قابو پاتے ہوئے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا جہاں مشعل لب کچلتی اسے نا سمجھی سے دیکھی جا رہی تھی۔

وہ البرٹ نے ڈنر لگا دیا ہے اور کب سے تمھیں اٹھانے کی کوشش کر رہا" تھا۔" مشعل نے وضاحت دی۔

ساحر نے نامحسوس طور پر اپنے پاس پڑا ٹرینکولائزرز کا پتہ تکیے کے نیچے کھسکایا تھا۔ وہ سب کے جانے کے بعد کمرے میں آیا تو اپنی بے ہنگم سوچوں کو کنٹرول کرنے کے لیے اس نے نشہ اور گولیوں کی مدد لی اور گہری نیند سو گیا۔ اور اب مشعل کے جگانے پر اس کی نیند ٹوٹی تھی۔

کوئی اور یہ حرکت کرتا تو شاید اب تک ساحر اسے پینٹ ہاؤس سے نیچے پھینک چکا ہوتا۔

وہ میں کب سے تمھیں اٹھا رہی تھی تم اٹھے نہیں"

تو۔۔۔۔۔۔۔۔"مشعل نے اسے خاموش دیکھ کر پھر وضاحت دینا چاہی۔

تو تمھیں لگا میں مر گیا ہوں اور تم ایک بار پھر بیوہ ہو گئی۔۔۔۔"ساحر نے" سر جھٹکتے کہا مگر اگلے ہی پل اسے اپنے الفاظ کے غلط ہونے کا احساس ہوا تو ندامت سے آنکھیں میچتا سر جھکا گیا۔

مشعل کو حیرت ہوئی اسے ساحر سے ایسی بات کی توقع نا تھی۔خود پر ضبط کرتے خود کو کچھ بھی کہنے سے باز رکھتی وہ فوراً وہاں سے نکل آئی اور جاتے ہوئے اپنے پیچھے دروازہ ڈھار سے بند کیا۔

شٹ!" مشعل کے جاتے ہی ساحر نے اپنا ہاتھ پوری قوت سے بیڈ پر" دے مارا۔

ہاؤ کوڈ آئی بی سو ہارٹ لیس؟ میں مشعل سے ایسی بات کیسے کہہ سکتا" ہوں؟" چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپاتے اسے خود پر بے انتہا غصہ آیا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ساحر کے کمرے سے آکر وہ کھانے کے میز کے بجائے اپنے کمرے میں آ کر دروازہ بند کرتی اس سے ٹھیک لگا کر وہیں بیٹھ گئی۔ ساحر سے ایسے رویے اور تلخ بات کی اسے امید نہیں تھی۔

کیاوہ مجھے اتناخود غرض سمجھتاہے۔"مشعل نے نم آنکھوں کے ساتھ" خود سے سوال کیا تھا۔

ہاں سمجھتاہی ہو گا جو لڑکی پہلے اس کا چہرہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی آج اپنی" ضرورت پڑھنے پر اس سے شادی کی بات کر دی۔۔۔۔مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔"اس کے آنسوؤں میں تیزی آئی۔

بابا کیوں آپ نے ایسا کرنے پر مجبور کیا مجھے۔"وہ حیالوں میں باپ سے" شکوہ کرنے لگی۔اسی وقت اس کے فون پر سلیمان صاحب کی کال آنے لگی جو اس نے جھٹ سے اٹھالی۔

اسلام علیکم بابا!"مشعل نے آنسو پونچھتے کہا۔"

وعلیکم السلام کیا بات ہے ہماری بچی بہت بجھی بجھی لگ رہی" ہے۔" سلیمان صاحب مشعل کا ایک ایک انداز پہچانتے تھے۔

کچھ نہیں بابا بس آپ کی یاد آ رہی ہے آپ کے بغیر یہاں بہت عجیب لگ" رہا ہے۔" مشعل نے اٹھتے ہوئے بیڈ کی جانب قدم بڑھاتے کہا۔

میرے بغیر؟ بیٹیاں کب ساری عمر ماں باپ کے ساتھ رہتی ہیں بیٹا؟ اور" اب تو آپ کے پاس مجھ سے زیادہ مضبوط سہارا ہے آپ کا شوہر۔" سلیمان صاحب نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

ایک لڑکی کی زندگی میں اس کے باپ کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا میری" زندگی میں بھی آپ کی جگہ کوئی بھی نہیں آ سکتا آپ میرے لیے سب سے

پہلے ہیں بابا۔" مشعل نے ان کی بات سے اتفاق نا کرتے ہوئے محبت آمیز لہجے میں کہا۔

"بیٹا ایک عورت پر سب سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہی ہے اور یہ عورت کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کو مکرم جانے۔ باپ سے خون کا رشتہ ہے جو ٹوٹتا نہیں لیکن شوہر سے محبت اور احساس کا رشتہ ہوتا ہے جو جتنا مضبوط ہوتا ہے اتنا ہی نازک بھی۔ جس کو پروان چڑھانے کے لیے بہت کچھ سہنا پڑتا ہے بہت برداشت کرنا پڑتا ہے پھر آپ تو خوش قسمت ہیں کہ ساحر بہت اچھا ہے بہت انڈر سٹینڈ نگ۔ وہ تو تب آپ کی حق تلفی نہیں کرتا تھا جب آپ اس کے بھائی کی بیوہ تھیں اب اس نے آپ کی ذمہ داری لی ہے۔" سلیمان صاحب نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔ وہ جانتے تھے کہ مشعل اور ساحر ابھی اس رشتے کو قبول نہیں کر پائے ہیں اسی لیے تو فواد کے کہنے پر سمیع شان اور خود فواد وہاں سے چلے آئے کیونکہ جتنا وہ لوگ ایک

ساتھ رہیں گے اتنا ایک دوسرے کو سمجھ پائیں گے۔ مگر مشعل سے بات رہی ہے۔ کر کے انھیں اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ وہاں تنہا محسوس کر

پتہ نہیں بابا کبھی کبھی وہ بہت عجیب ہے۔بہت تلخ باتیں کر جاتا ہے۔""
مشعل نے شکوہ کیا۔

جوابا سلیمان صاحب کی بات پر مشعل کے چہرے پر ایک رنگ آکر گزرا تھا۔ کچھ پل وہ ان کی بات سنتی رہی تھی اور پھر فون بند کرتی وہ سلیمان صاحب کی باتوں کو سوچنے لگی۔اس بارے وہ واقف تھے اس کی امید مشعل کو نا تھی۔

دروازے پر دستک نے اسے سوچوں سے باہر لا پٹخا تو وہ دروازے کی جانب متوجہ ہوئی۔

"بیٹا آپ جانتی ہیں اس نے یہ سب آپ کے لیے کیا ہے ایسے میں تھوڑی الجھن تھوڑا چڑچڑاپن تو جائز ہے۔ آپ اسے اتنا مار جن تو دے سکتی ہیں ناں؟" سلیمان صاحب کی بات پر مشعل کو حیرت ہوئی کہ وہ یہ سب جانتے ہیں مگر اس نے کوئی جواب نا دیا۔

"بیٹا اتنا تو آپ کو جانتا ہوں اور تھوڑا ساحر کو بھی سمجھ گیا ہوں۔ جب اس نے نکاح کی بات کی تھی اس وقت آپ کے چہرے کا اطمینان مجھے باور کروا گیا تھا کہ یہ سب آپ کی ایما پر ہو رہا ہے۔ جب کہ ساحر نے مجھے اس سلسلے میں کچھ بھی نہیں بتایا اس نے تو اس فیصلے کو اپنی مرضی کہا تھا۔" سلیمان صاحب کی بات پر مشعل شرمندہ سی ہوتی سر جھکا گئی۔

آپ نے بلکل درست فیصلہ کیا ہے" مشعل بیٹا اس میں شرمندہ ہونے کی کوئی بات نہیں ہے۔اس لیے اب اس رشتے کو اور خود کو کچھ وقت دیں اور ساحر کو کچھ مارجن۔" سلیمان صاحب نے اس کی حوصلہ افزائی کرتے کہا۔

جی بابا" مشعل نے گہرا سانس لیتے کہا تھا۔"

بیٹا ماں سے بات کر لیں وہ آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں۔" سلیمان" صاحب نے کہا۔

بابا میں امی سے صبح بات کروں گی۔" مشعل نا جانے کیوں ماں سے بات" کرنے سے کترا رہی تھی۔

اوکے بیٹا اللہ خافظ !" سلیمان صاحب نے الوداعی کلمات کے ساتھ کال " کاٹ دی۔

مشعل فون ہاتھ میں تھامے سکرین کو دیکھتی سلیمان صاحب کی باتوں کو سوچ رہی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی وہ تو چونک کر پلٹی۔

وہ مشعل کے کمرے کے دروازے پر آیا مگر دستک دینے کی ہمت نہیں کر پایا۔کچھ دیر وہیں کھڑا مشعل سے معافی مانگنے کے لیے الفاظ تلاشتا رہا پھر

ہمت کر کے اس نے مشعل کے کمرے کی دروازہ بجادیا۔ تین بار دستک دینے پر بھی دروازہ نہیں کھلا تھا۔

مشعل پلیز اوپن داڈور۔"کافی ہمت کر کے اس نے مشعل کو آواز" لگائی۔وہ جو دروازے کی جانب آئی تو تھی مگر دروازہ کھولا نہیں،وہ جانتی تھی کہ دروازے کے دوسری جانب وہی انسان ہو گا جو اس کے دروازہ بند کر کے خود کو قید کرنے کا سبب تھا۔

پلیز!"ساحر نے ایک بار دروازہ بجاتے ہوئے پر امید لہجے میں کہا مگر اس" کے دل نے کہا کہ دروازہ نہیں کھلے گا مگر عین اسی وقت اس کی توقع کے برعکس مشعل نے دروازہ کھولا تھا۔ایک پل کو دنوں کی نظریں ملیں تو مشعل نے فوراً نظریں پھیر لیں۔اس کا چہرہ اس کے غصے اور ناراضگی کو

بیان کر رہا تھا۔ ساحر نے گہری نظروں سے اس کا خفا خفا چہرہ کو اپنے دل میں اتارا تھا۔

"مشعل آئی ایم سوری! مجھے نہیں پتہ مجھے کیا ہو جاتا ہے۔ نا جانے کیوں میں اتنا تلخ ہو جاتا ہوں۔ پلیز آئی ایم سوری فار واٹ آئی سیڈ!" ساحر نے مشعل کو دیکھتے ندامت کا اظہار کیا۔

"لفظوں کے ناخن نہیں ہوتے ساحر مگر وہ دوسرے کا دل نوچ ڈالنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان کے دانت بھی نہیں ہوتے مگر وہ کاٹ کر گہرے زخم دے جاتے ہیں۔ کبھی کبھی الفاظ تیز دار تلوار سے بھی زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ اور ان کا زخم بھرتا نہیں بلکہ ناسور بن جاتا ہے۔" مضبوط لہجے میں کہتی وہ ساحر کو کوئی اور ہی مشعل لگی۔

آئی ریگریٹ مائی ورڈز مشعل!" ساحر نے پسیمان ہو کر کہا۔"

ٹھیک ہے! میں نے تمھاری معافی ایکسیپٹ کر لی کیونکہ ایک بار میں نے" بھی تمھاری غلطی نا ہوتے ہوئے بھی تم پر ہاتھ اٹھایا تھا اور کبھی اس بات کی معافی نہیں مانگ سکی۔" مشعل نے اس کی ندامت کو دیکھتے در گزر سے کام لیا تھا۔

میں پچھلی سب باتیں بھول گیا ہوں مشعل۔" ساحر کا مطلب اس تھپڑ" سے تھا مگر مشعل نے اسے کسی اور تناظر میں لیتے ہوئے فقط سر اثبات میں ہلا دیا۔

ڈنر کرلیں! تم نے دن بھر بھی کچھ نہیں کھایا۔" "مشعل کو گہری سوچ" میں ڈوبا دیکھ کر اس نے اس کی توجہ کھانے کی جانب مبذول کروانی چاہی جو کب سے ٹیبل پر پڑا خود پر ان دونوں کی نظر کرم کا خواہاں تھا۔

مشعل اثبات میں سر ہلاتی اس کے ساتھ ڈنر ٹیبل پر آئی جہاں ان دونوں نے اپنی شادی شدہ زندگی کا پہلا ڈنر ایک ساتھ مکمل خاموشی میں کیا تھا۔ دونوں میں سے کوئی کچھ بھی نا بولا۔ پہلے وہ لوگ سامنے آتے تھے تو ان کے پاس گفتگو کا کوئی موضوع ہوا کرتا۔ کبھی وہ لڑتے تھے، کبھی ساحر مشعل پر چلاتا تھا، شکوے شکایت کرتا تو کبھی مشعل ساحر سے سوال کرتی، اسے برا بھلا کہتی تھی اس کی باز پرس کرتی مگر آج ایک دوسرے کے نکاح میں آنے کے بعد ان کے درمیان سے جیسے کوئی موضوع بچا ہی نہیں تھا۔ مکمل خاموشی کھانا کھایا گیا اور وہ دونوں ایک بار پھر اپنے اپنے کمروں میں "بند ہو گئے۔

ساحر جو کافی دیر گہری نیند سوتا رہا تھا اب باقی کی رات گزشتہ راتوں کی طرح جاگ کر سوچوں میں ڈوب کر گزرنے والی تھی تو دوسری جانب مشعل جو گزشتہ رات اور دن شدید ذہنی الجھن میں رہی تھی اب نماز پڑھ کر جیسے ہی لیٹی تھی فوراً گہری نیند میں ڈوب گئی۔

ایک روشن صبح نے شہر اقدار کو اپنے پروں میں سمو لیا۔ہاجرہ بیگم حسب عادت سلیمان صاحب اور موحد کے لیے ناشتہ تیار کر رہی تھیں۔رات وہ دیر تک شوہر سے مشعل کے بارے میں بات کرتی رہیں اس لیے انھیں صبح اٹھنے میں دیر ہو گئی اور اب وہ مستعدی سے ہاتھ چلاتے پراٹھے بیل رہی

تھیں۔ناشتے سے فارغ ہو کر ان کا ارادہ مشعل سے بات کرنے کا تھا جس سے ان کی کل سے کوئی بات نہیں ہو پائی۔

اسلام علیکم !"موحد نے کچن میں آتے ماں کو سلام کیا۔"

واعلیکم السلام ! موحد مشعل سے کوئی بات ہوئی؟"انھوں نے چھوٹتے" ہی پوچھا تو موحد ان کی بے چینی پر مسکرا دیا۔

امی میں بھی آپ کا ہی بیٹا ہوں۔۔۔ کبھی تو میری فکر بھی کر لیا کریں۔""" موحد نے مصنوعی ناراضگی سے کہا۔

جو پوچھا ہے وہ بتاؤ ڈرامے بازی نا کرو۔"ہاجرہ نے آملیٹ کے لیے انڈا" پھینٹتے ہوئے کڑے تیوروں کے ساتھ کہا۔

واہ آج تو بڑے دنوں بعد ہماری شیر کی نگاہ رکھنے والی بیگم ہمیں واپس ملی" ہیں۔" سلیمان صاحب نے کچن میں آتے ہلکے پھلکے انداز میں فقرہ کسا جس پر موحد کھل کر ہنس دیا۔

آپ بھی ناں سلیمان صاحب کچھ بھی بولتے رہتے ہیں۔" ہاجرہ آملیٹ کا" مکسچر پین میں ڈالتی نفی میں سر ہلا کر رہ گئی۔

امی کی مشعل کو لے کر ٹینشن جو ختم ہوئی ہے۔" موحد نے ماں کی جانب" جاتے ان کو کندھوں سے تھام کر سر پر عقیدت بھرا بوسہ دیا۔ وہ تینوں ہی آج بہت مطمئن اور پر امید تھے کہ آنے والا وقت ان کی لاڈلی مشعل کی زندگی میں بہتری لائے گا۔

بالکل مگر جب تک وہ پگلی پاکستان لوٹ کر نہیں آتی مجھے سکون نہیں آئے"
گا۔"ہاجرہ نے تیار ہوا آملیٹ پلیٹ میں نکالتے کہا۔

آپ دونوں ناشتہ کریں میں اسے کال کرلوں۔"وہ ٹیبل پر پڑے ناشتے"
کے لوازمات پر نظر ڈالتی کہنے لگیں۔ہاجرہ کی بے چینی پر سلیمان صاحب
اور موحد نے مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھا۔

امی مشعل ابھی سوئی ہوئی ہو گی دبئی کے دس بجے کیجئے گا۔"موحد نے"
ناشتے سے انصاف کرتے کہا تو سلیمان صاحب نے تائیدی انداز میں سر ہلا
دیا۔

اور تب تک انتظار کون کرے گا؟" سلیمان صاحب نے کن اکھیوں سے " بیوی کو دیکھتے سرگوشی کے انداز میں کہا تو موحد نے اپنی بے ساختہ امڑ آنے والی مسکراہٹ کو دبا کر سر جھکا لیا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سمیع اور شان نے رات ہوٹل میں گزاری تھی اور اگلی صبح سمیع فجر کے بعد ہی کمرے سے نکل آیا تھا۔ اسے اپنے ایک جاننے والے کی کال آئی تھی جس کے پاس ولید عباس کے متعلق انفارمیشن تھی مگر سمیع نہیں جانتا تھا کہ یہ انفارمیشن اس شخص نے حاصل نہیں کی بلکہ اسے دی گئی تھی سمیع تک پہنچانے کے لیے۔ اور اب سمیع اس انسان کے انتظار میں گاڑی ایک

نسبتاً ویران سڑک کے کنارے کھڑی کر کے اپنے اس دوست کا انتظار کر رہا تھا جو اسے کچھ انفارمیشن دے سکے۔ اندھیرا اب آہستہ آہستہ روشنی میں گھل رہا تھا۔ کافی انتظار کے بعد کچھ فاصلے پر ایک عام سی پرانے ماڈل کی گاڑی ان رکی تو سمیع اپنی گاڑی سے نکل آیا۔ سامنے گاڑی سے ایک سیاہ پوش شخص نکلا جس کا چہرہ ہوڈ کی وجہ سے غیر واضح تھا مگر اس کا لباس بلکل عام سا تھا۔ سمیع جس شخص کے انتظار میں تھا وہ درمیانے قد کا مالک تھا مگر سامنے سے آتا شخص دراز قد تھا۔

یہ تو کوئی اور ہے۔" سمیع نے خود کلامی کرتے ہوئے کندھے اچکائے پھر " گھڑی پر ایک نظر ڈال کر گردن موڑلی۔

شورائم نے پلین کے مطابق سمیع کے دوست کے توسط سے سمیع کو یہاں بلایا تھا۔ یہاں وہ خود سمیع سے ملاقات کرنے کے ارادے سے آیا۔ وہ نہیں

چاہتا تھا کہ سمیع کے علاوہ کوئی بھی اسے یہاں دیکھ پائے اس لیے وہ عام سے حلیے میں آیا تھا۔ آج کل چوہدری افتخار بھی اس کے کافی پیچھے پڑا ہوا تھا اسیے وہ ضرورت سے زیادہ محتاط ہو رہا تھا۔ سمیع کے بعد اس نے چوہدری افتخار اور ساحر سے ملنے بھی تو جانا تھا۔ مگر اپنے انداز میں! سوچتا ہوا وہ مبہم سا مسکرایا۔

وہ سمیع کی گاڑی کی جانب آیا جب سمیع نے پلٹ کر کھوجتی نظروں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

وہ سیاہ لباس میں چہرے کو ہوڈ سے چھپائے ہوئے تھا۔ دونوں ہاتھ ہوڈ کی پاکٹ میں ڈالے ہوئے وہ اب کچھ فاصلے پر کھڑا دلچسپی سے سمیع کو دیکھ رہا تھا۔ سمیع کو وہ شخص عجیب لگا سر جھٹک کر سمیع نے فون نکال کر اس آدمی کا نمبر ڈائل کیا جس نے اسے یہاں بلایا تھا۔ مگر اگلے ہی پل سامنے کھڑے

شخص کا فون بجنے لگا۔اس نے جیب سے فون نکال کر سمیع کی جانب دیکھا تو سمیع نا سمجھی سے اس کی جانب بڑھ آیا۔

یہ فون تو۔۔۔۔۔۔۔ تمھارے پاس کیسے ہے یہ فون؟" سمیع نے نا سمجھی" سے سوال کیا۔

جس کا فون ہے جب وہ میرے پاس ہے تو پھر اس کا فون کیا چیز ہے۔"""" مقابل نے کندھے اچکاتے ایسے کہا جیسے موسم کا حال بیان کر رہا ہو۔

کون ہو تم؟اور منصور کہاں ہے؟" سمیع نے اس آدمی کی بابت پوچھا" جس نے اسے یہاں بلایا تھا۔

میرے ہی پاس ہے وہ بھی۔بہت کام کروایا تم نے اس سے اب آرام کر" رہا ہے۔وہ کیا ہے ناں جو لوگ میری انفارمیشن نکالنے کی کوشش کرتے ہیں میں ان کو خود میں اتنا الجھا دیتا ہوں کہ ان کو خود کہیں نکلنے کا موقع نہیں ملتا۔" ولید عباس کے انداز میں کہتا وہ سمیع کو حیران کر گیا تھا۔

اگر وہ ولید عباس تھا تو اس کی ظاہری شخصیت میں تو ایسا کچھ نہیں تھا جس کا ذکر ساحر نے کیا تھا۔سامنے کھڑے آدمی میں اسے ایسا کچھ بھی نظر نا آیا تھا جس سے ساحر آفندی جیسا شاندار انسان ایمپریس ہو سکے یا پھر دنیا اس کی دیوانی ہو۔" سمیع نے اسے گہری نظروں سے دیکھتے سوچا۔

تو تم ولید عباس ہو؟" سمیع نے اسے سر سے پیر تک دیکھتے مایوسی سے" پوچھا۔

ہوں بھی اور نہیں بھی۔"اس نے مسکرا کر مبہم جواب دیا۔"

" یہ لفظوں کے کھیل مجھ سے کھیلنے کی کوشش بھی مت کرنا تمھیں اندازہ نہیں ہے کہ سمیع کیا چیز ہے اور کیا کر سکتا ہے۔" سمیع نے مغرور انداز میں کہا کیونکہ وہ سامنے والے سے قطعاً ناواقف تھا۔

"ویل ٹھیک ہے پھر لفظوں کے کھیل نہیں کھیلتے بلکہ وہ کھیل کھیلتے ہیں" جس میں سمیع ایکسپرٹ ہے۔" شورائم نے کہہ کر سمیع کی جانب قدم بڑھایا تو سمیع کی آنکھوں میں حیرت ابھری۔اور پھر اس کے ساتھ کیا ہوا وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھا۔

ساحر جو رات بھر جاگتے گزار چکا تھا صبح آٹھ بجے کے قریب کمرے سے باہر آیا تو سامنے ہی سینٹر ٹیبل پر ابھی وہ انگوٹھیوں کا ڈبہ پڑا ہوا تھا جو سلیمان صاحب ان دونوں کے لیے لائے تھا۔ بے ساختہ ساحر نے اپنا بائیاں ہاتھ اٹھا کر آنکھوں کے سامنے کیا جس میں مشعل کی لگائی جانے والی انگوٹھی ابھی بھی موجود تھی۔ ساحر نے انگوٹھی کو دیکھتے ایک بار پھر اس منظر کو سوچا جب مشعل سلیمان نے اپنے تمام تر حقوق اسے سونپ دیے تھے۔ مگر عارضی طور پر وہ رات بھر انھیں لمحات کی قید میں رہا تھا۔۔۔ رات بھر "قبول ہے" کی بازگشت اس کے کانوں میں ہوتی رہی تھی۔" بے ساختہ ساحر کی نظر مشعل کے کمرے کی جانب اٹھی تھی جس کے پار مشعل سلیمان موجود تھی۔

"! مشعل سلیمان نہیں مشعل آفندی! مشعل ساحر آفندی"

دل نے اترا کر اپنی جیت کا اعلان کیا۔

"میں تم سے کچھ ڈیمانڈ نہیں کروں گی ساحر۔ یہ ایک کانٹریکٹ میرج ہو گی۔" اگلے ہی لمحے دماغ نے مشعل کے الفاظ کو دہراتے دل کے منہ پر جیسے تماچا مارا تو دل اپنی شکستگی کا اظہار کرتے بے چین ہوا۔

عجیب الجھن کا شکار ساحر البرٹ کو ہدایات دیتا بنا ناشتہ کئے ہی باہر نکل آیا تھا۔

Zubi Novels Zone

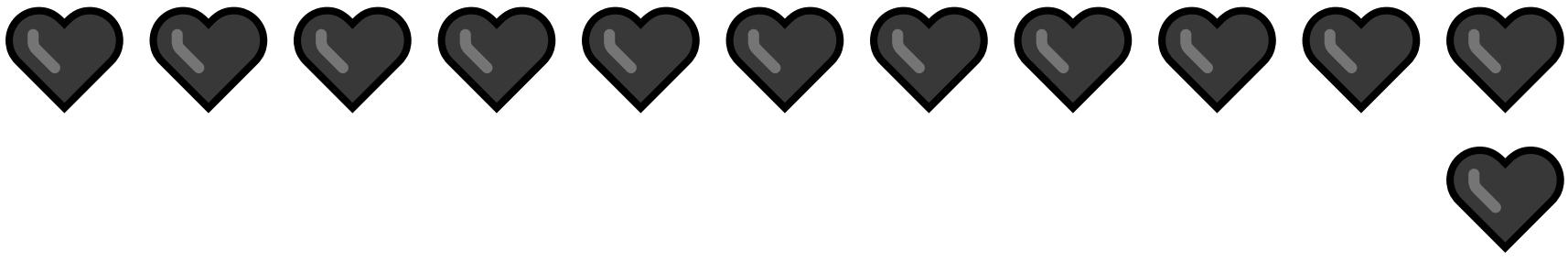

چوہدری افتخار آج صبح ہی صبح عاقل کے ساتھ بیٹھا اپنے آج کے پلانز فائنلائز کر رہا تھا جو کل ہی اپنے دوستوں کے ساتھ سنگاپور سے لوٹا کر آیا۔

آج ولید عباس سے مل رہ ہوں میں تم بھی چلو۔"چوہدری نے اسے اپنے" ساتھ لے جانا چاہا۔

میں کیا کروں گا اس سے مل کر؟"عاقل نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔"

شرم!"چوہدری نے چڑ کر کہا تو عاقل الجھن بھری نظروں سے باپ کو" دیکھنے لگا۔

مطلب؟"عاقل نے کندھے اچکائے۔"

شرم کرنا اسے دیکھ کر بلکہ شرم سے ڈوب مرنا۔ تمھاری عمر کا ہی ہے یا"
ایک دو سال ہی بڑا ہو گا اور کامیابی دیکھو اس کی سارا جہاں اس سے ملنے کو
بے تاب ہے۔۔۔اپا ئنٹمیمٹس ڈھونڈتے پھرتے ہیں لوگ اس سے ملنے
کے لیے۔اور ایک تم ہو اپنے ان بے کار دوستوں کے ساتھ عیاشیاں
کرتے پھرتے ہو اور کچھ آتا ہے کرنا؟" چوہدری افتخار حسب عادت عاقل
کی حرکتوں سے زچ ہوتا کہنے لگا یہ فراموش کئے ہوئے کہ اسے ایسا بنانے
والا وہ خود ہے۔

ڈیڈ آپ پھر اپنا پینڈورا باکس کھول کر بیٹھ جاتے ہیں پہلے ساحر آفندی"
آپ کے حواسوں سے نہیں اترتا تھا اور اب یہ ولید عباس۔" عاقل نے بے
زار لہجے میں کہا۔

مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے اس جیسے لوگوں میں جو پیسے کے لیے ہر جائز نا" جائز کام کرتے ہیں جیسے کہ آپ! مجھے بس پیسہ لگانا آتا ہے ہاہاہاہاہا اور ایک بات بتائیں ڈیڈ آپ کس کے لیے اتنا کچھ کما رہے ہیں؟ میرے لیے ہی نا تو پھر آپ کمائیں میں اڑاتا ہوں۔۔۔۔مسلہ کیا ہے؟" عاقل نے استخزائیہ انداز میں کہا۔

اور جمع کر کے کیا کر لیں گے آپ کیونکہ آپ کی عمر تو زیادہ بچی نہیں دو" تین سال ہی ہیں بس۔ ساٹھ کا ہندسہ تو آپ پہلے ہی کراس کر چکے ہیں اب تو بس بونس عمر جی رہے ہیں کبھی بھی پتہ کٹ جائے گا۔" عاقل ایسے کہہ رہا تھا جیسے اپنے باپ کی نہیں بلکہ اپنے کسی پالتو جانور کی بات کر رہا ہو۔ جس نے ایک حاصل عمر کے بعد مر ہی جانا ہے۔

اور فرض کریں اگر قدرتی موت نا بھی مرے تو وہ ساحر آفندی آپ کو چین سے جینے نہیں دے گا۔" اپنی بات جاری رکھتے اس نے چوہدری افتخار کے ضبط کی سرحدوں پر حملہ کیا تو جواباً حملہ ہونا تو بنتا تھا۔ چوہدری نے سامنے ٹیبل پر پڑا میگزین اٹھا کر پوری قوت سے عاقل کو دے مارا۔ جو خود کو بچاتا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

لعنت ہے اس پر جس نے تم جیسے ہڈ حرام کو پیدا کیا اور پالا۔" چوہدری" افتخار صحیح معنوں میں تلملا اٹھا تھا۔

کیا ہوا ڈیڈ میں تو بس فیکٹس بتا رہا تھا۔" عاقل نے اثر نا لیتے ہوئے کہا اور" وہاں سے ہٹ گیا۔

برے کام کرنے والوں سے جب ان کی موت کی بات کی جائے تو وہ ایسے " ہی چھٹپٹاتے ہیں جیسے تم چوہدری افتخار۔" عرصہ پہلے کہی گئی اپنی بیوی کی بات اس کے کانوں میں گونجی تھی۔

لعنت ہو تم ماں بیٹے پر ایک نے زندگی برباد کر دی تو دوسرے نے موڈ۔"""
سامنے پڑے ٹیبل کو لات مارتا وہ اٹھ کھڑا ہوا اور کمرے سے نکلتا مصطفیٰ لغاری کے کمرے کی جانب چل دیا۔

دس بجے اس کی آنکھ ماں کی فون کال کی وجہ سے کھلی تھی۔ کہنیوں کے بل اٹھ کر اس نے سائڈ ٹیبل سے اپنا فون اٹھایا اور جمائی روکتے فون ریسیو کیا۔

اسلام علیکم امی!" مشعل نے خوابیدہ آواز میں سلام کیا۔"

ابھی اٹھ رہی ہو؟" بنا سلام کا جواب دیے ہاجرہ نے اس کے ابھی اٹھنے پر" حیرت کا اظہار کیا۔

جی امی ابھی آنکھ کھلی ہے۔" بیڈ کروان سے ٹیک لگاتے مشعل نے ایک" انگڑائی لے کر اپنا جسم ڈھیلا کرتے ہوئے بے فکری سے جواب دیا۔

حد کرتی ہو مشعل شادی کے اگلے روز کون اتنی دیر سے جاگتا ہے ساحر کیا" سوچے گا؟" ہاجرہ کی بات پر مشعل کا دماغ پل میں بیدار ہوا اور سیکینڈ کے ہزارویں حصے میں اسے کل ہونے والا اپنا اور ساحر کا نکاح یاد آیا۔ مشعل

نے اپنے ہاتھ میں لگی ساحر کے نام کی انگوٹھی کو دیکھتے گزشتہ دن کے واقعات کو سوچا تھا۔

تم سے کچھ کہا ہے میں نے مشعل۔"ہاجرہ کی غصے سے بھری آواز ریسیور سے نکل کر مشعل کو ہوش کی دنیا میں لے آئی۔

جی امی!"مشعل نے حجل ہو کر کہا۔"

کیا جی امی؟کوئی حال نہیں ہے تمھارا پاگل لڑکی۔اچھا بتاؤ ساحر کہاں ہے" اس وقت؟اور تم اب تک کیوں سوئی پڑی ہو؟"ہاجرہ نے اسے سخت لہجے میں گھرکا۔

پتہ نہیں۔" بے ساختہ مشعل کے منہ سے نکلا اور اگلے ہی لمحے ہاجرہ بیگم "
کی جانب سے ہونے والی گولہ باری اسے اپنی زبان کی بے اختیاری پر لعنت
بھیجنے پر مجبو کر گئی۔

پتہ نہیں؟ دماغ ٹھکانے پر ہے تمھارا مشعل! کل تمھارا نکاح ہوا ہے اور "
آج تم کہہ رہی ہو کہ تمھیں پتہ نہیں ہے کہ شوہر کہاں ہے تمھارا۔" آج
ہاجرہ بیگم کا پارا بہت ہائی تھا۔ اس لیے وہ بنا کسی لحاظ مروت کے مشعل کی
کلاس لیے جا رہی تھیں۔

بس کر دیں امی آج ہو گئی لیٹ آئیندہ جلدی اٹھ جاؤں گی۔ ویسے بھی "
جلدی اٹھ کر کیا کر لینا ہے؟" مشعل نے رونی صورت بناتے کہا تھا۔

وہی جو سب کرتے ہیں۔شوہر کو پیار سے اٹھاؤ دونوں ایک ساتھ ناشتہ" کرو ایک ساتھ دن کا آغاز کرو یہ کیا طریقہ ہے کہ دن بھر سوئے پڑے رہو۔یہی دن ہوتے ہیں بے وقوف لڑکی جب شادی شدہ زندگی میں عادتیں بنتی ہیں۔آج اسے اگنور کرو گی تو ساری زندگی ایسے ہی گزرے گی کہ صبح تم اٹھو گی اور یہ تک نہیں پتہ ہو گا کہ شوہر کہاں ہے۔"ہاجرہ بیگم کا دل ابھی بھرا نہیں تھا۔

امی شادی کون سا ہوئی ہے ابھی تو بس نکاح ہوا ہے۔"مشعل کی بات پر" ہاجرہ کا دل چاہا وہ اپنا ماتھا پیٹ لیں یا فون میں سے نکل کر مشعل کو ایک دو تھپڑ تو لگا ہی دیں۔

بیٹا جی آپ اس وقت اپنے شوہر کے ساتھ اس کے گھر میں ہیں۔ہمارے" معاشرے میں تو اسے ہی رخصتی کہتے ہیں۔۔۔۔دو لوگوں کا باہمی رشتہ

کیسا ہے اس سے لوگوں کو کوئی مطلب نہیں ہوتا جو لڑکی نکاح کے بعد شوہر کے گھر جاتی ہے وہ دنیا کی نظر میں رخصت ہی ہوتی ہے۔" ہاجرہ بیگم نے طنزیہ انداز اپنایا تھا۔

جی امی میرا مطلب تھا کہ سب اچانک ہوا ابھی کچھ وقت۔۔۔۔۔۔" مشعل نے کچھ کہنا چاہا جیسے ہاجرہ نے ٹوک دیا۔

مشعل ایک بات بتاو پچھلی بار جب تم اس کے گھر گئی تھی تو اس کا گریز" سمجھ میں آتا تھا کیونکہ تم اس کے نکاح میں نا تھی مگر اب اس کی منکوحہ ہو کیا اب بھی وہ تم سے بالکل بے خبر ہے؟" ہاجرہ نے کھوجتے لہجے میں پوچھا۔

ن۔۔ نہی۔۔۔۔ نہیں امی ایسا نہیں ہے بس میں نے ہی کہا کہ مجھے کچھ " وقت چاہیے۔" مشعل نے جھوٹا بہانہ گھڑا تھا۔

کوئی حال نہیں ہے تمھارا مشعل زندگی اور شادی مذاق نہیں ہوتی۔اب " تم لوگوں کی پہلے والی حرکتیں نہیں چلیں گی۔رشتہ بنایا ہے تو اسے اچھے طریقے اور خوش اسلوبی سے نبھاؤ۔یہ سب بچپنا اب بالکل نہیں چلے گا۔میں کچھ دیر بعد ویڈیو کال کروں گی مجھے تم دونوں سے بات کرنی ہے آئی بات سمجھ! اٹھو اپنا حلیہ درست کرو ساحر کے ساتھ ناشتہ کرو میں کچھ دیر میں کال کرتی ہوں۔" ہاجرہ نے کہہ کر فون کاٹ دیا اور مشعل بس فون کی سکرین کو گھورتی رہی گئی۔

امی بھی ناں اب ان کی یہ عجیب فرمائشیں کون پوری کرے گا۔" مشعل " تذبذب کا شکار ہوتی سر ہاتھوں میں دے کر بیٹھ گئی۔

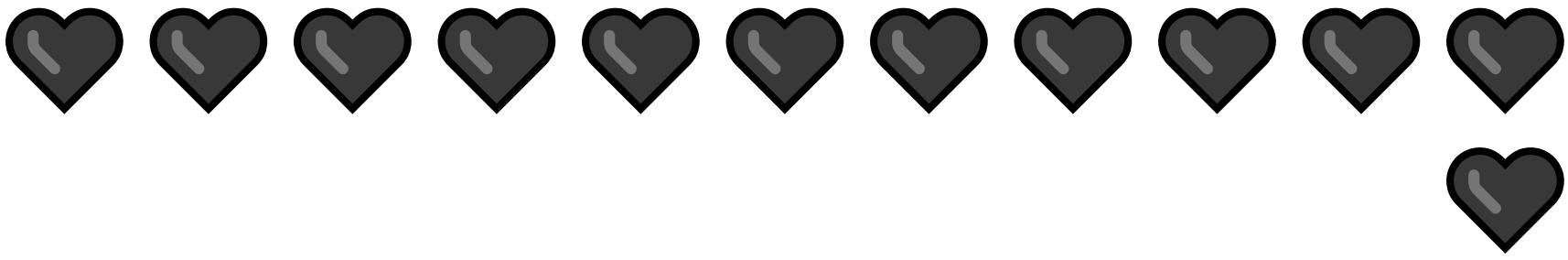

البرٹ پوری مستعدی سے ناشتہ بنا رہا تھا جب مشعل اپنے کمرے سے نکل کر کچن کاونٹر کی جانب آئی تھی۔

گوڈ مارننگ مسیز ساحر آفندی! کیسی ہیں آپ؟"البرٹ نے خوش مزاجی" سے کہا۔

تمھیں کیا ہو گیا ہے؟ صبح صبح ساحر سے کلاس لگی ہے کیا تمہاری؟" مشعل" نے ناسمجھی سے اس کی ایکسائٹمنٹ کو دیکھتے پوچھا۔

مجھے تو کچھ نہیں ہوا بس آپ دونوں کے لیے بہت خوش ہوں خاص کر سر" کے لیے۔اب شاید ان کی زندگی میں کچھ ٹھہراؤ آئے اب شاید وہ میرے جیسے شادی شدہ مرد کی مجبوریاں سمجھ سکیں۔"البرٹ نے بھرپور ڈرامائی انداز میں کہا تو مشعل مسکرادی۔

ہے کہاں تمھارا سر!" مشعل نے گردن گھما کر ساحر کے کمرے کی" جانب دیکھتے پوچھا۔

وہ تو صبح صبح ہی ناشتہ کئے بنا باہر نکل گئے۔ کہہ کر گئے تھے کہ آپ کو" ڈسٹرب نا کروں جب آپ خود سے اٹھیں تو آپ کو ناشتہ کروادوں۔ویسے سچ کہوں سر آپ کی بہت فکر کرتے ہیں۔"البرٹ آج نا جانے کیوں ضرورت سے زیادہ ہی بولے جارہا تھا۔

اچھا۔۔۔"یک لفظی جواب پر وہ برا سا منہ بناتا پھر سے اپنے کام میں" مصروف ہو گیا۔

ناشتے سے فارغ ہو کر وہ اپنے کمرے میں لوٹ آئی اور اپنی ماں کی باتوں کو سوچنے لگی۔وہ انھیں کیا بتاتی کہ وہ ایک کانٹریکٹ کر کے ساحر کی بیوی بنی ہے۔ساحر نے نہیں اس نے ساحر سے نکاح کا بولا ہے اور خود ساحر نے اس پر احسان کرتے یہ نکاح کیا ہے۔وہ اس کے ساتھ زندگی جینا نہیں چاہتا کیونکہ وہ کہتا ہے کہ وہ گزری باتیں بھول چکا ہے۔ مشعل کا دماغ اس کے دل سے محو گفتگو تھا۔دل جو ساحر کے دل کے جذبات کی ٹو لینا چاہتا تھا اور دماغ اسے باز رہنے کو کہا۔

فریش ہو کر وہ چینج کرتی باہر آئی۔ باہر آتے ہی اس نے پینٹ ہاؤس کو گہری نظروں سے دیکھا تھا۔ کل تک وہ یہاں مہمان تھی آج یہ پینٹ ہاؤس اس کا گھر بن گیا تھا۔

وقتی ہی سہی وہ ساحر آفندی کی منکوحہ تھی اس کی ہر شے کی حقدار۔ مگر " جس شخص کے توسط سے وہ اس گھر میں تھی وہ خود اس وقت نا جانے کہاں "تھا۔

مشعل نے موحد کو کال کر کے اسے ساری سچویشن بتادی اور ہاجرہ کی ڈیمانڈ بھی۔ موحد پہلے ہی اس بات سے واقف تھا کہ مشعل اور ساحر یہ فیصلہ کسی مصلحت کے تحت کر رہے ہیں۔

مشی اب جب نکاح ہوا ہے تو امی تو ہر ماں کی طرح تمھیں اپنے شوہر کے ساتھ خوش باش دیکھنا چاہیں گی۔ تمھاری خوشی کے لیے تو وہ پہلے بھی تمھیں آفندی ہاؤس لے گئیں تھیں اب تو حالات کی الگ ہیں۔اس لیے ساحر بھائی سے بات کر کی امی کو مطمین تو کرنا پڑے گا ناں۔" موحد نے اسے سمجھایا۔

بات تب کروں ناں موحد بھائی جب جانتی ہوں کہ وہ ہے کہاں؟"" مشعل نے چڑ کر کہا تھا اسی وقت ساحر بیرونی دروازے سے اندر داخل ہوا۔تو مشعل نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا۔

ساحر آگیا میں بعد میں بات کرتی ہوں موحد بھائی۔" مشعل نے کہہ کر" فون کاٹ دیا اور ساحر کی جانب بڑھ آئی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سمیع کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو نرم بستر پر پایا تھا۔ سر سہلاتے اس نے آنکھیں مذید وا کر کے ارد گرد دیکھ کر یہ سمجھنا چاہا کہ وہ ہے کہاں؟ ہوش کی دنیا میں پلٹ کر آتے ہی اسے سمجھ نہیں آئی کہ وہ وہاں اس کمرے میں کیسے ہے۔ وہ اس سیاہ پوش کے ساتھ تھا جو خود کو "ولید عباس" کہہ رہا تھا۔

ویل ٹھیک ہے پھر لفظوں کے کھیل نہیں کھیلتے وہ کھیل کھیلتے ہیں جس " میں سمیع ایکسپرٹ ہے۔ "اس انسان کے مبہم الفاظ سمیع کے کانوں میں گونجے تھے مگر اس کے بعد جو ہوا تھا وہ کچھ بھی سمجھ نہیں پایا اس کا دماغ اس سے آگے جیسے کچھ سمجھ نہیں پایا۔

وہ فوراً بیڈ سے اٹھا تو سامنے ہی صوفے پر اسی شخص کو بیٹھا ہوا پایا۔ سمیع نے استفامیہ نظروں سے اس کو دیکھا جو صوفے کی پست پر بازو پھیلائے نہایت فرصت سے اسے دیکھے جا رہا تھا۔ اس نے اب ہوڈ نہیں پہن رکھی تھی روشنی میں اس کا چہرہ سامنے آیا تو سمیع کو اندازہ ہوا کہ اس نے اپنا اصل چہرہ چھپا رکھا ہے اور جو نظر آ رہا ہے وہ حقیقت نہیں ہے۔

"ہیلو! "شورائم نے اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ مگر سمیع نے کوئی جواب نا دیا۔

"چچ چچ چچ ویسے میں نے زرہ سی نبض دبائی اینڈ لوک ایٹ یو تم تین گھنٹے بے ہوش رہے لائک سیریسلی! یہ ہے سمیع آفندیر کا پرفیکٹ جاسوس! ایسے تو کوئی بھی تمھارے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہے اور تم سمیع الحق خود کو

پروٹیکٹ بھی نہیں کر سکتے۔شورائم نے اسے واضح چڑانے کے انداز میں اپنی مخصوص قاتل مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

سمیع کو اپنا پورا نام اس کے منہ سے سن کر حیرت ہوئی تھی جس کا استعمال وہ ذاتی وجوہات کی بناپر بہت کم کرتا تھا اور بہت ہی کم لوگ اس سر نیم سے واقف تھے۔

یہاں کیوں لائے ہو؟" سمیع نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا۔سامنے بیٹھا" شخص واقع میں اتنا سیدھا تھا نہیں جتنا سمیع اسے سمجھتا آیا تھا۔

جاسوسی جاسوسی کھیلنے کے لیے۔۔۔۔تم میری جاسوسی کرتے رہے اور" میں تمھاری۔فرق بس اتنا ہے تمھیں کچھ خاص پتہ نہیں چلا اور مجھے سب

کچھ پتہ چل گیا۔چاہو تو کچھ بھی پوچھ لو۔"شورائم نے چیلنجنگ انداز اپنایا تو سمیع کلس کر رہ گیا۔

ساحر سر کے پیچھے کیوں آئے ہو؟"سمیع نے بظاہر بے تاثر چہرے کے " ساتھ پوچھا۔

میں اس کے پیچھے بالکل بھی نہیں کیونکہ جن کے پیچھے میں آتا ہوں ان " کے آگے پیچھے کی کسی کو خبر نہیں ملتی۔"شورائم کی بات اس کے انداز پر سمیع کو ساحر یاد آیا تھا۔وہ بھی ایسی ہی باتیں کرتا تھا وہ دونوں ہی شاید ایک جیسے سر پھرے تھے۔

کون ہو تم کیوں ہے اس سب میں تمھارا نام؟"سمیع نے الجھ کر ایک اور " سوال کیا۔ناجانے کیوں مگر سمیع اس کے سامنے کچھ محتاط ہو رہا تھا۔سامنے

کھڑے پراسرار شخص میں کچھ تو ایسا تھا جو مقابل کو اس کے سامنے سر اٹھانے نہیں دیتا تھا۔

کون ہوں؟ وہ تو تم نے شاید تھوڑا بہت پتہ کر لیا ہو گا کیونکہ میں چاہتا تھا" کہ وہ سب تم جان جاؤ۔اور میرا نام اس سب میں شاہد اس لیے ہے کہ چوہدری افتخار مجھ سے ملنے یہاں دبئ آیا ہے۔"شورائم نے مسکرا کر کہا۔

اور وہ تم سے کیوں مل رہا ہے؟"سمیع کا برجستہ سوال شورائم کے ماتھے پر" بل لے آیا۔

تمھیں ایک پل کے لیے بھی ایسا کیوں لگا کہ میں تمھارے اس سوال کا" جواب دوں گا۔۔۔۔۔آئی مسٹ سے آفندیز کا بہت سٹیمنا ہے جو تمھیں ٹالریٹ کرتے ہیں۔ تمھیں جاسوسی کرنا تو آ گیا مگر کس سے کیا کیا سوال

کرنے ہیں یہ تمھاری سمجھ سے اب بھی باہر ہے۔"شورائم نے ہاتھ جھلاتے ہوئے کہااور سمیع کو اچھا خاصہ شرمندہ کر گیا۔وہ ہے درپے سمیع "کی صلاحیتوں پر وار کرتا رہااور سمیع نا تو کچھ کہہ پا رہا تھااور نا ہی کر سکتا تھا۔

میں کیا کیا کر سکتا ہوں وہ تمھارا مطلب نہیں ہے۔"سمیع نے تپ کر کہا" تھاسامنے کھڑا شخص اسے بار بار اکسا رہا تھا۔

تم کچھ نہیں کر سکتے سمیع۔۔۔۔۔لیٹ می ٹیل یو!کہ تم تو خود تک کو بے" گناہ اور آفندیز کا وفادار ثابت نہیں کر پائے۔۔۔۔۔۔۔ٹرسٹ می اس رات ڈنر میں ساحر آفندی کو جن سوالات کو جھیلنا پڑا اس کے بعد تمھاری موت یقینی تھی مگر میں نے اسے سمجھا دیا کہ تم بے گناہ ہو۔یو شوڈ ایکچولی تھینک می۔"شورائم نے احسان جانے والے انداز میں کہااور دونوں کے درمیان

کا فاصلہ تہہ کرتا سمیع کے مقابل ان کھڑا ہوا اور اپنی سبز نگاہیں اس کی آنکھوں میں گھاڑتے بات جاری رکھی۔

اینی وے آخری بات مجھے جتنا کھوجنا ہے کھوج لو مگر اگلی بار اگر تم نے " میری وائف کا نام لے کر کسی قسم کی کوئی بھی انفارمیشن حاصل کرنے کی کوشش کی یا تمھارے منہ سے میری بیوی کا نام بھی نکلا تو تم خود کو ڈھونڈ نہیں پاؤ گے۔اور نا اس دنیا میں کوئی انسان تم تک پہنچ پائے گا۔زندہ تو رہو گے مگر کہاں کچھ کہا نہیں جا سکتا۔" شورائم کی آنکھوں کی سختی نے سمیع کو گڑ بڑانے پر مجبور کیا تھا۔

اسے دھمکی مت سمجھنا اور یہ لو نیوز پیپر پرانا ہے مگر اس آرٹیکل میں " میری کافی انفارمیشن موجود ہے پڑھ لینا اور اچھے سے سمجھ کر اپنا اگلا قدم اٹھانا کیونکہ تم نے کہاں جا کر اپنا سر پھوڑا ہے یو ایون ڈونٹ ہیو این

آئیڈیا۔"شورائم نے ٹیبل پر پڑا اخبار اس کے ہاتھ تھماتا لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا اور سمیع منہ کھولے اسے جاتا دیکھتا رہا۔

اس کے جانے کے بعد سمیع نے اخبار پر نظر ڈالی۔وہ تین سال پرانا نیوز پیپر تھا جس میں ولید عباس کے کاموں کو لے کر ایک آرٹیکل چھپا تھا۔یہ اس وقت کی بات تھی جب منہاج پاشا اور ولید عباس کا کام اپنے عروج پر تھا اس کا نام لوگوں کو کانپنے پر مجبور کیا کرتا تھا۔ سمیع جوں جوں وہ سب پڑھتا جا رہا تھا اس کا خلق خشک ہو رہا تھا۔جو شخص اس کے سامنے کچھ دیر پہلے موجود تھا وہ ایک قاتل تھا ایک سفاک قاتل جو کتنے لوگوں کو موت کی نیند سلا چکا تھا۔ جس کے بارے میں یہ لکھا تھا کہ وہ گولی پہلے مارتا ہے اور جرم بعد میں دریافت کرتا ہے۔

یار سمیع کہاں پھنس گیا۔مجھے یہاں سے نکلنا چاہیے۔"سمیع صحیح"

معنوں میں پریشان ہوا تھا۔دروازے کی جانب آیا تو وہ بند تھا کمرے میں کوئی ایسی کھڑکی نا تھی جہاں سے وہ فرار ہو سکتا اور دروازہ کھلنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

سمیع کو فون کا خیال آیا تو وہ بھی اس کی جیب میں نا تھا۔

یا خدا کون ہے یہ شخص! مجھے یہاں سے نکال دے میرے مالک!"سمیع"

کو اب ڈر لگنے لگا تھا۔یہ ولید عباس نامی شخص تو حقیقتاً بہت خطرناک تھا۔وہ تو بنا کچھ کیئے ہی سمیع کو بے بس کر گیا تھا۔

ساحر گیارہ بجے کے قریب واپس لوٹا تو سامنے ہی تروتازہ سی مشعل گلاس وال کے پاس کھڑی باہر دیکھتی کسی سے بات کرنے میں مگن تھی۔ ساحر کو آتا دیکھ کر اس نے موحد کو خدا حافظ کہہ کر فون بند کیا اور ساحر کی جانب بڑھ آئی۔۔ مشعل کے انداز سے ساحر کو لگا وہ اس سے کوئی بات کرنا چاہتی ہے۔

ساحر وہ۔۔۔۔۔" مشعل نے ارد گرد دیکھ کر جیسے الفاظ تلاش کرنے " چاہے تو ساحر بھی خاموش مگر گہری نظروں سے اسے دیکھے گیا. آج پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ وہ اسے گہری نظروں میں دیکھتے ہوئے بھی خود کو ٹوک نہیں پا رہا تھا۔

ساحر وہ مجھے پوچھنا تھا۔۔۔ نہیں پوچھنا نہیں بتانا تھا۔۔۔۔" مشعل " نے ساحر سے زیادہ خود کو سمجھایا۔

ہاں مجھے بتانا تھا کہ۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ایکچولی امی کہہ رہی تھیں"
کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ گھبراتے ہوئے الفاظ سوچ سوچ کر کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کیا تم نے ناشتہ کر لیا؟" وہ کچھ اور کہنے والی تھی جب ہاجرہ کی بات یاد" آتے ہی وہ بات کا رخ پلٹتی ساحر کو حیران کر گئی۔

نہیں میرا مطلب پہلے تم ناشتہ کر لو پھر بات کرتے ہیں۔" مشعل بال" کانوں کے پیچھے اڑستے وہاں سے پلٹنے لگی تھی جب ساحر کی بات نے اس کے قدم روک دیے۔

کیا کہنا یا بتانا چاہتی ہو مشعل!" ساحر نے مضبوط لہجے میں استفسار کیا۔"

وہ اصل میں۔۔۔۔۔امی۔۔۔۔امی تمھیں دیکھنا چاہتی ہیں۔۔۔۔نہیں" میرا مطلب وہ تمھیں اور مجھے ایک ساتھ دیکھنا چاہتی ہیں۔" مشعل نے رونی صورت بنا کر کہنے لگی تو ساحر کی بات کی تہہ تک پہنچا اور سر ہلایا۔

اوکے فائن ہم تصویر لے کر بھیج دیں گے۔" ساحر نے مسلے کا حل بتاتے" ہوئے کندھے اچکائے اور کچن کی جانب رخ کیا۔

تصویر نہیں بھیجنی وہ ویڈیو کال کریں گی۔" مشعل نے لب کچلتے نظریں" جھکائے ہوئے کہا تو ساحر اس کی الجھن کی اصل وجہ سمجھ گیا۔

ٹھیک ہے ڈونٹ وری میں فریش ہو لوں پھر بات بات کر لیں گے۔"""
ساحر گلاس میں پانی انڈیلتا کہنے لگا تو مشعل نے اطمینان بھرا سانس لیا۔
ساحر پانی پی کر کچھ سوچتا کچن سے نکل آیا۔

ناشتہ نہیں کر رہے تم؟" مشعل نے اسے پانی پی کر اپنے کمرے کی جانب " جاتے دیکھا تو پوچھ بیٹھی ساحر نے رک کر نا سمجھی سے مشعل کو دیکھا اور واپس اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ ساحر کی کھوجتی نظریں پیچھے کھڑی مشعل کو الجھا کر رہ گئیں۔ خود مشعل کو اپنے آپ پر حیرت ہوئی۔ شاید یہ سب اس کی ماں کی باتوں کا نتیجہ تھا۔

Zubi Novels Zone

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ کب سے باہر بیٹھی ساحر کے آنے کا انتظار کر رہی تھی جب اس کے فون پر ہاجرہ اور ایمان کی گروپ کال آنے لگی۔ ہاجرہ کے ساتھ ایمان کا نام

جگمگاتا دیکھ کر مشعل دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی۔اب ساحر کے سامنے ایمان کا ہنگامہ کون برداشت کرے گا۔ مشعل نے دل میں سوچا اور کال ریسیو کر لی جہاں فون اٹھاتے ہی ایمان شروع ہو چکی تھی۔ نکاح کی مبارک ،ایمان کے بغیر نکاح کا شکوہ، خوشی کا اظہار اور ناراضگی کا اعلان سبھی ایک ساتھ بنا بریک کے شروع ہو چکا تھا جب کہ ہاجرہ بیگم گہری نظروں سے مشعل کو دیکھے جا رہیں تھیں ماں کی نظروں سے انجان وہ بس ایمان کو منانے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی جواب بھرپور طور پر ہاتھ جھلا جھلا کر مشعل کو ان کی بچپن کی دوستی کی یاد دلا رہی تھی۔

مانی کون سا سب میری مرضی کے مطابق ہوا ہے حالات ہی ایسے بن گئے تھے۔" مشعل نے ایمان کو مناتے ہوئے نا جانے کتنی بار یہ بات دہرائی تھی۔

ہوا تو تمہاری مرضی سے ہی ہے مشعل! مگر تمہاری حالت دیکھ کہ کون" کہہ سکتا ہے کہ تم ایک دن کی دلہن ہو۔" ہاجرہ کا اشارہ مشعل کے سادہ سے حلیے پر تھا اس کے برعکس ایمان اتنی صبح بھی نک سک سے تیار تھی کیونکہ یہ عمار کی فرمائش ہوا کرتی تھی۔

ہاجرہ کی بات پر مشعل نظریں چرا گئی جب کہ ایمان نے نظروں میں سوال لیے ہاجرہ کی بات کو سمجھنے کی کوشش کی مگر ان کے سامنے اس نے مشعل کو کریدنے سے گریز برتا۔ البتہ وہ اس سلسلے میں مشعل سے اکیلے بات کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

خیر مشعل ساحر کہاں ہے؟" ہاجرہ بیگم کو پھر سے اپنے نئے نویلے داماد کی" یاد ستانے لگی تھی۔

جی امی وہ فریش ہونے گیا ہے۔" مشعل نے زبردستی مسکراتے ہوئے" اس انداز میں کہا جیسے وہ دونوں ایک نارمل شادی شدہ جوڑا تھے۔

اچھا تو جب تک ساحر بھائی باہر آتے ہیں ہمیں پینٹ ہاؤس ہی دیکھا دو۔"" ایمان نے فرمائش کی تو مشعل نے خوشی خوشی اسے پورا پینٹ ہاؤس دیکھا دیا جو ایمان کو بہت پسند آیا۔

اور اب تیرا اور ساحر بھائی کا کمرہ؟" ایمان نے جانتے بوجھتے مشعل سے" ایسی بات کی تھی۔ وہ موحد سے مشعل کے سلسلے میں بات کر چکی تھی اور اب اس کا ایک ہی مشن تھا مشعل اور ساحر کے بیچ سب نارمل کرنا جس کے لیے وہ مشعل کو ساحر کے قریب کرنے کا کوئی موقع نہیں چھوڑنے والی تھی اور اس کی شروعات اس نے اس کال سے کی تھی۔

ایمان کی بات پر مشعل نے دل میں اپنی بیسٹ فرینڈ کو جی بھر کے کوسا تھا مگر ماں کے سامنے وہ کچھ کہہ نہیں سکتی تھی۔

مانی یہاں سے برج خلیفہ بھی نظر آتا ہے دیکھ۔"ایمان نے بات کا رخ" پلٹنے کے لیے گلاس وال کے قریب جاتے کہا۔

وہ تو پورے دبئ میں تقریباً ہر جگہ سے ہی نظر آتا ہے مشی مجھے تیرا کمرہ" دیکھنا ہے۔"ایمان نے مشعل کے بہانے کو حاظر میں نالاتے ہوئے کہا تو مشعل دانت پیسنے لگی۔

ہاں مشعل دیکھادو ایمان کو تم دونوں کا کمرہ۔"ہاجرہ نے بھی ایمان کا" ساتھ دیتے کہا۔ مشعل مجبوراً ساحر کے کمرے کی جانب بڑھ گئ تھی وہ فریش ہونے گیا تھا مشعل کو ڈر تھا کہیں اس رات کی طرح وہ غلط وقت پر

کمرے میں نا چلی جائے۔ہاجرہ اور ایمان کے کال پر ہونے کی وجہ سے وہ دروازہ کھٹکھٹا بھی نہیں سکتی تھی۔دل میں ایمان کو سلواتیں سناتی وہ لب کچلتی گھبرائی ہوئی اندر داخل ہوئی۔صد شکر کہ ساحر کمرے میں نا تھا۔ مشعل نے جلدی جلدی ایمان کو کمرہ دیکھا رہی تھی تاکہ ساحر کے فارغ ہونے سے پہلے ہی وہ وہاں سے نکل سکے مگر ایمان کے سوالات کا سلسلہ طویل تر ہوتا جا رہا تھا۔اسی وقت ساحر باتھ روم سے فریش ہوتا نکلا۔تولیے سے بال رگڑتا وہ باہر آیا تو سامنے ہی مشعل کو بے چارگی سے فون تھامے ہاجرہ کی کسی بات کا جواب دیتے دیکھ کر ٹھٹک کر رک گیا۔

مشعل نے معذرت خواہانہ انداز میں ساحر کر دیکھا جو مشعل کی وجہ سے ان عجیب سچویشنز کا شکار ہو رہا تھا۔

ساحر جانتا تھا کہ مشعل یہاں اس وقت مجبوری کے تحت ہی ہو سکتی ہے۔

اور کتنی دیر لگے گی تمھارے شوہر محترم کو؟"ایمان نے مشعل کی" نظروں کی الجھن کو دیکھتے ہی پرکھ لیا تھا کہ ساحر آچکا ہے اس لیے ایمان نے ساحر کی بابت پوچھا۔

وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"مشعل کچھ کہنے والی تھی مگر ساحر کی حرکت نے" مشعل کی بولتی بند کر دی جس نے اس کے قریب آتے فون اس کے ہاتھ سے لے لیا اور ہاجرہ سے بات کرنے لگا۔یہ سب مشعل کے لیے حیران کن تھا۔مگر سب کے سامنے انھیں خود کو نارمل ہی دیکھانا تھا۔

اسلام علیکم!"ساحر نے اپنے تاثرات نارمل کرتے ہاجرہ اور ایمان کو ایک" ساتھ سلام پیش کیا۔

واعلیکم السلام!"دونوں نے ایک ساتھ اس کے سلام کا جواب دیا۔"

نکاح کی بہت بہت مبارک ہو ساحر بھائی۔"ایمان نے پرجوش انداز میں" کہا اس کے چہرے کی خوشی دیدنی تھی۔

تھینک یو!"سرسری انداز میں جواب دیا گیا۔"

کیسے ہو ساحر بیٹا؟"ہاجرہ گہری نظروں سے اپنے خوبرو داماد کو دیکھ رہیں" تھیں۔

میں ٹھیک ہوں آنٹی!"ساحر نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہا تو ہاجرہ کو" حیرت بھری خوشی ہوئی ان کے مشعل اور ساحر کو لے کر سارے خدشے ایک پل میں غائب ہوئے تھے۔ساحر کا اتنا نارمل انداز مشعل کے ساتھ

ساتھ ان دونوں کو حیران کر رہا تھا مگر کسی نے اس حیرت کا اظہار نہیں کیا۔ ایمان کو موقع مل گیا تھا اپنے پلان پر عمل کرنے کا۔

ساحر بھائی ویسے میں خفا ہوں آپ دونوں سے۔ایک تو میں آپ دونوں " کے نکاح میں نہیں تھی اوپر سے آپ دونوں کی ایک بھی اچھی تصویر میرے پاس نہیں ہے زرہ جلدی سے ایک اچھی سی سیلفی تو لے کر بھیجیں۔ ہماری سب دوستیں مشعل کا دلہا دیکھنا چاہتی ہیں۔" ایمان نے چھوٹتے ہی پہلی فرمائش کی تھی جس نے مشعل اور ساحر دونوں کو ہی عجیب لگا تھا۔ وہ دونوں ہی عجیب کشمکش کا شکار ہوتے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔

اور ذرا مشعل کو بھی کیمرے کے سامنے لائیں ہم دیکھیں تو سہی آپ" دونوں ایک ساتھ کیسے لگتے ہیں۔"ایمان کی فرمائش پر مشعل لب کچلتی ساحر کو دیکھے گئی۔

ساحر چند قدم بڑھاتا مشعل کے ساتھ جا کھڑا ہوا یوں کہ وہ دونوں ایک" ساتھ کیمرے کے سامنے آسکیں۔۔۔ان کے درمیان بس ایک دو انچ کا "فاصلہ تھا۔

ماتھے پر بکھرے بھیگے بال پیچھے کرتا اپنے مخصوص کلون کی خوشبو میں" نہایا تروتازہ سا ساحر اور اس کی قربت مشعل کو کنفیوز کر رہی تھی۔خود ساحر بھی عجیب تاثرات کا شکار ہوا۔۔۔۔اس کا دل پھر سے بے قابو ہونے کو تیار تھا جیسے اس نے بہت ضبط کر کے کنٹرول کیا مگر ابھی یہ سب ضروری تھا۔وہ دونوں ایک دوسرے کی الجھن کو بہت اچھے سے محسوس

کر رہے تھے۔ایک پل کو دونوں کی نظریں ملی تھیں اور دونوں نے بیک وقت نظریں چرائی۔

مانی ہم بعد میں اچھی سی تصویر لے کر تمھیں بھیج دیں گے۔" مشعل نے " بات ٹالنا چاہی۔

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا مجھے ابھی کہ ابھی تم دونوں کی سیلفی چاہیے۔"" ایمان نے اپنے ضدی انداز میں کہا تو ساحر دل ہی دل میں پیچ وتاب کھا کر رہ گیا۔ہاجرہ بھی خاموش تماشائی بنی ایمان کی حرکتوں سے دل ہی دل میں لطف اندوز ہو رہیں تھیں۔

مانی فون پر بات کر رہی ہوں بند ہو گا تو ہی تصویر لوں گی ناں. "اب کی بار" مشعل نے ماتھے پر بل ڈالے قدرے سخت لہجے میں کہا مگر وہ ایمان ہی کیا جو اپنی بات سے ٹل جائے۔

تو کوئی بات نہیں ساحر بھائی کے فون سے لے کر بھیج دے کیوں ساحر" بھائی آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔" ایمان نے مشعل کو مشورہ دینے کے ساتھ ساتھ ساحر سے کہہ کر معاملہ خود ہی طے کر لیا۔اس نے ساحر کو کسی قسم کا اعتراض اٹھانے لائق ہی کہاں چھوڑا تھا۔

ساحر نے مصلحت کے ہاتھوں مجبور ہوتے اپنا فون ان لاک کر کے مشعل کی جانب بڑھ دیا جس تھام کر مشعل ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے ان دونوں کی ایک سیلفی لینے لگی۔ساحر کی قربت میں اس کے ہاتھ ہولے ہولے لرز رہے تھے۔

ایک منٹ رکیں!"ایمان کی بات پر دونوں نے بے ساختہ ساحر کے ہاتھ" میں موجود فون کی سکرین پر ایمان کی جانب دیکھا۔

ایسے سنجیدہ تاثرات والی سیلفی نہیں ہنستی مسکراتی ہیپی کپل والی سیلفی" چاہیے مجھے۔"ایمان کی فرمائشیں اب ساحر کا ضبط آزما رہی تھیں مگر ہاجرہ بیگم کی موجودگی اسے روکے ہوئی تھی۔

ساحر لب بھینچ کر مشعل کے مزید قریب ہوا اور ہلکے سے مسکرا دیا۔ مشعل نے جلدی سے تصویر لے کر ایمان کی نمبر پر سینڈ کر دی۔

ایمان تم تصویر دیکھو ساحر کو اب بریک فاسٹ کرنا ہے اور امی ہم بعد" میں بات کریں گے اللہ خافظ۔"مشعل نے فوراً کہا تو ساحر نے بھی فوراً خدا

خافظ کہتے کال ڈسکونیکٹ کر دی ان دونوں کو ہی ڈر تھا کہ ایمان کوئی اور فرمائش نا کر بیٹھے۔

آئی ایم رئیلی سوری ساحر!" مشعل نے اسے مناسب فاصلے پر جاتے گہرا" سانس لیتے کہا۔

ایمان کبھی کبھی بہت عجیب فرمائشیں کرتی ہے۔ تمھیں اس کی بات " سے انکار کر دینا چاہیے تھا۔اس کی ایک بات مانو تو اگلی دس وہ ذبردستی منواتی ہے۔" مشعل نے جسٹیفیکیشن دیتے کہا۔اسے اس وقت ایمان پر شدید غصہ تھا اور اس کی طبیعت وہ اکیلے میں صاف کرنے کا ارادہ رکھتی تھی جس نے اسے ماں کے سامنے عجیب مشکل میں ڈال دیا تھا۔

اٹس اوکے مشعل! ہمیں ویسے بھی سب کے سامنے سب نارمل شو کرنا ہے اور میں نے بس تمھاری ماں کو مطمین کرنے کی ایک ادنٰی سی کوشش کی ہے۔" ساحر بھی گہرا سانس لیتا کہنے لگا۔

تھینک یو فار ایوری تھنگ ساحر جیسے تم نے سب کے سامنے میرا مان رکھا" اور اب ماں کے سامنے بھی۔" مشعل نے صدق دل سے ساحر کا شکریہ ادا کیا اور کمرے سے باہر نکل آئی پیچھے ساحر بھی گہرا سانس خارج کرتا خود کو اس لمحے کے حصار سے نکالنے کی کوشش کرتا رہا۔

گزشتہ دو تین روز سے ساحر اپنے مسائل میں اتنا الجھا تھا کہ اسے ولید عباس کے بارے میں خیال تک نا آیا تھا۔ انیتا سے بات کے دوران اس نے جب ساحر سے کام مکمل کر کے پاکستان لوٹ کر آنے کے بارے میں پوچھا

تواسے ولید عباس سے مل کر یہاں آنے کا مقصد جلد از جلد حاصل کرنے کا حیال آیا۔وہ جلد واپس لوٹنا چاہتا تھا تاکہ وہ ایڈرین جان کے ساتھ سائن کیا اپنا دوسرا کانٹریکٹ بھی آگے بڑھا سکیں۔اور یہاں سے جا کر وہ اور مشعل دونوں ہی اپنے آنے والے کل کو سوچ سکیں۔ مشعل شاید اس کے ساتھ زندگی گزارنا نہیں چاہتی کیونکہ اس نے اس نکاح کو کانٹریکٹ کا نام دیا تھا۔ وہ جلد سے جلد اس الجھن کو سلجھانا چاہتا تھا تاکہ اس کا دل پھر اس سے بغاوت کر کے اس کے دماغ کے اختیار سے فرار نا حاصل کر لے۔اسے ایک انجان نمبر سے ایک تصویر اور پیغام موصول ہوا تھا۔ساحر نے فوراً وہ تصویر کھولیں تھی جس کے ساتھ صرف دو الفاظ درج تھے۔

"تمھاری تلاش!"ساحر نے غور سے اس تصویر کو دیکھا۔اس انسان کو اس نے کبھی نا دیکھا تھا تو پھر تصویر بھیجنے والا اسے اس کی تلاش کیوں کہہ رہا تھا۔اس کی تلاش تو رستم تھا۔

کیا جس تصویر کو وہ آج تک رستم سمجھتا آیا تھا کیا وہ رستم نہیں تھا؟اسی"
"لیے وہ اب تک رستم تک پہنچ نہیں پایا۔

کیا یہ تصویر اصل رستم کی تھی؟"اتنا تو ساحر جانتا تھا کہ یہ تصویر بھیجنے"
والا ولید عباس ہے مگر وہ یہ تصویر کیوں بھیج رہا تھا۔جواب تھا صرف اور
صرف اس انسان کے پاس۔ساحر نے اس کے نمبر پر کال کی تھی جو چوتھی
بیل پر اٹھائی گئی۔

ہیلو! میں تمھاری ہی کال کا انتظار کر رہا تھا۔"ولید عباس کی بھاری آواز"
ریسیور سے ابھری۔

اسی لیے چوتھی بیل کے بعد اٹھائی؟"ساحر نے خود کو طنز کرنے سے باز آ" رکھا۔

میں دیکھنا چاہتا تھا کہ تم مجھ سے بات کرنے کے لیے کتنے دیسپریٹ" تھے۔"اس نے اپنے استاد کے انداز میں کہا تھا۔

ڈیسپریٹ تو تم ہو مجھ سے ملنے کے لیے۔۔۔۔کیونکہ میں نے نہیں تم" نے مجھ سے رابطہ کیا ہے میں نہیں تم مجھ تک پہنچے ہو۔"ساحر کی آواز میں اگلے کو جلا دینے والا جتلاتا سا تاثر تھا مگر سامنے والا بھی اپنے نام کا ایک ہی تھا۔

شورائم بلا ساختہ مسکرا دیا تھا آج تک اسے کوئی ایسا نہیں ٹکرایا تھا جو اس سے اس انداز میں بات کرے لوگ تو اس کے سامنے بچھے چلے جاتے تھے مگر

ساحر آفندی کا تو مزاج ہی نہیں ملتا تھا۔ پھر بھی نا جانے کیوں شورائم کو اس کی بات پر غصہ نہیں آیا تھا۔ وہ بلا کا انا پرست انسان نا جانے کیوں ساحر آفندی کا ایٹیٹیوڈ برداشت کر جاتا تھا۔۔۔۔۔ لیکن کبھی کبھی۔۔۔۔ شاید وہ یہ سب اپنی بیوی کو دیے وعدہ کی وجہ سے سہہ رہا تھا۔ اسے ایک بار پھر نیلم کے وعدے پر تاؤ آیا تھا جس نے اسے ساحر آفندی اور مشعل کی مدد کرنے کا وعدہ لے رکھا تھا۔ وہ پاگل لڑکی نا جانے کیوں اتنی ہمدرد تھی۔

رابطہ میں نے کیا ہے اپنے فایدے کے لیے اب دیکھنا یہ ہے کیا تم اپنا فایدہ" سوچتے ہو یا اپنے ان سو کالڈ ٹینٹرمز کے ساتھ ایسے ہی الجھے رہتے ہو کیونکہ تمھارا آدمی سمیع میرے پاس ہے اور اگر تم اپنے آدمیوں کے ذریعے میرا سچ جاننے کی کوشش کرتے رہو گے تو کچھ حاصل نہیں کر پاؤں گے۔ دبئ میں میں مذید دو دن اور ہوں۔ اپنے سوالوں کے جواب چاہتے ہو تو بھیجے گئے ایڈریس پر پہنچ آنا۔ کیا، کیوں، کب اور کون؟ کے جواب اب ملاقات

میں ہی ملیں گے۔مجھے کال بیک مت کرنا۔جتنا جلدی سچ جان جاؤ گے اتنے ہی جلدی اپنے ملک جا سکو گے کیونکہ میں سنا ہے تمھارا نیا پروجیکٹ "پینڈنگ پڑا ہوا ہے اور تمھارے آنے کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

شورائم نے اپنے اندر اٹھتے تاؤ کو کنٹرول کرتے ایک ہی سانس میں ساری بات کر کے ساحر کو حیران کیا۔سب سے زیادہ حیران ساحر آج ہوئی انیتا کی بات کے حوالے پر ہوا تھا مطلب وہ انسان اس کی کالز سن رہا تھا۔وہ کچھ پوچھ پاتا اس سے پہلے ہی ٹوں ٹون کی آواز نے اس کا منہ چڑانے لگی۔

وہ پریشان سا اس سب کے بارے میں سوچتا رہا تھا۔اپنے ایٹیٹیوڈ کے چلتے وہ ولید عباس سے کچھ پوچھ بھی نا پایا تھا۔اچانک اسے خیال آیا کہ اس نے کہا تھا کہ سمیع اس شخص کے پاس ہے۔ساحر نے فوراً سمیع کا نمبر ڈائل کیا تو وہ بند آ رہا تھا اور شان کا نمبر ڈائل کرنے پر وہ بزی ملا تھا۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

سمیع کافی دیر سے اس کمرے میں قید تھا جہاں ولید عباس اسے چھوڑ کر خود نا جانے کہاں چلا گیا تھا۔اس کے پاس نا تو فون تھا اور نا ہی وہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ۔ دل میں ولید عباس کو کوستا وہ کمرے میں چکر کاٹ رہا تھا جب اسے دروازہ ان لاک ہونے کی آواز آئی تھی۔وہ فوراً دروازے کی جانب بڑھا تھا۔

کیوں بند۔۔۔۔۔۔۔"وہ دروازہ کھولتے ولید عباس سے اپنے قید کیے" جانے کی وجہ پوچھنے ہی والا تھا مگر آتی ہستی کو دیکھ کر اس کے الفاظ

منہ میں ہی رہ گئے۔ بھنویں سکیڑتے اسے دیکھتا وہ آنے والی کی یہاں موجودگی پر حیران ہوا۔

"شان تم یہاں؟" سمیع نے حیرت سے شان سے استفسار کیا جو خود سمیع کو نا سمجھی سے دیکھ رہا تھا۔

"آپ نے بلوایا مجھے یہاں۔" شان سمجھ گیا تھا کہ کچھ گڑبڑ ہے اس لیے سوال نہیں کیا بلکہ اسے آگاہ کیا۔

"تم سے کس نے کہا ایسا؟" سمیع نے جواباً سوال کیا۔

"ہوٹل سے چیک آؤٹ کر رہا تھا جب ریسیپشن پر مجھے یہاں کی چابی اور آپ کا فون یہاں کے ایڈریس کے ساتھ دیا اور بتایا کہ آپ یہاں میرا

انتظار کر رہے ہیں اور بنا کسی سے کچھ کہے آپ کے پاس آجاؤں۔" شان نے کنپٹی کھجاتے اپنے یہاں آنے کی وجہ بتائی تھی۔

عجیب انسان ہے!" سمیع نے ولید عباس کو سوچتے تبصرہ کیا۔"

کون؟" شان نے نا سمجھی سے سوال کیا۔"

وہی جو مجھے یہاں بند کر کے گیا ہے اور تمھیں یہاں بھیجا شاید مجھے آزاد" کروانے۔۔۔۔

مگر کون کر سکتا ہے ایسا؟" شان نے سمیع کی بات کاٹتے بے صبری سے" پوچھا۔

ولید عباس!" سمیع نے کچھ سوچتے سوچتے جواب دیا۔"

کہیں وہ مجھے بھی آپ کے ساتھ یہاں قید کر کے سر کو اکیلا تو نہیں کرنا" چاہتا۔" شان نے ماتھے پر بل ڈالے اپنے دماغ میں اٹھتی سوچ کو الفاظ میں ادا کیا۔

ہاں ایسا ہو سکتا ہے ہمیں جلد نکلنا ہو گا۔" سمیع نے گھبرا کر ارد گرد دیکھتے" کہا اور وہ دونوں فوراً وہاں سے باہر نکل آئے۔ یہ ساحل سمندر پر بنا ایک ہٹ تھا جہاں آس پاس نا تو کوئی انسان موجود تھا اور نا ہی کوئی اور عمارت یا ہٹ۔۔۔ بس کچھ فاصلے پر کھڑی شان کی کار تھی۔ وہ دونوں وہاں سے تیزی سے نکلے اور تیز قدم اٹھاتے گاڑی میں آ بیٹھے۔

سمیع نے گہرا سانس لیتے گاڑی میں بیٹھتے ہی شان کو ساری کہانی سنا دی جس پر شان نے مسکراہٹ ضبط کر کے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

کیاہوا یہ ہنسنے والی بات نہیں ہے۔" سمیع کو شان کی دماغی حالت پر جیسے " شبہ ہوا۔

کچھ نہیں وہ بس آپ کے جاسوسی کے غبارے کی ساری ہوا نکلتی دیکھ کر " ہنسی آگئی۔" شان نے جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ گاڑی موڑتے کہا تو سمیع نے جیسے نظروں سے ہی اس پر لعنت بھیجی۔ وہ دونوں ساحر سے بات کرنے پینٹ ہاؤس کی جانب جا رہے تھے۔ پورے راستے سمیع کے دماغ پر ولید عباس ہی چھایا رہا تھا اور شان بنا ملے ہی اس انسان سے متاثر ہوا تھا جس کی انداز کی بلاواسطہ تعریف خود ساحر آفندی نے کی تھی اور اب سمیع اس انسان کو بھول نہیں پا رہا تھا۔ بظاہر وہ اسے برا بھلا کہہ رہا تھا مگر شان اچھے سے سمجھ گیا تھا کہ وہ انسان اپنے کام کے طریقے سے سمیع پر گہری چھاپ چھوڑ گیا ہے۔

چوہدری افتخار جلدی جلدی تیار ہوتا ہوٹل سے نکلا تھا اور اپنے لیے بک کی گئی ہوٹل کی گاڑی پر وہ اس جگہ پہنچا تھا جہاں وہ ولید عباس سے ملنے والا تھا۔ شورائم لابی میں بیٹھا پر سکون انداز میں اسے جاتا دیکھنے لگا۔ آج چوہدری کی ملاقات ولید عباس سے تو ہونی تھی مگر اس کے انداز میں۔ چوہدری کے نکلتے ہی ہوٹل کے مینیجر نے عمر کو کال کر کے چوہدری کے باہر جانے کی اطلاع دی۔ ساتھ ہی وہ ایڈریس بھی بتا دیا تھا جو چوہدری نے ڈرائیور کو دیا تھا اسے پہنچانے کے لیے۔ ہوٹل کی گاڑیوں میں چونکہ جی پی ایس ٹریکر لگا تھا اور اس کی ساری معلومات ہوٹل مینجر اور سیکیورٹی کے پاس پہنچائی جاتی تھیں اس لیے مینجر نے وہ ساری ڈیٹیلز عمر تک پہنچا دی تھیں۔ شورائم اپنے

کان میں لگی ڈیوائس سے مینجر کی ساری باتیں سن پارہا تھا جو عمر نامی شخص کو چوہدری افتخار کی ڈیٹیلز بتارہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ عمر کا اگلا کام ساحر سے رابطہ کرنا تھا مگر شورائم نہیں چاہتا تھا کہ اس وقت کوئی بھی ساحر سے رابطہ کر سکے۔ مبہم مسکراہٹ کے ساتھ اپنے فون پر انگلیاں چلائی اور کام ہو جانے کا پیغام سکرین پر ابھرا تو وہ فون واپس جیب میں ڈالتا مسکرا کر سامنے پڑا میگزین اٹھا کر نظریں ڈوراتے لگا۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••

ساحر اچانک کسی کام سے باہر چلا گیا تھا اور البرٹ کو بھی مشعل نے پیزا لانے باہر بھیج دیا تھا۔ آج اس کا موڈ جنک کھانے کا بن رہا تھا۔ وہ اس وقت پینٹ ہاؤس میں بلکل اکیلی تھی جب مین ڈور پر لگی بیل بجی تھی۔ وہ جو اپنے کمرے میں بیٹھی اپنے فرینڈز گروپ میں اپنے اور ساحر کے فوٹو پر اپنی

سہیلیوں کے تبصرے پڑھ رہی تھی جو ساحر کی پرسنیلٹی اور سحر میں جھکڑے اس کی تعریفوں کے پل باندھ رہیں تھیں۔ مشعل خراب موڈ کے ساتھ دروازہ کھولنے آئی۔ البرٹ اور ساحر کے پاس تو ہمیشہ چابی ہوتی تھی۔ اس کا مطلب جو کوئی تھا وہ انجان انسان تھا۔

مشعل نے دروازہ کھولا تو سامنے کھڑے انسان کو دیکھ کر اس کا پارا ہائی ہوا جو مشعل کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

سامنے وہی انسان تھا جو اس دن فواد اور سلیمان صاحب کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے ہی مشعل نے ساحر سے نکاح کا فیصلہ کیا۔ اسے دیکھ کر مشعل کے غصے کا گراف ہر گزرتے سیکینڈ کے ساتھ بڑھ رہا تھا۔

تم پھر یہاں آ گئے ؟" مشعل نے بنا کسی لحاظ مروت کے کمر پر ہاتھ رکھے " ماتھے پر بل ڈالے پوچھا۔ مشعل کے انداز پر وہ گڑ بڑا گیا۔

کیوں نہیں آ سکتا؟"اس شخص نے نا سمجھی سے پوچھا۔اسے مشعل کا اس " انداز میں کہنا عجیب لگا تھا۔

کتنے بے شرم ہو تم۔۔۔ مطلب رتی برابر بھی شرم نہیں ہے ایک بار کا " انکار سمجھ نہیں آیا۔" مشعل کا دل چاہا اسے پینٹ ہاؤس سے نیچے گرا دے۔ جو آج پھر اس سے ملنے چلا آیا تھا۔

جی؟"استفامیہ نظروں سے مشعل کو دیکھتا وہ گڑ بڑا گیا جس کے رویے " کی وجہ اس کی سوچ سے بھی پرے تھی۔

کیا جی تمھیں شرم نہیں آتی بار بار منہ اٹھا کر آجاتے ہو۔" مشعل نے" اس انسان کی ڈھٹائی پر غصہ آیا تھا جو ابھی بھی اس کے سامنے کھڑا تھا اور ماتھے پر بل ڈالے اسے گھور رہا تھا۔

دیکھیں مجھے کوئی بات۔۔۔۔۔"اس نے اپنی بات کہنے کی کوشش کی" تھی جو کامیاب نا ہوئی۔

کوئی بات وات نہیں ہو گی۔ تمھیں میرے بابا نے بتایا نہیں کہ میرا ساحر" سے نکاح ہو چکا ہے۔" مشعل نے اس کی بات کاٹتے اپنی بات کہہ ڈالی۔

آپ اس وقت نکاح کا ذکر کیوں کر رہی ہیں؟"اس نے اپنے دل میں " اٹھتے سوالوں کو الفاظ دیے۔

تاکہ تمھیں بتا سکوں کہ میرا ساحر سے نکاح ہو گیا ہے۔اور میں اپنے شوہر" سے بہت محبت کرتی ہوں۔اس لیے کوئی امید لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔"سامنے کھڑے آدمی کو جتلانے کے لیے اس نے اپنے شوہر سے محبت کا دعویٰ کر دیا تھا جب کہ شوہر کے سامنے ایسی کوئی بات تو دور سوچ بھی اس کے دماغ میں نا آتی تھی۔

بہت اچھی بات ہے کہ آپ ساحر سے محبت کرتی ہو۔اور میں اچھے س" جانتا ہوں کہ آپ کا نکاح ہو چکا ہے ساحر سے کیونکہ میں تو خود آپ کے نکاح کا گواہ تھا۔"اس انسان نے نا سمجھی سے مشعل کو دیکھا تھا۔اس دن بھی وہ لڑکی اسے دیکھتے بھڑک گئی تھی اور آج بھی وہ کافی غصے میں تھی وجہ وہ سمجھ نہیں پایا مگر یوں اس کے سامنے ساحر سے محبت کی بات اس کی سمجھ سے بالاتر تھی۔

ہا۔۔۔۔۔۔کتنے بے شرم ہو جس نے تم سے نکاح سے انکار کیا اسی کے " نکاح میں گواہ بن گئے۔" مشعل نے حیرت سے بھنویں آچکا کر سوال کیا تو مشعل کی بات پر سامنے والے کا منہ کھل گیا اور آنکھیں پھٹ کر جیسے باہر آنے لگیں۔

کیا بات کر رہی ہیں سسٹر!" وہ دکھ اور پریشانی کی حالت میں بس اتنا ہی " پوچھ سکا۔

واہ بیوی نا بن سکی تو بہن بنا لیا کمال ہے۔" مشعل نے طنزیہ انداز میں سر " جھٹکا۔

خدا کا خوف کریں کیا بولے جا رہی ہیں۔آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔""
وہ شخص اب صدمے کی کیفیت میں مشعل کو دیکھ رہا تھا۔اس کاری ایکشن مشعل کو کھٹکا۔

کیسی غلط فہمی اس دن تم میرے بابا اور فواد سر کے ساتھ یہاں نہیں بیٹھے " تھے۔تم میرے پرپوزل کے لیے آئے تھے ناں؟" مشعل کا انداز استہفامیہ تھا۔سامنے والے کے ایکسپریشنز مشعل کو الجھا گئے تھے۔

جی میں اس دن یہاں بیٹھا تھا مگر میں آپ کے پرپوزل کے لیے نہیں آیا" تھا۔اللہ معاف کرے میں تو ساحر کا دوست عمر ہوں اور اس ناطے آپ میری بھابھی میری ماں بہن کی جگہ ہے۔"عمر نے غصے اور شرمندگی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ کہا تو مشعل کا دل چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں دھنس جائے۔وہ بنا سوچے سمجھے اتنا کچھ بول گئی تھی۔

****

عمر ساحر سے رابطہ کر کے مینجر سے لی گئی ڈیٹیلز اس تک پہنچانا چاہتا تھا۔ مگر ساحر سے رابطہ ہو نہیں پا رہا تھا۔اچانک سے ساحر آفندی کا فون ان ریچ ایبل ہو گیا تھا۔ عمر نے خود ہی پینٹ ہاؤس جا کر ساحر کو اطلاع دینے کا سوچا تھا۔

وہ پینٹ ہاؤس پہنچا تو دروازہ مشعل نے کھولا تھا جس کے چہرے کے بگڑے تاثرات عمر کو کچھ خاص سمجھ میں آئے تھے۔اس دن بھی وہ یہاں آیا تھا تو مشعل اسے اشتعال بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

****

تو فواد سر نے کیوں کہا تھا کہ تم مجھ سے ملنے آئے ہو۔"شرمندگی میں" ڈوبے مشعل نے اب کی بار کنفیوز انداز میں سوال کیا تو عمر کو یاد آیا اس دن مشعل جب کمرے سے باہر نکلی تھی تو فواد نے یہی بات کی تھی۔ مطلب مشعل کا غصہ اس لیے تھا کہ وہ اسے اپنے لیے آیا رشتہ سمجھ رہی جی اور فواد

نے ایسا جان بوجھ کر کیا تھا۔ فواد کی زبانی وہ مشعل اور ساحر کی کہانی سرسری سی سن چکا تھا۔

معلوم نہیں اس کا جواب آپ اسی سے پوچھئے گا مجھے تو بس ساحر سے ملنا" تھا۔ دونوں بار اس سے ملنے آیا اور آپ کا بلاوجہ کا غصہ جھیلنا پڑا مجھے۔" عمر نے شکایتی انداز میں کہہ کر مشعل کو مزید نادم کیا۔ ایک تو وہ اس کے حوالے سے الٹی سیدھی باتیں سوچ رہی تھی تو دوسری جانب اس کے سامنے بڑھ چڑھ کر ساحر سے محبت کا دعویٰ بھی کر دیا۔

آئی ایم سوری مگر مجھے آپ کا یہی تعارف کروایا گیا تھا۔" مشعل نے سر" جھکا کر شرمندگی کا اظہار کیا تو عمر کا غصہ ٹھنڈا پڑ گیا۔

اٹس او کے غلط فہمی کسی کو بھی ہو سکتی ہے اور مجھے لگتا ہے کہ فواد نے یہ " سب دانستہ کیا تھا۔ خیر ساحر گھر نہیں ہے میں چلتا ہوں۔" وہ کہہ کر پلٹا تھا جب مشعل نے اسے روک لیا۔

سنیں! وہ پلیز آپ میری غلط فہمی کا ذکر ساحر سے مت کیجئے گا۔ مجھے " شرمندگی ہو گی۔" مشعل نے شرم کے مارے سر نا اٹھایا۔

جی بہتر مگر اس کے لیے آپ کی محبت کی بات تو بتا سکتا ہوں ناں۔" عمر " نے مشعل کی شرمندگی کو انجوائے کرتے دلچسپی سے سوال کیا تو مشعل نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔

خدا حافظ!" وہ مسکرا کر کہتا وہاں سے چلا گیا اور اس کے جاتے ہی مشعل " نے اپنا ماتھا پیٹ لیا۔

حد کرتی ہو مشعل۔" وہ روہانسا ہو کر خود کو کوسنے لگی۔"

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

وہ ولید عباس کے بھیجے گئے ایڈریس پر آیا جو ایک قریبی ریسٹو دیٹ کا تھا۔اندر داخل ہوتے ہی ایک ویٹر اس کی جانب آیا۔

ویل کم مسٹر آفندی ٹیبل نمبر تھری آپ کے لیے بک ہے۔ مسٹر ولید" عباس کچھ دیر میں پہنچ آئیں گے تب تک آپ بیٹھیں۔" وہ کہہ کر چلا گیا اور ساحر ماتھے پر بل ڈالے مطلوبہ ٹیبل کی جانب بڑھ گیا۔سامنے ٹیبل پر ریزرورڈ کا کارڈ پڑا ہوا تھا۔

ساحر ٹیبل پر بیٹھ کر ولید عباس کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔کافی دیر بیٹھ کر بھی ولید عباس نا آیا تو ساحر نے خراب موڈ کے ساتھ اسے کال کرنے کا ارادہ کیا تھا۔وہ جس کا آج تک لوگ انتظار کرتے آئے تھے وہ ایک انجان انسان کا انتظار کر رہا تھا۔فون نکالا تو فون سکرین کے اوپر بائیں جانب نوٹیفکیشن ورک کا سائن آ رہا تھا۔ساحر نے نا سمجھی سے فون آف ان کیا تو نوٹیفکیشن ورک آ گیا مگر ساتھ ہی شان اور سمیع سمیت عمر کی کئیں مسڈ کالز لگی ہوئیں تھیں۔وہ فون ڈائل کرنے ہی والا تھا جب ولید عباس کو اپنی جانب آتا دیکھ کر اپنا ارادہ ملتوی کرتا فون واپس جیب میں ڈال دیا۔

●●●

سمیع اور شان جیسے ہی پینٹ ہاؤس جانے کے لیے لفٹ کے پاس پہنچے سے سامنے سے نکلتے عمر کو دیکھ کر رک گئے۔

آپ یہاں۔؟"شان نے اسے دیکھتے پوچھا۔"

ہاں وہ ساحر سے ملنے آیا تھا مگر وہ گھر پر نہیں ہے۔"عمر نے وضاحت" دی۔

کہاں ہیں وہ۔"سمیع نے شان کو دیکھتے عمر سے استفسار کیا۔"

نو آئیڈیا! مشعل بھابھی بھی نہیں جانتی وہ کہاں ہے اور اس کا فون بھی ان" .ریچ ایبل آرہا ہے۔"عمر نے خبر سنانے والے انداز میں کہا

کہاں ہو سکتے ہیں سر!"شان نے خود کلامی کی۔"

آپ کس سلسلے میں ملنا چاہتے تھے۔" سمیع کو عمر کی ساحر سے ملنے کی" جلدی کچھ عجیب لگی تھی۔

وہ ہوٹل کے مینجر نے بتایا تھا کہ آج چوہدری افتخار عباس سے ملنے جا رہا" ہے اس لیے میں نے سوچا ساحر کو اس سلسلے میں انفارم کر دوں۔" عمر کی بات پر شان اور سمیع میں نظروں کا تبادلہ ہوا۔

کہاں مل رہے ہیں وہ دونوں۔؟" شان نے سوال کیا۔"

عمر نے جیب سے پیپر نکال کر شان کی جانب بڑھایا تھا جس پر ہوٹل کا نام لکھا تھا جہاں وہ لوگ مل رہے تھے۔

شان تم سر کا فون ٹریس کر سکتے ہو؟" سمیع نے شان سے پوچھا۔"

میں کوشش کرتا ہوں۔" شان نے اپنے فون پر ساحر کو ٹریس کرنے کی "
کوشش کی تھی مگر اس کے فون کی لوکیشن ایکسیس نہیں کر پایا تھا۔ شان
نے مایوسی سے نفی میں سر ہلایا۔

آئی تھنک میں سر کی لوکیشن ڈھونڈ سکتا ہوں۔" اچانک کسی خیال کے "
تحت سمیع مبہم سا مسکرا دیا۔

کیسے ؟" شان نے کھوجتے لہجے میں پوچھا۔"

سمیع فون نکال کر اس پر انگلیاں چلانے لگا۔" جب کے عمر اور شان "
دلچسپی سے اسے دیکھتے رہے۔

میں نے چند دن پہلے ہی سر کی گاڑی میں جی پی ایس ٹریکر لگایا تھا۔" سمیع" نے مسکرا کر کہا۔

آپ باز نہیں آتے۔۔۔۔۔سر کو پتہ چل گیا تو آپ کی لوکیشن کسی کو" نہیں ملے گی۔" شان نے نفی سے سر ہلایا۔

جب سے مجھے اس ولید عباس کا پتہ چلا میں نے ساحر سر کی سر گرمیوں پر" نظر رکھنے کے لیے یہ ٹریکر لگایا تھا۔" سمیع نے بتایا تو شان کو بے ساختہ سہیر یاد آیا۔وہ بھی ایسے ہی ساحر پر نظر رکھا کرتا تھا اس کی پرواہ کرتا تھا۔

مل گیا پتہ ساحر سر۔۔۔۔۔۔" سمیع پر جوش سا کہنے لگا تھا مگر لوکیشن" دیکھ کر سمیع کی بولتی بند ہو گئی۔

کیاہوا آپ کو سانپ کیوں سونگھ گیا؟" شان نے استہفامیہ نظروں سے" سمیع کو دیکھا۔

سر اسی ہوٹل میں گئے ہیں جہاں چوہدری اس ولید عباس سے ملنے والا" ہے۔" سمیع کی بات پر شان اور عمر کو جھٹکا لگا۔

کہیں کچھ تو گڑ بڑ ہے کہیں وہ شخص سر کو پھنسانے کی کوشش تو نہیں کر رہا" مجھے قید کر دیا شان کو میرے پیچھے بیج دیا اور سر اب اسی ہوٹل میں ہیں جہاں وہ چوہدری سے ملنے والا ہے۔" سمیع نے اپنے حدشے کا اظہار کیا۔

نہیں میرا نہیں حیال کے اسے فقط سر کو پھنسانے کے لیے اتنا کچھ کرنے" کی ضرورت ہے۔" شان کو سمیع کی بات مناسب نہیں لگی۔

شان ایسا ہو سکتا ہے کہ ہ ساحر سے سے چوہدری کے سامنے یہ کنفیس "
کر والے کے وہ سہیر نہیں ساحر آفندی ہیں۔" سمیع نے جھلا کر کہا۔

اس بحث سے بہتر ہے تم لوگ وہاں جا کر دیکھو میں ہوٹل جا کر کچھ جاننے "
کی کوشش کرتا ہوں۔" عمر کہتا اپنی گاڑی کی جانب چلا گیا تو سمیع اور شان
بھی سر اثبات میں ہلاتے ساحر کے تعاقب میں چل پڑے۔

Zubi Novels Zone

••

چوہدری افتخار پچھلے ایک گھنٹے سے ولید عباس کا انتظار کر رہا تھا۔ بلآخر اس کا
انتظار ختم ہوا اور ایک نوجوان اس کی جانب آیا تھا۔ چوہدری نے گہری

نظروں سے اسے دیکھا تھا۔اس کی ڈریسنگ پر سنیلٹی سب ولید عباس کے شایان شان ہی تھی۔جو سن رکھا تھا وہ لگ بھگ ویسا ہی تھا۔

نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا؟" وہ مسکرا کر کہتا چوہدری کے سامنے ان کھڑا" ہوا۔

چوہدری افتخار فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور ہاتھ مصافحہ کے لیے آگے بڑھا دیا جیسے اس نے دانستہ اگنور کر دیا۔ارد گرد بیٹھے لوگ دلچسپی سے انھیں دیکھنے لگے۔

آئی بیلیو ان سوشل ڈسٹینسنگ ! پلیز ہیو آسیٹ !" وہ جلا دینے والی" مسکراہٹ کے ساتھ کہتا بڑے سٹائل سے ٹیبل کے دوسری جانب پڑی کرسی پر بیٹھ گیا۔

چوہدری افتخار سبکی کا احساس چھپاتا اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

کہیں کیوں ملنا تھا آپ کو۔وقت کم ہے میرے پاس اس لیے جتنی محتصر" اپنی بات کر سکتے ہیں کی جیئے۔"اب کی بار اس کی بات کی ٹون پل میں بدلی تھی۔

وہ مجھے پاشا سے ملنا تھا مگر رابطہ ہو نہیں پا رہا اور پاشا تک پہنچنے کی ایک ہی" سیڑھی ہے وہ ہو تم۔"چوہدری افتخار نے اس کی بات پر عمل کرتے بنا تمہید کے اپنا مدعا بیان کیا تھا۔

ہمممم۔۔۔اور اس بے تابی کی کوئی خاص وجہ ؟"اب کی بار کھوجتے لہجے" میں سوال کیا گیا جس کے جواب میں چوہدری افتخار کچھ دیر اسے گہری نظروں سے دیکھتا رہا کہ آیا اسے یہ بات کہے یا نہیں۔

کچھ بھی کہنے سے پہلے یہ سوچ لینا کہ پاشا کہاں ہے صرف میں جانتا ہوں"
اور پاشا کیا کر تا رہا ہے یا کرنے والا ہے وہ بھی میں اچھے سے جانتا ہوں۔اب
آپ اپنی بات کہیں۔"اس نے بھنویں اچکاتے اسے بولنے کا آرڈر جاری
کیا۔

"وہ اس سے پرسنل۔۔۔۔۔۔"

مانا کہ ہم جھوٹ کی دنیا میں رہتے ہیں جھوٹ ہی بولتے مگر مجھے جھوٹ"
سننا بلکل پسند نہیں ہے۔"انداز وارننگ دینے والا تھا۔

مجھے فائنینشل پرابلمز ہو رہے ہیں اٹھ مہینے پہلے جب پاشا سے آخری بار ملا "
تھا تو اس نے کہا تھا کہ اپنے بڑے پلان کا حصہ بنائے گا مجھے اور پھر کبھی مجھے
"پیسے کی کمی نہیں ہو گی۔میرا بزنس ان دنوں گھاٹے میں چل رہا ہے۔

آفندیز کی وجہ سے؟"چوہدری کی بات کاٹتے اس نے کہا۔"

ہاں!"چوہدری افتخار کو اس سے کوئی بھی بات چھپانا بے کار لگا۔وہ سب" جانتا تھا۔

ایڈرین جان کا کانٹریکٹ چھن گیا مجھ سے۔میں نے بہت محنت کی تھی وہ" کانٹریکٹ حاصل کرنے کے لیے۔"چوہدری افتخار نے بات جاری رکھتے کہا۔

ہاں آفندیز پر جھوٹا الزام لگانے میں کافی محنت لگی ہو گی ناں۔"جلاد ینے" والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا گیا تو چوہدری ناسمجھی سے اسے دیکھے گیا۔

تم جانتے ہو آفندیز کو؟"بلا ساختہ سوال آیا۔"

"میں توسب کو ہی جانتا ہوں آپ اپنی بات جاری رکھیں۔"
سوال اگنور کرتے اس نے بات جاری رکھنے کو کہا۔

"سہیر آفندی کی جگہ اس کا جڑواں بھائی آیا تھا اور وہ کانٹریکٹ میرے ہاتھ سے کسی چیل کی چھین کر اڑ گیا۔
پھر مجھے لگا تھا کہ سہیر آفندی مر گیا تو ساحر آفندی کسی لائق نہیں رہے گا مگر وہ سر پھرا انسان تو اپنے بھائی سے بھی زیادہ تیز ہے ان معاملوں میں۔"
چوہدری نے نخوت سے سر جھٹکتے کہا تو وہ گہری نظروں سے اسے دیکھے گیا۔

تو اب کیا چاہتے ہیں آپ؟" کچھ سوچتے اس نے سوال کیا۔"

مجھے پاشا سے ملنا ہے اس تک پہنچا دو۔" چوہدری افتخار کی بات پر اس کے چہرے پر مبہم مسکراہٹ ابھری تھی۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••

"ہیلو مسٹر آفندی۔ سب سے پہلے نکاح مبارک ہو۔ مجھے اچھا لگا کہ تم نے میرا مشورہ کنسیڈر کیا۔" ولید عباس نے آتے ہی اپنی سیٹ سنبھالتے کہا تو ساحر کو پھر سے حیرت نے جھکڑا یعنی وہ اس کے گھر کے اندر ہونے والے واقعات سے بھی واقف تھا۔ مگر اس سے یہ پوچھنا بے کار تھا۔

"مجھے وقت ضائع کرنے والے لوگ بلکل پسند نہیں ہیں۔" ساحر نے اپنے ازلی اکھڑ انداز میں کہا وہ اس سلسلے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

رئیلی؟مگر میں نے تو سنا تھا کافی خود پسند ہو تم۔"مقابل نے جواب منہ پر" مارا تو ساحر مٹھی بھینچ کر ضبط کر گیا۔ابھی وہ بات بگاڑنا نہیں چاہتا تھا اس لیے صبر کا گھونٹ بھر کر رہ گیا۔

بتاؤ مجھے جو بتانا چاہتے تھے۔"ساحر نے خود کو نارمل رکھنے کی ناکام" کوشش کی تھی۔

پوچھو جو پوچھنا چاہتے ہو۔"اس نے جواباً کہا۔"

میں نے وعدہ کیا تھا آج تمھارے ہر سوال کا جواب دوں گا۔"شورائم نے" اب کی بار اسے یقین دلانا چاہا۔

وہ تصویر رستم کی تھی؟"ساحر نے موضوع کی جانب آتے پوچھا۔"

نہیں اس آدمی کی جس نے تمھاری اور تمھارے بھائی کی بیوی او آئی ایم" سوری آئی شیڈ سے تمھاری بیوی کی تصویریں پھیلائی تھیں۔"اس نے بلا توقف کے جواب دیا۔

اوکے !اور تم؟تم ہو کون تم کیوں سب کچھ جانتے ہو کیا کرنا چاہتے" ہوں؟"ساحر نے سامنے بیٹھے الجھے انسان کو دیکھتے استفسار کیا جو اسے خود سے بھی زیادہ مشکل لگا تھا۔

میرے پیشے کی مجبوری سمجھ لو نا چاہتے ہوئے بھی لوگوں کی ذاتیات میں" گھسنا ہی پڑتا ہے اور دوسروں کو اپنی ذاتیات سے دور بھی رکھنا پڑتا ہے اس لیے اگلا سوال کرو۔"شورائم نے عام سے انداز سے کندھے اچکاتے کہا تھا۔

رستم کون ہے؟"ساحر نے اگلا سوال کیا۔"

میرا آدمی تھا۔میرے لیے کام کرتا تھا یوکین سے اسے سزا سے بچانے" کے لیے میں نے اسے خریدا تھا۔وہ ایک کرمنل تھا اور پھر سیکیورٹی اداروں کی دسترس میں آگیا تو میں نے اسے اپنے ساتھ رکھا اس کے ذریعے میں اپنے کام نکلوا نا رہا مگر پھر وہ بے وقوف انسان مجھ سے چھپ کر یہاں آ گیا اور اب وہ دنیا سے چھپ کر یہاں رہ رہا ہے۔"شورائم کے بتانے پر ساحر کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ ابھری۔

تو جانتے تم بھی نہیں کہ وہ رستم کہاں ہے۔"ساحر نے طنزیہ انداز اپنایا۔"

میں کیا کیا جانتا ہوں وہ تم کبھی جان نہیں سکتے۔رستم تو کیا اس کی ہر آتی" جاتی سانس کی خبر ہے مجھے بس اتنا سمجھو کہ ابھی میں ہی اسے بچاتا پھر رہا ہوں کسی کو اس تک پہنچنے نہیں دے رہا اور اس بے وقوف کو لگتا ہے کہ وہ اتنا شاطر ہو گیا ہے کہ مجھ سے چھپ کر رہ سکتا ہے۔"شورائم نے استخزائیہ انداز میں کہا۔

تم کیوں بچانا چاہتے ہو اسے ؟جب کہ جانتے ہو کہ وہ ایک مجرم ہے۔""" ساحر نے ماتھے پر بل ڈالے اپنے سامنے بیٹھے شخص سے ایک اور سوال کیا تھا جس کا جواب کسی اور سمت سے آیا۔

کیونکہ یہ خود ایک بہت بڑا مجرم ہے۔" سمیع کی آواز پر ساحر نے پلٹ کر" سمیع کی جانب دیکھا تھا جو ان کے ٹیبل سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

سمیع اور شان ایک ساتھ ہوٹل میں داخل ہوئے تھے۔ شان تم اس طرف دیکھو میں یہاں جاتا ہوں۔ سمیع نے ایک جانب اشارہ کرتے شان سے کہا تو شان کچھ آگے بڑھا جب نظر سامنے بیٹھے افتخار چوہدری اور اس کے ساتھ بیٹھے ایک فرد پر پڑی۔ وہ یقیناً ولید عباس ہی تھا۔ کچھ قریب جانے پر ان کی گفتگو سنائی دی وہ لوگ آہستہ آواز میں پاشا کے بارے میں بات کر رہے تھے اور نیوز پیپر میں چھپے آرٹیکل کے مطابق ولید عباس پاشا کا آدمی تھا۔ اسی وقت اسے سمیع کی کال آئی تھی جس نے اسے ساحر کے ولید عباس کے ہونے کی بات کی تھی۔ شان الجھ گیا تھا ایک شخص ایک وقت میں دو الگ لوگوں کے ساتھ کیسے تھا۔

شان بنا کسی بحث کے سمیع کی طرف چلا گیا تھا۔کچھ دور سے ہی اسے ساحر کے ساتھ ایک آدمی بیٹھا دیکھائی دیا تھا جس کی شان کی جانب پیٹھ تھی اور ان کے سامنے ہی سمیع کھڑا تھا۔وہ دونوں گردن موڑے سمیع کو دیکھ رہے تھے۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

سر یہ شخص بلکل بھی قبل بھروسہ نہیں ہے۔" سمیع کی ساحر کی جانب " جاتے کہا جب کہ شورائم بڑے مزے سے اپنی جگہ پر بیٹھا رہا۔

سمیع تم یہاں ؟اس نے تو کہا تھا کہ تم اس کے پاس ہو۔" ساحر نے ولید " عباس اور سمیع کے بیچ نظریں ڈوراتے کہا۔

جی سر اس نے مجھے بے ہوش کر کے قید کیا تھا اور پھر خود ہی آنے بھی" دیا۔" سمیع نے اپنی الجھن کا اظہار کیا۔

سر یہ شخص یہاں چوہدری افتخار کے ساتھ آیا ہے یہ دونوں آپ کو ٹریپ" کرنا چاہتے ہیں۔" سمیع نے کہا اس وقت تک شان بھی وہاں پہنچ آیا تھا۔ سر آپ چاہیں تو شان سے پوچھ لیں۔" سمیع نے شان کو آتے دیکھ کر کہا تھا جس کی نظر ساحر کے سامنے بیٹھے شخص پر ٹک سی گئی تھیں۔

شان بولو ناں۔" سمیع نے شان کا کندھا ہلاتے کہا۔"

یس سر عمر نے کہا کہ چوہدری یہاں آنے والا ہے ولید عباس سے ملنے اور" ابھی چوہدری افتخار بھی یہیں موجود ہے۔" شان نے سامنے بیٹھے انسان کو نا سمجھی سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ شورائم ٹھٹک کر شان کی جانب متوجہ ہوا

تھا۔اگر شان نے چوہدری افتخار کو دیکھا ہے تو اس کے ساتھ بیٹھے انسان کو بھی دیکھا ہو گا۔جو شورائم نہیں چاہتا تھا وہی ہوا تھا اس سے پہلے چوہدری افتخار کو کوئی شک ہو اسے کچھ کرنا ہو گا۔

اور ابھی چوہدری افتخار ولید عباس کے ساتھ میٹنگ کر رہا ہے۔"شان کی" بات پر شورائم نے ہاتھ نا محسوس طور پر کان کے قریب لے جاتے ارد گرد دیکھا تھا۔

ابھی وہاں سے نکلو اینڈ آئی وانٹ دا لائٹس آف ان نیکسٹ تھرٹی" سیکینڈز۔"آہستہ آواز میں کہتا وہ نہایت پر سکون لگ رہا تھا۔

کیا بول رہے ہو شان۔"سمیع نے الجھ کر شان کو دیکھا تھا اور ساحر نے" ایک کھولتی نگاہ ولید عباس پر ڈالی تھی۔اگلے ہی پل ہوٹل کی تمام لائٹس

بند ہو گئیں۔ ہر طرف گھپ اندھیرا سب کو حیران کر گیا تھا اور پھر چند سیکنڈز کے توقف کے بعد ہر طرف روشنی ہی روشنی پھیل گئی تھی مگر ٹیبل کے سامنے بیٹھا ولید عباس وہاں نہیں تھا۔ سب منہ حیرت سے کھولے ارد گرد دیکھنے لگے۔ صرف چند سیکنڈز کی بات تھی اور وہ چھلاوا وہاں سے جا چکا تھا۔ شان سمیع اور ساحر فقط منہ کھولے اس ساری سچویشن کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ شان ڈور کر اس جگہ پہنچا جہاں اس نے چوہدری افتخار کے ساتھ کسی آدمی کو دیکھا تھا مگر وہاں بھی صرف چوہدری افتخار ہی موجود تھا باقی کوئی نہیں۔ شان پیشانی مسلتا واپس لوٹ آیا۔ جبکہ سمیع اس کے تعاقب میں ہوٹل کے باہر تک گی تھا مگر کوئی کامیابی ہاتھ نا آئی تھی۔

●●●

تم جانتے ہو سمیع اگر میرے پاس اس وقت گن ہوتی تو اس کی ساری" گولیاں تمھارے سینے میں داغ دیتا۔" ساحر اس وقت پھر سے غصے سے کھول رہا تھا کیونکہ سمیع کے اچانک وہاں آنے کی وجہ سے ولید عباس ساحر کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ پورا راستہ ساحر سمیع کو کھری کھری سناتا آیا تھا اور ابھی بھی اس کا غصہ کسی طور پر کم نہیں ہو رہا تھا. ابھی وہ تینوں پینٹ ہاؤس میں موجود تھے۔ عمر بھی وہیں موجود تھا جب کہ مشعل بھی ایک کونے میں چپ چاپ ساری کہانی سن رہی تھی۔ اور دانستہ عمر کے سامنے جانے سے کترا رہی تھی۔

سر وہ انسان ٹرسٹ کے لائق نہیں ہے۔" سمیع نے پھر سے ساحر کو" سمجھانا چاہا تھا مگر ساحر کچھ سمجھنے کے موڈ میں نا تھا۔ شان خاموشی سے بیٹھا بس اس ساری سچویشن کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ دو الگ انسانوں کا دو

جگہوں پر ایک پہچان کے ساتھ ہونے کا مطلب کیا تھا؟ کون اصلی تھا اور کون نکلی؟

سمیع نے اسے اپنے قید کرنے کی ساری کہانی بھی سنادی تھی اور شان کے ذریعے اس کی رہائی کی کہانی بھی۔

"سر چوہدری افتخار سے ملنے والا انسان اور آپ سے ملنے والا انسان دونوں الگ تھے مگر نام اور پہچان ایک تھی۔" شان نے تبصرہ کیا۔

"یہی چیز تو مجھے بھی سمجھ نہیں آرہی تھی۔" سمیع نے بھی رائے کا اظہار کیا۔

اگر تم تھوڑی دیر وہاں آکر اپنا ڈرامہ نہیں کرتے تو وہ باقی کا سارا سچ بھی" مجھے بتا ہی دیتا۔" ساحر نے دانت پیستے کہا۔

مگر وہ غائب کیوں ہوا وہاں سے؟" عمر نے استفسار کیا۔"

کچھ ایسا ہے جو ہم سب مس کر رہے ہیں۔ پہلے وہ مجھ سے ملا اپنے ولید" عباس ہونے کا بتایا پھر مجھ سے مل کر مجھے سارا سچ بتانے کی پیش کش کی پھر سمیع سے ملا اور اسے اپنے بارے میں کچھ بھی کھوجنے سے باز رہنے کو کہا اور اب جب وہ مجھ سے پھر ملا تو اچانک سے غائب ہو گیا۔ اتنے بڑے ہوٹل کی اچانک سے لائٹس بند نہیں ہوئیں بلکہ اس نے کروائی تھی۔ میں نے دیکھا جب شان نے ولید عباس کے چوہدری کے ساتھ ہونے کی بات کی اسی وقت اس نے کسی سے کچھ کہا تھا اور پھر کچھ سیکینڈز کے بعد اندھیرا چھا

گیا۔اتناسب کچھ کوئی عام آدمی کیوں اور کیسے کرے گا۔"ساحر نے گھتیاں ملانے کی کوشش کی۔

"سر وہ عام آدمی نہیں ہے یہی تو میں سمجھانا چاہتا ہوں ہی از آوائٹ کالر کرائم کینگ۔آپ یہ آرٹیکل دیکھیں جو اس نے خود مجھے دیا ہے اور اس نے مجھے خود کو کھوجنے سے نہیں روکا بس اپنی بیوی کا نام بیچ میں لانے سے روکا تھا۔" سمیع نے تفصیلاً بتایا۔

"ان سب باتوں پر بحث بے کار ہے۔اتنا تو سب جانتے ہیں کہ وہ انسان کچھ چھپا رہا ہے مگر فلحال یہ بتاؤ ساحر کے اس نے تمھیں کیا بتایا۔" مشعل جو کب سے ان سب کی فضول بحث سے تنگ آچکی تھی بلآخر اس نے عمر کی موجودگی کے باوجود گفتگو میں حصہ لیا۔

یہی کہ رستم ایک کرمنل ہے اور رستم اس کے لیے کام کرتا تھا۔ وہ ہمیشہ " رستم کو بچاتا آیا ہے ان فیکٹ رستم تک ہمیں ابھی تک رسائی نہیں ملی تو یہ بھی اسی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔" ساحر نے مشعل کے سوال کے جواب میں کہا۔

مگر وہ اس مجرم کو پروٹیکٹ کیوں کر رہا ہے۔ اس کا تو ایک ہی مطلب ہے " کہ وہ سہیر کے قاتلوں سے ملا ہوا ہے۔" مشعل نے اپنی منطقی رائے دی۔

نو آئیڈیا! وہ سب بتا رہا تھا مجھے مگر ان دونوں نے آ کر سب بگاڑ دیا۔"" ساحر ایک بار پھر بھڑک اٹھا تو شان اور سمیع مشعل کی جانب مدد طلب نظروں سے دیکھنے لگے۔

وہ دونوں تمھارے لیے فکر مند تھے ساحر۔ان دونوں پر چلانے کے "
بجائے سچویشن سمجھو۔اگر وہ ولید عباس اتنا ہی سیدھا تھا تو اچانک سے
غائب کیوں ہو گیا؟" مشعل نے اسے سمجھانا چاہا تو ساحر پل بھر میں شانت
ہوا۔اسے مشعل کا انداز بہت اچھا لگا تھا جو پورے حق اور اپنائیت سے اسے
سمجھا رہی تھی۔اس کا غصہ جھاگ کے جیسے پل میں بیٹھ گیا تھا۔
شان اور سمیع میں نظروں کا تبادلہ ہوا۔
اتنی جلدی تو سہیر سر بھی ساحر سر کو ٹھنڈا نہیں کر پاتے تھے۔"شان"
نے دبی دبی آواز میں سمیع سے کہا جس پر سمیع نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلا
دیا۔

●●●

ایک نئی صبح کا آغاز ہو چکا تھا۔ ساحر صبح سے ولید عباس سے رابطہ کرنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا مگر دوسری جانب سے کوئی جواب نا ملا۔ ساحر کو اچھے سے یاد تھا کہ ولید عباس نے کہا تھا کہ وہ صرف دو دن تک ہی یہاں ہے۔ جس میں سے ایک دن تو گزر ہی چکا تھا اب بچا ایک دن اور ساحر کسی طور پر اسے گنوانا نہیں چاہتا تھا۔ کافی سوچ بچار کے بعد ایک سرا ہاتھ آیا اور اس پر عمل کرنے کے لیے اسے مشعل کا ساتھ چاہیے تھا۔ خود کو اس چیز کے لیے آمادہ کرتا وہ مشعل کے کمرے کی جانب جانے کے ارادے سے باہر آیا مگر کمرے کا دروازہ کھلا ہوا دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ مشعل کمرے میں نہیں تھی۔

کچھ سوچ کر ساحر نے کچن کا رخ کیا۔ ابھی کچن کے دروازے تک ہی پہنچا تھا جب اپنے دھیان میں کچن سے باہر آتی مشعل اور ساحر کا ایک زوردار تصادم ہوا تھا اور اس تصادم کے چکر میں مشعل کے بات میں پکڑا ملک

شیک کا گلاس وڈن فور پر گر کر چکنا چور ہو گیا تھا اور بنانا شیک دور دور تک پھیل گیا اور چھینٹے ان دونوں پر پڑے تھے۔

اچانک افتادہ پر ساحر اور مشعل دونوں ہی بوکھلا گئے تھے۔

آئی ایم سوری۔" دونوں نے بیک وقت کہا تھا مشعل نے گھبرا کر ساحر کی" جانب دیکھا تھا جو اب فرش پر جا بجا بکھرے ملک شیک اور کانچ کے ٹکروں اور اپنے برینڈڈ جوتوں کو دیکھ رہا تھا۔ مشعل نے شرمندگی سے ایک نظر ساحر کو اور پھر فرش کو دیکھا۔ مشعل کی نفاست پسند طبیعت کو بھی خوبصورت فلور بورڈ کی یہ حالت گراں گزری۔

میں یہ صاف کر دیتی ہوں۔۔۔۔سوری تمھارے جوتے بھی خراب کر" دیئے" مشعل نے کہہ کر آگے بڑھنا چاہا جب ساحر نے اس کی کلائی تھام کر اسے روک دیا۔

ڈونٹ موو تم سلپ ہو جاؤ گی۔" ساحر نے فرش پر دیکھتے کہا تھا۔"

نہیں میں ٹھیک ہوں۔یہ سب پھیلاوہ سمیٹ لیتی ہوں۔" مشعل نے" فرش پر دیکھتے کہا۔

میں کہہ رہا ہوں نالیواٹ! تم چلو یہاں سے۔" ساحر کو مشعل کے ضد" کرنے کے انداز پر الجھن ہوئی تھی۔اس لیے قدرے سخت لہجے میں کہہ دیا جو مشعل کو بالکل پسند نا آیا۔

نہیں میں کہہ رہی ہوں ناں کہ میں ٹھیک ہوں میں یہ سب "

صاف۔۔۔۔" مشعل نے کہہ کر قدم اٹھانا چاہا مگر لکڑی کے فرش پر پڑے

ملک شیک پر اس کا پاؤں پھسل رہا تھا۔خود کو گرنے سے بچانے کے لیے اس نے ساحر کے بازو کا سہارا لیا۔

ہر بار ضد کر کے اپنی منوانا ضروری نہیں ہوتا۔"ساحر نے ماتھے پر بل" ڈالتے مشعل کو دیکھتے اپنے مخصوص طنزیہ انداز میں کہا۔

میں نے کب ضد کی؟" مشعل نے نا سمجھی سے ساحر کو دیکھتے کہا ساحر کا" اسے ضدی کہنا مشعل کو کہاں پسند آیا تھا وہ بھی ساحر جیسے ضدی، گھمنڈی، خود سر اور اکڑو انسان کے منہ سے۔ مشعل نے دل ہی دل میں اسے بہت سے القابات سے نوازا تھا۔

یہ تمھاری ضد ہی تو تھی مشعل جس نے تمھیں مجھ جیسے قابل نفرت" انسان کا ہاتھ تھامنے پر مجبور کر دیا۔"اپنی بازو پر مشعل کی گرفت پر نظریں

گھاڑے ساحر نے ذو معنی انداز میں کہا تو مشعل لاجواب ہو کر نظریں چرا گئی۔

اینی وے تم آؤ ورنہ پھر پھسل جاؤ گی۔"ساحر نے سر جھٹک کر کہا تو" مشعل اس کے بازو تھامے کچن سے نکلنے لگی جب اچانک مین ڈور کھلا تو وہ دونوں ٹھٹک کر رک گئے اور دروازے کی جانب متوجہ ہوئے۔اندر آتے شان اور سمیع نے سامنے رک کر دلچسپی سے وہ منظر دیکھا جو ان کے لیے غیر یقینی تھا جہاں کچن کے دروازے کے بیچ کھڑے ساحر کا بازو تھامے اس کے سہارے مشعل کھڑی تھی ان دونوں کو دیکھ کر شان اور سمیع میں ذو معنی نظروں کا تبادلہ ہوا تھا۔

ان دونوں کو دیکھ کر مشعل نے برق رفتاری سے ساحر کے بازو سے اپنے ہاتھ ہٹائے تھے جب کہ ساحر کو سمیع اور شان کے غلط وقت پر آنے پر ایک

بار پھر تاؤ آیا تھا۔ان دونوں کی نظروں کے سوال ساحر کو بے چین کر رہے تھے۔ مشعل جو ساحر کا سہارا چھوڑ کر بے دھیانی میں الٹے پاؤں اندر کی جانب بڑھی تھی اگلے ہی پل توازن برقرار نا رکھتے ہوئے ساحر کی بانہوں میں جھول گی تھی۔ساحر نے بہت مشکل سے اسے کمر سے تھام کر گرنے سے بچایا تھا۔ مشعل کا سانس اتھل پتھل ہو گیا کہاں وہ ساحر کے ہاتھ پکڑنے سے کترا رہی تھی اور کہاں ساحر اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے گرنے سے بچا رہا تھا۔ مشعل کے چہرے کے اڑتے رنگ ساحر کو ایک بار پھر دیوانہ کرنے کو تیار تھے۔دل ایک بار پھر بہکنے کی تیاری میں تھا۔

دل ایک بار پھر بہکنے کی تیاری کر رہا تھا مگر دماغ نے دل کی خواہشات پر بند باندھ دیا .

آریواوکے ؟"ساحر نے مشعل کو سیدھا کھڑا کرتے سوال کیا۔"

تھینک یو!"مشعل نے نظریں چراتے شکریہ کیا اور اپنے کمرے کی جانب چل دی۔اس کے اپنے دل کی حالت عجیب ہو رہی تھی۔

کوئی تماشا ہو رہا ہے کیا؟"بت بنے کھڑے سمیع اور شان کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے کے بعد اس نے اپنے جوتوں اور کپڑوں کی جانب دیکھا جن پر ملک شیک کے چھینٹے پڑے تھے۔چینج کرنے کے ارادے سے وہ اپنے کمرے میں آگیا۔پیچھے کھڑے شان اور سمیع کھلے دل سے مسکرا دیے۔

مشعل خود سے الجھتی کمرے میں آئی اور کپڑے لیتی باتھ روم میں بند ہو گئی۔وہ اپنے تاثرات سمجھ نہیں پائی۔ساحر کی قربت اسے کنفیوز کر رہی تھی

مگر ایسا کیوں؟ پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا تھا تو پھر اب کیوں؟ خود سے سوال کرتی وہ کتنی ہی دیر ساحر کو سوچتی رہی۔۔۔۔۔۔۔پہلے جب وہ سامنے یا مشعل کے پاس آتا تھا تو مشعل کو ڈر لگتا۔۔۔۔۔۔یا غصہ آتا۔۔۔۔ننوہ اس سے الجھتی۔۔۔۔ نننمگر اب جو احساس وہ محسوس کر رہی تھی اسے وہ کوئی بھی نام دینے سے قاصر تھی۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••

سمیع اور شان نے ولید عباس کی بھیجی ہوئی انفارمیشن کے مطابق اس آدمی کو پکڑ لیا جس نے مشعل اور ساحر کی تصویریں پھیلائی تھی۔ تھوڑی سی مار کھا کر ہی اس نے اپنے کئے کی ذمہ داری لے لی تھی اور ساتھ ہی ساتھ چوہدری افتخار کے اسے رقم دینے کی بات کا اعتراف بھی کر لیا تھا۔یہی بات

بتانے وہ دونوں پر جوش سے ساحر کے پاس آئے تھے مگر آگے جلتا منظر اور ساحر کا بگڑتا موڈ انھیں اپنی غلط وقت پر آنے کا احساس کروا گئے تھے۔

شان اور سمیع اس آدمی کو پکڑ کر بہت ہی ہلکا پھلکا محسوس کرنے لگے تھے کیونکہ آج کافی دنوں بعد انھوں نے کچھ ایسا کیا تھا جس پر ساحر کی جانب سے شاباش ملنی تھی اور شاید ایسے پچھلے واقع کا غصہ ٹھنڈا پڑھ جائے مگر پھر سے غلط وقت پر آکر انھوں نے اس آگ میں فقط تیل کی جھڑ کا تھا۔

●●●

جب اسے کسی کی نظروں کا احساس ہوا۔کچھ سوچ کر وہ واپس باہر کی جانب چلا گیا اور اس کے پیچھے ہی وہ انسان بھی ہوٹل سے باہر نکلا جو کافی دیر سے اس کے انتظار میں لابی میں بیٹھا تھا۔

"وائے ڈیڈ ہو ٹیک سو لانگ !اور جب آ گئے تھے تو مجھے انفارم کر دینا چاہیے تھا۔"شورائم نے بنا اس کی جانب دیکھے کہا تھا۔

"سوری سر !"مقابل نے معزرت خواہانہ انداز اپنایا تو شورائم اس کی فرمانبرداری سے متاثر ہوا تھا۔

"سر یہ چوہدری افتخار کی آڈیو ریکارڈنگ ہے۔۔۔۔وہ ایک ڈیوائس شورائم کی جانب بڑھاتا ساری ڈیٹیلز بتانے لگا۔

سر وہ پاشا سے ملنا چاہتا ہے۔"اس نے بات جاری رکھتے سنجیدگی سے کہا تو" شورائم کا پلٹ کر اس کی جانب کھوجتی نظروں سے دیکھنا اسے نظریں چرانے پر مجبور کر گیا۔

تو ملوا دیتے ہیں ناٹ آ بگ ڈیل۔۔۔ مگر ابھی نہیں۔"شورائم نے جیسے" ناک پر سے مکھی اڑائی تو مقابل نا سمجھی سے اسے دیکھے گیا۔

مگر سر چوہدری کا نام پاشا کی لسٹ میں آیا ہے چوہدری اپنے فایدے کے" لیے پہلے بھی اس کے ساتھ کام کر چکا ہے اور آگے بھی وہ پاشا کے ساتھ کام کرنے والا تھا یہ بات اس نے خود کنفیس کی ہے تو پھر دیر کس چیز کی؟"اس شخص نے سوال کر کے ضائع ہی کیا کیونکہ وہ اچھے سے جانتا تھا کہ شورائم شاہ وقت سے پہلے اسے کچھ نہیں بتائے گا۔

بس کچھ مذید کنفیشن چاہیے مجھے اس سے۔ خیر یہ تمھاری سمجھ سے اوپر" کی چیز ہے۔ جاؤ باقی کا کام نبھٹاو۔ میں کل واپس جارہا ہوں۔ اب وہیں "ملاقات ہو گی۔

شورائم نے ختمی انداز میں کہا اور مقابل کے جواب اور رد عمل کا انتظار کرنے لگا۔

اوکے سر!" یک لفظی جواب پر شورائم نے آبرو اچکاتے متاثر ہونے" والے انداز میں اسے دیکھا۔

گوڈ آفٹر نون سر۔" وہ کہہ کر خاموشی سے ایک جانب چلا گیا اور شورائم نا" سمجھی سے اس کو جاتا دیکھتا رہا۔

اس کی زبان کو کیوں جالے لگ گئے ہیں۔"شورائم نے خود کلامی کے "
انداز میں کہااور پھر سر جھٹکتا اس ڈیوائس کو دیکھتا اپنے کمرے کی جانب چلا
گیا۔

میں بھی آج کل نیلم کی زبان بولنے لگا ہوں۔"خود کی سرزنش کرتا وہ"
کمرے میں داخل ہوا تو اندر کے منظر نے اس کی توجہ حاصل کی جہاں نیلم
کمرے کے بیچوں بیچ فرش پر ایک بڑا سا باکس رکھے اسے پیک کر رہی تھی۔

●●●

ساتھ چاہیے ہوتا۔پہلے بھی وہ ایمان کو بلا لیتی یا خود اس کے پاس پہنچ جاتی مگر اب ایسا ممکن نا تھا اس لیے فقط فون پر بات کر کے ہی اس مسلے کو حل کیا جا سکتا تھا۔

ہیلو مشی۔"دوسری بیل پر ہی ایمان نے فون اٹھا لیا۔"

کیسی ہو مانی؟"مشعل نے روہانسا ہو کر کہا۔"

کیا ہوا ہے مشی؟"ایمان نے مشعل کی بھرائی ہوئی آواز سے گھبرا کر" استفسار کیا۔

Zubi Novels Zone

آئی مس یومانی! کاش تو میرے پاس ہوتی۔" مشعل کی بات پر ایمان کا" بھی دل بھر آیا۔ مگر وہ سمجھ گئی تھی کہ مشعل اس وقت کسی بات کو لے کر جذباتی ہو رہی ہے اس لیے اس نے مشعل کا موڈ بدلنے کا ارادہ کیا۔

اچھا مشی مجھے تو لگا ساحر بھائی کے ہوتے تم مجھے بھول ہی گئی ہو گی۔"" ایمان نے شرارت سے کہا۔

اسی کی وجہ سے تو الجھی ہوئی ہوں مانی۔" مشعل نے سابقہ انداز میں کہا۔"

کیسی الجھن؟" ایمان نے استفسار کیا۔"

ایمان کے سوال پر مشعل سوچ میں پڑ گئی کہ وہ ایمان کو کیسے اپنے احساسات سمجھائے۔

معلوم نہیں مانی میں بہت الجھ گئی ہوں۔وہ انسان مجھے ہمیشہ ہی پریشان" کرتا رہا ہے میں کبھی اسے سمجھ نہیں پائی۔وہ بہت غیر متوقع اور سمجھ سے بالا تر ہے مانی۔"

تو سمجھنے کی کوشش کر لے مشی۔مانا کہ بہت الجھا ہوا ہے مگر تو سلجھا سکتی" ہے اسے۔"ایمان نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

یہ تم کہہ رہی ہو ایمان تم جانتی ہو میرا دل سہیر کے علاوہ مجھے کسی کے" بارے میں سوچنے نہیں دیتا۔"سہیر کا نام لیتے ہی آنکھوں سے بہتا نمکین پانی اس کے دھکتے گالوں کو تر کرنے لگا۔"

مشعل میں جانتی ہوں سہیر بھائی کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا مگر یہ بات" میں تم سے پہلے بھی کہہ چکی ہوں کہ ساحر بھائی تو ہمیشہ سے ہی تمھاری سوچوں کا مرکز رہے ہیں۔ سہیر بھائی میں انٹرسٹ کی اصل وجہ تو ساحر کا روپ ہی تھا نا مشی۔ وہ کسی نا کسی روپ میں ہمیشہ سے تمھاری سوچوں کا احاطے کئے ہوئے تھا۔" ایمان نے اسے تصویر کا یہ رخ دیکھانا چاہا جس سے مشعل جانتے بوجھتے نظریں چرا رہی تھی۔

ایمان پلیز مجھے اس بارے میں بات نہیں کرنی۔" مشعل نے سخت لہجے" میں کہا۔

اچھا تو کس بارے میں بات کرنی ہے۔ میں حاضر ہوں۔" ایمان نے" سمجھتے ہوئے کہا وہ جانتی تھی کہ مشعل کو الجھانے والی ہستی فقط ساحر آفندی ہی ہے بس مشعل اس بات کا اقرار نہیں کر رہی۔

ایمان کے سوال نے مشعل کو سوچوں کی اتھاہ گہرائیوں میں دھکیل دیا تھا کیونکہ فلوقت اس کے پاس بات کرنے کا کوئی اور موضوع تھا ہی نہیں نا ہی دماغ میں کوئی اور سوچ۔

بولو مشعل میں سن رہی ہوں۔ تمھیں کیا بات کرنی ہے؟"ایمان نے" مشعل کو بات کرنے پر اکسایا۔

ہاں بس ایسے ہی۔ کیا میں ایسے ہی تجھ سے بات نہیں کر سکتی۔" مشعل" نے تنک کر سوال کیا۔

کیوں نہیں مشی میں تو بس ایسے ہی کہہ رہی تھی۔"ایمان نے بھی" مشعل کا موڈ بدلتا دیکھ کر شکر کا کلمہ پڑھتے کہا۔

اس کے بعد مشعل نے ایمان کو عمر کو لے کر اپنی غلط فہمی کا قصہ سنایا تو ایمان ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئی۔

"ممجھے نہیں بات کرنی تم سے۔۔۔۔ بھلا میں نے تجھے میر امذاق اڑانے کے لیے یہ بات نہیں بتائی تھی مانی۔" مشعل نے ناراضگی کا اظہار کیا۔

"اچھا نہیں اڑا رہی مذاق اگر غلط فہمی تھی تو ہو گئی کلئر اور بتا دیا تو نے اسے پھر کیوں پریشان ہو رہی ہے۔" ایمان نے سنبھل کر کہا مگر اس کی آواز میں ہنسی کی آمیزش ابھی بھی تھی۔

پریشان اس لیے ہوں کہ میں نے اس کے سامنے بڑے جوش سے کہہ دیا" کہ میں ساحر سے محبت کرتی ہوں۔" مشعل کی بات گھوم پھر کر پھر سے ساحر کی جانب آگئی تھی یہ بات ایمان کو مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

کیا تم نہیں کرتی؟" ایمان نے مبہم سا سوال کیا۔"

کیا؟" مشعل نے نا سمجھی سے جواباً سوال کیا۔"

ساحر سے محبت!" ایمان نے کھوجتی لہجے میں سوال کیا۔"

مانی تم پھر سے اسی ٹاپک پر آگئی۔" مشعل نے سخت انداز اپنایا۔"

میں کب آئی اس موضوع پر وہ تو تم نے ہی شروع کیا ہے۔"ایمان نے" جتلاتے انداز میں کہا تو مشعل لب کچل کر رہ گئی۔

اچھا چھوڑ مشی تو فکر مت کر یہ بتا واپس کب آ رہی ہو۔"ایمان نے بات کا" رخ موڑتے ہوئے کہا۔

معلوم نہیں ساحر سے پوچھ۔۔۔۔۔۔۔۔"مشعل کہتے کہتے چپ ہو گئی۔"

میرا مطلب ہے جب تک وہ رستم نہیں مل جاتا۔"مشعل نے بات" بدلتے کہا۔

اچھا۔۔۔"ایمان نے سمجھتے ہوئے بات کو طول نا دیا۔"

اس کے بعد وہ دونوں کچھ دیر ارد گرد کی باتیں کرتی رہیں۔

●●

شورائم اندر داخل ہوا تو نیلم نے گردن گھما کر اس کی جانب دیکھا اور ناک منہ سکیڑتے ہوئے واپس اپنے کام کی جانب متوجہ ہو گئی۔ وہ پیپر کٹر سے باکس میں موجود سوراخوں پر سے رپینگ پیپر کاٹ رہی تھی۔ نیلم کا نظر انداز کئے جانا شورائم کو اچھا نا لگا۔

کیا ہو رہا ہے؟" شورائم نے اس کے سامنے گھٹنہ موڑ کر بیٹھتے ہوئے" سوال کیا۔

کچھ نہیں۔"نیلم نے کن اکھیوں سے شورائم کو دیکھتے کہا۔"

یہ گفٹ کس کے لیے ہے؟"شورائم نے نیلم کا ہاتھ تھامتے ہوئے ایک" اور سوال کیا۔وہ سمجھ گیا کہ نیلم کسی بات پر خفا ہے مگر ناراضگی کی وجہ وہ سمجھ نہیں پایا۔

میرے لیے۔"نیلم کی بات پر شورائم بھنویں اچکاتا مسکرا دیا یقیناً نیلم کے" دماغ میں کچھ پک رہا تھا جیسے وہ جاننا چاہتا تھا۔

خود کو کس خوشی میں گفٹ دیا جا رہا ہے وہ بھی خود ہی پیک کر کے۔"جلا" دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ نیلم کا ہاتھ تھامتے اسے سہلاتے سوال کیا سوال کیا گیا۔

کیونکہ آپ سے گفٹ کی امید تو تھی نہیں اس لیے خود ہی اپنے لیے گفٹ " لے لیا۔" نیلم نے ہاتھ کھینچ کر اس کی گرفت سے آزاد کیا اور خود کو مصروف ظاہر کرنے لگی۔ جب اچانک باکس کے اندر کچھ حرکت ہوئی۔ شورائم کو تجسس ہوا۔

اس میں کیا ہے؟" شورائم نے جاننا چاہا۔"

کہا تو ہے گفٹ ہے!" نیلم نے کن انکھیوں سے اسے دیکھتے باکس کو " شورائم سے دور گھسیٹا۔

اچھا اور کس خوشی میں؟" شورائم نے کان کی لو کھجھاتے پر سوچ انداز میں " سوال کیا۔

بس ایسے ہی میرا دل چاہا خود کو گفٹ دینے کا کیونکہ آپ کو تو خیال نہیں" آیا کہ دبئی لایا ہوں بیوی کو تو کوئی گفٹ ہی لے دیتا ہوں مگر نہیں آپ تو بس دوسروں کو چکر دینے میں مصروف ہیں۔"نیلم کی فراٹے بھرتی زبان ایک بار پھر شروع ہو چکی تھی۔پیکنگ مکمل کرتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور ہاتھ میں پکڑا پیپر کٹر واپس ٹیبل پر رکھا۔

نیلم آپ جانتی ہیں میں یہاں یہ سب کرنے نہیں آیا۔"شورائم بھی اٹھ" کھڑا ہوا مگر اس کی نظریں ابھی بھی ڈبے پر جمی ہوئی تھیں جس میں تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد حرکت ہو رہی تھی۔جب کہ نیلم لب کچلتی کبھی ڈبے تو کبھی گہری کھوجتی نظروں سے شورائم کو دیکھ رہی تھی۔

اور پھر۔۔۔۔۔آپ تو کافی بار شاپنگ جا چکی ہیں۔۔۔۔۔اپنے لیے" شاپنگ کی تو اچھی بیویوں کی طرح میرے لیے بھی کچھ لے لینا چاہیے تھا آپ کو۔"اس نے جواباً شکایت کر کے نیلم پر دباؤ ڈالنا چاہا۔

لیا ہے ناں آپ کے لیے بھی کچھ۔"اس بار نیلم نے پر سوچ انداز میں" مسکراتے کہا۔

کیا؟"شورائم نے دلچسپی سے پوچھا تو نیلم نے آنکھوں سے باکس کی" جانب اشارہ کیا اور شورائم نے مشکوک نظروں سے نیلم کو دیکھا۔

ایسے گھور گھور کر کیا دیکھ رہے ہیں اس باکس میں آپ کے لیے بھی گفٹ" ہے۔ چلیں اب جلدی سے اسے کھولیں۔"نیلم شورائم کی جانب بڑھی اور اسے بازو سے تھام کر گفٹ باکس تک لایا۔

شورائم پر سوچ انداز میں اس بڑے سے ڈبے کی جانب آیااور کن اکھیوں "
سے نیلم کو دیکھا جس کی پر جوش نگاہیں شورائم اور ڈبے کے درمیان
گردش کر رہی تھیں۔ باکس میں جابجا چھوٹے چھوٹے سوراخ شورائم کو
الجھا رہے تھے۔ شورائم کو باکس کی پیکنگ دیکھ کر کوفت ہوئی۔

نیلم مجھے ہی دینا تھا تو یہ سب فارمیلٹی اور پیکنگ کی کیا ضرورت تھی۔""
شورائم نے نیلم کو دیکھتے کہا۔

پریزینٹیشن از ویری ایمپارٹینٹ میجر شاہ۔"نیلم نے کندھے اچکاتے کہا"
اور باکس کی جانب اشارہ کرتے شورائم کو تحفہ کھولنے کو کہا۔

شورائم نے سب سے پہلے اوپر لگا ریبن کھولا اور پھر نیلم کی کتنی محنتوں سی کی گی پیکنگ کو کھولنے لگا۔دل ہی دل میں وہ اس تحفے کے لیے بہت خوش تھا۔

"آرام سے کریں شورائم آپ کو دیکھ کر لگتا ہے جیسے کسی دشمن کو چیڑ پھاڑ رہے ہیں۔ بھلا ایسے بھی کوئی تحفہ کھولتا ہے۔"نیلم کی شکایت پر شورائم نے ایک مسکراتی نگاہ نیلم پر ڈالی۔

"آپ جانتی ہیں نیلم یہ فضول کی فارمیلٹیز مجھے پسند نہیں اور نا ہی اتنا وقت ہے میرے پاس جو میں اس کو پیار اور احتیاط سے کھولوں۔"شورائم نے اپنے مخصوص انداز میں کندھے آچکا کر کہتے ریپنگ پیپر پھاڑا تو نیلم نے اپنی زبان پر بند باندھے رکھا کیونکہ فلحال اسے تحفہ دیکھنے کے بعد شورائم کا ردعمل دیکھنا تھا۔

خود کو کچھ بھی کہنے سے باز رکھتے ہوئے کافی ضبط کا مظاہرہ کرنے کے بعد شورائم باکس کھولنے میں کامیاب ہوا۔اندر سے جو چیز اس کی آنکھوں کے سامنے آئی اسے دیکھ کر شورائم کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہیں۔ اگلے پل اس کے خوبصورت چہرے کے تاثرات بگڑے تھے۔

ڈبے کے اندر موجود ایک خوبصورت سی ٹوکری میں سفید رنگ کا چھوٹا سا کمبل پڑا تھا جس پر ایک سیاہ رنگ کا بلی کا بچہ بیٹھا ترحم بھری نظروں سے شورائم کو دیکھے جا رہا تھا اور ڈبا کھلتے ہی میاؤں میاؤں کر کے اپنے سامنے کھڑے لمبے چوڑے انسان کی توجہ حاصل کر چکا تھا۔

یہ کیا ہے؟"شورائم نے غصے اور بے یقینی سے نیلم کو دیکھا۔"

کالا بلا!" نیلم نے مسکراہٹ ضبط کرتے بظاہر سنجیدگی سے کہا تھا مگر" شورائم کے چہرے کے بگڑے زاویے دیکھتے اس کے خلق میں پھنسا قہقہہ کسی پل بھی باہر آنے کو بے چین تھا۔

شورائم کھا جانے والی نظروں سے اس بلی کے بچے کو دیکھنے لگا۔

کہاں سے ملا!" وہ ابھی بھی بے یقینی سے اس معصوم بلی کے بچے کو دیکھے جا" رہا تھا جو بڑی شرافت سے ابھی بھی بنا بولے بیٹھا نیلم اور شورائم کو دیکھ رہا تھا۔

کالا بلا کہاں ملا؟" نیلم نے جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ شورائم کو" دیکھتے استفسار کیا۔

جی یہ بلی کا بچہ کہاسے ملا؟"شورائم نے دانت پیستے ہوئے اپنا سوال دہرایا۔"

مال گئی تھی وہاں ایک آدمی تھا جو یہ بیچ رہا تھا اور آپ جانتے ہیں اسے" دیکھتے ہی آپ کی یاد آئی اور پھر میں اسے یہاں لے آئی۔"نیلم کی بات پر شورائم کے ماتھے کے بلوں میں اضافی ہی ہوا تھا۔ مگر اس نے کچھ کہا نہیں۔ نیلم اب مسکراتی ڈبے کی جانب بڑھی تھی اور ہاتھ اندر ڈال کر بلی کے بچے کا سر سہلانے لگی۔

ویسے بہت اڑیل قسم کا بلا ہے۔پیک ہونے میں اس نے بڑا ستایا مجھے۔پر" جیسے ہی میں نے اسے کہا کہ تمھاری برادری کا سردار آرہا ہے اور تمھیں میں اس کے سامنے پیش کروں گی تو دیکھیں کیسے دبک کر بیٹھ گیا ہے۔" شورائم کی حالت سے خط اٹھاتے نیلم نے ایک اور وار کیا۔ نیلم کی حرکت

نے آج سہی معنوں میں شورائم شاہ کو لاجواب کیا تھا۔وہ کوئی جوابی وار کرنے لائق رہا ہی نہیں۔

نیلم نے دل ہی دل میں خود کو داد دیتے بلی کے بچے کو اٹھالیا جب کہ شورائم ناگواری سے نیلم کی باتیں اور بلی کے بچے پر عنایات دیکھ رہا تھا جواب نیلم کی گود میں بیٹھا میاؤں میاؤں کرتا نیلم سے اپنے لاڈ اٹھواتا شورائم کو چڑا رہا تھا اور نیلم اسے سہلاتی اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے شورائم کو کن اکھیوں سے دیکھے جا رہی تھی۔اور شورائم کمر پر ہاتھ باندھے نیلم کو جواب دینے کا کوئی حربہ سوچ رہا تھا۔

"تم جانتے ہو تمھاری وجہ سے بیچارے میجر شاہ آج زندگی میں پہلی بار کسی کے سامنے لاجواب ہوئے ہیں۔"نیلم نے دل ہی دل میں بلی کے بچے سے

مخاطب ہو کر کہااور ترچھی نگاہ شورائم پر ڈالی تھی۔جواب کسی گہری سوچ میں ڈوباہوا تھا۔

"ایک بات تومیں نے آپ کو بتائی نہیں۔آپ جانتے ہیں اس کا نام میں نے کیار کھاہے میں نے۔"نیلم نے شورائم کو دیکھتے ایک بار پھر بات کا آغاز کیا توشورائم نے فقط استفامیہ نظروں سے نیلم کو دیکھا۔

"اڑیل شاہ!"اس پر بہت سوٹ کرتا ہے ناں۔نیلم نے کہہ کر بلی کے بچے جو فرش پر چھوڑا جو فوراً گونے میں پڑے اپنے باسکٹ میں جا بیٹھا تھا۔

شورائم بھی خفا خفا سا سر نفی میں ہلاتا کونے میں پڑے اپنے لیپ ٹاپ کی جانب بڑھ گیا۔

نیلم کی باتیں شورائم کا خاصہ ذچ کر چکی تھیں۔ مگر ابھی اس کا دل نہیں بھرا تھا۔اس لیے شورائم کو لیپ ٹاپ کی جانب جاتا دیکھ کر نیلم سے برداشت نہیں ہوا۔

اچھا سنیں تو مجھے اپنا فون دیں میرا فون چارج نہیں ہے۔"نیلم نے" قدرے سنجیدگی سے شورائم کے آگے ہاتھ پھیلاتے کہا۔

میرا فون کیوں چاہیے آپ کو؟"شورائم نے خراب موڈ کے ساتھ سوال" کیا۔

علیزے آپی کو فون کر کے یہ اڑیل شاہ دیکھانا ہے۔"نیلم کی بات پر" شورائم غصے سے پلٹا تھا۔ماتھے پر پڑھتے بل مذید گہرے ہوئے۔

آپ کی نہیں اس کالے بلے کی بات کی ہے۔"نیلم جو شورائم کے رد عمل" سے خائف ہوئی کونے میں بیٹھے بلی کے بچے کی جانب اشارہ کرتے کہا۔

جس کی بھی بات کی ہے آپ ایسا کچھ نہیں کریں گی۔"شورائم نے کمان" کے جیسے آبروتان کر وار نگ کرنے کے انداز میں کہا۔اور ایک کھولتی نگاہ اس بلی کے بچے پر ڈالی۔

کیوں نہیں؟اپنی یہ خوشی تو میں آپی کے ساتھ اور اماں سائیں کے ساتھ" ضرور شئیر کروں گی۔"نیلم نے اپنے ارادے سے آگاہ کرتے شورائم کے ہاتھ سے فون لینا چاہا جسے شورائم نے کچھ سوچتے چپ چاپ بنا مذید پش وپیش کے نیلم کی جانب بڑھا دیا۔شورائم کو پریشان کرنے کے پلان کی کامیابی پر نیلم بہت خوش تھی۔

کیاہواشورائم آج کافی کم بول رہے ہیں آپ۔کوئی مسلہ ہے کیا؟"نیلم " نے مصنوعی فکر مندی کااظہار کیا۔دل ہی دل میں اسے شورائم کی ایسی حالت لطف دے رہی تھی۔

چھوڑیں نیلم۔۔۔۔۔مسلہ توہے پر آپ کو بتا کر آپ کااتنااچھاموڈ خراب " نہیں کر سکتا۔"شورائم نے پر سوچ انداز میں کہہ کر پلٹ گیاتوپل بھر میں نیلم کے چہرے کی مسکراہٹ کی جگہ فکراور پریشانی نے لے لی۔وہ جو کب سے شورائم کوستارہی تھی وہ یہ کیوں بھول گئی کہ سامنے والاشورائم شاہ ہے جولاجواب نہیں ہواکرتابلکہ لوگوں کولاجواب کرتاہے۔نیلم کوندامت ہوئی کہ اپنے جوش میں وہ شورائم کی پریشانی کو نظرانداز کر گئی۔

کیاہوا ہے شورائم پلیز مجھے بتائیں۔"نیلم نے شورائم کی جانب جاتے اس" کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا تو اس نے پلٹ کر پر سوچ نظریں نیلم کے صبیح چہرے پر ڈالی۔

نیلم وہ اصل میں۔۔۔۔۔۔"شورائم کہتا کہتا چپ ہو گیا۔"

شورائم آپ پریشان کر رہے ہیں مجھے۔"نیلم نے متفکر انداز میں کہا۔"

ابھی تو کچھ کیا ہی نہیں میں نے۔"نیلم کی کمر میں ہاتھ ڈالتے شورائم نے" نیلم کو اپنے قریب کرتے شوخ لہجے میں کہا۔

اس کا کیا مطلب ہے شورائم؟"نیلم نے خود کو اس کی گرفت سے آزاد" کرنے کی کوشش کرتے کہا۔

اس کا مطلب یہ ہے ذوجہ محترمہ کہ آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی" ہیں۔"شورائم نے اس کی ہر کوشش ناکام کرتے ہوئے جواباً کہا۔شورائم کی بات نیلم کے سر کے اوپر سے گزر گئی۔

کون سا مقصد؟"نیلم کی آنکھیں تحیر سے پھیل گئیں۔"

میری توجہ حاصل کرنے کا مقصد۔"شورائم نے نیلم کے لمبے بندھے" بالوں کو ہر قید سے آزاد کرتے اسے گڑ بڑانے پر مجبور کیا جو کسی آبشار کی طرح بہتے اس کی کمر پر پھیل گئے۔

ایسی خوش فہمی میں کیوں پڑھ گئے آپ۔"نیلم نے چہرے سے بال" ہٹاتے ہوئے تنک کر سوال کیا۔

تواور کیاوجہ تھی اتنی محنت کی جب کہ میں اچھے سے جانتاہوں کہ آپ کو" بلی کے بچوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں۔"اس کے چہرے پر آتی بالوں کی لٹ کو پیچھے کرتے شورائم نے مخمور لہجے میں کہاتو نیلم کواپنا آپ اپنے ہی جال میں پھنستا محسوس ہوا۔

مجھے بس کالے بلے میں انٹرسٹ تھا۔"نیلم نے مسکراہٹ ضبط کرتے" کہا۔ارادہ پھر سے اسے ذچ کرنے کا تھا مگراب کی بار شورائم نے جیسے بازی اپنے ہاتھ میں کرنے کاارادہ باندھ لیا۔

توآپ کے سامنے ہی ہے آپ کا کالا بلا جیسے اس بلی کے بچے پر محبتیں" نچھاور کررہیں تھیں ویسے ہی آپ کااپنا کالا بلا بھی حاضر ہے۔"شورائم نے آنکھوں میں شوخی لیے کہاتو نیلم بازی پلٹ جانے پر لب کچل کررہ گئی۔

اب آپ نے خود پنگا لیا ہے زوجہ محترمہ تو نتائج کی ذمہ دار بھی آپ ہی"
ہوں گی۔"شورائم نے دائیاں آبرو اچکاتے نیلم کے چہرے پر نظریں
دوڑاتے کہا تو نیلم اس کے بدلتے موڈ کو دیکھ کر وہاں سے فرار ہونے کے
منصوبے بنانے لگی۔

اب فرار نا ممکن ہے مسیز!"شورائم نے مسکراہٹ ضبط کرتے نیلم کی"
حالت سے لطف اٹھاتے کہا جب کہ نیلم ہار مانتے رونی صورت بنا کر رہ گئی۔

اچھا چلیں جلدی سے تیار ہو جائیں کہیں لے کر چلنا ہے آپ"
کو۔"شورائم کو نیلم کی حالت پر ترس آیا تو کہہ کر نیلم کو اپنے حصار سے
آزادی بخشی۔

اچھا میں ابھی تیار ہو کر آئی کہاں جا رہے ہیں ہم؟" نیلم نے بال سمیٹتے" سوال کیا۔ شورائم کی گرفت سے آزاد ہو کر اس کا اعتماد پھر سے بحال ہوا۔

آج آخری دن ہے ہمارا یہاں سوچا آپ کو تھوڑا گھما لو۔" شورائم نے اسی" کی آنکھوں میں دیکھتے غیر واضح جواب دیا۔

جیسے نکاح کے بعد آپ نے گھمایا تھا۔" نیلم کی آنکھوں میں گزرے" وقتوں کی یاد تازہ ہوئی۔

نہیں اس بار حقیقت میں گھماوں گا۔" شورائم نے بھی گزرے لمحوں کو" یاد کرتے کہا تھا۔

اچھا ابھی چینج کر کے آئی۔" نیلم ڈریسنگ روم کی جانب بڑھی تو شورائم نے ہاتھ تھام کر اسے پلٹنے پر مجبور کیا۔

کیا ہوا؟" نیلم نے نا سمجھی سے سوال کیا۔"

یہ مت سوچیئے گا کہ جان بخشی ہو گئی ابھی مجھے ڈسٹریکٹ کرنے کی سزا" ملے گی آپ کو۔" ذو معنی انداز میں کہتا وہ دلکشی سے مسکرا دیا اور نیلم ہمیشہ کی طرح اس کے اس انداز سے گھائل ہوتی نگاہیں پھیر گئی۔

●●●

کہو ساحر کیا کہنا ہے؟" مشعل جو ساحر کے بلانے پر کمرے سے باہر آئی" تھی اب اپنے طلب کئے جانے کی وجہ جاننا چاہتی تھی۔

مشعل آج ہمارے پاس آخری دن ہے جب ہم اس ولید عباس سے رستم" کے بارے میں کچھ انفارمیشن لے سکتے ہیں۔اس کے لیے تمھیں میرے ساتھ چلنا ہو گا۔" ساحر نے بات کا آغاز کیا۔

کہاں؟" مشعل نے حیرت سے استفسار کیا۔اس سے پہلے تک تو ساحر" نے اسے ہر چیز سے دور رکھا اب ایسا کیا ہوا تھا جو وہ اسے اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔

اسی ہوٹل میں جہاں وہ ولید عباس اور اس کی بیوی ٹھہرے ہوئے ہیں۔ عمر" نے بتایا ہے کہ وہ لوگ کل صبح چیک آؤٹ کر لیں گے۔ان کے وہاں سے

جانے سے قبل مجھے سارا سچ جاننا ہے۔"ساحر نے مشعل کو ساری بات بتائی۔

مگر پہلے تو تم مجھے ہر چیز سے دور رکھتے تھے۔"مشعل نے گزرے وقتوں" کا شکوہ کیا۔

تب بات الگ تھی مشعل۔"ساحر نے اثر نا لیتے ہوئے جواب دیا۔"

کیا الگ تھا۔۔۔۔۔ہم آج بھی وہیں کھڑے ہیں ساحر سہیر کے قاتل" کی تلاش میں ؟"مشعل نے ماتھے پر بل ڈالے سوال کیا۔

ہمارا رشتہ !اب تم بیوی ہو میری۔۔۔۔۔۔۔۔میرے نکاح میں ہو" مشعل۔۔۔۔۔۔اب تمھیں اگر ہر پل ہر لمحہ بھی اپنے ساتھ رکھوں تو

کسی باہر والے کی باتوں کسی کی نظروں سے فرق نہیں پڑتا مجھے۔۔۔۔۔۔۔پہلے یہ رشتہ نہیں تھا ہمارے درمیان اور تم پر اٹھنے والی نظریں اور نظروں میں چھپے سوالوں سے فرق پڑتا تھا مجھے۔اب کسی کے باپ میں بھی ہمت نہیں ہے کہ تمھارے بارے میں غلط خیال اپنے دماغ میں بھی لائے۔" ساحر کی بات پر مشعل نے تحیر سے اس کی جانب دیکھا تھا۔سامنے بیٹھا شخص عجیب تھا۔ساحر کو لے کر مشعل کے اندازے آج بھی مکمل طور پر غلط ہی تھے۔

میں جانتا ہوں کہ یہ ایک کانٹریکٹ میرج ہے کچھ وقت کے لیے مگر ابھی" تم میرے نکاح میں ہو مشعل۔" مشعل کی آنکھوں کی حیرت کو ساحر نے اپنی مرضی کا مطلب دیتے وضاحت پیش کی۔

ہاں تم نے ٹھیک کہا۔" مشعل نے زبردستی مسکرا کر کہا۔اسے ساحر کا اس نکاح کو ایک معاہدہ کہنا آج نا جانے کیوں چھبا تھا۔ مگر اس نکاح کو معاہدے کا نام دینے والی وہ خود تھی۔ خود کو سمجھاتے ہوئے اس نے اپنی سوچوں کو جھٹکا۔

پلان کیا ہے؟" مشعل نے خود کو کمپوز کرتے سوال کیا۔"

ولید عباس کی بیوی سے تمھاری اچھی بات چیت ہے اس سے ملنے جانا ہو گا" تمھیں اور اسے باتوں میں لگا کر کسی ایسی جگہ لانا ہو گا جہاں آنے کے لیے ہم ولید عباس کو مجبور کر سکیں۔ ابھی تک اس کے بارے میں کچھ اور پتہ چلے نا چلے اتنا تو پتہ چلا ہے کہ اس کی بیوی اس کی کمزوری ہے اور اگر وہ ہمارے پاس آجاتی ہے تو ولید عباس خود کھینچا چلا آئے گا۔" ساحر نے

کندھے اچکاتے ایسے بات کہی جیسے کوئی عام سی بات ہو۔ مشعل کو اس سے اتنے پر سکون انداز کی امید نا تھی۔

"ساحر وہ انسان بہت خطرناک ہے۔اتنا بڑا رسک لینے کی بات ایسے کر رہے ہو جیسے پکنک کا پلان بنا رہے ہو۔" مشعل نے اپنی حیرت کا اظہار کر کے ساحر کو مسکرانے پر مجبور کیا۔

"میں یا تم مشعل اب تک میں اسے خطرناک سمجھتا رہا ہوں مگر اب نہیں۔ یہ بھول کیوں رہے ہیں کہ میں ساحر آفندی ہوں مجھے لوگوں سے کام نکلوانا بہت اچھے طریقے سے آتا ہے۔اور وہ ولید عباس وہ خود چوہدری سے چھپتا پھر رہا ہے اس کا ایک ہی مطلب ہے کہ اس میں کچھ تو ایسا ہے جیسے وہ چھپانا چاہتا ہے۔اب اس بات کو ہتھیار بنا کر میں اس سے وہ سب پوچھوں گا جو مجھے جاننا ہے۔" ساحر کا پلان مشعل کو پسند آیا تھا بس اسے یہ اعتراض تھا

کہ اپنے پلان کو تشکیل دینے کے لیے انھیں ولید عباس کی بیوی کو اس سب میں گھسیٹنا پڑھ رہا ہے۔ وہ اعتراض اٹھانا چاہتی تھی مگر ساحر کے موڈ بگڑ جانے کے ڈر سے اس نے کوئی رد عمل ظاہر نا کیا۔ مگر اس کی سوچ کا عکس اس کے چہرے پر واضح تھا۔

"تم کچھ کہنا چاہتی ہے مشعل۔" ساحر کی تیز نظروں سے مشعل نے چہرے کے بدلتے تاثرات نا چھپ سکے۔

"اس سب میں اس کی بیوی کو کیوں۔۔۔۔ میرا مطلب ایک عورت۔۔۔"

"مشعل اسی لیے تمھیں اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں۔ تم جانتی ہو اس کی بیوی سے ہمیں کوئی لینا دینا نہیں ہے مگر وہ کہتے ہیں نادیو کو قابو کرنے کے

لیے اس چڑیا کو قید کرنا پڑتا ہے جس کی اندر دیو کی جان ہو تو بس میں بھی ایسا ہی کرنا چاہتا ہوں۔اس لڑکی کو کوئی کچھ نہیں کہے گا آئی پرامس۔"ساحر نے مشعل کی الجھن سمجھتے ہوئے اس کی بات کاٹی اور نرم لہجے میں اسے یقین دہانی کروانا چاہی کہ ان کا کوئی غلط ارادہ نہیں ہے۔

اچھا ٹھیک ہے۔میں تمھارا ساتھ دوں گی۔"مشعل نے رضامندی کا" اظہار تو کیا مگر وہ ابھی بھی شدید تذبذب کا شکار تھی۔

دین گو گیٹ ریڈی!"ساحر کہہ کر اپنے کمرے کی جانب چلا گیا اور" مشعل بھی اٹھ کر تیار ہونے چلی گئی۔

●●●

مشعل اور ساحر ہوٹل پہنچے تو ساحر لابی میں بیٹھتا مشعل کو ریسیپشن پر بھیج دیا جہاں مشعل نے خود کو مسیز ولید عباس کی دوست بتایا۔

"آئی ایم سوری میم مگر مسٹر اینڈ مسیز ولید عباس دونوں کی اس وقت ہوٹل میں موجود نہیں ہیں۔" مینیجر نے کھوجتی نظروں سے نیلم کو دیکھتے کہا تھا۔

سمیع اور شان بھی دوسری گاڑی میں بیٹھے باہر ہی ان کے لوٹ آنے کا انتظار کر رہے تھے۔ کچھ ہی دیر میں ان کو باہر آتا دیکھ کر حیران ہوئے۔

سر کیا ہوا۔ "ساحر کو کال کرتے اس نے پوچھا۔"

وہ دونوں ہوٹل نہیں ہیں۔" ساحر نے خراب موڈ کے ساتھ جواب دیا۔"

تو پھر؟"شان کا انداز استہفامیہ تھا۔"

میں عمر سے بات کرتا ہوں۔وہ مینیجر سے خبر نکلوا سکتا ہے۔ساحر نے خود" کلامی کے انداز میں کہا اور شان کا فون ڈسکونیکٹ کرتے عمر کو کال کی تھی اور اسے ساری بات بتادی۔ عمر نے کچھ دیر میں سب پتہ کرنے کا پوچھا اور پھر ٹھیک دس منٹ بعد اس نے ساحر کے نمبر پر وہ اڈریس بھیجا جہاں ولید عباس اور اس کی بیوی گئے تھے۔

قگلے آدھے گھنٹے میں وہ سب اسی ہٹ کے قریب پہنچے تھے جہاں ولید عباس نے سمیع کو قید کیا تھا۔ سمیع اور شان نا سمجھی سے ساحر کے پیچھے گاڑی بھگاتے یہاں آئے تھے۔ مگر آج پچھلی بار کے بر عکس بہت سے لوگ تھے جو وہاں موجود ہٹ سے کچھ فاصلے پر موجود تھے وہاں کوئی پرائیویٹ پارٹی کا سا سما تھا۔

سر یہاں کیوں آئے ہیں ہم؟" سمیع نے فوراً گاڑی سے نکل کر ساحر کی" جانب ڈور لگائی۔

عمر نے یہی ایڈریس دیا کے وہ دونوں یہاں آئے ہیں۔" اس نے ارد گرد" نظریں ڈوراتے کہا تھا جہاں لوگوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔

سر اس نے مجھے یہیں قید کیا تھا۔" سمیع کے بتانے پر ساحر نے چونک کر" اس ہٹ کی جانب دیکھا۔

مطلب یہ ہٹ اسی کا ہے۔اور وہ اپنی بیوی کے ساتھ ہوٹل کی گاڑی پر" یہاں تک ہی آیا ہے۔" ساحر نے نتیجہ اخذ کرتے کہا۔

مشعل بھی چپ چاپ گاڑی سے نکل کر ارد گرد نظریں دوڑاتی ان تینوں کی جانب آئی تھی۔

اب کیا کرنا ہے؟"شان نے اگلا سوال کیا۔"

میں اور سمیع اندر چل کر دیکھتے ہیں۔شان تم وہاں دیکھو شاید وہ اس پارٹی" میں موجود ہوں۔"ساحر نے قدم آگے بڑھاتے کہا تو سمیع ہچکچایا۔

سر کہیں یہ سب کوئی ٹریپ تو نہیں۔"سمیع نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔"

اس بار ٹریپ وہ ولید عباس ہو گا۔ٹرسٹ می۔"ساحر نے خود اعتمادی سے" کہا اور ہٹ کی جانب قدم بڑھا دیا۔

شان اس جانب چلا گیا جہاں لوگ اس وقت پارٹی کرنے میں مصروف تھے۔روایتی بیچ پارٹیز کی نسبت یہ پارٹی کافی مہذب تھی۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

ساحر مشعل اور سمیع ہٹ کی پچھلی جانب آئے تھے جہاں سے کھلی کھڑکی سے اندر کا منظر واضح تھا۔ہٹ اس وقت حالی معلوم ہوتا تھا۔

مجھے لگتا ہے یہاں کوئی نہیں ہے۔"ساحر نے پلٹ کر گاڑی کی جانب" آتے کہا تھا جب دور سے شان پرجوش سا ان کی جانب آیا۔

سر مجھے لگتا ہے کامیابی ہمارے بہت پاس ہے۔ولید عباس ابھی یہاں" نہیں ہے مگر اس کی بیوی وہاں پارٹی میں ہی موجود ہے۔" شان نے آنکھوں میں چمک لئے کہا۔

ونڈرفل! مشعل تم جانتی ہو آگے تمھیں کیا کرنا ہے۔" ساحر نے مشعل" کی آنکھوں میں دیکھتے سوال کیا۔

ہاں مگر اگر مجھے کسی نے پارٹی میں جانے سے روکا تو۔" مشعل نے گھبرا" کر اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

میں وہیں سے آیا ہوں مشعل بھابھی کسی نے نہیں روکا۔" شان نے" مشعل کو آگاہ کیا۔

اوکے فائن میں جاتی ہوں۔" مشعل نے کہہ کر ساحر کی جانب دیکھا۔"

یو کین دو دس مشعل! ہمیں سہیر کے لیے یہ کرنا ہے۔" ساحر نے" مشعل کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اس کا حوصلہ بڑھاتے کہا تو مشعل اثبات میں سر ہلا کر قدم بڑھاتی پارٹی کی جانب بڑھ گئی۔ دور سے ہی اس کی نگاہ ریوالونگ سٹول پر جھولتی نیلم پر پڑی تھی۔

Zubi Novels Zone

••

شورائم نیلم کو لئے اس بیچ پارٹی میں آیا تھا۔ چند جاننے والوں سے مصافحہ کرتا وہ نیلم کے ہمراہ ایک کونے میں لگے سٹولز پر بیٹھ گیا۔ ٹھنڈی ہوا میں نیلم بہت اچھا محسوس کر رہی تھی۔ کچھ دیر ارد گرد کی باتیں کرنے کے بعد

شورائم کو کوئی کال آئی تو وہ نیلم کو وہیں بیٹھے رہنے کا کہہ کر وہاں سے چلا گیا اور اب پچھلے پندرہ منٹ سے نیلم کو شورائم کے لوٹنے کا انتظار تھا۔

ہیلو!" جانی پہچانی آواز پر وہ پیچھے پلٹی تو سامنے ہی مشعل کو دیکھ کر اسے" خوشگوار حیرت ہوئی۔

"ہائے مشعل تم یہاں اس پارٹی میں! واٹ آ پلیزینٹ سرپرائز۔"

جی وہ میں بس یہاں گھومتی گھومتی آ گئی آپ کو دیکھا تو یہاں ملنے چلی" آئی۔ میں یہاں انوائیٹیڈ نہیں ہوں۔" مشعل نے خجل ہو کر کہا۔

اٹس اوکے میں کہہ دوں گی تم میرے ساتھ ہو آؤ بیٹھو۔"نیلم نے اس کا" ہاتھ تھامتے اسے اپنے پاس پڑے سٹول پر بیٹھایا۔نیلم کا خلوص دیکھ کر مشعل کو شرمندگی ہوئی۔

آپ یہاں اکیلی آئی ہیں؟"مشعل نے ارد گرد کھوجتی نظروں سے دیکھا" .تو نیلم مسکرادی

میں کبھی اکیلی نہیں ہوتی۔"نیلم نے مبہم انداز میں کہا۔"

میں سمجھی نہیں۔"مشعل نے استفامیہ انداز اپنایا۔"

وہ سب چھوڑو نکاح کی بہت مبارک ہو۔"نیلم نے مشعل کا ہاتھ تھامتے" موضوع گفتگو بدل ڈالا۔

آپ کو کس نے بتایا؟" مشعل کے فوری پوچھے جانے والے سوال کرنے "
پر نیلم کھلے دل سے مسکرادی۔

تمھارے چہرے کے رنگوں نے۔پہلے جو الجھن اور پریشانی اس "
خوبصورت سے چہرے کا احاطہ کئے رکھتی تھی آج وہ دکھی نہیں مجھے۔آج
کچھ الگ ہے اس چہرے پر۔" نیلم نے مشعل کے چہرے کو پیار سے
چھوتے ہوئے کہا تو مشعل کو سامنے بیٹھی نیلم کی باتیں سمجھ نہیں آئیں۔

ایسے مت دیکھو میں سب جانتی ہوں تمھارے بارے میں اور میں نے "
ساحر کی نظروں میں تمھارے لیے جو جذبات دیکھے تھے میں سمجھ گئی کہ
کوئی بات تو ہے تم دونوں کے درمیان۔بہت اچھا فیصلہ لیا تم دونوں

نے۔"نیلم کی بات نے مشعل کو مزید الجھا دیا تھا تبھی دور کھڑے ساحر کے اشارے پر مشعل نے اپنے پلان کو عمل میں لانے کا سوچا۔

اچھا اب میں چلتی ہوں۔" مشعل آٹھ کھڑی ہوئی۔"

اتنی جلدی کہاں ابھی تو آئی تھی۔" نیلم کو مایوسی ہوئی ابھی تو اسے بات کرنے کو کوئی ملا تھا۔

جی اب مجھے جانا ہو گا۔" مشعل کہہ کر پلٹ گئی اور چند قدم اٹھاتے وہ پلٹی" تھی۔ نیلم جو اسے گہری نظروں سے دیکھے جا رہی تھی اسے مشعل الجھی ہوئی لگی۔

وہ اصل میں مجھے آپ سے کہنا یاد نہیں رہا میں نے آپ کے لیے کچھ لیا" تھا۔" مشعل نے نیلم سے نظریں چراتے کہا۔

میرے لیے۔" نیلم نے خوشگوار حیرت سے پوچھا۔"

جی سوچا تھا کہ اگر آپ پھر ملی تو آپ کو دے دوں گی۔" مشعل نے" چہرے پر مسکراہٹ سجاتے کہا۔

اوکے کیا لیا تم نے؟" نیلم نے مسکراتی نظروں سے مشعل کو دیکھا۔"

وہاں میری گاڑی میں رکھا ہے آپ آئیں میرے ساتھ وہاں تک۔"""
مشعل نے لب کچلتے گاڑی کی جانب اشارہ کرتے کہا تو نیلم نے اس جانب دیکھا جہاں گاڑی ہٹ کے عین سامنے کھڑی تھی۔

نیلم کچھ دی سوچ میں پڑھ گئی اسے شورائم نے وہاں سے ہٹنے پر سختی سر منع کرر کھا تھا۔

کیا ہوا آئیں ناں۔" مشعل نے اسرار کرتے کہا۔"

چلو!" نیلم نے رضامندی ظاہر کرتے مشعل کی ساتھ قدم بڑھا دیے۔"

کچھ فاصلے پر کھڑے شان اور سمیع میں مسکراتی نظروں کا تبادلہ ہوا جب کہ ساحر وہاں موجود نہیں تھا۔ وہ دانستہ نیلم کے سامنے نہیں آنا چاہتا تھا۔

●●●

نیلم مشعل کے ہمراہ گاڑی تک آئی تو مشعل سخت گھبرائی ہوئی معلوم ہو رہ تھی۔

کیا ہوا کوئی مسلہ ہے مشعل؟" نیلم نے سنجیدگی سے سوال کیا۔"

آئی ایم سوری مگر میں مجبور تھی۔ آپ بہت اچھی ہیں مگر میرے پاس" کوئی اور راستہ نہیں تھا۔" مشعل نے رونی صورت بناتے نیلم سے کہا اس سے پہلے نیلم کچھ سمجھ پاتی جب شان پیچھے سے آیا تھا اور نیلم کو گن دیکھا کر اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔

یہ کیا تماشا ہے؟" نیلم نے گھبرانے کے بجائے غصے سے آنکھیں گھماتے" سوال کیا۔ نیلم کے رد عمل پر مشعل اور شان دونوں متاثر ہوئے۔

دیکھیں ہمیں آپ سے کوئی مسلہ نہیں مگر آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو" گا۔" شان نے آرام سے سمجھانا چاہا۔

کیوں؟" کڑے تیوروں سے کیا گیا سوال اسے حیران کر رہا تھا۔ شان نے" پہلی بار ایسی لڑکی دیکھی تھی جسے وہ بندوق کی نوک پر ساتھ چلنے کا کہہ رہا تھا اور وہ ساتھ جانے کی وجہ دریافت کر رہی تھی۔

کیا سوال جواب چل رہے ہیں لے کر چلو اسے۔" سمیع نے وہاں آتے" قدرے سخت لہجے میں کہا جس پر نیلم نے دہکتی نظروں سے سمیع کو دیکھا۔

میں کہیں نہیں جا رہی اگر ہمت ہے تو ہاتھ لگا کر دیکھاو۔" نیلم کے" چیلنجنگ انداز پر سمیع اور شان سمیت مشعل بھی حیران ہوئی۔ وہ تینوں ہی

نہیں جانتے تھے کہ سامنے کھڑی یہ لڑکی دیکھنے میں جتنی معصوم لگتی ہے حقیقت میں اتنی ہی بڑی آفت تھی۔

سمیع نے تلملا کر اس کی جانب دیکھا جو اپنے سامنے کھڑے ہٹے کٹے لوگوں سے بھی گھبرا نہیں رہی تھی۔ شاید وہ جانتے نا تھے کہ وہ کن حالات سے گزر کر آئی ہے اور کن لوگوں سے بچ کر یہاں تک پہنچی تھی۔

نیلم پلیز ہمیں غلط مت سمجھیں مگر آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا۔""
مشعل نے منت کرتے کہا۔

یہ کیا کر رہی ہیں آپ ہم نے ان کا کڈنیپ کرنا تھا نا کہ ان کی دعوت جو"
آپ ان کی منت سماجت کر رہی ہیں۔" سمیع نے مشعل سے دبے لفظوں میں کہا۔

تم چپ کرو گے کچھ دیر۔۔۔۔پہلے اس کے شوہر کی ہاتھوں کافی دھر گت " بن چکی ہے تمھاری۔ مشعل نے کڑھی نظر ڈالتے سمیع کو وارن کیا وہ سخت گھبرائی ہوئی تھی۔

دیکھو مجھے نہیں پتہ تم لوگ کیا چاہتے ہو۔پیسے نہیں چاہیے یہ میں جانتی " ہوں مگر مجھے اغوا کر کے جو چاہتے ہو وہ بھی نہیں حاصل کر سکو گے کیونکہ ابھی کچھ ہی دیر میں میرا شوہر تم سب کو ڈھونڈ نکالے گا اور پھر تم لوگوں کی سلامتی کا ضامن کوئی نہیں ہو گا۔ "نیلم نے پر یقین لہجے میں کہا۔

پہلی بار کسی کو اپنے ہی اغوا کاروں کی اتنی پرواہ کرتے دیکھا ہے۔ "شان " منہ ہیں بڑ بڑایا۔

اسے ہی تو بلانا ہے۔" مشعل نے نیلم کے قریب جاتے کہا۔"

نیلم ہمیں آپ کا شوہر چاہیے وہ میرے سہیر کے قاتل کو پروٹیکٹ کر رہا" ہے۔۔۔۔۔۔۔ کیوں مجھے نہیں پتہ مگر یہ بات وہ خود کنفیس کر چکا ہے۔ اب آپ کے ذریعے ہمیں اس سے سچ پوچھنا ہے۔" مشعل کی بات پر نیلم پر سوچ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

اس نے سچ بتایا نہیں؟" نیلم کے سوال کر سمیع شان اور مشعل میں" نظروں کا تبادلہ ہوا۔

نہیں۔ وہ بتانے والا تھا پھر اچانک غائب ہو گیا وہاں سے۔" مشعل نے" گہرا سانس لیتے کہا جب کہ سمیع اس ساری کاروائی سے کافی بور ہو چکا تھا۔

اوکے چلو کہاں جانا ہے؟"نیلم نے فیصلہ کن انداز میں سر ہلاتے کہا۔اس" کی بات پر سمیع کو جھٹکا لگا تو شان بھی حیران ہوا۔وہ دونوں میاں بیوی ہی عجیب تھے۔

کیا کہا؟" سمیع نے تصدیق کرنا چاہی۔"

اگر دو گھڑی توے سے اتر کر زمین پر بیٹھو تو سمجھ بھی آئے نا کوئی کیا کہہ" رہا ہے۔"نیلم نے تنک کر سمیع کے خراب موڈ پر طنز کیا تو سمیع خجل ہوتا نیلم کی زبان کی تیزی کو کوسنے لگا۔شان کا فلک شگاف قہقہ گونجا تو مشعل کی وارن کرتی نظروں کی بدولت شان نے کنٹرول کیا۔کیونکہ اسی وقت وہ لوگ دور سے آتے ساحر کو دیکھ چکے تھے۔

ساحر وہاں آیا تو نیلم کو ان تینوں کے ساتھ مطمئین انداز میں جاتا دیکھ کر نا سمجھی سے سمیع کی جانب دیکھا جو باقی سب کی نسبت خراب موڈ میں تھا۔

یہ سب کیا چل رہا ہے؟"ساحر نے بے یقینی سے استفسار کیا۔"

کیڈ نیپ کیڈ نیپ کھیل رہے ہیں۔"سمیع نے چڑ کر کہا۔"

مطلب؟"ساحر نے کھولتی نظر شان اور مشعل کے ہمراہ ہٹ میں داخل" ہوتی نیلم کو دیکھتے کہا۔

یہ جو آپ کی بیوی ہے اس نے ولید عباس کی بیوی کو سب بتا دیا ہے اور وہ" محترمہ عجیب انسان کی انتہائی عجیب بیوی خود کڈ نیپ ہو کر ہمارے ساتھ چلنے پر رضامند ہو گئی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"سمیع سخت تلملایا ہوا تھا۔

آپ کو نہیں لگتا سر کہ یہ دونوں میاں بیوی ہمارے ساتھ کھیل کھیل" رہے ہیں۔ ہم اسے یہاں نہیں لائے بلکہ وہ ہمیں یہاں تک لایا ہے۔" ساحر کو غائب دماغ دیکھ کر سمیع نے بات جاری رکھتے کہا تو ساحر مزید گہری سوچ میں ڈوب گیا۔

اب دو آرڈائی والی سچویشن ہے سمیع چلو اب۔ ٹریپ ہے تو ٹریپ ہی" سہی۔" ساحر نے کہہ کر ہٹ کی جانب قدم بڑھا دیے۔

اندر داخل ہوا تو نیلم کرسی پر بیٹھی تھی اور شان سے اپنے ہاتھ باندھنے پر اسرار کر رہی تھی۔ جب کہ شان اور مشعل اس بات سے انکاری تھے۔

ساحر نے مشعل کو اشارہ کر کے بلایا تو وہ لب کچلتی ساحر کی جانب آئی تھی۔

یہ کوئی ڈرامے کی شوٹنگ چل رہی ہے کیا؟"ساحر نے چڑ کر کہا اسے نیلم" کی حرکتوں کی رتی برابر سمجھ نا آئی تھی۔

شوٹنگ تو چل رہی ہے مسٹر آفندی اور اس شوٹنگ کا ڈائریکٹر یقیناً میرا" شوہر ہے۔"نیلم نے مسکرا کر پر اعتماد انداز میں کہا۔

مطلب؟"ساحر نے بگڑے تاثرات کے ساتھ دونوں ہاتھ کمر پر باندھتے" استفسار کیا۔

یہی کہ تم لوگ یہاں آئے نہیں بھیجے گئے ہو۔"نیلم نے لاپرواہ مگر پر" یقین لہجے میں کہا تو سب نے سوالیہ نظروں سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔

جس انسان تک پہنچنے کے لیے تم لوگ مجھے یہاں لائے ہو وہ انسان ہی تم " لوگوں کو یہاں تک پہنچانے والا ہے۔" نیلم کی بات پر وہاں موجود سبھی لوگ الجھ گئے تھے۔

کہنا کیا چاہتی ہیں آپ؟" مشعل نے نیلم کی جانب جاتے نا سمجھی سے " سوال کیا۔

بس یہی کہ اسے انجان سمجھنے کی غلطی مت کرنا۔ یقیناً جس سے " انفارمیشن حاصل کر کے یہاں تک پہنچے ہو وہ انفارمیشن بھی میرے شوہر کی مرضی سے دی جا رہی ہو گی۔" نیلم نے کرسی پر ٹیک لگا کر بیٹھتے ان کے علم میں اضافہ کرتے کہا۔

اتنا اعتماد کیوں ہے آپ کو اپنے شوہر پر؟" شان حقیقتاً نیلم کے اعتماد کی وجہ " جاننا چاہتا تھا۔

کیونکہ وہ انسان ہر وہ کام کرتا ہے جس کی اس سے امید نا رکھی گئی ہو۔"" نیلم نے مسکرا کر سر جھٹکتے کہا۔جب کہ خود شورائم کا نیلم کے بارے میں بھی یہی خیال تھا۔

آپ ہمیں ڈرانے کی کوشش کر رہی ہیں؟" سمیع نے ناگواری سے " استفسار کیا اسے اس لڑکی کا انداز عجیب لگا تھا۔

نہیں بتا رہی ہوں۔۔۔اور دوسری بات تم کو اس سے نہیں مجھ سے ڈرنا" چاہیے کیونکہ جس لہجے میں تم بات کر رہے ہو ناں مجھ سے،اس لہجے کی عادت نہیں ہے مجھے۔اگر اب تک برداشت کر رہی ہوں تو مشعل کے

لیے ورنہ جانتے ہو جب پچھلی بار کسی نے مجھے کیڈ نیپ کیا تھا تو میں اس کا سر پھوڑ کر بھاگی تھی، دوسری بار کیڈ نیپ کیا تو میں سیکینڈ فلور کی کھڑکی سے کود گئی اور اسے پٹوا دیا پھر تیسری بار بھی کرنے کی کوشش کی تو اس کی آنکھوں میں مرچیں ڈال کر بھاگی تھی اور پھر اسی کی حویلی میں بیٹھ کر اسے ہی دھمکاتی رہی۔۔۔۔۔اس لیے مجھے ہلکے مت لینا۔" نیلم نے اتراتے ہوئے اپنے کارنامے بڑے جوش سے سناتے کہا تو اس کی بات پر سمیع کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئی تھیں اور شان تو پوری طرح نیلم کی بہادری کا فین ہو گیا۔ ساحر کو نیلم کی باتیں فقط ہوائی باتیں ہی لگی تھیں تو مشعل اٹھی۔ عورت کی اس قسم کی دلیری پر عش عش کر

کس نے کیڈ نیپ کرنا چاہا تھا آپ کو؟" شان سے رہا نہیں گیا تو پوچھ بیٹھا۔" سامنے بیٹھی لڑکی ایک انٹرسٹنگ کیس تھی۔

اسی نے جس کو یہاں لانے کے لیے مجھے یہاں لے کر آئے ہو۔" نیلم" نے گہرا سانس لے کر بات ہوا میں اڑائی۔

کیا؟ ولید عباس؟ آپ نے اس کا سر پھوڑا اور آنکھوں میں مرچیں ڈال کر" بھاگیں۔" مشعل نے خوشگوار حیرت سے سوال کیا۔

اس کے آدمی کا سر پھوڑا تھا۔ کیونکہ وہ مجھے اغواء کر کے سمگل کرنا چاہتا" تھا۔ مرچیں البتہ اسی کی آنکھوں میں ڈالیں تھیں۔" نیلم نے رسانیت سے جواب دیا تو شان، ساحر، سمیع اور مشعل میں نظروں کا تبادلہ ہوا انھیں نیلم کی دماغی حالت پر شک ہوا۔ کہاں اس کی باتوں میں اس کے لیے محبت اور عقیدت تھی اور کہاں وہ کہہ رہی تھی کہ اس کا شوہر اسے سمگل کرنے والا تھا۔ مشعل کے لیے بھی یہ سب بہت کنفیوزنگ تھا۔

خیر بتانے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ اگر تم لوگوں کو لگتا ہے کہ میرے" کیڈنیپ ہونے کے ڈر سے وہ یہاں آئے گا اور جو کچھ تم لوگ چاہتے ہو وہ بتا دے گا تو ایسا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔وہ یہاں آئے گا تو سہی کیونکہ اس نے یہاں آنا ہو گا مگر یہ کسی طور پر بھی مت سوچنا کہ تم لوگوں نے اسے یہاں آنے پر مجبور کیا ہے۔" نیلم نے ان سب کے چہروں کو دیکھتے دلچسپی سے کہا تھا جن کے تاثرات اسے ہنسنے پر مجبور کر رہے تھے سوائے ساحر آفندی کے جس کا چہرہ بلکل سپاٹ تھا۔

باقی وہ یہاں آئے گا اور تم لوگوں کو سب بتائے گا یہ اس نے وعدہ کیا تھا" کہ تمھارے سب سوالوں کے جواب دے گا تو یقیناً وہ ایسا ضرور کرے گا کیونکہ وہ اپنا کیا ہوا وعدہ اور ارادہ دونوں ہی نہیں توڑتا۔" نیلم نے بات جاری رکھی۔

اگر ایسا ہے تو آپ نے ہمیں خود کو یہاں کیوں لانے دیا۔"اب کی بار" سمیع نے تفتیشی انداز میں سوال کیا مگر اس کا لہجہ کافی نرم تھا۔

گوڈ سمجھدار ہو۔۔۔۔جلد سمجھ جاتے ہو۔"نیلم نے مسکرا کر اس کے" لہجے پر چوٹ کی۔

خیر تم لوگوں کے ساتھ یہاں اس لیے آئی تاکہ ساری کہانی جان سکوں " ۔۔۔۔۔تجسس ہے مجھے سب جاننے کا۔اگر نا آتی تو وہ تم لوگوں کو تو بتا دیتا مگر مجھے یہاں سے بنا کچھ جانے ہی جانا پڑتا۔" مشعل اور سمیع کو اس عورت کے تجسس کی سمجھ نا آئی تھی مطلب اسے یہاں لا کر انھیں حقیقی معنوں میں کوئی فایدہ نہیں تھا۔

ساحر نے اسے اشارہ کر کے باہر آنے کو کہا تو وہ اور شان مشعل اور نیلم کو اندر چھوڑتے باہر آ گئے۔

"کہیں ہم نے انھیں یہاں لا کر کچھ غلط تو نہیں کر دیا۔"
ساحر نے کنپٹی کھجاتے سوال نما تبصرہ کیا۔

سر ہم کہاں لائے ہیں وہ خود ہی تو آئی ہیں۔" سمیع نے نیلم کے انداز میں " کہا۔

سر آپ نے کال کی ولید عباس کو؟" شان نے سوال کیا۔"

ہاں مگر وہ فون اٹھا نہیں رہا۔" ساحر نے سرسری انداز میں جواب دیا اور " اندر چلنے کا اشارہ کیا جس پر وہ سب ایک بار پھر اندر کی جانب چلے گئے۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••

نیلم آئی ایم سوری میں نے آپ کو دھوکہ نہیں دیا بس مجبور "
تھی۔" مشعل نیلم کے ہاتھ تھامتے اس کی یقین دہانی چاہتی تھی۔

میں جانتی ہوں مشعل، تم فکر مت کرو اور بس میری بات پر بھروسہ "
رکھو۔ وہ ضرور آئیں گے میں نے ان سے وعدہ لیا ہے وہ تم لوگوں کی مدد
ضرور کریں گے۔ اور مجھے دیا وعدہ وہ کبھی نہیں توڑتے۔" نیلم نے پر یقین
لہجے میں کہا تھا اس کے لہجے میں اپنے شوہر کے لیے محبت مان فخر نا جانے کیا
کیا تھا جو باہر سے آتے شان سمیع اور ساحر نے بھی محسوس کیا تھا۔ اور وہ

تینوں ہی حیران ہوئے کہ کیا وہ مجرم اتنی محبت اتنے اعتماد کا حق دار تھا؟ان کے دل میں یہی سوال بار بار سر اٹھا رہا تھا۔

آپ نے ایسا وعدہ کیوں لیا؟" مشعل کو نیلم کہ بات کی سمجھ نہیں آئی۔"

بس ایسے ہی جب مجھے تمھاری کہانی پتہ چلی تو مجھے لگا کہ صرف میرا شوہر" ہی ہے جو تم لوگوں کی مدد کر سکتا ہے اور پھر میں نے اس سے وعدہ لے لیا کہ وہ اس پیاری سی لڑکی کی مدد ضرور کرے گا۔" نیلم نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔

وہ ایک برا آدمی ہے۔" مشعل سے رہا نہیں گیا تو کہہ دیا مگر اگلے ہی پل" ندامت نے اسے گھیر لیا۔

میرے لیے وہ برا آدمی دنیا کا سب سے اچھا آدمی ہے"

مشعل۔۔۔۔۔عورت کو کیا چاہیے؟عزت،مان اور محبت! مجھے اس برے آدمی سے یہ سب ملا ہے جو مجھے میرے خون کے رشتے نا دے سکے۔ تم اسے جانتی نہیں ہو جان جاؤ گی تو اپنی سوچ پر ندامت ہو گی۔اب تم بتاؤ میں کیسے اس آدمی کو برا کہوں؟نیلم کے سوال نے مشعل کو لاجواب اور باقیوں کو حیران کیا تھا۔

مطلب آپ کو عزت،مان اور محبت دے کر باقیوں کی زندگیوں کے " ساتھ کھیلے یہ درست بات ہے؟ہر جائز و ناجائز معاف صرف اس لیے کہ وہ آپ سے محبت کرتا ہے۔۔۔ولید عباس کی انڈر ولڈ میں کیا پہچان ہے جانتی ہی ہوں گی آپ؟کیا صرف محبت کی بنا پر سب فراموش کر سکتی ہیں؟ "ساحر نے گفتگو میں حصہ لیا۔

محبت کیا کیا کروا سکتی ہے یہ آپ سے بہتر کون جانتا ہو گا مسٹر آفندی۔""
نیلم کی بات نے ساحر کو نظریں چرانے پر مجبو کیا۔

بہر حال۔۔۔۔۔۔۔میں جو جانتی ہو وہ تم لوگ نہیں جانتے اس لیے اس"
موضوع پر بحث بے کار ہے۔ باقی میں نہیں کہہ رہی کہ اسے اچھا سمجھو یا
عزت دو۔ بس بھروسہ رکھو کہ وہ وعدہ خلافی نہیں کرے گا۔" نیلم نے
بات جاری رکھتے کہا مشعل گہری نظروں سے نیلم کو دیکھے گئی کیا چیز تھی کہ
ولید عباس جیسے مجرم کی بیوی ہو کر بھی وہ اتنی مطمین، پر سکون، خود اعتماد
اور نڈر تھی۔ اس کی باتوں میں اپنے شوہر کے لیے عزت اور عقیدت نیلم
سمیت سبھی کے لیے غیر یقینی تھی۔

ایسے مت دیکھو مشعل بس قسمت کے فیصلوں پر صبر کرنا سیکھو۔ یقین"
کامل ہو تو وہ جو اوپر بیٹھی ذات ہے ناں وہ آسانیاں پیدا کر ہی دیتی ہے۔ اپنے

اچھے بندوں کو وہ غلط ہاتھوں میں کبھی نہیں سونپتی۔آزمائشیں ہر انسان کی زندگی میں آتی ہیں مگر ان آزمائشوں کے بعد کا اجر صرف صبر کرنے والوں اور اللہ ہی رضا میں راضی ہونے والوں کو ہی ملتا ہے۔" نیلم نے مشعل کا ہاتھ تھامتے آہستہ آواز میں کسی استاد کی طرح اسے سمجھایا تو مشعل نے اسے مبہم نظروں سے دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

وہ سب اپنی اپنی باتوں میں مگن تھے جب اچانک ہٹ کے بیک ڈور کھلا اور شورائم پر سکون سا اندر داخل ہوا اور آتے ہی نیلم کو تیز نظر سے دیکھا جس کا اثر نا لیتے نیلم ساحر کی جانب دیکھنے لگی جو شورائم کو گہری نظروں سے دیکھے جا رہا تھا۔شان اور سمیع بھی آنے والے کی جانب متوجہ ہو چکے تھے۔

آپ یہاں؟" نیلم کی جانب قدم بڑھاتے شورائم نے استفسار کیا۔"

جی میں اور میں یہاں اپنی مرضی سے آئی ہوں۔"نیلم نے وضاحت" دی۔

یہاں اپنی مرضی سے تو خیر کوئی نہیں آیا سب میری ہی مرضی سے آئے" ہیں۔۔۔۔"شورائم نے گردن موڑ کر وہاں کھڑے لوگوں پر نظریں ڈالتے نیلم سے کہا۔

سوائے آپ کے۔۔۔۔۔۔" گردن واپس نیلم کی جانب گھماتے اس " نے بظاہر مسکراتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا تو نیلم نظریں چراتی ارد گرد دیکھنے لگی۔

ساحر نے ماتھے پر بل ڈالے شورائم کو دیکھے گیا مگر کوئی سوال نا کیا وہ سمجھ گیا تھا کہ اس سے کوئی بھی سوال کرنا بے کار تھا۔ جیسے اس کی بیوی نے کہا وہ ہر چیز سے باخبر ہے اور اس کا عام سا انداز بتا رہا تھا کہ یہ سب اس کے علم

میں تھا۔شان اور سمیع بھی اب سچ جاننے کو بے تاب تھے جب کہ مشعل کی نظریں نیلم اور ولید عباس کے درمیان محو سفر تھیں۔

تو بات کا آغاز کرتے ہیں مسٹر آفندی۔۔۔۔شورائم نے نیلم سے ہٹ کر" وہاں باقی لوگوں کو خود سے مخاطب ہونے کا شرف بخشا۔اور ایک نظر کونے میں کھڑے شان اور سمیع کو دیکھا اور پر بڑی شان سے چلتا وہاں موجود صوفوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا۔نیلم اور مشعل بھی کچھ فاصلے پر پڑی کرسیوں پر بیٹھ گئیں جب کہ ساحر ولید عباس کے عین سامنے آکر براجمان ہوا۔

سو جس جگہ تم لوگ اس وقت ہو یہ جگہ میری ہے۔اور جو مینیجر تمھیں" میری انفارمیشن دیتا رہا وہ بھی میرا ہی آدمی تھا اور آج تک جو جو بات تم تک پہنچی وہ میری مرضی سے پہنچائی گئی ہے۔آج بھی میں چاہتا تھا تم لوگ

یہاں تک آواس لیے یہ خبر تم تک پہنچی۔شورائم نے عام سے انداز میں بتایا تو نیلم کی آنکھوں میں جتلاتا تاثر ابھرا تھا جیسے کہہ رہی ہو کہ دیکھو جو میں نے کہا وہی ہوا ہے۔

"اوکے اور اس دن تم آدھی بات بتا کر کیوں بھاگ گئے۔تم چوہدری سے چھپے کیوں پھر رہے ہو؟"ساحر نے سنجیدہ تاثرات سے بنا الجھے اس سے سوال کیا۔

"کیونکہ اس وقت میرا ہی ایک آدمی میرے یعنی ولید عباس کے روپ میں چوہدری کے ساتھ بیٹھا تھا۔چوہدری تم لوگوں کی وجہ سے الرٹ ہو جاتا یا اسے شک ہو جاتا کہ اس کے ساتھ موجود انسان اصل ولید عباس نہیں تو میرے لیے مسلہ بن سکتا تھا۔بس اس لیے میں اور میرا ساتھی ہم لوگ وہاں سے نکل گئے۔"شورائم نے تحمل سے جواب دیا۔

اور رستم اسے کیوں پروٹیکٹ کر رہے ہو؟" ساحر نے ایک اور سوال کیا تو" شورائم کچھ لمحے سوچتا رہا جیسے فیصلہ کرنا چاہتا ہو کہ کیا کیا بتانا چاہیے اور ایک نظر نیلم کو دیکھا جو آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے سب بتا دینے کو اکسا رہی تھی۔

رستم کو میں پروٹیکٹ نہیں کر رہا بس اپنے مہرے کے طور پر استعمال کر رہا" ہوں۔ وہ میرے لیے کام کرتا تھا اور پھر مجھ سے چھپ کر یہاں آ گیا اور چھوٹے موٹے کاموں میں پڑ گیا۔ میرا رستم سے رابطہ نہیں ہے مگر اس کی مکمل انفارمیشن میرے پاس ہے۔ تم کافی وقت سے اسے تلاش کر رہے ہو یہ میں جانتا تھا مگر میں نے اس کی کوئی انفارمیشن تم تک یا پولیس تک نہیں پہنچنے دی کیونکہ جن لوگوں کے ساتھ رستم کام کر رہا تھا مجھے ان لوگوں کی

خبر چاہیے تھی۔ابھی میں اسی آخری انفارمیشن کو لے کر آرہا ہوں اور اس کے بعد یہاں ہی آنا تھا۔"شورائم کی بات پر نیلم کے ماتھے پر بل پڑے۔

تو مجھے پارٹی میں کیوں بیٹھا دیا تھا جب جانتے تھے کہ یہ لوگ یہاں آئیں" گے تو مجھے بھی یہاں چھوڑ جانا چاہیے تھا۔"وہ تو مشعل آگئی میرے پاس ورنہ تو میں انجان ہی رہ جاتی۔ نیلم نے شکایتی انداز اپنایا۔

کیوں کہ میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ یہاں آئیں۔اسی لیے آپ کو وہاں" بیٹھا کر وہاں سے کہیں جانے سے منع کر دیا مگر نا جانے میں کیوں بھول بیٹھا کہ نیلم کو ہر اس جگہ جانا ہوتا ہے جہاں انھیں نہیں جانا چاہیے۔"شورائم نے مسکرا کر طنزیہ انداز میں کہا۔

اچھا مجھے چھوڑیں اور انھیں بتائیں سارا سچ جنھیں آپ نے کب سے الجھایا" ہوا ہے۔" نیلم نے برا مناتے ہوئے شورائم کو بات جاری رکھنے کو کہا۔

رستم نے تمھارے بھائی کو نہیں مارا بلکہ اس نے اپنے آدمی سے یہ کام" کروایا ہے۔۔۔وہ خود تو پاکستان جا ہی نہیں سکتا۔" شورائم کی بات پر ساحر اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کی جانب آیا تھا۔شان اور سمیع نے بھی چند قدم اس کی جانب لیے تھے۔اور مشعل کا دل بھی اس کے کانوں میں ڈھرک رہا تھا۔

اور اب یہ بھی بتا دو کہ اس کا آدمی کون ہے۔" ساحر نے بے صبری سے" سوال کیا۔

ٹونی! وہ ایک پروفیشنل کلر تھا جیسے بعد میں بہت نامحسوس طریقے سے راستے سے ہٹادیا گیا۔" شورائم نے عام سے انداز میں جواب دیا۔

واٹ اس کا مطلب سہیر سر کا قاتل مر چکا ہے۔" سمیع جو کب سے خاموش تماشائی بنا سب ان رہا تھا کو جھٹکا لگا۔

قتل کرنے والا مرا ہے کروانے والا نہیں۔" شورائم کی بات پر سب نے استفامیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔

چوہدری افتخار!" ساحر نے نفرت آمیز لہجے میں اس کا نام لیا تو شورائم نے اثبات میں سر ہلادیا۔ ساحر گہرا سانس لے کر رہ گیا وہ یہ بات ہمیشہ سے جانتا تھا۔ مگر اس کے پاس بس ثبوت نہیں تھا۔ شان اور سمیع کے اندر بھی چوہدری کے لیے نفرت کی ایک آگ بھڑکی۔

چوہدری نے بہت چالاکی سے سب کیا ہے خود کو کہیں بھی سامنے نہیں"
آنے دیا اس لیے اس نے لغاری کی مدد سے رستم سے رابطہ کیا اور باقی کا کام
رستم کا تھا۔ رستم نے چوہدری سے ایک موٹی تازی رقم کے عوض اس آدمی
کو سہیر آفندی کا قتل کرنے کو کہا جس آدمی کو تم لوگوں نے ں سی سی ٹی وی
میں دیکھ کر پکڑا تھا اس نے تو فقط گاڑی بریکس فیل کیں تھیں۔ تاکہ یہ قتل
نہیں ایکسیڈینٹ لگے مگر تم نے وہاں جا کر سہیر کی بچا لیا تھا۔ تب وہ ٹونی نامی
آدمی وہیں آس پاس موجود تھا اور اسی نے تم لوگوں پر گولی چلائی تھی۔ یہ
کام الگ الگ لوگوں سے لیا گیا تھا۔ گاڑی کے بریکس فیل کرنے والا نہیں
جانتا تھا کہ اس کا پلان فیل ہونے کی صورت میں پلان بی موجود ہے۔
ظاہر سی بات ہے سہیر کی موت کی وجہ گولی لگنا تھی جب کہ گاڑی کی
بریکس فیل کرنے والا اس بات سے انجان تھا اور سہیر پر گولی چلانے والا

خود اپنے تعقب میں آتی اپنی موت سے انجان۔"شورائم نے بلآخر ساری بات ساحر کے سامنے کہہ ڈالی۔

میں ہمیشہ سے جانتا تھا کہ یہ سب چوہدری کا کیا دھرا ہے مگر اب اس" چوہدری کو میرے ہاتھوں سے کوئی نہیں بچا سکتا۔"ساحر نے غصہ ضبط انگارے اگلتے انداز میں کہا کہا تو شان اور سمیع کے چہرے پر بھی چوہدری کے لیے نفرت بہت واضح تھی۔جس کو شورائم باآسانی پڑھ پا رہا تھا۔

اور یہ سب کیسے کرو گے ؟تم تو ابھی تک وہیں کھڑے ہو ساحر آفندی" چوہدری پر الزام تو تم پہلے ہی لگا چکے ہو مگر اس کو ثابت نہیں کر پائے۔جب تک تمھارے پاس کوئی ثبوت نہیں تم چوہدری کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے۔"شورائم نے آبرو اٹھاتے ساحر کا اگلا لاحقہ عمل جاننا چاہا اور ساتھ ہی ایک نظر شان اور سمیع کو دیکھا۔

یہ سب تم میرے لیے کرو گے۔یوول برنگ چوہدریز کنفیشن فارمی۔""
ساحر کی بات پر شورائم نے متاثر کن انداز میں اسے دیکھا۔

اینڈ واٹ ایکچولی میڈیو تھنک ڈیٹ؟"شورائم نے اپنی مخصوص قاتل"
مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

مائی انٹیوشنز!"ساحر نے اسی کے انداز مین جواب دیا تو وہاں موجود سبھی"
لوگ ساحر کی بات اور انداز سے متاثر نظر آئے تھے۔نیلم کو بھی ساحر
آفندی کا شورائم کے سامنے ایسے بات کرنا کافی دلچسپ لگا تھا۔

اوکے آئی ول ڈو ڈیٹ فار یو۔"شورائم نے حامی بھرتے ہوئے کہا اور نیلم" کی جانب دیکھا جس کے کہنے پر وہ یہ سب کر رہا تھا۔ مشعل نے بھی مشکور نظروں سے شورائم کی جانب دیکھا۔

"تم میرا یہ کام کر دو بدلے میں میں تمھارے لیے۔۔۔۔۔۔"

بدلے میں تم میرا ذکر کسی سے نہیں کرو گے۔ولید عباس نامی کوئی شخص" کبھی تم سے ملا ہے یہ بات تم بھول جاؤ گے۔اس سے زیادہ مجھے تم سے کچھ نہیں چاہیے۔"شورائم نے ساحر کی بات کاٹتے سنجیدگی سے کہا۔شان نے سمیع کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا جس پر سمیع نے کندھے آچکا کر خود کو بے خبر ظاہر کیا۔

اوکے فائن!"ساحر نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھتے حامی بھر لی۔"

ناجانے ایسا کیا ہے جیسے یہ شخص مخفی رکھنا چاہتا ہے۔"ساحر کے دماغ نے" سوال کیا۔

"اپنے بھائی کی موت کا کیس ری اوپن کروالو۔۔۔۔۔۔"

میں کل ہی ری اوپن کروا چکا ہوں۔کیونکہ یہ تو تہہ تھا کہ اگر تم راضی" نہیں ہوتے تو میں خود اپنے طریقے سے اس چوہدری سے یہ کام کرواتا مگر اس کنفیشن کے بغیر میرا پاکستان جانے کا کوئی ارادہ نہیں۔"ساحر نے پر عزم لہجے میں کہا تو شورائم کچھ لمحے اسے دیکھے گیا۔

چلیں!"شورائم نے نیلم کی جانب مڑ کر کہا۔"

جی!"نیلم اٹھ کر مشعل سے گلے ملنے لگی۔"

ناجانے آج کے بعد کبھی ملاقات ہو گی یا نہیں۔"نیلم نے مشعل کا چہرہ" ہاتھوں کے پیالے میں لیتے کہا۔

تم مجھے بلکل اپنی چھوٹی بہنوں کے جیسے لگتی ہو۔"نیلم کی بات پر مشعل" مسکرادی۔

آئی وش ہم دوبارہ ملیں۔"مشعل نے بھی دل سے دعا کی۔"
شورائم الجھن بھرے انداز میں نیلم کا مشعل پر محبتیں لٹانا دیکھ رہا تھا۔وہ دونوں بیرونی دروازے کی جانب بڑھے تھے جب ایک شان کی آواز نے ان کے قدم روک دیے۔

آپ چوہدری سے کنفیس کیسے کروایں گے جب کہ آپ خود اس کے" سامنے نہیں جا سکتے۔" شان نے ساحر کی جانب دیکھتے سوال کیا تھا جسے اس سوال میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا۔وہ جانتا تھا کہ ولید عباس نے کہا ہے تو وہ یہ کر لے گا۔

تم لوگوں کو آم کھانے سے مطلب ہونا چاہیے پیڑھ گن کر کیا ملے گا؟"" بنا پلٹے کہہ کر وہ دروازہ کھولتا نیلم کے ہمراہ باہر چلا گیا تھا۔

وہ اسی انسان کو چوہدری کے پاس بھیجے گا جو اس دن ولید عباس بن کر" چوہدری سے ملا تھا۔" ساحر نے پر یقین لہجے میں کہا۔

تم چوہدری سے کنفیس کرواؤ گے اور میں تم سے۔"آنکھوں میں انجانی"
سے چمک لیے بند دروازے کو دیکھتے ساحر نے دل ہی دل میں ولید عباس کو
مخاطب کیا تھا۔جو وہ کرنے والا تھا اس کا ذکر اس نے کسی سے نا کیا تھا۔

•••

چوہدری افتخار کو آج پھر ولید عباس کی جانب سے کال موصول ہوئی تھی
جس میں اس نے چوہدری سے اپنی ادھوری ملاقات مکمل کرنے کی بات کی
تھی جہاں سے اسے اچانک کسی کام سے جانا پڑا تھا۔

چوہدری افتخار تیار ہوتا ولید عباس کے بتائے گئے ایڈریس پر جانے کے لیے
نکلا تھا وہ لغاری کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا مگر مصطفٰی لغاری اپنی بیوی کی

طبیعت خرابی کی باعث آج ہی واپس لوٹ گیا تھا جس پر چوہدری افتخار کافی برہم تھا۔

عاقل افتخار حسب عادت اپنے دوستوں کے ساتھ عیاشی کرتا پھر رہا تھا اس بات سے انجان کہ کوئی آج کل اس پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہے۔

وہ ولید عباس کے بلانے پر ایک ہوٹل کے سویٹ میں آیا تھا۔اندر داخل ہوتے ہی سامنے ہی ولید عباس کھڑکی کے ساتھ کھڑا سگریٹ سلگائی کسی گہری سوچ میں غرق لگا تھا۔

ہیلو مسٹر ولید عباس!"چوہدری افتخار نے بات کا آغاز کیا۔جب کہ " دوسری جانب شورائم مائیکروفون کے ذریعے یہ ساری گفتگو سن رہا تھا۔

ہمم۔۔۔بیٹھئے مسٹر افتخار۔"ہاتھ سے پیچھے کی جانب اشارہ کرتے اس" نے بے تاثر لہجے میں کہا۔

کہیں آپ نے مجھے یہاں کیوں بلایا؟"چوہدری افتخار نے سوال کیا۔"

آپ کو اعتراض ہے مسٹر افتخار تو آپ شوق سے جا سکتے ہیں مجھے آپ کو" یہاں بلانے میں کوئی خاص انٹرسٹ تھا نہیں بس مجھے اپنی کمیٹمینٹس سے پھرنا اچھا نہیں لگتا اس لیے یہاں آنے کو کہہ دیا۔"خاصے تلخ لہجے میں کہتا وہ چوہدری کو حیران کر گیا۔بھلا ایسا بھی کیا پوچھ لیا تھا جو وہ یوں بھڑک اٹھا تھا۔چوہدری افتخار سوچنے لگا۔اس کا مقصد چوہدری کو انڈر پریشر کرنا تھا۔ اس کی ٹون پر شورائم کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔

نہیں میرا مطلب تھا کہ آپ نے ایسے پرائیویٹ پلیس پر۔" چوہدری نے "
چرب زبانی سے کام لیا۔

جگہ کا تعین ملاقات کی نوعیت پر ڈیپینڈ کرتا ہے مسٹر افتخار ویسے بھی"
ہمارے جیسے لوگ جتنے دنیا سے چھپے رہیں اتنا ہی بہتر ہے۔" مبہم
مسکراہٹ کے ساتھ اس کی آنکھوں میں ایک انوکھی سی چمک تھی جس کو
چوہدری افتخار جیسے لوگ کبھی نا سمجھ سکتے تھے۔

ڈائیلاگ مارنا چھوڑو اور کام جلدی نبھٹاو۔" کان میں لگی ڈیوائس سے "
ابھرتی شورائم شاہ کی آواز پر وہ آنکھیں گھما کر رہ گیا۔

جی بلکل سہی کہا آپ نے۔۔۔۔ویسے آج کی ملاقات کی نوعیت کیا" ہے؟"چوہدری افتخار نے سنبھلتے ہوئے مسکراتے ہوئے سوال کیا کہ کہیں سامنے کھڑا شخص پھر نا بگڑ جائے۔

آپ کو پاشا سے ملانے کا بندوبست کرنا ہے۔"اب کی بار وہ پلٹ کر" چوہدری کی جانب آیا۔پاشا کے نام پر چوہدری کے چہرے پر الجھن ابھری تھی۔

مسٹر ولید عباس اتنا تو میں بھی جانتا ہوں کہ پاشا آرمی والوں کی کسٹڈی" میں ہے پھر آپ مجھے اس سے کیسے ملوائیں گے۔"چوہدری نے کب سے دماغ میں اٹھتا سوال پوچھ لیا جس پر مقابل کچھ دیر پر سوچ نظروں سے اسے دیکھتا رہا تھا۔

مسٹر افتخار آپ یہ سب جانتے ہوئے بھی کہ پاشا آرمی کی کسٹڈی میں ہے" مجھ سے ملنے دبئی کیوں آئے تھے؟اور پچھلی ملاقات میں آپ نے مجھ سے یہ فرمائش کیوں کی تھی؟کیا آپ مجھے پرکھنا چاہتے تھے؟"استہفامیہ آبرو اٹھاتے اس نے خود اعتماد انداز میں جواباً سوال کیا۔

کیونکہ میں نے سنا ہے کہ آپ پاشا پر لگے سارے الزام بے بنیاد قرار" دینے والے ہیں اور اسے بے گناہ ثابت کرنے کا بھی آپ نے انتظام کر لیا ہے۔"چوہدری افتخار کی بات پر اس نے مصنوعی حیرت کا مظاہرہ کیا۔

یہ بات آپ تک کیسے پہنچی؟"اس نے بے خبر ہونے کی بہت شاندار" ایکٹنگ کی تھی جب کہ یہ جھوٹی خبر چوہدری تک بھی خود اس نے شورائم کے کہنے پر ہی پہنچائی تھی۔

میرے پاس بھی کچھ ذرائع ہیں۔۔۔۔مجھے اتنا انجان مت سمجھیں مسٹر " عباس۔" چوہدری نے اتراتے ہوئے کہا تو سامنے کھڑا انسان دل ہی دل میں چوہدری کی بات پر مسکرا دیا۔

تو پھر آپ کو کس بات کا خدشہ ہے؟" جانچتی نظروں سے کندھے " اچکاتے سوال کیا گیا مگر چوہدری افتخار کچھ نا بولا پر سوچ نظروں سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھتا رہا۔

کچھ کہنے سے پہلے یہ فائل ایک نظر دیکھ لیں۔" اس نے مسکرا کر قریبی " ٹیبل پر پڑی فائلز چوہدری افتخار کی جانب بڑھائی تھی جسے چوہدری افتخار نے چپ چاپ تھام کر کھولا تھا اور پہلی نظر ڈالتے ہی وہ حیرت سے سامنے کھڑے انسان کو دیکھنے لگا۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

ساحر مشعل کو لئے پینٹ ہاؤس واپس آیا تھا جب کہ شان اور سمیع کسی کام کا کہہ کر کہیں چلے گئے تھے۔ ساحر اور مشعل پورا راستہ سوچوں میں غرق رہے تھے۔ ساحر کو پورا یقین تھا کہ جلد ہی چوہدری کا کنفیشن اس کے پاس ہو گا۔ اس ساری سچویشن میں جو بات اس کی سمجھ میں آئی تھی وہ غیر یقینی سہی نا ممکن نہیں تھی۔۔۔۔ایسا ممکن ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر اس بات کو اس نے ابھی کسی کے سامنے بیان نہیں کیا تھا۔ کچھ مذید تحقیق وہ اپنے طور پر کرنا چاہتا تھا اسی لیے گھر پہنچتے ہی اس نے لیپ ٹاپ لیا اور سیٹنگ ایریا میں بیٹھا کچھ انفارمیشن چیک کرنے لگا۔ مشعل اس کو مصروف دیکھ کر اپنے کمرے کی جانب چلی گئی تھی تاکہ اپنے گھر والوں سے بات کر سکے۔

ساحر مسلسل لیپ ٹاپ کی سکرین دیکھتا ایک کے بعد ایک پیج کو گہری نظروں سے پڑھ رہا تھا مگر چند ایک کے سوا کوئی اہم بات اسے نا ملی تھی۔ آدھے گھنٹے بعد تنگ پڑھتا وہ لیپ ٹاپ کی سکرین گراتا سر صوفے کی پشت پر ٹکائے چھت کو گھورنے لگا۔اب اسے ولید عباس سے اگلی ملاقات اور چوہدری کے کنفیشن کا انتظار تھا مگر ولید عباس سے اگلی ملاقات اسے نصیب ہو گی یا نہیں یہ تو وقت ہی بتائے گا۔

دوسری جانب شان اور سمیع اس شخص کے بارے میں انفارمیشن حاصل کرنے کی کوشش میں لگ گئے تھے جو اس دن چوہدری افتخار کے سامنے ولید عباس بنا بیٹھا تھا۔اور ساحر کے مطابق وہی آدمی ہی چوہدری افتخار کا۔ کنفیشن لے کر آئے گا کیونکہ چوہدری کے نزدیک وہ ہی ولید عباس تھا۔عمر سے بات کر کے اس کے ساتھ وہ لوگ اس ہوٹل میں آئے تھے جہاں ولید عباس رکا تھا مقصد مینیجر سے بات کرنا تھا مگر وہاں پہنچ کر کسی

اور انسان کو مینجر کے روپ میں دیکھ کر انھیں اچنبا ہوا تھا۔ جس نے آج ہی جاب شروع کی تھی۔ سابقہ مینیجر اور ولید عباس کے بارے میں انفارمیشن حاصل کرنے کی کوشش میں ہوٹل مینجر کا سخت رویہ دیکھنے کو ملا تھا جس کے مطابق اپنے گیسٹس یا سٹاف کی انفارمیشن دینا اس ہوٹل کی پالیسی نہیں ہے۔ اور وہ ایسا کوئی رسک لے ہی نہیں سکتا کیونکہ یہ اس کی نوکری کے لیے خطرناک تھا۔

صرف ولید عباس نہیں اس کے تو آدمی بھی ناقابل رسائی ہیں۔ "شان" کے لہجے میں ستائش تھی جو سمیع کو ایک آنکھ نہیں بھائی تھی۔

چلو!" سمیع نے چڑ کر کہا تھا جب کہ ساتھ چلتا عمر مینیجر کے بارے میں" ہی سوچے جا رہا تھا جس سے اس کی اچھی جان پہچان تھی۔ اسے ڈر تھا کہ

کہیں ولید عباس نے اسے اپنی انفارمیشن دینے پر راستے سے ہٹانا دیا ہو۔وہ سب لوگ وہاں سے ملتے پینٹ ہاؤس کی جانب بڑھ گئے۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

یہ پاشا کا سیکرٹ ہے جس تک ابھی بھی کوئی نہیں پہنچ سکا۔آپ کے اور" پاشا کے درمیان ہونے والی ڈیل کی ڈیٹیلز!ان باتوں کو آپ کے اور پاشا کے علاؤہ صرف میں جانتا ہوں۔۔۔۔وہ آرمی والے بھی اس تک نہیں پہنچ سکے اور اس بات کا کیا مطلب بنتا ہے مسٹر افتخار؟" مبہم مسکراہٹ کے ساتھ اس نے چوہدری افتخار کو مذید کنفیوز کر دیا تھا۔

لیٹ می ٹیل یو اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ پاشا کا یہ پلین میں ایگزیکیٹو کر " رہا ہوں۔ سیکیورٹی اداروں کو جب یہ ناکامی جھیلنی پڑے گی تو پاشا پر سے ان کا دھیان بھی بٹ جائے گا اور اس پر ان کا شک بھی کم ہو گا۔ جب وہ آرمی والے اصل مجرم کو دھونڈیں گے تب میں بہت آرام سے پاشا کو بے قصور ثابت کر سکوں گا۔ اب آپ بتائیں کیا آپ اس کام کے لیے تیار ہیں؟" اپنی بات بتاتے ساتھ ہی اس نے چوہدری سے سوال کر کے اسے کچھ بھی کہنے سے باز رکھا۔ وہ شورائم شاہ کا یاد کروایا گیا سبق دہرا رہا تھا اور اس میں جھول ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

"ہاں۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔"

اگر مگر کچھ نہیں مسٹر افتخار آپ اب بیک آؤٹ کرنے کا سوچ نہیں سکتے " کیونکہ آپ میرا پلان جان چکے ہیں اس لیے اب آپ میرے لیے بہت بڑا

خطرہ ثابت ہو سکتے ہیں۔"اس نے گہری نظروں سے چوہدری کو دیکھتے اسے کوئی بھی اعتراض اٹھانے نا دیا۔

لیکن پاشا کے بغیر یہ سب کیسے ہو گا؟"چوہدری نے جھنجھلا کر ولید عباس" کو دیکھتے کہا۔

پاشا کے ہوتے ہوئے بھی یہ کام میں نے ہی کرنا تھا اب بھی میں ہی" کروں گا۔ویسے بھی جب آپ کا فایدہ ہو رہا ہے تو کیا فرق پڑھتا ہے کہ پاشا یہ کام کرواتا ہے یا اس کا سب سے اہم بندہ۔۔۔۔۔یہ کام بڑے پیمانے پر ہو گا اور اس کا فایدہ بھی اتنا ہی ہو گا۔"اس نے چوہدری کے لالچ کو نشانہ بنایا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ چوہدری آج کل مالی مشکلات کا شکار ہے۔اس سے پہلے چوہدری افتخار کوئی اور سوال اٹھاتا شورائم کے آرڈر پر وہ اصل موضوع کی طرف آیا۔

لیکن ایک مسلہ ہے مسٹر افتخار!" کنپٹی کھجاتے ہوئے اس نے پر سوچ" انداز میں کہا۔

کیا؟" چوہدری نے جانچتی نظروں سے سامنے بیٹھے نوجوان کو دیکھا۔"

آپ کی ریپیو ٹیشن آج کل ٹھیک نہیں چل رہی اور میں ایسے رسک ذرہ" سوچ سمجھ کر ہی لیتا ہوں۔" ولید کی بات پر چوہدری کے ماتھے پر بل پڑے۔

کہنا کیا چاہتے ہیں آپ؟" چوہدری نے استفامیہ نظروں سے سامنے" بیٹھے نوجوان کو دیکھا۔

یہی کہ سہیر آفندی نے اپنے بھائی کے قتل کا کیس ری اوپن کروالیا ہے" مسٹر افتخار اور اس بار اس نے صاف لفظوں میں آپ پر اپنے شک کا اظہار کیا ہے۔" بے تاثر چہرے میں بتائی گئی بات چوہدری پر بجلی بن کر گری۔

کیا؟" ایسا کس نے کہہ دیا۔ چوہدری افتخار کو کیس ری اوپن ہونے کی" بات اور خود کا نام آنے پر تقریباً کرنٹ لگا تھا۔

میرے پاس بھی باتیں جاننے کے بڑے ذرائع ہیں مسٹر افتخار۔ مجھے" انجان سمجھنے کی غلطی کوئی انجان ہی کر سکتا ہے۔" مسکرا کر کہتا وہ چوہدری افتخار کے الفاظ اسے لوٹا چکا تھا۔ جب کہ یہ بات اس نے چوہدری افتخار سے "زیادہ خود کو سنتے شورائم شاہ کو سنانا چاہی تھی۔

انجان نہیں سمجھ رہا میں تو بس ایسے ہی کہہ رہا تھا۔ یہ کیس تو ٹارگٹ کلنگ "
کا کیس قرار دے کر کلوز کر دیا گیا تھا۔ پھر سے کیس ری اوپن۔۔۔۔۔۔"
چوہدری افتخار نے خود کو کمپوز کرتے بظاہر لاپرواہی سے کہا۔ مگر وہ جانتا تھا
ولید عباس نے کہا ہے مطلب کیس سچ میں ری اوپن ہوا ہو گا۔ چوہدری
افتخار نے دل میں خود کلامی کی۔

شاید سہیر آفندی کے ہاتھ کوئی ثبوت لگ گیا ہو گا۔ "اس نے کھوجتی "
نظروں سے چوہدری کے تاثرات جانچتے کہا۔

سہیر نہیں ساحر ہے وہ۔ "چوہدری نے چڑ کر تیز لہجے میں کہا۔ "

کیا؟"مصنوعی حیرت کا اظہار کرتا وہ آگے کو جھکا تھا۔"

ہاں وہ سہیر آفندی نہیں بلکہ ساحر آفندی ہے۔"اصلی سہیر آفندی تو اس" ایکسیڈینٹ میں مارا گیا تھا۔

کیا وہ سچ میں ایک حادثہ تھا؟"اندر تک جانچتی نظریں چوہدری افتخار کے" چہرے پر ڈالتے اس نے سوال کیا تھا۔

سننے میں تو ایسا ہی آیا ہے۔"چوہدری افتخار نے خود کو انجان ظاہر کرتے" کہا تو وہ قہقہ لگا کر ہنس دیا۔

کمال ہے مسٹر افتخار۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔میں نے کہا تھا ناں مجھے انجان مت" سمجھیں۔ خیر مجھے اس سب سے کوئی لینا دینا نہیں ہے مگر وہ آپ کے پیچھے پڑا ہے اب ایسے میں پولیس اگر آپ کے پیچھے آتی ہے اور آپ کے ساتھ وہ مجھ تک پہنچ جاتی ہے یہ بات میرے لیے ناقابل برداشت ہو گی۔میں کسی

ایسے کام یا جگہ پر جانے سے کتراتا ہوں جہاں میں لوگوں کی توجہ کا مرکز بن جاؤں۔آئی ہوپ آپ سمجھ رہے ہیں میں کیا کہنا چاہتا ہوں۔" ولید عباس کے روپ میں موجود نوجوان نے وضاحت دی۔جب کے دوسری جانب بیٹھا شورائم شاہ اس کی اس کارکردگی پر کافی متاثر ہوا تھا۔

" کیس کی انویسٹیگیشن ہوتی ہے تو کہیں نا کہیں اصل مجرم کا نام سامنے آ ہی جائے گا۔" اس نے بات چوہدری کے سامنے بیٹھتے بات جاری رکھی اور مزے سے سگریٹ سلگاتے سگریٹ کے دھوئیں کے ساتھ چوہدری کا اطمینان بھی دھواں دھواں کیا تھا۔

دیکھیے مسٹر افتخار میرے کام کرنے کا ایک اصول یہ ہے کہ مجھے اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے بارے میں سب پتا ہوتا ہے اس لیے آپ کے بارے میں بھی میں سب کچھ جانتا ہوں۔اور یہ بھی کہ اس سب میں آپ کا نام

کیوں آرہا ہے۔"اس نے پر یقین لہجے میں کہہ کر چوہدری کو نظریں چرانے پر مجبور کر دیا تھا۔ولید عباس کی بات پر چوہدری کے خلق میں کانٹے چبھنے لگے۔

جی کیا مطلب۔"چوہدری نے اٹک اٹک کر بات مکمل کی۔"

مطلب آپ اچھے سے جانتے ہیں مسٹر افتخار۔سہیر آفندی کے قتل میں" آپ کا ہی ہاتھ ہے یہ بات میں جانتا ہوں۔اور میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں اگر آپ مجھ پر بھروسہ کر کے ساری بات مجھ سے کہہ دیتے ہیں تو۔"اس نے اب کی بار ایک اور پتہ پھینکا۔

کیسی مدد؟"چوہدری نے استفامیہ نظروں سے اسے دیکھا۔"

آپ مجھ پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔یہ کیس جوری اوپن ہوا ہے اسے میں" کلوز کروادوں گا اور ایسے کرواؤں گا کہ بڑے سے بڑا انسان بھی اس کو دوبارہ ری اوپن نہیں کر پائے گا اور ساحر آفندی کا سچ بھی میں سب کے سامنے لے آؤں گا۔۔۔۔۔۔"

کیا واقعی آپ ایسا کر سکتے ہیں۔" چوہدری نے اس کی بات کاٹ کر" پرجوش انداز میں سوال کیا۔

بلکل۔۔۔۔۔" تیکھی مسکراہٹ کے ساتھ کندھے اچکاتے کہا۔"

مجھے اس کیس سے نجات دلادو۔یہ کیس بند ہو جاتا ہے تو میں پر سکون ہو" کر آپ کے ساتھ اگلے کام میں حصہ لے سکوں گا۔" چوہدری نے درخواست کرتے کہا۔

آپ مجھے ساری بات بتائیں گے اور اس کہانی کو اپنے مطابق کیسے بدلنا ہے"
یہ میں دیکھ لوں گا۔"چوہدری افتخار نے ایک گہرا سانس لے کر ساری کہانی
ولید عباس کو بتانے کا ارادہ کیا۔

آفندیز کے ساتھ ہماری پرانی بزنس رائولری تھی ابراہیم آفندی کے بعد"
سہیر آفندی میرا سب سے بڑا دشمن تھا مگر وہ بیچارہ تھا نہایت ہی بے ضرر
انسان۔۔۔۔۔۔"چوہدری نے مصنوعی افسوس کے ساتھ کہا تو دوسری
جانب بیٹھے شورائم کے چہرے پر ایک تلخ مسکراہٹ ابھری۔

مگر پھر اس کا وہ پاگل بھائی ساحر آفندی آگیا اور میری ہر چال الٹاتا چلا "
گیا۔میرا بیٹا اس کے ہاتھوں مرتا مرتا بچا تھا۔مجھے اور ستارہ کو لے کر اس نے
جو تماشا لگایا تھا اس کے بعد میرے پاس کوئی اور راستہ نہیں تھا۔ساحر

آفندی کو قابو کرنے کا ایک ہی طریقہ تھا کہ جس چڑیا میں اس دیو کی جان بستی تھی مجھے اس چڑیا کو مارنا تھا۔میں نے سہیر آفندی کو راستے سے ہٹا کر ساحر آفندی کو تنہا کرنے کا پلان بنایا۔اس کے لیے میں نے لغاری کے ساتھ مل کر رستم سے رابطہ کیا۔رستم جو کہ۔۔۔۔"

جو کہ میرا ہی آدمی تھا۔۔۔۔"اس نے چوہدری کی قطع کلامی کرتے" کہا۔

رستم خود یہ کام نہیں کر سکتا تھا اس لیے اس نے اس ٹارگٹ کلر کو یہ کام" سونپا تھا اور سہیر آفندی کو مارنے کے بعد میں نے اپنے ایک اور ساتھی کی مدد سے اس قاتل کو کی راستے سے ہٹا دیا۔اور خود کو اس سب سے بچانے کے لیے میں مقرر کردہ دن سے کچھ دن پہلے ہی ملک سے باہر چلا گیا۔اس سب میں بس ایک گڑبڑ ہوئی عین وقت پر وہاں وہ ساحر آفندی بھی آگیا تھا

اور مجبوراً ہمیں اسے بھی شوٹ کرنا پڑا اور اسی وجہ سے یہ ساری کنفیوژن پیدا ہوئی۔" چوہدری نے سارا سچ بتا دیا یہ جانے بنا کہ اس کی یہ بات کہیں کوئی اور بھی نا صرف سن رہا تھا بلکہ سامنے بیٹھا انسان اسے اپنے پاس موجود کیمرہ میں اسے ریکارڈ بھی کر رہا تھا۔

اب تو ساری کنفیوژن ختم سمجھیں مسٹر افتخار۔۔۔۔۔" اس نے کچھ " سوچ کر کہا تھا۔

جی؟" چوہدری نے نا سمجھی سے استفسار کیا۔"

مطلب سمجھیں یہ کیس بھی نبھٹ ہی گیا۔" ذو معنی انداز میں کہتا وہ" آنکھوں میں چمک لیے فون پر کام ہو جانے اور وہاں سے نکلنے کی اجازت مانگنے لگا۔

ویل ڈن اب میرا دیا ایڈریس دے کر وہاں سے نکلو۔"اس کے کان میں" شورائم کی آواز ابھری تو فون جیب میں ڈالتا وہ چوہدری کی جانب متوجہ ہوئی۔

اوکے کل آپ اس ایڈریس پر آجایئے گا اگے کا پلان وہاں پر ڈسکس کریں" گے۔"کہہ کر وہ باہر کی جانب چل پڑا تھا جب کہ چوہدری کچھ دیر وہیں بیٹھا کسی گہری سوچ میں غرق رہا تھا اور پھر کوئی کال ریسیو کرتا سویٹ سے نکل آیا۔

●●●

ایمان موحد سلیمان صاحب اور ہاجرہ سے باری باری بات کر کے انھیں ولید عباس اور نیلم کے بارے میں تقریباً سب کچھ بتا چکی تھی۔۔۔۔ساتھ ہی مشعل اور ساحر کی تصویریں پھیلانے والے انسان کا بھی بتا دیا۔ان کے ساتھ پیش آنے والے سارے واقعات کو جان کر ہاجرہ بیگم فکر مند ہو گئیں۔ مشعل نے انھیں مطمئین کیا اور جلد لوٹ آنے کی تسلی کروا کر فون بند کر دیا۔

ڈنر کے وقت البرٹ نے اس کے کمرے کا دروازہ بجایا تو مشعل ڈنر کے لیے باہر آگئی جہاں سمیع اور شان پہلے سے ہی موجود تھے اور قریب ہی ساحر پر سوچ انداز میں بیٹھا تھا۔ولید عباس نے اسے چوہدری کے خلاف ثبوت لا کر دینے کا وعدہ کیا تھا مگر تب سے اب تک ولید عباس کی کوئی خبر نا ملی۔

سر مجھے تو لگتا ہے اس آدمی نے ہم سب کو دھوکہ دیا ہے تبھی تو نا اس کی" کوئی خبر نا اس کے لیے کام کرنے والوں کا کوئی اتا پتہ۔" سمیع جو ہوٹل مینجر کے بدلنے کا سارا واقع ساحر کو سنا چکا تھا اس کا جواب نا پا کر کہنے لگا۔

اس کے دھوکہ دینے کی کوئی وجہ سمجھ نہیں آتی مجھے۔" مشعل نے گفتگو" میں حصہ لیا۔

تو پھر اس کا ہر کام اتنے دھکے چپے انداز میں کیوں ہوتا تھا اور اب تک وہ" چوہدری کا کنفیشن لے کر کیوں نہیں آیا۔" سمیع نے ایک اور سوال اٹھایا جس کا جواب کسی کے پاس نا تھا۔

اس کا ہر کام ڈھکے چھپے انداز میں اس لیے ہے کیونکہ وہ ولید عباس ہے خود" کو دنیا کی نظروں سے چھپا کر رکھتا ہے۔ ہم تو یہ بھی نہیں جانتے جو چہرہ ہم نے دیکھا ہے وہ اصلی ہے بھی یا نہیں۔" شان نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔

اس کے اتنے مشکوک ہونے کے پیچھے ایک اور وجہ بھی ہو سکتی ہے۔""" ساحر نے آنکھوں میں چمک لیے مبہم مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ اس کی آنکھوں کے تاثر سے شان اور سمیع دونوں ہی چونکے۔

مطلب آپ کے ہاتھ کوئی سراغ لگا ہے سر؟" شان نے دلچسپی سے" پوچھا۔ تو مشعل نے بھی ساحر کی آنکھوں میں ایک انوکھی چمک دیکھی۔ وہی چمک جو ساحر آفندی کا خاصہ تھی۔ جو کچھ عرصے سے کہیں کھو گئی تھی مگر آج کافی وقت بعد وہ چمک مشعل کو نظر آئی تو کچھ پل وہ ساحر پر سے نظریں ہٹا نہیں سکی۔

نہیں سراغ لگا ہوتا تو میں یہاں نہیں بیٹھا ہوتا۔ بس یوں سمجھو کہ کچھ کچھ " سمجھ آنے لگا ہے۔" آبرو اچکاتے ساحر نے رسان سے کہا تو وہ سب چونکے۔

کیا سمجھ آنے لگا ہے؟" سمیع نے کھوجتی نظروں سے ساحر کو دیکھا۔ "

یہی کہ کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔" ساحر کہہ کر ڈنر ٹیبل کی جانب چلا گیا جبکہ " مشعل اس کے بات کو درمیان میں چھوڑ جانے پر مایوس ہو گئی۔

وہ لوگ ڈنر شروع کر چکے تھے جب ڈور بیل ہوئی تو البرٹ داخلی دروازے کی جانب بڑھا۔ کھانے کھاتے سبھی لوگوں کا دھیان البرٹ کی

جانب تھا جو اندر آیا تو ہاتھ میں ایک سیاہ رنگ کی چھوٹی سی ڈبی تھامے ہوئے تھا۔

"یہ کیا ہے؟" شان نے البرٹ سے سوال کیا تو ساحر نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

"کوئی آدمی تھا باہر کہہ رہا تھا ساحر سر کی تلاش ختم ہوئی اور یہ ڈبی ساحر سر" کو دینے کو کہہ کر فوراً چلا گیا۔" البرٹ نے کہہ کر ہاتھ میں پکڑی ڈبی ساحر کی جانب بڑھائی تھی۔ البرٹ کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی سمیع فوراً باہر کی جانب دوڑا تو ساحر بھی ڈبی کو البرٹ کے ہاتھ سے لیتا فوراً کھول کر دیکھنے لگا۔ مشعل کا دھیان بھی ساحر کی جانب ہی تھا۔ جب کہ شان فوراً پینٹ ہاؤس کی گلاس وال کے قریب جا کر نیچے دیکھنے لگا کہ شاید کوئی نظر آ جائے مگر کوئی فایدہ نہیں ہوا۔

ڈبی کے اندر ایک سیاہ رنگ کی چھوٹی سی یو ایس بی ڈرائیو تھی جسے دیکھ کر ساحر نے مشعل کی جانب دیکھا جو ڈھرکتے دل کے ساتھ ہی ساحر کے ہاتھ میں پکڑی یو ایس بی کو دیکھے جا رہی تھی۔

سر یہ یقیناً چوہدری کا کنفیشن ہو گا۔" شان نے پر جوش انداز میں کہا اور" ساحر کے ہاتھ سے ہو ایس بی لیتا اسے سیٹنگ ایریا کے بڑے سے ایل سی ڈی ٹی وی سے کنیکٹ کرنے لگا۔

سمیع بھی پھولے ہوئے سانس کے ساتھ واپس آیا تو شان کو ٹی وی پر ویڈیو پلے کرتا دیکھ کر چپ چاپ اس کی جانب بڑھ گیا تھا۔ سب کھانا بھولے یک ٹک ٹی سکرین پر گول گھومتے چکر کو دیکھ رہے تھے۔

اگلے ہی پل چوہدری افتخار کی شبیہہ ٹی وی سکرین پر ابھری تھی یہ وہی سویٹ کا منظر تھا جہاں چوہدری نے ولید عباس کے سامنے بیٹھ کر اپنے ہر جرم کا اقرار کیا تھا۔اب بے یقینی سے اس منظر کو دیکھے جا رہے تھے جہاں چوہدری کیمرے کی جانب رخ کئے اپنے کارناموں کو بیان کر رہا تھا۔

دوسرے انسان کی صرف آواز ہی آ رہی تھی یقیناً کیمرہ اس طرز پر سیٹ کیا گیا تھا کہ فقط چوہدری اس میں آ سکے۔

سمیع اور شان نے ٹی وی سکرین سے نظریں ہٹا کر ساحر کو دیکھا تھا جو لہو ٹپکاتی آنکھوں سے ٹی وہ سکرین پر موجود چوہدری افتخار کو دیکھ رہا تھا۔ مشعل بھی بے یقینی سے اس شخص کو دیکھ رہی تھی جو بے انتہا سفاکی سے اپنے گناہوں کا اعتراف کر رہا تھا۔ان سب کی آنکھوں میں ایک بار پھر وہی لمحات کسی فلم کی طرح چلنے لگے جب چوہدری کی وجہ سے سہیر آفندی ان سب کو چھوڑ گیا تھا۔ مشعل کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں تو شان اور

سمیع بھی خوش ہونے کے بجائے افسردہ تھے جب کہ ساحر کے چہرے اور آنکھوں کے تاثرات جاننا ان سب کے لیے ناممکن تھا۔

ویڈیو کے اختتام کے ساتھ ٹی وی سکرین پر کچھ تصویریں چلنے لگی تھیں جس نے سب کو چونکنے پر مجبور کیا۔

وہ شان سمیع اور عمر کی تصاویر تھیں جو ہوٹل میں کھڑے ولید عباس کے بارے میں انفارمیشن حاصل کرنے کی تگ ودو میں تھے۔ شان اور سمیع میں نظروں کا تبادلہ ہوا جب کے ساحر نے ایک بے تاثر نظر ان پر ڈالی۔

کرلی کوشش؟ ہوگئی تسلی؟ جب منع کیا تھا کہ اس کے پیچھے مت جاؤ تو باز" کیوں نہیں آئے تم لوگ۔" ساحر نے ماتھے پر بل ڈالے کہا۔

سر مجھے لگا۔۔۔۔"سمیع نے کچھ کہنا چاہا جیسے ساحر نے بیچ میں ہی کاٹ" دیا۔

"کچھ لگنے کی ضرورت نہیں ہے سمیع میں جانتا ہوں آگے کیا کرنا ہے سو تم دونوں اپنا دماغ لڑانا بند کر دو اب تک تم لوگ سمجھ کیوں نہیں پائے کہ وہ شخص تم لوگوں سے اوپر کی چیز ہے۔۔۔۔تم لوگوں کے اٹھائے جانے والے ہر قدم سے وہ پہلے سے واقف ہوتا ہے۔"ساحر نے خراب موڈ کے ساتھ کہا تو شان اور سمیع سر کھجانے لگے سمیع نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا جیسے ساحر نے پہلے ہی ہاتھ اٹھا کر روک دیا۔

"اب مجھے اس سلسلے میں کوئی بات نہیں کرنی ہے جب اس نے وعدے کے مطابق مجھے یہ کنفیشن لا کر دیا ہے تو میں بھی وعدے کے مطابق اسے

مذید نہیں کھوجوں گا اور تم لوگ بھی کوئی غلطی مت کرنا ورنہ چوہدری کا غصہ تم لوگوں پر نکلے گا۔" ساحر نے درشت لہجے میں کہا تو دونوں کی بولتی بند ہو گئی۔

سوری سر۔" دونوں نے یک زبان معذرت کی۔"

ساحر نے کہہ کر اپنے کمرے کی جانب قدم بڑھا دئے تو شان اور سمیع بھی آنکھوں ہی آنکھوں میں باتیں کرتے وہاں سے چلے گئے تھے جب کہ مشعل وہیں بت بنی بیٹھی رہی۔ گزرے وقت اور سہیر کو سوچتی وہ کتنی دیر وہاں بیٹھی رہی اسے اندازہ ہی نہیں ہوا۔ کھانا پینا بھول کر وہ سب ہی سوچوں میں غرق ہو چکے تھے شان اور سمیع کو ساحر کے متوقع رد عمل کی فکر تھی تو مشعل گزرے وقت میں کھو گئی۔ سہیر اور ساحر کا اس کی زندگی میں آنا، ان دونوں کا ایک جیسا ہونا، سہیر سے اس کا نکاح ہونا اور اس کا مر

جانا، پھر ساحر کو سہیر سمجھ کر مشعل کا اس کے گھر جانا۔۔۔۔۔سارے لمحے اس کی آنکھوں کے سامنے ناچنے لگے تھے۔۔۔۔۔وہ اپنی اس کیفیت کو سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔جب کہ دوسری جانب ساحر کا دماغ یک دم ہر سوچ سے حالی ہو گیا تھا۔وہ کافی پر سکون اور مطمئین محسوس کرنے لگا۔۔۔۔۔۔اس کے اندر اٹھتا طوفان جیسے تھمنے لگا تھا۔وہ جانتا تھا اب اسے آگے کیا کرنا ہے۔اب سارا کھیل اس کے ہاتھ میں تھا اور وہ وقت دور نا تھا جب اس کے بھائی کا قاتل اپنا انجام دیکھے گا۔

●●●

رات کے کسی پہر ساحر کافی کی طلب میں کمرے سے باہر نکلا تھا تو سامنے ہی مشعل کو لاؤنج میں بیٹھے دیکھ کر اسے حیرانی ہوئی۔ ولید عباس کی بھیجی ویڈیو دیکھنے کے بعد سے وہ وہیں بیٹھی تھی۔

وہ آہستہ قدم اٹھاتا مشعل کی جانب گیا۔ مشعل جو اس کے آس پاس ہوتے ہی چونک جاتی تھی آج وہ اس کی موجودگی کو بھی محسوس نہیں کر پائی۔۔۔۔۔۔ وہ شاید بہت الجھی ہوئی تھی کچھ دیر اس کے متوجہ ہونے کا انتظار کرنے کے بعد ساحر نے خود ہی اسے مخاطب کرنے کا سوچا۔

مشعل!" ساحر کی آواز پر اس نے حالی الذہنی کی کیفیت میں سر اٹھا کر" اس کی جانب دیکھا تو دونوں کی نظریں ٹکرائی۔

تم ٹھیک ہو؟"ساحر نے متفکر انداز میں مشعل سے سوال کیا۔"

ہاں مجھے کیا ہونا ہے میں ٹھیک ہوں۔"مشعل نے واپس نظریں اپنے" ہاتھوں پر مرکوز کرتے کہا تو ساحر کو وہ غائب دماغ لگی۔وہ کچھ دیر لب کچلتا اس کے پاس ہی کھڑا اسے دیکھتا رہا وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ سہیر کو یاد کر کے افسردہ ہے۔

ساحر کو لڑتے جھگڑتے مشعل کو مخاطب کرنا کتنا آسان لگتا تھا اور اب اسے تسلی یا دلاسہ دینا اتنا ہی مشکل لگ رہا تھا۔وہ مشعل کو اس حالت سے نکالنا چاہتا تھا۔

مجھے مشعل کے لیے کچھ کرنا چاہیے۔"خود سے کہتا وہ ایک فیصلے پر پہنچا۔"

مشعل آف یو ڈونٹ مائنڈ کین یو میک می آ کپ آف ٹی۔"کچھ سوچ کر" اس نے مشعل کا دھیان بٹانے کے لیے کہا تھا۔

ساحر کی بات پر مشعل کو حیرت ہوئی تھی آج تک تو اس نے مشعل سے کبھی ایسی کوئی فرمائش کبھی نہیں کی تھی تو پھر آج؟ وہ کچھ دیر اسے کھوجتی نظروں سے دیکھتی رہی۔

وہ ایکچولی تم جانتی ہو البرٹ پاکستانی چائے اچھی نہیں بناتا۔۔۔۔۔پچھلی بار" بھی تم نے۔۔۔۔۔۔"ساحر سوچ سوچ کر الفاظ ادا کر رہا تھا جبکہ مشعل نے الجھی نظروں سے ساحر کو دیکھا اور اس کی سوچ تک رسائی حاصل کرنا چاہی۔وہ اس فرمائش کی وجہ سمجھ نہیں پائی۔

"آ۔۔۔۔۔اٹس فائن میں البرٹ۔۔۔۔۔۔۔"

ساحر۔۔۔۔۔۔تم کمرے میں جاؤ میں بنا دیتی ہوں۔" مشعل نے "
سرسری سے انداز میں کہہ کر بنا اس کی جانب دیکھے کچن کی جانب رخ کیا
جب کہ ساحر کی نظروں نے کچن تک اس کا پیچھا کیا جو کسی روبوٹ کی طرح
کچن میں جا کر چائے کے لیے پتیلی میں پانی ڈال کر چولہا جلا رہی تھی۔ساحر
کو مشعل کا ایسا انداز اندر ہی اندر پریشان کرنے لگا پہلے وہ پریشان یا غمگیں
ہوتی تھی تو اپنی فیملی یا ایمان اس کا ساتھ دیتے تھے مگر آج یہاں اس کے
ساتھ کوئی نہیں تھا سوائے ساحر کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ سوچ آتے ہی
ساحر کمرے میں جانے کا ارادہ ترک کرتا کچن کی جانب بڑھ گیا۔

مشعل ابلتے ہوئے پانی میں چائے پتی ڈال رہی تھی جب اپنے پیچھے قدموں
کی آواز پر وہ پلٹی اور ایک نظر ساحر کو دیکھ کر واپس اپنے کام کی جانب متوجہ
ہو گئی جہاں ساحر اب کچن میں آ کر دروازے سے ٹیک لگائے گہری نظروں

سے مشعل کو دیکھ رہا تھا۔اسے ساحر کا یوں اپنے ساتھ کچن میں کھڑے ہونا عجیب لگ رہا تھا مگر اس نے کہا کچھ نہیں۔

تم پریشان ہو؟"ساحر نے کچھ دیر سوچنے کے بعد مشعل سے سوال کیا۔"

نہیں۔۔۔"یک لفظی جواب آیا۔"

تو بنا الجھے میری بات کیسے مان لی؟ میں نے چائے کا کہا تم ایٹ لیسٹ مجھے " انکار کر دیتی یا البرٹ سے بنوانے کو کہتی۔"ساحر نے جان بوجھ کر بات کا آغاز کیا تھا وہ مشعل کی سوچوں کو پرکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔اسے اس حالت سے باہر نکالنا چاہتا تھا۔

میں ایسا کیوں کرتی؟" مشعل نے بنا پلٹے تفتیشی انداز میں سوال کیا کیونکہ " سوال کی نوعیت اسے عجیب لگی تھی۔

کیونکہ اس سے پہلے میں جب بھی کچھ کہتا تھا تم مجھ سے الجھتی مجھے انکار کر " دیتی تھی۔ مجھے برا بھلا کہتی تھی تو آج کیوں نہیں۔" ساحر نے ماتھے پر بل ڈالے وہیں کھڑے کھڑے سوال کیا۔

کیونکہ تب میں تمہیں برا سمجھتی تھی مگر اب پتہ چلا کہ تم برے نہیں " ہو۔" مشعل نے چائے میں دودھ ڈالتے ہوئے کہا تو ساحر کو مشعل کا جواب حیران کر گیا مشعل کے منہ سے ایسے جواب کی توقع تو وہ اپنی ساری زندگی میں نہیں کر سکتا تھا۔

تو کیسا ہوں میں؟" ناجانے کس احساس کے تحت وہ پوچھ بیٹھا۔"

اچھے انسان ہو بس تھوڑے عجیب ہو۔۔۔۔۔۔تم کب کیا چاہتے ہو تم" بھی نہیں جانتے ساحر۔۔۔۔۔۔" مشعل نے مسکرا کر کہا۔وہ یہ بھی محسوس نا کر سکی کہ کہیں نا کہیں ساحر اس کا دھیان بھٹکانے میں کامیاب ہوا تھا۔اور خود وہ ساحر کے ساتھ اتنے عام انداز میں بات کرتی ساحر کو بھی حیران کر رہی تھی۔

مطلب؟" دلچسپی سے سوال کیا گیا۔"

جیسے ابھی تم کافی پینے کو آئے تھے اور فرمائش چائے پینے کی کر دی۔""" مشعل نے بنا پلٹے اس بہت کچھ جتا کر ساحر کو لاجواب کر دیا وہ بلکل سچ کہہ رہی تھی مگر وہ اس بات کو پرکھ کیسے پائی یہ بات ساحر کو الجھا گئی۔

مشعل چائے کپ میں انڈیلتے ہوئے اس کی جانب پلٹی تھی۔

ساحر کے تاثرات اسے مسکرانے پر مجبور کر رہے تھے جیسے وہ چھپا گئی۔

چائے!" مشعل نے کہ ساحر کی جانب بڑھایا تھا جسے ساحر نے شکریہ کہہ " کر پکڑ لیا تھا۔

اب تم سوچ رہے ہو گے کہ مجھے کیسے پتہ کہ تم کافی پینے آرہے تھے؟"" مشعل نے باقی کی چائے دوسرے کپ میں انڈیلتے پلٹ کر ساحر کی آنکھوں میں دیکھتے سوال کیا۔ جس کی آنکھوں کا تاثر یہ کہہ رہا تھا کہ وہ سچ مچ یہ بات جاننا چاہتا تھا۔

پچھلے دو ڈھائی ہفتوں سے یہاں ہوں اور جانتی ہوں کہ رات کو روز" تمھیں کافی چاہیئے ہوتی ہے۔چائے تم صرف تب پیتے ہو جب تمھارے سر میں شدید درد ہوتا ہے۔درد اس وقت تمھارے سر میں ہے نہیں تو اس کا ایک ہی مطلب بنتا ہے کہ تم یہ سب میرا دھیان بھٹکانے کے لیے کر رہے ہو۔" مشعل نے مضبوط لہجے میں کہہ کر ایک نظر ساحر کو دیکھا اور پھر کچن سے باہر چلی گئی جب کہ کچن کے دروازے پر کھڑا ساحر کپ میں سے نکلتے دھویں کو دیکھتا کچھ سمجھ نہیں پایا تھا۔ مشعل اسے پڑھنے لگی تھی۔۔۔ کہیں اس نے ساحر کے دل کا حال پڑھ لیا تو وہ کیا کرے گا اس سے کیسے نظریں ملائے گا۔ساحر کتنے ہی پل کھڑا یہ سوچتا رہا۔ مگر وہ ایسا ہوتا نہیں دے سکتا تھا۔پختہ عزم کرتا وہ کچن سے باہر نکلا یہ جانے بنا کہ اس کا یہ عزم جلد ٹوٹ جائے گا۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

مشعل چائے کا کپ لیے گلاس وال کے قریب کھڑی نیچے بھاگتی ڈورتی گاڑیوں کو دیکھنے لگے جہاں ابھی بھی دن کے جیسا ہی رش تھا۔

کل شام کی ہماری فلائیٹ ہے واپسی کی۔" ساحر نے لاونج میں آتے ایک" بار پھر مشعل کو مخاطب کیا تھا۔

کیا واقعی؟ ہم گھر جا رہے ہیں؟" مشعل نے ساحر کی جانب پلٹ کر پر" جوش انداز میں سوال کیا تو ساحر کو اس کے چہرے پر آئی خوشی بہت بھلی محسوس ہوئی۔

ہاں!" چائے کا گھونٹ بھرتے اسے بغور دیکھتے ساحر نے جواب دیا۔"

اور چوہدری افتخار؟" مشعل نے ماتھے پر بل ڈالے سوال کیا۔"

اس کا کیا؟" ساحر نے کندھے اچکاتے نظریں گلاس ڈور سے باہر نظر" آتے منظر پر ڈالی تھی۔

اس کے لیے کیا سوچا ہے تم نے؟" مشعل نے کھوجتی نظروں سے ساحر" کے چہرے کو پڑھنے کی کوشش کی مگر ساحر نے کوئی جواب نہیں دیا وہ بس آنکھوں میں نامعلوم تاثر کے ساتھ ایک نظر مشعل کو دیکھنے کے بعد پھر سے باہر دیکھنے لگا اور مشعل کو زندگی میں پہلی بار اس کے چیزوں کو مخفی رکھنے کی عادت ذہر لگی تھی۔

"ساحر۔۔۔۔۔"

تھینک یو فار دا ٹی۔"ساحر نے اس کچھ بھی کہنے سے پہلے ٹوک دیا اور" مشعل فقط اسے دیکھتی رہی جب کہ ساحر خود پر مشعل کی نظریں محسوس کرتے ہوئے بھی لاتعلق سا بنا کھڑا رہا۔ کتنے ہی پل وہ دونوں وہاں بنا کوئی بات کئے ایک دوسرے کی موجودگی کو محسوس کرتے رہے تھے۔ مشعل کا دھیان گزری باتوں سے ہٹ کر ساحر کے آنے والے اقدام کی جانب چلا گیا تھا اور یہی ساحر چاہتا تھا۔ مشعل کے چہرے پر چھایا غم اس کے لیے نا قابل برداشت تھا۔

●●●

تقریباً رات کے بارے بجے وہ مشعل کو اس کے کمرے میں بھیجتا مشعل کی باتوں کو سوچتا اپنے کمرے میں آیا تھا۔

کیونکہ تب میں تمھیں برا سمجھتی تھی اب پتہ چلا کہ تم برے نہیں" ہو۔۔۔۔۔۔۔۔اچھے انسان ہو بس عجیب ہو۔" مشعل کے الفاظ کی بازگشت کبھی اسے زیر لب مسکرانے پر مجبور کر دیتی تو کبھی وہ گہرا سانس لیتا اپنی جا بجا بھٹکی ہوئی سوچوں کو یکجا کرتا۔

وہ انھی سوچوں میں مگن تھا جب موبائل پر کسی انجان نمبر سے کال آنے لگی۔ ساحر نے فون سکرین پر انجان سا نمبر دیکھ کر گہرا سانس لیا اور فون لیتا اپنے کمرے کی گلاس وال کے پاس چلا آیا۔

ہیلو! "انجان آواز فون کے سپیکر سے ابھری تھی مگر ساحر چونکا نہیں۔"

مجھے لگا تھا کنفیشن کے ساتھ تم سے ملنے کا موقع بھی ملے گا۔"ساحر نے" پر جوش انداز میں کہا تو اس کی بات پر دوسری جانب کچھ دیر خاموشی چھائی رہی ہوں جیسے اسے ساحر کے اسے پہچان لینے پر حیرت ہو۔شورائم جو آج ساحر کو آخری کال کر کے کچھ باتیں کلئیر کرنا چاہتا تھا ساحر کے انداز پر چونکا۔

مجھے تو ابھی تک تم کبھی ملے ہیں نہیں مسٹر آفندی۔۔۔۔یوں کہو کہ " مجھے تو میں خود نہیں مل پاتا تو تمھیں کیا ملوں گا۔"شورائم کی مبہم بات پر ساحر نے مسکرا کر سر جھٹک دیا۔

ویسے آئی مسٹ سے کام کافی صفائی سے کرتے ہو تم اور تمھارے ساتھ " ساتھ تمھارے لیے کام کرنے والے بھی گدھے کے سر سے سینگ کی

طرح غائب ہو جاتے ہیں۔"ساحر نے باہر نظریں ڈالتے سرسری سے انداز میں کہا۔

"آئی ایم گلیڈ کے تم نے مجھے اور میرے آدمیوں کو گدھا نہیں بس اس کے سر کا سینگ ہی کہا ہے۔"شورائم کو ساحر کی مثال کچھ پسند نا آئی تھی اس لیے خود کو کہنے سے باز نہیں رکھ پایا۔

"ڈو یو ہیو اینی بیٹر ایگزامپل؟"ساحر کی آواز میں اگلے کو جلا دینے والا تاثر تھا۔

"ایگزامپلز تو دینے والے کی سوچ کو ریفلیکٹ کرتی ہیں مسٹر آفندی۔"سامنے والا بھی شورائم شاہ تھا جو بات منہ پر مارنے کے ہنر میں

اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا۔اب باری ساحر کے ماتھے پر بل آنے کی تھی۔شورائم اپنی تحیلاتی آنکھ سے ساحر کا چہرہ تصور کرتا مسکرانے لگا۔

میری سوچ کا تو تمھیں اندازہ نہیں ہے۔"ساحر نے ترش لہجے میں کہہ کر" شورائم کی مسکراہٹ کو مذید گہرا کیا۔

لیکن میں کسی سے کچھ کہوں گا نہیں ڈونٹ وری۔"اس نے کچھ توقف" کے بعد دوبارہ کہا۔

تمھارے پاس کہنے کو کچھ نہیں ہے۔"شورائم نے لاپرواہی سے کہا۔"

سوائے اس کے کہ تم ایک اسپائی ہو۔"ساحر نے مسکرا کر کہتے شورائم" کے سر پر دھماکہ کیا تھا۔شورائم جو اپنے طور پر ساحر کو ذچ کر کے خوش ہو

رہا تھا ساحر کی بات پر نا صرف اس کی مسکراہٹ معدوم ہوئی بلکہ اس کے چہرے کے تاثرات بھی پل میں بدلے تھے۔۔۔۔۔اسے حیرت کا شدید ترین جھٹکا لگا تھا۔ صد شکر کہ اس وقت وہ بلکل تنہا تھا۔ شورائم کے لیے یہ بات نا قابل یقین تھی کہ ساحر بلکہ کوئی بھی یہ کیسے جان سکتا تھا کہ وہ ایک جاسوس ہے۔

کیا ہوا؟" ساحر نے اس کی حالت انجوائے کرتے کہا۔"

تم نے مجھے بہت لائٹلی لیا ہے مسٹر اسپائی۔" ساحر نے جتلاتے لہجے پر" شورائم نے بے یقینی سے فون کی سکرین کو دیکھ تھا یوں جیسے وہ ساحر آفندی تھا۔

مجھے لوگوں کو غلط فہمی سے نکالنے کا بلکل شوق نہیں ہے۔ تمھیں جو" سوچنا ہے سوچ سکتے ہو یو آر فری ٹو میک آ تھاٹ!" شورائم نے بظاہر لاپرواہ انداز میں کہہ کر اپنا بھرم قائم رکھنا چاہا مگر حقیقتاً اسے کافی فرق پڑا تھا۔

تم نے اس بات کو جھٹلایا نہیں ہے تو کیا میں یہ سمجھوں کہ میرا یہ مفروضہ" درست ہے۔" ساحر کی آواز میں مسکراہٹ کی آمیزش واضح تھی۔

تم جیسے لوگ جنھیں کوئی ڈھونڈ نہیں پاتا جن تک کوئی پہنچ نہیں پاتا اور جو" کہیں بھی اور ہر جگہ پہنچ جاتے ہیں جو اپنی پہچان چھپاتے ہیں ان کے لیے اس کے علاوہ کوئی اور ڈیفینیشن ہو نہیں سکتی۔" ساحر نے بات جاری رکھتے کہا۔ جب کہ شورائم فقط چپ چاپ اسے سنتا رہا۔

تم کچھ بھی سوچنے کے لیے آزاد ہو۔۔۔۔۔بٹ میں نے سنا ہے کہ ساحر" آفندی اپنی کمیٹمینٹس سے پھرتا نہیں ہے۔سو اس کے بعد میں اور تم ایک دوسرے کو نہیں جانتے۔"شورائم نے سنجیدگی سے کہا تھا۔

بے شک ! جیسے تم نے مجھے فیور دیا ہے جو اباً میں تمھیں دیا وعدہ پورا" کروں گا۔"ساحر نے سنجیدگی کے ساتھ کہا تھا۔

اینی وے کل چوہدری افتخار میرے ہٹ پر تمھارا انتظار کر رہا ہو گا۔" تمھیں نہیں لگتا چوہدری اور ساحر آفندی کی ایک ملاقات تو بنتی ہے۔" شورائم خود کو موضوع گفتگو بنتا دیکھ کر بات بدلنے کی غرض سے کہنے لگا۔

میرا بھی ایسا ہی ارادہ ہے۔"ساحر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔"

بائے داوے تھینک یو فار ہور ہیلپ !" دوسری جانب کی خاموشی کو "
محسوس کرتے ساحر نے کہا تھا۔

اس کی ضرورت نہیں بس جو کمیٹمینٹ ہماری ہوئی تھی اسے یاد رکھنا۔""
کہہ کر شورائم نے فون ڈسکونیکٹ کر دیا تھا۔

! فلیش بیک

وہ ولید عباس کی انفارمیشن حاصل کرنے کی کوشش میں تھا۔ پورا انٹرنیٹ چھان مارنے کے بعد بھی کوئی ایسی خبر نا ملی تھی سوائے ایک ویڈیو کے جس میں منہاج پاشا اس کی بہن کا اور چند دوسرے بڑے بڑے لوگوں کے کے الیگل کاموں کی ساری ڈیٹیلز تھیں۔ ولید عباس پاشا کا خاص بندہ تھا مگر اس ساری سچویشن میں کہیں اس کا نام نہیں آیا تھا مطلب وہ اتنا شاطر تھا کہ خود کو صاف بچا گیا تھا۔ دوسری جانب نیلم کی ولید عباس کو لے کر باتیں اور

اسے اچھاانسان کہنا یہ سب باتیں بہت الجھی ہوئیں تھیں مگر تھوڑا غور فکر کر کے وہ سب کڑیاں آپس میں ملی ہوئی لگیں تھیں۔وہ نیلم سے نا مل چکا ہوتا تو اس جانب اس کا دھیان نہیں جاتا۔ نیلم کا ولید عباس کو اچھا آدمی کہنا یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ کیا ہے۔اس کا ساحر کی مدد کا وعدہ کرنا اور چوہدری سے روپ بدل کر ملنا جب کہ چوہدری اور پاشا میں بھی روابط رہ عباس کا خود کو اتنا مخفی رکھنا ہی ساحر کو چونکا گیا تھا۔ مطلب چکے تھے۔ولید اصل ولید عباس سے چوہدری بھی واقف نہیں تھا۔اور ولید عباس کا چوہدری کا کنفیشن لانا اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ بھی چوہدری کو پکڑوانا چاہتا تھا مگر کیوں؟ پہلے پاشا اس کی بہن اور چند دوسرے بڑے نام اور اب چوہدری افتخار۔اتنا سب کچھ کسی عام انسان کے لیے کرنا نا ممکن تھا وہ بھی اتنے غیر محسوس انداز میں کسی کی نظروں میں آئے بنا۔ایسا صرف وہی انسان کر سکتے تھا جس کے ہاتھ میں پاور اور جیب میں قانون ہو۔اور یہی چیز ولید عباس کو ساحر کی نظروں میں مشکوک کر رہی تھی مگر یہ فقط اس کا

مفروضہ تھا جس کی ولید عباس کی جانب سے ناکی جانے والی تردید اس کی تصدیق کر چکی تھی۔

فون بند کرتا ساحر اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ فون کی سکرین کو دیکھنے لگا تھا جہاں سے کچھ منٹ پہلے آئی کال کا سارا ڈیٹا غائب ہو چکا تھا۔

ولید عباس کی پاور اور دماغ کا وہ پہلے ہی قائل ہوا تھا مگر اس کے اختیارات کا سہی اندازہ اسے ابھی بھی نا تھا۔اتنی کوششوں کے بعد بھی وہ اس کا سارا سچ نہیں جان پایا تھا۔

●●

ایک نئی صبح چند نئے اور قابل ذکر واقعات کے ساتھ رونما ہوئی تھی۔ صبح ہی صبح پینٹ ہاؤس میں افراتفری مچی ہوئی تھی۔ مشعل جو رات دیر سے سوئی تھی شور کی آواز پر باہر آئی تو سامنے ہی سمیع کو تلملا کر چکر کاٹتا دیکھ کر اسے کوفت ہوئی تھی۔ سمیع بات بات پر پریشان ہو جایا کرتا تھا خاص کر اب جب وہ لوگ دبئی آئے تھے سمیع کو روز پریشان ہونے کو کوئی نا کوئی بات مل جاتی تھی اور آج کل اس کے پاس ایک ہی وجہ تھی پریشان ہونے کی وہ تھا ولید عباس مگر آج جو بات انھیں پتہ چلی تھی اس نے سمیع کو مذید الجھا دیا تھا۔

ساحر بھی فریش ہوتا اپنے کمرے سے نکلا تھا۔

کیا ہوا ہے سمیع کیوں جلے پیر کی بلی کی طرح چکر کاٹ رہے ہو۔"ساحر" نے کمر پر ہاتھ ٹکائے سمیع کو دیکھتے سوال کیا۔

سر یہ عمر نے بھجوایا ہے!" شان نے ایک خاکی رنگ کا لفافہ ساحر کی" جانب بڑھایا تو مشعل بھی ان کی جانب بڑھ آئی تھی۔

ساحر نے لفافے کے اندر موجود پیپرز نکالے تو ایک لمحے کو وہ بھی چونکا جب کہ مشعل بھی ناسمجھی سے انھیں دیکھے گئی۔

سر یہ شخص تو ولید عباس تھا ہی نہیں نا جانے کیوں خود کو ولید عباس کہتا آیا" ہے جبکہ اصل ولید عباس تو آٹھ سال پہلے ہی مر چکا ہے۔" سمیع کی بات پر ساحر کے ماتھے پر بل پڑھ گئے تھے۔ مطلب اس انسان کے بارے میں وہ سرے سے کچھ جانتے ہی نا تھے ایک نام تھا وہ بھی اس کا اپنا نا تھا۔

تو مطلب اس کی بیوی نیلم بھی ہم سب سے جھوٹ بولتی آئی تھی۔""
مشعل کو نیلم پر بھروسہ کرنے کا دکھ ہوا تھا۔

کیا فرق پڑھتا ہے ہمیں اب ان سے ہمیں کیا لینا دینا۔"ساحر نے کندھے "
اچکاتے کہا اور البرٹ سے ناشتہ تیار کرنے کا کہہ کر فون کی جانب متوجہ ہو
گیا۔

جب کہ مشعل نیلم کو سوچتی واپس اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔اس
کا دل نہیں مان رہا تھا کہ نیلم نے اسے دھوکہ دیا ہے۔

●●●

چوہدری افتخار ولید عباس کے کہے مطابق ہٹ پر موجود تھا۔کافی دیر سے ولید عباس کے آنے کے انتظار میں بیٹھا وہ اب اکتا گیا تھا۔ارد گرد گھوم کر دیکھتا وہ جانتا نہیں تھا کہ آج یہاں اس کے ساتھ ہونے کیا والا ہے۔

ہیلو مسٹر افتخار!"اپنا نام پکارے جانے پر وہ پلٹا تھا اور سامنے کھڑے" شخص کو دیکھ کر اسے جھٹکا لگا تھا۔جو تیکھی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا۔

تم یہاں۔"چوہدری افتخار نے بنا گھبرائے سوال کیا البتہ ساحر کا یہاں ہونا" اسے کے لیے نا قابل یقین تھا۔

جب آپ آ سکتے ہیں تو میں کیوں نہیں۔اتنا تو آپ سمجھ ہی گئے ہوں گے" آپ کے ہی پیچھے دبئ آیا تھا۔"ساحر نے کہا۔

کیوں کر رہے ہو میرا پیچھا اور کیوں آئے ہو یہاں؟" چوہدری نے ماتھے پر بل ڈالے خراب موڈ کے ساتھ پوچھ تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ ولید عباس ساحر کی موجودگی میں یہاں آجائے۔

کیوں کر رہا ہوں آپ کا پیچھا؟ یہ تو آپ بہت اچھے سے جانتے ہیں اور" یہاں کیوں آیا ہوں؟ اس سوال کا جواب ہے کہ میں چاہتا تھا کہ ایک بار آپ کو ساحر آفندی سے ملوا ہی دوں۔" ساحر نے بھنویں اچکاتے احسان کرنے کے انداز میں کہا۔

اوو تو تم کنفیس کرتے ہو کہ تم ساحر آفندی ہو اور دنیا کو دھوکہ دے رہے" ہو ویسے میں تو یہ پہلے ہی جانتا تھا۔" چوہدری نے ہنستے ہوئے کہا۔

آپ سے بہتر کوئی جان بھی کیسے سکتا ہے مسٹر افتخار کہ سہیر آفندی مر چکا" ہے۔"ساحر نے آنکھوں میں نفرت اور غصے کا جہاں آباد کرتے کہا ساحر کا انداز چوہدری کو عجیب لگا تو کوئی جواب دینے کے بجائے بس اسے دیکھتا ہی رہا۔

چلیں اب میں نے تو کنفیس کر لیا اب جلدی سے آپ بھی کنفیس کر" لیں، کہ کیسے آپ نے میرے بھائی کا قتل کروایا۔"ساحر نے چند قدم چوہدری کی جانب لیتے کہا.

دماغ خراب ہو گیا ہے کیا تمھارا؟ میں کیوں کرنے لگا تمھارے بھائی کا" قتل؟"چوہدری نے چہرے کے زاویے بگاڑتے حیرت کا بھرپور اظہار کیا۔اس کی انجان بننے کی ایکٹنگ نے تو ساحر کو بھی اپنا فین بنا لیا۔

یہی تو بتانا ہے آپ نے۔۔۔۔کم ان جلدی جلدی بتائیں۔میں ایک بار" آپ کے منہ سے سننا چاہتا ہوں۔"ساحر کا انداز ایسا تھا جیسے وہ چوہدری کو کھانے کی دعوت دے رہا ہو۔

دیکھو لڑکے تمھارے بارے میں جو سن رکھا تھا سہی تھا تمھارا تو دماغ" خراب ہے اب جاؤ یہاں سے اور میرا دماغ مت خراب کرو۔"چوہدری نے ہاتھ جھلا کر ساحر کو باہر کا راستہ دیکھانا چاہا۔

ایک منٹ آپ کو کسی کا انتظار ہے؟جو مجھے یہاں جلد از جلد سے بھیجنا" چاہتے ہیں۔"ساحر نے اپنی جانب اشارہ کرتے استفسار کیا۔

ویسے بتاتا چلوں کہ جس کے آنے کا آپ کو انتظار ہے وہ نہیں آئے گا اس " لیے میری بات تسلی سے سنیں اور یقین جانیں یہ ملاقات آپ ساری

زندگی یادرکھنے والے ہیں۔"ساحرنے بات جاری رکھتے بڑے مزے سے کہا۔

کیامطلب؟"چوہدری افتخارنے ٹھٹک کرساحرکی جانب دیکھاتووہ اپنی" محصوص تیکھی مسکراہٹ کے ساتھ اسے گہری نظروں سے دیکھنے لگا۔

وہ ولید عباس اس وقت میری قید میں ہے اور جو جو کچھ آپ نے اس سے " کہاوہ اس نے اپنا راز کھلنے کے ڈر سے مجھے بتادیا۔"ساحرنے جان بوجھ کر یہ بات کہی تھی مقصد چوہدری کوپریشان کرنا تھااور ولید عباس نے اسے دھوکہ دیاہے اس بات کو بھی مخفی رکھنا تھا۔ساحرکی بات سے چوہدری کے پیروں تلے سے زمین کھسک گئی تھی۔

کیاکہناچاہتے ہو؟"چوہدری نے تھوک نگل کر حلق تر کیا۔"

پیشانی پر پسینہ بھی ہے پونچھ لیں۔"ساحر نے سامنے پڑے ٹشو باکس کی جانب اشارہ کیا تو چوہدری افتخار کو کچھ بہت غلط ہونے کا احساس ہوا۔

"مطلب کہ آپ بہت بری طرح پھنس چکے ہیں۔"ساحر نے سگریٹ سلگاتے نیوز بریک کرنے کے انداز میں بتایا تو چوہدری کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"تمھیں کیا لگتا ہے جس ولید عباس کو قانون قابو نہیں کر پایا اسے تم لوگ قابو کرو گے۔"چوہدری کا انداز استخزائیہ تھا جس پر ساحر نے چونک کر چوہدری کی جانب دیکھنے لگا۔ جس پر چوہدری اترا رہا تھا وہ تو آٹھ سال پہلے مر چکا تھا اور جو تھا وہ اس وقت چوہدری کی لنکا کو ڈبونے کا کام تقریباً مکمل کر چکا تھا۔

مجھے تو بس آپ سے مطلب ہے وہ کیا کرتا ہے، کیوں کرتا ہے، مجھے کچھ " لینا دینا نہیں۔ ساحر نے سگریٹ کا کش لیتے کندھے اچکاتے کہا اور پر سکون انداز میں صوفے پر بیٹھتا دھواں ہوا کے سپرد کر گیا۔

میرے پاس وقت نہیں ہے تمھاری بکواس سننے کا۔" چوہدری تلملا کر " داخلی دروازے کی جانب گیا تھا تاکہ وہاں سے نکل سکے۔ مگر دروازہ لال دیکھ کر اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔ چوہدری نے دو تین بار دروازے کا ناب گھما کر اسے کھولنے کی کوشش کی مگر بند دروازہ جیسے اس کا منہ چڑانے لگا۔ اس نے الجھے تاثرات کے ساتھ پلٹ کر ساحر کو دیکھا جو ابھی بھی آرام دے حالت میں بیٹھا سگریٹ کی راکھ کو قریب پڑے ایش ٹرے میں ڈال رہا تھا۔

آپ کے پاس اب دنیا جہان کا وقت ہے مسٹر افتخار۔ کیونکہ اب آپ نا تو" یہاں سے جا سکتے ہیں نا کسی سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ جب تک میں نا چاہوں۔" ساحر نے بہت کچھ جتلاتے کہا۔

کیوں کر رہے ہو کیا بگاڑا ہے میں نے تمھارا؟" چوہدری نے آنکھوں میں" بے چارگی لیے ساحر سے پوچھا۔ جو سگریٹ پٹخنے کے انداز میں ایش ٹرے میں رکھتا چوہدری افتخار کی جانب بڑھ آیا۔

کیا بگاڑا ہے؟ سیریسلی مسٹر افتخار آپ نے میرے بھائی کو مار دیا مجھ سے" "میرا اکلوتا رشتہ چھین لیا اینڈ یو آر اسکنگ می کے کیا بگاڑا ہے؟

"تمھیں غلط فہمی۔۔۔۔۔"

ٹھیک ہے میں غلط فہمی میں جی رہا ہوں تو ایسا ہی سہی اسی غلط فہمی کے چلتے" میں تمھیں برباد کرنے والا ہوں۔ کرلو جو کرنا ہے خود کو بچانے کے لیے۔" ساحر نے درشتگی سے اس کی بات کاٹتے کہا تو ساحر کے تیور دیکھ چوہدری کے دماغ میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگی۔

کک۔۔۔ کیا کرنے جا رہے ہو تم؟" چوہدری نے اٹک اٹک کر سوال کیا" تو جواباً ساحر کی مسکراہٹ نے اس کو مذید الجھا دیا۔

●●

آج ہوٹل میں ان کا آخری دن تھا۔ نیلم اپنی پیکنگ کے ساتھ ساتھ کڑھی نظروں سے شورائم کو دیکھے جا رہی تھی۔

کیاہو گیاہے؟ نظروں سے بھسم کرنے کاارادہ ہے کیا۔"شورائم نے"
لیپ ٹاپ پر نظریں گھاڑے کہاوہ کب سے خود کو نیلم کی نگاہوں کے حصار
میں محسوس کر رہا تھا۔

مجھ سے بات کرتے وقت مجھے دیکھا کریں میجر شاہ۔"نیلم غصے سے کمر پر"
ہاتھ باندھے شورائم کے عین سامنے کھڑی ہو گی۔

شورائم نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر نیلم کو سر سے پیر تک گہری کھوجتی
نظروں سے دیکھااس کی نظروں کاتاثر نیلم کو گڑ بڑانے پر مجبور کر گیا۔

ایسے دیکھنے کو نہیں کہا تھا۔"نیلم نظریں چراتی واپس ڈریسنگ روم کی"
جانب جاتے کہاتو شورائم مسکراہٹ ضبط کرتاواپس لیپ ٹاپ کی جانب

متوجہ ہو گیا۔وہ ڈریسنگ روم سے ہینگر پر لگے کپڑے لا کر انھیں بیڈ پر رکھ کر بلکہ پٹخ کر پلٹ گئی۔۔۔۔یہ اس کا ناراضگی دیکھانے کا انداز تھا۔

"جب آپ جیسی شے سامنے ہو تو انسان کا اپنی نظروں پر اختیار کیسے رہے؟"شورائم نے نیلم کو واپس آتا دیکھ کر کنفیوز کرنے کا پورا ارادہ بنا کر کہا۔

"یہ شے تو تب بھی آپ کے سامنے تھی جب آپ ایک آنکھ دیکھنا بھی گوارہ نہیں کرتے تھے۔"نیلم نے شورائم کی جانب مڑ کر گزرے وقتوں کا شکوہ کیا۔

"تو آپ ابھی تک اسی دکھ میں جی رہی ہیں جب کہ بعد میں، میں اپنی ہر غلطی کا ازالہ کر کے اپنی تمام تر توجہ سے آپ جناب کو نواز چکا ہوں۔پھر

آپ کو ہی شکایت تھی کہ آپ پر سے نظریں نہیں ہٹتی میری۔"شورائم نے نیلم کا شکوہ دور کرتے آخر میں معصومیت سے کہا۔

آپ دیکھتے نہیں تھے مجھے سکین کرتے تھے بلکہ تاڑتے تھے۔"نیلم نے" تنک کر کہا۔

تو آپ کو تاڑنے کا قانونی اور شرعی سرٹیفیکیٹ ہے میرے پاس۔""" برجستہ جواب آیا۔

صرف تاڑنے کا ہی سرٹیفیکیٹ ملا تھا آپ کو؟"نیلم نے روانی میں سوال" کر کے اپنی زبان دانتوں تلے دبائی تھی کیونکہ غلط انسان سے غلط سوال کر بیٹھی تھی۔

نیلم کے سوال پر شورائم نے ذو معنی مسکراہٹ کے ساتھ نیلم کو دیکھ کر بھنویں اچکائی۔

"نہیں تاڑنے کے علاوہ بھی بہت سے فوائد ہیں اس سرٹیفیکیٹ کے کہیں تو بیان کردوں۔" شورائم نے مسکراہٹ ضبط کرنے کی کوشش بھی ناکی تھی۔

"میرا وہ مطلب نہیں تھا۔" نیلم نے نظریں چراتے بیڈ پر پڑے کپڑے سوٹ کیس میں ڈالتے کہا۔

"اس سرٹیفیکیٹ نے آپ پر یہ ذمہ داری بھی عائد کی تھی کہ آپ میری ہر بات من و عن سنیں اور ہر فرمائش بلا چوں چراں پوری کریں۔" نیلم نے ایک بار پھر اس کی جانب مڑتے ماتھے پر بل ڈالے حکمیہ انداز میں کہا۔

کیا میں یہ سب نہیں کرتا؟"شورائم نے مصنوعی حیرت کے ساتھ " استفسار کیا۔

کرتے ہیں۔۔۔۔بالکل کرتے ہیں۔۔۔۔۔سنتے تو سب باتیں ہیں مگر " سننے کے بعد دوسرے کان سے باہر بھی نکال دیتے ہیں اور فرمائشیں بھی وہی پوری کرتے ہیں جو آپ کے اپنے لیے فایدے مند ہوتی ہیں۔" نیلم نے انکھیں سکیڑتے ہاتھ ہلا ہلا کر کہا تو شورائم لب دانتوں تلے دباتا اٹھ کر اس کی جانب بڑھ گیا۔

آپ کی فرمائش پر تو ساحر آفندی کو چوہدری تک پہنچایا اور کنفیشن بھی لا " کر دیا۔"شورائم نے سنجیدگی سے ہاتھ سینے پر باندھتے جواب دیا۔

تو آگے بھی اس کی مدد کرتے مگر آپ کو یہاں سے بھی کھسکنے کی پڑی" ہے۔"نیلم سر جھٹک کر کہتی پلٹ کر واپس اپنے کام کی جانب مڑ گئی۔

اسے آگے میری مدد کی ضرورت نہیں ہے وہ اپنا کام کرنا اچھے سے جانتا" ہے۔"شورائم نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔

وہ تو میں جانتی ہوں پہلی بار کوئی ملا ہے جو آپ کو آپ کے ہی انداز میں" جواب دیتا ہے۔"نیلم نے مسکرا کر کہا۔

مگر پھر بھی شورائم چوہدری کو اس کے انجام تک پہنچانے تک تو آپ اس" کا ساتھ دیتے۔"نیلم نے اب کی بار سنجیدگی سے بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔

چوہدری اپنے انجام کے قریب ہے نیلم۔میں جو کر سکتا تھا وہ میں نے" کر دیا۔اس کھیل کا کنگ ساحر آفندی ہے تو اس کھیل کو انجام بھی اسے ہی پہنچانا چاہیے۔میں نے اسے راستہ دیکھا دیا ہے۔باقی مقابل کو کیسے تڑپا تڑپا کر مارنا ہے وہ ساحر آفندی سے بہتر کون جانتا ہے۔"شورائم کی بات پر نیلم نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔

کیا کرنے والا ہے وہ؟"نیلم نے شورائم کو دیکھتے سوال کیا۔"

یہاں آئیں۔"نیلم کا ہاتھ تھامتے اسے اپنے لیپ ٹاپ کی جانب لایا جہاں" سامنے سکرین پر ہٹ کا منظر چل رہا تھا جس میں پریشان حال سا چوہدری افتخار اور سامنے کھڑے ساحر کو دیکھ کر نیلم کو حیرت ہوئی۔

یہ۔۔۔۔۔۔۔"نیلم لیپ ٹاپ کی سکرین کو دیکھتی چہرے کے عجیب" زاویے بناتی شورائم کو مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی۔

اگلے ہی پل شورائم نے لیپ ٹاپ کا بٹن دبایا تو چوہدری افتخار کی لڑکھڑاتی آواز نیلم کے کانوں تک پہنچی تھی۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••

کیا کر سکتا ہوں میں؟"اس نے بھنویں اچکاتے سوال کیا۔"

"آپشن ون میں اپنے دشمن کو مار دوں۔کیا حیال ہے؟"

ساحر نے جیسے خود کی ہی رائے جاننا چاہی۔۔۔۔چوہدری کے چہرے پر ایک رنگ آکر گزرا۔ مگر اس نے کوئی جواب نا دیا۔

نہیں بیڈ آپشن ! ایسا ہوا تو دشمن کو وہ تکلیف وہ اذیت نہیں ہو گی جس " تکلیف میں میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔" ساحر نے نفی میں سر ہلاتے اپنی ہی رائے کے لیے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

چوہدری خاموش نظروں سے اپنے سامنے موجود اس عجیب شخص کو دیکھ رہا تھا جو اس کی موجودگی کو جیسے فراموش کئے خود کلامی کر رہا تھا۔

آپشن نمبر ٹو ! میں دشمن کے کسی قریبی کو مار دوں۔۔۔۔۔۔بھنویں " سکیڑتے وہ سوچنے کی ایکٹنگ کرنے لگا۔ ساتھ ہی ساتھ چکر کاٹتا اپنی باتوں سے چوہدری کو چکرانے پر مجبور کر رہا تھا۔

ہمم ناٹ بیڈ ساحر آفندی!"اپنا کندھا تپتھپاتے اس نے خود کرداد دی"
اور پھر چوہدری کی جانب دیکھ کر یوں چونکنے کا تاثر دیا جیسے وہ اس کی موجودگی سے انجان تھا۔

ارے آپ کو تو بھول ہی گیا. ویسے کیا حیالات ہیں اس بارے میں کہ آپ" کے اس بیٹے کو نامار دوں؟"ساحر نے چوہدری کی رائے ایسے جاننی چاہی جیسے وہ دونوں بہت گہرے دوست ہوں اور اب ایک دوست دوسرے کی رائے جاننا چاہتا ہو۔ساحر کی بات پر چوہدری کے چہرے پر ایک کے بعد دوسرا رنگ آکر گزرا تھا جو ساحر کو مسکرانے پر مجبور کر گئے۔

تم ایسا کچھ نہیں کر سکتے۔ تم اچھے لوگوں کا یہی ایک مسلہ ہوتا ہے کہ تم" لوگ کسی کی جان نہیں لے سکتے۔" چوہدری نے ساحر سے زیادہ جیسے خود کو یقین دلایا تھا۔

مگر میں تو اچھا ہوں ہی نہیں تو میرے سے اچھائی کی امید رکھنا ایک دم" فضول ہے اور خاص کر آپ اور آپ کا وہ بیٹا میرے لیے نا قابل برداشت ہیں اور ساحر آفندی اپنی برداشت پر جبر کرنا بالکل پسند نہیں کرتا۔" ساحر نے دائیں بائیں چکر کاٹتے اسے اپنے خیالات سے آگاہی بخشی۔

اور پھر کس نے کہا کہ اسے میں اپنے ہاتھوں سے ماروں گا۔۔۔۔۔۔اس" دنیا میں لوگوں کو مارنے کے اتنے ہی طریقے ہیں جتنے اس دنیا میں لوگ ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔مزے لے سے بتاتا وہ ساتھ ساتھ چوہدری کے چہرے پر آتے جاتے تاثرات اور رنگوں کو انجوائے کر رہا تھا۔

ویسے سنا ہے آپ کا بیٹا اپنے دوستوں کے ساتھ آج کل گھوم پھر رہا" ہے۔۔۔۔۔"ساحر نے بات جاری رکھتے جتلاتے لہجے میں کہا۔

اسے کہیے گا زرہ احتیاط برتے آج کل کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔نہیں" میرا مطلب کوئی سنیچر کچھ چھینتے ہوئے شوٹ کر سکتا ہے کوئی تیز گام گاڑی ٹکر مار سکتی ہے یا پھر۔۔۔۔۔۔۔ساحر اپنی موج میں عاقل کے ساتھ پیش آنے والے متوقع واقعات کا نقشہ کھینچتا چوہدری کی جانب مڑا اور اپنے اور چوہدری کے درمیان کا فاصلہ طے کرتا اس کے پاس آیا۔

یا پھر کسی بلند جگہ سے بھی تو گر سکتا ہے۔"ساحر نے چوہدری افتخار کے" عقب میں دیوار کے ساتھ لگی شیلف پر پڑا ایک کانچ کا ڈیکوریشن پیس ہاتھ مار کر زمین بوس کیا تو وہ چھن سے ٹوٹتا چوہدری افتخار کو اچھلنے ہر مجبور کر

گیا۔جو آنکھیں خیرت سے کھولے اس ٹوٹے بکھرے کانچ کے ٹکروں کو دیکھ رہا تھا۔

سکرین پر یہ منظر دیکھتے نیلم اور شورائم میں نظروں کا تبادلہ ہوا تھا ساحر کی باتیں، چوہدری کا اڑارنگ اور شورائم کے چہرے پر موجود تاثرات نیلم کو یہ باور کروا گئے تھے کہ ساحر کے بارے میں شورائم کی رائے بلکل درست تھی۔بلاشبہ وہ فقط باتوں سے ہی مقابل کی چینخیں نکلوانے کی صلاحیت رکھتا تھا۔

میرا مطلب اب کی بار تو سہیر بھی اسے بچانے نہیں آپائے گا تو وہ کیا" کرے گا۔"ساحر نے کنپٹی کھجاتے سوچتے ہوئے چوہدری افتخار کو استہفامیہ نظروں سے دیکھا۔جس کی زبان تالو سے چپک چکی تھی۔ساحر کا

مقصد چوہدری افتخار کو ڈرانا اور پریشان کرنا تھا جس میں وہ باخوبی نا صرف کامیاب ہوا تھا بلکہ چوہدری کے حواس بھی وہ سلب کر چکا تھا۔

"شورائم ایک بات تو بتائیں؟" نیلم نے سکرین پر نظریں گاڑے شورائم کو مخاطب کیا۔

"جی ذوجہ محترمہ!" شورائم کو مودبانہ انداز میں کہہ کر نیلم کو حیران کیا تو حیرت کا عنصر اس کی نظروں میں باخوبی نظر آیا۔

"یہ ساحر آفندی کہیں آپ کا کوئی گم گشتہ بھائی تو نہیں۔ میرا مطلب آپ کی طرح بلکہ آپ سے بھی زیادہ سر پھرا ہے۔" نیلم کی بات پر شورائم نے نظروں کا زاویہ موڑ کر نیلم کی جانب دیکھا۔

آپ کا مطلب میں سر پھرا ہوں؟"شورائم کو نیلم کا تبصرہ کچھ خاص پسند " نہیں آیا اس لیے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا بیٹھا۔

نہیں نہیں آپ سر پھرے نہیں آپ تو لوگوں کا سر پھیر دیتے ہیں۔""" نیلم نے منہ بنا کر اپنی تصحیح کی اس کی بڑبڑاہٹ کافی واضح تھی جس پر شورائم فقط سر نفی میں ہلاتا پھر سے سکرین کی جانب متوجہ ہوا جو اس وقت زیادہ ضروری تھا۔

●●●

آج ان سب کا دبئ میں آخری دن تھا۔ مشعل شان اور سمیع اپنی پیکنگ میں مشغول تھے۔ مشعل نے ایمان اور گھر والوں کو اپنے آنے کی اطلاع دے دی تھی۔ ایمان توکل سے مشعل کے انے کی تیاریوں میں لگی ہوئی تھی۔ جب کہ ہاجرہ بھی مشعل اور ساحر کے لوٹ آنے پر بہت خوش اور مطمئن تھیں۔ فواد اور سلیمان صاحب بھی کچھ پلان کر رہے تھے تو دوسری جانب آفس میں ساحر کے لوٹنے کی خبر سے عجیب افراتفری مچی ہوئی تھی۔ ساحر اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر لوٹ رہا ہے یہ جان کر سب جہاں خوش تھے وہیں اپنے اپنے حصے کے پینڈنگ کام بھی جلد از جلد نبھٹانا چاہتے تھے کیونکہ اب ساحر کا سارا دھیان آفس اور بزنس ہی ہونے والا تھا۔

البرٹ کچن میں کھڑا ان کے لیے لنچ بنانا کافی رنجیدہ لگ رہا تھا۔ ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ پینٹ ہاؤس میں ساحر، سہیر یا شان کے علاوہ کوئی اور آیا تھا اور وہ

بھی ایک ساتھ۔اور کسی عورت کے قدم تو شاید اس پینٹ ہاؤس میں پہلی بار ہی پڑے تھے۔

کیا ہوا البرٹ آپ کا منہ کیوں لٹکا ہوا ہے۔" مشعل کو کچن میں پانی پینے" آئی تھی البرٹ کو دیکھ کر پوچھے بنا نا رہ سکی۔

آپ سب لوگ جا رہے ہیں بھابھی جی۔میں بس اس لیے اداس ہوں۔" پہلی بار ہوا ہے کہ یہاں اتنی رونق لگی رہی آپ، آپ کے بابا اور سر بھی تو اس بار کافی دن اور کافی وقت پینٹ ہاؤس میں ہی رہے ناں ورنہ وہ تو گھومتے پھرتے رہتے تھے بس رات کو گھر آتے تھے۔۔۔اور کسی عورت کے قدم تو یہاں پہلی بار پڑے ہیں یقین جانیں آپ کی سب سے زیادہ رونق تھی۔" البرٹ نے مشعل سے کہا تو وہ حیران ہوئی۔

تو کوئی بات نہیں سب لوگ پھر سے آجائیں گے۔بلکہ اب کی بار ساحر " سے بات کر کے آپ اپنی فیملی کے ساتھ ہمارے پاس پاکستان آنا۔کیونکہ آپ کے ہاتھ کا کھانا میں بہت مس کرنے والی ہوں۔" مشعل نے اپنی حیرت پر قابو پاتے کہا تو اس کی بات پر البرٹ کا چہرہ روشن ہو گیا۔

کیوں نہیں بھابھی جی روزی (البرٹ کی بیوی) کو بڑا شوق ہے پاکستان" جانے کا اور خاص کر آپ سے ملنے کا وہ تو اپنے بھائی کی شادی کی تیاریوں میں مصروف تھی ورنہ آپ سے ضرور ملتی۔"البرٹ ایک بار پھر سب کچھ بھول بھال کر خوش گپیوں میں مگن ہو گیا۔

جب سے میں نے اسے آپ کے اور ساحر سر کے نکاح کا بتایا ہے ناں وہ تو" ساحر سر کی بیوی کو دیکھنے کو دیوانی کو گئی ہے۔کیونکہ ساحر سر سے کافی متاثر ہے وہ اور ان کی زندگی میں داخل ہونے والی پہلی عورت کو دیکھنا اس کا

سب سے بڑا شوق ہے۔"البرٹ کی بات پر مشعل عجیب تاثرات کا شمار ہوئی۔واپس جانے کی خوشی میں کچھ دیر ہی سہی وہ اپنے اور ساحر کے نکاح کو فراموش کر گئی تھی۔اب واپس جا کر اسے اس رشتے کو لے کر بھی تو فیصلہ کرنا تھا۔وہ گہری سوچ میں ڈوبتی البرٹ کی باتیں بھی نا سن پائی اور کسی ٹرنس کی کیفیت میں کچن سے نکلی جب سامنے ہی سمیع اپنے کمرے سے نکلتا مشعل کی جانب آیا تھا۔

ساحر سر کا کچھ پتہ ہے کہاں ہیں؟"سمیع نے مشعل سے سوال پوچھتے" اسے چونکنے پر مجبور کر دیا۔

نہیں۔"وہ نفی میں سر ہلا کر رہ گئی۔"

کہاں جا سکتے ہیں اچانک فلائیٹ میں تھوڑا ٹائم رہتا ہے پتہ نہیں ان کی" پیکنگ ہوئی بھی یا نہیں۔" سمیع کہہ کر شان کو آوازیں دینے لگا شاید وہ ساحر کے بارے میں کچھ جانتا ہو۔ مشعل آہستہ قدم اٹھاتی کمرے کی جانب بڑھی تھی جب البرٹ کی آواز نے اس کے قدم روکے۔

ساحر سر تو چوہدری افتخار سے ملنے گئے ہیں۔ جاتے وقت کسی کو فون پر بتا" رہے تھے۔" البرٹ کے کچن کے دروازے پر آتے کہا۔

کیا؟ فون پر کس سے کہہ رہے تھے۔" شان بھی کمرے سے باہر نکل آیا" تھا اور سمیع بھی ماتھے پر بل ڈالے وہیں بت بنا کھڑا رہا۔

ساحر ایسا کیسے کر سکتا ہے اکیلا کیسے اس خطرناک انسان کے ساتھ ملنے" چل گیا۔ جانتا نہیں کہ کتنا غلط انسان ہے وہ۔ شان تمھیں اس کے ساتھ

جانا چاہیے تھا۔" مشعل کے چہرے پر چھایا فکر مندی کا جال دیکھ کر شان اور سمیع میں معنی خیز نظروں کا تبادلہ ہوا تھا جب کہ مشعل کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

اب تو میرا دل کرتا ہے سر چوہدری افتخار سے ایک دو گھونسے کھا کر ہی" آئیں۔ پھر دیکھنا مشعل بھابھی کی فکر مندی۔" سمیع آہستہ آواز میں بڑبڑایا جب کے شان اس کی سوچ پر سر نفی میں ہلاتا ساحر کو کال کرنے لگا۔

ساحر چوہدری افتخار کو پریشان کرنے میں کامیاب ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔ سوکھے لبوں پر زبان پھیرتا انھیں تر کرتا حالی نظروں سے ساحر کو دیکھ رہا تھا جواب پلٹ کر پھر سے سامنے پڑے صوفے کی جانب بڑھ گیا۔

آئی تھینک یہ بھی اتنا اذیت ناک نہیں ہو گا۔۔۔۔آئی مین جیسی آپ کی" سوچ اور فطرت ہے کچھ دن رو کر آپ نے تو بیٹے کا غم بھول جانا ہے۔ رائٹ؟"ساحر نے چوہدری افتخار کی آنکھوں میں دیکھتے اس کے بارے میں بڑی تلخ رائے دی تھی جو چوہدری کو بالکل پسند نا آئی تھی۔

" وہ بھی وہ بیٹا جو آپ کے لیے کبھی کوئی قابل ذکر کام نہیں کر سکا، جو آپ کو کوئی فایدہ نہیں پہنچا سکا اور جو آپ کی ناپسندیدہ ترین بیوی کی یاد دلا دیتا ہے۔"اب کی بار صوفے پر بیٹے ساحر نے ماتھے پر بل ڈالے چوہدری کی جانب دیکھتے کنفیوز ہونے کا تاثر دیا۔چوہدری ہنوز بت بنا کھڑا آنکھیں گھماتا وہاں سے فرار کا کوئی رستہ ڈھونڈ رہا تھا جو ساحر کی آنکھوں سے چھپا نا رہ سکا۔

" میں نا بہت کنفیوز ہوں بہت الجھ گیا ہوں۔"ساحر نے کہہ کر چوہدری کو توجہ اپنی جانب مبذول کروائی۔

مجھ سمیت ساری دنیا یہ جان گئی ہے کہ چوہدری افتخار کے لیے سب سے اہم ہے اس کی دولت، اس کا بزنس، اس کا نام۔۔۔۔۔۔۔۔ ہمممم تو کچھ ایسا کرتے ہیں کہ پہلے چوہدری صاحب کو کنگال کرتے ہیں۔" ساحر پر سکون انداز میں بیٹھا اپنا لاحقہ عمل چوہدری افتخار کے سامنے بیان کرتا اس کا سکون غارت کر گیا تھا۔

چوہدری افتخار جو دولت و امارات کو پوجتا تھا جو اپنی دولت بڑھانے کے لیے کوئی بھی جائز ناجائز کرنے سے باز نہیں آتا جس نے اپنی مرتی ہوئی بیوی پر اپنی دولت کو فوقیت دی اس کے لیے اس دولت سے دستبرداری بڑا ہی مشکل کام تھا۔

اے لڑکے کیسے دھمکیاں دے رہے ہوں؟ میں نہیں ڈرتا تمھاری ان" کھوکھلی دھمکیوں سے۔" چوہدری افتخار نے اس بار خود کو بے خوف ظاہر کرتے کہا۔ مگر ساحر کے جواب نے اسے بری طرح خوفزدہ کیا۔

ایکسیلینٹ پھر تو اور بھی مزا آئے گا۔" ساحر ایک بار پھر اٹھ کر چوہدری" کے عین سامنے آن کھڑا ہوا اور اپنی آنکھیں اس کی آنکھوں میں گھاڑے اسے اندر تک ہولا گیا تھا

کیونکہ آج ساحر آفندی کی آنکھوں میں جو تاثر تھا اس میں وہ صاف اپنی ہار" "دیکھ رہا تھا۔

آپ جانتے ہیں مقابل جب بہادر ہو تو اسے ذیر کر کے دل کو سکون ملتا" ہے اور میرے دل اور دماغ کو بے حد سکون درکار ہے۔ میرے دماغ میں

جلتے شعلوں کو آپ کا خون نہیں بلکہ آپ کی چیخیں، آپ کی آہ و بکاء اور آپ کی سسکیاں ہی ٹھنڈا کر سکتی ہیں۔۔۔۔۔اور اس لیے آج پہلا کام کر ہی دیتے ہیں۔" ساحر نے فیصلہ کن انداز میں کہتے چوہدری کو دونوں کندھوں سے پکڑتے پاس پڑے صوفے پر بیٹھا دیا اور چوہدری اس کے تیور اس کے بدلتے موڈ اور باتیں سن کر ہی بے بس سا ہو گیا اس لیے کسی کٹھ پتلی کی طرح ساحر کے ساتھ کھینچا چلا آیا۔ ساحر آفندی سے پہلی باضابطہ ملاقات ہی اس کی بس کروا گئی تھی۔ مگر وہ جانتا نہیں تھا کہ ساحر آفندی کو بس اس ایک سرے کے ہاتھ آنے کی دیر تھی جو ولید عباس کے سامنے اپنا جرم کنفیس کر کے اس نے فراہم کیا تھا۔

یونو بگنیگ! شروعات ہمیشہ شاندار ہونی چاہیے۔ جیسے کہتے ہیں ناں" پرفیکٹ اینٹری تو چوہدری افتخار کی زندگی میں آج ساحر آفندی کی اینٹری اتنی کمال کی ہونے والی ہے کہ چوہدری صاحب تو ساحر کے سحر سے ہی

نہیں نکل پائیں گے۔" ساحر نے ایک اور سگریٹ سلگاتے چوہدری کو دیکھا جس کی جان سگریٹ کے دھوئیں کی طرح آہستہ آہستہ نکل رہی تھی۔ڈبی چوہدری کی جانب بڑھاتے اسے سگریٹ آفر کی مگر دوسری جانب سے کوئی رد عمل نا آیا تو ساحر نے مایوسی کی ایکٹنگ کرتے سگریٹ کیس سامنے ٹیبل پر پٹخ دیا۔

"ویسے میرے بابا کہتے تھے کہ نیک کام جتنی جلدی شروع کیا جائے اچھی بات ہے اور برائی کو جتنی جلدی ختم کرنے کی کوشش کی جائے اتنا بہتر!" چوہدری کی جانب اشارہ کرتے وہ صاف چوہدری افتخار کو اس کے منہ پر برائی کہہ گیا اور پھر کوٹ کی اندرونی پاکٹ سے ایک کاغذ نکال کر چوہدری کے سامنے رکھتے ہوئے دوسری جیب سے قلم نکال کر ٹیبل پر پٹخا۔ساحر کی حرکت کو چوہدری افتخار سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔

نیک کام کی شروعات کر رہا ہوں اور برائی یعنی کے آپ کو ختم کرنے کی" پہلی کوشش۔"ساحر کی آنکھوں میں چوہدری کے تاثرات پڑھتے آج عرصے بعد وہی چمک در آئی تھی جو ساحر آفندی کا خاصہ تھی۔

جلدی سے یہ پیپر سائن کریں شاباش۔"ساحر نے پچکارتے ہوئے کہا۔"

ک۔۔۔کک۔۔۔کیس۔۔۔کیسے پیپ۔۔۔پیپرز؟"چوہدری نے اٹکتے" ہوئے سوال کیا۔

ان پیپرز کے مطابق آپ اپنی ساری دولت سارا بزنس سہارا ٹرسٹ کے" نام کر رہے ہیں۔اب مرنے سے پہلے ایک نیکی تو کرتے ہی جائیں ناں۔ صوفے کے ارم ریسٹ پر کہنی رکھے دو انگلیاں کنپٹی پر اور انگوٹھا تھوڑی کے نیچے ٹکاتے وہ مطمئین انداز میں بیٹھا چوہدری کو دیکھ رہا تھا۔

تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا؟" دولت ٹرسٹ کے نام کرنے پر" چوہدری کے اندر پنپتا خوف کچھ پل کر زائل ہوا اور وہ تڑپ کر چلا اٹھا۔

سو تو ہے۔انفیکٹ ابھی نہیں بچپن سے ہی سب پاگل کہتے آئے ہیں مجھے۔" مگر وقت کے ساتھ یہ پاگل پن بڑھتا بڑھتا جنون بن گیا ہے۔یقین جانیں جس دن سے سہیر گیا ہے نا کوئی میرے غصے میرے جنون کا نشانہ نہیں بنا کیونکہ اس غصے اس نفرت کو میں نے سہیر کے قاتلوں کے لیے سنبھال کر رکھا تھا اب آج آپ پہلی بار نشانے پر آئے ہیں اس لیے مجھے اکسائیں مت اور جو کہہ رہا ہوں وہ کر دیں۔" ساحر نے تفصیلی جواب دے کر چوہدری کو بے بس کر دیا۔

چلیں شاباس سائن کریں۔"ساحر نے آنکھوں سے کاغذوں کی جانب "
اشارہ کرتے کہا تو چوہدری نے بے گہری نظروں سے کاغذوں کو دیکھ کر ان
کی جانب ہاتھ بڑھایا۔

ساحر دلچسپی سے چوہدری کی جانب دیکھ رہا تھا اور اگلے ہی پل چوہدری نے
ساحر کی توقعات پر پورا اترتے وہ کاغذ اٹھ کر دیکھے بنا ٹکرے ٹکرے کر کے
سامنے ٹیبل پر پٹخ دیے۔

اتنا بچہ اتنا بے وقوف لگتا ہوں میں تمھیں۔کوئی ثبوت نہیں ہے "
تمھارے پاس کچھ نہیں کر سکتے اب اپنی بکواس بند کرو۔یہ سب اس لیے
کہہ رہے ہو کہ میں تمھاری منتیں کروں کہ مجھے جانے دو مجھے معاف کر
دو۔"چوہدری نے جھنجھلا کر با آواز بلند کہا مگر ساحر نے کوئی تاثر نہیں دیا۔
چوہدری افتخار یہ سب بس اپنا بھرم رکھنے کے لیے کر رہا تھا جب کہ وہ بھی

یہ سمجھ گیا تھا کہ اتنے ماہ بعد ساحر اگر یہ بات کہہ رہا ہے تو اس کے ہاتھ کچھ نا کچھ تو ایسا آیا ہے جس سے وہ چوہدری کو ڈرا رہا تھا۔ کہیں سچ میں ولید عباس کو قابو تو نہیں کر لیا؟ یہ سوال چوہدری کی سانسیں روکنے کو کافی تھا۔

ارے آپ سے باتوں میں لگا رہا میری تو فلائیٹ ہے پاکستان کی۔ آپ" آرام سے یہاں رہیں تسلی سے پر آپ کچھ کر نہیں پائیں گے کیونکہ پاکستان میں ایک بڑا سرپرائز آپ کا انتظار کر رہا ہو گا۔" ساحر نے گھڑی پر نظر ڈالتے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے تک چلا آیا۔

اگلی ملاقات آپ سے جلد ہو گی۔" یہ کہہ کر ساحر ہٹ کا داخلہ دروازہ" کھولتا چلا گیا جب کہ اپنے پیچھے چوہدری افتخار کو شش و پنج میں ڈال گیا جو اتنا کچھ وہ کہہ گیا تھا وہ بلاوجہ نا تھا مگر اس ساری صورت حال میں بس ایک چیز

چوہدری کی سمجھ میں نہیں آرہی تھی وہ تھی ولید عباس کا ساحر کی قید میں ہونا۔

کہیں ولید عباس ساحر کے ساتھ؟ نہیں نہیں۔ایسا نہیں ہو سکتا۔"ایک" حیال نے اس کے دماغ میں دستک دی تھی مگر وہ حیال اس کے لیے نا قابل قبول تھا اس لیے اس سوچ کو جھٹلاتے اس نے ولید عباس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی مگر اس کے فون پر لکھا نونیٹ ورک اس کا منہ چڑا رہا تھا۔

ہر چیز پر دو حرف بھیجتا وہ پہلی فرصت میں یہاں سے نکل کر واپس ہوٹل جانے کے لیے باہر کی جانب دوڑا۔

●●

چوہدری افتخار سے ملاقات کے بعد وہ سیدھا پینٹ ہاؤس لوٹا جہاں سمیع اور شان سب چھوڑے چھاڑے اس کے انتظار میں بیٹھے تھے۔اس کے فون پر ان دونوں کی لاتعداد مسڈ کالز لگی ہوئیں تھیں۔وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا شان

اور سمیع اسے دیکھ کر سپرنگ کے جیسے اچھل کر کھڑے ہوئے۔

سر کہاں رہ گئے تھے آپ؟ کتنی کالز کیں آپ کو۔" شان نے اسے دیکھتے" کہا جب کہ سمیع نے تفتیشی نظروں سے ساحر کو دیکھا۔

یہیں تھا میں نے کہاں جانا ہے۔ساحر کندھے اچکاتے کہہ کر آگے بڑھا"

جب ان سب کی باتیں سن کر مشعل فوراً اپنے کمرے سے باہر آئی۔پچھلا ایک ڈیڑھ گھنٹہ اس نے کافی فکر میں گزارہ تھا۔

یہ کون سا طریقہ ہے مسٹر آفندی اگر چوہدری سے ملنے جانا ہی تھا تو ایٹ" لیسٹ بتا کر یا کسی کو ساتھ لے کر جاتے۔۔۔۔۔۔۔۔ہاؤ کوڈیو بی سو کیئر لیس!" مشعل نے آتے ہی استفامیہ انداز میں کہہ کر ساحر کو کافی حیران کیا تھا۔

ساحر لاجواب سا ماتھے پر بل ڈالے فقط اسے دیکھے ہی گیا۔۔۔۔ مشعل کو بھی بے اختیاری میں کی گئی اپنی حرکت کی وجہ سمجھ نا آئی تو بنا کچھ کہے پلٹ کر اندر چلی گئی اور ساحر نے سوالیہ نظریں شان کی جانب گھمائیں جس کے جواب میں شان نے کچن سے نکلتے البرٹ کی جانب آبرو سے اشارہ کر کے اسے بتایا کہ البرٹ نے ہی سب کو ساحر کے چوہدری افتخار سے ملنے جانے کی بات بتائی تھی۔ساحر ایسے ہی بن کچھ بولے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا کیونکہ کچھ دیر بعد انھیں ایئرپورٹ کے لیے نکلنا تھا۔جب کہ سمیع مبہم مسکراہٹ کے ساتھ کچھ سوچتا شان کو مشکوک کر گیا۔

کیا؟"شان نے آبرو آچکا کر سوال کیا۔"

کچھ بھی تو نہیں۔" سمیع کندھے اچکاتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔"

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

ساحر کے جاتے ہی چوہدری افتخار ہٹ سے نکلتا ہوٹل آیا تھا۔وہ فون پر کسی سے رابطہ نہیں کر پا رہا تھا اس لیے ہوٹل آکر اپنے لوگوں سے رابطہ کرنا چاہتا تھا۔جیسے ہی کمرے میں آیا سامنے ہی کرسی پر عاقل افتخار کو پریشان حال بیٹھا دیکھ کر وہ ٹھٹک کر رک گیا۔

کہاں تھے ڈیڈ کب سے آپ کو کال کر رہا تھا۔"عاقل بوکھلایا ہوا تھا۔"

تم تو مالدیپ گئے ہوئے تھے اپنے دوستوں کے ساتھ؟"چوہدری نے" اسے دیکھتے سوال کیا۔

وہاں سے تو رات کو ہی لوٹ آیا تھا مگر آپ کہاں تھے اور اتنا سب کچھ ہو" جانے پر بھی آپ اتنے پر سکون کیسے ہیں۔"عاقل نے جھلا کر باپ کو دیکھتے کہا۔

کیا ہو جانے کے بعد؟ کیا ہوا ہے۔"چوہدری نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔" عاقل کا انداز اسے سمجھا گیا تھا کہ کچھ تو ہوا ہے ورنہ عاقل جیسا لاپرواہ انسان چھوٹی چھوٹی باتوں پر اتنا پریشان نہیں ہوا کرتا تھا۔

آپ کو کچھ نہیں پتہ؟"عاقل نے بے یقینی سے پوچھا۔"

نہیں مجھے کچھ نہیں پتہ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ پتہ ہوتا تو تم سے ناپوچھ رہا"

"ہوتا۔

ڈیڈ آپ کا آفس سیل ہو گیا ہے۔ آپ پر غیر قانونی کاموں اور ملک دشمن"

عناصر سے رابطے کا الزام لگا ہے اس لیے آپ کا اریسٹ وارنٹ ایشو ہوا

ہے۔ میں نے وکیل سے کہہ کر آپ کے اریسٹ ہونے سے پہلے ہی آپ

کی ظمانت کی بات کہہ دی ہے مگر آپ کو کسی بات کا کوئی علم نہیں نا آپ

کسی کی کال اٹھا رہے ہیں۔" عاقل نے باپ کے سر پر پورا برج خلیفہ گرا دیا

تھا۔ چوہدری کو تو عاقل کی باتوں پر یقین ہی نہیں آیا تبھی عاقل نے فون پر

کوئی ویڈیو چلا کر باپ کے سامنے کی تھی جس میں خبروں میں افتخار

انڈسٹریز کے غیر قانونی کاموں اور منہاج پاشا کے ساتھ تعلقات کی خبر

چل رہی تھی۔چوہدری افتخار تو سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو ساحر نے اسے دھمکایا تھا اور اتنے کم وقت میں بات اتنی بڑھ گئی تھی۔

عاقل کا فون مسلسل بج رہا تھا جس میں ان کی جاننے والے اور بزنس ایسوسیٹس کی کالز آرہیں تھیں۔کوئی چوہدری کو برا بھلا کہہ رہا تھا تو کسی کو اپنا لگایا مال ڈھوبنے کا خطرہ لاحق ہو گیا۔

چوہدری کو اب پورا بھروسہ ہو گیا کہ یہ انفارمیشن ولید عباس کے " زریعے ہی لیک ہوئی ہے مگر جو بات وہ سمجھ نہیں پایا تھا وہ یہ تھی کہ ولید عباس ساحر کے قابو میں آ کیسے گیا؟؟ مگر جو سچ تھا اس تک چوہدری اپنی الجھن کے باعث پہنچ ہی نہیں پایا اور اگر پہنچ بھی جاتا تو کون سا ولید عباس " اصل میں اس سے ملا تھا۔

ساحر آفندی کو وہ باپ بیٹا کچھ ذیازہ ہی انڈر اسٹیمیٹ کرتے رہے تھے۔ اگلے کتنے ہی گھنٹے وہ دونوں اسی کشمکش میں ڈھوبے خود کو بچانے کی ترکیب سوچتے رہے مگر کوئی سرا ہاتھ نہیں آرہا تھا۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••

ایمان صبح ہی صبح اٹھتی سارے کام نبھٹانے کے بعد مشعل کے گھر پہنچی۔ گھر والوں سے وہاں رکنے کی پرمیشن وہ پہلے ہی لے چکی تھی کیونکہ کچھ دن وہ مشعل کے ساتھ گزار کر ڈھیر ساری باتیں کرنا چاہتی تھی۔ مشعل نے شام میں پہنچنا تھا جب کہ ایمان بارہ بجے وہاں پہنچ چکی تھی اور اب ہاجرہ کے ساتھ مل کر مشعل اور ساحر کو ویلکم کرنے کے انتظامات مکمل کر رہی تھی موحد کے ساتھ مل کر اس نے باہر سے کچھ چیزیں بھی آرڈر کر دیں تھیں۔ وہ مشعل اور ساحر کے بیچ سب ٹھیک کرنے کا عزم کر چکی تھی

جس کی شروعات اسے آج سے ہی کرنی تھی اور اس سلسلے میں اس نے انیتا سے بھی بات کرلی تھی جس پر انیتا نے بھرپور تعاون کی یقین دہانی کروائی تھی مگر وہ آفس کی مصروفیات کی وجہ سے زیادہ کچھ کر نہیں سکتی تھی۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••

دبئی انٹرنیشنل ائیرپورٹ پر ساحر کے ہم قدم چلتی مشعل عجیب تاثرات کا شکار تھی۔ یہ اس کا اپنے باپ یا بھائی کے دو علاؤہ پہلا سفر تھا۔ وہ پاکستان لوٹ رہے تھے۔ جس مقصد کے لیے وہ لوگ دبئی آئے تھے اسے حاصل کرنے کے بعد وہ دونوں ہی مطمئین تھے مگر واپس پاکستان لوٹنے کے نام پر مشعل نامعلوم سی الجھن اور پریشانی کا شکار ہوئی۔ دنیا کے سب سے مصروف ترین ہوائی اڈے پر لوگوں کی درمیان سے وہ ساحر کے ہمراہ چلتے

جارہی تھی مشعل کے برعکس ساحر نسبتاً کافی شانت اور مطمئن تھا۔اپنے مقصد کو پالینے کا احساس اس کو اندر تک سکون بخش رہا تھا۔وہ فلحال کچھ اور سوچنا نہیں چاہتا تھا جب کہ مشعل کا ذہن اپنے اور ساحر کے مابین کے اس رشتے پر سوچے جارہا تھا جیسے وہ دونوں ہی ایک معاہدے کا نام دے رہے تھے مگر اپنے گھر لوٹ کر انھیں اس رشتے کو لے کر کوئی ختمی فیصلہ بھی لینا تھا اور یہی چیز پچھلے چند گھنٹوں سے مشعل کے ذہن پر حاوی تھی جب سے ساحر کے چوہدری افتخار سے ملنے کی بات پر مشعل کو فکر مندی نے گھیر لیا تھا۔

وہ ہنوز حالی الذہنی کے عالم میں آگے بڑھتی جارہی تھی کب انھوں نے فلائیٹ کے لیے چیک ان، کیا کب ان کا سامان چیک ہوا، کب سیکیورٹی چیک کے بعد ڈیپارچر لاؤنج میں پہنچے اور کب جہاز پر سوار ہوئے مشعل کو

اندازہ نہیں ہوا۔وہ بس چپ چاپ ساحر کی ہدایات پر عمل کرتی رہی یہاں تک کہ ہوائی جہاز اڑان بھرتا آسمان کی بلندیوں پر پہنچ گیا۔

ساحر کافی دیر سے اس کی غائب دماغی نوٹ کر رہا تھا مگر اس نے مشعل سے پوچھنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔اپنے طور پر ساحر کو لگا کہ وہ اب تک وہ جس وجہ سے ساحر کے ساتھ تھی یا اس کے ساتھ تعاون کر رہی تھی وہ وجہ اب باقی نا رہی تھی اس لیے شاید اب وہ ساحر کو مخاطب کرنا بھی گوارا نہیں کر رہی۔

کچھ دور بیٹھے شان اور سمیع بھی مشعل کی غائب دماغی اور ساحر کے بے تاثر انداز کو سمجھ نہیں پا رہے تھے۔جو کچھ دن پہلے تک نامحسوس طور پر ایک دوسرے کی پرواہ کرنے لگے تھے آج ندی کے ان دو کناروں کے جیسے لگ رہے تھے جو ساتھ بہہ تو رہے تھے مگر تھے ایک دوسرے سے بالکل جدا۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••

وہ اپنے گھر آ کر کافی پر سکون ہو گئی تھی۔سب معمول پر آ گیا تھا۔ پچھلے کچھ دنوں میں بس ایک چیز تھی جو ہمہ وقت اس کی سوچوں پر چھائی ہوئی تھی وہ تھا ساحر آفندی جو پاکستان آ کر جیسے اسے بھلائے بیٹھا تھا۔وہ کسی سے کچھ کہہ نہیں رہی تھی مگر وہ ساحر آفندی کو مس کرنے لگی اور ساحر آفندی کی یاد اسے چڑ چڑا رکھنے لگی تھی۔موحد نے اس کا موڈ بحال کرنے کے لیے اسے اپنے ساتھ ڈنر پر لے جانے کا ارادہ کیا۔

وہ سیاہ لباس میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی موحد کے ہمراہ بحریہ ٹاؤن میں واقع اس ریسٹورنٹ میں آئی تو کچھ باتیں اس کی یاد کے پردے پر لہرائی تھیں۔وہی ریسٹورنٹ تھا جس میں اس نے پہلی بار ساحر آفندی کو دیکھا

تھا۔وہ بے یقینی سے اپنے لباس کو دیکھنے لگی اس نے بے دھیانی میں وہی سیاہ لباس پہن لیا تھا جو وہ پچھلی بار یہاں پہن کر آئی تھی۔اور اس واقع کے بعد سے اس نے اس لباس کو چھوا تک نا تھا۔ریسٹورنٹ میں وہی ماحول تھا ،ویسی ہی رونق،سب ویسا ہی تھا بس ایک فرق تھا مشعل سلیمان ویسی نا رہی تھی۔وہ بدل گئی تھی اس کی قسمت بدل چکی تھی اور اس کا دل،ہاں اس کا دل بھی بدل گیا تھا۔وہ انھی سوچوں میں محو آگے بڑھتی جا رہی تھی۔اس کی نظریں ارد گرد گھومتی کسی کی تلاش میں تھیں۔

کیا ہوا مشی کسے ڈھونڈ رہی ہو؟"موحد کے پوچھنے پر وہ چونکی۔"

نہیں کچھ نہیں۔"وہ آہستگی سے مسکرا کر نفی میں سر ہلا گئی وہ کیا بتاتی کہ " وہ کس کو سوچ رہی تھی۔

اچھا تم بیٹھو میں ابھی آیا ایک دوست نظر آ گیا ہے۔" موحد نے مشعل کو" بیٹھاتے ہوئے وہاں سے چلا گیا جب مشعل ایک بار پھر ہر طرف نظریں گھما کر دیکھتی پرانے وقت کو یاد کر رہی تھی۔ایسا کیوں تھا وہ خود سمجھ نہیں پا رہی تھی مگر۔۔۔۔۔۔

مجھے ڈھونڈ رہی ہو۔" مشعل کو اپنے کان کے قریب ایک جانی پہچانی آواز" آئی۔وہ ساحر آفندی کی آواز تھی۔ مشعل چونک کر پلٹی تھی جہاں ساحر آفندی اپنی تمام تر وجاحت اور تمکنت کے ساتھ کھڑا اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

تم یہاں؟" مشعل نے اپنے اتھل پتھل ہوتے دل کو قابو کرتے استفسار" کیا۔

قسمت لے آئی مجھے تمھارے پاس۔"دلکش مسکراہٹ کے ساتھ کہتا وہ"
اس کا ہاتھ تھامتے اسے اپنے ساتھ لے گیا اور وہ بنا کسی احتجاج کے اس کے
ساتھ چلتی رہی یہاں تک کہ وہ دونوں ایک اکیلے گوشے میں ایک
دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے تھے۔ساحر کی گہری کھوجتی نظریں
مشعل کا جائزہ لے رہیں تھیں وہی نظریں جن سے ہمیشہ مشعل کی جان
جاتی تھی۔

یہاں کیوں لائے ہو مجھے ؟"مشعل نے گھبرا کر نظریں چراتے سوال کیا"
وہ نہیں چاہتی تھی کہ ساحر اس کی آنکھوں میں پنپتے جزبات کو پڑھ سکے۔

پرانی یادیں تازہ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔کچھ وقت کے لیے سب بھلا کر"
صرف اور صرف تمھیں دیکھتے رہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔ تمھیں محسوس کرنا
چاہتا ہوں تاکہ اگر موت بھی آجائے تو کوئی شکوہ نا رہے۔"گھمبیر لہجے میں

کہتے مشعل کے کھلے بالوں کو اپنی انگلیوں کی پوروں سے محسوس کرتا وہ آج مشعل کو پہلے والا ساحر آفندی لگا تھا۔ مشعل کی ڈھر کن زور پکڑ گئیں تھیں۔ مگر ساحر کے منہ سے موت کا ذکر مشعل کو اندر تک ہولا گیا تھا۔

ساحر۔۔۔۔۔۔۔" مشعل نے اس کے اس کی نظروں کی تپش اپنے اوپر محسوس کرتے گھبرا کر کہا۔اس کا بس چلتا تو وہ وہاں سے کہیں غائب ہو جاتی۔

کہو مشعل؟ کب تک بھاگتی رہو گی مجھ سے۔۔۔۔۔۔تم بیوی ہو میری۔" ساحر نے بوجھل لہجے میں کہتے مشعل کو کندھے سے پکڑ کر اپنے قریب کیا تو مشعل کچھ پل ساحر کی آنکھوں میں بہتے جذبوں کے سیلاب میں بہتری چلی گئی۔

یہ شادی ایک کانٹریکٹ۔۔۔۔"کچھ لمحوں بعد خود کو کمپوز کرتے مشعل" نے نم آنکھوں کے ساتھ ساحر کو دیکھتے کہا جس پر ساحر کے ماتھے پر بل پڑے مگر ہونٹ مبہم مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔

اپنے دل سے پوچھو مشعل کیا ہمارا رشتہ تمھارے لیے کانٹریکٹ ہے؟" مشعل کا ہاتھ تھام کر اسے مشعل کے دل کے مقام پر رکھتے ساحر نے استفسار کیا۔

کیا تمھیں میری فکر نہیں ہے۔کیا تم مجھے کھونے سے ڈرنے نہیں " لگی۔"ساحر نے بوجھل لہجے میں مشعل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں تھامتے سوال کیا۔

ساحر۔۔۔"مشعل کے خلق میں آنسوؤں کا پھندا بنا اور اس کے الفاظ" جیسے کہیں کھو سے گئے تھے۔

کہو مشعل جواب دو۔"اس کے چہرے کے نقوش کو اتنے پاس سے" نہارتے ساحر کے دل کی دھڑکن بڑھ گئی تھی جس کی آواز مشعل کو مزید کنفیوز کر رہی تھی ایک تو ساحر کی جانب لیوا قربت اور اوپر سے اس کے اپنے بدلتے دلی جزبات اسے روہانسا کر رہے تھے۔

آنسر می مشعل!"ساحر نے ایک بار پھر اسے بولنے کے لیے اکسانا چاہا۔" کیا تم اب بھی اس شادی کو کانٹریکٹ سمجھتی ہو؟جب کہ تمھارے دل کی" یہ بے ترتیب ہوتی دھڑکنیں تو کوئی اور کہانی سنا رہی ہیں مشعل۔"ساحر کی

لودیتی نظریں اس کا بوجھل لہجے مشعل کی ڈھرکن کو اتھل پتھل کر رہا تھا۔ مشعل کے خلق میں آنسوؤں کا گولہ اٹک گیا تھا۔

پلیز مشعل مجھے جواب دو۔۔۔۔اس مشکل سے خود کو اور مجھے نکال دو کیا" تم میرے ساتھ جینا نہیں چاہتی؟ کیا تم اس شادی کو ختم کرنا چاہتی ہو؟" ساحر نے کھوجتے لہجے میں مشعل سے اس کی رائے جاننا چاہی۔

نہیں!" آنسوؤں سے نم آنکھوں کے ساتھ مشعل نے نفی میں سر ہلا" دیا۔

میں تمھارے ساتھ جینا چاہتی ہوں۔" مشعل نے ساحر کی آنکھوں میں" دیکھتے اس سے اپنے دل کی بات کہی تھی تو ساحر کے چہرے پر ایک مطمین مسکراہٹ اور آنکھوں میں خوشی کے دیپ جل گئے۔ مشعل کی ہاں گویا

اس کے لیے زندگی کی نوید تھی۔وہ دونوں بے انتہا خوش تھے اگلے ہی پل گولی کی آواز کے ساتھ خون کے چند چھینٹے مشعل کے چہرے پر پڑے تو اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔اپنی آنکھوں کے سامنے اس نے ساحر کو زمین پر ڈھیر ہوتے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

ایک گھٹی گھٹی چیخ نے اس کے خواب کو توڑا تھا۔وہ ہڑ بڑا کر ارد گرد دیکھنے لگی تو اسے احساس ہوا کہ وہ ابھی بھی فلائیٹ میں تھی۔

"کیا ہوا مشعل تم ٹھیک ہو۔" مشعل کے بے ترتیب ہوتے تنفس کو دیکھتے ساحر نے اس کی جانب پانی کی بوتل بڑھاتے استفسار کیا۔

"او میرے خدا یہ کیسا خواب تھا؟" پانی پیتے اس نے دل ہی دل میں اپنے رب سے اس خواب کے کبھی سچ نا ہونے کی دعا مانگی تھی۔جب کہ خواب

کی ابتداء جتنی حسین تھی خواب کا انجام اتنا ہی خوفناک اور دل دہلا دینے والا تھا۔ بالکل اس کے اور سہیر کی کہانی کے جیسا۔

مشعل کا بے ترتیب سانس اور آنکھوں میں چھایا خوف ساحر کو باور کروا گی کہ وہ کوئی برا خواب دیکھ کر جاگی ہے۔

"کوئی برا خواب دیکھا ہے تم نے؟" ساحر نے استفامیہ نظریں مشعل کے چہرے پر دوڑائیں۔

"بہت برا۔" مشعل نے ساحر کی جانب دیکھنے سے اجتناب برتتا تاکہ ساحر اس کی آنکھوں کی نمی نا دیکھ سکے۔

گھبراؤ نہیں صرف ایک خواب ہی تھا اور خواب کون سا سچ ہوتے ہیں۔""
ساحر نے اس کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

میرے ہوتے ہیں۔" مشعل نے پانی کا گھونٹ بھرتے کہا۔ مشعل کی"
آنکھوں میں اس کا کچھ عرصہ پہلے آیا خواب گھوم گیا جس میں مشعل نے
خود کو شستہ حالت میں ایک مردہ خانے کے سامنے پایا تھا۔اس خواب کے
بعد ہی اس نے سہیر کو کھو دیا تھا اور آج کا خواب! نہیں نہیں مشعل نے دل
میں ہی خود کے حیالات کی سرزنش کی۔
جب کے ساحر گہری نظروں سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ نوٹ کر رہا
تھا۔اسی وقت فلائیٹ لینڈ ہونے کی اناوئسمنٹ ہوئی۔

ریلیکس! ابھی ہم لینڈ ہونے والے ہیں۔" ساحر نے مشعل کے ہاتھ پر"
اپنا ہاتھ دھرتے اسے دلاسہ دیتے کہا تو مشعل نے انکھیں موند کر ساحر کے

ہاتھ کے لمس کو اپنے ہاتھ پر محسوس کرتے اس کی خیر وعافیت کے لیے دعا بھی کی۔اس میں یہ تبدیلی کب اور کیسے آئی تھی وہ محسوس نا کر سکی۔

گھر پہنچنے تک باقی کا سارا راستہ وہ اس خواب کے حصار سے نکل نہیں پائی تھی۔

.....

ائیر پورٹ سے نکل کر ساحر پہلے قبرستان جانا چاہتا تھا مگر مشعل کی موجودگی میں وہ ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔وہ مشعل سے نکاح کے بعد سہیر کی قبر پر جانے سے نا جانے کیوں کترا رہا تھا۔دکھی دل کے ساتھ اس نے بعد میں سہیر کی قبر پر جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ساحر کا ڈرائیور انھیں پک کرنے آیا تھا۔موحد آفس کی کسی میٹنگ میں مصروف تھا کیونکہ انیتا کراچی گئی ہوئی

تھی اس لیے ساری ذمہ داری موحد کے سر تھی جب کہ سلیمان صاحب کو خود ساحر نے آنے سے منع کر دیا۔ سلیمان صاحب کے کہے مطابق وہ لوگ پہلے سلیمان صاحب کے گھر کی جانے والے تھے اور وہاں سے ڈنر کے بعد وہ گھر آجائے گا۔ یہ سارا پلان وہ آنے سے قبل ہی بنا چکا تھا مگر مشعل اس کے ساتھ آتی ہے یا نہیں اس سلسلے میں وہ کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔ اس کے مطابق مشعل اپنے ماں باپ کے ساتھ ہی رہے گی کیونکہ یہ شادی ایک کانٹریکٹ تھی۔ مگر مشعل کی فیملی کے لیے یہ ایک حقیقی شادی ہے۔ انھی سوچوں میں غلطاں وہ لوگ سلیمان صاحب کے گھر پہنچے تھے جب کہ شان اور سمیع اپنے اپنے گھروں کو جانے کی اجازت مانگتے چلے گئے تھے۔

●●

ایمان کب سے گھڑی پر نظریں ٹکائے مشعل کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔اس دوران وہ مشعل کو کال کرنے ک کوشش بھی کر چکی تھی مگر مشعل اپنی ذہنی کیفیت کے باعث اس کی کالز کا جواب نہیں دے رہی تھی۔وقت گزارنے کے لیے وہ کچن میں ہاجرہ کے ساتھ مشعل اور ساحر کی من پسند کھانے بنوا رہی تھی۔ہاجرہ بیگم آج بہت خوش اور مطمئن تھیں تو سلیمان صاحب بھی کب سے ان کی آمد کے منتظر نظر آرہے تھے موحد بھی آفس سے کافی بار کال کر کے پوچھ چکا تھا۔۔۔وہ سب مشعل اور ساحر کے لیے خوش تھے۔ایمان نے ان سب کی دائمی خوشی کے لیے دل سے دعا کی اور مشعل کو اس بار کچھ بھی الٹا سیدھا کرنے سے باز رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔ڈور بیل کی آواز پر وہ باہر کی جانب دوڑی تھی اور فورا دروازہ کھول دیا۔

مشی!" مشعل اور ساحر کو اپنے سامنے دیکھ کر ایمان خلق پھاڑ کر اس کا" نام لیتے اس سے لپٹ گئی تھی۔ مشعل بھی اتنے وقت بعد اپنی عزیز از جان دوست سے ملتی سب بھول بیٹھی تھی۔

کیسی ہو میری پیاری مشی؟" ایمان نے اس کے چہرے کو محبت سے" چھومتے استفسار کیا تو پاس کھڑا ساحر محبت کے اس مظاہرے سے کافی متاثر ہوا۔

اوو اسلام علیکم ساحر بھائی کیسے ہیں آپ؟" ساحر کی موجودگی کا خیال آتے" ہی ایمان نے سوال کیا اور اندر کی جانب قدم بڑھائے انھیں اندر آنے کی دعوت دی۔

میں ٹھیک ہوں۔" ساحر نے سادگی سے جواب دیا۔"

مشعل فوراً سے آگے بڑھتی ماں کے گلے لگ گئی اور اس کے پیچھے ہی سلیمان صاحب بھی باہر آئے اور ساحر سے مصافحہ کے بعد بیٹی کی جانب متوجہ ہوئے جو انھیں کافی بجھی بجھی لگی۔ اگلے دس پندرہ منٹ تو ہاجرہ بیگم سب فراموش کئے مشعل سے لگی بیٹھی رہیں جب کہ سلیمان صاحب کی ساحر کو اندر لے کر گئے۔

ہاجرہ بیٹی کے علاوہ آپ کا داماد بھی یہاں موجود ہے۔" سلیمان صاحب " نے ہاجرہ کا دھیان مشعل کی جانب سے ہٹا کر ساحر کی جانب مبذول کروایا تو انھیں اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ ساحر فقط نرمی سے مسکرا دیا۔

آئی ایم سوری بیٹا بس پہلی بار مشعل سے اتنے وقت کے لیے علیحدہ ہوئی" ہوں ناں بس اس لیے۔"ہاجرہ نے ساحر کو مخاطب کرتے اپنی بے دھیانی کا اعتراف کیا۔

اٹس اوکے آنٹی آپ کی غلطی نہیں ہے خون کے رشتے ہوتے ہی ایسے" ہیں جن کے آگے کچھ نظر ہی نہیں آتا۔"ساحر نے بظاہر عام سے انداز میں کہا مگر اس کے لہجے میں ایک آنچ ایک محرومی سی تھی جس کو وہاں بیٹے سبھی افراد نے محسوس کیا۔

رشتے تو احساس کے بھی ہوتے ہیں بیٹا اور کبھی کبھی احساس کے رشتے" خون کے رشتوں سے بڑھ کر ہوتے ہیں۔"ہاجرہ نے اس کی بات کے جواب میں کہا۔

جی۔"ساحر نے یک لفظی جواب دینے پر اکتفا کیا کیونکہ وہ ہاجرہ کی بات "
سے قائل نہیں ہوا تھا اور ان سے بحث وہ کرنا نہیں چاہتا تھا مگر اس کے
نزدیک خون کے رشتوں میں جو "حق ملکیت "ہوتا ہے وہ احساس کے
رشتوں میں نہیں پایا جاتا۔کہتے ہیں ناں انسان کے پاس جس چیز کی کمی ہو
اسے وہی چیز نایاب لگتی ہے۔ساحر آفندی کو خونی رشتوں کی کمی تھی اور
اس کے نزدیک ان کا نعم البدل کوئی نا تھا۔

موحد کیوں نہیں آیا ابھی تک ؟"ساحر نے خود پر سے سب کی نظریں "
ہٹانے کی ایک کوشش کی۔

ان کے باس آپ ہیں جب آپ نے ہی انھیں میٹینگ نا چھوڑنے کا عندیہ "
دے دیا تھا تو وہ کیسے سب چھوڑ چھاڑ کر آجاتا۔"ایمان نے بھی ماحول کو بہتر

بنانے کی ایک کوشش کی۔اسی وقت موحد داخلہ دروازے سے اندر داخل ہوا تو سب نے پلٹ کر موحد کی جانب دیکھا۔

ویلکم ویلکم مسٹر اینڈ مسیز آفندی! کیسے ہیں آپ دونوں؟"موحد پہلے" ساحر کی جانب آیا اس سے گلے ملتا وہ مشعل کی جانب متوجہ ہوا۔جو مصنوعی ناراضگی کا مظاہرہ کرتی منہ پھیر کر بیٹھ گئی۔

یہ کیا ملنا نہیں ہے مجھ سے؟"موحد نے اس کو کندھے سے پکڑ کر کھڑا" کرتے کہا۔

میں اتنے دنوں بعد آئی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔"مشعل نے ناراضگی سے" شکوہ کرنے کی کوشش کی جیسے موحد نے پورا نہیں ہونے دیا۔

یار بھاؤ تو تم ایسے کھار ہی ہو جیسے ڈھائی ہفتے نہیں ڈھائی سالوں بعد آئی" ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔اتنا وقت تو میں اپنے کورسسز کے چکر میں شہر سے باہر گزار کر آتا تھا نہیں بابا؟" مشعل کو گلے لگاتے موحد نے باپ کی رائے جاننا چاہی۔

بالکل ٹھیک بات ہے۔" سلیمان صاحب نے مسکرا کر سر اثبات میں" ہلاتے کہا۔

جو بھی ہے آپ کو آج تو آفس نہیں جانا چاہیے تھا۔" مشعل نے منہ بگاڑ" کر شکایت کی تو سب کو بہت عرصے بعد پرانی مشعل کی چھلک نظر آئی۔

میرا کیا قصور ہے تمھارے کھڑوس شوہر کا آرڈر تا کہ آج کی میٹینگ مس" نہیں ہونی چاہیے۔" موحد نے جان بوجھ کر سارا ملبہ ساحر پر گرایا تو مشعل

اور ساحر میں نظروں کا تبادلہ ہی ہوا اور ایک ہی نظر مشعل کو بتا گئی کہ ساحر اس سب سے انجان تھا۔ موحد کا سب اتنے نارمل انداز میں ان دونوں کے رشتے کا حوالہ دینا مشعل اور ساحر دونوں کو ہی عجیب لگا تھا جب کہ باقی سب کے لیے یہ عام سی ہی بات تھی۔

موحد بھائی آپ ایک بات بھول رہے ہیں۔ مشعل بھی آپ کی باس" ہے۔ ویسے بیچارے موحد بھائی دو مالکوں کے بیچ پھنس گئے ہیں۔" ایمان کی بات نے سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھیر دی۔

ہاں یہ تو ہے اور کون سا باس زیادہ خطرناک ہے؟" موحد نے کان کی لو" کھجاتے سوچنے کی ایکٹنگ کرتے کہا۔

یہ تو آپ کو پتہ ہو گا۔" ایمان نے رسان سے کہا۔"

یار ساحر بھائی میرا مطلب ساحر سر تو معصوم سے ہیں مجھے تو اس مشعل" سے ڈر لگتا ہے بڑی ہی کوئی خونخوار چیز ہے یہ۔"موحد نے ڈرامائی انداز میں کہہ کر جہاں ساحر سمیت سبھی کو مسکرانے پر مجبور کر دیا وہیں مشعل نے چہرے کے زاویے پھر سے بگڑے۔

بات ہی مت کریں آپ مجھ سے۔" مشعل نے بھرپور غصے کا اظہار" کرتے اس کے سینے پر مکہ جڑھ دیا۔

مان جاؤ مشی ورنہ تمھاری کچھ تصاویر ہیں میرے پاس جو میں ساحر بھائی" کو دیکھا دوں گا۔"موحد کا اشارہ کن تصاویر کی جانب تھا مشعل اچھے سے سمجھ گئی تھی۔

آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے۔" مشعل نے تنک کر انگلی دیکھاتے کہا۔"

تو پھر صلح کر لو۔" موحد نے ہاتھ مشعل کے سامنے پھیلاتے دھمکی آمیز" لہجے میں کہا۔

مشعل نے گھورتے ہوئے موحد کو دیکھا اور ہاتھ ملاتے صلح کر لی مگر دل ہی دل میں موحد سے بدلہ لینے کا بھی تہیہ کر لیا۔

ایسے ہی خوش گپیوں میں کب وقت گزر گیا کسی کو احساس ہی نا ہو سکا۔ موحد ساحر سے آفس کی باتیں کرتا رہا جب کہ ایمان اور مشعل کی باتیں اور ایمان نے معنی خیز اشارے مشعل کو الجھا رہے تھے۔ گھر کر اپنوں سے مل کر جس خواب کے حصار سے وہ نکل آئی تھی وہ خواب ایک بار پھر مشعل کے ہواسوں پر سوار ہونے لگا۔

کھانے کے دوران بھی ہاجرہ کچھ نا کچھ ساحر کو پیش کرتی رہیں تھیں۔وہ سیلیڈز اور کانہیہ منینٹل کھانے والا ان دیسی چیزوں کو دیکھ کر مایوس ہوا تھا مگر جب اس کی زبان نے ان چیزوں کے ذائقے کو چکھا تو وہ انھیں سراہے بغیر نا رہ سکا۔

کھانے سے فارغ ہو کر ایمان اور موحد کی محفل ایک بار پھر سج گئی تھی۔ تبھی فواد بھی اپنے کسی آفیشل ڈنر سے فارغ ہوتا سلیمان صاحب کے گھر آیا تھا تاکہ ساحر سے مل سکے۔

●●

ساحر انیتا کی کال لیتا باہر لان میں آیا تھا۔انیتا نے کل لوٹ کر آنا تھا کچھ دیر انیتا سے بات کر لینے کے بعد ساحر نے گھڑی پر نظر دوڑائی تو دس بج رہے تھے۔گھر جانے کا ارادہ کرتا وہ واپس اندر آیا اور سب سے خدا حافظ کہہ کر گھر جانا چاہتا تھا۔

آئیں ساحر بھائی آپ کا ہی انتظار تھا۔"ایمان نے ساحر کو لوٹ کر آتے " دیکھا اور فوراً سے اٹھ کر ڈائنگ ٹیبل سے ایک بڑا سا ڈبہ اٹھائے سیٹینگ ایریا میں آئی تھی۔اور ڈبہ درمیانی میز پر رکھ دیا۔ساحر نے سوالیہ نظروں سے مشعل اور فواد جو دیکھا تو وہ دونوں بھی اسے خود کی طرح لاعلم ہی لگے۔

یہ کیا ہے؟"مشعل نے تجسس سے ایمان کو دیکھتے کہا۔"

کیک! تیری اور ساحر بھائی کی شادی کا کیک!" ایمان نے پر جوش انداز"
میں کہتے ڈبی کھولا تو اندر ایک بڑا خوبصورت سا کیک تھا جس پر
کانگریچولیشنش ساحر اینڈ مشعل کے ساتھ ان دونوں کے نکاح کی تصویر
لگی ہوئی تھی۔

مشعل اور ساحر تو بے یقینی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے جب کہ باقی
سب نے کیک کی خوبصورتی اور ایمان کی پسند سے متاثر ہوتے کیک کی
تعریف کرنے لگے۔

اس کی کیا ضرورت تھی؟" مشعل نے ساحر کی آنکھوں کی حیرت کو"
پڑھتے ایمان سے کہا۔

کیوں ضرورت نہیں تھی؟اب تم دونوں کی شادی پر تو نہیں تھی مگر اب" میری موجودگی میں تھوڑی سی سیلیبریشنز تو بنتی ہیں ناں۔"ایمان نے کمر پر ہاتھ باندھتے جھگڑالو عورتوں کی طرح مشعل کے انکار کو حاظر میں نالایا۔

چلیں ساحر بھائی جلدی سے یہاں آئیں اور کیک کاٹیں۔"ایمان نے" ساحر کو مخاطب کرتے کہا تو وہ انکار کرنے کی پوزیشن میں تھا ہی نہیں۔اس لیے جب چاپ آگے بڑھ آیا جہاں ایمان نے اسے مشعل کے پہلو میں بیٹھا دیا۔ مشعل چپ چاپ ساحر کو دیکھے جا رہی تھی جو بنا احتجاج کے ساری کاروائی میں تعاون کر رہا تھا۔

ایمان نے چھری ساحر کی جانب بڑھادی جیسے تھامتے ساحر نے کیک کی جانب بڑھایا۔

ارے رکیں ساحر بھائی۔۔۔۔۔۔ مشی چلو تم بھی ساحر بھائی کا ہاتھ تھام" کر کیک کاٹو۔"ایمان کی ایک نئ فرمائش کر مشعل نے آنکھوں میں ہی ایمان سے سوال کیا کہ وہ یہ سب کیوں کر رہی ہے مگر ایمان نے اس کی کسی بات کو خاطر میں نالایا وہ سر شاپر میں ڈالے کسی چیز کی تلاش میں تھی۔

موحد بھائی پارٹی پاپرز نہیں لے کر آئے آپ؟"ایمان نے صدماتی" نظروں سے موحد کو دیکھا۔

ارے یار بھول گیا۔"موحد نے سر پکڑتے اعتراف کیا۔"

اچھا کوئی بات نہیں ایسے ہی کٹ جائے گا کیک۔"سلیمان صاحب نے" ساحر کی حالت پر ترس کھاتے کہا۔

اچھا ٹھیک ہے۔"ایمان نے رضامندی دی تو مشعل اور ساحر نے ایک" ساتھ کیک کاٹا اور ایمان کے بے حد اسرار پر ہی ایک دوسرے کو کیک کھلایا۔

اس کاروائی سے فارغ ہو کر ساحر فوراً اٹھ کھڑا ہوا کہ کہیں ایمان کوئی اور ناٹک نا شروع کر دے۔

کہاں؟"ایمان نے نا سمجھی سے سوال کیا۔"

انکل آئی تھنک اب گھر جانا چاہیے کافی رات ہو گئی ہے۔"ساحر نے" سلیمان صاحب سے اجازت طلب نظروں سے دیکھاتے کہا۔

مشی کو تو نہیں لے کر جا رہے ناں ابھی؟" ایمان کے سوال پر ساحر نے حیرت سے مشعل اور پھر سلیمان صاحب کی جانب دیکھا۔اس سچویشن کے بارے میں تو اس نے سوچا ہی نا تھا۔اس کے مطابق مشعل خود ہی اپنے باپ کے گھر رہنے کی بات کرے گی مگر یہاں ایمان جیسے ساحر سے اس کی رائے جاننا چاہتی تھی۔

میں یہیں رہوں گی۔" مشعل نے فوراً کہہ کر ساحر کی مشکل آسان کی۔"

ہاں ٹھیک ہے میں بھی ہوں یہاں ڈھیر ساری باتیں کریں گے۔" صد" شکر کہ یہاں ایمان نے کوئی گڑ بڑ نہیں کی۔ساحر نے دل میں شکر ادا کیا مگر اگلے ہی پل مشعل کی بات سے آسان ہوئی ساحر کی مشکل کو ایمان کی بات نے مزید بڑھا دیا تھا۔

اور آنٹی کیا حیال ہے مشعل کے نکاح میں تو نہیں تھے ہم مگر اب مشعل " کی رخصتی پوری دھوم دھام سے کریں گے۔۔۔ایمان نے ایک اور تیر چھوڑا۔"تو مشعل اور ساحر نے بے چینی سے پہلو بدلا۔

یہ سب بعد میں ڈیسائیڈ ہو جائے گا۔"موحد کو اب کی بار ساحر اور مشعل" پر ترس آیا تو کہہ دیا۔

اوکے !"ایمان نے سمجھتے ہوئے کہا۔"

ساحر عجیب تاثرات کا شکار ہوتا سلیمان صاحب سے الوداع کرتا باہر کی جانب بڑھا تھا۔

مشعل جاؤبیٹاساحر کو باہر تک چھوڑ کے آؤ۔شوہر جب گھر سے جائے تو" اسے الوداع کرنے باہر تک ضرور جاناچاہیے۔"ہاجرہ بیگم نے مشعل سے کہاتووہ جی امی کرتی باہر کی جانب بڑھ گئی۔

ساحر!"وہ مشعل سے چند فٹ کے فاصلے پر باہر کی جانب بڑھاجارہاتھا" جب مشعل کی پکار پر پلٹا تھا۔

ہمممم۔۔۔۔"ساحرنے گہری نظروں سے مشعل کودیکھتے ہنکار بھرا۔"

آئی ایم سوری ایمان کی وجہ سے تم اتنی عجیب صورتحال کا شکار ہوگئے۔""" مشعل نے ہاتھ کی انگلیاں چٹخاتے نظریں جھکائے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا۔

اٹس اوکے ! تمھیں یہ سب عجیب نہیں لگا؟" ساحر نے کھوجتے لہجے میں " کہا تو مشعل نے بے ساختہ ساحر کی جانب دیکھا۔ وہ ساحر کی بات سمجھ نہیں پائی آیا یہ کوئی سوال تھا یا تبصرہ۔ مشعل نے کوئی جواب نا دیا۔

ساحر کو مشعل غائب دماغ سی لگی۔ فلائیٹ میں آنے والا وہ خواب اسے ڈسٹرب کر گیا تھا۔ ایسا کیا تھا اس خواب میں کہ وہ اتنی بری طرح الجھ گئی تھی؟ ساحر کے اندر جاننے کا تجسس پیدا ہوا مگر نا جانے کیوں وہ مشعل سے یہ سوال کر نہیں پایا۔ کر ہی نہیں سکتا تھا۔ ان دونوں میں کبھی ایسا کچھ تھا ہی نہیں کہ اپنے خواب حیالات ایک دوسرے سے کہیں۔

میں چلتا ہوں اللہ خافظ۔" ساحر کہہ کر مڑنے لگا تھا جب مشعل کی بات " نے اس چونکنے پر مجبور کر دیا۔

ساحر تم اکیلے مت آیا جایا کرو۔ کہیں چوہدرا فتخار اپنی ہار کا بدلہ لینے کے "
لیے تمھارے ساتھ کچھ۔۔۔۔" مشعل نے بات اُدھوری چھوڑ دی تو ساحر
خوشگوار حیرت کا شکار ہوا۔ تو گویا مشعل اس کے ہے فکر مند تھی اور کیا اس
خواب کا تعلق بھی ساحر سے تھا۔ دل میں ایک خوش فہمی نے سر اٹھایا تھا
جیسے جھٹک کر ساحر نے اپنے دل کو ڈپٹ کر سلا دیا۔

میں دھیان رکھوں گا۔" ساحر کہہ کر پلٹ گیا جب کہ مشعل کتنے ہی پل "
اس گیٹ کو گھورتی رہی جہاں سے ساحر نکل کر گیا تھا۔

●●●

ایک تھکا دینے والے دن کے بعد وہ گیارہ بجے کے قریب آفندی ہاؤس پہنچا تھا۔ جہاں باہر ہی رشید بابا کے اور سلیم باقی ملازمین کے ہمراہ اسے اپنے منتظر نظر آئے تھے۔

آپ لوٹ آئے بیٹا؟"رشید بابا نے ساحر کے سر پر ہاتھ پھیرتے سوال" کیا۔

ویلکم بیک سر!"سب نے یک زبان ساحر کو خوش آمدید کہا تو ساحر نے" فقط سر کے اشارے سے انھیں جواب دیا۔

بہو ساتھ نہیں آئی؟"رشید بابا کے سوال پر ساحر سوچ میں پڑ گیا کہ اس" سوال کا کیا جواب دے۔

وہ بھی آجائے گی رشید بابا ابھی کچھ دن اپنے ماں باپ کے ساتھ رہے گی"
پھر باقاعدہ رخصت ہو کر آئے گی۔" پیچھے سے آتے فواد نے ساحر کے کچھ
بھی جواب دینے سے پہلے ہی جواب دے دیا۔

تم یہاں؟" ساحر نے سب کا دھیان فواد کی بات سے ہٹانے کو سوالیہ "
نظروں سے اسے دیکھتے سوال کیا۔

کیوں نہیں آسکتا؟" فواد نے آبرو اچکاتے استفسار کیا۔"

آنا ہی تھا تو میرے ساتھ آجاتے۔" ساحر نے تبصرہ کیا۔"

آیا تھا مگر باہر تم ہسبینڈ وائف دل کی باتیں کر رہے تھے اس لیے" ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں سمجھا۔"فواد نے ونک کرتے کہا تو ساحر اس کی حد درجہ مبالغہ آرائی پر آنکھیں گھماتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔

اچھا یہ فون چھوڑ آئے تھے تم اپنے سسرال وہی دینے آیا تھا۔"فواد نے" اس کے پیچھے آتے کہا تو ساحر نے بے ساختہ فواد کے ہاتھ میں پکڑے اپنے فون کی جانب دیکھا۔

تھینکس پتہ نہیں دھیان کہاں تھا میرا۔"ساحر نے فون پکڑتے اپنی بے" دھیانی کا اعتراف کیا۔

مشعل پر!"فواد کی بڑبڑاہٹ کو سمجھتے ساحر نے ایک سخت نگاہ اس پر" ڈالی۔

اچھا گوڈ نائٹ ابھی میں چلتا ہوں صبح ناشتہ یہیں کروں گا۔ سلیم میک"
شیور کل میری پسند کا ناشتہ تیار ہو۔ فواد نے ساحر کی نظروں کو اگنور کرتے
سلیم سے کہا۔

ساحر کے جانے کے بعد سے وہ لان میں کھڑی نا جانے کیا سوچے جا رہی
تھی۔ ایمان کچن میں برتن چھوڑنے آئی تو کچن کی کھڑکی جو کہ لان میں
کھلتی تھی سے مشعل کو کھڑے دیکھا تو آواز لگا دی۔

مشعل کیا ہوا تم کیوں سٹیچو آف لیبرٹی بنی یہاں کھڑی ہو؟"ایمان کی"
بات پر وہ ہوش میں آئی اور اندر کی جانب قدم بڑھ دیے مگر اس سے پہلے وہ
اندر آتی ایمان نے اسے داخلی دروازے پر ہی روک لیا۔

زیادہ مس کر رہی ہو تو موحد بھائی سے کہہ کر چھوڑ آتے ہیں آفندی" ہاؤس۔" ایمان نے جان بوجھ کر کہا تھا تاکہ مشعل کا ردعمل دیکھ سکے۔

کچھ بھی بولتی ہو تم مانی میں کیوں مس کرنے لگی۔" مشعل نے اس کے " ساتھ سے نکلتے کچن کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔

اچھا تو لان میں کیا کر رہی تھی اب تک ؟" ایمان نے اس کے پیچھے آتے " جتلاتے لہجے میں سوال کیا۔

کیا کرنا ہے اتنے وقت بعد اپنے گھر اپنے ملک میں آئی ہوں بس ٹھنڈی" ہوا انجوائے کر رہی تھی۔" مشعل نے کچن میں آتے سرسری سے لہجے میں جواب دیا۔

اچھااورابھی کچن میں کیوں آئی ہو؟"ایمان نے ایک اور سوال کیا۔"

تمھاری مدد کرنے تاکہ جلدی یہ سب پھیلاوہ سمیٹ کر ہم ڈھیر ساری باتیں کر سکیں۔" مشعل نے اپنا موڈ بحال کرتے کہاتوایمان بھی مطمین ہوتی مشعل کے ساتھ کام میں لگ گئی۔وہ بھی تو یہی چاہتی تھی کہ جلد سے جلد فارغ ہوتی مشعل سے دبئ کے بارے میں ساری باتیں تفصیل سے جان سکے۔

ویسے لگتاہے ساحر بھائی نے دبئ میں بہت کام کروایاہے تم سے بڑی" پھرتی آگئ ہے تمھارے کام میں۔"ایمان نے جان بوجھ کر مشعل کو چھیڑا۔

جی نہیں وہاں البرٹ تھا۔ کھانا تیار کر کے سب کو بلاتا تھا۔ بس کمرے" سے نکل کر کھانے کی زحمت کرنی پڑتی تھی اور اس کے ہاتھ میں بڑا ذائقہ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ بیچارہ بڑا دکھی تھا ہم سب کے لوٹ آنے پر۔۔۔۔۔ میں نے کہہ دیا کہ دکھی نا ہو بلکہ ہم سب سے ملنے پاکستان آجائے۔۔۔"
مشعل نے بولنا شروع کیا تو بولتی چلی گئی۔

جانتی ہو مانی وہ سب چیزیں بہت اچھی بناتا تھا بس اس سے چائے اچھی " نہیں بنتی تھی اور ساحر کے غصے کے ڈر سے اس نے ساحر کے لیے چائے مجھ سے بنوائی مگر بیچارا پکڑا گیا۔" مشعل مسکراتے ہوئے البرٹ کی بات بتاتے بتاتے پھر ساحر کی طرف نکل آئی۔

اچھا تو ساحر کو تمھارے ہاتھ کی چائے کیسی لگی؟" ایمان نے اشتیاق سے" سوال کیا۔

بہت پسند آئی انفیکٹ اس نے دوسری بار بھی فرمائش کر کے چائے بنوائی" مجھ سے۔" مشعل نے مصروف انداز میں ایمان کو بتایا تو ایمان مسکراتے مشعل کو دیکھنے لگی۔

اور تمھیں اس کے لیے چائے بناتے وقت غصہ تو آیا ہو گا کہ کیوں تم سے" فرمائشیں کر رہا ہے۔" ایمان نے مشعل کا دل ٹٹولتے کہا۔

نہیں غصہ کیوں آتا؟ اس نے چائے بنانے کو ہی تو کہا تھا۔ تجھے عمار کے" لیے چائے بناتے وقت غصہ آتا ہے؟" مشعل نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا اور آبرو اچکاتے سوال کیا تو ایمان کچھ پل خاموشی سے مشعل کو دیکھتی رہی۔

مشی میں عمار سے محبت کرتی ہوں۔وہ میرا شوہر میرا لائف پارٹنر ہے" اس کے کام کر کے مجھے غصہ کیوں آئے گا؟ بلکہ مجھے اس کے لیے کام کر کے خوشی ملتی ہے۔"ایمان کے لہجے میں عمار کے لیے محبت اور عقیدت تھی جس نے مشعل کو لاجواب کر دیا۔

میرے عمار کے لیے چائے بنانے اور تمھارے ساحر کے لیے چائے" بنانے میں فرق ہے۔"ایمان نے مشعل کو کھوجتی نظروں سے دیکھتے سوال کیا تو مشعل کنفیوز ہوتی نظریں چرا گئی۔

کام ختم ہو گیا چل یہاں سے۔"ایمان بات ٹالتی کچن سے چلی گئی۔"

کب تک اس بات سے بھاگو گی۔ تمھارے منہ سے اس محبت کا اعتراف نا" کروایا جو ساحر کے لیے تمھاری آنکھوں میں مجھے دکھی ہے تو نام بدل دینا میرا۔" حیالوں میں مشعل کو چیلنج کرتی وہ کچن سے نکل آئی۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••

فواد کے جاتے ہی ساحر اندر کی جانب بڑھ گیا۔ جیسے ہی لاونج میں پہلا قدم لگا تو اسے ایک الگ سا احساس ہوا۔ سہیر کے جانے کے بعد سے جو وحشت جو بے سکونی وہ محسوس کیا کرتا تھا آج اس کا نام و نشان نہیں تھا۔ آج آفندی ہاؤس کے در و دیوار اسے نوحہ کناہ نہیں لگے تھے۔ شاہد یہ سہیر کے قاتلوں کا انجام تھا کو جس کی شروعات ہو چکی تھی۔

رشید بابا سے سامان اس کے کمرے میں پہنچا کر ایک کپ کافی سہیر کے کمرے میں دینے کو کہا اور سیڑھیاں چڑھتا سہیر کے کمرے کی جانب چلا گیا۔

اندر داخل ہوتے ہی اسے سہیر کے وجود کے احساس نے جیسے جکڑ لیا تھا۔ بیڈ پر بیٹھتے بیڈ سائڈ ٹیبل سے سہیر کی تصویر اٹھاتے اس چھو کر جیسے سہیر کے وجود کا احساس کرنے لگا۔

"تمھارے گناہگار اپنے انجام کے قریب ہیں سہیر۔دل تو چاہتا تھا کہ اپنے ہاتھ سے اسے عبرتناک موت دوں مگر پھر وہ تکلیف وہ اذیت کیسے دے پاتا جو پچھلے پانچ چھ ماہ میں میں نے جھیلی ہے۔ تمھیں انصاف دلانے کے لیے میں نے تمھارے اصولوں پر چل کر کام کیا ہے سہیر ورنہ ساحر بن کر میں اس چوہدری کو کب کا موت کے گھاٹ اتار چکا ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔ تم چاہتے

تھے ناکہ میں کبھی کچھ غلط نا کروں تو میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔۔کوئی قانون نہیں توڑا کوئی زیادتی نہیں کی۔"سہیر کی تصویر کو دیکھتے وہ اس سے محو گفتگو تھا۔

بس ایک غلطی ہو گئی مجھ سے سہیر!"ساحر سہیر کی تصویر کو واپس رکھتے" اٹھ کھڑا ہوا۔

اپنے دل پر لگائے قفل کو کھول بیٹھا ہوں۔یہ پھر سے دھڑکنے لگا ہے" سہیر۔۔۔۔تمھاری مشعل میری بیوی بن کر مجھے پھر سے بے خود کر رہی ہے سہیر۔۔۔۔۔۔میں نہیں چاہتا تھا یہ سب کبھی نہیں چاہتا تھا تم جانتے ہو۔۔۔۔مگر اسے بدنام کیسے ہونے دے سکتا تھا۔۔۔وہ بہت اہم تھی میرے لیے سہیر تمھاری نسبت سے بھی اور میرے دل کی مالکن ہونے

کے ناطے سے بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ بے بسی سے اپنے دل کی کیفیات کو الفاظ میں ڈھال رہا تھا۔

"تم جانتے ہو سہیر وہ آج بھی بس تمھیں چاہتی ہے۔میرے ساتھ تو یہ رشتہ بس ایک معاہدہ تھا تمھارے قاتلوں کو ڈھونڈنے تک کا۔۔۔۔اب شاید اس کا اگلا مطالبہ مجھ سے علیحدگی ہو گا۔"وہ بظاہر سہیر سے کہہ رہا تھا مگر حقیقتاً وہ خود کو باور کروا رہا تھا۔وقتاً فوقتاً اپنے دل میں پیدا ہونے والی خوش فہمیوں کو بھی تو لگام ڈالنا ضروری ہوتا ہے۔

ساحر کے فون پر میسج ٹون اور سکرین پر ابھرنے والے نام نے اسے حیران کیا تھا۔

کیا تم گھر پہنچ گئے ؟"لب کچلتے مشعل کا پیغام وہ بار بار پڑھ کر یقین کرنے "
.کی کوشش میں تھا کہ مشعل نے یہ پیغام اسے ہی بھیجا ہے

ہاں !"یک لفظی جواب دیتا وہ فون کی سکرین کو گھورتا رہا اسے مشعل کی "
جانب سے مزید میسج کی امید تو نا تھی مگر پھر بھی نظریں سکرین سے ہٹنا
نہیں چاہتی تھیں کہ شاید کوئی اور پیغام آجائے مگر آنکھوں کا انتظار
لاحاصل ہی رہا۔

گہرا سانس لیتا وہ فون بیڈ پر رکھتا ٹیک لگاتا نیم دراز ہو گیا۔ کل سے اسے
آفس جانا تھا اپنی ذمہ داریاں خود نبھانی تھیں۔ پچھلے کچھ عرصے میں
پروجیکٹس تاخیر کا شکار ہوئے تھے انھیں جلد سے جلد مکمل کرنا تھا۔

رشید بابا دستک دیتے اندر آئے اور کافی ٹیبل پر رکھتے واپس پلٹ گئے۔وہ جب بھی سہیر کے کمرے میں ہوتا تھا کسی سے بات کرنا وہ پسند نہیں کرتا تھا۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••••

چل اب مجھے دبئ کی ساری سٹوری سنا۔"ایمان نے مشعل کے سامنے" آلتی پالتی مارتے ہوئے کہا۔

مشعل کی آنکھیں نیند سے بوجھل تھیں رات بارہ بجے تک موحدان دونوں کے ساتھ بیٹھا رہا تھا اور اب موحد کے جاتے ہی ایمان نے مشعل کو جالیا تھا۔

مانی کل بتادوں گی ناں یار۔" مشعل نے منت آمیز لہجے میں کہا۔"

کیوں ابھی ساحر کے خواب دیکھنے ہیں؟"ایمان نے مشعل کو جھنجھوڑتے" ہوئے سوال کیا۔

خواب کے نام سے مشعل کے ذہن میں دن کو دیکھا جانے والا خواب گھوم گیا۔خواب میں ساحر کی نظریں، مشعل کی دلی کیفیات، ساحر کا مشعل کے لیے دیوانہ پن سب کو یاد کر کے مشعل کے گال لال ہوئے تھے مگر ساتھ ہی خواب کا انجام مشعل کو ڈرا گیا تو اپنی سوچوں پر سر جھٹک کر انھیں دور بھگانے کی کوشش کرنے لگی۔

کیا ہوا ہے مشعل؟"ایمان نے اس کے چہرے پر گزرتے سائے کو دیکھتے" سوال کیا۔

کچھ نہیں۔ چلو باتیں کرتے ہیں۔" مشعل نے سونے کا ارادہ ترک کر دیا"
کہیں پھر ایسا ہی کوئی خواب نا آجائے۔

تم ٹھیک ہو مشعل؟" ایمان کو حیرت ہوئی۔"

ہاں کیا ہونا ہے مجھے؟" مشعل نے کندھے اچکاتے سوال کیا۔"

مجھے لگتا ہے تم بھی اپنے ناول کے ہیرو کی طرح سپلٹ پرسنیلٹی کا شکار ہو" گئی ہو۔ کبھی تم کو سونا ہوتا ہے پھر اچانک تمھیں باتیں کرنی ہوتی ہیں۔"
ایمان نے بھرپور ڈرامائی انداز میں کہا تو مشعل کی ہنسی کا فوارا چھوٹ پڑا کو
بہت کچھ یاد آیا اپنی غلط فہمی، اپنی بے وقوفی، سہیر، ساحر۔۔۔۔۔ان

سب سوچوں میں غلطاں وہ ہنستی چلی گئی یہاں تک کہ اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ایمان اس کی حالت سے عجیب تذبذب کا شکار ہوئی تھی۔

مشعل کیا ہو گیا ہے تمھیں؟ کیوں ایسے دیوانوں جیسی حرکتیں کر رہی ہوں؟"ایمان نے مشعل کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیتے اس کے آنسو پونچھتے کہا۔

پتہ نہیں مانی کیا ہو گیا ہے؟اور کیا ہونے والا ہے؟بس دل بہت ڈر گیا ہے۔"مشعل نے ایمان کے کندھے پر سر رکھتے کہا۔

تم مجھ سے کہہ سکتی ہو۔"ایمان نے اس کے بال سہلاتے کہا۔"

کہوں گی مگر کل ابھی نہیں۔"مشعل نے اس سے الگ ہوتے کہا۔"

"اچھا چلو میں تمھیں سناتی ہوں دبئ میں کیا ہوا۔"

مشعل بیڈ پر لیٹتی کہنے لگی اور ایمان بھی اس حیال سے کہ مشعل کا دھیان بٹ گیا ہے چپ چاپ اس کے ساتھ لیٹ گئی اور مشعل نے اسے دبئ جانے سے لے کر واپس آنے تک ساری کہانی سنا دی۔

مشعل کا دبئ جانا، ساحر کو اس پر غصہ کرنا، پھر مشعل کا مال میں نیلم سے ملنا ، مشعل اور ساحر کی تصویروں کا پھیلنا، مشعل کا ساحر سے نکاح کے لیے کہنا، نیلم کا بار بار ان سے ٹکرانا، ولید عباس کا ان سے ملنا اور ان کی مدد کرنا۔۔۔۔ ساری کہانی میں مشعل کو ولید عباس اور اس کی بیوی بہت انٹرسٹنگ لگے تھے۔

مشی یہ ولید عباس اور اس کی بیوی تو بالکل ناولز کے ہیرو ہیروئن جیسے" لگے مجھے۔" ایمان نے تبصرہ کیا۔

ہاں سو تو ہے وہ آدمی بہت عجیب تھا اور نیلم اس سے بھی زیادہ عجیب" اچانک سے آئے تھے اور اچانک ہی غائب۔" مشعل نے انھیں سوچتے کہا۔

شاید انھیں اللہ نے تم لوگوں کی مدد کے لیے بھیجا ہو۔" ایمان نے اپنی" رائے دی۔

مگر ولید عباس ایک برا آدمی تھا مگر اس کی بیوی کی باتوں سے لگتا تھا کہ جو" ہے وہ ہم دیکھ نہیں پائے اور جو ہم نے دیکھا وہ تو بس جھوٹ تھا۔ اور جانتی

ہومانی وہ آدمی تو ولید عباس تھا ہی نہیں کیونکہ اصل ولید عباس تو آٹھ سال پہلے مر چکا ہے۔" مشعل کی بات پر ایمان کو جھٹکا لگا۔

مطلب وہ آدمی ایک بھوت تھا ولید عباس کا بھوت!" ایمان نے مزاخقہ " خیر انداز میں کہا تو وہ دونوں ایک بار پھر ہنس دی۔

مشی؟" ایمان نے کچھ دیر بعد مشعل کو پھر سے مخاطب کیا۔"

اپنے اور ساحر کے بارے میں کیا سوچا ہے تم نے؟" ایمان نے کہنی کے " بل اٹھتے مشعل کے چہرے پر نظریں گھاڑے سوال کیا۔

کیا سوچنا ہے میں نے اسے کہا تھا یہ کانٹریکٹ میرج ہے اور وہ بھی اسے " کانٹریکٹ ہی سمجھتا ہے۔اسے دیکھ کر تجھے اندازہ نہیں ہو رہا کہ اس کے

نزدیک یہ رشتہ بس ایک مجبوری ہے۔" مشعل نے ایمان کی آنکھوں میں دیکھتے سوال کیا۔

سچ کہوں تو نہیں۔اس کا سب کے سامنے تیری بات کا مان رکھنا دیکھ کر" مجھے کہیں سے نہیں لگتا کہ اس کے لیے توں اور یہ رشتہ مجبوری ہے۔اس رشتے کو کانٹریکٹ تم نے کہا ہے مشعل وہ تو بس تیری بات مان رہا ہے۔" ایمان ساحر کے حق میں بول دی۔

ایسا نہیں ہے مانی اس نے مجھ سے کہا تھا کہ آج نہیں تو کل مجھے کسی نا کسی" سے نکاح کرنا ہی ہے تو بابا کے اس دوست کے بیٹے سے کیوں نہیں؟" مشعل نے ایک اور نکتہ اٹھایا۔

تواور کیا کہتا مشعل؟ تجھ سے کہتا کہ مشعل مجھ سے نکاح کر لو؟اور کس" منہ سے تجھ سے یہ بات کہتا جب کہ توں تو پہلے ہی اسے لے کر کافی بد گمان تھی۔"ایمان نے درست بات کی تھی کو مشعل کو لاجواب کرتی اسے سوچنے پر مجبور کر رہی تھی۔

مجھے نہیں پتہ مانی ابھی سو جا پلیز مجھے سونا ہے۔"مشعل نے بات ٹالنے کی" غرض سے نیند کا بہانہ کر دیا اور کروٹ پلٹ کر لیٹ گئی۔جب کہ نیند تو اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

اوکے گوڈ نائٹ مشی۔"ایمان گوڈ نائٹ کہتے سونے کے لیے لیٹ گئی مگر" اس کی نظریں مشعل پر ہی تھی جس نے وقت دیکھنے کی غرض سے فون اٹھایا تو سکرین پر ساحر کا پیغام جو اس نے مشعل کے میسج کے جواب میں بھیجا تھا ابھی بھی موجود تھا مگر مشعل نے اسے ابھی تک کھولا نہیں تھا۔

ایک گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتی وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھے دل ہی دل میں سورتیں پڑھتی سونے کی کوشش کرنے لگی اور کافی تگ و دو کے بعد نیند کی دیوی کو اس پر جیسے ترس سا آگیا اور اس پر اپنا سحر پھونکتی اسے اپنے چرنوں میں لے گئی۔

.....

وہ گہری نیند میں تھا جب اپنی پیشانی پر اس نے کسی کے نسوانی لمس کو محسوس کیا۔ آج بہت مدت بعد وہ اتنی گہری نیند سویا تھا کہ اسے کسی کے کمرے میں آنے کا احساس تک نا ہوا۔ کتنے پل آنکھیں موندے اس احساس کو محسوس کرتا رہا۔ وہ لمس اسے سکون بخش رہا تھا۔ وہ ڈر کے مارے

آنکھیں نہیں کھول پایا کہ کہیں یہ خواب ٹوٹ نا جائے جس سکون کا وہ مدتوں سے متلاشی تھا کہیں وہ سکون کسی خواب کی طرح آنکھیں کھلتے ہی غائب نا ہو جائے۔

میں جانتی ہوں تم جاگ رہے ہو۔"اس کی پلکوں کی لرزش اس کے نیند" سے بیدار ہونے کا ثبوت تھی۔

ساحر نے ہولے سے آنکھیں کھولیں تو مریم کو اپنے سرہانے بیٹھے دیکھا وہ مسلسل ہاتھ نرمی سے اس کے بالوں میں چلا رہے تھی۔آنکھیں کھلنے پر بھی اس کا خواب نہیں ٹوٹا۔

کسی ٹرانس کی کیفیت میں ساحر نے سر تکیے سے اٹھا کر ماں کی گود میں رکھا اور گہری نظروں سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔ساحر کی اس حرکت پر

وہ ایک خوشگوار خیرت کا شکار ہوتی اگلے ہی پل اس نے اپنا ممتا بھرا لمس ساحر کی کشادہ پیشانی چھوڑا۔

بہت مبارک ہو میری جان اپنے مقصد کو حاصل کرنے کی۔"مریم نے" اس کی بالوں میں ہاتھ چلاتے کہا۔

اس سب میں آپ کا وہ شوہر بھی کافی نقصان کا شکار ہو گا پھر بھی آپ" خوشی کا اظہار کر رہی ہیں۔"ساحر نے اصلاح پہنچانے والے لہجے میں بتایا۔

میں نے منع کیا تھا اسے، اس نے ہی غلط راستہ اختیار کیا۔غلط انسان کا" ساتھ دیا اس سزا کا وہ اور میں دونوں ہی حق دار ہیں۔"مریم کے لہجے کی آنچ ساحر کو محسوس ہوئی۔

مشعل کو نہیں لائے ساتھ؟اسے تمھارے ساتھ ہونا چاہیے تھا۔"مریم" نے ساحر کی کھوجتی نظروں سے خائف ہوتے موضوع گفتگو بدلنے کی نیت سے ایک اور سوال کیا جس نے ساحر کے ماتھے پر بل ڈال دیے۔

آپ اس بارے میں کیسے جانتی ہیں؟"ساحر نے اس کی گود سے سر" اٹھاتے ناسمجھی سے استفسار کیا۔

مشعل کی ماں سے ملی تھی لاسٹ ویک کچھ باتیں ہو گئیں اور اسی نے بتایا" کہ تم دونوں کا نکاح ہو گیا ہے۔مجھے بے انتہا خوشی ہوئی ساحر تم نے ایک درست فیصلہ کیا۔"مریم کی خوشی دیدنی تھی۔

مجھے آفس جانا ہے۔"ساحر کہہ کر بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا۔"

اچھا ٹھیک ہے تم آفس جاؤ میں میں چلتی ہوں بس ایک بات مانو گئے ؟""

مریم نے یاس بھرے لہجے میں سوال کیا۔ ساحر نے فقط استفامیہ نظروں سے ماں کی جانب دیکھا۔

مشعل کو اپنے پاس لے آؤ۔ وہ تمھارے پاس ہو گی تو سب ٹھیک ہو"

جائے گا۔" ساحر مریم کی بات اگنور کرتا فوراً کمرے میں بنے والی ان کلوزیٹ کی جانب بڑھا تھا۔ خود کو مصروف ظاہر کرنے کی کوشش میں سہیر کا کلوزیٹ کھولا تو سامنے مشعل کے کپڑے لٹکے دیکھ کر وہ چونک گیا۔ اسے یاد آیا کہ یہ کپڑے انیتا نے مشعل کے لیے لئے تھے اور یہاں سے جاتے وقت مشعل کچھ بھی ساتھ نہیں لے کر گئی تھی۔ مشعل کے یہاں گزارے کر گئے دن اس کے یاد کے پردے پر جھلملانے لگے۔۔۔۔۔ ساحر عجیب تاثرات کا شکار ہوتا کلوزیٹ بند کرتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ جب کہ مریم اسے باہر جاتا دیکھ خود بھی باہر نکل آئیں۔

●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●

وہ تیار ہوتا نیچے آیا تھا جہاں شان اور سمیع اس کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ سیاہ رنگ کے فارمل تھری پیس میں ساحر آفندی آج بہت شاندار لگ رہا تھا۔ وہ مطمین تھا اور اس اطمینان کا عکس اس کے چہرے پر جھلک رہا تھا۔ اس کی آنکھوں کی چمک سب کو اپنی جانب متوجہ کر رہی تھی۔

"آپ کیا گھورے جا رہیے ہیں سر کو؟" شان نے سمیع کو ساحر کی گھورتے دیکھ کر کان میں پوچھا۔

"یہی کہ یہ انسان ہر حال میں جچتا ہے۔ کاش میں کوئی لڑکی ہوتا اور ساحر آفندی کی نظر کرم مجھ پر ہو جاتی۔" سمیع نے شان کو چڑانے کی نیت سے کہا تھا۔

ساحر آفندی کی نظر کرم تو بڑی بڑی خوبصورت ماڈلز پر نا ہوئی آپ کے " زنانہ ورژن کو تو وہ گھاس بھی ناڈالتے۔" شان نے سمیع کی شرارت سمجھتے اسی کے انداز میں جواب دیا۔

گوڈ مارننگ سر!" ساحر کے نیچے پہنچتے ہی دونوں نے یک زبان کہا۔"

گوڈ مارننگ! اب یہ ہیکل اور جیکل کی جوڑی کچھ کام بھی کرے گی یا ایسے " ہی بے کار کے آئیڈیاز بنا کر انھیں فیل کرتی رہے گی۔" ساحر نے خوشگوار موڈ میں ایک خفیف سا طنز کیا۔

سر یو لک کوائٹ فریش!" شان نے مسکرا کر ساحر کو دیکھتے کہا۔"

سوایم آئی شان ! کیونکہ ابھی مجھے ایک ویڈیو میسج موصول ہوا ہے۔وہ" رستم نامی شخص پکڑا گیا ہے اور چوہدری افتخار دبئ میں بیٹھا سٹپٹا رہا ہے وہ جیسے ہی پاکستان آئے گا پکڑا جائے گا۔"

اسی ولید عباس نے بھیجا ہو گا۔" سمیع نے کھوجتے لہجے میں کہا۔"

اس سے کیا فرق پڑھتا ہے میرے دشمن ایک ایک کر کے گرفت میں آ" رہے ہیں ڈیٹ میز آلاٹ۔" ساحر نے مطمئین انداز میں کہا اور ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھ گیا جہاں سلیم اب اس کے لیے ناشتہ سرو کیا۔ساحر بہت رغبت سے ناشتہ کر رہا تھا جب فواد بھی ان دھمکا۔

گوڈ مارننگ بوائز !" فواد کو بھی ساحر وہ ویڈیوز بھیج چکا تھا اس لیے وہ بھی" کافی خوش تھا۔

سلیم فواد کا ناشتہ لے کر آیا تھا۔ شان اور سمیع بھی ٹیبل پر بیٹھ چکے تھے۔
آج کافی دن بعد انھوں نے ہنستے مسکراتے خوشگوار موڈ میں ناشتہ کیا تھا۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••

وہ صبح دیر تک سوئی رہی تھی جب گیارہ بجے ایمان کے جگانے پر جاگی تھی۔

اٹھ جاؤ مشی بہت سو لیا۔ "ایمان نے مشعل کے کمرے کے پردے
ہٹاتے اسے اٹھنے پر مجبور کیا۔

کیا ٹائم ہوا ہے؟" سستی سے آنکھیں ملتے مشعل نے پوچھا۔"

گیارہ بج چکے ہیں میڈم!" ایمان کہہ کر کمرے سے نکل گئی تو مشعل کو" اپنے اتنی دیر سوئے رہنے پر حیرت ہوئی تھی۔

بال باندھتے وہ فریش ہونے چلی گئی تھی۔نیچے آئی تو ہاجرہ بیگم لنچ کی تیاریوں میں لگی ہوئی تھیں جب کہ سلیمان صاحب آج بھی گھر ہی تھے۔

اسلام علیکم امی بابا!" مشعل ان دونوں کو مشترکہ سلام کرتی نیچے آئی۔"

یہاں آئے ہماری بچی۔" سلیمان صاحب نے بازو پھیلا کر اسے اپنے پاس" بلایا تو وہ فوراً ان کے ساتھ بیٹھتی ان کے کندھے پر سر رکھ گئی۔

سارا پیار بابا کے لیے اور میرے لیے کیا؟" ہاجرہ بیگم نے مصنوعی افسوس"
کے ساتھ کہا۔

آپ کے لیے کام ہے ہماری بچی کے لیے اچھا سا ناشتہ لے کر آئیں۔""
سلیمان صاحب نے مشعل کا سر سہلاتے بیوی سے کہا تو وہ کچن کی جانب
چلی گئیں جہاں ایمان آج خود اپنے اور مشعل کے لیے ناشتہ تیار کر رہی
تھی۔

سب ٹھیک رہا دبئی میں؟" سلیمان صاحب نے مشعل سے استفسار کیا۔"

جی بابا سب ٹھیک تھا۔۔۔۔" مشعل نے آہستہ آہستہ باپ کو ساری"
بات بتا ڈالی کی کیسے ولید عباس نے نا صرف مشعل اور ساحر کی تصویریں
پھیلانے والے کو منظر عام پر لایا بلکہ چوہدری افتخار کے خلاف ثبوت

حاصل کرنے میں ان کی مدد کی۔" جسے سن کر سلیمان صاحب کافی ایمریس نظر آئے تھے۔

مشعل ایک بات بتائیں گی اپنے بابا کو۔" سلیمان صاحب نے نرم لہجے میں مشعل سے سوال کیا۔

جی بابا!" مشعل نے استفامیہ نظروں سے باپ کو دیکھا۔"

آپ کل جب آئی تھی تو بہت بجھی بجھی لگ رہی تھی؟" سلیمان صاحب" نے کھوجتی نظروں سے اپنی بیٹھی کو دیکھتے استفسار کیا۔

کچھ نہیں بابا بس سفر کی وجہ سے ڈسٹرب تھی اور کچھ بھی نہیں۔" مشعل" نے یقین دھانی کرواتے کہا۔

ساحر کا رویہ۔۔۔۔"سلیمان صاحب نے بات اُدھوری چھوڑ دی۔"

ساحر کا رویہ بالکل ٹھیک تھا بابا وہ بس میں سفر کی وجہ سے ڈسٹرب تھی" اور ایک برا خواب دیکھ لیا تھا اور کچھ بھی نہیں۔آپ جانتے ہیں آپ کی مشعل آپ سے جھوٹ نہیں بولتی۔" مشعل نے لاڈ بھرے انداز میں کہتے سلیمان صاحب کو مطمین کر دیا۔

چلو آؤ ناشتہ کر لو۔"ہاجرہ نے اسے ٹیبل پر بلاتے کہا۔"

وہ اٹھ کر ٹیبل کی جانب چلی گئی جہاں ایمان نے اس کے لیے ایک خاص طرز کا مصالحہ آملیٹ بنایا تھا جو دیکھنے میں کی کافی مزے دار لگ رہا تھا۔عمار کے لیے نئی نئی ریسیپیز بنانا ایمان کا نیا شوق تھا۔ مشعل ایمر پیس ہوئے بنا نا رہ سکی۔وہ دیکھنے میں جتنا اچھا تھا کھانے میں بھی اتنا ہی مزے دار تھا۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••

وہ آفس جانے سے قبل شان کے ہمراہ سہیر کی قبر پر آیا تھا دس پندرہ منٹ وہاں بیٹھا سہیر سے محو گفتگو رہا تھا مگر آج وہ مطمین تھا آج اس کے انداز میں ایک جوش تھا وہ شکستہ نہیں تھا بلکہ پر عزم تھا۔سہیر کی محنت کو ضائع نا ہونے دینے کا عزم اس کے بزنس کو بڑھانے کا عزم۔اس وعدے کے ساتھ کہ اس کا ہر خواب وہ سچ کر دیکھائے گا۔وہاں سے اٹھ کر آفس کے لیے نکلا تھا۔

دوسری جانب آفس میں آج پھر سے عجیب افراتفری مچی ہوئی تھی۔ساحر آفندی اپنا مقصد پورا کر کے لوٹا تھا اس بات سے سبھی خوش تھے مگر اب

اس کا سارا دھیان بس آفس ہونے والا تھا اور سب کو اوور ٹائم کی فکر لاحق ہو گئی تھی کیونکہ ساحر آفندی اپنا کام مکمل ہونے تک کسی کو مارجن دینے کا عادی نا تھا۔

سب ایمپلائز اپنی اپنی تیاری پر نظر ثانی کر رہے تھے کسی کو اپنے ڈیسک اور کیبن کی فکر تھی تو کسی کو اپنی ڈریسنگ کی۔ ساحر آفندی نے جیسے ہی آفس میں قدم رکھ تو سب نے اٹھ کر اسے ویلکم بیک سر کہہ کر گریٹ کیا۔

تھینک یو ایوری ون۔ "ایک طائرانہ نظر سب پر ڈالتے اس نے اس نے " اپنے کیبن کی جانب قدم بڑھا دیے۔

ہیلو ساحر سر! "موحد اور عمار نے پر جوش انداز میں اسے خوش آمدید کیا۔" جس کا جواب ساحر نے انھی کے انداز میں دیا۔

شان سب کو ساحر کی جانب سے وارن کرتا اس کے کیبن میں آیا تھا۔

باقی کا پورا دن ساحر نے گزشتہ تین ہفتوں میں آفس میں ہوئی یہ ٹینگز کی ڈیٹیلز نئے کانٹریکٹس وغیرہ چیک کئے تھے۔ موحد، عمار اور انیتا کے حلوض پر اسے کوئی شک نا تھا اوجہاں انیتا ہو وہاں ناکامی کا سوال زرہ کم ہی پیدا ہوتا تھا۔ وہ ہاتھ آئی ڈیل کبھی جسے نہیں دیتی تھی۔

صبح سے شام وہ سب بھلائے آفس میں مگن رہا تھا مگر کوئی تھا جو مسلسل اسے ہی سوچے جا رہا تھا۔

●●

اگلے چند روز ایسے ہی گزر گئے۔ایمان دو دن مشعل کے ساتھ رہ کر اپنے گھر لوٹ گئی تھی مگر ان کا ٹیلی فون پر رابطہ جاری و ساری تھا۔ساحر پوری طرح آفس کے کاموں میں مصروف ہو چکا تھا۔اور انیتا کچھ ذاتی مصروفیات کی وجہ سے ابھی تک نالوٹی تھی اس لیے آفس کی ساری ذمہ داری ساحر پر ہی تھی اور اسے سر کھجانے کی فرصت بھی نا ملی تھی وہ اپنے سارے پینڈنگ پروجیکٹس شروع کروانے کی تیاریاں مکمل کر چکا تھا۔آفس کا سارا اسٹاف بھی ہائی الرٹ تھا۔موحد بھی ساحر کے ساتھ ساتھ ہی رہا تھا۔

دوسری جانب چوہدری افتخار اور عاقل افتخار پر براوقت جیسے عاشق ہو گیا تھا۔ان کے سبھی ساتھیوں نے ان کے سر پر سے ہاتھ ہٹا دیے تھے۔وہ دبئ میں چھپے بیٹھے تھے۔ساحر کو ان کے واپس لوٹ کر آنے کا انتظار تھا۔

رستم البتہ پکڑا گیا تھا اور نا محسوس طور پر وہاں پہنچا دیا گیا تھا جہاں اسے ہونا چاہیے تھا۔ شورائم شاہ سے غداری کر کے اس نے لالچ کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنا کی نقصان کر دیا تھا نا جانے کیوں وہ بھول بیٹھا تھا کہ جس کے پیچھے ایک بار میجر شاہ پڑ جائے اسے پھر کوئی بچا نہیں سکتا تھا۔ وہ اچھے سے سمجھ گیا تھا کہ اگر اب تک وہ آزاد گھوم رہا تھا تو شورائم ایسا چاہتا تھا۔ اور اب یقیناً وہ اپنا مقصد حاصل کر چکا تھا۔

.....

یہ اتوار کا دن تھا اس لیے موحد اور مشعل دونوں ہی کافی دیر سے جاگے تھے۔ اور اب آگے پیچھے سیڑھیاں اترتے نیچے آئے تھے۔ جہاں ہاجرہ بیگم کاپی اور قلم پکڑے سامان کی لسٹ بنا رہی تھیں اور بار بار کچن میں جا کر دیکھ

رہی تھیں کہ کون کون سا سامان چاہیے۔ موحد آتے ہی صوفے پر ڈھے سا گیا۔

"کیا ہو گیا ہے سو سو کر تھک گئے ہو کیا؟" ہاجرہ بیگم کا طنزیہ انداز سب کو مسکرانے پر مجبور کر گیا۔ مشعل ہاجرہ بیگم کے ساتھ کچن میں چلی گئی جہاں ہاجرہ ان دونوں کے لیے ناشتہ بنانے لگیں تھیں جب کہ مشعل چائے کا انتظام کرنے لگی۔

"نہیں امی نیند پوری نہیں ہو پا رہی یقین جانیں جب سے آپ کا وہ کھڑوس داماد لوٹ کر آیا ہے نا بہت کام کروا رہا ہے۔" موحد نے جمائی روکتے ماں کے طنز کا جواب دیا۔

ساحر کے ذکر پر مشعل کے تیز تیز چلتے ہاتھوں کی حرکت پل بھر کو تھما گئی تھی جس کو ہاجرہ بیگم نے بھی نوٹ کیا۔

یقین جانیں ایسا لگتا ہے دبئ سے کوئی نیا سافٹ ویئر ڈلوا کر آیا ہے اپنے" اندر۔ایسا لگتا ہے کو پچھلا اتنا عرصہ وہ کام کو فراموش کئے ہوئے تھا نا اب ساری کسر پوری کرنے کا ارادہ ہو۔"موحد نے بات جاری رکھتے کہا تو سلیمان صاحب مسکرا دئے۔

بابا میں سوچتا ہوں کہ وہ انسان اتنا امیون کیوں ہے تھکتا ہی نہیں اٹھارہ" گھنٹے کام کے بعد بھی اس کے ماتھے پر ایک شکن بھی نہیں ہوتی۔"موحد نے پر سوچ انداز میں سوال کیا۔وہ ساحر سے بہت متاثر تھا۔

ایسا کرنا اس سوال کا جواب خود ہی اس سے پوچھ لینا آج شام کو ڈنر پر بلانے" کا ارادہ ہے ہمارا۔"سلیمان صاحب نے موحد کو ڈنر کا پلان بتایا تو اندر کام کرتی مشعل کا دھیان باہر کی جانب اٹک گیا تھا۔

ارے واہ بابا یہ تو زبردست آئیڈیا ہے۔"موحد نے پرجوش انداز میں " کہا۔

ناشتے کی میز پر کھوئی کھوئی مشعل کو دیکھ کر موحد کو ایمان کی بات یاد آئی تھی کہ مشعل ساحر کو مس کر رہی ہے۔

امی ایسا کریں اب جب ساحر بھائی کو سپیشلی انوائیٹ کیا ہی ہے تو مشعل" سے ان کی چوائس بھی پوچھ لیں۔وہ یہ دیسی کھانا وغیرہ نہیں شوق سے کھاتے۔"ناشتہ کرتے ہوئے مشعل کو کن اکھیوں سے دیکھتے موحد نے ماں کو مشورہ دیا۔

ہاں موحد ٹھیک کہہ رہے ہو۔ پچھلی بار کا دیسی کھانا تو وہ بیچارہ مروت کے مارے کھا گیا تھا مگر اب اس کی پسند کی ڈیشیز ہی بنانا۔" سلیمان صاحب کو موحد کی بات ٹھیک لگی تو اس کی بات کی تائید کرتے آخر میں ہاجرہ کو بھی مشورہ دینے لگے۔ جنھوں نے سر اثبات میں ہلاتے مشورے کو تسلیم کیا۔

بتاؤ مشی کیا بناوں ساحر کے لیے۔" ہاجرہ نے مشعل سے پوچھا تو موحد" نے اپنی پلیٹ سے نظریں اٹھا کر مشعل کو دیکھا۔

میں کیا بتاؤں امی؟" مشعل نا سمجھی سے سوچنے لگی۔"

بیٹا دو ہفتے رہ کر آئی ہو کچھ اندازہ تو ہوا ہو گا کہ کیا کھاتا ہے تمھارا شوہر؟"" ہاجرہ نے کھوجتے لہجے میں سوال کیا۔ جواباً مشعل گہری سوچ میں ڈوب گئی۔ دو ہفتوں میں تو اس نے اس بات پر کبھی غور ہی نا کیا تھا۔

امی وہ کا نہیہ منینٹل فوڈ کھاتا ہے۔دیسی کھانے نہیں پسند اسے۔" مشعل "
نے سرسری سا جواب دیا کیونکہ اس سے زیادہ اسے بھی نہیں معلوم تھا۔
جب کہ ہاجرہ بیگم پرسوچ نظروں سے بیٹی کو دیکھتی رہی ان کے دماغ میں
کچھ چل رہا جس کا عکس ان کے چہرے پر واضح تھا۔

.....

سلیمان صاحب نے خود آفندی ہاؤس جا کر ساحر کو دعوت پر مدعو کیا تو ساحر
مروت کے مارے انکار بھی نا کر سکا تھا۔ساحر کے علاوہ شان سمیع اور فواد
کو بھی انوائیٹ کیا گیا تھا۔وہ پورا دن یہی سوچتا رہا کہ مشعل کا سامنا کیسے
کرے گا۔وہ مشعل سے دانستہ کترا رہا تھا۔اس کے دل میں یہ بات گھر کر
گئی تھی کہ مشعل اب اس رشتے کو ختم کرنے کی بات کرے گی۔

موحد کے اسرار پر وہ سات بجے ہی سلیمان صاحب کے گھر پہنچا تھا۔ بیل بجانے پر ہاجرہ بیگم نے گیٹ کھولا تو اسے حیرت ہوئی تھی۔

اسلام علیکم آنٹی۔"ساحر نے ایک نظر ہاجرہ کے پیچھے ڈالتے کہا۔"

واعلیکم السلام آؤ بیٹا۔اچھا کیا جلدی آ گئے۔"ہاجرہ اس کے سر پر ہاتھ" پھیرتی کہنے لگی۔

انکل اور موحد نظر نہیں آ رہے۔"ساحر نے اندر آتے سرسری سے انداز" میں سوال کیا۔

Zubi Novels Zone

ارے سلیمان صاحب تو مسجد سے ہی نہیں لوٹے ابھی تک اور موحد کو" میں نے ہی ابھی بازار بھیجا ہے۔ آتا ہو گا۔" ہاجرہ نے جواب دیا اور کچن کی جانب چلی گئیں۔ ساحر کو اپنا اتنی جلدی آنے کا فیصلہ غلط لگا تھا۔

ارے کھڑے کیوں ہو بیٹھو۔۔۔ بلکہ جاؤ مشعل سے مل لو اپنے کمرے" میں ہی ہے۔" ہاجرہ کچن کے دروازے میں کھڑے ہوتے کہنے لگی۔

جی؟" ساحر تو ان کی بات پر عجیب تاثرات کا شکار ہوا اسی وقت ٹیبل پر" پڑے ہاجرہ کے فون پر ایمان کی کال آنے لگی۔

ہیلو!" ہاجرہ نے فون کان سے لگاتے واپس اندر کی جانب مڑ گئیں جب" کہ ساحر بات ٹل جانے پر شکر کرتا رہ گیا مگر یہاں وہ غلط تھا۔

کہاں رہ گئی ہو ایمان بیٹا کہا تھا وقت پر آجانا اور اس جھلی کو تیار ہونے میں " مدد دے دینا۔ کوئی نئے نویلے شوہر کے سامنے اتنی اجاڑ حالت میں رہتا ہے۔" ہاجرہ نے ایمان سے پوچھتے خفگی سے کہا۔

آنٹی بس کچھ دیر تک آتی ہوں۔ ایمان سے بات کروادیں پلیز وہ فون " نہیں اٹھا رہی۔" ایمان نے ہاجرہ بیگم کی پریشانی سمجھتے ہوئے کہا۔

اچھا رکو!" ہاجرہ بیگم کہہ کر باہر سیٹینگ ایریا میں آئیں جہاں ساحر بیٹا" عجیب نظروں سے ارد گرد دیکھ رہا تھا۔

ساحر بیٹا پلیز یہ فون مشعل کو دے دو ایمان بات کرنا چاہتی ہے اس سے۔" میری ہانڈی چولہے پر ہے کہیں جل نا جائے۔" عجلت میں فون ساحر کو

پکڑاتی وہ واپس کچن میں غائب ہو گئیں۔ساحرنا سمجھی سے فون کچن کے دروازے اور سیڑھیوں کے اوپر بنے کمرے کے دروازے کو دیکھنے لگا۔

ہیلو! "فون کے ریسیور سے ایمان کی آواز ابھری تھی۔"

وہ ہمت کرتا سیڑھیاں چڑھتا عجیب تاثرات میں گرا مشعل کے کمرے کے دروازے تک گیا تھا۔کافی دیر وہ کھڑا نا جانے کیا سوچتا رہا تھا۔

ہیلو مشی۔۔۔۔۔۔"ایک بار پھر ایمان کی آواز نے اسے سوچوں سے " باہر لا پٹخا تھا۔

دروازے پر دستک دیتا وہ دروازہ کھلنے کا انتظار کرنے لگا۔

دو بار کھٹکھٹا کر بھی دروازہ نہیں کھلا تھا۔ایمان بھی ہیلو ہیلو کرتی لائن ڈسکونیکٹ ہو جانے کے خیال سے فون کاٹ چکی تھی۔

فون کے جانے پر ساحر نے واپس جانے کا ارادہ کیا تھا جب اچانک دروازہ کھلا۔

"یہ کوئی وقت ہے آنے کا مانی!" مشعل نے دروازہ کھولتے ہی سخت لہجے میں کہا مگر اگلے ہی پل ساحر کو اپنے سامنے اتنے دن بعد وہ بھی اپنے کمرے کے باہر دیکھ کر اسے بے انتہا حیرت ہوئی تھی۔

ساحر جو پلٹنے والا تھا مشعل کو دیکھ کر نگاہیں ہٹانا بھول گیا جو ابھی نہا کر نکلی تھی۔اس کے بھیگے بال چہرے کے اطراف میں پھیلے اس کے خوبصورت گندمی رنگ کو جس میں ساحر کو سامنے دیکھ کر لالی گھل گئی تھی،مزید قاتل

بنا رہے تھے۔وہ پہلے ہی اس کے بالوں اور اس کے چہرے کا عاشق تھا اور ابھی اس بے پرواہ سے حلیے میں وہ ساحر کے حواس سلب کرنے لگی تھی۔وہ کتنے ہی پل سب فراموش کئے اس کے چہرے پر نظریں دوڑاتا رہ تھا جب کہ مشعل بھی بے خود سی بس اسے ہی دیکھے گئی۔

ساحر کے ہاتھ میں پکڑا فون ایک بار پھر بج اٹھا تو ساحر کے گرد پھیلا سحر چھٹ گیا۔

وہ آنٹی نے فون دینے کو کہا تھا۔"ساحر نے نظریں چراتے وضاحت دی۔"

ہاں آؤ!"مشعل دروازے سے ہٹ گئی۔۔۔"

نہیں میرا مطلب فون۔۔۔"بے دھیانی میں مشعل کو خود کچھ سمجھ" نہیں آئی تھی کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہے۔

مشعل نے ہاتھ ساحر کے سامنے پھیلا دیا تو کچھ پل ساحر اس کی شفاف ہتھیلیوں پر نظریں ٹکائے دیکھتا رہا۔اور پھر فون مشعل کے ہاتھ میں تھماتے وہاں سے پلٹنے لگا جب نظر کمرے کے فرش پر بہتے پانی پر پڑی تو اسے حیرت ہوئی۔

ہائے اللہ یہ کیا ہو گیا۔" مشعل نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے" کہا اور فون اٹھا کر کان سے لگاتی ایمان کو بعد میں کال کرنے کا کہنے لگی۔

ایمان میں بعد میں بات کرتی ہوں یہاں میرے کمرے میں چشمہ پھوٹ" پڑا ہے۔" کہہ کر فون بیڈ پر پٹختی تیزی سے باتھ روم کی جانب بڑھی تھی جب کہ ساحر بھی واپس جانا بھول کر اس سچویشن کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگا۔

کچھ دیر اندر سے عجیب عجیب آوازیں آتی رہیں جب کہ ساحر نا معلوم تاثرات کا شکار ہوا کمرے میں آتے پانی کو دیکھنے لگا جس کی مقدار میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔

ساحر تم ہو وہاں؟" مشعل نے اندر سے آواز لگائی۔"

ہاں!" ساحر نے نا سمجھی سے جواب دیا اور چند قدم اندر کی جانب لیے۔"

پلیز موحد بھائی کو بلا دو۔" مشعل نے بلند آواز میں کہا۔"

موحد گھر پر نہیں ہے۔" ساحر نے مشعل کو اطلاع دی۔"

او میرے خدایا!" مشعل روہانسا ہو گئی۔"

ہوا کیا ہے؟ کین آئی بی ہیلپ فل؟" ساحر نے وہیں کھڑے کھڑے" آواز لگائی۔

نہیں یہ تمھارے بس کی بات نہیں ہے۔" مشعل نے چڑ کر بلند آواز میں" کہا۔

ایسا کیا ہے؟ کین آئی کم ان؟ ساحر اندر جانے سے ہچکچا رہا تھا۔

آ تو گئے ہو اب چند قدم رہتے ہیں وہ بھی اٹھا ہی لو۔" مشعل کی" جھنجھلاہٹ سے بھرپور آواز پر ساحر باتھ روم کی جانب بڑھا مگر دروازے پر ہی رک گیا اندر کی حالت کافی مزاحقہ خیز تھی جہاں مشعل دیوار میں لگے

نل کے ساتھ لڑتی جھگڑتی پانی روکنے کی کوشش میں وہ بری طرح بھیگ چکی تھی۔ مشعل کی حالت دیکھتے اس کے لب ایک دلکش مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔

یہ سب کیسے ہوا؟" ساحر کو سمجھ نہیں آئی کہ کیا کہے ہنسی ضبط کرتا وہیں" کھڑا رہا۔

یہ نل کچھ دن سے لوز تھا۔ کب سے موحد بھائی سے کہہ رہی تھی پلمبر بلا" دو مگر انھیں تو تم سے اور آفس سے فرصت ہی نہیں ہے۔ آج بالکل ہی جواب دے گیا اتنی مشکل سے بند کیا تھا تھوڑی دیر پہلے۔۔۔۔۔۔۔اب اس پانی کو کیسے روکوں میں۔" مشعل رو دینے کو تھی۔ ایک تو اس بھیگنا پہلے ہی پسند نہیں تھا اوپر سے پانی کے پریشر زیادہ ہونے کی وجہ سے اس کا

سارا کمرہ بھی بھیگ گیا تھا۔اتنا کام کھلتا دیکھ کر مشعل کی ہمت جواب دے رہی تھی۔

اوکے ریلیکس کچھ کرتے ہیں۔"ساحر نے شرٹ کے بازو فولڈ کرتے پر" سوچ انداز میں کہا۔

تم کیا کر لو گے تمھارے جیسے بزنس مین کبھی ہینڈی مین نہیں ہو سکتے۔""" مشعل نے چڑ کر کہا۔

یو شڈ ناٹ انڈر ایسٹیمیٹ می۔"ساحر کو مشعل کا ایسے رائے قائم کرنا" اچھا نہیں لگا اس لیے چیلنجنگ انداز میں کہتا اندر بڑھ گیا۔اور کچھ فاصلے پر کھڑا پر سوچ انداز میں ارد گرد دیکھنے لگا۔

سوچنے کا کام تو تم باہر کھڑے ہو کر بھی کر سکتے تھے ناں اب آ ہی گئے ہو" تو میری ہیلپ کرو۔" مشعل نے کھا جانے والی نظر ایک کونے میں کھڑے ساحر کو دیکھتے ہوئے بلند آواز میں کہا تھا۔

میں ہیلپ کرنے کی ہی کوشش کر رہا ہوں لیٹ می" کہاں (valve) چیک۔۔۔۔۔ بائے ں مداوے اس پائپ کا مین والو ہے؟" ساحر نے جواب کے ساتھ سوال کیا۔

والو کو چھوڑو پہلے یہ پانی روکو پلیز۔" مشعل نے اس کی بات نا سمجھتے" ہوئے چلا کر کہا تھا جب نل پر سے اس کا ہاتھ ہٹا اور سارا پانی کونے میں کھڑے ساحر کی جانب ایک فوارے کی صورت میں جاتا اسے بھی بھگو گیا۔

اوگاڈ مشعل اسے تو پکڑو۔" ساحر نے جھنجھلا کر آگے بڑھ کر والو پر رکھے " مشعل کے ہاتھ پر دباؤ بڑھا کر پانی کو روکنے کی کوشش کی۔

ٹھنڈے پانی میں مسلسل بھیگنے کی وجہ سے مشعل کو ٹھنڈ لگنے لگی تھی وہ " ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔

مشعل جاؤ والو بند کرو پھر ہی پانی رکے گا۔" ساحر نے اسے پھر سے وہی " بات سمجھائی تو مشعل کو بھی خیال آیا تھا۔

ہاجرہ بیگم جو ساحر کے لیے جوس لے کر اوپر کمرے میں ہی آئیں تھی کھلے دروازے اور فرش پر پڑے پانی کو دیکھ کر نا سمجھی سے اندر بڑھی مگر اندر سے آتی ساحر اور مشعل کی بحث کی آواز سے وہ ساری بات سمجھتی باہر کی جانب ڈوری تھیں تاکہ مین والو بند کر کے پانی کو روک سکیں۔ وہ جیسے ہی

نیچے پہنچی سامنے سے موحد آتا دیکھائی دیا موحد کو ساری بات بتاتی وہ والو بند کرتے واپس موحد کے ہمراہ اوپر آئیں تھیں۔

تم میری مدد کرنے آئے تھے یا خود بھیگنے۔" مشعل نے ساحر کی بھیگی" شرٹ اور بالوں کو دیکھتے ماتھے پر بل ڈالے سوال کیا۔

آیا تو مدد کرنے ہی تھا مگر وہ مشعل ہی کیا جو پہلی بار میں میری بات مان" لے۔" ساحر نے خود کو طنز کرنے سے باز نہیں رکھا۔

اسی وقت ہاجرہ بیگم کے مین والو بند کرنے کے باعث ٹوٹے ہوئے نل سے نکلنے والے پانی کی رفتار کم ہوئی اور کچھ ہی پل میں پانی رک گیا تو مشعل کا سانس بحال ہوا۔ ساحر سمجھ گیا کہ پائپ میں پانی کی سپلائی روک دی گئی ہے۔

مشعل اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتی اپنے بالوں کو نچورٹی پیچھے ہوئی تو ساحر کے بھیگے چہرے، بال اور شرٹ کو دیکھ کر اسے خاصی شرمندگی ہوئی۔

آئی ایم سوری میری وجہ سے تم بھیگ گئے۔" مشعل نے معذرت خواہانہ " انداز میں کہا۔

نو ڈیٹ از فائن !" ساحر دانستہ مشعل کے علاوہ کہیں بھی دیکھ رہا تھا۔"

مشعل بھی اپنی حالت کو دیکھتی چند قدم پیچھے ہوئی تھی جب اس کا پاؤں اس کے اپنے ہی کندھے پر جھولتے ڈوبتے میں الجھا اور اس سے پہلے کہ وہ گرتی ساحر نے فوراً مشعل کو کمر سے تھام کر گرنے سے بچایا۔ وہ ساحر کے مضبوط بازوؤں میں جھول گئی۔ چہرے پر چھائی ہوا اس باختگی ساحر کی توجہ

کھینچنے کا فریضہ انجام دے چکی تھی۔وہ جس صورت حال سے بچنا چاہتا تھا اسی صورت حال نے خود اس کی جانب بڑھ کر اسے اپنا شکار بنایا تھا۔

مشعل نے خود کو چھڑوانا چاہا مگر اس کوشش میں اس کا پاؤں ایک بار پھر سلپ ہوا تھا اور اس افتادہ میں وہ ساحر کے سینے سے جا لگی۔

دونوں لوگ عجیب کیفیات کا شکار ہوئے تھے۔ساحر کی نظریں مشعل کے سراپے پر پھسلنے لگیں تھیں۔۔۔۔بھیگے بال، کپکپاتا وجود، لرزتی پلکیں اور پریشانی سے لب کچلتی مشعل ساحر کو سب بھلا رہی تھی۔ مشعل کا دل بھی ساحر کی نظروں سے عجیب لہہ پر دھڑکنے لگا۔

ساحر مجھے۔۔۔۔۔۔"مشعل نے کچھ کہنا چاہا مگر ہمیشہ کی طرح اس کے پاس الفاظ کم پڑھ گئے تھے۔

امی آپ نے پہلے کیوں نہیں یاد کروایا؟"موحد کی آواز پر وہ دونوں ہوش" میں آئے تھے تو ساحر نے فورا مشعل کو پکڑ کر قدرے خشک جگہ پر لا کر کھڑا کرتے اس سے مناسب فاصلے پر ہو گیا۔

موحد جیسے ہی ماں کے ہمراہ اندر آیا تو کمرے کے فرش پر پھیلا جا بجا پانی دیکھتا باتھ روم کی جانب بڑھا مگر اندر پہنچ کر اندر کی حالت دیکھ کر وہ اپنی مسکراہٹ ضبط بھی نا کر پایا جہاں مشعل پوری طرح بھیگی کپکپا رہی تھی جب کہ ساحر کی شرٹ بھی کافی بھیگ چکی تھی جب کہ بھیگے بال بھی بے ترتیب سے ہو گئے۔

ہاہاہاہا آئی ایم سوری بٹ ڈس از کوائٹ فنی۔۔۔۔۔ہاہاہاہا"موحد کی ہنسی" تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

ہاجرہ بھی اپنی ہنسی ضبط کرتی واپس مڑی اور کمرے کی الماری سے دو تولیے لیتی ان دونوں کی جانب بڑھا گئیں۔

یہ لیں آپ دونوں بھیگ گئے ہیں۔" ساحر نے فوراً تولیہ تھام کر اپنا چہرہ" اور بال خشک کرنے لگا اور کن اکھیوں سے مشعل کو دیکھنے لگا جو ابھی کچھ کچھ دیر پہلے والی کیفیت کی حصار میں کھڑی لال ٹماٹر ہو رہی تھی۔

ساحر موحد کے ہمراہ باہر آگیا جب کہ ہاجرہ مشعل کو تولیہ پکڑاتی کمرے سے مشعل کے لیے دوسرے کپڑے نکال کر اسے تھماتی واپس کچن کی جانب چلی گئی۔

موحد ساحر کو اپنی کوئی شرٹ دے دو ایسے بھیگے کپڑوں میں کیسے رہے" گا۔" جاتے جاتے ہاجرہ نے موحد سے کہا تو موحد اپنے کمرے کی جانب چلا

گیاجب کہ ساحر باتھ روم کے بند دروازے کی جانب دیکھتاان لمحوں کو ایک بار پھر سوچنے لگا تھا۔

مشعل کادل ودماغ ابھی بھی کچھ لمحے قبل کی صورت حال میں اٹک گیا تھا۔ساحر کی نظروں کی تپش اسے اپنے وجود پر محسوس ہورہی تھی۔ سوچوں میں مگن وہ کپڑے بدلتے بال تولیے میں لپیٹے باہر آئی تو سامنے ہی ساحر کودیکھ کر وہ ٹھٹک کر رک گئی۔اسے لگا تھا کہ وہ جاچکا ہو گا۔

آئی ایم سوری مشعل!"ساحر نے مشعل کی گھبراہٹ کو نوٹ کرتے کچھ " دیر پہلے والی اپنی بے اختیاری کی معافی مانگی مگر وہ تو اپنے دل کی کیفیات اور حالت پر پریشان تھی۔

موحد نے دروازے پر دستک دے کر اپنی ہینگ ہوئی شرٹ ساحر کی جانب بڑھادی اور شرٹ تھماتا واپس پلٹ گیا۔

تم چینج کر لو۔" مشعل کہہ کر باہر کی جانب بڑھ گئی جب کہ ساحر گہرا" سانس ہوا کے سپرد کرتا ان 6 کھیں میچتا وہیں بیٹھ گیا۔

وائے یہ ساری اکوارڈ سچویشنز مجھے ہی کیوں ڈھونڈتی پھرتی ہیں؟" چڑ کر" کہتا وہ باتھ روم چلا گیا اور اپنی شرٹ اتار کر موحد کی شرٹ پہنتا باہر آیا تھا۔

ساحر آفندی تم پر یہ دن بھی آنے تھے کہ تم کسی دوسرے کی شرٹ پہن" کر سب کے سامنے جاؤ گے!" اپنی قسمت پر سوال کرتا وہ کمرے سے نکلتا نیچے آگیا جہاں سلیمان صاحب بھی آچکے تھے۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••

ساحر کے نیچے جانے کے بعد وہ واپس کمرے میں آئی اور کمرے میں پھیلا پانی صاف کرنے لگی۔

"اللہ جی اس نل کو بھی آج ہی ٹوٹنا تھا اوا گر ٹوٹ ہی گیا تھا تو ساحر کو کیوں بھیجا میرے کمرے میں ؟" کام میں مگن وہ اپنے رب سے شکایات کرنے میں مشغول تھی۔

"ہائے اللہ کیا سوچ رہا ہو گا کہ مشعل کا دماغ کام نہیں کرتا والو بند کروانے کے بجائے خود بھی بھیگی اور اسے بھی بھگو دیا۔" مشعل وائپر سے پانی خشک کرتی بڑابڑاتی خود سے باتیں کر رہی تھی جب کہ دروازے کے پاس کھڑی ایمان جو اس کی باتیں انجوائے کر رہی تھی مسکرا کر اندر آئی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس قہر ڈھاتی بھیگی بلی کو دیکھ کر وہ کچھ سوچنے لائق رہا ہو گا تو کچھ سوچے گا"
ناں۔"ایمان نے آتے ہی اس کے لمبے بھیگے بالوں کو پکڑ کر اسے چھیڑا تھا۔

مشعل کے ذہن میں ایک بار پھر ساحر کی لودیتی نظریں آئیں تھیں ان نظروں کی تپش وہ اب بھی اپنے وجود پر محسوس کر سکتی تھی۔

کچھ بھی مانی ہٹو سامنے سے۔" مشعل نے اپنے بال اس کے ہاتھ سے "
چھڑواتے چڑ کر کہا جب کہ حقیقتاً وہ اپنے چہرے کے بدلتے رنگ ایمان
سے چھپانا چاہتی تھی۔

ویسے نارملی کپلز بارش میں بھیگتے ہیں پر تم لوگ نل سے بھیگ گئے۔ چلو " یہ بھی ٹھیک ہے بارش میں نا سہی نل سے ہی سہی۔"ایمان نے مشعل کو چھیڑتے ہوئے کہا۔

تم نے باز نہیں آنا مانی؟اور یہ آتے ہی کس نے کہانی سنادی یہ یقیناً موحد" بھائی کا کام ہے ان کے پیٹ میں کوئی بات نہیں ٹکتی۔" مشعل نے کمر پر ہاتھ جماتے ماتھے پر بل ڈالے کہا۔

انھوں نے تو نہیں بتایا وہ تو جب تم نے فون پر بعد میں بات کرنے کا کہا تھا" تو کال ڈسکونیکٹ نہیں ہوئی اور میں تم سب کی گفتگو سنتی رہی۔ ویسے کافی خاموش لمحے بھی گزرے تھے درمیان میں۔۔۔۔۔۔"ایمان نے اصل بات بتاتے ہوئے آخر میں ذو معنی انداز میں کہا تو مشعل کے چہرے کا رنگ پل میں بدلا تھا جس پر ایمان نے پر سوچ نظروں سے مشعل کو دیکھا۔

مگر کچھ کہا نہیں۔وہ وہاں سے نکلتی باہر آگئی جب کہ مشعل ایک بار پھر انھی باتوں کو سوچتی رہی۔

●●

فواد، شان اور سمیع کے علاوہ عمار کو بھی انوائیٹ کیا گیا تھا۔

سر یہ آپ نے کپڑے کب چینج کئے گھر سے تو الگ کپڑوں میں آئے" تھے۔"شان نے کنپٹی کھجاتے سوال کیا جس پر ساحر نے تیز نگاہ اس پر ڈال کر رہ گیا۔

ڈنر کے دوران بھی ساحر اور مشعل ایک دوسرے کو دانستہ اگنور کرتے رہے ایک دوسرے کے سامنے وہ دونوں اپنے اپنے طور پر دونوں ہی غیر آرام دے محسوس کر رہے تھے۔

مشعل اور ایمان ڈنر سے فارغ ہوتی ہی ٹیرس پر چلی گئیں تھیں تاکہ مردوں کی بورنگ سیاسی اور بزنس ڈسکشن سے دور وہ اپنی باتیں کر سکیں۔

ساحر کے فون پر انیتا کی کال آئی تو وہ اب سے معذرت کرتا کال لیتا باہر لان میں آیا تھا۔انیتا سے بات کرتے وہ سگریٹ سلگاتا لان میں رکھی چیئر پر بیٹھ گیا۔وہ کس اہم بزنس ڈیل کے بارے میں ساحر کو بریف کر رہی تھی جس کے لیے کچھ دیر بعد ساحر کو ایک ویڈیو میٹینگ اٹینڈ کرنی تھی۔

ایمان عمار کے بلانے پر نیچے گئی تھی جب کہ مشعل وہیں لان میں ریکنگ کے ساتھ کھڑی لان میں بیٹھے ساحر آفندی کو دیکھ رہی تھی جو بہت انہماک سے کسی سے فون پر محو گفتگو تھا۔لان کی روشنی میں اس کے چہرے کی گھبیر سنجیدگی کسی بات پر مسکراہٹ میں بدلی تو مشعل بھی اس کے ساتھ

مسکرادی۔وہ چپ چاپ کتنے ہی پل اسے دیکھتی رہی تھی۔دل کی دھڑکن ایک بار پھر سے کانوں میں گونجنے لگی تھی۔

ساحر کو انیتا سے بات کرتے ایک جانا پہچانا سا احساس ہوا تھا وہی احساس جو وہ ہمیشہ مشعل کے آس پاس ہوتے ہوئے محسوس کرتا تھا جس احساس نے اسے محبت سے روشناس کروایا تھا۔بلا ساختہ بات کرتے وہ وہیں بیٹھے بیٹھے پلٹا تھا اور نظر بے ساختہ ٹیرس پر لہراتے لائٹ پنک ڈوپٹے پر پڑی تھی۔جو اس کے پلٹتے ہی دیوار کی اوٹ میں ہوا تھا۔

کیا ہوا ساحر آر یو لسننگ؟"انیتا کی آواز پر وہ چونکا۔"

ہمم یس آئی ایم؟ واٹ وریوان اباوٹ؟" ساحر نے سر جھٹکتے انیتا سے "
بات دہرانے کو کہا جب کہ ساحر کا دھیان ہٹتے دیکھ کر مشعل دیوار کی اوٹ
سے نکلتی اندر چلی گئی۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••

وہ تھوڑی دیر بعد ہی سب سے معذرت کرتا اچانک سے ہونے والی ویڈیو کانفرنس کا حوالہ دے کر سلیمان صاحب سے اجازت لیتا چلا گیا تھا۔ شان اور سمیع بھی اس کے ساتھ ہی وہاں نکلے تھے جب کہ فواد پر سوچ نظروں سے ساحر کو جاتا دیکھ رہا تھا۔

ایمان کے جانے کے بعد مشعل اپنے کمرے میں بیٹھی تھی جب ہاجرہ بیگم نہایت خراب موڈ کے ساتھ اندر آئی تھی۔

مشعل کوئی ہوش ہے تمھیں؟کیا یہ سیکھایا ہے میں نے تمھیں کوئی" مروت لحاظ نہیں ہے۔"ہاجرہ بیگم آج عرصے بعد اپنے جلالی روپ میں آئی تھیں۔

ایک منٹ امی کیوں راولپینڈی ایکسپریس کی طرح بھاگی جارہی ہیں۔کیا" کردیا میں نے؟"مشعل آج کافی عرصے بعد ماں کا دبنگ روپ دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔

یہ کون سا طریقہ ہے تمھارا شوہر گیا اور تم میں اتنا حیال نہیں کہ جا کر" اسے خدا خافظ کہہ دو۔"ہاجرہ نے مشعل کو آڑے ہاتھوں لیا۔

امی مجھے کون سا بتا کر گیا ہے وہ۔"مشعل نے انجانے میں شکایت کر دی۔"

کیا بتائے وہ بیچارہ؟ تم پرواہ کرتی ہو کسی چیز کی؟ میری ہی غلطی ہے جو دبئ" سے لوٹنے پر یہاں روک لیا تمھیں۔ بھجواتی ہوں تمھیں جلد از جلد تمھارے گھر۔" ہاجرہ بیگم نے ایک آبرو کمان کے جیسے اٹھائے مشعل کو گھورتے ہوئے کہا۔

امی اب یہاں رہنے سے کیا مسلہ ہے؟" ایمان نے احتجاج کیا تھا ایک تو وہ" پہلے ہی اپنی بدلتی کیفیات سے الجھن کا شکار تھی اوپر سے ایمان کی ذو معنی باتیں اور ہاجرہ کی بازپرس وہ رو دینے کو تھی۔

مسلہ یہ ہے بیٹا جی کہ نئ نویلی دلہنوں کو شوہر کرارد گرد رہنا چاہیے۔ اس کی' توجہ خود پر مبذول کروانی چاہیے۔ مگر یہاں تو عجیب ہی سسٹم ہے تمھیں

اس کی پرواہ ہی نہیں ہے۔"ہاجرہ نے اسے شوہر کی توجہ حاصل کرنے کا طریقہ بتاتے کہا۔

تو اسے کون سی ہے؟"مشعل نے بھی شکائیتی انداز اپنایا۔"

اسے نہیں ہے؟اپنی آدھی پراپرٹی وہ تمھارے نام کر چکا ہے تم سے نکاح" کر لیا اس نے۔۔۔ تمھارے شوہر کی حیثیت سے ہر وہ کام کر رہا ہے جس جو ہم نے کہا اور تم نے بدلے میں ایک شکریہ بھی کہا اس سے؟"ہاجرہ بیگم کی بات پر مشعل خاصی شرمندہ ہوئی تھیں۔

اچھا امی غصہ نہیں کریں ناں۔"مشعل نے ماں کی گود میں سر رکھتے کہا۔"

غصہ نہیں کر رہی مشعل سمجھا رہی ہوں۔ساحر آفندی کوئی چھوٹا موٹا نام" نہیں ہے۔۔۔۔اگر اللہ نے اسے تمھارے نصیب میں لکھا ہے تو اس کی قدر کرو۔لڑکیاں اس جیسا خوبرو اور کامیاب مرد ڈھونڈتی ہیں اور تم ہو جیسے پرواہ ہی نہیں۔مانا کہ تم نے ساحر کے لیے کبھی سوچا نہیں تھا مشعل مگر اب تمھارے دل میں ساحر کے لیے گنجائش بن رہی ہے۔۔۔۔۔" ہاجرہ کی بات پر مشعل نے چونک کر ان کی جانب دیکھا۔

ایسے مت دیکھو میں ماں ہوں سب سمجھ لیتی ہوں۔۔۔۔۔تمھارے اندر" آیا بدلاؤ میں سمجھ رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔سہیر چلا گیا ہے مشعل مگر ساحر "اب تمھارا آج اور آنے والا کل ہے۔

مشعل کے سر پر ہاتھ چلاتے انھوں نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

امی پتہ نہیں میں کچھ سمجھ نہیں پا رہی۔" مشعل نے ماں کے سامنے اپنی نا" سمجھی کا اعتراف کیا۔

تو دل کو موقع دو اور دیکھو کہ وہ کیا کہتا ہے۔اب زیادہ سوچوں مت اور سو" جاؤ۔شب بخیر!" مشعل کے ماتھے پر بوسہ دیتے وہ کمرے سے باہر چلی گئی اور مشعل نے ساری رات ساحر کو سوچتے ہوئے گزار دی۔

ویڈیو میٹینگ کے بعد وہ کمرے میں جانے کے بجائے انیکسی چلا آیا تھا۔

پیانو کے سامنے بیٹھا وہ انگلیاں پیانو کیز پر ایک خاص طرز پر چلا رہ تھا۔آج انیکسی میں برسوں بعد ایک الگ دھن بجھی تھی جس میں اذیت، دکھ ،وحشت کا شائبہ تک نا تھا بلکہ یہ دھن بجائے والے کی اندرونی خوشی اور اطمینان کو ظاہر کر رہی تھی۔رشید بابا سمیت باقی ملازمین بھی اس دھن کو

سنتے انیکسی کے ارد گرد اگھٹے ہو چکے تھے مگر ساحر اب سے انجان اس دھن میں جیسے کھویا ہوا تھا۔

دھن ختم کرتا جب وہ اٹھ کر انیکسی سے باہر نکلا تو سامنے رشید بابا اور سلیم سمیت باقی ملازمین کو دیکھ کر اس کے چہرے کے اعصاب تن گئے۔ ساحر کے تاثرات کا بدلاؤ دیکھتے سب وہاں سے چلے گئے جب کہ رشید بابا ابھی بھی وہیں تھے۔

بہت پیاری دھن تھی بیٹا۔ آج بہت دن بعد آفندی ہاؤس میں ایسی دھن" بجی ہے میں امید کرتا ہوں کہ آپ کا یہ سکون اور اطمینان سدا قائم رہے گا۔ صدا رشید بابا نے ساحر کے سر پر ہاتھ پھیرتے دل سے دعا کی تھی۔

یہاں آیئے۔" رشید بابا کا ہاتھ تھامتے انھیں سٹڈی میں پڑی ایک چیئر پر بٹھاتا وہ خود ان کے سامنے سٹول پر بیٹھ گیا۔

"آپ جانتے ہیں میں بہت پر سکون محسوس کر رہا ہوں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ سہیر کے بغیر میں اتنا پر سکون کیسے ہو سکتا ہوں۔ بچپن میں جب میں یورپ میں ہوتا تھا اور وہ یہاں تو میں بے چین رہتا تھا روز اس سے بات کرتا تھا روز اسے دیکھتا تھا پھر بھی عجیب بے سکونی ہوتی تھی۔ پھر یہاں آ جاتا تھا تو سہیر کا سایہ بن کر اس کے ساتھ رہتا تو کچھ سکون ملتا۔۔۔۔۔ مگر اب اس کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد یہ سکون مجھے سمجھ نہیں آ رہا۔ میرا دماغ میرے دل کے سکون کو برداشت نہیں کر پا رہا۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ بتائیں میں کیا کروں؟" ساحر نے سوالیہ نظروں سے رشید بابا کو دیکھا۔

اپنے سکون کی وجہ کو اپنے پاس لے آئیں ساحر بیٹا۔"رشید بابا نے مسکراتی" ہوئی نظروں سے ساحر کو دیکھا تو وہ کچھ سمجھا نہیں۔

مطلب؟"ساحر نے سوالیہ نظروں سے رشید بابا کو دیکھا۔"

مشعل بیٹی کو یہاں لے آئیں۔اپنی بیوی کو۔مرد کی زندگی میں سکون" ایک اچھی عورت ہی لا سکتی ہے۔"رشید بابا کی بات پر ساحر کے چہرے پر ایک سایہ لہرایا

آپ جانتے ہیں بابا بھی اتنے خوش تھے اتنے مطمین مگر ایک عورت نے" ان کی خوشی کی ہر وجہ ان سے چھین لی۔مجھے ڈر لگتا ہے بابا۔"ساحر نے ماضی کو سوچتے اپنی ایک الجھن کا اظہار کیا۔

کیا آپ مشعل بیٹی کو لے کر تحفظات کا شکار ہیں؟"رشید بابا کو لگا کہ وہ" مشعل ہر بھروسہ نہیں کرتا جو کہ غلط تھا۔

ہر گز نہیں رشید بابا۔وہ تو بہت معصوم ہے جیسے سیپ میں چھپا ہوا" موتی۔۔۔۔۔مجھے مشعل کو لے کر کوئی تحفظات نہیں ہیں جو تھے وہ بھی ختم ہو چکے ہیں۔میرے جیسا سر پھرا انسان اپنی محبت کو قید کر کے رکھنے والا انسان بہت اچھے سے سمجھ گیا ہے کہ جو قسمت میں ہوتا ہے وہ گھوم پھر کر آپ کے پاس آ ہی جاتا ہے۔اور جو قسمت میں نہیں ہوتا وہ ہاتھ آ کر چھین لیا جاتا ہے۔سہیر جاتے جاتے سب سمجھا گیا ہے مجھے۔"ساحر نے اداس مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

تو لیں آئے انھیں یہاں۔"رشید بابا نے پھر اپنی بات دھرائی۔"

یہ تواس کی مرضی ہو گی بابا کیاوہ میرے جیسے انسان کے ساتھ زندگی" گزارنا چاہے گی یا نہیں۔"ساحر نے کندھے اچکاتے کہا۔

آپ پوچھ لیں ان سے۔"رشید بابا نے زور دیا۔"

نہیں رشید باباب کی بار نہیں۔۔۔آج اس نے مجھے بہت کنفیوز کر" دیا۔۔۔۔۔۔۔۔اب فیصلہ اسے ہی کرنا ہو گا۔وہ اگر آنا چاہے گی تو خود آئے گی میرے پاس۔میں نے اسے آزاد کر دیا اب دیکھنا ہے کہ وہ میری جانب آتی ہے یا نہیں۔"ساحر کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے کمرے کی جانب چلا گیا جہاں پھر سے ایک رات جاگتے ہوئے گزرنے والی تھی مگر آج وہاں بے سکونی نہیں تھی بس کنفیوژن تھی۔

●●

گزشتہ رات غائب دماغی سے گزارتی وہ اپنے دل کی مرضی جاننے کی کوشش میں ہلکان ہوتی رہی تھی۔ صبح بھی اسی غائب دماغی میں ناشتہ کر کے واپس کمرے میں آئی تھی جب ایمان کی کال آنے لگی تھی جس نے آج پھر شاپنگ جانے کا پلان بنالیا۔

مشعل نے بھی اسے اپنا دھیان بھٹکانے کا بہترین طریقہ سمجھا اور فریش ہونے چلی گئی۔ فریش ہو کر باہر آئی تو سامنے بیڈ پر ہاجرہ بیگم دھلے کپڑے رکھ کر گئیں تھیں جن میں سب سے اوپر ساحر کی نیوی بلو کلر کی برینڈیڈ شرٹ پڑی تھی۔

مشعل کچھ سوچتی آگے بڑھی اور شرٹ کو اٹھایا جس میں سے ساحر کے محصوص کلون کی خوشبو ڈھلنے کے بعد بھی آرہی تھی۔ کلون یقیناً بے انتہا مہنگا ہو گا جس کی خوشبو ابھی تک آرہی تھی۔

کچھ سوچتے ہوئے مشعل وہ شرٹ اٹھا کر الماری میں رکھ دی۔ جب کہ کمرے میں آتی ایمان یہ منظر دیکھ چکی تھی۔

"شرٹ لوٹانے کا ارادہ نہیں ہے تمھارا؟" ایمان کے سوال پر مشعل نے سٹپٹا کر الماری بند کر دی۔

"ایسا کب کہا میں نے؟" مشعل بیڈ کی جانب بڑھی اور باقی کپڑے اٹھاتے الماری کے دوسرے حصے میں ترتیب سے رکھ دیے۔

مجھے لگا تم اسے اپنے پاس رکھنا چاہتی ہو تاکہ کل کو جب ساحر اور تمھارا" رشتہ ختم ہو تو تم اسے ساحر کی یاد کے طور پر اسے اپنے پاس رکھ سکو۔" ایمان نے بیڈ پر بیٹھتے بظاہر سرسری انداز میں مشعل سے کہا تھا۔رشتہ ختم ہونے کا ذکر مشعل کو کچھ خاص پسند نہیں آیا اس لیے ایک اچٹتی نگاہ ایمان پر ڈال کر وہ بالوں میں برش چلانے لگی۔

کیا ہوا غصے میں کیوں لگ رہی ہے۔ایو ینچولی تم دونوں کے کانٹریکٹ" میرج کا یہی انجام ہونا ہے ناں۔تم نے خود ہی تو یہ کہا تھا ساحر سے۔" ایمان نے مشعل کو اس کی بات یاد دلائی تھی۔

مانی پلیز مجھے اس بارے میں بات نہیں کرنی ہے۔" مشعل نے منت آمیز" لہجے میں کہا۔

اچھا ٹھیک ہے پھر جلدی تیار ہو۔" ایمان نے احسان جتانے والے انداز" میں کہا۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••

ایمان مشعل کو گھر چھوڑتی چلی گئی تھی۔آج دونوں نے کافی وقت بعد خوب انجوائے کیا تھا کافی ونڈو شاپنگ کھانا پینا موج مستی اور پانی یادیں تازہ کرتی تین چار گھنٹوں کے بعد وہ گھر کو لوٹی تھیں۔

کچن میں پانی پینے کی نیت سے گئی تھی جب لاونج میں ہوتی باتوں کی آواز اس کی سماعت میں گھلنے لگی۔

پھر فواد نے بات کی ساحر سے؟"ہاجرہ کی آواز آئی تھی۔"

نہیں ساحر سے نہیں مجھ سے بات کی۔"سلیمان صاحب نے جواب دیا۔"

مگر ساحر۔۔۔۔"ہاجرہ بیگم نے کچھ کہنا چاہا۔"

ساحر کیا؟ان کا کہنا ہے کہ ساحر چاہتا ہے کہ جو ہو وہ مشعل کی مرضی سے" ہو۔شاید فواد سر اور ساحر میں بات ہو چکی ہو۔"سلیمان صاحب نے انھیں آگاہ کیا۔

اچھا تو پھر آپ مشعل سے پوچھ لیں پھر ہم تاریخ طے کر لیتے ہیں۔"ہاجرہ" نے بات ختم کرتے اپنی جگہ سے اٹھ کر کچن کی جانب رخ کیا جہاں مشعل کو بت بنا کھڑا دیکھ کر رہ سمجھ گئیں کہ وہ ان کی بات سن چکی ہے۔

امی آپ کو مجھ سے اتنے تنگ پڑھ چکے ہیں۔" مشعل نے خفگی کا اظہا کیا۔"

نہیں مگر شادی شدہ بیٹیاں سسرال میں ہی اچھی لگتی ہیں اور پھر" تمھارے پاس سسرال نا جانے کا کیا جواز ہے؟ دیکھو مشعل ابھی جا کر لوگوں کی زبانیں بند ہوئی ہیں میں نہیں چاہتی کہ کچھ ایسا ہو کہ لوگوں کو بات کرنے کا موقع مل جائے۔ تم خود کو ذہنی طور پر تیار کر لو۔" ہاجرہ نے مشعل کے گال سہلاتے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

میں تو ذہنی طور پر تیار ہو جاؤں امی مگر وہ؟؟ وہ تو یہ سب ایک کانٹریکٹ" ہی سمجھتا ہے نا۔ میری مرضی کا کہہ کر وہ کیا ثابت کرنا چاہتا ہے کہ اس کی اس سب میں مرضی نہیں ہے یا اسے فرق نہیں پڑتا؟ اب میں اس سے اس رشتے کو نبھانے کی فرمائش کرتی اچھی لگوں گی جب کہ میں نے ہی اس

رشتے کو کانٹریکٹ کا نام دیا تھا۔" مشعل وہیں کھڑی دل ہی دل میں ماں سے ہم کلام ہوئی تھی۔

کمرے میں آکر اس نے ایمان سے بھی اس سلسلے میں بات کی تھی اور اس نے بھی لگ بھگ وہی بات کہی تھی کہ اس اپنے دل کی بات سننی چاہیے۔ اور اگر وہ یہ رشتہ نہیں نبھانا چاہتی تو صاف انکار کر دینا چاہیے مگر مشعل کے لیے یہ بات ناممکن تھی۔

میں امی بابا کو کیسے انکار کر سکتی ہوں مانی ان لوگوں کو کتنا دکھ ہو گا۔"

دوسری بار میرا نکاح ہوا اور۔۔۔۔۔۔۔" مشعل نے لب کچلتے بات اُدھوری چھوڑ دی۔اس کی آنکھیں ڈبڈبانے لگیں۔

تو پھر اس سب کا کیا حل ہے؟" ایمان نے اس کی رائے جاننا چاہی۔"

مجھے ساحر سے بات کرنی چاہیے اگر وہ منع کر دیتا ہے تو کم سے کم امی بابا" مجھ سے خفا نہیں ہوں گے۔" مشعل نے نا جانے کیوں یہ فضول سا جواز پیش کیا تھا جب کہ حقیقتاً وہ چاہتی تھی کہ ساحر خود اس سے اس رشتے کو قائم رکھنے کی بات کرے۔ وہ مشعل سے اپنی محبت کا اظہار کرے۔

مطلب پھر سے اس بیچارے کے کندھے پر بندوق رکھ کر چلانے کا ارادہ" ہے مشعل میڈم کا؟ مجھے کچھ کرنا چاہیے۔" ایمان فون بند کرتی سوچنے لگی۔

●●●

کہاں گم ہو یار۔"عمار کمرے میں آیا تو ایمان کو محو سوچ دیکھا۔"

مشعل کو سوچ رہی ہوں۔"ایمان نے کندھے اچکاتے۔"

ٹیل میں سمتھنگ نیو!"عمار نے بے زاری سے اس کے قریب ہی نیم" دراز ہوتے کہا۔

میں مشعل اور ساحر بھائی کے بارے میں سوچ رہی ہوں کیسے اسے اس" کے دل کی بات سمجھاؤں۔"ایمان نے اچٹتی نگاہ عمار پر ڈالتے کہا۔

ان دونوں کو ایک دوسرے کے بارے میں خود سوچنے دو" مشعل۔۔۔۔اپنی زندگی کا فیصلہ وہ دونوں خود ہی کر سکتے ہیں۔"عمار نے رائے دی۔

مشعل اور کوئی عقلمندانہ فیصلہ کرے گی نہیں عمار وہ جس ذہنی کیفیت" سے گزر رہی ہے ایسا لگتا ہے اس کے فیصلہ کرنے کی صلاحیت جواب دینے لگی ہے۔"ایمان نے عمار کی جانب مڑتے کہا اس کے لہجے میں ایمان کے لیے پائی جانے والی فکر مندی عمار کو مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

ایسا ہوتا ہے ایمان۔۔۔۔اس نے کافی سفر کیا ہے۔اتنے کم وقت میں اس" کے ساتھ اتنا کچھ ہو گیا۔"عمار نے ایمان کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

ہاں مگر اب وہ اپنے اور ساحر کے رشتے کو فار گرانٹیڈ کیسے لے سکتی ہے؟" "ایمان نے ایک اور سوال کیا۔

ایمان مجھے لگتا ہے ساحر سر کو اس سے بات کرنی چاہیے۔وہ مرد ہیں" مینٹلی زیادہ سٹیبل ہیں۔۔۔۔۔جو کچھ انھوں نے سہا وہ مشکل تھا مگر اب وہ سنبھل چکے ہیں اور پہلے وہ ہی تو مشعل کے پیچھے پاگل تھے۔"عمار نے ہر کندھے اچکاتے تبصرہ کیا۔

وہ پہلے تھے اب سب بدل گیا ہے۔ان کا وہ جنون کہیں کھو سا گیا ہے۔""" ایمان نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتے افسردگی سے کہا۔

غلط ان کا وہ جنون آج بھی قائم ہے۔۔۔۔۔ہاں بس اپنے غصے کو قابو کر" لیا ہے انھوں نے۔۔۔۔۔یا یوں کہو کہ خود کو کیمو فلاج کر لیا ہے۔"عمار نے پر سوچ انداز میں اپنا تجزیہ پیش کیا جو کہ درست تھا۔

اور تم ایسا کیسے کہہ سکتا ہوں؟"ایمان نے آنکھوں میں مبہم مسکراہٹ" کے ساتھ عمار کو دیکھا تھا۔

میں نے اس کے الگ الگ روپ دیکھے ہیں کبھی لاتعلق، کبھی فکر مند،" کبھی پوزیسیو تو کبھی اگریسیو۔۔۔۔۔۔۔۔ کبھی اپنوں کے لیے تڑپتا تو کبھی دوسروں کو تڑپاتا۔پر آج کل کچھ الگ ہے سم تھنگ نوون کین جج! جیسے وہ خود کو چھپا کر رکھے ہوئے ہے۔جیسے پہلی ملاقات میں تھا۔آئی ڈونٹ نو میری آبزرویشن کتنی ٹھیک ہے اور کتنی غلط۔"عمار نے ساحر کو سوچتے ہوئے کہا۔

خیر دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے اب کچھ دیر کے لیے اپنی سہیلی کو چھوڑ کر مجھ پر" توجہ دے لو۔جب سے وہ آئی ہے تم مجھے لفٹ ہی نہیں کروا رہی۔ابھی

فریش ہو جاؤ ڈنر پر چلتے ہیں۔" ایمان کے بالوں سے کھیلتے عمار نے شکایتی انداز میں کہا اور ساتھ ہی ڈنر پر چلنے کی فرمائش کر ڈالی۔

اوکے !" ایمان پر جوش انداز میں کہتی اٹھ کر الماری کی جانب چلی گئی تاکہ " اپنے لیے لباس منتخب کر سکے۔ آج کافی دنوں کے بعد وہ دونوں باہر کھانے پر جانے والے تھے۔

ZNZ Zubi Novels Zone

••

نواز ہاؤس میں آج عجیب چہل پہل تھی۔ صبح ہی صبح سے تیاریاں اپنے عروج پر تھیں۔ آج شام جواد اور انیتا واپس آ رہے تھے۔ آج انیتا کی سالگرہ تھی جس کی خوشی میں صوفیہ نواز نے نا صرف انیتا کے لیے سرپرائز پارٹی کا

انتظام کیا تھا بلکہ انیتا کے سبھی دوستوں اور کولیگز کو خاص طور پر مدعو کیا تھا جن میں ایمان اور مشعل بھی شامل تھے۔ سارے انتظام میں صوفیہ نواز نے ساحر کی خاص مدد لی تھی کیونکہ انیتا کی پسند ناپسند ساحر سے بہتر کوئی نا جانتا تھا۔ ساحر نے سب ارینجمینٹس کی ذمہ داری سمیع پر لگا دی۔

مشعل پارٹی میں جانا نہیں چاہتی تھی مگر ایمان کو یہ اچھا موقع لگا تھا ساحر اور مشعل کو ایک ساتھ لانے کا۔ اس لیے اس نے موحد سے ایمان کو زبردستی پارٹی میں لانے کا کہہ دیا۔

پارٹی نواز ہاؤس میں ہی منعقد کی گئی تھی۔ انیتا لینڈ کر چکی تھی اور باقی سب بھی پارٹی کے لیے پہنچ چکے تھے سوائے ساحر کے۔

ایمان اور مشعل دونوں پارٹی کی نسبت سے سادگی سے تیار ہوئی بہت خوبصورت لگ رہیں تھیں۔وہ دونوں اس وقت موحد اور عمار کے ساتھ ٹیبل پر موجود تھیں۔ سمیع اور فواد بھی ان کے ساتھ ہی کھڑے تھے۔جب کہ فواد کی منگیتر سویرا صوفیہ کے ساتھ کچھ لوگوں سے مل رہی تھیں۔

ساحر کیوں نہیں پہنچا ابھی تک ؟"فواد نے سمیع کو دیکھتے استفسار کیا۔"

گھر سے تو کافی دیر پہلے نکل آئے تھے شان نے میسج کیا تھا۔" سمیع نے" فون پر انگلیاں چلاتے جواباً کہا تو اسی وقت شان کے ہمراہ وہ نواز ہاؤس میں داخل ہوا۔

لو آگیا۔ "فواد کے کہنے پر سب ساحر کی جانب متوجہ ہوئے جو آج فارمل" ڈریس کے بجائے جینز اور سادہ سی سیاہ ہاف سلیو شرٹ پہنے عام سے بے پرواہ حلیے میں بھی جچ رہا تھا۔ اٹھنے والی ہر نظر میں اس کے لیے ستائش تھی جب کے نگاہوں کا مرکز وہ شخص ہر چیز سے بے نیاز تھا ماسوائے ایک انسان کی نظروں کے جنھیں اپنے وجود پر محسوس کرتا وہ سب بھول جایا کرتا تھا۔ آج بھی اسی احساس کے زیر اثر وہ آگے بڑھتا چلا آیا۔

ہیلو مسٹر آفندی؟ اس ہاٹ اینڈ ہیپنگ ساحر کو کہاں چھپا رکھا تھا؟ کافی" دنوں بعد نظر آیا ہے۔ "فواد نے اس سے گلے ملنے کے بعد آنکھ کا کونہ دباتے خوشگوار انداز میں سوال کے ساتھ تبصرہ بھی کیا۔

ہیلو ہینڈسم لانگ ٹائم!" صوفیہ نواز جو سویرا کے ساتھ اسی جانب آ رہیں" تھیں ساحر کے گلے ملتے کہنے لگی۔ وہ ساحر بہت بڑی مداح تھیں۔

ہاؤ آر یو بیوٹفل؟"ساحر نے بھی انھی کے انداز میں کہا۔"

پرفیکٹ!"اب وہ مشعل کی جانب بڑھتی اس سے ملنے لگیں۔"

یو لک بیوٹیفل بیٹا۔"مشعل کو کندھوں سے پکڑتے انھوں نے اعتراف" کیا۔ساحر نے ایک بھرپور نظر مشعل پر ڈالی تھی جو آج نیوی بلو کلر سے سٹائلش مگر سادہ سے سوٹ میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔

ویل ہم سب بھی یہاں موجود ہیں مسیز نواز۔"فواد نے مسکرا کر لقمہ دیا" تو وہ سب مسکرا دیے۔

اسی وقت انیتا اوجواد ڈرائیور کے ہمراہ اندر آئے۔گاڑی پورچ میں رکی تو لان کی سجاوٹ دیکھ کر انیتا خوشگوار حیرت کا شکار ہوئی۔

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔۔۔۔۔۔۔"

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔۔۔۔۔۔۔"

انیتا کے سامنے آتے ہی لائیو میوزک کے ساتھ سب نے باآواز بلند برتھڈے سانگ گا کر اسے ویلکم کیا جب کہ جواد صوفیہ نواز کو انگوٹھا دیکھا ویل ڈان کا اشارہ کرنے لگا جس کا مطلب تھا کہ یہ سارا پلان جواد کا ہی تھا۔

تھینک یو سو مچ۔"ماں کے گلے لگتے انیتا نے سب کو مشترکہ شکریہ کہا۔"

ہمیں نہیں جواد کو شکریہ کہو یہ اسی کا پلان تھا۔"صوفیہ نے بیٹی کے "
چہرے کو تھامتے جواد کو محبت بھری نظروں سے دیکھتے کہا۔

تھینک یو!"انیتا نے جواد کی جانب مڑتے مشکور انداز میں کہا۔"

باری باری سب سے ملتی وہ ساحر کی جانب آئی تھی۔

ہائے بیسٹ فرینڈ سو گوڈ ٹو سی یو بیک!"ساحر کے سامنے جاتے اس نے "
مسکرا کر کہا تو ساحر نے اس کے کندھے پر دائیاں بازو پھیلاتے اسے برتھ
ڈے کی مبارکباد دی۔

تھینک یو بٹ آئی ایم سیڈ کہ اس بار تم نے مجھے سب سے پہلے وش نہیں"
کیا۔"انیتا نے شکائیتی انداز میں کہا۔

کیا تھا تم نے دیکھا نہیں یہ الگ بات ہے۔"ساحر نے کندھے اچکاتے" کہا۔انیتا نے فون کا انباکس کھولا تو وہاں ساحر کا میسج موجود تھا مگر انیتا نے اسے ریڈ نہیں کیا تھا۔

آئی ایم سوری آئی جسٹ ڈیڈ ناٹ وانٹ ٹو سپوئل دا سرپرائز! بائے دا" وے آنی نے بتایا کہ ارینجمینٹس میں تم نے کافی ہیلپ کی تھینکس میں! ایوری تھنگ از پرفیکٹ!"جواد نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا اور ساحر کی جانب بڑھ گیا جس نے خود لی سے اس سے مصافحہ کیا۔

اٹس اوکے اینڈ ویلکم۔"ساحر نے حسب عادت مختصر مگر مقابل کو" مطمین کرنے والا جواب دیا۔

انیتا اب ایمان اور مشعل سے مل رہی تھی۔

ملنا ملانا ہو گیا ہو تو کیک کاٹ لیں۔" سمیع جو کہ اس ایوینٹ کا مینجر بنا ہوا تھا ویٹر سے کیک لانے کا کہہ کر ان سب سے مخاطب ہوا۔

انیتا کے ہمراہ سب ہی آگے بڑھ آئے تھے جہاں انیتا اور جواد نے کیک کاٹا اور باری باری انیتا نے سب کو کیک کھلایا۔ پارٹی میں کھانا پینا اپنے عروج پر تھا۔

سو کیسا جا رہا ہے سب؟ بٹوین یو اینڈ مشعل۔" مہمانوں سے ملنے کے بعد" انیتا ایک بار پھر کونے میں کھڑے ساحر کی جانب آئی تھی۔

واٹ ڈو یو تھنک؟" ساحر نے جواباً سوال کیا۔"

ہممممم۔۔۔۔"انیتا نے ہنکار بھرتے کچھ فاصلے پر ایمان اور سویرا کے " ساتھ کھڑی مشعل کی جانب دیکھا۔

مجھے تو لگتا ہے آگ دونوں جانب برابر کی لگی ہے۔"انیتا نے سنجیدگی سے " ساحر کو دیکھتے کہا۔

تمھیں غلط لگتا ہے انیتا۔۔۔۔۔۔اٹ ڈز ناٹ میک اینی سینس !"ساحر " نے سر جھٹک کر جواب دیا۔

اگر غلط ہے تو اس کی نظریں کیوں تم پر سے ہٹ کیوں نہیں رہی؟"انیتا " نے آنکھیں سکیڑتے سوال کیا تو ساحر بلا ساختہ مشعل کی جانب دیکھنے لگا ایک پل کو دونوں کی نظریں ٹکرائی۔

کچھ بھی انیتا؟آئی مسٹ سے جواد نے تمھارے اندر کی بورنگ بزنس " وومن کو تھوڑا انٹرسٹنگ بنادیا ہے جو کبھی کبھی اچھا مذاق بھی کر لیتی ہے۔"ساحر نے فقرہ کستے ہوئے اس کی بات پر ہنس کر کہا۔

نو آئی ایم سیریس ساحر!"انیتا نے ایک نظر پھر سے مشعل کی جانب " دیکھا جو کن اکھیوں سے ساحر کو ہی دیکھے جا رہی تھی۔

اوکے اوکے فائن تم اور تمھاری سیریسنیس!"ساحر نے ہار مانتے ہوئے " ہاتھ کھڑے کرتے کہا۔

●●●

ساحر جب سے پارٹی میں آیا تھا مشعل ناچاہتے ہوئے بھی اسی کی جانب متوجہ تھی۔ پارٹی میں موجود دیگر خواتین کی ساحر کی جانب توجہ دیکھ مشعل عجیب احساسات کا شکار ہوئی۔ خواتین کا ساحر کے ارد گرد منڈلانا مشعل کو ایک آنکھ نہیں بھا رہا تھا۔

"ایمان مشعل کو کافی دیر سے غیر آرام دے دیکھ رہی تھی پوچھ بیٹھی۔

"کچھ نہیں میں گھر جانا چاہتی ہوں۔" مشعل نے کچھ فاصلے پر صوفیہ نواز کے ہمراہ کھڑے ساحر کو دیکھتے کہا جو چند دوسری خواتین کے ساتھ محو گفتگو تھا۔

اچھا تھوڑی دیر میں چلتے ہیں۔"ایمان نے اسی تسلی دیتے ہوئے کہا۔"

کیا پرابلم ہے گلز؟"انیتا نے ان کی جانب آتے ہوئے استفسار کیا۔"

کچھ نہیں مشعل کو یہاں کچھ اچھا نہیں لگ رہا۔"ایمان نے سرسری انداز میں کہا۔

کم ان مشعل اونا تمھیں اپنے چند دوستوں سے ملاتی ہوں ان فیکٹ ساحر کی بیوی سے تو سب ہی ملنا چاہتے ہیں۔"انیتا کہہ کر مشعل کو اپنے ساتھ تقریباً گھسیٹتے ہوئے لے گئی۔

ہیلولیڈیز!" مشعل کے ہمراہ انیتا خواتین کے اس گروہ کی جانب آئی" تھیں جو ساحر کو گھیرے ہوئے کھڑی تھیں۔ ساحر بھی انیتا کے ہمراہ مشعل کو آتا دیکھ کر اس کی جانب متوجہ ہوا۔

ہیلو انیتا ہوازدس بیوٹیفل ینگ لیڈی ودھ یو؟" ایک خاتون نے اپنی پوری" توجہ مشعل کی جانب مبذول کرتے سوال کیا۔

ویل یہ تو آپ کو ساحر سے پوچھنا چاہیے جو اپنی بیوی اور اپنی محبت کو آپ" سب سے چھپا کر رکھنا چاہتا ہے۔۔۔۔تاکہ ان کی جوڑی اور محبت کو کسی "کی نظر نا لگے۔

انیتا نے آتے ہی مشعل کا ایسا تعارف کروا ڈالا جو مشعل اور ساحر کو بے ساختہ نظروں کے تبادلے پر مجبور کر گیا۔

اوتو یہ ہے وہ پیاری سی لڑکی جس نے ہمارے ہینڈسم ساحر آفندی کو اپنی" زلفوں کے جال میں پھنسالیا ہے۔"ایک اور عورت نے تیز لہجے میں کہا تو مشعل اس عورت کا انداز سمجھ نہیں پائی۔جب کہ ساحر کو اس کا کہا درست لگا تھا۔وہ تو تھا ہی مشعل کی زلفوں کا اسیر۔

جی شی از مشعل ساحر آفندی!"انیتا نے مشعل کا تعارف کروایا تو سب " خواتین اس سے ملنے لگی کوئی مشعل کے حسن سے متاثر ہو رہا تھا تو کوئی اس کی قسمت پر رشک کر رہا تھا۔

ساحر تم نے کیوں انٹروڈیوز نہیں کروایا ہمیں اس انمول ہیرے سے؟" اور نکاح بھی چپ چاپ کروالیا۔"ایک مڈل ایج مڈرن سی عورت نے

مشعل کو کھوجتی نظروں سے دیکھتے ساحر سے سوال کیا تو ساحر مشعل اور انیتا کو دیکھتا رہ گیا۔

"ویل نکاح جلدی میں ہوا ہے پر ریسیپشن پر ساحر آپ کو ضرور انوائیٹ کرے گا۔" انیتا نے اعلان کرنے والے انداز میں ساحر کی جانب سے جواب دیا۔

اس سے پہلے کہ کوئی مذید بات ہوتی پارٹی میں ایک نئی ہستی کی آمد ہوئی، جو اپنے انداز و اطوار سے سب کی توجہ کھینچ چکی تھی۔ نواز ہاؤس کے لان میں بچھی قالین پر چلتی وہ کسی فیشن شو کی ماڈل سے کم نا تھی۔ وہ سونیا رفیق تھی۔ صوفیہ نواز کے کزن کی بیٹی!

اس کی اچانک آمد پر انیتا کو بھی حیرت ہوئی پرسوں تک تو وہ لندن میں تھی اور آج اچانک یہاں اس کا اچانک اینٹری مارنا انیتا کو بھی حیران کر گیا تھا۔

ایمان سمیت عمار، موحد، شان اور سمیع حیرت سے منہ کھولے اس ہستی کو اتراتے ہوئے اندر آتے دیکھ رہے تھے۔

"یہ تو لگتا ہے کسی انگلش میگزین کے کور شوٹ سے اٹھ کر ادھر ان دھمکی ہے۔" عمار نے موحد کے کان میں سرگوشی کی تھی جب کہ شان اور سمیع میں بھی ایسی ہی سرگوشیوں کا تبادلہ ہو رہا تھا اور ایمان کا چہرہ تو دیکھنے لائق تھا جو اس کو سر سے پیر تک دیکھتی نا جانے اسے کس کس سے تشبیہ دے رہی تھی۔

"واٹ آ پلیزینٹ سرپرائز بیٹا۔" سب سے پہلے صوفیہ نواز سونیا کی جانب بڑھیں۔

ہیلو آنٹی ! ہیلو انیتا ! " وہ صوفیہ سے الگ ہوتی اپنے بال درست کرتی وہیں " کھڑی کھڑی انیتا کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

"ہائے۔۔۔۔۔۔۔۔"

اوومائی گاڈ۔۔۔۔۔۔۔۔"سونیا کی چیخ نما پکار نے انیتا کی بات شروع" ہونے سے قبل ہی روک دی تھی جس پر انیتا اپنے چہرے کے زاویے بگاڑتی اسے دیکھنے لگی۔ سب نے حیرت سے سونیا کی جانب دیکھا جو آتے ہی سب کی توجہ حاصل کر چکی تھی کچھ اپنے انداز و اطوار اور ڈریسنگ سے تو کچھ اپنی عجیب و غریب حرکتوں سے۔

کیاہوابیٹا؟"صوفیہ نوازنے نا سمجھی سے اپنی اس عجیب سی بھتیجی کو دیکھا" تھا۔

لک ایٹ دس! میں نے سوچا نہیں تھا کہ پاکستان آکر آئی گیٹ ٹو سی دس" ہینڈسم مین!" وہ چہک کر کہتی ساحر کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔ تو ساحر سے کچھ فاصلے پر کھڑی مشعل نے ایک ناپسندیدہ نظر اس لڑکی کے سراپے پر ڈالی۔

ساحر بے تاثر انداز میں اسے دیکھتا اپنی جگہ پر کھڑا رہا مگر سونیا کی اگلی حرکت ساحر سمیت سب کو حیران کر گئی وہ آگے بڑھی اور سیدھی ساحر کے گلے لگ گئی۔ ساحر شرمندہ ہوتا اسے خود سے الگ کرنے لگا۔ ایمان بھی اٹھ کر فوراً مشعل کی جانب آئی تھی جو وہاں کھڑی خود کو مس فٹ سمجھ رہی تھی۔

کیا کر رہی ہو سونیا دس از ناٹ لندن ! "انیتا نے تیزی سے اس کی جانب جاتے کہا تھا۔ان کے سرکل میں ایسی چیزیں عام تھیں مگر مشعل کے چہرے کے بدلتے تاثرات پر انیتا نے سونیا کو روکنا ہی مناسب سمجھا اور پھر ساحر کہاں ایسی حرکتوں کو پسند کرتا تھا اور سونیا سے تو اسے ہمیشہ سے اللہ واسطے کا بیر رہا تھا۔اسے وہ لڑکی اور اس کی اپنے ساتھ بے تکلفی کبھی پسند نا آئی تھی۔اس کی بہت سی کلاس فیلوز تھیں جن کے ساتھ وہ گھومتے پھرتے تھے مگر ساحر انیتا کے سوا کبھی کسی کلاس فیلو سے بے تکلف نہیں ہوا کرتا تھا۔

سو تم وہی ہو، میں وہی ہوں البتہ ساحر پہلے سے زیادہ اٹریکٹیو اور ہینڈسم ہو" گیا ہے۔"سونیا نے انیتا کی تنبیہی نظروں کی پرواہ نا کرتے ہوئے ساحر کو وارفتگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔جب کہ ساحر خجل ہوتا ارد گرد دیکھنے لگا اس

کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس وقت اس تماشے سے جان چھڑوا کر وہاں سے بھاگ جائے۔

ہمم تم کب آئی اور اس طرح اچانک ؟"انیتا نے اس کی توجہ ساحر سے " ہٹانے کی کوشش کی۔

اچانک تو آئی تھی کزن بٹ اب مجھے لگتا ہے کہ مجھے کافی پہلے آجانا چاہیے " تھا۔"اپنے برٹش لب و لہجے میں کہتی وہ مشعل کو زہر کی پڑیا لگ رہی تھی۔

ایمان کا ہاتھ تھامتے مشعل کی گرفت ایمان کے ہاتھوں پر مضبوط ہوئی تو ایمان نے چونک کر مشعل کو دیکھا وہ دہکتی نگاہوں سے سونیا نامی اس لڑکی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جو اس کے شوہر کے ارد گرد کسی بھنورے کی طرح

منڈلا رہی تھی۔ایمان کے دماغ میں کچھ کلک ہوا تو وہ اپنی مسکراہٹ چھپا گئی۔

"اچھا آؤ اندر چلو گیٹ فریش پھر ہم بات کریں گے۔"انیتا نے اسے کھسیٹتے ہوئے اندر لے جانا چاہا جب ایمان نے اسے اشارہ کر کے ایسے کرنے سے منع کیا۔انیتا استفامیہ نظروں سے ایمان کو دیکھا تو اس نے مشعل کی جانب اشارہ کیا جس کے چہرے پر انیتا کو سونیا کے لیے واضح ناپسندیدگی نظر آئی۔ سمجھتے ہوئے انیتا کی آنکھوں میں چمک در آئی۔

"میں تو فریش ہو چکی ہوں۔"ساحر کو نظروں کے حصار میں رکھتے وہ کہنے لگی۔

"اوکے دین انجوائے!"انیتا نے پل میں پینترا بدلا۔

باقی کا پورا وقت سونیا نا صرف ساحر کا ضبط آزماتی رہی بلکہ مشعل کا فشار خون بھی بڑھاتی رہی۔ یہاں تک کہ وہ غصے سے کھولتی وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔

اگر ساحر کو پتہ چل جائے کہ مشعل سونیا سے جیلس ہو رہی ہے تو وہ" خوشی کے مارے پاگل ہو جائے۔" انیتا نے پاس کھڑے جواد کے کان میں سرگوشی کرتے کہا۔

یار یہ سونیا کچھ زیادہ ہی ساحر کے پیچھے نہیں پڑ گئی۔" جواد نے اپنی مشترکہ " کزن کے بارے میں رائے دی۔

تم تو ہمیشہ سے ہی ساحر سے جیلس ہوتے آئے کو جب یونیورسٹی میں " لڑکیاں اس کے پیچھے آتی تھیں۔ "انیتا نے گزرے وقت کا ذکر کر کے اسے چھیڑا تھا۔

باقیوں سے مجھے کیا لینا دینا بس تمھیں لے کر جیلس ہوتا تھا بی کاز تم ہمیشہ " صرف مجھ سے بی لانگ کرتی تھی۔ "جواد نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا تو انیتا اس کے جزبوں کی سچائی کے آگے ہمیشہ کی طرح ہتھیار ڈال دیے۔

آگے ہی پل ساحر نے فون کال کا بہانہ کر کے سونیا سے جان چھڑواتے باہر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔ وہ کافی دیر سے مشعل کو وہاں سے غائب دیکھ چکا تھا۔

●●●

وہ مشعل کی تلاش میں نواز ہاؤس کے بیک گارڈن کی جانب بڑھا تھا جہاں بیک گارڈن میں رکھی چیئر پر کوئی وجود اندھیرے میں بیٹھا تھا۔ وہ یقیناً مشعل تھی جو اندھیرے میں نا جانے کیا ڈھونڈ رہی تھی۔ کم روشنی میں وہ اس کے چہرے کو نہیں دیکھ پایا مگر ساحر کے لیے فقط مشعل کا سایہ ہی کافی تھا اس کی پہچان کرنے کے لیے۔ وہ کچھ دیر کھڑا اسے دیکھتا رہا جو ابھی بھی سر جھکائے اندھیرے میں بیٹھی تھی۔

وہ چند قدم مشعل کی جانب بڑھا تھا جب مشعل کو کسی کے ہونے کا احساس ہوا تو سر اٹھا کر ارد گرد دیکھنے لگی۔

وہ پلٹی تھی جب اس کا چہرہ واضح ہوا۔ تو ساحر کچھ پل اسے دیکھے ہی گیا۔ لال چہرہ اور اداسی اور ناراضگی بھری نظروں سے وہ ساحر کو دیکھ رہی تھی۔

تم ٹھیک ہو مشعل؟"ساحر نے مشعل کی جانب قدم بڑھاتے اس کی" آنکھوں میں دیکھتے فکر مندی سے پوچھا تو وہ نظریں چرا گئی۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ ساحر کبھی اس کی نظروں کو پڑھ پائے۔

ہاں مجھے کیا ہونا ہے؟" مشعل نے بڑبڑاتے ہوئے غیر واضح الفاظ میں کہا" مگر ساحر کی سماعتیں مشعل کی بڑبڑاہٹ سے مستفید ہو گئیں۔

کیا ہوا اچانک سے یہاں اندھیرے میں کیوں آگئی؟"ساحر نے بغور اس کا" تجزیہ کرتے سوال کیا اسے مشعل کی حرکتیں عجیب لگ رہیں تھیں۔

وہ آنکھوں میں چب رہی تھی اس لیے یہاں آگئی۔" مشعل نے ہنوز" سابقہ انداز میں سونیا کو سوچتے غیر واضح سا جواب دیا۔

وہ؟"ساحر نے ناسمجھی سے استفسار کیا۔"

روشنی بہت تھی اندر۔۔۔۔۔۔میرا مطلب فلیش"

لائٹس۔۔۔۔۔۔۔میرا سر درد کر رہا تھا اس لیے آ گئی اب میں جاؤں۔

"ساحر کے کھوجتے لہجے میں کئے جانے والے سوال مشعل کو پریشان کر رہے تھے اس لیے اپنی ٹون بدلتی وہ تیز لہجے میں کہہ کر وہاں سے جانے لگی جب ساحر نے اسے ہاتھ تھام کر روک لیا۔

کیا پرابلم ہے مشعل؟"وہ مشعل کے چہرے پر نظریں ٹکائے پوچھنے لگا" تھا۔ مشعل کے چہرے پر پڑنے والی روشنی اس کے چہرے کو واضح کرنے لگی تھی جب کہ ساحر کا رخ روشنی کی مخالف سمت میں تھا اس لیے مشعل اس کے تاثرات سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

مجھے اندر اچھا نہیں لگ رہا تھا۔" مشعل نے بنا اس کی جانب دیکھے کہا البتہ " یہ واضح نہیں کیا کہ اسے کیا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

کیا اچھا نہیں تھا اندر؟" ساحر نے جاننا چاہا کہ مشعل کو کیا پسند نہیں آیا۔ وہ " ایمان اور انیتا کی آنکھوں کے اشارے کچھ کچھ سمجھ گیا تھا مگر اس کا دل اس بات کو ماننے سے انکاری تھا۔ دل میں ایک موہوم سی امید جاگی تھی۔

کچھ بھی نہیں ساحر پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دوں۔" مشعل نے چڑ کر کہا تھا۔ وہ " اسے کیا باتیں کہ وہ سونیا کے اس کے آس پاس ہونے چڑ رہی تھی۔۔۔۔ وہ سونیا کی ساحر کے ساتھ بے جا بے تکلفی پر اندر ہی اندر انگاروں پر لوٹ رہی تھی۔ جب کہ ساحر کو بھی شاید اس بے تکلفی سے کوئی اعتراض نا تھا۔ ایسا صرف مشعل کو لگا تھا۔

کوئی مسلہ ہے تو کہو مشعل؟"ساحر نے اس کے ہاتھ کو ابھی بھی تھام رکھا" تھا۔

تم ہو مسلہ !"مشعل کے ہونٹوں سے پھسلا تو ساحر نے اس کے ہاتھ پر" اپنی گرفت مضبوط کرتے اسے اپنے کچھ قریب کیا۔

تو کیا حل ڈھونڈا تم نے اس مسلے کا۔"ساحر نے ڈھرکتے دل کے ساتھ" گھمبیر لہجے میں سوال کیا۔

لاعلاج مسلہ ہے ! خیر تم نے بابا سے کیوں کہا کہ میری مرضی جان کر" رخصتی کی تاریخ رکھ لیں۔"مشعل نے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے چھڑواتے سوال کیا۔ساحر کی موجودگی اور قربت میں وہ اپنے احساسات اور جذبات پر قابو نہیں رکھ پا رہی تھی اس لیے اس موضوع بدل ڈالا۔

تو کیا اپنی مرضی سے تاریخ دے دیتا یہ جانتے ہوئے بھی کہ تم ایسا ہر گز" نہیں چاہتی۔" ساحر نے مشعل کو دیکھتے ماتھے پر بل ڈالے کہا تو مشعل کچھ پل لاجواب ہو گئی۔

جب ہم دونوں ہی یہ رشتہ نہیں چاہتے ساحر تو بابا کو انکار کیوں نہیں کر" دیتے؟" آنسو پیتی وہ رخ موڑ کر کہنے لگی۔ مشعل کی بات پر ساحر کو لگا کسی نے اس کا دل تیز دھار آلے سے چیر دیا ہو۔ وہ دونوں ہی جانتے بوجھتے ایک دوسرے کے اپنے لیے احساسات کو محسوس کرتے بھی نظریں چرا رہے تھے۔

تم چاہتی ہو میں انکار کر دوں؟" ساحر نا جانے کیا جاننا چاہتا تھا۔

ساحر تم نے یہ رشتہ میرے کہنے پر قائم کیا تھا؟ یہی بات ہے ناں؟ جس کا" اظہار تم بار بار کر چکے ہو تو اب میرے ہی کہنے پر۔۔۔۔۔۔" مشعل کچھ کہتی کہتی رک گئی مگر ساحر نے کوئی رد عمل ظاہر نا کیا جس نے مشعل کے اندر غصے کو مذید دہکا دیا۔

اوکے اوکے آئی گیٹ اٹ ! میں سمجھ گیا مجھے کیا کرنا ہے مگر اس کے بعد " تم کیا کرو گی؟" ساحر نے تنے اعصاب کے ساتھ اس کا رخ اپنی جانب موڑ کر سوال کیا مشعل کی باتیں اسے تیر کے جیسی لگیں تھیں۔

کیا؟ کیا کروں گی مطلب؟ میری زندگی ہے جو مرضی کروں، جیسے" مرضی، جس مرضی کے ساتھ گزاروں۔" مشعل نے دل کڑا کر کے ساحر کے بے تاثر چہرے کے بدلتے تاثرات کو دیکھنا چاہا مگر ساحر کا انداز سپاٹ تھا جب کہ مشعل کے آنسو کسی پل ابل آنے کو تیار تھے۔

اوکے فائن مشعل میں بات کروں گا تمھارے فادر سے۔"ساحر نے" شکستہ دل سے کہااور وہاں سے چلا گیا پیچھے کھڑی مشعل اسے جاتا دیکھتی رہی اور ایک کے بعد ایک کئی آنسو اس کی پلکوں کی باڑ کراس کر کے بہنے لگے۔

.....

پارٹی سے آنے کے بعد مشعل اور ساحر دونوں کی ہی دوسرے کی باتوں کو سوچ سوچ کر تڑپتے رہے تھے۔دونوں اپنے اپنے خود ساختہ مفروضے کو سچ مان رہے تھے۔جہاں مشعل کا دل ودماغ اس بات کو ماننے کو تیار ہی نا تھا کہ ساحر آفندی آج بھی اسے جنون کی حد تک چاہتا ہے وہیں سب دیکھتے ہوئے بھی ساحر کا دل اس بات کو ماننے سے کترا رہا تھا کہ مشعل کے دل

میں اس کے لیے کچھ احساسات ہیں جو آج کل ساحر کے سامنے آتے ہی مشعل کی آنکھوں میں تیرنے لگتے ہیں۔

مشعل آج ساحر سے رشتہ ختم کرنے کو کہہ تو آئی تھی مگر اب اس کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا تھا اور پل پل دباؤ بڑھتا جا رہا تھا۔ آج سونیا کو ساحر کے پاس دیکھ کر اس کے دل میں جلن ہوئی تھی اسے سونیا کا ساحر کے قریب جانا اس وارفتگی سے دیکھنا اس کے گلے لگنا ایک انکھ نہیں بھا رہا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ ساحر نے زیادہ وقت لندن میں گزارہ ہے وہاں ایسی دوستیاں یا بے تکلفیاں عام بات تھی مگر اب یہ سب مشعل کی برداشت سے باہر ہو رہا تھا نا جانے اچانک ایسا کیا تھا جس نے مشعل کی سوچ اور احساسات کو بدل کر رکھ دیا تھا۔

گزشتہ چند دنوں سے جو سکون ساحر کو محسوس کو رہا تھا آج وہ پھر بے سکونی میں بدل گیا تھا اور یہ بے سکونی کیا رنگ لانے والی تھی کوئی نہیں جانتا تھا۔ وہ ایک بار پھر اپنے دماغ کو شانت کرنے کے لیے نیند کی گولیوں کا سہارا لیتا گہری نیند میں ڈوب گیا۔ جب کہ مشعل کی ساری رات کروٹیں بدلتے اس ستمگر کو سوچتے گزر گئی تھی جس نے اپنے دل کو ایسا بدلا تھا کہ اب وہ مشعل کی تڑپ کو سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

.....

وہ صبح سویرے تیار ہوتی نیچے آئی تھی۔

کیا آج کہاں کی تیاری ہے صبح ہی صبح؟" موحد نے اسے نیچے آتا دیکھ کر" سوال کیا۔ پہلی بار وہ صبح ہی صبح اتنے مہذب حلیے میں نیچے آئی تھی تو موحد سمجھ گیا کہ وہ کہیں کی تیاری میں ہے۔

مجھے مانی کے پاس جانا ہے آفس جاتے ہوئے مجھے وہاں ڈراپ کر دیجئے" گا۔"ایمان کہتے ہوئے قریبی صوفے پر بیٹھ گئی۔

کل ہی تو ملے تھے تم لوگ۔اس کے سسرال والے کیا کہیں گے کہ ان کا" دوستانہ ختم ہونے کا نام نہیں لیتا۔"موحد نے فون پر نظریں ٹکائے مشعل سے کہا۔

اس کے سسرال والے ایسے نہیں ہیں اور ویسے بھی وہ سب لوگ کچھ" دنوں کے لیے لاہور گئے ہوئے ہیں اور ایمان اس وقت گھر پر اکیلی ہے۔" مشعل نے فون پر انگلیاں چلاتے وضاحت دی۔

مشعل کیا بات ہے تم رات پھر سوئی نہیں۔" ہاجرہ بیگم جو مشعل کی" ناشتے کی پلیٹ لے کر باہر آئیں تھی اس کی آنکھوں کی سرخی دیکھ کر پوچھ بیٹھی۔

نہیں امی ایسا نہیں ہے..... کل نیا آئی لائنر استعمال کیا تھا شاید سوٹ" نہیں کیا مجھے بس اسی کی وجہ سے یہ سرخی اتر آئی ہے آنکھوں میں۔" مشعل نے فوراً بہانہ بنایا۔

اچھا آؤ ناشتہ تو کر لو۔" ہاجرہ بیگم نے ناشتے کی پلیٹ ٹیبل پر رکھتے کہا۔"

نہیں امی مجھے بھوک نہیں ہے۔ بعد میں کچھ کھالوں گی۔" مشعل نے" ناشتے سے انکار کرتے کہا تو ہاجرہ بیگم فکر مند سی اسے بس دیکھے گئیں۔

ناشتے کے بعد وہ موحد کے ساتھ ایمان کے گھر آئی پورے راستے موحد نے اس سے بارہا اس کی آنکھوں کی سرخی کی وجہ جاننا چاہی مگر وہ ٹالتی رہی۔ موحد اسے ڈراپ کرتا آفس کے لیے نکل گیا۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••

ساحر کی آنکھ آج کافی دیر سے رشید بابا کے دروازہ بجانے پر کھلی تھی۔ شان ہمیشہ کی طرح اس کے کمرے کے باہر بیٹھا اس کے جاگنے کا انتظار کر رہا تھا مگر جگانے کی ہمت نہیں کر پایا تھا اس لیے رشید بابا کو اس نے ساحر کو جگانے کو کہا۔ آج آفس کی ایک اہم میٹینگ تھی اس لیے سمیع متعدد بار کال کر کے ساحر کا پوچھ چکا تھا۔

وہ فریش ہوتا اپنے نائٹ سوٹ میں ہی نیچے آیا تو شان کو اسے دیکھ کر حیرت ہوئی تھی۔

"یہ کیا سر؟ آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئے۔" شان نے روانی میں پوچھا مگر ساحر کی تیز نگاہ نے اسے خاموش کروا دیا۔

"گوڈ مارننگ شان! میری صبح کافی اچھی ہوئی ہے امید کرتا ہوں تم کچھ ایسا نہیں کرو گے کہ یہ برباد ہو جائے۔" فون پر نظریں ڈالتے بے تاثر انداز میں کہتا ساحر شان کو پھر سے الجھا گیا تھا۔ وہ ساحر کے موڈ کا انداز نہیں لگا پا رہا تھا۔

"گوڈ مارننگ!" وہ سر ہلاتا فقط اتنا ہی کہہ کر رہ گیا۔

بیٹھ جاؤ شان!"ساحر نے بنا اس کی جانب دیکھے فون پر نظریں گھاڑے" ہاتھ سے کرسی کی جانب اشارہ کیا۔

سر آپ ٹھیک۔۔۔۔۔۔۔"شان کی بات مکمل نا ہو پائی تھی جب سمیع" کی کال پھر اس کے فون پر آنے لگی۔

ساحر نے سپاٹ انداز میں ہاتھ شان کے سامنے پھیلا یا تو شان خلق تر کرتا فون ساحر کی جانب بڑھا گیا۔اب سمیع کا اللہ خافظ تھا۔

ساحر سر کہاں ہیں شان؟"فون ریسیو کرتے ہی اس نے سپیکر پر ڈالا تو" سمیع کی آواز ریسیور سے ابھری جو بنا جانے بنا سمجھے شروع ہو چکا تھا۔

ایک توجب سے دبئی سے لوٹے ہیں ناں پھر سے وہی بے"

"لگام۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں یہیں ہوں سمیع۔۔۔۔"ساحر نے "میں "پر زور دے کر کہا تو"
سمیع نے گھبرا کر فون کاٹ دیا۔ٹون ٹون کی آواز پر جہاں ساحر کے ماتھے پر بل پڑے وہیں شان نے وہیں کھڑے کھڑے سمیع پر فاتحہ پڑھنے کا بی ارادہ کر لیا۔

اس کو کہوا گلے دس منٹ میں میرے سامنے پہنچے ورنہ اس کی لگا میں تو"
میں ٹائٹ کروں گا۔"ساحر نے فون ٹیبل پر پٹختے اس کی جانب اشارہ کرتے کہا اور ناشتے کی جانب متوجہ ہو گیا جب کہ شان دل ہی دل میں سمیع کے لیے دعا گو تھا۔

جلدی گھر پہنچیں ورنہ موت کا فرشتہ آپ کی تلاش میں خود ہی وہیں ان" پہنچے گا۔" میسج سینڈ کرتا وہ سکرین کو دیکھنے لگا جہاں ٹائپنگ لکھا آرہا تھا۔

پھر سے غداری شان۔۔۔۔بک دیتے کے وہ جلاد اس وقت تمھارے" ساتھ ہے۔" سمیع کا فوراً جواب آیا تھا۔الفاظ کا بے ترتیب سا انداز کی اس کی نروسنیس کو بیان کر رہا تھا۔

بک دیتا تاکہ آپ کی جگہ میں آفندی ہاؤس کی گیٹ پر الٹا لٹکا ہوا ہوتا۔" اب بحث چھوڑیں اور پہنچیں۔ سر کا موڈ کچھ اچھا نہیں لگ رہا۔" شان نے مسیج ٹائپ کر کے سینڈ کیا۔

اگلے دس منٹ میں وہ کانپتی ٹانگوں اور ڈھرکتے دل کے ساتھ آفندی ہاؤس میں ساحر کے سامنے موجود تھا۔

یس سر!" سمیع نے لب کچلتے ہوئے اپنی حاضری لگوائی۔"

ہاں تو کیا کہا تھا تم نے سمیع؟" ساحر اسے بغور دیکھتے سوچنے کی ایکٹنگ کرنے لگا۔"

ہاں یاد آیا تم نے کہا تھا ایک تو جب سے دبئی سے لوٹے ہیں ناں پھر سے وہی بے لگام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ساحر نے سمیع کے الفاظ دہرائے تو سمیع کو اپنے ارد گرد ستارے ناچتے دیکھائی دیے۔

سمیع وڈیو لائک ٹو کمپلیٹ دس سیہ نٹینس! وہ اصل میں میں چاہتا تھا کہ" جب تم میرے بارے میں اپنے ان الفاظ کا اظہار کرو تو ہم آمنے سامنے ہوں۔تاکہ میں اچھے سے تمھارے الفاظ کو فیل کر سکوں۔" ساحر کا عام سا

لہجہ عام نہیں تھا۔کونے میں کھڑا شان اپنے سامنے سمیع کی غیر ہوتی حالت دیکھتا اس کے لیے دعا گو تھا۔جب کہ سمیع کی زبان اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔

کم ان ہری اپ۔"ساحر نے کلائی میں بندھی گھڑی پر نظر ڈالتے کہا۔"

سوری سر میرا وہ مطلب نہیں تھا۔"سمیع نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے" انھیں ترکیا۔

تو کیا مطلب تھا؟اب میں تمھیں انسان بھی نہیں لگتا کہ تم مجھے گھوڑوں" "اور گدھوں کے ساتھ۔۔۔۔۔۔

سر صرف گھوڑوں کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔" سمیع نے فوراً اس کی بات کاٹتے اپنی بات سامنے رکھی جس پر شان اور ساحر نے اچنبھے کے ساتھ ایمپریس ہونے والے انداز میں سمیع کو دیکھا۔شان کو سمیع سے ایسی بہادری یا پھر بے وقوفی کی امید نا تھی۔جو شیر کے سامنے کھڑا اس سے نوالے چھین رہا تھا۔

واو۔۔۔۔۔مسٹر سمیع الحق واو۔۔۔۔۔" ساحر کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ سمیع کے ساتھ کرے کیا۔جو اس کے منہ پر اسے گھوڑوں کے جیسے بے لگام کہہ گیا تھا۔

سمیع اس سے پہلے کہ میں سچ مچ کا لگام تمھارے گلے میں ڈال دوں اپنی شکل گم کر لو۔" ساحر نے ذچ ہو کر کہا۔وہ سمیع کے ساتھ سختی سے پیش نہیں آنا چاہتا تھا مگر سمیع کی پھسلتی زبان اسے ہمیشہ تیش دلا دیا کرتی تھی۔

سر آئی ایم ایسٹریملی سوری وہ بس میں پریشان تھا اور آپ سے بہتر کون" جانتا ہے کہ پریشانی میں میری زبان کی بریکس فیل ہو جاتی ہیں۔" سمیع نے ملتجی انداز وضاحت دی۔

اور آپ کی اس پریشانی کی وجہ جان سکتا ہوں؟" ساحر نے طنزیہ انداز میں" استفسار کیا۔

سر آپ آفس نہیں پہنچے تھے مجھے لگا انویسٹرز کہیں چلے جا جائیں۔ یہ" پروجیکٹ بہت اہم تھا۔" سمیع نے سنجیدگی سے کہا۔

سمیع میں جانتا ہوں کہ پروجیکٹ اہم ہے پر کیا تم جانتے ہو کہ اس" پروجیکٹ کا ہم سے زیادہ فایدہ ان لوگوں کو ہو رہا ہے جو اس پروجیکٹ پر

انویسٹ کر رہے ہیں۔ ہم اس ہاؤسنگ سکیم کے ساتھ بس اپنی کمپنی کا نام جوڑنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔۔ ہمارے علاوہ کنسٹرکشن ولڈ میں کوئی انھیں اس پرائس کے ساتھ نہیں ملے گا اس لیے وہ ہمیں چھوڑ کر جائیں یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔۔" ساحر نے اپنا نظریہ بیان کیا۔

"سر اگر ایسا ہے تو ہم کیوں انھیں کم قیمت پر یہ پروجیکٹ کر کے دے رہے ہیں۔" شان نے نقطہ اٹھایا۔

"ان کا ٹرسٹ گین کرنا ہے شان۔ آفندی کنسٹرکشن آج سے پہلے تک صرف انٹرنیشنل پروجیکٹس کرتی تھی مگر اب ہمیں پاکستان میں بھی سب کو اوورٹیک کرنا ہے۔ ابھی تو وہ لوگ بس ایک مال بنا رہے ہیں مگر کانٹریکٹ کے مطابق اگلے کئی سال وہ ہمارے ساتھ باونڈ ہوں گے۔ یہ ایک کمرشل پروجیکٹ ہے اور جب آفندی کنسٹرکشنز کا نام اس پروجیکٹ

کے ساتھ آئے گا تو ہماری مارکیٹ ویلیو اوپر جائے گی۔ سمیر کے جانے کا جو نقصان ہمیں ہوا اس سے اوور کم کرنے میں کچھ مدد ضرور ملے گی۔" ساحر نے اپنا نظریہ سامنے رکھا تو شان اور سمیع میں نظروں کا تبادلہ ہوا۔

جھکنا وہیں چاہیے سمیع جہاں جھک کر فایدہ ہو۔ ہر جگہ جھک جانے والے" لوگوں کی نظر میں اپنی اہمیت کھو دیتے ہیں۔" ساحر کہہ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا اور اس کے جاتے ہی شان اور سمیع نے گہرا سانس لیا۔

آپ نے باز نہیں آنا بار بار کلہاڑی پر پیر مار دیتے ہیں۔" شان نے چڑ کر" سمیع کو دیکھا۔

تم نے سر کو کلہاڑی کہا؟" سمیع نے مصنوعی حیرت سے استفسار کیا۔"

کم سے کم بے لگام گھوڑا نہیں کہا۔" شان نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے اسے چھیڑا۔

یار بندہ ہنٹ تو دے دیتا ہے۔" سمیع نے شکائیت کی۔"

بندہ زبانی تیر زرہ سوچ سمجھ کر چلاتا ہے۔" شان نے جواباً اسی کے انداز میں کہا۔

ویسے شان اس پل مجھے اپنا اپ کسی فوجی سے کم نا لگا تھا جو دشمن کے مورچے پر کھڑے اسے پہنچائے جانے والے نقصان کا اعتراف کر رہا ہوتا ہے اور اگلے ہی پل سامنے سے آنے والا بارودی گولا اس کے جسم کے چیتھڑے کر جاتا ہے۔" سمیع نے شان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ساحر کی زبانی ہوئی اپنی بازپرس کو دلچسپ انداز میں پیش کیا۔

اب آپ سر کو بارودی گولا کہہ رہے ہیں۔" شان نے آبرو اچکاتے" حیرت کا اظہار کیا۔

کوئی بہتر نام ہے تمھارے پاس؟" سمیع کہاں باز آنے والا تھا۔"

اس گولے کو ایک بار اپنے سر پر پھٹ لینے دیں پھر پوچھوں گا۔" شان" کہہ کر ساحر کے انتظار میں وہیں بیٹھ گیا اور سمیع بھی کیونکہ اسے ابھی جانے کا حکم ملا نہیں تھا اور بنا ساحر سے پوچھے جا کر وہ اس بارودی گولے کو اپنے سر پر پھاڑنا افورڈ نہیں کر سکتا تھا کم سے کم آج کے دن اس نے کوئی گڑبڑ نا کرنے کی قسم کھائی تھی مگر اس کی یہ قسم جلد ٹوٹنے والی تھی۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••

ایمان صوفے پر آلتی پالتی مار کر بیٹھی گود میں ٹرے رکھے ناشتے سے انصاف کر رہی تھی۔۔۔سامنے مشہور زمانہ مارننگ شو چل رہا تھا اور ایمان پوری طرح ٹی سکرین پر نظر آتے اپنے فیورٹ کپل پر نظریں گھاڑے ان کی زندگی کے بارے میں سن رہی تھی جب مشعل ملازمہ کے ہمراہ اندر داخل ہوئی۔

مشی تم وہ بھی اتنی صبح؟" مشعل کو آتے دیکھ کر ایمان کو حیرت ہوئی۔"

ہاں بس دل گھبرا رہا تھا سوچا تیرے پاس آجاؤں۔" مشعل نے اس کے" ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا۔

اور دل کل رات ساحر سے ہوئی بات کی وجہ سے پریشان ہے؟"ایمان" نے چائے کا گھونٹ بھرتے عام سے لہجے میں سوال کیا تو مشعل بے تاثر نظروں سے اسے دیکھے گئی۔

میں سن چکی تھی جو کچھ تم نے اس سے کہا۔۔۔۔رات کو بات نہیں کی" کیونکہ تم پہلے ہی آپ سیٹ تھی۔"ایمان نے کافی دیر اس کے بولنے کا انتظار کرنے کے بعد وضاحت دی تو مشعل پھر کچھ نا بولی۔

ویسے بہت غلط کیا ہے توں نے مشعل۔"ایمان نے اسے بولنے پر اکسایا۔"

کیا غلط کیا ہے؟"مشعل نے مدہم لہجے میں ایمان سے دریافت کیا۔"

تم نے ایک بار پھر اس کے کندھے پر بندوق رکھ کر چلانے کی کوشش کی" ہے مشعل۔"ایمان نے مسکرا اسے اس کی غلطی کا احساس کروانا چاہا۔

تو کیا کرنا چاہیے تھا؟" مشعل نے استفامیہ نظریں ایمان پر ڈالتے سوال" کیا۔

اپنی محبت کا اظہار۔"ایمان نے عام سے لہجے میں کہا۔"

کون سی محبت ؟" مشعل نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے اپنا بھرم قائم" رکھنا چاہا۔

وہی جواب بھی تمھاری آنکھوں میں ہچکولے کھا رہی ہے۔۔۔۔۔"""" ایمان کی بات پر مشعل نے نظریں چرائی۔

اور جو تمھیں بات بات پر نظریں چرانے پر مجبور کر دیتی ہے۔"ایمان"
نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا تو مشعل نے کوئی جواب نا دیا۔

مشعل پلیز مت کرو یہ سب اپنے اور اس کے ساتھ۔۔۔۔۔تم دونوں"
"ہی ایک دوسرے سے محبت کرتے ہو تو کیوں اقرار نہیں کرتے؟

وہ نہیں کرتا مجھ سے محبت۔۔۔۔کرتا ہوتا تو ایک بار تو کہتا کہ مشعل اس"
رشتے کو ایک موقع دے کر دیکھتے ہیں۔" مشعل نے قدرے بلند آواز میں
جھنجھلا کر کہا۔

تم جس جنون کی بات کیا کرتی تھی مانی وہ کہیں نہیں رہا۔۔۔۔جو جنون"
میں ہمیشہ سہیر میں ڈھونڈا کرتی تھی۔۔۔۔جو ساحر کا خاصہ تھا۔۔۔۔۔

وہ جنون تو ہواؤں میں تحلیل ہو چکا۔ہے شاید۔۔۔۔۔جیسے میرے لیے اس کے دل سے محبت۔" مشعل نے آنسوؤں سے لبریز انکھوں سے ایمان کو دیکھتے یوئے کہا۔

وہ تم سے آج بھی محبت کرتا ہے مشعل!"ایمان نے اپنے الفاظ پر زور" دیتے اسے یقین دلانا چاہا۔

تو اقرار کیوں نہیں کرتا۔ کہہ کیوں نہیں دیتا؟" مشعل نے ملتجی انداز میں" کہا۔

تو تم کہہ دیتی مشعل!"آیمان نے اسے سمجھانا چاہا۔"

مجھے ڈر لگتا ہے مانی۔" مشعل کی آنکھ سے آنسو بہا۔"

کس سے؟"ایمان نے نا سمجھی سے سوال کیا۔"

اسے کھونے سے!"مشعل نے اعتراف کیا۔"

مطلب؟"ایمان نے استفامیہ انداز میں کہا۔"

مانی میں نے بہت برا خواب دیکھا ہے۔پہلے میں نے ایسا ہی برا خواب دیکھا" تھا تو سہیر کو کھو دیا اب جب دل ساحر کے ساتھ جینے کو چاہنے لگا ہے تو ویسا ہی خواب۔۔۔۔مانی میں ساحر کو کھونا نہیں چاہتی۔۔۔۔۔۔۔۔اسے کھو کر میں کیا کروں گی؟کون میری اتنی پرواہ کرے گا جتنی وہ کرتا ہے؟کون مجھ سے اتنی محبت کرے گا۔۔۔۔۔۔۔میں اس کے بغیر جینا نہیں چاہتی مگر میں اس سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ڈرتی ہوں کہیں میری قسمت مجھے پھر

سے وہیں نالا کھڑا کر دے جہاں سے میں بہت مشکل سے ساحر کی وجہ سے نکلی تھی۔۔۔۔۔۔میں اسے کسی حال میں نہیں کھو سکتی مانی وہ انسان۔۔۔۔۔۔۔"روتے روتے مشعل کی ہچکی بندھی۔

وہ پریشان ہوتا تھا تو دنیا بے رنگ لگنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔اب وہ مسکراتا" ہے تو اس کے ساتھ مسکرانے کا دل کرنے لگا ہے۔" مشعل نم آنکھوں سے مسکرائی۔

مشعل ایک بار یہ بات اس سے کہہ کر دیکھو۔۔۔۔۔یقین جانو وہ تمھاری" ہاں کے انتظار میں ہے۔۔۔اس کے اس نام نہاد گلٹ سے تمھاری یہ ہاں ہی نکال سکتی ہے۔ تم دونوں کی زندگی سنور سکتی ہے۔"ایمان نے اسے سمجھایا۔

نہیں میں ایسا نہیں کر سکتی وہ کیا سوچے گا کہ اس کے بھائی کو بھول۔۔۔"

"

فارگاڈ سیک مشعل اس کا بھائی تمھارا پہلا شوہر تھا جو اس دنیا میں نہیں" رہا۔۔۔پہلے تم اس سے محبت کرتی تھی کیونکہ شوہر ہونے کے ناطے تمھیں اس سے محبت کرنی تھی۔ مگر اب وہ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔ مرے ہوئے انسان کے ساتھ محلض رہنے کے چکر میں زندہ لوگوں کو نظر انداز کرنا اور انھیں اذیت سے دوچار کرنا کہاں کی عقلمندی ہے۔" ایمان نے اس کی سوچ کی تردید کی۔

"تو میں کیا کروں مانی؟"

کچھ نہیں کہہ سکتی تو بس اتنا کہہ دے کہ تو یہ نکاح ختم نہیں کرنا" چاہتی۔۔۔۔بس اتنا مشعل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔باقی تو وہ دیوانہ خود سمجھ جائے گا۔"ایمان کو کوئی بات بنتی دیکھائی دی تو کہہ دیا مگر مشعل نے کوئی جواب نا دیا۔

مشعل کیا سوچ رہی ہو؟"کافی دیر خاموش رہنے کے بعد ایمان نے پھر" استفسار کیا۔

کچھ نہیں کیا ہم کوئی اور بات کریں۔"مشعل نے اپنا چہرہ پونچھتے ایمان" سے کہا تو ایمان گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتی اٹھ کھڑی ہوئی اور بڑبڑاتی کچن کی جانب چلی گئی۔

"!! وہی ڈاک کے تین پات"

••••••••••••••••••••••••••••••••••

انیتا اپنے کیبن سے نکل کر موحد کے کیبن میں آئی تھی۔

ہیلو انیتا آپ کو کچھ چاہیے تھا؟" انیتا کو دیکھتے موحد اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑا "ہوا۔

ہاں موحد ایکچلولی کچھ پیپرز پر مشعل کے سگنیچر چاہیے تھے وہ بھی "ارجینٹلی یا تو اسے یہاں بلالو یا پھر پلیز یہ پیپرز لے کر کراس کے سائن لا دو۔۔۔۔ مجھے فوری طور پر میٹینگ اٹینڈ کرنی ہے اور ساحر بھی ابھی آفس میں نہیں ہے سو پلیز یہ پرابلم تم دیکھ لو۔" انیتا نے فائل موحد کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اوکے ڈونٹ وری میں کچھ کرتا ہوں۔"موحد کہہ کر سوچ میں ڈوب گیا" کہ کیا کرنا چاہیے کیونکہ مشعل تو ایمان کے گھر تھی۔

خود جا کر واپس آنے کے بجائے اس نے مشعل کو آفس بلانے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ اسے ابھی کچھ فائلز دیکھنی تھیں اس لیے وہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔

مشعل کو کال کر کے فوراً آفس آنے کو کہا تو وہ فوراً سے تیار ہو گئی وجہ سے وہ خود بھی واقف نا تھی یا پھر جانتے بوجھتے اس وجہ سے نظریں چرا رہی تھی۔ موحد نے آفس سے گاڑی مشعل کو پک کروانے کو بھیجی تھی۔

●●

وہ ڈرائیور کے ہمراہ آفس آئی تھی اور اب موحد کے ساتھ انیتا کے کیبن میں اس کے فارغ ہونے کے انتظار میں بیٹھی تھی۔ وہ جلد یہاں سے فارغ ہو کر کچھ کھانا چاہتی تھی صبح کی بھوکی اب اسے کمزوری محسوس ہونے لگی تھی۔

خہیلو ہیلو سوری گائز مسٹر ملک کے ساتھ میٹینگ کچھ زیادہ لمبی ہو گئی۔۔۔۔۔آئی میڈیو کیپ ویٹنگ فار می۔" انیتا نے آپی نشست پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

اٹس او کے انیتا!" مشعل نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔"

اچھا سو مجھے کچھ پیپر زپر تمھارے سائن چاہیے تھے۔۔۔۔ساحر تو نا" جانے صبح سے کہاں غائب ہے سو میں نے سوچا کہ تمھارے او یلیبل

ہونے کا فایدہ اٹھایا جائے۔"انیتا نے پیپرز مشعل کے سامنے کرتے ہوئے کہا اور سائن کی جگہ پر انگلی رکھتے نشان دہی کر دی۔

ہاں انفیکٹ شان کو بھی کچھ پتہ نہیں کہ وہ کہاں ہیں۔"موحد نے اپنا" حصہ ڈالا۔ مشعل نے انیتا کی بتائی جگہ پر سائن کرتے ان دونوں کی گفتگو سنی۔

یہاں پر بھی۔۔۔۔"انیتا نے صفہ الٹاتے ہوئے کہا۔"

تم لوگ جانتے ہو اس کی پرانی عادت ہے بنا بتائے غائب ہو جانا پھر کوئی" نہیں جانتا کہ کب لوٹے کا گھنٹوں، دنوں، ہفتوں یا پھر مہینوں بعد۔۔۔۔دل چاہا تو انفارم کرے گا اور دل چاہا تو نہیں۔"انیتا نے ساحر کی ایک پرانی عادت کا ذکر کیا تو سائن کرتے کرتے مشعل کے ہاتھ تھم گئے۔

کیاسا حررات ہوئی بات کی وجہ سے اچانک غائب ہو گیا ہے؟" مشعل"
نے دل ہی دل میں خود سے سوال کیا۔

دروازہ کھلا اور سمیع اندر داخل ہوا تو مشعل اپنی سوچوں سے باہر نکلی۔

ہیلو میم! یہ فائلز سر نے صبح بھجوائی تھی میں شان کے ساتھ تھوڑا"
مصروف تھا تو پہلے دے نہیں سکا۔" سمیع نے فائنل انیتا کی جانب بڑھاتے
ہوئے کہا۔

ہے کہاں وہ؟" انیتا نے فائنل کھول کر نظر ڈوراتے سوال کیا اور اسے"
اپنے سامنے بنے فائلز کے پلندے پر رکھ دیا۔

معلوم نہیں گھر سے نکل کر سلیمان صاحب کی جانب گئے تھے اس کے " بعد کا پتہ نہیں۔" مشعل کو دیکھتے سمیع نے انیتا کو جواب دیا۔

سمیع کی بات پر مشعل کا دل لرزا تو کیا وہ بابا کو شادی کے لیے منع کر آیا ہو گا ؟اور اب خود غائب ہو گیا ہے ؟" مشعل نے آنکھوں میں ایک ساتھ نا جانے کون کون سے خدشات ابھرے تھے۔ خوف بے بسی غصہ اداسی اور ساحر سے الگ ہونے کا ڈر۔

وہ ایسے کیسے کر سکتا ہے ؟" دل نے دہائی دی۔"

اچھا بتایا نہیں انھوں نے کہ گھر جانے کا ارادہ ہے ان کا۔" موحد نے " حیرت کا اظہار کیا۔

اچھا یہ فائلز ایک بار چیک کر لینا موحد انیتا نے ایک فائلز موحد کو تھمائی اور خود لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہو گی۔

میرا ہو گیا تو میں جاؤں؟" مشعل نے مٹھیاں سختی سے بھینچ کر خود پر" بمشکل قابو پایا ہوا تھا انیتا اور موحد دونوں کا دھیان اس کی جانب نہیں تھا اس لیے کوئی اس کی حالت نوٹ نہیں کر پایا سوائے سمیع کے۔۔۔۔کچھ سوچتا وہ باہر چلا گیا۔

ہاں مشی میں نے ڈرائیور کو بتایا ہے وہ تمھیں گھر ڈراپ کر دے گا۔""" موحد نے سرسری نگاہ اس پر ڈال کر واپس فائلز کی جانب متوجہ ہو گیا۔

مشعل فوراً وہاں سے اٹھ کر باہر آئی انیتا کے کیبن سے نکل کر ساحر کے کیبن میں قدم رکھتے ہی اس کی آنکھ سے ایک آنسو نکلا جیسے بے دردی سے

صاف کرتی وہ ایک نظر کیبن پر ڈوراتی وہ باہر نکلی تھی۔راہداری سے گزرتے اس کے کانوں میں سمیع کی آواز پڑی تو اس کا خون کھولنے لگا۔

ہاں شان پتہ چلا سر کا؟" وہ فون کان سے لگائے پوچھ رہا تھا۔"

کیا سونیا میڈم کے ساتھ ہیں؟ یہ کن چکروں میں پڑ رہے ہیں سر؟""" قدرے آہستہ آواز میں کہتا سمیع کا انداز مشعل کو عجیب لگا۔

اچھا ٹھیک ہے۔" کہہ کر اس نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتے فون کان"

سے ہٹایا۔

چلو آئی ہوپ آج سر کی بے رنگ زندگی میں کوئی ٹویسٹ آنے والا" ہے۔" سمیع نے فون بند کر کے خود کلامی کے انداز میں کہا جب کہ مشعل وہاں سے جلے دل کے ساتھ چلی گئی۔

یہ سب کیا تھا سمیع بھائی؟"قریبی کیبن سے شان نکل کر سمیع کی جانب" آیا اور نا سمجھی سے سوال کرنے لگا۔

تابوت میں آخری کیل ٹھوکا ہے۔" گردن گھما کر مشعل کو دیکھتا وہ مبہم" مسکراہٹ کے ساتھ کہنے لگا۔

کافی پینے جا رہا ہوں آجاؤ۔" منہ کھولے شان کو دیکھتا سمیع کندھے آچکا " کر کہتا پینٹری کی جانب چلا گیا۔

••

دکھی دل کے ساتھ وہ آفس کی بلڈنگ کے گراؤنڈ فلوپر پہنچی تو سامنے بڑے سے گلاس ڈور کے پار ساحر کی گاڑی رکتی دیکھائی دی۔

شاید سمیع جھوٹ۔۔۔۔۔۔۔"اس سے پہلے کہ وہ کچھ سوچ پاتی ساحر" کے ساتھ ہی گاڑی کی فرنٹ سیٹ سے اترتی سونیا کو دیکھ کر مشعل کی ساری خوش فہمیاں ہوا ہو گئی۔اس چلتی پھرتی فیشن کی پوٹلی کو ہنس ہنس کر اپنے شوہر سے باتیں کرتے اس کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلتا دیکھ مشعل کا خون کھولنے لگا۔غصے اور بے بسی کی شدید لہر اس کے اندر اٹھی تھی۔ساحر سے اسے ایسی امید نا تھی۔وہ دونوں اندر کی جانب بڑھ رہے

تھے جب کہ مشعل اس حالت میں ساحر کے سامنے نہیں آنا چاہتی تھی اس لیے دیوار کی اوٹ میں چھپ کر ان دونوں کو دیکھنے لگی۔

ساحر سن گلاسس اتارتا اندر داخل ہوا اور ریسیپشن کی جانب مڑا تھا جب کہ سونیا وہیں کھڑی اپنے فون پر نظریں دوڑاتی شاید ساحر کے لوٹنے کے انتظار میں تھی۔

مشعل فوراً دیوار کی اوٹ سے نکل کر سونیا کی جانب آئی تھی اور اس سے پہلے کہ سونیا کچھ دیکھ پاتی مشعل اسے کہنی سے تھامے اپنے ساتھ باہر کھینچ کر لے آئی۔

واٹ دا ہیل ازدس؟" مشعل کے ساتھ قدم اٹھاتے سونیا نے تلملا کر" اس دھان پان سی لڑکی کو دیکھا جو اس کا بازو تھامے اسے آفس سے باہر لے آئی تھی۔

یہ کیا طریقہ ہے؟" سونیا نے باہر آتے غصے سے اپنا بازو مشعل کی گرفت" سے آزاد کرواتے پوچھا۔

کیا طریقہ ہے وہ تو تم مجھے بتاؤ گی مس سونیا رفیق؟" مشعل نے دونوں" بازو سینے پر باندھتے کھا جانے والی نظروں سے مشعل کو دیکھا۔

واٹ ڈو یو مین؟" سونیا نے ایک ناقدرانہ نگاہ مشعل پر ڈالتے استفسار کیا۔"

تم میرے بزبینڈ کا پیچھا چھوڑ کیوں نہیں دیتی؟" مشعل نے باآواز بلند سوال کیا۔وہ دونوں اس وقت پارکنگ ایریا میں کھڑی تھی۔

"تمھارا ہزبینڈ یومین ساحر؟ہیلو پریٹی گرل تمھارا ہزبینڈ ہونے سے پہلے وہ میرا دوست ہے اور ویسے بھی میں جب سے آئی ہوں اسے تمھارے ساتھ تو کیا تم سے مسکرا کر بات کرتے ہوئے بھی نہیں دیکھا یہ کیسا ریلیشنشپ ہے؟اور پھر میں نے سنا ہے تم تو سہیر سے۔۔۔۔۔۔۔۔

"یہ تمھارا مسلہ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔میں، میرا شوہر اور ہمارا رشتہ تمھارا مسلہ نہیں ہے۔۔۔۔۔سو سٹے آؤٹ آف اٹ۔" مشعل نے کاٹ دار نگاہ سونیا پر ڈالتے بات جاری رکھی۔

اوراس رشتے کو کیسے چلانا ہے اور کیسے نبھانا ہے یہ ہمارا آپس کا معاملہ "
ہے۔" مشعل نے سونیا کی قطعہ کلامی کرتے درشت لہجے میں کہا تو سونیا کی
طنزیہ مسکراہٹ نے اس کے اندر کا غصہ مزید بڑھایا۔

جو بھی ہو تم مجھے میرے دوست سے دور نہیں کر سکتی۔۔۔۔"سونیا"
نے اثر نا لیتے ہوئے کہا۔

اور تم میرے اور میرے شوہر کے درمیان میں نہیں آسکتی۔۔۔میں "
تمھیں آنے ہی نہیں دوں گی! تمھیں کیا لگتا ہے کہ میں سمجھ نہیں رہی کہ
تم اس کے اس پاس کیوں ہو؟ تمھاری نظروں میں اس کے لیے کیا ہے؟ پر
تم یہ بھول کیوں گئی کہ ساحر آفندی میرا شوہر ہے۔"ہر عتماد لہجے میں کہا
گیا۔

شوہر ہے تو کیا ہوا بہت سے آدمیوں کی بیویاں ہوتی ہیں جن کو وہ بالکل " پسند نہیں کرتے اور ان کی اور لڑکیوں سے دوستاں بھی ہوتی ہیں، ریلیشنشپ بھی اور پھر بات شادی تک بھی چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔۔یو نو واٹ آئی مین؟" سونیا نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ مشعل کی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔ سونیا کے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ مشعل کو ساحر پر غصہ آیا جو اس جیسی لڑکی کے ساتھ گھوم رہا تھا۔

میں کل رات تم دونوں کی بات سن چکی ہوں۔ تم نے ہی کہا تھا ساحر سے " ٹو فینش یور سو کالڈ میرج سواب میں نہیں تم اس کا پیچھا چھوڑ دو۔۔۔۔بی کاز اف ساحر ہیز بریز تو وہ تمھارے پیچھے نہیں آئے گا۔" سونیا نے جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ مشعل کو ترحم بھری نظروں سے دیکھا۔

مشعل نے جواباً کچھ نا کہا اور نا ہی اپنے اندر جلتی غصے کی جنگاریوں کو ٹھنڈا" کرنے کی کوشش بھی نہیں کی بلکہ وہ ان جنگاریوں میں سونیا کی ساری خوش فہمیاں جلا کر راکھ کر دینا چاہتی تھی۔ بھوک، کمزوری، بے بسی، غصہ اور محبت کو کھو دینے کا ڈر سب ایک ساتھ اس پر حملہ آوار ہو رہے تھے۔

آئی مین جسٹ تھنک کہ ساحر آفندی جیسی پرسنیلٹی۔۔۔۔۔لڑکیاں" جس پر جان تو کیا اپنا سب کچھ سیکریفائز کر دیں وہ ایسی ڈل اور بورنگ لائف کب تک گزارے گا جہاں نا اس کے سٹینڈرڈ کا لائف پارٹنر ہو نا ان دونوں کو ایک دوسرے میں کوئی انٹرسٹ ہو؟ اور نا اس کی سوکالڈ بیوی کو اس کی پرواہ ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔اب اتنا تو تم بھی سمجھ سکتی ہو گی نا مس واٹ ایو ور !"سونیا نے استخزائیہ انداز میں مشعل کو سر سے پیر تک دیکھتے نخوت سے سر جھٹک کر کہا مگر جواباً مشعل کا ریایکشن اسے حیران کر گیا۔

مس نہیں مسیز مشعل ساحر آفندی نام ہے میرا۔۔۔۔۔"اپنے الفاظ پر" زور دے کر اس نے کہنا شروع کیا۔

"ساحر آفندی کی بیوی،اس کی محبت ہوں میں اور تم یا کوئی بھی آ کر کچھ بھی بکواس کر لو کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔۔۔کوئی بھی طریقہ اپنا لو تم کبھی ساحر کی زندگی میں مشعل کی جگہ نہیں لے سکتی اور تم تو کیا دنیا کی کوئی عورت ساحر کے لیے مشعل نہیں بن سکتی۔۔۔۔۔یہ بات جتنی جلدی اپنے دماغ میں بیٹھا سکتی ہو بیٹھا لو کیونکہ بعد میں تکلیف زیادہ ہو گی اس لیے ابھی سنبھل جاؤ۔" مشعل نے سونیا کی کنپٹی کو اپنی شہادت کی انگلی سے چھوتے اپنے اک ایک لفظ پر زور دیتے کہا۔۔۔۔۔ مشعل کے لہجے کا بدلاؤ اس کے انداز میں اپنے لیے غرور سونیا کو حیران کر رہا تھا۔ساحر آفندی کو لے کر کوئی لڑکی اتنا بڑا دعوی بلاوجہ تو نہیں کر سکتی تھی۔

اینڈ یو نو واٹ میں کیا ہوں؟ میرا سٹینڈرڈ جانتی ہو کیا ہے؟ تو سنو میں وہ" پہلی لڑکی ہوں جس نے ساحر آفندی جیسے پتھر کا دل دھڑکایا، جس نے اسے محبت سے روشناس کروایا، اس بے خود، بے بس کر دیا میری محبت نے ۔۔۔۔۔۔۔"سونیا حیرت سے مشعل کو دیکھ رہی تھی۔۔۔اسے لگا وہ لڑکی یا تو بہت خود پسند تھی یا شدید غلط فہمی کا شکار۔۔۔۔۔۔ایک عام سی لڑکی ساحر آفندی کے لیے اتنی اہم ہو بھی کیسے سکتی تھی۔ مگر وہ جانتی نا تھی کہ سامنے کھڑی یہ لڑکی جو سونیا کو عام سی لگتی تھی وہ ساحر آفندی کی پوری ہستی ہلا دینے کی صلاحیت رکھتی تھی فقط اپنی آنکھ کے ایک اشارے سے۔

تم جیسی ہزار لڑکیاں ہر پل اس پر سب قربان کرنے کو تیار تھیں پر وہ تو اپنا" آپ مجھ پر قربان کر چکا ہے۔۔۔۔۔۔۔اس پر صرف مجھے حق حاصل ہے۔اس سے زیادہ کچھ سننا چاؤ گی؟" مشعل نے تنے ہوئے چہرے کے

ساتھ سونیا کو دیکھا وہ کتنے پل نا سمجھی سے مشعل کو دیکھتی رہی اور پھر پلٹنے لگی جب مشعل نے اسے روک دیا۔

رکو آخری بات سنتی جاؤ۔" مشعل نے اسے واپس مڑنے کے لیے مجبور" کیا تو وہ سوالیہ نظروں سے مشعل کو دیکھنے لگی۔

مجھے ساحر کی پرواہ ہے کیونکہ میں ساحر سے محبت کرتی ہوں۔۔۔بے شمار" بے انتہا محبت۔ تم جانتی وہ کہتا تھا کہ میں اسے دیکھتی ہوں تو اسے بہت یونیک احساس ہوتا تھا مگر جانتی ہو میں اس سے کتنی محبت کرتی ہوں؟ اتنی محبت کہ صرف اس کے ہونے کا احساس مجھے زندگی بخشنے لگتا ہے۔ میں اس کے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتی تو تمھیں لگتا ہے کہ میں اسے تمھارے جیسی کسی لڑکی کے ساتھ جانے دوں گی۔ایسا کوئی بھی فیصلہ" کرنے سے پہلے میں اپنے ہاتھوں سے اس کی جان نا لے لوں۔

ناپسندیدہ نظروں سے سونیا کو دیکھتے وہ اسے اندر تک جلا کر راکھ کر گئی۔

"تم جیسی لڑکی۔۔۔۔۔ "

کیا مجھ جیسی لڑکی ہاں؟ واٹ ڈو یو مین بائے مجھ جیسی لڑکی۔۔۔۔"سونیا" غصے سے مشعل کی بات کاٹتے اس کی جانب قدم بڑھانے لگی مگر پھر کچھ سوچ کر رک گئی۔اس کے چہرے پر ایک چمک در آئی۔

تم جیسی لڑکی جو دوسروں کے شوہروں پر قبضہ کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔۔۔۔

لسن ٹو می ویری کیئر فلی مس سونیا میں ساحر سے محبت کرتی ہوں اور اس سے دستبرداری مجھے ہر گز قبول نہیں۔ مشعل نے مضبوط لہجے میں کہا تھا جب کسی نے پیچھے سے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی جانب موڑا تھا۔اگلے ہی پل مقابل کو دیکھ کر مشعل کا سانس اٹکنے لگا۔ساحر آفندی پتھرائے تاثرات کے ساتھ مشعل کو دیکھ رہا تھا۔

سونیا نے سچوئشن کو کوئی اور رنگ دینے کی کوشش کی۔

"ساحر دیکھو یہ لڑکی تمھارے اور میرے بارے میں کتنی فاول لینگویج یوز کر رہی ہے۔اس نے پہلے تمھارا دل توڑا اب۔۔۔۔"

"سونیا پلیز لیو اس الون!" مشعل کو گہری نظروں سے دیکھتے ساحر نے سونیا سے کہا تو مشعل کے لیے سانس لینا مشکل ہو گیا۔

"بٹ ساحر شی۔۔۔۔"

"آئی سیڈ لیو۔۔۔۔" ساحر کی ڈھار پر جہاں سونیا کا دل کانپا وہیں مشعل کا دل اس کے کانوں میں ڈھر کنے لگے۔سونیا پیر پٹختے وہاں سے چلی گئی۔

ساحر کے چہرے کے پتھرائے تاثرات کو مشعل کوئی نام نہیں دے پا رہی

تھی۔اس کا دل وہاں سے بھاگ جانے کو چاہا۔ مگر کمزوری کے باعث وہ یہ کر نہیں پائی۔

مجھے چکر۔۔۔۔" مشعل نے کچھ کہنا چاہا مگر ساحر نے شہادت کی انگلی" اس کے ہونٹوں پر رکھ کر اسے کچھ کہنے سے باز رکھا۔

کافی دیر اسے دیکھتے رہنے کے بعد بلآخر ساحر نے سوال کیا۔

کیا کہہ رہی تھیں تم؟" مشعل کے ہونٹوں سے انگلی اٹھاتے ساحر نے" سوال کیا۔

کچھ نہیں!" مشعل نے بھرائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔"

سونیا سے کچھ کہہ رہی تھی تم۔"اپنے الفاظ پر زور دیتے وہ بڑے ضبط کا" مظاہرہ کر رہا تھا۔

مجھے جانے دو ساحر پلیز۔۔۔۔ مشعل کی ٹانگوں سے جان نکل رہی تھی۔" منت آمیز لہجے میں کہتی وہ ساحر کی آنکھوں میں نہیں دیکھ پا رہی تھی جہاں آج تاثرات کی ایک عجیب سی جنگ چھڑ چکی تھی غصہ، بے یقینی، نا سمجھی اور اضطراب سب ایک دوسرے سے جیتنے کہ کوشش میں لگے ہوئے تھے۔

مشعل میں نے پوچھا کیا کہہ رہی تھی تم سونیا سے؟"ساحر نے سے بازو" سے دبوچتے اپنے قریب کرتے سوال کیا۔

میں کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔۔"مشعل کے خلق میں آنسوؤں کا گولا بنا تھا۔"

تم ایسے نہیں مانو گی۔۔۔۔ تمھیں میری بات آرام سے سننے کی عادت "
نہیں ہے ناں۔" ساحر کا غصہ اپنی آخری حدوں کو چھونے لگا تھا۔

مشعل کو اپنے ساتھ گھسیٹا وہ انڈر گراونڈ پارکنگ کی جانب بڑھا تھا۔

ساحر پلیز لیو می۔۔۔"۔ مشعل اس کے ساتھ کھینچی چلی جا رہی تھی مگر "
احتجاج کی ہر کوشش ناکام ہو گی اور نا ہی اس میں اتنی طاقت بچی تھی کہ وہ
اسے روک پاتی۔

آؤٹ!" سیکیورٹی گارڈ کو دیکھتے ساحر نے تحکم برے لہجے میں کہا تو وہ "
فوراً وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔

پارکنگ میں لا کر اس نے مشعل کو دیوار سے پن کرتے اس کی فرار کی ساری راہیں مفقود کر دیں۔

●●

وہ سہیر کے نام پر ڈونیشن دینے ایک یتیم خانے میں گیا تھا اس لیے اپنے ساتھ کسی کو نہیں لے کر گیا تھا۔ وہاں سے فارغ ہوتا وہ آفس کی جانب آ رہا تھا جب راستے میں اسے سونیا مل گئی جو صوفیہ نواز کے ڈرائیور کے ساتھ باہر نکلی تھی مگر گاڑی خرابی کی وجہ سے سڑک پر کھڑی تھی۔

سونیا نے اسے انیتا سے ملنے کا بہانہ کیا اسی بہانے وہ ساحر کے آفس آ سکتی تھی اور ساحر کے ساتھ وقت گزار سکتی تھی۔

ساحر سونیا کو لے کر آفس آیا اور خود ریسیپشن پر گیا جب پلٹا تو اس کی نظر سونیا کو اپنے ساتھ گھسیٹتے لے جاتی مشعل کو دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔

وہ اس کے تعقب میں آیا تھا جہاں وہ دونوں پارکنگ میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھیں مگر ساحر کا سارا دھیان مشعل کے انداز پر تھا جس میں وہ ساحر کو پورے استحقاق کے ساتھ اپنا شوہر اور خود کو اس کی بیوی اس کی محبت کہہ رہی تھی۔ وہ سونیا سے ساحر کی دیوانگی کا ذکر کر رہ تھی مگر پھر اس نے سونیا کے سامنے وہ بات کہہ ڈالی جو ساحر کے لیے زندگی کی نوعید تھی۔ ساحر بے یقینی کی کیفیت میں بس مشعل کو سونیا کے سامنے اپنے لیے اظہار محبت کرتا دیکھ اور سن رہا تھا۔ اسے ارد گرد کا کوئی ہوش نا تھا اس کے کانوں میں فقط مشعل کے الفاظ سنائی دے رہے تھے مشعل کا خود کو ساحر سے منسوب کرنا اور ساحر کے تمام حقوق پر اپنی اجارہ داری کا ذکر کرتی مشعل ساحر کو حیران کر رہی تھی۔ وہ ساحر کے بغیر ناجینے کی بات کر رہی

تھی مگر یہ ساری باتیں جو اسے ساحر کے سامنے کہنہ چاہیے تھیں ان کا اظہار وہ کسی تیسرے کے سامنے کر رہی تھی اور یہی بات ساحر کو تپش دلا گئی اور مشعل کی جانب بڑھا اور اسے بازو سے پکڑ کر اپنی جانب موڑا تھا۔ ساحر کو سامنے دیکھ کر مشعل کے چہرے پر ایک کے بعد کئی رنگ گزرے تھے یوں جیسے کوئی چوری پکڑی گئی تھی۔

سونیا کو بھیجتا وہ مشعل سے مخاطب ہوا۔ وہی ساری باتیں مشعل کے منہ سے اپنے سامنے سننے کی خواہش میں وہ مشعل سے استفسار کرنے لگا مگر مشعل کا گریز آج اسے ایک آنکھ نہیں بھا رہا تھا۔ وہ مشعل کے ساتھ سخت رویہ رکھنا نہیں چاہتا تھا مگر مشعل اسے بار بار تپش دلا دیتی تھی۔ اتنے دنوں سے جو ضبط وہ خود پر کئے ہوئے تھا وہ مشعل کا اظہار محبت سن کر ٹوٹ گیا تھا۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••

اب بتاؤ مجھے مشعل جو سونیا سے تم نے کہا وہ میں تمھاری زبان سے پھر" سننا چاہتا ہوں۔" ساحر نے گہرے سانس لیتے اپنے آپ پر قابو کرتے کہا۔

"ساحر میری طبیعت۔۔۔۔۔"

جسٹ سٹ اپ مشعل جو پوچھا ہے وہ جواب دو اس کے علاوہ کوئی بکواس "برداشت نہیں کروں گا میں۔

ساحر نے غصے سے دھاڑتے مشعل کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا مگر مشعل بس لب کچلتی بس زمین کو گھورے جا رہی تھی۔ نا جانے سونیا کے سامنے جو ہمت اس میں پیدا ہوئی تھی ساحر کے سامنے وہ کہاں جا سوئی تھی۔۔۔اور مشعل کی یہ بات ساحر کو غصہ دلا رہی تھی کہ وہ سونیا کے

سامنے تو بڑے جوش سے اپنی محبت کا اظہار کر رہی تھی اور جو اس اظہار کا حقدار تھا اس کے سامنے اس کی زبان کو زنگ لگ گیا تھا۔

"وائے مشعل؟ وائے آر یو ڈونگ دس ٹو می؟! جو بات تم سونیا سے کہہ سکتی ہو وہ مجھ سے کہنے میں کیا پرابلم ہے؟ میں نے تو اب تک کچھ نہیں کہا کیونکہ مجھے لگتا رہا کہ تم ہمارے رشتے کو بس ایک کانٹریکٹ سمجھتی آئی ہو مگر اب نہیں۔۔۔۔اب میں یہ سب برداشت نہیں کر سکتا.....ناٹ اینی مور۔۔۔۔یو ہیو ٹو ٹیل می تم کیا سوچتی ہو اور کیا چاہتی ہو۔۔۔۔اور مجھے کوئی بکواس نہیں سننی۔جو تم نے سونیا سے کہا وہ تمھیں مجھ سے کہنا ہو گا۔"

اپنے الفاظ پر زور دیتے ساحر نے حکمیہ انداز اپنایا۔

ساحر میں۔۔۔۔۔۔۔" مشعل نے کپکپاتے لبوں کے ساتھ کہنے کی کوشش کی۔

تم کیا مشعل؟؟" ساحر نے مشعل کے چہرے کو ہاتھوں میں تھامتے اسے بولنے پر اکسایا۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے ساحر۔" مشعل کی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں ساحر کے ہاتھوں میں جذب ہوتے اس کا غصہ پل بھر میں شانت کر گئے۔

کس چیز کا ڈر؟" ساحر کے اس کے چہرے پر نظریں دوڑاتے سوال کیا۔"

کس چیز کا ڈر؟" مشعل نے جیسے خود سے سوال کیا۔۔ مم اس کی آنکھیں " بند ہو رہی تھیں اور حواس کام کرنا چھوڑ رہے تھے۔ پورا جسم ٹھنڈا پڑ تا پسینے میں شرابور ہو رہا تھا۔

مشعل کیا ہوا ہے تمھیں۔" ساحر کو مشعل کی حالت خراب لگی تو اسے " کندھوں سے تھامتے فکر مندی سے پوچھ بیٹھا۔

میں تمھیں کھونا نہیں چاہتی بی کا زائی لو۔۔۔۔۔۔۔۔" مشعل اپنی بات " پوری کرنے سے قبل ہی بے ہوش ہوتی ساحر کے سینے سے جا لگی۔

وہ جو مشعل کے اظہار میں الجھا تھا مشعل کو بے ہوش ہوتا دیکھ کر خود ہوش میں آیا۔

مشعل۔۔۔ مشعل کیا ہوا تمھیں؟ لک ایٹ می!" مشعل کا سر اپنے سینے" سے اٹھاتے اس نے مشعل کو ہوش میں لانا چاہا تو اس کی گردن پیچھے کو جھول گئی۔

اوگاڈ مشعل واٹس رانگ ودھ یو۔۔۔۔" گھبراہٹ کے مارے مشعل" کے گال تھپکتے ساحر کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔اس کا ماتھے پر پسینے کے قطرے ابھر آئے تھے۔ساحر نے فوراً اسے اپنے بازوؤں میں اٹھایا اور لا کر گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھایا اور زن سے گاڑی پارکنگ سے نکال کر لے گیا۔

●●

مشعل کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو نرم بستر پر پایا۔۔۔۔ حواس بحال ہوتے ہی بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم گیا۔وہ

آنکھیں موندے ساحر کا چہرہ اپنی آنکھوں میں لیے گہرے سانس لے رہی تھی۔ پھر آہستہ سے آنکھیں کھولی تو اپنے اطراف کا ہوش آیا۔۔۔۔۔اس کے وجود میں جیسے جان نہیں تھی۔وہ فوراً اٹھ بیٹھی۔۔۔وہ آفندی ہاؤس میں تھی۔۔۔۔۔ساحر آفندی کے کمرے میں۔۔۔۔ساحر آفندی کھڑکی کے ساتھ کھڑا سگریٹ سلگائے باہر دیکھ رہا تھا۔

لیٹی رہو تمھارا بلڈ پریشر کافی لو ہے اٹھنے کی ضرورت نہیں۔" بنا پلٹے " ساحر نے کہا تو مشعل کا دھیان اپنے ہاتھ میں لگے کینولے کی جانب گیا تھا۔

مگر میں یہاں؟" مشعل کے یک لفظی سوال پر وہ پلٹا تو دونوں کی نظریں " پل بھر کو ٹکرائیں تو مشعل نے بے ساختہ نظریں چرالیں۔۔۔۔ساحر کی

دہکتی نظروں میں دیکھنا تو پہلے اس کے بس میں نہیں تھا اور اب تو وہ اس کے دل کے حال سے بھی واقف ہو چکا تھا۔

اس کے علاوہ تمھیں کہیں اور ہونا بھی نہیں چاہیے مشعل۔" گھمبیر لہجے" میں کہتا وہ مشعل کی جانب بڑھا۔

یہ ساحر سر اچانک آفس سے کہاں چلے گئے ابھی تو اندر آئے" تھے۔" سمیع جو اوپر ساحر کے لگژری آفس کی گلاس ونڈو سے باہر نظر دوڑا رہا تھا اس نے ساحر کی گاڑی کا پارکنگ سے نکل کر مین روڈ کی جانب جانا دیکھا۔

ٹویسٹ آیا ہے میرے بھائی کہانی میں۔ تمھارے سر اپنی سر پھری بیوی کو" لے کر غصے میں کہیں چلے گئے۔" سمیع نے مزے لے کر جواب دیا۔

واٹ ایسا کس نے۔۔۔۔" شان کی بات کو سمیع نے پورا ہونے سے قبل" ہی کاٹ دیا۔

سیکیورٹی گارڈ نے بتایا کہ پہلے مشعل بھابھی اور سونیا میڈم میں بحث ہوئی" پھر ساحر سر اور مشعل بھابھی کی اور ساحر سر پریشانی میں مشعل بھابھی کو لے کر چلے گئے۔۔۔ کیا بات ہوئی اس کی تفصیلات تو وہ نہیں جانتا، مگر ہم تو جانتے ہی ہیں ناں شان۔" سمیع نے آنکھ کا کونہ دباتے اپنے پلان کے کامیاب ہونے پر خود کا ہی کندھا تھپتھپایا۔

اورا گر سر کو پتہ چلا کہ اس سب کے پیچھے آپ کا یہ خرافاتی دماغ ہے تو؟""" شان نے استفسار کیا۔

تو کیا انھیں تو میرا شکر گزار ہونا چاہیے ان کی محبت کی رکی ہوئی گاڑی میں پٹرول ڈال دیا میں نے۔" سمیع نے جواباً احسان جتاتے لہجے میں کہا۔

پٹرول ڈالا نہیں جناب چھڑکا ہے آپ نے اور آگ بھڑک گئی تو؟" شان نے تبصرہ کرتے سوال کیا۔

یہ محبت کی آگ ہے شان بھڑک کے گئی تو تباہی نہیں بلکہ ساحر آفندی کی زندگی میں خوشحالی لائے گی۔" سمیع نے سنجیدگی سے کندھے اچکاتے کہا۔

ارے واہ سمیع بھائی بڑا ایکسپرینس ہے۔۔۔۔۔۔کہیں انڈر کور آپ نے" بھی تو کوئی ایسا الاؤ تو نہیں جلا رکھا۔" شان نے سمیع کو چھیڑا۔

میں تو الاؤ جلا لوں گا پہلے تم ساحر سر کے عشق سے نکل کر کسی کے دل" میں اپنے لیے بھڑکتے شعلوں کے بارے میں سوچو!۔۔۔۔۔۔۔سنا ہے تمھاری وہ کزن آج بھی تمھارے انتظار میں ہے جس کے لیے چھٹی ملتے کی تم گھر بھاگے بھاگے جاتے ہو۔" سمیع نے شان کے کندھے سے کندھا ٹکراتے بدلا چکایا

خدا کا خوف کریں سمیع بھائی وہ بیچاری تو مجھے بھائی کہتی ہے۔" شان نے" جواباً کہا۔

کیا تم بھی اسے باجی کہتے ہو؟ نہیں ناں؟ تو پھر مسلہ کیا ہے؟ لفظ "باجی" پر " زور دیتے سمیع نے استہفامیہ انداز میں شان کو دیکھا۔

لڑکیاں بیچاری تو پہلے جیسے لالا کہتی ہیں بعد میں اسے ہی گھر والا بھی کہنے " لگتی ہیں۔۔۔۔۔ناٹ آ بگ ڈیل!" سمیع نے ہاتھ جھلا کر بات ہوا میں اڑائی تو شان شرمندہ ہوتا سر کھجانے لگا۔

ویسے آپ کا جاسوس پھر سے جاگ گیا مجھے تو لگا تھا ولید عباس اسے اچھے " سے لوری دے کر پکا پکا سلا گیا ہے۔" شان نے اسے جواباً چھیڑتے ہوئے کہا۔

کیا یاد کروا دیا۔اچھے بھلے موڈ کا ستیاناس ہو گیا۔" سمیع نے خفگی سے شان " کو دیکھا اور آفس سے باہر چلا گیا۔ایک واحد وجہ جس سے سمیع آج بھی چڑتا

تھاوہ ولید عباس کی جانب سے دبئی میں سمیع کے ساتھ ہوا سلوک تھا۔

شان سمیع کو جاتا دیکھ کر اپنے قہقہے کا گلا نا گھونٹ پایا۔

●●●

مجھے گھر جانا ہے۔"اپنا ڈوپٹہ اٹھا کر اوڑھتے مشعل نے لب کچلتے ساحر کی" جانب دیکھے بنا کہا۔جو دلچسپی سے مشعل کے چہرے کے اتار چڑھاؤ نوٹ کر رہا تھا اور مشعل کا ہاتھ ابھی بھی ساحر کے ہاتھ کی گرفت میں تھا۔وہ ساحر کی جانچتی نظروں سے دور بھاگ جانا چاہتی تھی مگر اس وقت وہ بے بس تھی۔

یہ تمھارا ہی تو گھر ہے۔"ساحر نے لفظوں پر زور دیتے کہا۔"

امی بابا مجھے ڈھونڈ رہے ہوں گے۔"مشعل نے ایک اور بہانہ گھڑا۔"

میں انھیں انفارم کر چکا ہوں کہ تم یہاں ہو میرے ساتھ۔۔۔۔کوئی" تمھیں نہیں ڈھونڈے گا۔" مشعل کے دوسرے بہانے کو بھی ساحر نے خاطر میں نالایا۔

کیا؟ میں ایمان کے گھر کا کہہ کر نکلی تھی۔وہ لوگ کیا سوچیں گے ؟"" مشعل کو ایک اور بے کار کی فکر لاحق ہوئی چہرے پر پھیلا تناؤ دیکھ کر ساحر نرمی سے مسکرا دیا۔

مشعل تم اپنے گھر میں ہو۔۔۔۔۔۔اپنے ہسبینڈ کے ساتھ کوئی کیا سوچ" سکتا ہے ؟" ساحر کا خود کو مشعل کا ہسبینڈ کہنا مشعل کو بہت اچھا لگتا اگر حالات کچھ الگ ہوتے مگر اس وقت وہ بس ساحر کی لودیتی نظروں سے اوجھل ہونا چاہتی تھی جس کے لیے وہ بہانے ڈھونڈ رہی تھی مگر ساحر نے

بھی آج اس کا کوئی گریز، کوئی بہانہ نا سننے کی قسم کھا رہی تھی۔ مشعل کی دھڑکنوں کی اتھل پتھل ساحر کے ہر لفظ کے ساتھ بڑھتی ہی جا رہی تھی۔

●●●

دوسری جانب ایمان نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ساحر کو مشعل کے دل کی بات خود ہی بتاڈے گی کیونکہ مشعل سے اسے عقلمندی کی توقع نا تھی۔ مگر ایمان حقیقت سے ناواقف تھی۔

سمیع اور شان بھی آفندی ہاؤس پہنچائے تھے اور آتے ہی انھیں رشید بابا سے مشعل کے یہاں ہونے کی خبر پتہ چلی تو ان دونوں کو ہی خوشگوار حیرت ہوئی۔

لگتا ہے میرا پلان کام کر گیا۔" سمیع نے سرگوشی میں شان سے کہا اسی" وقت باہر سے آتی نرس کو دیکھ کر ان دونوں کو اچنبا ہوا۔

یہ نرس کیوں ہے یہاں؟" شان نے رشید بابا سے دریافت کیا۔"

وہ مشعل بیٹی بے ہوش تھی جب ساحر بیٹا انھیں یہاں لائے تھے اب یہ" نرس ان کی ڈرپ اتارنے آئی ہو گی۔" رشید بابا کہہ کر آگے بڑھ گئے جب کہ شان اور سمیع نے متفکر نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

•••••••••••••••••••••••••••••••

کیا مسلہ ہے مشعل؟ اب کیا چیز پریشان کر رہی ہے؟ میرے سامنے نا" سہی تم نے یہ اقرار تو کیا ہے کہ تم میرے ساتھ جینا چاہتی ہو۔" ساحر کے استفسار پر مشعل نے پلکوں کی باڑ ایک لمحے کو اٹھا کر ساحر کے چہرے کو دیکھا جہاں آج بے انتہا سکون تھا۔ نظریں ٹکرانے پر وہ ایک بار پھر نظروں کا زاویہ موڑ گئی۔

ساحر تم نہیں سمجھ رہے۔"اب کی بار مشعل نے بے بس ہو کر کھڑے" ہوتے کہا اس کے لیے خود کی کیفیات کو سمجھنا مشکل ہو گیا تھا وہ ساحر کو کیا بتاتی کہ وہ اس پل کن احساسات سے دوچار تھی۔خوش ہوتے ہوئے بھی خوشی کا اظہار کرنے سے ڈر رہی تھی۔

تو سمجھاونا مشعل۔ تمھارے سامنے کھڑا ہوں جو سمجھاؤ گی وہ سمجھ جاؤ" گا۔۔۔۔سوال تک نہیں اٹھاؤں گا۔"ساحر نے کرسی سے اٹھ کر مشعل کے سامنے کھڑے ہوتے کہا۔

مجھے ابھی جانے دو ساحر مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔"مشعل رو" دینے کو تھی اور ساحر اس کی حالت سمجھنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا۔ مگر آج وہ مشعل کو بات اُدھوری چھوڑ کر جانے نہیں دے سکتا تھا۔

کیوں نہیں کرنی۔۔۔۔جس سے نہیں کرنی تھی اس کے سامنے تو تم" نے بڑی بہادری سے سب کہہ دیا اور مجھ سے بات تو دور میری جانب دیکھ بھی نہیں رہی ہو تم مشعل۔" ساحر نے چڑ کر مشعل کو کندھوں سے تھام کر اپنے قریب کرتے سوال کیا۔

پتہ نہیں مجھے کیا ہو گیا تھا؟ میں وہ سب۔۔۔۔" مشعل نے صفائی دینے" کی کوشش میں بات اُدھوری چھوڑ دی۔ وہ ابھی بھی ساحر کی جانب دیکھنے سے کترا رہی تھی۔

اب تو تم انکار بھی کر دو تو کوئی مسلہ نہیں ہے مشعل کیونکہ جو میرے لیے" اہم تھا وہ میں سن چکا ہوں باقی مجھے کسی چیز سے فرق نہیں پڑتا۔ میں اب تمھیں خود سے دور نہیں جانے دے سکتا۔" لہجے میں اپنے ارادوں کی پختگی لیے وہ مشعل کو بہت کچھ باور کروا رہا تھا۔

تم تو سمجھ ہی نہیں رہی ہو کہ آج تم نے کیا کیا ہے؟ کہہ لو کہ میرے اندر" ٹھنڈے پڑتے انگاروں کو ہوا دی ہے تم نے۔۔۔۔۔۔" وہ جیسے اپنی حالت پر ہنسا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پہلے مجھے لگتا تھا کہ بس تمھارا ہونا میرے جینے کے لیے کافی ہے مگر آج" تمھارے منہ سے وہ سب کچھ سن کر مجھ پر یہ راز کھلا ہے کہ اگر تم میرے پاس، میری دسترس میں نہیں ہو گی تو میں جی نہیں پاؤں گا

مشعل۔۔۔۔۔ تم میری نظروں سے اوجھل ہو گی تو دنیا کا کوئی نظارہ قابل دید نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔ تمھاری آواز نہیں سنو گا تو دنیا کی ہر آواز بے معنی ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔۔ تمھارا نام میرے نام کے ساتھ نہیں ہو گا تو اس نام کی کوئی اوقات نہیں۔ بس تمھارا میرے پاس میرے سامنے، میرے ساتھ ہونا ناگزیر ہو گیا ہے مشعل!" مشعل کو کندھوں سے تھامے وہ اپنی

بے بسی کا اظہار کر رہا تھا اور مشعل کچھ کہنے لائق نہیں رہی۔ ساحر سے چند انچ دور کھڑی وہ ساحر کی دھڑکنوں کو سن پا رہی تھی۔

بیٹھو یہاں!" مشعل کو کندھوں سے تھامے اسے واپس بیڈ پر بیٹھا دیا اور" وہ بھی کسی بے جان گڑیا کی طرح بیڈ کے کنارے پر ٹک گئی۔

لک ایٹ می مشعل۔۔۔۔۔۔میری طرف دیکھو!" مشعل کا چہرہ اپنی" جانب موڑتے اس نے اپنے الفاظ پر زور دیتے مشعل کو اپنی جانب دیکھنے پر مجبور کیا۔

اب بس اور نہیں۔۔۔۔میں اب تم سے دور نہیں رہنا چاہتا۔۔۔۔۔۔یا" کہو میں رہ ہی نہیں سکتا۔ میرے خود پر باندھے گئے سارے بندھ آج تمھارے مجھے اپنی ملکیت کہنے سے ٹوٹ گئے ہیں۔ اب تم جتنا ریزیسٹ

کرو، جتنا مجھ سے دور بھاگو میں تمھیں خود سے دور جانے نہیں دے سکتا "پھر چاہے مجھے تمھیں اپنے پاس قید کر کے ہی کیوں نا رکھنا پڑے۔

ساحر پلیز!" مشعل نے ملتجی انداز میں کہا۔ساحر کی باتوں سے ہونے والی" خوشی مشعل کے دل میں خوف پیدا کر رہی تھی۔

لسن ٹو می ویری کیئر فلی مشعل آج مجھ سے جو مانگو گی دوں گا سوائے" تمھیں خود سے دور جانے کی اجازت۔۔۔کے۔۔۔۔۔"ساحر نے مشعل کی آنکھوں میں دیکھتے مضبوط لہجے میں مشعل کو اپنے ارادوں سے آگاہی بخشی تھی۔

میں جینا چاہتا ہوں تمھارے ساتھ۔۔۔۔اور تم بھی ایسا ہی چاہتی ہو" مشعل۔۔۔۔۔۔۔پھر کیوں خود پر اور مجھ پر یہ جبر کر رہی ہو؟ کیسا خوف

ہے جو تمھیں اپنے دل کی بات کہنے سے روکے ہوئے ہے۔"ساحر کے سوال پر مشعل کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے وہ کیسے ساحر سے کہہ دیتی کہ اسے کیا خوف تھا۔

"تم تو سب بھول چکے تھے ساحر۔۔۔۔اگے بڑھ گئے تھے۔۔۔۔میرے لیے تمھاری محبت یا جنون سب ماند پڑ چکا تھا۔"نم آنکھوں سے مشعل نے ساحر سے ایک شکوہ کیا تھا جواب تک مشعل کے گریز کی ایک وجہ بھی تھا۔ساحر کچھ دیر خاموشی سے اسے دیکھے گیا۔

"سانس لینا کوئی بھول سکتا ہے؟ یا جینا چھوڑ سکتا ہے؟ زندگی کو ٹھوکر مار کر اگے بڑھ جانے کے بعد فقط موت ملتی ہے مشعل اور ابھی میں زندہ ہوں۔۔۔زندہ رہنا چاہتا ہوں اپنی زندگی کے ساتھ۔۔۔۔۔تمھارے

ساتھ۔" مشعل کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں سے تھامتے ساحر نے اپنے دل کی بات کہتے مشعل کے دل کو بے ترتیب کیا تھا۔

"سب جھوٹ کہتا تھا میں تم سے، سب سے اور خاص کر خود سے۔۔۔۔۔ بار بار خود کو یہ سمجھانا چاہا کہ میں تمھیں بھول جاؤں گا تمھارے بغیر رہ سکوں گا مگر وہ ساحر آفندی ہی کیا جو کسی کی سن لے۔۔۔۔۔۔ میں تو آج تک خود کی بھی نہیں سن پایا مشعل۔" ہونٹ دانتوں تلے دباتے کچھ دیر مشعل کے چہرے پر نگاہیں ڈورا تا رہا۔

"اور تم۔۔۔۔۔۔ تم جانتی ہو تم یہاں اٹک گئی ہو مشعل۔" مشعل کا ہاتھ تھامے اپنی کنپٹی کو چھوتے اس نے مسکرا کر بے بسی سے کہا۔ مشعل خاموشی دم سادھے بس اس کی باتیں سن رہی تھی۔

اور یہاں بس چکی ہو. "اب اس نے مشعل کا ہاتھ تھامے اپنے دل کے" مقام پر رکھا تھا تو مشعل نے اس کے دل کی بے ترتیب ہوتی ڈھڑکن کو اپنی ہتھیلی پر محسوس کیا۔

خود کو نکال سکتی ہو تو نکال لو! میرا سینہ چاک کر کے یا پھر میرا سر پھوڑ کر" !"خود پر ہنستا اپنے دل کا حال بیان کرتا وہ مشعل کو سب فکروں سے آزاد کر گیا۔ ساحر کے چہرے پر چھائی مسکراہٹ مشعل کو اپنے ساتھ مسکرانے پر مجبور کر گئی۔۔۔۔۔ نم آنکھوں سے مسکراتی مشعل ساحر آفندی کو ہمیشہ سے زیادہ پیاری لگی تھی۔

اب کبھی مجھ سے دور جانے کا خیال بھی تمھارے دماغ میں آیا نا تو بہت برا" پیش آؤں گا۔ "قدرے سخت لہجے میں کہتا وہ بھی مشعل کو بہت اچھا لگا تھا۔

وعدہ کرو آئیندہ کبھی ایسی بات نہیں کہوں گی۔"ساحر نے مشعل کے "
چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھامتے اس کے آنسو پونچھتے سوال کیا تو مشعل
نے نم آنکھوں کے ساتھ نفی میں سر ہلا دیا۔

مشعل کی پیشانی سے پیشانی ٹکائے ساحر نے گہرا سانس لیتے خود کو پر سکون
کیا۔آج مدتوں بعد اسے اپنے سینے میں سکون اترتا محسوس ہوا تھا۔وہ زخم
جو بچپن سے وہ اپنے اندر محسوس کر رہا تھا آج جیسے مشعل کے اقرار نے ان
پر مرہم رکھ دی تھی۔

یو آر بیوٹی فل !"اس کی پیشانی سے پیشانی ٹکائے ساحر نے بھرپور نظر "
مشعل کے مسکراتے چہرے پر ڈالتے ایک بار پھر مشعل کی خوبصورتی کا
سراہا۔ساحر کا انداز مشعل کو بہت پیچھے لے گیا تھا۔اس پل مشعل کو ساحر
کی آنکھوں میں ویسے ہی جنون کی ایک جھلک دیکھائی دی تھی جو اس کی

پہچان تھا۔ مشعل کے تاثرات دیکھتا وہ خود مسکرا کر سر نفی میں ہلاتا اس سے دور ہوا۔

اب میں گھر جاوں۔۔۔۔۔۔۔" مشعل کو ایک بار پھر ساحر کی نظروں" سے فرار چاہی۔

ہر گز نہیں!" ساحر نے برجستگی سے اس کی بات کاٹ دی۔ ساحر نے" ماتھے پر بل ڈالے اسے گہری نظروں سے دیکھا۔

لیکن میں ایسے یہاں۔۔۔۔" مشعل نے کچھ کہنا چاہا تو ساحر سمجھتے ہوئے" ایک بار پھر مشعل کا ہاتھ تھامتے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

تمھاری فیملی ڈنر پر یہاں آرہی ہے اور پھر تم ان کے ساتھ یہاں سے جا"
سکتی ہو مگر صرف کچھ دنوں کے لیے۔۔۔۔۔۔میں جلد سے جلد تمھیں
رخصت کروا کر اپنے پاس لانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"ساحر نے گھمبیر
لہجے میں کہتے مشعل کو نظریں چرانے پر مجبور کیا۔

مشعل بس اس گھر میں آجاؤ۔۔۔۔۔۔پھر چاہے جتنا وقت درکار ہو لے"
لینا میں کچھ ڈیمانڈ نہیں کروں گا۔۔۔۔۔۔۔ناہی کچھ ایمپوز کروں گا جب
تک تم نہیں چاہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔بس تمھیں یہاں آنا ہو گا۔میرے
پاس۔"ساحر نے مان بھرے لہجے میں مشعل سے اس کا ساتھ مانگا تو وہ سر
جھکا کر سر اثبات میں ہلا گئی۔

تھینک یو مشعل! مجھے میری زندگی بخشنے کے لیے۔"ساحر نے وارفتگی" سے مشعل کو دیکھتے مشکور لہجے میں کہا تو ایک بار پھر گھبراہٹ کا شکار ہونے لگی۔

البتہ ایک حق ہے جو تم مجھ سے نہیں چھین سکتی، نا اب نا کبھی۔" مشعل" کی تھوڑی کے کے نیچے انگلی ٹکاتے ساحر نے اس کا جھکا ہوا سر اوپر کرنے کی کوشش کی۔ ساحر کی بدلتی ٹون مشعل کے ہاتھ پاؤں پھلا رہی تھی۔

مشعل نے لرزتی پلکوں کی باڑ اٹھا کر ساحر کو دیکھا تو ساحر کو اپنا آپ اس کی" آنکھوں میں ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔ مشعل کا کنفیوز سا انداز ساحر کے دل پر وار کر رہا تھا۔

تمھیں دیکھتے رہنے کا حق۔۔۔۔۔۔ تمھیں فقط اپنے سامنے بیٹھا کر دیکھتے" میں ساری زندگی گزار سکتا ہوں مشعل۔" ساحر نے جذبات سے لبریز لہجے میں کہتے مشعل کے لال چہرے پر نظریں دوڑائیں۔ ساحر کی قربت میں مشعل کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا۔ بنا کسی پیش قدمی کے ہی وہ مشعل کو لال ٹماٹر ہوتا دیکھ رہا تھا۔

تم آج بابا سے ملنے گئے تھے؟" مشعل نے فوراً ساحر کی توجہ خود پر سے" ہٹانے کی کوشش میں کہا تو وہ سمجھتا مسکرا گیا اور اپنا ہاتھ مشعل کے چہرے سے ہٹا لیا۔

نہیں!" میری تو ان سے صرف فون پر بات ہوئی تھی۔"

کیسی بات تم ان سے رخصتی سے انکار کرنے والے تھے؟ کیوں کہ میں" کل رات۔۔۔۔" مشعل نے لب کچلتے بات اُدھوری چھوڑ دی۔

ایسا تو کوئی ارادہ نہیں تھا میر االبتہ بہت غصہ تھا تم سے۔۔۔۔ پھر سلیمان" انکل نے کال کی انھیں جلد رخصتی کی تاریخ طے کرنی تھی کیونکہ اس کے بعد انھیں کسی اہم کام کے لیے شہر سے باہر جانا تھا۔ اور میں نے سوچ لیا تھا کہ اب تمھیں یہاں لا کر ہی دم لوں گا۔۔۔۔ پھر چاہے تم جتنا مرضی اعتراض اٹھاو۔" ساحر نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

تو سمیع نے ایسا کیوں کہا؟" مشعل کی خوکلامی ساحر نے بھی سنی اس سے" پہلے وہ کچھ کہتا مشعل کا اگلا سوال تیار تھا۔

اور وہ سونیا کیوں تھی تمھارے ساتھ؟"اب کی بار مشعل کو سمیع کی بات " یاد آئی اور سونیا کا ساحر پر حق جتانا اس لیے ماتھے پر بل ڈالے تفتیشی انداز میں پوچھ بیٹھی۔

وہ تو راستے میں مل گئی تھی مجھے گاڑی خراب تھی اس کی اور انیتا کے پاس آ" رہی تھی بس اس لیے آفس تک لفٹ دے دی اسے۔"ساحر نے مسکراہٹ ضبط کرتے مشعل کو جواب دیا۔وہ سمجھ گیا کہ مشعل انسیکیورٹی کا شکار ہو رہی ہے۔

تو وہ سمیع کا بچہ کیوں کہہ رہا تھا کہ تم اس کے ساتھ ڈیٹ پر۔۔۔۔۔۔"!!!! مشعل نے روانی میں کیا اور پھر شرمندہ ہوتی نظریں چرا گئی۔

ایسا سمیع نے کہا؟"ساحر نے پر سوچ انداز میں استفسار کیا۔البتہ مشعل کا" ایسے روایتی بیویوں کی طرح سوال جواب کرنا ساحر کو بہت اچھا لگا تھا۔

اگر وہ ایسا نہیں کہتا تو شاید آج ہم دونوں ابھی بھی وہیں کھڑے ہوتے۔ مشعل کو جواب دینے کے بجائے ساحر نے خود کو باور کروایا۔

مشعل کی نگاہ گھڑی پر پڑی تو اسے حیرت ہوئی جہاں گھڑی شام کے ساڑھے پانچ بجا رہی تھی۔اسے یاد تھا کہ وہ ایک بجے آفس گئی تھی اور آدھے گھنٹے بعد وہاں سے نکلی تھی مطلب پچھلے چار گھنٹوں سے وہ بے ہوش تھی۔

شام ہو گئی؟"مشعل نے بے ساختہ سوال کیا۔"

جی اور تم پچھلے چار گھنٹوں سے بے ہوش میرا ضبط آزمار ہی تھی۔"ساحر"
نے شکائیت کی اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی تو ساحر اٹھ کر دروازے
کی جانب بڑھ گیا۔

دروازے کھولنے پر سامنے ہی نرس کو کھڑے دیکھ کر وہ سائیڈ پر ہوتا اسے
اندر آنے کی اجازت دے گیا اور خود کچھ دیر میں آنے کا کہہ کر کمرے سے
باہر چلا گیا۔

ہیلو کسی ہیں اب آپ؟"نرس نے اندر آتے ہی مشعل سے پوچھا۔"

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔میں اتنی دیر بے ہوش کیوں تھی۔"

آپ کا بی پی ڈراپ ہو گیا تھا اور مسٹر آفندی کے کہنے پر ہم نے آپ کو"
سکون اوور ادویات دی تھی تاکہ آپ آرام کر سکیں جب تک آپ کا بی پی

نارمل نہیں ہو جاتا۔اب آپ اٹھ جائیں اور کچھ کھالی جئیے گا۔"تفصیلات بتاتے نرس نے مشعل کے ہاتھ سے کینولا نکال کر روئی رکھتے اس کے ہاتھ پر پلاسٹر لگایا تھا۔

تھینک یو!"مشعل نے مسکرا کر کہا تو نرس اپنی چیزیں اٹھا کر اسے اللہ" خافظ کرتی باہر کی جانب چلی گئی۔

.....

نرس کے جانے کے بعد وہ کمرے میں نظریں ڈوراتی پرانی یادوں میں کھوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ابھی بھی اسے تھوڑی کمزوری محسوس ہو رہی تھی۔وہ آہستہ قدم اٹھاتی باہر کی جانب بڑھی تو سامنے سے ہی جمیلہ اسے سوپ کا باؤل اٹھائے پانے کمرے کی جانب آتی دیکھائی تھی۔

اسلام علیکم بھابھی جی کیسی ہیں آپ؟" جمیلہ مشعل کو دیکھتے ہی فوراً" شروع ہو گئی۔

واعلیکم السلام جمیلہ تم؟" مشعل نے حیرت سے استفسار کیا۔"

جی بھابھی جی آپ گئی تو میں بھی یہاں سے چلی گئی اور پھر آج ہی کچھ دیر" پہلے سر جی نے فون کر کے مجھے واپس کام پر بلا لیا۔ آپ دونوں کی ناراضگی ختم ہو گئی؟" جمیلہ نے تفصیلات بتاتے آخر میں رازداری سے سوال کیا۔

ہمارے بیچ کوئی ناراضگی نہیں تھی جمیلہ۔" مشعل نے سر جھٹکتے جمیلہ" کے اندازوں پر حیران ہوئی۔

تو پھر آپ پچھلی بار سامنے والے کمرے میں رکی ہوئیں تھیں ناں۔""

جمیلہ نے پھر سے اسے کریدنا چاہا۔

جمیلہ اپنا دماغ کم استعمال کرو۔جاؤ یہاں سے۔"مشعل نے جمیلہ کے" سوالوں سے خجل ہوتے اسے وہاں سے بھگایا۔اب وہ کیا اسے اپنی اور ساحر کی کہانی سنانے بیٹھ جاتی۔

Zubi Novels Zone

•••••••••••••••••••••••••••••••••

وہ لان میں کھڑا پر سکون سانس لیتا ارد گرد نظریں دوڑا رہا تھا۔وہ کافی خوش اور مطمین لگ رہا تھا۔مین گیٹ کھلا اور ایک ٹیکسی آفندی ہاؤس میں داخل ہوئی تو وہ آگے بڑھ گیا۔

ہاجرہ گاڑی سے نکل کر فوراً اس کی جانب آئی تھی۔

"ساحر بیٹا کیسے ہیں آپ؟ مشعل کیسی ہے؟"

میں ٹھیک ہوں آنٹی۔ مشعل بھی ٹھیک ہے اوپر کمرے میں ہے ابھی" نرس کینولا اتار کر گئی ہے۔ شی از فائن۔" ساحر کے کہنے پر ہاجرہ نے جلدی سے اندر کی جانب قدم بڑھا دیے۔ وہ اندر بڑھنے والا تھا جب اس کے فون پر ایمان کی کال آنے لگی۔

اسلام علیکم؟" ساحر نے فون کان سے لگاتے سوال کیا۔"

واعلیکم السلام ساحر بھائی مجھے بات کرنی تھی آپ سے۔"ایمان نے کچھ "
سوچتے ہوئے کہا۔

"! کہو ایمان"

"ساحر بھائی مجھے مشعل کے سلسلے میں بات کرنی ہے۔"
ایمان کی آواز میں عجلت کا عنصر نمایاں تھا۔

"مشعل کے سلسلے میں کیا؟"

ساحر بھائی وہ پاگل ہے اس کی باتوں پر عمل مت کیجئے گا۔۔۔وہ آپ سے "
محبت کرتی ہے وہ یہ رشتہ نبھانا چاہتی ہے بس کہنے سے ڈرتی ہے۔۔۔اپنی
خوشیوں کے چھن جانے سے۔۔۔۔اس نے آپ کو لے کر کوئی برا خواب

دیکھا تھا۔۔۔۔جیسے پہلے سہیر بھائی کو لے کر خواب دیکھا تھااور ۔۔۔۔۔۔۔۔"ایمان کچھ کہتے کہتے رک گئی۔ساحر خاموشی سے بناتاثر دیئے ایمان کی بات سن رہا تھا۔اسے یاد آیا فلائیٹ میں مشعل نے برا خواب دیکھا تھا جس کے بعد سے وہ بہت ڈسٹرب رہی تھی۔

بس اسی خواب کی وجہ سے اسے لگتا ہے کہ اگر وہ آپ کے لیے اپنی " محبت کا اظہار کرئے گی اور اگر آپ کو کوئی نقصان پہنچ گیا تو وہ جی نہیں پائے گی۔آپ پلیز اس کی باتوں میں آکر کوئی ختمی فیصلہ مت لینا۔اسے تھوڑا وقت دیں وہ سمجھ جائے گی اپنے اور آپ کے رشتے کی اہمیت اور آپ کی محبت کو۔"ایمان نے اپنے طور پر ساحر پر مشعل کا راز کھولا تھا مگر جواباً ساحر کی جانب سے کوئی رد عمل نا پا کر اسے خاصی مایوسی ہوئی تھی۔

اس سلسلے میں ہماری بات ہو چکی ہے ایمان۔" ساحر نے فقط اتنا ہی کہا مگر اس کا مطمئین انداز ایمان کو الجھا رہا تھا۔ وہ ساحر کو پڑھ نہیں پا رہی تھی۔

"کیا بات؟ کیا فیصلہ کیا ہے آپ دونوں نے؟" ایمان نے کھوجتی لہجے میں ساحر سے سوال کیا۔

"میرا خیال ہے اس سلسلے میں آپ مشعل سے ہی سوال کریں۔ اپ اس سے بات کر لیں۔" اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑی مشعل کو دیکھتا وہ کہنے لگا تو ایمان خدا حافظ کہتی کال بند کر گئی۔ اور نیچے کھڑا ساحر اس نظارے پر دل و جان سے فدا ہوا تھا جہاں مشعل اس کے کمرے کی کھڑکی میں کھڑی اس کی جانب دیکھے جا رہی تھی اور کچھ دیر بعد وہاں سے پلٹ گئی۔

●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●

جمیلہ کے جانے کے بعد ایک نظر سوپ کی جانب دیکھا تو اس کا جی متلانے لگا۔وہ کبھی سوپ نہیں پیتی تھی مگر یہ بات وہ نا جانے کیوں جمیلہ سے نہیں کہہ پائی۔

بیڈ سے اٹھ کر وہ کمرے کی کھڑکی تک آئی تھی جہاں سے آفندی ہاؤس کا بڑا سا لان پھیلا ہوا تھا۔اور لان کے عین درمیان کھڑا ساحر آفندی اس پر ارد گرد نظریں دوڑاتا کافی پر سکون لگا تھا۔ساحر کو دیکھتے مشعل کے ہونٹوں کی بناوٹ میں خم آیا۔آگے ہی پل ساحر ایک جانب بڑھا تھا تب مشعل کی نظر گاڑی سے نکلتی ماں پر پڑی تھی۔وہ ساحر سے ملتی اندر کی جانب آئیں تھیں جب کہ ساحر وہیں کھڑا کسی سے فون پر سے محو گفتگو تھی۔پھر کسی احساس کے تحت ساحر نے مڑ کر اپنے کمرے کی کھڑکی کی جانب دیکھا تو دونوں کی نظریں ٹکرائی تھیں۔ساحر وہیں بت بنا کھڑا مشعل کو دیکھتا رہا۔

مشعل بھی نا جانے کتنے پل وہیں کھڑی اس دیوانے کو دیکھتی رہتی جب ہاجرہ بیگم دستک دیتی اندر آئیں تھیں اور مشعل کو مجبوراً پلٹنا پڑا۔

کیسی ہو میری بچی؟" ہاجرہ نے مشعل کو گلے لگاتے پوچھا۔"

اب بالکل ٹھیک ہوں امی۔" مشعل نے مطمئن مسکراہٹ کے ساتھ کہا" جب اس کی نظر ماں کی کمرے کا جائزہ لیتی تنقیدی نگاہوں پر پڑی۔

امی وہ ساحر مجھے یہاں لے آیا۔ میں بے ہوش تھی مجھے پتہ نہیں" چلا۔۔۔" مشعل نے اپنے تئیں وضاحت دینا چاہی۔

جانتی ہوں مجھے بتا کر لایا تھا یہاں وہ مگر تم اتنی لاپرواہ کیسے ہو سکتی ہو؟"" کتنی بار کہا ہے کہ بنا کھائے پیئے باہر مت نکلا کرو۔۔۔ وہ تو اچھا ہوا ساحر

تمھارے ساتھ تھا ورنہ نا جانے کون دیکھتا تمھیں اور کہاں لے جاتا۔۔۔۔۔۔ خیر بتاؤ کچھ کھایا؟" کہہ کر وہ سائڈ ٹیبل پر پڑے سوپ کے باؤل کی جانب گئیں۔

سوپ؟ ساحر کو نہیں پتہ کے تم سوپ نہیں پیتی؟" ہاجرہ نے ماتھے پر بل" ڈالے پوچھا۔

اسے کیسے پتہ ہو گا امی؟ اور پھر یہ تو جمیلہ نے نرس کے کہنے پر بنوایا ہے۔"" مشعل نے وضاحت دیتے کہا۔

اچھا میں خود جاتی ہوں اور تمھارے لیے کچھ اور بنانے کو کہتی ہوں۔"" ہاجرہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل آئی۔

••••••••••••••••••••••••••••••••

مشعل ہاجرہ کے ساتھ لاونج میں آئی تھی اس وقت تک موحد اور سلیمان صاحب بھی آفندی ہاؤس آچکے تھے۔اور ساحر کے بلانے پر فواد بھی ابھی ابھی پہنچا سب سے مصافحہ کرتا اب ان کے ساتھ ہی بیٹھا تھا۔جب سے مشعل باہر آئی تھی ساحر غائب تھا اور مشعل کی نظروں کو اسی کی تلاش تھی اور یہ بات موحد باخوبی نوٹ کیا۔

مشی آؤ باہر کا راؤنڈ لگا کر آئیں۔" موحد نے مشعل سے بات کی غرض" سے اسے باہر لے آیا۔

وہ موحد کے ساتھ آفندی ہاؤس کے لان میں آئی۔

مشی کیا فیصلہ کیا تم دونوں نے؟"موحد نے باہر آتے ہی مشعل سے" سوال کیا۔

آپ کو کیا لگتا ہے موحد بھائی؟"مشعل نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ" جواباً سوال کیا تو موحد بھی اس کے ساتھ مسکرا دیا۔

آج پہلی بار ساحر آفندی کے چہرے پر سکون دیکھا ہے۔یقیناً تم نے ایسا" ہی فیصلہ دیا ہو گا جو اسے اندر تک شانت کر گیا ہے۔"موحد کی بات پر مشعل نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا۔

پر تم مجھے پر سکون نہیں لگ رہی تمھاری نظروں کی بے چینی کی وجہ کیا" ہے؟"موحد نے بہن کے چہرے پر نظریں دوڑاتے استفسار کیا۔

میں مطمئن ہو بھائی۔۔۔۔۔۔میں اپنے اور ساحر کے رشتے کو موقع"
"دینے کا فیصلہ کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔

تو یہ آنکھوں کی بے چینی کیوں ہے مشعل؟"موحد نے اس کی بات مکمل"
ہونے سے پہلے سوال کیا اب وہ کیا بتاتی کہ پچھلے آدھے گھنٹے سے اس نے
ساحر کو نہیں دیکھا اور وہ جاننا چاہتی تھی کہ اس یہاں لا کر وہ خود کہاں ہے اور
باہر پہنچتے ہی اس کے دل میں اٹھتے سوالوں کا جواب آفندی ہاؤس کے پول
ایریا میں سمیع کے ساتھ کھڑا ہوا ملا تھا۔

●●

یس سر؟"سمیع ساحر کے طلب کئے جانے پر ابھی شان کے ہمراہ آفندی"
ہاؤس آیا۔

کہاں غائب تھے تم دونوں؟"ساحر نے دیکھتے ہی سوال کیا۔"

سر ہم آئے تو آپ مصروف تھے اس لیے ہم لوگ تھوڑی دیر باہر چلے" گئے۔"شان نے سر جھکائے جواب دیا مگر شان کا ذو معنی انداز ساحر کو اچھے سے سمجھ آیا۔ مشعل اور موحد بھی ان کی جانب متوجہ ہوئے۔

اینی وے سمیع مجھے تمھاری مدد درکار ہے؟"شان پر ایک تیز نظر ڈالتے" ساحر نے سمیع کو مخاطب کیا۔

یس سر کہیے میں کیا کر سکتا ہوں؟"سمیع نے مودبانہ انداز میں سوال کیا" جب کہ شان کو اس ساری سچویشن میں کچھ گڑ بڑ ھ لگی۔

کر تو تم کچھ بھی سکتے ہو سمیع کوئی بھی امید کی جاسکتی ہے تم سے مگر "
فلوقت مجھے بس وہ انسان اپنے سامنے چاہیے۔"ساحر نے مبہم نظروں سے
سمیع کو دیکھتے سوال کیا

ک۔۔کون انسان؟" سمیع نے شان کو دیکھتے نا سمجھی سے ساحر سے "
پوچھا۔

سنا ہے کوئی میرے بارے میں افواہیں پھیلا رہا ہے مجھے سونیا کے ساتھ "
ڈیٹ پر بھیج رہا ہے۔۔۔۔ملنا چاہتا ہوں اس عظیم ہستی سے۔"ساحر کے
سوال پر جہاں سمیع کو جھٹکا لگا وہیں شان ایک گہرا سانس خارج کر کے رہ گیا
جس کا ڈر تھا وہی ہوا۔ مشعل اور موحد البتہ اس ساری سچویشن کو خوب
انجوائے کر رہے تھے۔

سر وہ ایسا تو کسی نے نہیں کہا بھابھی جی کو کوئی غلطی۔" سمیع نے کھسیانی" ہنسی ہنستے ہوئے خود کو بچانے کی ناکام کوشش کرتے کہا تو موحد نے مشعل کی جانب استفامیہ نظروں سے دیکھا جس پر مشعل بس خاموشی سے سامنے کے منظر کو دیکھ رہی تھی۔

پر مجھے تو مشعل نے نہیں شان نے بتایا ہے اس بارے میں کہ ایسی خبریں" آفس سے لیک ہو رہی ہیں۔" ساحر نے شان کی جانب دیکھتے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے جہاں شان کے ہوش اڑائے وہیں سمیع کا دل چاہا وہ شان کا سر پھاڑ دے جو بار بار سمیع کو ساحر کا پنچھنگ بیگ بنا کر اس کے سامنے لے آتا تھا۔ سمیع نے ایک سلگتی نگاہ شان پر ڈالی تو وہ نفی میں سر ہلا کر رہ گیا۔

میں غلط کہہ رہا ہوں شان؟" ساحر نے کنپٹی کھجاتے ماتھے پر بل ڈالے" شان کو دیکھا تو شان نے خود کو ساحر نامی اندھے کنویں میں بند پایا۔ وہ ساحر کی بات کا اقرار کرتا تو سمیع اسے غدار سمجھتا اور انکار کرنے کی ہمت اس میں تھی نہیں۔ جب کہ اس نے اس سلسلے میں ساحر سے کوئی بات نا کی تھی بلکہ ساحر سے تو اس کی کوئی بات سرے سے ہوئی ہی نا تھی۔ ساحر نے تو فقط ہوا میں تیر چلایا تھا کیونکہ سمیع کچھ کرے اور شان سے وہ چھپا رہے ایسا ممکن نہیں تھا۔ وہ ساحر کی طرح ہی اپنے ارد گرد ہر چیز سے واقف ہوا کرتا تھا۔

سر میں کیا کہوں؟" شان نے رونی صورت بنا کر ملتجی نظروں سے ساحر کو" دیکھا۔

کچھ نہیں بس اس انسان کو میرے سامنے لانا ہے جس نے یہ افواہ پھیلائی" ہے۔ آدھے گھنٹے کا وقت ہے تم دونوں کے پاس۔۔۔۔ جو انسان پہلے اسے

میرے سامنے لائے گا وہ بچ جائے گا میرے غصے سے اور دوسرا

"_____

سر میں نے تو بس ایسے ہی کہہ دیا تھا۔" سمیع نے مجبوراً اپنے کئے کا" اعتراف کیا اور ایک کھا جانے والی نگاہ شان پر ڈالی تھی۔

ایکسیلینٹ شان تم آزاد ہو۔۔۔۔۔بس سمیع کے ساتھ وفاداری نبھانے" کی سزا تمھیں ضرور ملے گی فلحال میری توجہ کا سارا مرکز مسٹر سمیع الحق ہیں" ساحر نے ہاتھ جھارنے کے انداز میں شان سے کہا تو سمیع کو احساس ہوا کہ ساحر نے فقط اس کے منہ سے سب سننے کے لیے شان کو مشکوک کیا تھا۔ سمیع کا دل چاہا وہ اپنا سر پھوڑ لے اس کی ساری چالاکیاں ساحر کے سامنے ماند پڑ جاتی ہیں۔

کچھ فاصلے پر کھڑے موحد اور مشعل البتہ ساحر کے انداز سے کافی ایمپریس ہوئے تھے۔

آئی ایم سوری سر۔۔۔" سمیع نے ہار مانتے ہوئے کہا۔"

مجھے لگا تھا صبح والی گستاخی کے بعد تم کوئی بلنڈر نہیں کروگے۔" ساحر نے" سمیع کو دیکھتے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے سوال کیا۔

سر اس بلنڈر کا فایدہ تو آپ کو ہی ہوا ہے ناں۔" سمیع سے رہا نہیں گیا تو" کہہ دیا جس پر شان کو دل ہی دل میں اپنا ماتھا پیٹا جب کہ ساحر نے ایک تیز نظر سمیع پر ڈالی۔

اور کیسا فایدہ ہوا ہے میری بیوی کے دل میں شک ڈال کر تم کو لگتا ہے تم" نے میرا فایدہ کیا ہے ؟" ساحر کی بات پر جہاں مشعل کو ساحر کا اتنے نارمل انداز میں اس کا حوالہ دینے پر خوشگوار احساس ہوا تھا وہیں شان اور موحد کو ساحر کا یہ انداز بہت بھلا معلوم ہوا۔

"سر میرا مقصد تو بس۔۔۔۔۔"

جو بھی تھا تمھارا مقصد ! اب تمھیں اپنی غلط بیانی کی سزا بھگتنی پڑے" گی۔" ساحر نے کندھے اچکاتے کہا۔

کسی سزا سر ؟" سمیع نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے شان کو دیکھتے سوال" کیا۔

تمھارے پاس چوبیس گھنٹے کا وقت ہے سمیع چوبیس گھنٹے کے اندر اندر تم" اپنے لیے ایک لڑکی ڈھونڈو گے اور اگر تم ایسا نہیں کر پائے تو میں خود تمھاری جمیلہ کے ساتھ شادی کروادوں گا۔"ساحر نے سنجیدہ تاثرات کے ساتھ کہا مگر ساحر کی بات پر جہاں شان کا فلک شگاف قہقہ بلند ہوا وہیں سمیع کو لگا کسی نے اس پر ابلتا ہوا گرم پانی انڈیل دیا۔ موحد اور مشعل بھی کچھ فاصلے پر کھڑے نا سمجھی سے مسکرا دیے۔ایسے آئیڈیاز صرف ساحر کو ہی آ سکتے تھے۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ سر؟ جمیلہ ؟" سمیع نے جمیلہ کو سوچتے جھرجھری" لی۔ جمیلہ کا سراپا ایک پل کو اس کی نظروں میں گھوم گیا۔

نہیں وہ تو تب جب تم خود کوئی لڑکی نہیں ڈھونڈ کر لاتے۔"ساحر نے" اس کی غلط فہمی دور کی۔

پر یہ کسی سزا ہے سر؟" سمیع نے بھرپور احتجاج کیا۔"

یہ سزا اس لیے تاکہ تم بھی سمجھ سکو کہ بیوی کی نظر میں انسان کا کردار" مشکوک ہو جائے تو کیسا محسوس ہوتا ہے۔" ساحر نے مسکراہٹ ضبط کرتے سمیع سے کہا۔ سمیع جانتا تھا کہ ساحر بس اس کی ٹانگ کھینچ رہا ہے مگر اس کی بات پر سمیع کو خطرہ لاحق ہو گیا کیونکہ ساحر سے کچھ بعید نا تھی اس کا دماغ گھوم گیا تو کہیں وہ سچ مچ سمیع کو پکڑ کر اس کا جمیلہ سے نکاح ہی نا کروا دے۔

کل تک کا وقت ہے سمیع اور میں سیریس ہوں۔" اس بات ساحر نے" اپنی بات پر زور دیتے کہا تو شان کو یہ ساری سچویشن بہت مزے کی لگی مگر

ساحر کی جانب سے ایسی ہی کسی سزا سے بچنے کے لیے اس نے خود پر قابو رکھا۔

سر ایک دن میں کہاں سے لاؤں لڑکی۔۔۔۔۔۔"سمیع روہانسا ہوا تو" ساحر کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

سوچ لو سمیع تمھارے پاس ائیڈیاز کی کمی ہے؟"ساحر نے ساری"، سچویشن کو انجوائے کرتے کہا اور شان کی جانب متوجہ ہوا۔

بی کیئر فل اگلا نمبر تمھارا ہے۔"شان کے کندھے پر ہاتھ رکھتا وہ اندر کی" جانب بڑھا جب میں ڈور کے پاس ہی مشعل اور موحد کو کھڑے دیکھا جو دونوں مسکرا کر اسی کی جانب متوجہ تھے۔

تم کیا کھی کھی کر رہے ہو؟" ساحر کے جاتے ہی سمیع نے ایک دھموکا" شان کی کمر میں جڑ دیا۔ جس پر شان کی ہنسی میں مذید اضافہ ہوا۔

چلیں لڑکی ڈھونڈتے ہیں۔" شان نے اسے بازو سے تھام کر اپنے ساتھ" آنے کو کہا تو سمیع سر جھٹک کر اسے وہیں چھوڑتا آگے بڑھ گیا۔

••••••••••••••••••••••••••••••

سب ایک ساتھ لاونج میں بیٹھے باتوں میں مگن تھے سوائے مشعل کے جو خاموشی سے بیٹھی بس سب کی باتیں سن رہی تھی اور بار بار خود پر پڑتی ساحر کی عمیق نظروں سے وہ اندر ہی اندر کنفیوز ہو رہی تھی جن میں پایا جانے والا تاثر اسے خود میں سمٹنے پر مجبور کر رہا تھا۔

ڈنر کے وقت بھی ساحر کے پہلو میں بیٹھی وہ اسی کشمکش کا شکار رہی تھی جس کو ساحر نے اچھے سے محسوس تو کیا تھا مگر سب کے سامنے اس نے مشعل کو نا تو مخاطب کیا اور نا ہی کچھ ایسا کیا کہ وہ مزید کنفیوز ہو جائے۔

ڈنر کے بعد چائے کافی کا دور چلا تھا اور پھر ساحر نے گلا کھنکھار کر سب کو اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا۔

مجھے آپ سب سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔"ساحر نے سب کو" متوجہ دیکھ کر بات کا آغاز کیا اور ایک نظر مشعل کو دیکھا جو ماں کے پہلو سے لگی بیٹھی تھی۔

انکل صبح ہماری بات ہوئی تھی اور میں نے آپ سے کہا تھا کہ مجھے کچھ " وقت درکار ہے۔" ساحر نے سلیمان صاحب کو دیکھتے کہا تو انھوں نے سمجھتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا۔

میں چاہتا ہوں کہ اب میں مشعل کو جلد سے جلد رخصت کروا کر یہاں " لے آؤں۔" ساحر کی بات پر سب خوشگوار حیرت کا شکار ہوئے تو فواد کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا تھا۔

میری اس سلسلے میں مشعل سے بات ہوئی ہے اور میں نے مشعل سے " اجازت لے کر ہی یہ بات آپ کے سامنے رکھی ہے۔ باقی آپ کا جو بھی فیصلہ ہو گا۔" ساحر نے اپنی بات کہتے ہوئے فیصلے کا اختیار سلیمان صاحب کو دیا۔

ہمیں بھلا کیا اعتراض ہو گا۔ کوئی بھی والدین جلد سے جلد اپنی اولاد کو اپنی زندگی میں خوش اور مطمئین دیکھنا چاہتے ہیں۔ جب ہمارے بچے خوش ہیں تو ہم بھی خوش!" سلیمان صاحب کی خوشی تو ان کے چہرے سے عیاں تھی۔ ساحر کی بات نے وہاں موجود سبھی چہروں پر خوشی کے رنگ بکھیر دیے۔

تو ٹھیک ہے آپ بتائیں کب یہ نیک کام سرانجام دیا جائے۔" ہاجرہ نے" ساحر کی جانب دیکھتے استفسار کیا جو مشعل کی جانب ہی متوجہ تھا۔

ایک ہفتے کے اندر اندر!" ساحر کی بات پر سبھی نے مسکرا کر ایک" دوسرے کو دیکھا۔

تو ٹھیک ہے اگلے اتوار کو رخصتی رکھ لیتے ہیں۔" موحد نے رائے دی۔"

نہیں اتوار کو نہیں۔" ساحر نے فوراً سے موحد کو ٹوکا اس کی ٹون کا بدلاؤ" سب نے محسوس کیا تھا مگر اس کی وجہ فقط فواد کو معلوم تھی۔

آئی تھنک منڈے ٹھیک رہے گا؟ کیوں ساحر۔" فواد نے ساحر سے سوال" کیا۔

پرفیکٹ!" ساحر نے ایک ہی پل میں خود کو کمپوز کرتے کہا تو مشعل کو" ساحر کا انداز عجیب لگا۔

" اور منگل کو ولیمہ۔۔۔۔۔۔"

نہیں آئی تھنک ایک ہی فنگشن بہتر رہے گا ریشیپشن کر لیں اور مشعل" رخصت ہو کر آجائے گی۔" فواد نے اپنا مشورہ دیا جو سب کو پسند آیا۔ ساحر کی بھی ایسی ہی مرضی تھی وہ زیادہ رسموں اور تکلفات میں پڑنے کے حق میں نا تھا۔

ساحر نے مشعل کی جانب دیکھتے آبرو آچکا کر جیسے اس کی رائے جاننا چاہی تو وہ نظریں چراتی اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی سب ہی بہت خوش اور مطمین تھے۔ ہاجرہ بیگم نے دل ہی دل میں اپنی بچی کی خوشیوں کی بلائیں لیں اور مشعل اور ساحر کا صدقہ اتارا۔

رشید بابا میٹھائی کا تو بندوبست کریں۔" فواد نے رشید بابا کو آواز دیتے کہا تو" سب کھلے دل سے مسکرا دئے۔

کچھ دیر مذید بیٹھے رہنے کے بعد وہ لوگ اپنے اپنے گھر چلے گئے۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••

آفندی ہاؤس سے لوٹ کر وہ اپنے کمرے میں آئی تھی۔رات کے گیارہ بج رہے تھے جب موحد دستک دیتا اس کے کمرے میں داخل ہوا۔

جی بھائی!" مشعل نے سوالیہ نظروں سے موحد کو دیکھا۔"

آج خوشی زیادہ ہے جو میری بہن اتنی اہم بات بھولائے بیٹھی ہے۔""" موحد نے مشعل کو چھیڑتے ہوئے کہا۔

مطلب؟" مشعل نے ناسمجھی سے بھائی سے سوال کیا۔"

فون کہاں ہے تمھارا؟"موحد کے سوال پر مشعل کو حیرت ہوئی تھی وہ" جو کبھی اپنے فون کا پیچھا نہیں چھوڑتی تھی وہ پچھلے نا جانے کتنے گھنٹوں سے اسے فراموش کئے ہوئے تھی۔ مشعل سوچ میں پڑھ گئی۔

یہ لو آفس چھوڑ آئی تھی تم۔"موحد نے جیب سے فون نکال کر مشعل" کی جانب بڑھایا۔

او شکر ہے آپ کو مل گیا کہیں باہر گر جاتا تو میں کیا کرتی. "مشعل نے فکر" مندی سے کہا۔

مسیز ساحر آفندی کو کم سے کم ایک فون کے لیے تو فکر مند نہیں ہونا" پڑتا۔"موحد کہہ کر کمرے سے باہر نکل آیا اور مشعل بس اپنے نام کے آگے لگے ساحر کے نام کو سوچ کر مسکرا دی۔

فون پر نظر دوڑائی تو ایمان کی کئی مسڈ کالز لگی ہوئیں تھیں۔اس وقت فون کرنا مناسب نہیں لگا تو صبح فون کرنے کا ارادہ کرتی وہ نماز پڑھ کر اپنے اور ساحر کے لیے ڈھیروں دعائیں مانگتی کتنے ہی پل اپنے رب کے سامنے سر بسجود رہی تھی۔ نماز سے فارغ ہو کر سونے کے لیے لیٹ تو نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

ساحر اور مشعل دونوں کی رات جاگتے ہی گزری تھی ایک دوسرے کی باتوں کی بازگشت ان کے کانوں میں ہوتی رہی۔پہلے وہ دونوں ایک دوسرے سے بھاگتے تھے آج دونوں کا دل ایک دوسرے کی جانب لپک رہا تھا۔

ساحر اس وقت لان میں کھلے آسمان کے نیچے بیٹھا تھا۔رات کے اندھیرے میں بھی اس کی آنکھوں کی چمک بہت واضح تھی۔ گزشتہ روز اس کے لیے بہت خوش آئیند ثابت ہوا تھا اس کی بے رنگ سی زندگی میں آیا یہ حیسن موڑ اسے پھر سے زندگی کی رنگینیوں سے روشناس کر گیا تھا۔ مشعل سلیمان اسے دے دی گئی تھی بنا مانگے۔۔۔۔۔۔اس نے آج تک مشعل کی خواہش تو کی تھی پر اسے کبھی اپنی دعاؤں میں نہیں مانگا تھا۔اسے مشعل سلیمان سونپ دی گئی تھی۔۔۔۔۔۔وہ اپنے رب کا شکر گزار تھا۔ فون میں مشعل کی تصویر کھولے وہ یک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا۔ مشعل کے لیے اس کا م اپنا دیوانہ پن خود اس کی سمجھ سے بالا تر تھا۔

سمیع اور شان بھی رخصتی کی خبر سے بے انتہا خوش تھے وہیں سمیع کو ساحر کی جانب سے دئے گئے وقت کے جلدی سے گزر جانے کا ڈر تھا وہ یہی سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہ تھا کہ ساحر کیا کرنے والا ہے۔اگر وہ خود کوئی نام

ساحر کے سامنے نہیں رکھتا تو کیا ہو گا؟ کیا ساحر سچ مچ اس کا نکاح جمیلہ سے کروادے گا؟ یہ خیال آتے ہی سمیع کے اندر ساحر سے بغاوت کا جذبہ سر اٹھانے لگا۔ وہ ساحر اور مشعل کے لیے بہت خوش تھا مگر آپ ی الجھن میں وہ ان کی خوشی ٹھیک سے انجوائے بھی نہیں کر پا رہا تھا۔

ایک نئی اور روشن صبح نے اپنی شفافیت، تازگی، پرندوں کی چہچہاہٹ اور خوشگوار فضا کے ساتھ شہر اقتدار پر اپنے پر پھیلائے تھے۔ باہر کے موسم کی طرح آج مشعل اور ساحر کے دل کا موسم بھی خوشگوار تھا وہ دونوں ہی نہایت پر سکون تھے۔

گزشتہ رات دونوں نے ہی جھاگ کر ہی گزاری تھی۔۔۔ مشعل فجر کے بعد سو گئی تھی مگر ساحر رات بھر جاگنے کے باوجود بھی بالکل تر و تازہ تھا۔

یہ شاید اس کی دلی کیفیات تھیں جن کی وجہ سے وہ نہایت مطمئین اور فریش محسوس کر رہا تھا۔

آٹھ بجے ہی اس کے فون پر انیتا کی کالز آنے لگیں جو اس کے فیصلے کو جان کر بے انتہا خوش تھی جو فواد کے ذریعے اسے معلوم ہو تھا۔اپنے بیسٹ فرینڈ کی زندگی میں آنے والے اتنے اہم موڑ پر اس نے اپنی خوشی کا دل کھول کر اظہار کیا۔انیتا سے بات کرنے کے بعد اس کا دل بے اختیار مشعل سے بات کرنے کو چاہا مگر پھر کچھ سوچ کر اس نے اپنے دل کو ڈپٹ کر سلا دیا وہ اس کے سر پر سوار نہیں ہونا چاہتا تھا۔اپنے دل کو سمجھاتا وہ فریش ہو کر نیچے چلا آیا۔

●●

مشعل کی آنکھ دروازے پر دستک سے کھلی تھی۔آنکھیں ملتی وہ دروازے کی جانب آئی اور دروازہ کھول دیا۔سامنے ایمان ماتھے پر بل ڈالے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی۔وہ کل سے مشعل سے بات کرنے کی کوشش میں لگی رہی مگر مشعل سے رابطہ نہیں ہو پایا اس لیے صبح ہوتے ہی وہ خود ان پہنچی مگر ابھی تک اسے مشعل کی رخصتی کی تاریخ کے طے ہونے کا پتہ نہیں چل سکا تھا۔کیونکہ ہاجرہ بیگم سامنے تھیں نہیں اور سلیمان صاحب نے اس سے ایسا کوئی ذکر نہیں کیا۔

کیا ہوا مانی ایسے کھا جانے والی نظروں سے کیوں دیکھ رہی ہو؟"اپنے بال" باندھتے ہوئے استفسار کرتے اس نے ایک طرف ہو کر ایمان کو اندر آنے دیا۔

تمھاری جو حرکتیں ہیں نامانی تمھیں کھا جانے والی نظروں سے نہیں" حقیقتاً گچا چبا کر کھا جانا چاہیے۔"ایمان نے ہاتھ کمر پر باندھ کر غصے سے کہا۔

اب کیا کر دیا ہے میں نے؟"مشعل کہہ کر ہاتھ منہ دھونے باتھ روم چلی" گئی۔

تم کچھ کرونا کرو میں نے بہت کچھ کر دیا ہے۔"اپنا ہینڈ بیگ اور فون بیڈ پر" پٹختے ہوئے کہا اور خود بیڈ کی پیٹی پر بیٹھ گئی۔

مطلب؟"مشعل تولیے سے چہرہ خشک کرتی باہر آئی۔"

پہلے یہ بتاؤ کہ فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھیں تم سینکڑوں کالز کیں میں" نے تمھیں۔"ایمان نے مبالغہ آمیز لہجے میں کہا۔

یہ تھوڑا زیادہ نہیں ہو گیا مانی؟" مشعل نے مسکراہٹ ضبط کرتے" سنجیدگی سے استفسار کیا تو ایمان بس اسے گھور کر رہ گئی۔

یار فون آفس ہی چھوڑ آئی تھی اور پھر دیر رات کو فون ملا تو سوچا صبح تم" سے بات کروں گی۔" مشعل نے مختصراً جواب دیا۔

اب تم بتاؤ کیا کرنے کا کہہ رہی تھی تم؟" مشعل نے ایمان کے مقابل" بیٹھتے سوال کیا۔

وہ مشی میں نے۔۔۔۔۔۔۔" ایمان کہتی کہتی خاموش ہو گئی۔"

ہاں بولو مانی؟" مشعل نے اسے بولنے پر اکسایا۔"

مشی میں نے ساحر بھائی سے فون کر کے تمھارے دل کی بات بتادی اور" یہ بھی بتادیا کہ تم ان کے ساتھ یہ رشتہ ختم نہیں کرنا چاہتی۔" ایمان نے گہرا سانس لیتے آنکھیں بند کر کے ساری بات ایک ہی سانس میں مشعل کے بتاتے اس کا سانس اٹکا دیا۔

کب؟" مشعل نے ماتھے پر بل ڈالے ہونٹوں پر زبان پھیرتی انھیں تر" کیا۔

کل شام کو۔" ایمان نے فوراً جواب دیا۔"

ایمان کی بات پر مشعل کو فکر لاحق ہو گئی کہ ساحر اس کے بارے میں کیا" سوچے گا جو ہر ایک کے سامنے اپنے دل کی بات کہہ دیتی تھی بس ساحر کے

سامنے ہی اس کے الفاظ کھو جاتے تھے۔ مشعل کی فکر مند شکل دیکھ کر ایمان نے اس کا کندھا جھنجھوڑا۔

کیا ہوا؟ اچھا کیا نا میں نے؟" ایمان نے مشعل سے تصدیق چاہی۔"

پتہ نہیں مانی۔" مشعل نے رونی صورت بنا کر کہا۔"

اور ساحر بھائی کہہ رہے تھے کہ ان کی تمھارے سے اس سلسلے میں بات" ہو چکی ہے؟ کیا فیصلہ کیا تھا تم دونوں نے؟ یقیناً کچھ اچھا فیصلہ نہیں ہو گا مگر میرے سچ بتانے کے بعد وہ اپنا فیصلہ ضرور بدل دیں گے۔" ایمان نے اپنے اندازوں کو الفاظ کی صورت میں بیان کیا۔

وہ اپنا فیصلہ نہیں بدلے گا۔" مشعل نے ایمان کی جانب دیکھتے سنجیدگی سے کہا۔

پر فیصلہ تھا کیا؟" ایمان کو مشعل کا انداز عجیب لگا۔"

رخصتی کا فیصلہ ! کمنگ منڈے کو ہماری رخصتی اور ولیمے کا فنگشن ہے۔"" مشعل کے بتاتے ہی ایمان پر گویا شادی مرگ کی کیفیت طاری ہو گئی۔ وہ کتنے کی پل بے یقینی لیے مشعل کو دیکھتی رہی۔

ایسے مت دیکھو۔" مشعل اس کی اپنے اوپر ٹکی نظروں سے پریشان ہو کر" اٹھ کھڑی ہوئی۔

مگر ایسا فیصلہ کیوں؟میرا مطلب تم لوگ تو رشتہ ختم کرنے والے تھے۔"
مشی مجھے پوری بات بتا کیا ہوا؟"ایمان نے مشعل کو جھنجھوڑتے سوال کیا۔

مشعل نے اپنے اور سونیا کے مابین ہوئی بات بتانے پر ایمان کو جہاں مشعل کی حالت پر ہنسی آئی وہیں ساحر کا ریایکشن جاننے کے لیے اتاولی ہوئی۔

اور ساحر نے کیا کہا؟ مطلب وہ خوش تھا؟اس نے تمھیں اپنی بانہوں میں" اٹھا کر ساری دنیا کو چینخ چینخ کر بتایا ہو گا کہ دیکھو میری مشعل مجھے مل گئی۔"ایمان نے ڈرامائی انداز میں ساحر کی خوشی کا نقشہ کھینچا۔

نہیں اس سے پہلے ہی میں بے خوش ہو گئی اور پھر ساحر مجھے اپنے ساتھ" گھر لے گیا۔"مشعل کا جواب سن کر ایمان کے چہرے پر جاندار مسکراہٹ ابھری۔

ہائے میں صدقے اسی لیے تم کل سے میری کالز نہیں لے رہی اور جب" ساحر بھائی کو میں نے تمھارے دل کی بات بتائی تو انھوں نے کسی قسم کا رد عمل نہیں دیا۔" ایمان نے مشعل کے گال کھینچتے ہوئے کہا۔

اچھا پھر تمھارے خوش میں آنے پر کیا ہوا؟" ایمان نے آنکھ کا کونہ" دباتے ذو معنی انداز میں سوال کیا تو ساحر کی باتوں کو سوچتی وہ پل میں گلنار ہوئی۔

اوئے ہوئے لوگ شرم سے لال ہو رہے ہیں۔ ہمممم۔۔۔۔" ایمان کو" آج پہلی بار مشعل کو چڑانے کا موقع مل تھا۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔" مشعل نے وہاں سے اٹھ کر جانے میں ہی بہتری سمجھی۔

تو کیسا ہے؟ جیسا ہے اس کا رنگ تو تمھارے چہرے پر دکھ رہا ہے۔""" ایمان نے اس کے پیچھے آتے اسے مذید خجل کرنے کی کوشش کی۔

اچھا مانی چھوڑنا۔۔۔" مشعل نے موضوع گفتگو بدلنے کی کوشش کی۔"

نہیں ایسے کیسے چھوڑ دوں کس ساحر آفندی کے جنون نے ہمیں پہلے دن سے ہی ذیر کیا تھا اس کے اظہار محبت کا انداز کتنا جان لیوا ہے مجھے وہ جاننا ہے۔" ایمان نے اسے باہر جانے سے روکا۔"

اظہار محبت تواس نے کیاہی نہیں۔۔۔۔"مشعل کی بات پر ایمان نے نا" سمجھی سے اسے دیکھا۔

"پھر۔۔۔۔"

پھر اس نے کہا کہ میں اس کے لیے نا گزیر ہوں۔وہ میرے بغیر جی نہیں" سکتا۔۔۔وہ مجھے کبھی خود سے دور نہیں ہونے دے گا۔۔۔اس نے کہا کہ وہ کبھی مجھے بھولا نہیں تھا۔۔۔"مشعل نے کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھتے ساحر کی باتیں سوچتے ایمان کو کہا جو گہری مطمئین نظروں سے اپنی بیسٹ فرینڈ کے چہرے پر گھلتے رنگوں کو دیکھ رہی تھی۔

مانی تم جانتی ہو وہ ویسا نہیں تھا جیسا ہم اسے سمجھتے تھے۔وہ الگ ہے سب" سے الگ۔۔۔۔محبت کرنا کوئی ساحر آفندی سے سیکھے۔۔۔اپنی محبت کو

عزت،مان دینااسے معتبر کرنا کوئی ساحر آفندی سے سیکھے۔وہ پوزیسیو ہے، وہ جنونی ہے مگراس کا جنون ہر غرض ہر ہوس سے پاک ہے۔وہ کہتا ہے کہ وہ مجھ پر کچھ ایمپوز نہیں کرے گا مجھے وقت دے گا بس وہ مجھے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"ساحر کی محبت کا ذکر کرتے ہوئے مشعل کو کوئی پرانی یاد آئی تو وہ ہنس کر ایمان کی جانب متوجہ ہوئی۔

تمھیں یاد ہے مانی تم نے کہا تھا کہ وہ مجھے اغواء کر کے لے جائے گا مجھ پر" ظلم کرے گا اور زبردستی خود سے محبت کرنے پر مجبور کرے گا۔اس نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔۔میں اس کے ساتھ تھی پہلے اس کے بھائی کی بیوی کے طور پر اور پھر اس کی بیوی بن کر اس نے مجھے چھوا تک نہیں اور مجھے خود "سے محبت کرنے پر مجبور کر گیا۔

ہائے اللہ مشی! تیرا ساحر کو ناول کے ہیروز سے بھی زیادہ محبت کرنے والا اور جان لٹانے والا ہے۔" ایمان نے مشعل کے چہرے کو تھامتے آنکھوں میں خوشی لیے کہا۔

وہ سامنے ہوتا ہے تو کوئی اور ہیرو یاد ہی کہاں آتا ہے۔" اس کی نظریں اس باتیں مجھے سب فراموش کروا کر ایک الگ ہی دنیا میں لے جاتی ہیں۔"

میں تیرے لیے بہت بہت خوش ہوں مشی۔ تم دونوں نے بہترین فیصلہ لیا ہے۔ اب جلدی سے چل ہمیں تیری شادی کی شاپنگ کرنی ہے۔" ایمان نے فوراً سے مشعل کا دھیان شاپنگ کی جانب مبذول کروایا تھا کیونکہ وقت بہت کم تھا۔

شاپنگ سے پہلے میں کہیں اور جانا چاہتی ہوں مانی۔" مشعل کے چہرے پر پل میں سنجیدگی چھائی تھی۔

سہیر کی قبر پر؟" ایمان کو ایک سیکینڈ لگا تھا بات کی تہہ تک پہنچنے میں۔"

ہاں مانی تو جانتی ہے میں سہیر کو کبھی نہیں بھول سکتی۔اپنی نئی زندگی کی شروعات سے پہلے میں ایک بار وہاں جا کر سہیر کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ میں انھیں کبھی نہیں بھولوں گی۔ساحر کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے وہ کبھی انھیں فراموش نہیں کر سکتی۔" مشعل کی بات پر ایمان نے اسے گلے لگایا۔

"ٹھیک ہے چل ناشتہ کر لے پھر ہم قبرستان چلیں گے۔"

مشعل مسکرا کر کہتی اٹھ کر ایمان کے ہمراہ کچن کی جانب چلی گئی۔

•••••••••••••••••••••••••••••••

وہ اپنے کمرے سے نکلا تو لاونج میں بیٹھا شان سمیع کو کسی بات پر چڑا رہا تھا۔ ساحر جانتا تھا کہ وہ بات کیا ہو سکتی ہے۔ مسکراہٹ ضبط کرتا سیر ھیاں اترتا وہ نیچے آیا۔

گوڈ مارننگ سر۔"اس کے آتے ہی دونوں نے پر جوش انداز میں اسے صبح" کا سلام دیا۔

گوڈ مارننگ۔"وہ کہہ کر ناشتے کی میز کی جانب بڑھا جہاں سلیم ناشتہ لگا رہا" تھا۔

Zubi Novels Zone

لگتا ہے سر بھول گئے ہیں کہ انھوں نے آپ کو کیا کام کیا تھا۔" شان کی" زبان پر کھجلی ہوئی تھی۔ پہلی بار تو اسے سمیع کو ذچ کرنے کا موقع ملا تھا جس سے وہ پوری طرح فایدہ اٹھا رہا تھا۔

بھول گئے ہیں تو اچھا ہے تم اپنا منہ بند رکھنا۔" سمیع اسے وارنگ دیتا" ساحر کی جانب بڑھا۔

کیا ہوا کھڑے کیوں ہو بیٹھ جاؤ۔" ساحر نے سنجیدگی سے ناشتے کی میز کی" جانب اشارہ کیا تو سمیع نے شکر کا کلمہ ادا کرتے ساحر کو دیکھا۔ جب کہ شان کو ساحر کا بھول جانا ہی ہضم نہیں ہو رہا تھا۔ مگر وہ ساحر آفندی سے کوئی بھی امید رکھ سکتا تھا۔

وہ دونوں ابھی ٹیبل پر بیٹھے ہی تھے جب جمیلہ داخلی دروازے سے نمودار ہوئی اور ہاتھ میں پکڑے ڈبے دیکھ کر سب ہی اس کی جانب متوجہ ہوئے۔ شان نے ٹہوکا مار کر سمیع کو چھیڑا تھا جو جمیلہ کو تنقیدی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

اسلام علیکم ساحر بھائی۔" جمیلہ نے آتے ہی ساحر کو سلام کیا جس کا" جواب ساحر نے سر ہلا کر دیا۔

ساحر بھائی وہ سب چھوڑیں آج جمیلہ کے ہاتھ کا خاص در خاص حلوہ پوری" کھائیں آپ کی شادی کی خوشی میں میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔"

جمیلہ نے ساحر کے ناشتے کی جانب اشارہ کرتے ہاتھ میں پکڑا ڈبہ اور ہاٹ پاٹ ٹیبل پر رکھ کر پر جوش انداز میں کہا۔

بہت شکریہ جمیلہ تم ایسا کرو یہ حلوہ پوڑی سمیع کو سرو کر دوں اسے حلوہ" پوری بہت پسند ہے کیوں سمیع؟" ساحر نے مسکراہٹ ضبط کرتے سمیع سے سوال کیا تو شکوہ کناہ نظروں سے ساحر کو دیکھنے لگا جب کہ شان کو پانی پیتے ساحر کی آخری بات پر اچھو لگ گئ۔

یہ لیں سمیع جی۔" جمیلہ پلیٹ میں حلوہ پوری نکالتی سمیع کی جانب بڑھی" تھی۔

یہ سمیع جی کیا ہے؟ پہلے تو بھائی کہتی تھی۔" سمیع نے تنک کر سوال کیا تو" ساحر اپنی بلا ساختہ امڑ آنے والی ہنسی کو کنڑول کرنے کی کوشش میں سر جھکا گیا۔ سمیع کی بے ساختہ بات ہر جمیلہ نے خجل ہو کر اسے دیکھا اور ایک نظر شان کو دیکھا جو دانتوں کی بھرپور نمائش کروا رہا تھا۔

وہ ناں میری اماں کہتی ہے کہ سگے بھائی کے علاوہ باقی کے مرد بھائی نہیں" ہوتے۔" جمیلہ کی بات پر سمیع نے گھورتے ہوئے اسے دیکھا۔

اچھا تو سر کو بھائی کیوں بلاتی ہو؟" تیز لہجے میں سوال ہوا۔"

سر جی تو میرے اپنے بھائی سے زیادہ سگے ہیں ہمارے لیے۔ انھوں نے تو" ہمارا سب سے بڑا مسلہ حل کیا ہے۔ میری اماں ابا بھی سر جی کے مشکور ہیں۔" جمیلہ نے عقیدت سے بھرپور لہجے میں کہا۔

کیسا مسلہ شان نے دلچسپی سے پوچھا۔" جو ساحر نے بے ساختہ آنکھوں" میں چمک لیے سمیع کی جانب دیکھا۔

میری شادی کا مسلہ !" جمیلہ کی بات پر سمیع کی آنکھیں حیرت سے واہ" ہوئیں تو ساحر لب کچلتا اسے دیکھے گیا۔

ٹھیک ہے جمیلہ تم جاؤ اور میرے حصے کی پوڑیاں رکھ دینا میں بعد میں کھا" لوں گا۔" ساحر نے سمیع کی حالت کے پیش نظر جمیلہ کو وہاں سے بھیجنا چاہا۔

ٹھیک ہے سر جی پر آپ تینوں میرے نکاح پر ضرور آیئے گا۔ فرید بھی" آپ کا شکریہ کرنا چاہتا تھا آخر کو آپ کی مدد سے ہی تو ہم دونوں کی شادی ہونے جا رہی ہے۔" جمیلہ کہ کر اپنے لائے برتن اٹھاتی کچن کی جانب گئی تھی تو سمیع اس کی آخری بات کو توڑ جوڑ کر نتیجہ اخذ کرنے کی کوشش کرنے لگا۔

جمیلہ نے اپنے اور کسی فرید کے نکاح کی بات کی۔۔۔۔مطلب آپ کل " سے میری ٹانگ کھینچ رہے ہیں۔" سمیع کا تو جیسے رکا ہوا سانس بحال ہوا۔

آپ نے اچھا نہیں کیا سر میں تو سہی میں ڈر گیا تھا۔" سمیع نے پر سکون " ہوتے کہا۔

جمیلہ نہیں تو کوئی اور سہی میری شرط اپنی جگہ قائم ہے۔۔۔۔۔۔گیارہ " گھنٹے بچے ہیں تمھارے پاس۔ جمیلہ کو لے کر مذاق کیا تھا اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ تمھاری جان بخشی ہو گئی۔ ساحر آفندی اپنے ارادوں سے پھرنا پسند نہیں کرتا۔" ناشتے کی ٹیبل پر سے اٹھتا وہ ایک جتلاتی نظر سمیع پر ڈالتا باہر کی جانب بڑھا اور جاتے ہوئے سمیع کے سکون کے دو پل بھی اس سے چھین گیا تھا۔

یہ انسان کبھی سدھرے گا؟" ساحر کو باہر جاتا دیکھ کر سمیع نے زیر لب "
بڑبڑایا۔

مجھے تو لگتا ہے سر کو آپ کی ماں کی پسند کی بھنک لگ گئی ہے۔" شان نے "
تبصرہ کیا۔

ماں کی پسند ہے میری نہیں۔" سمیع نے تیز نگاہ شان پر ڈالی۔"

تو اپنی پسند بتا دیں۔ ویسے شکر کریں جمیلہ نامی تلوار تو ہٹی آپ کے سر "
سے۔" شان کی بات پر سمیع نے شکر کے انداز میں ہاتھ چہرے پر
پھیرے۔

●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●

وہ ایمان کے ہمراہ قبرستان آئی تھی۔ ٹیکسی نے انھیں گیٹ کے قریب ہی اتارا تھا۔ ابھی وہ گیٹ کے قریب پہنچی ہی تھی جب ساحر کی سیاہ بڑی سی گاڑی ان سے چند فٹ کے فاصلے پر ان رکی تھی۔ ساحر کو دیکھ کر وہ دونوں ہی رک گئیں تھیں۔ مشعل عجیب احساسات کا شکار ہوتی ساحر کو دیکھے گئی جو گاڑی سے اترتا سنجیدہ تاثرات کے ساتھ اسے ہی دیکھتا مضبوط قدم لیتے اس کی جانب آیا۔ آنکھوں پر لگائے سیاہ گلاسس اس کی آنکھوں کی سنجیدگی کو چھپائے ہوئی تھی۔ مشعل نے بے ساختہ ساحر سے نظریں چرائیں۔

اسلام علیکم ساحر بھائی۔" ایمان نے ساحر کے قریب آتے ہی سلام کیا۔" جب کہ مشعل انگلیاں چٹخاتے گھبرائے ہوئے وہیں کھڑی رہی۔

واعلیکم السلام!"ساحر نے سنجیدگی سے جواب دیا نظریں ابھی بھی مشعل" کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں جو لب کچلتے ساحر سے نظریں چرا رہی تھی۔

ایمان آف یو ڈونٹ مائنڈ میں مشعل سے اکیلے میں بات کر سکتا ہوں۔""" اپنے گلاسس اتارتے گھمبیر سنجیدگی سے ساحر نے ایمان نے کہا۔

ج۔۔۔جج۔۔جی کیوں نہیں۔" مشعل کو دیکھتی وہ رک رک کر کہنے" لگی۔

تھینک یو!"اپنی گاڑی کی چابی اس نے ایمان کی جانب بڑھادی۔ایمان" سمجھتی ہوئی چابی تھامتی گاڑی کی جانب بڑھ گئی جب کہ ساحر نے چند مذید قدم لیتے اپنے اور مشعل کے درمیان کا فاصلہ سمیٹا اور اپنا ہاتھ مشعل کے

سامنے پھیلا دیا۔ مشعل نے نا سمجھی سے ساحر کے ہاتھ کو دیکھتے نظریں آٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر انھیں پڑھنے کی کوشش کی تھی۔

چلیں!" ساحر نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہا تو مشعل نے آہستہ سے " اپنا ہاتھ ساحر کے ہاتھ میں دے دیا۔

تمھیں یہاں آنے پر اکورڈ فیل کرنے کی بالکل ضرورت نہیں" ہے۔انفیکٹ میں خود تمھارے ساتھ یہاں آنا چاہتا تھا۔اپنی زندگی میں آگے بڑھتے ہوئے ہم دونوں ہی اپنی زندگی کے اس پہلو کو فراموش نہیں کر سکتے۔ سہیر ہم دونوں کے لیے اہم تھا مشعل اور مجھے سہیر کو لے کر تمھارے خلوص پر کوئی شک نہیں ہے۔مجھے خوشی ہو گی اگر ہم دونوں ہمیشہ اس کی یاد کو اپنے ساتھ رکھیں گے۔" ساحر نے کہہ کر مشعل کا ہاتھ تھامے ہوئے اندر کی جانب قدم بڑھا دیے اور وہ نا سمجھی سے اس انسان کو

دیکھتی رہی۔اسے لگا ساحر کے ساتھ زندگی جینے کا فیصلہ کرنے کے بعد وہ ساحر کے سامنے سہیر سے اپنی وابستگی کا اظہار کرنا مناسب نہیں ہے مگر یہاں تو سامنے والا خود چاہتا تھا کہ وہ سہیر کو یاد رکھے۔وہ دونوں سہیر کی قبر تک آئے تھے۔

ہم اپنی زندگی میں آگے بڑھنے جا رہے ہیں سہیر۔" گھٹنہ موڑے وہ" سہیر کی قبر کے ساتھ ہی بیٹھ گیا جب کہ مشعل چپ چاپ اس سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑی رہی۔

میں نہیں جانتا کہ یہ فیصلہ درست ہو گا یا غلط مگر میں پہلی بار بہت پر سکون" محسوس کر رہا ہوں سہیر۔شاید اپنی زندگی میں اس سے زیادہ سکون مجھے کبھی محسوس نہیں ہوا۔" مشعل کی جانب سر موڑ کر اس نے مشعل کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے ساتھ بیٹھے کا اشارا کیا وہ تو بنا تردد اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔

تم کہتے تھے ناں سہیر کہ اگر فیصلہ درست ہو تو اللہ سکون دے دیتا ہے۔"
مجھے بھی سکون مل گیا ہے سہیر تو شاید یہ فیصلہ بھی درست ہی ہے۔"
مشعل کی آنکھوں میں دیکھتے اس نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا تو
مشعل نرمی سے مسکرادی۔ ساحر اگلے کتنے ہی پل خاموش نظروں سے
سہیر کی قبر پر لگے کتبے پر نظریں گھاڑے دل ہی دل میں اس سے وہ ساری
باتیں کرتا رہا جو وہ شاید مشعل کے سامنے بھی نہیں کہنا چاہتا تھا۔

"سہیر آپ سچ کہتے تھے جو ساحر کو سمجھ لے وہ اس سے محبت کرنے پر مجبور
ہو جاتا ہے میں بھی مجبور ہو گئی آپ کے ساحر سے محبت کرنے پر۔ مگر میں
آپ کو کبھی نہیں بھول سکتی اور خدا نے میری دعا سن لی میرا شریک سفر
کبھی مجھے آپ کو یاد رکھنے پر حقارت سے نہیں دیکھے گا کبھی طعنہ نہیں

مارے گا۔"ساحر کی جانب گردن موڑ کر وہ دل ہی دل میں سہیر سے محو گفتگو تھی۔

چلیں!"کچھ دیر بعد ساحر نے مشعل کو مخاطب کرتے کہا جس پر وہ" اثبات میں سر ہلاتی اس کا ہاتھ تھامے اٹھ کھڑی ہوئی اور وہ دونوں باہر کی جانب چلے گئے جہاں ساحر کی گاڑی کھڑی تھی۔انھیں باہر آتا دیکھ کر ایمان بھی گاڑی سے نکل آئی۔

بیٹھ جائیں گاڑی میں آپ دونوں کو ڈراپ کر دوں۔"ساحر نے ایمان کو" گاڑی سے اترتا دیکھ کر کہا اور مشعل کا ہاتھ تھامے اسے فرنٹ سیٹ تک لایا تھا۔ایمان بھی تب تک واپس بیک سیٹ پر بیٹھ چکی تھی۔

تھینک یو!"مشعل نے مسکرا کر گاڑی میں بیٹھتے کہا۔"

ارے واہ مشی! یہاں تو بڑے پیار محبت کے مظاہرے ہو رہے ہیں۔""
ایمان نے آگے کو جھکتے مشعل کو چھیڑا اور ساحر کے ڈرائیونگ سیٹ
سنبھالتے ہی وہ پیچھے ہو کر سیدھی بیٹھ گئی۔

ویسے یہاں سے ہمارا شاپنگ جانے کا ارادہ تھا۔"گاڑی میں روڈ پر آئی تو"
ایمان کی زبان پر پھر سے کھجلی ہوئی۔

نہیں مانی اب گھر جانا ہے۔"مشعل نے اسے آنکھوں سے باز رہنے کو"
کہا۔

کیوں شادی ہو رہی ہے اور چند دن ہیں شاپنگ تو کرنی ہے کیوں ساحر"
.بھائی؟"ایمان نے زور دیا

بالکل اور شاپنگ کا سارا انتظام ہو چکا ہے آج دوپہر میں ڈرائیور تمھیں" بوتیک لے جائے گا۔انیتا کو میں نے بول دیا ہے اور ڈیزائنز سے بھی بات ہو چکی ہے تم لوگ چلے جانا اینڈ گیٹ یور سیلف واٹ ایوور یو لائک۔"ساحر نے ڈرائیو کرتے مشعل کو دیکھ کر کہا۔

ساحر بھائی لڑکی کو اپنے شوہر کی پسند سے سجنا سنورنا چاہیے جیسے اس کا" شوہر اسے دیکھنا چاہتا ہو۔۔۔اب آپ بتائیں آپ کی پسند کیا ہے؟ کیسا ڈریس کیسا کلر!"ایمان نے پرجوش انداز میں ساحر سے سوال کیا تو مشعل نے استہفامیہ نظروں سے ساحر کو دیکھتے اس کا جواب سننا چاہا۔

آئی تھنک مشعل جو چوز کرے گی وہی ٹھیک رہے گا۔"ساحر نے" سرسری انداز میں کہا تو مشعل اور ایمان دونوں کو مایوسی ہوئی۔

گاڑی ان کے گھر کے باہر رکی تو ایمان فوراً سے گاڑی سے اترتی گیٹ کی جانب بڑھ گئی جب کہ مشعل بھی ساحر کے اپنی پسند نا بتانے پر دل مسوس کر گاڑی سے نکلنے لگی جب ساحر نے اس کو بازو سے تھام کر اپنی جانب موڑا تھا۔

"میری پسند میری مشعل ہے! یہ چہرہ ہے اور تمھارا دل اس کے علاوہ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تم کیا پہنتی ہو یا کیسے سجتی ہو۔" مشعل کے چہرے پر نظریں ڈوراتے وہ گھمبیر بوجھل لہجے میں کہتے اس کا دل دھڑکا گیا۔

"بس ایک فرمائش ہے؟ کبھی اپنے بال مت کٹوانا۔۔۔۔مجھے عشق ہے ان کالی گھٹاؤں سے۔۔۔۔۔۔" مشعل کے چہرے کے گرد لٹکتی ایک لٹ کو چھوتے ساحر نے کہا تو مشعل کا چہرہ ایک بار پھر سے لال ہوا۔

یار ایک تو یہ جو تمھارے چہرے کے بدلتے رنگ ہیں یہ مجھ سے میرا دیا" ہوا وعدہ توڑوا کر رہیں گے۔" نظریں مشعل کے چہرے پر سے ہٹاتے ساحر نے ذو معنی انداز میں کہا تو مشعل جھینپ کر فوراً گاڑی سے نکل کر اندر کی جانب ڈور گئی۔اور وہ پیچھے وہ گہرے سانس لیتا سر نفی میں ہلاتے گاڑی آگے بڑھا لے گیا۔

وہ اندر آئی تو ایمان اسے چھیڑنے کی پوری تیاری کے ساتھ کھڑی ملی۔

کیا باتیں ہوئیں جو میری مشی پھر سے لال لال ہو رہی ہے۔کیا کہا" تمھارے سائیکو نے؟ یہ بال کھلے رہنے دیا کرو یہ بہت خوبصورت ہیں!" ایمان نے مشعل کو چھیڑتے ہوئے اس کے بالوں کو چھوتے ساحر کے

الفاظ دہرائے جو اس نے پہلی ملاقات میں مشعل سے کہے تھے۔ان لمحوں کو سوچتی مشعل بھی کھلے دل سے مسکرادی۔

•••••••••••••••••••••••••••••••

ساحر کے کہے مطابق انیتا نے ایمان اور مشعل کے ساتھ مل کر فوری طور پر ہی مشعل کی شاپنگ شروع کر دی۔ کئی جگہوں پر وہ خود مشعل کے ساتھ رہی تو کہیں جگہوں پر جہاں وہ یہ ٹینگز کی وجہ سے نہیں آسکی اس کے کانٹیکٹس کام آئے۔ مشعل کے بار بار اعتراض پر اور ساحر کے پرزور اسرار پر مشعل کے لیے مہنگا ترین عروسی لباس لیا گیا۔ خود ساحر نے شاپنگ پر آنے سے گریز ہی برتا تھا۔ بس ایک دو بار ہی وہ مشعل کے ساتھ آیا تھا مگر چیزوں میں اس کی عدم دلچسپی اور مشعل پر سے اس کی نا ہٹنے والی نگاہوں

سے گھبرا کر مشعل نے اسے شاپنگ پر آنے سے منع ہی کر دیا تھا۔ جس کو ساحر نے کھلے دل سے قبول کیا تھا۔

اگلے چند دن ایسے ہی شاپنگ اور تیاریوں میں گزر گئے۔اس دوران ساحر سے بھی اس کی سرسری ملاقاتیں ہوئیں تھیں اور فون پر بھی ان کا رابطہ رہا تھا مگر مشعل نے محسوس کیا کہ وہ خود مشعل کو سپیس دے رہا ہے وہ مشعل کے سر پر سوار نہیں ہو رہا۔ مشعل کو ہر چیز اپنی مرضی اور آزادی سے کرنے کی اجازت دے رکھی تھی بس ایک چیز جو ساحر آج بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا وہ تھی کسی دوسرے مرد کی مشعل میں دلچسپی۔ اس لیے اس نے مشعل کے لیے کل وقتی ڈرائیور کا انتظام کر رکھا تھا تاکہ اسے موحد یا سلیمان صاحب کی مصروفیات کی بنا پر ٹیکسی میں نا جانا پڑے۔ وہ آج بھی مشعل کے لیے بے انتہا پوزیسیو تھا۔

••••••••••••••••••••••••••••••

آج اتوار کا دن تھا۔وہ صبح سویرے اٹھی تو سب سے پہلے اپنا فون اٹھا کر دیکھا جہاں وہ پچھلے چار پانچ دنوں میں صبح ہی صبح ساحر کا گوڈ مارننگ میسج دیکھنے کی عادی ہوگئی تھی مگر آج وہاں ساحر کا کوئی میسج نا تھا۔اسے حیرت ہوئی تھی۔کل سے وہ ساحر سے ملی بھی نا تھی۔کل اس کی رخصتی تھی اور ناشتے کے بعد اسے ہاجرہ کے ساتھ شاپنگ جانا تھا۔

"شاید مصروف ہوگا۔"خود کو باور کرواتی وہ ناشتہ کرنے نیچے آئی تھی۔"

"امی موحد بھائی کہاں ہیں آج جلدی آفس چلے گئے۔"ناشتے کے ٹیبل پر بیٹھتے اس نے ہاجرہ سے پوچھا۔

ہاں کہہ رہا تھا کہ ساحر آج آفس نہیں جا رہا اس لیے ساری پیٹینگز اسے " انیتا کے ساتھ مل کر ہی دیکھنی ہیں۔" ہاجرہ کہہ کر کمرے کی جانب چلی گئیں جب کہ مشعل گہری سوچ میں ڈوبی رہی۔

ناشتے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آئی جہاں شاپنگ کا سامان بکھرا پڑا تھا۔" سامان سمیٹتے سمیٹتے اس کی نظر کمرے کی دیوار پر لگی گھڑی میں لگے ڈیجیٹل کیلنڈر پر نظر پڑی تو اس کے دماغ میں ایک کوندا لپکا۔

" او میرے خدایا یہ بات مجھے پہلے کیوں یاد نہیں آئی۔ آج تو سہیر اور ساحر کا برتھ ڈے ہے۔ لیکن اس وجہ سے ساحر نے آج کے دن رخصتی سے انکار کیا۔ یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے۔" مشعل نے خود سے سوال کیا

کیا مجھے اس سے بات کرنی چاہیے؟" مشعل نے خود سے سوال کیا۔"

مجھے اسے برتھ ڈے وش کرنی چاہیے۔"فیصلہ کرتے اس نے ساحر کا"
نمبر ڈائل کیا جہاں بار بار کال کرنے کے باوجود بھی کال اٹھائی نہیں گئی۔
میسج کا بھی کوئی جواب نہیں آیا دن بھر اسی کشمکش میں گزرا تھا۔وہ ہاجرہ کے
ساتھ شاپنگ پر چلی گئی مگر اس کا دل کسی طور پر بھی شاپنگ میں نہیں لگ
رہا تھا۔شام میں اسے ڈیزائنر کا چکر لگا کر اپنا ڈریس بھی اٹھانا تھا جس پر
جانے کا وعدہ ساحر نے کیا تھا مگر پھر شان کی جانب سے اسے پیغام ملا تھا کہ
ساحر اس کے ساتھ نہیں جا پائے گا اس لیے اس نے ڈریس ڈیلیور کروانے
کا کہہ دیا۔ مشعل خاصی مایوس ہوئی تھی۔وہ جو سوچ رہی تھی کہ ڈیزائنر
کے پاس جاتے وہ ساحر سے مل کر بات کر لے گی اب اس کا یہ ارادہ بھی
تکمیل کو نا پہنچ پایا تھا۔

شام کو وہ موحد سے بات کرتی اس کے ساتھ ہی آفندی ہاؤس آئی تھی۔وہ ساحر سے بات کرنا چاہتی تھی۔آج اس کی زندگی کا اتنا اہم دن تھا اور اس دن میں وہ کیوں دنیا سے گوشی نشینی اختیار کئے ہوئے تھا۔ مشعل کو موحد کے ہمراہ آتے دیکھ کر رشید بابا ان کی جانب آئے۔

بیٹا آپ لوگ؟ آئیں آئیں!" رشید بابا مشعل کو کچھ مضطر لگے تھے۔"

بابا ساحر کہاں ہیں؟" مشعل رشید بابا سے سوال کیا جنکی نظریں موحد پر" ٹکی تھیں۔جو ٹیبل پر کیک کا بڑا سا ڈبہ رکھ رہا تھا جو موحد نے مشعل کے بے حد اسرار پر لیا تھا۔اور اس نے منع کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

کیا بات ہے بابا؟" مشعل نے ان کے چہرے پر چھائی بے چینی کو پڑھ لیا۔"

وہ بیٹا ساحر بیٹا یہ سب پسند نہیں کرتے۔"رشید بابا نے آنکھوں سے کیک" کی جانب اشارہ کرتے کہا۔

کیوں؟اور وہ ہے کہاں؟"مشعل نے پورے استحقاق سے سوال کیا۔"

جی وہ انیکسی میں ہیں۔"رشید بابا نے جواب دیا۔"

موحد بھائی آپ بیٹھیں میں ساحر کو لے کر آتی ہوں۔"وہ کہہ کر انیکسی" کی جانب بڑھ گئی تھی جب کہ رشید بابا چاہتے ہوئے بھی اسے منع نہیں کر پائے تھے۔

●●●

وہ انیکسی کی نیم تاریکی میں پیانو کے سامنے بیٹھا تھا۔پیانو کی چمکدار سطح پر پڑتے فون کی سکرین پر مشعل کی متعدد کالز اور میسج جگمگا رہے تھے مگر اس کی ذہنی رو بھٹکی ہوئی تھی۔وہ خوش اور مطمئین تھا مگر آج کے دن کی تلخی کو وہ چاہ کر بھی خود سے نکال نہیں پا رہا تھا۔ہر سال سہیر اسے اس کیفیت سے نکال لینے کے لیے ہوتا تھا مگر آج وہ اکیلا تھا۔کاش وہ آج ہی کے دن رخصتی رکھوالیتا تاکہ اس کی مشعل کم سے کم اس کے پاس ہوتی۔دل سے یہ صدا قبولیت کی گھڑی میں نکلی تھی اور آسمان سے شرف قبولیت پاتی مشعل سلیمان کے روپ میں آفندی ہاؤس میں داخل ہوئی تھی۔

وہ دروازے کی دستک پر چونکا۔آفندی ہاؤس میں کون اتنا بہادر پیدا ہو گیا تھا تو آج کے دن ساحر آفندی کی تنہائی میں حلل ڈالے۔اس کے کچھ بھی کہنے سے پہلے جس چہرے کا انیکسی کی اس نیم تاریکی میں اس کے ذہن نے ادراک کیا تھا وہ غیر یقینی تھا وہ حیرت کی اتھاہ گہرائیوں تک پہنچ گیا تھا۔

مشعل تم یہاں؟"ساحر اٹھ کر اس کی جانب بڑھا تھا۔"

شہاں میں صبح سے تم سے بات کرنا چاہ رہی تھی نا تم نے میری کال پک کی اور نا ہی میسج کا جواب دیا۔اور پیغام بھیجا بھی تو شان کے ہاتھوں۔" پیانو پر پڑے فون کی جانب دیکھتے مشعل نے کہا۔

ہاں وہ میں تھوڑا مصروف تھا آئی ایم سوری۔" وہ ندامت کا اظہار کرتا" پلٹ کر اندر چلا گیا تو مشعل نے بھی اندر قدم رکھے۔

تم جتنے بھی بزی ہو ساحر پچھلے پانچ دنوں میں تم نے میری کوئی کال اگنور" نہیں کی۔" مشعل کے لہجے میں شکایت تھی۔

آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔آئی پرامس۔"ساحر نے یقین دھانی کرواتے کہا۔"

خیر تم بتاؤ کیا کہنا تھا شاپنگ مکمل کر لی؟"وہ ذبردستی مسکراتا مشعل کو" عجیب لگا تھا۔

ساحر کیا پرابلم ہے؟"مشعل نے اس کی جانب آتے ہوئے اپنے الفاظ پر" زور دیتے سوال کیا۔

کوئی پرابلم نہیں ہے مشعل۔"ساحر نے اس کو پوری توجہ سے دیکھتے " جواب دیا۔

تو یہاں کیوں چھپے بیٹھے ہو۔"مشعل نے سوال کیا۔"

بس ایسے ہی۔"ساحر نے کندھے اچکائے۔"

"آج تمھارا برتھڈے ہے ساحر میں تمھیں وش کرنا چاہتی تھی مگر تم نے میرے میسج کا جواب تک نہیں دیا۔"

میں برتھڈے نہیں مناتا مشعل۔"ساحر کے فوراً کہا۔"

"وہ الگ بات ہے ساحر برتھڈے کی خوشی نا منانا الگ چیز ہے اور اس دن پر سب چھوڑ چھاڑ کر پریشان حال بیٹھ جانا مجھے سمجھ نہیں آیا۔" مشعل کے واضح انداز میں سوال کیا مگر ساحر کے پاس کوئی جواب نا تھا۔

ایسا کیا ہے آج کے دن میں ساحر؟جو تمھیں اداس کر دیتا ہے؟پلیز مجھ" سے شیئر کرو۔" مشعل نے آگے بڑھ کر ساحر کا ہاتھ تھامے سوال کیا تو وہ کتنے ہی پل مشعل کو بس دیکھتا رہا۔

آج کے دن۔۔۔۔۔میری ماں مجھے، میرے باپ اور میرے بھائی کو" چھوڑ کر اپنی نئی زندگی کی جانب بڑھی تھی۔آج کے دن ہی اس نے میرے باپ سے طلاق لی تھی اور ہم سب کو چھوڑ کر اپنی زندگی میں آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔یہ آج کا ہی دن تھا جب میرے باپ کو اپنی زندگی کا سب سے بڑا دھچکا بیوی کی بے وفائی کے بعد ایک میجر ہارٹ اٹیک کی صورت میں ملا تھا۔" ساحر کی بات سنتے مشعل کی زبان کو تالا لگ گیا تھا۔وہ چاہ کر بھی کچھ کہہ نہیں پائی تھی۔

میں کیسے آج کے دن کو سیلیزیٹ کروں مشعل میرا دل نہیں مانتا۔""

ساحر نے گہرا سانس لیتے سب مشعل کے سامنے بیان کیا۔

آئی ایم سوری ساحر مجھے اندازہ نہیں تھا۔مجھے لگا کہ تمھارا بر تھڈے ہے تو"

اسے سیلیزیٹ بھی کرنا چاہیے۔" مشعل نے نظریں جھکائے اپنی شرمندگی کا اظہار کیا۔

تمھیں ایمبیرس ہونے کی ضرورت نہیں ہے مشعل خیر تم بھی سوچتی ہو"

گی کہ کس پاگل انسان سے تمھارا پالا پڑا ہے۔" ساحر نے ماحول کی کثافت مٹانے کو کہا۔

تم پاگل نہیں ہو ساحر اور دوبارہ ایسا کچھ مت کہنا۔" مشعل نے ساحر کی"

آنکھوں میں دیکھتے مضبوط لہجے میں کہا۔

تو پھر وہ کیوں چھوڑ گئی تھی مجھے ؟۔۔۔۔۔وہ کہتی تھی کہ میرا پاگل پل" اس سے جھیلا نہیں جاتا۔میں بہت برا ہوں مشعل میری وجہ سے وہ بابا اور سہیر کو بھی چھوڑ گئی۔میں نا ہوتا تو شاید وہ سب لوگ ایک ہیپی فیملی ہوتے۔میری وجہ سے سب برباد ہوا۔"ساحر کا دل چاہا وہ مشعل کے سامنے اپنا آپ کھول دے۔

وہ پاگل پن نہیں تھا ساحر تم بیمار تھے۔اب تم بالکل ٹھیک ہو۔"مشعل" نے اسے سمجھانا چاہا جو وہ مسکرا کر سر اثبات میں ہلا گیا اور پھر ایک سوچ نے اس کے دماغ میں دستک دی۔

اگر کبھی وہ بیماری پھر لوٹ آئی تو؟تو کیا تم بھی مجھے چھوڑ کر چلی جاؤ گی"
؟"وہ مشعل کو بازوؤں سے تھامتے پوچھنے لگا۔ساحر کی آنکھوں میں پلوں
میں پھیلتی سرخی اور خوف دیکھ کر مشعل کا دل دھک سے رہ گیا۔
"نہیں ساحر میں کبھی چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔"

نہیں تم بھی تنگ پڑھ جاؤ گی میرے پاگل پن سے جان چھڑوا کر بھاگنا"
چاہو گی۔"ساحر کی گرفت مشعل کے بازوں پر سخت ہوئی تھی۔اس کی
آنکھوں میں نمی کے ساتھ پھیلی سرخی اور بے اعتباری ہچکولے لے رہی
تھی۔

میں کبھی تمھیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گی ساحر آئی پرامس۔"مشعل نے"
اس کی آنکھوں میں دیکھتے پر یقین لہجے میں کہا۔وہ جانتی تھی کہ اس کیفیت
میں ساحر کو سمجھانے کی ضرورت ہے اسے ساتھ کی ضرورت ہے۔

میں قید کر کے رکھوں گا پھر بھی؟" ساحر نے اسے خود سے قریب کرتے" پھر سوال کیا۔

پھر بھی!" مشعل نے مسکرا کر جواب دیا۔"

میں ہاتھ اٹھاؤں گا پھر بھی؟" نظروں میں تیرتی بے یقینی مشعل کو بالکل" پسند نا آئی تھی۔ مگر وہ اس بے اعتباری کی وجہ سے بھی واقف تھی۔

"ہاں پھر بھی کبھی نہیں چھوڑوں گی۔"

میں بہت پریشان کروں گا پھر بھی؟" بے چین لہجے میں ایک اور سوال" ہوا۔ وہ نا جانے کون سا اقرار چاہتا تھا۔

کبھی بھی نہیں۔۔۔میں تمھیں چھوڑ کر کبھی بھی کہیں نہیں جاوں گی، جا" ہی نہیں سکتی۔" مشعل نے ساحر کی آنکھ سے بہنے والا آنسو اپنی انگلیوں کی پوروں سے چن کر ساحر کو پتھر کا کیا۔ مشعل کی یقین دھانی ساحر کے دھکتے دل پر ٹھنڈی پھوار بن کر برسی وہ کھلے دل سے مسکرا دیا۔ کچھ لمحے قبل کسی اپنے کے ساتھ کی چاہ پوری ہوئی تھی۔ مشعل سے بات کر کے وہ کافی ہلکا محسوس کر رہا تھا۔

ساحر تم جانتے ہو میں تمھیں چھوڑ کر کیوں نہیں جا سکتی کیونکہ میں تم " سے محب۔۔۔۔۔۔۔۔۔" مشعل کی بات کو ساحر نے پوری ہونے سے قبل اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھتے اسے کچھ بھی کہنے سے باز رکھا۔

کچھ مت کہو مشعل۔۔۔ابھی کچھ بھی مت کہو کیونکہ اگر آج کچھ کہہ " دیا تو نتائج کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔" مشعل کے چہرے کو اتنے پاس سے نہارتے ساحر نے بے خود لہجے میں کہا۔وہ جو مشعل کے تاحیات ساتھ کی یقین دہانی پر ہی ہواؤں میں اڑ رہا تھا مشعل کے منہ سے محبت کا اقرار اس کے باندھے گئے سارے بندھ نا توڑ ڈالے اس خیال سے ہی اس نے مشعل کو کچھ بھی کہنے سے روک دیا۔ مشعل کو خیرت ہوئی جس اقرار کو وہ سننے کو بے تاب تھا آج جب وہ اقرار وہ کرنے جا رہی تھی تو ساحر نے اسے کچھ بھی کہنے ہی نہیں دیا۔وہ شاید دنیا کا پہلا انسان تھا جو اپنی محبت کو محبت کے اقرار سے روک رہا تھا۔

ابھی کچھ مت کہو مشعل! ابھی تمھیں اپنے اندر مجھے اور میری دیوانگی" کو سہنے کا حوصلہ پیدا کرنا ہے۔اس لیے مجھے اکسانا مت!" مسکرا کر کہتا وہ مشعل کو ایک بار پھر گلنار کر گیا۔

تم عجیب ہو۔" مشعل نے اسے دیکھتے تبصرہ کیا۔"

سب کہتے ہیں۔" مشعل کو نہارنے کا اپنا پسندیدہ مشغلہ جاری رکھتے" سنجیدگی سے جواب دیا۔

تم بہت اچھے ہو۔" مشعل نے ایک اور اقرار کیا۔"

آج تک کسی نے نہیں کہا!" صاف گوئی سے کہتے وہ مشعل کو مسکرانے پر" مجبور کر گیا۔

ایک بات بتاو!" مشعل نے کچھ سوچ کر کہا۔جواباً ساحر نے استفامیہ" نظروں سے اس دیکھا۔

تمھیں مجھ سے دوبارہ محبت کب ہوئی تھی ساحر۔" مشعل نے دلچسپی" سے سوال کیا۔

محبت وہ تو ہمیشہ سے ہی اپنی جگہ قائم ودائم تھی۔۔۔ مگر اب تم سے" عقیدت ہو گئی ہے اور وہ محبت سے بھی زیادہ شدت سے ہوئی ہے۔" مشعل کے دونوں ہاتھوں کو تھامتے اس نے اپنے آنکھوں سے لگایا اور مشعل کو ہمیشہ کی طرح کچھ کہنے لائق نہیں چھوڑا۔

اس کے بعد صرف مشعل کا مان رکھتے ہوئے اس نے مشعل کے ساتھ مل کر اس کا لایا ہوا کیک کاٹا تھا جو مشعل اور موحد سمیت باقی سب کے لیے حیران کن تھا۔ وہ کچھ دیر بعد موحد کے ہمراہ لوٹ آئی تھی مگر اس کا دل ودماغ آفندی ہاؤس میں ساحر آفندی میں الجھ گیا تھا۔

••••••••••••••••••••••••••••••

بلآخر وہ دن آگیا جس دن مشعل رخصت ہو کر ساحر آفندی کے کے ہمراہ آفندی ہاؤس آنے والی تھی۔ پورے حق سے، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔۔۔

آج ان کی رخصتی اور ولیمے کا مشترکہ فنگشن تھا جو کہ شہر کے مہنگے ترین ایوینٹ مینیجمینٹ کمپنی آرگنائز کر رہی تھی۔ فنگشن کا اہتمام اوپن ائیر میں کیا گیا تھا رات کے وقت موسم نہایت سہانا تھا۔ تقریباً سبھی اس وقت وینو پر پہنچ پر آچکے تھے۔ شان ساحر کے لیے بے انتہا خوش تھا اور اس خوشی کا عکس اس کے چہرے پر نقش تھا۔ سمیع بھی خوش تھا مگر گزشتہ روز ساحر کی جانب سے دی جانے والی دھمکی اور ساحر کا آرڈر اسے کسی طور پر منظور نا

تھا۔انیتا جواد اور صوفیہ کے ہمراہ آچکی تھی۔ایمان اور عمار بھی اس وقت ہاجرہ اور موحد کے ساتھ انتظامات پر نظر ڈال رہے تھے۔

موحد بیٹا جاؤ مشعل کو پارلر سے پک کر لو وقت ہو گیا ہے۔"ہاجرہ نے" موحد کو مخاطب کرتے کہا۔

آنٹی اس کی ضرورت نہیں ہے مشعل کو پک کرنے خود ساحر بھائی گئے" "ہیں اور وہی مشعل کو لے کر آئیں گے۔

انیتا نے ہاجرہ کو آگاہ کیا۔

جی جناب کا حیال ہے کہ ان کی مشعل جب تیار ہو کر نکلے تو سب سے پہلے" وہ خود اسے دیکھیں۔"انیتا کی بات پر سب کھلے دل سے مسکرا دیئے۔

اچھاہوا انھوں نے یہ نہیں کہہ دیا کہ بیوٹیشن کا کردار بھی خود ادا کریں" گے۔"قریب کھڑے سمیع کی زبان پھر سے پھسلی تھی۔

یہ وقت آپ پر بھی آنے والا ہے سمیع بھائی آئیڈیا برا نہیں ہے۔"شان" نے کچھ دنوں سے سمیع کو چڑانے کا مشغلہ جاری رکھا جس پر سمیع نظریں گھما کر رہ گیا۔

.....

وہ سیاہ فارمل سوٹ میں بہت شاندار لگ رہا تھا چہرے پر چھایا اطمینان اور خوشی اس کی وجاہت کو چار چاند لگا رہے تھے۔اپنی گاڑی پارلر کے سامنے روک کر اس نے موحد کو کال کر کے مشعل کو باہر بلوانے کو کہا تھا۔وہ مشعل کو پک کرنے آنے والا تھا یہ بات مشعل سے مخفی رکھی گئی تھی۔

پچھلے دس منٹ سے وہ ضبط کا مظاہرہ کرتا گاڑی میں بیٹھا مشعل کے باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ پھر انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور پارلر کا دروازہ کھلا اور عروسی لباس میں ملبوس وہ پری ساحر آفندی کی آنکھوں کے سامنے آئی تھی۔ مشعل کا سجا سنورا روپ گھونگھٹ سے چھپایا گیا تھا ساحر کو مایوسی ہوئی۔ صرف مہندی سے سجے مشعل کی ہاتھ نظر آرہے تھے۔ ساحر فوراً گاڑی سے باہر نکلا۔

بھاری عروسی جوڑے میں مشعل آسمان سے اتری پریوں کو بھی مات دے رہی تھی۔ خود پر نظر پڑتے ہی اس نے گھبرا کر نظریں پھیر دیں تھیں۔ وہ جو اپنا روپ برداشت نہیں کر پا رہی تھی ساحر کا حیال آتے ہی اس کی ہتھیلیوں میں ٹھنڈے پسینے چھوٹنے لگے۔ موحد نے اسے کال کر کے باہر آنے کو کہا تو ہیلپر کی مدد سے چہرے پر گھونگھٹ پھیلاتے وہ سیڑھیاں اترتی باہر آئی تھی اس بات سے انجان کے سیڑھیاں اترتی مشعل اس

وقت اپنے ہر قدم کے ساتھ کسی کے دل میں اتر رہی ہے۔ مشعل جیسے ہی باہر آئی سامنے ساحر کی گاڑی دیکھ کر اسے حیرت ہوئی تھی۔

وہ سہج سہج کر چلتی گاڑی کی جانب آئی تھی۔اس کے ساتھ آئی لڑکی اسے گاڑی میں بیٹھاتی واپس چلی گئی تھی۔اس کے جانے کے بعد ساحر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا کن اکھیوں سے مشعل کو دیکھنے لگا۔۔۔۔مہندی اور چوڑیوں سے سجی کلائیاں اس کی توجہ کھینچ رہیں تھیں۔خوشبو میں رچی بسی وہ بے چینی سے اپنی انگلیاں چٹخا رہی تھی اس کی چوڑیوں کی کھنک ساحر کو ڈسٹریکٹ کر رہی تھی۔ مشعل پیسنجر سیٹ پر بیٹھی عجیب تاثرات کا شکار ہوئی۔

مجھے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔" ونڈ سکرین سے باہر دیکھتے ساحر کی" بڑبڑاہٹ بہت واضح تھی جو مشعل کے کانوں تک باآسانی پہنچی۔ ساحر کی بات پر مشعل نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جو پہلے بنا بتائے اسے پک کرنے چلا آیا اور اب اس کے سامنے اپنے یہاں کے فیصلے کو غلط کہہ رہا تھا۔

مشعل نے آہستگی سے اپنے چہرے سے گھونگٹ ہٹا کر ساحر کی جانب دیکھا۔ اسی پل ساحر نے مشعل کی جانب رخ کیا تھا اور دنیا جیسے تھم سی گئی۔ وہ بے خود سے اسے دیکھے گیا۔۔۔۔۔۔

چینی سے اپنی انگلیاں چٹخا رہی تھی اس کی چوڑیوں کی کھنک ساحر کو ڈسٹریکٹ کر رہی تھی۔ مشعل پیسنجر سیٹ پر بیٹھی عجیب تاثرات کا شکار ہوئی۔

"مجھے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔ " ونڈ سکرین سے باہر دیکھتے ساحر کی بڑبڑاہٹ بہت واضح تھی جو مشعل کے کانوں تک با آسانی پہنچی۔ ساحر کی بات پر مشعل نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جو پہلے بنا بتائے اسے پک کرنے چلا آیا اور اب اس کے سامنے اپنے یہاں کے فیصلے کو غلط کہہ رہا تھا۔

مشعل نے آہستگی سے اپنے چہرے سے گھونگٹ ہٹا کر ساحر کی جانب دیکھا۔ اسی پل ساحر نے مشعل کی جانب رخ کیا تھا اور دنیا جیسے تھم سی گئی۔ وہ بے خودی سے اسے دیکھے گیا۔۔۔۔۔۔۔ وہ پہلی بار اتنا سجی تھی۔۔۔۔ اور غضب ڈھا رہی تھی۔

کوئی اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے؟ یا پھر کوئی اتنا خوبصورت کیسے لگ سکتا ہے۔ ساحر یہی سوچ رہا تھا اور نظریں مشعل کی جھیل جیسی آنکھوں پر جم سی گئیں۔ ہیزل براؤن آنکھوں کو بیوٹیشن کی مہارت نے مذید قاتل بنا دیا۔۔۔۔ وہ آنکھیں جس کی طرف اٹھتی قتل عام کرنے کی سکت رکھتی تھیں۔ اور مقابل تو پہلے ہی پوری طرح گائل تھا۔ کشادہ پیشانی پر سجا ٹکا کسی ملکہ کے تاج کے جیسا جگمگا رہا تھا اور کانوں میں ہچکولے کھاتے بڑے بڑے آویزے جو جھول جھول کر اس کی سراخی دار گردن کے بوسے

لیتے سامنے والے کے دل پر وار کر رہے تھے۔ گلے میں پہنا چوکر گردن کے گرد اپنے بازو پھیلائے اس کی خوبصورتی کو جلا بخش رہا تھا۔۔۔۔ اس سے زیادہ دیکھنے کی اس میں سکت نا تھی۔۔۔۔۔ اور اس سے زیادہ ساحر کی نظروں کی تاب مشعل نا لا سکی۔

"ساحر ایسے کیا دیکھ رہے ہوں؟" ساحر کی بے خود نظروں سے ہمیشہ کی طرح گھبراتی وہ نظریں چراتی اپنا گھونگھٹ گرا گئی۔

"ڈیٹس بیٹر !" ساحر نے بڑبڑاتے ہوئے اس کے گھونگٹ گرائے جانے پر تبصرہ کیا کیوں کہ اگر وہ گھونگھٹ نا گراتی تو ساحر اپنی نظریں نا ہٹا پاتا۔

"چلو سب انتظار کر رہے ہوں گے۔" مشعل نے گھڑی پر نظریں ڈالتے ہوئے کہا۔

"دل چاہتا ہے یہاں سے ہی تمھیں لے کر کہیں بہت دور چلا جاؤں جہاں صرف میں اور تم ہوں اور جہاں میں تمھیں جی بھر کے دیکھ سکوں۔ بلا کسی رکاوٹ بلا کسی ڈسٹربینس کے۔ " ساحر نے آہستگی سے مشعل کا ہاتھ تھامتے کہا۔

"تمھارے ساتھ تو مجھے کہیں بھی جانا قبول ہے ساحر مگر ابھی ہمیں وینو پر پہنچنا ہے۔" ساحر سے کہتی وہ اپنے کلچ سے فون نکالنے لگی جس پر سلیمان صاحب کی کال آ رہی تھی۔ مشعل نے جتلاتے ہوئے فون ساحر کے سامنے کیا اور سلیمان صاحب کی کال اٹھالی اور جلد سے جلد پہنچنے کی یقین دہانی کروائی تو مجبوراً ساحر کو بھی مشعل کا ہاتھ چھوڑتے گاڑی سٹارٹ کرنی پڑی مگر نظریں بار بار بے اختیار ہوتی ساتھ بیٹھی مشعل کے سراپے کی جانب جا رہیں تھیں۔ مشعل کی موجودگی اسے ڈسٹریکٹ کر رہی تھی۔

وہ جو پہلے اتنی بھاری جوڑوں میں ملبوس خواتین کو بس یار کشہ کہا کرتا تھا آج اپنے لئے پور پور سجی مشعل اسے اپنے خیالات کے غلط ہونے کا احساس کرواگئی۔ آج وہ سمجھ گیا کہ ہر لڑکی اپنے چاہنے والے کے لیے اتنی ہی خاص اور خوبصورت ہو گی جتنی مشعل اس کے لیے ہے۔

نہایت اختیاط سے گاڑی چلاتا وہ وینیو تک پہنچا تھا۔

انیتا عمار اور صوفیہ کے ساتھ جلدی جلدی وینو پر پہنچنے کے لیے نکلی تھی جب باہر سے آتی سونیا کو دیکھ کر اس کے چہرے کے زاویے بگڑے تھے۔ وہ صبح سے آنے کا کہہ کر اب آئی تھی جب وہ سب لوگ گھر سے جا رہے تھے۔ مشعل سے کوئی تکرار کے بعد سونیا نہایت خراب موڈ کے ساتھ بنا کسی کو کچھ بتائے لاہور چلی گئی تھی۔ صوفیہ نے کئی بار اس سے کال کر کے اچانک غائب ہونے کا پوچھا تھا مگر اس

نے کوئی واضح جواب نا دیا تھا اور آج صبح اس نے واپس آنے کی اطلاع دی تھی مگر دن گزر جانے کے بعد سب کو یہی لگا تھا کہ وہ لوٹنے والی نہیں ہے۔

"سونیا بیٹا تم نے صبح آنے کو کہا تھا اتنی دیر کیوں ہو گئی۔ " صوفیہ نے اسے اندر آتے ہوئے دیکھ کر سوال کیا۔

"فرینڈز کے ساتھ بزی تھی آنی۔" اپنے ازلی لاپرواہ انداز میں کہتی وہ اندر بڑھی تو انیتا نے ایک کھولتی ہوئی نگاہ اس پر ڈالی۔

"ویسے تم لوگ اتنا ریڈی ہو کر کہاں جا رہے ہو از دیئر اینی کائنڈ آف فنکشن؟ " سونیا نے انیتا کے شاندار سراپے پر ستائشی نگاہ ڈالتے سوال کیا۔

"یس اٹس ساحر آفندی اینڈ مشعلز ریسیپشن ٹوڈے۔ " انیتا نے جتلاتے انداز میں مسکرا کر سونیا کے مقابل آ کر بتایا تھا۔ وہ مشعل اور سونیا کے درمیان ہوئی بات کے بارے میں سن چکی تھی اور سونیا کی ساحر اور مشعل کے درمیان آنے کی کوشش اسے ایک آنکھ نا بھائی تھی۔

ریسیپشن کا سن کر سونیا کے چہرے پر مایوسی چھائی تھی وہ جو انیتا کی شادی کے بعد اس خوش فہمی کا شکار ہو گئی تھی کہ ساحر آفندی اسے مل جائے گا اب بری طرح ناکام اور مایوس ہو گئی تھی۔

"بائے داوے میں مشعل اور ساحر کو بولوں گی کہ وہ تمھیں سپیشل تھینکس بولین آفٹر آل جو فیصلہ وہ لے نہیں پا رہے تھے وہ تم نے انھیں لینے میں مدد کی۔ " انیتا نے اس کے قریب آ کر سرگوشی کے انداز میں کہہ کر سونیا کے ماتھے کے بلوں میں اضافے کا سبب بن گئی۔

"چلیں!" ماں کی جانب دیکھتی وہ کہہ کر باہر کی جانب بڑھ گئی۔

"تم بھی چلتی ہمارے ساتھ۔ " صوفیہ نے سرسری سے انداز میں سونیا کو آفر کی ورنہ وہ بھی سب سن چکیں تھیں اور جانتی تھیں کہ وہ نہیں جائے گی۔ وہ لوگ چلے گئے تو وہ سر جھٹکتی گیسٹ روم کی جانب چلی گئی۔ اسے اچھے سے سمجھ گیا تھا کہ جب ساحر انیتا جیسی پرفیکٹ لڑکی جو ہر وقت اس کے ساتھ ہوتی تھی سے امپریس نہیں ہوا تو سونیا اور اس جیسی کسی اور کا چانس تو بن ہی نہیں سکتا تھا۔

"عمار مسلہ کیا ہے تمھارے ساتھ۔ " ایمان جو کافی دیر سے عمار کو عجیب حرکتیں کرتے دیکھ رہی تھی بلآخر جھنجھلا کر پوچھنے لگی۔

"میرا مسلہ تو تم ہو۔" عمار نے ڈرامائی انداز میں وارفتگی سے کہا۔

"اچھا اور یہ احساس ابھی ہو رہا ہے؟" ایمان نے اس کی بات کا مطلب سمجھتے تیوری چڑھاتے پوچھا۔

"اب تم لگ ہی اتنی اچھی رہی ہو کہ نظریں نہیں ہٹ رہیں تم سے۔ " ایمان کو ہاتھ تھام کر اسے اپنی جانب کھینچتے عمار نے کہا وہ جو آج پستہ کلر کے خوبصورت سے پارٹی ویئر میں عمار کا دل دھڑکائے جا رہی تھی۔

"عمار تم پر یہ سب سوٹ نہیں کرتا۔۔۔۔ تمھاری حرکتیں دیکھ کر تمھارے لیے ایک نام سوچا ہے۔۔۔ بولو بتادوں۔" ایمان نے دانتوں کی نمائش کرتے سوال کیا۔

"تمھیں ہر حق حاصل ہے ایمان جیسے چاہے پکارو۔ تم تو پچھلے ایک ہفتے سے مجھے فراموش کئے ہوئے ہو کوئی اندازہ بھی ہے کہ ایک ہفتے میں کتنے دن، کتنے منٹ اور کتنے سیکینڈز ہوتے ہیں۔" عمار نے خود کو سنجیدہ ظاہر کرنے کی سر توڑ کوشش کی تھی۔

"اوئے چائنہ کے سالار سکندر یہ سب جچتا نہیں ہے تم پر۔" ایمان نے مسکراہٹ ضبط کرتے کہا۔

"تو کیا کروں ہر بات میں تو تم اس کی مثالیں دیتی ہو میں نے سوچا تھوڑا اس کے جیسا بی ہیو کر دوں۔ " عمار نے سر کھجاتے دانتوں کی نمائش کرتے کہا۔

"اس نے اپنی ساری جمع پونجی لگا کر امامہ کے لیے انگوٹھی خریدہ تھی اور ساٹھ ستر لاکھ تو میرا حیال ہے حق مہر میں دیا تھا؟" ایمان نے جتلاتی نظروں سے عمار کو دیکھ کر اس پر چڑا سالار کا بھوت اتارا۔

"معاف کرو یار میں عمار ہی ٹھیک ہوں۔ ساٹھ ستر لاکھ تو ایک ساتھ میں نے آج تک نا دیکھے ہوں گے۔" عمار نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"بالکل اور سالار سکندر کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ اور لڑکیوں کے سامنے جب کوئی سالار سکندر ہونے کا دعویٰ کرے ناتوان کا خون کھول اٹھتا ہے۔ " ایمان نے ہاتھ ہلا ہلا کر اسے سمجھانا چاہا۔ تو عمار نے مصنوعی ناراضگی سے سر جھٹک دیا وہ کبھی بھی ایمان کے منہ سے دوسرے مردوں خاص کر ناولز کے ہیرو کی تعریف برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

وہ دونوں وینو پر پہنچے تو سب کو اپنے انتظار میں پایا۔ جیسے ہی ساحر کی گاڑی اس شاندار سے وینیو کے سامنے رکی تو ہاجرہ بیگم کے ہمراہ انیتا اور ایمان باہر آئیں تاکہ مشعل کی مدد کر سکیں۔ مشعل گاڑی سے اتری تو انیتا نے اس کے چہرے پر پڑا لال گھونگھٹ ہٹا دیا جو وہ پارلر سے نکلتے وقت اوڑھ کر نکلی تھی۔ مشعل کو سب ہی ستائشی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ لائٹ پنک اور پیل پیچ کلر کے ڈیزائنر میکسی جس کا گھیر دور دور تک پھیل رہا تھا اور پیچھے آتی لمبی سی ٹیل۔۔۔۔ وہ کسی گڑیا کی مانند لگ رہی تھی۔

بہترین سجاوٹ، بیک گراؤنڈ میوزک اور سپاٹ لائٹ میں وہ دونوں ہاتھ تھامے، پھولوں سے سجی ریمپ پر چلتے سٹیج کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔ ریمپ کے دونوں جانب ہوتے فائر ورکس اور اوپر سے برستی پھولوں کی پتیاں منظر کو مزید دلکش اور پر کشش بنا رہے تھے۔ کتنی ہی ستائشی نظریں انھیں دیکھ رہیں تھیں۔۔۔ ایک ساتھ چلتے وہ کتنے ہی دل تسخیر کر رہے تھے۔۔۔ کتنے ہی لوگ فون ہاتھوں میں لیے اس خوبصورت جوڑے کی تصویریں لینے کو بے تاب ہوئے۔۔۔ باری باری سب ان دونوں کے ساتھ تصویریں بنواتے ان کے لیے لائے گئے تحائف دے رہے تھے جب کہ مشعل کے پہلو میں بیٹھا ساحر جیسے یہ سب چیزیں ہرگز پسند نا تھیں اس وقت وہ سب فراموش کئے اسے ہی دیکھے جا رہا تھا۔

ویٹرز بھاگتے دوڑتے مہمانوں کو ریفریشمنٹ سرو کر رہے تھے۔یوں وہ پر تکلف سا ریسیپشن نہایت خوش اسلوبی سے آگے بڑھ رہا تھا۔

"مسٹر یہ مشغلہ بعد کے لیے چھوڑ دیں۔ " فواد نے ساحر کے کان میں سرگوشی کی تو وہ چونک کر سنبھلا۔

مشعل ایمان، انیتا اور فواد کی منگیتر سویرا کے ساتھ سٹیج پر بیٹھی تصویریں بنا رہیں تھی جب کہ ساحر سٹیج سے کچھ فاصلے پر اپنے کچھ جاننے والوں کے ساتھ کھڑا محو گفتگو تھا اور ساتھ ہی گاہے بگاہے مشعل کی جانب بھی دیکھ لیتا۔اس کی نظروں کی بے اختیاری تقریباً سب نے ہی محسوس کی تھی۔

سب نہایت خوش اور پر سکون تھے جب ساحر کی نظر ہال میں داخل ہوتی مریم لغاری پر پڑی تو اس کے ماتھے پر لکیروں کا جال مزید واضح ہو گیا۔

شان اور سمیع جو کسی بات پر دل کھول کر قہقہے لگا رہے تھے مریم کو دیکھ کر ان کی ہنسی کو بریک لگی کسی بدمزگی کے ڈر سے وہ فوراً اس کی جانب بڑھے تاکہ اسے روک سکیں۔

'لیٹ ہر آن !" کچھ فاصلے پر کھڑے ساحر نے انھیں ایسا کچھ بھی کرنے سے روک دیا تھا۔ وہ آج کے دن کوئی ڈرامہ نہیں چاہتا تھا۔ مریم لغاری ایک خوبصورت سا گفٹ باکس اٹھائے ساحر کی جانب آئیں تھیں۔

"بہت مبارک ہو مائی چائلڈ !" مسکرا کر ساحر کو دیکھتے کہا تھا جس کا ساحر نے کوئی خیر مقدمی انداز میں جواب نا دیا۔ الٹا اس کی نظروں کی بے زارگی پر مریم لغاری کا دل افسردہ کر دیا تھا۔

"میں مشعل سے مل لوں اگر تمھیں برا نا لگے؟ " آگے بڑھتی ساحر کے سر پر ہاتھ پھیرتی وہ آہستہ آواز میں پوچھنے لگی۔

"مجھے اچھا یا برا لگنے کی پرواہ آپ نے کی ہی کب ہے؟ خیر اب گئی ہیں تو مل لیجئے۔" ساحر نے سرد انداز میں کہا۔ پچھلی ملاقات میں جو ماں بیٹے کے بیچ کچھ تناؤ کم ہوتا نظر آیا تھا وہ آج پھر بڑھ گیا تھا۔ سٹیج پر بیٹھی مشعل کا سارا دھیان مریم لغاری اور ساحر کی جانب ہی تھا۔ مگر میوزک اور شور شرابے کی وجہ سے وہ کچھ سن نہیں پائی۔

"ہم سب کی شادی تو ہو گئی سویرا اب تم اور فواد ہمیں کب شادی کا لڈو کھلا رہے ہو؟ " انیتا نے سویرا سے استفسار کیا۔

"بہت جلد۔۔۔۔۔۔کچھ مہینے پہلے ہی ہو جاتی۔۔۔۔وہ فواد سہیر بھائی کی وجہ سے بہت ڈسٹرب تھا اور ساحر کی وجہ سے کافی مصروف بھی رہا۔۔۔۔ " سویرا نے سرسری انداز میں کہا اور کن اکھیوں سے مشعل کی جانب دیکھا جس کا دھیان سویرا کی باتوں کی جانب نہیں تھا۔ایمان نے مشعل کی نظروں کا ارتکاز نوٹ کیا۔

" آج کل فواد کو بھی شادی کی بہت جلدی پڑی ہوئی ہے ویسے۔ " انیتا نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔وہ سب ایسے ہی خوش گپیوں میں مگن تھے جب مشعل نے مریم لغاری کو ساحر سے مل کر سٹیج کی جانب آتے دیکھا۔

"ہیلو مشعل ! یو آر لوکنگ گارجیس بیٹا۔" مشعل کو پیار کرتی وہ محبت بھرے لہجے میں کہنے لگی جس پر مشعل نے کوئی رد عمل نہیں دیا۔جب ساحر چپ چاپ اس سے مل لیا تھا تو مشعل کو بھلا کیا مسلہ ہو سکتا تھا۔

"تھینک یو!" مشعل نے نرم لہجے میں کہا۔

"میری دعا ہے کہ تم دونوں ہمیشہ ایک ساتھ خوش اور مطمئن رہو۔ جو خلا میں نے اپنے بچے کی زندگی میں بھر دیا تھا اسے تم پر کر لینا بیٹا۔۔۔۔" مریم نے صدق دل سے ان دونوں کو دعا دی اور ہاتھ میں پکڑا گفٹ مشعل کے سامنے پڑے میز پر رکھ دیا۔

"میں اس کے بارے میں زیادہ نہیں جانتی وہ بہت ڈائورس پر سنیلٹی رکھتا ہے۔ کب کیسا بن جائے سمجھ سے بالاتر ہے۔ مگر اتنا میں جانتی ہوں مشعل کہ تم کچھ کہو گی تو وہ ٹالے گا نہیں۔ باقی لوگ اس کے سامنے ایڑھیاں رگڑ رگڑ کر مر بھی جائیں اسے پروا نہیں ہو گی مگر تم ایک آنسو بہا کر اسے اپنے سامنے ذیر کر سکتی ہو۔" مریم لغاری نے مشعل کو ساحر کی زندگی میں اس کی اہمیت کا احساس دلانا چاہا۔

"میں اسے ذیر کرنا نہیں چاہتی میں خود اس کے سامنے ذیر ہو جانا چاہتی ہوں۔ " مشعل نے ساحر کو دیکھتے نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہا جو ابھی بھی اسی کی جانب دیکھ رہا تھا اور نظریں ملنے پر ایک نرم مسکراہٹ مشعل کی جانب اچھال کر نظریں پھیر گیا۔

"اچھا لگا یہ جان کر کہ تم میں وہ سمجھ بوجھ ہے جو مجھ میں کبھی نا آسکی اور جب آئی تو بہت کچھ کھو چکا تھا۔ میری خود غرضیاں بہت کچھ برباد کر چکیں تھیں۔۔۔۔۔۔وہ گہرا سانس خارج کرتی کہنے لگی۔۔۔انداز میں پچھتاوا بہت واضح تھا۔

" خیر اس خوشی کے موقع پر ایسی باتیں نہیں کرنی چاہیے بس بیٹا ایک فرمائش ہے تم سے۔۔۔ تم کہو گی تو ساحر ٹالے گا نہیں بس ایک بار اسے کہنا کے اپنی ماں کو معاف کر دے اور ایک بار دل سے ماں کو گلے لگا لے اور کچھ نہیں مانگوں گی۔ " مریم کی آنکھیں نم ہوئیں تو مشعل کو ان آنکھوں میں سچائی، پچھتاوا، اور بہت کچھ کھونے کا ملال نظر آیا۔۔۔۔۔۔۔ وہیں بیٹھے بیٹھے اس نے ساحر سے بات کرنے کا ارادہ کیا تھا مگر سہی وقت آنے پر۔

بلآخر وہ وقت آ گیا جب مشعل باقاعدہ رخصت ہو کر ساحر آفندی کے ساتھ آفندی ہاؤس جانے والی تھی۔ اپنے ماں باپ سے ملتے وقت مشعل کافی رنجیدہ ہوئی تو سلیمان صاحب نے اسے تسلی دیتے ہوئے سمجھایا کہ وہ کون سا کسی دوسے شہر جا رہی ہے جب دل چاہے آ سکتی ہے اور نا ہی ساحر کو اس بات سے کوئی اعتراض ہو گا۔ ہاجرہ بیگم نے بھی خود پر ضبط بیٹھائے رکھا۔ اتنی مشکلوں کے بعد تو ان کی جان سے پیاری بیٹی اپنے گھر جانے والی تھی۔۔۔ اس کی دائمی خوشیوں کی دعا کرتے انھوں نے اسے سینے سے لگاتے انھوں نے بہت سی قابل عمل باتیں اس کے پلے سے باندھی تھیں۔ موحد اور ایمان سے ملتے وقت مشعل کافی روئی تھی مگر وہ جانتی تھی کہ وہ جب بھی چاہے گی ان سے مل سکے گی۔

انیتا اور سمیع، رشید بابا کو لے کر پہلے ہی آفندی ہاؤس جا چکے تھے تا کہ مشعل اور ساحر کا ویلکم کر سکیں۔ ایمان اور موحد مشعل کے ساتھ اس کے سسرال جانے والے تھے۔ اس لیے مشعل کو گاڑی میں بیٹھتے وہ لوگ موحد کی گاڑی کی سمت چلے گئے۔

"میری بچی کا دھیان رکھنا بیٹھا۔" ہاجرہ نے ساحر کے کندھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"کہنے کی ضرورت نہیں ہے میں جانتا ہوں جیسے آج تک تم نے مشعل کے حق اور اس کی عزت کی حفاظت کے لیے ہر حد تک گئے ہو آگے بھی ایسا ہی کرو گے۔ تمھاری آنکھوں میں مجھے میری بچی کے لیے وہ عزت مان اور محبت نظر آتی ہے جسے دیکھ کر کوئی بھی باپ اپنی بیٹی کی قسمت پر رشک کر سکے۔" سلیمان صاحب نے ساحر سے گلے لگتے ہوئے کہا تو وہ نرمی سے مسکرا دی۔

"امید کرتا ہوں آپ کی امیدوں پر پورا اتر سکوں انکل۔ " ساحر نے ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے انھیں یقین دلایا۔

"آج سے مشعل کی طرح تم بھی مجھے اپنا باپ سمجھنا۔ میں جانتا ہوں ساحر آفندی کو لوگوں کو رشتوں میں باندھنا نہیں پسند مگر اگر کہیں زندگی میں کبھی تمھیں ضرورت پڑے تو مجھے اپنا باپ سمجھ کر اپنے

دل کی بات کہہ سکتے ہو۔" سلیمان صاحب کی بات پر وہ فقط اثبات میں سر ہلا کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جب کہ شان اس سے آگے اپنی گاڑی میں سوار ہوتا اس کے ہمراہ ہی جا رہا تھا۔

دوسری جانب آفندی ہاؤس میں انیتا نے الگ کی ادھم مچایا ہوا تھا۔ مشعل کے ویلکم کی تیاریوں میں تقریباً سب کو ہی بھگار رکھا تھا۔ جمیلہ انیتا کے احکامات کو کچھ سمجھتی کچھ اپنی مرضی کرتی تیز تیز ہاتھ چلا رہی تھی۔

"فائنلی!" گاڑی میں سوار ہوتے ساحر نے ایک مسکراتی نظر مشعل پر ڈالی اور دل ہی دل میں آج کے فنکشن کے اختتام پزیر ہونے پر شکر ادا کیا تھا یہ جانے بنا کے اس کے گھر کر اسے پریشان کرنے کے لیے کیا کیا انتظامات ہو رہے تھے۔ اسے ایسی رسمیں اور لوگوں کی توجہ کا مرکز بننا بالکل پسند نا تھا۔ وہ ساری زندگی ہی اپنی پرسنیلٹی اور رویے کی وجہ سے لوگوں کی توجہ حاصل کرتا آیا تھا مگر آج دلہا بن کر خاموشی سے سب برداشت کرتے سٹیج پر بیٹھنا اسے دنیا کا مشکل ترین کام لگا تھا اور اب وہ اس سب کے ختم ہونے پر خدا کا شکر گزار ہوا۔

وہ دونوں آفندی ہاؤس پہنچے تو پورا آفندی ہاؤس روشنی اور لائٹوں سے جگمگا رہا تھا۔۔۔۔رنگ برنگی سجاوٹی برقی قمقموں سے لان اور پول ایریا کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا جن کا عکس پانی میں پڑتا نہایت ہی دلکش منظر پیش کر رہا تھا۔ ساحر کو حیرانگی ہوئی تھی یہ یقیناً شان اور سمیع کی حرکت تھی مشعل کو البتہ یہ سب بہت اچھا لگا تھا وہ محویت سے سب دیکھے جا رہی تھی۔ مشعل کی محویت ساحر کو مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

وہ ڈرائیونگ سیٹ سے اترتا مشعل کی جانب آیا تھا اور اس کو باہر آنے میں مدد دینے لگا۔ اتنے بھاری جوڑے کے ساتھ گاڑی میں بیٹھنا اور نکلنا بہت مشکل تھا۔۔۔ساحر مشعل کا ہاتھ تھامے نا صرف باہر آنے میں اس کی مدد کی بلکہ اس کے جوڑے کو بھی سنبھالنے میں تعاون کیا۔

ساحر کا ہاتھ تھامے وہ دلچسپی سے ارد گرد دیکھتی اندر کی جانب بڑھی تو سامنے ہی ملازمین کی قطار ان کے ویلکم کے لیے پھول اور بکے پکڑے کھڑی تھی۔

"اس سب کی کیا ضرورت تھی؟" ساحر نے اندر پہنچتے ہی انیتا کو دیکھتے کہا۔

"تمھیں نہیں تھی دلہن جب گھر آتی ہے تو اسے ایسا ہی ویلکم چاہیے ہوتا ہے کیوں مشعل؟ " انیتا نے ساحر کی بات کو خاطر میں نا لاتے ہوئے مشعل سے استفسار کیا تو وہ فقط مسکرا دی۔

"اچھا خیر آؤ دئیر آر مور سرپرآئزیز!" انیتا مشعل کا ہاتھ تھامے اس اندر لے گئی اور اس کے بعد انیتا اور سمیع کی خود سے ایجاد کی گئی نا جانے کون کون سی رسمیں تھیں جو ساحر کا ضبط آزمارہی تھیں۔ڈراموں اور فلموں میں ادا کی جانے والی کوئی رسم ایسی نا تھی جو انیتا نے ساحر اور مشعل سے نا کروائی تھی۔ایمان عمار اور موحد بھی آچکے تھے۔اور ایمان نے انیتا کا بھرپور ساتھ دیا مشعل تو اس سب کو خوب انجوائے کر رہی تھی اور ساحر کی شکل اور رد عمل دیکھ کر بمشکل اپنی ہنسی کو روکے ہوئے تھی۔ساحر کے لیے البتہ یہ سب برداشت کرنے کی ایک ہی وجہ تھی وہ تھی مشعل کی خوشی کیوں کہ مشعل یہ سب انجوائے کر رہی تھی۔ سمیع بھی ساحر کو بے بس دیکھ کر دل ہی دل میں انجوائے کر رہا تھا جس نے اسے ایک سولی پر لٹکایا ہوا تھا۔جمیلہ بھی پرجوش سی ان سب کے ارد گرد ہی چکر لگا رہی تھی ساتھ ہی ساتھ ان سب کے لیے ڈنر اور ریفریشمنٹس کی تیاری میں سلیم اور رشید بابا کا ہاتھ بٹا رہی تھی۔

.....

"مشعل یو لک ٹائرڈ آؤ ہم تمھیں کمرے تک چھوڑ آئیں۔" انیتا کو بلآخر مشعل کا حیال آ ہی گیا تھا جو ڈنر کے بعد ایک بار پھر ان سب میں گھری بیٹھی تھی۔

"ارے انیتا جہاں باقی رسمیں ہوئیں وہیں ساحر بھائی سے مشعل کو اپنی بانہوں میں اٹھا کر کمرے تک لے جانے والی یہ فلمی رسم بھی نا کروالی جائے۔" ایمان نے چہک کر کچھ فاصلے پر کھڑے ساحر کو دیکھتے ہوئے کہا تو مشعل کے رخساروں پر سرخی پھیل گئی۔

"سوچنا بھی مت جتنا ان میں ماننے کی سکت تھی اتنا ہم منوا چکے اس کے بعد کوئی فرمائش کی، وہ بھی ایسی تو ساحر آفندی تمھیں اٹھا کر باہر پٹک دے گا۔" انیتا کے بجائے عمار نے جواب دیا تو سب ہنس کر رہ گئے۔

وہ انیتا اور ایمان کی ہمراہی میں ساحر آفندی کے لگژری بیڈ روم تک آئی تھی جیسے خوبصورت پھولوں اور خوشبودار موم بتیوں سے نہایت یونیک انداز میں سجایا گیا تھا۔ روایتی سجاوٹ سے ہٹ کر بہت سادہ مگر خوبصورت سجاوٹ ماحول میں عجیب تاثیر پیدا کر رہی تھی۔

"واؤ مشی یہ بیڈ روم تو بہت کمال کا ہے۔ " ایمان نے اندر آتے ہی کمرے کی سجاوٹ اور بہترین انٹیریئر سے متاثر ہوتے مشعل کے کان میں کہا۔

"آئی ہوپ یہ سجاوٹ تمھیں پسند آئی ہو گی۔" مشعل کو بیڈ پر بیٹھنے کے بعد انیتا نے استفسار کیا۔

"آپ کچھ کریں اور وہ اچھے نا ہو ایسا ممکن ہے ؟" مشعل نے جواباً کہا تو انیتا مسکرا دی۔

"مانی میں اپنا فون شاید نیچے چھوڑ آئی ہوں پلیز لا دے۔ " مشعل نے ایمان سے کہا تو وہ فوراً نیچے کی جانب بڑھ گئی۔

"انیتا آپ سے کچھ کہنا تھا." مشعل نے انیتا کا ہاتھ تھامے نرم لہجے میں کہا۔

"کہو؟" انیتا نے پوری توجہ سے مشعل کو دیکھا۔

"انیتا آپ بہت اچھی ہیں۔۔۔۔اپ کا دل بہت وسیع ہے۔۔۔۔۔۔آپ میری اور ساحر کی خوشی میں خوش ہیں۔۔۔ آپ کی جگہ میں یا کوئی اور لڑکی ہوتی تو کبھی وہ سب نا کرتی تو آج تک آپ نے میرے اور ساحر کے لیے کیا۔"

"مشعل تم خود بہت اچھی ہو کوئی تمھیں ناپسند کر ہی نہیں سکتا اور رہی بات میری تو میں جواد کے ساتھ بہت خوش ہوں۔۔۔۔۔۔اور ساحر وہ آج بھی میرا ویسے کی بیسٹ فرینڈ ہے جیسا پہلے تھا اس لیے ان باتوں کو بھول جاؤ جن کو یاد رکھ کر کچھ حاصل نہیں ہو سکتا ۔ساحر آفندی تو شروع سے ہی تمھاری

قسمت میں لکھ دیا گیا تھا بس اسے تم تک پہنچنے میں کچھ دیر لگی اور کچھ مشکلات سہنی پڑیں۔ بٹ اب تم دونوں ساتھ ہو اور اللہ اس ساتھ کو بنائے رکھے۔" صدق دل سے کہتی وہ مشعل کو بہت پیاری لگی۔

"آمین!" مشعل نے بے ساختہ کہا۔

"مشعل ایک بات کہوں گی۔ شاید کبھی کسی موڑ پر تم کو لگے کے ساحر کے ساتھ جینا مشکل ہے۔۔۔ تم دونوں کی سوچ اور نظریات کا ٹکراؤ ہو رہا ہے تو بس اسے پیار سے سمجھانا وہ سمجھ جائے گا۔ اس کی کچھ انسیکیورٹیز ہیں کچھ خدشات ہیں۔۔۔۔ بچپن کی تلخ باتیں جنھیں وہ بھول نہیں پا رہا ۔۔۔۔۔۔۔ انھیں تمھارا ساتھ اور پیار بھلا سکتا ہے۔۔۔۔۔ وہ اپنے سے منسلک لوگوں کو لے کر بے انتہا پوزیسیو ہے ان باتوں کی وجہ سے تم اس کی جانب سے اپنا دل خراب مت کرنا۔ بس اسے سمجھانا۔۔۔ وہ تمھاری ہی سنے گا مشعل کیوں کہ تم نے اس کے دل کو اپنے قابو میں کرر کھا ہے۔" انیتا نے نرم مسکراہٹ سجائے اسے ساحر کے بارے میں چند باتیں بتائیں تھیں۔ بلاشبہ وہ ایک بہترین اور سچی دوست تھی۔ اور ساحر آفندی خوش قسمت تھا جس نے اتنے اچھے دوست پائے تھے۔

کمرے کے دروازے کے باہر کھڑے ساحر آفندی نے انیتا کی بات سنتے ہی دل میں ہی ایک بار پھر انیتا کی اچھائی کا اعتراف کیا اور اس کی دوستی پر خدا کا شکر ادا کیا۔ بلاشبہ اللہ نے اس سے اس کے رشتے

چھین رکھے تھے مگر دوستوں اور وفاداروں کے نام پر اسے انیتا، فواد، سمیع، شان اور موحد جیسے لوگوں سے نوازا تھا۔ بے شک اللہ اگر انسان سے کچھ چھینتا کے تو اس کا متبادل بھی عطا کرتا ہے۔۔۔۔ وہ پر سکون سانس ہوا کے سپرد کرتا وہیں سے پلٹ گیا۔

رات کے ایک بجے وہ سب اپنے اپنے گھروں کو لوٹے تھے اور ساحر گہرا سانس لیتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا جہاں وہ پچھلے دو گھنٹے سے بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔ کمرے کے دروازے پر پہنچتے پہنچتے ساحر کا دل ایک بار پھر رفتار پکڑ گیا تھا۔ اندر اس کے کمرے میں بیٹھا وجود وہی تھا جس کی اس دل نے فرمائش کی تھی، جس نے اس دل کو مٹھی میں جھکڑ رکھا تھا، جو اس دل کی دنیا طے و بالا کرنے کی سکت رکھتا تھا اور جو آج بھی اسے خود میں جھکڑے جھٹپٹانے پر مجبور کر رہا تھا۔ بے ہنگم و بے ترتیب ڈھرکنوں کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا تو مشعل کہیں نظر نا آئی البتہ کمرے کی سجاوٹ دیکھ کر اسے جہاں حیرت ہوئی وہیں ایک اچھا احساس بھی ہوا کہ انیتا کے کیسے مشعل کی چھوٹی چھوٹی خواہشات کا خیال رکھا تھا۔

وہ اندر آیا تو بیڈ کے ساتھ مشعل کے سینڈلز پڑے ہوئے تھے اور ڈریسنگ روم سے اسے آوازیں آ رہیں تھی۔ مشعل شاید ڈریسنگ روم میں چینج کر رہی تھی ساحر کو کچھ مایوسی ہوئی ابھی تو اس نے جی بھر کے مشعل کو دیکھا بھی نا تھا۔ یہ سچ تھا کہ اس نے مشعل کو وقت دینے کا وعدہ دے رکھا تھا مگر آج اپنے لیے سجی مشعل کو کچھ پل دیکھتے رہنے کی خواہش بھی پوری نا ہو سکی تھی۔ وہ گہرا سانس لیتا کھڑکی کے پاس چلا گیا۔۔۔ غلطی اس کی اپنی بھی تھی جس نے مشعل کو اتنا انتظار کروایا۔ مگر یہ سب باتیں اس کے لیے ثانوی حیثیت رکھتی تھیں۔ اس کے لیے مشعل کا ساتھ اور اس کے گھر، اس کے کمرے میں مشعل کا موجود ہونا ہی کافی تھا۔

وہ کمرے کی کھڑکی پر کھڑا باہر اپنے گھر کے سجے ہوئے لان پر نظریں دوڑا رہا تھا۔ کچھ سوچ کر سگریٹ نکال کر اسے سلگاتے وہ آنکھیں موندے اس احساس کو محسوس کرنے لگا جو مشعل کے اس کی بیوی کی حیثیت سے آفندی ہاؤس میں ہونے سے وہ محسوس کر رہا تھا۔۔۔ یہ احساس بہت مسحور کن تھا۔

ڈریسنگ روم کے دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ چونکا اور سگریٹ کھڑکی سے باہر پھینک کر پلٹا تو سامنے مشعل کو دیکھ کر اسے خوشگوار حیرت ہوئی جو ابھی بھی اپنے اسی قہر ڈھاتے روپ میں ڈریسنگ روم سے

باہر آئی تھی۔ ساحر کی جانب اٹھایا جانے والا ہر قدم ساحر کے دل کو پہلے سے زیادہ شدت سے ڈھر کا رہا تھا۔

"کیا ہوا بت کیوں بن گئے ؟" مشعل آہستہ قدم اٹھاتی اس کی جانب آئی اور اس کے سامنے کھڑکی کے پاس ہی کھڑی ہوئی۔ کچھ دیر اس کے بولنے کا انتظار کرنے کے بعد اس نے ساحر کا کندھا ہلاتے اسے ہوش کی دنیا میں لایا تو ساحر کے دل نے ایک بیٹ مس کی جہاں چاند کی روشنی میں مشعل کا وجود کسی چاندی کی گڑیا سے کم نہیں لگ رہا تھا۔

"کیا ہوا؟ " مشعل نے جانتے بوجھتے ساحر کی غائب دماغی کی وجہ دریافت کی وہ اس کی عمیق نظروں سے کنفیوز ہو رہی تھی۔

"میرا تو دل بھی کچھ پل بند ہو کر پوری توجہ سے تمھیں دیکھ لینا چاہتا ہے۔ " ساحر نے اس کے چہرے پر نظریں ٹکائے گھمبیر لہجے میں کہا۔

"یہ دل بند ہونے والی باتیں صرف فلموں میں اچھی لگتی ہیں۔۔۔۔ اصل زندگی میں ایسی باتیں سامنے والے کا دل دہلا دیتی ہیں۔" منہ کا ذاویہ بگاڑ کر کہتی وہ ساحر کو مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

"میں اور تم۔۔۔۔ہم دونوں کسی فلم سے کم ہیں۔ " خود پر ہنستے ساحر نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تو مشعل بھی ہولے سے مسکرا دی اور نظریں موڑ کر آسمان میں چمکتے چاند کی جانب دیکھنے لگی۔

"کتنا خوبصورت منظر کے ناں۔ " مشعل نے باہر روشنیوں سے جگمگاتے خوبصورت سے لان اور آسمان پر چمکتے چاند کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہمممم۔۔۔۔مانو دنیا میں جنت مل گئی کو۔" مشعل کے سراپے کو نہارتے ساحر نے گھمبیر لہجے میں کہا۔

"جی نہیں جنت تو اس سے کئی ذیادہ حیسن ہو گی۔" مشعل نے نظریں باہر جمائے ہوئے کہا وہ ساحر کی نظروں کا ارتکاز پرکھ نہیں پائی۔ اور نا ہی سمجھ پائی کی وہ کس نظارے کو جنت کہہ رہا ہے۔

"جنت کس نے دیکھی ہے مجھے تو دنیا میں ہی جنت مل گئی ہے اور فلوقت بس اسے ہی دیکھتے رہنا چاہتا ہوں۔" ہنوز سابقہ انداز میں کہتا وہ ایک قدم مشعل کی جانب بڑھا۔ ساحر کے الفاظ نے مشعل کو ساحر کی جانب پلٹنے پر مجبور کیا تو وہ اس کی باتوں کا مطلب سمجھ کر مسکرا دی۔

"تم سچ میں پاگل ہو۔" مشعل نے مسکرا کر کہا۔

"تم نے ابھی اپنے لیے میرا پاگل پن دیکھا ہی کہاں ہے؟" آبرو آچکا کر وہ جتلاتے لہجے میں کہنے لگا۔

"خیر تم کچھ بھی کہہ سکتی ہو تمھیں اجازت ہے۔" وہ ابھی بھی مشعل پر نظریں ٹکائے ہوئے تھا۔

"ساحر بس بھی کرو ایسے دیکھو گے تو۔۔۔۔۔۔" مشعل نے کہتے ہوئے وہاں سے ہٹنا چاہا تو ساحر نے اسے بازو سے تھام کر نا صرف وہاں سے ہٹنے سے روکا بلکہ اس کی زبان کو بھی بریک لگی۔

"تو کیا؟" ساحر کے کھوجتے لہجے میں پوچھے جانے والے سوال نے مشعل کو کنفیوز کیا۔ اس کے چہرے کے رنگ ایک بار پھر بدلے تو ساحر نے نظریں پھیر لیں۔

"تم پھر سے شروع ہو گئیں۔ " ساحر نے رخ پھیر کر باہر کی جانب دیکھتے الجھن بھرے انداز میں شکایت کی۔

"میں نے کیا کیا؟" مشعل کو ساحر کی بات اور الجھن کی وجہ سمجھ نا آئی۔

"یہ تمھارا چہرہ جو بار بار رنگ بدلتا ہے۔" ایک کن نظر مشعل پر ڈالتے اس نے شکائیتی انداز میں کہا۔

"تو مت دیکھو ایسے۔۔۔" مشعل نے جواباً شکایت کی۔

"تو مت لگو اتنی پیاری!" ساحر نے برجستہ جواب دیا۔

"پتہ نہیں تمھیں کیوں لگتی ہوں۔ حالانکہ عام سی تو ہوں میں۔" مشعل نے ناسمجھی سے ساحر کو دیکھتے سوال کیا۔

"عام سی نہیں ہو بہت خاص ہو تم۔" مشعل کی جانب رخ موڑتے اس نے نرمی سے مشعل کو کندھوں سے پکڑ کر اپنے قریب کیا۔

"عام سی تو وہ سب ہیں مشعل جو ہر وقت ساحر آفندی کے اس پاس منڈلاتی رہتی تھیں۔۔۔ جنھیں سوچنا تو دور دیکھنا بھی میں گوارہ نہیں کرتا۔۔۔۔۔ لیکن تم بہت خاص ہو جسے ساحر کے دل نے اپنا قبلہ مان لیا ہے۔۔۔۔۔ تمھارے سوا کچھ نظر آتا ہے نا جچتا ہے۔۔۔۔ اب تم ہی بتاؤ کیا کروں؟" ساحر نے اپنی زندگی میں اس کی اہمیت کا احساس دلانے کی کوشش کی۔

"معلوم نہیں ساحر تمھاری باتیں مجھے نروس کر رہی ہیں۔" مشعل کے اعتراف پر وہ زیر لب مسکرا گیا۔ جو ایسی باتوں پر نروس ہو رہی ہے جب وہ اپنی محبت کا عملی مظاہرے کرے گا تو اس کا کیا حال ہو گا۔ وہ بس سوچ ہی سکتا تھا کیوں کہ فلحال اس کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا مگر مشعل کی نروس نیس اور لال دہکتے رخسار ساحر کو بے خود کر رہے تھے۔ جذبات کی رخ میں بہتے اس نے مشعل کی پیشانی پر اپنے

حق کی پہلی مہر ثبت کی تو مشعل کا دل اس کے کانوں میں ڈھر کنے لگا۔ مشعل کی حالت انجوائے کرتا وہ پیچھے ہوا اور مشعل کا ہاتھ تھامے اسے بیڈ تک لے آیا۔

"ویسے ڈریسنگ روم میں کیا کر رہی تھیں تم۔۔۔مجھے لگا چینج کر رہی ہو۔" اپنے دل کو قابو اور مشعل کو نارمل کرنے کے لیے اس نے موضوع گفتگو بدلا۔

"وہ تم آئے نہیں تو میں نے سوچا اتنی دیر اپنی چیزیں سیٹ کر دوں۔" مشعل کے معصومیت سے کہنے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ نے ساحر کے چہرے کا احاطہ کر لیا۔

"میں نے سنا تھا کہ تم اپنی چیزیں ارینج کر کے رکھنا پسند کرتی ہو مگر اتنی آرگنائزر ہو گی جو اپنی ویڈنگ نائٹ پر بھی یہی کام کرو گی اس کا اندازہ نہیں تھا۔" ساحر نے مسکرا کر شرارت سے کہا تو مشعل کو ساحر کا ایسا انداز بہت اچھا لگا۔ وہ پہلی بار اس سے ایسے انداز میں بات کر رہا تھا۔

"میں تو ایسی ہی ہوں۔" مشعل نے اترا کر کہا۔

"ہمممم۔۔۔۔ویل آئی ہیو آ گفٹ فار یو!" ساحر کہہ کر سائڈ ٹیبل کی دراز کھولنے لگا جب کے مشعل مسکرا کر اس کے خوبرو چہرے کی دیکھتی رہی۔

"دس از فاریو!" ساحر نے ایک خوبصورت سا باکس مشعل کی جانب بڑھایا تو مشعل نے اسے تھامتے کی فوراً کھول کر دیکھا اندر ایک خوبصورت سا وائٹ گولڈ کا بریسلٹ تھا۔

"دس از بیوٹیفل !" مشعل نے بے ساختہ اس بریسلٹ کو چھوتے ہوئے کہا۔ ساحر نے بریسلٹ لے کر مشعل کی کلائی میں پہنایا تو مشعل کتنی ہی دیر اپنی کلائی پر اس کے ہاتھوں کے لمس کر محسوس کرتی رہی۔

"اور یہ بھی۔" ساحر کے ایک اور مخملی ڈبی نکال کر مشعل کے سامنے رکھنے پر مشعل نے حیرت سے ساحر کی جانب دیکھا۔

"ایک اور!" مشعل نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"وہ پہلے والا تمھارا ویڈنگ گفٹ تھا۔" ساحر نے کندھے اچکاتے جواب دی۔

"اور یہ؟" مشعل نے مسکرا کر استفسار کیا۔

"اٹس آٹریڈیشن۔۔۔جب دلہن گھر آتی ہے تو اسے گھر والوں کی جانب سے دیا جاتا ہے۔۔۔کوئی اور ہوتا تو یہ کرتا۔۔۔پھر میں سوچا اٹس بٹوین یو اینڈ می تو تمھیں میں خود بعد میں دے دوں گا۔ " ساحر نے وہ ڈبی کھولتے مشعل کے سامنے کی جس میں ایک خوبصورت سی ڈائمنڈ رنگ تھی۔

"تھینک یو اٹس بیوٹیفل۔" مشعل نے اسے تھامتے ہوئے مشکور نظروں سے ساحر کو دیکھا۔

مشعل نے رنگ نکال کر ساحر کی جانب بڑھائی جیسے مسکرا کر تھامتے ساحر نے مشعل کی انگلی میں پہنا دیا۔

"تم تھک گئی ہو گی آئی تھنک چینج کر لو۔ " ساحر نے کچھ دیر ایسے ہی مشعل کو نہارتے رہنے کے بعد اس کے آرام کی نیت سے کہا جو ساحر کو کافی تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔

"ہاں اس بھاری جوڑے میں بہت تھک گئی ہوں میں۔ " مشعل نے بھی بلا جھجک اعتراف کیا اور اٹھ کر اپنا جوڑا سنبھالتی ڈریسنگ ٹیبل تک آئی تھی اور اپنے سر سے دوپٹہ ہٹانے کی کوشش کرنے لگی جس پر لگی درجنوں پنز اسے اپنی جگہ ٹکائے ہوئے تھیں۔بیڈ پر بیٹھے ساحر کی نظریں بھٹک بھٹک کر جالی دار

ڈوپٹے سے نظر آتے اس کے پھولوں سے سجے جوڑے پر جا رہیں تھیں۔ وہ کچھ دیر مشعل کو مشقت کرتے دیکھتا رہا۔

"کین آئی ہیلپ!" وہ اٹھ کر مشعل کے پیچھے کچھ فاصلے پر کھڑا ہوتا اسے مدد کی آفر کرنے لگا۔ آئینے میں نظر آتا ان دونوں کا عکس نہایت خوبصورت لگ رہا تھا۔

مشعل کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ آگے بڑھا اور بہت احتیاط سے مشعل کے سر میں لگی پنز ہٹانے میں اس کی مدد کرنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں مشعل کا جالی دار ڈوپٹہ اس کے سراپے سے الگ ہوتا بیڈ پر پڑا تھا۔ وہ اب اپنی جیولری اتار رہی تھی جب کہ ساحر سے اس نے اپنے ہیئر بن میں لگے پھول اور پنز اتارنے میں مدد مانگی تھی جو ساحر کے لیے ایک امتحان سے کم نا تھا۔ گلاب کے تازہ پھولوں سے سجا مشعل کا ہیر سٹائل اور اس کے وجود سے اٹھتی مہک ساحر کو مدہوش کر رہے تھے۔ مشعل سے کیا گیا اسے وقت دینے کا وعدہ اسے اب کسی عذاب سے کم نہیں لگ رہا تھا۔ وہ جوں جوں مشعل کے بالوں کی پنز نکال رہا تھا لمبے بال جوڑے سے آزاد ہوتے مشعل کی پشت پر پھیلتے ساحر کو مزید بے خود کر رہے تھے۔ مشعل کے کچھ قریب ہوتے، اس کے بالوں کی مہک کو اپنے اندر اتارتے دل نے بہکنے کی اجازت طلب کی تو دماغ نے اسے اس کی حدود کا احساس کروا دیا۔۔۔ ساحر کی قربت میں چوڑیاں

اتارتے مشعل کے ہاتھوں کی حرکت آہستہ ہوئی تھی آئینے میں نظر آتے اپنے اور ساحر کے عکس کو دیکھتے مشعل کی دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں تھیں موقع کی نزاکت کو سمجھتے ساحر خود ہر جبر کرتا وہ وہاں سے ہٹ کر ڈریسنگ روم چلا گیا۔

مشعل چینج کر کے ڈریسنگ روم سے نکلی تو ساحر کمرے میں نہیں تھا۔ وہ سرسری نظر ارد گرد ڈالتی ڈریسنگ ٹیبل کی جانب گئی جہاں پڑے ایک اور گفٹ باکس پر نظر پڑی جس پر اس کا نام تھا۔ مشعل نے مسکراتے ہوئے وہ گفٹ باکس اٹھا کر کھولا تو اندر پڑی اس کی پسندیدہ برینڈ کی پرفیوم کی بوتل دیکھ کر مشعل کو خوشگوار حیرت ہوئی۔ ساحر کو اس کی پسند کا اندازہ کیسے ہوا؟ خود سے سوال کرتے اس نے پرفیوم کھول کر اس کی خوشبو سونگھتے ایک گہرا سانس لیا۔

ساحر جب کمرے میں آیا تو مشعل کو بیڈ کے کنارے پر پر سوچ انداز میں بیٹھے دیکھا۔

"آر یو کمفرٹیبل؟" ساحر نے اندر آتے مشعل سے سوال کیا۔

"ہاں آئی ایم فائن!" مشعل نے انگلیاں مڑورتے جواب دیا وہ مشعل کی نروسنیس کو سمجھ رہا تھا۔

"تم تھک گئی ہو ہیو سم ریسٹ ! اینڈ بی کمفرٹیبل۔" مشعل کو تسلی آمیز انداز میں کہتا وہ بیڈ کی دوسری جانب جا کر نیم دراز ہو گیا۔ اور مشعل اپنی طرف کمفرٹر اوڑھ کر سمٹ گئی۔

"نیند نا آئے تو بات کر سکتی ہو۔" سائیڈ لیمپ آف کرتے ساحر نے مسکراتی آواز میں کہا وہ مشعل کی حالت سے کافی لطف اندوز ہو رہا تھا۔

"کیوں تم نے نہیں سونا۔" مشعل نے تکیے سے سر اٹھا کر نیم اندھیرے میں جیسے ساحر کی جانب دیکھنے کی کوشش کی۔

"مجھے نیند نہیں آئے گی۔" ساحر نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔

"میری وجہ سے؟" مشعل نے سیدھا ہو کر لیٹتے سوال کیا۔

"ہاں بھی اور نہیں بھی۔" مشعل کو اتنے دوٹوک جواب کی امید نا تھی۔

"پہلے بھی ٹرینکولائزر لیتا تھا پھر نارمل ہو گیا اب پچھلے ایک ہفتے سے تم نے پریشان کر رکھا ہے۔" ساحر نے اپنی بے بسی کا اظہار کیا تو جواباً مشعل نے کچھ نا کہا۔ ساحر نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتے آنکھیں موند لیں۔

"آئی ایم سوری!" تقریباً پانچ منٹ بعد مشعل کی آواز آئی تو وہ چونک گیا۔

"تم اب تک اسی بارے میں سوچ رہی ہو۔" ساحر نے ناسمجھی سے اس کی جانب گردن موڑ کر دیکھا۔

"ہاں میری وجہ سے تم ڈسٹرب ہو رہے ہو مجھے شرمندگی ہو رہی ہے۔" مشعل نہ آواز میں شرمندگی کا عنصر واضح تھا۔

"سو تو ہے تمھیں نہیں لگتا تمھیں میرے لیے کچھ کرنا چاہیے۔" ساحر کے سوال نے مشعل کو حیران کیا۔

"کیا؟" مشعل کے پوچھنے پر ساحر نے فوراً سے مشعل کا دائیاں ہاتھ تھام کر اپنی آنکھوں پر دھر دیا۔

"اب ٹھیک ہے اب مجھے نیند آجائے گی تم بھی سو جاؤ۔" ساحر کہہ کر آرام دے حالت میں لیٹتا آنکھیں موندے مشعل کے نرم ہاتھوں کا لمس اپنے چہرے پر محسوس کرنے لگا۔ مہندی کی خوشبو ابھی بھی تازہ تھی۔ مشعل کو ساحر کی چھوٹی سے فرمائش پر کوئی اعتراض نا ہوا اور پھر کچھ دیر بعد ساحر واقع ہی پر سکون نیند سو گیا اور مشعل دیر تک ساحر کو ہی سوچتی رہی۔

ہاجرہ بیگم صبح سویرے ہی ناشتے کی تیاریوں میں لگی ہوئیں تھیں۔ آج انھیں مشعل اور ساحر کے لیے ناشتہ لے کر جانا تھا۔ موحد کو بھی وہ بازار کے دو چکر لگوا چکی تھیں۔ سلیمان صاحب بھی بیوی کی تیاریوں کو دیکھ کر دل ہی دل میں مسکرا رہے تھے کیوں کہ ابھی ان کے منہ پر مسکرا کر وہ اپنی سختی کو دعوت نہیں دینا چاہتے تھے۔

موحد البتہ ان کو مسلسل ستائے جا رہا تھا۔

"موحد میں سمجھ رہی ہوں تم مشعل کو مس کر رہے ہو ناں اس لیے کب سے میرا سر کھائے جا رہے ہو۔" موحد کی باتوں سے تنگ آ کر بلآخر انھوں نے کہہ دیا۔

"ہاں امی شدید مس کر رہا ہوں۔" موحد نے اعتراف کیا۔

"تو جلدی کام ختم کرواؤ پھر چلتے ہیں۔" ہاجرہ بیگم نے عجلت بھرے انداز میں کہا۔

صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو وہ کافی فریش محسوس کر رہا تھا۔ کچھ فاصلے پر مشعل کمفرٹر میں پوری طرح چھپی سو رہی تھی۔ وہ آہستہ سے اٹھا اور فریش ہونے کے بعد مشعل کو سوتا چھوڑ کر سہیر کی قبر پر آیا

تھا۔ کچھ دیر وہاں بیٹھا رہا اور پھر آٹھ بجے کے قریب واپس گھر آیا۔ کمرے میں داخل ہوا تو مشعل کمرے میں نا تھی۔ پورا کمرہ ارینج تھا یوں جیسے وہاں کسی نے قدم بھی نا رکھا ہو۔ ڈریسنگ روم سے البتہ آوازیں آرہیں تھیں جس کا مطلب تھا کہ مشعل وہیں ہے۔ وہ ڈریسنگ روم کے دروازے تک آیا اور دستک دیتا مشعل کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا۔

اگلے ہی پل مشعل ڈریسنگ روم کا دروازہ کھولتی اس کے سامنے آئی۔

سادہ سا کاٹن کا سوٹ پہنے بالوں کو اونچے جوڑے میں مقید کر رکھا تھا۔ چند بے ترتیب سے لٹیں چہرے کا احاطہ کئے ہوئے تھیں۔ سادہ سے گھریلو حلیے میں وہ کسی کام میں لگی ہوئی تھی۔ ساحر نے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔

"کیا ہوا؟ اب کیوں ایسے دیکھ رہے ہو؟" مشعل نے ساحر سے سوال کیا۔

"تمھیں یہ سب کرنے کے لیے نہیں لایا۔ یہ کام ملازم کر سکتے ہیں۔ " ساحر نے اس کو بازو سے تھامتے ڈریسنگ روم سے باہر لایا۔

"ہاں مگر مجھے اپنی چیزیں کسی سے ارینج کروانا پسند نہیں اور جمیلہ تو بالکل بھی نہیں۔ " مشعل نے قطعہ لہجے میں کہا۔

"اوکے فائن یہ سب بعد میں کر لینا مجھے کچھ دیکھانا ہے تمھیں۔ " ساحر نے ہار مانتے اس ساتھ چلنے کا اشارہ کیا۔

"کیا؟" مشعل نے استہفامیہ انداز میں سوال کیا۔

"کم !" وہ کہہ کر آگے بڑھ گیا۔ تو مشعل بھی اس کے پیچھے چل دی۔ کمرے سے نکل کر سیڑھیاں اترتے وہ دونوں آگے پیچھے انیکسی کی جانب چل دیئے۔

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔" مشعل نے سوالیہ نظروں سے ساحر کو دیکھا۔

"تمھارے لیے سرپرائز ہے۔" ساحر نے مڑے بنا کہا۔

"کیا؟" مشعل نے بے قراری سے پوچھا۔ رات سے وہ اسے متعدد تخائف دے چکا تھا۔

"وہ ایک کمرے کا دروازہ کھولتا مشعل کی جانب مڑا اور گردن ہلا کر اسے اندر آنے کا اشارہ کیا۔

وہ اندر داخل ہوئی تو پہلی نظر میں ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔ وہ اک متناسب سائز کا کمرہ تھا جہاں دیواروں پر ریک لگا کر دنیا جہاں کی کتابیں سجائی گئیں تھیں۔ ایک جانب تھری سیٹر صوفہ اور ٹیبل دھر تھا اور کونے میں ایک ریکلائنر۔ یہ ایک چھوٹا سا سٹڈی تھا۔

"یہ سب؟" مشعل نے ریک کر پڑی کتابوں پر نظر ڈالتے ہوئے سوال کیا۔

"تمھارے فیورٹ انٹرنیشل رائٹرز کے ناول۔ " ساحر نے دلچسپی سے مشعل کو دیکھتے کہا۔ جواب سامنے بنی ریک پر پڑی کتابوں کو اٹھا اٹھا کر دیکھ رہی تھیں۔ جن میں انٹرنیشل رائٹرز کے تقریباً سارے ہی ناولز موجود تھے۔

"مون فلاور مرڈز!" نامی کتاب کو تھامتی وہ تقریباً چلا دی۔

"او مائی گاڈ میں کب سے اس کی تلاش میں تھی۔ " مشعل نے جوش سے ارد گرد گھوم کر سب کتابوں کو سرسری نظروں سے دیکھا۔ پچھلے کچھ عرصے میں جو شوق وہ بھلائے بیٹھی تھی آج ایک ساتھ اتنی کتابوں کو دیکھ کر پر سے جاگ گیا تھا۔

"او گاڈ مجھے جلد سے جلد یہ کتابیں پڑھنی ہیں۔" مشعل نے پر جوش انداز میں کہا۔

"جب چاہو پڑھ لینا مگر میری موجودگی میں تمھاری ساری توجہ مجھے چاہیے ہو گی۔ " ساحر نے اس کے ہاتھ سے کتاب لیتے واپس ریک پر رکھی تو مشعل نے مسکرا کر اپنی رضامندی کا اظہار کیا۔ بلاشبہ ساحر اس کی پہلی ترجیح تھا۔

"تھینک یو سو مچ تم واقعی بہت اچھے ہو۔ " مشعل نے ایک بار پھر ساحر کا شکریہ ادا کیا جب ساحر نے ہاتھ بڑھا کر مشعل کے بالوں کا جوڑا کھول دیا۔ ساحر کی حرکت مشعل کو ماضی میں لے گئی۔

"ساحر میں سوچ نہیں سکتی تھی کہ تم مجھے اتنا اچھا گفٹ دو گے۔"

"یہ سہیر کا پلان تھا۔ وہ تمھارے لیے یہ سب کرنا چاہتا تھا۔" مجھے تو کتابوں رائٹرز ان چیزوں میں کبھی دلچسپی تھی کی نہیں۔ ساحر نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا تو مشعل کچھ پل چپ سادھے بس اسے دیکھے گئی۔

اسی وقت دروازے پر دستک دیتا شان اندر آیا تھا ہاتھ میں ایک بڑا سا ڈبی تھا جس میں مذید کتب پڑی ہوئی تھیں۔

"سر یہ لاسٹ باکس تھا۔" شان نے ڈبہ رکھ کر ساحر کو بتایا تو اس نے سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔

"سر جی وہ بھابھی جی کے گھر والے آ گئے ہیں۔ " جمیلہ بھی تیزی سے انیکسی میں آتی ساحر سے کہنے لگی۔

"او گاڈ میں تو ابھی تیار بھی نہیں ہوئی۔۔۔۔ "مشعل کو اپنی حالت کا احساس ہوا تو فوراً کہہ کر کمرے کی جانب ڈوری۔

"ان لوگوں کو بیٹھاو میں آتا ہوں۔ " ساحر کہہ کر شان کی جانب متوجہ ہوا جو گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟" ساحر نے سرسری لہجے میں سوال کیا۔

"یہ دیکھ رہا ہوں کہ یہ ساحر آفندی کہاں چھپا ہوا تھا؟" شان نے ساحر کو چھیڑا۔

"یہیں تھا مگر پہلے والا ساحر بھی یہیں ہے کسی خوش فہمی میں مت رہنا۔ " ساحر نے مسکرا کر خفیف سی دھمکی دی تو شان مسکرا گیا۔

"ہاں ہمیں نا تو خوش فہمی میں رہنے کا حق ہے اور نا خوش۔ " سمیع جو ابھی وہاں آیا تھا جان بوجھ کر واضح انداز میں بڑبڑایا۔

"آؤ سمیع شادی کی شاپنگ شروع کر لی یا نہیں؟" ساحر نے اس کا شکوہ اگنور کرتے کہا۔

"سر آپ یہ سب میری ماں کے کہنے پر کر رہے ہیں ناں؟ " سمیع نے تلملا کر سوال کیا۔ ساحر نے سزا کے طور پر سمیع کو جلد سے جلد شادی کا حکم دیا تھا در حقیقت سمیع کی ماں نے ساحر سے یہ فرمائش کی تھی کہ وہ سمیع کو شادی کے لیے منائے اور ساحر آفندی کہاں لوگوں کی منتیں کرنے کا عادی تھا۔ سمیع کی ماں کو مطمین کرتا خود ہی اسے شادی کا آرڈر دے بیٹھا تھا۔

"تو انھوں نے پہلی بار مجھ سے فرمائش کی تھی میں انکار کیسے کرتا۔" ساحر نے اعتراف کیا۔

"سر آپ کی شادی ہو گئی ہے اس کا مطلب آپ باقیوں کی بھی شادی زبردستی کروا دیں گے۔ " سمیع نے احتجاج کیا جب کہ شان اس ساری سچوئشن سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

"ہاں جب میں آزاد نہیں رہا تو تم دونوں کو کیوں آزاد رہنے دوں۔ " ساحر نے سوالیہ آبرو اچکاتے استفسار کیا۔

"سر میں تو آپ کی غلامی میں بہت خوش ہوں۔" شان نے ہاتھ کھڑے کرتے فوراً اعلان کیا۔

"سر آپ تو اس اسیری کے لیے کب سے دیوانے ہوئے پھر رہے تھے مگر اب دوسروں پر تو ترس کھائیں۔" سمیع کی زبان کو کہاں چین تھا کہہ کر فوراً وہاں سے ہٹ گیا کہ کہیں ساحر کا موڈ پھر نا بگڑ جائے اور ساحر بس گہرا سانس لے کر بس اسے جاتا دیکھتا رہا۔

مشعل تیار ہو کر آئی تو ساحر پہلے سے ہی سب کے ساتھ بیٹھا تھا۔ موحد اور ماں سے مل کر مشعل بہت خوش تھی اور وہ لوگ مشعل کو خوش دیکھ کر مطمئن ہوئے تھے۔ مشعل کے چہرے پر چھائی خوشی کا عکس کوئی بھی دیکھ سکتا تھا۔

سب نے ناشتہ ایک ساتھ کیا تو ناشتے کے بعد ہاجرہ بیگم نے ساحر سے رسم کے مطابق مشعل کو مہکے لانے کو کہا جہاں مشعل کو ایک رات رکنا تھا۔ ساحر نے ہاں تو کر دی مگر مشعل کے جانے سے وہ عجیب کیفیات کا شکار ہو رہا تھا۔ ابھی مشعل کو آئے بارہ گھنٹے ہی ہوئے تھے اور ساحر کو اپنا آپ مشعل کے وجود کا عادی لگا۔

"ارے ساحر بھائی بس رسم کے ایک دن کے لیے آپ کی بیوی چاہیے ہمیں۔ " موحد نے ساحر کو چھیڑا تو وہ نرمی سے مسکرا دیا۔

ساحر اور موحد باتیں کرتے لان میں آ گئے جب کہ مشعل ہاجرہ بیگم کو لیے انیکسی میں لے گئی جہاں وہ ہاجرہ کو اپنی ڈھیر ساری کتابیں بہت پر جوش انداز میں دیکھا رہی تھی اور ہاجرہ بیگم ان کتابوں کو دیکھ کر اپنا ماتھا پیٹ کر رہ گئیں۔ کہاں گھر میں جب مشعل کو سلیمان صاحب دو چار کتب دلا دیتے تھے تو وہ سب بھلائے انھیں میں مگن رہتی تھی اور کہاں ساحر نے اس کے لیے کمرہ بھروا دیا تھا۔ انھیں ساحر کا یہ تحفہ ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔

"مشعل یہ کیسا تحفہ ہے؟ لوگوں کو منہ دیکھائی پر سونے کے کنگن انگوٹھی ۔۔۔۔۔۔" ہاجرہ بیگم کی بات منہ میں ہی رہی جب مشعل نے اپنے ہاتھ میں لگی انگوٹھی ان کے سامنے کی۔

"انگوٹھی بھی ہے اور یہ بریسلٹ بھی۔۔۔۔۔۔" اپنے فراک کی آستین پیچھے کرتے مشعل نے مسکرا کر ماں کو اپنا بریسلٹ بھی دیکھایا۔ تحائف پر پڑنے والی ایک نظر ہی ان کی خو بصورتی اور قیمت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔

"بہت پیارا بریسلٹ ہے اب یہاں آؤ اور میری بات دھیان سے سنو۔ " ہاجرہ نے مشعل کو بازو سے تھام کر ایک جانب رکھے صوفے پر بٹھایا۔

"اب جب ساحر نے یہ کتابیں دلوادی ہیں ناں تو ان میں کھو کر اسے مت بھول جانا۔۔۔۔۔شادی کے ابتدائی دنوں میں ایک دوسرے کو دیا گیا وقت ہی آنے والی زندگی میں خوشحالی کا ضامن ہوتا ہے۔" ہاجرہ بیگم نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اپنے شوہر کو اپنی پہلی ترجیح بنالو اور ماں کی باتیں پلو سے باندھ لو۔ " ہاجرہ بیگم کی بات پر مشعل کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

"امی یہ پہلو سے باندھنے کا زمانہ نہیں ہے اب تو ایسی باتیں فون میں سیو کرلی جاتی ہیں کیوں کہ آج کل پلو سے زیادہ فون انسان کے پاس رہتا ہے۔" مشعل نے شرارت سے کہا تو ہاجرہ بیگم کو کافی عرصے بعد اپنی ہنستی کھیلتی مشعل نظر آئی جس کی انھوں نے دل ہی دل میں بلائیں لیں۔

"امی ساحر بھی یہی کہتا ہے کہ یہ کتابیں میں صرف اس کی غیر موجودگی میں پڑھ سکتی ہوں۔۔۔اور پھر جو شخص اتنی عزت، اتنی پرواہ اور اتنا مان دے تو اسے پہلی ترجیح بنایا نہیں جاتا وہ خود پہلی ترجیح بن جاتا ہے۔"

مشعل نے ماں کے ہاتھ تھامتے اپنے دل کی بات کی۔

"امی وہ انسان اوپر سے جیسا اکڑو اور کھڑوس سا نظر آتا ہے ناں اس کے اندر ایک حساس، پرواہ کرنے والا، عزت اور مان دینے والا انسان ہے بس کچھ کمپلیکسیس ہیں اس کی زندگی میں، کچھ کمیاں، کچھ حد شے جن سے وہ ابھر نہیں پارہا۔ اسے ہمیشہ یہی لگتا تھا کہ اس کی زندگی میں آنے والی عورت بھی اس کی ماں کی طرح اس کے پاگل پن سے گھبرا کر اسے چھوڑ کر چلی جائے گی۔۔۔۔ بچپن میں کہی گئی ایک بات اس کے دماغ میں اپنی جھڑیں اتنی گہری کر گئی ہے کہ آج اتنے سالوں بعد اتنا کامیاب، اتنا ویل سٹیبلش ہو کر بھی وہ اس سب سے ابھر نہیں پارہا۔ " مشعل ماں سے ساحر ماضی کے بارے میں بات کرنے لگی۔

"بیٹا جب ماں باپ میں تعلقات بحال نا ہو تو سب سے زیادہ اولاد پر اثر پڑتا ہے۔ بچہ چڑچڑا ہو جاتا ہے، اگریسیو ہو جاتا ہے یا پھر دوسرے بچوں اور فیملیز سے حسد کرنے لگتا ہے۔ ساحر بھی انھی سب چیزوں سے گزرا ہے۔۔۔۔۔۔ ساحر جیسے جو بچے ہوتے ہیں ناں۔۔۔۔۔۔۔ وہ بے انتہا حساس ہوتے ہیں اپنوں کے بارے میں، اپنے رشتوں کے بارے میں اور خود اپنی ذات کو لے کر۔ ان سے بات کرتے وقت بہت محتاط رہنا پڑتا ہے۔۔۔ کوئی بھی غلط بات ان کے دماغ پر نقش چھوڑ جاتی ہے۔۔۔۔ کوئی بھی بچہ ہو اگر اسے ہر پل یہ احساس دلایا جائے کہ وہ اپنے گھر والوں کے لیے اذیت کا، پریشانی کا یا

مشکل کا باعث ہے تو ایسا بچہ یقیناً احساس کمتری کا شکار ہو جاتا ہے اور ساحر جس طبیعت کا حامل تھا ایسے میں اس نے ان چیزوں کا زیادہ اثر لیا مگر اپنی ذات کے اس خلا کو اس نے کبھی کسی کے سامنے آنے نہیں دیا۔" ہاجرہ بیگم نے اپنا تجزیہ پیش کیا۔

"سہی کہہ رہی ہیں امی خود کو سات پردوں میں چھپا کر خود پر بے پرواہی اور لاتعلقی کا جو خول اس نے چڑھا رکھا ہے نا اس کے اندر آج بھی کہیں وہ چھوٹا سا ساحر موجود ہے جیسے اس کی ماں نے کبھی بوجھ کہا ہو گا۔ اس کی بیماری سے بے زاری کا اظہار کیا ہو گا۔۔۔۔ جس نے اپنے باپ اور بھائی کی محرومیوں کا ذمہ دار خود کو مانا ہو گا۔ جو اپنی کمزوریوں پر پردہ ڈال کر اپنے بھائی کی طاقت بنا ہو گا۔ " ساحر کو ڈسکس کرتی وہ دونوں ماں بیٹی وقت کا تعین نہیں کر پائیں تھیں جب جمیلہ چہکتی ہوئی آئی اور ہاجرہ بیگم جو موحد کا پیغام دے کر باہر آنے کو کہا۔

"امی اتنی جلدی جا رہی ہیں۔" ماں کو جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوتے دیکھ کر مشعل نے کہا۔

"ہاں جاؤں گی تو تم دونوں کے آنے کی تیاری کروں گی ناں۔ چھ بجے تک آجانا تم دونوں۔ " وہ کہہ کر مشعل سے گلے ملتی باہر کی جانب بڑھ گئیں۔

"بی بی جی بڑا اچھا لگا یہ دیکھ کر کہ ساحر بھائی اور بھابھی جی کی ناراضگی ختم ہو گئی۔ " جمیلہ نے ہاجرہ کے کان میں سرگوشی کرتے اس وقت کا حوالہ دیا جب مشعل پہلے یہاں آئی تھی۔ ہاجرہ بیگم فقط مسکرا کر رہ گئیں اب وہ کیا جمیلہ کو وضاحتیں دیتی۔

جمیلہ کی بات مشعل کے کانوں تک بھی پہنچی تھی اور وہ اس کی قیاس آرائیوں پر سر نفی میں ہلا کر رہ گئی۔

ساحر مشعل کو اس رسم کے لیے مہکے لایا تھا۔ جہاں ایمان حسب عادت موجود تھی اور کھانا کھانے کے بعد سے وہ مشعل کو لے کر کمرے میں گھسی ہوئی تھی۔ رات کے دس بج چکے تھے ساحر واپس گھر لوٹنا چاہتا تھا مگر ایمان مشعل کا پیچھا چھوڑے تو ہی وہ مشعل کو خدا حافظ کہہ کر گھر جائے۔

ایمان جو ڈنر سے فارغ ہوتے ہی مشعل کو لے کر کمرے میں پہنچی ہوئی تھی وہ مشعل سے طرح طرح کے سوال کرتی اسے پریشان کر رہی تھی۔

"اچھا منہ دیکھائی کیا ملی؟" ایمان کو اچانک خیال آیا۔

"مشعل نے اپنا بریسلٹ اور رنگ ایمان کو دیکھائے۔"

"ارے واہ دو دو گفٹس واہ۔" ایمان نے مسکرا کر کہا۔

"ایک اور بھی ہے !" مشعل نے چہرے پر شرارتی مسکان سجاتے کہا کیوں کہ اسے اچھے سے اندازہ تھا کہ تیسرے گفٹ کا سن کر ایمان کا کیا ری ایکشن کیا ہونے والا ہے۔

"کیا یہ چین ؟" مشعل کے گلے میں جھولتی سونے کی چین کی جانب اشارہ کرتے ایمان نے دلچسپی سے پوچھا۔

"نہیں اس سے بھی بڑا کچھ۔" مشعل نے مسکرا کر ایمان کو دیکھتے سنسنی پھیلانے کے انداز میں کہا۔

"کیا؟ بتا بھی چلو کیا سسپینس پھیلا رہی ہو۔ " ایمان نے اتاولے پن سے کہا جب مشعل نے ہاتھ میں پکڑا فون پر انگلیاں چلاتے سٹڈی کی تصویریں ایمان کے سامنے کی تو ایمان کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

"مشی یہ ؟ اتنے سارے ناولز ؟ ہائے اللہ مشی۔ " ایمان کو تو الفاظ نہیں مل رہے تھے جن میں وہ اپنی حیرت کا اظہار کرتی۔

"ہاں آج صبح ہی اس نے مجھے یہ سرپرائز دیا۔ " مشعل نے بتایا جب اس کے فون پر میسج ٹون سنائی تھی۔

"لو جی آپ کے ساحر کا میسج ہے۔ " ایمان نے نوٹیفیکیشن پر ساحر کا نام لکھا دیکھ کر فون مشعل کی جانب بڑھا دیا۔ مشعل نے فوراً فون پکڑ کر ساحر کا میسج کھولا۔

"کم آؤٹ !" دو لفظوں پر مشتمل پیغام دیکھ کر وہ فوراً اٹھ کر کمرے سے نکل کر سیڑھیاں اترتی نیچے آئی۔

"مشعل بیٹا ساحر باہر ہے جاؤ اسے سی آف کر آؤ۔ " ہاجرہ نے مشعل کو دیکھتے ہی کہا تو وہ فوراً باہر کی جانب قدم بڑھا لے گئی۔

ساحر جو موحد کے ساتھ باہر کھڑا مشعل کے آنے کا انتظار کر رہا تھا مشعل کو آتا دیکھ کر اس کی جانب متوجہ ہوا۔ موحد ساحر کو خدا حافظ کہتا اندر کی جانب بڑھا اور جاتے ہوئے مشعل کے بال بگاڑنا نہیں بھولا۔

"تم جا رہے ہو؟" مشعل نے ساحر کی جانب آتے ہوئے کہا۔

"ہاں!" ساحر نے مشعل کو گہری نظروں دیکھتے ہوئے کہا۔ کچھ دیر خاموشی کا وقفہ ان کے درمیان آیا۔

"مشعل!" ساحر نے مشعل کو پکارتے اس کے سامنے ہاتھ پھیلایا تو مشعل نے ناسمجھی سے ساحر کو دیکھتے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔

"اب یہ مت کہنا کہ تم مجھے اپنے ساتھ واپس لے کر جا رہے ہو۔ " مشعل نے مسکرا کر کہا اسے ساحر سے یہ امید بھی تھی۔

"آئی وش!" جواباً ساحر نے مشعل کی آنکھوں میں دیکھتے کہا اور جیب میں ہاتھ ڈال کر کچھ بر آمد کیا۔ مشعل کی نظریں ساحر کے ہاتھ پر ٹکی ہوئی تھیں جس میں ایک خوبصورت سی گھڑی تھی جیسے وہ نکال کر مشعل کی کلائی کے گرد پہنانے لگا۔

"ایک اور تحفہ؟" مشعل نے استہفامیہ نظروں سے ساحر کو دیکھا۔

"تحفہ نہیں بس وقت کا احساس دلانے کا ایک ذریعہ۔۔۔۔۔ تمھارے بغیر وقت بہت مشکل سے گزرے گا مشعل۔۔۔۔ ابھی گیارہ بج چکے ہیں ٹھیک بارہ گھنٹے بعد صبح گیارہ بجے تمھیں واپس لینے کو آؤں گا۔" ساحر نے مشعل کا ہاتھ تھامے گھمبیر لہجے میں کہا۔ مشعل خاموشی سے بس اس دیوانے کو دیکھے جا رہی تھی۔

"گو دنائٹ اینڈ سی یو ٹومارو۔" وہ کہہ کر بادل ناخواستہ وہاں سے چلا گیا اور مشعل کتنی کی دیر وہاں کھڑی ساحر کی آنکھوں کے اس تاثر کو سوچتی رہی جو وہاں سے جاتے ہوئے اس نے دیکھا تھا۔

مشعل واپس اندر آئی تو نظریں اسی گھڑی پر جمی تھیں۔

"کیا کہہ رہا تھا وہ دیوانہ یہ پہناتے وقت۔ " ایمان نے ٹیرس سے ساحر کو مشعل کی کلائی میں گھڑی پہناتے دیکھ چکی تھی۔

"مانی تم نے ہم پر نظر رکھی ہوئی تھی۔" مشعل نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا۔

"میں نے سچ میں کچھ ایسا ویسا نہیں دیکھا۔" ایمان نے اپنی شہ رگ کو چھوتے کہا تو مشعل نفی میں سر ہلا کر رہ گئی۔

"ہٹو سامنے سے۔" مشعل ایمان کو سائڈ پر کرتی اندر داخل ہوئی۔

"ویسے کیا تیرا سائیکو آفندی ہر کھانے کے ساتھ تجھے ایسے ہی تحفے دیتا ہے۔ " ایمان نے مشعل کی کلائی میں بندی گھڑی کو دیکھتے سوال کیا۔

"ابھی ایک ہی دن میں اس نے چار سے پانچ تحفے دے دیئے ہیں۔" ایمان نے حساب لگاتے کہا۔

"صبح جب لینے آئے گا تو خود کی پوچھ لینا۔" مشعل کہہ کر اپنی الماری کی جانب بڑھ گئی تاکہ لباس بدل کر لیٹ سکے۔ الماری کھولتے ہی سامنے ساحر کی شرٹ دیکھ کر وہ ایک بار پھر سے یاد آنے لگا۔

"مشعل تو ابھی سے اسے مس کر رہی ہے۔" مشعل کو شرٹ پر ہاتھ پھیرتے دیکھ کر ایمان نے حیرت سے سوال کیا تو جواباً مشعل نے کندھے اچکاتے اپنے کپڑے نکالے اور الماری کا پٹ بند کرتی باتھ روم میں گھس گئی۔

باقی کی پوری رات جہاں مشعل نے بے چینی میں گزاری آنکھیں بند کرتے ہی ساحر کی باتیں اس کے کانوں میں گونجنے لگتیں تو کبھی اس کی گہری نظریں اس کی یاد کے پردے پر جھلملانے لگتی۔

ساحر نے بھی آفندی ہاؤس میں پوری رات مشعل کی یاد میں جاگتے ہی گزار دی تھی۔

.....

وعدے کے مطابق گیارہ بجے وہ مشعل کو لینے پہنچ گیا تھا۔ جہاں مشعل کی ریکوئسٹ پر وہ لنچ تک رکا تھا۔ ایمان کو کسی کام سے جلد واپس جانا پڑا تھا۔ وہ لوگ ارد گرد کی باتیں کر رہے تھے جب ہاجرہ بیگم نے گلا کھنکھارتے ہوئے سب کی توجہ حاصل کرنے کی کوشش کی۔

"ساحر بیٹا مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے۔ " ہاجرہ بیگم کی بات پر ساحر نے فقط سر ہلا کر اپنی توجہ کا ثبوت دیا۔

ساحر بیٹا میں جانتی ہوا بھی آپ لوگوں کی شادی کے ابتدائی دن ہیں اور آپ لوگوں کو ایک ساتھ گھومنا پھرنا ہو گا مگر میری ایک ریکوئسٹ ہے۔ میں آپ کو اور مشعل کو کہیں لے جانا چاہتی ہوں۔ " ہاجرہ بیگم نے شوہر کو دیکھتے ساحر سے بات کی تو وہ ناسمجھی سے مشعل کو دیکھنے لگا۔

"مگر کہاں امی؟" مشعل نے سوال کیا۔

"بیٹا ہمارے ایک دوست ہیں شاہ صاحب یونیورسٹی کے ٹائم ساتھ رہے تھے۔ بہت علم والے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں آپ دونوں ہمارے ساتھ وہاں چلیں اور ان سے دعا لیں تاکہ آپ دونوں کی آنے والی

زندگی میں ہر طرح کا امن و سکون بنا رہے۔ 'سلیمان صاحب نے گفتگو میں حصہ لیا اور ساحر کو جواب دیا۔

ساحر کو کچھ عجیب لگا مگر وہ مشعل اور اس کی فیملی والوں کو مایوس نہیں کرنا چاہتا تھا ۔اس لیے حامی بھر لی۔ مشعل بہت ایکسائٹیڈ تھی کیوں کہ وہ بچپن اور لڑکپن میں چند ایک بار وہاں جا چکی تھی۔ مگر ساحر کو سہی معنوں میں ابھی تک سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ لوگ جا کہاں رہے ہیں۔

"ٹھیک ہے تو ہم لوگ کل وہاں کے لیے نکلیں گے۔ " سلیمان صاحب نے پلان تشکیل دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مشعل تم ایمان کو کہہ دینا وہ بھی ساتھ جانا چاہتی تھی کل بات ہوئی تھی میری اس سلسلے میں۔" ہاجرہ بیگم نے مشعل کو ہدایت دی۔

"جی امی۔" مشعل نے پر جوش انداز میں کہا اور ایمان کو میسج ٹائپ کر کے سینڈ کرنے لگی۔

وہ مشعل کے ساتھ گھر لوٹا تھا جہاں ایک اچھی خبر اس کی منتظر تھی۔ شان اور سمیع اس کے انتظار میں باہر ہی کھڑے تھے۔

"ہیلو سر اچھا ہوا آپ آگئے ورنہ ہم آپ کے سسرال پہنچنے والے تھے۔" شان نے پر جوش انداز میں کہا۔

"اب بتاؤ کیا ہوا ہے؟" ساحر نے اس کا جوش دیکھ کر اندازہ لگالیا کہ کچھ بڑی بات ہے۔

"سر سنا ہے افتخار چوہدری اور عاقل بلآخر پاکستان آگئے اور آتے ہی وہ دونوں اریسٹ ہو گئے ہیں۔ " سمیع کے بتانے پر مشعل کو ساحر کو بھی بے انتہا خوشی ہوئی۔

"مجھے تو یہ سمجھ نہیں آیا کہ اتنی بڑی بات ہو گئی اور مجھے کسی نے انفارم نہیں کیا۔" ساحر نے تبصرہ کیا۔

"کیا فرق پڑتا ہے اچھی بات تو یہ ہے کہ وہ دونوں اپنے اصل مقام پر پہنچ گئے ہیں۔ " مشعل نے بے تاثر لہجے میں کہا۔

"ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔" ساحر نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتے کہا۔ اور وہ سب لوگ آگے پیچھے اندر کی جانب بڑھ گئے۔

اگلے روز انھیں سلیمان صاحب کے دوست کے ہاں کراچی جانا تھا۔ شان اور سمیع کی درخواست اور مشعل کی سفارش پر ساحر نے انھیں بھی ساتھ آنے کی اجازت دے دی تھی۔ ایمان بھی ان لوگوں کے ساتھ آرہی تھی جب کہ عمار آفس کے کسی کام کے سلسلے میں نہیں جا پا رہا تھا۔

.....

وہ لوگ فلائٹ کے ذریعے کراچی پہنچے تھے اور اب دو گھنٹے کے سفر کے بعد اپنی منزل پر پہنچے تھے۔ یہ ایک وسیع رقبے پر پھیلی عالیشان حویلی تھی جو دور سے ہی دیکھنے والے پر اپنی شان و شوکت کی ڈھاک بیٹھا دیتی تھی۔ ارد گرد آتے جاتے لوگ اور وہاں چلنے والی سرگرمیاں دیکھ کر ساحر نے سوالیہ نظر مشعل پر ڈالی تھی۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟" مشعل نے آہستہ آواز میں پوچھا۔ وہ دونوں ارد گرد دیکھتے آہستہ آہستہ ہم قدم چل رہے تھے۔ جب کہ باقی سب ان سے چند قدم آگے تھے۔

"تم مجھے ایسی جگہ پر لا رہی تھی ایٹ لیسٹ بتا تو دیتی۔ سی آئی ایم ناٹ ڈیٹ ٹائپ آف پرسن۔" ساحر نے الجھ کر ارد گرد دیکھا جب کہ باقی سب خاموشی اور دلچسپی سے دیکھتے آگے بڑھے جا رہے تھے۔

"میرے لیے پلیز ! اور تمھیں اندر جا کر اچھا لگے گا ٹرسٹ می۔ " مشعل نے اس کا ہاتھ تھام کر اس کے آہستہ قدموں کو تیز اٹھنے کی ترغیب دی اور ساحر آفندی کے لیے بس یہی بہت تھا کہ وہاں وہ مشعل کا ہاتھ تھامے آگے بڑھ رہا ہے پھر چاہے وہ جگہ کوئی بھی ہو مگر وہ دونوں ہی اس بات سے انجان تھے کہ یہاں آ کر ان پر کون سا راز افشاں ہونے والا ہے۔ ایک ایسا سچ جو انھیں بے زبان کر دے گا۔

سمیع، شان، موحد اور ایمان ہاجرہ بیگم اور سلیمان صاحب کے ہمراہ اب ایک کمرے میں داخل ہوئے تھے۔ جب کہ وہ دونوں ابھی بھی آہستہ قدم اٹھاتے ان کے پیچھے جا رہے تھے۔ ابھی چند قدم آگے بڑھے تھے جب ان کی نظر کچھ فاصلے پر ایک دروازے سے نکل کر آتے وجود پر پڑی تھی، اس کے پیچھے آنے والے شخص کو دیکھ کر ساحر اور مشعل دونوں ٹھٹک کر رک گئے۔ بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔ ایسا ممکن ہو سکتا تھا اس بات کی امید انھیں نا تھی مگر ایسا سچ میں ان کی آنکھوں کے سامنے تھے۔ وہ سانس روکے اس شخص کو دیکھ رہے تھے۔ دفعتاً اس شخص کی نظر ساحر اور مشعل کی جانب اٹھی تھی اور وہ بھی چونکا تھا۔ اور اس کے ساتھ کھڑی لڑکی نے شاید پہلی بار اسے چونکتے دیکھا تھا۔

سلیمان صاحب کے ہمراہ وہ سب اس کمرے میں داخل ہوئے تو سامنے ہی ایک پر وقار شخص کو بیٹھے دیکھا۔ آس پاس زمینی نشستوں پر چند لوگ عقیدت سے بیٹھے ہوئے تھے۔ سلیمان صاحب کو آتے دیکھ وہ ان سب کی جانب متوجہ ہوئے اور اپنے قریب بیٹھے لوگوں سے معذرت کرتے نئے آنے والے مہمانوں کے لیے جگہ چھوڑنے کا حکم دینے لگے۔

"اسلام علیکم سلیمان صاحب ! کیسے ہیں؟ بہت وقت بعد ملاقات ہوئی آپ سے۔ " انھوں نے اٹھ کر پرتپاک انداز میں سلیمان صاحب سے مصافحہ کیا جب کہ باقی سب کو ہاتھ کے اشارے سے فرشی نشستوں پر بیٹھنے کو کہا۔

"واعلیکم السلام شاہ جی! بس کچھ مصروفیات اور کچھ پریشانیاں ہی ایسی تھیں کہ وقت نہیں نکال پایا۔"

"اللہ آپ کی پریشانیاں حل فرمائے۔ آمین!"

"یہ ہیں پیر ولایت احمد شاہ جن کا ذکر میں نے راستے میں کیا تھا۔ " ایمان، موحد، شان اور سمیع کو مخاطب کرتے سلیمان صاحب نے ولایت شاہ کا تعارف کروایا۔

"آپ اپنے آنے کی اطلاع دے دیتے تو میں آپ کے لیے ڈرائیور بھیج دیتا سفر میں کوئی مشکل پیش تو نہیں آئی؟" سب سے سلام دعا کے بعد ولایت شاہ واپس سلیمان صاحب سے مخاطب ہوئے۔

"نہیں شاہ جی اس بار ایک دوست کی حیثیت سے نہیں ایک عقیدت مند کی حیثیت سے آیا ہوں اور اسی طریقے سے آنا پسند کیا جس طریقے سے آپ کے باقی عقیدت مند آتے ہیں۔ " سلیمان صاحب کے لہجے میں ولایت شاہ کے لیے خاص عزت اور احترام تھا۔

"مگر ہمارے لیے آپ آج بھی ہمارے وہی ساتھی ہیں جن کے ساتھ ہم نے اپنا تعلیمی سفر طے کیا تھا۔" ولایت شاہ نے اپنے محصوص نرم لہجے میں کہا۔

"آپ کی محبت ہے شاہ جی ۔ آج میں اپنے بچوں کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ ایمان بیٹا جاؤ مشعل اور ساحر کو دیکھ او کہاں ہیں وہ دونوں؟"

"جی انکل۔" ایمان کہہ کر ولایت شاہ کی بیٹھک سے باہر نکل آئی۔

اپنے ٹیرس گارڈن پر بیٹھا لیپ ٹاپ گود میں رکھے اس پر انگلیاں چلا رہا تھا۔

"شورائم صبح آپ سے کچھ کہا تھا میں نے۔ "نیلم جو اسے کافی دیر سے خاموش بیٹھا کام میں مگن دیکھ رہی تھی اس سے مذید برداشت نہیں ہوا تو صبح کی کہی بات لے کر اس کے سامنے ان پہنچی تھی۔

"صبح آپ نے بہت کچھ کہا تھا نیلم ابھی آپ کس بات کا ذکر کر رہی ہیں۔" انداز لاپرواہ تھا۔۔شورائم شاہ کا مخصوص لاپرواہ انداز جو مقابل کو آگ لگانے کی صلاحیت رکھتا تھا۔

"اور جو بہت کچھ میں نے آپ جناب سے کہا تھا اس میں سے کتنی باتوں پر عمل پیرا ہونے کی زحمت فرمائی ہے آپ نے۔" نیلم نے دانت پیستے اپنے الفاظ چباتے ہوئے طنزیہ انداز اپنایا۔

"فلحال کسی پر نہیں۔ آپ بتائیں شروعات کس سے کی جائے؟ " ہنوز لیپ ٹاپ پر نظریں ٹکائے اس نے کہہ کر نیلم کا ضبط آزمایا تھا۔

"ایک تو یہ شخص کبھی نہیں سدھرے گا۔" نیلم نے دل ہی دل میں اسے دیکھتے خود کو سمجھایا تھا۔

"مجھے کمرے کا کلر چینج کرنا ہے اس سیاہ رنگ سے مجھے کوفت ہوتی ہے۔ " نیلم نے کچھ سوچ کر وہی نقطہ اٹھایا جس پر وہ جانتی تھی کہ شورائم کبھی راضی نہیں ہو گا۔

"اور مجھے سیاہ رنگ کے بغیر کوفت ہو گی اس لیے اس حیال کو اپنے ذہن سے نکال دیں۔ " شورائم کو یہ قطعاً منظور نہیں تھا۔

"یہ صرف آپ کا کمرہ نہیں میرا بھی ہے۔۔۔اور مجھے اپنا کمرہ وائٹ تھیم میں چاہیے۔ "نیلم نے لیپ ٹاپ کی سکرین فولڈ کرتے اس کی توجہ حاصل کرنے کی کوشش کی۔

"اور آپ میری ہیں پوری کی پوری ! آپ سمجھ جائیں نیلم کہ ایسا ممکن نہیں ہے۔۔۔اس لیے یہ بے کا کی بحث چھوڑ دیں۔ " شورائم نے دلچسپی سے نیلم کو دیکھتے کہا۔وہ سمجھ گیا تھا کہ نیلم سے اس کا زیادہ دیر اگنور کیا جانا برداشت نہیں ہو رہا اس لیے یہ بنا سر پیر کے بحث کر رہی ہے۔

"اب آپ کو میری باتیں بے کار لگ رہی ہیں۔" نیلم نے ماتھے پر بل ڈالے اسے گھور کر کہا۔

"آپ کی ایسی بے کار کی باتیں مجھے ہمیشہ ہی بے کار لگتی ہیں۔ " ہنوز سابقہ انداز میں کہتے شورائم اس کے غصے سے خائف نا ہوا تھا۔

"دیکھیں آپ بھول رہے ہیں کہ ہم لوگ اس وقت حویلی میں ہیں اور میں بابا سائیں سے آپ کی شکایت لگا دوں گی۔" نیلم نے اسے دھمکانا چاہا۔

"اور کیا کہیں گی آپ بابا سائیں سے؟ " شورائم نے پر سوچ انداز میں نیلم کو دیکھتے سوال کیا کیوں کہ شکایت لگانے کو نیلم کے پاس تو کچھ تھا ہی نہیں۔

"یہی کہ آپ مجھے کمرے کا کلر نہیں بدلنے دے رہے اور اس اندھیر نگری میں رہ رہ کر میں بھی آپ کے جیسے بد ذوق ہو گئی ہوں۔" نیلم نے بد ذوق پر زور دیتے کہا۔

"چلیں آپ ایسا کرنا میرے جانے کے بعد کلر بدلوا لینا۔" شورائم نے ہار مانتے ہوئے کہا۔

"اور آپ جناب کہاں جا رہے؟" شورائم کے جانے کے نام سے نیلم کا ماتھا ٹھنکا۔

"ایک مشن مل رہا ہے پہلے میں نے چھٹی ایکسٹینڈ کرنے کا سوچا تھا مگر اب مجھے لگتا ہے چلے جانا چاہیے اور آپ میرے پیچھے جو تبدیلیاں لانا چاہیں لے آیئے گا۔" شورائم نے اسے آگاہ کیا۔

"کون سا مشن اور کہاں جانا ہے؟" نیلم نے سب فراموش کرتے مشن کے متعلق پوچھا۔

"مشن کی ڈیٹیلز تو ابھی نہیں پتا بس اتنا پتہ ہے کہ انڈیا جانا ہے کتنا وقت لگے گا کچھ کہہ نہیں سکتا۔ " شورائم نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"شورائم یہ مشن مت لیں یا پھر مجھے بھی آپ کے ساتھ لے چلیں۔" نیلم نے فوراً شورائم کا بازو تھامتے منت آمیز لہجے میں کہا۔ وہ شورائم کے دور جانے کے حیال سے ہی گھبرا گئی تھی اور وہ بھی انڈیا جہاں سے وہ نا جانے کب لوٹتا۔۔۔ لوٹتا بھی یا نہیں!

"مگر آپ کو تو سیاہ رنگ سے کوفت ہو رہی تھی اور جہاں میں وہاں میرا سیاہ رنگ۔ " شورائم نے مسکراہٹ ضبط کرتے کہا۔

"نہیں ہوتی کوفت شو رائم۔۔ عادت ہو گئی ہے اس رنگ کی، اور آپ کی۔۔۔۔ بس یا تو آپ نہیں جا رہے یا پھر مجھے لے کر جائیں گے۔" نیلم روہانسا ہو کر کہا۔

"مگر آپ تو کمرے کا رنگ بدل کر ہنسی خوشی رہیں یہاں اور مجھے جانیں دیں۔ " شورائم نے نیلم کو واپس پٹڑی پر آتے دیکھ کر اسے مذید ستایا۔

"نہیں جا رہے آپ کہیں۔ سنا آپ نے اور میرے بنا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور نا ہی کوئی کمرے کا رنگ بدلا جا رہا ہے بس آپ کو ستانے کے لیے کہہ رہی تھی مگر آپ جناب تو مجھے چھوڑ کر جانے کو اتاولے ہو رہے ہیں۔" نیلم نے شورائم کا بازو چھوڑتے رخ پلٹ کر ناراضگی کا اظہار کرتے کہا۔

"بس اتنی سی برداشت ہے آپ میں اور چلی تھی شورائم شاہ کو ستانے کے لیے۔۔۔میں تو پہلے ہی جانتا تھا اس لیے مشن ملنے کا چھوٹا سا بہانہ کیا۔" شورائم نے اسے چراتے ہوئے کہا تو نیلم خفگی سے شورائم کو گھور کر رہ گئی۔

"آپ نا بہت بڑے ہیں اڑیل انسان مجا ل ہے جو کسی کی پرواہ کر جائے۔۔۔۔۔بات مت کیجئے گا مجھ سے۔" نیلم نے شورائم کو دھمکاتے ایک اور حربہ آزمایا۔

"تھینک گاڑ اب آپ گھنٹہ دو گھنٹے ناراض رہیں گی اور میں تب تک اپنا کام مکمل کر لوں گا۔ " شورائم نے کہہ کر واپس لیپ ٹاپ کھولا۔

"حد ہے میجر شاہ آپ سے بات کرنے کے بجائے بہتر ہے میں کسی پتھر سے سر پھوڑ لوں۔" نیلم کا دل چاہا وہ اپنے یا سامنے بیٹھے اس مستقل مزاج آدمی کے بال نوچ ڈالے۔

"اب تو آپ کی شکایت اماں سائیں کو ہی لگاوں گی وہی آپ کے کان کھینچیں گی۔ " نیلم کچھ سوچ کر شورائم کو دھمکاتی کمرے سے باہر نکلی تھی جب کہ ماں کی دھمکی پر شورائم کو نیلم کو ستانے پر پچھتاوا ہوا کیوں کہ اب شاہ بی بی نیلم کی حمایت میں سزا کے طور پر پورا ایک دن شورائم کو نیلم کی ہر بات ماننے کا

حکم دیں گی جس کو شورائم کو ہر حال میں ماننا ہو گا۔۔۔ ایسا تب سے ہوتا آیا تھا جب سے نیلم اس کی زندگی میں آئی تھی۔

"نیلم یار سنیں توں۔ " وہ نیلم کے پیچھے دوڑا . سیڑھیاں اترتے وہ اور نیلم آگے پیچھے لاونج تک آئے تھے۔ جہاں سے شاہ بی بی کے باہر باغیچے میں ہونے کی اطلاع ملی۔ نیلم باہر آئی تو شورائم بھی اسے مناتا اس کے پیچھے ہی باہر آیا تھا اور آتے ہی سامنے کھڑے دو نفوس کو دیکھ کر وہ چونکا۔ نیلم نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو سامنے کھڑی مشعل کو دیکھ کر اسے خوشگوار حیرت ہوئی۔ جب کہ شورائم جو اپنے تاثرات پر قابو پا چکا تھا اب بے تاثر نظروں سے ان دونوں کو دیکھنے لگا۔

"ولید عباس؟ " ساحر نے زیر لب اس انسان کا نام دہرایا یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ نام اس شخص کا اصل نام نہیں تھا۔ مگر یہاں اس جگہ اس کے ہونے کی امید بھی نا تھی۔ وہ اس وقت اپنے معمول کے لیے سے الگ سیاہ شلوار سوٹ میں ملبوس کافی آلگ مگر بارعب لگ رہا تھا۔

مشعل بھی برابر حیرت سے نیلم اور اس کے شوہر کو دیکھے جا رہی تھی جس کے اصل نام سے وہ دونوں ہی ناواقف تھے۔

"مشعل ساحر بھائی آجائیں انکل بلا رہے ہیں۔ " ایمان کی آواز پر وہ دونوں چونکے مگر ساحر کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا وہ قدم بڑھاتا شورائم کی جانب گیا۔

"تم یہاں؟ " ساحر کو سمجھ نہیں آئی کہ اس شخص کی یہاں موجودگی کی کیا وجہ ہے شاید باقی سب کی طرح وہ بھی کوئی عقیدت مند تھا مگر اس جیسا انسان اور عقیدت مند؟ یہ خیال ساحر کو الجھا رہا تھا۔

شورائم بھی چپ چاپ کھڑا ساحر کی آنکھوں میں ابھرنے والے سوال پڑھ رہا تھا جب نورے کو اپنی جانب آتے دیکھا۔

"چھوٹے سائیں آپ کو شاہ سائیں نے بیٹھک میں بلوایا ہے۔" وہ سر جھکائے کہہ کر فوراً واپس پلٹ گیا۔

"چھوٹے سائیں؟" مشعل نے ناسمجھی سے یہ الفاظ دہراتے ساحر کو دیکھا تھا۔

شورائم نے کوئی جواب نا دیا اور کوئی بھی بات کئے بنا نیلم کو واپس اندر جانے کا حکم دیتا خود بیٹھک کی جانب بڑھ گیا۔

"شورائم بات تو کرنے دیں۔" نیلم نے احتجاج کرنا چاہا۔

"بعد میں۔" مختصراً کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا اور نیلم کو مجبوراً واپس اندر کی جانب جانا پڑا۔

"آپ دونوں کیوں جم گئے ہیں۔ "ایمان نے ان کے قریب آتے انھیں دوبارہ مخاطب کیا تو وہ ہوش میں آتے ایمان کے ساتھ بیٹھک کی جانب بڑھ گئے جہاں کچھ دیر پہلے وہ شخص گیا تھا۔

.....

سلیمان صاحب نے ولایت شاہ کو مختصراً مشعل اور ساحر کا تعارف کروایا اور اب وہ لوگ ان کی آمد کے منتظر تھے. ولایت شاہ نے نورے کو طلب کیا اور اسے چند ہدایات دینے لگے۔

"جی شاہ سائیں! نورے نے عقیدت سے سلام کرتے ان کے قریب جھک کر استفسار کیا۔

"جا کر شاہ بی بی کو اطلاع دو کہ ہمارے خاص مہمان آئے ہیں ان کے کھانے کا بہترین اہتمام کیا جائے اور کھانا حویلی میں ہی لگایا جائے۔ اور ساتھ ہی چھوٹے شاہ کو بیٹھک میں آنے کا بول دینا۔ " وہ نورے کو ہدایات دیتے واپس سلیمان صاحب کے جانب متوجہ ہوئے۔

"شان کیا پرسنیلٹی ہے ناں پیر جی کی۔" سمیع ولایت شاہ سے کافی ایمپریس ہوا گا۔

"ہاں پر جیسے ٹی وی اور انٹرنیٹ پر لگتے ہیں حقیقت میں اس سے کچھ مختلف ہیں۔ " موحد نے تبصرہ کیا۔

وہ لوگ انھیں ڈسکس کر رہے تھے اور ساتھ ہی ساتھ ارد گرد نظریں دوڑا رہے تھے جب کچھ کہتے کہتے سمیع کو چار سو چالیس واٹ کا جھٹکا لگا تھا جب بیٹھک کے داخلی دروازے سے اس نے ولید عباس نامی اس شخص کو اندر داخل ہوتے دیکھا تھا۔ دبئ میں ہوا اس شخص سے سامنا سمیع کی آنکھوں کے سامنے گھوم گیا تھا۔ وہ شخص اب پوری شان سے چلتا ولایت شاہ کی جانب بڑھا تھا۔ شان بھی بے یقینی سے اس شخص کی جانب دیکھ رہا تھا جو اپنے اس روپ میں بھی اسے ایمپریس کر رہا تھا مگر اس کے اچانک سامنے آجانے پر شان بھی حیران تھا۔

"سلیمان صاحب ان سے ملیں یہ ہیں ہمارے چھوٹے شاہ ہمارے بیٹے شورائم شاہ !" ولایت شاہ نے اپنے بیٹے کا تعارف کروایا تو شان اور سمیع کے ساتھ ساتھ داخلی دروازے پر کھڑے ساحر اور مشعل کے قدم بھی زنجیر ہوئے تھے۔۔۔وہ۔ کچھ بھی توقع کر سکتے تھے مگر اس شخص کے پیر ولایت شاہ کا بیٹا ہونے کی امید نا تھی۔ جب کہ ایمان تو شورائم کی پرسنیلٹی سے کافی ایمپریس ہوئی تھی۔

"چھوٹے شاہ یہ سلیمان صاحب ہیں ہماری یونیورسٹی کے وقت کے ساتھی۔" ولایت شاہ کے تعارف کروانے پر شورائم نے سلیمان صاحب سے ہاتھ ملایا تھا جب کہ اس کا سارا دھیان وہاں کھڑے لوگوں کے بدلتے تاثرات پر تھا۔

"یہ غالباً آپ کی صاحبزادی اور آپ کا داماد ہوں گے۔" مشعل اور ساحر کو داخلی دروازے کے قریب کھڑا دیکھ کر ولایت شاہ نے انھیں اندر بلایا تھا۔

"جی بالکل !" سلیمان صاحب نے انھیں اندر بلایا اور وہ دونوں عقیدت سے ولایت شاہ سے ملے۔ ساحر بھی کافی حد تک اپنے تاثرات پر قابو پا چکا تھا۔

"آپ لوگ ہمارے بچے سے ملے ؟" ولایت شاہ نے ساحر کا تعارف اپنے بیٹے سے کروانا چاہا۔ ولایت شاہ کے لہجے سے جھلکنے والی شورائم کے کیے محبت دیکھ کر مشعل کو دکھ ہوا۔

"اگر انھیں پتہ چل گیا کہ ان کا بیٹا ولید عباس بن کر کیا کیا کرتا ہے تو انھیں کتنا دکھ ہو گا۔" مشعل نے آہستہ سے ساحر کی جانب سرسری سا جھک کر کہا تھا۔

"جی مل چکے ہیں کافی تفصیلی ملاقات ہو ئی تھی ہماری دبئی میں مگر تب ہم انھیں پہچان نہیں پائے۔" ساحر نے جتلاتے لہجے میں کہہ کر ولایت شاہ کو چونکنے پر مجبور کیا۔ موحد کو بھی کافی حیرت ہوئی تھی۔

"آپ مل چکے ہیں ان لوگوں سے ؟" شورائم کو دیکھتے انھوں نے استفسار کیا۔

"جی بابا سائیں بس کام کے سلسلے میں ۔" شورائم شاہ نے سرسری سا جواب دے کر ساحر کو طنزیہ انداز میں مسکرانے پر مجبور کیا۔

ولایت شاہ کو ساحر کے رویے کی وجہ کا اندازہ تھا۔ شورائم کے کام کیسے اور کس نوعیت کے ہوتے تھے ولایت شاہ اب سمجھنے لگے تھے۔

" کبھی کبھی جو ہم مقابل میں دیکھتے ہیں وہ ہوتا نہیں ہے اور جو ہوتا ہے وہ مقابل ہمیں دیکھنے نہیں دیتا۔" ولایت شاہ نے مسکرا کر شورائم کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔ سمیع ابھی بھی بت بنا سامنے بیٹھے شخص کے شورائم شاہ یعنی پیر ولایت شاہ کے بیٹے ہونے کا سچ ہضم نہیں کر پا رہا تھا۔

.....

"شاہ سائیں بی بی سائیں نے مہمانوں کو اندر لانے کا حکم دیا ہے۔" سکینہ نے بیٹھک میں آ کر ولایت شاہ کے سامنے شاہ بی بی کا پیغام رکھا۔

"بہت خوب ! آپ مہمانوں کو اندر لے جائیں ۔" ولایت شاہ نے سکینہ سے کہا جب کہ شورائم جس کے فون پر علیزہ کی کالز آنے لگی تھیں وہ کال ریسیو کرتا باہر چلا گیا۔

ایمان مشعل اور ہاجرہ بیگم سکینہ کے ہمراہ چلے گئے۔ شان، سمیع، موحد اور ساحر بھی باہر آئے۔

"سر مجھے تو شاہ جی کی بے خبری ہر افسوس ہو رہا ہے کہاں ان جیسا نیک انسان اور کہاں ان کا بیٹا۔ " سمیع کو ایک موقع مل گیا تھا شورائم شاہ سے اپنے ساتھ کئے سلوک کا بدلہ لئے۔

"مجھے نہیں لگتا وہ اتنے انجان ہیں بلکہ کچھ ایسا ہے جو ہم لوگ مس کر رہے ہیں۔ " ساحر نے کچھ فاصلے پر کھڑے شورائم کو دیکھتے کہا جو فون پر کسی سے محو گفتگو تھا۔ آتے جاتے لوگ عقیدت سے اسے سلام کر رہے تھے۔ اسے شورائم کو لے کر اپنے لگائے گئے اندازے کی صداقت کا یقین ہونے لگا تھا۔

"سر نا بھی مانیں تو میں جاتے شاہ جی کو ان کے بیٹے کے اصلیت بتا کر جاؤں گا۔ " سمیع نے فیصلہ کن انداز میں شان سے کہا۔

"کیسی اصلیت کوئی مجھے بھی کچھ بتا دے۔ " موحد نے بھی گفتگو میں حصہ لیا تو سمیع نے کھڑے کھڑے مختصراً ساری کہانی موحد کو سنا دی جس پر موحد کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔

اسی وقت ولایت شاہ بیٹھک سے باہر آئے تھے اور شاید ان کی گفتگو بھی سن چکے تھے۔

"لگتا ہے ہمارے بیٹے نے کافی پریشان کیا ہے آپ لوگوں کو فکر مت کیجئے گا میں ضرور اس کے کان کھینچوں گا۔" ولایت شاہ نے مسکراہٹ ضبط کرتے کہا تو شان اور موحد کو احساس ہوا کہ کچھ ایسا ہے جیسے وہ لوگ سمجھ نہیں پائے جب کہ سمیع ناسمجھی سے ولایت شاہ کو دیکھنے لگا جو بیٹے کے بارے میں اتنا کچھ سن کر بھی کوئی رد عمل ظاہر نہیں کر رہے تھے۔

"مجھے تو اب بھی اس کے ولایت شاہ کے بیٹے ہونے پر شک ہے۔ " سمیع ابھی بھی اپنی بات پر قائم تھا۔ انھی باتوں کو سوچتے وہ لوگ ملازم کی ہمراہی میں حویلی کے رہائشی حصے کی جانب چلے گئے۔

وہ لوگ سکینہ کے ہمراہ حویلی کے رہائشی حصے کی جانب آئے تھے تو سامنے ہی ناہید بیگم ان لوگوں کے استقبال کے لیے کھڑی ملی تھیں۔ ساتھ ہی نیلم کھڑی انگلیاں چٹخاتی بے صبری سے مشعل کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔ سلام دعا کے بعد شاہ بی بی ہاجرہ بیگم کو لیے اندر بڑھ گئیں جب کہ نیلم مشعل کو دیکھتے اس کی جانب آئی اور اس کے گلے لگ گئی۔ ایمان کو نیلم کی بے تکلفی کچھ سمجھ میں نہیں آئی۔ وہ تو بس نیلم کے چہرے میں کھوئی ہوئی تھی۔

"مشعل میں سوچ نہیں سکتی تھی کہ تم یہاں آؤ گی۔ " نیلم نے پر تپاک انداز میں کہا۔ سکینہ ابھی بھی وہیں کھڑی ان لوگوں کو ملتے دیکھ رہی تھی۔

"سکینہ آپ جائیں مہمانوں کے لیے کھانے کا انتظام دیکھیں۔ " حکمیہ انداز میں کہتی نیلم مشعل ک ہاتھ تھامے اسے اندر لے آئی۔

"مگر یہ سب؟ آپ لوگ یہاں؟ وہ ولید عباس پیر ولایت شاہ کا بیٹا شورائم شاہ؟ " ولید عباس کا نام سن کر ایمان ٹھٹکی یہ نام تو وہ بارہا مشعل سے سن چکی تھی۔ نیلم اور ولید عباس۔

"ہاں مشعل وہ شورائم شاہ ہے پیر ولایت شاہ کا بیٹا اور میں پیر ولایت شاہ کی بہو اور یہ ہماری حویلی۔ " نیلم نے مسکرا کر کہا۔

"ارے آپ وہ نیلم ہیں؟ " ایمان نے فوراً گفتگو میں حصہ لیا تو نیلم نے سوالیہ نظروں سے ایمان کو دیکھا۔

"وہی جس نے اپنے اغواء کاروں کا سر پھاڑا، آنکھوں میں مرچیں ڈالی، کھڑکی سے کود کر فرار ہوئیں ، پھر اپنے ہی اغواکار کی حویلی یعنی کہ یہاں رہیں اور آخر میں اسی سے شادی کرلی؟ " ایمان کی بات پر نیلم کے ہونٹوں کی تراش میں خم آیا۔

"جی میں وہی نیلم ہوں۔ اور اپنا اتنا پیارا انٹروڈکشن میں نے آج تک نہیں سنا۔ " نیلم نے ایمان سے ہاتھ ملاتے کہا۔

"مجھے تو آپ نا کسی ناول کی ہیروئن جیسی لگتی ہیں اور وہ آپ کا ہینڈسم سا شوہر کسی روڈ پوز یسیو ہیرو کی جیتی جاگتی مثال۔" ایمان نے پرجوش انداز میں کہا تو نیلم دل کھول کر ہنس دی۔

"اچھا آپ لوگ اندر تو آئیں۔" نیلم نے انھیں اندر آنے کو کہا۔

"نہیں پہلے مجھے سارا سچ جاننا ہے یہ بات قابل یقین ہو کہ نہیں سکتی کہ پیر ولایت شاہ کا بیٹا ایک مجرم ہو۔" مشعل ابھی بھی اپنی بات پر ٹکی ہوئی تھی۔

"میں نے تم سے کہا تھا مشعل کہ وہ انسان برا نہیں ہے باقی سچ جاننے کے لیے تم کو اندر آنے پڑے گا۔" نیلم نے ختمی انداز میں کہتے مشعل کا۔ ہاتھ تھامے اندر قدم بڑھا دیے۔

شورائم علیزہ کی کال لیتا باہر آیا تھا۔ آج میجر احمد اور علیزے حویلی آنے والے تھے۔ کچھ ہی دیر میں ان کی گاڑی حویلی میں داخل ہوئی تو میجر احمد اور علیزہ کے ہمراہ ایک اور ہستی اس گاڑی سے بر آمد ہوئی تھی جو تھا کیپٹن آیان۔

"اسلام علیکم!" ان سب نے یک زبان سلام کیا۔

"واعلیکم السلام۔" شورائم نے پر تپاک انداز میں آسے مصافحہ کرتے ایان کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ اس کا آنا غیر متوقع تھا مگر آج اس کے ساتھ بہت کچھ غیر متوقع ہو گیا تھا۔

اندر جانے سے قبل اس نے میجر احمد اور ایان کو سا حر آفندی کے یہاں اچانک سے اس کے سامنے آنے کی بات بتائی تو ایان ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گیا۔

"یعنی کہ میجر شورائم شاہ کا بھانڈا پھوٹ گیا۔" ایان کی ہنسی کسی طور پر کٹرول نہیں ہو رہی تھی۔

"ناٹ سو فنی۔" شورائم نے چڑ کر کہا۔

"شورائم اٹس اوکے۔ اب وہ تمھارے گھر آ گئے ہیں تو سچ تک پہنچ گئے ناٹ آبگ ڈیل۔ اور پھر تم اس وقت کون سا کسی مشن پرہ جو تم فکر مند ہوتے ہو۔ سوریلیکس۔ " میجر احمد نے ہمیشہ کی طرح اسے مطمین کیا تھا۔ اور وہ سب ایک ساتھ اندر کی جانب چل دیے۔

علیزہ شورائم اور میجر احمد سب بڑوں سے ملنے چلے گئے جب کہ ایا ن سب سے سلام کرتا فوراً اس حصے کی جانب بڑھ گیا جہاں نیلم نے ساحر مشعل اور باقی سب لوگوں کو بٹھایا ہوا تھا۔

ایان کو دیکھ کر بھی سمیع اور شان کا وہی ری ایکشن تھا مگر اگلے ہی پل ایان کی جانب سے کروائے جانے والے انٹرڈکشن نے انھیں حیران کیا تھا۔

" ہائے مسٹر آفندی آپ لوگ پہچان تو گئے ہوں گے۔ میں وہی ہوں جو چوہدری افتخار کے سامنے ولید عباس بن کر آیا تھا۔ آئی ایم آیان۔۔۔۔۔ " ایان نے ساحر کی جانب ہاتھ بڑھایا جو خاموش نظروں سے اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"اور وہ جو سڑیل سا انسان ابھی اندر آئے گا ناں جو اس خطرناک عور ت کا شوہر ہونے کا خطرناک کام کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔" نیلم کی جانب اشارہ کرتے ایان نے اپنی بات جاری رکھی۔۔۔۔۔۔

"وہ میرا بیسٹ فرینڈ اور سینئر ہے۔ میجر شورائم شاہ! آئی ایس آئی کے ٹاپ ایجینٹس میں سے ایک۔" ایان نے مسکرا کر شورائم کا انٹروڈکشن کروا کر ان سب کے چہرو ں کی جانب دیکھا تھا جہاں حیرت و استعجاب نے اپنا الگ ہی رنگ بکھیرا ہوا تھا۔

"میجر؟ مطلب پاک آرمی؟" سب سے پہلے ایمان نے پرجوش انداز میں سوال کیا۔

"ہاں میجر شورائم شاہ جو کتنے عرصے سے ولید عباس کے روپ میں دشمنوں کے ساتھ انھی جیسا بن کر رہتا رہا۔" نیلم نے فخریہ انداز میں اپنے شوہر کے کارنامے مختصراً ان سب کے سامنے رکھے تو وہ سب حقیقی معنوں میں متاثر ہوئے تھے جب کہ سمیع کے شک اور غصے کے غبارے سے پل میں ہوا نکلی تھی۔

میجر احمد کے ہمراہ شورائم اندر آیا تو ان سب کی آنکھوں میں اپنے لیے عزت و احترام دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ ایان نے ان کے سامنے سچ بیان کر دیا تھا۔

"یہ ہمارے میجر احمد ہیں۔ دنیا میں اپنے ماں باپ اور استاد کے بعد دنیا کے اکلوتے انسان ہیں جس کی شورائم شاہ دل سے عزت کرتا ہے۔" ایان اپنے پسندیدہ انداز میں سب کا تعارف کروا رہا تھا۔

"ہائے! نائس ٹو میٹ یو." ساحر نے ان سے ہاتھ ملایا۔

"اور یہ سالا ہے ! میرا مطلب میجر احمد کا سالا بھی ہے۔ " ایان نے شورائم۔ کے کندھے پر ہاتھ پھیلا کر ان سب کو مذید تفصیلات سے آگاہ کیا۔ ایان اور میجر کے بیچ کا کھٹا میٹھا مگر مضبوط بانڈ ان سب کو بہت دلچسپ لگا تھا۔

" آئی ایم سوری مسٹر شورائم ! میں نے انجانے میں آپ کو کافی کچھ کہا اور غلط سمجھا۔ " ساحر نے شورائم کی جانب ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"غلط سمجھا کیوں کہ میں چاہتا تھا کہ آپ مجھے ایسے سمجھیں اور آپ کے غلط سمجھا اس لیے غلط کہا سو اٹس اوکے." شورائم نے کندھے اچکاتے ساحر کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو تھامتے ہوئے کہا۔

"ڈونٹ مائنڈ اس کی عادت ہے یہ سیدھی بات کر نہیں سکتا۔" ایان نے لقمہ دیا۔

"مگر لوگوں کو سیدھے کرنا اچھے سے آتا ہے مجھے۔" شورائم نے دانت پیستے ایان سے کہا۔

"یار سیدھے سیدھے اٹس اوکے کہہ دیتے۔"

"تمھارا ہو گیا ہو ایان تو ان سب کو ریلیکس کرنے دو۔ "شورائم نے ایان کو اکتائے ہوئے انداز میں دیکھا۔

"ابھی کہاں ابھی تو مجھے اپنے ساتھ ہوئی ساری زیادتیوں کی کہانی سنانی ہے۔ پہلی بار تو کوئی سامع ملا ہے۔" ایان نے اپنا ڈرامہ جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"مسٹر سمیع جو سلوک مسٹر آفندی تمھارے ساتھ کرتے ہیں اس سے بھی کہیں گنا زیادہ برا سلوک یہ مشین نما انسان میرے ساتھ کرتا ہے۔" ایان کی بات پر میجر احمد نے مسکراہٹ ضبط کی۔

"پہلے خود کام کا کہتا ہے، پھر خود اس کام کے راستے میں رکاوٹیں ڈالتا ہے، ایسے حالات پیدا کرتا ہے کہ وہ کام ہی ناکام ہو جائے اور پھر اسی کام کی ناکامی پر مجھے دھوتا ہے۔ ایسا جلاد صفت دوست دیکھا ہے کسی نے؟" ایان نے اب کی بار ساحر کی جانب دیکھتے ہوئے سوال کیا جو اب کافی دلچسپی سے ایان کے ڈرامے اور شورائم کے بگڑتے تیور دیکھ رہا تھا۔

ابھی مزید ایان کی ڈرامہ بازی چلتی جب رانی نے ان سب کو کھانے کے لیے بلا لیا تو وہ سب لوگ ڈنر کے لیے آ گئے۔

کھانے کے بعد نیلم مشعل اور ایمان سے علیزہ کا تفصیلی تعارف کروا رہی تھی اور دبئی میں ہوئے واقعات علیزے کو بتا رہی تھی۔

مرد حضرات ایک بار پھر بیٹھک میں اکھٹے ہو گئے تھے۔ شورائم کوئی کال لیتا باہر آیا جب سمیع بھی آرام سے اس کے پیچھے باہر نکل آیا تھا۔

وہ فون کان سے لگائے کسی سے محو گفتگو تھا جب اپنے پیچھے قدموں کی چاپ سن کر پلٹا۔

"اب بھی جاسوس کی جاسوسی کرنے کا ارادہ ہے؟ " شورائم اس کے شرمندہ چہرے کو دیکھ کر محظوظ ہوا۔

"آئی ایم سوری سر!" سمیع نے سر کھجاتے شورائم سے معذرت کی۔

"اٹس اوکے مسٹر سمیع آپ کو شاید اندازہ نہیں ہے کہ ہمیں اپنے کام نکلوانے کے لیے کیا کیا سہنا پڑتا کے اور کیا کیا کرنا پڑتا ہے۔ خیر یہ ایک لمبی بات ہے۔ تمھیں شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔" شورائم نے سرسری انداز میں کہا۔

"بالکل میں بھی کہوں کہ سمیع کو چکما دینا کسی عام انسان کے بس کی بات تو ہے نہیں۔ آپ مارخور ہیں۔ ایک لمبی ٹریننگ کے بعد آپ نے خود کو اس قابل بنایا ہے۔ ورنہ مجھ سے بچنا ناممکن ہے۔ " سمیع نے شورائم سے زیادہ جیسے خود کو تسلی دلائی تھی کہ اگر شورائم شاہ اس کے قابو میں نہیں آیا تو اس میں اس کا کمال نہیں بلکہ آئی ایس آئی کی سخت ٹریننگ کے ورنہ شورائم شاہ کو قابو کرنا سمیع کے لیے مشکل نا تھا۔ وہ اپنے دل کو بہلائے جا رہا تھا۔

"یس یو آر رائٹ۔" شورائم نے بے ساختہ امڑ آتی ہنسی کو پیچھے دھکیلا۔

"چلیں اندر!" شورائم نے اندر کی جانب قدم بڑھائے اور سمیع بھی اس کے پیچھے چل پڑا۔

"سمیع تم اندر جاؤ۔" باہر آتے ساحر نے سمیع کو اندر جانے کا کہا۔

"جی سر!" سمیع بنا کسی چوں وچرا کے اندر چلا گیا۔

"میں نے سوچ نہیں تھا آج یہاں آپ سے ملاقات ہو جائے گی۔" ساحر نے بات کا آغاز کیا۔

"مجھ سے ذرا برا اچھائی کی امید نہیں تھی کیا؟ خیر ناٹ یور میسٹیک میرے جیسے انسان کا پیر ولایت شاہ کا گدی نشین ہونے کا سچ ہر کوئی ہضم کر بھی نہیں پاتا۔ تمھیں بس حیرت ہوئی ہے لوگوں کو تو شاک لگتا ہے۔۔۔۔ کہ مجھ جیسا انسان اور پیر ولایت شاہ کی اولاد !" شورائم نے کندھے اچکاتے لاپرواہی سے کہا۔ ساحر کو وہ ضرورت سے زیادہ صاف گو معلوم ہوا تھا۔

"ایسا نہیں ہے بس اٹ واز ان ایکسپیکٹیڈ۔!" ساحر نے اعتراف کیا۔

"ان ایکسپیکٹیڈ اینڈ ان پلینڈ ! یہی زندگی ہے۔" شورائم نے مسکرا کر کہا۔

"میں نے تو سنا ہے تم سب پلین کر کے کرتے ہو۔ تمھارے ارد گرد لوگوں کی معمولی سی حرکت بھی تمھارے پلان کا حصہ ہوتی ہے۔" ساحر نے سوالیہ انداز میں اسے دیکھا۔

"ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا البتہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے۔ مگر تم سے آج کی ملاقات حقیقتاً ان پلینڈ ہی تھی۔ " شورائم نے اسے یقین دلانے کی کوشش کی۔

"اوکے آف یو سے سو۔۔۔۔۔۔" ساحر نے پر سوچ انداز میں ارد گرد دیکھا۔

"کچھ کہنا ہے؟ " شورائم نے اسے گہری نظروں سے دیکھتے سوال کیا۔ تو ساحر کو کچھ دیر قبل ایان کا شورائم کو "سکینر !" کہنا یاد آیا تو وہ بے ساختہ مسکرا دیا جس پر شورائم نے نا سمجھی سے سوالیہ آبرو اچکائی۔

"نتھنگ ایکچولی مجھے آپ کا ایک اور بلکہ آخری فیور چاہیے۔ " ساحر نے اس کی جانب دیکھتے کر امید بھرے لہجے میں اپنی بات کہی۔

"کیسا فیور؟" شورائم متوجہ ہوا۔

"مجھے چوہدری افتخار اور اس کے بیٹے ان دونوں سے ایک ملاقات کرنی ہے۔۔۔ آئی وانٹ ٹو سی دیم ان دیئر وارسٹ۔" ساحر کے لہجے کی آگ شورائم تک پہنچی تھی۔

"سی آئی نو آپ یہ کر سکتے ہو۔ یو ہیو ڈیٹ اتھارٹی۔ " ساحر نے کچھ توقف کے بعد اپنی بات جاری رکھی۔

"اوکے فائن میں ارینج کروا کر تمھیں انفارم کر دوں گا۔" شورائم نے حامی بھرتے کہا۔

"میرا نمبر حاصل کرنا تو آپ کے لیے مشکل نہیں ہو گا۔" ساحر نے جتلاتے لہجے میں کہا تو شورائم مسکرا دیا۔

"تھینکس!" ساحر نے کہا وہ دونوں واپس اندر جانے کے لیے بڑھ گئے جب ساحر کا فون بج اٹھا۔ بے دھیانی میں فون نکال کر دیکھا تو سکرین پر شورائم کا میسج دیکھ کر بے یقینی سے مسکرا دیا۔

"آئی ہوپ اب تک جس بات کو میں نے راز رکھا تھا وہ راز ہی رہے گی۔"

"آپ کا راز ہمیشہ راز رہے گا۔۔۔ میں جانتا ہوں ہمارے کچھ بھی کہنے سے آپ کو فرق نہیں پڑے گا۔۔۔ آپ لوگ خود کو مخفی رکھنا جانتے ہیں۔ مگر میں اور میرے ساتھی یہ بھول جائیں گے کہ ہم کبھی کسی میجر شورائم شاہ سے ملے تھے۔" ساحر کہہ کر اندر کی جانب چلا گیا اور شورائم نے بھی بیٹھک کی جانب قدم بڑھا دیئے۔

وہ لوگ رات ڈنر کے بعد وہاں سے نکلے تھے۔ ولایت شاہ نے انھیں رکنے کو کہا مگر سب کے اپنے اپنے کام آٹکے ہوئے تھے اس لیے انھوں نے ان سے اجازت طلب کر کے واپسی کا سفر شروع کیا۔ نیلم اور

علیزہ سے مل کر مشعل نے ان دونوں کو اسلام آباد آنے کی دعوت دی تھی۔ جس پر نیلم نے مشعل سے اس کے بھائی موحد کی شادی پر آنے کی حامی بھر لی تھی۔

"اب تو جلد موحد بھائی کے لیے لڑکی ڈھونڈنی ہی پڑے گی۔" ایمان نے موحد کو چھیڑا۔

ولایت شاہ نے بھی جانے سے قبل ساحر سے اکیلے میں بات کرنے کو کہا تھا ان دونوں میں کیا بات ہوئی تھی کوئی نہیں جانتا تھا مگر ساحر ان سے بات کرنے کے بعد کہیں کھو سا گیا تھا۔

ایک خوش گوار اور حیران کن دن اپنے اختتام کو پہنچا تھا۔ وہ سب لوگ حویلی سے ائیر پورٹ تک آئے اور وہاں سے فلائیٹ لے کر اسلام آباد پہنچنا تھا۔ ساحر کافی خاموش تھا۔

"کیا ہوا ساحر آر یو آل رائٹ؟" مشعل نے ساحر کا ہاتھ تھامتے سوال کیا۔

"ناؤ آئی ایم!" مسکرا کر مشعل کے ہاتھ پر اپنی گرفت سخت کرتے اس نے کہا۔

"تمھیں وہاں جا کر اچھا نہیں لگا؟" مشعل نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے سوال کیا۔

"آج وہاں نہیں جاتا تو اپنے اندازے کی درستگی کا ثبوت کیسے ملتا۔" ساحر نے مشعل کا ہاتھ تھامے قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔ وہ ائیر پورٹ پر لوگوں کے ہجوم کے بیچ چلتے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔

"کون سا اندازہ؟" مشعل نے ناسمجھی سے گردن گھما کر ساحر کو دیکھتے پوچھا۔

"شورائم شاہ کے ایک سپائی ہونے کا اندازہ۔ جیسے اس کے کام تھے جیسا اس کا انداز تھا کہیں مجھے کلک ہو گیا تھا کہ وہ کوئی ڈیٹیکٹیو یا سپائی ہے۔" ساحر نے آہستہ آواز میں مشعل سے کہا۔

"وہ ڈیٹیکٹیو نہیں مار خور ہے." مشعل کے لہجے میں اس کے لیے عزت جھلک رہی تھی۔

"تم جانتے ہو میں ایسے کر داروں کو بس کہانیوں میں پڑھتی آئی تھی آج جب اس سے ملی اس کی کہانی سنی تو اندازہ ہوا کہ ان لوگوں کی زندگی کتنی مختلف ہوتی ہے۔ کہانیوں میں جو روپ دیکھایا جاتا ہے یہ تو اس سے یکسر الگ ہوتے ہیں۔ مجھے اب سمجھ آئی کے کہ کہانیاں تو بس کہانیاں ہوتی ہیں جو حقیقت کو توڑ مڑوڑ کر پیش کی جاتی ہیں۔ حقیقت تو بہت الگ ہوتی ہے۔ کبھی بہت اچھی اور خوش آئند تو کبھی بہت سفاک اور تلخ۔۔۔۔۔"

نیلم مشعل کے جانے کے بعد سے اسے ہی ڈسکس کر رہی تھی پہلے وہ شاہ بی بی او علیزہ سے مشعل کی باتیں کرتی رہی تھی اور اب پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ شورائم کا سر کھا رہی تھی۔ وہ جو پہلے ایان کی وجہ سے کافی ڈسچ ہو چکا تھا اب نیلم کا بار بار وہی چند باتیں دہرانا اسے کوفت میں مبتلا کر رہا تھا۔

"شورائم بندہ جواب دیتا ہے مجھے لگ رہا ہے میں کسی روبوٹ سے بات کر رہی ہوں۔ " نیلم نے پر سکون انداز میں اپنے ٹیرس گارڈن کی آرام دے کرسی پر لیٹے شورائم کا کندھا ہلایا۔

"نیلم آج کل آپ پر ایان کا کچھ زیادہ اثر نہیں ہو گیا؟" شورائم کا اشارہ ان ناموں کی جانب تھا جن سے نیلم اسے مخاطب کر رہی تھی۔

"تو کون سا وہ بیچارا کوئی غلط نام دیتا ہے کسی روبوٹ یا مشین سے کم ہیں آپ؟ " نیلم نے کمر پر ہاتھ باندھے کر کہا وہ فل لڑائی کے موڈ میں لگ رہی تھی۔

"تو یہ مشین اس وقت کچھ بھی کرنے کے موڈ میں نہیں ہے اپنی مشعل کی کہانی جا کر علیزہ آپی کو سنائیں جنھیں کل تک آپ شدید مس کر رہی تھیں۔" شورائم نے چڑ کر نیلم سے کہا۔

"دیکھا میں کہتی تھی آپ تنگ پڑھ چکے ہیں نا میرے سے اسی لیے کبھی مشن پر جانے کی بات کرتے ہیں اور کبھی ایسے جواب نا دے کر مجھے علیزہ آپی سے باتیں کرنے کو کہتے ہیں۔ اتنی بری لگنے لگی ہوں میں آپ کو؟ اور میں سب سے کہتی تھی کہ میرا شوہر مجھ سے بہت محبت کرتا ہے۔" نیلم نے روہانسا ہو کر رائی کا پہاڑ بنالیا تھا۔ شورائم کو اس کے اندازوں اور قیاس آرائیوں پر حیرت اور غصہ ایک ساتھ آیا تھا۔

"نیلم آپ کبھی بھی کچھ بھی کہہ لیتی ہیں؟ آپ کے منہ کے آگے جو کھائی ہے نا دن بدن گہری ہوتی جا رہی ہے۔۔۔۔۔"۔ شورائم نے جھنجھلا کر کہا۔

"مطلب آپ کو مزہ آتا ہے مجھے ایسے پریشان کرنے کا؟ " نیلم کی آنکھوں میں اترتی نمی کو دیکھتے شورائم پریشان ہو گیا تھا۔ کچھ دنوں سے نیلم ضرورت سے زیادہ حساس ہو گئی تھی اور اپنی زندگی میں آنے والی ایک نئی تبدیلی سے وہ دونوں ہی ابھی تک ناواقف تھے۔

"تو آپ کیوں مجھے خود سے دور کرنا چاہتے ہیں؟" نیلم نے ناک سکوڑتے سوال کیا۔

"ایسا الہام آپ کو آج ہی ہوا ہے یا کچھ دنوں سے ہو رہا ہے۔ " شورائم نے ناچاہتے ہوئے بھی طنزیہ انداز میں کہا۔

" آپ مجھ سے محبت نہیں کرتے ناں۔۔۔۔۔جب جب میں ساحر کو دیکھتی ہوں۔۔۔اس کی آنکھوں میں مشعل کے لیے جنون دیکھتی ہوں تو مجھے لگتا ہے کہ آپ مجھ سے محبت نہیں کرتے۔ " نیلم نے منہ کے زاویے بگاڑتے کہا تو شورائم ذیر لب مسکرا دیا نیلم ایک بار پھر اس کی توجہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی تھی۔

"میری محبت کو مت للکارا کریں نیلم ورنہ تہلکہ مچ جائے گا۔ " اسے اپنے حصار میں لیتے شورائم نے اپنے گھمبیر لہجے میں کہا تو نیلم مطمین ہوتی اس کے سینے پر سر ٹکا گئی۔

وہ شورائم شاہ کو زیر کرنا سیکھ گئی تھی۔

فلائیٹ میں تاخیر کی وجہ سے وہ لوگ فجر کے وقت گھر پہنچے تھے۔ مشعل نے آتے ہی فریش ہو کر نماز ادا کی جب کہ ساحر چپ چاپ بیٹھا پر سوچ انداز میں مشعل کو دیکھ رہا تھا۔ کراچی میں بھی جب سب

نے پیر ولایت شاہ کے ہمراہ نماز ادا کی تو ساحر اس وقت بھی نہیں گیا تھا اور مشعل نے اس سلسلے میں اس سے بات کرنے کا فیصلہ کیا۔

" تم نماز کیوں نہیں پڑھتے ؟ " خود نماز سے فارغ ہو کر مشعل نے جائے نماز سمیٹتے ساحر سے سوال کیا۔ جس کا ساحر کے پاس کوئی جواب نا تھا۔

"کسی نے کبھی کہا نہیں شاید اس لیے۔" ساحر نے مشعل سے زیادہ جیسے خود کو جواز پیش کیا۔

"مگر اللہ تو روز کہتا ہے اور دن میں پانچ بار کہتا ہے۔ " مشعل نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تو ساحر لاجواب سا ہو گیا۔

"ساحر ایسا نہیں ہے کہ اللہ کو ہماری نماز کی ضرورت ہے۔ وہ تو بے نیاز ہے یہ نماز تو ہمارے فایدے کے لیے ہے۔"

"میں سب جانتا ہوں، سب سمجھتا ہوں مشعل۔ نماز ہمارے فایدے اور نجات کا باعث ہے میں سمجھتا ہوں مگر اسی فیصد لوگوں کے پاس نماز نا پڑھنے کا کوئی جواز ہوتا ہی نہیں ہے اور میں بھی انھی اسی فیصد

لوگوں میں سے ہوں جو بلا جواز نماز جیسے فرض کو جانتے بوجھتے فرا موش کئے بیٹھے ہیں۔ " مشعل نے حیرت سے ساحر کو دیکھا اسے اس سے اتنی صاف گوئی کی امید نا تھی۔

"تم جانتی ہو مشعل پیر ولایت شاہ نے بھی مجھ سے یہی سوال پوچھا تھا جو تم پوچھ رہی ہو۔ "ساحر نے پر سوچ انداز میں مشعل کو دیکھتے کہا۔

"کیا جواب دیا تم نے ؟" مشعل نے دلچسپی سے سوال کیا۔

"آئی واز سپیچ لیس ! تمھارے سامنے تو اتنی لمبی تقریر کر ڈالی مگر ان کے سامنے آئی ہیڈ نتھنگ ٹو سے۔۔۔۔۔۔ڈیٹ مین ہیز سم تھنگ ان ہم ! وہ مجھ سے پوچھ رہے تھے اینڈ آئی واز ایمبیر سڈ ! کین یو بلیو ڈیٹ ؟" ساحر خود پر ہنستے ہوئے کہا۔

"انھوں نے کہا کہ جس سکون کے لیے میں نا جانے کیا کیا کرتا رہا وہ سکون نماز میں ہے۔ہی سیڈ میں ان کے ساتھ دو نوافل پڑھوں اگر سکون نا ملا تو وہ مجھے پھر کبھی نہیں کہیں گے بس نماز سے پہلے مجھے خود کو یہ یقین دلانا ہے کہ میں اللہ کے سامنے ہوں۔۔۔اللہ مجھے دیکھ رہا ہے مجھے سن رہا ہے۔۔۔میں نے ایسا کی کیا اینڈ اٹ ایکچولی ورکڈ !" ساحر نے اعتراف کیا۔

"تو پھر باقی نمازیں کیوں نہیں پڑھیں۔" مشعل نے ایک اور سوال کیا۔

"وہی بے سکونی سوچوں کا لامتناہی سلسلہ۔ میں نے کوشش کی مگر وہ احساس نہیں آیا جو اس جگہ پر اس شخص کے ساتھ تھا۔" ساحر نے ولایت شاہ کو سوچتے ہوئے کہا۔

"مجھے سکون چاہیے تھا مشعل اس کے لیے میں نے سب کیا نماز پڑھی، مذہبی لوگوں کی باتیں سنی۔۔۔۔ تم سوچ نہیں سکتی مشعل کہ ایک وقت میں میں کتنا ڈیسپریٹ تھا کہ کہیں سے مجھے سکون مل جائے زندگی میں ٹھہراؤ آجائے مگر یہ ممکن نہیں ہوا۔" ساحر نے تاسف آمیز لہجے میں سر ہلاتے کہا۔

"ساحر جب میں چھوٹی تھی تو بابا کہتے تھے کہ جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو شیطان ہم پر حملہ آور ہوتا ہے، ہم سے جنگ کرتا ہے، ہمارا دھیان رب سے ہٹا کر دنیاوی باتوں میں لگاتا ہے مگر شیطان کا ہم سے جنگ کرنا ہماری سوچوں پر حملہ آور ہونا ہی ہمارے اندر کے ایمان کی دلیل ہوتا ہے کیوں کہ جہاں ایمان نہیں وہاں تو شیطان بھی جانا پسند نہیں کرتا۔ " مشعل نے بچپن میں سیکھی گئی ایک بات ساحر سے کہی جس پر ساحر نے سر ہلا کر اتفاق کیا۔

"میں کوشش کروں گا مشعل!" ساحر نے مشعل کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

"میں جانتی ہوں تم کر سکو گے۔ ہم سب کر لیتے ہیں اپنے اندر کے شیطان کو سب ہرا سکتے ہیں۔ بس ہمیں اپنی ٹوٹی پھوٹی عبادتوں کو قائم رکھنا ہے اور ایک وقت آئے گا کہ ہم عادی ہو جائیں گے اور تب ہم اپنی ان عبادتوں کو بہتر سے بہتر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ " مشعل نے مسکرا کر ساحر کی آنکھوں میں دیکھتے اس کے یقین کو مستحکم کرنے کی کوشش کی۔

"ان شاءاللہ!" ساحر نے مطمئین انداز میں کہا۔

"تم جانتی ہو میں نے ایک بار سنا تھا کہ اچھی عورت مرد کی زندگی کو سنوار دیتی۔ " مشعل کو اپنے حصار میں لیتے ساحر نے اس کے سر پر عقیدت بھرا بوسہ دیا تو وہ فقط اس مان پر مسکرا دی۔

اگلے دو ہفتے ساحر سب چھوڑ چھاڑ کر مشعل کی فرمائش پر اس کے ہمراہ نارتھن ایریاز کی سیر کو چلا گیا تھا۔ دو ہفتوں میں اس نے مشعل کی ہر فرمائش پوری کی کوئی ایسی بات نہیں تھی جو مشعل کے منہ سے نکلے اور ساحر اسے پوری نا کرے۔ ایک ساتھ گھومتے پھرتے زندگی کی رنگینیوں سے لطف اندوز ہوتے وہ اپنے لیے نئی یادیں بنا رہے تھے۔ آنے والے کل کی بہتری کے لیے آج میں کوشش کرتے وہ جہاں ایک دوسرے کی خواہشات کا احترام کرتے وہیں ایک دوسرے کی امیدوں پر بھی پورے اتر

رہے تھے۔ جہاں ان کے بیچ کی دوریاں نزدیکیوں میں بدلی تھیں وہیں ساحر آفندی نے بھی اپنے رب کی جانب چند قدم اٹھائے تھے اور مالک نے ہاتھ بڑھا کر جیسے اسے تھام لیا تھا۔ اس کی زندگی میں سکون ٹھہراؤ آنے لگا تھا۔

مشعل کے لیے ساحر آفندی ایک آئیڈیل شوہر ثابت ہو رہا تھا اگر وہ مشعل کو لے کر پوزیسیو اور جنونی تھا تو وہ نرم طبیعت اور مشعل کی شخصی آزادی کا بھی خیال رکھتا تھا۔ اس کے منہ سے نکلنے والی ہر ممکن خواہش پوری کرنا ساحر آفندی پر جیسے فرض تھا۔ جب کہ باقی سب کا خیال تھا کہ ساحر مشعل کو بگاڑ رہا ہے۔ مگر مشعل کو اپنی ساری ضدیں ساحر سے منوا کر جو مزہ آتا تھا وہ دنیا میں کہیں نہیں تھا۔

دو ہفتے پورے ہونے کے بعد انھیں واپس لوٹنا تھا نا چاہتے ہوئے بھی کیوں کہ دو دن بعد انھیں ایک نیا پروجیکٹ شروع کرنا تھا جس کے لیے ساحر کی موجودگی از حد ضروری تھی۔

ان دو ہفتوں میں چند اور تبدیلیاں بھی آئیں تھیں جن میں سے ایک ایمان کی زندگی میں ایک نئے مہمان کی آمد کی خبر بھی تھی۔ وہ سب اس خبر کو لے کر بہت ایکسائٹیڈ تھے۔ مشعل کو یہ بات پتہ چلی تو وہ بہت ایکسائٹیڈ ہوئی۔ فواد اور سویرا کی شادی کی تاریخ طے ہو گئی تھی اور سمیع نا چاہتے ہوئے بھی شادی کے لیے راضی ہو چکا تھا۔

چوہدری افتخار اور عاقل افتخار کے خلاف چلنے والے کیس بھی آگے بڑھا تھا جن میں عاقل افتخار کو چند سال کی سزا اور جرمانا بھرنا پڑا تھا جب کہ چوہدری افتخار پر برائے راست منہاج پاشا کے ساتھ مل کر ملک دشمن عناصر کے ساتھ کام کرنے کے الزام میں مذید دفعات لگائی گئیں تھیں۔ جن کی تحقیق چل رہی تھیں۔ ساتھ ہی ساتھ سہیر آفندی کے قتل کے کیس کا حلاضہ بھی ہوا تھا اور چوہدری افتخار کو ویڈیو کنفیشن بھی خبروں کی زینت بنا۔ سہیر آفندی کے قتل اور دنیا کے سامنے ساحر آفند ی کا سچ اور اپنے بھائی کے قاتلوں تک پہنچنے کے لیے سہیر ہونے کا دعویٰ کرنے کی وجہ بھی آگئ تھی۔ اب وہ آرام سے ساحر آفندی رہ کر اپنی زندگی جی سکتا تھا۔ سب چیزیں اپنی جگہ سیٹل ہو گئیں تھی بس ایک چیز رہتی تھی جی کو سیٹل کرنے کا ارادہ مشعل نے اپنی شادی کے روز ہی کر لیا تھا بس اسے سہی وقت کا انتظار تھا اور وہ سہی وقت گھر لوٹتے ہی اگلے دن اسے مل گیا تھا۔

شادی کے بعد آج وہ پہلے دن آفس گیا تھا جہاں بہت سا کام اس کا منتظر تھا وہ صبح سے دوپہر تک فائلوں میں سر دیے بیٹھا رہا تھا مگر اس سب میں بھی گھر بیٹھی مشعل اس کی سوچوں کا مرکز رہی تھی۔ گزشتہ

سترہ دن اس کی زندگی کے بہترین دنوں میں سے تھے جس میں وہ ماضی کی ہر تلخی کو بھلائے مشعل کے ساتھ اپنے آنے والے اچھے مستقبل کے پلانز بناتا رہا تھا۔

"ہیلو رومیو فائلز کی طرف توجہ دو۔ " انیتا جو اپنے کیبن سے نکل کر اس کے کیبن میں آئی تھی اسے سوچوں میں غلطاں دیکھ کر مسکرا دی۔

"فائلز تو مکمل ہو گئیں مائی فرینڈ اب میں گھر جا رہا ہوں۔ تم پلیز یہ بلو پرنٹس کر اس چیک کر لو۔" ساحر نے سامنے کھلے بلو پرنٹس لپیٹ کر انیتا کی جانب بڑھائے۔

"اوکے۔ یہ میں گھر لے جا رہی ہوں وہاں ہی چیک کر لوں گی آج جواد کی دادی آ رہی ہیں سو آئی ہیو ٹو بی ایٹ ہوم۔" انیتا نے اپنی چیزیں بیگ میں ڈالتے کہا۔

"اوڈیٹس گوڈ فائنلی یہ مسلہ بھی حل ہو گیا۔ اینیوے تمھاری گاڑی تو خراب ہے ناں؟ کم آئی ول ڈراپ یو اور ڈرائیور کو میں منع کر دوں گا۔ " ساحر نے فیصلہ کن انداز میں کہا اور انیتا کے ہمراہ باہر آ گیا۔

باقی کے پورا راستہ وہ لوگ اپنی اپنی زندگی میں آنے والی تبدیلیو ں کو ڈسکس کرتے رہے یہاں تک کہ انیتا کا گھر آ گیا اور وہ اسے چھوڑ تا گھر کی جانب چل دیا۔

مشعل اس وقت اپنے لیے ساحر کی جانب سے گفٹ کی گئی ناول سے بھری اس سٹڈی میں تھی جہاں کتابوں کو اپنی من پسند ترتیب سے سیٹ کر رہی تھی۔ شادی کے بعد آج پہلی بار ساحر اس کے آس پاس نہیں تھا اور اسے یہ کمی شدت سے محسوس ہوئی تھی اس نے شام سے پہلے لوٹ آنے کا وعدہ کیا تھا اور مشعل چار بجے سے تیار اس کا انتظار کر رہی تھی۔

ساحر گھر آیا تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھا ابھی کچھ سیڑھیاں ہی بڑا تھا جب اسے خیال آیا کہ مشعل اس وقت یقیناً اپنے ناولز پڑھ رہی ہو گی وہ فوراً انیکسی کی جانب بڑھا تھا جہاں اس کی متاع حیات اس وقت کتابوں میں مگن تھی اور وہ کتنی ہی دیر اس پکارے بنا وہیں کھڑا اسے نہار تا رہا تھا۔ جب کہ مشعل کو اس بات کا احساس نہیں ہوا پہلے جو مشعل ساحر کی موجودگی کو آس پاس محسوس کر لیتی تھی وہ اب ہمہ وقت خود کو ساحر کی محبت کے حصار میں محسوس کرتی تھی۔

وہ پلٹی تو ساحر کو اپنے کوٹ بازو پر ڈالے دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے خود کی جانب دیکھتا پایا۔

"تم آ گئے!" وہ فوراً ساحر کی جانب آئی تو اس نے مشعل کو گلے لگا لیا۔

"ہاں کافی دیر سے اور تم میری موجودگی بھی محسوس نا کر سکی۔ " ساحر نے مسکرا کر اس کے سجے سنورے روپ کو دیکھا۔

"کیوں کہ اب تمھاری غیر موجودگی میں بھی مجھے تمھاری موجودگی کا احساس ہوتا ہے یوں لگتا ہے تمھاری آنکھیں ہوتے آفندی ہاؤس کے کونے کونے میں لگی مجھے دیکھ رہی ہیں۔ " مشعل کی بات پر ساحر مسکرا دیا۔

"اچھا چلو اب ان ناولز کو چھوڑو اب تمھارا باقی کا سارا وقت میرا۔" ساحر نے حکمیہ انداز میں کہا۔

"یور وش از مائی کمانڈ سر۔ " مسکرا کر کہتی وہ پلٹی اور کاوچ پر پڑا اپنا ڈوپٹہ اور فون اٹھاتی ساحر کے ہمراہ چلنے لگی۔

ساحر فریش ہوتا مشعل کے ہمراہ لاونج میں آیا تھا ان دونوں کا ارادہ باہر جانے کا تھا۔ مشعل ایمان کے لیے گفٹ لینا چاہتی تھی۔ وہ دونوں آخری سیڑھی پر پہنچے تھے جب شان داخلی دروازے سے اندر داخل ہوا۔

"سر آپ نے نیوز دیکھی۔" شان نے فوراً ٹی وی کی جانب جاتے ٹی وی آن کر دیا۔

ساحر خاموش قدم اٹھاتا آگے بڑھا تو مشعل کو بھی اس کے ساتھ ہی آکر کھڑی ہو گئی۔

ٹی وی آن ہوتے ہی نیوز چینل پر ایک نیوز اینکر چوہدری افتخار کے کیس میں ہوئی پیش رفت کا ذکر کر رہا تھا جس میں چوہدری افتخار کے کچھ دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ مصطفیٰ لغاری پر بھی چند غیر قانونی کاموں کا الزام سچ ثابت ہوا تھا جس کی بنا پر اسے گرفتار کر لیا گیا تھا۔ مذید تحقیقات تک اس کے خلاف فیصلہ نہیں سنایا جانا تھا مگر فیصلہ ہونے تک اس کی تمام تر اثاثے ضبط کر لینے کا حکم دے دیا گیا تھا۔ نیوز اینکر بار بار یہ خبر دہرا رہا تھا جب کہ ساحر کا دماغ مصطفیٰ لغاری کی گرفتاری اور اثاثوں کی قانونی تحویل پر اٹک چکا تھا۔

مشعل کو بھی سب سے پہلے مریم لغاری کا خیال آیا تھا۔

"ساحر!" مشعل نے فکر مندی سے ساحل کو پکارا تو وہ چونکا۔

"اچھا ہوا ویری ول آہستہ آہستہ یہ سب اپنے انجام کو پہنچ گئے۔" ساحر نے مسکرانے کی ناکام کوشش کی۔

"اور تمھاری ماں ؟" مشعل نے سوال کیا۔

"مجھے اس سلسلے میں بات نہیں کرنی مشعل ہم باہر جا رہے تھے، میرا موڈ بہت اچھا تھا سو آئی ڈونٹ وانٹ ٹو سپوئل مائی موڈ! آئی ہوپ تم بھی اس کے بارے میں بات نہیں کرو گی۔" اٹل لہجے میں کہتا وہ مشعل کو خاموش کروا گیا تھا۔ اس سے پہلے وہ مشعل سے اس لہجے میں بات نہیں کرتا تھا۔ شان کو دیکھتا آنکھوں میں کوئی اشارہ کرتا وہ مشعل کا ہاتھ تھامے باہر چلا گیا۔

"مشعل میں نہیں چاہتا کہ ان کی وجہ سے ہم آپس میں الجھیں مگر تم جانتی ہو میں ان کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا۔" ساحر نے مشعل کے لیے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولتے کہا۔

"تو مت بات کرو بٹ ایٹ لیسٹ اتنا تو کر سکتے ہو ناں کہ یہ پتہ کروا لو کہ وہ کہاں ہیں۔ ان کے ہسبینڈ کی ساری پراپرٹی ضبط ہو چکی ہے۔" مشعل نے پھر سے کہا۔

"لیٹس ناٹ ڈسکس دیٹ پلیز !" ساحر نے ختمی انداز میں کہا اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا گاڑی نکال لے گیا۔ گاڑی آگے بڑھے جا رہی تھی مگر مشعل کا اترا چہرہ ساحر کو بہت کچھ باور کروا رہا تھا مگر وہ چاہ کر بھی مشعل کی بات نہیں مان پا رہا تھا۔

بجھے موڈ کے ساتھ ایمان کے لیے شاپنگ کرتے، ساحر کا ہاتھ تھامے مال میں چلتے مشعل کے دل میں یہی بات چل رہی تھی کہ اسے ساحر کو منانا ہے۔

شاپنگ کے بعد مشعل نے گھر چلنے کا کہا تو ساحر بھی بنا کوئی بحث و تکرار کے اپنے پلانز پس پشت ڈالتا گاڑی گھر کی جانب موڑ گیا۔

گاڑی سے اترتے اس نے مشعل کا ہاتھ تھامے باہر لان کی کرسیوں کی جانب اشارہ کرتے اسے وہاں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور اس کے ہاتھ سے شاپنگ بیگ لیتے قریب کھڑے ملازم کو پکڑا دیے۔ اور خود وہ دونوں لان میں رکھی کرسیوں کی جانب چلے گئے۔

"مشعل یو نو میں تمھیں ایسے نہیں دیکھ سکتا سو پلیز ڈونٹ پنش می لائک دس۔"

"میں نہیں چاہتا کہ کوئی تیسرا ہمارے درمیان کسی قسم کے کنفلکٹ کا باعث بنے۔" مشعل کا ہاتھ تھامے اس نے اسے سمجھایا۔

"وہ ماں ہیں تمھاری ساحر۔" مشعل نے الفاظ پر زور دیا۔

"ماں ہیں یا جو بھی مجھے اپنے اور تمھارے درمیان یہ تناؤ نہیں چاہیے مشعل پورے وقت تم ایک بار نہیں مسکرائی۔یوور لاسٹ۔" ساحر نے اپنے الفاظ پر زور دیتے کہا۔

"تو مان جاؤ میری بات۔" مشعل نے نروٹھے پن سے کہا۔

"اور اس سے کیا ہو گا؟میری زندگی کے گزرے اتنے سال کی اذیت ختم ہو جائے گی۔ " ساحر نے چیلنجنگ انداز میں کہا۔

"ایسا کر کے تمھیں سکون ملے گا ساحر۔خدا معاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ " مشعل نے اس کے چہرے کو تھامتے اسے قائل کرنا چاہا۔

"اگر اپنی زندگی میں سکون چاہتے ہو تو درگزر کرنا سیکھو۔۔۔ہر وہ انسان جو تمھاری اذیت کی وجہ ہے اسے درگزر کر دو۔" ولایت شاہ کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجے۔

"مطلب اپنے بھائی کے قاتل کو بھی۔" ساحر نے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ سوال کیا تھا۔

"نہیں ان کا فیصلہ تو قانو ن کرے گا مگر کچھ غلطیوں کی کوئی قانونی سزا نہیں بنتی جو بظاہر جرم نہیں ہوتے مگر انسان کی زندگی اس کی شخصیت کو تحس نحس کر دیتے ہیں۔زندگی میں اذیت بھر دیتے ہیں۔

ایسی ہر زیادتی ہر غلطی کرنے والے کو معاف کر دو پھر تم اس سکون تک پہنچو گے جو تم ڈھونڈتے ہھر رہے ہوں۔ اپنے اندر کا غصہ نکالو گے تو اس غصے کے پرتوں کے نیچے چھپا تمھیں اپنا سکون ملے گا۔"

"ساحر کیا سوچ رہے ہو؟" مشعل نے اسے سوچوں میں مگن دیکھا تو استفسار کرنے لگی۔

"مشعل مجھ سے یہ نہیں ہو گا۔۔۔۔ اور پھر وہ اپنی زندگی میں خوش ہیں۔ اپنے دوسرے بچوں کے ساتھ ہوں گی سو۔ لیٹ ہر بی۔" ساحر نے ساری سوچوں کو جھٹکتے ہوئے کہا۔

"وہ ان کے بچے نہیں ہیں اور آج تک صرف اپنے باپ کی وجہ سے وہ ان کو اہمیت دے رہے تھے۔ اور وہ اپنی زندگی میں خوش نہیں ہیں ساحر ہوتی تو کیوں لوٹ کر آتیں۔ سہیر ان کی اولاد تھے ماں چاہے جیسی بھی ہو اولاد کو مرتا نہیں دیکھ سکتی۔" ساحر کو کچھ نرم پڑتا دیکھ کر مشعل نے بات جاری رکھی۔

"مشعل آج نہیں پلیز کین وی جسٹ ناٹ ٹاک اباوٹ اٹ ٹوڈے۔" ساحر نے ملتجی انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے مگر پرامس کرو کہ کل ہم اس پر بات بھی کریں گے اور تم اس بارے میں سوچو گے بھی۔" مشعل نے اپنا ہاتھ ساحر کے سامنے وعدہ لینے کے لیے بڑھایا تو ساحر نے اس کی ہتھیلی پر اپنے لب رکھ دئے۔

"تم میں نا جانے کیا ہے میں رہ نہیں کر پاتا۔ " ساحر نے اپنی بے بسی کا اظہار کیا تو مشعل ہمیشہ کی طرح بے زبان ہوئی۔ ساحر اٹھ کر مشعل کو اپنے ساتھ کھڑا کرتا اندر بڑھ گیا۔

رات بھر وہ جاگتے اپنی ماں کو سوچتا رہا۔ اپنے کندھے پر سر رکھے گہری نیند سوئی مشعل کو دیکھتا وہ یہی سوچ رہا تھا کیا کبھی زندگی کے کسی موڑ پر وہ مشعل کو کسی بات سے منع کر پائے گا۔۔۔۔۔ اپنی من مانیاں کرنے والا ساحر آفندی آج ہر بات مشعل کی مرضی سے بلا چوں چراں کر رہا تھا۔ مگر یہ قدم وہ اٹھانا نہیں چاہتا تھا اور مشعل کو انکار وہ کر نہیں سکتا تھا۔

آج اتوار کا دن تھا وہ مشعل کو سوتا چھوڑ کر نیچے لاونج میں آ گیا جہاں شان اور سمیع حاضر تھے۔ سمیع کچھ دن کی چھٹی کے بعد لوٹا تھا۔

"کیسے ہو سمیع؟" ساحر نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"ٹھیک ہوں سر۔" ویسے ہی سنجیدہ لہجے میں جواب آیا۔

"شادی کی تاریخ رکھ لی؟" ساحر نے سوال کیا۔

"جی سر دو ہفتے بعد کی تاریخ رکھی ہے۔ " سمیع نے سنجیدگی سے کہا تو ساحر نے سر اثبات میں ہلاتے شان کی جانب متوجہ ہوا۔

"میرا کام ہوا؟" ساحر نے شان سے پوچھا۔

"جی سر پتہ کروایا ہے وہ ایک ہوٹل میں رکی ہوئی ہیں۔ مصطفٰی کے بچوں نے انھیں ساتھ رکھنے سے منع کر دیا ہے۔ " شان نے نظریں جھکائے ساری تفصیلات بتائی تو ساحر کے چہرے کے تاثرات سخت ہو گئے۔

"سر اب آپ کیا کریں گے۔" سمیع نے سوال کیا۔

"معلوم نہیں۔" ساحر کہہ کر انیکسی کی جانب بڑھ گیا جب کہ سیڑھیوں کے اوپر کھڑی مشعل اچھے سے جانتی تھی کہ وہ ساحر سے کیا کروائے گی۔

مریم لغاری ایک درمیانے درجے کے ہوٹل میں رکی ہوئی تھیں۔ ان کی مالی حالت ان دنوں پہلے بھی اچھی نا تھی اور پھر مصطفٰی لغاری کے اثاثے ضبط ہوتے ہی اس کے بچوں نے اپنے نام پر بنے مکان جو مصطفٰی نے پہلے ہی ان کے لیے بنا رکھے تھے میں شفٹ ہو گئے مگر مریم کو ساتھ رکھنے پر کوئی راضی نا تھا۔ وہ منہ پر کچھ نہیں کہہ رہے تھے مگر ان کے چہرے ان کے دل کا حال بیان کر رہے تھے۔ اس لیے مریم لغاری نے اپنا بھرم رکھتے خود ہی ہوٹل میں منتقل ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ ان کا ارادہ ایک بار ساحر سے مل کر واپس برطانیہ چلے جانے کا تھا جہاں ان کا اپنا گھر تھا۔۔۔۔ مگر رشتہ کوئی نہیں تھا۔

وہ اپنے نفع نقصان کو سوچتی بہت دور نکل چکی تھیں۔ زندگی گزر جانے کے بعد بھی زندگی کا حاصل فقط پچھتاوا ہی تھا۔ دروازے پر ہوئی دستک نے انھیں ماضی سے حال میں لا پٹخا۔

دروازہ کھولنے پر انھیں بے یقینی نے ان گھیرا جہاں سامنے ہی ساحر افندی کھڑا تھا اور اس کے ساتھ کھڑی مشعل چہرے پر مطمین مسکراہٹ سجائے انھیں دیکھ رہی تھی۔ جو ساحر کو یہاں تک لانے میں کامیاب رہی تھی۔

"تم لوگ یہاں؟" مریم نے ایک بے نام سی شرمندگی کے ساتھ انھیں دیکھتے کہا۔

"اندر نہیں آنے دیں گی۔ " مشعل نے مسکرا کر اس سے جواباً سوال کیا۔ جب کہ ساحر خاموش نظروں سے ماں کو دیکھ رہا تھا جس کو دیکھ کر کچھ عرصہ پہلے والی مریم لغاری کا گھمان تک نہیں ہو رہا تھا۔ بے رونق آنکھیں مرجھائی ہوئی رنگت۔ ان میں کہیں پہلے والی مریم لغاری کی تمکنت نہیں تھی۔

"کیوں نہیں آو۔ " کہہ کر وہ ایک طرف ہوتی وہ انھیں اندر لے آئیں۔ ساحر خاموش اور حیران نظروں سے ارد گرد دیکھ رہا تھا۔

"کافی اچھا ہوٹل ہے !" ساحر گھوم پھر کر کمرے کی چیزوں کا تفصیلی جائزہ لے رہا تھا۔ مشعل نے ساحر کو نظروں سے ہی باز رہنے کو کہا۔

"سوری اپ کی پرائویسی تو ڈسٹرب نہیں ہو رہی؟" ساحر نے پرواہ نہیں کی۔

"ایکچولی یہاں کا انٹئیر ئر اور ڈیزائن کافی ایمریس ہوا ہوں میں۔ " سنجدگی کا لبادہ اوڑے وہ طنز کے تیر برسا رہا تھا۔ تو مریم کو مذید شرمندگی ہوئی۔ مریم جیسی خاتون جنھوں نے آج تک ہر چیز آوٹ کلاس استعمال کی تھی آج اس نہج پر پہنچ چکی تھیں کہ انھیں ایک درمیانے درجے کے تھری سٹار ہوٹل میں رہنا پڑھ رہا تھا۔

"ساحر تم اس لیے یہاں نہیں آئے تھے۔ " مشعل نے دانت پیستے ساحر کو ٹوکا۔ اسے مریم لغاری کو شرمندہ دیکھ کر شرمندگی ہوئی۔

"آئی ایم سوری مشعل ہماری یہاں آنے پر کمیٹمنٹ ہوئی تھی یہاں آکر کیا بات ہو گی یہ تو کلیئر کیا ہی نہیں تھا تم نے۔ " ساحر نا چاہتے ہوئے بھی تلخ ہوا تھا اور ساتھ یہ بھی جتلا گیا کہ یہاں آنے کی وجہ مشعل ہے۔ مشعل حیرت سے ساحر کو دیکھنے لگی جو چپ چاپ اس کے ساتھ یہاں آگیا تھا وہ بھول کیسے گئی کہ وہ ساحر آفندی ہے جو ہر وہ کام کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا جس کی اس سے امید نا کی جاتی ہو اور یہاں تو معاملہ اس کی زندگی کے سب سے تلخ اور حساس مسلے کا تھا۔

"نا جانے میں ہی کیوں اتنی خوش فہم ہو گئی تھی۔" مشعل نے دل ہی دل میں خود سے کہا۔

"سو میں کہاں تھا۔ " وہ واپس مریم لغاری کی جانب متوجہ ہوا اور اسے کندھے سے تھام کر بیڈ کے کنارے ہر بیٹھایا۔

"ہاں تو یہ ہے وہ جگہ جس تک پہنچنے کے لیے اپ نے اتنی تگ و دو کی اس انسان کی ہر جائز نا جائز مانی اس کے بچوں کو ماں بن کر پالا؟" کرسی کھینچ کر اس کے سامنے بیٹھتے ساحر نے مریم لغاری سے سوال کیا۔

"ماں بنا نہیں جاتا ماں تو ہوتی ہے۔" مریم نے آنسو ضبط کرتے کہا۔

"میری ماں تو نا تھی۔۔۔۔۔۔کاش آپ بن ہی جاتی۔" ساحر نے پہلا شکوہ کیا۔ مشعل نے نم انکھوں سے ساحر کو دیکھا۔ اس کے لہجے کا کرب مشعل سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

میں نے ایک لمبا عرصہ ماں کے احساس کے بغیر گزارہ ہے، ہاسپیٹلز میں اپنا ٹریٹمنٹ کرواتے، خود پر لوگوں کی ترحم بھری نظریں محسوس کرتے۔۔۔۔۔جب میرا باپ اپنی تکلیف میں تڑپ رہا تھا اور میری پیدا کرنے والی اپنی نئی زندگی کی خوشیاں سمیٹ رہی تھی۔۔۔میری تو کوئی ماں نہیں تھی تب، تب میرا بھائی میری ماں بنا تھا۔

"اسی کی سزا مل رہی ہے مجھے۔" مریم لغاری نے شکستہ لہجے میں کہا۔

"اور مجھے کس چیز کی سزا دی؟ میرے اس پاگل پن کی جو میرے اختیار میں تھا ہی نہیں۔" ساحر نے تیز لہجے میں اگلا شکوہ کیا۔

"میں غلط تھی۔" جھکے سر کو مذید جھکاتے اعتراف کیا۔

آپ آج بھی غلط ہیں مسیز لغاری۔" ساحر نے ان کے جھکے سر کو دیکھتے سوال کیا۔

"شاید میں ٹھیک ہونا بھول چکی ہوں۔۔۔۔۔ تبھی تو یہاں ہوں۔ " مریم نے حالی نظروں سے ساحر کو دیکھا تو وہ نظریں چرا گیا۔

"اپنا سامان پیک کر لیں۔ " ساحر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ مریم کی آنکھوں میں ابھرنے والے تاثر نے اس کی ساری تلخی اور غصے کو جھاگ کے جیسے بیٹھا دیا تھا۔ اتنی بے بسی مریم لغاری کی آنکھوں میں کبھی نا دیکھی تھی۔

"کیوں؟" اب کی بار مریم نے مشعل کو دیکھتے سوال کیا۔

"کیوں کے آپ گھر چل رہی ہیں۔"

"ہمارے گھر!" ساحر نے مشعل کو ٹوکتے ہوئے "ہمارے" پر زور دیتے کہا۔ مشعل نے کوئی بحث نہیں کی کیوں کہ فلوقت یہی بہت تھا کہ وہ مریم لغاری کو اپنے ساتھ لے جانے پر راضی ہوا تھا۔

"لیکن میں کیسے جا سکتی ہوں وہاں؟" مریم لغاری کو یقین نہیں آیا تو اپنے اندر اٹھتی بے یقینی کا اظہار کر دیا۔

"وہاں سے نکلتے وقت تو یہ نہیں سوچا تھا کہ آپ کہیں اور کیسے جا سکتی ہیں۔" ساحر پھر تلخ ہوا تھا۔

"اسی لیے واپس نہیں جانا چاہتی۔" مریم لغاری کو ساحر کا لہجہ چبھا تھا۔

"میں مجبور نہیں کروں گا آپ کو مگر اس بار بڑا تگڑا اشفار شی ملا ہے آپ کو۔" مشعل کو ایک نظر دیکھتے اس نے سر جھٹک کر کہا۔

"ساحر تم چیک آؤٹ کے لیے کہو ہم آتے ہیں۔" مشعل نے اسے سخت نظر ساحر پر ڈالتے ہوئے کہا تو وہ وہاں سے نکل آیا۔

"دیکھئے ابھی چلیں میرے ساتھ۔ بہت مشکل سے آپ کے بیٹے کو منایا ہے پھر سے بگڑ گیا تو مسلہ ہو جائے گا۔" مشعل نے ان کا ہاتھ تھامتے تسلی دیتے کہا۔

"کیوں کر رہی ہو یہ سب؟" مریم لغاری نے نا سمجھی سے سوال کیا۔

"آپ سے وعدہ کیا تھا کہ ساحر کی آپ سے صلح کرواؤں گی۔" مشعل نے یاد کروایا۔

"مجھے بس اس کی معافی چاہیے۔ اور کچھ نہیں۔" مریم لغاری نے آنسو پونچھتے کہا۔

"آپ کا بیٹا بہت ٹھیڑی چیز ہے ایسے معافی نہیں ملے گی جب ہمہ وقت اس کے آس پاس ہوں گی تو اسے آپ کے وجود کا احساس ہو گا۔" مشعل نے اسے سمجھایا۔

"لیکن۔۔۔۔"

"لیکن ویکن کچھ نہیں اگر آپ نے اپنے بچوں سے کبھی محبت کی ہے تو اس محبت کے ناطے آپ میرے ساتھ چل رہی ہیں۔۔۔۔ اینڈ ڈیٹ از فائنل۔ " مشعل نے ان کی بات کاٹتے سخت لہجے میں کہا تو مریم کچھ دیر اسے دیکھتی رہیں۔

"تم ساحر کے جیسے ہوتی جا رہی ہو۔" انھوں نے مسکرا کر مشعل کے چہرے کو چھوتے کہا تو وہ بھی نرمی سے مسکرا دی۔

"اسی کا اثر ہے اب آیئے۔"

اگلے دس منٹ میں وہ دونوں نیچے ساحر کی گاڑی میں سوار ہوئیں تو ساحر نے ایک نظر مشعل کو دیکھا جس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے کوئی اشارہ کیا اور وہ گاڑی آگے بڑھا لے گیا مگر پیچھے بیٹھی ماں پر ایک نگاہ غلط ڈالنا بھی گوارہ نا کیا۔

مریم لغاری مشعل کے ہمراہ آفندی ہاؤس آئی تھیں۔ ساحر انھیں چھوڑ تا کسی کام کا کہہ کر چلا گیا تھا۔ مشعل سمجھ رہی تھی کہ یہ سب سچویشن سے فرار کے بہانے ہیں مگر فلوقت وہ اسے کہہ کر اس بات کو بگاڑنا نہیں چاہتی تھی۔ وہ ساحر کو ڈیل کرنا سیکھ گئی تھی۔

مریم لغاری کے لیے گیسٹ روم سیٹ کروایا گیا اور ان کے آرام کے سارے اسباب مہیا کئے گئے۔ مریم لغاری کے کاموں کے لیے جمیلہ کی خاص ڈیوٹی لگائی گئی تھی۔

مریم لغاری کو آفندی ہاؤس آکر بہت عجیب لگ رہا تھا مگر مشعل نے انھیں پر سکون رہنے کو کہا تھا۔ یہ مشعل ہی تھی جو ان کو وقت دیتی تھی ورنہ ساحر کے لیے تو وہ جیسے تھی ہی نہیں۔ وہ تو گھر لا کر جیسے انھیں فراموش کئے ہوئے تھا مگر مشعل کو اس نے ہر طرح کی چھوٹ دے رکھی تھی۔ اگلے چند روز مشعل نے سب بھلا کر مریم لغاری کو وقت دیا تھا بس ساحر کے آفس سے آنے کے بعد وہ اس کے ساتھ رہتی تھی مگر اس دوران وہ مریم لغاری کو ڈسکس نہیں کرتے تھے۔

مشعل نے اپنی فیملی سمیت ایمان اور انیتا کی دعوت بنائی تھی وہ سب ہی مریم لغاری کی آفندی ہاؤس میں ہونے سے واقف تھے اس لیے سب ان کے ساتھ نارمل انداز میں ملے تھے۔ انیتا سے مل کر بھی مریم نے گزشتہ ملاقاتوں کی تلخی کی معافی مانگی تھی جس پر انیتا نے کھلے دل سے اس کی معافی قبول کر لی

تھی۔ مریم نے رشید بابا سے بھی اپنی تلخ کلامی کی معذرت کی تھی۔ سب ٹھیک ہو رہا تھا سوائے ساحر آفندی کے جو ایک گھر میں ہوتے ہوئے بھی مریم لغاری کو مخاطب بھی نہیں کرتا تھا۔ کھانے کی میز پر بھی وہ ان کے ساتھ ہوتیں تھیں مگر ساحر نے کبھی خود سے انھیں نہیں بلایا تھا البتہ اتنا ہو گیا تھا کہ وہ ان کی باتوں کا جواب دینے لگا تھا اور سہیر کی قبر پر جاتے وہ انھیں اکثر اپنے ساتھ لے جایا کرتا تھا۔

انیتا اور ایمان نے مشعل کے ساتھ ساحر اور مریم کے بیچ کا تناؤ ختم کرنے کی کوشش میں بھرپور تعاون کیا تھا۔

آج بہت دنوں بعد ساحر آفندی نہایت اچھے موڈ کے ساتھ پول ایریا میں بیٹھا ہوا تھا جب کہ مشعل اور مریم لغاری ٹیرس پر کھڑی اسی کو ڈسکس کر رہیں تھیں جب کہ نیچے بیٹھا ساحر سب جانتے بوجھتے انجان بنا ہوا تھا۔ دفعتاً اس کا موبائل بجا تھا اور فون کی سکرین پر ایک عجیب سا نمبر ابھرا تھا ساحر کو فوراً شورائم کا خیال آیا تھا جو اس کی چوہدری افتخار سے ملاقات کروانے کا کہہ کر غائب ہو گیا تھا۔ کراچی سے آکر ساحر نے اس سے رابطہ کرنے کی کوشش بھی کی تھی مگر ساحر کے فون سے نا صرف اس کا نمبر غائب ہوا تھا بلکہ اس کے بھیجے جانے والے میسج کا نام و نشان بھی نا تھا۔

"آئی ہوپ آپ اپنی زندگی کے جھمیلوں سے کچھ فرصت نکال کر اپنے مجرموں سے ملنے کو تیا رہوں گے۔"

ساحر نے جواباً یس لکھ کر سینڈ کیا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ ساحر کے پل پل کی خبر رکھے ہوئے تھا۔ اور گزشتہ دنوں میں اس کی مصروفیات سے بھی آگاہ رہ ہو گا۔

اگلے میسج میں کسی جگہ کا اڈریس اور ٹائم لکھا ہوا تھا جو کہ ابھی سے ٹھیک آدھے گھنٹے کا تھا۔ وقت پر نظر ڈالتے وہ فوراً اٹھا اور گاڑی کی چابی لے کر نکل گیا مگر جاتے ہوئے مشعل کو میسج کر کے کسی ضروری کام سے جانے کی اطلاع دینا نہیں بھولا۔

وہ بتائے گئے ایڈریس پر پہنچا تو اس علاقے میں ایسا کچھ نا تھا جہاں اتنے بڑے مجرموں کی موجودگی کا گمان بھی ہو سکے بس سامنے ایک سیاہ رنگ کی کار کھڑی نظر آئی تھی۔

"سامنے کھڑی گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔" فون پر میسج ریسیو ہوا۔

"آپ کہاں ہیں؟" ساحر نے جواباً میسج کیا۔

" کہیں بھی ہو سکتا ہوں۔ اب سوال مت کرو اور اپنی گاڑی وہیں چھوڑ کر اس گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔ "

پیغام دیکھتا ساحر جا کر گاڑی میں سوار ہوا جس میں ایک پٹھان ڈرائیور بیٹھا ہوا تھا جس کی بڑی بڑی مونچھیں دیکھ کر ہی ساحر کو کچھ ہوا تھا۔

" آریو میجر شاہ؟" ساحر نے ڈرائیور سے سوال کیا جس نے بنا جواب دیئے ایک تیز نظر ساحر پر ڈالی اور گاڑی آگے بڑھا لے گیا۔

" مجھے ابھی تمھارا ڈرائیور بننے کا شوق لاحق نہیں ہوا اور نا ہی ایسی کوئی مجبوری۔ " شورائم کا میسج پڑھ کر ساحر نظریں پھیر کر رہ گیا۔

" عجیب شخص!" ساحر دل میں بڑبڑایا۔

شورائم کے بھیجے ڈرائیور کے ساتھ وہ جیل میں بند چوہدری افتخار اور عاقل سے ملنے آیا تھا۔۔۔۔۔۔ساحر سے ملاقات کے لیے عاقل کو بھی یہاں لایا گیا تھا۔

"کیسے ہیں چوہدری صاحب؟" اجڑی حالت میں بیٹھے چوہدری افتخار کو دیکھتے ساحر نے سوال کیا اور اپنے اور چوہدری کے درمیان حائل سلاخوں کے قریب آ گیا۔

"تم یہاں؟" چوہدری کے شاکی نظروں سے ساحر کو دیکھا۔

"آپ یہاں اور ایسے۔۔۔ چچ۔۔۔ چچ۔۔۔۔ چچ بہت افسوس ہو رہا ہے۔" ساحر نے ترحم بھری نظروں سے چوہدری افتخار اور اس کے پیچھے بیٹھے قیدیوں کے لباس میں ملبوس عاقل کو دیکھا جو اپنے حق میں ہوئے فیصلے کے بعد اپنے لیے عائد کی گئی سزا سے گزر رہا تھا۔ ساحر کی آنکھوں میں مصنوعی ترحم بھرے تاثرات دیکھ کر چوہدری افتخار کی آنکھوں میں ناگواری ابھری۔ مگر وہ کچھ کہنے لائق رہا نہیں تھا۔ ناوہ ساحر کو کھوکھلی دھمکیاں دے سکتا تھا کیوں کہ جہاں وہ تھا وہاں سے نکلنا اس کے بس میں نا تھا اور جو لوگ اس کے پیچھے پڑھ چکے تھے وہ گناہگار کو قبر تک پہنچا کر ہی پیچھا چھوڑتے تھے۔

"دیکھا اپنے لالچ میں تم نے خود کے ساتھ اور اپنے بیٹے کے ساتھ کیا کر لیا۔۔۔۔ تم چاہتے تو اسے ایک بہتر زندگی دے سکتے تھے۔۔۔۔۔۔۔" ساحر نے سر جھکائے بیٹے عاقل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ میرے لیے کیا اچھا کر لیتے یہ خود ایک برے آدمی تھے۔۔۔۔" اب کی بار عاقل بولا تھا۔

" ساری زندگی میری ماں کو اذیت دی اور میری زندگی اسی نفرت میں جلاڈالی۔۔۔۔۔مجھے بس آفندیز سے نفرت کرنا سیکھایا۔۔۔۔ایک بے نام، بے وجہ سی نفرت جس کی وجہ سے یہ یہاں اس جیل میں سڑ رہے ہیں۔۔۔۔" بال مٹھیوں میں جھکڑے وہ پشیمان سا بولا۔

"کسی نے ٹھیک کہا تھا برائی کے بطن سے اچھائی جنم نہیں لیتی۔ جب میرا باپ برا تھا غلط انسان تھا تو میں کیسے اچھا انسان ہو سکتا تھا۔ مگر میر ایقین کرو ساحر میں نے لاکھ برا کیا ہو مگر میں نے کبھی تمھیں یا تمھارے بھائی کو جانی نقصان پہنچانے کا نہیں سوچا تھا۔ یہ سب اس شخص نے کیا تھا۔ " عاقل نے شکستہ لہجے میں ساحر کو یقین دلانا چاہا۔

میں یہاں تم سے معافی نہیں مانگوں گا۔۔۔ مگر جب میں یہاں سے آزاد ہو جاؤں گا تو تمھارے پاس آؤں گا تب اگر تم نے چاہا تو مجھے معاف کر دینا۔ " عاقل نے نظریں جھکائے ساحر سے کہا تو ساحر بے تاثر نظروں سے اسے دیکھے گیا۔ جب کہ چوہدری افتخار کھا جانے والی نظروں سے اپنے بیٹے کی کایا پلٹ اور گلٹ کو دیکھ رہا تھا۔

"کیسا لگ رہا ہے آپ کو اپنے بیٹے کے منہ سے اپنی تعریف سن کر؟ " ساحر نے آبرو اچکاتے چوہدری افتخار کی جانب دیکھا جو نخوت سے سر جھٹک کر رہ گیا۔

"یہاں کیا دیکھنے آئے ہو؟ چلے جاؤ یہاں سے۔" چوہدری افتخار کو اپنے کئے کا کوئی پچھتاوا تھا ہی نہیں۔

"یہ دیکھنے آیا تھا کہ شاید آپ کو اپنا سب کچھ کھو جانے کا افسوس ہو گا کیوں کہ آپ جیسے لوگ اپنی غلطیوں پر پچھتایا تو نہیں کرتے۔ بہر حال مجھے افسوس رہے گا اس بات کا کہ میں قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکا۔۔۔۔اور آپ کو وہ انجام نہیں دیکھا سکا جو میرے دماغ نے آپ کے لیے چاہا تھا ۔" ساحر نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ آنکھوں میں بے پناہ نفرت لئے کہا۔ایک پل کو چوہدری افتخار کو اس کی نظروں کی تلاطم خیزی سے خوف آیا۔

"لیکن ایک بات بتاتا ہوں کسی سے کہیے گا مت۔ " اب کی بار ساحر نے مبہم مسکراہٹ اور رازداری کے ساتھ چوہدری افتخار کو دیکھتے کہا۔

"میں نے سنا ہے آج کل لوگ بڑے آرام سے اپنے دشمنوں کو جیل میں بیٹھے بیٹھے مروا سکتے ہیں۔۔۔۔ بس پیسہ لگتا ہے اور میرے پاس پیسے کی کوئی کمی تو ہے نہیں۔۔۔۔۔اس لیے اپنے ارد گرد دھیان دیجئے گا۔۔۔۔اگر آپ کو سزائے موت نا بھی ہوئی نا تو فیصلہ ہوتے ہی آپ کے نام کی پرچی تو کٹ ہی جائے گی۔۔۔۔۔۔۔" ساحر نے مسکرا کر چوہدری افتخار کو جیسے اپنے فیصلے سے آگاہ کیا۔تو چوہدری بھی

کچھ گھبرایا ساحر آفندی سے کوئی بھی امید کی جاسکتی تھی کہ وہ یہ بھی کر گزرتا۔ جو اس کا کنفیشن حاصل کر سکتا تھا جو یہاں جیل تک اس سے ملنے آسکتا تھا تو کسی کو بھی رقم دے کر اسے مروا سکتا تھا۔

" کب کہاں سے کوئی زہر کا ایک قطرہ آپ کے کھانے میں ڈال دے یا ایک زہر سے بھرا ڈاٹ کہیں کسی پلر کے پیچھے سے آپ کی جانب آجائے کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ "رازداری سے کہتا ساحر چوہدری افتخار کا خلق خشک کر گیا۔

" سنا ہے جیل میں دشمنوں کو مارنے کے بھی اتنے ہی طریقے ہیں جتنے باہر کی دنیا میں ہیں۔ اور یقین جانیں آپ جیسے مجرم کے مرنے پر تو قانون بھی شکر کرے گا۔ " ساحر نے تمسخرانہ انداز میں کہا اور وہاں سے پلٹ گیا جب کہ چوہدری افتخار آنکھوں میں بے چینی اور خوف لیے کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھتا گہری سوچ میں غرق واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ جو ساحر نے کہا تھا وہ کوئی ہوائی بات تو نا تھی ایسا ہوتا آیا تھا۔۔۔ ایسا خود اس نے کئی بار کروایا تھا۔

ساحر نے باہر آکر ایک گہرا سانس خارج کیا تھا۔ آخری بات پر چوہدری افتخار کی آنکھوں میں ابھرنے والا خوف اسے اندر تک سرشار کر گیا تھا۔ وہ ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا مگر ایسا کہہ کر وہ چوہدری افتخار کو بس ذہنی اذیت دینا چاہتا تھا۔ اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوا تھا۔ اس کی بات کا چوہدری پر ایسا اثر

ہوا تھا کہ اب وہ ہر پل ڈر ڈر کر جیئے گا کہ کب کہاں سے اس کی موت آ کر اسے گلے لگا لے۔۔۔۔۔دوسروں کو بے دردی سے موت دینے والا اپنی موت سے کترانے لگا تھا مگر کب تک؟

شکریہ کا میسج ٹائپ کرتا اس نے اسی نمبر پر بھیجنے کا ارادہ کیا مگر حسب سابق نا تو وہ نمبر تھا اور نا ہی کچھ دیر پہلے شورائم شاہ سے ہوئی گفتگو اس کے ان باکس میں تھی۔ ساحر سر نفی میں ہلاتا آگے بڑھا تو سامنے وہی انسان کھڑا تھا ساحر چپ چاپ اس کی گاڑی میں سوار ہو گیا اور اس نے بھی مزید کچھ جاننے کی کوشش ناں کی تھی۔ اگر شورائم شاہ خود بتا نہیں رہا تھا تو یقیناً یہ ڈرائیور بھی کچھ نہیں کہے گا۔ وہ ساحر کو اس کی گاڑی تک اتارتا بنا کچھ کہے چلا گیا تھا جب کہ ساحر اپنی گاڑی لیتا گھر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔

یہ مسلہ بھی حل ہوا تھا۔۔۔چوہدری افتخار جلد یا بدیر اپنے انجام کو پہنچنے والا تھا۔ ساحر اندر تک مطمین ہوا تھا۔ وہ فوراً گھر جا کر یہ خوشی یہ اطمینان مشعل کے ساتھ شئیر کرنا چاہتا تھا۔ س لیے گاڑی تیزی سے بڑھائے وہ گھر کی جانب بڑھا۔

وہ آفندی ہاؤس پہنچا تو گھر میں غیر معمولی خاموشی محسوس ہوئی۔ مشعل کی تلاش میں وہ اپنے کمرے، انیکسی اور ٹیرس پر گیا مگر مشعل وہاں نہیں تھی۔ خود کو کمپوز کرتا وہ ماں کے کمرے کی جانب گیا تھا کہ شاید مشعل وہاں و مگر وہ کمرہ بھی حالی دیکھ کر اس کے ماتھے پر بل پڑھ گئے۔

رشید بابا سے پوچھنے پر اسے پتہ چلا کہ مریم لغاری کی اچانک طبیعت بگڑ گئی تھی اور وہ بے ہوش ہو کر سیڑھیوں سے گر گئیں۔۔۔۔۔۔ مشعل شان کے ہمراہ اسے ہاسپیٹل لے گئی ہے۔ اور انھوں نے ساحر کو کافی کالز کرنے کی کوشش کی مگر ساحر کا نمبر آوٹ آف ریچ رہا تھا۔

ساحر کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

"کون سے ہاسپیٹل گئے وہ لوگ؟" رشید بابا سے پوچھتا وہ شان کا نمبر ملانے لگا۔

شان سے ہاسپیٹل کا نام جان کر وہ بھاگتا دوڑتا ہاسپیٹل پہنچا تو سامنے ہی مشعل سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھی ہوئی ملی تھی اور پاس موحد کھڑا تھا۔ مشعل نے گھبراہٹ میں موحد کو بلا لیا تھا۔

"مشعل وہ؟" ساحر نے ماں کا جاننا چاہا۔

"انھیں ہارٹ اٹیک ہوا ہے ساحر۔ " ہارٹ اٹیک کے نام پر ساحر کی آنکھوں میں ایک سایہ لہرایا تھا۔ ایسے ہی ہارٹ اٹیک میں اس نے اپنے باپ کو کھویا تھا۔

"ڈاکٹرز کیا کہتے ہیں؟" اس نے موحد کی جانب دیکھتے سوال کیا۔

"ڈاکٹرز کہتے ہیں کہ اٹ واز کا مائنر اٹیک مگر ابھی انھیں کچھ وقت کے لیے انڈر آبزرویشن رکھیں گے۔ اور سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے بھی بازو اور ربز میں مائنر فریکچر آیا ہے۔ " موحد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ ساحر کی آنکھوں میں ابھرتا خوف سب نے ہی محسوس کیا تھا۔

ساحر ہاسپیٹل کے لان میں بیٹھا تھا جب مشعل چپ چاپ اس کے ساتھ ان بیٹھی تھی۔

"ساحر! "

"ہاں؟" مشعل کی جانب کھوجتی نظروں سے دیکھا۔

"انھیں ہوش آگیا ہے شی وانٹ ٹو میٹ یو !" مشعل نے اس کا ہاتھ تھامے اس کے چہرے پر نظریں دوڑائیں تھیں۔ ساحر نے نظریں پھیر لیں۔

"ساحر یو ڈو کیئر فار ہر تمھاری آنکھوں میں درد دیکھا ہے ان کی تکلیف کا سن کر۔ " مشعل نے اس کے ہاتھ پر اپنی گرفت سخت کرتے کہا۔

"ان کی تکلیف کا درد نہیں اپنے نقصان کا خوف!" ساحر نے گہرا سانس لیتے کہا۔

"وہ میرا واحد خونی رشتہ ہے مشعل ! خونی رشتوں کا ہونا کیا معنی رکھتا ہے یہ تو تم اچھے سے جانتی ہو۔۔۔۔۔ جب تک سہیر تھا مجھے ان کی پرواہ نا تھی مگر اب۔۔۔۔۔۔ تمھیں لگے گا میں خود غرض ہوں مگر میں دنیا میں تنہا رہنے کے خوف سے ڈرتا ہوں۔ دوست اور چاہنے والے بہت ہیں مشعل مگر میرا اپنا واحد خونی رشتہ ہیں وہ۔۔۔۔۔"

"تو جاؤ ان کے پاس ان سے بات کرو انھیں معاف کر دو۔۔۔۔ گلے نہیں لگا سکتے تو ہاتھ تو تھام ہی سکتے ہو ناں ساحر تم ہی کہتے تھے کہ کچھ چیزوں کا انتظار نہیں کرنا چاہیے آگے بڑھ کر انھیں تھام لینا چاہیے۔ آج تم چند قدم آگے بڑھاؤ۔۔۔۔ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہوتا ساحر کہیں بعد میں پچھتانا نا پڑ

جائے۔ مشعل نے اس کے چہرے کو تھامتے سمجھایا۔ تو وہ سر اثبات میں ہلاتا مشعل کا ہاتھ تھام کر اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے ہمراہ مریم لغاری کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

مریم لغاری ہاسپیٹل بیڈ پر نیم دراز تھیں۔ سر پر گرنے کی وجہ سے زخم آیا تھا جس پر پٹی باندھی ہوئی تھی۔ بازو پر کہنی کے پاس پلاسٹر لگا ہوا تھا۔ ہاتھ میں ڈرپ تھی۔ ساحر کی آنکھوں میں نازک سی مریم لغاری کا سجا دھجا سٹائلش سا سراپا گھوم گیا۔

"ساحر!" ساحر کو دیکھتے ہی انھوں نے نقاہت زدہ آواز میں اسے پکارا۔

"کیسی ہیں آپ؟" وہ ان کے قریب آتا ان کا ہاتھ تھام کر پوچھنے لگا۔ لہجے میں پائی جانے والی نرمی حیران کن تھی۔

"اب بالکل ٹھیک ہوں۔" تم میرے پاس آ گئے میرا حال پوچھا اب کوئی تکلیف نہیں اب میں مر بھی جاؤں تو کوئی۔۔۔۔۔۔" مریم نے نم آنکھوں کے ساتھ کہا تو ساحر نے ان کے لبوں پر ہاتھ رکھتے انھیں مزید کچھ بھی کہنے سے روکا۔

"ہمیشہ مجھے چھوڑ کر جانے کی بات کرتی ہیں۔" ساحر نے پھر سے شکوہ کیا۔

"اب نہیں کروں گی آئی پرامس ۔"ہاتھ اٹھا کر ساحر کے گال کو چھوتے اس نے آنسوؤں سے لبریز آواز میں کہا۔ ساحر نے ماں کا ہاتھ تھام کر دوسرے ہاتھ سے ان کے آنسو صاف کئے تو وہ اور شدت سے رونے لگیں۔

"ساحر ایک آخری بات مانو گے ؟ " منت آمیز لہجے میں وہ ساحر کو دیکھتے پوچھنے لگی تو وہ فقط اثبات میں سر ہلا کر رہ گیا۔

"ایک بار مجھے اپنے گلے لگالو۔ " روتے ہوئے فرمائش کی تو ساحر نے بلا ساختہ آگے بڑھ کر انھیں اپنے حصار میں لے لیا۔ تو وہ ساحر کے سینے پر سر ٹکائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ کتنی ہی دیر ساحر سے لگی وہ نا جانے کون کون سے غم اور پچھتاوں کو آنسوؤں کے ساتھ بہاتی رہیں ا ور ساحر بھی ضبط کرتا کچھ بھی کہے بنا بس ماں کو تھامے اس کے پاس بیٹھا رہا۔

باہر کھڑی مشعل انیتا اور موحد یہ منظر دیکھ کر نم آنکھوں کے ساتھ مسکرا دیے۔

مشعل نے اطمینان بھرا گہرا سانس لیا۔ اپنے آپ سے کہا یہ وعدہ بھی آج وہ پورا کر چکی تھی۔

" مشعل تھینک یو فار ایوری تھنگ ! تم نا ہوتی تو میں نا جانے کیا ہوتا یا کیا کرتا؟ میں اس خدا کا شکر گزار ہوں جس نے تمھارے دل میں میری محبت ڈالی۔ ایسا نہیں ہوتا مشعل تو اب تک شاید میں اپنی جان لے چکا ہوتا کیا میں آج تک تمھیں بتایا ہے کہ تم میرے لیے دنیا کی ہر خوشی ہر رشتے سے بڑھ کر ہو۔"

وہ مشعل کو لیے ڈنر پر آیا تھا۔ مریم لغاری کے ڈسچارج ہو کر آنے کے بعد ان دونوں نے ہی ان کا بہت خیال رکھا تھا۔ ساحر کہتا نہیں تھا مگر اس کی آنکھوں اور اس کے ہر عمل سے ماں کے لیے فکر جھلکتی تھی۔ آج ہفتے بعد وہ دونوں اپنے لیے وقت نکال کر باہر آئے تھے اور اب مشعل بس چپ چاپ اس کی باتیں سن رہی تھی۔

"ساحر میں نے کبھی تمھیں اتنا مطمئین نہیں دیکھا۔" مشعل نے اعتراف کیا۔

"یہ سکون بھی تمھارے ساتھ نے دیا ہے میری زندگی میں آئی ہر اچھی تبدیلی کی وجہ تم ہو۔ " ساحر نے اپنی ساتھ بیٹھی مشعل کے ٹیبل پر دھرے ہاتھ کو تھامے کہا تو مشعل نے بھی مسکرا کر سر ساحر کے کندھے پر ٹکا دیا۔

"اب ایسا کرو گی تو یہ سکون کہیں بے سکونی میں نا بدل جائے۔ " ذو معنی انداز میں کہتا وہ مشعل کو سیدھا ہونے پر مجبور کر گیا۔

"تم بھی نا کچھ بھی بولتے رہتے ہو۔" وہ نظریں چراتی گلنار ہوئی۔

"اور تم بنا بولے ہی مجھے بے خود کر دیتی ہو۔ " اس کے چہرے کو اپنی جانب موڑتے ساحر نے محبت پاس نظروں سے اسے دیکھا۔

"ساحر ہم ریسٹورنٹ میں ہیں۔" مشعل نے کہنی مار کر ساحر کو متوجہ کرنا چاہا۔

"اور یہ ہوٹل صرف ہمارے لیے ریزرڈ ہے مائی ڈیئر!" ساحر نے پرواہ نا کرتے ہوئے کہا۔

"ویٹرز تو ہیں نا ارد گرد؟" مشعل نے جتلاتے لہجے میں کہا۔

"وہ تو بہت کچھ دیکھنے کے عادی ہیں ان کی فکر چھوڑو۔" ساحر نے مسکراہٹ ضبط کرتے کہا تو مشعل نفی میں سر ہلا گئی۔

"آپ کا آرڈر سر!" اچانک اپنے پیچھے سے آنے والی آواز پر ساحر چونک کر سیدھا ہوا تو مشعل اپنی مسکراہٹ ضبط کر گئی۔۔۔۔ویٹر کھانا رکھ کر چکا گیا جب کہ اس کے جاتے ہی مشعل ساحر کے چہرے

کے بگڑے زاویے دیکھتے کھل کر ہنس دی اور اسے ہنستا دیکھ کر ساحر بس اس کی ہنسی میں کھو سا گیا۔ وہ آج بھی ساحر کو سب بھلا دینے کی سکت رکھتی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ کتنے ہی لمحے اسے ایسے ہی دیکھتا رہا تھا۔

.....

وہ جلدی سے اپنے کمرے سے تیار ہوتا کف لنک بند کرتا نیچے آیا تھا۔ آج سمیع کا ولیمہ تھا اور وہ سب اس میں جانے کے لیے تیار ہو رہے تھے۔ شان تو ان دنوں سمیع کا ہو کر رہ گیا تھا۔

"مشعل کم آؤٹ یار!" کچھ دیر اس کا انتظار کرتے رہنے کے بعد اس نے لاونج میں بیٹھے بیٹھے مشعل کو آواز دی تھی۔

"بس آئی۔" مشعل کی آواز پر مطمئن ہوتا فون پر نظریں دوڑانے لگا جب سیڑھیوں سے اترتے ہیل کی آواز پر نظریں اٹھا کر دیکھا۔ سامنے مریم لغاری کو سٹائلش سی لائٹ گرے ساڑھی میں اپنے مخصوص انداز میں بہت شاندار لگ رہی تھیں۔ ساڑھی دیکھ کر ساحر کو یاد آیا کہ یہ ساڑھی تو کچھ دن

پہلے مشعل نے خریدی تھی اور اسے ماں کو گفٹ کرنے کو کہا تھا جب کہ ساحر کو لگا کہ وہ ہاجرہ بیگم کی بات کر رہی تھی۔

مریم ساحر کو متوجہ دیکھ کر کانشئیس ہو گئیں۔ وہ جانا نہیں چاہتی تھیں مگر مشعل نے زبردستی ان کو نا صرف ساڑھی دی تھی بلکہ شادی پر ساتھ چلنے کو کہا تھا۔ سمیع نے بھی خود انھیں خاص طور بلایا تھا۔

مریم کے پیچھے ہی مشعل بھی خوبصورت سے پارٹی ڈریس میں ہمیشہ کی طرح بہت پیاری لگ رہی تھی۔

"واؤ یہ ساڑھی آپ پر کتنی جچ رہی ہے۔" مشعل نے اپنے بال سنوارتے ہوئے کہا۔

"تھینکس تم بھی بہت پیاری لگ رہی ہو!" مریم نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ مشعل کے گال سہلاتے کہا۔

"یو لک بیوٹیفل!" ساحر ان کی جانب بڑھا تو انھیں یقین نہیں آیا۔ مگر آج ساحر انھیں حیران کرنے کا ارادہ کئے ہوئے تھا۔ کچھ دیر انھیں دیکھتے رہنے کے بعد وہ آگے بڑھا اور ایک محبت بر ابوسہ ماں کی پیشانی پر ثبت کرتا پلٹ کر باہر چلا گیا۔ مریم لغاری تو جیسے بت بن گئیں تھیں۔ انھیں لگا وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہیں۔ جب کہ مشعل بھی خوشگوار حیرت سے سب دیکھتے ہوئے مسکرا دی۔

"چلیں۔۔۔۔۔۔" مریم کو اپنے ساتھ لگاتے وہ لوگ باہر کی جانب بڑھ گئے۔ جن کہ مریم لغاری بہت مشکل سے اپنے آنسو ضبط کئے ہوئے تھیں۔۔۔۔۔۔

سمیع کے ولیمے کی تقریب میں سبھی آئے تھے۔ مشعل، انیتا سویرا اور ایمان ایک ساتھ خوشگپیوں میں مگن تھی۔ مرد حضرات بھی باتوں میں مگن اپنی اپنی دشمن جان کو کن اکھیوں سے دیکھ لیتے سوائے ساحر کے جو آج بھی مشعل کو پہلی سی دیوانگی سے دیکھتا تھا۔ اس پر اٹھنے والی نظریں آج بھی پلٹنا بھول جایا کرتی تھیں۔

سٹیج پر بیٹھا سمیع بھی اپنی شریک سفر کنزا کے ساتھ کافی خوش اور مطمئن لگ رہا تھا۔

"اب تم بھی تیاری پکڑ لو شان۔" ساحر نے مسکراتے ہوئے شان کو مخاطب کیا۔

"جی سر! "شان سر کھجاتا مسکرا کر کہنے لگا۔

"سر شان نے اعتراض نہیں اٹھایا کیوں کہ جانتا ہے کہ اب مجھے چھوڑ کر اس کے پیچھے پڑ چکے ہیں۔ آنٹی کو آپ سے بات کرنے کا مشورہ دے دیا ہے میں نے۔ " سمیع بھی اٹھ کر ان کی جانب آیا اور مسکرا کر شان سے تمام بدلے پورے کرنے کا ارادہ باندھتے ہوئے کہا۔

"وہ سب تو ٹھیک ہے اب فواد کے ساتھ ساتھ موحد کے لیے بھی کوئی لڑکی ڈھونڈ لیں اتنے سارے میریڈ لوگوں کے بیچ یہ کنوارہ لیفٹ آؤٹ فیل کر رہا ہو گا۔" جواد کی بات پر سب نے ہنستے ہوئے اتفاق کیا۔

ہاجرہ اور صوفیہ نواز کے ہمراہ مریم لغاری بھی چپ چاپ کھڑی تھیں۔

"آپ بھی کچھ کہیں!" ہاجرہ نے مریم کو گفتگو میں شامل کرنا چاہا۔

"میں تو بس اللہ کا شکر ادا کرنا چاہتی ہوں اتنی اچھی اور پیاری بیٹی کے لیے۔ مشعل نے واقعی آفندی ہاؤس اور اس کی حالت کو بدل کر رکھ دیا ہے۔۔۔ اور جو اس نے میرے لیے کیا میں وہ کبھی نہیں بھول سکتی۔" مریم نے مشعل کو دیکھتے ہوئے کہا جو اب ایک کونے میں ساحر کے ہمراہ کھڑی مسکرا رہی تھی۔

مشعل کی تعریف پر ہاجرہ بیگم دل سے مسکرا دیں تھی۔

"اللہ بس ہمارے بچوں کو ایسے ہی خوش اور مطمین رکھے۔۔۔۔۔ "ہاجرہ بیگم نے بھی ساحر اور مشعل کی بلائیں لیتے ہوئے کہا اور دل ہی دل میں ان کے صدقے اتارتی ان کی دائمی خوشیوں کے لیے دعا گو ہوئیں۔

"آمین!" مریم لغاری اور صوفیہ نواز نے صدق دل سے امین کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسے ہی ہنستے مسکراتے ایک اور خوبصورت شام اپنے اختتام کو پہنچی۔۔۔۔۔۔ ایسے ہی آنے والے خوشگوار دونوں کے خواب دیکھتے وہ سب زندگی سے بھرپور خوش اور مطمئن نظر رہے تھے۔ خوشیوں نے ان سب کی زندگیوں میں دستک دی تھی جنھیں انھوں نے خوش آمدید کہا۔۔۔۔۔

یہ ساحر اور مشعل کی کہانی کا اختتام نہیں تھا بلکہ ایک آنے والے نئے خوشگوار زندگی کا آغاز تھا جس میں کیا کیا رونما ہونے والا تھا اس سے سب ہی انجان تھے۔۔۔۔۔ مگر آنے والے دنوں کو لے کر سبھی پر امید تھے اور اپنے مالک کے خضور شکر گزار بھی۔ جس نے بہت مشکلات کے بعد جب ان پر اپنی مہربانیاں فرمائیں تو سارے زخم بھر گئے تھے۔ ہر دکھ کا مداوا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

یہی زندگی ہے اس میں ایسے ہی نشیب و فراز آتے ہیں۔۔۔۔۔ انسان ایسے ہی مشکلات اور دکھوں میں ڈوب کر جینا چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر وقت کے ساتھ ہر دکھ درد کا مداوا بھی ہو جاتا ہے بس وقت لگتا

ہے۔۔۔ایسے میں ہمیں صرف اللہ کی ذات پر کامل یقین درکار ہوتا ہے اور ایک ایسے انسان کا ساتھ جو آپ کا ہاتھ پکڑ کر اس مشکل سے آپ کو نکال سکے۔جو آپ کے خدشوں کو دور کر سکے۔۔۔جو آپ کو جینا سیکھا سکے اور ساحر کے لیے وہ انسان مشعل تھی۔جس نے ساحر آفندی کی ساری پوشیدہ کمزوریوں کو تلاش کر کے انھیں ساحر سے دور کر دیا اور اب جو ساحر آفندی دنیا کے سامنے تھا وہ نا صرف ایک کامیاب انسان تھا بلکہ ایک خوش اور مطمین شوہر اور بیٹا بھی تھا۔

dnE ehT

••••••••••••••••••••••••